

طلسم زعفران زار سلیمانی

جلد اول

۳۶۱

طلسم زعفران زار سلیمانی

منجملہ دفاتر

داستان امیر حمزہ صاحبقران

اس دفتر کا سلسلہ سخن اسطرح آغاز ہوا ہے کہ مارا جانا جمشید ثانی کا اور خبر ہونا وزیر بدتدبیر کو جو کہ جنگ
مین مصروف ... ہو سنکے اُسکے حواس باختہ ہوے چالیس افسر اسکے ہمراہ ہین یہ قصد فرار کر
چلانا ... نے جو دیکھا کہ ساحر اُڑے ہوئے جاتے ہین تیر مارے کئی ساحر گرے وزیر
نکا ... سر اُٹھا کر دیکھا کہ رستم بلبتن علمشاہ نوجوان جنگ کر کے پلٹے ہین مگر انکا کے
... بلون مین ہاتھ دیے ہوے طرف بارگاہ کے لیے جاتے ہین بس وزیر تڑپکر جو گرا علمشاہ
... طلسم زعفران زار مین لیجانا جہان کے ساحر بڑے زبردست ہین اور سمک ملطاقی عیار کا
... ن چلنا۔ بیان قلعہ طلسمی و گنبد فیروزہ و چمپہاے زعفران اور غیرہ وغیرہ بکمال خوش بیانی سے تحریر ہین

جنکو

... ن صاحب قمر مرحوم نے آغاز کیا تھا مگر قضا نے مہلت ندی ناتمام رہا تھا چنانچہ حسب ...
... ب مطبع رئیس عالیوقار ملک التجار گوہر بحر مروت قدر شناس علم و ہنر جناب منشی پراگ نرائن ...
بلبل ہزار داستان چمن فصاحت گل بوستان بلاغت شیخ تصدق حسین صاحب ...
محمد اسمعیل اثر تکمیل کیا اور بکمال زیبائش شعر و سخن ...

... یہ ...

مہاتما منشی ...

کتب

اطلاع - اس مطبع مین ہر علم وفن کی ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کیلیے موجود ہی جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہی جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائق اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہی اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ جلد دے ہین اُن مین بعض کتب قصہ جات اردو نثر و نظم درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہی اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

نام کتاب	قیمت
کتب قصہ جات نثر	
داستان امیر حمزہ صاحبقران - جسکی ترتیب و تزئین آٹھ دفترون مین ہی - جسکو ابوالفیض فیضی فیاضی وزیر اکبر بادشاہ نے شہنشاہ اکبر کی تفریح طبع کے لیے یہ مبسوط داستان تصنیف کی اور امرا و سلاطین کے دربارون مین داستان گوؤن کے حسن بیان سے تا این زمان یادگار زمانہ رہی چونکہ شئے نایاب تھی ہر شخص چاہتا تھا کہ اسکا ترجمہ اردو مین ہو جائے لہذا مطبع منشی نولکشور مین ... اول سے دفتر ہشتم تک ترجمہ ہوکر طبع ہوا ... ت درج ذیل ہی -	
... نامہ جلد اول -	عاپ
... دوم -	عاپ
... جلد دوم -	للعہ

نام کتاب	قیمت
۱۰ - طلسم ہوشربا - جلد دو ...	عما؍
۱۱ - " جلد ...	عما؍
۱۲ - " جلد ...	سے؍
۱۳ - " جلد ...	عما؍
۱۴ - " ...	[illegible]
۱۵ - " جلد ...	[illegible]
۱۶ - " جلد ہفتم	[illegible]
۱۷ - بقیہ طلسم ہوشربا جلد اول ... منشی احمد حسین قمر -	
۱۸ - ایضاً - حصہ دوم -	
۱۹ - صندلی نامہ دفتر ششم -	
۲۰ - تورج نامہ جلد اول دفتر ... امیر حمزہ صاحبقران -	[illegible]
۲۱ - تورج نامہ جلد دوم "	عاپ
۲۲ - لعل نامہ جلد اول دفتر ہشتم -	[illegible]
۲۳ - ایضاً - جلد دوم "	[illegible]
۲۴ - دفتر آفتاب شجاعت متعلق جلد دوم لعل نامہ	[illegible]
طلسم ... افتاب ... - جلد اول -	سے ب
جلد دوم -	سے ب

فہرست مضامین داستانہاے طلسم [illegible]ن زار جلد اول

طلسم زعفران زار سلیمانی

منجملہ دفاتر

داستان امیر حمزہ صاحبقران

اِس دفتر کا سلسلۂ سخن اسطرح آغاز ہوا ہی کہ مارا جانا جمشید ثانی کا اور خبر ہونا وزیر بدتدبیر کو جو کہ
جنگ مین مـ[illegible] اس خبر کو سنکے اُسکے حواس باختہ ہوے چالیس افسر اسکے ہمراہ ہین
یہ بقصد [illegible] یاران صاحبقران نے جو دیکھا کہ ساحر اوڑے ہوئے جاتے ہین تیر مارے
کئی [illegible] گیا ایک پہاڑ پر آگرہ سر اُٹھا کر دیکھا کہ رستم پیلتن علمشاہ نوجوان جنگ کر کے پلٹے
ہین [illegible] م دار ہین سردار بغلون مین ہاتھ دیے ہوے طرف بارگاہ کے لیے جاتے ہین بس وزیر نے گر
[illegible] لیلیا بس اسکا طلسم زعفران زار مین لیجانا جہان کے ساحر بڑے زبردست ہین اور سرکٹ بلاقی
[illegible] فکر مین چلنا۔ بیان قلعۂ طلسمی و گنبد فیروزہ و چمنہاے زعفران زار وغیرہ وغیرہ بکمال خوش بیانی سے تحریر ہین

جسکو

[illegible] احمد حسین صاحب قمر مرحوم نے آغاز کیا تھا مگر قضا نے مہلت نہ دی ناتمام رہا تھا چنانچہ حسب الحکم
[illegible] تج رئیس عالیوقار ملک التجار گوہر بحر مروت قدر شناس علم و ہنر جناب منشی پراگ نرائن صاحب دام اقبالہم
بلبل ہزار داستان چمن فصاحت گل بوستان بلاغت شیخ تصدق حسین صاحب داستان گو نے باعانت
مولوی محمد اسمٰعیل اثر تکمیل کیا اور بکمال زیبائش شعر و سخن سے آراستہ و پیراستہ کر کے اختتام کو پہونچایا چنانچہ پہلی جلد اسکی

جلد ا

مطبع نامی منشی نولکشور [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد خالق بے نیاز رب کارساز حاکم اقلیم عالم جسکے خلیفہ روے زمین ہوے حضرت آدم ... اوسیکے نام نامی سے لذت حیات زبان پر آتی ہی اُسیکی محبت راہ نجات دکھاتی ہی نرگس ... کسکے دید کے واسطے بیقرار ہی صاف ظاہر ہوا کہ سرو دلجو خواہان ہی کہ اگر دوسرا پانون ہو تو ... ہون انسان کی کیا مجال ہی زبان خامہ لال ہی اُسکے اوصاف حمیدہ اور قدرت برگزیدہ کون لکھ ... دو زبان کو سکتا ہی باغ مین ہر غنچہ و گل اسی کا خواہان ہی کہ حمد رب اکبر مالک بحر و بر ادا کرون لیکن کیا طاقت ہی کہ رنگ قدرت مین دخل دے یا غنچہ سر بستہ زبان کھولے سوسن صد زبان عاجز و حیران سنبل پریشان ... داغ بر دل ہر چند کہ نرگس شہلا انتظار کا ۲ کرتی ہی کو بے حمد مین قدم دھرتی ہی بقول شاعر نظم

اللہ نکیسے وصف الیہ ... دہ ہی جسکی راہ کا	مبکدہ قرآن ہی مجھ میخوار عالیجاہ کا
... کرا ... سان بہاری	قیام آموز سرو جوے باری
... پسندی	گنہ آمرز رندان قدح خوار
... ہ داران	رفیق روز در محنت گذاران

اسقدر مختصر حمد الٰہی مین زبان کھولی مگر قلم دو زبان اقرار عجز ... ت احمد مختار لکھنے کا ارادہ ہی کا شوق سب سے زیادہ ہے

نعت جناب اشرف انبیا حبیب کبریا

سبحان اللہ کیا مرتبہ پروردگار نے دیا کہ اپنے پاس عرش اعلیٰ پہ بلا لیا کتب ہاے مستند مین مسطور ہی کہ جب لیلۃ حضرت عرش اعلےٰ پر پہونچے تو پاے مبارک مین نعلین تھی حضرت نے پاے اقدس سے اُتاری آواز آئی کہ ای حبیب ہمارے نعلین کیون پانون سے دور کی حضرت نے عرض کی کہ جب حضرت موسیٰ وادی مقدس مین پہونچے تو حکم ہوا تھا کہ نعلین پانون سے اُتار ڈالو وہ مقام زمین تھا یہ عرش برین ہی حکم ہوا کہ ای حبیب ہمارے ... عجب نرباکو جب ہمنے عرش اعظم کو پیدا کیا ہر وقت متزلزل و متحرک تھا دریافت کیا کہ باعث بیقرا... اعظم نے عرض کی کہ ای رحیم و کریم تونے جس شی کو پیدا کیا اُسکو زیور بھی مرحمت ہوا اسیو... مضطر ہون طلبگار زیور ہون تو ہمنے عرش سے وعدہ کیا کہ اپنے حبیب کو بلاینگے اسکی و... دی نقش نعلین میرے حبیب کی تیرے سر کی تاج ہوگی اُس وعدے کو میرے وفا کر ... ے عرش پر سبحان اللہ ما شاء اللہ کیا مرتبہ اعلےٰ ہی قریب پردۂ حجاب راز و نیاز کے کلام ... سے روایت ہی کہ مین نے حضرت سے پوچھا کہ جب حضور قریب پردۂ حجاب پہونچے ... کس زبان مین کلام کیا حضرت نے سکوت فرما کر ارشاد کیا کہ میرے دل کی آواز آئی ... لی کہ ای پروردگار تو کلام کرتا ہی کہ حیدر کرار آواز آئی کہ ای حبیب ہم جانتے ہین کہ تجھکو ہمارے ... نہ ہی تجھکو آج مہمان بلایا مناسب یہ ہی کہ مہمان کو جو چیز دل سے عزیز ہو وہی سامنے آئے زبان علی ولی مین کلام کیا کہ تو مسرور ہو ای اشرف انبیا زبان خامہ کی کیا طاقت ہی کہ ایک فقرہ نعت مین لکھے عنان توسن خامہ پھیرتا ہون کچھ اشعار نعتیہ لکھتا ہون

نظم

قرآن سے اگر بحث کرے روے محمدؐ — حق ہو طرف چہرۂ نیکوے محمدؐ
ہی صفحۂ قرآن ورق روے محمدؐ — ... ہر ار روے محمدؐ
یوسف ہی نہین شیفتۂ روے محمدؐ — ...
بیہوش ہوے دیکھکے جس نور کو ... — ... وے ...
ہر چند گئے چرخ چہارم پہ مس...

پسینہ گل شاداب ہو … ہی تاثیر
جاری ہو ہوا روز ازل نور … اسم
کیا کعبہ کی قندیل ہو کیا قبلہ کی محراب
سب دیکھکے کہتے تھے ید اللہ کی جرأت
خاکِ لحد فاطمہ مٹھی مین اٹھا کر
کسطرح دبائے سے دبون شبر فلک کے

جبین خاک پہ ٹپکا عرق روے محمد
ہر سطر لکھی صورت گیسوے محمد
یہ روے محمد ہی وہ ابروے محمد
ہو شبر ہی قوت بازوے محمد
سونگھے جو کوئی آئے ابھی بوے محمد
مین بھی ہون اسیر ایک سگ کوے محمد

…ن قلم دو زبان کو اس وادی سبزہ زار سے پھیرتا ہون منقبت حیدر کرار لکھتا ہون کہ کرار غیر فرار ہو وصی بلا فصل احمد مختار ہے

منقبت جناب حیدر کرار وصی بلا فصل احمدؐ

ماشاء اللہ جیسا نبی برحق ویسا اُسکا وصی مطلق صاحب اعجاز و کرامات ز… …ظہر ید شبیر … شبیر شبیر بیشہ رب اکبر فاتح صفین و حنین ولی رب مشرقین والد نامدار حسن … پیغمبر … آخر الزمان برائے جہاد تشریف لیگئے جناب حیدر کرار سینہ سپر ہوسے جنگ کو … …لا وان … سے منھ نہین پھیرا قاتل عمرو انتر یہ چند اشعار منقبت مین تحریر کرتا ہون جسکا … … النسان اُسکی مدح و ثنا مین کیون نہ بیکار ہو بقول شاعر نظم

جو ارم سینت حق ہو مقام حیدر کا
کہان کلیم نے پایا کلام حیدر کا
قریب پردہ قدرت جو امکان مین گئے
نبی کی شکل ہو نقشہ تمام حیدر کا

چمن ہو روضہ دار السلام حیدر کا
محب ساقی کوثر ہون کیون نہ مست الست
سُنا وہان بھی نبی نے کلام حیدر کا
نہین ہو خوف قیامت ذرا محبون کو

یہان فصاحت …
بھرا ہو بادہ عرفان …
علی کی شکل مین ہو صورت نبی باطل
اسیر ہوگا وہان اہتمام حیدر کا

کلمۂ داستان جہ… …تدائے طلسم زعفران زار و ذکر عجائبات و دیگر …
…ستان ہذا ساقی نامہ تصنیف مصنف

…ب وسہ شمار
…نس کردہ

بدہ جام سرشار ایں از غم الم
کہ جام عشق را ہم نوش کردہ

گل گلزار باغ نوجوانی	شوم خاموش بر این نوجوانی	گل هستی ز باغ آرزو دیم
معطر کن دماغ آرزویم	نهال قامت دلجو ... رعنا	شگفته میکند گلها ے دل را
خیال آرزویم کرده مجوب	تو محبوبی تو مطلوبی تو مطلوب	فراقت کرو زمینسان ضعف طاری
دلم میکرد شغل آه و زاری	ز مهجوری بر آمد جان بر لب	درختسان میشود بر چرخ کوکب
خیال خال او پیش نظر است	بگو ساقی ترا این هم خبر هست	بخوانم قصهٔ دلچسپ و زیبا
که ناظر میشود محو تماشا		

چهره مرحله پیمایان دشت طراری وره نوردان منزل عیاری

اس داستان شوکت بیان کو یون تحریر فرماتے ہین شعر مصنف ترنم سرایان شیرین مقال بہ چنین می نگارد ترکلک خیال بہ خدمت ناظرین والاشان مین عرض رسان ہون کہ تازگی اس طلسم کی بنظر غور ملاحظہ فرمائیے ... ابر و بڑھائیے جسوقت کہ جمشید ثانی واصل جہنم ہوا ظلم و بدعت کم ہوا و زیر اسکا یا نو ... خا اور بسر کرتا جاتا تھا کہ کان مین آواز آئی کہ جمشید ثانی مار اگیا وزیر نے جو یہ جملہ سنا ... کہتا تھا کیا غضب ہوا کہ خداوند مارے گئے افسرون سے کہتا تھا کیون یارو کیبا ار ... نے تو چولہ تبدیل کیا اب لڑائی فتح نہوگی چار دن اور چار راتین جنگ کرتے ... نکلا جاتا ہون اس صلاح مین چالیس افسر یک زبان ہوے ہر ایک کا یہی قول تھا ... ساتھ ہین آپ ہی کے ساتھ چلین گے آپ ہی کے ہمراہ رہین گے چالیس افسر آگے آگے ... پیر اڑکر چلا مگر جنگ مغلوبہ ہو رہی ہی سرداران صاحبقران نے جو دیکھا کہ ساحر اڑے جاتے ہین تیر مارنے لگے کئی ساحر گرے مگر وزیر نکلگیا ایک پہاڑ پر اترکر ٹھہرا سر اٹھاکر دیکھا کہ اب ... ن طلمشاہ نوجوان جنگ کرکے پلٹے ہین مگر انتہا کے زخمدار ہین سردار بغلون مین ہاتھ دیے ہوے طرف بارگاہ کے لیے جاتے ہین وزیر بے پیر موسوم بہ ہنگام شبگرد تڑپ کر جوکر طلمشاہ کو اٹھالیگیا سب ساتھ والون سے کہا طرف طلسم زعفران زار کے چلو وہان کے ساحر بڑے زبردست ہین باد کبر و نخوت سے مست ہین سب راضی ہوے ... لیکر چلا مگر سمک یلدا قی ... رستم ہی فکر مین اپنے آقا کی چلا مگر ہنگام قید رستم ... طلسمی کے پہون ... چمن ہاے زعفران زار آراستہ ہین اور سکے ... بیٹھا ہی آواز ہیہات اور افسوس دے رہی

گرتی ہین آتش مشتعل زن ہو دھوان بلند ہو ا زمین متفقد دیگر دھوان اسقدر پیچیدہ ہو کہ صورت مکانون کی نہین معلوم ہوتی ہو وزیر نے ایک ع[illegible]د [illegible] کہ مضمون اُسکا یہ تھا کہ یا خداوند خود پرست ہمارا خداوند مارا گیا آپ کے دامن پناہ مین آئے ہین امیدوار ہین کہ زیر سایہ دامن دولت اوقات بسر کرین یہ عرضی تمام نہ ہونے پائی تھی کہ ہواے سرد چلی سب کی آنکھین بند ہوگئین اب جو آنکھین کھولین اپنے کو زیر قصر پایا دروازے پر قصر کے ایک چوبدار کھڑا تھا اُسنے پوچھا کیا چاہتے ہو وزیر نے کہا سامنے خداوند عجائب نگار کے جائین گے چوبدار نے حکم دیا آنکھین بند کرلو وزیر نے آنکھین بند کین بعد تھوڑی دیر کے جو آنکھین کھولین تو دیکھا کہ قصر بالا مین بیٹھا ہون کئی سو نازنینان سہ جبین و مہجبینان مہر تمکین کھڑی ہین وزیر کو دیکھکر براے تسلیم خم ہوئین مگر جو سب کے آگے نازنین کھڑی تھی نہایت چست و چالاک و بیباک اُسنے بڑھکر وزیر کا ہاتھ تھام لیا اور کہا کہ اے وزیر با عظمت تجھکو قدرت [illegible] واسطے پیدا کیا ہو مین تمھاری بہت مشتاق تھی باغ بیخزان مین چلیے وہان جا کر آرام کیجیے و[illegible] نازنین کے ساتھ ہو کر طرف باغ بیخزان کے جاتے ہین کہ ذکر اسکا وقت پر ہوگا مگر رستم پہ[illegible] جوان کو جو وزیر قید کر کے لایا تھا ایک مکان مین بند کردیا علمشاہ پڑے سو رہے تھے [illegible] کسی شخص نے آکر جگایا علمشاہ کی آنکھ جو کھلی دیکھا ایک نازنین جگا رہی ہو گورے [illegible] علمشاہ کے جسم پر رکھے ہوے جسم علمشاہ کے استادہ ہوے اُٹھ بیٹھے پوچھا اے جو[illegible] بوستان مودت مین تیری صورت زیبا دیکھکر ایسا مبہوت ہوا ہون کہ بیخود ہو رہا ہون [illegible] نے ہاتھ رستم کا تھام لیا اپنے ہمراہ لیچلی لاتے لاتے سامنے ایک باغ کے پہونچی رستم نے [illegible] صاحب یہ باغ کسکا ہو اُس نازنین نے کہا یہ باغ قدرت نے میرے واسطے بنوا دیا ہو [illegible] باغ کی فضا ہوا کھائیے علمشاہ ساتھ اُس محبوبہ کے جو باغ مین آئے تو دیکھا گلہاے رنگا رنگ شگفتہ ہین بوقلمون کھلے ہوے ہین تمام چمن گلہاے معقول سے آراستہ ہو عندلیبان خوشنوا یہ اشعار گا رہے ہین نظم

ہشکر مین دل رہگیا [illegible] حسان قاتل رہگیا
کرتے قتل [illegible] یا احسان کیا
[illegible] رہگیا
[illegible] نذدی

رحم آیا ناتوانی پر مری
بات میری رہگئی دل رہگیا
تیری جلدی سے نہ بر آئی مراد
دل مین ارمان عنا دل رہگیا

جلوۂ رخسار نے ساکت کیا | آئینہ ہو کر مقابل رہ گیا | غیر ممکن ہو کہ آسان ہو سکے
رہ گیا جو امر مشکل رہ گیا | پھر طبیعت اپنی گھبرائی نسیم | امتحان فکر کامل رہ گیا

رستم سیر دیکھتے ہوئے ساتھ اُس نازنین کے بارہ دری مین آئے مسند پر آکر بیٹھے کہ ایک طرف
چند نازنینان مہ جبین و مہ جبینان مہر تمکین دوپٹے بھاری اوڑھے ہوئے زیر جامے زر [...] کے پہنے
زیور پھولون کے زیب جسم نمایان ہوئے اور ایک نازنین معشوقہ طرحدار سب کے آگے خرامان سامنے [...] کے آکر
آنکھ ملائی اور ہنسکر کہا صاحب بڑے بے وفا ہو یہ کہکر خوب ہنسی دور آکر بیٹھ گئی جب رستم اشارا [...]
ہین کہ قریب آکر بیٹھو تو وہ نازنین ہنسکر جواب دیتی ہو کہ خداوند نے میرے بھی نام کا ایک باغ بنایا
ہو باغ بیخزان اُسکا لقب ہو وہان تشریف لے چلیے تو آپکو زیادہ کیفیت حاصل ہو مین اسوقت اسی [...]
آئی تھی کہ آپ کو [...] نہین معلوم تقدیر کیا دکھائے کیا مقدمہ پیش آئے شکر کرتی ہون خداوند کا
کہ مین نے آپ [...] اب مین رخصت ہوتی ہون یہ کہکے ابروون سے اشارہ کیا رستم نے
کلیجہ تھام [...] [...]یٹی رستم اُٹھے پکارتے ہوئے اُسکے پیچھے چلے وہ پلٹ پلٹ کر کہتی ہو اے
رستم چلا [...] ساتھ چلے آتے ہین ولولہ جنون کی ترقی ہو دامن صبر چھوٹا شیشۂ دل بدعت
ہوش [...] ساتھ اُسیکے چلے آتے ہین جب باغ سے وہ نکلی جھونکا ہوا سے سرد کا چلا رستم
[...] نے لگین ہر چند اپنے کو روکا مگر نہ رک سکے بعد تھوڑی دیر کے آنکھین کھلین اپنے کو
[...] دیکھا وہی نازنین در باغ پر کھڑی ہو مگر انتظار اشتیاق رستم مین خاموش ہو رستم
[...] نازنین کے آئے بے اختیار بول اُٹھے کہ اے مہ جبین یہ باغ تو لائق رہنے کے نہین ہو تم
یہان [...]ن لائین اُس نازنین نے ہنسکر کہا کہ چند ساعت یہان ٹھہریے ناظر صاحب آتے ہونگے
باغ کو آراستہ کرینگے تب آپ سے اطلاع ہوگی رستم خاموش ہو رہے بعد تھوڑی دیر کے ایک خواجہ سرا
آکر حاضر ہوا اور رستم سے دست بستہ عرض کی کہ خلوت شاہی مین آپ کی طلب ہو رستم اُٹھکر ساتھ ہو لیے
مگر وہ نازنین غائب ہوگئی رستم ساتھ ساتھ خواجہ سرا کے باغ سے نکلے سامنے دیکھا دو مہر[...]
باغ کا دروازہ مثل آغوش عاشق کھلا ہو بقول شاعر [...] کا دلربا ان دو [...]

محو نظارۂ گل رعنا | اُس گلستا[...] | [...]
جتنے گل ہین جہان کے اندر | سب ہین ا[...] | [...] حر

لیے کاندھے پر اپنے بار شبنم
نہین فوارہ یہ اچھلتا ہی
ہر اک ہر جلوۂ سراپا ناز
تاک انگور پر وہ طرفہ بہار
میکشون کو نوید دیتے ہین
لیک مشتاق سیر باغ بڑے
صورت نخل شمع خود سیراب
اکطرف کو وہ لطف ریحان پر
کہین بلبل کی لحن داؤدی

اکطرف حوض مین باب و تاب
حوض کا حوصلہ نکلتا ہی
سنبل اسطرح گرد عارض گل
جیسے خمیازہ کش کوئی میخوار
سرو آراستہ ہین دوش بدوش
دیکھ لو ایک پانؤن سے ہین کھڑے
داغ لالہ مین لبسکہ پیدا ہی
سبزۂ خط یار سے بہتر

دیدۂ عاشقان کی طرح پر آب
اکطرف کو صنوبر طناز
جیسے رخسار یار پر کاکل
خوشے جھونکے ہوا سے لیتے ہین
شکل مینائی سبز پر مدہوش
نہین کوئی درخت طالب آب
حسن اور عشق سب ہویدا ہی
کہین گلشن مین نخل داؤدی

رستم تماشائے باغ دیکھتے ہوے جا[...] کہ ایکطرف سے
کراہنے کی آواز آئی رستم طرف صدا کے متوجہ ہوے آکر دیکھا کہ ایک [...]ے مین ایک
پلنگڑی پر ایک معشوقہ شعلہ جوالہ صاحب حسن و جمال ابرو ہلال عارض ماہ [...] قد خورشید
خد ابرو کو اگر کمان کہون تو کیا خطا ہی جبین تیر مژگان دلدوز آٹھ پہر خونریزی [...] جمال
دیکھکر اوس مہ جبین کا تھرا گئے ہاتھ پانؤن مین رعشہ آیا قلب تھرایا مگر وہ [...]
سے نار لبنتر ہو رہی ہی جب آہ کرتی ہی اور ٹھنڈی سانسین بھرتی ہی تو شاخہائے [...]
اوسکی آہ سے تھراتی ہی رستم نے قریب آکر دوپٹہ اوسکے چہرے سے ہٹایا اور یہ پوچھا
صاحب کیا حال ہی کسوجہ سے قلب پر ہجوم غم و ملال ہی اوس نازنین نے جو رستم کو دیکھا ایک
سینے پر رکھے ہوے تھی آپین نظارۂ جمال کرکے ایک آہ کی اور بے اختیار پکار اٹھی اور [...] مرد
ہر گشتی و تکبیر سے نگفتی ہؤ عجب سنگین دلی اللہ اکبر یہ کہہ چیخ مار کر جو روئی تو وہ کاغذ ہاتھ سے گر پڑا
رستم نے جو اس کاغذ کو دیکھا تو اپنی تصویر پائی حیران ہو کر سر اوسکا اپنے زانو پر رکھ لیا اور پوچھا
[...] صاحب یہ تصویر کیونکر پایا [...] نازنین نے ٹھنڈی سانس بھر کر کہا صاحب کیا پوچھتے ہو مین
شبستان کی بیٹھی [...] مین تھی کہ محلدار آئی اوسنے عرض کی کہ ایک تاجر آیا ہی
[...] پایا پھر ایک صندوقچہ جو کہ بند تھا تاجر نے پیش کیا
[...] بیبی میرے سامنے کھولکر نہ دیکھیے مین نے

قیمت پوچھی اُسنے کہا لاکھ روپیہ لونگا خیال مین آیا کہ نہین معلوم اِس صندوقچے مین کیا سودا ہی کہ کھولنے کو منع کرتا ہی خیر وقت پر دیکھینگے تاجر کو روپیہ دیدیا اور یہ سودا اُس سے لیا لیونا تاجر کے جانے کے اسی باغ مین بیٹھی تھی کہ صندوقچہ یاد آیا منگوا کر اسی محل کے نیچے کھولا اُس صندوقچے سے یہ تصویر نکلی تصویر کے دیکھتے ہی یہ نقشہ ہوا کہ تار بستر ہوگئی اُٹھنے بیٹھنے سے معذور ہوئی سب کنیزون نے ساتھ چھوڑا ہماری محبت سے منھ موڑا انتہا پڑی رہتی تھی جفائے فرقت سہتی تھی آج فلک مہربان ہوا کہ تمھارا جمال بیمثال دیکھا آج روز عید ہی عجب وقت سعید ہی یہ کہکے آواز دی اری گلچہرہ و لالہ رخسارہ و گلبدن یاسمن و سیمتن وغیرہ آکر حاضر ہو یہ جو اُس مہ جبین نے آواز دی کئی سو خواصین دُر گوش سراپا مرصع پوش آکر حاضر ہوئین اُس نازنین نے اشارہ کیا کہ بارہ دری کو درست کرو آج مہمان آیا ہی کنیزون نے جاکر بارہ دری کو [illegible] اُس نازنین نے نام اپنا غنچہ سربستہ بتایا رستم کو ساتھ لیکر بارہ دری مین آئی رستم کو مسند [illegible] ن سے اشارہ کیا وہ سامنے بیٹھکر یہ اشعار عاشقانہ گانے لگی نظم

و [illegible] ین چھوٹ کر چمن سے ہوا　　وطن کا داغ نکلکے مجھے وطن سے ہوا
[illegible] اشق پُر ارمان ہون　　وہ پھول ہون کہ نہ واقف کبھی چمن سے ہوا
[illegible] ن اُڑین دھجیان گلستان مین　　مقابلہ جو شہیدون کے پیرہن سے ہوا
[illegible] چھوٹا دل اُسکے گیسو سے　　کبھی فراغ نہ اِس چاند کو گہن سے ہوا
[illegible] نزع کے عالم نے دردِ ہجران سے　　الٰہی شکر کہ فارغ غم و محن سے ہوا
[illegible] انہ مجھ مین دم آواز لن ترانی سے　　کلیجہ خون مرا تیرے اِس سخن سے ہوا
رہا نہ ہوش سراپا کا جوشش وحشت مین　　خبر بھی مین نہ کبھی اپنے تن بدن سے ہوا
جہان مین دھوم ہوئی ہر طرف قیامت کی　　جدائی مین وہ تلاطم ترے چلن سے ہوا
قفس بسانے جو صیاد کے چلا مجھکو　　گلون سے [illegible] مین [illegible]
بڑا محاسبہ دینا تھا ای سحر [illegible] مجھے　　عشق [illegible]

[illegible]

رستم خوش بیٹھے ہین کہ وہ نازنین اپنے مقام ست [illegible] نے لاکر جام وگلابی پیش کی اُس نازنین [illegible] رکھدیا نازنین نے کہا مین سمجھی [illegible] نے آپ [illegible]

فقط مذہب کا خیال ہی اُسنے ہنسکر کہا ای شہریار جب روز تقدیر دیکھی تھی تو آپ کا مذہب بھی اختیار کیا تھا مجھکو
اعتقاد وحدانیت ہی یہ سنکر رستم نے جام اُسکے ہاتھ سے لیا بے اندیشہ انجام پی گئے جام پیتے ہی اُس نازنین
نے آواز دی کہ آکر حاضر ہو کئی ہزار جادوگرنیان سامنے آکر موجود ہوئین اب رستم نے دیکھا کہ وہ نازنین
ایک عورسیاہ فام اسباب سحر ہاتھ مین لیے ہوے نعرے کر رہا ہی کہ منم فریب جادو رستم کو سب
جادوگرنیون نے گرفتار کر لیا مسلسل اور کشان کشان لے چلین راہ دور و دراز تھی رستم بہت
بدمزاج ہوے مگر سحر مین فریب جادو کے مبتلا ہین زنجیرین ہلاتے ہوے آتے ہین سامنے ایک قصر لا
فریب جادو رستم کو اُس قصر مین لیگیا رستم نے دیکھا ایک بادشاہ پیر تخت پر بیٹھا ہی فریب جادو نے
عرض کی ای سماوات جادو یہ جوان علامت طلسم پر آیا تھا ہمنے اِسکو گرفتار کیا ہی سماوات نے
حکم دیا کہ اِس جوان کو قید کرو بادشاہ طلسم کو عرضی لکھی جائیگی رستم کو تو قید [illegible] حد یا کہ حال قید
خانہ تحریر کرونگا مگر سماوات جادو فریب جادو سے باتین کر رہا ہی کہتا ہی [illegible] کی جشن مین
واعظ نے بالاعلان بیان کیا کہ طلسم کے میعاد کا خاتمہ ہوا اب جو کوئی آئے اُس [illegible] بانہ ہو
کر طلسم کشا آجائے فریب نے کہا میرے دل کو یقین نہین آتا کسکی مجال ہی کہ ط[illegible] زار مین
قدم رکھے قدرت نے وہ انتظام کیا ہی کہ [illegible] ابھی کھڑ آتی ہوئی آتی ہی کہ آسمان پر سے
نے آکر ایک کاغذ سامنے سماوات کے ڈالدیا اور کہا کئی ہزار جوان سامنے علام[illegible]
امیدوار ہین کہ خدمت مین آئین سماوات نے حکم دیا کہ دریافت کرو کہ وہ کون لوگ ہین
باعث ہو طاؤس نے عرض کی کہ وزیر جمشید ثانی ہی امیدوار ہو کر آیا ہی کہ ہمکو دامن پناہ [illegible]
نے حکم دیا کہ ای طاؤس انکو راستہ دو فریب نے کہا مین جاؤن سمجھا کر لے آؤن سماوات نے حکم دیا
کہ ای فریب جاؤ وجاؤ فریب جادو سامنے آیا ہنگام شبگرد نے پکار کر آواز دی کہ ای فریب جادو
کو راستہ ملے تو ہم بھی داخل طلسم ہون فریب نے طاؤس کو اشارہ کیا طاؤس گنبد سے اُڑ آواز بہیات
[illegible] ہوئی اور صد[illegible] بہ چلے آؤ گر زعفران زار پر نگاہ نہ ڈالو ہنگام نے
[illegible] قدوالون نے سنبھالا جب اُٹھا نگاہ زعفران زار
سماوات کے آیا سماوات نے حال پوچھا
ان آئی کہ قدرت یون مارے گئے سماوات نے کہا کہ

کیسے خداوند تھے کہ اپنی جان نہ بچا سکے ہمارے قدرت کے سامنے اگر کوئی اور کی موت کا نام لے تو قدرت اسیوقت اسکو زندگی جاوید عطا کرین کسکی مجال ہی کہ قدرت کو مار سکے قدرت خود ایسی تقدیر کرتے ہین کہ دنیا مین ہزارون روز پیدا ہوتے ہین اور ہزارون روز انتقال کرتے ہین مگر قدرت کو سب معلوم ہوجاتا ہی افسر فرماتے ہین کہ یا خداوند آپ کو سبکی موت زیست کا حال معلوم ہوتا رہتا ہی تو قدرت فرماتے ہین کہ ہم ہی نے پیدا کیا ہم ہی نے مٹایا فرشتے ہمکو خبر دیتے ہین مگر ای فریب جادو۔ ہنگام شبگرد کو رکھو جلسۂ خداوندی مین لے چلین گے فریب جادو نے ایک مکان مین لاکر وزیر کو اُتار اشام کے وقت ایک نازنین کھانا لیکر آتی ہو سب کو کھلا کر چلی جاتی ہو مگر ہنگام شبگرد اُس نازنین کو دیکھکر عاشق ہوا جب وہ آتی ہو تو یہ ستاتا ہو وہ سنکر خاموش ہو رہتی ہو اور جواب دیتی ہو کہ ای ہنگام ہمکو تمھارے آ... ...رف ہو ایسا نہ ہو کہ مسلمان اِدھر بھی توجہ کرین تو ہم لوگ عاجز ہونگے کیونکہ تم ہمارا گھر برباد کرت... ...ین اب وہ تدبیر کرنا چاہیے کہ مسلمانون کو بھاگتے راستہ نہ ملے وہ نازنین سمجھا کر ہنگام ... ...نی ہو مگر صاحبقران زمان جنگ جمشید ثانی فتح کرکے جب بارگاہ مین آئے ملکہ آسما... ...عت کیا کل مال طلسمی قرلیشہ کو دیا قرلیشہ و آسمان پری بشوکت تمام روانہ ہوئین پھر ...سب سردارون کو دیکھا مگر رستم کو نہ پایا پوچھا کیون یارو کچھ تمکو دریافت ہو کہ رستم ...ون نے عرض کی ہنگام شبگرد جو شکست کھا کر پلٹا سب اپنے اپنے کام مین تھے اُنسے ... نہین معلوم کہان لے گیا مگر سمک بلیداتی تعاقب مین گیا ہو پلٹ کر نہین آیا صاحبقران خواجہ زادون کو بلاؤ فرزندان بزرگ جمہر حاضر ہوے صاحبقران نے فرمایا ملاحظہ فرمائیے کہ رستم کو کون لیگیا کہان لے گیا خواجہ زادون نے سوا ہاتھ زمین لیپ کر قرعہ پھینکا بعد عرصہ کے سر اُٹھایا صاحبقران زمان نے پوچھا کیا آپ نے ملاحظہ کیا خواجہ زادون نے عرض کی ہنگام شبگرد نامے وزیر جمشید ثانی اُٹھا کر لیگیا اور طلسم زعفران زار مین رستم کا داخلہ ہوا وہان جاکر قید ہوے جبتک حضور بذات خود کوشش نہ کرینگے تب تک ر... ...احبقران نے پوچھا فتاح طلسم کا کون ہو خواجہ زادون نے طرف صاحبقرا... ...فتاح طلسم ... پہلے جائین عمرو نے کہا ای آقاے نامدار مجھکو... بزرگ امید نے کہا خواجہ تم جانتے ہو کہ جو کچھ ہمارا ای...

آجتک تو ہمارے حکم مین فرق نہین پڑا صاحبقران نے فرمایا خواجہ تم اب روانہ ہو اور تدبیر رہائی رستم کرو عمرو نے کہا آپ میرے حال سے بخوبی واقف ہین کہ قرضدار مجھکو گھیر لینگے جانے نہ دینگے کہین گے قرضہ ادا کرو امیر نے برہم ہوکر فرمایا کہ خواجہ جہان تمسے کسی کام کو کہا اور تمنے جھگڑا قرضہ کا نکالا اگر منظور ہو تو جاؤ اور اگر نامنظور ہو تو انکار کرو خواجہ نے کہا میرے قرضہ کی ادائی کی صورت کیجیے مین جانیکو موجود ہون مگر ایسا نہ ہو کہ مہاجن کے آدمی ملجائین آقا آپ آگاہ نہین ہین مقدمہ قرضہ کا نازک ہوتا ہی پکڑ کر لیجاتے ہین مکان مین بند کرتے ہین پانی چھڑک چھڑک کر مارتے ہین اسی تکلیف کو ڈرتا ہون یہ سُنکر صاحبقران بہت ہنسے اور دس توڑے منگوا کر پیش کیے عمرو نے کہا سرداران رستم بیٹھے ہین یہ لوگ کچھ نہ دینگے سرداران رستم نے بھی موافق اپنے حوصلے کے بہت کچھ دیا مگر خواجہ جب پانون پھیلانے لگے تو چالاک یہ کہکر اُٹھا کہ حضور آپ کیون پریشان ہوتے ہین [illegible] نگا اول تو ملک گیا ہو وہ حمزہ نہ فکر کریگا یقین ہو کہ رستم کو رہا کر لائے غلام بھی جا نیکو موجود ہو مگر [illegible] کو چھڑکا کہ او سیہ حیا رئیسون کا مزاج خراب کرتا ہی یہ وہ مقام نہین ہو کہ جاؤ اور مطلب [illegible] ک نے کہا مین آپ کے عقب مین آؤنگا عمرو نے کہا قران و مہتر برق فرنگی کو بلائیے یہ [illegible] قران سامنے آئے عمرو نے کہا ای قران بسم اللہ روانہ ہو برق فرنگی نے ہاتھ [illegible] کیے اور کہا اُستاد مین تو جاتا ہون عمرو نے کہا اسکو بڑی جلدی ہی بیٹا جاتے ہی [illegible] آکر رہا کرینگے برق نے کہا خدا کو اختیار ہی یہ کہکے برق بھی روانہ ہوگیا بعد برق [illegible] ہوے منزل بمنزل جاتے ہین جب کوئی قریہ ملا پہلے فقیر بنکر بازار کی تحصیل پھر مسافر بنکر زمیند مکان پر آئے زمیندار نے پوچھا میان کہان جاؤگے عمرو نے کہا کابل جاؤنگا کہ[illegible] مہینے کہ رہے کہ یون ہی مارا مارا پھرتا ہون زمیندار نے ڈیوڑھی پر چارپائی بچھادی اول تو چبینا لاکر دیا کہا اسکو جبتک کھائیے پانی پیجیے پھر مین کھانا تیار کراتا ہون خواجہ نے وہ چبینا لے لیا زمیندار سے کہا مین کہی چلا جاؤنگا میری [illegible] زمیندار نے کہا ہمسے ملاقات کرکے جانا عمرو نے کہا جو [illegible] ابھی دیدے [illegible] وٹی ہوگی زمیندار نے کچھ پیسے نکالکر خواجہ کو دیے [illegible] بار سے پیسے لیکر جاؤن زمیندار نے کہا روپی [illegible] تین روپیہ داخل کرنا ہی قسط کا زمانہ ہی اسکو قبول

کیجیے خواجہ خاموش ہو رہے کچھ رات گئے زمیندار کھانا لایا خواجہ نے خاصہ نوش کیا زمیندار جا کر اندر سویا خواجہ اُٹھے کمند مار کر کوٹھے پر چڑھے کوٹھے سے اُترے دیکھا پوٹلہ روپے کا بندھا ہوا رکھا ہی اُٹھا کر نذر زنبیل کیا دیکھا زوجہ زمیندار کی پڑی سو رہی ہی پانوٗن مین چاندی کے کڑے ہین خواجہ نے کڑے بھی اُتار لیے زمیندار کو بیہوش کر کے زنبیل مین رکھ لیا اُسی کی شکل بنکر آرام فرمایا منظور رہی کہ صبح کو گانوٗن تحصیل ہونگا صبح کو جو اُٹھے باہر آکر سپاہیون کو حکم دیا کہ سب اسامیون کو بلا کر لاؤ اور اُنکو حکم دو کہ بیباقی سال تمام کی لیتے آؤ جو کوئی نہ لائیگا اُسکی زمین نکلجائیگی یہی حکم آیا ہی سپاہی جا کر اسامیون کو بلالائے خواجہ نے سب کو حکم مذکور دیا کہ سال کی بیباقی کر دو سب نے عرض کی ٹھاکر صاحب یہ بات تو آپ نے نئی کہی قسط پر دینگے عمرو نے کہا زمینون کے بیعنامے لکھ لو ہمنے یہ زمین تمہارے ہاتھ بیچی اسامی خوش ہو گئے خواجہ … کو بیعنامے لکھکر روپیہ تحصیل لیا چلتے وقت زمیندار کو ڈیوڑھی مین ڈالدیا اور نکلکر … ہنستے ہوئے جاتے تھے اور دل مین کہتے ہوئے کہ پہلی منزل تو خوب کٹی اب دو … دیکھون کیا ہو مگر کسی بھاگوان کا سامنا ہو خبیس سے مقابلہ نہ پڑے یہ کہتے ہوئے چلے … زمیندار جو بیدار ہوا اسامیون نے بیعنامے پیش کیے زمیندار سر پیٹتا تھا اور کہتا تھا … نے نہین لکھوائے اسامیون نے کہا ہم تو زمین نہ چھوڑینگے روپیہ قرض لیکر ادا کیا ہی … سارا گانوٗن بیع ہو گیا آخر روتا پیٹتا جنگل کو نکلگیا مگر خواجہ پھرتے ہوئے سامنے ایک … پہونچے معلوم ہوتا ہی کہ اندر باغ کے کوئی یہ اشعار عاشقانہ بآواز مستانہ گا رہا ہی نظم

عاشقون مین کون مجھسا ناتوان پیدا ہوا	نالہ بھی میرے دہن مین بے فغان پیدا ہوا
بے نشان رنگ پریدہ کا نشان پیدا ہوا	یہ وہ طائر ہی کہ جو بے آشیان پیدا ہوا
پردہ پوشی قاتل بے رحم کی منظور تھی	ہر دہانِ زخم عاشق بے زبان پیدا ہوا
خاکساران محبت کو نہین رفعت پسند	آفتابِ داغ دل سے بے آسمان پیدا ہوا
دوست کی آمد مین دشمن کا بھی مژدہ ساتھ تھا	… خوف خزان پیدا ہوا
دیکھنا اسکا بھی مشکل یار نا ممکن رہا	… نہان …
واے قسمت اہل دنیا ہوتے ہین مردہ پسند	
انتہاے اوج کو پستی بھی ہوتی ہی ضرور …	

ایک صورت پر رہے صورت نہ مانند خیال
کس بلا کی شام گیسو تھی نظر آئی نہ صاف
روز اک آفت ہو سر پہ اسکے شاید انہی نسیم

جب ہوئی ہستی مجھے نقل مکان پیدا ہوا
آنکھ جب اُٹھی لگا ہون مین دھوان پیدا ہوا
خاک کا پتلا براے امتحان پیدا ہوا

خواجہ یہ آواز سُنکر دیوار باغ پر آئے دیکھا ایک شاہزادی والاقدر چہرہ مثل بدر نہایت حسین و جمیل مسند پر بیٹھی ہو ہر چند کہ گائن سامنے گا رہی ہو مگر مالک صحبت منھ پھیرے بیٹھی ہو آنکھون مین آنسو بھرے ہوے چہرہ اُتو اس گائن کو اشارہ کیا کہ گانا موقوف کرو گائن خاموش ہو کہ اُٹھی براے رفع حاجت ایک گوشے مین آئی خواجہ نے دیوار سے اُتر کر گائن کو بیہوش کیا اُسکو تو کنارے ڈالا زیور سب اُتار لیا اور اُسیکی شکل بنکر محفل مین آئے کہا اے ملکۂ عالم چند شعر اور سُن لیجیے یقین ہو کہ آپ پسند فرمائین نظم

عجب ہو کیا احباب دیکھتے ہو اُنھین دیکھو مجھے کیا دیکھتے ہو خبر بھی [illegible] نا تسلی ہو کون بہ کس کا تم تماشا دیکھتے ہو

ملکہ نے اِن اشعارون کو سُنکر بہت پسند [illegible] رخسار [illegible] تیرے گانے نے دل مین جگہ کی جی چاہتا ہو تیرا گانا سنے جاؤن مگر دیکھون الخ [illegible] ہے نے پوچھا ملکۂ عالم کیا مراد ہو مین حضور کا نام نامی بھول گئی ملکہ نے کہا آہ چشم ای شعب [illegible] کی بات ہو کہ مین دربار میں سماوات جادو کے گئی ایک شخص جری و بہادر حسین و جمیل [illegible] مگر اُسکے چہرے سے جلالت و جرأت آشکار تھی فریب جادو نے بڑے مکر سے گر [illegible] ہلاتا ہوا آیا ہمسر ہ زینے اُسکو دیکھا ہو دل کا عجب حال ہو قلب پر ہجوم غم و ملال ہو اپنا یہ حال

اسقدر رخ خاطر غم دیدہ ہو دشوار پسند
سر و تن دیدہ و دل جان جگر حاضر ہین
دیکھ لیتے ہین تمھین جب ادھر آجاتے ہو
رحم کچھ عیب ہو جس سے کہ خفا ہوتے ہو
جی کو بھایا ہو کچھ ایسا [illegible]
[illegible]

جز اجل کچھ نہین کرتا ترا بیمار پسند
آج محروم نہ رکھ کچھ تو کر اے یار پسند
کسطرح ہوتا ہمین روزن دیوار پسند
یہ خوشی ہو جو کہین دلبر آزار پسند
میل صحرا ہو نہ ہو جلوۂ گلزار پسند
کچھ نہین کرتا تیرا طالب دیدار پسند
کسطرح حضرت منصور کو تھی دار پسند
اسلیے روح کو آیا نہ تن زار پسند

زخم ہنسین لاکھ کرو دل نہین ہنسنے کا مرا ۔ ہی مین جو آئے کہو ہی مجھے تکرار پسند
کس لیے چین بہ جبین ہو کہو کیسا ہی مزاج ۔ کون سی فکر مین ہو خاطر اغیار پسند
دام الفت سے بجز مرگ رہائی مشکل ۔ کیا کرے غیب قضا تیر اگنہگار پسند
کیا مزے ہم نفس سرد مین پاتے ہین نسیم ۔ اس لیے عشق کی ہی گرمی بازار پسند

خواجہ نے یہ سنکر کہا ای ملکۂ عالم پھر کیا ارادہ ہی آہو چشم نے کہا کوئی وجہ وہان جانیکی نہین ہی ورنہ رہا کر لاتی خواجہ نے کہا کوئی حیلہ کر کے چلیے آہو چشم نے کہا میرا جانا دشوار ہی سماوات جادو ضرور فکر کریگا یہ باتین تھین کہ آسمان سے ایک طائر اڑتا ہوا آیا کاندھے پر آہو چشم کے بیٹھا اپنی زبان مین زمزمہ سرائی کرنے لگا ملکہ نے کہا کیون شعلہ رخسار مراد دلی حاصل ہوئی سماوات نے ایک جلسہ کیا ہی [illegible] طلب فرمایا ہی بس اب مین اسی تیدری کو رہا کر لاؤن گی مگر ایک خوف ہی کہ تمام اہالیان [illegible] سے ساتھ دشمنی کرینگے خواجہ نے کہا مین بھی آپ کے ساتھ رہونگی ملکہ نے کہا ای شع[illegible] [illegible] گھبرانی و پریشانی حاصل ہوگی تکلیف اٹھاؤ گی بہت گھبراؤ گی شعلہ رخسار نے کہا اسو [illegible] [illegible] رد ہی کوئی تو کام مجھسے بھی ایسا بن پڑے کہ انتشار دفع ہو ملکہ نے کہا کل چلنا ہی [illegible] [illegible]ن ضرور ساتھ چلونگی ملکہ نے قبول کیا جب وہ دن گذرا سر شام آہو چشم تخت پر [illegible] [illegible]لہ رخسار نقلی کو قریب بٹھا لیا تخت اڑتا ہوا چلا یہان سماوات جادو نے جلسہ [illegible] [illegible] بیا ہی سب جادوگر جمع ہین کہ آہو چشم بھی آکر پہونچی شعلہ رخسار نقلی ساتھ ہی آہو چشم نے اسو [illegible] [illegible]نسے کہا کہ ہماری گائن کا گانا سنو سماوات نے اشارہ کیا خواجہ بیچ مین آکر بیٹھے اور یہ اشعار عاشقانہ شروع کیے

نظم

زخم بالیدہ ہوے داغون پہ جوبن آگیا ۔ پرورش پایا کیا جو زیر دامن آگیا
اشک خون آلودہ سے ہی پیرہن بلبل فریب ۔ اور ہی رنگینیون پر اب تو دامن آگیا
کون سا یہ خاکسار آتا ہی دیکھ ای شہسوار ۔ [illegible]ب گرد توسن آگیا
دست وحشت نے مٹادی آج دونو کی خلش ۔ [illegible]
شورش برخیز محشر نے جگایا تھا مگر ۔ [illegible]
بہ گیا دل خون ہوکر رہگیا درد فراق ۔ [illegible]

اٹھالیا نیند

آتش داغ تمنا پہ ورزش کرنے لگی — مثل اخگر دل تہ دامان گلخن آگیا
باغ عالم مین بشکل بلبل تصویر ہون — کچھ غرض رکھتا نہین گر سوے گلشن آگیا
آج راحت پائی احسان اجل سے ای نسیم — فاتحہ پڑھنے لحد پر یار بد ظن آگیا

خواجہ نے اِس رنگ سے اُن اشعار ون کو گایا کہ سماوات بہت خوش ہوا خواجہ نے عرض کی ایک کمال مین اور جانتی ہون سماوات نے پوچھا وہ کیا کمال ہو خواجہ نے کہا ساقی گری خوب کرتی ہون ہاتھ سے بتاؤن پانوٗن سے ناچون سر سے شراب پلاؤن سماوات نے کہا یہ تو بہت دشوار ہو خواجہ نے کہا کنجی میخانے کی مجھکو مرحمت فرمایئے تو ابھی تماشا دکھاؤن سماوات نے کنجی میخانے کی سامنے خواجہ کے پھینکدی خواجہ کنجی لیکر سامنے میخانے کے آئے میخانے مین اگر شراب کو خراب کیا یعنی سب مین بیہوشی ملائی اور پکار کر آواز دی لو صاحبو شراب لیجاؤ مین ساقی ہوتا ہون کوئی باقی نہ رہے خدمتگار دوڑے گلابیان وغیرہ اُٹھا کر لیگئے مگر خواجہ [illegible] ان مئے ارغوانی سے آراستہ کین جیسا کنٹر اسی رنگ کی شراب اُسمین بھری اور کشتی لیکر محفل [illegible] [illegible] سماوات نے کہا ای آہو چشم حقیقت مین تمھاری گائن بڑی کامل واکمل ہو کس لطف سے [illegible] کہ دیکھکر [illegible] ہی چاہتا ہو شراب پیین خواجہ نے لاکر گلابیان محفل مین رکھین آہو چشم کے [illegible] ملکۂ عالم مین سب کو بیہوش کرتی ہون آپ آمادہ رہین رستم کو رہا کیجیے گا آہو چشم [illegible] شعلہ رخسار دیکھیے یہ سب ساحر محفل مین جمع ہین اگر ایک بھی اِسمین سے آگاہ ہوا تو [illegible] برپا ہوگی خواجہ نے کہا او ملکۂ عالم اگر کسی کو قتل بھی کروگی تو کوئی سر نہ ہلائیگا آہو چشم [illegible] بی ہو اور سحر تیار کر رہی ہو مگر خواجہ نے اول جام سماوات کو پلایا پھر طرف محفل کے رجوع ہوے ہر جادوگر کو بہ خوشامد پلایا جسنے جام پیا اُسنے کچھ انعام بھی دیا اور ہر ایک کا یہ قول تھا کہ ایسی ساقی گری ہمنے کبھی نہین دیکھی شعلہ رخسار کمال کر رہی ہو مگر خواجہ نے دیکھا کہ پشت پر سماوات [illegible] تنرتمک یلداقی ایک [illegible] ناسوش بیٹھا ہو اور نگسس رانی کر رہا ہو بیٹھے بیٹھے [illegible] طرف آسمان [illegible] ازدی آیئے آپ سب صاحب شریک صحبت ہوجیے [illegible] ن ہونگے یہ کہکر آیئے آیئے کہتا ہوا اُٹھا دو قدم [illegible] نا سنے اُٹھے جو اُٹھا وہ گر کر بیہوش ہوا تھوڑے عرصے

ہین سب گر کر بیہوش ہوے خواجہ خنجر لیکر چلے آہو چشم نے منع بھی کیا کہ خواجہ اسے قتل نہ کرنا مگر خواجہ نے کچھ جواب نہ دیا لپک کر خنجر مارا جیسے ہی خنجر پڑا اور دھار خون کی نکلی زمین شق ہوئی ایک جادوگر ہان ہان کہتا ہوا نکلا عمرو کا ہاتھ پکڑ لیا کہا کیون او ساربان زادے غضب کرتا ہو کہ حاکم کو یہان کے قتل کرنا چاہتا ہی منم ناصر جادو یہ کہکے چاہا کہ خنجر کمر سے نکالے سمک بلدراقی بیٹھا ہوا تھا کہ قبلہ و کعبہ قتل ہوتے ہین اپنے مقام سے اُٹھا پکار کر کہا او ناصر جادو اسکا سر کاٹ لے یہ ساربان زادہ کیونکر آیا ناصر نے کہا تو بھی قریب آنا مجھکو تو بھی عیار معلوم ہوتا ہی سمک نے کہا پشت پر دیکھیے کون کھڑا ہی ناصر پلٹا سمک نے حلقہ ہاے کمند مارے حلقے گردن مین پڑے سمک نے جھٹکا مارا ناصر چاہتا ہی تڑپ کر نکلون سمک نے خنجر مارا کہ ناصر کا سر کٹ کر گرا خواجہ نے رہائی پائی مگر آہو چشم نے اُٹھکر خواجہ کا ہاتھ تھام لیا کہا او شہنشاہ اوج عیاری آپ کے فرزند نے بڑا کام کیا اب آپ اِس قصر سے نکل[illegible] [illegible]ہم کو لیکر آتی ہون خواجہ و سمک جست و خیز کرکے نکلے مگر چلتے چلتے خواجہ نے تاج [illegible] [illegible]ا اُٹھا لیا اور چند کے لباس بھی اُتار لیے مگر سحا وانت کے بچنے کا بڑا افسوس ہی کہ [illegible] [illegible] ساحر اگر مارا جاتا تو بہت کچھ ملتا مہاجن انتظار مین ہونگے کہ خواجہ عیاری [illegible] [illegible]چھ لیکر آئینگے اور جب خالی ہاتھ دیکھینگے تب گھبرا اٹھینگے اور کہینگے خواجہ کچھ لوٹ مار کے [illegible] لیا جواب دونگا لیکن آہو چشم بلند ہو کر اُس مکان پر گری چھت توڑ کر اندر آئی دیکھا رخجیر پر سر خم کیے بیٹھے ہین آہ آہ کر رہے ہین کہ یکایک چھت مین شگاف ہوا اسطرح کی برق چمکی کہ نہ [illegible] آنکھ جھپک گئی نظم

حسن ایسا کہ جسے دیکھ نہ سکے چار دو چشم
یاد کرتی رہے دامن مژگان کی جھپک
زلفین یون بکھری ہوئی جیسے پیچ و تاب لہرین
آنکھ ملکر جو دیکھا تو ہوا کب دل بے ہوش
یک بیک دیکھے تو اک چندہی رہے ابھی پلک
جلد وہ نور کہ گھٹنے مین ہو جسکی ہر لہر
جسطرح ایک کھلونے پہ پٹین دبا کے
غرق دریاے جواہر بین ہو وہ پانون تک
چہرے مین ایسی ہو گرمی کہ شب و روز جسے
گھر ڈبو دینے کو ہو عشاق کے دریا [illegible]
رستم نے جو وہ صورت زیبا دیکھی

پسینہ آگیا قلب تھرا گیا ملگجینی گلشن جمال کی کر رہے [illegible] قریب آکر سحر اُتار اُتار [illegible]
ہو رستم کے جسم سے لپٹے ہوئے تھے وہ چھوٹ گئے [illegible] [illegible] رستم
توڑ کر پھینکدیا بغلون سے خون جاری ہوا [illegible]
آپ نے کیون جلدی کی رستم نے کہا مین سحر [illegible]

آہو چشم نے کہا مین آپ کے لیے آئی ہون لہذا یہان سے نکل چلیے رستم نے کہا اے آہو چشم مین چاہتا ہون
کہ اس طلسم کو فتح کرون آہو چشم نے کہا یہ کنیز فکر کر گئی مگر لوح اس طلسم کی مفقود ہے میری مادر مہربان کو
معلوم ہے وہ یہ کبھی گوارا نہ کرینگی کہ سلطان طلسم کو توڑے قدرت سے ... موافقت رکھتی ہین اور
بادشاہ طلسم سوم پشنگال کی پشت پر ساحر زبردست ہے ستر ہزار ساحر ایک ایک ساحری مین غیرت
جمشید زمان اپنے اپنے سحر پر ناز رکھتے ہین وہ سب پشنگال کے رفیق ہین لہذا اگر انمین سے کوئی
حضور کے شریک ہو گیا تو پھر لوح کا پتہ ملیگا رستم نے کہا مین کوئی کوشش اٹھا نہ رکھونگا آہو چشم نے
رستم کو تخت پر سوار کیا اور سے اڑی تخت اڑتا ہوا جاتا ہے مگر خواجہ عمرو سمک بلیدانی جو فقرت لٹکے
خواجہ نے کہا بیٹا الگ الگ جاؤ اپنی اپنی ڈفلی اپنا اپنا راگ یہ سنکر سمک ایک جانب بھاگا یہان
آہو چشم رستم کو تخت پر لیے ہوئے جاتی ہے کہ ایک کوہ دکھائی دیا کہ نہایت بلند و مرتفع تھا آہو چشم
نے کہا دیکھیے یہ سر کوہ چشمہ آب بھی ہے اگر فرمایئے تو ٹھہر جاؤن قصد تو یہ تھا ... ان طلسم جاکر ٹھہرون
مگر سرحد طلسم بہت دور تک ہے یقین ہے کہ کل نکل جائین رستم نے کہا تخت اتارو رستم ... مگر طلسم
کے باہر نہ جاؤن اندر طلسم کے آکر نکلجانا عین نامردی ہے کیا عجب ہے کہ لوح دستیاب ... نے
تخت اتارا اور چشمے کا پانی پیا ایک مچھلی چشمے مین تڑپی اور مثل انسان کے آواز
سنگ بار جلد دوڑ کر آہو چشم قیدی کو لیے جاتی ہے مچھلی یہ آواز دیکر غرق دریا ہو
ہو گئی تو رستم نے کہا اے آہو چشم یہ کیا شعبدہ تھا کہ مچھلی کی ماہیت سے آگاہ نہ ہوئے یہ کہہ
آہو چشم نے کہا طریقے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہان کوئی ساحر رہتا ہے یہ باتین تھین کہ پہاڑ
شق ہوا ایک ساحر نے سر نکالا سر پر اپنے سل پتھر کی رکھے ہوئے چند سنگریزے ہاتھ مین فورا
نکلتے ہی نعرہ کیا کہ ہم کوہان سنگ بار ہین ہاتھ مین جو سنگریزے تھے وہ پھینک مارے کہ رستم پر پتھر
برسنے لگے مگر آہو چشم نے دو سپرین کاغذ کی بنا کر سر پر رستم کے اڑا دین جو پتھر گرتا ہے سپر پر یا سینہ پر
ہین کوہان نے جو دیکھا کہ ... ے سحر کو روک لیا کمر مین ہاتھ ڈالا ڈبیہ خاک قبرستان کی
سے آہو چشم کے ... فورا بیہوش ہوکر گری رستم کے بھی ہاتھ سے تلوار گری
... سحر سے بیکار ہوئے تلوار کھینچکر قریب آہو چشم
... الم عزیزہ تو نے غضب کیا کہ قیدی کو رہا کر لائی اب

مین تجھکو قتل کرتا ہون کہ ایک طرف سے آواز آئی کہ اے کوہان خبردار آہو چشم کو قتل نہ کرنا ورنہ قدرت
کے خلاف ہوگا کوہان رک گیا دیکھا سامنے ایک جادوگر نامہ ہاتھ مین لیے پکارتا ہوا آتا ہے کہ خبردار اگر قتل
کریگا تو بہت پچھتایگا کوہان نے پکار کر کہا تیرا کیا نام ہے اور کسنے تجھکو بھیجا ہے ساحر نے کہا مجھکو سماوات نے
بھیجا ہے اور حکم دیا تھا کہ آہو چشم کو بلاؤ لہذا اس نامے کو پڑھو یہ کہکر قریب آیا نامہ ... کو ... کے
... کوہان نے جو نامہ ہاتھ مین لیا کوہان زمین سے نکلا کوہان کو پھر آئی معلوم ہوتی نہین ... اور
سازبان زادے میرے ساتھ مکر کرتا ہے خواجہ نے چاہا جست کر کے نکلون لیکن کوہان نے سحر کیا کہ
خواجہ گر کے اور پانوُن زمین نے تھام لیے کوہان نے تلوار چمکائی کہا او سازبان زادے تجھکو قتل کرونگا
خواجہ نے بیقرار ہو کر ہاتھ طرف آسمان کے اُٹھائے اور دعا کرنے لگے کہ اے خالق بے نیاز وای مسبب
کار ساز مجھکو اس آفت سے بچالے اسوقت بہت بیقرار ہون موت سامنے پھر رہی ہے واسطہ خاندان
خدا کا یا علی مرتضیٰ ... مشکل کشائی کیجیے اس عاصی کو بچائیے **نظم**

غم سے ... ـیے مولا
ہو اے ر ... ـپ کی کامل
... لھا ـیے مولا
... گنہ میرے
... آفت سے چھڑائیے مولا
ہین ... ت مین مردم دنیا
آکے جلدی چھڑائیے مولا

دستگیری ضرور ہے میری
چاہیے آزمائیے مولا
رہنما تم مین راہ گم کردہ
حشر مین بخشوائیے مولا
مثل سلمان مرے بچانے کو
راہ ایمان بتائیے مولا

آئیے جلد آئیے مولا
گر پڑا ہون اُٹھائیے مولا
قبر تک شوق دید نے آیا
راہ مجھکو بتائیے مولا
بند مین سخت ہو رہا ہون خراب
شیر کی طرح آئیے مولا
دام غم مین یہ ہے اسیر اسیر

خواجہ دعائین کر رہے ہین مگر کوہان تلوار کھینچے ہوے ہر مرتبہ
ارادہ کرتا ہے کہ خواجہ کا سر کاٹ لون اور خواجہ دم دے رہے ہین کبھی کہتے ہین روپیہ لے لے
کبھی جواہر دینے کہتے ہین مگر کوہان کچھ نہین مانتا ہے بہر حال یہ کہ خواجہ کو قتل کرون اور آہو چشم
بہ نگاہ حسرت ... کو دیکھ رہی ہے دل سے کہتی ہے کہ اگر
... مر گئی تو انکو قید خانہ ...
نہ لاتی ایسا حسین و جمیل صاحب شوکت ولیاقت ...
محبت اسیر یہ مصیبت مگر کوہان کہ آہو چشم پر عاشق ...
کرو تو بین البتہ رہا کردون مگر اپنے رقیب ک...

قتل کرون مگر آہو چشم منع کرتی ہو کہ خبردار اسکے قریب نہ جانا آہو چشم نے جب دیکھا کہ کوہان قتل رستم پر بہت آمادہ ہی بیقرار ہوکر رونے لگے آنسو جو آنکھون سے گرے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ صدف کا منھ کھلا ہی گوہر آبدار اشک متصل جاری ہین چونکہ عاشق جمال ہوچکا ہی رونا آہو چشم کا کوہان کو شاق ہوا قریب آکر کہا اے شہنشاہ خوبی و اے سرو باغ محبوبی کیا چاہتی ہو مین تو عہد کرتا ہون کہ رقیب کو قتل کرونگا تمپر ہاتھ نہ اٹھاؤنگا اگر وصل سے انکار بھی کروگی تو تمکو قید کرونگا اور رسار بان زادے اور رستم کو قتل کرونگا مجھکو زندہ رہنا رقیب کا گوارہ نہین جسوقت سماوات سنے گا تو بہت خوش ہوگا مین سماوات سے درخواست کرونگا کہ اپنی بیٹی کی شادی میرے ساتھ کردو مگر عمرو کو پہلے قتل کرونگا اس ظالم کے ہاتھ سے وہ وہ ساحر مارے گئے ہین کہ جنکا دل پر داغ ہی ملکہ دمامہ جادو کہ بادشاہ زبرجد نگار تھی اسکو کس حسرت سے قتل کیا بی برق جادو اسی ظالم کی معشوقہ زبرجد نگار مین بادشاہ ہین خوب چین کر رہی ہین وہان بھی جاکر آفت برپا کرونگا سلطنت اُنسے چھین لونگا تب میرے دل کو آرام آئیگا [illegible] کیسا ساحر جلیل تھا کہ خداوند ساحران کہلاتا تھا اس ظالم نے اسکو کس بدعت سے قتل کیا [illegible] بھی اسکی [illegible] کئی فرعونیہ پر بھی جاؤنگا اسکو بھی خالی کراؤنگا عمرو نے جو سنا کہ میرے قتل پر [illegible] روئے کہا اے کوہان مین چاہتا ہون کہ چند اشعار عاشقانہ سماعت کرو دیکھو تو کیسے

خواجہ نے پڑھے پڑھے یہ اشعار عاشقانہ شروع کیے

نظم

عشق کا تیر اگر لبیس ہو چلنے کے لیے
ضعف جب قصد گرانے کا مرے کرتا ہو
اٹھ گئے سیکڑون اس بزم جہان سے احباب
کیا کرون دل کی کسی رنگ سے وحشت نہ گئی
جب مین جاتا ہون وہ کہتے [illegible]
جانیوالے نے خبر [illegible]

مستعد روح بھی ہی تن سے نکلنے کے لیے
یا علی منھ سے مین کہتا ہون سنبھلنے [illegible]
رہگیا مین کف افسوس کے ملنے کے لیے
لاکھ گلشن مین پھرا دل کے بہلنے کے لیے
زہر لاتے ہو مرے گھر مین نگلنے کے لیے
مستعد ہم بھی تو تھے ساتھ ہی چلنے کے لیے
لوگ رکھجاتے ہین کاندھا جو بدلنے کے لیے
آؤن مین بھی ترے پروانون مین جلنے کے لیے
دل مرا ہوگیا موجود پگھلنے کے لیے

الم مدید [illegible]

خوش خرامی کو تری دیکھ کے طاقت نہ رہی	کبک و طاؤس ترسنے لگے چلنے کے لیے
تا کجا رنج و الم فرقت جانان مین ہنر بر	کوئی تو شکل کرو دل کے بہلانے کے لیے

خواجہ نے جو یہ اشعار عبرت آثار گائے کوہان یہ اشعار عبرت آثار سُنکر ہرچند کہ بہت خوش ہوا مگر
جہلا کر کہا او ساربان زادے مین خوب جانتا ہون کہ یہی گانا تیرا سحر ہی اسی جال مین تو سب کو پہنسانا ہی
جانتا ہون تو میری فکر کر رہا ہی مگر مجھپر نچہ قابض نہ ہوگا ہمارے خداوند وہ بندہ نواز ہین کہ مجھکو خبر دیتے
ہین جو تیرے دل مین ہی وہ خبر مجھکو معلوم ہی یہ کہکر تلوار کھینچکر بڑھا خواجہ نے سر تو جھکا دیا مگر آنکھون سے
آنسو بہ رہے ہین دعائین مانگ رہے ہین کہ ای رحیم و کریم بڑے ظالم سے سامنا ہی اِسکے ہاتھ سے
بچالے اِس ظالم کے دست ظلم سے نجات دے مگر کوہان تلوار کھینچے ہوئے بڑھا کہ صحرا سے گرد اڑتی
دیکھا ایک شاہزادی مرکب پہ سوار تیر و کمان ہاتھ مین شکار کی جویا گھوڑا دوڑاتی پھرتی ہی دوسرے
دیکھا کہ آہوچشم [illegible] پر پڑتی ہی ارادہ کرتی ہی اٹھون مگر سحر سے کوہان کے اٹھ نہین سکتی سر دیدے
مارتی ہی [illegible] سے سر ٹکراتی ہی اُس نقابدار نے گھوڑا اپنا بڑھایا پہاڑ پر آکر کوہان سے کہا ای
کہ [illegible] اِس نالایق سے کیا خطا ہوئی کہ جو تمنے اِسکو گرفتار کیا کوہان نے کہا ای ملکہ
[illegible] آہوچشم قیدی کو لیے جاتی ہین اِسی خطا سے مین نے گرفتار کیا ہی غزالہ نے کہا ای
[illegible] حال پر رحم کرو اور مناسب ہو تو چھوڑ دو کوہان نے کہا مین اِسکو نہ چھوڑونگا مین
[illegible] سے کہتا ہون اگر یہ قبول کرے تو یہ جو کہے وہ مین کرون غزالہ نے کہا آخر کیا کہتے ہو کوہان
نے [illegible] اِسکی شادی میرے ساتھ کر دیجیے تو خدمت گذاری کرونگا غزالہ نے کہا او پاجی جنگلی آدمی
ایسی [illegible] کہتا ہی یہ کیونکر قبول کرے تجھ ایسے ناہنجار کو کیونکر قبول کرے جمال رستم دیکھکر غزالہ کو بھی
محبت ہوئی کہا ای نور نظر تمنے بڑا غضب کیا کہ کل اہل طلسم کو اپنا دشمن بنایا مین کس کس کا منہ روکونگی
ای نور نظر اب تم ہمسے چھوٹین ای کوہان اب جاؤ اِنکے قتل [illegible] آؤ کوہان نے کہا کیون ملکہ [illegible]
بیٹی کا پاس کرتی ہو اور طلسم کا کچھ خیال نہین مین [illegible] ی شکایت کرونگا [illegible]
احوال معلوم ہوگا تب غضب خداوندی مین [illegible]
مین کیونکر گوارہ کرون کہ بیٹی قتل ہو اور مین [illegible]
روشن ہی اور مین اب دربار قدرت مین نہ جا [illegible]

اور چند کنیزین جو غزالہ کے ساتھ تھین وہ بھی آگئین انھون نے بھی آکر کوہان کو بہت سمجھایا مگر کوہان
نہین مانتا ہی تلوار کھینچکر طرف رستم کے چلا غزالہ نے بہت منع کیا مگر اُسنے نہ مانا اور کہا کیون او کوہان ہمارا
کہنا نہ مانو گے کوہان نے کہا مین قیدی کو ضرور قتل کرونگا غزالہ نے کہا تلوار تو اُٹھا پھر مزا دیکھ کہ کیا
رنگ ہوتا ہی کوہان نے ارادہ کیا کہ رستم کو قتل کرون غزالہ نے مسکرا کر لپشت پر کوہان کی ہاتھ
پھیرا اور کہا جا کر کوہ دشت کی سیر کرو کوہان کانپا اور تلوار نیام مین کر کے ایک جانب بھاگا غزالہ
نے بعد جانے کوہان کے خواجہ پر سے سحر اُتارا اور کہا کیون شہنشاہ اوج عیاری اب اِسکے سعی
ہین اسکی آبرو بچا لیجئے گا خواجہ نے کہا یہ ہماری جان کے ساتھ ہی اگر کوئی اسپر ہاتھ ڈالیگا تو ہم
ضرور دخل دینگے اور جہانتک ہو سکیگا اِسکو قید سے رہا کرینگے مجھپر کیا موقوف ہی کل عیاران اسلام
اِسکے واسطے جان لڑائین گے صاحبقران زمان خود اِسکی مدد کرینگے غزالہ نے آہو چشم کو گلے
سے لگایا اور کہا ای نور نظر خدا حافظ جب ہماری خواہش ہو تب اِسی صحرا مین بلا[illegible] آہو چشم نے
رو کر جواب دیا کہ ای مادر مہربان جو کچھ تقدیر مین ہو مین تو اب اُنکے ساتھ ہون [illegible] مدد کرو گی
شنکال سے مقابلہ پڑیگا جو کچھ ہو وہ جھیلونگی جان پر کھیلونگی مگر اِنکا ساتھ نہ چھو[illegible]
[illegible] ملکر خوب روئین پھر آہو چشم نے تو رستم کو تخت پر سوار کیا ایک طرف روانہ ہو گئی غزا[illegible]
[illegible] ایک مقام پر بارگاہ استاد گرامی کنیزون کو ساتھ لیکر اُتر پڑین کنیزون نے کہا ابھی کہ [illegible]ان
[illegible] غزالہ نے کہا اب گھر یہی صحرا ہی شنکال کو ضرور خبر پہونچی ہوگی یقین ہی کہ کوہان بلبلاتا ہوا
شاہنشاہ مین جاے اور وہان جا کر آفت برپا کرے شنکال ضرور میری فکر کریگا اِسی مقام پر لڑونگی
یا تو مین اپنی جان دونگی یا اگر فتح تقدیر مین ہوگی تو فتح و فیروزی پاؤنگی مگر سامنے شاد کے نہ جاؤنگی
کنیزین خاموش ہو رہین مگر کوہان جنگلون مین پھرتا ہوا سامنے قصر شنکال کے پہونچا وہ وقت
کہ شنکال تخت پر بیٹھا ہو [illegible] قصر کے فرو کش ہی افسران فوج اپنے اپنے خیمے مین
[illegible] کہ لشکر مین [illegible]
[illegible] کہا اِسے دیکھو تو یہ کیا معرکہ ہی کہ ہر کارے دوڑے
[illegible] سرت سبز تا خزان ہیبر ندہ شکست طبل تا سمان
[illegible] کلان نیز نندہ شہنشاہ کے دوستون کو سوز
[illegible] معرکہ در پیش ہی کہ آپ کے غلامون کو پس پیش ہو

اکہ کوہان سنگ بار دیوانہ وار وحشی مثال لشکر پر آگرا ہی کئی افسر مارے ہزار ہا سپاہیوں کو قتل کیا
شنکال نے حکم دیا کہ ایک ساحر جنگلی صحرانشین شہنشاہ کے لشکر کو ویران کر رہا ہی مگر وزیر جو اُسمین
بیٹھا ہی برفان برف بار اُسکا نام ہی عرض کی ای شہنشاہ طریقے سے معلوم ہوتا ہی کہ کوہان کسی کے
سحر مین ہی بیہوشی مین یہ حرکتین کر رہا ہی اگر ہوش مین ہوتا تو ایسی بے ادبی نہ کرتا اگر حکم ہو تو جا کر اُسے
گرفتار کر لاؤن شنکال نے حکم دیا کہ فقط جاؤ مگر یہ بات مشہور نہ ہو کہ بادشاہ کے وزیر نے کوہان
کو گرفتار کیا ما بدولت کے واسطے بدنامی ہی برفان اُٹھا باہر آکر دیکھا کہ کوہان سنگ بار بڑے زور
سے لڑ رہا ہی کئی خیمے گرا دیے مین کسی خیمے مین آگ لگا دی کہین پانی برسا دیا کہین شیر دوڑا دیے
برفان نے للکارا کہ اد کوہان کیا چاہتا ہی کیون غربا کو قتل کر رہا ہی جو تو کہ وہ مین بجا لاؤن کوہان
ہنس پڑا کہا ای برادر تم وزیر اعظم ہو تم نہ مدد کرو گے تو کون کریگا یہ کہکر دوڑا ہوا سامنے برفان
کے آیا برفا[illegible] دیکھتے ہی کوہان کو ایک طائر چھوڑا اُس طائر نے گرد سر کوہان چرخ مارا منھ سے
شعلہ با[illegible] ہوڑے اپنی آگ مین آپ جلگیا خاک اُس طائر کے سر پر کوہان کی گری کوہان
[illegible] ظم یہ خاک کیسی گری برفان نے کہا یہ خاک قدم خداوندی ہی منھ پر مل لو بڑا نفع ہوگا
[illegible] ن نے وہ خاک چہرے پر ملی جیسے ہی خاک چہرے پہ ملی کا ہوش آگیا دوڑ کر قدمون پر
[illegible] راکہا ای وزیر اعظم مین عجب طرح کی مصیبت مین ہون ذرا انصاف کرو میری کچھ خطا نہین بی
[illegible] بیٹی کی محبت مین مجھپر سحر کیا کہ مین آکر لشکر پر گرا میری کیا طاقت تھی کہ لشکر خداوند کو قتل کرتا مگر
دیوانہ وار وحشی مثال ہوش مین نہ تھا اسوجہ سے یہ معاملہ ہوا برفان کوہان کو ساتھ لیے ہوے
سامنے شنکال کے آیا کہا ای شہنشاہ انقلاب شروع ہو گئے شنکال نے کہا بیہودہ مت بک ابھی
طلسم کا وہ انتظام ہی کہ ہوا بھی نظر آتی ہوئی آتی ہی ای کوہان تجھپر کیا صرکہ گذرا کوہان نے کہا ای
شہنشاہ ساحران میرے پہاڑ پر آہو چشم قیدی کو لیکر آئی [illegible] نے آکر دھوکا دیا مگر آپ [illegible]
ہین کہ مین دھوکا نہین کھا سکتا مجھکو معلوم ہوگیا [illegible] نے اسکو بھی گرفتار کر [illegible]
تھوڑی دیر کے آہو چشم کی مان بی غزالہ آکر [illegible]
سزا نہ دو مین نے جواب دیا کہ اتنی بڑی خطا [illegible]
مین لگا کر مجھپر سحر کیا کہ میرا قلب اُلٹ گیا حضو[illegible]

اگر مین اپنے ہوش مین نہ تھا ان سب کا خون میری گردن پر ہوا شغنکال نے ہنسکر کہا کیون صاحبو اسکا
اسی کا نام ہی کہ ایک ساحرہ اگر ہماری دشمن ہوگی تو ہمارا کیا کرسکتی ہو کوئی ساحر اگر جاے اور جاکر غزالہ
کو گرفتار کرلائے ہم ابھی اسکو قتل کرتے ہین دیکھین تو اسکو کون بچاتا ہو بڑے بڑے سردار ساحران
بیٹھے ہین کہ اپنے کو سامری وجمشید جانتے ہین ایک ساحر موسوم بہ آہن تاب اپنے مقام سے
اُٹھا کہا ای شہنشاہ مین غزالہ پر مدت سے عاشق ہون مین جو اسکو گرفتار کرکے لاؤن تو آپ میرے
کہنے سے اسکی خطا معاف کردیجیے گا مین اسکو اپنے گھر ڈالونگا اپنی زوجہ بناؤنگا شغنکال نے حکم دیا
کہ خبردار جاتے ہی گرفتار کرلینا لاکھ زور سے پیٹے مگر خیال نہ کرنا جو تمنے کہا ہے وہی کردونگا تم اسکو زوجہ
بنانا آہن تاب اپنے مقام سے اُٹھا چالیس پتلے فولادی اپنے ساتھ لیکر آہن تاب چلا یہان ملکہ
غزالہ صحرا مین اُتری ہین اور فرمارہی ہین نہین معلوم بیٹی پر کیا گذری اُس کمبخت نے مجھکو ساکن صحرا کیا
اُسکو خدا ہر آفت سے بچائے ہر وقت اُسی کا خیال ہو مگر ملکہ آہو چشم رستم کو ساتھ لیے ہوے اُسی صحرا
مین ایک باغ ویران ہو اُسمین اُترکر ٹھہری ہو رستم سے کہا میرا نیند کے مارے بُرا
... لیا آہو چشم کی آنکھ بند ہوگئی مگر ملکہ غزالہ دربارگاہ پر ٹہل رہی ہین کہ
آہن تاب مع چالیس پتلون فولادی کے آکر پہونچا آتے ہی آواز دی کہ ای غزالہ
ہاتھ باندھ لو شہنشاہ نے یاد فرمایا ہو ای غزالہ اگر سرکشی نہ کروگی تو کیا تعجب ہی کہ خطا
اور اگر سرکشی کروگی تو قتل ہو جاؤ گی غزالہ اپنے مقام سے اُٹھی چاہا سحر کرون آہن تاب
آواز دی ای حشمان تیز پران جلد آؤ غزالہ کو گرفتار کرلو صحرا سے گانے کی آواز آئی کہ کوئی ... آواز
بصد سوز وگداز یہ اشعار عاشقانہ گارہا ہو

نظم

ہمیہ جو جو کچھ ہوا سب آپ پر کھل جائے گا
تیغ زنگ آلودہ خنجر کند بازو ناتوان
فاتحہ پڑھیے کہ زخمی کا ...
... آ ...

بندہ پرور دیکھنا جب دل کسی پر آئے گا
مجھکو مرنے کے لیے جلاد بھی ترسائے گا
انکو اس سے کیا غرض کوئی اگر مرجائے گا
دیدۂ جوہر بنام تیغ مین چھپ جائے گا
رنگ خون قاتل کے پیراہن کیونکر جائے گا
اور بھی کچھ دن ہین وعدہ ترا ٹھہرائے گا

تار نگہ رکھتے نہین دامن کہان ہو ای نسیم | اشک اگر آنکھ مین کیا کیا ہمین شرما ئے گا

یہ آواز جو کان مین غزالہ کے پہونچی دیکھا ایک جوان مرکب پر سوار اشعار مذکور گاتا ہوا آتا ہی غزالہ نے
نگر کی اسکو مٹاؤن مگر وہ جوان گھوڑا بڑھا کر قریب آگیا غزالہ نے ایک دستک دی کہ ایک نازنین مہ جبین
آکر پہونچی اور آکر اُس جوان کا ہاتھ تھام لیا کہا صاحب باغ دلکشا مین چلکر سیر کرو گل و غنچے تیار ہین نرگس
شہلا کو تمھارے انتظار مین یہ کہکر اُس جوان کا ہاتھ تھاما اس نازنین نے منھ پر جوان کے ہاتھ پھیرا
جیسے ہی ہاتھ پھیرا وہ جوان گھوڑے سے کود اساتھ اُس نازنین کے طرف صحرا کے روانہ ہوا آہن تاب
بہت جھلا یا پتلون کو اشارہ کیا وہ پتلے دوڑ کر غزالہ کو لپٹ گئے کسی نے منھ پکڑا کسی نے ہاتھ تھام لیا
اسطرح لپٹ کر غزالہ کو سامنے آہن تاب کے لائے آہن تاب نے غزالہ کو سپرد کیا اور پتلونسے
اشارہ کیا کہ سب افسرون کو گرفتار کرلو پتلون نے تھوڑے ہی عرصے مین سب افسرون کو گرفتار
کر لیا فوج والون نے چاہا کہ آہن تاب پر جا پڑین لیکن آہن تاب نے ایسا سحر کیا کہ سب بیٹھے
کے بیٹھے رہگئے اگر اُٹھتے ہین تو زمین ہلجاتی ہو اِس ناچاری مین سب بیٹھے ہین مگر آہن تاب قصد
کر رہا ہو کہ قیدیون کو لیکر روانہ ہون غزالہ کی آنکھون مین آنسو بھرے ہوے دعائین مانگ رہی ہین
[illegible] کریم و ای سمیع و علیم اِس ظالم کے ہاتھ سے بچالے اِس آفت سے نجات دے نظم

[illegible]شتم زار و زر گردان
چو روز اندر جہان فیروز گردان
شبی دارم سیہ چون بخت امید
[illegible]ن شب را سپیدم کن چو خورشید
تو ئی یاری دہ فریاد ہر کس
بفریاد من فریاد خواہ رس

[illegible]بنا ز رحم اپنا شریک کہ بیقرار ہو کہ جو غزالہ نے دعا کی صحرا سے گرد اُڑی ایک جادوگر نوجوان
نامہ ہاتھ مین پکارتا ہوا آتا ہی کہ ای آہن تاب خبردار غزالہ کو قتل نہ کرنا شہنشاہ کا حکم ہی کہ غزالہ
ہمارے طلسم کی رونق ہو شاہنشاہ اِسے پہلو مین جگہ دینگے یہ کہکے غزالہ سے آنکھ ملائی اور ظاہر
کیا کہ ای غزالہ مین ہون عمرو عیار تمھاری رہائی کو آیا ہون غزالہ نے اشارہ کیا کہ اگر آہن تاب قتل
تب یہ مین خواجہ نے کہا اہ غزالہ تاسف کا مقا [illegible] ہا سحر نہ کیا کہ اِن پتلون [illegible]
غزالہ نے کہا خواجہ یہ پتلا ہے طلسمی ہین جبتک [illegible] [illegible]ہا جبتک یہ ز[illegible]
خواجہ نے غزالہ سے باتین کرکے آہن تاب سے
باغیہ کو گرفتار کر لیا ہو مگر دیکھو پہاڑ پر آگ [illegible]

اسطرف بلٹا خواجہ نے خنجر اسکی کوکھ پر مارا کر شکم چاک قصہ پاک مرتے ہی آہن تاب کے وہ سب پتلے
جلنے لگے پھر جلگئے پھر بھاگے خواجہ نے غزالہ کو رہا کیا غزالہ نے کہا ای شہنشاہ اوج عیاری آپ نے بڑا
احسان کیا مگر فساد شروع ہوا اسکا خیال رکھیے گا دو پتلے بھاگ گئے ہین وہ شاہ کو خبر کرینگے حقیقت مین
دو پتلے بھاگے ہوے جاتے تھے ایک صحرا مین پہونچے تھے کہ آسمان سے شعلہ گرا دونون سے جلنے
لگے اسی حال مین لباس اپنا نوچتے ہوے سامنے شنکال کے پہونچے شنکال نے جو دیکھا کہ پتلے
فولادی جل رہے ہین سامنے حوض بنا ہوا تھا اشارہ کیا کہ یہ آب غسل سامری ہے اسمین پھاند پڑو دونون
پتلے اس چشمے مین کود پڑے لباس جو پہنے ہوے تھے وہ تو جلگیا جسم سالم رہا شنکال نے پوچھا
ارے کیا ہوا پتلون نے سب کیفیت بیان کی کہ آہن تاب نے جاتے ہی غزالہ کو پکڑ لیا مگر ایک
جادوگر نے آکر سر میدان آہن تاب کو مارا ہملوگ جلنے لگے جب بھائی ہمارے جلے تب
ہملوگ بھاگے راہ مین تھے کہ آسمان سے شعلۂ آتش گرا ہملوگ جلنے لگے یہ نہ جانتے تھے
کہ آب غسل سامری سے صحت ہوگی ورنہ سب کو بلا لاتے شنکال نے کہا ای طیران جادو اب
تم جاو طیران جادو اپنے مقام سے اٹھا کہا ای شہنشاہ مجھکو خبر ملی ہے کہ بی آہو چشم درختم بھی اسی
صحرا مین ہین لیکن مقام معلوم نہین ہے یقین ہے کہ جب جاؤن تو معلوم ہو جاوے یہان خو
غزالہ کے اترے ہوے ہین غزالہ کو تخت پر بٹھایا اور فرمایا یہ صحراے رنگین چھاؤ
اس مقام پر قایم کرتے ہین تم لشکر لیکر اثر دہم ساحر کو نہ آنے دیجیگے دل و جان سے کوشش
غزالہ نے عرض کی اگر آپ عنایت فرمائین گے تو مین براے مقابلہ شنکال موجود ہون خ ے
حکم دیا کہ بھرتی جاری کرو غزالہ تخت پر بیٹھی بھرتی جاری ہے ساحر ملازم ہو رہے ہین مہتر برق فرنگی کہ
جنگل مین پھر رہا تھا اسنے خبر سنی کہ صحراے رنگین حصار مین استاد بھرتی کرا رہے ہین حیران تھا کہ
استاد سے کیونکر ملاقات کرون اس سوچ مین بیٹھا تھا کہ سامنے سے دیکھا ایک مہاجن آگے
اس مزدور پشت پر ہر ایک ... ایک توڑا لدا ہوا برق نے جو روپے دیکھے تڑپ گیا
عن عیاری کا ... بنا لوٹیا اور ڈول ایک طرف رکھ لیا کونا دھوتی
ے بنا بنا کر انگوٹھون سے ہاتھ کے نگل رہا ہے
ہو مہاجن نے کہا کیون مہاراج دیوتا کیا

نمک نہین ہی برہمن نے کہا مہاراج نمک کہان میسر ہی اپنا پیٹ پھر رہے ہین مہاجن کو بڑا رحم آیا کہا برہمن دیوتا ہم تمکو نمک دینگے مزدورون سے کہا توڑے رکھدو پانی پی لو تب آگے بڑھنا مزدورون نے توڑے رکھدیے برہمن نے ڈول بھر اپہلے مہاجن کو پلایا پھر مزدورون کو پلایا سب پیتے ہی پانی کے بیہوش ہوے برق فرنگی نے وہ دسون توڑے ایک درہ کوہ مین گاڑ دیے اور آپ وہانسے ساحر کی شکل بنکر نکلا اُس مقام پر آیا جہان لوگ بھرتی ہو رہے تھے خواجہ نے پکارکر کہا جو ملازم ہوگا اُسکو ہزار روپے کی ضمانت دینا پڑیگی ایک ساحر تڑپ کر نکلا کہا اے شہنشاہ اوج عیاری مین باہر کا رہنے والا ہون یہان کوئی ضامن نہین ہو نقدی روپیہ فرمائیے تو جمع کر دون خواجہ نے ہاتھ پکڑ لیا کہا او مکار مین نے تجھکو پہچانا نقدی روپیہ کہان سے آیا جلد بتا برق نے کہا اُستاد ایک مہاجن جاتا تھا مین نے آپ کا نام لیکر اُسکو بیہوش کیا دس توڑے اُس سے لیے ہین وہ درہ کوہ مین چھپا دیے ہین خیال مین آیا کہ اُستاد کو آگاہ کر دون اُستاد کو روپے کی ضرورت رہتی ہو خواجہ نے گلے سے لگا لیا فرمایا اے فرزند مین تجھی کو اپنا نائب کرونگا تو اس لایق ہو کہ تجھکو زنبیل ملے برق فرنگی نے وہ دسون توڑے جو کہ مہاجن سے لیے تھے وہ لاکر خواجہ کو دیے خواجہ نے وہ توڑے نذر زنبیل کیے برق کو ا... مین اُنے کہا اے ملکہ غزالہ یہ معتبر برق فرنگی عیار ہو اِسکا خیال رکھیے گا یہ کسی ساحر کو نہ آنے دیگا ...نے برق فرنگی کو کرسی معقول دی برق فرنگی بیٹھا ہو کہ ہرکارون نے آکر خبر دی کہ طیران جادو ... الہ نے تھرا کر کہا کہ یہ وہ ساحر ہو کہ جسکے نام سے ہوش سب کے اُڑتے ہین ایسا سحر کرتا ہو کہ اگر لاکھ سا... سامنے ہون تو دم بھر مین تسخیر ہو جائین سب کو دیوانہ بنائین یہ سُنکر برق فرنگی روانہ ہوا یہان طیران دربارگاہ پر اپنے بیٹھا تھا کہ سامنے سے ایک عورت نہایت حسین و جمیل دیوانہ وار یہ اشعار عاشقانہ گاتی ہوئی باناز و انداز آئی ہو

نظم

اشک اڈے نہ دامن سے ٹپک کر باہر | قعر دریاے حمل آے شنا ور باہر | اِسقدر جوش محبت سے گلے نے کھینچا
گھٹتے گھٹتے نکل آیا دم خنجر باہر | جذب مشتاق شہاد... | ...گل آیا ہو کمر سے مرے خنجر
خاک پیوند لحد کے لیے لائی ہو صبا | کارسازی کے سد... | ...ر کا تہ...
نکل آئے مرے پہلو سے کچھ اخگر باہر | گر نہین ضبط کلا یارا... |
غوث آوارہ مزاجی ہین آتا ہو نسیم | قفل اشک آنکھ ستا... |

اشارے سے بلایا وہ سامنے آکر بیٹھ گئی بال کھولدیے کھیلنے لگی اسقدر کھیلی کہ طیران نے حیران ہوکر کہا
معلوم ہوتا ہی کہ اسکے سر پر کوئی آسیب ہی اسی نے اسکو آوارہ کیا ہی ملازمون نے کہا کسی ملا سیانے کو
ڈھونڈھیں گے طیران کہتا ہی اگر اسکا علاج ہو اور یہ ہوش مین آجاسے تو مین اسکو صحبت مین رکھونگا
اور خاتون محل قرار دونگا یہ سب باتین کر رہے تھے کہ طرف سے گانون کے دیکھا کہ ایک شخص باریش
سفید جامہ پہنے ہوے کتاب بغل مین بکتا ہوا آتا ہی کہ کیون او نالایق مین نے تجھکو کیونکر جلا دیا مین
پہلے ہی سمجھاتا تھا کہ اسکو چھوڑدے مگر تو نے نہ مانا ایک فتیلے مین آخر جلگیا طیران نے کہا دیکھو وہ سامنے
عامل آتے ہین کسیکو جلا کر آئے ہین کہتے ہوے آتے ہین لوگون نے مولوی صاحب کہکر پکارا وہ
مولوی آئے اُس عورت نے بھی مولوی کو دیکھکر منھ زمین مین چھپانے لگی مولوی صاحب نے کہا کیون
او نالایق تو نے اس غریب کو ستایا ہی بس اب ہٹ جا ورنہ جلا دونگا طیران نے پوچھا کیون مولوی صاحب
یہ کون ہی مولوی صاحب نے کہا یہ لاہور کا اگوری ہی ایک اور شخص پر یہ آتا تھا مین نے اسکو تسخیر
کرکے دفن کیا تھا کسی نے وہ مقام کھولدیا ہوگا اسکی عادت ہی کہ عورتون کو بہت ستاتا ہی طیران
نے کہا مولوی صاحب جو یہ عورت صحت پائے تو جو مانگیے گا مین وہ دونگا مجھے اُس عورت پر بڑی
توجہ ہی اسکا بیقرار ہونا اور جنگل مین پھرنا مجھپر شاق ہی مولویصاحب نے کہا خیمے مین چلیے ابھی اسکو
جلا دونگا طیران مولویصاحب کو ساتھ لیکر بارگاہ مین آیا اُس عورت کو بھی کھینچ کھا [illegible]
چاہتی ہی کہ مولویصاحب کی صورت نہ دیکھون جب آنکھ ملاتی ہی تب مولوی صاحب فرماتے ہین
[illegible] نالایق اسکے سر سے نہ اُتریگا بارگاہ مین آکر پھول منگوائے عطر منگوایا کہا کچھ سونا رکھیے [illegible] نے
چند اشرفیان رکھین مولوی صاحب نے کہا اسکے تول لکھے ہین سوا سیر سے کم وزن نہو طیران نے
سوا سیر سونا منگایا مولوی صاحب نے کتاب مین سے ایک فتیلہ لکھا اور کہا اسکو روشن کیجیے
مگر آپ بہ نگاہ غور اسکو ملاحظہ فرمایئے گا طیران نے وہ فتیلہ ہاتھ مین لیا ایک چراغ مین رکھکر روشن
پانچ چھ آدمی مصاحبون میں [illegible] ساتھ تھے جیسے ہی فتیلہ روشن ہوا اسقدر دھوان
بارگاہ دھو [illegible] دھوئین سے بھرتے ہی طیران و ساتھ والے سب بیہوش
[illegible] ہاتھ پکڑ لیا کہ او بیحیا اسکو قتل نہ کرنا پشتارہ باندھکر لیجا
[illegible] کرے پیشانی اسکی روشن معلوم ہوتی ہی برق فرنگی نے ۱۰

اپنے نام کا نعرہ کیا نعرۂ برق — منم برق رفتار خنجر گذار — کہ اُستاد ہین خواجہ نامدار
تڑپنے مین ہین برق رفتار ہون — کہے کون مکار و غدار ہون — کرون سیکڑون کوس کی راہ طی
ارسطوے ذیعلم شاگرد ہی — بزیر قدم غرب ہی شرق ہی — چھلاوہ ہون مین نام بھی برق ہی

خواجہ نے وہ سونا وغیرہ اُٹھا لیا اور روانہ ہوگئے مگر برق نے پشتارہ طیران کا باندھ لیا اور سراچہ چاک کرکے چلا طلاے پہ گھمسان آلتشیار تھا اُسنے دور سے دیکھا کہ ایک سیہ پوش پشتارہ بدوش جاتا ہی سوچا کہ اگر پکارونگا تو یہ بھاگ جائیگا سحر کرکے اُڑتا ہوا چلا صحرا مین آکر برق ایک نخل کے سایہ مین ٹھہرا تھا کہ گھمسان نے سحر کیا کہ برق فرنگی لڑکھڑا کر گرا آواز آئی کہ منم گھمسان جادو برق نے دیکھا کہ درخت سے ایک جادوگر اُترا اُسنے جو طیران کو پشتارے مین بندھا دیکھا گھبرا گیا کہا او نا عیار تونے انکو کیونکر پایا برق نے کہا مجھسے فرمایا تھا کہ مجھکو بارگاہ مسلمانان مین لے چلنا مین غزالہ و آہو چشم کو گرفتار کرونگا موافق وعدے کے لیے جاتا ہون گھمسان نے کہا تو نے بیہوش کیون کیا برق نے کہا جیسا وعدہ تھا وہ کیا بارگاہ مسلمانان مین لیجا کر ہوشیار کرونگا یہ غزالہ کو گرفتار کرلین گے مین تو انکا نوکر ہون گھمسان حیران ہی کہ ہر ایک بات کا جواب دیتا ہی شاید ایسا ہی ہو کہ پہلو سے آواز آئی کہ اس سکار کو زندہ [illegible]تا یہ بلاے روزگار ہی اگر یہ قتل ہوگا تو عمرو کو بڑا صدمہ ہوگا اُنکا شاگرد رشید ہی عمرو کو اُسپر بڑا ناز ہی [illegible]ن نے پلٹ کر دیکھا کہ ایک جادوگر نحیف وضعیف روتا ہوا آتا ہی گھمسان نے کہا کیون بھائی [illegible] اِسنے کیا خطا کی ہی جادوگر نے کہا یہ چور ہی وہ سامنے جنگل مین جو چھپر پڑی ہی اُسمین اسباب رکھا تھا یہ چورا لیگیا مین کئی دن سے اِسکو ڈھونڈھتا تھا آج مین نے اِسکو دیکھا کہ تمھارے ہاتھ سے گرفتار ہوا اب اِسکو زندہ نہ چھوڑنا اِسکی ذات سے ساحرون کو بہت آزار پہونچین گے طیران جادو کے گرفتار ہونے کی خبر سُنکر دوڑا آیا یہ مارا جاے تو فتنا دفع ہو آپ کا نام نامی کیا ہی گھمسان نے کہا کہ مین طلایہ دار لشکر طیران کا ہون مین نے دور سے دیکھا کہ [illegible]ش جاتا ہی مین سحر کرکے آیا [illegible] برق کو ایک لات ماری اور کہا کہ بتا میرا اسباب کہا[illegible] رکھا ہی جاکر اُٹھا لیجیے برق سب کو ساتھ لیکر چلا مگر وہ [illegible] نہ کرنا اگر ایک چیز بھی کم ہوگی تو تیری جان نہ چھوڑونگا زندہ [illegible] نیچے اُسکے روپیہ تھا وہ بھی تو اُٹھا لیگیا برق [illegible]

سامنے چھپر [illegible]

اُس غار کے لایا غار کو دیکھکر کہا وہ دیکھیے سامنے اسباب رکھا ہی گھمسان جھکا کہ مین دیکھون کہ کیا لکھا ہی کہ
بڑھے نے پشت سے حلقہ ہاے کمند مارے اور اپنے نام کا نعرہ کیا نعرہ خواجہ عمرو

عمرو ہون مین عیار صاحبقران
زمانے کا مکار و غدار ہون
اڑا دون صبا کے بھی مین ہوش کو
جہانگیر عالم کا شہرت ار ہون

مرے مکر سے کانپتا ہی جہان
مرا تیز رفتار ہی گرفت دم
نہ پائے مری گرد پاپوش کو

تراشندہ ریش کفار ہون
صبا ٹھوکرین کھاے ہر ہر قدم
دوندہ جہانگرد طرار ہون

برق سے کہا ابے بھاگ برق تو لیتنارہ لیکر ایک جانب بھاگا

خواجہ ایک طرف گئے لیکن شنکال دربار مین بیٹھا تھا جس مہاجن کا برق نے روپیہ لیا تھا اُسنے آکر فریاد کی کہ دس ہزار روپیہ میرے فلان جنگل مین لٹ گئے آپ حاکم ہین دلوا دیجیے شنکال نے کتاب دیکھی ہنسکر کہا برق فرنگی عیار اسکو دم دیکر روپیہ لیگیا بازارمین ہوشیاری سے چلا کرو عیار جابجا پھرتے ہین جیسا موقع ہوا ویسی عیاری کرتے ہین گھمسان راہ مین مارا گیا اور برق فرنگی طیران کو لے گیا اُسکے فوج والون کو نامہ لکھو کہ تم لوگ لشکرکشی کرکے جاؤ شاید تمھارے خوف سے اُسکو نہ قتل کرین بی غزالہ کو ایسی سزا دونگا کہ عمر بھر یاد کرین بادولت کے مقابلے مین آتی ہی ہوئی ہین وہ لشکرکشی کرین کہ بھاگتے راستہ نہ ملے نہین معلوم بی غزالہ کیا سمجھی ہین نامہ شنکال کا ایک طائر لیکر چلا طیران کا بھائی سیران جادو بارگاہ مین بیٹھا ہوا افسوس کر رہا ہی کہ بھائی صاحب کو کون چرا لیگیا طلاے والے خبر دی کہ گھمسان پیچھے عیار کے گئے تھے پلٹ کر نہین آئے ایک ساحر نے کہا کہ اُنکا لاشہ تو جنگل پڑا ہی یہ سُنکر سیران بہت پریشان ہوا کہ طائر نے آکر نامہ دیا شنکال کی طرف سے لکھا تھا کہ اے سیران تم اپنے بھائی کی رہائی کو جاؤ اور اُسکو رہا کرو فوج کو بھی حکم دیدو کہ وہ لوگ بھی جائین اگر راہ مین کوئی روکے تو مقابلہ کرو ڈھونڈھکر طیران کو لاؤ سیران یہ نامہ دیکھتے ہی غرق زمین ہوا زمین کاٹتا ہوا چلا یہان
... فرنگی لیتنارہ طیران کا لیے ہوئے دربار مین آیا غزالہ نے حکم دیا کہ طیران کو باندھو وہ طیران کو
... باندھا نہ زبان مین ...
نے طیران کو ہوشیار کیا طیران کی جو آنکھ کھلی اپنے کو
... پایا برق نے پکار کر کہا او طیران مین تجھکو گرفتار کر لایا
... لعنت کرو پیدا کرنے والے کے مطیع ہو طیران نے
... قتل کرو یہ سیاہ رو نہ مانیگا اسکو اپنے سحر پر

سے

بڑا گھمنڈ ہی سارا گھمنڈ نکلا جاتیگا برق نے تیغ کھینچا کہا اے طیران ایک ہاتھ مارتا ہون کہ سر تمھارا اڑ جاویگا اب بھی بہتر ہی کہ ادائی اطاعت اسلام کر طیران نے انکار کیا غزالہ نے کہا اے برق اسے جلدی قتل کر برق تیغ کھینچکر جھپٹا کہ ہاتھ مارے ون کہ زمین شق ہوئی نعرہ ہوا کہ ہم سیمران جادو طیران کی کمک مین پہنچے غزالہ نے چاہا پیچھا کرون ساحرون نے روک لیا کہ ملکہ اسکے تعاقب مین نہ جائیے ساحر زبردست ہو ایسا نہ ہو کہ راہ مین کوئی افتاد پڑے مگر غزالہ نے نہ مانا پر پرواز پیدا کر کے چلین کئی سو صاحب انکے ساتھ اٹھے راہ مین جا کر غزالہ نے نعرہ کیا کہ او سیمران کہان جاتا ہی ٹھہر جا مین آ پہونچی یہ سنکر سیمران زمین پر آیا اور سوزن طیران کی زبان سے نکالی اب تو طیران چمک کر سحر کرنے لگا جسپر سحر کیا وہ بیہوش ہو گیا طرف غزالہ کے چلا غزالہ آگ برسا رہی ہی مگر طیران نہین مانتا کہ صحرا سے گرد اڑی کل لشکر طیران کا آ کر پہونچا اور غزالہ کو گھیر لیا غزالہ نے جو اپنے کو اس آفت مین مبتلا دیکھا گھبرا گئی کہ دوسری طرف سے گرد اڑی لشکر غزالہ بھی آ کر پہونچا دونون لشکر آپس مین ملگئے سحر ہو رہے ہین ساحر گر رہے ہین کوئی قتل ہوا کوئی مارا گیا کوئی بھاگ گیا مگر طیران جو بلند ہوا نگاہ اسکی طرف باغ ویران کے گئی دیکھا رستم بیٹھے ہین اور آہو چشم زانون پر سو رہی ہی حیران ہو گیا کہ یہ یہان کہان تڑپ کر گرا دونون کو اٹھا لایا غزالہ نے دور سے دیکھا کہ بیٹی گرفتار ہو گئی اور رستم بھی پھنسے چمک چمک کر لڑنے لگی یہی چاہتی ہی [آ]ہو چشم کو رہا کرون مگر طیران بلائے روزگار ہی وہ وہ سحر کر رہا ہی کہ آگ پانی برس رہا ہی جسطرف [illegible]تی ہین شعلہ ہائے آتش دیکھکر ہٹ جاتی ہین جو سردار انکا قریب آگ کے پہونچا اسکو آگ نے کھینچ لیا اور جلا کر خاک کیا کئی سو ملازم غزالہ کے جلے تب غزالہ نے بیقرار ہو کر طرف آسمان کے ہاتھ اٹھائے اور پکار اٹھی کہ اے رحیم و کریم رحم اپنا شریک کر اے خالق بے نیاز و اے رب کارساز بچا لے نظم

یا لطیف و خبیر یا حافظ	یا سمیع و بصیر یا حافظ	یا قوی یا سلام یا قدوس	یا ولی یا قدیر یا حافظ
یا ملک یا سلام یا باری	یا علی یا کبیر یا حافظ	یا خفی یا لطیف یا شاہد	یا رضی یا نصیر یا حافظ
یا قریب و مجیب یا واحد	یا مجید و منیر یا حافظ	یا [illegible]	یا ہو [illegible]
یا جمیل و جلیل یا حافظ	یا مبین و مجیر یا حافظ	[illegible]	[illegible]

غزالہ نے جو بیقرار ہو کر دعا کی تیر دعا ہدف مراد پر پہونچا آسمان [illegible] تخت اترتا ہوا آتا ہی تاج سر پہ آواز دی کہ اے [illegible]

کوئی زندہ نہ بچے طیران جادو بلند ہوا قریب تخت آیا سیبران دیکھ رہا ہو کہ بھائی صاحب قریب تخت تاجدار
پہونچے تاجدار نے ہاتھ بڑھایا ہاتھ پکڑکر طیران کا اوپر کھینچ لیا دیکھکر کہا ای طیران سامنے آگ جل رہی ہو
جیسے ہی طیران اُدھر پلٹا خواجہ نے خنجر کو کمر پر مارا کہ شکم چاک قصہ پاک طیران کے مرتے ہی آگ سب بجھ گئی
سیبران حیران ہوا مگر کہتا تھا کہ شہنشاہ سے شکایت کرونگا کہ آپ نے طیران کو کیون مارا مگر غزالہ نے
پکر سحر کیا کہ آگ برسنے لگی کئی سو ساحر جلکر خاک ہوے تاثیر سحر طیران موقوف ہوئی غزالہ نے ٹرنج کر رستم
و آہو چشم کو رہا کیا آہو چشم کو تخت پر سوار کر لیا رستم مرکب پر آہو چشم نے بھی سحر کیا کہ پانی برسا ہزارون ساحر
غرق دریاے لعنت ہوے سیبران نے ناچار ہو کر کلبل بازگشت بجوایا اور لشکر لیکر پلٹا ساحرون سے کہا
مین دربار شہنشاہ مین جاتا ہون شہنشاہ سے جاکر شکایت کرونگا کہ آپ نے طیران کو کیون مار ڈالا
مین آپ سے دعویدار ہون سامنے خداوند کے فریاد کرونگا آخر سبب کیا ہو اُسنے کیا خطا کی تھی مین نے
آنکھون سے دیکھا کہ آپ نے طیران کو بلایا اور تخت ہی پر قتل کیا یا شاید کوئی شعبدہ ہو یہ سوچکر لشکر اپنی
مقام پر اُتارا اور آپ دربار مین شنکال کے آیا پایۂ تخت کو بوسہ دیا ہاتھ باندھکر سامنے کھڑا ہوا کہا ای
شہنشاہ مین کچھ عرض کرنا چاہتا ہون امیدوار ہون کہ جواب باصواب ملے مین بموجب آپ کے حکم کے
دربار غزالہ مین گیا اور طیران کو لے نکلا راہ مین آکر غزالہ نے گھیرا لشکر بھی پہونچ گیا او نکا لشکر بھی آیا
طیران نے وہ آگ روشن کی کہ ہزارہا ملازمان غزالہ جل رہے تھے عین وقت پر حضور پہونچ کر
ہوا تھا کہ شہنشاہ آگئے غزالہ کو گرفتار کرینگے مگر آپ نے طیران کو قتل کیا پس اُسکی کیا خطا تھی
نے ہنسکر کہا مین نے اپنے مقام سے جنبش بھی نہین کی مین طیران کو کیون قتل کرتا سیبران نے کہا اب
عذر نہ کیجیے مین نے اپنی آنکھون سے دیکھا ہو کہ آپ نے طیران کو قتل کیا ہو شنکال نے جھلاکر جواب دیا
اسکو سامنے سے ہٹاؤ بیہودہ بکے جاتا ہو سب سردار موجود ہین جسوقت سے ہم دربار مین آئے ہمنے
مارے جنبش نہین کی اور یہی ... کہتا ہو کہ آپ نے طیران کو قتل کیا ہو لوگون نے سیبران کو ہٹایا
... تا ہوا باہر نکلا ... گ ...
... پوچھا کیون بھائی کیون روتے ہو سیبران نے کہا ہم
... ہو مار ڈالا سبب پوچھا تو خفا ہوتے ہین اب ہم جاکر غزالہ سے
... شاہ مین اُتری ہو اُسی کے ساتھ جانبازی کرینگے اگر انکی محبت مین
... انتو ہونگے یہ کہتا ہوا چلا خدمتگارون نے

آکر شتنگال سے خبر کی کہ سیران جادو رنجیدہ ہو کر گیا ہی کہتا ہی جاکر غزالہ کا شریک ہونگا شتنگال نے یہ سنکر آفت جادو کو حکم دیا کہ جاؤ جاکر سیران کو پکڑ لاؤ آفت جادو چلا بیس ہزار جادو گر ساتھ لے سیدھے لکر یہاں سیران جادو اپنے لشکر مین آیا افسرون کو جمع کیا اُنسے سب حال کہا اور کہا یارو میرا ارادہ ہی کہ جاکر غزالہ کی اطاعت کرون اور سامری و جمشید پر لعنت ہی اب مین شہنشاہ کی بربادی کی فکر کرونگا سب نے کہا بسم اللہ چلیے ہم بھی شریک ہین سیران گینڈے پر سوار ہوا لشکر کو ساتھ لیکر چلا مگر ساتھ والون سے کہتا ہی کہ یارو ایک بات افسوس کی ہی کہ ملکہ غزالہ کیا خوش ہونگی کہ کوئی کام کرکے نہین آئے کچھ قدر نہ ہوگی بڑا افسوس کرتا ہون کہ کیا منھ لیکر ملون یہ سوچتا ہوا جاتا تھا کہ آواز مہیب کان مین آئی کہ ای سیران کہان جاتا ہی منم فرستادہ شہنشاہ آفت خیز سیران نے جو آفت کو آتے ہوے دیکھا فوج کو اشارہ کیا کل اہل فوج آمادہ ہو گئے مگر آفت آکر گرامحو ہونے لگے سیران بھی جم جکر سحر کر رہا ہی آفت نے جو دیکھا کہ سیران بڑے زور و شور سے لڑ رہا ہی اسکا گرفتار ہونا دشوار ہی تلوار کھینچکر پکارا کہ ای سیران تجھ سے تو مقابلہ کر شہنشاہ تجھسے بہت خفا ہین تو نے غضب کیا کہ شہنشاہ پر تہمت رکھی وہ قسمین کھاتے ہین کہ مین نہین گیا مین نے طیران کو نہین مارا اگر تم اپنی ہی کہے جاتے ہو آخر شہنشاہ آزردہ ہوے مین وعدہ کرتا ہون کہ تیری خطا معاف کرا دونگا پھر وہی عہدہ ملیگا اپنے مصاحبون مین درج فرمائینگے سیران نے [illegible] پکارا کہ او آفت جادو کیا بکتا ہی مین اُسکے ساتھ بیٹھنا نہین چاہتا ہون یہی خواہش ہی کہ تجھ سے بدل [illegible] [illegible] ہو کر دربار غزالہ مین پہونچون اور شہنشاہ سے لڑون آفت نے ایک دو خنجر مارا کہ الٹ پڑے لگی مگر سیران نے آگ کو بجھایا دو چار سحر آفت نے کیے مگر سیران نے رفع کر دیے آخر آفت سحر کرتا ہوا قریب آیا سیران نے ایک دستک دی اور پکارا کہ او دل نواز اس سرکش کو لینا ہمراہ سے ایک نازنین مہ جبین پیدا ہوئی اور یہ اشعار عاشقانہ گاتی ہوئی ناز و کرشمہ دکھاتی ہوئی مٹک کر آئی نظم

کیا بڑھنے نہین دیتی ارادہ نوجوانی کا	اشارہ ہو کے رہجاتا ہی ہر مہربانی کا
نہین سنتا کسے اب دل لگا کر کوئی رغبت سے	[illegible] تیری لگ گیا [illegible] کہانی کا
خیال [illegible] ہوا او مرگ [illegible] نہین [illegible] کیا ہوگی	[illegible] تعلق [illegible]
[illegible] مین [illegible] ہوان اسکی [illegible]	لہو [illegible] ہوا الیہا [illegible]
خیال [illegible] گو [illegible] بخش [illegible]	نسیم [illegible]

وہ نازنین قریب آفت کے آئی آفت نے جو جمال بے مثال دیکھا ہاتھ مین ہاتھ ڈالدیا اور سیبران سحر کو
زور دے رہا ہو چاہتا ہو کہ اِسکو آفت مین پھنساؤن مگر اُس نازنین نے پشت پر آفت کی ہاتھ پھیرا اور کہا
کہ صاحب ہمراہ سیبران کے چلو آفت جادو ہاتھ باندھکر سامنے سیبران کے آیا سیبران نے ہاتھ تھام لیا
کل لشکر پر بھی تاثیر سحر ہوئی سب ساتھ ہوے مگر سیبران جب قریب لشکر غزالہ پہونچا غزالہ نے خبر سُنی کہ سیبران
آتا ہو آہو چشم سے کہا کہ جاکر استقبال کر کے لاؤ آہو چشم نے آکر استقبال کیا سیبران نہال ہوگیا کہتا تھا یہ لوگ
صاحبان خلق و مروت ہین کہ ملکہ غزالہ نے اپنی بیٹی کو براے استقبال بھیجا بڑی قدر شناس فلک اساس ملکہ
آہو چشم بہ خلق و مروت آگے سیبران سے ملین کہا اے سیبران جادو تکلیف فرمانیکا کیا باعث ہوا سیبران نے
کہا ہمکو ثابت ہوا کہ شکال ہم سبھون کا دشمن ہو ہمین گرمی جنگ مین آکر طیران کو مارا اور جب ہمنے شکایت کی
تو جواب صاف دیا کہ ہمنے نہین مارا اور نہ ہم اپنے مقام سے ہلے مین دل سے آپ لوگون کا مطیع ہوا ہین
جانتا ہون کہ بادشاہ سے لڑنا دشوار ہو کیونکہ ہزارہا جادوگر جسکے دربار مین بیٹھتا ہو روز اِسطرح اگر ایک
ایک کو بھیجا کرے اور آپ ہی غالب آسکے تو سالہا سال کی اُسکو فرصت ہو پھیر فوج بھیجی تھی آفت خبر آئی
خوب مغلوبہ ہوئی مگر مین نے اُسکو گرفتار کیا ہو وہ دیکھیے سامنے دیوانہ وار آتا ہو دلنوازہ اُسکو لاتی ہو مگر
آہو چشم نے ہنسکر کہا اے سیبران انشاء اللہ تم دیکھ لینا کہ یہ تمام صحرا فوجون سے بھر جائیگا اور شاہ کو مشکل پڑیگی
اللہ مالک ہو خدا خواجہ عمرو کو سلامت رکھے اُنھون نے اپنا ایک شاگرد یہان چھوڑا ہو وہی بڑھکر [illegible]
کی خبر لیتا ہو اب مشہور ہوا ہو کہ سامان جادوگان مروارید پوش اُسکی زوجہ یہ دونون ساحر بڑے ٹھاٹھ
سے آئے ہین برابر کوہ دخان کے آکر اُترے ہین آپس مین اِسی طرح دیر تک باتین رہین سیبران کو خیال
تھا کہ میری کون قدر کریگا وہ دل سے اِسکے نکلگیا آہو چشم نے سیبران کو ساتھ لیا اور لیکر دربار مین آئین
دربار سب مجمع رہی رستم دنگل زرین پر بیٹھے ہین آہو چشم آگر تخت پر بیٹھین سب سردار اپنے اپنے مقام پر
بیٹھے ہین میان برق فرنگی ایک کرسی پر بیٹھے ہین مگر اُستاد کی شکایت کر رہے ہین فرماتے ہین بڑے افسوس
[illegible]ہو کہ عیاری تو ہم کرین اور مال اُ[illegible] لیتے ہین اگر کچھ کہو تو خفا ہوتے ہین اور وہ شے لیتے ہین
[illegible]ین ساحر کو مارا[illegible] [illegible]ین نے ہر چند فریاد کی مگر اُستاد کب دیتے ہین مین تو بیکار تھا
[illegible] جواب دیتے ہین اے کپڑے بھی اُسکے اُتار لیے یہ ذکر تھا کہ آفت اندر بارگاہ
[illegible]ھکر کھڑا ہوا کہ جو حکم [illegible] وہ بجا لاؤن غزالہ نے کہا اے سیبران یہ سحر مین مبتلا ہو

اسکی بات کا کیا اعتبار کرین سیبران سنے سحر آثار آفت جادوگر کر بیہوش ہوا وہ نازنین بھی چلی گئی لیکن آفت جادو قدمون پر گرا غزالہ سے کہہ رہا ہی کہ اے ملکۂ عالم مین دل سے تابعدار ہون حقیقت مین شنگال بڑا ظالم ہی کسیکی لیاقت کا پاس نہین دیکھیے انجام کیا ہو ملکہ غزالہ نے کہا اے آفت تو بخوبی آگاہ ہوگا کہ کتاب سامری تیرے پاس ہی ایکی مرتبہ جلسہ مین واعظ نے بالاعلان کہا کہ عمر طلسم خاتمہ ہوگئی اب طلسم کشائی آمد ہی اسی صحراے رنگین حصار مین اسقدر سحر ہوگا اور اسقدر ساحر لڑینگے کہ خون کے دریا بہ جائینگے واعظ نے یہی کہا تھا کہ گھر ہی سے آگ لگے گی وہ تو ہوا کہ بیٹی کی وجہ سے مین بھی بگڑی اور لشکر کو لیکر اُتری ہون اگر خدا نے فضل کیا تو لڑتے بھڑتے تا بہ باغ سامری پہونچین گے یہ ذکر تھا کہ ہرکارون نے آکر عرض کی کہ ساتھ والے آفت کے جو کچھ بھاگ کر گئے تھے انھون نے جاکر شنگال سے کہا شنگال نے ملکہ گھرآرا کو روانہ کیا ہی ستر ہزار ساحرون سے وہ آپہونچی کل اسی مقام پر بارگاہین استادہ ہونگی اب جانتی ہین کہ جیسی وہ ساحرہ ہی آتے ہی قیامت برپا کریگی آیندہ جیسا کچھ ہو آفت نے کہا اگر مجھکو حکم ہو تو جاکر بی گھرآرا کی آبرو لون مین مدت سے اُنپر عاشق ہون شاید مجھپر رحم کرین اکثر جو مین نے عرض کیا تو کچھ جواب نہین دیا مسکرا کر خاموش ہو رہتی ہین ملکہ غزالہ نے طرف رستم کے دیکھا اور کہا کہ کیا ارشاد ہوتا ہی آفت کو واسطے روکنے بی ملکہ گھرآرا کے روانہ کرون یا آنے دون رستم نے جواب دیا کہ ملکۂ عالم مقدمۂ ساحران مین مین کیا کہون اگر کوئی پہلوان ہوتا تو مین خود جاتا اور جاکر اُسکو روکتا ساحر کو مین روک نہین سکتا جو مناسب وقت ہو دیکھیے مگر آفت کے جانے مین ایک خرابی ہی کہ ابھی یہ آئے ہین کچھ آرام نہین اُٹھایا آیندہ جیسا مناسب وقت ہو مگر مین واسطے شکار کے جاؤنگا لیکن حال دربار صاحبقران عرض کرتا ہون کہ خواجہ زادون نے صاف صاف بیان کیا کہ صاحبقران زمان کو اِس طلسم پر جانا چاہیے یہی اِس طلسم کے فتاح ہین امیر با توقیر نے فرمایا کہ خواجہ زادون کو خلعت دو اور رخصت کرو اور اے مقبل ہمارے چلنے کی تیاری کرو مگر افسوس ہی کہ کچھ حال رستم نہ معلوم ہوا خواجہ بیٹھے بیٹھے ہنسے کہا اے شہریار رستم نے رہائی پائی اور معشوق اُنکی مقابلہ شنگال مین اُتری ہی برابر مقابلہ ... رہین مین میان برق کو چھوڑ آیا صاحبقران نے یہ حال سُنکر مقبل کو حکم دیا کہ جلد تیاری ... ہو جائین مقبل بارہ ہزار تیر انداز تیار کیے اور بہرام بھی اپنی فوج کو لیکر آگئے مگر صاحبقران ... سوار ہوے بہرام کو حکم دیا کہ تم بادشاہ کے ساتھ ... رخصت ہوے ...

اور عرض کی کہ غلام کو ضرور ساتھ لیجیے مقام تاسف ہی کہ حضور جائین اور یہ غلام ہمراہ رکاب سعادت انتساب
نہ ہو صاحبقران نے ناچار ہو کر قبول کیا کہ دوسری طرف سے آکر مالک نے رکاب تھام لی اور عرض کی کہ ای
آقاے نامدار تاسف کا مقام ہی کہ ہندی بہتی خور تو ساتھ ہو اور جوانان صف شکن نبرد باز یہین رہین امیر نے
فرمایا ای مالک بادشاہ جمجاہ نے بڑی تکلیف اٹھائی ہی طلسم نوخیز کے فتح کرنے مین کیا کیا جستجو کی ہی اب
مین چاہتا ہون کہ وہ چند سے آرام پائین آپ لوگ خدمت شاہ مین رہین کہ انکو آرام ملے غنچۂ خاطر کھلے
صاحبقران سرداروں سے یہ باتین کر رہے ہین مگر شاہزادہ جہانگیر خاموش کھڑا ہی یہ سب باتین سن رہا ہی
چابک نے عرض کی کہ ای آقاے نامدار آپ نے خبر سنی کہ رستم لشکر لیے ہوے مقابلۂ اشتکال مین اترے
ہین وہ عورتین ساتھ ہین غزالہ خوش چشم انکے لشکر کی بادشاہ ہی اور راہو چشم دختر غزالہ شاہزادے پر عاشق ہی
اسی وجہ سے ان نے ساتھ دیا ہی آپ قبول ہین چلیے چلکر رستم سے ملیے رستم کو خوشی ہوگی کہ بھائی ہمارا
ہماری مدد کو آگیا رستم آپ سے بڑی محبت کرتے ہین بہت ہی خوش ہونگے اور یہ عرض کرتا ہون کہ غلام
بھی چلکر نام کرے خواجہ عمرو اس طلسم کی بڑی تعریف کرتے تھے اور کہتے تھے کہ جو ساحر مقابلے مین
آیا خزانہ ضرور لایا ہمارے قبلہ و کعبہ خزانے کے جویا ہین جس جادوگر کو مارا خزانہ اسکا لوٹ لیا جہانگیر
نے جب دیکھا کہ چابک سمجھا رہا ہی مالک و لندھور کو صاحبقران نے ہمراہ لیا ہی فوجین انکی تیار
ہو رہی ہین اسی وجہ سے صاحبقران کے روانہ ہونے مین دیر ہی مگر شاہزادہ جہانگیر فورًا روانہ
ہوے اور چابک صبا رفتار کو ساتھ لیا اور چند سردار بھی ساتھ ہوے بارہ ہزار جوان ساتھ مین
کئی سو افسران فوج گھوڑون پر سوار ہو کر سامنے آئے جہانگیر نے گھوڑا بڑھایا صاحبقران زمان
نے فرمایا ای فرزند کہان جاتے ہو جہانگیر نے پلٹ کر جواب دیا کہ مین بھائی صاحب کی زیارت کو جاتا
ہون صاحبقران خاموش ہو رہے اور فرمایا کہ عیار نے انکو آمادہ کیا چاہتے ہین کہ میرا بچہ نام ہووے
حقیقت مین جہانگیر کا عیار چابک صبا رفتار بلاے روزگار ہی یقین ہی کہ جا کر کچھ کام کریگا بعد تھوڑی
[illegible] کے لشکر مالک و لندھور تیا[illegible] صاحبقران ان دونون جوانون کو ساتھ لیکر طرف طلسم
[illegible]ار کے چلے مگر شاہزادہ جہ[illegible] گھوڑے کو اڑاتے ہوے جاتے ہین چابک رکاب پر
[illegible]رے بھرتا ہوا جاتا ہی مگر گھبرا رہا ہے شیرین کلام ایک پہاڑ پر [illegible] کھڑی ہی
[illegible] دیکھا [illegible] شہزادے سوار اہتمام کو سنتے ہوے آتے ہین [illegible]

دیکھنے لگے ناگاہ دیکھا کہ فوجین نمایان ہوئین ایک جوان رشک آفتاب و ماہتاب حسن مین لاجواب زلفین غلیلی
وخال سبز و رنگ ہاشمی چہرے پر آراستہ اور ایک عیار طرار و بلا پتلار رکاب پر ہاتھ رکھے ہوے جست و خیز کرتا ہوا
ساتھ ہے کل لشکر کی پشت پر مسعود کوہی سپہ سالار لشکر انتظام فوج کرتا ہوا اسی مقام پر آکر لشکر ٹھہرا لیکن
گہر آرا اسے شبہ مین کلام کی جو نگاہ جمال بے مثال شاہزادہ جہانگیر پر پڑی پسینہ آگیا کلیجے پر ہاتھ رکھ لیا کنیز سے
کہا دریافت تو کر کہ یہ لشکر کسکا ہے کہان جاتے ہین کنیز نے جاکر دریافت کیا آکر کہا واری شاہزادہ جہانگیر
نام ہے فرزند رشید صاحبقران اپنے بھائی علمشاہ رستم نوجوان کی ملاقات کو جاتے ہین گہر آرا نے کنیزون
سے حکم دیا کہ جب لشکر انکا اترے تو ہمکو خبر کرنا اٹھکر بارگاہ مین آئی سوچ رہی ہے کہ ای گہر آرا یہ کیا ستم ہوا کہ یہ منزل تیرے
واسطے آفت ہوگئی اب دل قرار نہین پکڑتا کیونکر جاکر ملون اور صحبت مین اس جوان کی بیٹھون حکایت شکایت
کے دفتر کھلین شاید اس ظالم کو میرے حال پر رحم آئے اور بہ محبت ملے تو البتہ غنچہ آرزو کھلے تنہائی مین
بیٹھی اسطرح دل سے باتین کر رہی ہے کہ پردہ بارگاہ کا اٹھا عیار اسکا مہمیز تیزرو حاضر ہوا قدمون کو بوسہ
دیا کہا حضور آپ نے بڑی تکلیف اٹھائی مہینون سے آپ سفر مین ہین آج سفر تمام ہوا سامنے لشکر مسلمانان
آگیا اب بہتر یہ ہے کہ انکو تباہ کیجیے اور مٹائیے گہر آرا نے دانہ ہائے مروارید بالے سے نکالے سامنے
عیار کے رکھدیے مہمیز نے پوچھا کیون خداوند نعمت یہ موتی مجھکو مرحمت ہوے ہین گہر آرا نے کہا اے
مہمیز عجب طرح کا معرکہ گذرا ہے کہ شاہزادہ جہانگیر والاقدر فرزند صاحبقران دامنہ کوہ مین آکر اترا ہے
مین نے جسوقت سے دیکھا ہے قلب پھڑک رہا ہے چاہتی ہون کہ یہ مروارید لو اپنے صرف مین لاؤ اور مجھسے
شاہزادہ جہانگیر سے ملاقات کراؤ عیار نے کہا مین ابھی جاتا ہون اگر حکم ہو تو چہرہ لاؤن خدمت مین
پہونچاؤن گہر آرا نے کہا انکو تکلیف ہوگی مین تکلیف دینا نہین چاہتی عیار اسی وقت قنطورہ وغیرہ
لگاکر کوہ سے اترا چونکہ دن بہت کم باقی تھا ٹہلتا ہوا لشکر جہانگیر مین آیا چاہا کہ صبا رفتار لشکر کا
نظارہ کرتا پھرتا ہے دوکاندارون کو آباد کر رہا ہے کوتوالی چبوترے پر اسی کا انتظام ہے پیادے گرد
مین حکم کے مشتاق ہین کہ کوتوال صاحب حکم دین تو مصروف ہون چاہا کہ خاموش
گرد شاگرد اپنے اپنے کمال بیان کر رہے ہین کہ سامنے سے آواز آئی کہ بابا
دیکھا کہ ایک شخص پیر ضعیف شتر فی لباس پہنے ہوے ہو حق کرتا ہوا آتا ہے
کہا کہ اس فقیر کو تو بلالو شاگردون نے آواز

ساتھ سامنے چابک کے آیا چابک نے کہا شاہ صاحب آپ کا نام نامی کیا ہی مہمیز نے سر جھکا لیا ٹھہر کے
جواب دیا کہ مجھکو درویش بینوا کہتے ہین چابک نے باتین کرتے کرتے کہا شاہ صاحب دیکھیے آپ کے
بھائی صاحب آتے ہین مہمیز پلٹا چابک نے حلقہ ہاے کمند مارے سمجھ گیا تھا کہ یہ کوئی مکار ہی مہمیز کو گرفتار
کرلیا ستون سے باندھکر ہوشیار کیا کوڑا لیکر کھڑا ہوا کہا او مکار کسلیے آیا تھا مہمیز نے چابک کو اپنے قریب
بلایا اور کان مین کہا مین فرستادہ معشوق خوبرو ہون ملکہ گھر آرا نے مجھکو بھیجا ہی سامنے اپنے آقا کے مجھکو
لے چلیے چابک نے مہمیز کو رہا کیا مگر مہمیز بہ نگاہ حسرت چابک کو دیکھ رہا ہی جی مین کہتا ہی کیا بلا کا عیار
ہی کہ مجھکو پہچان گیا چابک مہمیز کو ساتھ لیے ہوے بارگاہ شاہزادہ جہانگیر مین آیا جہانگیر نے جو چابک
کو دیکھا فرمایا اے یار وفادار کیونکر آنیکا اتفاق ہوا چابک نے مہمیز کو سامنے کیا کہا اے شہریار ملکہ گھر آرا
آپ لوگون کے روکنے کو آئی تھین مگر آپ کو دیکھکر عاشق ہوئین آپ کی خیر و عافیت کو بھیجا ہی اور حال
مزاج دریافت فرمایا ہی جہانگیر نے کہا ہماری جانب سے اُنکا مزاج پوچھنا اور کہنا کہ یہ خانہ بے تکلف ہی جب
چاہیے تشریف لائیے شام کو تخلیہ ہوتا ہی رونق افروز ہوجیے اے چابک تم بھی ساتھ جاؤ اور اپنی زبانی پیغام دینا
کہ آپ نے بڑی تکلیف اُٹھائی لہذا تشریف لائیے ہم بھی آپ کے مشتاق ہین چابک صبا رفتار ساتھ
مہمیز کے چلا راہ مین باتین کرتا ہوا مہمیز نے کہا اے مہتر والا گہر ایک تدبیر ہی اگر بن پڑے تو فوراً فتح ہوجائے
اور طلسم بے مشقت قبضہ مین آجاے شستکال کا دستور ہی کہ بعد سال بھر کے جشن پیدایش ساحری کرتا ہی
یہ سُنکر چابک نے کہا کیونکر سے اُس بزم مین رسائی ہو مہمیز نے کہا کسی طور سے اُس محفل مین پہونچکر ہم آپ
قبضہ کرین اگر اُس محفل مین عیاری بن پڑی تو بادشاہ طلسم قبضے مین آجائیگا اگر بادشاہ طلسم پر قبضہ ہوا تو
پھر طلسم کا کون انتظام کریگا اسی طرح کی صلاحین کرتے ہوے قریب باغ گھر آرا کے پہونچے مہمیز نے
آگے بڑھکر ملکہ سے اطلاع کی ملکہ نے حکم دیا کہ بلا لو عیار سے اُنکے کیا پردہ ہی جو اُنکا راز دان ہی وہ ہمارا
ہمراز دان ہوگا چابک اندر آیا باغ کو دیکھا کہ سارا باغ سرسبز و شاداب نہرین لاجواب سامنے ملکہ
... آیا گھر آرا نے چابک [illegible] بٹھایا پوچھا اے مہتر چابک مزاج کیسا ہی چابک نے عرض
... جمال مین مصروف رہتا ہون ملکہ نے کہا اے مہتر چابک ہم چاہتے ہین کہ شاہزادہ
... نے کہا بہت خوب مین شاہزادے کو لاؤنگا وہ بھی آپ کا نام سُنکر
... سے رخصت ہوکر خدمت جہانگیر مین آیا کہا

اے شہریار آپ صاحب اقبال ہین وہ ساحرہ آپ پر عاشق ہوئی ہو کہ جسکی وجہ سے بڑی بہبودی ہوگی تشریف لے چلیے شاہزادے نے کہا شام کو چلین گے جہانگیر انتظار ہین ہین کہ دن گذرے تو جاکر معشوق سے ملاقات کرین مگر شنکال تخت پر بیٹھا ہو سامنے میز پہ ایک گلدستہ رکھا ہو اُسمین سب رنگ کے پھول ہین اور کچھ غنچے بھی ہین شنکال نے دیکھا کہ غنچے چٹکنے لگے اور ایک پھول مرجھا کر گرا شنکال نے اُس پھول کو اُٹھا کر سونگھا اور جھلا کر کہا کہ بڑا غضب ہوا کہ گہر آرا فرزند صاحبقران سے ملگئی اب ملاقات کی تیاریان ہو رہی ہین اِن مسلمانون کا حُسن عابدکش و زاہد فریب ہو گہر آرا نے جمال جہانگیر دیکھ لیا ہو اب بیتاب ہو رہی ہو کوئی ساحرا ایسا جاے کہ گہر آرا و جہانگیر کو گرفتار کر لاے کرسی زرین پر ملکہ یاقوت لب بہن گہر آرا کی بیٹھی تھی جھلا کر اُٹھی کہتی ہوئی کہ اے شہنشاہ مین جاکر گہر آرا کو لاتی ہون لیکن ایسے وقت پہ جاؤن کہ جہانگیر بھی وہین ہون شنکال نے کہا اے یاقوت لب آج شب کو عاشق و معشوق ایک جگہ ہونگے اُس جلسے مین پہونچو یاقوت لب نے کہا مین وقت ہی پر جاؤنگی مگر لشکر میرا عقب مین آوے جب مین اُنکو گرفتار کر چکون تو لشکر پہونچ جاوے مگر یہان شام کو کہ رات پردہ پوش عاشقان ہو بقول شاعر

فرد

شب آمد ساز کار عشق بازان ॥ شب آمد رازدار عشق بازان

جہانگیر مسلح ہو کر سوار ہوے مگر چابک نے کہا اے شہریار اسوقت دل دھڑکتا ہو ایسا نہ ہو کہ جب آپ باغ مین جائین تو کوئی اُفتاد پڑے جہانگیر نے کہا مکان مین معشوق کے کون ہوگا ہم دن بھر منتظر رہے شکر ہو کہ شام ہوئی معشوق سے ملاقات کرآئین اُنکو بھی انتظار ہوگا چابک خاموش ہو رہا جہانگیر گھوڑے پر سوار ہوے چابک کو ساتھ لیکر چلے یہان گہر آرا در باغ پر کھڑی ہو انتظار آمد جہانگیر کر رہی ہو کہ سامنے سے دیکھا کہ شاہزادہ جہانگیر گھوڑے پر سوار چابک ہمراہ آتے ہین گہر آرا بیقرار ہو کر باہر نکل آئی کہ چابک نے جہانگیر سے کہا کہ اے شہریار وہ دیکھیے سامنے دروازے پر باغ کے گہر آرا کھڑی ہین جہانگیر نے جو آنکھ اُٹھا کر دیکھا کہ ایک معشوق شعلہ رخسار سرو قد خورشید خد ماہتاباں دونون رخسار ابروے خمدار کھنچی ہوئی تلوار بقول شاعر

نظم

جبین مطلع صبح ایجاد حُسن ॥ بھوین دست بازوے جلاد [illegible] ॥ ہم اجل کا مکان گوشہ چشم ॥ قیامت مہان گوشہ چشم مین ॥

جہانگیر گھوڑے سے کود پڑے گہر آرا نے ہاتھ مین ہاتھ ڈالا لیکر چلین مگر چابک نے ایک کنیز کو اشارے سے الگ بلایا اور اُسکو بیہوش کر محفل مین آیا شاہزادہ جہانگیر و گہر آرا آکر مسند پر [illegible]

ای ملکۂ عالم اگر حکم ہو تو سامنے شاہزادے کے کچھ گاؤن ملکہ نے کہا بھی ای غنچہ دہن تجھکو تو گانے کا شوق نہ تھا عرض کی داہری آج تو ارادہ کرتی ہون اگر لایق سماعت ہو تو انعام ملے اور اگر لایق ملاحظہ نہ ہو تو کنیز کو محفل سے نکالدیجیے گا یہ کہکر بایان کھینچا سیدھا سیدھا ٹھیکہ بجا کر یہ اشعار عاشقانہ بآواز بلند شروع کیے

نظم

جسنے دیکھی ہو ترے رخسار روشن کی بہار | کب خوش آتی ہی اُسے ای دوست گلشن کی بہار
فرقت جانان ہجوم و رنج و بیتابی کے جوش | دل ٹھکانے ہو تو دیکھیں چلکے گلشن کی بہار
جلوۂ رخسار تابان کا جو ہر جانب ہے عکس | برق تابان کی چمک دیتی ہی دامن کی بہار
کیون خفا ہوتا ہی چھینٹون سے لہو کے باربار | اور بڑھجائیگی ظالم تیرے دامن کی بہار
سبزۂ نوخیز سے لطف گلستان ہی عیان | دیکھیہ آکر او ستمگر میرے مدفن کی بہار
گر نہین کوئی نہو باقی ہی کسکو احتیاج | دیکھنی ہی بیکسی اب میرے مدفن کی بہار
کیون نہ صدقے جائیے ای دل ہجوم داغ کے | کم نہین ہی جلوۂ گلزار سے تن کی بہار
ہان اُٹھا اب پردۂ رخسار روشن ای پری | دیکھنے آئے ہین ہم بھی تیرے جوبن کی بہار
مثل پیراہن ہوئی ہی زیور وحشت کی قدر | کم گریبان سے نہین ہی طوق گردن کی بہار
سوز فرقت سے بھڑک اُٹھتی ہی جب سینے مین آگ | گرد ہو جاتی ہی اکثر شمع روشن کی بہار
داغ ہجر یار سینے پر غنیمت ہی نسیم | دیکھتے ہین ہر سحر ہم اپنے گلشن کی بہار

یہ اشعار گا کر سامنے چپ بیٹھی ہی ملکہ شاہزادے سے باتین کر رہی ہین کہ آسمان پر برق چمکی ملکہ یاقوت لب آسمان سے اُتری گھبرائی ہوئی اپنی جو بڑی بہن کو دیکھا اپنے مقام سے اٹھی جھککر سلام کیا یاقوت لب نے بہن کو گلے سے لگایا اور کان مین کہا کیون بہن یہ کیا حرکت کی کہ شاہ کے دشمن کو بلا کر بٹھایا ہی تم کسواسطے آئی ہو یقین اور کیا کرنے لگین گھبرائی اپنی بہن کے سامنے ہاتھ باندھے اور کہا ہمشیرہ صاحبہ میری کیا مجال ہی کہ خلاف حکم شاہ کرون لیکن مین نے خود انکو بلوا بھیجا ہی میرے بلانے سے ... بعد تھوڑی دیر کے چلے ... جائین گے مین سحر کرکے انکو رد کو نگی نہ جانیدونگی بی غزالہ کی بھی فکر مین ... خبر سن چکی ہون کہ سہیران و آفت جادو شریک غزالہ ہوے بخوف لشکر لیے اُترتے ہین ... کیا کرینگے یاقوت لب نے کہا دیکھو ہمشیرہ یہ حرکتین اچھی نہین ہین تمام اہالی بادشاہ ... کہا تھا وہ آکر مین نے اپنی آنکھون سے دیکھا

شاہ سے واقف ہو کہ آٹھ پہر ملک کے حال دریافت کرتے رہتے ہین وہ جو گلدستہ سامنے رکھا ہو سبا مری
جا گئے ہین سب حالات ظاہر ہوتے ہین بیٹھے بیٹھے بہت غصہ آیا اور پکار کر کہا کہ کوئی ساحرہ اسے گرفتاری
گھر آرا جانے مین مجھسے نہ ہوسکا کہ تمھارے عیش مین فتور کرون مگر اب میرا کہنا مان لو خدمت شاہ
مین چلکر حاضر ہو اور جہانگیر کو لیتی چلو یقین ہو کہ شاہ تجسے بہت خوش ہونگے اور تمکو ملک زیادہ دینگے
جہانتک شاہ کی عملداری ہو وہانتک تمھارا نام ہوگا گھر آرا نے ہاتھ باندھکر کہا ہمشیرہ صاحبہ یہ مناسب
نہین ہو کہ اپنے گھر مین جو مہمان آیا ہو اسپر دست اندازی کرین اب اسوقت تو چلی جایئے تھوڑے عرصے
مین یہ بھی چلے جاوینگے پھر نہ بلاؤنگی نہ انکی صحبت مین جاؤنگی یاقوت لب نے کہا بہن مجھے فقرہ
دیتی ہو لیکن مین اخیر کی بات تجسے کہتی ہون کہ تمھاری عزت افزائی اسی مین ہو کہ جہانگیر کو گرفتار کرو
شاہ بہت خوش ہونگے اگر اسکے خلاف کروگی تو مین تمکو گرفتار کرونگی گھر آرا نے کہا ہمشیرہ مین تو
تمسے مقابلہ نہین چاہتی مجھکو گرفتار کرکے لے چلو مگر مہمان پر میرے دست اندازی نہ ہو یاقوت لب نے
بگڑکر کہا یہ مہمان شاہ کا دشمن ہو آخر تکرار بڑھی یاقوت لب نے ہاتھ بڑھا کر جہانگیر پر سحر کیا جہانگیر نے
قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈالا یاقوت لب نے سحر کیا کہ تلوار ہاتھ سے چھوٹ گئی گھر آرا کو بہت ناگوار ہوا
کہا ہمشیرہ صاحبہ ہوش مین آؤ مہمان کو نہ ستاؤ یاقوت لب نے کہا مین تو اسکی مشکین باندھکر لیجاؤنگی
اب تمھارا کتنا دباؤنگی گھر آرا نے چاہا تڑپون اور تڑپ کر بلند ہون اور برق بنکر اسپر گرون اور
دو ٹکڑے کرون یاقوت لب نے مسکرا کر کہا دیکھو ہمشیرہ بے ادبی نہ کرنا اسطرح پر یاقوت لب نے
کہا کہ گھر آرا خاموش ہوگئی اور زبان بند ہوئی سحر فراموش دریاے حیرت کا جوش زبان منھ سے
نکالدی یاقوت لب نے زبان مین سوزن دی اور گھر آرا کو گرفتار کرلیا جہانگیر پر اشارہ کافی
تھا دونون کو گرفتار کیا گرفتار کرکے مسند پر بیٹھی کنیزون سے کہا دو قفس آہنی لاؤ دو قفس آئے
دونون کو ان قفسون مین بند کیا اور ہوشیار کیا کہا کیون ہمشیرہ تمنے میرا سحر دیکھا اب جاتی ہون لشکر
جہانگیر پر جا کر سحر کرونگی سب کو سحر مین مبتلا کرون کہ کسی کا قدم نہ اٹھ سکے سب گھٹ گھٹ کر جانین دیں
یہ کہکر اٹھی اور لشکر جہانگیر پر آکر سحر کیا کہ سارا لشکر دھوئین مین مبتلا ہوگیا سب اپنے اپنے مقام
ہین مگر اٹھ نہین سکتے دیکھتے ہین کہ چہار طرف دیواریں دھوئین کی چھاگیئین یہ سحر کرکے یاقوت
آئی اور جیسے ہی مسند پر آکر بیٹھی چپالک نے بڑھکر عرض کی کہ امیدوار ہون

لات ومنات کو خواب مین دیکھا وہ مجھکو دو کمال دیگئے ایک کمال گانے کا دوسرا ساقی گری کا عنایت فرمایا اور حکم دیا ہی اور یہ بھی فرمایا تھا کہ یاقوت لب کی اطاعت کرنا مین حضور کی تابعدار ہون یاقوت لب نے پوچھا تیرا نام کیا ہی چابک نے کہا مجھکو غنچہ دہن کہتے ہین یہ کہکے سامنے بیٹھی اور یہ اشعار عاشقانہ تھرک تھرک کر گانا شروع کیے نظم

کعبہ نہین ہی زاہد غافل نشان دوست
دل ڈھونڈھو عاشقون کا یہی ہی مکان دوست

گر خاک بھی ہوا تو ہوا کوے یار کی
بعد فنا بھی چھٹ نہ سکا آستان دوست

جھگڑا مٹا عذاب گیا مخلصی ملی
کہتے تھے ایک دل سو ہوا میہمان دوست

نکلے نہ منھ سے بات کچھ ذکر یار کے
لب آشنا کسی سے نہین جز بیان دوست

کیا تاب عرش جو لگانے نظر اُٹھین
رہتے ہین آہ و نالہ مرے پاسبان دوست

جان لیکے بھی خوشی نہ ہوئی میرے یار کی
راضی نہ ہو سکا دل نامہربان دوست

ہوتی ہی مشق سینہ دوئی گا نیبے کے ساتھ
رکھتی ہی اور طرح کا بیکان ان دوست

ہین داغ سینہ صورت آتش دہک رہے
ہان آجکل بہار پہ ہی گلستان دوست

مانند گل دہان جراحت شگفتہ ہین
ہی اور رنگ پر چمن زعفران دوست

دل صاف ہو تو راز حقیقت کھُلے تمام
دیکھا کرے بصورت آئینہ شان دوست

دیکھی جو برگ گل تو لبون کا ہوا گمان
غنچہ نظر پڑا تو ہمین سمجھا دہان دوست

دھوکے دیے نزاکت جانان نے ای نسیم
پایا عدم مین بھی نہ نشان میان دوست

اس رنگ سے بیان چابک نے غزل گائی کہ یاقوت لب بہت خوش ہوئی کہا ای غنچہ دہن قدرت نے تمکو کمال دیا چابک نے عرض کی اب ساقی گری ملاحظہ فرمایئے یاقوت لب نے کہا ای غنچہ دہن تمکو کل کنیزون کا افسر کرونگی ایسی خدمت کرو چابک نے کہا آپ راضی رہین چابک نے کہا ... نے کی مجھکو مرحمت ہو یاقوت لب نے پکار کر کہا ارے کنجی میخانے کی کسکے پاس ہی ایک کنیز ... پیش کی یاقوت لب نے کہا ای غنچہ دہن یہ کنجی میخانے کی موجود ہی چابک صبا رفتار ... آیا پکار کر آواز دی ای شراب کے پینے والیون چلو آج ہم ساقی ہونگے کوئی باقی ... ون گلابیان اُٹھا کے لے جانے لگین مگر چابک نے چند گلابیان مع ارغوانی کے

بھری جس رنگ کی شراب اسی رنگ کی گلابی کشتی کاندھے پر رکھکر محفل میں آیا یاقوت لب نے کہا دیکھیو صاحبو
کرامت اسکو کہتے ہیں کہ قدرت نے جو کمال مرحمت کیا ہو کس حیلے سے شراب لائی ہو کہ دل خواہش کرتا ہو کہ شراب
پئیں مگر چپابک نے سامنے کھڑے ہو کر گت ناچی سب اہل محفل تعریف کرنے لگے چپابک نے جھکا کر جام لبریز
کیا حضور کریں لگاتا ہوا سامنے یاقوت لب کے آیا شراب پیش کی یاقوت لب نے مسکرا کر جام لیا جیسے ہی
جام ہاتھ میں آیا ہنسکر کہا کیوں غنچہ دہن شراب میں بیہوشی ملا کر لائی ہو چپابک گھبرایا ناگاہ شراب چرخ
مار کر اڑ گئی اور جام بھی ٹوٹا یہ انجام ہوا چپابک نے کہا حضور کو ناحق گمان ہو میں شراب سادہ لائی ہوں اتنے
میں کیا درخت پر جانور بیٹھا ہو کیا کہہ رہا ہو یاقوت لب پلٹی چپابک نے خنجر مارا یاقوت لب نے اپنے کو
بچایا چپابک سمجھ گیا کہ قتل ہونا اسکا دشوار ہو کود کر بھاگا جب تک یاقوت لب اٹھے چپابک دیوار کو
فرار گیا یاقوت نے کنیزوں پر غصہ کیا کہ کیوں صاحبو عیار تم میں کیونکر آیا کنیزوں نے کہا کہ ہم نہیں جانتے
کہ یہ عیار کیونکر آیا یاقوت لب نے کہا طریقے سے معلوم ہوتا ہو کہ تم لوگ جانتی تھیں کہ مجھکو عیار گرفتار
کرلے میں نے وہ سحر سیکھا ہو کہ سب چیزیں مجھکو بتلاتی رہتی ہیں مگر یاقوت لب نے کنیزوں کو ایک مقام پر
بٹھا دیا اور سحر کیا کہ اٹھ نہ سکیں سب کو اسی حال میں چھوڑ کر جہانگیر و گھر آرا کو لے گئی دربار شاہ میں بادشاہ
نے حکم دیا کہ ان قفسوں کو لٹکا دو ایک کمرے میں دونوں قفس لٹکا دیئے مگر بادشاہ نے کہا اے
یاقوت لب ایک کام اور کرو کہ رستم پیل آہو چشم و غزالہ کو گرفتار کر لاؤ لشکر تمھارے واسطے قریب
کوہ دختانیہ ساٹھ ستر ہزار سوار و پیدل اس مقام پر قریب تر ہیں یہی حکم دیدیا ہو کہ حکم میں ملکہ یاقوت لب
کے رہنا دونوں کو قید کرے یاقوت لب کوہ دختانیہ پر آئی لشکر کو ساتھ لیا طرف لشکر رستم کے چلی
تقاضا کا رستم برق فرنگی کہ جنگل میں پھر رہا تھا دیکھا لشکر ساحرہ جاتا ہو سمجھا کہ یہ سب فکر میں رستم کی
جاتے ہونگے ایک ساحر کو بیہوش کیا اسکو تو کنارے ڈالدیا اسی ساحر کی شکل بنکر لشکر میں آیا کہ ہر
جانب پھرتے پھرتے سامنے بارگاہ یاقوت لب کے آیا ساحروں سے پوچھ رہا ہو کہ برآمد ہونے
میں شہنشاہ کے کیا دیر ہو ساحر عرض کر رہے ہیں کہ ملکہ عالم برآمد ہوا چاہتی ہیں کہ اندر سے چند حبشنیں
نکلیں انھوں نے آتے ہی برق کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا اے مغرور اگر تشریف لے چلیے آپ کو ہمارے
نے بلایا ہو برق نے بہت خوب کہکر ہاتھ چھڑایا جس کنیز نے کہا تھا اس سے کہا سامنے
ہوئی کیا فرماتی ہیں جیسے ہی وہ پلٹی برق نے خنجر مارا کہ شکم چاک قفسہ پاک اُس

اندھیرا ہوا برق اُس اندھیرے مین نکل بھاگا ایک غار مین جا کر چھپا ورنے کی جو اُس کنیز کے آواز بلند ہوئی ملکہ
یاقوت لب نے سُنی باہر نکل آئی دیکھا لاشہ کنیز کا پڑا ہی اور کنیزون سے پوچھا کہ اِسکو کسنے قتل کیا سب نے
کہا حضور آج عجب معرکہ ہوا جب ہم سب نے آکر برق کو گھیرا وہ اِس کنیز کو مار کر نکل گیا یاقوت لب مسکرائی
دیکھا ایک طائر درخت پر آکر بیٹھا ہی منقار کھولکر رہجاتا ہی یاقوت لب نے کہا ای طائر ساحری کیا کہتا ہی کیون
رُک جاتا ہی طائر نے منقار کھولکر نہین معلوم اپنی زبان مین کیا کہا کہ یاقوت لب ہنسی اور ساحرون سے
کہا کہ اِس غار کو تو گھیر لو لنگوٹا بھُور یا اِسمین چھپا ہی ساحرون نے غار کو گھیرا برق نے جو اندر سے دیکھا
کہ غار گھر گیا خنجر پکڑ کے ایک جانب نقب کھودنے لگا مہرہ دور جا کر توڑا برق تو نقب توڑ کر نکلگیا مگر
جب یاقوت لب غار مین اُتری تو کسی کو نہ پایا مہرہ نقب کا دیکھا جھلاتی ہوئی نکلی کہا لو صاحبو وہ مکار
نکلگیا پریشان پریشان اپنی بارگاہ مین آئی کہا جا کر وہ آفت برپا کرون کہ بی غزالہ کو بھی معلوم ہو کہ
سلطنت کرنے کا یہ انتظام ہو اسباب کو قبضہ کر دونگی اُسی دن یاقوت لب نے کوچ کیا مقابلہ لشکر رستم
مین پہونچی غزالہ کو جو معلوم ہوا کہ یاقوت لب مقابلے مین آگئی لشکر کو آراستہ کیا کہ یاقوت لب نے
طبل جنگی بجوایا ہرکارون نے خبر غزالہ کو پہونچائی غزالہ نے بھی طبل جنگی بجوائے دونون لشکر مین تیاریان
ہونے لگین رات بھر تیاری رہی یاقوت لب نے رات بھر سحر تیار کیے ہین صبح کو غزالہ سوار ہوئین ملکہ
آہو چشم کو تخت پر بٹھالیا رستم مرکب پر غزالہ سب کے آگے بڑھی ہوئی اُدھر سے یاقوت لب میدان
مین آئی آتے ہی ایک دستک دی کہ لکہ ابر آسمان پر آیا مینہ برسنے لگا غزالہ نے ایک تیر مارا کہ ابر کو
توڑ کر نکلگیا ابر ٹکڑے ٹکڑے ہوا کئی سحر یاقوت لب نے کیے مگر غزالہ نے دفع کیے یاقوت لب
نے پکار کر آواز دی کہ ای غزالہ کیا مجھسے واقف نہین ہو مین وہ سحر کرون کہ دیوانی ہو جاؤ غزالہ نے
کہا کہ کوئی کمال اُٹھا نہ رکھنا لیکن یاقوت لب نے جھولی پر ہاتھ ڈالا بیضۂ مرغ نکالا اُسکو تراشا طرف
آسمان کے پھینکا ایک گنبد آہن آسمان سے چرخ مارتا ہوا زمین پر آیا دروازہ گنبد کا کھلا تھا ملکہ
غزالہ گنبد مین گئین رنگ چہرے کا اُڑا ہوا تھا ہاتھ پاؤن مین رعشہ دیوانہ وار وحشی مثال گنبد مین
بیٹھین یاقوت لب نے پکار کر آواز دی بی آہو چشم اب تمھاری مشتاق ہون مگر سیران جادو
نے پر گولہ مارا جیسے ہی گولہ پھٹا اُسمین سے ایک دھوان نکلا سیران جادو نے ایک آہ کا
نعرہ کیا اور پکارنے لگے ؎

پھر غلغلہ ہی آمد فصل بہار کا
کیا پہلو سے مزاج ہی پہلو ہی یار کا
رحم آچکا تھا شرم نے سمجھا دیا کچھ اور
احسان نہ لیتے راحت خواب مزار کا
ای چرخ بس نہین تکلیف اب نہ کر
ای دل رہے ضرور لحاظ انتشار کا
جب دیکھیے کجی کے سوا راستی نہین
شرمندہ ہو گناہ بھی کیا ایک بار کا
پابوس آسمان سے شرف ہوتے ہین نصیب
وعدہ بہت دراز ہی روز شمار کا

بگڑا مزاج میرے دل بیقرار کا
بوسے قریب سے جو لب یار کے لیے
بگڑا نصیب پھر کسی امیدوار کا
یہ وہ خلش نہین کہ طبیعت کو چین ہو
احسان اُٹھا چکے ہین بہت روزگار کا
جب دیکھیے قرار نہین ایک شکل پر
بل لے لیا مزاج نے کچھ زلف یار کا
آتے نہین وہ یا یہان حال غیر ہی
پھر جو صبا بلند ہی اپنے غبار کا
وحشت مین بھی نہ ترک محبت ہوئی نسیم

آرام کی ہوس دل بیتاب اسمین کیون
برہم معاملہ ہی مرے اعتبار کا
گر جاتے جگائیگی بر خیز حشر کی
کھٹکا نہ جائیگا مست آبدار کا
و مہلت کی راتو لیتے شب غم نہ بھولنا
میرا سا اب تو حال ہوا ہر روزگار کا
دم بھر کے دیکھنے کی تمنا نہین نہین
اقبال اوج پر ہی شب انتظار کا
ہو جاتے پرسش اعمال ابھی تو جب
منھ آبلون نے چوم لیا نوک خار کا

مثل دیوانون کے وہ بھی اوس گنبد مین داخل ہوا آفت جادو نے چاہا کہ اس گنبد کو گرا دون لیکن جیسے ہی گولہ مارا آفت پر بھی وہی آفت پڑی کہ مثل دیوانون کے یہ بھی اوسی گنبد مین گیا یاقوت لب نے آواز دی ای رستم تمھاری رستمی دیکھنا چاہتی ہون رستم نے مرکب بڑھایا آہو چشم دوڑ کر قدمون سے لپٹ گئی کہتی تھی ای شہریار آپ اِس مکارہ کے مقابلے مین کہان جاتے ہین رستم نے کہا وہ میرا نام لیکر پکارتی ہی آہو چشم و رستم آپسمین کلام کر رہے ہین کہ گنبد مین ایک روزن پیدا ہوا کئی سو پنجے سنہری اوسمین سے نکلے ایک پنجے نے رستم کو اُٹھا لیا آہو چشم نے سحر کرنا شروع کیا کئی پنجے آہو چشم کو لپٹ گئے ایک پنجہ منھ پر تھا کہ سحر نہ کرسکے دوسرا پنجہ ہاتھون مین لپٹا ایک پنجہ کمر مین پڑا آہو چشم و رستم کو بھی اوسی گنبد مین لے گئے اب یاقوت لب نے لشکر پر سحر کیا لشکر والے بے دست و پا کہ افسر انکے قید ہوے دعائین مانگ رہے ہین کہ ای رب بے نیاز ای خالق کارساز اِس مشکل کو آسان کر کہ اس ظالمہ نے بہت عاجز کیا ہے اِسکی بدعت سے نجات دے کیا تیری صفت بیان کرون نظم

تو گوئی ہر آنکس کہ در رنج و تاب
دعاے کند من کنم مستجاب
چو عاجز رہا سند د...
درین عاجزی چون نخوانم ترا
بیقرار ہو کر جو سب نے دعا کی تھی ... سے گرد اُڑی
علمہاے زنگاری کے پھریرے کھلے ہوے صاحبقران ...

رکاب تھامے ہوے پشت پر تمام لشکر صاحبقران نے جو دور سے دیکھا اگر رستم ایک گنبد مین مقید ہین اور دو شاہزادیان اور دو سردار اسی گنبد مین گرفتار بیٹھے ہین صاحبقران نے وہین سے گھوڑا بڑھایا اور نعرہ کیا کہ باشید ای کافران بیحیا و ای نابکاران پژوغا نعرۂ صاحبقران زمان

امیر عرب ضیغم روزگار
بکف تیغ عقرب یکی ذوالجام

بحکم خدا بستہ شمشیر چار
بن کافران از جہان پاک کرد

یکی تیغ صمصام و قمقام نام
سر سرکشان جملہ در خاک کرد

نعرہ کرکے صاحبقران آپڑے عمرو نے کہا ای شہریار اسم اعظم الٰہی پڑھیے ساحرہ سحر کر رہی ہی امیر نے بڑھکر اسم اعظم جو بآواز بلند پڑھا ملازمان آہو چشم کر سحر سے یاقوت لب کے پراگندہ ہو رہے تھے کوئی خاموش کھڑا تھا کسی کا ارادہ تھا کہ جان بچاؤن سامنے سے حریف کے بھاگ جاؤن مگر آواز صاحبقران جو کان مین پہونچی قلب مین قوت آگئی جمکر لڑنے لگے مگر یاقوت لب نے دیکھا کہ اِس شخص پر سحر تاثیر نہین کرتا حیران تھی کہ کیا تدبیر کرون یاقوت لب ساحرہ بہت ہوشیار ہی جھولی سے ماش کے دانے نکالے صاحبقران پر پھینکے مگر صاحبقران اسم اعظم الٰہی پڑھ رہے ہین وہ دانے ماش کے گرد صاحبقران گرنے مگر کچھ تاثیر نہ ہوئی یاقوت لب نے خنجر کمر سے نکالکر پھینکا یا صدہا خنجر برسنے لگے مگر صاحبقران پر تاثیر نہ ہوئی اور کئی سو جوانون کے سر اڑ گئے یاقوت لب ناچار ہوکر ایک گوشے مین آئی جھولی سے ایک چراغدان نکالا ایک کٹوری برنجی نکالکر چار بتیان اوس کٹوری مین رکھین روغن اوسمین ڈالکر چومک کو روشن کیا سامنے اوسکے ہاتھ باندھکر کھڑی ہوئی پکار کر آواز دی ای روشن راے یہ کیا سبب ہی کہ حمزہ پر سحر تاثیر نہین کرتا ایک شعلہ بھڑکا آواز دی کہ ای یاقوت لب صاحبقران صاحب اسم اعظم ہین اونپر سحر تاثیر نہین کریگا ہم اونکے قریب نہین جاسکتے جل جاتے ہین تو بدن مین آگ لگتی ہی پہلو مین یاقوت لب کے سرخیل جادو نام ایک ساحر کھڑا تھا کہ دس ہزار ساحرون کا افسر ہی یاقوت لب نے کہا ای سرخیل مین سحر کرتی ہون کہ گنبد آہنی کہ کئی قیدی ہین یہ بلند ہوگا تم اِسکے ساتھ جاؤ دربار شاہ مین انکو پہونچاؤ مین بھی تمھیر نکل آؤنگی ... بھکر آمادہ ہوا مگر یاقوت لب وہ چراغ روشن اٹھاکر پیچھے ہٹی اور وہ چراغدان گنبد ... پر پھرایا زمین کانپی مع طبقہ زمین کا اور وہ گنبد بلند ہوا چرخ مارتا ہوا چلا صاحبقران ... جاتا ہی کئی پتھر پھینکے مگر گنبد نزرکا صاحبقران دو دستی تلوار کھینچے اور لڑتے

ہوے چلے مگر بیٹے کی قید دیکھکر بہت پریشان ہوے کوئی زور نہ چلا سرخیل جادو گنبد کی پشت پر
گنبد اُڑا ہے ہوے جاتا ہو صاحبقران لڑتے بھڑتے صفونکو توڑ کر سامنے یاقوت لب کے پہونچے
یاقوت لب نے خاک اوڑائی صاحبقران نے دیکھا اندھیرا ہوگیا مگر امیر نے جو اسم اعظم پڑھا وہ غبار
ہٹا صاحبقران روشنی دیکھکر طرف یاقوت لب کے بڑھے یاقوت لب نے ایک دستک دی
اور پکار کر کہا کہ ای کوہان ببر سوار آکر حمزہ کو مار ہے صحرا سے گرد اُڑی ایک زنگی لعیم وشہیم گینڈے پر
سوار گرز ہاتھ مین پکارتا ہوا کہ ای ملکۂ عالم مین حاضر ہون جس سے کہیے اوس سے مقابلہ کرون یہ
سنکر یاقوت لب نے اشارہ کیا کہ حمزہ کو ٹوک دے وہ زنگی سیاہ رو گینڈے کو بڑھا کر سامنے
صاحبقران کے آیا اور امیر پر گرز مارا امیر نے اسم اعظم پڑھکر گرز کو کاٹا گرز کٹتے ہی زنگی نے چاہا کہ
لپٹ پڑون صاحبقران نے اسم اعظم پڑھا اور زنگی کو ایک طمانچہ مارا کہ سر زنگی کا اُڑ گیا زنگی کا مرنا
کہ یاقوت لب بہت گھبرائی برابر سحر کرنے لگی مگر صاحبقران اسم اعظم پڑھتے ہوے قریب یاقوت لب
پہونچے جب یاقوت لب نے دیکھا کہ صاحبقران قریب آگئے تو اپنے ہاتھ تلوار کا مارا امیر نے
تلوار کو تلوار پر روکا اُلٹا دے سے ہاتھ نکالکہ ہاتھ مارا تلوار چپک کر گری یاقوت لب کے
دو ٹکڑے ہوے مرتے ہی یاقوت لب کے سب ساحر بھاگے صاحبقران بہ فتح و فیروزی پلٹے
مگر وہ گنبد اُڑتا ہوا جاتا تھا جب دربار مین شاہ کے پہونچا اور سرخیل نے عرض کی کہ ای شہنشاہ
یہ قیدی حاضر ہین شنکال اپنے مقام سے اُٹھا کہ قیدیون کو گنبد سے نکالون کہ وہ گنبد پھٹ گیا
غزالہ نے نکلتے ہی سحر کرنا شروع کیے جب سحر کرتی ہو اندھیرا ہو جاتا ہو چاہتی ہو اندھیرے مین نکل جاوے
مگر شنکال روک رہا ہو آہو چشم نے چاہا رستم کو لے بھاگون بڑھکر کمر مین پنجہ دیا چاہا کہ لیکر بلند ہون
شنکال نے قریب آکر سحر کیا کہ آہو چشم و غزالہ کے پانون زمین نے تھام لیے بلند نہ ہو سکیں اتنے
شنکال نے منھ پیٹ کر کہا کہ یارو غضب ہوا طریقے سے معلوم ہوتا ہو کہ یاقوت لب قتل ہوئی
نگران قیدیون کو لیجا کر زندان طلسم گوہر بار مین قید کرو وقت پر سمجھا جائیگا اگر حکم خداوند ہوگا
انکو قتل کرونگا اگر قید کا حکم ہوگا تو میعاد قرار دونگا اُس میعاد پر یہ لوگ قتل ہونگے
شنکال نے حکم دیا کہ دونون جادوگرنیون کی زبان مین سوزن دو جادوگرون نے
غزالہ کی زبان مین سوزن دی پھر آہو چشم کو بھی اسطرح مقید کیا مگر

سپیران دآفت بھی خاموش کھڑے ہین اونکی بھی زبانون مین سوزن دیگئی جب رستم بھی مسلسل ہوچکے
تو شنکال نے آواز دی کہ مہتمم زندان خانہ کو بلاؤ اوسی وقت ساحر گئے بعد تھوڑی دیر کے دیکھا کہ ایک
شاہزادی حسین وجمیل تخت پر سوار آکر پہونچی شنکال نے کہا ای ملکہ دلکشا اِن قیدیون کو لیجاؤ اپنے
قیدخانے مین لیجا کر قید کردو مگر انکو وہ تکلیف پہونچے کہ اپنی زندگی سے بیزار ہون جب جو حکم بھیجون
وہ بجا لانا مگر خبردار اپنر رحم نہ کرنا غزالہ کی ذات سے بڑے صدمے اُٹھائے ہین اگر یہ عذر کرے اور
پھر خداوند کو سجدہ کرے تو ہمسے اطلاع کرنا جیسا مناسب جانین گے ویسا کرینگے دلکشا نے اِن
پانچون قیدیون کو تخت پر سوار کیا اور لیکر روانہ ہوگئی مگر صاحبقران زمان بعد قتل یاقوت لب
جنگ کو فتح کرکے جب دربار مین آئے تو فرمایا کہ خواجہ اگر ہوسکے تو فکر رستم وجہانگیر مین جاؤ عمرو
نے کہا آپ آگاہ ہین کہ قرضدار آجکل فکر مین رہتے ہین اِس مہینے مین سود بھی اُنکو نہین پہونچا ہے مجھے
خوف ہی ایسا نہ ہو کہ مین نکلون اور وہ مجھکو پکڑ لیجائین امیر نے فرمایا مین خود طرف طلسم کے جاتا ہون
مین جاکر علامت دیکھون کہ کیا رنگ ہی عمرو نے کہا جب آپ علامت دیکھین گے تو مین بھی اوس سے
آگاہ ہونگا مین بھی تدبیر کرونگا صاحبقران سوار ہوے سامنے قلعۂ طلسمی کے آئے دیکھا چمنہاے
زعفران زار سامنے آراستہ ہین جو اُدھر سے گذرتا ہی ہنستا ہوا جاتا ہی جبتک سامنے رہتا ہی ہنستے
جاتا ہی جب سامنے سے گذر جاتا ہی اور چمن نگاہون سے مخفی ہوتے ہین تب ہنسنا موقوف
ہوتا ہی اور سر قلعہ پر گنبد ہی اوسپر ایک طاؤس چیخین مار رہا ہی جب منقار کھولتا ہی شعلہ ہاے آتش
نکلتے ہین خندق مین آگ جوش مار رہی ہی اور قلعے پر کچھ طائر اُڑ رہے ہین کہ سر پر طاؤس کے
آکر چرخ مارتے ہین اور سایہ فگن ہوتے ہین صاحبقران نے ایک گنہگار کو طلب کیا اور
حکم دیا کہ قلعے کے پاس جا اور قلعے کو چھو کر چلا آ تجھکو رہائی ہوگی وہ گنہگار چلا جب سامنے
زعفران زار کے پہونچا تو قہقہہ مار کر ہنسنے لگا جب قہقہہ مار کر وہ گنہگار ہنسا تو ایک طائر نے
[illegible] سے آکے سر پر اوس گنہگار کے سایہ ڈالا پھاٹک قلعہ کا کھلا ایک عورت حسین وجمیل اندر سے
[illegible]بان لاکر بچھا گئی تھوڑا عرصہ نہ گذرا تھا کہ اندر سے قلعے کے ایک شاہزادی بکمال زینت
[illegible] پہنے ہوے آکر کرسی پر بیٹھی وہ جوان ہنس رہا تھا آواز دی کہ ای گنہگار مجھ تک تو آ
دیکھا کہ یہ نازنین مجھکو بلاتی ہی خوش ہوگیا سامنے اُس نازنین کے آیا

اوس نازنین نے ہاتھ تھام لیا کرسی پر بٹھایا کنیز سے کہا گلابی شراب کی لاؤ کنیز جاکر گلابی شراب کی اور جام بلورین لائی اپنے ہاتھ سے لبریز کیا جام آفتاب نمانچہ خورشید مثال پر رکھکر ہاتھ سامنے کیا اوس جوان نے بلاتکلف جام اُٹھا کر پی لیا جام پیتے ہی چہرہ سُرخ ہوا دست درازی کرنے لگا وہ نازنین منع کرنے لگی کہ ادبیباک مین پرائی تابعدار ہون مجھکو ہاتھ نہ لگانا مگر اوس جوان نے نمانا گلے مین ہاتھ ڈالدیا وہ نازنین ہرچند ٹالتی ہو مگر یہ ہنسکر لپٹا جاتا ہو کہ اندر سے قلعے کے آواز آئی کہ او بیباک اوسفاک میری معشوقہ سے بے ادبی کررہا ہو اور کیون او گیسو بُریدہ تو نے بھی کچھ خوف نہ کیا دیکھا ایک جوان تیغہ برہنہ کھینچے ہوئے قلعے سے نکلا اور آتے ہی اُس جوان کو للکارا کہ او بے ادب اب بھی خوف نہین کرتا اوس گنہگار نے چاہا کہ اپنے مقام سے اُٹھون مگر وہ جوان آپڑا آکر اُس گنہگار کو ہاتھ مارا ایسی جلدی آیا کہ وہ جوان اُٹھ نہ سکا مار کر اُس جوان کو طرف اُس نازنین کے متوجہ ہوا کہا کیون او گیسو بُریدہ تو نے اِسکو کیون بُلایا مین تجھکو قتل کرونگا اُس نازنین نے سر جھکا دیا اُس بیدرد نے ہاتھ تلوار کا مارا کہ اُس نازنین کے بھی دو ٹکڑے ہوئے مار کر اُس نازنین کو اُس جوان نے پکار کر آواز دی ای آیندہ و روندہ جو اپنی جان سے بیزار ہو وہ قریب قلعے کے آئے خبردار خبردار یہان آنیکا ارادہ نہ کرنا ورنہ یہی حال ہوگا صاحبقران نے چاہا جا پڑین مگر عمرو نے دامن پکڑ لیا کہ آقاے نامدار شب کو دعا کیجیے جیسا حکم ہو ویسا بجا لائیے صاحبقران نے قبول کیا شب کو ایک خیمہ سفید استادہ کرایا فرش وغیرہ بچھوا کر سجادہ بچھوایا دو رکعت نماز حاجت کی پڑھکر دست دعا بلند کیے کہ ای کریم و رحیم وای سمیع و علیم اس عجائب مین کیونکر داخلہ کرون اے بے نیاز اپنے بندے کی رہبری کر روتے روتے صاحبقران بیہوش ہوگئے دیدۂ ظاہری بند ہوئے دیدۂ باطنی واکھلے کہ آواز کان مین آئی ہوشیار ہو صاحبقران اُسی خواب مین اُٹھ بیٹھے کہ ایک تخت آسمان سے اُترا ایک پیر روشنضمیر اُس تخت پر سوار تھے فرمایا صاحبقران کیون انتشار ہو امیر نے عرض کی چاہتا ہون کہ طلسم مین داخل ہون حضرت نے فرمایا کہ صبح کو جو بیدار ہونا تو طرف دست چپ کے جو صحراے خارستان ہو وہان جاکر ایک نخل کے سائے مین بیٹھو اور یہ اسم ورد زبان کرو ایک طائر پیدا ہوگا وہ دلکشا مین لیجائیگا جاکر باغ کی سیر کرو اُس طائر کا بھی حال کھلیگا لیکن مناسب یہ ہو کہ یہ ... ہین اسکو بجاے مکتوب کے پاس رکھنا جو ضرورت ہوگی وہی حکم نکلیگا صاحبقر...

چاہا کچھ اور پوچھیں کہ آنکھ کھل گئی خواجہ عمرو حاضر تھے امیر نے فرمایا اب مین جاکر صحراے خارستان
مین اسم پڑھتا ہون طائر آئیگا مجھکو طرف باغ دلکشا کے لیجائیگا یہی حکم ہوا ہے یہ فرماکر بیرون عبادت خانہ
آئے لندھور سے کہا اے دارا ے ہند تم لشکر سے ہوشیار رہنا مین صحراے خارستان مین جاکر اسم
پڑھتا ہون انشاء اللہ تعالی جو حال ہوگا وہ تمکو ثابت ہوگا مین نہایت ہی پریشان ہون رستم اور
جہانگیر کا قید ہونا مجھپر نہایت ہی شاق ہوا انشاء اللہ تعالی جاکر انکی رہائی کی تدبیر کرتا ہون لندھور
نے عرض کی غلام انتظام کو حاضر ہے لیکن مقام افسوس ہے کہ یاقوت لب قتل ہوئی مگر سرخیل جادو
قیدیون کو لیجا چکا تھا اسی وجہ سے قتل کرنا یاقوت لب کا مفید نہ ہوا امیر نے لندھور کو بخوبی
سمجھا کر لشکر صحرا مین چھوڑا خود صاحبقران صحراے خارستان مین آئے بیٹھکر اسم بتایا ہوا بزرگ کا شروع
کیا سو مرتبہ پڑھ چکے تھے کہ آسمان پر سناٹا ہوا دیکھا ایک طائر سفید رنگ منقار کلان چیخین مارتا ہوا
آتا ہے زمین پر آکے اترا صاحبقران نے جست کی پشت پر اوس طائر کی سوار ہوے طائر امیر کو
لیکر بلند ہوا اگر خواجہ عمرو عقب مین صاحبقران کے چلے خواجہ نے تھوڑی دیر مین دیکھا کہ وہ
طائر آنکھون سے غائب ہوگیا خواجہ بہت گھبرائے جی مین کہتے ہین کہ افسوس ہے کہ آقا ے نامدار
سے چھوٹا اس سوچ مین تھے کہ سامنے سے دیکھا گرد اڑی ایک ساحرہ خبیث و ضعیف پشت پر آہو کی
سوار ستمت جسیم ساحرہ کا بالاے آہو اور لطیف جسم زمین مین لٹکتا ہوا عمرو نے دور سے جیسے ہی
ساحرہ کو دیکھا گھبرائے ایک غار مین چھپ گئے وہ ساحرہ اسی غار پر آئی اور پکار کر آواز دی کہ او
عمرو نکل آ اسی مین بہتر ہے ورنہ آفت برپا کرونگی خواجہ نے دیکھا کہ ساحرہ کے آواز دیتے ہی
بدن مین رعشہ پڑگیا زمین ہلنے لگی خواجہ گھبرا کر نکل آئے سامنے آکر سلام کیا ساحرہ نے کہا کیون
اونگوڑے تو ہماری فکر مین آیا تھا مین نے تجھکو گرفتار کیا اب کیا تو زندہ بچیگا عمرو نے ہاتھ باندھکر
کہا کہ مین تو تابعدار ہون جہان فرمایے وہان چلون مین تو خواہش رکھتا تھا کہ آپ سے ملاقات
...ن انتہا کا قرضدار ہون یہ بھی یقین ہے کہ یہ مسلمان نہ ادا کرینگے اگر کسی ساحرہ کے ساتھ چند سے
... تیرے منہ سے ادا ہو جاؤنگا اوس ساحرہ نے کچھ فریاد نہ سنی ایک چھڑی پشت پر عمرو کے
...اجہ زمین پر گرے ایک آہو کی شکل بنکر تیار ہوے آگے آگے وہ ساحرہ جاتی ہے پیچھے
... لگے ہین پھرتے ہوے جاتے ہین ایک مقام پر ایک باغ ویران تھا

اُس ساحرہ نے اشارہ کیا کہ اس باغ مین جاکر ٹھہرو جیسا حکم ہوگا ویسا کیا جائیگا خواجہ آہو بنے ہوئے اُس باغ مین داخل ہوئے دیکھا باغ ویران درخت تمام بے برگ و بار پتے تک اسی درخت مین نہین خواجہ ناچار اُسی باغ مین پھرنے لگے جب کئی دن خواجہ کو گذرے ایک دن سارے باغ مین پھرے ایک دیوار مین کھڑکی لگی ہوئی تھی اُسطرف باغ سرسبز و شاداب پھل جو درختون مین خواجہ نے لگے ہوے دیکھے بھوک سے بیقرار تھے اُس باغ مین گئے کچھ پھل وغیرہ گرے پڑے کھائے کسیقدر تسکین ہوئی کہ کان مین گانے کی آواز آئی کہ کوئی خوش آواز بصد سوز و گداز یہ اشعار گا رہا ہو نظم

آباد غم و درد سے ویرانہ ہو اُسکا
جس آنکھ مین ہو کیف وہ میخانہ ہو اُسکا
بیہوش اگر مین ہون تو یا ہوش کہان ہو
سینہ جسے کہتے ہین پریخانہ ہو اُسکا
ای دل ہوس وصل سے مشتاق ہین محروم
جو دل صفت شمع ہو پروانہ ہو اُسکا
جب فصل گل آتی ہو صدا دیتی ہو وحشت
کہتے ہین جسے موت وہ پروانہ ہو اُسکا
گر گوش حقیقت شنوا ہو تو سمجھ لے
سامان کئی روز سے شاہانہ ہو اُسکا
آگاہ نہین قصہ منصور سے ایدل
ٹوٹا ہوا جو دل ہو وہ کاشانہ ہو اُسکا
جب دیکھیے کہتا ہو وہی ذکر سُناؤ
جو خلق ہو اس دہر مین بیگانہ ہو اُسکا
جوبن کی صفائی سے پھسلتی ہین نگاہین
جان اول دیدار مین بیعانہ ہو اُسکا
کہتے ہین جسے حسن وہ ہو شمع جہانتاب
زنجیر کا غل نالۂ مستانہ ہو اُسکا
گو ہر سے فزون دیدۂ عاشق کے ہین آنسو
جو شہرہ رہا اس دہر مین افسانہ ہو اُسکا
منھ عاشق صادق کے نہ چڑھ واعظ مکار
دشمن ہون زن و مرد وہ یارانہ ہو اُسکا
جس دل مین کہ ہو شوق وہ بیچارہ ہو اُسکا
معلوم ہوا شوق بھی دیوانہ ہو اُسکا
دن رات ہی پہ مسکن انوار تصور
پڑتی ہو جدھر آنکھ پریخانہ ہو اُسکا
جو سینہ کہ روشن ہو وہ ہو منزل اُلفت
کہتے ہین جسے عشق وہ پروانہ ہو اُسکا
دیکھا تو سفر روح سے ہوتا ہو اُسی سے
دامن مین ہی معشوق کے جو دانہ ہو اُسکا
کچھ رتبۂ عاشق سے بھی انجان ہو خبردار
ہر حال مین جو حال ہو رندانہ ہو اُسکا
کیا پوچھتے ہو حال نسیم جگر افکار
دیکھا جسے خوش رُخ وہ دیوانہ ہو اُسکا

خواجہ اس گانے کو سُنکر سامنے بارہ دری کے آئے دیکھا ایک نازنین دلفریب مسند پر بیٹھی ہوئی گانا سُن رہی ہو خواجہ کو پہلو ملا سامنے اُس نازنین کے آکر ناچنے لگے گائن نے کہا ملکۂ عالم یہ آہو سکھایا ہوا ہو دیکھیے سم پر پانوٴن مارتا ہو اُس نازنین نے چمکارا آ گود مین آکر بیٹھ گیا ملکہ نے محبت سے جسم پر ہاتھ پھیرا اور گائن سے اشارہ کیا گائن گا‌‌‌ ناچ رہا ہو اُس نازنین نے آہو کو گود مین بٹھایا اور سر پر ہاتھ پھیرا دیکھا ایک کیل اُس آہو کے ہو اُس نازنین نے وہ کیل نکال لی آہو نے زمین پر غلطا کر

اُس نازنین نے کہا ارسے تو کون ہی عمرو نے قدمون کو بوسہ دیا اور کہا اے ملکۂ عالم مین قوم کا گویّا ہون سامنے جو جنگل ہی وہان گا رہا تھا کہ ساحرہ آہو پر سوار آئی اُسنے نہین معلوم کیا کر دیا کہ مین آہو بنگیا آج تین دن سے بے آب و دانہ ہون شکر ہی کہ آپ تک پہونچا ذرا گانا تو میرا سنیے یہ کہکر عمرو نے یہ چند اشعار سامنے اس نازنین کے گائے نظم

پھر اُسکے پھندے مین جا رہے ہین کہ جسکے پھندے مین جا چکے تھے
وہی مصیبت اُٹھا رہے ہین کہ جو مصیبت اُٹھا چکے تھے

کسو جو بیجا بجا ہی مجھکو سزا ہی جو نا سزا ہی مجھکو
کہ اُنکا رونا پڑا ہی مجھکو جو مدتون تک رولا چکے تھے

جو اُنکی خو تھی سو اُنکی خو ہی جو گفتگو تھی سو گفتگو ہی
پھر اپنے سُننے کی آرزو ہی جو ہر طرح سے مٹا چکے تھے

عدو کا مین ہون عدو مقرر برابر آسکے ہوے برابر
بھلا بدلنا وہ رنگ کیونکر وہ رنگ اپنا جما چکے تھے

کسی سے کوئی نہ دل لگائے نسیم کیا کیفیت بتائے
وہی اب آنسو بہانے آئے لہو جو میرا بہا چکے تھے

وہ نازنین گانا سُنکر بہت خوش ہوئی پوچھا تیرا نام کیا ہی عمرو نے کہا تان دراز خان وہ نازنین ہنس رہی ہی اور خواجہ باتین بنا رہے ہین وہ نازنین خوش ہو رہی ہی کہ ایک کنیز دوڑی ہوئی آئی اور عرض کی کہ اے ملکۂ فتانہ آپ کی نانی جان آتی ہین ملکہ کھڑی ہو گیئن خواجہ نے دیکھا وہی جادوگرنی آکر پہونچی عمرو کو دیکھکر بہت بگڑی کہا اے فتانہ اس ظالم کے مکر سے بچنا مگر مجھے خوف ہی کہ تمھارے ساتھ مکر نہ کرے فتانہ نے کہا میرے ساتھ کیا مکر کریگا کیون نانی امان یہ شخص کون ہی آہوان جادو نے کہا بی بی یہ عمرو عیار ہی اِسنے اُن ساحرون کو مارا کہ جنکے نام سے ہم لوگون کی آبرو تھی مجھکو خوف آتا ہی کہ ایسا نہ ہو تمکو دھوکا دے فتانہ نے کہا آج تو اِسکو چھوڑ جائیے کل لیجائیے گا آہوان ناچار چلی گئی مگر فتانہ نے کہا کیون خواجہ تمنے سُنا کہ نانی امان کیا کہتی تھین عمرو نے کہا میری جان بچائیے مین آپ کے ساتھ فریب نہ کرونگا فتانہ نے کہا مین تمکو بھائی کہتی ہون عمرو نے بھی بہن کہا خواجہ نے خوب خوب غزلین سامنے فتانہ کے گائین گاتے گاتے باغ مین ٹہلنے لگی ایک طرف کٹہری تھی عمرو نے سر ڈالکر دیکھا کہ دریا جوش مار رہا ہی عمرو اندر چلا آیا اور سوچا کہ یہان سے نکلا سنی سامنے فتانہ کے آیا کہا ہمشیرہ لشکر والے انتظار کرتے ہونگے لہذا مین کیونکر باہر جاؤن دریا ہی فتانہ نے کہا بھیّا مین تمکو نکال سکتی ہون مگر خوف یہ ہی کہ آہوان جادو ناراض ہوگی سمجھ لونگا فتانہ نے انگوٹھی اُتار کر دی اور کہا اِسکو دریا مین پھینکدیجیے اور

بہ آسائش اُس پار اُتر جائیے آپ کو پانی نہ ستائیگا خواجہ نے انگوٹھی لی اور کھڑکی سے سر نکالکر انگوٹھی دریا مین پھینکی انگوٹھی پھینکتے ہی دریا مین راستہ پیدا ہوا خواجہ پار کرتے ہوے چلے اُلفت راستہ کیا تھا کہ آواز آئی او ساربان زادے تو یہان تک کیونکر آیا عمرو نے دیکھا وہی ضعیفہ آہو سوار پانی پر دوڑی ہوئی آتی ہے خواجہ عمرو نے ایک جست کی کہ کنارے پر پہونچے گلیم اوڑھلی آہوان جادو حیران ہوئی کہ ساربان زادہ کہان غائب ہوگیا چہار جانب خواجہ عمرو کو ڈھونڈھا جب نہ پایا تو طرف لشکر کے چلی دارا سے ہند لشکر کو لیے ہوے اُترے ہین صاحبقران کے انتظار مین ہین کہ آسمان پر لکہ ابر آیا اسقدر پانی برسا کہ گرد دریا ہوگیا دریا سے دھوان نکل رہا ہے ہر ایک نخل جل رہا ہے تمام لشکر بیہوش و مدہوش لندھور بھی بارگاہ مین بیہوش پڑے ہین مالک اپنے مقام پر بیہوش ہین یہ سامان کرکے آہوان جادو تو نکل گئی مگر خواجہ پھرتے پھراتے جو آئے دیکھا لشکر دریا مین ہے حیران ہوگئے چہار جانب پھرے کہ لشکر مین جاؤن مگر راستہ نہ ملا ناچار ہو کر پھر باغ مین فتانہ کے آئے فتانہ نے پوچھا کیون بھیا کیون پلٹ آئے عمرو نے سب کیفیت بیان کی کہ لشکر ہمارا مبتلاے آفت ہے گرد دریا جوش مار رہا ہے فتانہ نے کہا تمکو بیرون باغ دیکھکر تا نانی اماں اسقدر جھلائین کہ آپ کے لشکر پر جا کر سحر کیا مین آپ کو لے چلونگی مگر خواجہ خوف کرتی ہون کہ ایسا نہ ہو کہ تم کچھ فتور کرو عمرو نے کہا تمکو مین کہان تمھارے ساتھ مکر کرونگا لیکن مجھکو مکان آہوان جادو کا پتہ دو کہ مین جا کر اُسکی فکر کرون فتانہ نے کہا خواجہ نہ گھبراؤ ایک کنیز کی شکل بنکر تیار ہو جیئے تمکو تخت پر بٹھا کر لے چلون جس مقام پر آہوان سو رہی ہے وہان پہونچا دون خواجہ نے رنگ روغن عیاری کا نکالکر ایک کنیز کی شکل بنکر سامنے آئے فتانہ نے تخت سحر تیار کیا خواجہ کو اُسپر بٹھا لیا بعد تھوڑی دیر کے ایک قلعہ دکھائی دیا جس مین صدہا برج بنے ہین اور ہر برج مین گینڈے اور اژدران آتش فشان و شیران صحرا ٹہل رہے ہین مگر فتانہ دیکھتی ہوئی داخل سرحد قلعہ ہوئی ایک طرف سے آواز آئی کون جاتا ہے فتانہ نے اپنا نام بتایا وہ نگہبان خاموش ہوا تخت آگے بڑھا ایک قصر عالی سامنے بنا تھا فتانہ تخت کو لیکر اُس مکان مین آئی دیکھا سامنے چھپر کھٹ پر آہوان جادو سو رہی ہے خواجہ سامنے آہوان کے آئے دیکھا کہ سو رہی ہے بغور دیکھ رہے ہین کونے مین کھڑی ہوئی دعائین مانگ رہی ہے کہ عمرو کا مطلب ہو جائے ایسا نہ ہو

اگر خواجہ جب قریب چھپرکھٹ پہونچے تو نیا معاملہ دیکھا کہ آہوان کا بستر تر ہو اسقدر پسینہ آیا ہو کہ زمین تر ہو گئی ہو مگر خواجہ نے خیال کرکے دیکھا کہ غافل سو رہی ہو خواجہ نے کچھ عیاری نکالا چاہا کہ بیہوشی آہوان کو دون آہوان نے آنکھ کھولکر ہاتھ پکڑ لیا کہا کیون او ساربان زادے تو مجھے مارنے آیا تھا عمرو قدمون پر گر پڑا کہا مین تو غلام ہون آہوان نے ہاتھون کو عمرو کے بوسہ دیا کہا اے شہنشاہ اوج عیاری تمکو فتانہ لیکر آئی ہو خواجہ نے کہا بیشک ملکہ فتانہ میری معین و مددگار ہین فتانہ نے جو سُنا کہ خواجہ سے باتین ہو رہی ہین ناچار ہوکر سامنے آئی آہوان نے فتانہ کو قریب بلاکر گلے سے لگا لیا کہا اے نور نظر تیری وجہ سے مین نے یہ فخر پایا کہ غریب اسلام ہوئی ہین جو سب پر سحر کرکے آئی اور آکر سوئی عالم خواب مین ایک بزرگ آئے اور مجھے مسلمان کیا اور یہ پتہ دیا کہ عمرو تیرے ہی گرفتار کرنے کو آتا ہو اوسکا ساتھ دے دیکھ جو سامنے وہ مکان آتش ہو برائے کافران بنا ہو اور وہ باغ بہشت عنبر سرشت برائے مسلمانان ہو اسیوجہ سے میرے ہاتھ پانون مین رعشہ پڑ گیا اور اپنے ساتھ والون کو دیکھا کہ آگ مین جل رہے ہین اور ہمراہیان حمزہ کو اُسی باغ مین دیکھا کہ چین کر رہے ہین طائر معروف زمزمہ سرائی ہین پھل عمدہ سب نخل باردار بہار وہانکی کنیز پھولون کو رعنائے غرض ابھی حال مین تھی کہ اون بزرگ نے فرمایا کہ عمرو تجھکو بیہوش کیا چاہتا ہو مین نے اوسکو پکڑ لیا مگر مین آنکی اور تمھاری دونون کی تابعدار ہون خواجہ نے آہوان کو گلے سے لگایا آہوان نے بہت شکر یہ ادا کیا اور کہتی تھی خواجہ مجھے ہمیشہ سے اسلام پر توجہ تھی اب وقت آیا تو آپ کی ترکیب ہوئی چلیے سحر اُتارون یہ کہکر خواجہ کو تخت پر سوار کیا فتانہ بھی تخت پر سوار ہو وہ وقت ہو کہ لشکر تباہ ہو بلک رہا ہو اور سب سردار دعائین مانگ رہے ہین کہ اے کریم کارساز و اے رب بے نیاز ہمکو اس آفت سے نجات دے ساحرہ کے سحر سے بچا لے قطعہ

بر حال من خستہ و دل ریش نگر
ہر چند نیم لایق بخشایش تو
شاہا ز کرم بر من درویش نگر
بر من منگر بہ کرم خویش نگر

آسمان پر سناٹا ہوا اور خواجہ عمرو کی آواز آئی سب نے دیکھا کہ خواجہ کے پہلو مین ایک ساحرہ اور دھوئین کو برطرف کر رہی ہو ایک تڑاقا ہوا ابر لختہ لختہ ہو گیا ابر کے پھٹتے ہی جو سردار گئے تھے وہ نام خدا لیکر اُٹھ بیٹھے وہ تخت زمین پر آیا لندھور نے جو فتانہ کو دیکھا بیقرار ... انہ عابد کش و زاہد فریب ہو فتانہ نے کہا اے دارا سے ہند جو سردار تمھارے مقابلے

مین آئیگا مین اسکو بڑھکر روکونگی لندھور روقتانہ وآہوان وخواجہ بارگاہ لندھور مین آئے قتانہ وآہوان لندھور سے کہکر رخصت ہوئین کہ شنکال فوج کے تار باندھ دیگا لہذا ہوشیار رہیے گا یہ سنکر لندھور نے کہا میری ہوشیاری دم سے خواجہ کے ہی خواجہ نے کہا مین تو فکر مین آقاے نامدار کی جاتا ہون جاکر دیکھون کہ انپر کیا گذری خواجہ لندھور سے رخصت ہوکر تلاش مین صاحبقران کی چلے کہ انکا ذکر وقت پر تحریر ہوگا

دو کلمہ داستان حیرت بیان صاحبقران زمان کا پہونچنا باغ دلکشا مین باقی حالات متعلقہ داستان ہذا ساقی نامہ تصنیف مصنف

پلا ساقیا جام صہباے جوش
کیا دل نے مجھکو بہت بیقرار
ترے حسن نے ساقیا جان لی
کہ بلبل جو دیکھے تو ہو بیقرار
تری زلف ہی یا کہ شبہاے تار
کہ ہونٹوں پہ عاشق کے اب جان ہی
جو بلبل کا نالہ چمن مین سنا
کہ دلبر ہی ہر وقت رنج وملال

کہ ہر رند مشرب کو بیہوش ہوش
پلا جام الفت بصد شور و مد
خبر عاشقون کو مصیبت کی دی
قدش سرو گلزار باغ مراد
اسی رات مین ہو قمر بیقرار
نہال مرادم خزان دیدہ است
تو سر جاکے گلشن مین اپنا دھنا
قمر حال صاحبقران کر رقم

ترے لطف کا ہون مین امیدوار
کرے طبع روشن قمر کی مدد
رخ خوب ہی یا گل نوبہار
ہی لالہ چمن مین چراغ مراد
فقط تیرے ملنے کا ارمان ہی
دلم بہر تو خاص رنجیدہ است
مجھے یاد آتا ہی لطف وصال
کہ سامان کوشش ہوا ہی بہم

چہرہ سیاحان بہارستان عجائب وطوطیان شکرستان غرائب اس داستان حیرت بیان کو تحریر فرماتے ہین شعر مصنف گہر سنجان دریاے معانی ہے چنین آرد متاع نکتہ دانی ہے مگر صاحبقران زمان پشت پر طائر کی سوار جاتے ہین کہ دور سے دیکھا ایک کوہ سامنے حایل راہ ہی صاحبقران پریشان ہوے فرمایا ای طائر یہ پہاڑ سدراہ ہی کیونکر گذر ہوگا طائر نے مثل انسان کے جواب دیا کہ آپ مالک اسم اعظم ہین اور شب کو اوس بزرگ نے ایک پرچہ کاغذ دیا تھا امیر نے فرمایا کاغذ سجادے پر رہگیا طائر نے کہا آپ نے بہت خلاف کیا مگر اب پلٹنا نا ممکن ہی اسم اعظم پڑھیے صاحبقران اسم پڑھتے ہوے سامنے کوہ کے آئے دیکھا ایک مرد پیر کنا

مین بیٹھا ہی امیر کو دیکھکر اُٹھا اور پکار کر آواز دی کہ ای شہریار اسطرف راستہ نہین ہی صاحبقران نے فرمایا ہم اسیطرف جائینگے اُس ضعیف نے کتاب دے ماری ایک کاغذ اُسمین کا اُڑتا ہوا سامنے امیر کے آیا اُسمین تحریر تھا کہ یہ کتابدار نگہبان طلسم ہو اپنے کو بچانا اور سمجھکر دیکے اُس پار جانا طائر نے کہا ای شہریار ٹھیرو اسکے کہنے پر نہ رُکیے صاحبقران نے اپنے کو بڑھایا طائر تڑپ کر نکلا اُس پار آکر دیکھا کہ ایک بارگاہ اِستادہ ہی اور ایک لشکر اُترا ہوا ہی اُس طائر نے مثل انسان کے آواز دی کہ ای سرفراز شاہ طلسم کشا آگیا ہوشیار ہو جاؤ پردہ بارگاہ کا اُٹھا ایک تاجدار تاج زرین پہنے ہوے بارگاہ سے نکلا کئی سو مصاحب اُسکی پشت پر تھے طائر نے صاحبقران کو اُتارا اُس تاجدار نے آکر صاحبقران کو سلام کیا اور عرض کی کہ آپ باغ دلکشا کے جویا ہین امیر نے فرمایا ضرور جاؤنگا اُس تاجدار نے امیر کو تخت پر سوار کیا مگر وہ طائر سفید رنگ سر پر امیر کے سایہ فگن ہوا مثل نقیبون کے آواز دیتا تھا کہ ای اہل طلسم زعفران زار آگاہ ہو جاؤ کہ طلسم کشا آگیا اور باغ دلکشا مین جاتا ہی کہ صحرا سے گرد اُڑی اور ایک تاجدار ساٹھ ہزار فوج اِسکے ہمراہ وہ تاجدار بھی پشت پر صاحبقران کی آگیا اِسطرح کئی تاجدار فرداً فرداً آئے سات تاجدار جمع ہو گئے جب سات تاجدار آچکے تب اُس طائر نے آواز دینا موقوف کیا اور زمین پر گرا غلطک مار کر بصورت انسان بنگیا امیر کے قدمون کو بوسہ دیا اور عرض کی ای شہریار میرا نام سفید پوش جنی ہی اور پایۂ تخت پر ہاتھ رکھدیا امیر اُسی عظم وشان سے ساتھ اُن تاجدارون کے چلے تھوڑا راستہ طے کیا تھا کہ سامنے سے بوے خوش دماغ مین آئی امیر نے دیکھا دروازہ ایک باغ کا مثل آغوش عاشق کھلا ہوا ان سب تاجدارون نے ملکر امیر کو تخت سے اُتارا اندر باغ کے لیکر داخل ہوے وہ سب تاجدار بھی ساتھ آئے امیر نے باغ مین آکر دیکھا کہ باغ بہشت آئین گلہاے رنگارنگ شگفتہ ہین بوقلمون نہرین پر از آب شفاف حباب لب جو مثل چشم معشوق خوشنما موجہ اُسکا خنجر آبدار سبزہ زار طائر زمزمہ سرائی کر رہے ہین کہ اندر سے بارہ دری کے چھجے کی آواز آئی امیر نے دیکھا ایک دلجو عنبرین مو کئی سو کنیزین پشت پر ایک تخت کو کاندھے پر لیے ہوے آکر امیر کو سلام کیا جو قبل سے صحرا مین اُترا ہوا تھا کہ جسکا سرفراز شاہ نام ہی امیر نے دیکھا کہ اس نازنین دیکھکر وہ تاجدار بیقرار ہو کر یہ اشعار پڑھنے لگا

نظم

دشمن ترے ہزارون ہین تجھکو خبر نہین
منظور جو حسین ہی وہ پیش نظر نہین
امید رات کٹنے کی اب عمر بھر نہین
کمسن ہو تیز تیز تمھاری نظر نہین
یارب یہ اہل دید کو فرحت ہی کسلیے
فردا کا وعدہ یہ کسے سمجھائے جاتے ہو
دیکھا بھی ہو کسیکو جو ہمسا تو جانو قدر
وقعت شبِ وصال کا بس کچھ نہ پوچھیے
سچ پچ ہمارے واسطے بت بنگیا ہی تو
بدنام ہو رہے ہو رقیبون کے واسطے
کاٹی شب وصال تو ڈیڈھیکے دم سے مجھے
مجھکو بلائے جاتے ہو کسوقت آؤن مین
انداز تجھ مین حور کے ہین ڈھب پریکے ہین

ہر ہر مرے لہو مین تو ہاتھ اپنا بھر نہین
آنکھون تارے ڈھونڈھ رہے ہین قمر نہین
ہی مگر چاندنی شب غم کی سحر نہین
ان نیچون کا زخم کوئی کارگر نہین
کچھ عاشقون کا چاک گریبان سحر نہین
سمجھیگا کیا وہ جسکو امید سحر نہین
بیمار ہو وفا کے تمھین کچھ نظر نہین
برق شرر فشان نہین عمر شرر نہین
یہ آنکھین دیکھنے کی ہین ظالم نظر نہین
اپنی خبر تو لو جو ہماری خبر نہین
طرہ سنو کہ ہوتی ہی وقتِ سحر نہین
تم حور ہو بہشت مین شام و سحر نہین
یہ بات آدمی کے لیے ای قمر نہین

صاحبقران نے کہا ای سرفراز شاہ باعث گریہ کیا ہی سرفراز شاہ نے عرض کی کہ یہ مہ جبین موسوم بہ گلرخسار اسی باغ مین رہتی ہی مین مدت سے اسپر مرتا ہون اِسنے وعدہ کیا تھا کہ جب طلسم کشا آئینگے تو وہی عقد پڑھینگے مجھے اِسوقت وعدہ اُسکا یاد آگیا لہذا حضور مین عرض کرتا ہون کہ میرا عقد پڑھ دیجیے صاحبقران نے اُس نازنین سے پوچھا وہ رونے لگی اور کہتی تھی حضور آگاہ نہین ہین یہ بڑا مکار ہی مجھے جان کا خوف ہی کہ ایسا نہو کہ عقد کرکے میرے ساتھ بیوفائی کرے مگر مین حکیم جالینوس ثانی کو بلاتی ہون جیسا وہ فرمائینگے بجا لاؤنگی یہ کہکے سامنے سے چلی گئی بعد تھوڑی دیر کے چند خادم آئے سلام کرکے امیر کو اُسی مقام پر ڈرکے اور عرض کی کہ حکیم صاحب آتے ہین سفید پوش جنی سے نے عرض کی کہ غلام تو رخصت ہوتا ہی سفید پوش جن...
مگر امیر نے دیکھا سامنے سے ہوا ادہر ایک مرد پیر سوار کئی سو خادم پشت پر وہ حکیم...
صاحبقران کو سلام کیا صاحبقران نے فرمایا ای جالینوس ثانی سرفراز شا...

اگر خسار پر جان دیتا ہو حکیم نے عرض کی کہ حضور کے آنے پر یہ مقدمہ موقوف تھا بسم اللہ مین بھی یہی
چاہتا ہون کہ تقریب عقد ہو جائے یہ کہکے حکیم نے شربت نبات تیار کیا اور جام لبریز کر کے سامنے
امیر کے پیش کیا کہا اسکو نوش فرمایئے آپ نقیبان عرب سے ہین آپ سے بہتر کون عقد پڑھیگا امیر نے
جام لے لیا یہ تو سمجھ چکے کہ یہ سب مسلمان ہین ورنہ تقریب عقد پر کیون راضی ہوتے امیر نے جام
نوش فرمایا جام پیتے ہی سرفراز شاہ نے آواز دی کہ تو یار و مبارک ہو کہ طلسم کشا نے جام نوش
فرمایا اُس نازنین کو دیکھا کہ ایک ساحرہ غدارہ کی شکل بنکر سامنے آئی امیر نے چاہا اسم اعظم پڑھون
اسم اعظم فراموش تھا اُس ساحرہ نے قریب آکر کہا کیون یا صاحبقران آپ کو اسم اعظم پر بہت ناز
تھا ابتو فراموش ہوا اب زندان خانہ طائران آپ کا مقام ہوگا کہ جہان انسان کا گذر نہین اُس
ساحرہ نے امیر کو مسلسل و مطوق کیا اور قفس مین بند کیا اور لیکر چلی صاحبقران افسوس کر رہے
ہین کہ مین نے کیون شربت پیا یہ نہ جانتا تھا کہ یہ سب مکار ہین اب دیکھیے کیونکر رہائی ہو وہ ساحرہ
موسوم بہ بخبس جادو قفس صاحبقران کا لیے ہوے ایک مکان مین آئی کہ صدہا قفس طائرون کے
وہان لٹکے تھے اُس ساحرہ نے اُسی مکان مین قفس امیر کا لٹکا دیا کہا انھین طائرون مین رہو
وہ طائر سب پھڑکنے لگے چاہتے تھے کہ قفس توڑ کر نکل جائین مگر وہ قفس ایسے نہ تھے کہ طائر توڑ سکتے
تڑپ تڑپ کے رہگئے مگر صاحبقران اُس قصر سنسان مین بیٹھے ہین ہر چند اسم اعظم یاد کرتے ہین
لیکن اسم اعظم نہین یاد آتا ہی دن بھر اُسی حال مین گذرا رات اندھیری چراغ کا نام و نشان نہین
صاحبقران کو وہ رات بہت شاق ہی تڑپ رہے ہین اور دعائین مانگ رہے ہین کہ ای کریم و رحیم
وای سمیع و علیم اس شب تیرہ و تار کو روشن کر اندھیرے کو دفع کر اس اندھیرے مین گھبراتا ہون
ای کریم و رحیم رحم اپنا شریک کر ایسا نہ ہو کہ اندھیرے مین دم پھڑک کر نکل جائے صاحبقران تا
مصروف دعا تھے کہ چھت اُس مکان کی شق ہوئی امیر نے دیکھا کہ سفید پوش جنی پسینے پسینے کانپتا
ہوا نمایان ہوا امیر نے فرمایا ای یار وفادار تم ایسا غائب ہوے ہمکو آگاہ نہ کر گئے کہ یہ سب مکار ہین
دیکھکر مجھکو یقین آگیا کہ یہ سب اہل اسلام ہین شربت اُنکا دیا ہوا پی گیا اُسکا یہ انجام ہوا
فراموش ہوا تب اُس ساحرہ نے گرفتار کیا جسکا گلر خسار نام تھا وہ بخبس جادو ٹھہری
یہ کہا یا بار وپھرے آپ دو انہ گذرے ہین اسی وجہ سے بہت بیقرار ہون

سفید پوش نے کلیجی کے کباب اپنے پاس سے نکالے اور امیر کو اپنے ہاتھ سے کھلائے اور عرض کی کہ صبح کو ایک طائر آئیگا اُسکے سینے پر اسم لکھا ہوگا اُس اسم کو پڑھیے گا مین بھی وقت پر آؤنگا آپ کو نکال لے چلونگا یہان سے آگے بڑھکر آپ کے غلام کا باغ ہے جب اُسمین تشریف لے چلیے گا تو فرحت تازہ و سرور بے اندازہ حاصل ہوگا سفید پوش جنی صاحبقران کو یہ سمجھا کر چلا گیا تڑپ تڑپ کے امیر نے وہ رات کاٹی کہ سفیدۂ سحری ظاہر ہوا امیر نے قفس مین بیٹھے بیٹھے دیکھا کہ ایک طائر قفس توڑ کر نکلا سر پر امیر کے لہرانے لگا امیر نے دیکھا کہ سینے پر اُسکے اسم یا جلیلُ لکھا ہے امیر نے اُس اسم کو یاد کیا سات آٹھ مرتبہ پڑھا تھا کہ قفس ٹوٹا حمزۂ صاحبقران رہا ہوئے بس اب طائر پھڑکنے لگے اور مثل النسان کے آواز دیتے تھے کہ مقام افسوس ہے طلسم کشا تشریف لائین اور ہم رہائی نہ پائین امیر نے قفسون کو توڑا اور ان طائرون کو نکالا وہ زمین پر گر کے النسان بنے چالیس جوان رہا ہوئے امیر نے انتظار کیا کہ سفید پوش جنی نے آنے کو کہا تھا پُکار کر آواز دی کہ او سفید پوش جنی کہان ہو پہلو سے اُسی مکان کے سفید پوش سامنے آیا امیر کو اپنے کاندھے پر سوار کیا اور وہ چالیسون جوان بھی ساتھ ہوئے سفید پوش امیر کو ایک باغ مین لیکر آیا اور کہا آپ یہان باغ مین تشریف رکھیے جو کوئی آئیگا وہ آپ کے ہاتھ سے شکست پائیگا امیر آکر مسند پر بیٹھے اور وہ چالیسون جوان بھی حاضر خدمت ہین مگر گھبرا رہے ہین کبھی در باغ پر جاتے ہین کبھی اندر آتے ہین بعد تھوڑی دیر کے ایک جوان نے عرض کی کہ ایک پہلوان دروازے پر حاضر ہے کہتا ہے امیر سے مقابلہ کرونگا صاحبقران اُٹھے باہر آکر دیکھا کہ ایک پہلوان گینڈے پر سوار پشت پر کئی سو سوار ہین للکار رہا ہے کہ او طلسم کشا میرے مقابلے مین نہین آتا ہے امیر نے نعرہ کیا کہ او مکار مین مین تیرے مقابلے کو آتا ہون آگاہ ہو کہ منم زلزلۂ قاف ثانی سلیمان حمزۂ صاحبقران نعرۂ صاحبقران

امیر عرب ضیغم روزگار	بحکم خدا البتہ شمشیر چار	یکے تیغ صمصام و قمقام نام
یکے تیغ عقرب یکے ذوالحسام	بن کافران از جہان پاک کرد	سر سرکشان جملہ در خاک ر

اُس پہلوان نے سوارون کو اشارہ کیا کہ اِس جوان کو مار لو وہ سب سوار لینا لینا
امیر نے ایک سوار کو مار کر مرکب لیا اور سوار ہوکر مقابلے مین اُس پہلوان کے
ہاتھ تلوار کا مارا امیر نے تلوار کو تلوار پر روکا ہاتھ تیغ قمقام کا مار دیا کہ

زخمی ہوتے ہی وہ پہلوان بھاگا امیر نے پیچھا کیا وہ پہلوان بھاگ کر جنگل مین غائب ہوا امیر نے چاہا پلٹون راستہ نہین ملتا عرصۂ دراز تک جنگل مین پھرے مگر راستہ نہ پایا آخر ناچار ہوے ایک نخل کے سایے مین ٹھہرے کہ سامنے سے سفید پوش جنی آیا عرض کی اے شہریار آپنے باغ سے کیون قدم باہر رکھا مین نے تو عرض کیا تھا کہ باغ ہی مین رہیےگا اب اُس باغ مین جانا دشوار ہی سامنے میرا قصر ہی وہان تشریف لے چلیے مگر اُس قصر مین ہزارون آفتین ہین آپ کو بہت ہوشیار رہنا ہوگا صاحبقران نے فرمایا مین سب آفتون کو جھیلونگا سفید پوش نے کہا آپ نے بڑی غلطی کی کہ مکتوب بھول آئے امیر نے فرمایا وہ حافظ حقیقی و مالک تحقیقی نگہبان ہی ہر مقام پر رحم کریگا سفید پوش جنی امیر کو ساتھ لیے ہوے ایک قصر مین آیا کہ قصر عالی نہایت آراستہ و پیراستہ ایکطرف مسند بچھی تھی اُسپر لاکر صاحبقران کو بٹھایا اور کہا کہ غلام رخصت ہوتا ہی بہت ہوشیاری سے بسر کیجیےگا ایسا نہو کہ کسی آفت مین پھنس جاے امیر نے فرمایا اے سفید پوش اسم اعظم ابتک فراموش ہی یہ اسم اعظم کیونکر یاد آئیگا سفید پوش نے کہا یہ راز مجھپر ظاہر نہین ہی مین اِسکا دفعیہ نہین جانتا مگر یہ سُنا تھا کہ جب آہو ہفت رنگ آئے اور اُسکو شکار کیجیےگا اور کباب نوش فرمائیے تب اسم اعظم یاد آئے یہ کہکر سفید پوش جنی چلا گیا مگر صاحبقران اکیلے بیٹھے ہین دروازہ قصر کا کھُلا ہی کہ دیکھا ایک آہو ہفت رنگ بھاگا ہوا آتا ہی اور پیچھے پر تیر پڑا ہی پلٹ پلٹکر دیکھتا ہوا آتا ہی جب امیر کے سامنے پہونچا تب امیر نے کمان کیانی کاندھے سے اُتاری اور تاک کر تیر مارا کہ آہو گرا امیر نے قصر سے نکلکر بہ قربانی پہونچایا اُسی مقام پر بیٹھ گئے کباب آہو کے لگائے چاہا کباب منھ مین ڈالون کہ صحرا سے گرد اُڑی وہی پہلوان گینڈے پر سوار سامنے امیر کے آیا اور پکار کر کہا کہ کیون طلسم کشا تمنے کچھ خوف نہ کیا اور آہو کو مار لیا یہ خیال نہ کیا کہ تیر کسکا لگا ہوا ہی بڑی خطا کی امیر نے آواز دی کہ ابتو جو کچھ ہوا سو ہوا جتنے ہو سکے قصور نہ کر مگر اُس پہلوان نے ہاتھ تلوار کا مارا امیر نے تلوار کو تلوار برِ روکا اُلٹا ہاتھ نکالکر وار کیا سر پہلوان کا زخمی ہوا یہ کہکر بھاگا کہ سر سے پیچھے آئے تو احوال معلوم ہو امیر اُسی پہلوان کے پیچھے چلے تھوڑی دور راستہ طی کرکے اُن نے آواز دی کہ اے انجمن جادو جلد آؤ کہ طلسم کشا میرا پیچھا نہین چھوڑتا پہلو سے دیکھا کہ اجرہ گھوڑے پر سوار گھوڑے کو دوڑاتے ہوے آتی ہی اور پکار کر آواز دی کہ اے ساحران طلسم کشا کو گھیر لو کئی ہزار ساحر گنوار و فنع برچھیان ہاتھ مین لیے ہوے آتے ہی

ساحران

صاحبقران کو گھیر لیا امیر کباب نہ کھا سکے ساحروں سے لڑنے لگے عین گرمی جنگ ہو رہی ساحرہ سحر بھی کر رہی ہی لیکن صاحبقران اپنے کو بچا رہے ہین لڑتے بھڑتے سامنے ساحرہ کے پہونچے اوس ساحرہ نے ہاتھ تلوار کا مارا امیر نے چاہا روک کر ہاتھ ماریں مگر اُس ساحرہ نے اپنے کو پشت مرکب سے گرا دیا پر پرواز پیدا کر کے چاہا اڑ کر نکلجاؤں امیر نے تیر مارا کہ سینے کو توڑ کے اُس ساحرہ کے پشت سے گذر گیا لاشہ اُسکا زمین پر گرا امیر نے جو اوس ساحرہ کو مارا وہ پہلوان بھی جلگیا وہ ساحر بھی جلنے لگے کہ سفید پوش جنی سامنے آیا عرض کی کباب آہوے ہفت رنگ نوش جان فرمائیے امیر نے آکر شکم اُس آہو کا چاک کیا اُمین سے ایک صندوقچی نکلی اُس صندوقچی کو کھولا ایک طائر نکلکر اڑ گیا امیر کو اسم اعظم یاد آیا لیکن زبان لکنت کرتی تھی امیر نے کباب نوش فرمایا تب اسم اعظم یاد ہوا سفید پوش جنی صاحبقران کو ساتھ لیے ہوے پھر اُسی قصر مین آیا آپ رخصت ہوگیا کہ پہلو سے آواز آئی مین بھی آؤن امیر نے فرمایا آؤ پہلو سے قصر کے ایک نازنین چہاردہ سالہ نہایت حسین وجمیل سامنے آئی آتے ہی جمال امیر دیکھکر مبہوت ہوگئی عرض کرتی تھی اے شہریار میرا نام موہنی ہی آپ کی گرفتاری کو آئی تھی مگر دام زلف مین پھنس گئی امیدوار ہون کہ میرے باغ مین چلیے وہان آرام سے بیٹھیے صاحبقران ساتھ ساتھ اُس نازنین کے روانہ ہوے اُس قصر سے نکلکر سامنے ایک باغ تھا وہ نازنین صاحبقران کو لیے ہوے اُسی باغ مین آئی امیر آکر ایک مسند پر بیٹھے موہنی پہلو مین بیٹھی آواز دی ارے کنیزین کہان گئین مہمان نے مجھے سرفراز کیا ہی مین مطیع اسلام ہوئی کہ چند کنیزین نہایت آراستہ کنج باغ سے نکلین اور سامنے صاحبقران کے بیٹھکر یہ اشعار عاشقانہ گانے لگین

نظم

جال سے کوڑا گلون کی ڈالیان ہو جائینگی
تنکے چنوائے گا اِکدن زیور گوش صنم
سخت بھی مجھکو کھوگے اختلاطاً تم اگر
آنکی ورزش یا دجب آئیگی یہ رہ وُنگا مین
طائر دل روزن دیوار مین ہوگا اسیر
مجھسے کہتا ہی کہ تجھکو تو مرکر رکھدون گا مین

گل نہ ہونگے ایکدن پامالیان ہو جائینگی
میرے سو دیکی محرک بالیان ہو جائینگی
مصری کی ڈلیان تمھاری گالیان ہو جائینگی
میرے اشکون سے زمین مین نالیان [illegible]
جال دیوار صنم کی جالیان [illegible]
ایکدن رہ جائیگا لاگا لب [illegible]

کان تک پہونچا اگر عکس درِ دندان یار — موتیون کی صاف ساری بالیان ہوجائینگی
یہ مثل مشہور ہی دیوانہ را ہوے بس است — چٹکیان ای نور مجھکو تالیان ہوجائینگی

صاحبقران خوش بیٹھے ہین معشوق پہلو مین کنیزین خدمت کر رہی ہین کہ ایک آندھی سیاہ چلی اُس نازنین نے کہا ای شہریار ہوشیار ہوجایئے کمیل جادو آتی ہی کہ وہ آندھی دفع ہوگئی ایک ساحرہ سیہ فام بد انجام سر جھاڑ منھ پہاڑ آسمان پر ظاہر ہوئی پکار کر آواز دی کہ کیون بی موہنی تمنے دشمن شہنشاہ کو پہلو مین جگہ دی شاہ بہت خفا ہونگے موہنی نے ہنسکر کہا خالا امان یہ صاحب اسم اعظم ہین اور سب کتابون مین لکھا ہی کہ فتاح طلسم زعفران زار امیر با توقیر ہین اب جو تمسے ہو سکے قصور نہ کرو اس ساحرہ نے آگ برسائی امیر نے اسم اعظم پڑھا آگ برسنا موقوف ہوئی تب اُس ساحرہ نے تلوارین برسائین مگر اُن تلوارون نے بھی امیر پر تاثیر نہ کی اُس ساحرہ نے بال اپنے نوچکر پھینکے کہ ماران سیاہ برسنے لگے اسقدر سانپ برسے کہ تمام صحرا ماران سیاہ سے مملو ہوگیا کہ قدم رکھنے کی جگہ نہ تھی مگر امیر نے جو اسم اعظم پڑھا ماران سیاہ جلنے لگے جب سب ماران سیاہ جلگئے تب کمیل جادو نے پر پرواز پیدا کیے اور چاہا اُڑکر نکلجاؤن امیر نے ایک تیر مارا کہ توڑ کر پشت کو پار گذرا ساحرہ گری اور جلکر خاک ہوئی موہنی نے کہا آپ نے بڑی مکارہ کو مارا اب آپ کے ہاتھ فتح ہی مین آپ کو محفل شنکال مین لے چلونگی اگر آپ نے بادشاہ کو مار لیا تو طلسم فتح ہوجائیگا امیر فرمارہے ہین کہ جہان لے چلوگی مین وہان چلونگا مین خود چاہتا ہون کہ اپنے کو دربار شنکال مین پہونچاؤن اور تخت پر چڑھکر اُسکو مارون کہ اوسکو بھی معلوم ہو کہ طلسم کشا آگیا اگر اوسکی قضا ابھی نہین ہی تو مین ناچار ہون مگر موہنی نے کنیزون کو بلایا ایک کنیز موسوم بہ لالہ فام سے کہا کہ دربار شاہی مین جاؤ دربار مین دریافت کرو کہ کیا سامان ہو رہا ہی اگر شاہ مجھکو پوچھین تو کہنا کہ باغ ہمیشہ بہار مین ہین حاضر ہونگے لالہ فام روانہ ہوئی دربار مین شنکال کے آئی وہ وقت ہی شنکال تخت پر بیٹھا ہوا ہی کئی ہزار مصاحب وزرا امرا خراجگذار حاضر دربار مین شنکال کہ رہا ہی ... مین طلسم زعفران زار تمنے سُنا کہ طلسم کشا طلسم مین آتا ہی لیکن وہ وقت برپا کرون کہ وہ یہی ... ن طلسم سے نکلجاؤن مگر مین غافل نہین ہون موہنی گئی ہی آنکھ ملتے ہی صاحبقران کو تیغ ... خفا اُس سے کہدیا ہی کہ طلسم کشا کو گرفتار کرکے لا تا موہنی وہ ساحرہ ہی کہ اُسکے

سحر سے کوئی بچ نہین سکتا ہی ایسا سحر کرتی ہی کہ اندھیرا ہو جاتا ہی اسی اندھیرے مین آنکھین جھپکا کر تسخیر کر لیتی ہی
ز آسمان سے نقارے کی آواز آئی شغکال نے سر اُٹھا کر دیکھا کہ ایک ساحر سیاہ فام ڈھول گلے
مین پڑا ہوا ڈھول بجا بجا کر نعرے کر رہا ہی کہ خلق خدا کی ملک بادشاہ کا کل شب کو جلسہ ولادت سامری
ہوگا دربار مین شغکال کے حاضر ہون سعادت دارین حاصل کرین شغکال نے میر منشی کو بُلایا
اور حکم دیا کہ نامے خراجگذارون کو روانہ کرو کہ کل شب کو سب آئین جشن مین سب شریک ہون
یہ کہکے کتاب اُٹھائی ہنسکر کہا ای اہل دربار ایک نئی بات کتاب مین لکھی ہی کہ کل کے جلسے مین
طلسم کشا ضرور ہوگا لیکن ساحرون نے عرض کی کہ ای شہنشاہ ساحران طلسم کشا کی کیا مجال ہی کہ اس
جلسے مین قدم رکھے اگر یہان آوے تو جلا کر خاک کر دین شغکال نے کہا یارو یہ وہ کتاب ہی
کہ خداوند سامری نے اپنے ہاتھ سے لکھی ہی اِسکے احکام مین غلطی نہین ہوتی جو جو لکھ گئے ہین
وہی ہو رہا ہی مگر ایک بات کا مجھے تردد ہی کہ سامری صاف صاف لکھتے ہین کہ عمر طلسم تمام ہوئی
سب ساحر قتل ہونگے مسلمانون کی عملداری ہوگی مجھے تردد ہوتا ہی کہ یہ فقرہ سراسر غلط ہی سامری
کے ہاتھ مین قلم تھا جو مزاج مین آیا وہ لکھ دیا یہ وہ مقام ہی کہ سامری و جمشید یہان رہے اور
بڑا آرام پایا آخر طلسم زعفران زار بنایا اور آپ ہی لکھتے ہین کہ فلان سنہ مین عمر اِسکی تمام ہوگی
مگر آجتک کوئی نہین جانتا کہ لوح طلسم کہان ہی مین بادشاہ طلسم ہون آجتک نہین آگاہ ہوا کہ لوح
طلسم کہان رکھی ہی کیون صاحبو جب لوح کا پتہ نہ ہوگا تو طلسم کشا کیا کریگا صدہا جوان شاہزادے
ساحران غدار شاہان عالی وقار پہلوانان زور آزما طلسم کشائی کو آئے آخر قید ہوے اِسی طلسم
مین تڑپ تڑپ کے مرے خیر اب کل جشن تو ہو اگر طلسم کشا آئیگا تو کیا ہم لوگون کے ہاتھ سے
بچکر جائیگا جلا کر خاک سیاہ کر دینگے دہ دہ ساحر دربندون پر ہین کہ اگر لاکھ ساحر لشکر کشی کر کے
آئین تو یہان کے عجائب سے مہلت نہ پائین کنیز جو آئی تھی اُسنے یہ سب حال سُنا اور بارگاہ
شغکال سے نکلی طرف باغ موہنی کے چلی یہان موہنی انتظار کر رہی تھی کہ لالہ فام آکر پہونچی
عرض کی کہ ای ملکۂ عالم ڈھنڈھورا پٹ گیا کل جشن ہوگا موہنی نے کہا ای شہریار اب دریا ف
مین کل آپ کو لیجاؤنگی صاحبقران نے فرمایا اگر سفید پوش جنی آجاتا تو خواجہ عمرو کو
وہ ہوتا تو کیا تعجب تھا کہ شغکال کو بیہوش بھی کر لیتا یہان تو یہ ذکر ہی مگر خواجہ عمر

قریب اُس باغ کے پہونچے روشنی جو اُس باغ کی دیکھی دیوار پر چڑھے دیکھا کہ صاحبقران زمان پہلو مین ایک مہ جبین کے بیٹھے ہین اور موہنی کی وزیرزادی خوش نگاہ ایک طرف بیٹھی ہی خواجہ نے بغور دیکھا سراپا کو اُسکے پسند لیا کہ نہایت حسین وجمیل کلام معقول کر رہی ہی عمرو کا ذکر جو آیا تو خوش نگاہ نے کہا حضور اُس مکار کا ذکر نہ کیجیے ساحر اُسکے نام سے تھرّاتے ہین ایسا نہو کہ وہ آپ کے ساتھ ہو اور محفل مین کچھ فتور کرے شنکال ساحر جہاندیدہ ہی ایسا نہو کہ پہچان جاے تو باعث خرابی ہو یہان تو یہ ذکر ہو رہا ہی مگر خواجہ اچھی طرح دیکھکر دیوار سے اُترے گلیم عیاری اوڑھ لی قریب خوش نگاہ کے آئے لالٹین سامنے خوش نگاہ کے رکھی تھی وہ اُٹھالی اور گل کر کے نذر زنبیل کر لی خوش نگاہ نے بیقرار ہو کر کہا ای شہریار اسم اعظم پڑھیے دیکھیے یہ لالٹین کیونکر غائب ہو گئی معلوم ہوتا ہی کوئی بھوت پلید آیا امیر نے ہنسکر فرمایا اُسکے نام مین تاثیر ہی جہان تین مرتبہ نام لیا تو وہ آجاتا ہی خواجہ وہ لالٹین لیکر ایک نخل پر جا بیٹھے خوش نگاہ نے سر اُٹھا کر دیکھا کہا ای شہریار ملاحظہ فرمائیے وہ درخت پر کون بیٹھا ہی امیر نے سر اُٹھا کر فرمایا بھائی صاحب آئے خوش نگاہ نے کہا آپ آسیب کو کہتے ہین یہ تو جن یا انس ہی یا بن مانس یا مرچیا جن ہی یا مٹیا دیو عمرو نے ہنسکر کہا مین تو خاصہ بھلا مانس ہون امیر نے فرمایا زیادہ باتین نہ بناؤ اب نخل سے اُتر آؤ خواجہ نخل سے اُترے امیر نے گلے سے لگا لیا خواجہ خوش نگاہ کو بنگاہ غور دیکھ رہے ہین کہ عجب مہ جبین ہی بقول شاعر نظم

وہ ٹھاٹھ وہ نور کا سراپا	ایسا نہین حور کا سراپا	وہ صبح جبین تھی صبح جنت
ہر چین تھی موجہ لطافت	آنکھین اُستاد سامری تھین	نشہ مین شباب کی بھری تھین
و میان جو اُسمین سرمہ کا تھا	بیمار کے ہاتھ مین عصا تھا	بینی کے قریب کب تھے ابرو
شہباز نے واکیے تھے بازو		

خوش نگاہ نے کہا میری جانب کیون گھور گھور کے دیکھتا ہی عمرو نے کہا کیا مین بُرا لگتا ہون خوش نگاہ نے کہا خاموش رہو مجھسے مسخرے پن کی باتین نکرو خواجہ سامنے آکر بیٹھے امیر نے فرمایا ای خوش نگاہ یہ ہمارا عیار ہی ہان خواجہ کچھ گاؤ خواجہ جانتے ہین ...نا تو بہت معقول ہی مگر سیرت اپنی دکھاؤن یہ سوچکر سامنے آبیٹھے اور یہ اشعار گانے لگے نظم

...لطافت جو وہ آپ کے پانے نہین جاتے	تکلیف تو کیا ناز اُٹھائے نہین جاتے
...ے بیدرد سر مدفن عاشق	دو اشک بھی آنکھو نسے بہائے نہین جاتے

جو ہم پہ گذرتی ہی کہین جلد گذر جاے	ہر روز کے صدمے تو اُٹھائے نہین جاتے
دشنام تمھارے لب شیرین سے سنین کیا	وہ تلخ نوالے ہین کہ کھائے نہین جاتے
مر دینے مین یہ بخیل ذرا سوچ تو ساقی	پانی کے بھی دو گھونٹ پلائے نہین جاتے
کوئی نہ پھرا قافلہُ ملک عدم سے	کیا پانون گڑے ہین کہ اُٹھائے نہین جاتے

خوش نگاہ نے جوگا نا عمرو کا سُنا کچھ توجہ ہوئی خواجہ رات بھر گانے مین معروف رہے مگر خوش نگاہ دمبدم کہتی ہی کہ یا صاحبقران اِسکو منع کیجیے کہ یہ مجھپر آوازے پھینکتا ہی صاحبقران فرماتے ہین کہ ای خوش نگاہ اِنکا یہی دستور ہی کہ جسپر عاشق ہوتے ہین اُسکو ذلیل کرتے ہین اِنسے بچنا چاہیے رات بھر اسی ہنگامے مین گذری چار پہر رات گذر کر ستارہ سحری آسمان پر چمکا موہنی نے پھر کنیز کو بھیجا کہ آج دن بھر اُسی دربار مین رہنا جو جو ساحر آئے اُسکا نام دریافت کرکے آنا وہی کنیز لالہ فام روانہ ہوئی دربار شنکال مین آئی دیکھا ساحر چلے آتے ہین فرش بچھ رہا ہی شنکال اہتمام کرتا پھرتا ہی جو ساحر آیا اُسکے لیے بارگاہ استادکرائی لشکر کے اُترنے کا مقام بتایا بڑے بڑے تاجدار و بڑے بڑے ساحران غدار محفل مین جمع ہوے شنکال کہ رہا ہی یارو ایک خیال رہے آج کے جلسے کی فال سامری تحریر فرما گئے ہین کہ آج طلسم کشا ضرور آئیگا اسکا خیال رکھنا سب نے کہا حضور کیا مجال ہی کہ آپ کی صحبت مین طلسم کشا قدم رکھے ابھی تو بالکل بیکار ہی کوئی تحفہ اس طلسم سے نہین ملا شنکال نے کہا وہ خود صاحب اسم اعظم ہین سحر تاثیر نہین کرتا کہ لالہ فام نے دیکھا کہ صحرا سے گرد اُڑی اور دتانے کی آواز آئی مکار حیلہ ساز تاے ایک عیار چیست وچالاک عیاری مین بیباک لباس عیاری پہنے ہوے چار سو پیک بیچے اُسکی پشت پر آکر پہونچا شنکال کو سلام کیا شنکال نے پوچھا ای مکار کیسے رہے مکار نے عرض کی کہ ای شہنشاہ ساحران مین نے خبر سنی ہی کہ آپ کے دربار مین آج طلسم کشا آنے کو ہی تو دیکھون کہ اِس دربار مین کیونکر آتا ہی مین گرد عمارت طلایہ دونگا آتے ہی گرفتار کرلون وہ زک دون کہ عمر بھر یاد کرین یہ کہکر اپنے عیارون کو ساتھ لیا اور گرد قصر پھرنے لگا کنیز نے جو یہ انتظام دیکھا دربار سے نکلی آتے ہی موہنی سے اطلاع کی کہ حضور بڑا انتظام ہو مکار [illegible] طلیار آیا ہی گرد مکان پھر رہا ہی موہنی نے کہا یا صاحبقران یہ وہ عیار ہی کہ ہوا جو چلتی ہی کرتا ہی یقین ہی کہ آپ کو پہچان لے بڑا نگاہ باز ہی صاحبقران نے فرمایا ای ملکہ بڑی غلطی مجھ

مکتوب سجادے پر بھول آیا اگر مکتوب ہوتا تو حال کھلتا تا مگر مین ضرور چلونگا موہنی نے کہا او شہریار اگر حال کھلا تو نکاسی دشوار ہوگی ہر چند کہ میرے چند عزیز بھی صحبت شاہ مین ہین لیکن وہ لوگ کیونکر میرا ساتھ دینگے بلکہ کیا عجب ہی یہی جستجو کرین کہ موہنی کو گرفتار کرو خواجہ نے کہا اب تو شام کو چلین گے مین جاکر وہان کا رنگ دیکھون اُس عیارہ کا امتحان لون یہ کہکر خواجہ اپنے مقام سے اُٹھے موہنی نے بہت منع کیا مگر امیر نے فرمایا اسکو جانے دو یہ جاکر کوئی رنگ جمائیگا لیکن خواجہ عمرو قنطورے وغیرہ لگا کر ایک ساحر کی شکل بنکر تیار ہوے طرف دربار شکال کے چلے یہان مکار حیلہ ساز گرد قصر پھر رہا ہی جو تاجدار آتا ہی اُس سے ملاقات کرتا ہی کھڑا ہوا دیکھ رہا ہی کہ سامنے سے دیکھا ایک ساحر آتا ہی شاگردون سے کہا اس ساحر کا خیال رکھو جب مین اس سے باتین کرون تب تمہار جانب سے آکر گھیر لینا خواجہ نے اشارون کو مکار کے سمجھا اور پکار کر کہا مہتر صاحب مین آپ کی ملاقات کو آیا ہون کچھ عرض کرونگا مکار نے کہا آئیے جو کہیے وہ بجا لاؤن جب خواجہ قریب مکار کے آئے اور باتین کرنے لگے تو شاگرد گرد کھڑے ہوے عمرو نے کہا یارو راستہ چھوڑکر کھڑے ہو شاگرد الگ ہٹے مکار نے باتین کرتے کرتے کہا میان ساحر صاحب کیا مراد ہی عمرو نے کہا وہ دیکھیے بادشاہ آتے ہین جیسے ہی مکار پلٹا عمرو نے دھول مار کر کلاہ لی اور اپنے نام کا نعرہ کیا نعرہ

عمرو ہون مین عیار صاحبقران
زمانے کا مکار و غدار ہون
اُڑا دون صبا کے بھی مین ہوش کو
جہانگیر عالم کا عیار ہون

مرے ڈر سے کانپتا ہی جہان
مرا تیز رفتار ہو گر قدم
نہ پائے مری گرد پاپوش کو

تراشندۂ ریش کفار ہون
صبا ٹھوکرین کھائے ہر ہر قدم
دوندہ جہانگرد طرار ہون

اور جست کرکے بھاگے مکار نے غل مچا کر کہا یارو یہ جانے نہ پاوے شاگرد اسکا مہتر قران کہ بڑا چست و چالاک ہی اور شاگرد تو پیچھا کرکے ٹھہر گئے مگر قران نے تعاقب نہ چھوڑا جب خواجہ جنگل مین پہونچے اور پلٹ کر دیکھا کہ قران چلا آتا ہی تیغ کھینچکر ٹھہر گئے اور پکار کر کہا کیون او ذلیل مجھکو کیا سمجھا ہی کہ پیچھے چلا آتا ہی حران نے آکر پنجہ مارا خواجہ نے پیچھے روکا اور ہنسکر کہا لو تمھارے اُستاد بھی آتے ہین حران پلٹا عمرو نے حلقہ ہائے کمند حران گرا عمرو نے حباب مار کر بیہوش کیا کچھ سوچنے لگے سوچکر یہ تدبیر کی کہ حران کو درخت اور حران کی شکل بنکر پلٹے یہان مکار حیلہ ساز شاگردون سے کہ رہا ہی کہ بیٹے

تمنے کہا تھا کہ اسکو گھیر لینا شاگردون نے کہا اُستاد اُسنے ایسا فقرہ دیا کہ ہملوگ ہٹ گئے کہ دیکھا حران
سامنے سے آتا ہو مگر بدن پر چھینٹین خون کی پڑی ہوئی ہین سامنے مکار کے آیا مکار نے پوچھا کہ اے
حران کیا گذری حران نے کہا مین نے جاکر اسکو جنگل مین گھیرا میرے اُسکے تلوار چلی مین نے کئی
زخم کھائے مگر آخر مین ہاتھ تلوار کا مارا کہ داہنا پیر اُسکا کٹ گیا لنگڑاتا ہوا بھاگا مین نے دور تک
پیچھا کیا مگر اُستک نہ پہونچا سوچا کہ آگے جاکر گر پڑے گا اسوجہ سے پلٹ آیا مگر اُسے بیکار کر آیا اب
اِس لایق نہین رہا کہ عیاری کرے اگر اُٹھیگا تو ایکی مرتبہ سر اُڑا دونگا مکار نے بہت تعریفین کین اور
کہا اے حران یہ بڑا کام کیا خواجہ ساتھ مکار کے باتین کر رہے ہین وہان جنگل مین حران کی جو آنکھ
کھلی اپنے کو بندھا ہوا پایا غل مچانے لگا گھسیارون نے آکر حران کو کھولا یہان خواجہ فکر مین ہین
کہ مکار کو گرفتار کرون کہ ایک شاگرد نے بڑھکر کہا کہ اُستاد دیکھیے دوسرا حران آتا ہو خواجہ نے
کہا مین تو چھپا جاتا ہون یہ وہی ساربان زادہ ہو کہ میری شکل پر آتا ہو جب آئے تب گرفتار کرکے خوب
مار دیہ کہکے خواجہ ایک نخل کی آڑ مین چھپ گئے مگر حران جیسے ہی قریب آیا سب عیار لپٹ گئے
کسی نے سینے پکڑے کسی نے لات ماردی ہرچند حران غل مچاتا ہو مگر کوئی نہین مانتا آخر اِسنے پکارکر کہا
اُستاد والاتبار آپ نے مجھپر کیا گمان کیا ہو مکار نے کہا او ساربان زادے تو نے غضب کیا کہ ہم
مین چلا آیا اُسکا بدلہ تجھکو ملا حران نے رات کے پتے دیے تب سب ٹھہرے مگر عمرو نے پردے
سے نکلکر ایک لات ماری اور کہا او بے حیا تو نے مجھکو نہین جانا تھا کہ مین یہان موجود ہون تیرا خوب
علاج ہوا حران نے پکارکر کہا اُستاد آپ نہین سمجھے کہ مین حیران ہون مجھکو اسکو دونون کو قتل کردیا چاہیے
کہ آپ کا تو مطلب ہو عمرو نے کہا بہت اچھا یہی ٹھیک کہتا ہو مکار حیران ہو کہ دونون اپنے کو حران
کہتے ہین مین کیا تدبیر کرون آخر سوچکر کہا کہ گرم پانی لاؤ عمرو نے قریب آکر کہا اُستاد صاحب مین آپ کو
سمجھائے دیتا ہون ذرا سر جھکائیے مکار نے سر جھکایا عمرو نے پھر دھول ماری اور کلاہ لیکر بھاگے
ہرچند مکار چلایا کہ لینا اسکو جانے نہ پائے مگر کسی شاگرد نے پیچھا نہ کیا خواجہ عمرو نکل گئے شام قریب
تھی خدمت مین صاحبقران کی پہونچے تمام کیفیت بیان کی اور کہا مکار بڑا تیز عیار ہو انتظا
ہی موہنی نے کہا بسم اللہ سوار ہوجیے لیکن صورت اپنی بدل لیجیے خواجہ اپنے آقا کی صور
میری کنیز کی شکل بنا دیجیے امیر نے کہا مین تو یہ گوارہ نہ کرونگا عمرو نے کہا کیون کو

ملکہ نے کہا سامنے میان فیروز موجود ہین عمرو نے امیر کو بشکل فیروز بنایا اور آپ کنیز کی شکل بنکر تیار ہوے موہنی بھی تخت پر بیٹھی اور خوش نگاہ کو بھی برابر بٹھا لیا تخت اُڑتا ہوا چلا یہان مکار بڑی ہوشیاری سے انتظام کیے رہا ہی جو سردار آیا اوس سے ملاقات کی سراپا دیکھکر رخصت کرتا ہی مکار کھڑا ہوا ہی کہ آسمان پر برق چمکی دیکھا موہنی تخت پر سوار پہلو مین میان فیروز ایک طرف خوش نگاہ وچند کنیزین گرد بیٹھی ہین موہنی آمادہ ہی کہ اگر مکار صاحبقران کو پہچان لے تو لیکر نکلجاؤن امیر بھی اسم اعظم پڑھتے ہوے قبضے پر ہاتھ رکھے ہوے اس خیال مین کہ ذرا کوئی ہان کہے تو مین مصروف جنگ ہون کہ تخت آسمان سے اُترا مکار نے موہنی کو دیکھا کہا ای ملکۂ عالم آج کیا سبب ہی کہ خواجہ سرا کو بھی ساتھ لائی ہو یہ سنکر موہنی نے کہا آج جشن ولادت سامری تھا میان بھی مشتاق ہوے ہین انکو بھی لیتی آئی اور یہ بھی خیال تھا کہ ایسا نہ ہو عمرو عیار میرے باغ مین آئے اور انکی صورت بنجائے مکار خاموش ہو رہا ملکہ آگے بڑھین عمرو کہتا ہوا آتا ہی کہ ای شہریار بڑا خدا نے فضل کیا کہ مکار کے سامنے سے نکل آئے مجھکو یقین تھا کہ مجھکو ضرور پہچان لیگا لیکن اوسکو گمان بھی نہ ہوا انشاء اللہ اب دربار مین شنکال کے کیفیت ظاہر ہوگی یہ باتین کرتے ہوے خواجہ ایک جنگل مین آئے شاخ نخل توڑ کر ہاتھ مین لے لی مگر حیران تھے کہ دربار مین شنکال کے دیکھیے کیا ہو امیر کو ساتھ لیے ہوے دربار مین شنکال کے آئے دیکھا شنکال تخت پر بیٹھا ہی کئی ہزار ساحر دربار مین جمع ہین اپنے کمال دکھا رہے ہین کوئی ایسے دنگل پر بیٹھا ہی کہ جسکا چہرہ مثل شیر کے ہی شیر منھ پھیلاے بیٹھا ہی کوئی ایسے دنگل پر بیٹھا ہی کہ جسکا چہرہ مثل مارسیہ کے ہی مار سیاہ کنچہ پھیلاے بیٹھا ہی اپنے اپنے عجائب دکھارہے ہین موہنی نے بڑھکر سلام کیا شنکال نے پوچھا یہ خواجہ سرا کون ہی کہ ہمکو سلام نہین کیا موہنی نے کہا حضور یہ نئے ملازم ہوے ہین مرتبہ نہین پہچانتے شنکال نے اشارہ کیا کہ رنگ و روغن چہرے کا صاحبقران کے اُڑ گیا شنکال نے پکار کر کہا ارے انکو گرفتار کرلو موہنی نے بڑا غضب کیا کہ طلسم کشا کو لے آئی اب یہ زندہ نہ جانے پاے سب ساحر اپنے مقام سے اُٹھے سحر کرنے لگے مگر امیر جو اسم اعظم پڑھتے ہین سحر تاثیر نہین کرتا صاحبقران نے تلوار کھینچی اور نعرہ کیا نعرہ صاحبقران زمان

...ب ضیغم روزگار	بحکم خدا بستہ شمشیر چار	کیے تیغ صمصام و قمقام نام
...کیے ذو الجام	بن کافران از جہان پاک کرد	سر سرکشان جملہ در خاک کرد

اسم اعظم بھی بہ آواز بلند پڑھ رہے ہین تلوار چل رہی ہو جس ساحر نے سحر کیا امیر نے اسم اعظم پڑھکر ہاتھ مار دیا اُس ساحر کے دو ٹکڑے ہوے کئی سو ساحر ہاتھ سے صاحبقران کے مارے گئے لیکن شنکال کھڑا ہوا سحر کر رہا ہو جب سحر کرتا ہو زمین ہلجاتی ہو مگر صاحبقران پر تاثیر نہین ہوتی عین گرمی جنگ مین شنکال تخت سے کودا اور سامنے صاحبقران کے آیا ہاتھ تلوار کا مارا امیر نے تلوار روک کر ہاتھ مار دیا کہ شنکال کے دو ٹکڑے ہوے مرتے ہی شنکال کے اندھیرا ہو گیا صاحبقران کو معلوم ہوا کہ اسقدر اندھیرا ہو کہ اپنا ہاتھ اپنے کو سوجھ نہین پڑتا بعد تھوڑی دیر کے امیر نے اسم اعظم پڑھا تب روشنی ہوئی دیکھا کہ وہ بارگاہ نہین ہو ایک صحرا ہو اُسمین کھڑا ہون اور ہزار ہا ساحر امیر کو گھیرے ہوے ہو مگر موہنی نہین ہو صاحبقران حیران ہوے کہ موہنی کہان گئی کہ سامنے سے دیکھا عمرو لڑتا ہوا آیا کہا اے شہریار موہنی گرفتار ہو گئی شنکال نے پوشیدہ کیا تھا کہ اپنے کو قتل کروا کے موہنی کو گرفتار کر لیا آپ کو دربار سے نکالا یہ اُسکے سحر کی تاثیر تھی لیکن امیر لڑ رہے ہین کہ زمین شق ہوئی اور سفید پوش جنی زمین سے نکلا پکار کر عرض کی کہ سامنے دیکھیے وہ ساحر جسکے دو سر ہین اسکو قتل کیجیے تو یہ لڑائی فتح ہو امیر لڑتے ہوے بڑھے دیکھا ایک ساحر کہ جسکے مقام سر پر دو سر ہین کھڑا ہوا سحر کر رہا ہو امیر نے للکارا کہ او مکار کہانتک شعبدے دکھائیگا دوسر جادو نے بڑھکر وار کیا امیر نے تلوار اوسکی روکی اُلجھا دے سے ہاتھ نکالکر ہاتھ مار دیا کہ اُس ساحر نے بھاگنے کا راستہ نہ پایا تلوار جو پڑی دوسر جادو کے دو ٹکڑے ہوے مرنا دوسر جادو کا کہ ایک ہنگامہ ہوا کہ سب ساحر جلنے لگے آواز آئی کہ کشتی مرا نام من دوسر جادو بود امیر دوسر جادو کو مار کر ایک گوشے مین کھڑے ہوے یہی خیال ہو کہ ایسا نہ ہو کوئی فساد پڑے کھڑے ہو کر اسم اعظم پڑھنے لگے کہ عمرو قریب آیا کہ اے شہریار عجب اتفاق ہوا کہ شنکال نے آپ پر سحر کر کے یہ فقرہ کیا کہ موہنی جو کھڑی ہوئی لڑ رہی تھی مکار کو اشارہ کر دیا کہ اسکو گرفتار کر لو عیار نے پشت سے آکر حلقہ ہاے کمند مارے ملکہ گرین شنکال نے خود اپنے ہاتھ سے زبان مین سوزن دیے قفس آہنی مین بند کر کے دیا کہ جہان مسلمان قید ہین وہین اسکی بھی قید ا اور پھر بقہر و غضب پکار اُٹھا کہ کیون موہنی یہ تو نے کیا کیا کہ طلسم کشا کو لیکر ہمارے مین آئی ملکہ نے کچھ جواب نہ دیا سر جھکاے بیٹھی رہی آنکھون مین آنسو بھرے بیٹھی تھی

حکم دیا کہ اسکو سامنے سے لیجاؤ کنیزین قفس لیکر چلین ملکہ رو رو کر یہ اشعار بیساختہ پڑھتی تھی نظم

نہ جائیگی تری وحشت کی رائیگان فریاد	یقین ہو کہ ہو زنجیر آسمان فریاد
فلک تو کیا ہو لب عرش تک نہ جائیگی	مین ناتوان ہون نہین میری ناتوان فریاد
شب فراق بڑے لطف سے گذرتی ہو	انیس نالہ فغان دوست مہربان فریاد
بہت دنون مین ہمین آج نیند آئی ہو	نہ کر مزار پہ رو رو کے نوحہ خوان فریاد
یہ ضعف ہو کہ ہم اِک آہ کو ترستے ہین	اسیر سینہ ہو کیا آئے تا دہان فریاد
کمال قاعدہ دان ستم ہو برسون سے	اُٹھا چکی ہو بہت صحبت بتان فریاد
اثر بھرا ہو وہ درد فراق کا مجھ مین	کرینگے بعد فنا میرے اُستخوان فریاد
بہت دنون مین دل آزاریان یہ سیکھے گی	ابھی نہین ہو تمھاری مزاج دان فریاد
نہ تخت عرش نہ کرسی نہ لامکان دیکھا	نہ جائیگی ابھی میری کہان کہان فریاد
کبھی تو جذب محبت اثر دکھلائے گی	کبھی تو لائیگی اُنکو کشان کشان فریاد
خیال کاکل شب رنگ سے یہ حال ہوا	مرے دہن سے نکلکر ہوئی دھُوان فریاد
یہی ہو اے فلک پیر صورت انصاف	سُنے وہ نغمۂ مطرب کرون مین یان فریاد

مگر کنیزون نے ایسا کچھ خیال نہ کیا قفس کو لیکر قید خانے مین آئین عظمشاہ نوجوان جو قید خانے مین تھے ایک طرف قفس مین غزالہ دوسری طرف آہو چشم بھی قفس مین سرنگون بیٹھی تھین کہ کنیزون نے قفس موہنی لاکر لٹکا دیا رستم نے پوچھا کیون اے موہنی تجھسے کیا خطا ہوئی ہو موہنی نے رو کر کہا حضور جرم عشق مین گرفتار ہوئی کہ طلسم کشا کو لیکر دربار شنگال مین گئی صاحبقران پر تو زور انکا نہ چلا مین گرفتار ہوگئی آپ کو صاحبقران سے بہت مشابہ پاتی ہون غزالہ نے کہا یہ اُنکے فرزند ہین اسی جرم مین گرفتار ہوے ہین نہین معلوم صاحبقران کسطرف کو گئے موہنی نے کہا ادہر کوئی ہاتھ نہین ڈال سکتا لیکن آپ کی رہائی کی فکر مین کوشش کر رہے ہین رستم خاموش ہو رہے مگر تی بہت بیقرار ہو دمبدم دعائین مانگتی ہو کہ اے کریم و رحیم و اے سمیع و علیم رحم اپنا شریک کر اِس قید سے نجات دے میرا تو عجیب حال ہو قلب پر ہجوم غم و ملال ہو اصل مین یہ کیفیت ہو نظم

نیشونیہ تھا قلق دل تمام رات	کاٹی ہو ہجر یار یہ مشکل تمام رات

ہر لحظہ دل مین شوق شہادت کے جوش تھے
محظوظ تھا وہ دیکھ کے اپنا فروغ حسن
فرصت نہ پائی بزش گریہ سے ایکدم
کیا پوچھتے ہو عاشق مضطر کی سرگذشت
فرصت نہین تصور جانان سے ایکدم
دامن مین آکے اشک ٹپکتے ہین ای نسیم

ہمکو رہا تصور قاتل تمام رات
آئینہ ماہ کا تھا مقابل تمام رات
جاری رہا ہی آبلۂ دل تمام رات
بیتابیان تھین صورت بسمل تمام رات
رہتا ہی سامنے مہ کامل تمام رات
لٹتی ہی خوب دولت حاصل تمام رات

مگر صاحبقران اسی صحرا مین حیران و پریشان کھڑے ہین آج اسی جنگل مین رہین گے خواجہ سے فرمایا ایک بارگاہ استاد کرو ہم تم چلکر بیٹھین آج رات کو عیش اور جیش رہے صبح کو نبرد مین مصروف ہونگے خواجہ نے امیر سے کہا اس دشت پر خار مین بارگاہ کہان سے لاؤن لیکن اگر فرمائیے تو کرایہ کی لاؤن یہ کہکر امیر سے رقعہ لکھوایا اور جنگل مین آکر بارگاہ دانیالی استاد کی کل سامان زنبیل سے نکالکر رکھا صاحبقران کو لاکر مسند پر بٹھایا امیر خواجہ سے باتین کرنے لگے فرماتے ہین کہ کیون خواجہ رستم کی رہائی کی کیا تدبیر کرین عمرو نے کہا ای شہریار مقام افسوس ہی کہ دربار شنکال مین پہونچے تھے وہان جاکر یہ فتور ہوا شنکال نے آپ کو پہچان لیا بیٹھنے بھی نہ پائے لیکن گرفتاری ملکہ موہنی کی بہت شاق ہوئی دیکھیے یہ لوگ کیونکر رہا ہون عمرو نے کہا اگر حکم ہو تو مین جاؤن اور تدبیر رہائی کرون امیر نے فرمایا آج کی شب تو تامل ہی کل فکر کیجاویگی اگر خدا نے چاہا تو جاکر رہا کرونگا یہ فرماکر صاحبقران نے خواجہ سے کہا کیون خواجہ رہائی رستم کی کیا تدبیر نکلیگی عمرو نے کہا مین جاتا ہون رہائی کی تدبیر کرونگا یہ کہکر رات بھر صاحبقران نے عیش کیا صبح کو خواجہ امیر سے رخصت ہوے وہان بعد جانے صاحبقران کے سردارون نے شنکال سے پوچھا کیون ای شاہ طلسم کشا کو کیا کیا شنکال نے کہا جب مین سحر سے عاجز ہوا اور خیال کیا کہ طلسم کشا پر سحر تاثیر نہین کرتا تب مین نے اپنے کو غائب کیا میرا ہم شبیہ حاضر ہوا اور اوسکو مین نے قتل کرایا اسکے قتل سے یہ تاثیر ہوئی ہمزاد جنگل مین پہونچا اور دو سر جادو کو حکم دیا کہ جنگل مین جاکر ابھی گھیر لے آخر دو سر جادو بھی اسکے ہاتھ سے مارا گیا سحر انپر تاثیر نہین کرتا بعد مارے جانے دو سر جادو کے اسی جنگل مین قیام کیا کہ عیار اٹھا کہا ای شاہ مجھکو حکم ہو کہ جاکر جنگل سے عمرو کو لاؤن یہ کہکر

جب جنگل مین پہونچا چہار جانب دیکھتا ہوا جاتا تھا خواجہ نے جو دور سے دیکھا کہ مکار جنگل مین کھڑا ہی گوشے مین اُگر جیسے ہی کمندین حس پوش کمین مکار اُسی مقام پر آیا جب بیچ حلقہ ہاے کمند کے پہونچا توخواجہ نے شیر کی آواز دی مکار رُکا خواجہ نے جھٹکا مارا مکار گرا خواجہ نے حباب مار دیا مکار بیہوش ہوا خواجہ نے مکار کو گرفتار کیا اور ایک درہ کوہ مین ڈالدیا اُسیکی شکل بنکر روانہ ہوے دربار مین شنکال کے پہونچے شنکال نے پوچھا ای مکار کیا کیا خواجہ نے کہا راہ مین مقابلہ پڑا مین نے اونکا ایک ہاتھ کاٹ ڈالا سامنے سے بھاگا مگر ای شہنشاہ اسقدر تیہین بھاگا مین نے ہرچند جستجو کی لیکن وہ نکلگیا آج بنا معرکہ گذرا مین پلٹا ہوا آتا تھا کہ ایک شخص کو دیکھا کہ پانون تو زمین پر اور سر آسمان پر مین ڈرا اُسنے پکار کر کہا ای مکار کیون ڈرتا ہی فرشتۂ خداوند قدرت ہون ہمبر نام حکم ہوا ہی کہ مکار کو دو کمال عطا کرو اول تو گانا ایسا بے مثل ہو جو سنے وہ راضی ہو جاوے دوسرا کمال یہ ہی کہ ساقی گری تجھکو عطا ہوئی جو کام عمرو کرتا ہی وہ مجھکو مرحمت ہوے تو ای شاہ میرا امتحان کیجیے شنکال نے ہنسکر کہا کہ ای مکار کمال اپنا سُناؤ خواجہ نے سامنے بیٹھکر یہ اشعار عاشقانہ شروع کیے

نظم

بلا ہی کون جانبر ہو سکے آفت کا سامان ہی	لقاط افعی رہزن تری زلفونکی افشان ہی
گلو سے تا کمر گھٹ بڑھ ہی میری سیر گریہ کی	کبھی طوق گریبان ہی کبھی زنجیر دامان ہی
خیال یار کے بیٹھے ہین چوکیدار آنکھونمین	کہان سے نیند آئے مردم دیدہ نگہبان ہی
دو رنگی سے نہین جاتے تقاضائی تمنا کے	کبھی بوسون کی حسرت ہی کبھی وصلت کا ارمان ہی
ارادے تھک گئے رخصت طلب ہی طاقت جسمی	کہانتک طی کرین ہم منزلون طول بیابان ہی
ہزارون کوس سے دل کو یہی کہ کیکے لائے ہین	اُٹھا جلدی قدم وہ دیکھ آگے کوئے جانان ہی
نظر پڑتی ہی جس مہ پر وہین اک شعلہ روشن ہی	تماشا دیکھ لے عاشق ترا سر و چراغان ہی
پڑی زنجیر پیرون طوق لپٹا آکے گردن مین	جنون میرا اسیر آرزو سامان زندان ہی
وہی رفعت ہی دیوانہ کی تیرے بعد مردن بھی	ہوا کے ساتھ گردون پر غبار تن پریشان ہی

اسطرح یہ اشعار گانے کہ شنکال بہت خوش ہوا تعریفین کرنے لگا کہتا تھا کہ ای مکار یہ کمال تجھکو قدرت نے دیا عمرو نے کہا کبھی میخانے کی مرحمت فرمایئے شنکال نے

کنجی میخانے کی سامنے پھینکدی خواجہ کنجی لیکر میخانے مین اُئے شراب کو خراب کیا پکار کر آواز دی کہ یارو
مین ساقی ہوتا ہون کوئی باقی نہ رہے خواجہ کے خدمتگار دوڑے گلابیان اُٹھا کر لیگئے خواجہ نے
پچاس گلابیان مے ارغوانی سے معمور کین وہ گلابیان لیکر دربار مین آئے سب نے کہا کہ ای شہنشاہ
دیکھیے کس تکلف سے شراب لایا ہون کہ خود بخود جی چاہتا ہو کہ شراب پیجیے خواجہ نے سامنے کھڑے ہوکر
گت ناچ کر سب تعریفین کرنے لگے شنکال بہ نگاہ غور دیکھ رہا ہو وزیرون سے کہتا ہو کہ یارو تم
مکار کی چالاکی دیکھتے ہو سب کہتے ہین حضور کمال کر رہا ہو عمرو نے جام شراب لبریز کیا اور سامنے
شنکال کے سر پر رکھکر آیا سر جھکا کر کہا ایسے شاہون کو سر سے شراب پلانا چاہیے یہ کہکر سر جھکایا
شنکال نے جام ہاتھ مین لیا شراب چرخ مارنے لگی مثل شعلے کے اُڑگئی اور جام بھی ٹوٹا شنکال
نے کہا ارے تو کون ہو خواجہ نے قصد کیا کہ بھاگ کر نکلجاؤن مگر خیال کیا کہ پانون زمین مین جم گئے
خواجہ ناچار ہوے شنکال نے سحر کیا کہ رنگ روغن عیاری چہرے سے خواجہ کے اُڑگیا
شنکال نے حکم دیا کہ اسکو گرفتار کرو کیون او ظالم تو نے مکار کے ساتھ کیا کیا جب تو دربار مین
آیا تھا جب ہی مین سمجھ گیا تھا کہ یہ مکار نہین ہو عمرو نے کہا ای شاہ مین جو حمزہ کا نوکر ہون تین روپیہ
مہینہ ملتا ہو اُسمین بسر نہین ہوتی چاہتا تھا کہ کسی شاہ کی ملازمت کرون تو مین اسواسطے حاضر ہوا تھا
کہ کمال اپنا پسند کراؤن حضور نے دیکھا کہ کس طور سے شراب پلائی کوئی اسطرح کا ہو کہ مثل میرے
ساقی گری کرے شنکال نے کہا کہ ای عمرو تیرے دل کی مجھے خبر مل رہی ہو مین مکار کو بلاتا ہون
یہ کہکے آواز دی کہ ای غائب جادو مکار کو اُٹھا لاؤ بعد تھوڑی دیر کے دیکھا ایک ساحر سیاہ فام
بد انجام مکار کو پنجے مین دبائے ہوے دربار مین لیکر آیا شنکال نے کہا اسکو ہوشیار کرو اُس
ساحر نے مکار کے منھ پر ہاتھ پھیرا مکار ہوشیار ہوا عمرو کو دیکھکر اُٹھا کہ عمرو کو قتل کرون شنکال
نے کہا کہ ای مکار یہ کیا کرتا ہو ہمارے طلسم کا یہ آئین نہین ہو کہ قیدی کو فوراً قتل کرین جب حکم خداوند ہوگا
تب اِسکو قتل کرینگے مگر تم کیونکر گرفتار ہوے تھے مکار نے سب کیفیت بیان کی شنکال نے حکم دیا
کہ ای غائب جادو جہان سب قیدی قید ہین اِسکو بھی لیجاؤ غائب جادو عمرو کو کشان کشان
راہ مین عمرو نے بڑے بڑے فقرے دیے لیکن غائب نے کچھ نہ قبول کیا اور یہ بھی کہا
مین بے اختیار رہون میری یہ مجال نہین ہو کہ تمکو رہا کرون لیکن شاہ کو اختیار ہو مجھکو

کہ عمرو کو لیجا کر قید خانے مین قید کرو مین آپ کو قید خانے مین لیے چلتا ہون غائب جادو عمرو کو
لیے ہوے قید خانے مین آیا رستم وغیرہ نے جو خواجہ کو دیکھا بیتاب ہو گئے فرماتے تھے یہ غضب
ہوا کہ خواجہ عمرو بھی قید ہو گئے غائب جادو تو قفس لٹکا کر چلا گیا رستم نے خواجہ سے کہا کیون
عم نامدار آپ کی گرفتاری کا کیا باعث ہوا عمرو نے بیان کیا کہ مین نے مکار حیلہ ساز کو گرفتار کیا
تھا اُسی کی شکل بنکر گیا شنکال نے پہچان لیا مین رنگ اپنا جما چکا تھا عین وقت پر شنکال نے سحر
کیا مین گرفتار ہو گیا مگر یہ جو مجھکو لیکر آیا تھا غائب جادو نا سے یہ بڑا سخت ہو راہ مین مین نے کیا کیا
فقرے دیے مگر اُسنے نہ مانا یہی کہے گیا کہ مین رہا نہین کر سکتا انشاء اللہ تعالی رہا ہو جاؤنگا لیکن تم
سب کی رہائی بہت دشوار ہو شنکال ہر وقت خیال رکھتا ہو دیکھیے انجام کیا ہو دن بھر ان باتون مین
گذرا شام کو دروازہ قید خانے کا کھلا عمرو نے دیکھا ایک نازنین خوان کھانے کا سر پر رکھے ہوے
قید خانے مین آئی سب کو کھانا کھلایا مگر جہانگیر نے کہا مین نہ کھاؤنگا مجھکو اس کھانے مین گمان ہو
جب رزاق مطلق پہونچائیگا تب ہم کھانا کھائین گے ہرچند کہ رستم نے بھی کہا کہ بھائی صاحب ضد نکرو
نہایت بے اختیار ہین مگر جہانگیر نے کہا بھائی صاحب آپ دخل نہ دیجیے مین جب ہی کھانا کھاؤنگا
جب رزاق مطلق رحم اپنا شریک کریگا وہ نازنین یہ کہکر گئی کہ او قیدی کیون غمزے کرتا ہو یہان کون
تیری بات کو پوچھیگا یہ تصدق ہو ملکہ سلماے مہر جمال کا کہ قیدیون کی خبر لیتی ہین اور کھانا بھجواتی ہین
شاکا تو حکم ہو کہ قیدیون کو بے آب و دانہ رکھو جہانگیر نے کہا ہم صدقہ نہین کھاتے جا کر اپنے
مالک سے کہدینا وہ کنیز پلٹی اور بکتی ہوئی چلی گئی یہان ملکہ سلماے مہر جمال کہ شنکال اسپر عاشق ہو
یہ اپنے باغ مین رہتی ہو دستر خوان بچھا ہو ابھی کھانے پر ہاتھ نہین ڈالا کہ وہ کنیز بکتی ہوئی آئی ملکہ نے
پوچھا کیون کنیز خیر تو ہو کنیز نے کہا واری اصل کیفیت یہ ہو کہ چھوٹا بیٹا جو حمزہ کا ہو جسکا جہانگیر نام ہو بڑا
ضدی ہو مین نے ہرچند کہا کہ کھانا کھا لیجیے یہی جواب دیا کہ ہم کھانا نہ کھائین گے تب مین نے کہا کہ یہ صدقہ ہو
ملکہ سلماے مہر جمال کا کہ تم سب کو کھانا ملتا ہو اسپر وہ جوان بہت بگڑا کہتا تھا کہ جب ہمارا رزاق
مطلق دیگا تب کھائین گے سلماے مہر جمال نے کہا اے شعلہ رخسارہ اس زبان درازی کو
آگ لگے ہمنے کب حکم دیا تھا کہ صدقے کا نام لینا وہ فرزندان صاحبقران ہین ایسی
بات سن سکتے ہین آخر اُنھون نے اپنے اوپر جبر کیا اور کھانا نہ کھایا یہ کہکر سلماے مہر جمال نے

کہا ہم بھی کھانا نہ کھاینگے دسترخوان اولٹ دیا ہرچند کہ کنیزون نے کہا مگر سلما نے کھانا نہ کھایا پلنگ پر جا کر لیٹ رہی پڑی تڑپ رہی ہو اور یہ اشعار زبان پر ہین نظم

یہان تک طول تھا اے ہم نفس کل ہجر کی شب مین
بھرا ہون کچھ نکل جائے نہ منھ سے ضبط مطلب مین

دعا ئین جاگ کر سو سو رہین آغوش مطلب مین
کہ ہوجاتی ہو ریزش پیشتر جام لبالب مین

ہرے آنسو کے قطرے ہین جیسے شبنم سمجھتے ہو
ٹپکتا ہو زلال اشک چھن کر دامن شب مین

یہان تک راہ دیکھی زلف شب پر نور پیری ہو
کہین آؤ کہ جھک آئین ہین نیندین چشم کوکب مین

پیے انکار ساقی نے ہزارون خون گردن پر
نگاہین ڈوب کر رہ گئین جام لبالب مین

بلندی پر ہو اقبال محبت خاکسارون کا
ہزار آہ خوابیدہ ہوے پہلوے کوکب مین

لب و رخسار و کاکل چشم و ابرو سب کے بوسے دو
کہ ہوتے ہین بہت سے لطف معجون مرکب مین

بہا ہو نور کا دریا ترے چاہ زنخدان سے
بلندی حسن نے پائی سطح پایا ہو غبغب مین

یہان تک جذب دکھلایا مری بیتابی دل نے
کہ تاثیر خود آئین چرخ سے آغوش مطلب مین

کئی کنیزین آئین اور انھون نے حال پوچھا مگر سلماے مہر جمال نے کچھ نہین بتایا وزیرزادی گلرخسار جو آئی تو دیکھا کہ ملکہ رو رہی ہین گلرخسار نے قدمون کو بوسہ دیا تلوون سے آنکھین ملین کہا کہ کیون واری کیا صدمہ ہو کہ آپ نے کھانا بھی نہین نوش کیا اور اسقدر بیقرار ہین کہ آنکھین سرخ ہو رہی ہین ملکہ نے ٹھنڈی سانس کھینچی کہا اے گلرخسار کیا پوچھتی ہو آج شعلہ رخسار نے عجب صدمہ دیا کھانا کھلانے قیدیون کو جاتی ہو آج کہتی تھی کہ چھوٹا بیٹا حمزہ کا جری صف شکن بہادر تیغ زن حسین وجمیل اُسنے کھانا نہ کھایا اور یہی کہے گیا کہ ہمارا رزاق مطلق جب کھلائیگا تب کھائین گے اس لفظ نے مجھکو بیقرار کیا ہو اور شعلہ رخسار نے کیون یہ کہا کہ ملکہ کا صدقہ تمکو ملتا ہو ایسا جلیل کیون گوارہ کرتا کہ ایسے لفظ پر کھانا کھاتا مجھکو یہی انتشار ہو کہ قید خانے مین کیسا گھبراتا ہوگا دن بھر قید خانے مین گذرا ہوگا بھوکے پیاسے رہے یہ پہاڑ سی رات اُسپر کیونکر کٹے گی اگر ہوسکے تو اُسکو قید خانہ سے لے آؤ مین اپنے ساتھ کھانا کھلاؤن گلرخسار نے کہا واری یہ کتنی بڑی بات ہو ابھی جا کر لاتی ہون کنجی قید خانے کی آپ کے پاس ہے مجھکو دیجیے مین انکو نکال لاؤنگی سلما نے کہا گلرخسار یہ خیال رہے کہ اورون کو یہ خبر نہ ہو جب وہ لوگ صبح کو دیکھینگے کہ ایک قیدی

ہو گیا خاموش ہو رہیں گے اُنکے ظاہر ہونے سے یہ خوف ہو کہ شاید آپس میں ذکر کرین کہ جہانگیر کو سلما نے بلوا لیا اور شاہ کو خبر ہو گئی تو وہ آفت برپا کریگا میرا دشمن ہو رہا ہو کئی سال سے یہی کہتا ہو کہ میرا وصل اختیار کرو اور میں ٹال رہی ہون اپنے کو بچاتی ہون بہت برہم ہوگا گلرخسار نے کہا اسطرح لاؤن کہ کسی کو خبر نہ ہو یہ کہکر دونون پانؤن زمین میں مارے غرق زمین ہو کر چلی پاس شاہزادہ جہانگیر کے آکر سر نکالا جہانگیر نے کہا تو کون گلرخسارہ نے سحر کیا کہ جہانگیر بیہوش ہوے گلرخسار نے جہانگیر کو اُٹھا لیا اُسیطرح زمین کو کاٹتی ہوئی باغ میں لیکر آئی لیکن جہانگیر بیہوش ہیں سامنے ملکہ کے لاکر جہانگیر کو لٹا دیا ملکہ نے کہا ہوشیار کرو گلرخسار نے سحر اُتارا جہانگیر ہوشیار ہوے سامنے دیکھا ایک آفت جان نہایت حسین وجمیل ابرو ہلال عارض ماہ آسمان کمال بقول شاعر نظم

ہوش گم ہو گئے نگہ کے ساتھ
ہو گیا رنگ رخ کافور آنزرد
صبر نے ہاتھ کھینچا آہ کے ساتھ
ہوش آیا تو قلب تھا سوزان
پانؤن کانپے اُٹھا جگر میں درد
جسم مردے کی شکل تھا بے جان

جہانگیر کو پسینہ آگیا قلب تھرا گیا اُٹھ بیٹھے سلما نے مسکرا کر کہا کیون صاحب مزاج کا کیا حال ہو جہانگیر نے کہا قلب پر ہجوم غم و ملال ہو کیا پوچھتی ہو تمھارے شعلہ رخسار نے دل کو جلا دیا دیکھو پسینے پسینے ہو رہا ہون سلما نے سینے پر ہاتھ رکھدیا جہانگیر اُٹھے سلما نے کنیزون کو اِشارہ کیا ساقیان سیمین ساق و مطربان خوش آواز آکر حاضر ہوے ایک مہ جبین خوش آواز کرشمہ ساز سامنے بیٹھکر یہ اشعار عاشقانہ گانے لگی نظم

پابند زیست تھا نہ اسیر مزار تھا
تھا جوش اشتیاق قدمبوس یار تھا
کیا پوچھتے ہو اب تو اسیر قفس ہون مین
دو دن کی بات ہو کہ شریک بہار تھا
کیون جانتا تھا حسن پریشانیان مری
ای روزگار مین بھی مگر زلف یار تھا
دونون سے شرمسار رہا اضطراب مین
پاس کفن مجھے نہ لحاظ مزار تھا
وہ بھی مٹا خیال سیاہی زلف سے
کچھ دم کو عکس مہ جو رواے مزار تھا
اِس جسم پر ذلیل کیا تو نے ای ہوس
دو استخوان کے واسطے شوق مزار تھا
ٹھکا کیا ہون خاک کو بھی خاک ہو کے آہ
مین سینۂ مزار کا اپنے غبار تھا
ن رہا زبان صغیر و کبیر پر
میرا فسانہ بھی ستم روزگار تھا

منت بھی کی مگر نہ کسی نے مری سنی
ای روزگار تجھسے دورنگی تھی کیا ضرور
پوچھی نہ مجھسے یار نے کچھ میری سرگزشت
ثابت ہوا کشاکش دنیا سے یہ ہمین
آئے لحد مین بالش مسند سے ای نسیم

مانند قول یار ہین سب بے اعتبار تھا
ہین حسرت خزان نہ امید بہار تھا
ہین روز بازپرس بھی ننگ شمار تھا
تھے چند رنج نام فقط روزگار تھا
انجام عیش دہر یہ کنج مزار تھا

جہانگیر خوش بیٹھے ہین ملکہ نے دسترخوان بچھوایا صبح ہوتے ہی دونون نے کھانا کھایا یہان قیدخانے مین جو روشنی ہوئی اور صبح نمودار ہوئی رستم نے خیال کیا کہ زنجیر کی آواز کان مین نہین آتی گھبرا کر اسے فرمایا کہ شاہزادہ جہانگیر کا آج مزاج کیسا ہی گھبرا کر اسنے آنکھون مین آنسو بھر کر کہا کہ رات سے شاہزادہ غائب ہی کوئی اُنکو لے گیا یہ ذکر تھا کہ غائب جادو آیا اُسنے جو جہانگیر کو نہ دیکھا طرف قیدیون کے متوجہ ہوا کہتا تھا کیون صاحبو جہانگیر کہان گئے اور تو کوئی نہ بولا مگر رستم نے جواب دیا کہ ہم قیدہین دوسرے کا حال کیا جانین غائب جادو نے چہار جانب دیکھا وہان کی خاک اٹھائی اور سامنے شنکال کے آیا کہا ای شاہ عجب معرکہ ہوا کہ قیدخانے سے جہانگیر غائب ہوگیا شنکال نے کہا وہان کی خاک اٹھالاؤ غائب جادو نے کہا یہی خاک لیتا آیا ہون شنکال نے خاک ہاتھ مین لی اور پکار کر کہا کہ تو کسکا سحر ہی جہانگیر کو کون لیگیا خاک سے آواز آئی کہ ای بادشاہ طلسم زعفران زار یہ سحر تو ملکہ سلما کا ہی وزیرزادی اُنکی آکر جہانگیر کو لیگئی اب اوسی کے باغ مین ہین شنکال نے جو نام سلما کا سنا چپ ہوگیا اور حیران تھا کہ اگر اسپر جبر کرون تو مجھسے بیزار ہوگی اگر نہ دخل دون تو انتظام طلسم مین فرق آتا ہی مگر سلما نے بڑی دلیری کی یہ سوچکر حکم دیا کہ کل میدان خونی کی تیاری ہو باقی قیدیون کو قتل کرونگا اُسی وقت دھنڈھورا پٹا دہل زن پکارتا پھرتا ہی کہ خلق خدا کی حکم شہنشاہ شنکال کا بیرون قلعہ صحرا سے شہرنگ مین مسلمان قتل ہونگے اہل طلسم کو مناسب ہی کہ آکر تماشہ دیکھین جابجا اشتہار بھی چسپان ہوگئے مگر ہرکارے لشکر صاحبقران کے جو براے خبر حاضر تھے خبرین لیکر بھاگے صاحبقران دربار مین تشریف رکھتے تھے یہی ذکر ہو رہا تھا کہ ہرکارے حاضر ہوئے دعا و ثنا کے عرض کی کہ ای شہریار شنکال نے حکم دیا ہی آج صحرا سے شہرنگ

دشمنون کو آپ سے فرزندون کے قتل کا ارادہ ہو سلما ایک مہ جبین ہو کہ وہ چڑا کر جہانگیر کو لیگئی ہو اسی وجہ سے شنکال نے یہ سامان کیا ہو کہتا ہو جو قیدی آئیگا اب اُسکو قید نہ کرونگا قتل کرونگا امیر نے ہرکارون کو حکم دیا کہ دمبدم کی خبر ہمکو پہونچانا ایسا نہ ہو کہ اُنپر کوئی اُفتاد پڑجائے اور برق فرنگی کو بلاکر حکم دیا کہ مہتر صاحب جہانگیر کی جاکر خبر لاؤ برق تڑپ کر چلا پھرتا پھرتا قریب باغ سلما پہونچا کہ گانے کی آواز کان مین آئی کہ کوئی خوش آواز یہ اشعار عاشقانہ گا رہا ہو نظم

باتین نکالنے لگے خورشید و ماہ مین	جنچتا نہین ہو کوئی ہماری نگاہ مین
مشتاق قتل کے ابھی کتنے ہین راہ مین	کتنے سسک رہے ہین پڑے قتل گاہ مین
ظالم خدا کے واسطے کیون چھیڑتا ہو تو	ہلنے لگین گے ارض و سما ایک آہ مین
کوٹھے پہ جلوہ گر تجھین ایجان دیکھکر	پھرتی ہو کوہ طور کی بجلی نگاہ مین
قاتل نگاہ بد سے بچائے خدا تجھے	دریا لہو کا بہنے لگا قتل گاہ مین
گھر میرے آکے خوش تو مجھے ایکدن کرو	کیا لطف ہو ہوئی جو ملاقات راہ مین
مشکل نہین ہو چاہ ہزارون سے بن پڑے	ہو لطف ای صفیر تو اُسکی پناہ مین

برق فرنگی پشت باغ پر آیا کمند مار کر دیوار پر چڑھا دیکھا کہ جہانگیر والا تبار پہلو مین ایک مہ جبین کے بیٹھے ہین خواصین مصروف کارگذاری ہین برق فرنگی دیوار سے اُترا اور بصورت اصلی سامنے جہانگیر کے آیا جھک کر سلام کیا جہانگیر نے پوچھا مہتر صاحب کیونکر آپنیکا اتفاق ہوا برق نے کہا مجھکو صاحبقران نے بھیجا ہو اور فرمایا ہو کہ جاکر شاہزادے کی حفاظت کرنا آپ کی خبر شنکال کو پہونچ گئی ہو لیکن بسبب جوش محبت ملکہ سلما سے مہرجال کے تمپر لشکرکشی نہین کی اُسکو یہی خیال ہو کہ سلما آزردہ ہوگی ایسا نہ ہو کہ معشوق کو رنج پہونچے سلما نے کہا وہ بیمار جھوٹا ہو اپنے گھر مین عشق بگھارا کرتا ہو بے موت مرتا ہو ای برق فرنگی ہمنے بھی خبر سُنی ہو کہ کل رستم وغیرہ کو بھی قتل کریگا اگر خدا نے چاہا تو اُن سب کو رہا کرینگے یا اپنی جان دینگے برق نے کہا صاحبقران زمان نے بھی ہرکارون کو حکم دیا ہو کہ ہمکو دمبدم خبر پہونچے صاحبقران وقت پر ضرور جائینگے تلوار چلیگی کہ شنکال بھی یاد کریگا یہ فرما کر صاحبقران خاموش ہو رہے یہان میدان خونی ہوئی شنکال سوار ہوا حکم دیا کہ قیدیون کو لاؤ ملازم دوڑے قیدیون کو قیدخانہ سے

نکالکر ارابہ پر سوار کیا طرف میدان خونی کے لے چلے شنکال کی پشت پر ہزارون ساحر ترنج وناریخ لیے ساتھ ہین شنکال چلا آتا ہو کہ دیکھا ایک طرف سے باغ سلما کے ابر سیاہ اُٹھا شنکال دیکھنے لگا ابر آکر پھٹا دیکھا سلما سے مہر جمال تخت پر سوار اسباب سحر آگے رکھا ہوا آکر پہونچی شنکال سلما کو دیکھکر نہال ہوگیا پوچھا کیون ملکۂ عالم تمھاری تو بڑی خطا مشہور ہو سلما نے کہا اوسکا حال آج آپ پر کھلے گا مین سرکار کی خیر خواہ ہون مجھسے کبھی خطا نہ ہوگی اور جو خطا آپ نے سنی ہو اُسکا حال معلوم ہوگا شنکال چونکہ سلما پر عاشق ہو خوش ہوگیا کہ ملکہ عذر کرتی ہین معشوق کا عذر کرکے کہنا دل پر شنکال کے تاثیر کرگیا خاموش ہوگیا سلما بھی ایک طرف ٹھہری ارابے آکر پہونچے رُستم زنجیرین ہلاتے ہوے ارابہ پر بیٹھے ہین شاہزادیان سرنگون آنکھون مین آنسو بھرے ہوے چہار جانب دیکھ رہی ہین تھوڑے عرصے مین مجمع کامل ہوگیا مگر رُستم زنجیرین ہلاتے ہوے قریب دار پہونچے جلاد موجود ہین شنکال نے اشارہ کیا اول رُستم کے پانٔون باندھے اور دار مین لٹکا دیا اب سب شاہزادیان دارون مین لٹکائی گئین شنکال تیر وکمان لیکر کھڑا ہوا بارہ ہزار تیر انداز پشت پر کھڑے ہین امیدوار ہین کہ شنکال تیر مارے تو ہم بھی سب تیر اندازی کرین اور قیدیون کو غربال کردین اُسوقت رُستم بیقرار ہوکر دعائین مانگنے لگے کہ اے خالق لیل ونہار رحم کر نظم

توگوئی ہر آنکس کہ در رنج وتاب	دعائے کند من کنم مستجاب	چو عاجز رہانندہ دانم ترا
درین عاجزی چون نخوانم ترا	ہر کس بکسے نازد ومارا تو بسے	من پیش کہ نالم کہ مرا نیست کسے

بیقرار ہوکر رُستم نے دعا کی شنکال نے قصد کیا ہو کہ تیر مارون کہ صحرا سے گرد اُڑی سب نے دیکھا شاہزادہ جہانگیر والا تدبیر گھوڑے پر سوار گھوڑا اُڑاے ہوے آتے ہین جہانگیر کے آتے ہی ایک دناٹا ہوا کہ اندھیرا ہوگیا جہانگیر نے آکر نعرہ کیا اور تلوار کھینچی لڑتے ہوے قریب دار پہونچے اور زنجیر رُستم کاٹی رُستم نے چھوٹتے ہی غزالہ کو رہا کیا غزالہ رہا ہوتے ہی قریب اپنی بیٹی کے آئی آکر آہو چشم کو رہا کیا آہو چشم نے رہا ہوتے ہی گہر آرا کو رہا کیا یہ سب شاہزادیان لڑنے لگین مگر خواجہ نے جو دیکھا کہ قفس ٹوٹا اور خواجہ گرے اُٹھتے اُٹھتے گلیم اوڑھ لی اور حقہ ہاے آتش بازی مارنا شروع کیے شنکال نے جو دیکھا یہ دناٹا کیسا ہوا سحر کرنے لگا شنکال کے سحر سے جو جہان کھڑا تھا وہین رہگیا شاہزادیان بیکار ہوئین شنکال نے حکم دیا کہ ان سب کے

ساحر بڑھے اور قصد کیا کہ اِن سب کو قتل کر دین کہ ایک ہوا چلی کہ سب ساحرون کے سر اُڑ گئے شنکال نے حیران ہو کر کہا سب شاہزادیان گرفتار ہو گئین یہ سحر کسنے کیا طرف سلما کے متوجہ ہوا دیکھا کہ سلما سحر کر رہی ہی کہا کیون سلما تم دشمنون کو بچا رہی ہو سلما نے جواب دیا کہ مین تو تدبیر کر رہی ہون کہ دشمنون کو گرفتار کرون آپ نہین معلوم کیا کہتے ہین آپ ملاحظہ کیجیے میرے سحر سے یہ سب گرفتار ہوئے یہ کہکر پھر ہاتھ ہلا دیا کہ غزالہ وغیرہ رہا ہوئین شنکال نے کہا کیون ای ملکہ سلما یہ کسنے سحر کیا کہ یہ لوگ رہا ہو گئے سلما نے کہا آپ ہی ملاحظہ فرمائیے مین خود حیران ہون کہ سحر کو کون اُلٹا کر دیتا ہی ظاہرا معلوم ہوتا ہی کہ آپ نے جو سحر کیا سحر آپ کا اُلٹا ہو گیا مجھپر نہ طعن کیجیے شنکال نے پھر سحر کیا تو سب شاہزادیان لڑ رہی تھین باز نے لڑتے اسباب سحر ہاتھ سے پھینکدیا اور خاموش ہو کر کھڑی ہوئین شنکال نے پھر اشارہ کیا کہ اِن سب کو قتل کرو ساحر بڑھے کہ انکو قتل کرین کہ صحرا سے گرد اُڑی سب نے دیکھا کہ صاحبقران آگے بڑھے ہوئے آتے ہین آتے ہی نعرہ کیا نعرۂ صاحبقران

امیر عرب ضیغم روزگار	بحکم خدا بستہ شمشیر چار	یکے تیغ صمصام و قمقام نام
یکے تیغ عقرب یکے ذوالحجام	بہ این کافران از جہان پاک کرد	سر سرکشان جملہ در خاک کرد

پشت پر جلہ سرداران امیر نے آکر اسم اعظم یہ آواز بلند پڑھا کہ شاہزادیان رہا ہوئین سحر کرنے لگین اِن شاہزادیون نے جو جمکر سحر کیا فوج شنکال مین ہلڑ ہو گیا مگر غزالہ نے چند سنگریزے طرف صحرا کے پھینکے کہ ایک آواز ساتھ خوش آوازی کے آئی بلا زمان شنکال نے دیکھا کہ اسکے آگے ایک نازنین ماہ رخسار یہ اشعار عاشقانہ گاتی ہوئی با ناز و کرشمہ آتی ہی نظم

کس منھ سے کہتے ہو کہ ترا وقت ٹلگیا
کچھ آپ کا مزاج نہ تھا جو بدل گیا

خالق کو تھی پسند جو برگشتگی مری
قبلہ ہزار بار بنا اور بدل گیا

اب جائے خون دہان جراحت مین پیپ ہی
کیا انقلاب ہی کہ لہو تک بدل گیا

مانند طفل اشک ہون ابتر سرشت مین
پیدا ہی ہوتے آنکھ سے باہر نکل گیا

انجام عمر سے بڑھی کیا کیا خمیدگی
دن کم رہا تو سایۂ دیوار ڈھل گیا

اللہ ری بیکسی کہ یہ نوبت ہی آجکل
ارمان تلک بھی دل سے ہمارے نکل گیا

اُٹھتی مستانی پا ہوئے بلائی عید
ملنے کو جھک گئے جو قریب بغل گیا

ہان التفات یار سے بیمار جان بہ لب
اچھا تو کیا ہوا ہے مگر کچھ سنبھل گیا

بوسون سے غیر کے لب شیرین ہوے ہین تلخ
بگڑی وہ چاشنی وہ قوام عسل گیا

ممکن نہین کہ راست کبھی کج مزاج ہو
اِس چرخ پیر کا نہ جوانون سے بل گیا

پھر کہدیا کچھ اُس بُت وعدہ خلاف نے
پھر کچھ دنون مریض محبت سنبھل گیا

تھا خوف اِسقدر چمن روزگار سے
جب کوئی گل ہنسا تو مرا جی دہل گیا

صیاد ساتھ ہو چمن کائنات مین
قسمت کو کیا کرینگے اگر دل بہل گیا

مدت کے بعد ربط سخن پھر بڑھا نسیم
مضمون کی تازگی سے ذرا دل بہل گیا

ساتھ والون نے شنگال کے جو یہ اشعار سنے بیقرار ہو کر سر ٹکرانے لگے کوئی کنوئین مین جاکر گرا کسی نے گریبان اپنا چاک کیا مگر غزال نے بڑھکر صاحبقران سے عرض کی کہ ہماری رہائی کو غنیمت جانیے سلما نے آج کا رنگ بیان کیا کہ سر میدان سامنے شنگال کے سحر کیا ہم سب کو رہا کیا اب بہتر یہ ہے کہ بڑھکر نکل چلیے صاحبقران نے اُن سب کو بیچ مین لیا اور لڑتے ہوے چلے شنگال نے ہر چند کوشش کی مگر صاحبقران نہ رکے اپنے مقام پر آئے غزال نے عرض کی اب حضور طلسم مین جانیکی فکر کرین ہم لوگ آپ کے بعد ٹھہر نہین سکینگے جو گذرے گی وہ جھیلینگے صاحبقران نے فرمایا اے غزال مجھکو بڑا تردد ہے کہ سلماے مہر جمال کا کہ سب ہمراہ ہمارے آئے مگر سلما نے کیون ہمارا ساتھ نہ دیا یہ ذکر تھا کہ ابر گلنار آسمان پر آیا رعد کی گرج برق کی چمک مینھ برستا ہوا برفین ٹوٹ کر زمین پر گرنے لگین سب سردار دیکھ رہے ہین کہ وہ ابر پھٹا غزال نے دیکھا کہ ملکہ سلماے مہر جمال تخت یاقوت پر سوار تاج جواہر سر پر لباس پرتکلف زیب بر آکر پہونچی امیر کو سلام کیا امیر نے پوچھا کیون سلما تم ہمارے ساتھ نہ آئین اب کیونکر آنا ہوا سلما نے عرض کی اے شہریار باعث یہ ہے کہ شنگال بن شنکل مجھپر عاشق ہے اور ہمیشہ طالب وصل ہوتا ہے مگر مین نے ابتک اُسکو دھوکے پر رکھا آج بھی اسی خیال مین رہا کہ ان لوگون کو گرفتار کرلو جب آپ لوگ نکل آئے تو شنگال نے کہا ان سب کو روکا مین نے کہا جب آپ سے کچھ نہ ہو سکے تو مین کیا روکتی آخر مجھکو حکم دیا کہ اُن سب کو گرفتار کر لاؤ مین یہ حیلہ کر کے چلی آئی اب مین آپ کی شریک ہون اب حضور کیا چاہتے ہین جو حکم ہو وہ بجا لاؤن صاحبقران نے فرمایا

چاہتا ہون کہ طلسم زعفران زار مین داخل کرون اور اِس طلسم کو فتح کرون سلما نے کہا اول آپ کوہ بے ستون کی سیر کرین تب آپ کو طلسم زعفران زار مین جانا ہوگا یہ بھی طلسم سامری و جمشید نے اپنے ہاتھ سے بنایا ہو اور بادشاہ طلسم شمنکال کو قرار دیا ہو صاحبقران نے فرمایا کوہ بیستون کا راستہ کسطرف ہو ایسا نہ ہو کہ بعد میرے جانے کے شمنکال فوج پر بلوہ کرے اور یہ سردار پریشان ہون مگر رستم نے آہوچشم سے کہا کہ تمھارا کیا ارادہ ہو اگر کہو تو ہم تم نکل چلین قبلہ وکعبہ کے ساتھ رہنے کا موقع نہین ہو اِنکے ساتھ اگر رہین گے تو کوئی کام نہ کر سکین گے چاہتے ہین کہ اگر ہم فتاح طلسم نہین ہین تو چند در بند تو فتح کرین آہوچشم نے کہا نکل چلیے اور صاحبقران نے قصد کیا ہو کہ کل صبح کو طرف کوہ بیستون کے جائینگے کہ سلما نے سب راستے سمجھا دیے اور کہا بیستون جادو کہ مالک کوہ بیستون ہو بڑی بڑی آفتین برپا کریگا صاحبقران نے حکم دیا کہ کل صبح کو ہم جائین گے اور کوہ بیستون کی خبر لائین گے یہ فرماکر دربار برخاستہ کیا مگر رستم آہوچشم کو ساتھ لیکر اول شب کو استرِ مالا کبود پر سوار ہوے طرف صحرا کے نکل گئے مگر جہانگیر جو اپنی بارگاہ مین آئے سلما بھی آئین کہا اے شہریار آپ کا کیا ارادہ ہو جہانگیر نے کہا مین یہ چاہتا ہون کہ اس طلسم مین عظم و شان پیدا کرون سلما نے کہا چلیے نکل چلیے مین آپ کے ساتھ ہون جس مقام پر پہونچیے گا صورتین بتاؤنگی آپ کو طلسم زعفران زار مین پہونچاؤنگی جہانگیر بعد رستم کے جانیکے بارگاہ سے نکلے سلما بھی ساتھ تھی جب کنارے سے لشکر کے نکلے دھڑوکے کی شیر کے آواز آئی سلما نے دیکھا کہ ایک شیر جنگل سے جست کرتا ہوا آتا ہو سلما نے کہا لیجیے شہریار غضب ہوا کہ یہ شیر میری فکر مین آتا ہو سلما نے چاہا کہ تڑپ کر نکل جاؤن مگر اُس شیر نے جھپٹ کر سلما کو اپنے منھ مین دبایا جہانگیر نے بھی چند کوششین کین کہ مین اس شیر کو مار لون مگر وہ شیر نکلگیا اور جنگل مین جاکر آواز دی کہ منم شہنشاہ شمنکال اب سلما کو لیے جاتا ہون تمھاری بھی تدبیر ہو جائیگی دوسری طرف سے ایک ریچھ آیا اُسنے جہانگیر کو اٹھالیا اور لیگیا چابک صبارفتار یہ معرکہ دیکھ رہا تھا روتا ہوا پلٹا صبح کو خدمت صاحبقران مین آیا عرض کی کہ اے شہریار سلما کو آکر شمنکال لے گیا اور جہانگیر کو بھی اٹھا لے گیا اور رستم و آہوچشم ایک طرف نکل گئے صاحبقران یہ سنکر بہت رنجیدہ ہوے فرمایا ان نوجوانون نے بہت تنگ کیا ہو نہین معلوم کہان نکل گئے گرفتاری سلما و جہانگیر

اور زیادہ شاق ہوئی ہی دیکھیے اُنپر کیا گذرے لیکن مین تو طرف کوہ بیستون کے ضرور جاؤنگا کہ دریافت کرون کہ طلسم مین داخلہ ہوا اہل طلسم کو بھی معلوم ہو کہ طلسم کشا آگیا جو پڑیگی وہ جھیلین گے طلسم کشائی مین جان پر کھیلین گے یقین ہی کہ اِن قیدیون کا بھی پتہ ملے سبطرح اِنکا گرفتار رہونا بہت شاق ہوا اور اُنکی مفارقت سے میرے دلپر نہایت صدمہ و رنج رہیگا جبتک اُنکا سراغ نلیگا یہ فرماکر خواجہ سے فرمایا کہ خواجہ تم جاکر تلاش جہانگیر کرو اور ہین طرف کوہ بیستون کے جاتا ہون عمرو نے کہا کہ میرا ساتھ رہنا حضور کے ہمراہ ضرور ہو ایسا نہو کہ راہ مین کوئی اُفتاد پڑے امیر نے فرمایا کہ ہمارا پروردگار مالک ہی جو اُفتاد پڑیگی وہ سامان سے مشکل کو آسان کریگا انسان کی کوشش بیکار ہی وہی معین و مددگار ہی ہر شخص کا مالک پروردگار ہی ناچار ہوکر خواجہ تلاش مین جہانگیر کی چلے مگر صاحبقران زمان یکہ و تنہا بموجب فہمایش سلما ایک جانب چلے مگر اول ذکر شنکال تحریر کرتا ہون کہ جب صاحبقران میدان جنگ سے نکل گئے اور سلما یہ کہکر چلی کہ مین سب کو گرفتار کیے لاتی ہون بعد جانے سلما کے شنکال نے تیرہ بخت جادو کو حکم دیا کہ جاکر دریافت کرو کہ سلما کو کیون عرصہ ہوا دیکھو کیا کر رہی ہی تیرہ بخت نے آکر خبر دی کہ ملکہ سلما جاکر شریک صاحبقران ہوئین شنکال جھلا کر اُٹھا کہ مجھے کیا کہ گئی تھی اور کیا کیا مین اُسکو چین نہ لینے دونگا صحرا مین آکر شیر کی شکل بنا اور ایک ہاتھ ہلا دیا کہ صحرا سے ریچھ پیدا ہوا دونون کو گرفتار کرکے شنکال لایا کہا کیون سلما تم کیون دشمن ہوئین اب مین تمھارا عذر نہ قبول کرونگا یہ کہکے حکم دیا کہ ان دونون کو زندان طلسمی مین لیجاؤ مگر نگہبانون سے کہدینا کہ جب سلما خواہش کرے کہ ہم شاہ سے ملاقات کرینگے تو اُسکو ہمارے پاس لے آنا جب تکلیف اُٹھائیگی تب سمجھ جائیگی یقین ہو کہ راہ پر آجاوے نگہبان قیدیون کو لیکر روانہ ہوگئے بعد جانے سلما و جہانگیر کے شنکال تخت سے اُٹھا ایک گوشے مین آکر یہ اشعار بہت بیقراری مین عاشقانہ پڑھ پڑھکر رونے لگا نظم

کامیں رہ طلب مین جو قدم اُٹھتے نہین	چھوڑیے اُس سر کو جس سے کوہ غم اُٹھتے نہین
مر کے اُٹھنے کی دعا ہی یون تو ہم اُٹھتے نہین	ہاتھ اُٹھتے ہین ترے در سے قدم اُٹھتے نہین
ایک دو جھگڑے اگر ہون دل اُٹھالے عشق مین	لاکھ پیچ ای گیسو پر پیچ و خم اُٹھتے نہین
ای گرانباری کرو احسان تیرے بعد مرگ	کوچۂ محبوب مین لاکھو لنے ہم اُٹھتے نہین

آرزو ہکو بھی ہو بیجا مین بنکر سنگ در — بیٹھکر جس بت کی چوکھٹ پر صنم اُٹھتے نہین
بیٹھکر پہلو مین میرے چٹکیان لو دل مین تم — ایسے صدمے ایسے رنج ایسے ستم اُٹھتے نہین
جنکو راہ شوق مین ای دل تھکا دیتی ہو یاس — بیٹھ جاتے ہین جہان پھر لیکے دم اُٹھتے نہین
دور ہو غفلت تو دیکھین تیرا جلوہ چشم دل — پردہ دروازۂ دیر و حرم اُٹھتے نہین
مٹ نہین سکتی مٹائین لاکھ اپنی سرنوشت — حرف اِسکے صورت نقش قدم اُٹھتے نہین
ظرفہ دکھلاتے ہین سیر اُسکی گلی مین دونون پاؤن — سو تو جاتے ہین ہم لیکن قدم اُٹھتے نہین
حشر برپا کر دیا ٹھکرا کے اُسنے میری قبر — دیکھنے یہ سیر یاران عدم اُٹھتے نہین
اشک بنکر کب نہین گرتے نظر سے اے جلال — دور ہو کر کب کسی محفل سے ہم اُٹھتے نہین

وزرا نے آکر سمجھایا کہ ای شہنشاہ اب تو معشوقہ قبضے مین ہو کیون اسقدر بیقرار ہوتے ہو شہنشاہ نے کہا کہ افسوس یہ ہو کہ معشوقہ ہماری دوسرے کے قبضے مین ہو جہانگیر پر جان دیتی ہو اب کیونکر یقین کرون کہ پھر وہ مجھکو ملیگی مین نے جو خیال کیا دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ محبت مین جہانگیر کی بیتاب و بیقرار ہو اب اُسکا مجھسے منتفر ہونا دشوار ہی یہی خیال دل کے ٹکڑے کرتا ہو اسی خیال سے بیقرار ہوں زیادہ ہو گیا سال گذرے کہ مین نے اِس ظالم سے سوال وصل کیا اسنے فقرہ دیکے ٹال دیا اگر مین یہ جانتا کہ یہ میرے قبضے سے نکل جائیگی تو ایسا سحر کرتا کہ مثل میرے دیوانی ہو جاتی اب ناممکن ہو اب وہ اور ریچ مین مبتلا ہو گئی اب اُسکا مجھپر خیال کرنا دشوار ہو کہ وہ کاوش بیکار ہو مگر کیا کرون کہ صبر نہین ہو سکتا و سیدھر دل یہی خواہش کرتا ہو کہ اُسکو پہلو مین بٹھاؤن ناز معشوقانہ اُٹھاؤن ستمگار اِلی تو اس خیال مین ہو مگر دونون قیدی جاکر زندان طلسم مین قید ہوئے کہ اسی زندان کا بھی ذکر لکھو مگر صاحبقران زمان یہ وقت تھا صحرا کے تھارستان مین جاتے ہین خار بیابان اکثر دامن مین الجھتے ہین مگر صاحبقران زمان کانٹون سے بچتے ہوئے صحرا کو طے کر رہے ہین کہ ایکبارگی سے زنجیر کی جھنکار کان مین آئی دیکھا کہ ایک دیوانہ ژولیدہ مو ایک درخت کے سایہ مین بیٹھا ہو سامنے ایکبار اکھڑا ہو دو دیوانے آپس مین لڑ رہے ہین یہ دیوانہ جو سامنے بیٹھا ہو ظاہرا معلوم ہوتا ہو کہ لڑنے والون کو تعلیم کر رہا ہو دمبدم بتاتا جاتا ہو کہ سنبھلکر لڑو ہاتھ بڑھا دیا اُسکا پھیر کے جو دور سے دیکھا کہ دیوانہ تعلیم کر رہا ہو قریب آکر کھڑے ہوئے دیوانے نے کہا اور اگیر

تو کیون کھڑا ہو صاحبقران نے فرمایا ہم بھی کشتی لڑینگے دیوانہ اُٹھا کہا مجھسے مقابلہ کیجیے امیر فوراً اکھاڑے مین پھاند پڑے دیوانے سے لڑنے لگے ہرچند کہ دیوانہ بڑا پرزور ہے مگر صاحبقران نے عاجز کر دیا ہے ہر مرتبہ دیوانہ کہتا ہے اے آقاے سُرخ اب نہ لڑونگا امیدوار ہون کہ پلٹ جائیے ایسا نہ ہو کہ مجھکو غصہ آجائے اور آپ کو کوئی صدمہ پہونچے امیر نے فرمایا کوئی بات اٹھا نہ رکھو دیوانہ چاک چک کر لڑ رہا ہے ایک مقام پر امیر کو لے دوڑا صاحبقران دم کے بھروسے پر قدم کے شمار پر چھ سات قدم ہٹ کر پیچھے آئے ہکہ مارا کہ بایان گھٹنہ امیر کا آشنا بہ زمین ہوا مگر تڑپ کر لنگر مارا کہ پشت پا تک غرق ہوے دیوانہ ادبہ چھایا کمر مین ہاتھ ڈال کے ایسا زور کیا کہ اگر پہاڑ پر زور کرتا تو اکھیڑ لیتا مگر صاحبقران کے لنگ مین جنبش بھی نہین پائی تھک کر ہاتھ اٹھا لیا کہا اب تمھارے زور کا مشتاق ہون صاحبقران اپنے مقام سے اُٹھے دیوانے کو لے دوڑے سترہ قدم تک ریلکر لائے وہان لاکر ہکہ مارا کہ دونو گھٹنے دیوانے کے آشنا بہ زمین ہوے امیر نے کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالکر زور کیا کہ دیوانے کو اٹھا لیا اور زمین پر دے مارا کود کر چھاتی پر سوار ہوے خنجر کمر سے نکالا گردن پر جو خنجر رکھا دیوانہ رونے لگا کہا اے شہریار مین مسلمان ہوتا ہون آپ کی مین بصدق دل اطاعت کرونگا یہی خواہش ہے کہ آپ کی غلامی کرون امیر نے دیوانے کو چھوڑ دیا دیوانہ اُٹھتے ہی قدمون پر گرا کلمہ پڑھکر بصدق دل مسلمان ہوا امیر نے فرمایا تیرا نام کیا ہے دیوانے نے کہا مجھکو بلند خان صحرا نشین کہتے ہین مین بچپن ہی سے دیوانہ پیدا ہوا باپ میرا اخلاق تاجدار ہے جو کہ اسی صحرا مین رہتا ہے اکثر مجھکو دیکھنے آتے ہین دیوانہ جانکر چلے جاتے ہین اگر حضور فرمائین تو مین باپ کو بھی بلا لاؤن اسکو بھی قدمون پر سرکار کے گراؤن تب آپکا مدعاے دلی حاصل ہو دے صاحبقران نے فرمایا جاؤ اخلاق تاجدار کو بلا کر لاؤ دیوانہ یہ سُنکر بھاگا اُسوقت پہونچا کہ دیکھا باپ اسکا تخت پر بیٹھا تھا بیٹے کو دیکھکر خوش ہوگیا پوچھا اے فرزند آج کیا معرکہ ہے کہ تم خود آئے ہو دیوانے نے کہا مین پاس سے آقاے سُرخ کے آتا ہون اُنھون نے مجھکو زیر کیا مین اُنکا تابعدار ہوا آپ بھی چلیے اخلاق تاجدار خوشی خوشی ساتھ ہوا دیوانہ باپ کو ساتھ لیے ہوے خدمت صاحبقران مین آیا امیر نے فرمایا اے دیوانہ بلند خان تمھارے باپ سے مل چکے اب ہم رخصت ہوتے ہین دیوانہ قدمون سے لپٹ کر رونے لگا امیر نے فرمایا رونے کا کیا باعث ہے دیوانے نے کہا آقاے نامدار سامنے کوہ بلور ہے اشفاق م

ناسے پہلوان کہ اپنے زمانے کا رستم ہی ہمیشہ قزاقی کرتا ہی مین اُسکی دختر پر عاشق ہون کہ نام نامی اُسکا یاقوت گہر دندان ہی یہی آپ کے غلام کے واسطے خرابی کا سامان ہی میرے باپ نے پیغام دیا تو اُسنے جواب دیا کہ دیوانے کے ساتھ شادی نہ کرونگا مین ناچار ہوا لشکر کشی کرکے گیا اُسکے ہاتھ سے زخمی ہوا آپ میرے آقا ہین اور اپنی مصیبت کس سے کہون آپ اس مشکل کو آسان کیجیے امیر نے فرمایا کہ مین ضرور چلونگا دیوانے نے ایک چیخ ماری کہ کئی ہزار دیوانے حاضر ہوے اُن سب کو لیکر صاحبقران چلے بعد قطع منازل و طی مراحل سامنے کوہ بلور کے پہونچے اشفاق کو خبر ہوئی کہ دیوانہ کسیکو اپنا مددگار بناکر لایا ہی اشفاق نے اُسی وقت بارہ ہزار جوانون کو ساتھ لیا اور قلعے سے نکلا وہ وقت ہی کہ بیٹی اشفاق کی اپنے قصر بلند مین بیٹھی ہی کہ ایک کنیز نے آکر خبر دی کہ آپ کے والد لشکر کشی کرکے گئے ہین سُنا ہی کہ دیوانہ بلند خان صحرا نشین آتا ہی اور یہ بھی مین نے سُنا ہی کہ امیر کو اپنے ساتھ لایا ہی اُنھین سے زیر ہوا ہی اُنسے سوال کیا ہی کہ معشوقہ دلوا دیجیے وہ ساتھ آئے ہین یہ سُنکر یاقوت گہر دندان طرف صحرا کے دیکھنے لگی کہ دیکھا صحرا سے گرد اُڑی آگے آگے سب کے صاحبقران ایک وہ دیوانہ نوجوان سبزہ رنگ بیباک وچست وچالاک سنہرا طوق گلے مین پہنے ہوے لباس چاک چاک زنجیرین کمر مین بندھی ہوئی دو ہزار دیوانے چوبدستین کاندھون پر جست وخیز کرتے ہوے آتے ہین ملکہ نے جو دیوانے کو دیکھا بیتاب ہوگئین فرماتی تھین صاحبو نام تو دیوانہ ہی مگر ہوشیارون سے بہتر ہی دیکھو کس شوکت سے آتا ہی یہ کہکر چپکے چپکے یہ اشعار عاشقانہ بیقرار ہوکر پڑھنے لگی نظم

جان عاشق کسنے لے لی کوئی رسوا ہو گیا
اِسکا رونا کیا کہ سو ٹکڑے کلیجا ہو گیا
کب یہان ٹھہرا اگر آ بھی گیا وہ بے وفا
جان نثاری کا ہمارے جبل ساز بیکار ہے
گر پڑا یون تھا مگر دل کو مین اُنکے سامنے
آہی جاتا ہی لبون تک ضبط کیونکر سے کرین
ہاے وہ کہنا کسی کا تم ہو دیوانے جلالی

تمنے مارا نام بیچاری قضا کا ہو گیا
ہان ستم ہوگا اگر خون تمنا ہو گیا
دل ہمارا ہجر مین قاصد تمھارا ہو گیا
عاشقون مین شہرہ معشوقون مین چرچا ہو گیا
وہ بھی یہ کہتے ہوے دوڑے اسے کیا ہو گیا
شکوہ دلبر بھی کیا اپنا کلیجا ہو گیا
ہوش مین بھی تھے تو یاد آتے ہی سودا ہو گیا

ملکہ بہت بیقرار ہین دیوانے نے بارگاہ استاد گرامی صاحبقران داخل بارگاہ ہوے ایک طرف دیوانہ اترا ساتھ والون کے غلغلے دیوانے نہ پہین وہ بیقرار ہو رہے ہین کوئی چوبدست اُٹھا کر کہتا ہو کہ ہمارے آقا کا دشمن کہان ہو دوسرا کہتا ہو میدان مین سمجھ لینگے بعضے ناچ رہے ہین بعضے زنجیرین ہلا رہے ہین مگر اشفاق نے حکم دیا کہ طبل جنگی بجے تیار یان ہونے لگین امیر نے بھی دیوانے سے کہا کہ تم بھی طبل جنگی بجواؤ دیوانہ باہر نکلا چوبدستون کو درختون پر دیدے مارتا ہو سب دیوانے دوڑے پوچھا ای افسر یہ کیا معرکہ ہو دیوانے نے کہا کہ آقاے سرخ نے طبل جنگی بجنے کا حکم دیا ہو لہذا اطلاع کر رہا ہون یہی طبل جنگی بجنے کی صورت ہو صاحبقران نے بارگاہ سے نکلکر منع کیا کہ او دیوانے یہ کیا کر رہا ہو دیوانے نے جھلا کر کہا واہ آقاے سرخ آپ ہی حکم دیتے ہو اور پھر منع بھی کرتے ہو ایک چوبدست ماردونگا یہ کہکر جھپٹا چوبدست لگائی صاحبقران نے چوبدست تھام لی اور چھینکر پھینکدی دیوانہ لپٹ پڑا امیر نے ایک دو تمانچے مارے اور ہاتھ تھام لیا دیوانے نے ہرچند زور کیا مگر ہاتھ نہ چھوٹے ناچار ہو کر رونے لگا کہا آقاے سرخ معاف فرمایئے اب طبل جنگی نہ بجاؤنگا صاحبقران نے نقارہ نوازون کو حکم دیا تب طبل جنگی بجا دیوانہ حیران حیران دیکھا کیا سر جھکا کر کہتا تھا کہ آقاے سرخ بڑے نامنصف ہین پہلے ہی کہا ہوتا کہ نقارہ بجواؤ مین وہی بجوا دیتا خیر جو اُنکی خوشی ابتو ہم اُنکے ساتھ ہین جسدن غافل پاؤنگا مار ڈالونگا مگر ملکہ یاقوت گہر دندان قصر سے یہ سب معرکہ دیکھ رہی ہو کنیزون سے کہتی ہو کہ دیکھو صاحبو کیا آقا مہربان ہین حقیقت مین یہ بڑا دیوانہ ہو جو بات کرتا ہو اُس سے دیوانہ پن پیدا ہو مگر آقاے نامدار کیا مہربانی فرماتے ہین پھر بدنصیب کے واسطے کشت وخون ہوگا والد کو کون سمجھاے کہ فساد نہ کیجیے کاہے کو سنین گے ابتو لشکرکشی کر کے وہ آ گئے مگر مین چاہتی ہون کہ کشت وخون نہ ہو بارہ بجے تک کنیزون سے باتین کیا کی جبکہ زلف لیلاے شب کمر سے گذری کنیزون کو ملکہ نے ہٹایا کمند نکالکر پھینکی اور قصر سے اُتری ٹہلتی ہوئی قریب دیوانے کے پہونچی ہاتھ جسم پر رکھکر جگایا دیوانے نے آنکھین کھولکر جو معشوق کو دیکھا رونے لگا یاقوت نے کہا او دیوانے مین تیرے لیے نکل آئی اب نکل چل مین تیرے ساتھ ہون ایسا نہ ہو کہ صبح کو آفت برپا ہو دیوانہ خوشی خوشی بیٹھ گیا کہا میرے کاندھے پر سوار ہو جا یاقوت نے کہا مین تیرے ساتھ ساتھ چلونگی دیوانہ و یاقوت گہر دندان ایک طرف چلے

دونون طرف صحرا کے جاتے ہین کہ اِنکا ذکر تحریر کرونگا لیکن صبح کو قصر مین آئین ملکہ کو نہ پایا بیقرار ہوکر
سارے محل مین تلاش کیا جب کہین نہ پایا تو آپس مین صلاح کی کہ چلکر اِنکے باپ سے اطلاع کرو یہان
اشفاق لباس پہن رہا ہو ہتھیار جسم پر لگا رہا ہو کہ کنیز بھی آکر پہونچی آتے ہی اطلاع کی کہ حضور آپکی
صاحبزادی کا پتہ نہین ایک کمند پشت محل پر پڑی ہو معلوم ہوتا ہو کہ اُسی کمند سے اُتر گئین یہ سُنکر اشفاق
بہت جھلایا دس پانچ سوارون سے کہا کہ تم آگے بڑھو اگر ملجاے تو روکنا اور قتل کر ڈالنا مین بھی
آتا ہون گھرم خرس طینت کو جو بیس سوارون کا افسر ہو پندرہ سوار ساتھ لیکر چلا یہان یاقوت
و دیوانہ کوس دو کوس نکلکر ایک نخل کے سایے مین ٹھہرے ہین یاقوت کہتی ہو کہ نکل چلو آگے بڑھو
ایسا نہ ہو کہ کوئی تعاقب مین آتا ہو تو باعث خرابی ہو دیوانہ لپٹا جاتا ہو اور کہتا ہو کہ ای نرگس مین
تیرے لیے بیقرار تھا آج آرزو پوری ہوئی جو کوئی تعاقب مین آویگا میرے ہاتھ سے مارا جایگا
یاقوت ہرچند کہ رہی ہو مگر دیوانہ نہین بڑھتا مسخرہ پن کر رہا ہو یاقوت عاجز ہو رہی ہو جی مین کہتی ہو
عجب وحشی کا ساتھ ہوا دیکھیے اِسکے ساتھ کیونکر گذرے اور کیا انجام کرے اسکے ساتھ زندگی دشوار
ہو جائیگی مگر تقدیر مین ہماری اسی کے ساتھ پھوٹی ہو بسر کرنا ہوگا یہ باتین ہو رہی تھین کہ صحرا سے
گرد اُڑی گھرم خرس طینت جو چلا تھا پندرہ سوار اُسکے ساتھ تھے دور سے یاقوت کو دیکھا
سوارون سے اِشارہ کیا کہ اِن دونون کو گھیر لو سوار چلے گھرم نے گینڈا بڑھایا دیوانہ یہ کہکے
بڑھا کہ او خرو منڈے آ تو ایک ہی وار مین پرا اٹھا کر دونگا گھرم تلوار کھینچکر بڑھا دیوانہ نے
چوبدست اُٹھائی گھرم چاہتا تھا کہ قریب پہونچون تو وار کرون مگر دیوانے نے بڑھکر چوبدست
لگائی اول گینڈے کا سر پھٹا گھرم کو دے پڑا دیوانے نے دوسرا ہاتھ مارا کہ گھرم کا خاتمہ ہوا
ہڈیان وغیرہ ٹوٹ گئین سوارون نے جو دیکھا کہ افسر مارا گیا سب بھاگے یاقوت نے کہا
اب خبر ملگئی بھاگ چلو کسی پہاڑ مین چلکر چھپو دیوانے نے کہا مین نہ چھپونگا آقاے سرخ کو خلاف
گذریگا بلکہ اب لشکر مین چلو تمکو اپنی بارگاہ مین رکھونگا یاقوت نے کہا اِسمین خرابی ہوگی دیوانے
نے کہا وہان آقا موجود ہین وہ مدد کرینگے ہرچند یاقوت نے کہا مگر دیوانے نے نہ مانا کہا پلٹ
چلو مگر اشفاق مردم در غصے مین بیٹھا ہوا ہو کہ رہا ہو کہ بڑی بدنامی کی بات ہو کہ بیٹی نکلگئی اور مین
ش نہ کردن کہ وہ سوار آکر پہونچے کہا حضور گھرم مارا گیا ہم لوگ خوف سے دیوانے کے

بھاگ آئے وہ دیوانہ بڑا زبردست ہی اشفاق سوار ہوا فوج کو ساتھ لیکر چلا تھوڑی دور گیا تھا
کہ دیکھا دیوانہ آتا ہی اور پیچھے پیچھے یاقوت گھر وندان ہی للکار کر آواز دی کہ او گیسو بریدہ تو
دیوانے کے ساتھ جنگل مین پھر رہی ہی دیوانہ چوبدست ہلاتا ہوا بڑھا اور للکار کر آواز دی کہ او
خرد منڈے تو کہان آیا ہی اشفاق نے پلٹ کر فوج کو اشارہ کیا چہار طرف سے فوج نے
دیوانے کو گھیر لیا مگر دیوانہ جسے چوبدست مار دیتا ہی اُسے پر اٹھا کر دیتا ہی بڑی جانبازی سے
لڑ رہا ہی لیکن صاحبقران زمان بارگاہ مین بیٹھے تھے کہ ہرکارے نے خبر دی کہ دیوانے کے
ساتھ معشوقہ اُسکی بھاگی تھی دیوانہ راہ مین گھر گیا اشفاق نے جاکر گھیرا ہی صاحبقران یہ سُنکر
اپنے مقام سے اُٹھے پشت مرکب پر سوار ہوئے اور طرف صحرا کے چلے اُسوقت پہونچے
کہ دیوانہ گرفتار ہو چکا ہی اہل فوج چاہتے تھے کہ یاقوت کو بھی گرفتار کر لین مگر یاقوت بیقرار
ہو ہو کر دعائین مانگ رہی ہی کہ ای کریم و رحیم و ای سمیع و علیم اس آفت سے نجات دے مجھ
مظلومہ کو بچا لے کہ تیر دعا یاقوت کا بدرجہ اجابت پہونچا سامنے سے گرد اُڑی دیکھا کہ امیر
با توقیر گھوڑا سرپٹ اُڑائے ہوئے آتے ہین اور وہین سے نعرہ کیا کہ او اشفاق خبردار
عورت پر ہاتھ نہ ڈالنا ورنہ آفت برپا کرونگا یاقوت نے جو امیر کو آتے ہوئے دیکھا نوکر
سوارونکو اشارہ کیا وہ تیر مارنے لگے مگر دیوانہ کہ بندھا ہوا ہی زنجیرین ہلانے لگا امیر لڑتے ہوئے اول
قریب یاقوت آئے یاقوت نے رکاب تھام لی امیر تلوارین مارتے ہوئے قریب دیوانے
کے پہونچے اور آکر زنجیرین کاٹین نگہبان چھوڑ کر بھاگ گئے امیر نے دیوانے کو رہا کیا
جو دیوانہ چھوٹا اور صاحبقران کو لڑتے ہوئے دیکھا ایک درخت اُکھیر لیا زمین پر اُسکو مارا
شاخین اُسکی ٹوٹ گئین ڈنڈ کا ہاتھ مین لیکر ہلاتا ہوا چلا جسپر ہاتھ مار دیا اُسکو پیوند خاک کیا مگر
اشفاق نے جب دیکھا کہ دیوانے نے خوب جنگ کی سب سوار بھاگتے پھرتے ہین اشفاق جو
مقابلہ صاحبقران مین آیا ہاتھ تلوار کا مارا امیر نے وار روک کر ہاتھ مارا کہ سر اشفاق کا زخمی
ہوا مگر امیر نے ہاتھ روک لیا اور فرمایا کہ ای اشفاق اب جاؤ جاکر اپنا علاج کرو جب صحت پانا
پھر مقابلہ کرنا اشفاق کو غنیمت ہوا ناچار ہوکر پلٹا صاحبقران دیوانے و یاقوت کو ساتھ لیکر
لشکر مین آئے دیوانہ معشوقہ کے ساتھ ہی کبھی بلائین لیتا ہو کبھی گرد پھرتا ہو امیر نے فرمایا کہ

دیوانے نے نکاح تو کرلے پہر وصل ہوگا ابھی تو مجاز نہین ہو کہ اسکو ہاتھ لگائے گناہ ہوتا ہو دیوانے نے
کہا اچھا آقا سے سرخ آپ ہی نکاح پڑھ دیجیے صاحبقران بارگاہ مین دیوانے کی آکر بیٹھے ایجاب
قبول کراکے عقد پڑھا اور فرمایا اب ہوشیار رہنا کہ اشفاق مایوس ہوکر گیا ہو گر اشفاق جو دربار
مین گیا افراسیاب نے پوچھا اے شہنشاہ پہلوانان کیا ہوا اشفاق نے سب کیفیت بیان کی عیار اسکا
شب گرد غول اپنے مقام سے اُٹھا عرض کی یا شہنشاہ اگر حکم ہو تو ملکہ یاقوت کو گرفتار کرلاؤن
اشفاق نے کہا اے شب گرد اگر یہ کام تو نے کیا تو مین بہت خوش ہونگا شب گرد یہ سنکر اُٹھا
باہر آیا اور طرف لشکر صاحبقران کے چلا ایک ضعیفہ کی شکل بنکر لشکر مین پہونچا دیکھا وہی دیوانہ
لشکر مین شنگین لگا رہا ہو اور چوبدست ہلاتا ہو نمک والون سے کہتا ہو کہ آج تو مین نے نزرک
سے بڑے مزے اُڑائے دیوانے کہ رہے ہین کہ آقا ہمکو بھی شریک کیجیے دیوانہ کہتا ہو مقدمہ
معشوق مین نہ کہو مین نہ قبول کرونگا مگر شب گرد یہ سب باتین سنا کیا پشت بارگاہ پر آیا ایک
گوشے سے نقب دینے لگا نقب کھودتے کھودتے گوشہ بارگاہ مین پہونچا زمین سے نکلا دیکھا
کہ یاقوت سو رہی ہو اسنے قریب آکر یاقوت کو بیہوش کیا پشتارہ باندھکر لے بھاگا بھاگا ہوا
جاتا ہو قضا سے کار مہتر برق فرنگی جنگل مین پھر رہا تھا کہ سامنے سے دیکھا ایک عیار پشتارہ بیہوش
آتا ہو سوچا کہ لشکر سے صاحبقران کے آتا ہو کیا عجب ہو کہ کسی پر دست انداز ہوا ہو یہ سوچکر ایک
گوشے مین چھپا کمندین خس پوش کردین شب گرد پھرتا ہوا کمندون کے قریب آیا برق نے
شیر کی آواز دی شب گرد ڈرکا برق نے جھٹکا مارا شب گرد گرا برق نے نکلکر حباب مار کر اسکو
بیہوش کیا پشتارہ کھولکر جو دیکھا ملکہ یاقوت گمر دندان کو پایا برق نے یاقوت کو ہوشیار کیا
یاقوت نے اپنے کو صحرا مین پایا برق سے پوچھا کہ مہتر صاحب مین یہان جنگل مین کیونکر آئی
برق نے کہا یہ عیار تمکو لیے جاتا تھا مین نے اسکو گرفتار کرکے بیہوش کیا اب تم تو لشکر مین جاؤ
مین اسکی شکل پر جاکر عیاری کرون شاید کوئی مطلب نکلے کہ سامنے سے زنجیرون کی آواز آئی
دیکھا دیوانہ کلیجہ پکڑے ہوئے آتا ہو معشوق کو دیکھکر کودنے لگا کہتا تھا کیون او نزرک تو یہان
کیونکر آئی یاقوت نے سب حال بیان کیا کہ مجھکو عیار لیے جاتا تھا برق نے رہا کیا طرف لشکر
گنہگار کے گیا ہو دیوانہ معشوقہ کو ساتھ لیکر پلٹا مگر مہتر برق فرنگی بشکل شب گرد بارگاہ مین اشفاق

سکے آیا اشفاق نے پوچھا کہ کیون منتر صاحب کیا کیا برق نے کہا مین پتہ لگا آیا ہون کل لے آؤنگا
اشفاق نے کہا کیا پتہ لگا آئے ہو برق نے کہا اُسکے رہنے کا مقام دریافت کر لیا کل جا کر لاؤنگا
مگر اب علحدہ چلیے مین کچھ راز کی باتین کہونگا اشفاق اپنے مقام سے اُٹھا تنہا خیمے مین برق فرنگی
اشفاق کو لیکر آیا برق نے باتین کرتے کرتے اشفاق کو بیہوش کیا اور اشفاق کو ایک صندوق
مین بند کیا اور آپ اُسکی شکل بنکر باہر آیا تخت پر آکر بیٹھا کہا مین جاتا ہون جا کر حمزہ کو گرفتار کر لاؤن
یہ کہکر برق اُٹھا رفیقون نے کہا کہان جائیگا ایسا نہو کسی آفت مین مبتلا ہو جائین آپ بخوبی واقف
ہین کہ صاحبقران بہادر بے نظیر ہین ایسا نہو کہ آپ اُنپر غالب نہ آئین برق نے کہا مین سمجھ لونگا
تم لوگ لشکر سے خبردار رہو مین ابھی آتا ہون یہ کہکر سب کو بخوبی سمجھایا اور گھوڑے پر سوار ہو کر جادۂ
راہ کو طے کر کے لشکر صاحبقران مین پہونچا صاحبقران نے خبر سُنی کہ اشفاق آتا ہو صاحبقران زمان
نے فرمایا کہ استقبال کر کے لاؤ چند سردار گئے اشفاق اندر آیا برق کو منظور ہو کہ صاحبقران
کو سمجھا کر پلٹ جاؤن لندھور کو جو آتے ہوے دیکھا صاحب سلامت کر کے کہا ای دارا ے ہند
منم برق فرنگی مین نے اشفاق کو پکڑ لیا صندوق مین بند کر آیا ہون آج رات کو لشکر کفار کو شبخون
مارنا اور مین اشفاق کو قتل کرونگا لندھور نے کہا ای برق مین نہین کہہ سکتا کہ صاحبقران یہ
قبول نہ فرمائینگے ای برق فرنگی تم بخوبی مزاج سے آگاہ ہو کہ نامردی سے حریف کو مارنا نہین
چاہتے لہذا اب تم یہین ٹھہرو برق نے کہا ای دارا ے ہند خیال تو کرو کہ اُسنے عیار کو بھیجا تھا
کہ یاقوت کو گرفتار کر کے لے گیا اگر مین نہ پہونچتا تو اُسکو دربار مین لے جاتا اشفاق سفلہ
مزاج ہو نہین معلوم کیا کرتا مین نے اُسکو گرفتار کیا ہو اُسی کی شکل بنکر جا کر اشفاق کو لیا اب وہ
میرے قبضے مین ہو جیسا فرمایے ویسا کرون لندھور نے کہا مین صاحبقران سے تو کہونگا
مگر ایک سردار کو بطور شبخون روانہ کرونگا وہ آکر شبخون مارے تم اپنا کام کر لینا ایسا نہو کہ
غافل ہو جاؤ برق فرنگی نے کہا مین ہوشیار رہونگا یہ کہکے برق پلٹا اپنی بارگاہ مین آیا تاج سر پر
رکھے تخت پر بیٹھا سردارون نے پوچھا حضور براے گرفتاری صاحبقران گئے تھے کیا انجام ہوا
برق نے کہا اب رات کو حال روشن ہو جائیگا اسوقت موقع نہ تھا یہ کہکر خاموش ہو رہا لندھور
نے اکرما دل شیر دل کو حکم دیا کہ شب کو لشکر اشفاق پر شبخون مارنا نعرہ ہوتے ہی

عادل نے دو پہر رات گئے لشکر تیار کیا اور لشکر اشفاق پر نعرہ کرکے گرا خیمے مین آگ لگادی اور بازار بین لوٹ لین مگر برق جو اُٹھا اُسنے اشفاق کا سر کاٹا اور نکلکر بھاگا اہل فوج نے جو دیکھا کہ افسر ہمارا بھاگ گیا سب بھاگنے لگے عادل شیر دل پلٹ آیا مگر صبح کو فراری ایک صحرا مین جاکر ٹھہرے اشفاق کا بھائی اخلاق کرگدن سوار جو جنگل مین آیا بھائی کا لاشہ دیکھکر بیقرار ہوگیا کہتا تھا یارو میرے بھائی کو کسنے قتل کیا ہرکارون نے خبر دی کہ مہتر برق فرنگی نے فقرہ دیکر اشفاق کو قتل کیا اخلاق نے کہا جرأت سے تو صاحبقران کی بعید ہو اگر امیر کو آگاہ کیا جائے تو کیا عجب ہو کہ برق کو سزا دین وہ کسی پر شبخون نہین مارتے اور کسیکو دھوکے سے قتل کرنا نہین چاہتے اخلاق نے لاشہ اشفاق کا ایک چارپائی پر رکھا اور روتا پیٹتا سامنے صاحبقران کے آیا عرض کی کہ ای شہریار مین آپ سے شکایت کرتا ہون آپ کا تو قانون ہو کہ آپ کسی کو دھوکے سے قتل کرنا نہین چاہتے بس اشفاق کو برق فرنگی نے کس حال سے قتل کیا اور آپ نے شبخون مارا امیر نے فرمایا مین اپنی بارگاہ سے نکلا بھی نہین آخر سواروں نے بیان کیا کہ ہمراہیان لندھور عادل شیر دل نے آپ کے نام سے شبخون مارا تھا امیر نے فرمایا تم جاکر آرام کرو کہ اشفاق مارا جاچکا ہم برق سے پوچھینگے اخلاق لاشہ اشفاق کا لیکر اپنے مقام پر آیا یہان امیر نے مہتر برق فرنگی کو بلایا اور پوچھا کیون ای برق تمنے اشفاق کو کیون قتل کیا برق نے کہا اُسنے مکر سرکار کے ساتھ کیا مین نے اُسکو گرفتار کیا اُسکی شکل بنکر اشفاق کو قتل کیا امیر نے فرمایا ہمارا حکم نہین ہو کہ کسی پہلوان یا شاہ کو دھوکے سے قتل کرو تمنے خلاف ضابطہ کیا برق ہاتھ باندھکر کھڑا ہوا کہ معاف فرمائیے امیر نے فرمایا کہ میرے قریب آؤ جیسے ہی برق قریب آیا صاحبقران نے ہاتھ تھام کر ایک جھٹکا مارا کہ برق منھ کے بھل گرا برق کی اپنے ہاتھ سے مشکین باندھین اور مقبل سے فرمایا اِس متفنی کو پاس اخلاق کے لیجاؤ اور کہنا کہ معاوضے مین اپنے بھائی کے خون کے اِسکو قتل کرو مقبل برق کو لیکر چلا برق فریاد کرتا ہو کہ ای سرداران نامی وای پہلوانان گرامی مجھکو بچالو اخلاق قتل کریگا سب سردار افسوس کررہے ہین مگر بخوف صاحبقران کوئی نہین بول سکتا جب مقبل برق کو لیکر باہر نکلا اور چالاک بن عمرو نے دیکھا دل بیقرار ہوگیا ...ا لاک غضب ہوا اگر اخلاق نے برق کو قتل کرڈالا تو بڑی خرابی ہوگی بڑھیا معقول ہو

کیسی کیسی عیاریان کین مگر صاحبقران نہین چاہتے کہ کافر کی بہی ہتک ہو یہ سوچتا ہوا چلا برق نے بہت
غل مچایا مگر لشکر مین کسی نے دخل نہ دیا مقبل برق کو لیے ہوے لشکر اخلاق مین آیا اخلاق بیٹھا ہوا
تھا کہ مقبل نے برق کو لا کر حوالے کیا اخلاق نے حکم دیا کہ میدان خونی کی تیاری کرو مین ابھی اِسے
قتل کرونگا کیون ای برق یہ دن تمھین یاد نہ تھا صاحبقران بڑے عادل و منصف ہین ایسے عیار کو
یون حوالے کر دیا برق نے کہا ای اخلاق مین تو ایک حقیر ہون ہمارے اُستاد خواجہ نے آس
بن الوس کی جب ناک کاٹی ہو تب صاحبقران نے عمرو کا پاس نہ کیا اور گرفتار کر کے حوالے کر دیا
مجھے جسطرح چاہو قتل کرو جو مین نے خطا کی ہو اُسکا یہی بدلہ ہو کہ مین بھی قتل ہو جاؤن مگر ای اخلاق
مجھے تم جانتے ہو کہ مین جھوٹھ نہین بولتا مین نے اشفاق کو قتل نہین کیا ایک درۂ کوہ مین چھپا
دیا ہو اگر مجھکو حکم دو تو اُنکو لے آؤن ورنہ اُسی مقام پر کوئی شیر یا بھیڑیا کھا جائیگا اخلاق نے کہا
اگر تم بھاگ جاؤ تو مین تمکو کیونکر پاؤن برق نے کہا کیا مین نے چوری کی ہو جو مین بھاگونگا آقا نے
گرفتار کیا تمکو دیدیا ہو اُنھین سے خطا معاف کراؤنگا پھر لشکر اسلام مین جاؤنگا تمسے بھی رسم رہا
اخلاق نے کہا اگر اشفاق کو زندہ لادو اور کہنا تمھارا سچ نکلے تو جو مانگوگے وہ دونگا برق نے
کہا مین ابھی لایا اخلاق نے کہا ای برق فرنگی اتنا خیال رکھو اگر بھاگ جاؤگے تو مین امیر سے
جاکر فریاد کرونگا وہ تمکو لشکر مین نہ رہنے دینگے برق نے کہا یہ تو مین خوب جانتا ہون کہ صاحبقران
میرا رہنا قبول نہ فرمائینگے مگر خدا اُستاد کو سلامت رکھے وہ خطا معاف کرائینگے یہ کہکے برق تڑپتا ہوا
چلا جنگل مین جاکر دیکھا کہ ایک گنوار آتا ہو جھپٹ کر اُسکو حباب مارا بیہوش کر کے ایک گوشے مین
لایا تخل سے باندھکر اُسکو ہوشیار کیا مگر صورت اُسکی اشفاق کی بنادی جب وہ ہوشیار ہوا تو
صورت اپنی عجیب و غریب بناکر کہ دو سر بہت سی آنکھین دو ہاتھ کاندھے پر اور کالی کالی صورت
بنا کر سامنے گنوار کے آیا اُس گنوار نے جو یہ صورت دیکھی کانپنے لگا پسینہ پسینہ ہوگیا برق نے کہا
ای شخص تو نے مجھکو پہچانا اُسنے گھگھیا کر کہا گوسیان مین تو آپ کو نہین پہچانتا برق نے کہا مَین ملک الموت
قدرت خداوندکا حکم ہوا تھا کہ اِسکی روح قبض کرو مجھکو تیرے حال پر رحم آیا مین نے تجھکو بصورت
اشفاق مردم ورنہ بنایا مین تجھکو لیے چلتا ہون تخت نشین ہونا مگر خبردار جو کوئی پوچھے کیا نام ہو
تو اشفاق مردم ورتبا نا ہمیشہ سلطنت کیا کرنا اگر کسی سے مقابلہ پڑے تو بھاگ کر اپنی جان بچانا
نے

ایسا نہو کہ جان پر بنے بخوبی سمجھا کر برق اُس گنوار کو لے چلا راہ مین ہنس ہنس کے باتین کرتا ہوا
کہتا ہوا کہ اے اشفاق تمنے بڑی تکلیف اُٹھائی اشفاق نقلی جواب دیتا ہو کہ آپ کی عنایت شرط ہی
برق فرنگی باتین کرتا ہوا سامنے اخلاق کے لایا اخلاق نے جو بھائی کو دیکھا اُٹھکر لپٹ گیا مگر
دیکھتا ہو کہ بھائی کا قد چھوٹا تھا بڑا کیون ہوگیا رنگت بھی خلاف معلوم ہوتی ہو برق نے جو دیکھا کہ
اخلاق حیران حیران دیکھ رہا ہو بڑھکر کہا اے شہنشاہ آپ کو یہ حیرت ہوگی کہ قد اِنکا کیون بڑا ہو
چونکہ اِنکا پیمانۂ عمر لبریز ہوچکا تھا اور سر رشتۂ حیات منقطع ہوا تھا سامری نے اپنا ہاتھ پھیرا اِنکا قد بھی
بڑھگیا اور عمر بھی بڑھی اب یہ کئی سو برس جیین گے مگر مین اُمیدوار ہون کہ مجھکو نوکر رکھ لیجیے یہ سُنکر
اخلاق نے کہا اے مہتر برق فرنگی تمھارا گھر ہو بیٹھو رہو برق رہنے لگا اشفاق نقلی تخت پر بیٹھا ہو
اُمرا و زرا انتظام کر رہے ہین اخلاق لشکر کا منتظم ہو مگر ہرکارون نے یہ خبر صاحبقران کو پہونچائی
کہ برق نے جاکر یہ فتور کیا ہو کہ اب اخلاق کا معتبر ہو صاحبقران نے فرمایا وہ بڑا مکار و غدار ہو اُسنے
اپنا رنگ جمالیا کہ چالاک اپنے مقام سے اُٹھا ہاتھ باندھکر سامنے صاحبقران کے آیا عرض کی
اے شہریار برق فرنگی نے خوب رنگ جمایا ہو آپ اپنی جلالت کر چکے کہ برق ایسے عیار کو باندھکر دیدیا
مگر اُسنے اپنا رنگ جمایا اب اگر مناسب ہو تو خطا اُسکی معاف کیجیے صاحبقران غصے مین بیٹھے تھے
فرمایا کہ چالاک کو نکالدو مقبل نے جب چالاک کو نکالا تب کل اہل دربار تھرا گئے اور ہر ایک کا
قول تھا کہ اب چالاک کا آنا دشوار ہو لوگون نے کہا خواجہ عمرو آکر صفائی کرائینگے لندھور کے
منھ سے نکلا کہ آقاے نامدار عمرو کے فرزند کو نکلوا دیتے ہین خواجہ آکر شکایت کرینگے اگر
مناسب ہو تو چالاک کو بلوا لیجیے صاحبقران نے فرمایا دارا ے ہند تمکو غیرت نہین آتی کہ اُسوقت
مین شبخون مارا لندھور نے کہا آقاے نامدار مین تو نہین گیا مگر البتہ عادل شیردل نے جاکے
میرے نام کا نعرہ کر دیا یہ مشہور ہوا کہ جانشین صاحبقران نے شبخون مارا ہرچند کہ برق نے مجھسے
کہا تھا مگر مین نے قبول نہین کیا صاحبقران نے فرمایا کہ عادل شیردل سے کہو کہ ہمارے لشکر سے
نکلجاے اور شبخون مین جو ساتھ گئے تھے وہ بھی عادل کے ساتھ جائین لندھور نے شرماکر سر
جھکا لیا مقبل نے بڑھکر عادل شیردل سے کہا کہ اب تم اُٹھ جاؤ دربار مین تمھاری جگہ نہین ہو
عادل شیردل شرماکر اُٹھا باہر آکر پانچ ہزار جوانون کو ساتھ لیا اور ایک صحرا مین جاکر اُترا اُس

بیابان مین ایک پہلوان رہتا تھا کہ ابہام خارا شکن اُسکا نام ہو اُسنے جو خبر سُنی کہ ایک جوان میرے صحرا مین آکر اُترا ہی چالیس ہزار جوانون کو ساتھ لیکر عادل کے مقابلے مین آیا وادھر اب کلبرگی عیار لندھور کو عادل کے ساتھ آیا ہو اور افسوس کر رہا ہو کہ اے عادل تجسے وہ خطا ہوئی ہو کہ صاحبقران معاف نکرینگے مگر خواجہ بخیر دعافیت پلٹ کر آئین اُنکو مزاج مین صاحبقران کے بہت دخل ہو کیا عجب ہو کہ وہ یہ کیفیت تمام سنکر فیصلہ کرا دین مگر صاحبقران کو بہت ناگوار ہوا کہ ایک بندۂ خدا کو بیوجہ قتل کیا شاید مسلمان ہوتا چالاک اور برق بھی پاس عادل کے آئے ہین کہ ہرکارون نے خبر دی ابہام خارا شکن چالیس ہزار فوج سے آیا ہو عادل نے کہا کیا پروا ہو فوج کے زیادہ ہونے سے کیا ہوتا ہو میدان مین جب مقابلہ پڑیگا تو سمجھ لونگا برق نے کہا اے عادل اگر حکم دو تو اُسکی مشکین باندھکر لاؤن عادل نے کہا برق ایک مرتبہ تمھارا کہنا ماننے سے مغضوب بارگاہ صاحبقران ہوا اب میدان مین سمجھ لونگا یہ ذکر تھا کہ ابہام نے طبل جنگی بجوایا ہرکارون نے آکر عادل کو خبر دی کہ ابہام نے طبل جنگی بجوایا ہو عادل نے بھی نقارۂ رزمی بجوایا تیاریان ہونے لگین چار پہر رات گذر کر وہ وقت آیا کہ ستارۂ سحری آسمان پر نمودار ہوا **نظم**

اُڑا آشیانے سے طاؤس نور	وہ طاؤس مشرق کا تھا بادشاہ	یکایک ہوا وان سحر کا ظہور
سپہ کی علامت سپیدا ہوا	نشان آگے آگے خطِ صبح کا	بہت گرم خو اور روشن نگاہ
کہ پہلے کیا زاغ شب کو شکار		کیا دبدبہ خلق پر آشکار

دونون لشکر میدان مین آئے ابہام میدان مین نکلا عادل شیردل مقابلے مین پہونچا بعد ردوبدل آپس مین نیزہ چلا عادل نے نیزہ ابہام کا نکالا ابہام نے تلوار کھینچی عادل سپر کو سر کی پناہ کرکے آگے بڑھا منظور یہ تھا کہ تلوار چھین کر لپٹ پڑون مگر گینڈے نے سکندری کھائی سپر ہاتھ سے ہٹی عادل زخمی ہوے چالاک وغیرہ آکر عادل کو ہٹا لے گئے ابہام گینڈے کو مہمیز کرنے لگا چونکہ لشکر اسلام قریب تھا دارا ب نے جاکر لندھور کو خبر سنائی کہ عادل زخمی ہوا ابہام بلبلا رہا ہو لندھور نے کہا مین کیا کرون مین اُنکی مدد کو نہین جا سکتا مگر فرہاد خان بکفری بیٹا لندھور کا اپنے مقام سے یہ کہکر اُٹھا کہ ہمتو جاکر اپنے بھائی کی مدد کرینگے اگر صاحبقران بارگاہ مین نہ آنے دینگے ہم بھی اُسی مقام پر رہین گے یہ کہکر باہر نکلا اور کرگدن مست پر سوار ہوگے چوبدست گران سنگ کاندھے پر رکھکر طرف صحرا کے روانہ ہوے

اسوقت پہونچے کہ ابہام پکار رہا ہو کہ ای فرقۂ خدا پرستان وای نبردستان کوئی میرے مقابلے مین نہین آتا کہ آواز آئی او بیحیا مین تیرے مقابلے مین آتا ہون کیون اِسقدر زیادہ بلبلاتا ہی ساتھ والون نے عادل کے دیکھا کہ فرہاد خان گینڈے کو اُڑاے ہوے آتا ہی اور مقابل ابہام مین پہونچے ابہام نے ہاتھ تلوار کا مارا فرہاد خان نے چوبدست پہ روکا روک کر وار کیا چوبدست جو پڑی ابہام نے سپر آگے کی مگر چوبدست جو پڑی ابہام کا ہاتھ کانپا سپر سر پر آئی سر گردن مین گردن سینے مین اور سینہ شکم مین ایک تھالہ خون کا معلوم ہوتا تھا فرہاد خان مار کر ابہام کو فوج پہ جا پڑا ملازمان عادل بھی پہونچے مار کر سب کو بھگا دیا سب کو شکست دیکر فرہاد خان نے مال و اسباب لٹوا لیا اور بفتح و فیروزی پلٹے آکر عادل سے ملاقات کی کہا بھائی صاحب آپ نے کیون تکلیف فرمائی ایسا نہو کہ صاحبقران کے خلاف ہو فرہاد نے کہا ہم ملازم قدیم ہین جو چاہین ہمکو سزا دین مگر افسوس یہ تھا کہ بھائی کا لشکر تباہ ہوتا ہی کیونکر نہ آتے اگر اِس خطا پر صاحبقران ہمکو نکالدینگے تو ہمکو قبول ہی کیا عجب ہی کہ والد نامدار پر بھی خفگی ہو یہ کہکر فرہاد خان پلٹے یہان ہرکارے نے صاحبقران کو پرچہ دیا کہ فرہاد خان نے جاکر ابہام خارا شکن کو مارا اور عادل شیر دل کی مدد کی اب لشکر مین آتے ہین صاحبقران نے فرمایا ای مقبل جاکر فرہاد خان کو روک دو کہ ہمارے لشکر مین نہ آئین مقبل نے کنارے پر لشکر کے جاکر فرہاد خان کو روکا فرہاد خان نے کہا ای مقبل انصاف کرو کہ بھائی قتل ہوتا تھا مین کیونکر مدد کو نہ جاتا مجھکو صاحبقران کے سامنے لے چلو مین عذر کرونگا مقبل نے کہا یہ حکم نہین ہی یہی ارشاد فرمایا ہی کہ فرہاد خان کو جاکر روکو جنکی مدد کو گئے تھے اُنھین کے پاس رہو فرہاد خان ناچار پلٹا بارگاہ عادل مین آیا عادل نے پوچھا کیا ہوا فرہاد خان نے کہا مین بھی شامل تمھارے نکالا گیا اب تمھارے ساتھ ہین جو کہو وہ بجا لائین عادل نے کہا بھائی یہ تمھارا گھر ہی میری آنکھون پر رہو مین خدمتگزاری کرونگا بلکہ تمھارے آنے سے تسکین ہوئی کوئی افسر کلان نہ تھا اب مجھے تسکین و ڈھارس ہوئی کہ آپ سرپرست ہین غرض مرادیہ ہی کہ فرہاد خان و عادل اِسی مقام پر رہے یہ خبر ہرکارون نے شنگال کو پہونچائی کہ دو سردار حمزہ کے اور دو عیار نکالدیے گئے صاحبقران کے لشکر مین انتشار ہی شنگال طرف وزیرون کے پلٹا وزیر کامل کو دست راست پر بٹھا ہی اُسنے سر جھکایا شنگال نے کہا ای آہوان صحرا النورد یہان سے جاؤ اور دونون سردار

جو بارگاہ سے حمزہ کی نکالے گئے ہین انکو گرفتار کرلاؤ صحرانورد اٹھا کہا مین ابھی لایا صحن بارگاہ مین آکر سحر کیا کہ بازوون پر پر پیدا ہوے اڑتا ہوا چلا یہان وہ وقت ہی کہ عادل و فرہاد خان کرسیون پر بیٹھے ہین کمیدان رسالدار حاضر دربار ہین ذکر ہو رہا ہی کہ دیکھیے ہم لوگون کی صفائی کیونکر ہو یقین ہی خواجہ آکر اس مقدمے کو صاف کرین انکو مزاج مین صاحبقران کے دخل ہو ایسے وقت کہین گے کہ صاحبقران قبول فرمائین کہ آسمان پر برق چمکی اور صحرانورد بارگاہ مین آیا اکڑتا ہوا سامنے پہونچا اور دونون جوانون کو اٹھا لیا اور منھ سے دھوآن چھوڑا کہ بارگاہ مین اندھیرا ہو گیا سب سردار گھبرانے لگے اور صحرانورد لیکر چلا گیا اور سامنے شنکال کے لایا بڑا ناز کرتا تھا کہتا تھا کہ بارگاہ مین گھس گیا دونون کو اٹھا لایا کوئی معترض نہوا مشہور ہی کہ مسلمان ساحر کو مار ڈالتے ہین مگر میرے مقابلے مین کوئی نہ اٹھا شنکال نے کہا اے صحرانورد صاحبقران یا بادشاہ کو لاؤ تو البتہ معلوم ہو صحرانورد نے کہا ابھی جاتا ہون اور حمزہ کو لاتا ہون یہ کہکر صحرانورد چلا ایسا جوش مین تھا کہ لشکر مین ٹہلتا ہوا دربار گاہ پر پہونچا پہلوان ہادی جو بیٹھے تھے انھون نے آواز دی کون آتا ہی یہ دربار صاحبقران ہی صحرانورد نے نعرہ کیا کہ ہم آہوان صحرانورد او درگہ سالار چپکا بیٹھا رہ زبان نہ ہلانا ورنہ دیوانہ بنا دونگا ہادی خاموش ہو گئے صحرانورد اندر پہونچا دیکھا صاحبقران دنگل شوکت پر بیٹھے ہین اور گرد سرداران نامی مثل لندھور و مالک و بہرام وغیرہ اپنے اپنے مقام پر بیٹھے ہین صحرانورد نے صاحبقران پر سحر کیا کہ آگ برسنے لگی صاحبقران نے اسم اعظم الٰہی ورد زبان کیا سب آگ موقوف ہو گئی صحرانورد نے ہاتھ سے اشارہ کیا ہوا ٹھنڈی چلی مگر امیر پر تاثیر نہ ہوئی صحرانورد سمجھا کہ مین نے سحر کیا اب ہاتھ پانون بیکار ہو گئے ہونگے بڑھا کہ صاحبقران کو اٹھا لون جیسے ہی اپنے قریب آکر ہاتھ بڑھایا امیر نے کلائی تھام کر ایک تمانچہ مارا کہ سر صحرانورد کا اڑ گیا مگر یہان فرہاد خان و عادل دربار مین شنکال کے بیٹھے تھے سحر مین صحرانورد کے مبتلا تھے جب یہان صحرانورد مارا گیا ان دونون کے اوپر سے سحر اتر گیا دونون جوان نعرہ کرکے اٹھے کئی ساحرون کو چیر کر پھینکدیا انکے مرنے کا اندھیرا ہوا اس اندھیرے مین یہ دونون جوان لڑتے ہوے باہر نکلے باہر ساحرون نے گھیرا اور سحر کرکے گرفتار کر لیا کشان کشان سامنے شنکال کے لائے شنکال نے کہا بڑا غضب ہوا میرا وزیر مارا گیا مین منع کرتا تھا کہ حمزہ کو لینے نہ جا مگر وہ ان دونون کو لا کر ایسا مغرور ہوا کہ آخر کو

مارا گیا ای چالاک جادو لیجاکر انکو اُس مقام پر قید کرو جہان سلماسے مہرجمال وجہانگیر قید ہین اور
نکدر بیٹھے ہین کہ فرہاد خان اور عادل شیر دل آکر ہوپنچے اور اسی قید خانے مین آکر قید ہوے
جہانگیر نے پوچھا ای فرزند لندھور و ای عادل شیر دل تم کیونکر قید ہوے دونون نے بیان کیا
کہ صاحبقران ہمسے ناخوش ہوے برق نے یہ سارا فساد برپا کیا اور ایک ساحر ہمارے دربار
سے ہکوے آیا ہمنے سُنا ہی کہ وزیر شنکال ہکوے آیا تھا مگر وہ دربار مین صاحبقران کے جاکر مارا گیا تب ہم لوگ
رہا ہو گئے تھے اور دربار شنکال سے نکل گئے تھے مگر باہر جاکر قید ہوے ساحرون نے سحر کیا
ہمارے ہاتھ پانؤن بیکار ہوے مگر خدا کا شکر کرتے ہین کہ قبلہ وکعبہ سے جدا ہوکر جنگل مین رہتے
ہین کیا کیا جفائین سنتے ہین اس حال سے یہ رنگ ہمارے واسطے بہتر ہی کہ ہم قید مین رہے آقا
رہا کرینگے صفائی بھی ہوجائیگی یہ لوگ تو قید خانے مین ہین کہ ذکر انکا تحریر ہوگا مگر صاحبقران زمان
نے اول مکتوب منگایا کہ جو خواب مین مرحمت ہوا تھا اُسکو جو دیکھا تو یہ مضمون نکلا کہ اول کوہ بسیتون
کی سیر کیجیے اُسکی فتح کے بعد قلعۂ طلسمی بلیگا تب اُسمین داخلہ ہوگا صاحبقران یہ حکم دیکھکر طرف کوہ
بسیتون کے چلے بسیتون جادو اپنے دربار مین بیٹھا تھا کہ ایک زاغ نے آکر کانؤن کانون
کی بسیتون سے کہا کہ بڑا غضب ہوا کہ طلسم کشا اِسطرف آتا ہی کوئی ہم مین ایسا ہی کہ جاکر صاحبقران
کو روکے اور اِسطرف نہ آنے دے یہ سُنتے ہی قیلاس سپر گردان اپنے مقام سے یہ کہکر اُٹھا کہ
جاکر اول لشکر حمزہ کو تباہ کرون اُسکے بعد حمزہ کو روکون قیلاس نے اول ایک آہو بناکر چھوڑ دیا
اور کہا جاکر حمزہ کو بھٹکانا اور آپ طرف لشکر کے چلا یہان لشکر صاحبقران اُسی صحرا مین فروکش ہی
کہ قیلاس نے آکر ایک گولہ مارا تمام لشکر مین دھوان چھا گیا اور بیخوف بارگاہ مین آیا لندھور اور
مالک کو اُٹھالیا اور لیکر چلا دونون کو پنجے مین دبائے ہوے ٹہلتا ہوا جاتا ہی اور چہارجانب
دیکھتا ہوا لیکن لشکر اسلام پر دھوان چھایا ہوا ہی سب لشکر بیقرار ہی مگر قیلاس مالک و لندھور
کو لیے ہوے دربار شنکال مین آیا کہا یہ دونون سردار موجود ہین اِنکو حمزہ سے لڑوا لیے شنکال
نے لندھور پر سحر کیا کہ لندھور پر سحر کیا کہ لندھور قدمون پر شنکال کے گرے اور کہا ای شہنشاہ
جو حکم دیجیے وہ بجا لاؤن شنکال نے پانچ ہزار ساحر ساتھ کیے اور کہا جاکر صاحبقران کو روکو
لندھور روکنے کو امیر کے چلے اور مالک جاکر پاس جہانگیر کے قید ہوے قیلاس پھرا ہوا

آنا تھا کہ کان مین آواز آئی کہ کوئی خوش آواز بصد سوز و گداز یہ اشعار عاشقانہ گا رہا ہو نظم

آنکھ دیکھ سکے جب وہ بے نقاب ہوا
تحیر نگہ شوق خود حجاب ہوا

خجل جو پیکے مین اک ساغر شراب ہوا
سبو عرق سے بھرے کچھ یہ آب آب ہوا

وہ آئے گیا شب وعدہ قیامت آپہونچی
ستارہ بخت کا چمکا تو آفتاب ہوا

لگی نہ دیر جدائی مین دل کو پھر جاتے
نگاہ یار کی ٹھہری مرا شتاب ہوا

سنبھالتے دل بیتاب کو فراق مین کیا
اثر نہ آہ مین ٹھہرا وہ اضطراب ہوا

لبون پہ جان جو آکر ٹھہر گئی دم نزع
کسی کے بوسون کا ارمان سد باب ہوا

نگاہ کہتی ہو اوسکی کہ اُٹھیے محفل سے
جو دل کو بار رہا کیا وہ باریاب ہوا

ہماری آنکھون مین آنیکی آرزو ہی رہی
تمام عمر نہ بیدار بخت خواب ہوا

وہ مست ہون کہ مرے ہوش کے تجسس مین
بہت سا پیر خرابات بھی خراب ہوا

اگر بہشت ہو یارب مقام آسایش
تو کوے یار مین مجھپر یہ کیون عذاب ہوا

مین کہکے آرزوے وصل آپ پچھتایا
مرا سوال ہو گویا ترا جواب ہوا

نکالی آکے جوانی نے بھی نہ دل کی اُمنگ
بھلا ہوا کہ نہ شرمندہ شباب ہوا

دلاسے دیکے کسی نے ستم کیا ہمپر
تسلیون سے جلال اور اضطراب ہوا

قیلاس نے جو یہ صداے دلفریب سُنی پلٹ کر دیکھا کہ ایک طفل کرتہ چکن کا پہنے ہوے مشروع کا پاجامہ دیوانہ وار آتا ہو قیلاس نے پُکارا کہ میان صاحبزادے کہان جاتے ہو لڑکے نے کہا اِس وقت مین بات نہین کرسکتا کہ میرا وقت حصول مطلب ہو بھٹی پر شراب کی جاؤنگا وہان گاؤنگا ہر ٹھمری پر وہ لوگ ایک پیسہ دیتے ہین چار چھ آنے جمع ہو جاتے ہین جاکر مادر مہربان کو دیتا ہون وہی وجہ معاش ہو باپ ہمارے تان رس خان کوٹھے سے گر پڑے اُنکا کولا اُتر گیا اب گھر کی بسر ہماری ذات سے ہو مان نے ہماری پتہ دیا ہو کہ بھٹی پر جایا کرو قیلاس نے کہا تمھارا نام کیا ہو کہا کہ مجھکو تان توڑ خان کہتے ہین قیلاس نے کہا ہم تمکو روپے دینگے ہمارے ساتھ چلو یہ کہکر روپیہ کمر سے نکالا اور لڑکے کے سامنے پھینکدیا لڑکے نے روپیہ دیکھکر منھ پھیر لیا کہا حضور ہمکو نہ بہلائیے ہم یہ چینی کا روپیہ نہ لینگے ہمکو پیسے سے کام ہو آپ تو یہین سے

دھوکا کرتے ہین یقین معلوم مکان پر جاکر گیا آفت برپا ہو قبیلا اس سمجھ گیا کہ یہ لڑکا بیوقوف ہو کہ روپیہ نہین لیتا اور پیسے کا طالب ہو ہنسکر کہا میان صاحبزادے اس روپے کے بہت سے پیسے ملین گے لڑکے نے کہا مجھکو ہاتون مین نہ بہلا سیدھے قبیلا اس بڑھا کہ ہاتھ لڑکے کا تھام لون وہ لڑکا سامنے سے بھاگا جنگل مین جاکر غائب ہوگیا قبیلا اس کو بڑا افسوس ہو کہ اس طفل کا گانا نہ سُنا اسی سوچ مین ایک جھیل پر آیا اور وہان ٹھہرا شہر اکی کیفیت دیکھ رہا ہو مگر صاحبقران زمان جو طرف کوہ جہستون کے چلے تھے ایک مقام پر آکر ٹھہرے سامنے دیکھا ایک قصر سیاہ دروازے پر اُسکے کئی سو زنگی بیٹھے ہین صاحبقران کو جو آتے ہوئے دیکھا آپس مین اشارے کرنے لگے از طلسم کشا آگیا اسکو مارو کئی سو زنگی نیمنا لیکر دوڑے صاحبقران زمان نے نعرہ کیا کہ باشید ای کافران تیباہ ہو نا بکاران ہر دغا کیا تم لوگون کو چھوڑتا ہون نعرہ صاحبقران زمان

امیر عرب ضیغم روزگار
بیک تیغ عقرب یکے ذوالحمار

بحکم خدا البتہ شمشیر چار
بُن کافران از جہان پاک کرد

یکے تیغ صمصام و قمقام نام
سر سرکشان جلہ در خاک کرد

تلوار کھینچکر جا پڑے جس زنگی پر ہاتھ مارا اُسکے دو ٹکڑے کیے مگر لاش غائب ہو جاتی ہو جب امیر نے دو چار زنگیوں کو مارا اور خود زخمی ہوئے مگر شیرانہ لڑ رہے ہین وہ زنگی دور سے تیر مارتے ہین برسے مارکر بھاگتے ہین خیال مین گذرا کہ مکتوب کو دیکھین مکتوب کو دیکھا اُسمین نوشتہ پایا کہ یہ مقام زندان حوالی طلسم ہو اکثر بندگان خدا یہان قید ہین اگر چاہتے ہو کہ یہ قیدی رہا ہون تو خیال کرکے دیکھو کہ سر قصر پر ایک طائر بیٹھا ہو اور آواز افسوس دے رہا ہو اسی کے سحر سے یہ زنگی لڑ رہے ہین تیر سے اُس طائر کو مارو جب زبان کھولے اسطرح تیر مارو کہ تیر جاکر دہن مین پڑے اور اگر تیر نے خطا کی تو وہ تیر پلٹ کر تمھارے سینے پر پڑیگا اور توڑ کر پشت کو پار گذریگا صاحبقران نے سر اُٹھاکر دیکھا کہ ایک طائر ہفت رنگ سر قصر پر بیٹھا ہو آواز افسوس دے رہا ہو جب اُسنے منھ کھولا تو امیر نے تیر مارا حلق مین اُسکے پڑا کہ توڑ کر گدی کو پار گذرا اُس طائر نے ایک چیخ ماری کہ زمین ہلگئی اور زمین پر گرا جلنے لگا سب زنگی بھی جلکر خاک ہوئے آواز آئی کُشتی مرا نام من زاغ جادو بود نگہبان زندان حوالی طلسم امیر زاغ جادو کو مارکر قریب دروازے کے آئے دروازہ خود بخود کھلگیا امیر اندر داخل ہوئے دیکھا کئی سو جوان

مسلسل و مطوق بیٹھے ہین مگر آپس مین کہ رہے ہین کہ آج خوشی کا دن ہو کہ جو سانپ ہمکو گھیرے ہوئے تھے وہ سب بدن سے چھوٹے ایک نے کہا مین نے خواب دیکھا تھا کہ طلسم کشا تشریف لائین گے تو ہم لوگ رہائی پائین گے شاید آج وہی دن ہو امیر کو دیکھکر وہ سب شاہزادے سلام کرنے لگے امیر نے کلمہ پڑھا کر سب کو رہا کیا رہا ہوتے ہی اُن جوانون نے کہا کہ سامنے جو کوٹھے بند ہین اُنین مال ہو اور بارگاہین ہین امیر نے بارگاہ نکلوائی اور وہ بارگاہ اِستادہ ہوئی صاحبقران بارگاہ مین داخل ہوے اور پانچسو سوار صاحبقران کے ساتھ ہین بعیش و فرحت اُسی مقام پر اُتر پڑے امیر اُترے ہوے ہین وہ سب شاہزادے گرد بیٹھے ہین باتین ہو رہی ہین کہ صحرا سے گرد اُڑتی دیکھا امیر نے کہ لندھور بن سعدان ایک مست ہاتھی پر سوار پشت پر پانچ ہزار ساحر ہرکارون نے لندھور کو خبر دی کہ سامنے صاحبقران اُترے ہوے ہین لندھور بھی اُسی مقام پر اُتر پڑے اور صاحبقران سے کہلا بھیجا کہ مین بحکم شہنشاہ طلسم آیا ہون بہتر اسی مین ہو کہ میرے ساتھ چلیے سوار نے آکر صاحبقران سے کہا امیر کو یہ سُنکر حیرت ہوئی مگر جواب مین فرمایا کہدینا کہ اوہندی جو تجھسے ہو سکے قصور نہ کرنا مین سب طرح موجود ہون لندھور نے یہ جواب سُنکر طبل جنگی بجوادیا امیر کو خبر ہوئی امیر نے بھی طبل جنگی بجوایا دونون لشکرون مین تیاریان ہونے لگین چار پہر رات تیاری مین گذری وہ وقت آیا

نظم

سحر چون زاغ شب پرواز برداشت | خروس صبحدم آوازہ برداشت
عنادل لحن دلکش بر کشیدند | لطافت غنچہ از رودہ کشیدند
بنفشہ جعد عنبر بوے خود شست | سمن از آب شبنم روے خود شست

لندھور سوار ہوا پانچ ہزار جوان ہمراہ لیکر میدان مین آیا اُدھر سے صاحبقران تشریف لائے اور وہی سو جوان ساتھ ہین صاحبقران ایک مرکب عربی پر سوار ہو کر میدان مین آئے لندھور نے ہاتھی بڑھایا امیر سمجھے کہ اِسکے بیٹے اور بھانجے کو جو نکالدیا ہو اُسیکا بدلہ لینے آیا ہو مگر خیال کرکے دیکھا کہ لندھور کا چہرہ سرخ ہو رہا ہو گرز کاندھے پر رکھے ہوے میدان مین آیا پکارکر آواز دی کہ یا صاحبقران میرے مقابلے مین آئیے صاحبقران نے گھوڑا بڑھایا مرکب عربی طرارہ بھرکے میدان مین آیا لندھور نے جیسے ہی صاحبقران کو دیکھا نیزہ مارا امیر نے نیزے کو نیزے کی سنان پر لیا صاحبقران بڑے زور و شور مین لڑ رہے ہین نیزہ لندھور کا نکالا لندھور نے غصے مین آکر گرز دودستی اُٹھایا پکارکر

آواز دی کہ یا صاحبقران اسکا نام گرز خردی ومردی ہی اسکا وار رد کیجیے امیر نے گرز سام بن نریمان اُٹھا کر چہرے کی پناہ کیا مگر لندھور نے بقوت تمام گرز مارا اِس زور سے گرز پڑا کہ گھوڑے کی امیر کے کمر ٹوٹ گئی امیر گھوڑے سے گرے چونکہ صدمہ پہونچا آنکھ بند ہو گئی لندھور ہاتھی سے کود پڑا اُسی حال مین صاحبقران کو گرفتار کیا ہر چند شاہزادون نے غل مچایا مگر لندھور نے نہ مانا خیال بھی نہ کیا کہ کون پکار رہا ہی کسکو منع کرتا ہی امیر کو گرفتار کرکے اراب پر ڈال لیا اور لیکر روانہ ہوا شاہزادون نے جو دیکھا کہ ہمارے آقا کو لیے جاتا ہی تلوارین کھینچکر جا پڑے لندھور نے تھوڑے ہی عرصے مین چند کو قتل کیا وہ بیچارے بھاگے لندھور صاحبقران کو لیے ہوے دربار شنکال مین آیا اور عرض کی ای شہنشاہ مین امیر کو گرفتار کر لایا مین سب کو جواب دونگا شنکال نے وزرا سے صلاح کی لندھور تو ایک دنگل پر آکر بیٹھا ہوا جھوم رہا ہی اور کہتا ہی ای شہنشاہ مین سب کو جواب دونگا جو مجھسے مقابلہ کریگا ایک ضرب گرز مین پیوند خاک کر دونگا میری ضرب خالی نہین جاتی شنکال نے سحر سے امیر کو مسلسل ومطوق کیا اور امیر کو ہوشیار کر دیا امیر کی جو آنکھ کھلی دربار شنکال دیکھکر زنجیرین ہلانے لگے مگر اسم اعظم نہین یاد آتا پکار کر آواز دی کیون لندھور تو نے نامردی سے مجھکو گرفتار کیا نہ پہچانا تو نے مجھکو کئی مرتبہ تجھکو زیر کر چکا ہون انشاءاللہ پھر سزا پاؤگے لندھور نے کچھ جواب نہ دیا مبہوت بیٹھا ہی مگر شنکال نے جلاد کو اِشارہ کیا کہ جلد سر کاٹ لے جلاد قریب آیا کوئلے کا خط گردن پر دیا صاحبقران نے جو یہ رنگ دیکھا اپنے مالک سے دعائین مانگنے لگے کہ ای کریم ورحیم وای سمیع وعلیم رحم اپنا شریک کر اس آفت سے نجات دے

نظم

ای کہ شد ذات تو در دیر وحرم مسجود ما — مطلب ومقصود ما و شاہد ومشہود ما
شکل دل ہستی بہ پہلوے دل وجانم نہان — مثل جان پوشیدہ اندر وجود بود ما
سوز غم داریم از چشم جہان ور دل نہان — ہست اندر سینہ مخفی آتش وبید ود ما
رہبری کن رہبری ای رہنماے گمرہان — مینماید دور زین جا منزل مقصود ما
سرنگون در سجدہ کی گرہ وبجز امداد تو — نفس شیطان وشریر وکافر مردود ما
حمد حق گویم بہندی در زبان پارسی — ہست گرچہ کشور ہندوستان مولود ما

امیر تو دعائین مانگ رہے ہین اور قیلاس جادو دنگل پر بیٹھا سیر دیکھ رہا ہی مگر برق وچالاک نے

جو یہ خبر سنی کہ صاحبقران کو گرفتار کر کے لندھور لیگیا چالاک نے کہا ای برق تم طرف قیلاس کے جاؤ مین دربار مین جاتا ہون برق نے کہا بسم اللہ چالاک طرف دربار کے بھاگا ایک ساحر کی شکل بنکر دربار مین پہونچا جلاد کو ہٹایا جلاد نے پوچھا تو کون ہی کہا مین حمزہ سے بہت جلا ہون میرے کئی عزیز انھون نے مارے ہین آج اونکے خون کا بدلہ لونگا ہرچند کہ صاحبقران غصے مین بیٹھے ہین مگر جلاد نقلی خنجر بکف آتا ہی آج دربار مین شنکال کے بہت جادو ہی پہلوان و ساحر جمع ہین اور یہ خبر جو سُنی کہ طلسم کشا کو گرفتار کر لیا سب تماشہ دیکھنے کو آئے ہین ہر ایک کا قول ہی کہ ای شاہ آپ اقبالمند ہین کہ طلسم کشا قتل ہوتا ہی کبھی اجتک ایسا نہین ہوا کہ طلسم کشا قتل ہو جس طلسم پر یہ لوگ گئے اُس طلسم کو اِن لوگون نے فتح کر لیا مگر آپ کے اقبال نے کیا زور کیا ہی کہ جانشین حمزہ آپکا مطیع ہوا ورنہ کسکی مجال تھی کہ اِنکو گرفتار کر کے لاتا لیکن برق فرنگی رنگ و روغن عیاری نکالکر ایک نازنین کی شکل بنا اور سامنے قیلاس کے آیا قیلاس نے جو صورت زیبا دیکھی بیقرار ہوکر پکارا کہ ای مہ جبین کہان سے آتی ہو وہ نازنین قریب آکر رونے لگی کہا ای شخص میرا حال تو جانتا ہی مین آفت مین مبتلا ہون میرے شوہر نے مجھکو مار کر نکالدیا مین چاہتی ہون کہ میرے شوہر کو سزا ملے قیلاس نے کہا تیرا شوہر کہان ہی اُس نازنین نے کہا کہ گھر مین بیٹھا ہی مجھکو نکالکر بہت خوش ہی اب وہ چاہتا ہی کہ یہ گھر مین نہ آئے تو آپ میرے ساتھ چلیے اوسکو سزا دیجیے اور مجھکو گھر مین بٹھا کر چلے آئیے قیلاس سوچا کہ اِسکو گھر مین بٹھا کر اِسکے شوہر پر سحر کرونگا وہ بیکار ہوگا تب یہ راضی ہوگی یہ سوچکر اسکے ساتھ چلا برق لگائے ہوے لیے جاتا ہی ایک مقام پر گھبرا کر کہا ای قیلاس وہ سامنے دیکھو جلاد آتا ہی سونٹا ہاتھ مین ہی آج یہی چاہتا ہی کہ مجھکو مار ڈالے قیلاس پلٹا اور کہا کہ کدھر آتا ہی جیسے ہی وہ پلٹا برق نے حلقہ ہاے کمند گلے مین ڈالدیے اور جھٹکا مارا گرتے گرتے خنجر مار دیا کہ شکم چاک چاک ہوا یہان قیلاس مارا گیا وہان امیر کی قید ٹوٹ کر گری اور اسم اعظم یاد آگیا صاحبقران اُٹھے اور نعرہ کیا کہ باشید ای کافران بیحیا و ای نابکاران پر دغا کہانتک مکر کروگے

نعرۂ صاحبقران

امیر عرب ضیغم روزگار ۔ بحکم خدا بستہ شمشیر چار
یکے تیغ و صمصام و قمقام نام ۔ یکے تیغ عقرب یکے ذوالحجام
سر سرکشان جملہ در خاک کرد ۔ بُن کافران از جہان پاک کرد

شنکال نے کل پہلوانون کو اشارہ کیا امیر لڑنے لگے اور

اسم اعظم الٰہی پڑھ رہے ہین سحر شنکال کا تاثیر نہین کرتا چہار طرف سے پہلوانون نے جو صاحبقران پر حملے کیے صاحبقران زخمی ہوے ایک نے پشت پر سے ہاتھ مارا کہ امیر لڑکھڑا کر گرے شنکال نے جو دیکھا کہ امیر گرے اپنے مقام سے چلا سینے پر صاحبقران کے چڑھ بیٹھا اور چاہا کہ صاحبقران کا سر کاٹ لون لندھور نے جو دیکھا کہ صاحبقران قتل ہوتے ہین اپنے مقام سے اٹھا اور شنکال کو ایک لات ماری اور لڑنے لگا کہتا تھا آقاے نامدار اٹھیے صاحبقران کو آواز دیتا ہی کہ آقاے نامدار کفار نے بلوہ کیا امیر اسم اعظم پڑھتے ہوے اٹھے لندھور لڑ رہا ہی اور صاحبقران اسم پڑھ رہے ہین مگر صاحبقران لڑکھڑاتے ہوے اٹھے شنکال نے جھلا کر کہا کہ لندھور بھی بگڑ گیا ان سب کو گرفتار کر لو اور فرہاد خان اور عادل شیر دل کو لاد جادوگر گئے اور فرہاد خان اور عادل کو کھینچتے ہوے لائے امیر نے اسم اعظم پڑھا کہ سحر ساحرون کا باطل ہوا لندھور نے بڑھکر فرہاد خان اور عادل کو بھی رہا کیا لندھور نے دیکھا کہ صاحبقران گر پڑینگے دوڑ کر گود مین اٹھایا اور لڑتا ہوا چلا فرہاد خان اور عادل سے کہا ای فرزندان یہ وقت جانبازی ہی آقا بیہوش ہوے جاتے ہین مگر برق بھی مار کر فیلاس کو اسوقت پہونچا کہ لندھور صاحبقران کو کاندھے پر سوار کیے ہوے باہر نکلے ہین ایکطرف فرہاد خان ایکطرف عادل شیر دل جنگ کر رہے ہین مگر ساحرون نے گھیرا ہی جب سحر کرتے ہین تو لندھور و فرہاد خان و عادل لڑتے لڑتے رک جاتے ہین ساحر چاہتے ہین کہ گرفتار کرلین کہ آسمان پر برق چمکی ملکہ غزالہ و فتانہ و آہوان جادو آکے پہونچین دیکھا صاحبقران بیہوش و مدہوش ہین لندھور صاحبقران کو کاندھے پر لادے ہوے ہی فرہاد خان و عادل و برق فرنگی و چالاک بن عمرو بھی جنگ کر رہے ہین غزالہ نے آتے ہی سحر کیا کہ ان سب پر سے سحر اترا اور سحر کرتی ہوئی زمین پر آئین مگر آہوان و فتانہ نے اسطرح کا سحر کیا کہ ان لوگون کے گرد دھوان بلند ہوا جو کوئی ساحر آیا اور دھوآن اوسکی آنکھ مین لگا نابینا ہو گیا ٹٹولتا پھرتا ہی مگر غزالہ نے اسطرح کے سحر کیے کہ شنکال افسوس کر رہا ہی کہ یارو یہ جادوگرنیان اراکین سلطنت شریک مسلمانان ہو گئین بڑے غضب کی بات ہی دیکھو کیا کیا سحر کر رہی ہین مگر انکو نکلجانے دو رو کنے سے انکے ساحر قتل ہوتے ہین آیندہ سمجھ لونگا مگر لندھور صاحبقران کو کاندھے سے نہین اتارتا لڑتا بھڑتا ہوا جاتا ہی اور فتانہ وغیرہ سحر کر رہی ہین جب سحر

کرتی ہین دس بیس کے سر اُڑ جاتے ہین اندھیرا ہوجاتا ہی اُسی اندھیرے مین یہ جادوگرنیان بڑھتی ہین
اسطرح سے لڑبھڑ کے صاحبقران کو نے نکلین اور لشکر شغال پلٹ گیا پہچانہ کرسکے سمجھے کہ یہ
جادوگرنیان بلاے روزگار ہین سب کو مٹا دینگی اِس خوف سے ساحر رُکے جب صحرا مین لیکر امیر
کو لندھور مہونچا تو صاحبقران کو ہوش آیا دیکھا چالاک و برق و لندھور و فرہاد و عادل
یہ سب انتہا کے زخمی ہین جادوگرنیون نے عرض بھی کی کہ حضور یہ لوگ مغضوب حضور ہین صاحبقران
نے فرمایا اگر یہ لوگ اسوقت نہ ہوتے تو مین زندہ نہ بچتا لندھور نے عین وقت پر مدد کی اور
لندھور قدمون سے لپٹ گیا عرض کی اے آقاے نامدار اے مولاے قدرشناس میری
جان و مال آپ پر نثار ہی فرہاد خان بھی قدمون پر گرا عادل شیر دل نے بھی عفو تقصیر چاہی
چالاک بن عمرو و برق فرنگی بھی قدمون پر گرے امیر نے سب کی خطا معاف کی اور فرمایا کہ
آپ لوگ لشکر مین جائین مین طرف کوہ بیستون کے جاتا ہون لندھور و فرہاد خان و عادل
شیر دل و برق فرنگی و چالاک بن عمرو کو ساتھ لیکر لشکر مین آئے دیکھا کہ سب لوگ پروردگار کا
شکر کر رہے ہین لندھور نے پوچھا کیون یارو کیا معرکہ تھا سب نے کہا یکایک آسمان پر ابر
آیا اِسقدر دھوان بلند ہوا کہ ہم سب جلے جاتے تھے ہزارون بیہوش ہوے ہزارون ہوش مین
تھے ابھی تھوڑی دیر ہوئی کہ دناٹا ہوا دھوآن وغیرہ برطرف ہوگیا لندھور نے کہا برق نے
بڑا کام کیا کہ فیلاس کو مارا مین بھی اُسکے سحر مین تھا مین نے بھی جب رہائی پائی ورنہ آقاے نامدار
قتل ہوجاتے آج بڑی جنگ ہوئی جادوگرنیون نے خوب وقت پر پہونچکر سحر کیا اگر یہ لوگ نہ
پہونچتے تو ہم لوگ نہ نکل سکتے جادوگرنیان ایک طرف آکر ٹھہرین لندھور داخل بارگاہ ہوے مگر
صاحبقران زمان جو چلے صحرا کو طے کرتے ہوے جاتے ہین ایک بلندی پر چڑھکر دیکھا کہ سامنے
کوہ بیستون معلوم ہوتا ہی اور کنتوب نے بھی خبر دی مگر بیستون جادو تخت پر بیٹھا ہی کئی سو ساحر
جمع ہین کہ ایک طائر سامنے آیا اور سامنے بیستون کے آکر اشک حسرت آنکھون سے گرادیئے
بیستون نے زانو پر ہاتھ مارا کہا لو یارو غضب ہوا کہ طلسم کشا قریب آگیا فیلاس جادو نے بڑا
انتظام کیا تھا مگر عیارون نے گھیر کر اوسکو مارا اور طلسم کشا اب کوہ رنگار نگ تک آگیا ہی یارو
تم مین کوئی ایسا ہی کہ جاکر طلسم کشا کو روکے کہ چوبدار نے بڑھکر عرض کی کہ دروازے پر ایک

نامہ دار حاضر ہی بیستون نے کہا دریافت کرو کہ نامہ دار کہان سے آیا ہی چوبدار نے دریافت
کرکے عرض کی کہ حکیم اسقلی نوس نے نامہ بھیجا ہی بیستون نے حکم دیا بلالو نامہ دار اندر آیا اور
بیستون کو نامہ دیا بیستون نے پڑہا اوسمین رقم تھا کہ اے شہنشاہ بیستون کہ آپ بخوبی آگاہ
ہین کہ میرے نام حکم تھا کہ جب طلسم کشا آئے تو اسکو جاکر روکنا سامنے کوہ بیستون کے جو پہاڑ ہی
اوسپر طلسم کشا بیٹھا ہی اگر حکم ہو تو جاکر روکون ایسا ارادہ کرون کہ عمر بھر طرف کوہ بیستون کے
متوجہ نہو بیستون نے خوش ہوکر پیشانی پر دستخط کیے کہ حکیم صاحب تم لوگ نگہبان طلسم ہو جاکر
روکو جو مین پڑے وہ کمال صرف کرو نامہ دار کو عرضی واپس دی اور کہا یہ عرضی ہاتھ مین حکیم صاحب
کے دینا وہ نامہ دار پلٹا حکیم صاحب کو لاکر وہ نامہ دیا حکیم صاحب نے وہ حکم دیکھکر حکم دیا کہ لشکر
تیار ہووے اور فلان قفس مین جو طائر عنقا قید ہی اسکو رہا کرو ملازمون نے قفس کھولا وہ طائر
اُڑتا ہوا چلا اور آنکھون سے غائب ہو گیا حکیم صاحب تخت پر سوار بارہ چودہ ہزار جوانان سفید
پوش ہمراہ لیے نوبت و نقارہ بجتا ہوا علمہاے زنگاری کے پھریرے کھلے ہوے جیسین تعریف
پروردگار رقم آمد فوج کی دہوم اس عظم و شان سے حکیم صاحب چلے اور ایک کتاب بغل مین
دبائے ہوے ہین دمبدم اسکو دیکھکر فرماتے ہین یارو تمنے سنا جسوقت کے ہم مشتاق تھے وہ
وقت آگیا سب کہتے ہین ہم تو آپ کے تابعدار ہین جو حضور ہدایت کرینگے وہ بجالائین گے یہ
صلاح کرتے ہوے حکیم صاحب جاتے ہین مگر فرماتے ہین کہ یقین ہی بیستون جادو بہت
بڑی کوشش کریگا حقیقت مین سحر مین طاق شہرۂ آفاق ہی جو اس سے ہو سکیگا وہ کیا اُٹھا رکھے گا
یہان صاحبقران کوہ زنگار رنگ پر بیٹھے تھے کہ نوبت نقارے کی آواز کان مین آئی سر اُٹھاکر
دیکھا کہ ایک شخص حکیم وضع تخت پر سوار پشت پر بارہ چودہ ہزار جوانون کی فوج علمہاے زنگاری کے
پھریرے کھلے ہوے وہ تخت قریب پہاڑ آکر اُترا حکیم صاحب تخت سے اُترے بالاے کوہ
آکر صاحبقران کو سلام کیا اور عرض کی کہ تشریف لے چلیے اور تخت پر سوار ہوجیے سب آپکے
مشتاق ہین مکتوب دیکھ لیجیے امیر نے مکتوب کو ملاحظہ کیا اسمین نوشتہ پایا کہ انھین کی ذات سے
پتہ لوح کا ملیگا صاحبقران حکیم کے ساتھ ہوے اور کوہ سے اُترکر تخت پر سوار ہوے امیر
جیسے ہی تخت پر سوار ہوے نوبت و نقارہ بجنے لگا ایک طرف سے سناٹا ہوا ایک طائر رنگ

سر پر امیر کے سایہ فگن ہوا اور مثل انسان کے آواز دینے لگا کہ اے اہالی طلسم آگاہ ہو کہ طلسم کشا آگیا مناسب یہ ہی کہ اسکی اطاعت کرو جو اسکی اطاعت نہ کریگا وہ مارا جائیگا حکیم کہتا ہو کہ یارو سنتے ہو کہ یہ طائر کیا کہتا ہی تم لوگ آگاہ ہو گئے کہ اس طائر کا اسرار طلسمی نام ہی کیا آواز دیتا ہی سب نے کہا کہ بیشک یہ طلسم کشا ہین کہ طائر اسرار کہ آواز دے رہا ہی کہ یہی طلسم کشا ہین حکیم صاحب نے اُس طائر کو اشارہ کیا وہ طائر سر پر حکیم کے آیا اور آواز دی کہ اے اسقلی نوس تمنے بہت خوب کیا کہ اطاعت طلسم کشا کی بڑے مرتبے پاؤگے یہ کہکے وہ طائر غائب ہوا حکیم صاحب صاحبقران کو لیے ہوے ایک قصر مین آئے کہ وہ قصر موسوم تھا ساتھ نام ولقب بہشت بہل کے اُسمین لاکر صاحبقران کو بٹھایا اور حکیم صاحب سامنے ہاتھ باندھکر کھڑے ہوے اور عرض کی غلام حضور کو یہان سے سعادت لایا ہی اور یہ بھی چاہتا ہی کہ یہان کے عجائب وغرائب آپ ملاحظہ کریجیے بادشاہ طلسم سابق سیماب بلند آواز کہ کافرون مین قید ہی اُسکو بھی ملاحظہ فرمائیے یہ ذکر تھا کہ آسمان پر سناٹا ہوا امیر نے دیکھا کہ ایک تاجدار ملول و حزین تخت پر بیٹھا ہی مگر زنجیرون مین بندھا ہوا ماران سیاہ ہاتھ پانون مین لپٹے ہوے وہ ساحر اُس شاہ پر بدعت کرتے ہین وہ شاہ پکارتا ہی کہ اے طلسم کشا مجھے رہا کیجیے مین آپ کا مشتاق ہون امیر اپنے مقام سے اُٹھے کہ وہ تخت آنکھون سے غائب ہو گیا حکیم صاحب نے کہا اے شہریار یہ مقامات طلسمی ہین کیون آپ برہم ہوتے ہین آپ کو یہ شعبدہ بیستون نے دکھایا ہی مگر یہ بادشاہ سابق طلسم ہی ضرور یہ رہا ہوگا اُسپر دز شنکال پر آفت آئیگی یہ بادشاہ ساحر زبردست ہی آپ کو یہ شعبدہ دکھایا مگر اس سے واقف نہ تھا کہ طلسم کشا آگاہ ہو کر آیا ہی رہائی کی تدبیر کریگا جب یہ رہا ہو جائے گا تب آپ کے ساتھ ہر مقام پر رہیگا اور ہدایت کریگا اسکی جستجو سے لوح ملیگی صاحبقران نے فرمایا مین سمجھ گیا اگر وہ لوگ نہ بھاگ جاتے تو مین ابھی رہا کر لیتا حکیم نے کہا یہ تو شعبدہ تھا یہ اصلی نہ تھا آپ کو دکھانے لائے تھے صاحبقران نے فرمایا حکیم صاحب یہ کہان قید ہین کہ مین اِنکی رہائی کی تدبیر کرون حکیم نے کہا وہ راستہ بند ہی جب کوہ بیستون فتح کیجیے گا تب راستہ کھلیگا اول حضور سے مقابلہ پڑیگا بیستون سے اور جبتک بیستون جادو نہ تسخیر ہو گا تب تک راستہ نہ ملیگا صاحبقران تو اسقلی نوس حکیم سے باتین کر رہے ہین مگر خواجہ عمرو کہ تدبیر رہائی جہانگیر مین نکلے تھے قریب قصر کے پہونچے چند کنیزین در باغ پر کھڑی ہین ایک کو اشارے سے بلایا پہلے اوس سے پوچھا اس باغ مین کون رہتا ہی

اُسنے کہا ملکہ لالان حور پیکر اِس باغ مین رہتی ہین خواجہ نے پوچھا اِنکو شنکال سے کیا تعلق ہی
کنیز نے کہا یہ شنکال کی بھانجی ہین اکثر اُنکے دربار مین جاتی ہین یہ سوچکر خواجہ نے اُس کنیز کو بیہوش
کیا اُسکی شکل بنکر چلے مگر سناٹا آگیا کہ خواجہ کیا حماقت کی ہی کہ کنیز کا نام نہ دریافت کیا تھوڑی دور چلے
تھے کہ ایک کنیز نے پکارا اُبو اسوسن کہان گئین تھین خواجہ نے کچھ جواب نہین دیا اُس کنیز نے
قریب آکر کاندھے پر ہاتھ رکھا کہا کیون خیلہ بات کا جواب نہین دیتی تب خواجہ سمجھے کہ میرا نام سوسن
ہی اندر تشریف لائے دیکھا مسند پہ لالان حور پیکر بیٹھی ہی گرد سب کنیزین کھڑی ہین خواجہ نے ہاتھ باندھکر
عرض کی کہ ملکۂ عالم آج مین نے خواب دیکھا ہی کہ خداوند سامری خواب مین آئے فرمایا کہ مین نے تجھے
کمال گانے کا دیا ذرا سماعت تو فرمایئے لالان نے کہا مین بہت مشتاق ہون خواجہ سامنے
بیٹھکر یہ اشعار عاشقانہ گانے لگے نظم

خواہان ترے درد کا ہی ہر دل
کچھ کہنا ہی جان بے وفا سے
موسیٰ سے بجا کھتی لن ترانی
شرماتے ہو صورت آشنا سے
ایجاد ہوا رہِ وفا مین
ہم کشتہ ہوے ہین جس ادا سے

طالب نہین دل کے دلربا سے
پیغام طلب ہین جا بجا سے
دل دون کہ نہ دون کسی صنم کو
پہچان گیا تری صدا سے
کیون کان لگاے سُن رہے ہو
مٹتا مرے نقش مدعا سے
دنیا ہی جلال اور دل ہو

دعویٰ ہی مگر کسی ادا سے
دم بھر کے لیے لبون تک آجاے
لیتا ہی یہ مشورہ خدا سے
اُٹھنے سے بھی ہی چشم پوشی
کیا کام تمھین مری دعا سے
دیکھو نہ عدو کو وہ دکھاتا
کیا کیا شب غم دیے دلا سے

اس رنگت سے خواجہ نے یہ اشعار گائے کہ لالان بیقرار ہو گئی موتیون کا مالا گلے سے اُتارا
کہا سوسن قریب آؤ تمھین یہ مالا تمکو پہنا دون خواجہ جیسے ہی قریب آئے اُسنے مالا پہنایا موتی چٹکے
اور ٹوٹ گئے اور رنگ و روغن عیاری کا خواجہ کے چہرے سے اُڑ گیا بصورت اصلی ہوے
لالان نے خواجہ کو گرفتار کیا اور کنیز کو پکارا کہ او سنبل اِس ساربان زادے نے بہت پریشان
کیا اِسکو خدمت شہنشاہ مین لیجا او سنبل خواجہ کو لیکر چلے پنجے مین دبالیا اُڑتی ہوئی جاتی ہو یہی
وقت ہی کہ صاحبقران حکیم سے باتین کرتے ہوے اُٹھکر ٹہلنے لگے حکیم باتین بیان کر رہے
ہین کہ آسمان پر سناٹا ہوا صاحبقران نے دیکھا کہ ایک جادوگرنی خواجہ عمرو کو پنجے مین دبا
ہوے لیے جاتی ہی امیر بیقرار ہو گئے اور کمان کیانی کاندھے سے اُتاری تیر بہرا کمان مین

پیوست کرکے سنبل کو تاکا اور تاک کر تیر مارا کر سنبل کے سینے پر پڑا اور توڑ کر پشت کو پار گذر الاشہ سنبل کا ایکطرف گرا مگر خواجہ نے پکار کر آواز دی کہ آقاے نامدار غلام کو بچاییے اگر گرونگا تو ہاتھ پانون ٹوٹ جائینگے امیر نے عمرو کو ہاتھون پر روکا مگر عمرو متموج ہوا سے بیہوش ہوگئے تھے امیر نے لاکر خواجہ کو ہوشیار کیا عمرو نے جو دربار دیکھا قدمون سے لپٹ گیا پوچھا کہ آقا یہ کون صاحب ہین امیر نے فرمایا یہ حکیم اسقلی نوس ہین کو رنگارنگ سے مجھکو لائے ہین بادشاہ سابق طلسم کی قید نہ کبھی تھی چاہا کہ تقارہ ہاکرون وہ نکل گیا دم بھر مین نگاہون سے مخفی ہوا عمرو نے کہا جناب حکیم صاحب آپ نے کون کون کتابین پڑھی ہین حکیم صاحب نے کہا جن کتابون کی حکیم کو ضرورت پڑتی ہی وہ رسالے مین نے پڑھے ہین خواجہ نے چند باتین حکیم سے کین کہ حکیم بہت خوش ہوے کہا خواجہ حقیقت مین تم بڑے ذی کمال ہو عمرو نے کہا ایک رسالہ میرے پاس ہی کہ جس مین مزاج انسان کی شناخت و تشخیص حکمت ہوسکتی ہی وہ مین دون اُسکو ملاحظہ فرمایئے حکیم نے کہا خواجہ مین ایسی کتاب کا بہت مشتاق ہون عمرو نے کہا تشخیص امراض اور شناخت مزاج وغیرہ سب چیزین موجود ہین حکیم صاحب مشتاق ہوے عمرو نے زنبیل سے کتاب نکالی اور حکیم صاحب کے سامنے پیش کی حکیم صاحب نے اُسکو دیکھنا شروع کیا زبان پر انگلی لگاتے ہین اور ورق اُلٹتے ہین بیس پچیس ورق اُلٹے تھے کہ حکیم صاحب کا دل گھبرایا کہا خواجہ ان اوراق مین کیا لگا ہی کہ اسکی اُنگلی جو زبان پر لگی تو زبان لکنت کرنے لگی دل گھبراتا ہی عمرو نے کہا اور ملاحظہ کیجیے آگے بڑھکر سب مطلب کھلیگا حکیم صاحب پھر پڑھنے لگے ورق اُلٹتے جاتے ہین مگر ہاتھ مین رعشہ پسینے پسینے ہو رہے ہین پچاس ساتھ ورق اُلٹے تھے کہ کتاب ہاتھ سے چھوٹی اور لڑکھڑا کر گرے جیسے ہی بیہوش ہوے عمرو نے اپنے نام کا نعرہ کیا نعرۂ خواجہ عمرو

گزان اُستاد عیاران عالم
جہان سرہنگ در خنجر گذاری
سراپا دانش و عقل مجسم
بہر کشور بلاے جان کفار
بہ باغ دین زنگ بیش آب یاری
عمرو آن شاہ عیاران عیارہ

خنجر کھینچکر عمرو چلا تھا کہ امیر نے ہاتھ تھام لیا فرمایا ہان خواجہ کیا کرتے ہو یہ دوست صادق و یار موافق ہی عمرو رُک گیا صاحبقران نے حکیم کو ہوشیار کیا جب حکیم کی آنکھ کھلی کہا کیون خواجہ کیا منظور تھا کہ مجھکو بیہوش کیا عمرو نے کہا یہی خیال تھا کہ شاید مکر ہو اور اسی صورت سے ممکن ہی کہ تمکو

بیہوش کرین حکیم صاحب نے بہت عذر کیا اور کہا خواجہ پہلو مین میرے قصر کے ایک حکیم رہتا ہی کہ نہایت مکار و جعلساز ہی مجھی سے علم پڑھا ہی مجھ سے مقابلہ کرتا ہی اور کہتا ہی کہ مین نے آپ سے نہین پڑھا اور مین آپ کا شاگرد نہین ہون بلکہ یہ بھی خیال ہی کہ جب آقا سے نامدار ذرت بیستون کے جائین گے تو وہ ضرور دستور کریگا عمرو نے کہا کل مین ضرور جاؤنگا حکیم نے یہ بھی بتا دیا کہ صبح کا وقت اسکے مطب کا ہی مریض جمع ہوتے ہین نبض دیکھکر اپنے پاس سے دوا دیتا ہی حقیقت مین دوا اُسکی تاثیر دار ہی جسکو دوا دی اُسنے صحت پائی خواجہ نے کہا کل انشاء اللہ تعالی انکو لیجیے مگر حکیم نے شب کو سامان دعوت کیا بڑی دھوم سے شب کو امیر و خواجہ نے کھانا کھایا مگر حکیم نے خواجہ سے کہا اے شہنشاہ ادرج عیاری مین چاہتا ہون کہ کچھ آپ کا گانا سنون خواجہ عمرو نے سامنے بیٹھکر یہ اشعار گائے

نظم

زاہد نے خاک لطف اٹھائے شباب کے
دو گھونٹ بھی گلے سے نہ اترے شراب کے

طوفان گریہ میرا یہان تک ہوا بلند
سب حرف دھو دیے ورق آفتاب کے

کیا میکشی ہی بحر ہین کس بحر حسن نے
دریا ہین سرنگون ہین کٹورے حباب کے

ایسے جفا شعار سے اظہار آرزو
دیکھو تو حوصلے دل خانہ خراب کے

صحن زمین دیار فلک دونون غرق ہین
دریا ہین جوش پر مری چشم پرآب کے

بس ہو چکی امید وفا آپ سے ہمین
بدلے ہوے ہین ڈھنگ ابھی سے جناب کے

نالون کے زمزمون سے کسی دم نہین فراغ
نغمے خوش آتے ہین کسی چنگ و رباب کے

زاہد نہ بک کہ اپنی طبیعت بدل گئی
کچھ اور کہ رہے ہین ارادے شباب کے

سینہ ہجوم داغ سے گلزار ہی نسیم
تختے کھلے ہوے ہین برابر گلاب کے

ہنگامۂ عیش و تماشا گرم ہی حکیم تعریفین کر رہا ہی کہ خواجہ حقیقت مین گانا تمہارا سحر ہی دل یہی رغبت کرتا ہی کہ گانا تمہارا سنے جائین خواجہ عرض کرتے ہین کہ جناب حکیم صاحب جسقدر چاہیے گانا سنیے مین ہر وقت حاضر ہون صاحبقران بھی مسند پر بیٹھے ہوے خواجہ کی تعریفین کر رہے ہین خواجہ نے کہا مین رفع حاجت کر آؤن امیر نے کہا بسم اللہ خواجہ جیسے ہی اُٹھے اور جیسے ہی محفل سے نکلے آسمان پر برق چمکی ایک ساحر تڑپ کر گرا اور خواجہ کو اُٹھا لیگیا خواجہ نے ہر چند غل مچایا کہ آقا مجھے بچائیے صاحبقران نے جستجو کی اپنے مقام سے اُٹھے مگر وہ ساحر نکلگیا صاحبقران نے

فرمایا کیون حکیم صاحب یہ ساحر کون ہی جو کہ عمرو کو لے گیا استقلی نوس نے کہا کہ اُسی حکیم کی یہ شرارت ہی
شیاطین کار گذار اُسکا نام ہی صدیا ساحر اُسکے نوکر ہین اُسکو یہ معلوم ہوا ہوگا کہ صاحبقران و خواجہ عمرو
حکیم صاحب کے یہان مہمان آئے ہین اسی وجہ سے کسی ساحر کو حکم دیا ہوگا وہ عمرو کو آکر اُٹھا لیگیا اپنے
فرمایا کہ عمرو اُسکے سمجھ لیگا رہا ہوکر آئیگا مگر اصل مین یہ معرکہ گذار کہ شیاطین بسبب اختلاف مذہب حکیم
استقلی نوس کا دشمن ہی اپنے مقام پر بیٹھا تھا کہ ہرکارون نے اسکو خبر دی کہ آج تو حکیم صاحب کے
یہان بڑا جلسہ ہی شیاطین نے حکم دیا کہ دمدم کی خبر مجھکو دینا مین چاہتا ہون کہ عمرو کو گرفتار کرکے
قتل کر ڈالون پہر رات گئے اسکو خبر ملی کہ خواجہ گار رہے ہین ہنگامہ عیش و نشاط گرم ہی شیاطین
نے اثرہم جادو کو حکم دیا کہ عمرو کو اُٹھا لا اثرہم آیا اور خواجہ کو اُٹھا لیا اور سوچا کہ پہلے جاکر پہاڑ
پر ٹھہرون اور عمرو سے کچھ مال لون یہ سوچکر ایک پہاڑ پر لایا اور عمرو کو ہوشیار کیا اور کہا او عمرو
مین سنتا ہون کہ تو نے مال بہت جمع کیا ہی لہذا مناسب یہ ہی کہ مجھکو بھی کچھ دے مین تیری سفارش کرونگا
خواجہ نے کہا آپ کا نام نامی کیا ہی مجھکو کہان لیے جاتے ہو اثرہم نے کہا کہ شیاطین کار گذار جو
حکیم صاحب ہین حکیم استقلی نوس کے اُستاد اُنھون نے مجھکو حکم دیا تھا کہ عمرو کو اُٹھا لاؤ مین تمکو لیے
جاتا ہون مگر مین تمھاری سفارش کرونگا اور میرا نام اثرہم جادو ہی خواجہ نے کہا مال تو میرے
پاس بہت ہی مگر دور رکھا ہی تم اُٹھا لو کوئی منع نکریگا اثرہم نے کہا جہان رکھا ہوگا مین اُٹھا لونگا عمرو
نے زنبیل کھولی اثرہم نے دیکھا کہ روپے کا انبار ہی جا بجا اسباب بھی رکھا ہی دریا موج مار رہا ہی ایکطرف
ہزارون جادوگر لنگوٹیان باندھے ہوے ٹوکری سر پر ایک گرگی ڈلی ہاتھ مین نگھبان بھنک رہی ہین
جادوگر نے گھبرا کر سر نکال لیا کہا خواجہ حقیقت مین مال تو بیحساب رکھا ہی لیکن ہزارون جادوگر ٹوکریان
ڈھو رہے ہین عمرو نے کہا قبر سامری بن رہی ہی اسپر یہ سب مٹی ڈالتے ہین تم کچھ گھبراؤ نہین اچھی طرح
دیکھ کے ایک تاج اُٹھا لو تمکو فراغت ہو جائیگی اثرہم نے سر ڈالا اور ہاتھ بڑھایا کہ تاج اُٹھاون
نگھبان نے ہاتھ پکڑکر کھینچ لیا اور کہا او چھوٹے دن دہاڑے چوری کرتا ہی جیسے ہی زنبیل مین گرا
سحر بھول گیا مزدورون نے آکر گھیرا ایک کہتا ہی کپڑے اُتار نا چار اثرہم نے کپڑے اُتارے
اُن لوگون نے ایک لنگوٹی باندھ دی اور ٹوکری سر پر رکھوائی میان اثرہم بھی ٹوکری ڈھونے
لگے لوگون سے پوچھتا ہی کہ یہان کا قیدی کیونکر رہائی پاتا ہی وہ مزدور کہتے ہین کہ یہ مقام زنبیل

خواجہ عمرو ہی یہان کا قیدی تا قید حیات نجات نہین پاتا ہو مرنے کے بعد پانچ پیسے سرکار سے ملتے ہین کہ اسکا دفن و کفن کرو ہم لوگ وہ پیسے لے لیتے ہین اور مردے کو پھینکدیتے ہین جنگل مین جانوران درند اُسکو کھا جاتے ہین اثرم بہت رویا کہتا تھا مین کیا جانتا تھا کہ اس آفت مین پھنسونگا ورنہ عمرو کو لینے نہ آتا مگر خواجہ نے بعد گرفتاری اثرم رنگ و روغن عیاری کا نکالا اور اثرم کی شکل بنکر دربار شیاطین مین آئے شیاطین نے پوچھا کیون عمرو کو نہ لائے خواجہ نے کہا حضور وہان بڑے انتظام ہین اور صاحبقران مالک اسم اعظم آئی ہین اُنکے سامنے ساحر نہین جاسکتا مگر مین پتہ لگا آیا ہون جب عمرو وہان سے اُٹھیگا تب گرفتار کر لاؤنگا مگر ملاحظہ فرمائیے کہ مجھکو بخار چڑہا آتا ہو شیاطین نے کہا بخار کی مجال ہو کہ میرے نوکر کو بخار آئے سامنے جو ڈبیان رکھی ہین ایک ڈبیہ سے دوا نکالی اور ایک کاغذ مین لپیٹ کر دی اور کہا کہ اسکو پانی مین گھولکر پی لو خواجہ نے پانی مین اُسکو گھولا قریب آکر کہا حکیم صاحب ذرا آپ تو چکھیے مجھکو ڈر معلوم ہوتا ہو کہ ایسا نہو اسکو پی کر مر جاؤن شیاطین نے کہا یہ دوا معقول ہو بدگمانی نہ کر عمرو نے کہا جبتک حضور نہ پینگے مین نہ پیونگا شیاطین نے ایک گھونٹ پیا جیسے ہی دوا حلق سے اُتری گھبرا کر اُٹھ کھڑا ہوا کہا اثرم کچھ عجب بات ہو کہ سر گردش کرنے لگا پسینہ چلا آتا ہو ہاتھ پاؤن مین رعشہ ہو دل گھبرا رہا ہو خواجہ نے کہا اُٹھکر ٹہلیے معلوم ہوتا ہو دوا گرم ہو ٹہلنے سے فرحت ہوگی شیاطین گھبرا کر اُٹھا بیہوشی نے تمانچہ مارا لڑکھڑا کر گرا خواجہ نے نعرہ کیا نعرہ خواجہ عمرو

عمرو ہون مین عیار صاحبقران
زمانے کا مکار و غدار ہون
اُڑا دون صبا کے بھی مین ہوش کو
جہانگیر عالم کا عیار ہون

مرے مکر سے کانپتا ہی جہان
تراشندہ ریش کفار ہون
مرا تیز رفتار ہی گر بند م
صبا ٹھوکرین کھائے ہر ہر قدم
نہ پاوے مری گرد پاپوش کو
دوندہ جہانگرد طرار ہون

نعرہ کرکے پشتارہ شیاطین کا باندھا اور لے بھاگے صبح کو حکیم اسقلی نوس سامنے امیر کے بیٹھے ہین اور فرما رہے ہین کہ عمرو کو عرصہ ہوا پلٹ کر نہین آیا نہین معلوم کیا گذری اسقلی نوس کہتے ہین ای شہریار تدبیر کیجیے ایسا نہ ہو کہ وہ خواجہ کو مار ڈالے امیر نے فرمایا اُسکو کوئی قتل نہین کر سکتا وہ آتا ہوگا یہ ذکر تھا کہ زنگ کی آواز بلند ہوئی دیکھا خواجہ عمرو پشتارہ بدوش آکر پہونچے اور شیاطین کا پشتارہ سامنے ڈالدیا اسقلی نوس نے کہا خواجہ اسکی زبان مین

سوزن ندی یہ بڑا ساحر ہی علم نیرنج وشعبدہ سے بخوبی ماہر ہی اگر ہوشیار ہوگا تو نکل جائیگا خواجہ عمرو نے زبان مین شیاطین کی سوزن دی اور ستون سے باندھکر ہوشیار کیا شیاطین کی جو آنکھ کھلی اپنے کو گرفتار پایا سر ٹپکنے لگا حکیم صاحب نے اُٹھکر کہا کیون بیبا بڑا غرور کرتا تھا مین کہتا تھا کہ جسروز طلسم کشا تشریف لائینگے اُسروز تیرا علاج ہوجائیگا تو کہا کرتا تھا کہ طلسم کشا یہان نہین آسکتا تونے قدرت خدا کو دیکھا اب یا تو اطاعت کر یا تجھکو ابھی قتل کرونگا شیاطین نے کہا کہ ای اسقلی نوس اگر صاحبقران مجھسے فرمائین تو مین اسلام اختیار کرون مگر تمھارے کہنے سے جواب سخت دونگا مین اسلام نہ اختیار کرونگا صاحبقران نے فرمایا ای شیاطین تو کسکا معتقد ہو شیاطین نے کہا یہان سے تین کوس پر ایک کوہ ہی اُسپر ایک گنبد بنا ہی اُس گنبد مین روشنی پیدا ہوتی ہی اور آواز آتی ہی کہ منم خداوند کوہ نشین جو دل مین جسکے ہوتا ہو وہی آواز آتی ہی اگر مجھکو اُسکا حال معلوم ہو تو مین ضرور خداے آسمان کو سجدہ کرون صاحبقران نے حکم دیا کہ شیاطین کو لیجا کر قید کرو جب ہم خبر لائینگے تب ہم اُس سے سوال اسلام کرینگے عمرو نے کہا کہ خواجہ یہ مذہب کو تشنع دیتا ہی جاکر دریافت تو کرو کہ اُس گنبد مین کون رہتا ہی کوئی شعبدہ باز ہوگا اور شیاطین کہتا تھا کہ کئی کوس تک اُسکی خدائی کا ہنگامہ ہی دیہات وقریہ والے آتے ہین اور مراد اپنی اپنی پاتے ہین روپیہ خوب چڑھاتے ہین عمرو نے کہا کیا عجب ہی کہ اُسنے روپیہ جمع کیا ہو آج ہی خبر لاؤنگا یہ کہکر خواجہ روانہ ہوے صبح کو سامنے کوہ کے پہونچے دیکھا ہزارون آدمی زیر کوہ جمع ہین اور گنبد سے برقین گر رہی ہین اور میلے مین سب طرح کے لوگ جمع ہین چڑھاوا چڑھ رہا ہی ہزار ہا طائفے حاضر ہین سامنے گنبد کے ناچکر یہ اشعار عاشقانہ گا رہے ہین نظم

ہین جو بیخود ہون کسیکا روے زیبا دیکھکر
کہتے ہین احباب میرے مجھکو کیا کیا دیکھکر

سب یہی کہتے تھے وہ بیرحم ہی بیدرد ہو
دل دیا اُس بیمروت کو بھلا کیا دیکھکر

دوست روتے ہین عزیز واقربا بیہوش ہین
تمکو رحم آتا نہین کچھ حال میرا دیکھکر

کیا کہون کیسی بلا آئی ہی میری جان پر
او بُتِ کافر تری زلفِ چلیپا دیکھکر

تیری آنکھون کی بھلا وہ مستیان یاد آگئین
وقت بیہوشی صنم تاثیر صہبا دیکھکر

ساتھ ہی تھا قافلہ طفلان ایذا دوست کا
وہ بھی کچھ گھبرائے میرا جوش سودا دیکھکر

مین نے اک دریا بہایا آنکھ سے بے تیرے گل	اور لہر آئی مجھے بھی موج دریا دیکھکر
وہ ابھی آئے نہین دم لے خدا کیوا سطے	ای اجل گھبرا گیا تیرا تقاضا دیکھکر
کیسے یہ بیدرد ہین یارب کہ بدلے رحم کے	لوگ ہنستے ہین کسیکا مجھکو شیدا دیکھکر
شب جو تھی ہم وہ بہم جوش حسد سے یہ فلک	قہر لایا عاشق ومعشوق یکجا دیکھکر
دوستون نے رو دیا جب شکل دیکھی ای نسیم	کیا کہون کیا حال تھا وہ حال تیرا دیکھکر

کہ گنبد سے آواز آئی سنو خداوند گنبد نشین آج معلوم ہوتا ہی کہ کوئی مسلمان جلسے مین آیا ہی وہ جو لوگ کھڑے تھے طرف عمرو کے دیکھنے لگے اور وہ سب دوڑے کہ عمرو کو گرفتار کرلین خواجہ عمرو بھاگے اور ایک غار مین چھپے دن بھر میلہ رہا شام کو خواجہ غار سے نکلے سر اُٹھا کر دیکھا کہ گنبد مین سناٹا پڑا ہی سمجھے کہ کوئی شعبدہ بازہی رات کو یہان سے چلا جاتا ہی رات بھر اُسی مقام پر بسر کی چار گھڑی رات رہے خواجہ اُٹھے اور میخین گاڑ کر پہاڑ پر چڑھے پہاڑ پر آکر گنبد مین پہونچے دیکھا گنبد مین مال بہت جمع ہی ایک طرف مٹھائی رکھی ہی خواجہ نے سب مال اُٹھا کر نذر زنبیل کیا جس سوراخ سے آئے تھے اُسی سوراخ مین کمند آصفا کو لگا دیا جیسے ہی صبح ہوئی عمرو نے دیکھا کہ سامنے سے برق چمکی ایک طفل نہایت خوبصورت چمکتا ہوا آتا ہی جیسے ہی پاس روزن کے آیا اور سوراخ مین قدم رکھا کمند مین پانون مین اُلجھین عمرو نے جال مارا اور اُس طفل کو گرفتار کیا اب جو دیکھا تو ایک طفل سیہ فام چوٹیان سر پر جال مین تڑپ رہا ہی عمرو نے کہا ارے تو کون ہی اُسنے کہا اسلم شیطان بچہ عمرو نے کہا اب مین نے تجھکو گرفتار کیا تیری شکل بنکر سب کو لوٹ لونگا اسلم شیطان بچہ خاموش ہو رہا عمرو نے اُسکو جال مین لپیٹا اور نذر زنبیل کر دیا اور اُسی طرح روزن مین بیٹھے اور شعلہ ہاے آتش پھینکنے لگے حاضرین کو آواز دی کہ یارو آج خداوند کے یہان شادی ہی جو جس سے ہوسکے وہ لائے نفع یہ ہوگا کہ مال دونا ہو جائیگا یہ سُنکر لوگ دوڑے کوئی اپنی زوجہ کا زیور اُتار لایا کسی نے محلے سے مانگ لیا تھوڑے عرصے مین بہت مال جمع ہوا عمرو نے کہا گنبد کے سامنے رکھکر ہٹ جاؤ اور آنکھین بند کرلو پھر جو آنکھین کھولوگے تو مال دونا پاؤگے سب نے خوشی خوشی مال اپنا رکھدیا خواجہ گنبد سے اُترے مگر گلیم اوڑھے ہوے سب مال اُٹھا کر نذر زنبیل کر لیا اور جست کر کے نکل گئے بعد جانے عمرو کے سب نے

آنکھین کھولین دیکھا مال ندارد وہین روتے پیٹتے سب اپنے اپنے گھر گئے ہر گھر مین یہی ذکر تھا کہ قدرت نے آج لوٹ لیا مگر خواجہ عمرو نے آکر ایک صحرا مین اسلم کو نکالا اسلم نے کہا خواجہ مین تمکو بہت سا مال دونگا اگر مجھکو رہا کر دو مال کا نام سُنکر خواجہ نے اُسے جال سے نکالا جیسے ہی اسلم جال سے نکلا غائب ہوگیا اور ایک آواز آئی کہ خواجہ مین رہا ہوگیا اب مجھکو نہ پاؤ گے عمرو نے کہا او بیحیا میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا یہ کہکر ایک جانب چلے جو مکان راہ مین ملتا ہی اُسمین تلاش کرتے ہین مگر اسلم کا پتہ نہین ملتا تین دن برابر ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے خواجہ ایک باغ مین پہونچے دروازے پر باغ کے سُنا کہ کوئی خوش آواز بصد سوز وگداز یہ اشعار عاشقانہ گا رہا ہی دل کو برما رہا ہی

نظم

حرفون کے ملے جوڑ بڑھا حسن رقم کا
ہر لفظ سے پیوند مین بخیہ ہی قلم کا

عاشق کو نہین دولت دنیا کی تمنا
جو داغ ہی سینے مین نمونہ ہی درم کا

آنکھون کو سکھا دیجیے بیداری کا ل
احسان اُٹھائین گے نہ ہم خواب عدم کا

سوئین گے بھلا خاک جھپک جائینگی آنکھین
آجائیگا جیونکا جو کوئی خواب عدم کا

آنکھون کے تقاضے سے خبردار ہو دامن
کچھ اور ارادہ ہی مرے ابر کرم کا

ہم خوب سمجھتے ہین یہ ایجاد تمھارے
ضبط لب خاموش اشارہ ہی تبسم کا

رہتے ہین بنسیم اُس رُخ گلگونکے نظارے
جلوہ ہی مری آنکھ مین گلزار ارم کا

خواجہ پشت باغ سے کمند مار کر دیوار پر چڑھے دیکھا وہی لڑکا سیہ فام چُٹیا سر پر مسند پر بیٹھا ہی گرد چند کنیزین کھڑی ہین اور ایک کنیز بیٹھی گا رہی ہی خواجہ ایک گوشے مین چھپے گائن واسطے رفع حاجت کے اُٹھی گوشے مین آکر بیٹھی خواجہ نے گائن کو بیہوش کیا اور رنگ و روغن عیاری کا نکالکر اُسکی شکل بنکر سامنے اسلم کے آبیٹھے اور اشعار خوب خوب گائے کہا یا خداوند آج مین چاہتی ہون کہ تمکو ایک کمال دکھاؤن کہ سر سے شراب پلاؤن آپ بہت خوش ہونگے اور آپ کو معلوم ہوگا کہ میری گائن مقبول بارگاہ سامری وجمشید ہوئی اسلم نے حکم دیا کہ کیا چاہتی ہی خواجہ نے کہا کہ کنجی میخانے کی مجھکو دیجیے تو مین شراب لاؤن قدرت بہت ہی خوش ہونگے اسلم کو بالکل خیال نہین کہ عمرو کہان ہی جھٹ سے کنجی میخانے کی دیدی خواجہ عمرو میخانے مین آئے شراب کو خراب کیا کہ سب مین بیہوشی ملائی مگر وہ قاتل بیہوشی ملائی ہی کہ اگر دریا مین ڈالدیجیے تو مچھلیان نکل آئین خواجہ

گئی سو گلابیان آراستہ کرکے لائے اول گت ناچی پھر جام کو سر پہ رکھا اسلم شیطان بچہ بہت خوش ہو عمرو نے قریب آکر سر جھکایا اسلم کو جام دیا اسلم نے جو شراب ہاتھ مین لی شراب سُرخ ہوگئی اور چرخ مارنے لگی اسلم نے کہا تو کون ہی خواجہ نے خنجر مارا بدن پر اسلم کے پڑا مگر تاثیر نہ کی خواجہ جست کرکے بھاگے اسلم نے کہا لینا جانے نہ پائے کنیزین دوڑین خواجہ نے پلٹ کر دیکھا کہ کالی کالی صورت کے لڑکے میرے پیچھے آتے ہین خواجہ جست کرکے نکل گئے اسلم نے پکار کر کہا کہ او سارہ بان زادے کہان جائیگا اب تیری فکر کرونگا خواجہ نے کہا او بچیا مجھکو کب پاسکتا ہی اسلم سمجھ گیا ہی کہ یہ مرد طامع ہی روپی کے لالچ مین پھنسے گا کنیزون سے کہا مین جاتا ہون اور عمرو کو ابھی گرفتار کرکے لاتا ہون یہ کہکے اسلم روانہ ہوا مگر خواجہ جو باغ سے بھاگے کئی کوس نکل گئے دیکھا سامنے ایک تکیہ ہی شام کا وقت ہی ایک چھپر پڑی ہی اسمین چراغ جل رہا ہی اور آواز آتی ہی صاف معلوم ہوتا ہی کہ کوئی روپیہ گن رہا ہی خواجہ نے پہلو سے دیکھا کہ ایک ضعیفہ جھریان چہرے پر پڑی ہوئی روپی گن رہی ہی خواجہ کے خیال مین آیا کہ اس جنگل مین یہ ضعیفہ بڑی مالدار ہی رنگ و روغن عیاری کا نکالا ایک طفل حسین کی شکل بنکر سامنے آئے بڑھیا کو سلام کیا اور کہا نانی امان تسلیم عرض ہی بڑھیا نے کہا بیٹا جیتے رہو یہان تم کیونکر آئے تمتو کئی دن سے غائب تھے اب خواجہ گھبرائے کہ کیا جواب دون مگر سوچکر کہا نانی امان مین بھاگ گیا تھا مگر اسی جنگل مین چھپا تھا ایک مقام پر مار سیاہ نکلا اُسکو مارا نیولے نے نکلکر چاہا کہ مجھکو کاٹے مین نے اُسکو بھی مار لیا منھ مین نیولے کے ایک پھول تھا وہ مین نے لے لیا جس وقت سے وہ پھول میرے ہاتھ مین آیا زمین کے سب خزانے معلوم ہوتے ہین ہر مقام پر یہی ثابت ہوتا ہی کہ روپیہ دفن ہی کسی مقام پر مال گڑا ہی ایک پتی مین نے اُس پھول کی کھالی تھی ایک پتی نانی امان تم بھی کھا لو بڑھیا نے منھ کھولدیا کہا لاؤ بیٹا پھر جوان ہوجاؤن اور تمھاری پرورش کرون بڑھیا نے پتی جو کھائی گھبراکر اُٹھی بیہوش ہوکر گری خواجہ نے اور بیہوشی اُسکے دماغ مین اُتار دی کہ پہر دو پہر ہوشیار نہ ہو جو روپیہ سامنے رکھا تھا وہ تو اُٹھاکر نذر زنبیل کیا دوسری طرف دیکھا اور روپیہ ڈھیر ہی اُٹھاکے زنبیل مین رکھتے جاتے ہین مگر روپیہ کم نہین ہوتا ہی جی مین کہتے ہین خواجہ حقیقت مین اس بڑھیا نے خوب روپیہ جمع کیا ہی یہ سب ہماری تقدیر کا تھا آخر روپیہ اُٹھاتے اُٹھاتے تھک گئے

اور روپیہ کم نہین ہوتا کہ پہلو سے آواز آئی کہ او ساربان زادے یہ کنکر پتھر کیون اُٹھاتا ہی عمرو نے دیکھا پہلو سے اُس چھپر کے اسلم چلا آتا ہی آتے ہی جا ہا عمرو کا ہاتھ تھام لون خواجہ بھاگے اسلم نے جو جست کی کاندھے پر خواجہ کے سوار ہوگیا اور عمرو کو گرفتار کر کے بڑھیا کو جگایا عمرو نے دیکھا وہ بڑھیا نہین ہی ایک طفل دوازدہ سالہ چٹیا سر پر اُڑتی ہوئی اُسنے اُٹھکر کہا یا خداوند اِس ساربان زادے نے مجھکو بڑی تکلیف دی کلیجہ جل رہا ہی تمام ہڈیان سلگ رہی ہین اسلم نے کہا دریاے محیط شیطانی مین جاکر نہاؤ سب تکلیف دفع ہو جائیگی لیکن عمرو کو بھی لیجاؤ دریاے محیط شیطانی مین آواز دینا کہ ای نہنگ شعلہ خوار اِس قیدی کو رکھو قدرت نے قیدی بھیجا ہی چند مچھلیان پیدا ہونگی وہ عمرو کو لپیٹ جائینگی لیجاکر قید کرینگی وہ لڑکا عمرو کو لیکر چلا خواجہ نے راہ مین کہا آپ کا نام کیا ہی لڑکے نے کہا ضعیف شیطان میرا نام ہی قدرت نے حکم دیا تھا کہ روپیہ لیکر یہان بیٹھ وہ جانتے تھے کہ عمرو کو بڑی طمع ہی روپے کے لالچ مین پھنسیگا وہی ہوا کہ روپیہ دیکھکر تمھاری رال ٹپک پڑی آخر گرفتار ہوے دریاے محیط وہ مقام ہی کہ جو وہان گیا پھر قید سے نہ چھوٹا وہین تڑپ تڑپ کر مرا خواجہ نے کہا سامنے چشمہ ہی مین پانی پی لون تو پھر تمھارے ساتھ چلون ضعیف شیطان نے کہا کہ خواجہ کچھ میرے ساتھ مکر نہ کرنا عمرو نے کہا تمھارے ساتھ مکر نہ کرونگا اوسنے عمرو کو کنارے چشمے کے بٹھادیا خواجہ پانی پیتے پیتے چشمے مین پھاند پڑے ضعیف شیطان نے پکارکر کہا کہ ای نہنگ چشمہ نشین عمرو کو گرفتار کرلے عمرو نے دیکھا کہ ایک نہنگ پیدا ہوا اُسنے عمرو کو پکڑ لیا چند مچھلیان آکر عمرو سے لپٹ گئین کشان کشان عمرو کو ایک مکان مین لیجاکر بند کردیا عمرو اکیلے مکان مین گھبرا رہا ہی نکل نہین سکتا جب رات زیادہ آئی تو معلوم ہوا کہ کہین گانا ہو رہا ہی اور کوئی بڑے لطف سے یہ اشعار عاشقانہ گا رہا ہی نظم

جلوہ رُخ پُر نور کا ہر سو نظر آیا — آئینہ خورشید مین بھی تو نظر آیا
زیر صف مژگان وہ نہین چشم فسون گر — شیرون کے نیستان مین آہو نظر آیا
آنکھون نے خیال لب جان بخش بھلایا — اعجاز سے بڑھکر ہمین جادو نظر آیا
پرتو جو پڑا گال کا خال سر مو مین — تابندہ چراغ شب گیسو نظر آیا
چمکا سر گیسو مین جو افشان کا ذرہ — ظلمات مین اُڑتا ہوا جگنو نظر آیا
دانتون کا پڑا عکس جو زیور پہ گلے کے — ہیرون سے جڑا بار کا جگنو نظر آیا

کہتے ہین کہ تلوار سے کاٹونگا مین کو چین
دھوکا ہوا خورشید پہ ظلمات کا مجھکو
فانوس مین مین شمع سرِ طور کو سمجھا
دم دیکھکے تکی مین حسرت دیدار مین اُسکا
باز آیا مین مضمون سے بیتابی دل کے
حاصل ہوئی ای نور خوشی عید کی دل کو

اب میری گلی مین جو کبھی تو نظر آیا
بکھرا ہوا عارض پہ جو گیسو نظر آیا
پردے مین جو اُس حور کا بازو نظر آیا
گردن مین جو اُس حور کی جگنو نظر آیا
عقدہ نہ دم فکر جو پہلو نظر آیا
جسوقت ہلال خمِ ابرو نظر آیا

خواجہ نے پلٹ کر دیکھا کہ اُسی مکان مین فرش بچھا ہوا ہی اسلم مسند پر بیٹھا ہو شراب پی رہا ہو عمرو نے پکار کر کہا یا خداوند مین آپ کو سجدہ کرتا ہون مجھکو اپنے پاس بلا لیجے اسلم نے اشارہ کیا خواجہ اُٹھے اُٹھتے ہی گلیم اوڑھ لی اسلم پکار رہا ہو کہ او عمرو کہان گیا خواجہ نہین بولتے خاموش ایک گوشے مین کھڑے ہین جب عمرو نے آواز نہ دی اسلم تخت پر سوار ہوا اور ساتھ والون سے کہا نکل چلو خواجہ نے جو دیکھا تخت سے لپٹ گئے تخت بلند ہوا اُڑتا ہوا چلا خواجہ پایۂ تخت مین لٹکے ہوے ہین تخت جاتے جاتے جب دریا کی سرحد سے گذر گیا تب خواجہ نے پایۂ تخت کو چھوڑا مگر گلیم اوڑھے ہوے ہین پیچھے تخت کے چلے جاتے تھے اسلم کا تخت قریب ایک باغ کے پہونچا اسلم وہان اُترا خواجہ بھی اُسی باغ مین آئے ہزارہا شیطان بچے اُس باغ مین سے اسلم جو آیا ہزارون لڑکے دوڑتے ہوے آئے مُنھ سے دھوان چھوڑتے ہوے ایک لڑکا سب کے پیچھے رہگیا تھا خواجہ نے اُسکو بیہوش کیا اور اُسکی شکل بنکر سامنے اسلم کے آئے کہا یا خداوند آپ قصر دریا سے کیون چلے آئے اسلم نے کہا وہ ساربان زادہ چھوٹ گیا اسوجہ سے مین چلا آیا کہ ایسا نہو کچھ مکاری کرے بس خواجہ عمرو نے باتین کرتے کرتے کہا یا خداوند دیکھیے وہ پہاڑ اور گنبد چلا آتا ہی آپ نے کیا تقدیر معقول کی ہی اسلم اودھر پلٹا کہتا تھا یہ نئی بات ہی کہ کوہ بھی چلا آیا مین نے تقدیر پر جسکی میری تقدیر مین یہ طاقت ہو کہ پہاڑ بھی چلا آیا جیسے ہی اسلم پلٹا خواجہ نے حلقہ ہاے کمند آصفا باصفا مار کر حباب مار دیا کہ اسلم بیہوش ہوا خواجہ نے کمند آصفا مین اسلم کو باندھ لیا اور جال مین لپیٹ کر زنبیل مین داخل کر دیا زنبیل مین جو اسلم گیا عجب ہنگامہ دیکھا چند مزدورون نے آکر اسلم کو خوب ٹھیک کیا کوئی دھول مارتا ہی کوئی ڈھیلا مار کر بھاگتا ہی

اسلم بھاگتا ہوا قریب دریا کے پہونچا دیکھا ایک کشتی آئی اسپر سے چند شاہزادیان اُترین ملاح نے
پکار کر کہا کہ میان صاحبزادے آکر سوار ہو تو دریا کی سیر کرو اسلم کشتی پر سوار ہوا اور چند شاہزادیان بھی
اُس کشتی پر سوار ہین اسلم اُن شاہزادیون کو دیکھکر بہت خوش ہوا جب کشتی بیچ دریا مین پہونچی تو
دیکھا کہ ایک کنیز نے کشتی مین سوراخ کر دیا کشتی چرخ مار کر ڈوبی اسلم نے جو دیکھا کہ کشتی ڈوب رہی ہو
تو بیحواس ہوکر دریا مین غوطے کھانے لگا ملاح نے ہاتھ تھام لیا کہا صاحبزادے تم کیون کود پڑے
معلوم ہوتا ہو تازہ وارد ہو اسلم نے سب حال اپنا بیان کیا کہ مین خدائی کرتا تھا مگر عمرو نے مجھکو
قید کیا ہو اب یہان سے کیونکر رہائی پاؤن ملاح نے یہ سُنکر ہاتھ اسلم کا چھوڑ دیا اور کہا اگر تو عمرو
کا گنہگار ہو تو کوئی تجھکو امان نہین دیسکتا تو بڑا باغی ہو تو دعوی خدائی کرتا تھا اسلم غوطے
کھاتا ہوا چلا کئی کوس بہتا ہوا گیا ایک مقام پر دیکھا کہ ایک ماہی گیر جال پھینک رہا ہو اسلم جال
مین پھنسا ماہی گیر نے کھینچ لیا سمجھا کہ کوئی ماہی کلان پھنسی ہو جب جال قریب آیا تو ماہی گیر نے اسلم کو
دیکھا اسلم قدمون پر گر پڑا اور کہا اے ماہی گیر تو نے بڑا احسان کیا مجھکو اپنے مکان پر لے چل مین
تیری خدمت کرونگا ماہی گیر اسلم کو ساتھ لیکر اپنے مکان پر آیا زوجہ سے کہا لو صاحب پروردگار
نے ایک اولاد عطا فرمائی اسکو رکھو زوجۂ ماہی گیر نے اسلم کا ہاتھ تھام لیا اور مکان مین اپنے
لائی فرش پر اُسکو بٹھایا اسلم نے کہا اے مادر مہربان مجھکو شراب کی عادت ہو زوجہ ماہی گیر نے
دو بوتلین نکالکر سامنے اسلم کے رکھین اسلم اُٹھا کر پی گیا عورت نے کہا ارے تو کون ہو کہ دو بوتلین
بلاتکلف پی گیا اسلم نے سب حال اپنا بیان کیا اُس عورت نے جو سُنا کہ یہ خدائی کرتا تھا ایک
دو ہتھڑ مارا اور کہا او نالایق تو ہمارے پیر مرشد کا گنہگار ہو تجھکو کون جگہ دیگا جا دور ہو اسلم
منھ کے بھل گرا بیہوش ہو گیا بعد تھوڑی دیر کے جو آنکھ کھلی دیکھا ایک جنگل مین کھڑا ہون اور
ایک گنوار بڑے قد کا جوان لٹھ لیئے کھڑا ہو اسلم نے ہاتھ باندھکر کہا مین نے تیری کیا خطا کی
ہو جو مجھکو لٹھ مارنے کا ارادہ کرتا ہو اُس جوان نے کہا او بے حیا تو نے غضب کیا کہ پیدا کرنے
والے سے ہمسری کی اب تیرا بدلہ ہو جائیگا جا دور ہو جنگل سے نکلجا ہمارے جنگل مین تو نہین
رہ سکتا ہو ورنہ تیرے ہاتھ پاؤن توڑ ڈالونگا یہ کہکر ایک لٹھ مارا اور وہ لٹھ سر پر پڑا چرخ کھاکر
گرا بیہوش ہو گیا نہین معلوم کتنی دیر تک بیہوش رہا جب آنکھ کھلی تو دیکھا کہ سامنے ایک قصر کے

کھڑا ہون اور اُس قصر مین کئی سو جوان ہتھکڑیان بیڑیان پہنے ہوے کھڑے ہین اور اسلم کو بلا رہے
ہین اسلم بھی اُس مکان مین گیا چند سپاہی اسکو دیکھکر دوڑ پڑے اور ہتھکڑیان بیڑیان اسلم کو پہنائین
اسلم بھی اُنھین قیدیون مین شریک ہوکر بیٹھا مگر وہ قیدی اُسکو ستارہے ہین کوئی دھول مار رہا ہی
کوئی تھپڑ ماردیتا ہی اسلم حیران ہوکر جسکے پاس جاکر بیٹھتا ہی وہ دھولین مارتا ہی جسطرف گیا مصیبت مین
پھنسا ایک گوشے مین بیٹھکر رونے لگا جی مین کہتا ہی کہ ای اسلم کاشکی مین عمرو کو نہ قید کرتا تو اِس مصیبت
مین نہ پھنستا رو رہا تھا کہ ایک طرف سے آواز آئی کہ ای فرزند کیون روتا ہو دیکھا کہ ایک ضعیفہ سیاہ فام
بدانجام ٹہلتی ہوئی آتی ہی مگر منھ سے بوے بد آتی ہی کہ سب قیدیون نے منھ پھیر لیا مگر اسلم نے پکار کر
کہا کہ ای مادر مہربان آؤ وہ ضعیفہ اِسکے قریب آئی آکر بیٹھ گئی اور مسکرا مسکرا کر باتین کرنے لگی لیکن
اسلم بھی بہ محبت باتین کر رہا ہی مگر سب قیدیون نے اُس ضعیفہ کی طرف سے منھ پھیر لیا ہی وہ ضعیفہ
اسلم سے کہنے لگی کہ یہ زنبیل عمرو کی ہی اور یہ عجائبات سارے معجزات کے ہین مین بھی اِس زنبیل
مین قید ہون اور تم بھی قید ہو یہان وصال و وصل کا کیا ذکر جبتک عمرو نہ تجھکو نکالے اور نہ رہا کرے
رہائی اِس مقام سے غیر ممکن ہی یہان کا قیدی بدون اوسکے حکم کے رہا نہین ہو سکتا ہی مین بھی
عرصۂ دراز سے قید ہون مگر آزاد ہون مزدوری کرتی ہون زنبیل کے باہر نہین جا سکتی ہون اِسپر
یہ دوسری مصیبت ہی تیرے اوپر کہ تو زنبیل مین بھی قید ہی اور یہان کے زندان کا بھی قیدی ہی اِسکا
سبب یہ ہی کہ تو نے دعوی خدائی کیا تھا اور شرک خواجہ کے مذہب کے موافق کیا پس یہ سزا اُسکی
تجھکو ملی ہی خیر تو یہان رہ مین روز آیا کرونگی فرصت کے وقت تیرا دل خوش کر جایا کرونگی اسلم نے
جواب دیا کہ ای مادر مہربان جو کچھ اب تو گذریگی اُسکی برداشت کرینگے یہ کہکر اسلم نے اُسکے منھ کے بوسے
لیے اور گلے سے لگایا اور کہا کہ ایسا نہ کیجیے گا کہ نہ تشریف لائیے اور مجھکو اپنے فراق مین تڑپائیے
مین آپکے فراق مین ہلاک ہو جاؤنگا اُس لکاتا نے جواب دیا کہ تم اطمینان رکھو مین ضرور آؤنگی
تمھارے پاس آنے سے تو مجھکو لطف زندگی ملتا ہی مین بہت بیقرار تھی کیونکہ جب سے زنبیل مین
خواجہ نے داخل کیا تھا اُسدن سے مین اِس کام کے لیے ترس گئی تھی کوئی پوچھتا بھی نہ تھا مین
خود خواہش کرتی تھی مگر کوئی اُرخ بھی نہ کرتا تھا آج تو میری مراد دلی حاصل ہوئی مدت کے بعد مین
اپنی خواہش کو پہونچی اگر مین نہ آؤنگی تو مجھکو میری خواہش لائیگی یہ کہکر وہ قحبہ اسلم کو اُسی زندان

چھوڑ کر چلی گئی اسلم خاموش ہو رہا اور سب قیدی منھ پھیرے ہوے اُن دونون کی باتین سنا کیے جب وہ قحبہ چلی گئی اسلم سر جھکا کر ایک گوشے مین جا کر بیٹھ رہا اب راوی بیان کرتا ہی کہ اسلم تو خواجہ عمرو کی زنبیل مین قید ہی اور نہ اسطور سے بسر کرتا ہی کہ وہی قحبہ آتی ہی اور اُس سے ہر روز منھ کالا کرا کے چلی جاتی ہی اِسکا حال آیندہ تحریر ہوگا اسکو تو قید رکھا جاتا ہی اب یہان کا حال تحریر ہوتا ہی کہ جب خواجہ نے اسلم کو عیاری کر کے نذر زنبیل کیا بعدہٗ اُن سب بچہ ہاے شیطان کو بھی بیہوش کر کے بعض کو انھین سے قتل کیا اور بعض کو نذر زنبیل کیا جو کہ اُس باغ مین تھے اور سب مال و اسباب وہانکا لیکر نذر زنبیل کر کے اِس خیال سے چلے کہ خدمت صاحبقران مین پہونچکر اس حال سے صاحبقران کو آگاہ کرون تاکہ حکیم شیاطین سے صاحبقران بیان فرمائین وہ سُنکے دین اسلام قبول کرے خواجہ اُس باغ سے نکلکر حکیم اسقلیبنوس کے مکان کی طرف چلے اِنکا ذکر آیندہ کیا جائیگا اِنکو راہ مین رکھا جاتا ہی وہان صاحبقران پاس حکیم اسقلیبنوس کے تشریف فرما ہین حکیم صاحب خاطر مدارات مین مصروف ہین صاحبقران کا یہ قصد ہی کہ خواجہ کوہ کی خبر لیکر آلین کہ وہان اُس گنبد مین کون شعبدہ گر ہی تو پھر ہین شیاطین کو مسلمان کر کے طرف کوہ بیستون کے بصلاح حکیم صاحب روانہ ہون اور کوہ بیستون کو فتح کر کے بادشاہ سابق کو رہا کرون اور طرف طلسم کے روانہ ہون صاحبقران کو خواجہ کے انتظار اور ان خیالات مین مصروف رکھا جاتا ہی اب حال بیستون جادو کا ملاحظہ ہو کہ جب اِسکو یہ خبر ملی تھی کہ طلسم کشا کوہ رنگار رنگ پر آگیا ہی تو اِسنے اپنے اہل دربار سے کہا تھا کہ کوئی جا کر طلسم کشا کو گرفتار کر لائے افسوس ہی کہ قیلاس جادو ہاتھ سے عیارون کے مارا گیا ورنہ وہ ضرور اسیر کر لاتا کسی نے جواب نہ دیا تھا مین جو بدار نے آکر کہا تھا کہ ایک نامہ دار آیا ہی اِسنے طلب کیا تھا جب وہ نامہ دار آیا تھا اور اِسنے نامہ لیکر پڑھا تھا تو معلوم ہوا تھا کہ حکیم اسقلیبنوس کا نامہ ہی اُنھون نے لکھا ہی کہ اگر حکم ہو تو مین جا کر طلسم کشا کو روکون اِسنے جواب لکھا تھا کہ جا کر روکو تو حکیم صاحب آکر صاحبقران کو اپنے مکان پر لے گئے تھے جیسا کہ تحریر ہوا ہی و منشی احمد حسین قمر مرحوم نے لکھا ہی صاحبقران تو اُدھر گئے تھے یہان بیستون اِس خیال سے بے فکر بیٹھا تھا کہ حکیم صاحب تو گئے ہین وہ طلسم کشا کو گرفتار کر لین کیا ضرورت ہی کہ اور کسی کو روانہ کرون اِسکو اِسی خیال مین کوہ بیستون پر مبتلا رکھا جاتا ہی اور یہ اپنے مقام پر ہی

اسکا ذکر آیندہ ہوگا لشکر صاحبقران کو لندھور لیے ہوے بمقابلۂ اخلاق فروکش ہین ملکہ غزالہ و ملکہ گوہر آرا و سبیران جادو و آفت جادو مع اپنے لشکر کے شریک اسلام ہین آمد صاحبقران کا انتظار کر رہے ہین چالاک وغیرہ عیار بھی یہان ہین جہانگیر و سلماے مہر جمال قید شنکال مین ہین شنکال بعد جنگ وپیکار و نکلجانے صاحبقران و عادل شیر دل و فرہاد خان و غزالہ وغیرہ کے اپنے دار الخلافت مین بیٹھا ہوا یہ فکر کر رہا ہو کہ کیا تدبیر کرون کہ یہ بلا دفع ہو اور طلسم کشا گرفتار ہو جاے اور طلسم نوفتح ہو اِسکو دمبدم کی خبرین مل رہی ہین اسکو اسی فکر مین رکھا جاتا ہو اور لشکر اسلام کو بمقابلۂ اخلاق چھوڑا جاتا ہو اور سماوات جادو کو اُسکے ملک مین چھوڑا جاتا ہو اور وزیر جمشید ثانی کو سماوات کا مہمان رکھا جاتا ہو بادشاہ کو طلسم نوخیز مین مقیم رکھا جاتا ہو کہ بعد فتح طلسم کے صاحبقران تو مع لندھور و مالک و مقبل و بہرام و خواجہ و چالاک و برق وغیرہ کے براے فتح طلسم زعفران زار کے تشریف لے گئے یہان بادشاہ و کل سردار و کل لشکر مقیم ہو اور بادشاہ کو یہ انتظار رہی ہو کہ صاحبقران طلسم فتح کر کے تشریف لائین تو جسطرف فرمائین اُس سمت کو کوچ کیا جاے یہان طلسم نوخیز مین سب مقیم ہین انکو مقیم رکھا جاتا ہو اب حال رُستم پیلتن و پیلکین کشندۂ تویل ہندی و دویل ہندی و کیہتان فرنگی و ملکہ آہو چشم کا تحریر ہوتا ہو منشی احمد حسین صاحب قمر نے صفحہ ۷ مین علمشاہ کے حال کو اس مقام پر ترک کیا ہو کہ جب سلماے مہر جمال نے جہانگیر پر عاشق ہو کر اپنی وزیر زادی کے ذریعے سے قید خانہ سے چھڑوا منگایا تھا اور علمشاہ وغیرہ بھی اُس قید خانے مین قید تھے جب شنکال بادشاہ طلسم کو اِس حال کی خبر ہوئی کہ کوئی جہانگیر کو قید خانے سے لیگیا بہت غصہ آیا برہم ہو کر حکم دیا تھا کہ میدان خونی بیرون شہر تیار ہو ہم کل سب قیدیون کو قتل کرینگے ایک کو زندہ نہ چھوڑینگے جسکو تماشا دیکھنا ہو وہ آکر قتل کا تماشا دیکھے وہان میدان خونی کی تیاری ہونے لگی اُدھر ہرکارون نے جا کر امیر کو آگاہ کیا کہ جہانگیر قید خانے سے غائب ہو گئے اُسپر شنکال کو بہت غصہ آیا اُسنے حکم دیا ہو کہ کل ہم سب اسیرون کو قتل کرینگے لہذا کل سب قتل ہونگے یہ خبر صاحبقران نے سنی فرمایا کہ ہم جا کر عین وقت پر سب کو رہا کرینگے اور ہرکارے مقرر فرماے تھے کہ ہمکو دمبدم کی خبر کرو اُدھر جہانگیر باغ سلماے مہر جمال مین بیٹھے ہوے تھے پہلو مین ملکہ کے برق فرنگی نے جا کر

اِس حال سے جہانگیر کو آگاہ کیا تھا ملکہ نے کہا تھا کہ کل مین اُن سب کی کمک کرونگی چنانچہ جب وہ وقت آیا اور سب تماشائی بیرون شہر آکر جمع ہوے تھے اور شنکال بھی مع اپنے ارکین دولت ولشکر کے آیا تھا اور میدان خونی طیار ہو چکا تھا اور قیدی بلواکر زیر دار بٹھاے گئے تھے اُسوقت ملکہ سلماے مہرجمال آکر پہونچی تھی اور ایک طرف کھڑی ہوئی تھی جب شنکال نے سحر کیا کہ قیدی مبتلاے سحر ہون ملکہ نے رد سحر کیا اِسی طور سے کچھ عرصہ گزرا تھا کہ صاحبقران آپڑے اور لڑنے لگے خوب مقابلہ ہوا صاحبقران و مہرجمال نے سب کو رہا کیا اور لشکر شنکال کو شکست دی امیر علمشاہ وملکہ غزالہ وملکہ آہوچشم وغیرہ کو لیکر اپنے مقام پر آئے تھے بعد تھوڑی دیر کے ملکہ سلماے مہرجمال جہانگیر کو ہمراہ لیکر لشکر اسلام مین آئی تھین اور شریک صاحبقران ہوئی تھین یہان راے ہونے لگی تھی کہ اب کیا کرنا چاہیے سلماے مہرجمال نے کہا تھا کہ آپ کو طرف کوہ بیستون کے جانا چاہیے کوہ کو فتح فرمائیے اُسکے بعد داخل قلعۂ طلسمی ہو جیے طلسم کو فتح فرمائیے یہ کہکر سب راہون سے آگاہ کیا تھا ادھر صاحبقران سے سلماے مہرجمال یہ کہہ رہی تھین اُدھر شمشیر پہلیتن دہیلکن نے آہوچشم سے کہا تھا کہ بابا جان کے ساتھ رہنے مین کوئی فائدہ نہین ہی لہذا میری یہ راے ہی کہ لشکر سے نکلچلو چلکر الگ کسی مقام پر قیام کرین اور ترقی شان وشوکت کی کوشش کرین گو فاتح اس طلسم کا مین نہین ہون مگر شاید ایک دو مرحلہ ہمارے ہاتھ سے فتح ہو جائین آہوچشم نے عرض کیا تھا کہ جو آپ کی راے ہو پس اُسوقت اول شب علمشاہ رومی اشتر مالا کبود فرنگی پر سوار ہو کر آہوچشم کو ہمراہ لیکر ایک طرف کو روانہ ہوے تھے اُنکے جانے کے بعد باہم جہانگیر وسلماے مہرجمال مین راے ہوئی یہ دونون بھی بارگاہ سے نکلکر ایک سمت کو چلے تھے کہ شنکال شیر بنکر ملکہ اور جہانگیر کو اسیر کرکے لے گیا تھا اور لیجاکر قید کیا تھا اور صاحبقران اُسوقت صبح موافق فہمایش ملکہ سلماے مہرجمال کے طرف کوہ بیستون کے روانہ ہوے خواجہ کو بہ ارادۂ خبر جہانگیر کے روانہ کیا تھا اب ناظرین کی خدمت مین گذارش ہی کہ علمشاہ رومی کی داستان بلبل ہزار داستان طوطی گلشن فصاحت وبلاغت یعنی منشی احمد حسین صاحب قمر نے صفحہ ۰۰ مین ترک کی تھی اب یہ حقیر داستان علمشاہ رومی سے شروع کرتا ہی ناظرین کی خدمت مین عرض ہی کہ منشی احمد حسین صاحب قمر نے یہ طلسم شروع کیا تھا اور ایک سو بارہ صفحہ تک لکھا کہ اُنھون نے

اِس جہان فانی سے طرف عالم جاودانی کے رحلت کی آگے لکھنے کی فرصت نہ ملی دل کی ہوس دل ہی مین رہ گئی ایکسو بارہ صفحہ تک لکھنے کی نوبت آئی تھی اُنکے انتقال کرنے سے تحریر اس طلسم کی موقوف رہی اور یہ طلسم ناتمام رہا مگر یہ زخیرہ دفتر مین رہا اب جو مین خدمت جناب مستطاب معلی القاب غریب پرور شریف نواز جناب بابو پراگ نرائن صاحب بہادر مدظلہ العالی کی حاضر ہوا انھون نے مجھسے فرمایا کہ تو اس طلسم کو تمام کر مین نے عرض کیا کہ کس طلسم کو فرمایا طلسم زعفران زار سلیمانی کو کہ جسکو منشی احمد حسین صاحب قمر نے شروع کیا تھا اُنکو اجل سے مہلت نہ ملی کہ وہ تمام کرتے اب تو تمام کر مین نے یہ سُنکر سر جُھکا لیا ابھی کچھ جواب نہ دیا تھا کہ ہمارے افسر اعلیٰ اور ہم سب کے سرپرست غریب نواز جناب منشی امراؤ لعل صاحب نے میری طرف سے فرمایا کہ بھلا حضور یہ آپ کے حکم کو ٹالین گے ضرور آپ کے فرمانے کو بجا لاوین گے اور میرے لیے سعی فرمائی اور میری سفارش بابو صاحب سے کی خداوند کریم جناب بابو صاحب و نیز جناب منشی صاحب کو ہم سب کے سر پر سلامت و باکرامت رکھے کہ یہ صاحبان موصوف ہم شریفون پر رحم فرماتے ہین اور پرورش کا ہمہ وقت خیال رکھتے ہین کہ کسی طور سے اِن سب کی پرورش ہو جب اِسطور سے جناب بابو صاحب نے فرمایا اور جناب منشی صاحب نے میری سفارش بابو صاحب سے فرمائی مین نے اِن دونون صاحبون کی فرمانے سے اور اس خیال سے کہ الامر فوق الادب قبول کیا اور غریب خانہ پر آکر اِس طلسم کو تحریر کرنا شروع کیا خداوند کریم مجھکو اس بار عظیم سے سبکدوش کرے الٰہی آمین یارب العالمین

دو کلمہ داستان جلالت عنوان علمشاہ رومی و ملکہ آہو چشم کو ملاحظہ فرمایئے غزل بجاے ساقی نامہ

اگلون نے کپڑے پھاڑے ہین قبائے یار پر کیا کیا
حنا پس پس گئی ہی دست و پاے یار پر کیا کیا

کیے ہین شکر کے سجدے جفاے یار پر کیا کیا
رہا ہی دل مرا راضی رضاے یار پر کیا کیا

رہا مجمع ہمیشہ عاشقان بے تحمل کا
اُڑے مفلس در دولت سراے یار پر کیا کیا

کیا ہی اِک جہان دیوانہ اُسکی جامہ زیبی نے
گریبان چاک ہوتے ہین قبائے یار پر کیا کیا

قباے تنگ پر رکھے کلاہ کج جو دیکھا ہی
ہماری جان نکلی ہی اداے یار پر کیا کیا

اُٹھانے دی نہ آنکھ اور شب وصل اُس پریرو کو
چڑھا ہی چین مری ضد سے حیاے یار پر کیا کیا

نہین آئیگا میرے بعد شانہ کا خیال آتش	پڑینگے پیچ گیسوے رسا سے یار پہ کیا کیا

بیت نگارندۂ معنی دلفریب بہ عروس سخن راچنین داد زیب بہ چہرہ کشایندگان راہ معنی و سیاحان دشت نکتہ دانی وصحرا نوردان میدان فصاحت وسیر کنندگان گلشن بلاغت اس داستان جلالت عنوان کو صفحۂ قرطاس پر نوک قلم عنبر سرشت سے اسطور سے رقم کرتے ہین کہ ناظرین کو یاد ہوگا کہ علمشاہ رومی کی داستان منشی احمد حسین صاحب قمر مرحوم نے صفحہ ۸۰ مین اس مقام پر ترک کی تھی کہ وہ باہم صلاح کرکے مع آہو چشم کے اول شب مرکب پر سوار ہو کر لشکر سے نکلکر روانہ ہوے تھے ایک سمت کو اور آہو چشم بالاے ہوا سحر سے اُڑتی ہوئی جاتی تھی یہانتک کہ کئی کوس لشکر سے شاہزادہ و ملکہ نکل آئے راہ مین قریب نصف شب کے گذری جب لیلاے شب تا کمر پہونچی اتفاق سے شاہزادہ اُس شب ماہ مین بعد قطع منازل وطے مراحل کے ایک جنگل مین پہونچا کہ وہ صحرا نہایت شاداب و پر بہار تھا ایک چشمہ آب صاف وشفاف کا جاری تھا اُسکے کنارے ایک چبوترہ تھا جب شاہزادہ وہان پہونچا خیال کیا کہ اب تو کئی کوس نکل آئے ہین اور رات بھی قریب نصف کے گذر گئی ہو اب کوئی براے تلاش نہ آئیگا یہ باقی رات اِسی مقام پر بسر کرو وقت صبح طرف منزل مقصود کے روانہ ہونگے یہ خیال کرکے قریب چبوترہ مرکب پر سے اُترے مرکب کو چھوڑ دیا خود زین پوش بچھا کر لیٹے ملکہ بھی بالاے ہوا سے زمین پر آئی سامنے علمشاہ کے بیٹھ گئی باہم باتین ہونے لگین یہانتک وہ رات باتون مین بسر ہو گئی ستارۂ سحری آسمان پر چمکا سلطان شب مع افواج سیارگان کے طرف مغرب کے روانہ ہوا آمد آمد شاہ خاور کی افق مشرق سے شروع ہوئی نور سحری پھیل گیا علمشاہ نے دیکھا کہ زمانہ شب کا برطرف ہوا خانہ شب سے صبح برآمد ہوئی جھونکے نسیم بہاری کے چلنے لگے اور دلون کو بے اختیار کرنے لگے وطائران صحرائی شاخہاے درخت پر بیٹھکر اپنے آشیانون سے نکلکر تعریف وتوصیف خالق ارض وسما کی بزبان بے زبانی کرنے لگے اشجار صحرا وجد مین آکر جھومنے لگے زمین کو چومنے لگے کوئی سر بسجود تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ زاہدان عبادت گذار رکوع وسجود مین مصروف ہین جھونکے نسیم سحری کے چل رہے تھے غنچۂ دل کو شگفتہ کر رہے تھے علمشاہ نوجوان کی نگاہ جو پڑی دیکھا کہ جابجا سرو کے درختون پر فاختہ قلندر مشرب بیٹھی ہوئی صداے کوکو کر رہی ہو کہین صداے تیہوج کا شور کہین نالۂ حق حق

کی دعموم علی العموم صدا اے مرغ سحری دخشندہ کبک دری سے صحرا مزرعۂ بوم تھا نمونہ فیض جنت لزوم تھا عجب خوشگوار روادی مینا کار تھا جو اشجار تھا میوہ دار تھا سامنے باغبان قدرت کے نگونسار تھا دشت گلشن پستی و بلندی سے ہموار تھا گلہاے رنگارنگ وشگوفہاے رنگ برنگ ومیوہ ہاے گوناگون سے صحرا پر بہار تھا کوسون تک سبزۂ زمردگون آب پاشی شبنم سے نم تھا جو شجر تھا سجدۂ خالق مین خم تھا شعر گل جو تھا اُس دشت مین بے خار تھا ✽ سبزۂ رشک زمرد سبزۂ رخسار تھا ✽ دیگر زجرم کوہ تا میدان غبار کشیدہ خط گل طغرا بطغرا ✽ یہ جو عالم علمشاہ نوجوان نے اُس صحراے مینو سواد کا ملاحظہ فرمایا وجد طاری ہوا بیقرار ہو کر حمد خالق زمین و زمان کرنے لگے باغبان قضا و قدر کی وحدانیت کا دم بھرنے لگے عالم وجد مین اگر یہ شعر زبان پر جاری ہوا شعر ہر گیاہے کہ از زمین روید ✽ وحدہ لا شریک لہ گوید ✽ یہ جملہ زبان پر لائے - برگ درختان سبز در نظر ہوشیار ✽ ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار ✽ یہ شعر اس دشت پر بہار کو دیکھکر پڑھا شعر اگر فردوس بر روے زمین است ✽ ہمین است و ہمین است و ہمین است ✽ دیگر این سبزہ و این صحرا بوے زجنون دارد ✽ دیوانگی ومستی امروز شگون دارد ✽ یہ شعر پڑھکر اُٹھے کنارے چشمے کے آئے وضو کیا فریضۂ سحری کو بصد خضوع وخشوع ادا کیا جب نماز سحر سے فراغت پائی صحرا کی سیر کرنے لگے ملکہ آہو چشم بھی سیر دشت مین مصروف ہوئی علمشاہ رومی نے جو وہ صحراے رشک باغ شداد دیکھا اور گلہاے رنگارنگ ومیوہ ہاے گوناگون وشگوفہاے بوقلمون پر نگاہ پڑی فوراً خیال آیا کہ کیا اُسکی قدرت کاملہ ہو کہ اُسنے اپنی قدرت سے ایسے ایسے دشت پر بہار پیدا کیے ہین وہ بڑا خالق مطلق اور رزاق برحق ہو جسنے یہ صنعت اپنی خدائی کی دکھائی اور اپنے بندونکو اپنی قدرت کاملہ سے عقل عطا فرمائی ایک مشت خاک کو یہ مرتبہ بخشا کہ اشرف مخلوقات کیا کہانتک اسکی عنایتون کا شکریہ ادا کیا جاے ای رستم خیال تو کرو کہ تم اُسکے بندے گنہگار کو یہ قوت وطاقت مرحمت فرمائی کہ ہزارون پہلوانان زبردست کو تمھارے ہاتھ سے زیر کرایا اگر وہ یہ طاقت وقوت نہ مرحمت فرماتا تو تمھاری یہ بھی مجال تھی کہ تم غالب آتے ای رستم یہ کیا حرکت تمسے سرزد ہوئی جو آجتک کسی سے تمھارے خاندان مین نہ ہوئی تھی ای رستم یہ تمنے کیا کیا کہ عورت کو لشکر سے اپنے ہمراہ لیکر نکلے بڑی نامردی کی بات ہو کہ عورت ہمراہ ہو جو کوئی ہم چشم یا غیر دیکھیگا یہی خیال کریگا کہ علمشاہ عورت کے بھروسے پر مقابلہ کرتے ہین اسی طور سے اُنھون نے یہ شوکت اور نام آوری حاصل کی ہو کہ ساحرہ کو

اپنے ساتھ رکھتے ہین جہان مقابلہ پڑا ساحرہ نے سحر کیا پس جو حریف تھا وہ بسبب سحر کے کمزور ہوا انھون نے زیر کر لیا کتنی بڑی بدنامی کی بات ہو اور کسقدر سبکی ہو دوسرے یہ امر ہو کہ تمھارے مذہب اور مشرب مین ساحرہ کے ساتھ عقد بھی جائز نہین ہو جبتک وہ سحر سے توبہ نکرے ایسی حالت مین یہ کیا حرکت سمجھنے کی کہ ملکہ آہو چشم کو لشکر سے ہمراہ لیکر نکلے اور قصد یہ ہو کہ ملک گیری کرو اور شوکت بہم کرو اور اگر خداوند کریم کمک کرے تو طلسم فتح کر و اور عورت ہمراہ بڑی نادانی اور نامردی ہو آہو چشم کے ہمراہ ہونے سے یہ ہوگا کہ ہر ایک بدنام کریگا اور گمان فاسد کریگا اس امر سے کیا حاصل کہ جس سے بدنامی کے سوا دوسری بات حاصل نہو ای علمشاہ بہتر یہ ہوگا کہ ملکہ کو سمجھا کر لشکر کو روانہ کرو اور تم بھی تنہا کسی طرف کو ذات خدا شریک کر کے راہی ہو گو ای علمشاہ آہو چشم نے تمھارے ساتھ بہت مصیبت اٹھائی ہو تمھارے سبب سے وہ اپنے یگانون سے چھوٹی بدنام ہوئی تمھارے ساتھ قید رہی مگر مجبوری ہو کہ کیونکر ہمراہ رکھون کیونکہ بدنامی کا خوف ہو جس خداوند کریم نے اپنے فضل و کرم سے تمکو یہان تک پہونچایا قید سے نجات دی وہی تمھارے مطلب کو بر لائیگا عورت کا ہمراہ ہونا بالکل خلاف ہو یہ باتین دل سے کر کے ملکہ کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ ای ملکہ آہو چشم تمسے اسوقت ایک بات کہنا چاہتا ہون اگر تم سنو اور اسکا جواب باصواب دو اور جو مین کہون اسکو قبول کرو ملکہ نے جواب دیا کہ ارشاد فرمائیے مین حاضر ہون اگر آپ فرمائین کہ تم اپنا سر کاٹ کر میرے قدم پر ڈالدو تو مین عذر نہ کرونگی فورًا آپ کے حکم کو بجا لاؤنگی علمشاہ نے ملکہ کی طرف دیکھکر فرمایا کہ ای ملکہ یہ بتاؤ کہ تم ہماری عزت و آبرو کی خواستگار ہو یا ذلت کی ملکہ نے کہا کہ او شہریار یہ کنیز آپ کی عزت و آبرو کی ترقی کی خواستگار ہو اور یہی ہر وقت فکر ہو کہ کوئی صورت ایسی بہم ہو کہ آپ کی شان و شوکت زیادہ ہو اور اس طلسم مین آپ کا نام ہو اور آپ کے اسم مبارک کا شہرہ ہو اور ڈنکا بجے اور آپ کے نام نامی کو سنکے لوگ خوف کرین بھلا یہ بھی اس کنیز کی تاب و طاقت ہو کہ خدا نخواستہ حضور کی ذلت کی خواستگار ہون میری تو یہ خواہش ہو کہ جہان پر شہریار کا پسینہ گرے وہان مین اپنا خون گراؤن یہ کیا آپ کو کنیز کی طرف سے خیال پیدا ہوا اور کونسی ایسی بات لونڈی سے سرزد ہوئی جو حضور نے اس قسم کا سوال کیا علمشاہ نے فرمایا کہ ای ملکہ خدا نخواستہ تمسے کوئی خطا نہین ہوئی مگر مجھکو اسوقت ایک امر کا خیال پیدا ہوا اس امر کی بابت مین تم سے

کہنا چاہتا ہون ذرا بگوش ہوش سُنو وہ امر یہ ہی کہ ای ملکہ واقعی تمنے میرے ساتھ بڑی بڑی تکلیفین اور بڑے بڑے مصائب اُٹھائے مصیبتین جھیلین اپنون سے بیگانی ہوئین ہزارون دشمن ہوے میرے ساتھ قید رہین اُسکی مصیبت اُٹھائی مگر اسوقت مین وہ بات تمسے کہتا ہون جو کہ مروت کے خلاف ہی کیونکہ جسنے اِسقدر مصیبتین گوارا کین ہون اپنے نزدیک اُس سے ایسی بات کہنا خلاف مروت و محبت ہی مگر عالم مجبوری ہی کیا کیا جاے بدون کہے رہا نہین جاتا ہی وہ امر یہ ہی کہ ای ملکہ تمکو بخوبی معلوم ہی کہ مین جو لشکر سے نکلا ہون تو صرف اِس غرض سے نکلا ہون کہ جاکر ایک دو مرحلہ فتح کرون اور ملکون کو تسخیر کرون اگر بن پڑے تو لوح طلسمی کو تلاش کر کے طلسم کو فتح کرون اور اپنی شوکت بڑھاؤن کیونکہ اس امر سے تو مین آگاہ ہو گیا کہ تمھاری والدہ صاحبہ ملکہ غزالہ خوش چشم نے بے مروتی کو کام فرمایا گو وہ حالات لوح سے آگاہ نہین مگر اُنھون نے لوح کی کوشش نہ کی بلکہ اس امر سے چشم پوشی فرمائی اور تمنے بھی کچھ کد و کوشش نہ کی اگر تم کوشش کرتین تو ضرور تھا کہ ملکہ غزالہ لوح کے حالات سے آگاہ فرماتین اور مجھکو لوح لاکر دیتین مین اُسکے ذریعے سے طلسم کو فتح کرتا مگر اُنھون نے کچھ خیال نہ فرمایا صرف بے مروتی کو کام فرمایا خیر یہ اپنی تقدیر اور مقدر اس امر کی شکایت کرنا بیکار ہی اب مین اِسی خیال سے نکلا ہون کہ کوشش کر کے لوح کو دستیاب کرون اور طلسم کو فتح کرون اور اِس اثنا مین جو دو ایک ملک اور فتح ہو جائین وہان اپنی شوکت دکھاؤن اور وہ شان و شوکت بہم کرون کہ جو میرے ہم چشم اور ہم پلہ ہین وہ حسد کرین ای ملکہ مجھسے بڑی نادانی ہوئی کہ مین لشکر سے تو یہ خیال کر کے نکلا مگر تمکو ہمراہ لے لیا یہ بات نہایت نامردی کی ہی کہ ملک گیری تو کرنے نکلے عورت ہمراہ ہی جو کوئی دیکھے گا خواہ اپنا ہو خواہ بیگانہ مثل ہلال عید کے انگشت نما کریگا اور ہر ایک کی زبان پر یہی کلمہ جاری ہوگا کہ علمشاہ بڑا نامرد ہی عورت کے بھروسے پر ملک گیری کرتا ہی ای ملکہ اجتک میرے خاندان مین کسی نے ایسی حرکت نہین کی کہ ملک گیری کو نکلا ہو عورت ہمراہ لی ہو ای ملکہ جس خداوند کریم نے مجھکو یہانتک پہونچایا اور ہر آفت سے بچایا قید سے رہا کیا وہی میری ہر مقام پر کمک کریگا اور اُسنے ہمیشہ کمک و مدد کی ای ملکہ مجھکو سوا اُسکے دوسرے کی کمک درکار نہین ہی ہمیشہ اُسی کی ذات پر بھروسہ کر کے ملک گیری کی کسی کی مدد کا خواستگار نہین ہوا سوا خداوند کریم کے افضال کا تو ضرور خواستگار رہا مجھپر کیا منحصر ہی میرے خاندان مین کوئی

سوائے امداد خدا کے دوسرے کی امداد کا خواہان نہوا ای ملکہ بڑے بڑے معرکے پڑے مگر انکو یکہ و
تنہا سر کیا ای ملکہ یہ امر مجھسے بالکل خلاف طریقہ خاندان کے ہوا کہ تمکو ہمراہ لیکر چلا ہون ملکہ تمھاری
ہمراہی مین میری بڑی بدنامی ہو گو میرا دل خود اس امر کو گوارا نہین کرتا ہو کہ تمکو اپنے سے جدا کرون
کیونکہ تمنے میرے ساتھ بہت مصیبتین اُٹھائین مگر مجبور ہون ساتھ رکھنے مین بھی تو خرابی ہو اِسوقت
کی بے مروتی بہتر ہو اُس بدنامی سے لہذا میرے نزدیک مناسب یہ ہو کہ تُم لشکر کو چلی جاؤ اور وہان
جاکر بہ راحت و آرام قیام کرو انشاء اللہ جب تم بشان و شوکت بفضل خداوند کریم پیدا کرکے اور
ملکون کو فتح کرکے آئینگے تو تمسے ملین گے تم ہمارے آتے تک لشکر مین اپنی مان کے پاس
رہو بیکار کی تکلیف اُٹھانے سے کیا حاصل اور ہم لوگون کا تو یہی طریقہ ہو کہ یکہ و تنہا نکل جاتے
ہین خداوند کریم اپنے فضل و کرم سے سب سامان مہیا کر دیتا ہو میرے ہمراہ تمھارا رہنا کسی طرح سے
اچھا نہین ہو تمکو ہمارے سر کی قسم تم کچھ رنج و صدمہ نہ کرو مین بہت آؤنگا اور اگر یہ خیال ہو کہ لشکر سے
نکل آئی ہون اب مین کس منھ سے لشکر مین جاؤن تو اور کسی مقام پر قیام کرو جب مین طلسم کو
فتح کرکے اور ملکون کو خواہ فتح کرکے واپس آؤنگا تو تم مجھسے آکر ملنا ای ملکہ تمھارے ہمراہ ہونے
مین میری بڑی بدنامی ہو اول تو یہی حرکت خلاف ہوئی اور یہ بھی بدنامی کیا کم ہو کہ علمشاہ عورت
کو ہمراہ لیکر نکل گئے اُسپر یہ طرہ ہو کہ عورت ہر مقام پر ساتھ ہو مین اِس بدنامی کو گوارہ نہ کرونگا تم
اِسکا نہ خیال کرو کہ یہ اکیلے کدھر جائینگے خدا مالک ہو جسنے قید سے رہا کیا وہی ہر مقام پر کمک
کریگا پس تم طرف لشکر کے چلی جاؤ تو بہتر ہو ورنہ جہان تمھارا جی چاہے جب مین آؤنگا تو پہلے
تمسے ملاقات کرونگا تمکو تلاش کرکے ملونگا بلکہ تم خود خیال رکھنا جب میرے آنے کی خبر سننا میرے
پاس چلی آنا مین تمسے بہت خوش ہون تمنے میرے ساتھ بڑی تکلیف اُٹھائی بدنام ہوئین اپنے باپ
کو اپنا دشمن کیا قید اُٹھائی اگر تمکو میری خوشی منظور ہو تو جو مین نے کہا ہو اسکو منظور کرو یہ جو علمشاہ
نے ملکہ آہو چشم سے کہا اِس تقریر کا سُننا تھا کہ ملکہ کے ہوش جاتے رہے چہرے کا رنگ زرد
ہو گیا یا تو وہ عارض جو مثل گل تر کے تھے یا ایکبارہ زرد ہو کر مثل گل پژمردہ کے کمھلا گئے منھ پر
ہوائیان اُڑنے لگین دل بیقرار ہو گیا مثل تصویر کے ساکت ہو کر رہ گئی تھوڑی دیر تک شاہزادہ
کی طرف بحسرت دیکھا کی دل کا یہ حال تھا کہ سینے مین بیقرار تھا بانسون اُچھل رہا تھا ایکسرتبہ دیکھتی

دیکھیے آہ سرد دل پُر درد سے بھر کر رونے لگی آنکھون مین آنسو ڈبڈبا آئے جب یہ خیال گیا کہ شاہزادہ سے جدائی ہوگی تو اُنکے فراق مین تڑپونگی بیدیوسے زیبا وشکل رعنا نظر نہ آئیگی جب تو میری زندگی کیونکر ہوگی تڑپ تڑپ کر مرجاؤنگی یہ شاہزادے جنے کیسی بات کہی او رہ فلک تفرقہ انداز نے یہ کیا سنایا کاش مین نہ ہوتی کہ ایسی بات نہ سُنتی وہ کونسی کمبخت گھڑی تھی کہ مین پیدا ہوئی تھی مجھسا تو بدنصیب کوئی بھی نہ ہوگا وہ کون سی ساعت تھی جو میرا دل اِس شہریار پر آیا تھا اُس گھڑی کو آگ بھی نہ لگی کاش مین مرجاتی کہ یہ صدمے نہ اُٹھاتی ای دل اب کیا کرون کیا نہ کرون میرا سا بدنصیب کوئی نہ ہوگا شعر نہ ہوگا مجھسا بھی محروم وصل یار کوئی ✤ کہ خواب بھی کبھی دیکھا نہ اِن خیالون کا ✤ یہ بیٹھے بٹھائے کیا ہوا اب میری زندگی کیونکر ہوگی اِس شہریار سے جدا ہوکر ایسے ایسے خیال جو ملکہ نے کیے دل قابو مین نہ رہا بھی دل نے تقاضا کیا کہ گریبان چاک کرکے جنگل کو نکلجا مثل مجنون کے کوہ وصحرا کی سیر کر راوی کہتا ہی وحشت دل نے جوش کیا رنگ ورو متغیر ہوگیا دل مثل ماہی بے آب تڑپنے لگا نظم

دل سے کرنے لگا تپیدن ناز
رنگ چہرے سے کرگیا پرواز
ہاتھ جانے لگا گریبان تک
چاک کی پھیلے پانون دامان تک

دل پر قابو نہ رہا بیقرار ہوکر ایک آہ کی اور دل کو دونون ہاتھون سے پکڑکر کہا ای شہریار یہ کیا آپ نے فرمایا کہ میرا دل مثل ماہی بے آب کے بیقرار ہوگیا یہ کیسی تقریر فراق آمیز آپ نے اس کنیز سے کی کہ جسکے سنتے ہی دل پر قابو نہ رہا وحشت دل نے جوش کیا یہ کہکر ملکہ نے کہا ای شہریار آپ کو تو یہ امر لازم نہ تھا کہ اپنی کنیز سے اِس قسم کی تقریر کرتے کہ جس سے بوے فراق آتی یہ کہنے کو تو کہا مگر اِسقدر ضبط نہ ہوا فورًا ملکہ کی آنکھ سے آنسو نکل آئے جسکو شاعر نے نظم کیا ہی شعر دو طفل اشک آئے نظر ✤ ایک اِسطرف ایک اُسطرف ✤ گر گر گئے دونون محل ✤ ایک اِسطرف ایک اُسطرف ✤ ملکہ نے آنسو پونچھکر اور دل پر ہاتھ رکھکر کہا کہ ای شہریار ذرا میری دل کی حالت کو ملاحظہ فرمائیے کہ کسقدر اس تقریر دردآمیز کو سُنکر بیقرار ہی ای شہریار ایسا تو نہ فرمائیے آپ سے تو مجھکو اس قسم کی امید نہ تھی کہ آپ ایسی بیوفائی فرمائیے گا میری تو آپ کی الفت ومحبت مین یہ حالت ہی کہ مین آپ کی ایک پل کی جدائی ہزار برس کے برابر خیال کرتی ہون یہ مین کیونکر گوارہ کرونگی کہ آپ سے جدا ہون بھلا خیال تو فرمائیے کہ آپ سے جدا ہوکر مین زندہ بھی رہونگی قسم ہی مجھکو آپ کے سرعزیز کی اِدھر آپ میری آنکھون سے جدا ہوے اُدھر میرا دم نکل جائیگا

گھڑی بھر بھی آپ کے فراق کو مین گوارا نہین کر سکتی ہون میری زندگی اب صرف آپ کے دم سے ہی مجھکو اس بیوفائی کی امید نہ تھی مگر سچ کسی نے کہا ہی شعر وفا کا لاکھ طرح سے کرے قرار کوئی ؁ مگر کسی کی نہ اُلفت کا اعتبار کوئی ؁ دیگر لوگ کہتے ہین چاہ مشکل ہی ؁ سب غلط ہی نباہ مشکل ہی ؁ ای شہریار خیال تو فرمائیے کہ مین نے آپ کی اُلفت و محبت مین سب کو چھوڑا تمام عالم کو اپنا دشمن بنایا پردۂ ننگ و ناموس کا خیال نہ کیا رشتۂ حیا کو اُلفت و محبت مین توڑا اپنون سے بیگانہ ہوئی ہر ایک کی نگاہ مین حقیر ہوئی سب دشمن ہو گئے مگر مین نے کچھ پرواہ نہ کی آپ کی محبت سے منھ نہ موڑا مین کیونکر اس سے کنارہ کرتی کیا حضرت دل پر اختیار تھا یہ جو کچھ ہوا اس دل خانہ خراب کے سبب سے ہوا اِسی کے ہاتھون مین تباہ ہوئی اگر مین جانتی کہ اُلفت و محبت مین یہ مزے ہوتے ہین اور عاشق معشوق کے ہاتھون روتے ہین تو کبھی نہ اِس کوچے مین قدم رکھتی اگر مین جانتی کہ یہ دکھ اُٹھانا پڑینگے تو کاہیکو آپ سے اُلفت کرتی اپنا دل آپ کے دام عشق مین کیون پھنساتی مگر مین کیا کرون یہ امر مین نے اپنے اختیار سے نہین کیا بلکہ عالم ناچاری سے دل نے مجبور کر دیا اگر یہ معلوم ہوتا تو اس کمبخت کو منع کرتی کہ یہ کیا کرتا ہی آگے پچتائیگا مگر کیا کرون قابو نہ تھا ای شہریار میرے حال پر رحم فرمائیے مجھ جگر سوختہ خانمان آوارہ کو اپنے سے جدا نفرمائیے ورنہ مین تڑپ تڑپ کر مر جاؤنگی مثل اُس بلبل زار کے کہ جو دید گل سے مایوس ہو کر قفس مین سر کو ٹکرا کر اپنی جان دیتی ہی یہ مرغ روح اِس قفس جسم مین اِسقدر بیقرار ہوگا کہ نکل جائیگا ای شہریار عالیوقار ایسے کلمے نہ فرمائیے خیال تو فرمائیے کہ یہ کیونکر ہو سکتا ہی اُس شخص سے کہ جو کہ روے زیبا کا مشتاق ہو اور جسکی زندگی صرف دید رخ پر منحصر ہو وہ کیونکر گوارہ کرے کہ جس رُخ کی دید باعث حیات ہو اور وہ آنکھون سے پوشیدہ ہو جاے آپ انصاف فرمائیے کہ مین آپ سے جدا ہو کر کیونکر زندہ رہ سکتی ہون کچھ تو دل مین انصاف کیجیے اِسقدر میرے اوپر ظلم نہ فرمائیے ای شہریار مین آپ کی جدائی کی حالت مین تڑپ تڑپ کر مر جاؤنگی مجھکو اپنے سے جدا نہ فرمائیے یہ کہکر ملکہ آہ سرد بھر کر رونے لگی اور کہنے لگی کہ اگر مین جانتی کہ اِس اُلفت کا یہ انجام ہوگا تو پہلے ہی مین اپنے کو ہلاک کرتی بموجب مثل جو ایسا مین جانتی کہ پیت کیے دُکھ ہو نگر ڈھنڈھورا پیٹتی کہ پیت نہ کیجیے کوئی یہ کہکر اور دل بیقرار کو تھام کر کہا از براے خدا ای شہریار

اِس خیال کو اپنے دل سے دور فرمایئے مجھکو اپنے ہمراہ لیتے چلیے مین آپ سے ایک پل جدا نہونگی واقعی عاشق لاکھ جان دے معشوق کے کچھ بھاوین نہین ہوتا سچ لوگون نے کہا ہی وہ بے پروا ہوتا ہی جیسا کہ کسی نے کہا ہی شعر آہ دئی کیسے کی اِن چاہت کے سنگ ؎ دیپک کی من بھاوین نہین اور جل جل مرے پتنگ ؎ وہی میری حالت ہی کہ مین تو مرتی ہون آپ کو کچھ پرواہ نہین ہی ای میرے اللہ مین کیا کرون عجب بے وفا سے سامنا پڑا ہی میری تو یہ مثل ہی کا کہون کا سے کہون اور کہُون نہ بتاسے ؎ گونگے کا سپنا ہوا سمجھ پچھتاسے ؎ ای شاہزادے میرے اوپر رحم فرمایئے مین آپ کی عاشق شیدا ہون آپ کے شمشاد قد کی قمری ہون روے گل کی بلبل زار ہون اس تقریر سے بیقرار ہون اگر یہی آپ کو منظور ہی کہ مین ہلاک ہون تو میرے نزدیک مناسب یہ ہی کہ اپنی کمر سے خنجر آبدار نکالیے اور میرا سر تن سے جدا فرمایئے اور اسی مقام پر اپنے ہاتھ سے دفن فرمایئے تاکہ عاشقون مین میرا نام ہو گو آرزوے وصل نہ بر آئی تو یہی آرزو پوری ہو کہ آپ مجھکو اپنے ہاتھ سے دفن کرین ای شہریار اِس مرنے سے تو یہ بہتر ہوگا کہ آپ کے فراق مین تڑپ تڑپ کر مرون اور میرے قفس جسم سے نکلکر روح مثل طائر آشیان گم کردہ کے آپکی تلاش مین آوارہ پھرے آپ جو اپنے ہاتھ سے قتل کرینگے روح میری آپ کے ہمراہ ہوگی میری یہ خوشی ہی کہ اگر مین نہ ہمراہ چلی روح میری آپ کے ہمراہ رہے اب آپ شوق سے مجھکو قتل فرمایئے مین تو آپسے جدا ہونا کسی طور سے گوارا نہ کرونگی میری یہی آرزو پوری فرمایئے کہ اپنے ہاتھ سے قتل فرما کر دفن فرمایئے یہ کہکر ملکہ نے یہ شعر پڑھا شعر تمکین لحد مین اُتارو تمکین پڑھو تلقین ؎ کبھی تو صحبت رازو نیاز ہو جائے ؎ مجھکو یہ حسرت تھی کہ مین آپ سے لپٹ کر سوؤن لذت وصل سے کامیاب ہون خیر اگر وہ نہین تو یہی سہی یہی آرزو پوری ہو کہ معشوق نے اپنے ہاتھ سے قتل تو کیا اور اپنے ہاتھ سے دفن کیا جو کچھ ہو عاشق کو ہر ادا معشوق کی بدل بھاتی ہی مین اسی قتل کرنے اور دفن کرنے کو وصل خیال کر لونگی لے اب دیر نہ فرمایئے شوق سے میرا سر جدا فرمایئے یہ کہکر اوپر فلک کی طرف دیکھکر آنکھون سے اشک ٹپکا کر آہ کھینچکر کہا کہ کیون ای فلک تجھکو میرے ساتھ ایسا ہی سلوک کرنا تھا مین نے تیرا کیا بگاڑا ہی جو تو نے میرے ساتھ یہ ظلم کیا اور ستم پر ستم کیے نہ معلوم یہ تیری کیا حرکت ہی اور کیسا تجھکو عاشق و معشوق سے

حسرت ہو کہ عاشق معشوق کو ایک مقام پر نہین دیکھ سکتا ہو مجھکو یہ فکر رہتی ہو کہ عاشق و معشوق مین فراق رہے تو سنگدل تفرقہ ڈالنے کی فکر مین رہتا ہو یہ آسمان کی طرف خطاب کر کے کہا اور آہ بھر کر شاہزادے سے کہا کہ ای شہریار کیا عرض کرون کہ جو اسوقت میرے دل کی حالت ہو اگر آپ کو باور نہ ہو تو میرا سینہ چاک کر کے ملاحظہ فرمالیجیے کہ مثل ماہی بے آب کے تڑپ رہا ہو اگر بس ہوتا تو مین چاک کر کے دکھا دیتی بس یہی بہتر ہو اس امر سے کہ مجھکو چھوڑ کر جائین اور مین آپ کے فراق مین تاب نہ لاسکونگی یہ بہتر ہوگا کہ آپ مجھکو اپنے ہاتھ سے قتل کرین اور دفن فرما کر شوق سے جدھر جی چاہے تشریف لے جائین مین مانع نہین ہون نین مفارقت مین تڑپ تڑپ کے مرنے سے اس وقت کے مرنے کو اچھا جانتی ہون کیونکہ آپ کے ہاتھ سے مٹی تو عزیز ہوگی کفن تو ملیگا مین بجاے وصل کے اسی امر کو وصل خیال کرونگی اوس لپٹ لپٹ کے سونے کو یہی خیال کرونگی کہ معشوق نے اپنے ہاتھ سے مٹی تو دی گویا یہی میرے لیے وصل ہو اور مین اسی کو لذت وصل تصور تصور کرونگی میری روح تو خوش ہوگی کہ معشوق نے اپنے ہاتھ سے دفن و کفن کیا ای شاہزادے اب اس سوختہ جگر کا سر تن سے جلد جدا فرمائیے یہ کہکر رونے لگی آنکھون سے اشکون کے قطرے ٹپکنے لگے جھڑی بندھ گئی صدف چشم سے گوہر آبدار نکلنے لگے آہ سرد لب پر تھی دونون ہاتھ جوڑے ہوے شاہزادے کی منت کر رہی تھی کہ یا تو مجھے اپنے سے جدا نہ فرمائیے اگر یہی منظور ہو کہ مین اسکو ہمراہ نہ لے جاؤن تو مجھکو قتل فرمائیے ہر مرتبہ فلک کی طرف دیکھکر اُسکی شکایت کرتی تھی کبھی زمانہ کا گلہ کرتی تھی کبھی بیوفائی کی شکایت کرتی تھی اسقدر ملکہ روئی کہ ہچکی بندھ گئی وہ پھول سے عارض آنسوؤن سے تر ہو گئے یہ جو عالم شاہزادے نے دیکھا کہ ملکہ نے اپنی حالت تباہ کی ہچکی لگ گئی اسقدر روئی اور رقت کا جوش ہو قریب ہو کہ کلیجہ منھ کو آجائے دل سے کہا کہ کیا تدبیر کرون اگر ہمراہ رکھتا ہون تو تمام مین بدنامی ہوتی ہو اگر جدا کرتا ہون تو یہ ہلاک ہو جائیگی کچھ بن نہین پڑتا ہو کس آفت مین مبتلا ہوا ہون میری نادانی ہوئی کہ اسکو ہمراہ لیکر لشکر سے چلے کاش اِس سے نہ کہتے بدون اسکی اطلاع کے چلے آتے تو بہتر تھا یہ نہ معلوم تھا کہ یہ انجام ہوگا علمشاہ تو اِدھر یہ دل سے باتین کر رہے ہین اُدھر آہو چشم رو رہی ہو جب اُسنے دیکھا کہ شاہزادہ خاموش بیٹھا ہو کچھ میری بات کا جواب نہین دیتا ہو تاب نہ رہی بیقرار ہو کر

آہ کھینچکر شاہزادے کے قدمون پر گر پڑی اور رو کر کہنے لگی کہ ای میرے سرپرست مین تمپر سے نثار ہون از براے خدا اپنی اِس کنیز اسیر دام عشق کو جدا نہ کرو مین مثل کنیزون کے خدمت کرونگی صرف مجھکو حسرت دید ہی یہ دل چاہتا ہی کہ اِس روے زیبا کو دیکھے جاؤن اور اِن عارض نازک کی بلائین لیے جاؤن میری ہلاکت کے درپے نہ ہو یہ جو ملکہ نے کہا شاہزادے کو اُسکے حال پر ترس آیا اور اپنا اُسکو عاشق صادق وشیفتہ پایا سر اُسکا اپنے سینے سے لگایا اپنے دامن سے آنسو پاک کیے اور فرمایا کہ ای ملکہ اسقدر بیقرار نہ ہو اپنی حالت تباہ نہ کرو سمجھو تو کہ میرا منشا کیا ہی ای ملکہ میرا منشا یہ نہین ہی کہ تم مجھسے ہمیشہ جدا رہو جب مین طلسم کو فتح کرکے مع سپاہ و لشکر کے آؤنگا تو تمکو اپنے سے جدا نہ کرونگا اِسوقت مین تمھارے ہمراہ ہونے سے میری خرابی اور بدنامی ہی ای راحت قلب ناتوان تم اسقدر کیون بیقرار ہوتی ہو رو رو کر اپنی حالت کھوتی ہو بہت عرصہ نہ ہوگا خدا پر نظر رکھو وہ مسبب الاسباب ہی کوئی نہ کوئی ایسی صورت پیدا کرے گا کہ مین بہت جلد واپس آؤنگا انشاء اللہ تعالی مع خدم وحشم کے آؤنگا تمھاری بیقراریون سے میرے حواس جاتے رہے ای ملکہ دل کو سنبھالو یہ امر ضرور ہی کہ تم میری عاشق صادق ہو خداوند کریم کسی کو اِس بلاے عشق مین گرفتار نہ کرے یہ عجب بدبلا ہی اسکا بیمار اچھا نہین ہوتا ہی سواے وصل یار کے کسی کو اِسپر قابو نہین ملتا ہی یہ وہ مرض ہی کہ جہان اسمین مبتلا ہوا پھر رہا ہونا مشکل ہی خدا تمپر رحم کرے ای ملکہ مین تو اس قابل بھی نہین ہون کہ کوئی مجھکو محبت کرے ایک بدشکل انسان جاہل سپاہی بے مروت ملکہ تم میری محبت سے ہاتھ اُٹھاؤ اپنے دل کو قابو مین لاؤ گو یہ امر ضرور ہی کہ جب حضرت عشق کی کشور دل پر چڑھائی ہو جاتی ہی اور وہ اپنے قبضے مین کر لیتے ہین تو پھر اُنکا دفع ہونا مشکل ہوتا ہی مگر ہر ایک کو لازم ہی کہ صبر کرے اور دل پر جبر کرے اِسطور سے بیقرار اور بے طاقت نہ ہو کچھ تو صبر کو کام مین لاؤ اور دیکھو کہ پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہی اُسکے فضل وکرم پر نگاہ رکھو اور صبر کرکے مجھکو بدنامی سے بچاؤ ای ملکہ قطع ہون وہ ہاتھ جو تمپر اُٹھائے جائین اِس قصد سے کہ تمکو قتل کیا جائے اور کور ہون وہ آنکھین جو تمکو بنگاہ کج دیکھین یہ تم کیا کہتی ہو کہ مجھکو اپنے ہاتھ سے قتل کرو اور دفن کرو آجتک کسی معشوق نے اپنے عاشق کو اپنے ہاتھ سے قتل کیا ہی جو مین قتل کرون یہ کیونکر مین گوارا کرون

تم ایسی حور جمال پری تمثال کو قتل کرون ایسا دل کہان سے لاؤن میرے نزدیک تو کوئی ایسا سخت دل نہ ہوگا کہ جو اپنے اوپر مرے اُسکو اپنے ہاتھ سے قتل کرے ای ملکہ تم اِسقدر مہربانی کرو کہ میرے آنے تک لشکر مین جا کر قیام کرو مین بہت جلد آتا ہون اسطور سے جو علمشاہ نے کہا ملکہ نے علمشاہ کو اپنے حال پر مہربان پایا آہ بھر کر کہا کہ ای شہریار مین کیا کرون دل پر قابو نہین ہی جب یہ خیال کرتی ہون کہ آپ سے جدائی ہوگی بیقرار ہو جاتی ہون از براے خدا یہ نہ فرمایئے مجھسے صبر نہوگا اِس بارے مین کچھ نہ فرمایئے مین کیا کرون ایک شب کی جدائی گوارا نہین کر سکتی ہون جو میرے دل کا حال ہی وہ خدا پر بخوبی روشن ہی شاہزادے نے فرمایا کہ ملکہ مین بھی تو ناچار ہون تمھین بتاؤ کہ مین کیا کرون مجھکو کچھ بن نہین پڑتا ہی اگر یہ خیال کرتا ہون کہ تمکو ہمراہ لے چلون تو بدنامی وطعنۂ ہمچشم کا خیال ہی اگر نہین لیے جاتا ہون تو تمھاری ہلاکت کا خوف ہی مین عجب طرح کی کشمکش مین ہون میری تو وہ مثل ہی اگر گویم تو مشکل و گرنہ گویم تو مشکل بموجب قول آتش شعر غم صیاد ذکر باغبان ہی ✦ دو بلا مین ہمارا آشیان ہی ✦ ای ملکہ میری تو عقل خبط ہو گئی ہی تم ہی کوئی تدبیر بتاؤ کہ مین کیا کرون جب علمشاہ نے اِسطور سے کہا ملکہ نے آنسو آنکھ سے ٹپکا کر یہ جواب دیا کہ ای شہریار کیا بیان کرون میرے ذہن ناقص مین ایک بات آئی ہی اگر آپ قبول فرمایئے اُسمین کئی فائدے ہین اول تو یہ فائدہ ہی کہ میری جان بھی بچتی ہی اور مین آپ سے جدا بھی نہین ہوتی ہون ہر وقت آپ کے ہمراہ رہتی ہون دوسرے آپ پر کوئی بدنامی بھی نہین ہوگی تیسرے آپ کو راحت بھی ملیگی یہ سنکر شاہزادے نے فرمایا جلد بیان کرو ملکہ نے کہا ای شہریار مین اپنے کو قمری بناتی ہون کیونکہ مین آپ کے شمشاد قد کی شیفتہ ہون مجھکو یہی لازم ہی کہ اپنے کو جامہ انسانی سے صورت حیوانی مین لاؤن مین سحر سے قمری بنتی ہون آپ کے ہمراہ رہونگی جہان آپ کو شام ہوگی اپنے کو حیوان سے انسان بناؤنگی آپ کے لیے کل سامان راحت موجود کر دونگی پانوٗن دبایا کرونگی کسی پر یہ ظاہر نہ ہوگا کہ مین آپ کے ہمراہ ہون سب یہی خیال کرینگے کہ قمری ہی اِسی مین میری جان بچتی ہی آپ کا کوئی نقصان نہین ہی بلکہ آپ کی راحت کا سامان ہی ہر منزل پر آپ کو راحت بھی ہوگی ای شہریار اِسکی یہ تدبیر ہی کہ مین سحر سے ایک چھڑی بناتی ہون جب آپ اُسکو مجھ سے چھوا دیجیے گا مین انسان سے حیوان ہو جاؤنگی اور جب دوسری طرف سے اُسکو میرے جسم سے لگایئے گا

مین جامہ انسانی مین آجاؤنگی بلکہ یہ امر بھی ہوگا کہ تنہائی مین آپ سے کلام بھی ہونگی آپ کی منزل راہ خوب کٹے گی شاہزادے نے یہ سُنکر فرمایا کہ ای ملکہ تمنے تدبیر تو خوب بتائی مگر ایک شرط ہی کہ تم کسی مقام پر سحر نکرنا کسی قسم کی بلا مین مبتلا ہون تم کبھی سحر نہ کرنا میرا خدا میری مدد کریگا اگر یہ امر منظور ہو تو کیا مضائقہ ہی کو مین قبول نکرتا اگر کوئی اور ہوتا لاکھ اپنے کو ہلاک کرتا مگر تمھارا ایسا ہی پاس ہی اور تمنے میری ایسی خدمت کی ہی اور ایسی ایسی مصیبتین اُٹھائی ہین کہ جس سبب سے مین اس امر کو گوارا کرتا ہون کیونکہ تم اپنی حالت ابتر کرتی ہو اور ہلاک ہوئی جاتی ہو اگر دوسرا اِس مقام پر ہوتا تو کبھی نہ قبول کرتا خیر اگر یہ شرط ہی تو بسم اللہ کرو مین نے قبول کیا یہ جو شاہزادے نے فرمایا بلکہ خوش ہوگئی اُٹھکر گرد پھرنے لگی بلا گردان ہوئی اور دوڑی ہوئی ایک درخت گل سُرخ لگا ہوا تھا اُسکے قریب آئی اور اُسکی ایک شاخ کاٹ کر لائی اُسکو ایک طرف صاف کیا یعنی ایک پہلو سے پوست اُتار ڈالا اور ایک سمت کو پوست رہنے دیا اِسکے بعد چشمے سے پانی لیکر زمین کو لیپا چوکا دیا چشمے مین غسل کیا اُس چوکے مین آکر بیٹھی جھولی سے بخورات نکالے اگیاری روشن کی وہ شاخ سامنے رکھی بخورات جلانا شروع کیا اور اسم سحر پڑھکر اُس شاخ پر دم کرنا شروع کیا شاہزادہ بیٹھا ہوا دیکھ رہا ہی اور دل مین کہتا ہی کہ کیا کرون وہ تو اپنے کو ہلاک کیے ڈالتی ہی گو جی تو ہمراہ لیجانے کو نہین چاہتا ہی مگر مجبور ہون ابتو جو کچھ ہو اُسنے انسانیت سے اس امر کو گوارا کیا کیون مین ایسا نہ جانتا تھا کہ یہ ایسی میری عاشق ہی میرے عشق مین انسان سے حیوان ہونا گوارا کریگی خیر اِسکی خوشی ہی لازم ہی جو ایسا اپنا دوست ہو اُسکو ناراض کرنا خلاف مروت ہی شاہزادہ یہ باتین اپنے دل سے کر رہا تھا اُدھر آہو چشم نے سحر سے اُس شاخ کو درست کیا جب درست ہوگئی اُسکو لیکر چوکے سے باہر آئی سب اسباب سحر اُٹھاکر جھولی مین رکھا شاہزادے کے پاس آئی ہاتھ جوڑ کر کہا کہ ای شہریار بسم اللہ اب آپ شوق سے مجھکو انسان سے حیوان بنائیے یہ جو آپ نے فرمایا کہ میرے اوپر کیسی ہی بلا نازل ہو اور مین کیسی ہی آفت مین مبتلا ہون تو مدد نہ کرنا ای شہریار جبتک کہ مین جامۂ انسانی مین نہ آؤنگی اُسوقت تک سحر نہین کرسکتی ہون کیونکہ طریقہ یہ ہی کہ جب ساحر کایا پلٹ ہوتا ہی تو وہ اُس حالت مین کہ جس حالت مین ہوتا ہی سحر نہین کرسکتا ہی جبتک اپنے جامہ اصلی مین نہ آئے بس میرا انسان ہونا حیوان سے آپ کے اوپر منحصر ہی جبتک آپ انسان

نہ بنایئن اسوقت تک مین انسان نہ ہونگی پس جبتک مین اپنے جامہ اصلی مین نہ آؤنگی اسوقت تک
آپ کی کلک کیونکر کرونگی اور سحر کیونکر کرونگی اب مین آپ کے قابو مین ہون شاہزادے نے فرمایا
کہ ای ملکہ مین ناچار ہون میرا جی نہین چاہتا ہی مگر تمھارے کہنے سے مجبور ہون صرف یہ خیال ہی کہ تم
ہلاک نہ ہو جاؤ ملکہ نے کہا کہ آپ نے یہ قبول کر کے مجھکو زندہ فرمالیا ورنہ مین ضرور ہلاک ہوتی
یہ کہکر شاہزادے کو وہ شاخ ساختہ سحر دی اور کہا کہ جسطرف اسکے پوست ہی جب آپ اسطرف سے
میرے جسم پر لگا دیجیے گا مین قمری ہو جاؤنگی اور جدھر پوست نہین ہی جب اودھر سے لگا دیجیے گا
مین اپنے جامۂ اصلی مین آجاؤنگی ای شہریار جب آپ منزل پر پہونچیے گا بس تنہائی مین مجھکو انسان
بنا لیجیے گا مین خدمت کرونگی رات بھر آپ کا دل بہلاؤنگی پاؤن دباؤنگی سامان راحت ہر مقام
پر موجود کر دیا کرونگی مجھکو اپنے سامنے بٹھا کر شاخ میرے جسم سے لگا دیجیے گا اسوقت تماشہ
ملاحظہ فرمایئے گا علمشاہ نے فرمایا جو تمھاری خوشی یہ کہکر علمشاہ نے اوس شاخ کو کہ جدھر پوست
تھا آہو چشم کے جسم سے لگائی شاخ کا لگانا تھا کہ ملکہ ایک مرتبہ زمین پر گری اور لوٹ مار کر اب جو
اوٹھی علمشاہ نے دیکھا کہ بجاے ملکہ کے ایک قمری نہایت خوش رنگ اور بہت خوبصورت
سامنے بیٹھی ہوئی ہی علمشاہ نے جو قمری کو دیکھا اور خوبصورت پایا ہاتھ بڑھا کر اوٹھا لیا اب جو
بنظر غور دیکھا تو ہر بال و پر کو خوشنما پایا عجب خوش وضع قمری تھی طوق جو گلے مین تھا کیا حسن دیتا
تھا اس رنگ و قماش کی قمری آجتک نہ دیکھی تھی کیا مزا دیتا تھا وہ طوق جو گلے مین تھا شاہزادہ
اوس قمری کو دیکھکر تعریف کرنے لگا اور ہنسکر کہنے لگا کہ اب ہم بھی ایسے ہو گئے کہ انسان سے
حیوان بناتے ہین واقعی کیا خوشنما طوق ہی یہ کہکر قمری کو پیار کرنے لگا اوس قمری نے جو اپنے
حال پر شاہزادے کو مہربان پایا بزبان فصیح یون گویا ہوئی کہ ای شہریار مین آپ کے
شمشاد قد کی عاشق تھی اس سبب سے یہ وضع پسند آئی آپ ہر مرتبہ جو میرے طوق کی تعریف
فرماتے ہین یہ طوق نہین ہی بلکہ آپ کے عشق کا اثر ہی مین نے آپ کے دام عشق مین اسیر
ہو کر یہ طوق پہنا ہی آپ کی شیفتہ و فریفتہ ہون یہ طوق منت ہی بموجب شعر اسیری عشق کو منظور
تھی میری لڑکپن مین پہنایا طوق منت کے بہلنے میری گردن مین یہ آپ کی محبت و الفت کی
منت کا طوق ہی وہ قمری جو اس خوش بیانی سے گویا ہوئی شاہزادہ بہت خوش ہوا اوس قمری کو

خوش ہوکر ہاتھ پر بٹھا لیا اپنے ہاتھ سے مرکب کو آراستہ کیا سوار ہوکر اُس صحرا سے ایک سمت کو توکلت علی اللہ روانہ ہوے یہ شعر وردِ زبان تھا اور چلے جاتے تھے شعر کوئی حرم کو کوئی بتکدہ کو جائے ہو ٭ کوئی تلاش معیشت مین جان کھپائے ہو ٭ مین تجھسے پوچھون ہون اے دل کدھر کو جائے ہو ٭ تو بھر کے آنکھ مین آنسو یہ کہ سنائے ہو ٭ علی الصباح چو مردم بکار و بار روند ٭ بلا کشان محبت بکوے یار روند ٭ یہ پڑھتے جاتے تھے قمری ہاتھ پر بیٹھی ہوئی تھی جہان پر جی چاہتا تھا قمری سے ہمکلام ہوتے تھے وہ بھی بفصاحت ہمکلام ہوتی تھی یہ خوش ہوکر اُسکو پیار کرتے تھے وہ قمری انکی مونس تنہائی تھی مرکب اُڑاتے چلے جاتے تھے جہان پر شام ہوئی مقام معقول دیکھکر قیام کیا اُس قمری کو انسان اُسی طریقے سے بنایا اُسنے کل سامان راحت مہیا کر دیا رات بھر باہم صحبت پاکیزانہ رہی حکایت گل و بلبل بیان ہوئی کبھی لشکر کا ذکر ہوا کبھی شاہزادے نے اپنے ہمرہونکا ذکر کیا جب صبح ہونے لگی شاہزادے نے آہو چشم کو قمری بنا کر ہاتھ پر بٹھا لیا مرکب پر سوار ہوکر روانہ ہوے اسی طور سے طے مراحل و قطع منازل کرتے چلے جاتے تھے رات کو باہم صحبت ہوتی تھی اسی طور سے تین شبانہ روز گذرے دن بھر راہروی مین بسر کی شب کو بہ احسن آرام بسر کرتے تھے یہانتک کہ چوتھے دن جو نماز صبح پڑھکر شاہزادہ مرکب پر سوار ہوکر ایک سمت کو مرکب اُڑا کر چلا وہ صبح کا سہانا سہانا وقت وہ طائران رنگارنگ کا شاخہاے درخت پر بیٹھے ہوے بزبان بیزبانی بصد خوش الحانی حمد الٰہی مین مصروف ہونا گلہاے رنگارنگ و شگوفہاے بوقلمون کا شگفتہ ہوکر مہک دینا گلہاے خودرو کا کھلنا نسیم سحری کے جھونکونکا چلنا دل کو باغ باغ کیے دیتا تھا وہ آفتاب عالمتاب کا افق مشرق سے برآمد ہونا وہ ہلکی ہلکی دھوپ کا درختون پر ظاہر ہونا عجب سمان دکھاتا تھا وہ آفتاب کا طلوع ہونا کیا اچھا معلوم ہوتا تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ گل سرخ کھلا ہوا ہے جیسا کہ شاعر کہتا ہے شعر تھا چرخ اخضری پہ یہ رنگ آفتاب کا ٭ کھلتا ہے جیسے پھول چمن مین گلاب کا ٭ یہ سمان علمشاہ نے صحرا کا دیکھا ہواے سرد کے جھونکون نے دل کو شگفتہ کیا وجد مین آکر حمد الٰہی زبان پر لاے اُسکی صنعت کی تعریف کرنے لگے قمری ایسی خوش بیان ہے ہاتھ پر بیٹھی ہوئی نعرۂ حق سرہ بلند کر رہی ہے کہ جسکی صدا سے صحرا گونجا ہوا ہے علمشاہ نے وجد مین آکر بند قبا کھولدیے اُسی عالم مین ایک طرف کو چلے جاتے تھے تھوڑی دور

راہ چلے تھے کہ ایک طرف سے لوگون کے بولنے کی صدا آئی اب جو دیکھا تو ایک بہت ٹہیلا صحرا ہی کوسون سبزہ لگا ہوا ہی گلہاے خودرو کھلے ہوے ہین لالہ کے جو درخت صحرا مین لگے ہوے ہین دور سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ شفق پھولی ہوئی ہی یا صحرا مین آگ لگی ہوئی ہی اُس صحرا کو دیکھکر شاہزادے نے اب جو بغور دیکھا یہ نظر آیا کہ بہت سے خیمے و بارگاہ مین برپا ہین حسن وخوبی سے آراستہ ہین لشکر اُترا ہوا ہی قرینے سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ کوئی بادشاہ جلیل اس صحرا مین آکر فروکش ہوا ہی سوار و پیدل پھر رہے ہین اُنھین کے بولنے کی یہ صدا ہی جو کان مین آئی تھی شاہزادے نے دل مین خیال کیا کہ چلکر اس لشکر مین دریافت کرو کہ یہ لشکر کسکا ہی اور اسکا افسر کون ہی اور کیا نام رکھتا ہی اور مذہب کیا ہی یہ خیال دل مین کرکے مرکب اشقر کو اُٹھا کر چلے جب قریب لشکر پہونچے اہل لشکر نے دیکھا کہ ایک جوان مرکب پر سوار نہایت حسین وخوبصورت چہرہ مثل آفتاب تابان کے روشن لباس پرتکلف زیب تن مرکب پری پیکر تو ران مسلح و مکمل خود سر پر کچھ فقیری سے شوق قمری کا ذوق ایک ہاتھ پر بیٹھی ہوئی نہایت خوش وخوبصورت مرکب کو اُڑاے ہوے اِدھر کو چلا آتا ہی یہ دیکھکر اُنھین سے چند آدمی یہ خیال کرکے دل مین اور باہم یہ صلاح کرکے کہ یہ ساحر اِدھر کو آتا ہی اِدھر کا رہنے والا نہین معلوم ہوتا ہی کیونکہ وضع اور ترکیب لباس سے ثابت ہوتا ہی کہ کسی اور اقلیم کا باشندہ ہی مگر کوئی جلیل القدر ہی اور یہ ہمارے لشکر کا قصد کرتا ہی اسکی خبر بادشاہ کو کرین اگر وہ اجازت دین تو لشکر مین آنے دین ورنہ روکین یہ مشورہ کرکے وہ لوگ بارگاہ مین آئے یہان بادشاہ بارگاہ مین تخت پر بیٹھا ہوا تھا گرد وپیش ارکین دولت امیران سلطنت بصد شوکت دنگادن اور کرسیون پر بیٹھے ہوے تھے کہ وہ لوگ سامنے بادشاہ کے آئے مجرا گاہ پر سے مجرا کیا بعبودیت سے زمین ادب کو بوسہ دیا اور دعا وثنا سے بادشاہی بجا لاکر یون گویا ہوے کہ جہان پناہ کی عمر دراز ہو ہم لوگ حد لشکر پر کھڑے ہوے تھے کہ ہمنے دیکھا مشرق کی طرف سے ایک مسافر مرکب پر سوار ہی مگر طریقے سے معلوم ہوتا ہی کہ کوئی مرد جلیل القدر ہی کیونکہ لباس پرتکلف پہنے ہوے ہی ہتھیار مرصع کار لگاے ہوے مرکب خوشرفتار پر سوار طرحدار خوبصورت چہرہ مثل ماہ کامل کے روشن چہرے سے رعب وداب پیدا ہی آثار شجاعت و بہادری رُخ سے ہویدا ہی مگر کچھ درویشی سے ذوق ہی کیونکہ ایک قمری بہت خوبصورت

ہاتھ پر بیٹھی ہوئی ہی ہر مرتبہ اُسکو پیار کرتا ہی ہمارے لشکر کی طرف چلا آتا ہی ہمنے جو اُسکا رُخ اِدھر کو
دیکھا ہمنے خیال کیا کہ آپ کو اِس حال سے آگاہ کرین اگر آپ اجازت دین تو اُس مسافر کو لشکر
مین آنے دین ورنہ منع کرین پس ہم اِدھر کو چلے آئے اب جیسا حکم ہو ہم بجا لائین اُنکی یہ تقریر
سُنکر بادشاہ نے فرمایا کہ اگر مسافر اِدھر کو آتا ہی اور اس وضع اور طریقے کا ہی اور شریف معلوم
ہوتا ہی تو آنے دو کیونکہ خداوند نے ہمکو رعایا پرور عدل گستر بنایا ہی ہمکو اس واسطے خلق فرمایا
ہو کہ ہم بیکسون و غریبون کی کمک کرین وقت بد مین جو مفلس ہون اونکے ساتھ سلوک کرین جو
راہ بھول گیا ہو اُسکو راہ بتائین بلکہ زاد راہ دیکر اُسکی دستگیری کرین نہ معلوم کون ہی شاید راہ
تو نہین بھول گیا ہی اُسکو شوق سے آنے دو بلکہ ہمارے پاس لے آؤ اگر ہم اُسکو مرد بہادر اور
شریف دیکھین گے اور وہ بھی منظور کریگا تو اپنا ملازم کرلین گے اگر وہ افسری اور سرداری
کے لایق ہوگا تو افسری و سرداری دونگا جاؤ اُس مسافر کو میرے پاس لے آؤ وہ لوگ یہ کلام
بادشاہ سے سُنکے بارگاہ کے باہر آئے اور اُسطرف کو چلے اِدھر سے یہ حد لشکر پر آکر پہونچے
اُدھر ملکشاہ قریب لشکر آگئے اور قصد کیا کہ لشکر مین داخل ہون دریافت کرون کہ یہ کسکا لشکر
ہو پھر خیال کیا کہ تمکو کیا ضرورت ہی کہ اپنی راہ کھوٹی کرو اور لشکر مین جاؤ ہوگا کسیکا لشکر اپنی راہ
لو یہ سوچکر اُدھر سے قصد کیا کہ آگے کو بڑھون چونکہ قریب پہونچ چکے تھے اب جو قصد آگے
جانے کا کیا اور اُن لوگون نے دیکھا کہ یا تو وہ مسافر اِدھر آتا تھا اور قصد لشکر مین آنیکا اُسکا
تھا یا خود بخود قریب لشکر پہونچکر اور طرف کو روانہ ہوا لشکر مین نہ آیا یہ دیکھکر وہ لوگ پکارے
کہ اے میان مسافر کدھر کو جاتے ہو لشکر مین آؤ تمھارے اِدھر آنیکی ہمارے بادشاہ کو خبر ہوئی
اُنھون نے سُنکے فرمایا کہ اُن مسافر کو ہمارے پاس لے آؤ اے مسافر بادشاہ ہمارا بڑا رحم دل
اور شریف پرور ہی اگر تمھاری قسمت نے یاوری کی اور تمنے بھی خواہش کی تو ملازم کرلیگا
اور مرتبہ اعلی دیگا بہت عزت کریگا بادشاہ بہت مسافر نواز ہی اگر نوکری کی خواہش نہ ہوگی تو
مال و زر اِسقدر دیگا کہ تم مالا مال ہوجاؤ گے ادھر آؤ تمکو بادشاہ نے یاد فرمایا ہی یہ جو اُن لوگون
نے پکار کر کہا شاہزادے نے سُنا یا تو اور طرف جانیکا قصد کیا تھا یا پلٹ پڑے قمری نے شاہزادہ
کو پلٹتے ہوئے دیکھا بحسرت شاہزادے کے چہرے پر نگاہ کی مگر شاہزادے نے نہ دیکھا کیونکہ

کیونکہ یہ تو اُدھر کو متوجہ تھے پس مرکب اُڑا کر اُن لوگون کے قریب آئے اور فرمایا کہ کیون مجھکو پکارا تھا کیا ضرورت ہی مین مسافر ہون میری راہ کھوئی ہوتی ہی بیان کرو اور یہ لشکر کسکا ہی اور یہان کیون اُترا ہی اور بادشاہ کا تمھارے کیا نام ہی اور یہان کس ضرورت سے آیا ہی اور مجھکو کیون تمنے پکارا ہی اُن لوگون نے وہی تقریر بیان کی اور کہا کہ ہمارے بادشاہ کا نام عنطاق کج کلاہ ہی شہر عنطاقیہ کا بادشاہ ہی پانچ لاکھ سپاہ زیر حکم ہی بڑے بڑے افسر بارگاہ مین دنگلون پر بیٹھے ہین اور ہزارون پہلوان زبردست لشکر مین ہین ہمارا بادشاہ مع اپنے برادر انور جادو کے اور چند افسرون وسردارون وپہلوانون اور کچھ سپاہ کے برائے صید وشکار تشریف لایا ہی یہ اُسیکا لشکر فروکش ہی اور بارگاہ وخیمے وغیرہ برپا ہین سب لشکر اُترا ہوا ہی کل سے شکار کا بندوبست ہوگا صید افگنی ہوگی کیونکہ گنوار لوگ ہکوے کے لیے گئے ہین کل صبح سے بادشاہ مصروف شکار ہوگا آج اس سبب سے یہان فروکش ہوا ہی کہ تھکے ہوے آئے ہین کسل راہ دفع ہوجاے گو شہر یہان سے قریب ہی مگر اُسپر کسل ہوگیا ہی اِسوقت بادشاہ بارگاہ مین تشریف فرما ہی اور سب سردار وافسر حاضر ہین کہ آپکے اِدھر آنیکی اُنکو خبر ہوئی فرمایا کہ وہ مسافر جو اِدھر کو آتا ہی اُسکو میرے پاس لے آؤ اگر وہ شخص مسافر مرد شجاع وبہادر وشریف ہی اور وہ بھی قبول کریگا تو ملازم کرلونگا مرتبہ اعلیٰ دونگا اگر وہ نہ قبول کریگا تو کچھ دیکر رخصت کرونگا کیونکہ مین مسافر نواز ہون اور رعایہ پرور ہون وغریب دوست ہون اور اِسی لیے خداوند نے مجھکو خلق فرمایا ہی اے مسافر تیری خوش قسمتی اور خوش تقدیری تھی جو تو اِدھر آگیا اور بادشاہ تک تیری خبر ہوگئی اور انھون نے یاد فرمایا اے مسافر بڑے بڑے ذی مرتبہ اور ارکین دولت وشاہزادے اس امر کی خواہش کرتے ہین کہ بادشاہ کی خدمت مین نیاز حاصل ہو اُنکی یہ امید پوری نہین ہوتی ہی خبر تک نہین ہوتی ہی جو مثل تمھارے خوش تقدیر ہوتا ہی اُسکی خبر ہوجاتی ہی لے اب چلو دیر نہ کرو یہ تو بتاؤ کہ کدھر سے آنا ہوا اور کیا نام ہی اور کدھر جاتے ہو اور کیا ضرورت ہی معلوم ہوا کہ آپ کو قمری سے بہت شوق وذوق ہی کہ یہ قمری ساتھ ہی مگر کیا خوبصورت قمری ہی ہمنے آجتک ایسی قمری نہین دیکھی تھی کچھ اپنی حالت اور اِس قمری کی کیفیت سے آگاہ کرو کہ یہ قمری کہان سے

ہاتھ آئی شاہزادے نے فرمایا کہ مین اپنا حال کسنے کیا بیان کرون جبکہ بادشاہ نے یاد فرمایا ہی
اُسکے روبرو بیان کرونگا اپنی بھی حالت اور قمری کی بھی کیفیت اُن لوگون نے جوابدیا کہ جو
آپ کی مرضی تشریف لے چلیے علمشاہ یہ اُنسے سُنکے اُنکے ہمراہ طرف بارگاہ کے چلے اُدھر
لوگون نے بادشاہ کو خبر کی کہ وہ مسافر مع قمری کے آپ کے دربار مین بموجب آپکے
طلب کے آتا ہی حضور کیا گذارش کرین کہ کیا خوبصورت قمری ہی کہ جسکو دیکھکر یہی جی چاہتا
ہی کہ اِس مسافر سے چھین لین بادشاہ نے جوابدیا کہ اگر آتا ہی تو آنے دو اور ایک دنگل
مرصع کار طلب کرکے اپنے تخت کے روبرو بچھوایا ادھر علمشاہ قریب بارگاہ آکر پہونچے
مرکب پر سے اُترے راوی بیان کرتا ہی کہ باوجودیکہ کوئی آپ کے حال سے آگاہ نہ تھا
نہ کسی قسم کا تزک وحشم و سامان شوکت ہمراہ تھا کہ ہر ایک وہ سامان شوکت وحشم دیکھکر سلام
کرتا مگر رعب وداب وجاہ وجلال واقبال یہ تھا کہ جدھر سے گزرتے تھے اُن لوگون کے
مع اہل لشکر و دوکاندار وغیرہ کے خود بخود ہاتھ برائے سلام کے اُٹھ جاتے تھے رعب وداب
دیکھکر یہ سب کو جواب سلام دیتے ہوئے قریب بارگاہ کے آئے تھے درگہ سالار نے جو
دیکھا کچھ ایسا رعب وداب چھایا کہ فوراً دیکھکر اُٹھ کھڑا ہوا جھک کر سلام کیا کہ بسم اللہ تشریف
لے چلیے اور ایک اپنے خادم سے کہا کہ آپکے مرکب کی باگ لے لو تا کہ آپ بادشاہ کے
پاس تشریف لے جائین یہ جو درگہ سالار نے اپنے ملازم سے کہا اُسنے بڑھکر باگ مرکب
کی لی یہ باگ مرکب کی اُسکے ہاتھ مین لیکر مع قمری کے داخل بارگاہ ہوئے علمشاہ نے
بارگاہ کو خوب آراستہ پایا خادم وخدمتگار وغلامان زرین کمر زرین ترکش ہر مقام پر کھڑے
ہوئے تھے بیرون بارگاہ افسرون و سردارون و پہلوانون کی سواریان کھڑی تھین
یہ جلوخانون کو طی کرکے صحن بارگاہ مین تشریف لائے تو دیکھا کہ دربار آراستہ ہی ایک
جوان تاج شاہی سر پر کج رکھے ہوئے تخت پر بیٹھا ہی عقب پشت وزیر باتدبیر بال ہما
کی مرچھل سے مگس رانی کر رہا ہی سب ارکین دولت ومشیران سلطنت وامیران ابہت
وسرداران باشوکت وپہلوانان زبردست دنگلون وکرسیون پر متمکن ہین یہ تو اُس دربار
کو دیکھتے ہوئے بلاخوف وخطر اکڑتے ہوئے اُدھر کو چلے جو جو پہلوان زبردست اُس مقام پر ۱۹

تھے اُنھین پر انکی نگاہ پڑتی تھی ادھر بادشاہ وسب اہل دربار نے دیکھا کہ ایک جوان کہ چہرہ جسکا مثل آفتاب کے درخشان ہو مثل ماہ تابان کے لباس زرنگار پہنے ہوئے خود سر پر رکھے ہوے اسلحہ مرصع کار لگائے ہوے ایک قمری ہاتھ پر بیٹھی ہوئی توی تن قوی من زلفین دوش پر پڑی ہوئین تیغ کمر سے لگا ہوا کمان کیانی دوش پر ترکش ہزار تیرون کا لگائے ہوے گردہ سپر کا پشت پر اکڑتا ہوا اِدھر کو چلا آتا ہو رُخ سے آثار شجاعت وجوانمردی وتہوری آشکار ہین معلوم ہوتا ہو کہ کسی ملک کا بادشاہ یا جلیل القدر افسر ہو ایسا رعب وداب پیدا تھا کہ جیسے ہی یہ ایوان مین پہونچے اور وہ سب دیکھ رہے تھے کچھ ایسا رعب طاری ہوا کہ ہر ادنیٰ واعلیٰ براے استقبال کھڑا ہو گیا ہر ایک نے سلام بہت ادب سے کیا بادشاہ کی یہ کیفیت ہوئی کہ بسبب اُن کے رعب وجلالت کے اپنے تخت پر سے اُٹھ کھڑا ہوا تعظیماً اور پہلے بادشاہ کا ہاتھ براے سلام اُٹھا علمشاہ نے سب کو جواب سلام دیا بادشاہ سے بہت خندہ پیشانی کے ساتھ صاحب سلامت کی اور ایک بار نہایت ہی تن کر تمام بارگاہ کو بغور دیکھا اور ہر ایک پر نظر ڈالی اُدھر بادشاہ وہر ایک اہل دربار نے اپنے دل مین خیال کیا کہ ضرور یہ کسی ملک کا بادشاہ ہو اور جلیل القدر وصاحب شوکت ہو کیونکہ چہرے سے پیدا ہو کسی سبب سے آوارہ ہو کر اپنے ملک سے نکلا ہو اسکے آنے سے دربار کا اور رنگ ہو گیا کیا رعب ہو کیا دبدبہ ہو دیکھو کس نگاہ سے دیکھ رہا ہو فوہد دربار سے بھی بخوبی آگاہ ہو اِدھر اہل دربار تو یہ باتین اپنے دل مین کر رہے ہین ادھر بادشاہ نے علمشاہ کو اِشارہ کیا وہ سلام کر کے کرسی خواہ دنگل مرصع کار پر جو کہ روبرو تخت کے بچھا ہوا تھا بیٹھ گئے جب یہ بیٹھ چکے اُسوقت بادشاہ نے شاہزادے کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ اے جوان مسافر آپ کا کسطرف سے تشریف لانا ہوا اور کدھر تشریف لے جائیگا اور کیا اسم مبارک ہو اور آپ کس خاندان سے ہین مجھکو تو آپ کسی خاندان بزرگ سے معلوم ہوتے ہین مین خیال کرتا ہون کہ یا تو آپ کسی ملک کے خود فرمانروا تھے کسی سبب سے غربت اختیار کی یا کسی ملک کے شاہزادے ہین کسی کی سودائی محبت والفت مین یہ صعوبت وکربت گوارا کی یا کوئی سردار بزرگ وافسر ہین اور کسی سبب سے خواہ کہین مقابلہ پڑا ہو

مرکب نکال لایا ہو یا اسی قسم کا کوئی سبب اور رہ واقع ہوا ہو کہ آپ لشکر سے جدا ہوکر ادھر کو نکل آئے سوائے اِن امرون کے کوئی دوسرا امر نہین ہو راوی کہتا ہو کہ جب سے اہل دربار و بادشاہ نے قمری کو دیکھا ہو اور علمشاہ کو ہر ایک کی نگاہ اِسی طرف لڑی ہوئی ہو جہان اہل دربار باہم علمشاہ کی تعریف کرتے ہین وہان قمری کی بھی تعریف کرتے ہین باہم کہتے ہین کہ دیکھو کیا خوبصورت قمری ہو ہر عضو اِس قمری کا کیسا معقول ہو طوق گلے مین کیا خوشنما ہو ہمنے نو ہزارون جانور دیکھے اور لاکھون قمریان نگاہ سے گذرین مگر ایسی خوبصورت قمری نہین دیکھی نہ معلوم یہ اِس جوان مسافر کے ہاتھ کہان سے آگئی اصل امر یہ ہو کہ جیسا یہ جوان ہو ویسی قمری بھی ہو دوسرے نے جواب دیا کہ بھائی حُسن وجمال وہ شے ہو کہ ہر ایک اِسکا فریفتہ ہوتا ہو انسان پر کوئی منحصر نہین ہو کہ وہ ہی حسن وجمال کو پسند کرے بلکہ حیوان بھی پسند کرتے ہین چونکہ یہ جوان بہت خوبصورت ہو اور یہ قمری گو حیوان ہو مگر اِسکو پسند آئی اِسکی مطیع ہوگئی دیکھو کیسی پلی ہوئی ہو کہ نہ تو یہ اُسکو پکڑے ہو نہ قفس مین بند کیے ہو صرف کلائی پر بٹھاے ہوے ہو مگر وہ نہین اِسکے پاس سے جاتی ہو وہ جو یہان آیا ہو اور بیٹھا ہو تو کس بے خوفی سے یہان بھی بیٹھی ہوئی ہو گو ہم سب غیر ہین مگر اسکو اصلا خوف نہین ہو کہ کوئی ایسا نہ ہو اسیر کرلے اپنے مالک کی طرف دیکھ رہی ہو ہمنے آجتک حیوان کو اِسقدر محبت کرتے ہوے اپنے پالنے والے سے نہین دیکھا کہ جیسی اِس قمری کو ہو گویا عاشق ومعشوق ہین یہ جوان بھی معلوم ہوتا ہو کہ اِسکو بہت دوست رکھتا ہو اِسی سبب سے تو ہر مقام پر اپنے ساتھ رکھتا ہو جدا نہین کرتا ہو ایک بولا کہ اگر یہ قمری مجھکو ملجاتی تو مین کیا خوش ہوتا مگر کیون یہ جوان دینے لگا اگر یہ ہزار دو ہزار روپیہ طلب کرلے تو مین اِسکے معاوضہ مین اِسکو دون دوسرے نے کہا کہ تم بھی کسقدر نادان ہو بھلا کوئی بھی اپنے پالے ہوے جانور کو کسی کو دیدیتا ہو اور جانور بھی وہ جانور جو کہ نایاب ہو بھلا تمسے تو کوئی اُس چیز کو طلب کرے جو کہ تمھاری پسند ہو اور تم دیتو دو کبھی نہ دوگے اِسی طور سے خیال کرو ایسے امر کا خیال کرنا اور کسی سے سوال کرنا بیکار ہو اہل دربار تو یہ تقریر کر رہے ہین علمشاہ سُن رہے ہین مگر جواب نہین

دیتے ہین ادھر بادشاہ نے جو قمری کو دیکھا تھا بہت پسند کیا تھا اور اِسنے بہت تعریف کی تھی اُسکے بعد علمشاہ سے وہ تقریر کی تھی جو کہ مذکور ہوئی ابھی علمشاہ نے جواب نہ دیا تھا کہ بادشاہ کو تاب نہ رہی صبر نہ ہو سکا ایک مرتبہ کہا کہ ای مسافر مین ایک بات اور دریافت کرتا ہون اُسکا بھی جواب مجھکو دینا وہ بات یہ ہو کہ واقعی کیا خوب قمری تمھارے پاس ہو ایسی خوبصورت قمری مین نے نہین دیکھی میری زبان اس لایق نہین ہو کہ اِسکی تعریف کر سکون زبان قاصر ہو اسکی تعریف مین یہ تمکو کہان سے ملی ذرا اسکے بھی حال سے آگاہ کرو کہ یہ طائر خوشنما دخوش لقا کیونکر تمھارے پاس آیا اور رکھتے کیونکر اِسکو اسیر کیا کسقدر رکھنے ہلا ہوا ہو راوی بیان کرتا ہو کہ عنطاق کج کلاہ کو وہ قمری بہت پسند آئی تھی نہایت درجہ اُسکو رغبت تھی اُسکی طرف اسی سبب سے اُسکی تعریف کی تھی اور اس خیال سے تعریف کی تھی کہ جب مین اِسکی تعریف کرونگا تو یہ مسافر یہ خیال کرکے کہ بادشاہ تعریف کرتے ہین کیا اصل ہو ایک مشت پر کی والی ملک تعریف کرتا ہو دیدون گو کوئی بات نہین ہو اگر یہ دیدیگا تو مین اِسکے صلے مین اسکو بہت کچھ دونگا مگر علمشاہ نے یہ بھی نہ خیال کیا کہ بادشاہ کہتا کیا ہو خاموش بیٹھے تقریر بادشاہ کی سُنا کیے اہل دربار نے یہ تقریر بادشاہ کی سُنکے اور علمشاہ کی کم توجہی کو دیکھکر باہم کلام کیا کہ یہ مسافر عجب مغرور اور کم وقعت شخص ہو کہ بادشاہ نے قمری کی تعریف کی اِسنے کچھ توجہ نہ کی ایک مشت پر کی کیا اصل ہو بادشاہ سے عرض کرتا کہ حاضر ہو اتنے بڑے والی ملک سے اسنے یہ مشت پر عزیز کیے دو ایک نے کہا کہ بھائی اپنے شوق کی چیز ہو نہین دینے کو جی چاہتا ہو کسی کا تابعدار نہین ہو اُنھون نے جواب دیا کہ یہ امر تو ضرور ہو مگر بادشاہون کی خوشی ہر ایک کو لازم ہوتی ہو اگر بادشاہ اشارہ کرین تو ہم اس سے زبردستی لے لین یہ کیا کریگا اکیلا ہو جواب دیا اُن لوگون نے کہ یہ تو سراسر ظلم ہوگا ادھر تو یہ باتین ہو رہی ہین مگر علمشاہ سب کی تقریر سُن رہے ہین کچھ جواب نہین دیتے ہین جب بادشاہ اپنی تقریر ختم کر چکا اُسوقت علمشاہ نے بادشاہ کی طرف دیکھا فرمایا کہ ای جہان پناہ مین اپنا حال کیا بالاختلال بیان کرون عالم ضعیفی مین جوانی کی کیا کیفیت بیان کرون ایک آوارہ غربت کا مارا سرگردان و پریشان مسافر ہون تنہا ہے دو بیگانون سے فراق دوستان قرابتداران سے جدا وطن سے آوارہ پڑا پھرتا ہون اجتک بہت سے

کوہ و صحرا اپنا مسکن ہی جہان جگہ ملگئی رات بسر کر لی دن بھر دشت و در کی خاک چھانتا ہون ہان کبھی اپنا بھی زمانہ تھا مگر اب تو عرصہ ہوا کہ یہی حالت ہی زمانے کی خوبی ہی مین کیا بیان کرون کہ کہان سے آتا ہون اگر کوئی مقام مقرر ہو تو بیان کرون نہ یہ عرض کر سکتا ہون کہ کدھر جاؤنگا جدھر مقدر لیجائیگا ادھر کو جاؤنگا ہم آوارگان دشت غربت کا کوئی مقام نہین ہی جہان جی چاہا پڑ رہے جہان شام ہوگئی وہی مقام جائے قیام ہو گیا جو کہ خانہ بدوش ہو وہ اپنے مقام کا کیا نشان دے اور مین گمنام کیا نام بتاؤن کیونکہ مین اب اس قابل نہین ہون کہ اپنے نام سے آگاہ کرون پس میرا نام یہ ہی کہ خانما آوارہ خانہ بدوش عزیز و آشنا سے بیگانہ خدنگ مصیبت و الم کا نشانہ یہی نام ہی اور یہی نشان ہی ہان اگر اپنا بھی زمانہ ہوتا تو نام و نشان ظاہر کرتے یہ نوبت بہم پہونچی ہی کہ لوگ ترس کھا کر بولاتے ہین کیا زمانے کی گردش ہی ایک وہ وقت تھا کہ لوگ ہمسے طلب حاجت کرتے تھے اور ہم انکی حاجت روائی کی کوشش کرتے تھے یا اب یہ وقت ہی کہ ہم دوسرون کے پاس اپنی حاجت لے جاتے ہین کیا بیان کرون بموجب مصرعہ خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا اور سُنا افسانہ تھا ٭ وہ زمانہ گذر گیا اب اُن باتون کا یاد کرنا اور لوگون کے روبرو بیان کرنا عبث ہی لوگ اپنے دل مین انکو سُنکر خیال کرینگے کہ یہ شخص بھی کسقدر شیخی خورا ہی حالت تو یہ ہی مگر وہ حال بیان کرتا ہی کہ جو کبھی خواب مین بھی نہ دیکھا ہوگا یہ جو آپ نے فرمایا کہ تم کسی خاندان عالی سے ہو یا تو کسی ملک کے بادشاہ ہو یا شاہزادہ ہو یا افسر اعلی ہو یہ سب آپ کا خیال ہی اور صرف قدر دانی ہی ورنہ مین کہان اور بادشاہت اور افسری کہان مین ایک ادنی شخص ہون یہ بڑے لوگون کا کام ہی ہان کچھ کسی زمانے مین تھا اُسکا ذکر بیکار ہی بقول درد رباعی ہمنے بھی کبھی جام و سبو دیکھا تھا ٭ جو کچھ کہ نہین ہی رو برو دیکھا تھا ٭ اُن باتون کو اب جو یاد کرتے ای درد ٭ کچھ خواب سا تھا وہ جو کبھو دیکھا تھا ٭ میری حالت بیان کرنے کے قابل نہین ہی وہ زمانہ گذر گیا وہ بات گذر گئی ہم تو ہمیشہ سے ایسے ہی تھے

نظم

نہ بلبل چمن نہ گل نو دمیدہ ہون ٭ مین موسم بہار مین شاخ بریدہ ہون
بچھڑا ہون کاروان سے مسافر جریدہ ہون ٭ مین کیا کہون کہ کون ہون سچ یا بقول درد
ای آہ و نالہ مجھسے نہ آگے چلے کہ مین ٭ جبکہ کہ ہون سو ہون غرض آفت رسیدہ ہون

ای بادشاہ اس فلک ناہنجار و گردون غدار و آسمان تفرقہ انداز نے

زمانہ ناساز کے ہاتھوں کا برباد کیا ہوا ستایا ہوا ہوں اپنے عزیزوں اور یگانوں سے بیگانہ ہوں مجھکو اپنا حال بیان کرتے ہوے شرم آتی ہے کیا عالم شباب کا حال زمانہ پیری میں بیان کیا جاسے بقول شاعر شعر جب کہ ہم گل تھے تو لگتے تھے ہزاروں کے گلے جب سے ہم خار ہوے سب اکیلے ہی چلے ہو یہ تو میرا حال ہے اور اس قمری کا جو واقعہ دریافت فرمایا اسکا واقعہ یہ ہے کہ یہی تو میری مونس تنہائی ہے اور ہمدم مصیبت مسافرت و باعث رفع صعوبت ہے اگر یہ قمری نہ ہوتی تو نہ معلوم ابتک میرا کیا حال ہوتا نہ معلوم کدھر کو نکل جاتا کن کن جنگلوں و صحراؤں کی ٹھوکریں کھاتا میری یہ حالت ہوئی کہ جانور ترس کھانے لگے اگر یہ انیس تنہائی نہ ہوتی تو میں ابتک سودائی ہو ہو جاتا اسنے بڑی مدد کی کیا بیان کروں کہ یہ کیونکر ہاتھ آئی اسکا واقعہ عجیب و غریب ہے وہ یہ ہے کہ جب سماعت فرمائیے گا تو تعجب فرمائیے گا میں اپنے مقام سے بوقت صبح چل نکلا منزل طے کرتا چلا جاتا تھا کہ قریب دوپہر ایک جنگل میں پہونچا پیاس کی شدت تھی اور اشتہا بھی غالب تھی اس صحرا میں پہونچکر جو تلاش کیا کہ کوئی چشمہ یا چاہ ملجائے تو اسکے کنارے بیٹھکر کھانا بھی کھاؤں پانی سے بھی سیراب ہوں اسی چاہ میں ہر طرف نظر دوڑا رہا تھا کہ ایک چاہ دکھائی دیا اسکی جگت پختہ بنی ہوئی تھی اسکے کنارے ایک درخت لگا ہوا تھا اسکا سایہ تھا میں اسکو دیکھتے ہی مثل تیر کے اس چاہ پر پہونچا میں نے مرکب کو چھوڑ دیا اور چاہ کی جگت پر آیا کہ سبزہ دیکھکر چرنے لگا نگاہ جو میری اٹھی تو میں نے دیکھا کہ اس درخت کی شاخ پر ایک قمری بیٹھی ہوئی ہے اور میری طرف دیکھ رہی ہے میں نے بھی اسکو دیکھا اور دیکھکر میں نے اپنا سر جھکا لیا اور پانی کو چاہ سے بھرا ہاتھ منھ دھویا مرکب کو پانی پلایا اسکے بعد زین پوش بچھاکر جو نان و نمک ہمراہ تھا اسکو کھانے لگا کہ یکایک یہ قمری درخت پر سے اڑکر میرے سامنے آکر بیٹھی میں نے چند چھوٹے چھوٹے ٹکڑے روٹی کے کرکے اسکے آگے ڈالدیے یہ چگنے لگی میں اپنے کھانے میں مصروف ہوا کہ پھر میں نے دیکھا کہ وہ قمری میری طرف دیکھ رہی ہے اور وہ ٹکڑے ہو گئے ہیں میں نے دوبارہ اور روٹی توڑکر اسکے قریب ڈالی یہ آکر کھانے لگی قصہ مختصر کہ چوتھی مرتبہ میں نے اسقدر قریب ڈالی کہ جب یہ کھانے میں مصروف ہوئی تو میں نے اسکو پکڑ لیا کیونکہ یہ مجھکو خوشنما و پیاری معلوم ہوتی تھی میں نے اسکو پکڑ کے

خوب پیار کیا چمکارا پکڑنے سے نہ بھڑکی نہ تڑپی اب مین کھانا بھول گیا اسی کو ٹکڑے توڑ توڑ کر اپنے ہاتھ پر کھلانے لگا یہ ایسی ہلی ہوئی تھی کہ جیسے میری پالوتھی میرے ہاتھ پر کھانے لگی پہلے تو مجھکو گمان تھا کہ صحرائی قمری ہی جب اسنے اس طور سے میرے ہاتھ پر کھایا تو معلوم ہوا کہ کسی کی پالو ہی کسی سبب سے اپنے مالک کے پاس سے چلی آئی ہی اور اپنے مالک سے جدا ہو گئی ہی مجھکو دیکھا چونکہ یہان جنگل ہی انسان کا نام نہین ہی یہ رہنے والی انسانون مین کی ہی مجھکو دیکھکر اُتر آئی مین نے جو پکڑ لیا تو اسی سبب سے نہین تڑپی کہ پالو ہی ای بادشاہ مین نے اسکو اپنے زانو پر بٹھا لیا اسکے سر و پشت پر ہاتھ پھیرنے لگا یہ خاموش بیٹھی رہی اسنے حرکت تک نہ کی مین نے ہاتھ اُٹھا لیا اسپر بھی یہ بیٹھی رہی اُڑی نہین مین نے اپنے دل مین خیال کیا کہ چلو اچھا ہوا کہ پالو قمری ہاتھ آئی یہ جو پاس رہیگی تو بوقت تنہائی اسی سے کلام کرینگے اپنا درد اسکے روبرو بیان کرینگے گو کہ یہ بے زبان ہی جواب کیا دیگی مگر مصیبت کو سُن تو لیگی یہ خیال کر کے مین نے زانو پر بٹھا لیا اور کھانا کھانے لگا جب کھانے سے فراغت پائی ہاتھ منھ دھویا پانی پیا مگر یہ اسی طور سے بخوف زانو پر بیٹھی رہی جب کھانے وغیرہ سے فراغت ہوئی تو اُس درخت کے تنہ سے لگ کر بیٹھ گیا قمری کو پیار کرنے لگا ہوا سرد چل رہی تھی اسی عالم مین خیال اپنی غربت اور پریشانی کا آیا اور خیال کیا کہ اب تم ایسے ہو گئے ہو کہ تمپر جانوران صحرائی جو کہ بے زبان ہین ترس کھاتے ہین یہ باتین دل سے کر رہا تھا کہ ہوا سرد کے جھوکے چلے اس سبب سے راحت جو ملی غنودگی طاری ہوئی سو گیا بعد تھوڑی دیر کے آنکھ کھُلی تو اُس قمری کو اپنے پاس بازو پر بیٹھا ہوا پایا اتنا اور زیادہ جرأت ہوئی اور خیال کیا کہ خداوند نے اپنی قدرت سے ایک ہمدم پیدا کر دیا گو بے زبان ہی تو ہو مگر عالم تنہائی تو نہین ہی اُسکی قدرت کے کارخانہ خیال کر کے خاموش ہو رہا مرکب پر زین پوش کس کے سوار ہوا اور ایک طرف کو روانہ ہوا اُسدن سے یہ قمری میرے پاس ہی جب مین زیادہ پریشان اور کلفت زدہ ہوتا ہون تو اس کہتا ہون کہ تم بھی باتین کرو تو یہ قمری حق سرہ کی صدا لگاتی ہی کہ وہ سب کلفت اسکی خوش الحان صدا سُنکے برطرف ہو جاتی ہی مین اسکو اپنے سے ایک پل جدا کرنا نہین چاہتا ہون کیونکہ یہ میری بڑی رفیق اور شفیق ہی اور اس طور سے ہاتھ آئی ہی کہ جسطور سے مین نے بیان کیا

راوی کہتا ہی کہ علمشاہ کا یہ منشا تھا کہ کسی تدبیر سے یہان قیام کرون اور اِس ملک کو اسلام آباد
کرون اور اِن لوگون کو مسلمان کرون کیونکہ سُن چکے تھے کہ یہ لوگ کافر ہین اور کوئی مرتد
بچہ شیطان ہی اُسنے اپنے کو خداوند عجائب نگار مشہور کیا ہی یہ اُسکو سجدہ کرتے ہین جب یہ یہان
آکر پہونچے تھے تو انھون نے یہ قصد کرلیا تھا کہ اگر یہ بادشاہ مجھسے کہیگا کہ تم نوکری میری کرو
تو مین کرلونگا یہان دو چار دن قیام کرکے یہان کی سب حالت دریافت کرکے اُسکے
بعد اِنکے مسلمان کرنے کی تدبیر کرونگا یکایک اپنے کو ظاہر کرنا قرین قیاس نہین ہی اِسی
سبب سے جھوٹ بولے تھے اور قمری کی حالت کو بھی دوسرے طور سے بیان کیا تھا اصل
حال سے نہین آگاہ کیا تھا کہ ایسا نہو یہ لوگ کوئی فساد برپا کرین بموجب اس عبارت کے
اور قول سعدی کے دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز علمشاہ نے وہ تقریر مذکورالصدر
بیان کرکے بادشاہ سے کہا کہ یہ واقعہ میرا ہی جو کہ مین نے عرض کیا اور یہ سانحہ قمری کا ہی جو کہ گذارش
ہوا بادشاہ و کل اہل دربار یہ واقعہ سُنکے نہایت متحیر ہوے اور کہنے لگے کہ خداوند عجائب نگار کی بڑی
قدرت ہی اگر ایسے نہ ہوتے تو خدائی کیون کرتے حیوان کو انسان پر فریفتہ کردیا وہ جو چاہین
وہ کرین خداوند ہین کسی کو اُنکے کامون مین کیا مداخلت اُدھر بادشاہ نے اپنے وزیرون
سے کہا کہ آپ لوگون نے سُنا کہ مسافر نے کیا حال بیان کیا مقام حیرت ہی عقل کام نہین
کرتی ہی انھون نے عرض کیا کہ خداوند عجائب نگار کی قدرت سے کچھ بعید نہین ہی بادشاہ
نے جواب دیا کہ تم لوگ درست کہتے ہو یہ کہکر علمشاہ سے کہا کہ ای مسافر میری ایک اور
خواہش ہی وہ یہ ہی کہ اِس قمری سے تم کہو کہ یہ کلام کرے ہم بھی تو ذرا سنین علمشاہ نے فرمایا
کہ بہت خوب یہ کہکر قمری کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ ای ہمدم مونس تنہائی کچھ کلام کرو یہ علمشاہ
کا فرمانا تھا کہ اُس قمری نے نعرے حق سرہ کے لگانا شروع کیے اِس خوش آوازی اور سوز و گداز
سے لگانے کہ سب اہل دربار دنگ ہوگئے حیران حیران ہو کر مثل آئینہ دیوار بے حس ہو کر
رہ گئے ہر ایک ششدر تھا ہر ایک پر سکتہ کا عالم تھا صدا ے قمری سُنکے یہی ہر ایک کا جی چاہتا
تھا کہ گریبان چاک کرکے صحرا کو نکل چلیے جنگلون کی ہوا کھایے وہ دربار نہ معلوم ہوتا تھا
شہر خموشان معلوم ہوتا تھا ایک سناٹے کا عالم تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ سب لگی تصویر ہین

کسی صناع جا بک دست نے بہ گلی دربار بنایا ہو تھوڑے عرصے تک یہی عالم رہا جب اُس
قمری نے آواز لگانا موقوف کی بعد تھوڑے عرصے کے وہ حالت برطرف ہوئی اہنو ہر در و دیوار
سے صداے تحسین و آفرین آرہی ہو ہر ایک یہ کہ رہا تھا کہ یہ قمری نہین ہو کوئی فرشتہ قدرت ہو
اس جاے مین اس مسافر کے پاس بحکم خداوند آیا ہو یہ مسافر کوئی بہت بڑا مقبول بندہ ہو
خداوند کا اسیر خداوند کی بڑی مہربانی ہو اور عنایت ہو کہ ایسے طائر کو فریفتہ کیا ضرور کوئی
نہ کوئی اس جوان سے خدمت معقول اور عبادت ہوئی ہو جسکا صلہ یہ ملا ہو اہل دربار
ادھر یہ باہم باتین کر رہے تھے اُدھر علمشاہ نے اپنی تقریر تمام کی عنطاق کج کلاہ نے سنکے
اور اس حال سے آگاہ ہو کے علمشاہ سے کہا کہ ای مسافر میری دو خواہشین ہین اگر آپ
قبول کرین تو آپ کی بڑی مہربانی ہو علمشاہ نے فرمایا کہ اگر لایق قبول کرنے کے ہونگی
تو مین ضرور قبول کرونگا عذر نہ کرونگا عنطاق نے کہا کہ ایک میری خواہش یہ ہو کہ آپ میری
ملازمت کرین مین آپ کو اپنے لشکر کا افسر کرونگا مرتبہ اعلیٰ دونگا بارگاہ مین اپنی مین آپ کو
جاے معقول دونگا کیونکہ خداوند عجائب نگار نے ہم لوگون کو اسی واسطے خلق فرمایا ہو کہ
اُن لوگون کی کمک کرین کہ جو کہ بیکس و مظلوم ہون اور جو کہ غریب ہون پس اسی طرح مین نے جو آپکے
آنے کی خبر سُنی تو آپ کو طلب کیا کہ مین آپ کی ایسے وقت مین کمک کرون اور آپ کو مرتبہ اعلیٰ
دون دوسری خواہش یہ ہو کہ یہ جو قمری آپ کے پاس ہو مجھکو مرحمت فرمائیے کہ اسکو اپنے پاس
رکھون کیونکہ مجھکو بہت پسند آئی ہو ایسا جانور کبھی مین نے نہین دیکھا گو لاکھون قمریان دیکھین
مگر ایسی قمری کوئی نگاہ سے نہین گذری نہ ایسی خوش گلو جس نے تمام دربار کی یہ حالت کی
کہ سکتہ کی نوبت ہو گئی ایسی صدا تھی کہ دل کو کھینچتی تھی اسکے عوض مین جو آپ طلب کرینگے مین
آپ کو بخوشی دونگا علمشاہ نے یہ سُنکے جواب مین فرمایا کہ ای بادشاہ آپ کے پہلے سوال کا یہ
جواب ہو کہ مین ایک مرد سودائی خفقانی مزاج ہون مجھکو آبادی وغیرہ پسند نہین آتی ہو صحرا
بھاتی ہو ہمہ وقت اختلاج قلب رہتا ہو مزاج مین سودے کی کثرت ہو کسی کی صحبت بھاتی
نہین ہو پس مین مجبور ہون ملازمت نہین کر سکتا ہون مجھکو معاف فرمائیے آپ کی مہربانی سے
میری بسر اوقات کے موافق میرے پاس ہو اور بابت قمری کے جو آپ نے فرمایا اُسکا جواب

یہ ہو کہ یہ ایک مشت پر ہین کوئی انکی اصل نہین ہو آپ پر سے تصدق ہین مگر عرض کر چکا ہون کہ مین انکی ایک منٹ کی جدائی گوارہ نہین کر سکتا ہون یہ میری روح وجان ہو بھلا یہ ہو سکتا ہو کہ جسم سے روح جدا ہو جاے اور انسان زندہ رہے بقول کسے ایک روح دو قالب ہین بس ہین اس قمری کو نہین دیسکتا ہون معاف فرمایا جاؤن عنطاق کج کلاہ نے جواب دیا کہ مین نے دو امر کہے ہین نوکری کے بارے ہین آپ کو اختیار ہو چاہے کیجیے چاہے نہ کیجیے مگر یہ قمری مجھکو مرحمت فرمایئے لاکھ دو لاکھ روپیہ مجھسے لے لیجیے اور جدھر چاہے تشریف لے جایئے اور قمری کو پرورش فرمایئے گا میری بھی خوشی ہو جائیگی علمشاہ نے جواب دیا کہ یہ غیر ممکن ہو یہ قمری تو نہ دونگا اور نہ ملازمت کرونگا لاکھ دو لاکھ روپیہ کی کوئی اصل اس قمری کے مقابلے مین نہین ہو دوسرے آپ کی عنایت و مہربانی سے اسقدر تو میرے کیسے سے بھی ہو سکتا ہو اس قمری پر سے لاکھون روپیہ نثار ہو یہ جو فرمایا کہ اور مال لینا تو یہ امر کیا اپنے اختیار مین ہو مقدر سے ملیگی اسکو مین آپ کو دیکر اپنی راحت مین فرق لاؤن عنطاق کج کلاہ خاموش ہو رہا مگر بہت بڑا صدمہ ہوا اسکے بھائی رموز جادو نے جو دیکھا کہ بھائی کا میلان قمری کی جانب ہو اور مسافر سے طلب بھی کی اُسنے انکار کیا برا معلوم ہوا اُسوقت دربار سے اُٹھا اور باہر آکر اپنے خیمے مین آیا اور جو کا دیا ماش کا آٹا نکالا اُسکا ایک باز بنایا اُسپر سحر کیا سحر کرنا تھا کہ وہ باز ایک مرتبہ تڑپ کر اُڑا اِسنے سحر کرکے اُس باز سے کہا کہ بارگاہ مین بادشاہ کی ایک جوان بیٹھا ہو اُسکے پاس ایک قمری ہو اُسکو بادشاہ نے پسند کیا ہو اُسکو اُسکے پاس سے لے آ وہ باز اُڑکر چلا ادھر سے باز جاتا ہو یہ سحر کو زور دیرہا ہو وہان علمشاہ بارگاہ مین بیٹھے ہوے تھے بادشاہ سے باتین کر رہے تھے اہل دربار یہ باہم کہ رہے تھے کہ یہ شخص بڑا مغرور ہو کہ بادشاہ نے خود اپنی زبان سے قمری کو طلب کیا اور اسنے انکار کیا ایک مشت پر عزیز کیے بادشاہ دو لاکھ روپیہ دینے پر راضی تھا دو لاکھ روپیہ لیتا اُس سے تجارت کرتا یہ کیا حرکت کی کہ والی ملک سے ایک مشت پر کے لیے انکار کیا اگر وہ حکم دیدے تو ابھی ہم ہاتھ مڑوڑ کر چھین لین اِسکو خوف بھی نہ ہوا کہ ہم اکیلے ہین اور بادشاہ سے انکار کرتے ہین ایسا نہ ہو بادشاہ کو غصہ آجاے اور زبردستی لے لیوے علمشاہ اُن لوگون کی تقریر

تقریر یہی رہتے تھے کچھ جواب نہین دیتے تھے بادشاہ سے باتین کر رہے تھے بادشاہ اصرار
کر رہا تھا علمشاہ انکار کر رہے تھے کہ یکایک ایک برق چمکی سب نے دیکھا کہ ایک باز پیدا
ہوا اور گنبد سے جو زرکو طرف قمری کے چلا اُس باز کا عکس جو علمشاہ پر پڑا ہاتھ پانون کی حس و
حرکت جاتی رہی وہ باز اُس قمری پر گرا اور پنجے مین دبا کر لے چلا علمشاہ نے قصد کیا کہ باز
کو پکڑ لوین مگر ہل نہ سکے یہ دیکھکر رہ گئے وہ باز قمری کو لیکر اُڑ گیا یہ منھ دیکھکر رہ گئے جبتک
وہ باز بارگاہ مین رہا علمشاہ نے لاکھ لاکھ اٹھنے کا قصد کیا مگر نہ اُٹھ سکے جب وہ باز قمری کو
پنجے مین دبا کر لے گیا تب اِنکے ہاتھ پانون مین حرکت پیدا ہوئی یہ گھبرا کر اُٹھے اور طرف صحن
کے چلے کہ اگر باز اُڑتا ہوا جاتا ہو تو تیر مار کر اُسکو گرا دون صحن بارگاہ مین آکر دیکھا تو
نہ پایا بیرون بارگاہ آئے وہان بھی نہ پایا لاکھ نگاہ دوڑا کر آسمان کی طرف دیکھا لیکن پتہ
نہ پایا بہت بڑا افسوس ہوا کف افسوس ملتے ہوے اور دل سے یہ باتین کرتے ہوے
خیمہ مین کیون یہان آیا کیا ضرورت تھی مفت مین قمری کو کھویا عنطاق کج کلاہ نے بڑی دغا
کی ہاے بڑا غضب ہوا چلو عنطاق پر دباؤ ڈالکر قمری کو لین معلوم ہوتا ہو کہ قمری اُسکو پسند
آئی تھی اُسنے مجھسے طلب بھی کی تھی مین نے اِنکار کیا تھا کوئی ساحر اُسکے پاس ہو اُسنے اُس
ساحر سے کہکر اُٹھوا منگایا عجب نہین ہو کہ اسکا بھائی رموز جادو ہو یہ اُسی کی کارروائی ہو
جب اُسپر دباؤ ڈالونگے تو شاید ملجاے یہ تو اُدھر کو چلے وہان اہل دربار حیران ہین کہ یہ کیا
واقعہ ہو باز آیا اور قمری کو لے گیا یہ باز کیسا تھا اہل دربار حیران ہین اور خود عنطاق شاہ
بھی حیران تھا یہ لوگ تو حیران بیٹھے ہوے تھے وہان باز نے قمری کو لیجا کر رموز جادو
کے پاس ڈالدیا رموز نے اُس قمری کو ایک قفس مین بند کیا اور ایک رقعہ بھائی کو تحریر کیا
کہ مین نے قمری کو سحر سے منگا لیا ہو باز سحر بھیجکر اُٹھوا لیا اگر وہ مسافر کوئی امر کہے تو بُرا نہ مانیےگا
کیونکہ جسکی چیز جاتی ہو اُسکا جو جی چاہتا ہو وہ کہتا ہو کیونکہ آپ کو پسند تھی آپ نے اُس سے
طلب کی اُسنے انکار کیا مجھکو یہ معلوم ہوا مین اپنے خیمے مین آیا اور سحر کرکے منگا لیا وہ قمری
موجود ہو جب وہ مسافر چلا جائیگا تو حاضر کرونگا یہ لکھکر بھائی کے پاس ایک خادم کے ہاتھ
روانہ کیا وہ خادم نامہ لیکر چلا اُدھر علمشاہ اندر بارگاہ کے آئے مگر حالت یہ تھی کہ چہرہ سرخ

تھا ابرو چڑھے ہوے تھے منھ مین کف تھا نہایت غیض طاری تھا یہ عالم تھا کہ کانپ رہے تھے دنگل پر تو بیٹھ گئے اہل دربار و بادشاہ نے جو علمشاہ کی یہ حالت دیکھی سب خاموش بیٹھے ہوے دیکھ رہے تھے یہ علمشاہ نے بیٹھکر عنطاق کج کلاہ کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ اے بادشاہ تمھاری بارگاہ مین آکر میری قمری کو باز اٹھا لیگیا پس اسی مین خیریت ہے کہ میری قمری کو منگادیجیے نہین بارگاہ مین آتا نہ قمری میرے پاس سے جاتی یہ کون سی حرکت ہے کہ اپنے گھر مین بلاکر کسی کو تکلیف دینا یہی مہان نوازی و مسافر نوازی ہے یہی امر بادشاہون کو لازم ہے کہ کسی کی چیز زبردستی چھین لین واہ کیا خوب مین آپکی بارگاہ مین آکر خوش ہوا یہ تو دیدہ و دانستہ ظلم ہے کوئی ایسا بھی ظلم کرتا ہے لے بس مذاق ہوچکا قمری منگا دیجیے جب یہ علمشاہ نے فرمایا اہل دربار نے ایک بلند قہقہہ لگایا اور کہنے لگے کہ دراصل یہ مسافر دیوانہ ہے لو اور سنو باز ایک جانور پرندہ جو وہ قمری کو آکر لے گیا اُسنے کھا بھی لیا ہوگا یہ بادشاہ سے کہتے ہین کہ قمری منگا دیجیے مذاق ہوچکا اس حماقت کا بھی کوئی ٹھکانا ہے واہ رے احمق کوئی باز بادشاہ کا تابعدار ہے کہ وہ منگا دین نہ معلوم کدھر لیکر گیا یہ امر علمشاہ کو از حد ناگوار ہوا اُنکا ہنسنا اور یا ہم یہ تقریر کرنا اور سُننا کہ یہ سب مجھکو احمق بناتے ہین اور غصہ آیا کیونکہ یہ تو آتش مزاج شعلہ خو ہین انکا بھلا اِن باتون کی کب سننے کی تاب ہے اُن لوگون کو تو کچھ جواب نہ دیا مگر بادشاہ سے کہا کہ آپ نے میری بات کا کچھ جواب نہ دیا جواب دیجیے کہ آپ کو کیا منظور ہے بادشاہ نے مسکرا کر کہا کہ اے مسافر یہ کون سی بھلا عقل کی بات ہے کہ ایک جنگلی باز آکر تمھاری قمری کو لیگیا نہ معلوم کدھر لیگیا ہے مین کہان سے منگا دون اگر کوئی آدمی لے جاتا تو تم خیال کرتے کہ میری سازش سے لے گیا جانور سے مین کیونکر منگاتا تم سچ کہتے ہو کہ میرا مزاج سوداوی ہے اسوقت معلوم ہوتا ہے تمھارے سودے نے زور کیا ہے اسی سبب سے یہ تقریر کرتے ہو یہ بھی کوئی بات ہے اور واقعی تمکو صدمہ ہوگا کیونکہ تمھاری تو پالوتھی جبکہ ہمکو صدمہ ہے جانے دو اور پال لینا اگر تم کہو تو لاکھ دو لاکھ روپیہ منگا دون یہ تقریر علمشاہ کو بادشاہ کی نہایت ناگوار گذری ایک مرتبہ بگڑکر فرمایا کہ کیون مجھسے باتین بناتے ہو تمھاری سازش سے میری قمری گئی ہے تمنے مجھسے طلب کی تھی مین نے دینے سے انکار کیا تھا تمنے اپنے بھائی سے کہا چونکہ وہ ساحر ہے اُسنے باز سحر بھیجکر اُس سے قمری کو اٹھوا لیا

وہ باز جنگلی نہ تھا باز سحر تھا اگر پا جاتا تو ٹانگین چیر کر پھینکدیتا اسی مین خیریت ہی کہ قمری کو منگا دو ورنہ
خون سے بارگاہ لال کر دونگا ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا ایک قمری کے عوض مین اتنون کی
جان لونگا کیا سہل ہی قمری کا میرے پاس سے لے لینا دن دہاڑے ڈانکا ڈالتے ہو مین کپڑے
بھی تو عمدہ پہنے ہون ہتھیار بھی تو عمدہ لگائے ہون مرکب بھی تو نایاب ہی یہ بھی چھین لو اسکے
لینے سے تو نفع ہی قمری کے لینے سے کیا نفع ہوا اسنے لو کیا اسی لیے بولایا تھا یہ جو علمشاہ
نے کہا اہل دربار اور بہت زور سے ہنسے اور باہم چشمک کرنے لگے کہ تقریر سنتے ہو کہ یہ
مسافر کیا کیا کہتا ہی کہ باز سحر قمری کو لے گیا تمھارے بھائی نے سحر سے منگا لی میری قمری منگا دو
نہین بارگاہ خون سے لال کر دونگا واقعی اسکو خلل دماغ ہی لو یہ یکہ و تنہا ہو کر ہزارون کو
قتل کرینگے بڑے بہادر ہین نہ معلوم اپنے دل مین کیا تصور کرتے ہین اگر بادشاہ حکم دین
تو ابھی منہ کچل کر رکھدین ایک مشت پر کے لیے بادشاہون سے ایسی تقریر کرتا ہی یہ بھی
علمشاہ نے سنا بادشاہ نے علمشاہ کی اس تقریر کا یہ جواب دیا کہ ای مسافر تم کیا دیوانے
ہو گئے ہو کچھ خلل دماغ ہو گیا ہی بھلا مین کہان اور باز کہان یہ صرف تمھارا خیال ہی کہ سحر کے
باز سے منگا لیا اگر مجھکو زبردستی لینا ہوتا تو تم اکیلے تھے مین دو ایک اپنے سردارون سے
کہتا وہ تمسے چھین لیتے تمھاری عقل کو کیا ہو گیا مرد جہاندیدہ ہو کر کیسی باتین کرتے ہو ذرا
زبان کو سنبھالکر بات کرو خیال تو کرو کہ ایک مشت پر کے لیے کہ جسکی کچھ بھی اصل نہین ہی
تم کیا کلمات زبان سے نکالتے ہو کیا تمنے کبھی کسی کا دربار نہین دیکھا کیا بادشاہون کی
صحبت مین نہین بیٹھے ہو شریفانہ تقریر کرو اس تقریر بیجا کو جانے دو یہ دربار شاہی ہی اور
مین بادشاہ ہون میرا کچھ تو خوف لحاظ کرو مجھکو ہر طرح کا اختیار ہی یہ کوئی ایسی ویسی صحبت
نہین ہی دربار ہی اسی مین بہتری ہی کہ اپنی زبان روکو اور اگر ایسا ہی غصہ ہی تو اسوقت
یہان سے چلے جاؤ مین نے تمھارا بہت پاس کیا صرف اس خیال سے کہ تم میری بارگاہ
مین آئے ہو میرے طلب کیے ہوے ہو اور مسافر ہو ورنہ اس سخت کلامی کی سزا دیتا میرے
بڑون کی تو یہ طاقت ہی نہین کہ میرے روبرو کلام کر سکین نہ یہ کہ یہ کہین کہ بارگاہ کو لال کر دینگے
بھلا تم اکیلے کیا لال کرو گے لاکھ دو لاکھ تو آکر لال کرین اور یہان سے زندہ نکل جائین بس

اب کچھ نہ کہنا اگر تمکو بیٹھنا ہی تو خاموش بیٹھے رہو ورنہ چلے جاؤ زیادہ تقریر نہ کرو یہ جو عنطاق نے کہا اب اِنکو کب تاب ہی آگ ہوگئے تمام جسم کے بال کھڑے ہوگئے ایک مرتبہ تیور بدلکر جواب دیا کہ اب تو ہم بدون قمری کو لیے ہوئے یہان سے نہ جائینگے اور بزدیوانے و مسخری تم لوگ ہو مین اکیلا اِس بارگاہ کو لال کردونگا کیا خوب ایک تو چوری دوسرے منھ زوری دیکھون تو کون قمری نہین دیتا ہی اتنے یہان بیٹھے ہین ہین کسی مین یہ دم نہین پاتا ہون کہ قمری کو نہ دے معنی اس امر کے یہ ہین کہ قمری کو سامنے لاکر رکھدو اور پھر لے جاؤ تو مین جانون یہ کیا حالت غفلت مین لے گئے وہ لیجانے والا حرامزادہ میرے سامنے تو آئے اور مین خود اس امر کا پاس کرتا ہون کہ تمھاری بارگاہ مین آیا ہون ورنہ مین اِسقدر تامل بھی کرتا ابتک کب کا دو ایک کو قتل بھی کرچکا ہوتا اگر قمری نہ آئی مین تو کسی کو ایسا نہین پاتا ہون کہ مجھکو سزا دے بہتری اِسی مین ہی کہ قمری منگادو زیادہ فساد کو طول نہ دو تمھارے اہل دربار باہم کہرہے تھے کہ بادشاہ کو قمری نہین دی انھون نے طلب بھی کی ہمکو حکم دین تو ہم ہاتھ مروڑکر چھین لین مین سب سُن رہا تھا وہ تمھارا بھائی دربار سے چلا گیا اُسکے جانے کے بعد یہ واقعہ ہوا کہ باز آکر قمری کو لے گیا یہ اُسیکا کام تھا لے زیادہ تقریر نکرو قمری منگادو آیندہ تمکو اختیار ہی ابھی تک مجھکو غصہ نہین آیا مین منت وخوشامد تمسے کر رہا ہون اگر غصہ آجائیگا تو بہت بڑی خرابی ہوگی یہان سر لوٹتے نظر آئینگے آیندہ تمکو اختیار ہی عنطاق شاہ نے جو یہ تقریر سنی اور اہل دربار نے اہل دربار کو بہت گران گذری ہر ایک اپنی تلوار کے قبضے کو دیکھنے لگا اور جھومنے لگا اور یہ خیال کرنے لگا کہ اگر بادشاہ حکم دین تو مارے تلوارون کے اِسکے ٹکڑے کرڈالین یہ بڑا بے ادب اور گستاخ ہی اور سب سنبھلکر بیٹھے اُدھر علمشاہ نے کہا کہ یہ جو تمنے کہا کہ یہ دربار بادشاہ ہی اور کوئی صحبت نہین ہی ایسے ایسے بہت سے دربار بنا دیے ہین اور یہ جو کہا کہ شریفانہ تقریر کرو ہمنے بہت سے پاجیون کو شریف بنا دیا ہی معلوم ہوتا ہی کہ تمکو آجتک کسی شریف سے صحبت کا اتفاق نہین ہوا ہی سوا کمظرف لوگون کے اور مین تو زبان کو اُسوقت تک نہ روکونگا جسوقت تک قمری نہ آئیگی بادشاہ نے جواب دیا کہ تو بڑا گستاخ معلوم ہوتا ہی راوی کہتا ہی کہ اب عنطاق کو بھی یہ تقریر سُنکے غصہ آگیا تھا جب ایسی تقریر کی ورنہ خاموش

بیٹھا سن رہا تھا عنطاق نے کہا کہ ثابت ہوا کہ تو ادب سے بے بہرہ ہی بادشا ہون سے ایسی بیہودہ تقریر کرتا ہی تیری بھی یہ لیاقت ہوئی کہ تو ہمارے روبرو ایسی تقریر کرے بڑا پاجی معلوم ہوتا ہی جہانتک ہم ٹلتے ہین وہانتک سر چڑھا چلا آتا ہی شرط کہ اہل دربار سے کہدون کہ وہ کان پکڑ کر بارگاہ کے باہر نکالدین اور جب تو ہم اِنکار کرتے تھے کہ ہم قمری کے حال سے نہین آگاہ ہین ہمکو تیرا کوئی خوف نہ تھا کہ اس سبب سے اِنکار کرتے تھے دراصل آگاہ نہین ہین اب جب تجھکو یقین نہین آتا ہی تو سُن لے کہ ہان قمری ہمنے زبردستی بذریعہ سحر کے چھین لی دیکھین تو ہمارا کیا کرتا ہی اور اب تو بدون قمری لیے یہان سے نہ جاتا اور ہم بھی نہ دینگے تجھکو بھی دیکھنا ہی کہ کیونکر اکیلا بارگاہ کو لال کرتا ہی اور کیونکر پاجی کو شریف بناتا ہی یہ کہنا تھا کہ یہ معلوم ہوا کہ تودہ بارود مین آگ لگادی علمشاہ کی تو یہ حالت ہوئی اِس تقریر کو سُنکے کہ ایک دود غلیظ تھا کہ کاخ دماغ کو توڑ کر نکلگیا آتش غیض و غضب کا نون سینے مین مشتعل ہوئی اور ایک مرتبہ ڈانٹ کر جواب دیا کہ او عنطاق پاجی تو اور تیرا باپ او بے ادب و گستاخ تو اور تیرے تمام بزرگ بس اب بیہودہ تقریر مجھسے نہ کرنا اور ذرا مین بھی تو دیکھون کہ وہ کون سے اہل دربار ہین جو کہ میرے کان پکڑ کر بارگاہ سے نکال دینگے ذرا مین ان لوگون کا منھ تو دیکھون اور یہ جو تو نے کہا کہ ہم کہتے ہین کہ قمری ہمنے نہین لی ہم قمری سے آگاہ نہین ہین مگر تم یقین کرتے ہو جب نہین لی تھی اب لی دیکھین کیا کر سکتے ہو اُسکا جواب یہ ہی کہ ہوشیار کر کے قمری کو لے جاتے تو مین جانتا اور اُس لیجانے والے کو مرد خیال کرتا اِس دھوکے مین نہ رہنا کہ مین اکیلا ہون اور تم بہت ہو میری نگاہ مین یہ لوگ سماتے بھی نہین ہین او عنطاق قرمساق اب جو کچھ سخت کہیگا یاد رکھ کہ گُدی سے زبان تیری کھینچ لونگا اور ایک ایسا طمانچہ مارونگا کہ سر گو کتا تا پھریگا عجب بدتمیز اور تو پاجی ہی مہادرون سے ایسے کلام کرتا ہی معلوم ہوا کہ تجھکو سوائے رذیل کے کسی شریف سے صحبت کا اتفاق نہین پڑا ہی تو مغرور کس امر پر ہی اگر اِن اہل دربار پر مغرور ہی تو کسی سے کہہ کہ وہ مجھکو یہان سے نکال دے دیکھ تو سہی او نطفۂ حرام کسقدر سر زمین پر لوٹتے نظر آتے ہین یہ جو علمشاہ نے فرمایا اہل دربار کا تو یہ حال ہوا کہ ہر ایک فرد غصے سے کانپنے لگا اور باہم کہنے لگے کہ بڑی سخت کلامی کر رہا ہی ہم بادشاہ

خوف سے خاموش بیٹھے ہین ورنہ اسکو سزا دیتے اسکی اجل سر پر بول رہی ہے عنطاق کج کلاہ نے جو یہ سُنا اور دیکھا کہ مسافر بگڑ گیا اور گالیان دے رہا ہے نہایت درجہ غیض آیا اور پکار کر کہا کہ معلوم ہوا کہ تیری اجل تجھکو یہان کھینچ لائی ہے ہے شرط کہ اپنے اہل دربار کو حکم دون کہ وہ تجھکو اس سخت کلامی کی سزا دین اور تیری زبان سنان نیزہ سے کھینچ لین علمشاہ نے فرمایا کہ او ولد الزنا راستہ کسکا دیکھتا ہے اگر تو ایک مان اور ایک باپ کا ہے تو حکم دے اور تماشہ دیکھ کہ مین یکہ وتنہا کیا کرتا ہون یہ جو علمشاہ نے کہا عنطاق کو اب تاب نہ رہی اُسنے پلٹ کر دست چپ کی طرف دیکھا اُسکے دربار مین اُسوقت چپ و راست کی طرف بہت سے سردار بیٹھے ہوے تھے سب اپنے کو رستم وقت و اسفندیار خیال کرتے تھے دست چپ کی طرف اُسکے ایک پہلوان زبردست بیٹھا ہوا تھا کہ جسکا نام طیفور آدم خوار تھا عنطاق نے طیفور سے کہا کہ ای طیفور لینا اِس بے ادب کو اور اسکو اسکی سخت کلامی و گستاخی کی سزا دینا بہت بڑا بے ادب ہے ایک مشت پر کے سیلیے یہ سخت کلامی کرتا ہے یہ حکم دینا تھا کہ طیفور بل کر کے اپنے دنگل پر سے اُٹھا اور طرف علمشاہ کے یہ کہتا ہوا چلا کہ او مسافر رہ جا مین آتا ہون اور تجھکو سزا دیتا ہون تیری بوٹیان کاٹ کر کھا جاؤنگا میرے سامنے بادشاہ کی خدمت مین یہ بے ادبی بس زبان اپنی بند کر یہ کہکر اور جست کر کے چلا علمشاہ نے فرمایا کہ ذرا سنبھلکر آنا اور ہوشیار ہو کر آنا اُسنے کہا کہ مین ہوشیار ہون اور آتے ہی اُسنے قصد کیا کہ اِس جوان کو کرسی پر سے اُٹھا کر باہر بارگاہ کے لیجا کر ہلاک کرون راوی بیان کرتا ہے کہ علمشاہ بے خوف کرسی پر بیٹھے ہوے ہین کچھ خوف نہین ہے جیسے ہی اُسنے اس قصد سے ہاتھ علمشاہ کی طرف دراز کیا شاہزادے نے جب دیکھا کہ ہاتھ قریب آیا اُسکا ہاتھ جھپٹ سے پکڑ لیا اور جھٹکا دیا کہ وہ منھ کے بھل اِنکی طرف آیا اِنھون نے بائین ہاتھ سے ایک تمانچہ مارا ایک تڑاقے کی صدا پیدا ہوئی تمام بارگاہ گونج گئی معاذ اللہ یہ تمانچہ علمشاہ کے ہاتھ کا ملک الموت تھا بھرپور جو پڑا سر جیسے گردن سے اُڑ گیا دور جا کر گرا اُنھون نے کاسہ سر چھوڑ دیا دھڑ زمین پر گرا اور تڑپنے لگا اُسکے خون سے فرش رنگین ہو گیا یہ قوت و طاقت اہل دربار و بادشاہ نے جو دیکھی سب کے ہوش جاتے رہے ہر ایک نے اپنے دل مین کہا کہ غضب کی طاقت قوت رکھتا ہے بلا کا آدمی ہے کہ جسنے ایک تمانچے مین طیفور ایسے پہلوان کا کام تمام کیا راوی کہتا ہے کہ بادشاہ کا

تو یہ حال ہوا کہ دنگ ہو کر رہگیا مگر اہل دربار قتیل سے بگڑے ہوے تھے سب خون کے گھونٹ پی رہے تھے علمشاہ کی تقریر سے بدظن ہو رہے تھے مگر بخوف بادشاہ کے کوئی نہ بولتا تھا تیغ و سپر سنبھالے ہوے بیٹھے تھے کہ ضرور بادشاہ حکم دیگا کیونکہ تکرار کو طول ہو گیا ہے جسکی طرف بادشاہ نے اشارہ کیا وہ جا پڑیگا وہی ہوا کہ جیسے طیفور کی طرف اشارہ کیا تھا اور کہا تھا وہ جا پڑا تھا مگر کام آیا اُسکا مرنا تھا کہ اُسکے بھائی صیفور آدم خوار کی نگاہ مین بھائی کا خون دیکھکر زمانہ تیرہ و تار ہو گیا ایک مرتبہ اپنے دنگل پر سے یہ کہکر اُٹھا کہ او مسافر اب کب مین تجھکو زندہ چھوڑتا ہون تو نے غضب کیا کہ میرے بھائی کو سر دربار قتل کیا یہ کہکر اور لپک کر آیا اور آتے ہی تلوار نیام سے لیکر سر علمشاہ پر تلوار کا وار کیا سب دیکھ رہے ہین کہ وہ مسافر اُسی طور سے کرسی پر بیٹھا ہی ذرا بھی ہراس نہین مگر چہرہ فرط غیظ سے لال ہے یہ تو سب دیکھ رہے ہین اُدھر اُسنے جو تلوار کا وار کیا یہ بیٹھے رہے مگر تلوار کی طرف اِنکی نگاہ تھی جیسے ہی تلوار قریب سر آئی اُلٹا ہاتھ مار کے تلوار پھٹ پڑی ہاتھ بڑھا کر کلائی اُسکی پکڑلی اور ہاتھ مروڑ کر تلوار چھین لی اور اب جو جھٹکا دیا اور پکڑکر کھینچا کہ وہ قریب آیا ایک گھونسہ یہ کہکر مارا کہ او حرامزادے کیا کہتا تھا اب کہ جو تجھکو کہنا ہی گھونسہ مارنا تھا کہ سر اُسکا مثل تربز کے شق ہو گیا اور تمام مغز سر پراگندہ ہو گیا اُسنے جھک کر کہا اور گرا گرتے ہی اُسکی روح دار اسفل کو راہی ہوئی یہ واقعہ دیکھکر عنطاق نے اہل دربار سے کہا لینا سب اہل دربار تلوارین علم کر کے اپنے اپنے مقام سے اُٹھے اور طرف علمشاہ کے چلے علمشاہ نے جو یہ واقعہ دیکھا یہ بھی کرسی پر سے اُٹھ کھڑے ہوے اور تیغہ کپیتان فرنگی کو بنام انتقام سے کھینچ لیا وہ لوگ چارون طرف سے بلوہ کر کے آئے اور وار کرنے لگے یہ ہمہ تن جسم بیٹھے ہوے ہین جسنے وار کیا اُسکے وار کو خالی دیکر اب جو ہاتھ مارا او پر کالے کیے سردارون کو تلوار سے قتل کیا اب تو ہلڑ ہو گیا کہ دربار مین تلوار چلنے لگی اُس مسافر سے اور اہل دربار سے خوب جنگ ہوئی اُسکی قمری کو باز لیگیا اُسنے بادشاہ سے طلب کیا بادشاہ نے انکار کیا کہ مین واقف نہین ہون باہم سخت کلامی کی نوبت آئی بادشاہ نے طیفور کو حکم دیا کہ اسکو باہر نکالدو وہ باہر نکالنے کو چلا اُس مسافر نے طیفور کو بھی قتل کیا اور اُسکے بھائی صیفور کو بھی مارا اور کئی سردارون کو قتل کیا تلوار چل رہی ہی یہ جو غل و شور ہوا جسقدر لشکر تھا اُسمین اُسیوقت

آئینہ بندی ہونے لگی بیرون بارگاہ تو لشکر تیار ہو رہا ہی ادہر آ کر گرد بارگاہ جمع ہو رہا ہی اور جو سردار بیرون بارگاہ تھے وہ مسلح و مکمل ہو ہو کر اندر بارگاہ کے آئے یہان آکر دیکھا کہ ایوان بارگاہ مین تلوار چل رہی ہی مثل نگینۂ انگشتری کے سب نے اُس جوان مسافر کو گھیر لیا ہی مگر اُسکے تیور پر ذرا بھی بل نہین بے خوف ہر ایک کے وار کو رد کرتا ہی اور جسپر اپنا وار کرتا ہی اُسکا کام تمام ہو جاتا ہی تمام فرش بارگاہ خون سے رنگین ہو رہا ہی کئی لاشے پڑے لوٹ رہے ہین بادشاہ تخت پر کھڑا ہوا تماشہ دیکھ رہا ہی اور کہہ رہا ہی کہ مار لو یہ جانے نہ پائے سردار جھپٹ جھپٹ کر جاتے ہین اور تیل ماش ہوتے ہین یہ جو سرداروں نے دیکھا کہ ایک تن تنہا نے تہلکہ ڈالدیا ہی بڑا بہادر معلوم ہوتا ہی یہ لوگ بھی تلوارین علم کر کے چلے اُدھر علمشاہ نے خیال کیا کہ ای علمشاہ تم ان سب کو کہانتک قتل کروگے بہتر تو یہ ہوگا کہ بادشاہ پر جا پڑو اُسکو قتل کرو تاکہ قصہ فیصل ہو جائے یہ خیال کر کے عنطاق کی طرف رُخ کیا اور فرمایا کہ کیا دور کھڑا ہوا لوگون کو تیل ماش کرا رہا ہی اگر مرد میدان بہادر ہی تو آ کر مقابلہ کر میرے تیرے فیصلہ ہو جائے نہین مین خود آتا ہون یہ کہکر قصد کیا اُسنے جو دیکھا کہ یہ مسافر مثل شیر غران کے ہی اور میری طرف آتا ہی جب اِسنے اِسقدر سردارون کو قتل کیا وہ ایسے ویسے نہ تھے جو یون مارے جاتے تو میری کیا اصل ہی مین اِس سے نہین لڑسکتا ہون یہ تصور کر کے اور تخت پر سے کود کر صحن کی طرف بھاگا اور اہل دربار سے پکار کر کہا کہ لینا اِسکو میری طرف نہ آنے دینا یہ اُسکا کہنا تھا کہ سب اہل دربار طرف علمشاہ کے تلوارین لیکر چلے اور درمیان عنطاق اور علمشاہ کے حائل ہو گئے سب نے قصد کیا کہ علمشاہ کو قتل کرین یہ شیر بھی اُنپر نعرہ کر کے حملہ ور ہوا اور جب علمشاہ نے دیکھا کہ مین نے جو عنطاق کی طرف رُخ کیا وہ مجھکو اپنی طرف آتے ہوے دیکھکر تخت پر سے کود کر بھاگا اور اہل دربار کو کہتا گیا کہ لینا جانے نہ دینا اُسکے کہنے سے سب میری طرف چلے اور میرے اُسکے درمیان مین سب حایل ہو گئے ای علمشاہ جسطور سے ہو عنطاق کو قتل کرو اُسکے پاس پہونچو اُدھر عنطاق جو ایوان سے صحن کی طرف بھاگا تو صحن مین آکر اُن سردارون کے درمیان مین کھڑا ہوا جو کہ یہ خبر سُنکے بیرون بارگاہ سے اندر آئے تھے اُدھر بیرون بارگاہ جسقدر لشکر عنطاق شاہ کے ہمراہ تھا سب مسلح و مکمل ہو کر گرد بارگاہ آگیا تھا ایک تلاطم مچا ہوا تھا کہ اِس مسافر کو جانے نہ دینا

اسنے بڑا غضب کیا کہ بادشاہ پر تلوار کھینچی اور ہمارے مالک سے سخت کلامی کی اور کئی سرداروںکو قتل کیا بڑا خونی ہی بیرون بارگاہ تو یہ ہے ہی اندرون بارگاہ اُن سرداروں سے کہ رہا ہی جو کہ اسکے پاس کھڑے ہین کہ اے سرداران نامدار دولت سنے آجتک ایسا زبردست جوان نہین دیکھا اگر مین یہ جانتا کہ یہ فساد ہوگا تو کبھی اِسکو نہ بلاتا نہ معلوم اِسکی قمری کو کون لیگیا کوئی بڑا دشمن تھا اور یہ مسافر ضرور دیوانہ ہی اور عقل سے خارج ہی بھلا خیال تو کرو کہ ایک باز صحرائی آکر قمری کو پنجے مین دبا کر لیگیا یہ مسافر کہتا ہی کہ تُنے قمری کو غائب کیا مین قمری کتنے لونگا تمہارا بھائی ساحر ہی یہ باز سحر تھا جو قمری کو لیگیا مین سنے لاکھ لاکھ سمجھایا مگر اُسنے نہ مانا نوبت تکرار کی آئی مین نے طیفور کو حکم دیا کہ اسکو سزا دو وہ اِسکے ہاتھ سے مارا گیا اُسکا بھائی مقابل ہوا وہ بھی مارا گیا اور کئی سرداروں کو قتل کیا اب میری طرف چلا تھا مین اُسکا ارادہ سمجھکر یہان چلا آیا دیکھیے خداوند عجائب کیا تقدیر فرماتے ہین اُن سرداروں سنے عرض کیا کہ حضور پریشان نہ ہون ہم غلام ضرور اِسکو قتل کرینگے یہ اکیلا ہی ہم ہزاروں مین کہانتک جواب دیگا بادشاہ سنے کہا کہ دیکھیے کیا ہوتا ہی یہان بادشاہ و سرداروں مین یہ تقریر ہو رہی تھی مگر سب اُسی طرف نگران تھے اور حیران تھے کہ کیا جوانمرد ہی ادھر علمشاہ سنے جو عنطاق کو صحن بارگاہ مین دیکھا اور سرداروں کو درمیان مین حائل پایا ایکبار یہ نعرہ کرکے شیرانہ حملہ کیا اور نعرہ کرکے جا پڑے درہم وبرہم کرنے لگے نعرۂ علمشاہ

علمشاہ رومی شہ فیل زور
ارشد اولاد امیر عرب

دیگر

کہ بر تخت مرزوق افگندہ شور
کیست علمشاہ چو رستم لقب

منم رستم پیلتن و پیلکن و کشندۂ کپیتان فرنگی و قوبیل ہندی و دویل ہندی منم گل گلزار صاحبقرانی منم پسر زلزلۂ قاف سلیمان ثانی منم فرزند جگر بند حمزۂ صاحبقران منم علمشاہ نوجوان یہ نعرہ کرکے اب جو تیغۂ کپیتان کا وار کیا ایک ہی وار مین پانچ سرداروں کو قتل کیا اور راستہ پیدا کیا وہ تیغۂ خون آلود لیکر یہ فرماتے ہوے اور قتل کرتے ہوے طرف عنطاق کے چلے کہ او عنطاق تو میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا او کافر خاسر مین تجھکو امان کب دیتا ہون بدون دین اسلام قبول کرائے اور اپنی قمری لیے ہوے راوی کہتا ہی کہ جب علمشاہ نے نعرہ کرکے حملہ کیا اور اپنے نام کو ظاہر کیا اب سب کو معلوم ہوا کہ یہ جوان خداپرست ہی اور فرزند حمزۂ عرب ہی یہ بڑا

زبردست ہی اسنے یکہ و تنہا جا کر فرنگستان کو فتح کیا کپتان کو قتل کیا اسلیے واقعے اور کارنامے ہمنے
اخبارون مین سنے ہین یہ وہ جوانمرد ہی کہ جسنے دو بل و قوی ایسے پہلوانون کو مع فیل کے اٹھا کر
خندق قضا و قدر مین ڈالدیا تھا اس سے کون لڑسکتا ہی بڑا غضب ہوا کہ یہ خداپرست یہان
آگیا اب اسکا زندہ رہنا اچھا نہین ہی کیونکہ یہ دشمن خداوند ہی ہان اسکو سب مارو عنطاق نے
پکار کر کہا کہ اب یہ خداپرست جانے نہ پائے مجھپر فرض ہوا کہ اسکو قتل کرون اگر یہ زندہ بچ گیا
تو قیامت برپا کریگا اخبارون سے ثابت ہوتا ہی کہ یہ لوگ جہان گئے اُس سرزمین کو تباہ
کیا مگر اسکی قضا یہان لائی تھی اب لازم ہی کہ یہ زندہ نہ بچے یہ عنطاق کا کہنا تھا کہ پھر سب سردارون
نے حملہ کیا چارون طرف سے گھیر لیا مگر علمشاہ کی یہ حالت ہی کہ ہمہ تن چشم بنے ہوے
لڑ رہے ہین جسنے وار کیا اُسکے وار کو خالی دیکر اب جو ہاتھ مارا اُسکے دو ٹکڑے ہوگئے
اسی طور سے قتل کرتے ہوے ایوان کے باہر آئے اب جو عنطاق کج کلاہ نے
دیکھا کہ علمشاہ نے کئی سردارون کو قتل کیا اور ایوان سے نکل آیا اور اب سردار اُسکے
سے اسطور سے بھاگتے ہین جیسے گوسفند گرگ کو دیکھکر بھاگتے تھے اور جدھر یہ جوان رُخ
کرتا ہی سردار اسطور سے ہٹ جاتے ہین جیسے کائی پھٹ جاتی ہی تیغ خون آلود ہاتھ مین
لیے میری طرف آتا ہی اسکو یہ گھبرایا اور پریشان ہوا سردارون سے کہنے لگا کہ دیکھتے ہو کہ
یہ خداپرست سب کو قتل کرتا ہوا میری طرف آتا ہی کوئی روکتا نہین ہی ایک تن تنہا سے سب
بھاگے جاتے ہین ایک جوان نے کسقدر سردار مارے ہین اور تم اسنے ہو اور اُسکا کچھ
نہین کرسکتے ہو یہ جو عنطاق نے کہا سردارون نے جواب دیا کہ حضور یہ اب بچ کر جائے گا
کہان ہم لوگون کو کہانتک قتل کریگا کبھی تو تھکیگا عنطاق نے جواب دیا کہ بہت یہ دیکھتا ہون
کہ وہ تم سب کو قتل کرکے میرے قریب آئیگا اور مجھکو بھی قتل کریگا دیکھو اسنے ادھر کا رُخ کیا
ہی یہ جو عنطاق نے کہا ایک بہت زبردست سردار قریب عنطاق کے کھڑا ہوا تھا کہ وہ
ہی لشکر کا سپہ سالار تھا اُسنے بادشاہ کو جواب دیا کہ آپ اطمینان رکھیے مین جاکر اُسکو
ابھی قتل کیے لیتا ہون مجھپر ثابت ہوگیا کہ یہ جوان انھین سے کسی کے ہاتھ سے قتل نہ
ہوگا نہ اسیر یہ کہکر اور تیغ کو تولتا ہوا طرف علمشاہ کے چلا علمشاہ نے جو اُدھر دیکھا تو [illegible]

اُس سردار نے کہ جسکا نام اجلال نیزہ باز تھا پکار کر اُن سردارون سے کہا جو کہ روبرو علمشاہ
کے تلوار مین علم کیے ہوے شاہزادے پر وار کر رہے تھے کہ تم سب روبرو سے اس جوان
کے ہٹ جاؤ مین اِس خداپرست کو مارے لیتا ہون آنے دو میری موجودگی مین یہ بادشاہ
کا کچھ نہین بنا سکتا ہی اسکی کیا مجال جو یہ بادشاہ کو بنگاہ کج دیکھ سکے مین اُسوقت نہ تھا ورنہ
اسقدر کشت وخون نہ ہوتا مین پہلے ہی اسکو سزا پہونچاتا جب اِسنے بادشاہ سے سخت کلامی
شروع کی تھی اُسوقت اسکو قتل کرتا یہ جو اجلال نے پکار کر کہا اُن سردارون کو یہ امر غنیمت
ہوا وہ تو عاجز تھے سامنے سے شاہزادے کے ہٹ گئے علمشاہ اُسیطور سے چلے آتے ہین
ادھر سے یہ بڑھا جب مقابلہ ہوا تو اجلال نے ڈانٹ کر کہا او خداپرست ٹھہر جا کدھر آتا ہی
بس آگے قدم نہ بڑھانا ورنہ سزا پائیگا کیا تو میرے حال سے اور نام سے آگاہ نہین مین
وہ بہادر ہون کہ ایک ضرب مشت سے فیل مست کو ہلاک کرتا ہون اکثر شیران صحرائی
کی ٹانگین پکڑ کر پھینکدیتا ہون بلکہ تنہا ہزارون سے لڑتا ہون بدون ایک ہزار کے مین تلوار
نیام سے نہین نکالتا ہون ہان جب ایک ہزار جمع ہوکر میرے اوپر حملہ کرتے ہین اُسوقت
مین بھی حملہ کرتا ہون میرے خوف سے بہرام گور و رستم و اسفندیار و زال و سام گوشۂ
قبر مین جاکر پوشیدہ ہوے ہین اگر وہ لوگ ہوتے تو میری غلامی کا اقرار کرتے مین تو
برسون اُنکو فنون جنگ تعلیم کرتا میرے نام سے پیر فلک کو تپ لرزہ آتی ہی میرا تیغہ
کوہ گران کو اِسطور سے قلم کرتا ہی جیسے کارد سے کسی تر چیز کو تراشو میرا نیزہ دل کوہ مین
گھر کرتا میرے قدم کی دھمک سے زمین کو زلزلہ ہوتا ہی میرے لنگر کو گاو زمین نہین اُٹھا سکتی
ہی مین وہ ثابت قدم ہون اگر میرے اوپر پہاڑ بھی پھٹ کر گرے تو اپنے مقام سے نہ
ہٹون میرا گرز جگر زمین کو شق کرتا ہی تمنے سُنا ہوگا کہ یہ جو شاعر نے شعر کہا ہی میرے ہی
حسب حال کہا ہی اور میری شان مین کہا ہی شعر کوہ ٹلجائے مرا پانون اگر نہ ٹلین گرچہ بہ
حال تمنے کہا ہوگا کہ سنتا مجھسے بڑے ہین مگر افسوس اِس امر کا ہی کہ تمسے کسی ایسے مقام پر
سامنا نہ ہوا کہ جہان پر ہزارون کا لشکر ہوتا اور تمھاری ہمراہی بھی ہوتے تو لطف مقابلہ
تھا مجھکو تو تم لوگون سے مقابلہ کی آرزو تھی اور یہ ہی خواہش تھی کہ کسی طور سے خداپرستون

مقابلہ ہو تمھاری جرأت و مبارزی کی جو جو شہرت سنتا تھا وہ وہ خوش ہوتا تھا مگر مجبور اسی امر
سے تھا کہ بادشاہ کا حکم نہین تھا بلکہ کئی مرتبہ عرض کیا کہ خدا پرستون پر لشکرکشی فرمایئے لیکن
اُنھون نے فرمایا کہ کیا ضرورت ہی جب وہ اِدھر آئینگے تو اُنسے مقابلہ کیا جائیگا میرے
دل مین حمزۂ عرب سے مقابلے کی خواہش ہی خیر وہ تو نہین آئے تم ہی سہی تم بھی تو اُنکے
فرزند ہو تمھاری بھی بہت شہرت ہی خیر مین تو تمسے اِسوقت مقابلہ نہ کرتا کیونکہ تم اکیلے ہو چونکہ
تمھارے ہمراہی اور حمزہ مع لشکر کے نہ ہوتا اور اِسی سبب سے اِسوقت تک خاموش
کھڑا دیکھا کیا مگر اب تمھارے ظلم و ستم کی بہت زیادتی ہی اور حد نہین ہی لہذا مجھکو لازم ہوا
کہ تمکو سزا دون بس اب قدم آگے نہ بڑھانا پہلے مجھسے مقابلہ کر لو پھر اور کسی امر کا قصد کرنا
یہ جو اجلال نے کہا شاہزادے نے برہم ہو کر فرمایا کہ کیا بیہودہ بکتا ہی تیری بھی یہ لیاقت ہی
کہ تیرے خوف سے اسفندیار و سام پوشیدہ ہوے تو کیا اُنکو فن جنگ کی تعلیم کرتا پہلے
تو اپنی تو جان میرے ہاتھ سے بچا لے کیا تو نے نہین دیکھا کہ مین نے کتنون کو تیرے
ہمراہیون مین سے قتل کیا دیکھ یہ اُن سب کی لاشین پڑی ہین خیریت اِسی مین ہی کہ رومال
سے ہاتھ باندھکر میرے روبرو حاضر ہو اور میری اطاعت کر اور دین اسلام قبول کر ورنہ
اپنے کردار کی سزا پائیگا اور مین کیا ہون ایک خداوند کریم کا بندہ ہون میری کیا شہرت
ہوگی مین کیا جانون کہ بہادری کسے کہتے ہین تو کیا شیران صحرائی کو ہلاک کریگا تیرے نام
سے کیا کسی کو تپ لرزہ آئیگی تو کیا ثابت قدمی دکھائیگا جیسا تیرا بادشاہ بگڑا ہو ویسا ہی
تو بھی ہوگا اور یہ جو تو نے کہا کہ میرے دل مین آرزو تھی کہ خدا پرستون سے مقابلہ کرون
اور حمزۂ صاحبقران سے لڑون تو تو اُن لوگون سے کیا مقابلہ کریگا اُنکے غلامون کے
مقابلے مین بھی تو تو سر بر نہین ہو سکتا ہی حمزۂ صاحبقران سے کیا لڑیگا وہ وہ بہادر اور
جوانمرد ہین کہ جنھون نے قاف مین جا کر دیو عفریت وسمندون ہزار دشمنان کو قتل کیا اور
زلزلۂ قاف لقب پایا جسکے نام کے سُننے سے بہادرون کو تپ آتی ہی اندام مین رعشہ ہوتا
ہی مریخ فلک و بہرام چرخ کانپتا ہی جسکے نعرے کی صدا سے شیران دشت کوسون بھاگتے
ہین اُنسے تو مقابلے کی خواہش رکھتا ہی مین ایک ادنی اُنکا غلام ہون تو پہلے مجھسے لڑ اور

مجھکو قتل کرے تو مین جانون او کافر خاطر تجھ ایسے اُس لشکر مین لاکھون ہین بلکہ کرورون ہین
تجھ ایسے تو ادنےٰ غلامون کے غلام ہین بس اب بیہودہ نہ بکنا ابکی مرتبہ جو اُنکا نام لیگا تو
تیری پشت سے تیری زبان کھینچ لونگا اگر کچھ تو جوانمردی رکھتا ہی اور بہادری کا دعوی کرتا ہی
تو وار کر اوہ ناہنجار تو اُسوقت سے کہان تھا جب اِسقدر تیرے ساتھی مارے گئے اب
مقابلے کو نکلا ہی پہلے ہی کیون نہ مقابلہ کیا اِسی سے ثابت ہوتا ہی کہ تو بڑا بہادر ہی کہ مارے
خوف کے پوشیدہ ہوگیا تھا نہ معلوم کیا سبب ہوا جو مقابلے کو آیا ہی مجھکو خود ننگ وعار ہی
کہ تجھ ایسے نامرد سے کیا مقابلہ کرون تجھپر کیا موقوف ہی جسقدر یہان پر ہین سب نامرد ہین
پہلے وار کر اور اپنی ہنر جنگ دکھا یہ کہتا تھا کہ ایک مرتبہ اُسنے تلوار نیام سے لی چونکہ اندر
بارگاہ کے یہ معرکہ تھا وہان کیونکر نیزہ وغیرہ چلتا اُسنے تیغہ نیام سے لیا یہ معلوم ہوا کہ درہ
کوہ سے اژدر نکل آیا نیام کا مُنھ جو وا رہ گیا یہ ثابت ہوتا تھا کہ غار اژدر ہی ادھر اُس
شقی نے تیغہ علم کرکے اور یہ کہکر کہ او خداپرست دلیر حمزہ خبردار ہوجا مین وار کرتا ہون
یہ نہ کہنا کہ خبردار نہ کیا تھا علمشاہ نے جواب دیا کہ مین خبردار ہون وار کر یہ کہتا تھا کہ اجلال
نے سر پر تیغے کا وار کیا اسطرح جو اس شاہزادے کے رہے کہ سپر تک کو بھی چہرے کی
پناہ نہ کیا اُسی طور سے کھڑے رہے مگر نگاہ تلوار سے لڑی رہی جیسے تلوار قریب سر
آئی تیسکی جودی تلوار ہٹ پڑی پنجہ علی دراز کرکے قبضے پر ہاتھ ڈالدیا نامرد کے
قبضے پر قبضہ کیا اُسنے قصد کیا کہ تلوار کو چھوڑالون اب کب چھوٹتی ہی کہین شیر کے پنجے
سے شکار بھی رہا ہوتا ہی وہ بیہودہ زور کرتا رہا انھون نے ہاتھ مروڑکر تلوار چھین لی یہ معرکہ
دیکھکر سب دنگ ہوگئے ہر ایک کہنے لگا کہ اس خداپرست نے تیغ سوسن کا تیغہ اجلال
کے ہاتھ سے یون چھین لیا کہ جیسے کوئی طفل خوردسال کے ہاتھ سے چھُری چھین لیتا ہی
جیسا ان لوگون کو سنتے تھے اُس سے زیادہ پایا جو اس تہ دیکھو کہ اِسقدر تو دشمن مین
اُنجین یوان بلاخوف وخطر لڑ رہے ہین سپر تک کو نہ اُٹھایا اور نہ تلوار چھین لی عنطاق کے
تو حواس جاتے رہے دل مین کہتا ہی کہ کیا غضب کیا تو نے کہ اِس جوان کو بارگاہ مین
طلب کیا ابھی راہ راہ جاتا تھا جانے دیا ہوتا ادھر عنطاق تو یہ خیال کر رہا ہی اسکا ایک

ہی کہ نام اسکا بے شنگ خنجر زن ہی دوسوا اسکے شاگرد ہین یہ اسوقت بارگاہ مین نہتھا جنگل کی سیر کر رہا تھا کہ بے شنگ خنجر زن کے کان مین شور و غل کی صدا پہونچی کہ لشکر مین کچھ غوغا ہو رہا ہی یہ وہان سے شور و غل سُنکے صرف اس خیال سے کہ چلکر دیکھو کہ یہ کیا غوغا ہی لشکر مین آیا یہان آکر تمام لشکر کو مسلح و مکمل گرد بارگاہ کے صف بستہ پایا لوگون سے جو دریافت کیا کہ یہ کیا معرکہ ہی انھون نے سب ابتدا سے حال بیان کیا بے شنگ خنجر زن بارگاہ مین آیا دیکھا کہ بادشاہ خنجر لیے بارگاہ مین کھڑا ہوا ہی اور گرد سردار ہین اور کچھ سردار ایک طرف کھڑے ہوے ہین اور دس بارہ ایوان بارگاہ مین مثل طیفور وغیرہ کے پڑے ہوے ہین اور ایک جوان آفتاب مثال تیغ بکف کھڑا ہوا ہی اور رعب و جلال اسکے مقابلے مین ہی مگر سب سرداروں و بادشاہ کا یہ حال ہی کہ مثل بید کے کانپ رہے ہین بے شنگ خنجر زن نے سامنے بادشاہ کے آکر بادشاہ کو سلام کیا اور عرض کیا کہ یہ کیا معرکہ ہی کچھ ارشاد تو فرمایئے عنطاق کج کلاہ نے جواب دیا کہ کیا بیان کرون یہ میری حماقت ہی اے بے شنگ مین بارگاہ مین بیٹھا ہوا تھا کہ ہرکارون نے آکر بیان کیا کہ ایک مسافر کسی طرف سے ادھر آتا ہی کیا جوان ہی اور ایک قمری بھی اوسکے پاس تھی مین نے صرف اِس خیال سے اپنے پاس طلب کیا کہ اگر اس لایق ہو کہ لشکر مین نوکر رکھون اور وہ بھی نوکری کرے تو ملازم کر لون یا کچھ زاد راہ دیکر رخصت کرون کیونکہ مین بادشاہ ہون اور بادشاہون کو زیبا ہی کہ ہر ایک کی خبر گیری کرین پس مین نے اُن ہرکارون کے ذریعے سے طلب کیا یہ جوان میری بارگاہ مین آیا مین نے جو صورت دیکھی بہت لایق پایا عزت سے بٹھایا باہم کلام ہوا اسنے بہت فصاحت سے کلام کیا ایک قمری اِسکے پاس تھی وہ بہت خوبصورت تھی میری پسند آئی مین نے اس سے طلب کی اِسنے انکار کیا میرے اِسکے باتین ہو رہی تھین کہ یکایک ایک باز آیا اندر بارگاہ کے اور اُس قمری کو لے گیا اسکے ہاتھ پر سے یہ جوان اُسکے عقب مین گیا پرند تھا قمری کو لیکر اُڑ گیا یہ بیرون بارگاہ تک گیا مگر وہ باز ہاتھ نہ آیا یہ جوان جو کہ اب معلوم ہوا کہ خدا پرست ہی اور پسر حمزہ عرب ہی پھر بارگاہ مین آیا اور مجھ سے قمری طلب کی مین نے اِنکار کیا بظاہر تو یہ ہوشیار اور لایق معلوم ہوتا تھا مگر عجب احمق نکلا میرے اِنکار کرنے سے برہم ہو گیا کلام سخت کرنے لگا مجکو بھی غصہ آیا نوبت تکرار پہونچی یہ مجکو نہ معلوم تھا کہ یہ خدا پرست ہی در نہ مین

نہ طلب کرتا نہ اس سے آگاہ تھا کہ اسکی قمری کو باز لیجائیگا اسپر یہ فساد برپا ہوگا پس جب مجھکو غصہ آیا
مین نے سردارون سے کہا کہ اسکو بارگاہ سے نکالدو سردار اُٹھے اُسنے اُنکو قتل کیا دیکھو وہ لاشین
پڑی ہوئی ہین اب اجلال سے مقابلہ ہی یہ میری طرف چلا تھا مین تخت پر سے کود کر بھاگ کر یہان
آکر کھڑا ہوا اب جو اسنے نعرہ کیا اور اپنا نام ظاہر کیا تو معلوم ہوا کہ یہ مسلمان ہی اور فرزند حمزہ ہی پس
مجھپر فرض ہوا کہ اسکو قتل کرون ای بے شنگ یہ جوان دیوانہ معلوم ہوتا ہی کہتا ہی کہ قمری منگادو یہ
باز سحر تھا جو کہ قمری کو لیگیا ورنہ مین سبکو قتل کرونگا کوئی بھی اس حماقت کی اصل ہی ایک مشت پر کے
لیے یہ فساد ہوا اور ہاتھون کی جانین گئی ہین دیکھیے انجام اسکا کیا ہوتا ہی بے سنگ نے عرض کی
کہ آپ پریشان نہ ہوتے ہین ابھی اسے عیاری کے ذریعے سے اسیر کیے لیتا ہون اسکی اصل کیا ہی
یہ کہکر باہر بارگاہ کے آیا اور اپنے شاگردون سے سب حال کہا اور کہا کہ چلو کمندین لیکر چلین
اور کمندین مارکر اسیر کرلین سواے اس تدبیر کے دوسری کوئی تدبیر نہین ہی یون نہ اسیر ہوگا
بلکہ سب کو قتل کرکے نکل جائیگا اسوقت سے بڑھکر کوئی وقت نہ ہوگا کہ وہ اجلال سے لڑ رہا ہی
ہم تم سب عقب سے چلکر کمندین مارین اور پکڑلین سب نے کہا کہ اُستاد اسے تو خوب ہی یہ سُنکے کہا
کہ چلو پس بے شنگ اپنے سب شاگردون کو لیکر عقب بارگاہ آیا اور سراچہ چاک کرکے اندر بارگاہ
کے آیا ہر ایک کے ہاتھ مین کمندین تھین ادھر علمشاہ اجلال سے لڑ رہے تھے پس پشت کی خبر نہ تھی
اُدھر سے بے شنگ مکار چلا راوی بیان کرتا ہی کہ وہ خادم جو کہ رموز جادوگر اور عنطاق کا
نامہ لیکر عنطاق کے پاس اپنے مالک کے ہاتھ سے چلا تھا جس نامے مین قمری کے غائب
ہونے کا حال تھا اور رموز نے لکھا تھا کہ اگر وہ جوان کچھ سخت و سست کہے تو برداشت فرمائیے
کیونکہ اُسکی قمری مین نے باز سحر کو بھیجکر منگالی ہی اسکے لیے وہ نامہ خادم لیکر چلا تھا قریب بارگاہ
آیا یہان یہ واقعہ نظر آیا کہ لشکر گرد بارگاہ صف بستہ کھڑا ہی ایک غل مچ رہا ہی کہ وہ مسافر مسلمان
نکلا اور فرزند حمزہ ہی اُسنے براے قمری آفت برپا کر رکھی ہی تمام بارگاہ کو تہ و بالا کر دیا ہی کئی
سردار اُسکے ہاتھ سے قتل ہوے ہین بادشاہ پریشان ہین وہ اگر باہر زندہ آئیگا تو ہم سب ملکر اسکو
قتل کرینگے یہ جو اس ملازم نے یہ حال دریافت کیا سب نے حال بیان کیا جب یہ حال سُن چکا
یا تو بادشاہ کے پاس آیا تھا نامہ لیکر یا اُلٹا واپس چلا اپنے مالک کے پاس اس خیال سے کہ

اس حال سے آگاہ کرون وہان رموز جادو اپنے خیمے مین بیٹھا ہوا اپنے خادم کا انتظار کر رہا تھا سامنے قفس قمری کا رکھا ہوا تھا قمری اسمین پھڑک رہی تھی مثل ابر نوبہار کے اُسکی آنکھون سے آنسو جاری تھے مگر ناچار تھی کیا کر سکتی تھی صیاد کے بس مین تھی صیاد بھی بے رحم تھا کہ رموز کے بھی کان مین کچھ شور وغل کی صدا آئی اب اسنے سر اُٹھا کر اور کان لگا کر سُنا کہ یہ صدا کدھر سے آ رہی ہو تو اسکو معلوم ہوا کہ یہ صدا غل وشور کی لشکر مین ہو اِسنے خیال کیا کہ میرا ملازم نامہ لیکر گیا ہو جب وہ آئے گا تو حال معلوم ہو جائیگا یہ تصور کرکے قمری کی طرف متوجہ ہوا اور کہا کہ ای قمری نوا اسیر قفس کچھ کلام کر اور چہکار نے لگا قمری اُسی طور سے خاموش بیٹھی ہوئی ہو اشک بہ رہے ہین جب قمری نے کچھ جواب نہ دیا تو رموز نے کہا کہ مالک سے خوب کلام کرتی تھی اب یہ اپنے دل سے بھلا دے کہ تو پھر اُسکے پاس جائیگی یہ امر اب غیر ممکن ہو اب تو کہان اور وہ کہان اسیر بھی قمری نے کچھ جواب نہ دیا رموز قمری سے باتین کر رہا تھا کہ وہ خادم آکر پہونچا حال اُسکا یہ تھا کہ بدحواس تھا منھ پر ہوائیان اُڑ رہی تھین رنگ فق تھا سانس پھولی ہوئی تھی ہانپ رہا تھا آتے ہی سامنے رموز کے کھڑا ہو گیا رموز نے جو اُسکو اِس حال سے دیکھا یہ بھی حیران ہوا کہ یہ کیا اِسکی حالت ہو گھبرا کر پوچھا کہ یہ کیا حال بنایا ہو کچھ حال تو بیان کر بھائی صاحب کو نامہ دے آیا اُنھون نے کیا جواب دیا یہ شور وغل کیسا ہو تب اُسنے عرض کیا کہ حضور مین اندر بارگاہ کے جانے ہی نہ پایا وہان تو بڑا غضب ہوا وہ مسافر مسلمان پسر حمزہ نکلا قمری کے لیے اُسنے آفت برپا کر رکھی ہو اندر بارگاہ کے ایک طلاطم مچا ہوا ہو کئی سردارون کو اُسنے قتل کیا ہو تمام لشکر گرد بارگاہ کے مسلح ومکمل کھڑا ہوا ہو مین نامہ کسکو دیتا ذرا آپ چلیے تو کہین ایسا نہ ہو کہ وہ جوان سب کو قتل کرکے کہے کہ آپ نے ایک قمری اُسکی لیکر غدر مچوا دیا ہو یہ جو اُسنے بیان کیا رموز کے حواس جاتے رہے یا تو بیٹھا ہوا تھا یا ہائین کہکر اُٹھ کھڑا ہوا قفس کو تو اُٹھا کر سقف خیمے مین لٹکا دیا اور اپنے ملازمون سے کہا کہ بہت ہوشیار رہنا کسی کو اندر آنے نہ دینا مین بارگاہ مین جا کر دیکھون کہ وہان کیا معرکہ ہو یہ کہکر اور وہان سب کو چھوڑ کر پر پروانہ پیدا کرکے چلا راوی بیان کرتا ہو کہ اِسکا خیمہ تو اُس لشکر مین تھا مگر دور تھا یہ اُدھر سے چلا اب اِدھر کا حال ملاحظہ ہو کہ جب شاہزادے نے تلوار اجلال کے ہاتھ سے چھین لی اب تو اجلال بہت خفیف ہوا اور

خیال کیا کہ اس جوان نے اِن سب کے روبرو میرے ہاتھ سے تلوار لے لی اور مین اسکا کچھ نہ کرسکا بڑی غیرت کی بات ہے یہ تصور دل مین کر کے شاہزادے سے لپٹ پڑا اب باہم کشتی ہونے لگی داؤن پیچ ہونے لگے سب دیکھ رہے ہین کہ جو بند وہ باندھتا ہے یہ جوان کھول دیتا ہے کوئی پہر بھر کشتی ہوئی تھی کہ اب اجلال کا دم چڑھنے لگا سانس پھول گئی اُدھر بے شنگ عیار بھی قریب آکر پس پشت کھڑا ہو گیا مع اپنے شاگردون کے کشتی کا تماشا دیکھنے لگا یہ اُسنے خیال کیا کہ اگر اجلال نے اِسے زیر کر لیا تو خیر ورنہ جب یہ اجلال کو زیر کریگا اور قصد اُسکے ہلاک کرنے کا کریگا اُسوقت کمندین مار کر اسیر کر لین گے کیونکہ یہ تو غافل ہوگا یار تو یہ اپنے دل مین سوچ رہا ہے اُدھر اجلال نے دونون بازو شاہزادے کے تھام کر اب جو زور کیا لیکر چلا کوئی تین قدم یہ پیچھے ہٹے تھے کہ خیال آگیا اے علمشاہ کدھر جاتے ہو بس اُس مقام پر لنگر قایم کیا اب جو اجلال زور کرتا ہے تو ذرا بھی حرکت نہین پاتا ہے اُس کوہ وقار کے لنگر کو ذرا بھی جنبش نہ ہوئی یہانتک کہ تھک گیا کہنیون اور انگلیون سے خون جاری ہوا آخر عاجز ہو کر ہٹ گیا علمشاہ نے فرمایا کہ تو زور کر چکا اپنے دل کی حسرت نکال چکا یہ نہ کہنا کہ مین نے زور نہین کیا اگر ابھی اور کچھ آرزو باقی ہو تو نکال لے تاکہ کوئی حسرت باقی نہ رہے اُسنے جواب دیا کہ مین اپنے امکان بھر زور کر چکا اب تو اپنا زور کر علمشاہ نے فرمایا کہ اس امر کا خیال رہے کہ تو کہ چکا ہے کہ اگر پہاڑ بھی پھٹ کر گرے تو مین اپنے مقام سے نہ ہٹون اب مین زور کرتا ہون ہوشیار ہو جا اُسنے جواب دیا کہ ہوشیار ہون یہ سُنکے شاہزادے نے اُسکے دونون بازو پکڑے اور سر سینے مین اڑا کر اب جو لیکر چلے تو وہ اسطور سے چلا کہ جیسے ہوا کے زور سے پتہ اُڑتا ہوا جاتا ہے کوئی دس بارہ قدم پر لا کر اب جو ہکا مارا دونون گھٹنے آشنا بزمین ہوئے اُسنے قصد کیا کہ تڑپ کر لنگر قایم کرون حریف زبردست ہے بھلا کب لنگر قایم کرنے دیتا ہے اُسنے تو لنگر کے قایم کرنے کا قصد کیا تھا اُنھون نے کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالکر اور جگر سے نعرۂ اللہ اکبر کھینچکر اب جو زور کیا پہلے ہی زور مین اُس کوہ پیکر کو سر سے بلند کر لیا اور گرد سر چرخ دینا شروع کیا یہ واقعہ دیکھکر سب کے حواس جاتے رہے سب ششدر ہو کر رہ گئے اُسکے دو بھائی تھے ایک کا نام کوہان کوہ دوسرے کا نام سوہان فیل پیکر تھا اُنھون نے

جو یہ واقعہ دیکھا کہ بھائی کو اس مرد خدا پرست نے سر سے بلند کیا اور اب اسکا یہ قصد ہے کہ زمین پر
ایسے کہ تمام استخوان ریزہ ریزہ ہو جائین انکو تاب نہ رہی باہم یہ صلاح کر کے چلے کہ چلو بھائی
کو اسکے ہاتھ سے بچائین اور ہم تم ملکر اسکو قتل کرین یہ مشورہ کر کے اور دونون برہنہ تلوارین
علم کر کے علمشاہ کی طرف چلے اودھر عیار نے قصد کیا تھا کہ کمندین مار کر اس جوان کو پکڑ لین
ان دونون نے اپنی بہادری اور جوانمردی کے غرہ مین اسکو منع کیا اشارے سے اس خیال
سے کہ لوگ یہ طعن کرینگے کہ اسقدر سردار تھے اور ایک جوان کو اسیر نہ کر سکے عیار کے ذریعہ
سے گرفتار کیا انکے منع کرنے سے عیار تھم رہا اور علمشاہ نے جو ان دونون کو اپنی طرف
آتے ہوئے دیکھا یا تو چرخ دے رہے تھے یا اجلال کو زمین پر پھینکا اور جست کر کے
اسکے سینے پر سوار ہوئے زانو سے دبا کر کہا کہ حالا درشنا خلق پروردگار عالم جو بھیگوئی
اسنے جواب دیا کہ مین اپنا دین آبائی نہ ترک کرونگا اور سخت و سست کہنے لگا اب انکو کب تاب
ہی فورًا اسکے سینے پر سے اٹھے اسکے ایک پانون کو دونون پانون سے اپنے دبایا
اور ایک کو دونون ہاتھون سے پکڑ کر اب جو جھٹکا دیا مثل کرپاس کہنہ کے چیر ڈالا دونو
بھائی اسکے یہ کہتے ہوئے چلے تھے کہ خبردار بے ادبی نہ کرنا ہم آتے ہین انھون نے
ایک نہ سُنی چیر کر پھینکدیا اسی عرصے مین ایک دہنی طرف تلوار لیکر آگیا دوسرا بائین طرف
اور بھائی کی یہ حالت دیکھکر دونون کی آنکھون مین خون اتر آیا تمام دنیا سیاہ ہو گئی
کچھ دکھائی نہ دیتا تھا جبسے شاہزادہ اسکو چیر کر سیدھا ہوا تھا اور اٹھنے کا قصد کیا تھا کہ
ایک نے دست راست کی طرف سے دوسرے نے دست چپ کی طرف سے وار کیا
شاہزادہ تلوارون کی چمک کو دیکھکر جھجکا تھا کہ دونون کے وار سر پر پڑے دونون کی
تلوارین سر مین در آئین زخم چوپارہ ہوا اگر کیا جو اس سے تلوارین کھا کر اب جو سنبھلے
دانستہ جو مارا دونون تلوارین سر سے نکلگئین مگر چادر خون کی منھ پر آئی فورًا اوسکو
رومال سے پاک کیا اور زخم سر کو خوب مضبوط پکڑ کر فرمایا کہ اے نامردون میرے ہاتھ سے
جاتے کہان ہو اُن دونون نے قصد کیا تھا کہ پھر وار کرین جب یہ شاہزادے نے کہا
یہ دونون کانپ گئے ہاتھ رک گئے شاہزادے نے پلٹ کر سو ہاں فیل پیکر پتھیا

وار کیا اُسنے سپر کو سر کی پناہ کیا تیغہ قبۂ سپر پہ آکر چمکا سپر کو کاٹ کر خود پہ آیا خود و بلغہ کو تراشتا ہوا
کاسۂ سر مین در آیا تا دو ابرو پہونچا تھا اُنھون سنے قصد کیا تھا جھٹکا دون کہ اِسکا کام تمام ہو
اُدھر سے کوہان سنے فرصت پاکر اپنا پھر وار کیا یہ تلوار پھر سر پر پڑی اسبکے مرتبہ زخم کاری لگا
اُدھر زخم کو جو حرکت ہوئی اور ہاتھ کو جو تکان ہوئی وہ زخم بھی ہاتھ سے چھوٹ گیا اُدھر تو
اُنھون سنے داستانہ مارا تیغہ تو اُسکا یعنی کوہان کا سر سے نکلا اُسکا جو ہاتھ رکا اُسنے بھی پھر
مارا یعنی سوہان سنے تلوار انکی بھی اُسکے سر سے نکلی چادر خون کی جاری ہوئی اُسپر غشی طاری
ہوئی وہ تو گرا ادھر یہ بھی قریب تھا گرین کہ خیال آگیا خون سر سے بہ رہا ہی فوراً رومال کو
پھاڑ کر سر کو دبا کر خوب مضبوط کسکر باندھا اور تلوار کو لیکر طرف کوہان کے چلے وہ دوسرا
وار کر کے ہٹ گیا تھا اِس خیال سے کہ یہ تین زخم کھا چکے تھے یہ زخم کاری لگا ہی اب فوراً
گر پڑینگے مین سر کاٹ لونگا وہ تو یہ سوچ رہا تھا اور یہ اپنے کو سنبھال کر اسکی طرف چلے
جاتے تھے خبردار خبردار کہکر تلوار کا وار کیا اُسکا شانہ لٹتا نہ ہوا تکان جو پہونچی وہ رومال
کی تھی زخم کھا گیا ہوا جو لگی زخم مین خون جاری ہوا چادر خون کی سر پہ آئی یہ رومال سے
خون کو پونچھ رہے ہین اِس خیال سے کہ خون کو پاک کر لون تو پھر اسپر وار کرون یہ یہ
حال دیکھکر کل لوگون کے حواس جاتے رہے ہر ایک خیال کرنے لگا کہ اِسکا اسیر ہونا بہت
دشوار ہی مجروح ہوے پر جب یہ حال ہی کہ اِسنے اُن دونون کو بھی مجروح کیا اپنا عوض لیا
حالت غفلت مین چوٹ کھائی ایسے بہادر کہین پیدا ہوتے ہین کون لڑ سکتا ہی سردار تو
یہ خیال کر رہے ہین عنطاق دیکھ چکا تھا کہ عیار کمندین لیے ہوے کھڑے ہین کوہان
وغیرہ کے کٹنے سے رک گئے ہین ورنہ اسیر کر چکے ہوتے عنطاق نے بے شنگ سے
پکار کر کہا کہ تم اپنا کام کرو بے شنگ مع شاگردون کے کمندون کے حلقے درست کر کے
چلا ادھر شاہزادے نے اتنی مہلت جو پائی خون کو پاک کر کے پھر سر کو رومال سے کسکر
باندھا اور تلوار لیکر کوہان پر چلے کوہان کو کچھ نہ بن پڑا بھاگ کھڑا ہوا اور آگر اُن سردارون
مین ملگیا یہ اُسی طور سے تلوار لیے ہوے اُن سردارون پر چلے راوی بیان کرتا ہی کہ
یہ رعب و داب تھا باوجودیکہ مجروح ہو چکے تھے مگر کسی کا اب یہ ہوا و نہین پڑتا تھا کہ روین

یہ تو اُدھر کو جاتے ہین جو اجل رسیدہ سامنے آیا اُسکو ہاتھ مارا وہ گرا یہ چلے ہی تھے کہ رموز جادو
بالا سے ہوا آکر پہونچا مین بیان کرچکا ہون یہ خبر پاکر چلا تھا یہان جو آیا تو اِسنے بلندی پر سے
دیکھا کہ بادشاہ اور سب سردار تو ایک طرف کھڑے ہین اور وہ ہی جوان زخم کھائے ہوئے
تلوار لیے ہوئے اُنکی طرف جاتا ہی اور ایک سمت اجلال کی لاش پڑی ہو اور ایکطرف
سوہان پڑا ہوا ہی اور دس بارہ لاشین طیفور وسیفور وغیرہ کی پڑی ہین جوان مسافر
تلوار لیے ہوے بادشاہ اور سرداروں کی طرف جاتا ہی وہ سب خاموش کھڑے ہین
اسکو یہ دیکھکر تاب نہ رہی اِسنے اُسی مقام پر سے سحر کرکے ماش کے دانے جو طلسمشاہ پر مارے
اِنکے پانوُن زمین نے پکڑ لیے بیٹھے کہ اِسنے سحر کیا کہ ہاتھ سے تلوار گر پڑی اب جو اِسنے سحر
کیا اپر غشی طاری ہوئی ایک تو خون کے نکلنے سے ضعف ہو چکا تھا دوسرے سحر کے
سبب سے اور زیادہ غشی کی حالت ہوئی جھومنے لگے کہ عقب سے بے شنگ نے آکر
مع شاگردون کے حلقہاے کمند مارے کہ یہ اُلجھکر زمین پر گر پڑے اِنکا گرنا تھا کہ
سب سردار لینا لینا کہکر دوڑ پڑے اور اسیر کرلیا از روے بلوے کے اِنکا اسیر ہونا
تھا کہ اُسوقت غل مچگیا کہ وہ جوان اسیر ہوگیا سب نے ملکر پکڑ لیا یہ خبر جو باہر اہل لشکر کو
معلوم ہوئی سب اُسیوقت اپنے مقام پر چلے آئے کمر کھولڈالی اِدھر شاہزادہ کو سب نے
ملکر پکڑ لیا اور ہاتھون ہاتھ ایوان مین لائے یہ بسبب سحر کے بیہوش تھے انکو خبر نہ تھی کہ
مجھپر کیا گذر رہی ہی جب یہ گرفتار ہوگئے تب عنطاق شاہ ایوان مین آیا تخت پر بیٹھا حکم
دیا کہ لاشون کو اُٹھا کر بیرون بارگاہ لے جاؤ اور جو کہ مجروح ہین اُنکو شفاخانہ مین پہونچاؤ
جو مارے گئے ہین اُنکے ورثا کو ہم اُنکی جان کے عوض مین بہت کچھ دینگے ذرا ہم اس
جوان کے مقدمے سے فراغت پالین یہ حکم دینا تھا کہ اُسیوقت وہ لاشین بیرون بارگاہ
لائی گئین اُنکے ورثا موجود تھے اُنکے حوالے کی گئین وہ اُن لاشون کو لیکر شہر عنطاقیہ
مین آئے اہل شہر نے جو دریافت کیا کہ یہ کیونکر مارے گئے اُنھون نے سب حال بیان
کیا اور کہا کہ اُس خداپرست کو بادشاہ نے اسیر کرلیا ایک مشت پر یہ فساد ہوا مگر خوب
ہوا کہ ظاہر تو ہوا کہ یہ خداپرست ہی اور اسیر بھی ہوگیا نہ معلوم رہ جاتا تو کیا آفت برپا کرتا ہی

بھائیون یہ جوان جو کہ اسیر ہوا ہی یہ پسر حمزہ ہی جو کہ صاحبقران کہلاتا ہی جسکے واقعات کی کتابین اور دفتر منشی تصدق حسین نے لکھکر ہم سب کو آگاہ کیا ہو اور جسکی جوانمردی اور جرأت کی شہرت ہی بہت بڑا خدا پرست ہی وہ اسیر ہوا ہی یہ بادشاہ کا اقبال تھا ورنہ یہ کسی کی قدرت تھی کہ ان لوگون کو اسیر یا قتل کر سکے ابتو یہان شہر مین بھی ہر طرف یہی چرچا ہو رہا ہی وہ جو کو ہان وسوہان مجروح ہوے تھے اُنکو بھی لوگ لیکر شہر مین آئے اور شفا خانے مین داخل کیا اُنکا علاج ہونے لگا یہان جب سب لاشین اُٹھ گئین اور فرش وغیرہ بھی بدلا گیا دوسرا فرش کیا گیا سب سردار اپنے اپنے مقام پر آکر بیٹھے ہر ایک علمشاہ کی جوانمردی و بہادری کی تعریف کر رہا تھا اور کہتا تھا کہ اگر بے شنگ یہ تدبیر نہ کرتا تو اِسکا اسیر ہونا مشکل تھا ابتو بے شنگ کی تعریف ہو رہی تھی بادشاہ نے بہت بڑا بھاری خلعت دیا تھا سامنے تخت کے فرش پر علمشاہ بیہوش پڑے ہوے تھے ابھی کچھ حکم عنطاق نے نہ دیا تھا کہ اُسکا بھائی رموز جادو آکر پہونچا بھائی کو سلام کیا اور برابر تخت کے اپنے مقام پر آکر بیٹھا کہ عنطاق نے اُسکی طرف منھ کر کے کہا کہ اے بھائی تم کہان تھے یہان تو بڑا معرکہ پڑا پندرہ سولہ سردار میرے مارے گئے میر اسپہ سالار کام آیا بڑا صدمہ ہی وہ جوان مسافر جسکے پاس قمری تھی خدا پرست نکلا یہ سب واقعہ اُسکے ہاتھ سے ہوا بے شنگ نے تدبیر سے اسیر کیا ورنہ اُسکا اسیر ہونا مشکل تھا یہان ایک مشت پر کے لیے میرے سردارون کی جان گئی اور میر اسپہ سالار مارا گیا نہ معلوم وہ باز کہان سے آیا تھا جو قمری کو لیگیا یہ سارا فساد اُس باز کا تھا اور اُسی کا جھگڑا کیا ہوا ہی یہ کہکر کل واقعہ اول سے آخر تک عنطاق نے بھائی سے بیان کیا اور کہا کہ دیکھو یہ سامنے وہ جوان گرفتار کیا ہوا پڑا ہی یہ سُنکر رموز جادو مسکرایا اور کہنے لگا کہ بھائی صاحب وہ جوان سچ کہتا تھا کہ باز سحر میری قمری کو لیگیا ہی جب آپ نے اُس سے قمری کو طلب کیا اور اُسنے انکار کیا مین نے دیکھا کہ آپ کی رغبت ہی اور یہ جوان قمری دیتا نہین ہی مین یہان سے اپنے مقام پر گیا اور ایک باز سحر کا تیار کیا اُسکو روانہ کیا وہ آکر قمری کو لے گیا قمری میرے پاس قفس مین بند ہی مین نے آپکو رقعہ لکھا تھا تاکہ آپ آگاہ ہون اور اُسکو کچھ دیگر زحمت کرین یہان یہ فساد برپا ہوا امیر اخادم آیا

اوسنے جو یہ واقعہ دیکھا وہ مع رقعہ کے واپس گیا اور مجھسے جاکر سب حال بیان کیا مین وہان سے سحر کرکے اُڑا اور یہان اُسوقت آکر پہونچا جبکہ وہ تلوار لیے ہوے حالت زخمداری مین انکی طرف چلا تھا مین نے جو یہ دیکھا سحر کیا کہ اُسکے پانوٗن زمین نے پکڑ لیے طاقت کم ہوگئی تلوار ہاتھ سے چھوٹ پڑی میرے سحر مین مبتلا ہوا غشی طاری ہوئی جھومنے لگا کہ بے شنگ نے کمند مین مار کر اسیر کرلیا یہ واقعہ گذرا جو مین نے بیان کیا وہ قمری موجود ہی خیر سردار مار بگیرے قمری تو ہاتھ آئی عنطاق نے جواب دیا کہ اب معلوم ہوا کہ یہ سب کارستانی آپکی تھی آپنے یہ فساد برپا کرایا اگر ایسا ہی تھا تو جب قمری تمھارے پاس پہونچ گئی تھی تو چلے آتے اور اسکو بھی سحر کرکے اسیر کرلیتے جیسے اب آکر اسیر کیا یہ کشت و خون کیون ہوتا رموز نے جواب دیا کہ مجھکو اس حال کی خبر نہ تھی کہ یہ جوان قمری کے لیے اسقدر فساد برپا کریگا خیر انچہ گذشت گذشت عنطاق نے بے شنگ سے کہا کہ اِس جوان کو ہوشیار کردو رموز نے جواب دیا کہ بھائی صاحب یہ بے شنگ کے ہوشیار کرنے سے ہوشیار نہوگا جبتک کہ مین اسیر سے اپنا سحر دفع کرونگا عنطاق نے کہا کہ پھر سحر اُتار لو رموز نے جواب دیا کہ آہنگرون کو طلب فرمائیے اور اسکا پا مسلسل و مطوق فرمائیے مگر قید گران ہو ایسا نہو کہ یہ توڑ ڈالے عنطاق نے جواب دیا کہ اگر مسلسل و مطوق نہ ہوگا تو کیا کریگا کیونکہ ابھی اُسمین اسقدر طاقت بھی نہ ہوگی کہ اُٹھ سکے رموز نے کہا کہ یہ خیال نہ فرمائیے گا یہ ہوشیار ہوتے ہی فساد برپا کریگا یہ لوگ بڑی آفت کے بنے ہوے ہین خداوند نے ان مین کوٹ کوٹ کر قوت بھر دی ہی یہ جو رموز نے کہا عنطاق نے حکم دیا کہ آہنگرون کو حاضر کرو اُسیوقت بموجب حکم عنطاق کے آہنگر حاضر ہوے اشارہ کیا کہ اِس جوان کو قید سخت و سلاسل مین اسیر کرو آہنگرون نے اُسیوقت چار من کی قید جسم عملشاہ پر آراستہ کی عنطاق نے اپنے بھائی اور اہل دربار سے دریافت کیا کہ اب مجھکو کیا کرنا چاہیے اِسکو قتل کرون یا اسیر کرون جب یہ اچھا ہو جائے تو اِسکو سمجھا بجھا کر عجائب پرست کرون اور اپنا ملازم کرون کیونکہ ایسے بہادر ممکن نہین ہوتے ہین سب نے ایک زبان ہو کر جواب دیا کہ ہمارے نزدیک تو یہ مناسب ہی کہ اِسکو قتل فرمائیے کیونکہ یہ خدا پرست ہی اور دشمن خداوند کا

اسیر رکھنا بیکار ہے اسلیے کہ یہ جو آپکا خیال ہے کہ جب یہ اچھا ہو جائیگا تو اسکو عجائب پرست
کروں اور اپنا ملازم یہ محال ہے یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر انکے سر پر آرے بھی چل جائیں گے تو یہ
دین اسلام کو نہ ترک کرینگے بس کیا ضرورت ہے کہ اسیر رکھا جائے دوسرے اسیر رہنے کے
جانے میں دو نقصان ہیں اول تو یہ کہ جب یہ خبر اہل اسلام کو پہونچیگی تو سب کے سب
اسطرف آئیں گے بڑے معرکے پڑینگے سپاہی تو ڈھینگے کیونکہ یہ جبکہ پسر حمزہ ہے سب اسکے
لیے اپنی جان دینگے خیال تو فرمائیے کہ ایک خدا پرست نے تو یہ آفت برپا کردی کہ کوئی
نہ قتل کر سکا نہ اسیر پھر اسقدر کثرت سے جب آئیں گے تو کون مقابلہ کریگا سوائے قتل
ہونے کے دوسری تدبیر نہیں پڑیگی دوسرا نقصان یہ ہے کہ جب یہ خبر عیاران اسلام کو پہونچیگی
تو سب عیار ادھر کو آئینگے اور عیاری بیان کرینگے ان سب میں بہت بڑا عیار و مکار عمرو
ہے اگر وہ آگیا تو تمام شہر کو لوٹ لیگا اور رہائی کر لیجائیگا صلاح یہ ہے کہ قتل فرمائیے
قید نہ رکھیے آئندہ جو رائے حضور کی عنطاق نے جواب دیا کہ تم سب کی رائے بہت
ٹھیک ہے اسیر رکھنے میں علاوہ ان نقصانات کے اور بھی بہت سے نقصان ہیں کیا
ضرور ہے کہ ہم اپنے ملک میں خدا پرست کو اسیر رکھیں میں نے پہلے ہی تجویز کر لیا تھا مگر
تم سب کی رائے درکار تھی اگر تم لوگ یہ رائے دیتے کہ اسیر رکھیے تو میں انھیں دلیلوں
سے ثابت کرتا کہ قتل کرنا بہتر ہے مگر قبل اسکے کہ میں اپنی رائے ظاہر کروں تم سب نے میری
رائے کے موافق رائے دی میں بہت خوش ہوا اگر تم لوگ یہ بیان کرتے کہ جو کوئی ادھر
آئیگا آپ کے برادر رموز جادو سحر سے اسیر کر لیں گے تو اسکا یہ جواب تھا کہ حمزہ جوان سب کا
صاحبقران ہے وہ مالک اسم باطل سحر ہے بس سحر بھی بیکار ہے اس خدا پرست کا قتل ہی ہونا بہتر ہے
یہ کہکر رموز سے کہا کہ اب سحر اتار لو کیونکہ قید سخت میں مبتلا ہو چکا ہے رموز نے سحر اتارا سحر کا
اترنا تھا کہ طلسمشاہ کو ہوش آگیا آنکھ کھولی تو دیکھا کہ عنطاق تخت پر بیٹھا ہوا ہے اور سب سردار
حاضر دربار ہیں اسکا بھائی رموز بھی برابر اسکے تخت کے دخل پر بیٹھا ہے اور اپنے کو طوق و
زنجیر میں اسیر پایا خیال کیا کہ تم تو ان سب سے لڑ رہے تھے عنطاق تمھارے خوف سے
تخت پر سے کود کر بھاگا تھا تمنے کئی سرداروں کو قتل کیا تھا مگر تمھارے ساتھ مکر کیا گیا تھا

غفلت مین تہیر وار کیے گئے اُسکے سبب سے تم مجروح ہوے تھے مگر تمنے اُنکو بھی مجروح کیا تھا اور
تلوار لیکر عہد نطاق کی طرف چلے تھے کہ راہ مین تمکو غش آنے لگا تھا شاید اُن لوگون نے غافل
پاکر اسیر کر لیا خیر جو مرضی خداوند کریم کی وہ ہی حافظ ہی اگر قضا ہی تو کیا چارہ ہی یہ خیال کر کے اور بل
کر کے اُٹھے گو خون بہ جانے کے سبب سے ضعف تھا مگر اس بل سے اُٹھے کہ سب کو یقین ہوا
کہ قید کو توڑ ڈالا جب سنبھل کر بیٹھے تو پکار کر کہا کہ سلام میرا اُس شخص پر جو خدا کو واحد جانتا ہو اور
لعنت کرتا ہو اور سب خداوندان باطل پر یہ جو علمشاہ نے کہا سب اہل دربار مین ایک
شور ہوا کہ یہ جوان بڑا زبان آور و گستاخ ہی قید بھی ہی اور مجروح بھی ہی مگر اپنی حرکت سے باز
نہین آتا ہی بقول کسے رسی جلگئی مگر اُسکا بل نہ گیا علمشاہ نے یہ جواب دیا ہی کافران پر دغا و ناپاکان
بے حیا کیسی رسی جلنا اور کیسا بل تم نہین جانتے کہ ہم لوگ موت سے خوف نہین کرتے ہین بلکہ موت
کو حیات ابدی خیال کرتے ہین تم سب نے میرے ساتھ مکر و دغا کی اول تو مجھکو حالت غفلت
مین جبکہ مین اجلال کو قتل کر کے اُٹھا تھا مجروح کیا دوسرے یہ فریب کیا کہ مجھکو غافل پاکر اسیر
کر لیا جوانمردی و بہادری کے یہ معنی ہین کہ یکہ و تنہا لڑکے اسیر یا قتل کرتے تو مین جانتا خیر اب تو
تمھارے بس مین ہون اگر میری قضا آئی ہی تو مین راضی ہون اُسکی رضا پر اور اگر میری قضا نہین
ہی تو مجھکو کوئی قتل نہین کر سکتا ہی تمھاری کیا اصل ہی میرا خدا خود حافظ و نگہبان ہی اگر مین زندہ
بچا اور رہا ہو گیا تو دیکھ لینا اسکا عوض کیسا لیتا ہون بدون اس ملک کو اسلام آباد کیے
ہوے اور اپنی قمری لیے ہوے یہان سے نہ جاؤنگا کل اہل شہر کو تہ تیغ کر دونگا یہ سنکر عنطاق
نے جواب دیا کہ او خداپرست خاموش رہ کیا بیہودہ بکتا ہی اب اپنے دل سے اس خیال کو دور کر کہ
تو زندہ بچے گا اور رہا ہوگا مین تجھکو قتل کرونگا اس حال سے کہ مرغان ہوا اور ماہیان دریا تیرے
حال پر رحم کھائینگے اور مجھکو رحم نہ آئیگا تو نے میرے کلیجے پر وہ داغ دیے ہین اور میرے اُن
سرداروں کو قتل کیا ہی کہ جنکا مثل و نظیر نہ تھا میرے سامنے تو نے خداے نادیدہ کا نام لیا
ہمارے مذہب مین خداپرست کا قتل کرنا ثواب ہی اگر ایک خداپرست کو قتل کیا تو گویا خدمت خدا
بجا لاے پس ہم ایسے ثواب کو کب چھوڑتے ہین ضرور یہ ثواب لین گے اور یہ جو تو نے کہا کہ
مجھکو مکر و دغا سے اسیر کیا اسکا جواب یہ ہی کہ سپاہی کے چھتیس فن مین جس فن سے چاہا اسیر کر لیا

ہاں اب تیری جان اِن صورتوں سے بچتی نظر آتی ہے کہ اول تو میری اطاعت کر دوسرے دین
اسلام ترک کر خداوند عجائب نگار کو سجدہ کر اور قمری کے خیال سے دست بردار ہو قمری مجھکو دے
اگر تو اِن صورتوں کو قبول کریگا تو میں تجھکو رہا کر دونگا تیرا علاج کرونگا بعد اچھے ہونے کے
تجھکو اپنے لشکر کا سپہ سالار کرونگا اور تیرا بڑا مرتبہ کرونگا علمشاہ نے برہم ہو کر فرمایا کہ او کافر خام
لقمۂ حرام کیا بیہودہ بکتا ہے کیا کروں ناچار ہوں ورنہ اس گفتگو کی سزا دیتا گو مجروح ہوں اور بکثرت
میرے جسم سے خون نکل چکا ہے مگر اس حالت میں بھی تم سب کے لیے کافی ہوں تو میرا کیا بڑا مرتبہ کریگا
لاکھ لاکھ لعنت ہے تیرے خدا پر وہ بھی کوئی بچہ شیطان ولد الحرام ہوگا اب ایسے کلمے زبان پر نہ لا
میں ایسے نامردوں کی اطاعت نہیں کرتا ہوں جو ایک تن تنہا کے خوف سے تخت پر سے کود کر
بھاگے اور سرداروں میں جا کر پوشیدہ ہو رہے قمری کا معاملہ اگر میں زندہ ہوں تو قمری تیرے
باپ سے لونگا تیری کیا اصل ہے میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں اگر میری موت آئی ہے تو کوئی خوف نہیں
کہو جنبش شمشیر سر نمی پیچیم ز شمشیر حبیب * ہر چہ آید بر سر ما از نصیب * موت سے کیا خوف ہم وہ
لوگ نہیں ہیں کہ موت کے خوف سے دین اسلام کو ترک کریں اور کافر کی اطاعت کریں ہم
اِس راہ میں مرنے کو ثواب جانتے ہیں اور زندگی سے اِس موت کو بہتر خیال کرتے ہیں
اگر قضا نہیں ہے تو تو کیا ہے اگر تمام دنیا ایک ہو کر میرے مار ڈالنے کا قصد کریگی تو میرا ایک
موے تن بھی نہ کم ہوگا بقول شاعر شعر اگر تیغ عالم بجنبد ز جاے * نہ برد رگے تا نہ خواہد خدا * اگر
تو شوق سے اپنے دل کی حسرت نکال لے میرے قتل کا حکم دے کیوں عرصہ کرتا ہے مجھے اور
کسی امر کی امید نہ رکھ یہ جو فرمایا عنطاق نے کہا معلوم ہو گیا کہ تیری قضا ہے خیر اِسوقت تو نہیں
کل تجھکو قتل کرونگا سب اہل شہر و اہل لشکر کو جمع کرونگا اُنکے سامنے قتل کرونگا کہ دوسروں کو
عبرت ہو پھر کوئی ایسی حرکت نہ کرے کہ ایک مشت پر کے بیٹے بادشاہ سے تکرار کرے دوسرے
سب کو معلوم ہو کہ یہ مرد خدا پرست ہے اور پسر حمزہ ہے سب تیرے حال سے آگاہ ہوں اور تاکہ
اور خدا پرستوں کو خیال ہو کہ جو ادھر کو جائیگا مارا جائیگا علمشاہ نے فرمایا کہ تجھکو قتل کا اختیار
ہے چاہے آج قتل کر چاہے کل یہ تو یہ فرما کر خاموش ہو رہے عنطاق نے داروغۂ زندان کو
طلب کیا اور حکم دیا کہ اس قیدی کو لیجاؤ اور قید کرو مگر بڑی حفاظت کرنا پہرہ چوکی زبردست

مقرر کرنا کیونکہ اسکے ہواخواہ بہت ہین وہ سب آینگے اسکو کھانا پانی کچھ نہ دینا اور وغیرہ یہ حکم سنکے سلام بجالایا اور سرانہ زنجیر کا پکڑ کر کہنے لگا کہ او قیدی چل علمشاہ نے خیال فرمایا کہ کیا ضرورت ہے ان لوگونکو پریشان کرو نظر بخدا رکھو دیکھو پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہے اسکے ساتھ چلے جاؤ یہ تصور فرما کر اُٹھے وہ انکو لیکر بیرون بارگاہ آیا ادھر عظاق نے حکم دیا کہ تمام دیہات و قصبات و شہر و صحرا مین مشتہر کیا جائے کہ جسکو قتل کا تماشا دیکھنا ہو وہ کل صبح کو یہان آئے ہم اُس مسافر کو قتل کرینگے کہ جسنے ایک مشت پر کے لیے گستاخی کی اور ہمارے کئی سردارون کو قتل کیا اور اب جو دریافت کیا تو وہ مسلمان نکلا پس اُسکا قتل ہمپر اور بھی واجب و لازم ہوا پس سب آکر شریک ہون اور یہ بھی دیکھ لین کہ جو ایسی گستاخی کریگا اُسکو یہ سزا دیجائیگی پس بموجب حکم عظاق ہر مقام پر ڈھنڈھورا پٹا سب کو حکم بادشاہ سے آگاہ کیا ہر مقام پر چرچا ہونے لگا کہ کل چلکر ضرور تماشہ دیکھینگے ہر ایک اپنا بندوبست کرنے لگا ادھر بعد حکم دینے کے عظاق نے دربار برخاست کیا سب سردار اپنے اپنے خیمے مین آئے برموز اپنے خیمے مین آیا دیکھا کہ قفس قمری کا لٹکا ہوا ہے مگر قمری سر جھکائے بیٹھی ہے گنگا جمنی کلھیان رکھی ہین اُسمین دانہ پانی بھرا ہے اسنے دیکھا کہ قمری نے دانہ پانی کچھ نہ کھایا سب سابق دستور رکھا ہوا سنے قفس سامنے رکھ لیا باتین کرنے لگا مگر خاموش قمری بیٹھی ہے یہ تو یہان اپنے خیمے مین بیٹھا ہے عظاق اپنے خیمۂ خاص مین ہے اس انتظار مین کہ یہ دن رات تمام ہو تو بوقت سحر اُس خدا پرست یعنی حمزہ کو قتل کرون اور سب لوگ کل کا انتظار کر رہے ہین انکو تو انتظار مین رکھا جاتا ہے علمشاہ کا حال تحریر ہوتا ہے کہ داروغہ زندان علمشاہ کو لیکر داخل شہر ہوا اور لاکر خاص زندان خانۂ شاہی مین قید کیا اور دس ہزار سوار جرار برائے پاسبانی مقرر کیے اور خود بھی اسی مقام پر قیام کیا اور سوار و پیادون کا ایک افسر بہت زبردست نخوت شیر صورت وہ در زندان پر دنگل اپنا بچھا کر بیٹھا اور سب سوار و پیادے گرد زندان اُترے پہرے چوکی کا بندوبست ایسا ہوا کہ پرندے کا بھی وہان گذر نہ تھا بقول کسے پتہ کھڑکا بندہ سرکا ذرا بھی آہٹ ہوئی سب نے تلوارین اُٹھالین اور حیران ہوکر دیکھنے لگے کہ کون آتا ہے علمشاہ زندانخانے مین زانو پر سر رکھے قمری کی یاد مین رو رہے ہین دل سے فرماتے ہین کہ اِس صحرا مین آکر کس بلا مین مبتلا ہوا اگر مجھکو معلوم ہوتا کہ

یہ آفت نازل ہوئی تو میں کبھی ادھر نہ آتا یہ خیال مجھکو تھا کہ عورت کے ہمراہ ہونے میں بڑی خرابی ہو اسی سبب سے میں نے ملکہ سے کہا تھا کہ تم چلی جاؤ ملکہ نے نہ مانا اپنے کو بھی بلا میں مبتلا کیا اور مجھکو بھی بری حالت انسانی سے با مصیبت ہجرانی میں آئی میری جدائی نہ گوارا کی مگر اُسپر بھی جدائی نصیب ہوئی نہ معلوم اُس غریق آتش فراق پر کیا گذری اور کیا حال ہو اور وہ کہاں ہو وہ باز کہاں لیگیا کون ایسا دشمن تھا کہ جو باز بنکر لیگیا اِس اپنی حرکت سے باز نہ آیا بڑا دغاباز تھا اب کبھی اُس سے ملاقات بھی نصیب ہوتی ہو یا نہیں یہ خیال کیا اور کچھ دل گھبرایا بے اختیار خیال ملکہ میں یہ شعر عاشقانہ پڑھنے لگے

نظم

نہیں ہوس وقت جوش مستی فقط یہ سوچا کیا کر — بتوں کا بندہ رہیگا کبتک خدا خدا کر خدا خدا کر
یہ کیسی نیند آگئی الٰہی مسافران رہ عدم کو — کچھ ایسے سوئے کہ پھر نہ چونکے تھکے تھے ایسے کہ پاؤں پھیلا کر
کہاں سلیمان کہاں سکندر کہاں ہو جم اور کہاں ہو دارا — یہ سب کے سب خاک کے تھے پتلے بگاڑ ڈالا بنا بنا کر
ہو منوچہر پیدا دو لٹے زندگی اگرچہ نیند اچٹ گئی ہو — تصور اسکے ہین سو رہو تم بغل کے تکیے سے لگا کر

یہ چند شعر ورد زبان ہیں اور کچھ غزل کے شعر پڑھ رہے ہیں ملکہ کی خیالی تصویر آنکھوں کے سامنے پھر رہی ہو مگر مجبور قید میں بیٹھے ہوئے ہیں کبھی شکوہ فلک نا ہنجار کا کرتے ہیں کبھی شکایت زمانہ غدار کے ہوتے تھے یہ تو اس حال میں مبتلا ہیں انکو اسی حال میں مبتلا رکھا جاتا ہو آیندہ انکا حال تحریر ہوگا اب کچھ دوسرا حال تحریر ہوتا ہو ناظرین اسکو ملاحظہ فرمائیں اب دوسرا حال تحیر دیوانہ کے ملاحظہ فرمائیے راوی بیان کرتا ہو کہ عنطاق کی ایک بہن ہو اُسکی شادی ہوگئی ہو اُسکا ایک لڑکا بہت حسین و خوبصورت ہو حُسن و جمال میں کوئی اُسکا ہم پلہ نہیں ہو مگر دیوانہ ہوگیا تھا اسوجہ سے اُسکا نام تحیر دیوانہ رکھا بڑا زبردست و بہادر ہو اُسکے مثل کوئی اُس جوار بھر میں نہیں ہو سب اوسکے ہاتھ سے زک اُٹھا بیٹھے وہ اپنے ماں و باپ سے جدا ہوکر ایک صحرا میں آکر قیام پذیر ہوا وہ صحرا قریب شہر عنطاقیہ کے ہو اُسنے اُس صحرا کو اپنے رہنے کے لائق درست کیا ہو ایک چھوٹا سا قلعہ بنایا ہو اُسکو آراستہ کیا ہو پندرہ سولہ ہزار دیو اسنے اُسکے ماتحت ہیں یہ اُن سب کا افسر ہو اِسنے اُن سب کو زیر کیا ہو وہ اِسکی اطاعت کرتے ہیں اسکا سن سولہ سترہ برس کا ہو جب سے اِسنے یہاں آکر قلعہ بنایا ہو تب سے ماموں کے پاس آیا کرتا تھا بلکہ دربار میں بھی حاضر رہتا تھا عنطاق

کے

بھی اُس سے بہت محبت کرتا تھا یون تو گاہے گاہے آتا تھا مگر بسبب قریب رہنے کے ہر وقت
آتا تھا بکثرت آنیکے سبب سے عنطاق اُسکو بہت عزیز رکھتا تھا چنانچہ اب کچھ دنون سے وہ ماموں سے
اپنے خفا ہوگیا تھا آنا جانا بھی ترک کر دیا تھا بہت بہت عنطاق نے طلب کیا اُسنے انکار کیا خود
عنطاق لینے کو گیا اُسپر بھی نہ آیا اُسکو کچھ ماموں کی پروا نہین ہو وہ ایسا بہادر اور جری ہو کہ وہ
عنطاق کے لشکر و سردارون کی حقیقت نہین جانتا ہو سب اُس سے خوف کرتے ہین ایک تو
وہ بہادر ہی دوسرے دیوانہ ہو راوی بیان کرتا ہو کہ ماموں سے خفا ہونے کا سبب یہ ہو کہ
عنطاق رنج کلاہ کی ایک دختر ہو کہ وہ اپنا حسن و جمال مین مثل و نظیر نہین رکھتی ہو اگر اُسکو ماہ
آسمان حسن و جمال کہیے تو زیبا ہو یا بلقیس ثانی یا زہرۂ فلک کہیے تو زیبا ہو عارض مثل گل تر
کے لب مثل برگ گل غنچہ کے صراحی دار گردن مثل بدر کامل کے روشن زلفین دل عشاق کی
اسیر کرنے والی ابرو تلوار دندان گوہر آبدار جبین مہ جبین کا اُبھار سینہ تختۂ بلور کے مانند بازو
سیمین رنگ ساعد سادہ مور دو پری تا نگین قمر حسن کے ستون صفا سے کف پا سے ماہتاب شرمندہ
ہوتا تھا ہر ایک انگلی شمع کی لو فقط مختصر بہت حسین تھی اُسکا نام ملکہ ماہ عنطاقی تھا واقعی اسم
با مسمیٰ تھی یعنی اُسپر یہ دیوانہ جو عنطاق شاہ کا بھانجہ ہو عاشق ہوا وہ حور بھی اُسپر مائل ہوئی باہم پیام
و سلام کی باتین ہونے لگین یہ گھر مین بھی آتا جاتا تھا اس سے کوئی پردہ نہ تھا خوب باہم ملکر بیٹھتے
تھے ایک دن خود دیوانے نے اپنے ماموں عنطاق سے اس امر کی خواہش کی کہ اپنی دختر کی
شادی میرے ساتھ کر دیجیے مجھکو اپنی غلامی مین قبول فرمائیے عنطاق چونکہ دیوانے سے اُلفت
دلی رکھتا تھا انکار نہ کیا کہا کہ کل جواب دونگا دیوانہ خاموش ہو رہا وہان سے اپنے مقام پر چلا
تب عنطاق دربار برخاست کر کے محل مین گیا زوجہ سے اس امر مین مشورہ کیا اُسنے انکار کیا
بادشاہ نے سبب انکار دریافت کیا اُسنے جواب دیا کہ وہ دیوانہ ہو گر تمہارا بھانجہ ہو تو ہو مگر دیوانہ
ہو میری لڑکی آفت مین مبتلا ہو جائیگی دیوانہ کے ساتھ کیونکر بسر کریگی ہر وقت کی کوفت ہوگی ایسا
نہ ہو کہ کوفت مین مر جائے سوا اِسکے کوئی اور لڑکی بھی نہین اور نہ کوئی لڑکا ہو کہ جسکے
سبب سے غم غلط ہوگا دیدہ و دانستہ ایسا امر کرنا زیبا نہین ہو کوئی دیکھ بھال کر جیتی مکھی نہین کھاتا
بادشاہ کو اُسکا کہنا پسند آیا وقت شب وزیرون امیرون مشیرون کو طلب کیا اُسنے امر کا مشورہ لیا

اور دیوانہ کا پیام کہ سنایا اور اپنا ملکہ سے کہنا یعنی اپنی زوجہ سے اور اسکا انکار کرنا اپنا سبب ورِیانت
کرنا اسکا سبب بیان کرنا سب بیان کیا اور کہا کہ تمھاری کیا رائے ہی ہر ایک نے ملکہ کی رائے کی
تصدیق کی اور بادشاہ سے کہا کہ دیوانے کو جواب دیجیے دوسرے دن جب دیوانہ آیا اور اپنے
مامون سے اپنے سوال کا جواب طلب کیا تو بادشاہ نے صاف انکار کیا اور کہا کہ یہ امر غیر ممکن
ہی چونکہ یہ تو اسکی الفت مین مبتلا تھا اور اسپر مرتا تھا جان دیتا تھا اور وہ اسپر یہ سُنکر خاموش
ہو رہا برابر آئے گیا جب پھر یاد آتش فراق نے ستایا تو پھر اسنے مامون سے سوال کیا
عنلاق نے پھر انکار کیا اسی طور سے کئی مرتبہ ہوا مگر اُدھر سے انکار رہا یہ امر اسکو بہت ناگوار
ہوا یہ اپنے قلعے مین رہا اس خیال سے کہ لشکر جمع کر لون تو مامون سے مقابلہ کرون اور جنگ و
پیکار کرکے اپنی معشوقہ کو مامون سے لون گو ممکن ہی کہ مین اکیلا تمام لشکر و سرداروں پر کافی
ہون مگر فساد کا ہونا بھی ضرور ہی ہوا اُسدن سے مامون کے پاس نہ گیا بلکہ فوج کی بھرتی بھی شروع
کر دی تھی یہ صرف اس امر کا منتظر تھا کہ میرے پاس ایک لاکھ سپاہ ہو جائے اور مین اپنی کل سپاہ
کو قواعد جنگ سے آگاہ کر لون تو پھر مامون پر لشکر کشی کرون خواہ اُسکو قتل کرکے خواہ اسیر کرکے
اپنی معشوقہ پر قبضہ کرون اور اُسکے وصل سے کامیاب ہون بدون اسکے معشوقہ ہاتھ نہ آئیگی
یہ خیال کرکے اسنے فوج کی بھرتی شروع کر دی اسکے مامون نے اسکو طلب کیا اور خود لینے آیا یہ نہ گیا
عنلاق خاموش ہو کر بیٹھ رہا کسی قسم کا خوف اُسسے نہ تھا صرف دو ایک خیال سے ایک تو یہ
کہ بھانجہ ہی دوسرے یہ کہ دیوانہ ہی یہ کیا کر سکتا ہی تیسرے یہ کہ کچھ مال و دولت نہین رکھتا ہی کہ لشکر
و سپاہ نوکر رکھکے مقابلہ کریگا یہ سب امرون کی سبب سے عنلاق اسکی طرف سے بے خوف
تھا دیوانہ بھرتی سپاہ کی کر رہا تھا کہ یہ بیٹھا ہوا تھا اُسوقت ملکہ کی تصویر اسکے سامنے رکھی ہوئی
تھی اُسکو مخاطب کرکے باتین کر رہا تھا اور آہین سرد بھر رہا تھا کبھی شعر پڑھتا تھا کبھی روتا تھا
کہ کیون ای فلک تو یہ باہم تفرقہ ڈالے رہیگا ہم عاشق و معشوق کو ایک مقام پر نہ بیٹھنے دیگا
کبھی کہتا تھا کہ ای ملکہ وہ دن کب آئیگا کہ مین اور تم دونون ایک جا ہو کر بیٹھین اور مین تمھارے
شربت وصل سے سیراب ہون کبھی اُس تصویر کے بیقرار ہو کر بوسے لیتا اسکا یہ رنگ تھا
سامنے صحراے سبزہ زار تھا ہر رنگ کے درخت لگے ہوے تھے سبزہ رو ئیدہ تھا یہ ہوا اچکے

بیٹھا ہوا ان حرکتوں میں مصروف تھا کہ جو کہ میں نے تحریر کی ہیں کہ یکایک اسکے کان میں ڈھنڈھورے
کی صدا آئی کہ اسنے سر اُٹھا کر طرف صحرا کے دیکھا دیکھا کہ ایک شخص گلے میں ڈھول ڈالے ہوئے
کچھ پکار کر کہتا ہوا اور ڈھول پہ چوب لگاتا ہی یہ جو اسنے دیکھا خیال کیا کہ دریافت کرنا چاہیے کہ یہ
کیسا ڈھنڈھورا ہی جو پیٹتا ہی اسنے آواز دی کہ کوئی حاضر ہو یہ منادی بیان کرتا ہی کہ اسکا حکم ہی کہ ہمارے
پاس بدون ہمارے طلب کیے کوئی نہ آنے پاوے ملازم وغیرہ جہاں یہ بیٹھتا ہی اُس کمرے
کی بارہ دری کے باہر منتظر اسکی آواز کے کھڑے رہتے تھے جہاں آواز دی حاضر ہوکر دوڑ پڑے
جو حکم دیا اُسکو فوراً بجا لائے لیکن اُسی طریقے سے سوا کسی نفر کے نہیں جیسے دیوانہ نے
کہا کہ کوئی حاضر ہو چند خدمتگار دوڑ کر حاضر ہوئے اور آکے سلام کیا اور عرض کیا کہ کیا حکم ہی
دیوانے نے فرمایا کہ دیکھو وہ سامنے ڈھنڈھورا ڈھنڈھورا پیٹتا ہوا چلا جاتا ہی اسکو بلا لاؤ
میں دریافت کرونگا کہ کیسا ڈھنڈھورا پیٹتا ہی انھوں نے عرض کیا بہت خوب یہ کہکر برآمد ہو
آئے انھوں نے قصد کیا تھا کہ آواز دیں کہ وہ خود قریب آیا اور اسنے آواز لگا کر ڈھول پر
چوب لگائی جب وہ چوب لگا چکا اُسوقت اسنے اُسکو آواز دی کہ ذرا یہاں تو یہاں آؤ ہمارے
آقا تمکو طلب فرماتے ہیں کچھ دریافت کرینگے ہر ادنیٰ و اعلیٰ اس حال سے آگاہ ہی کہ اس قلعے
میں بادشاہ کا بھانجہ رہتا ہی اور سب اُسکے ملازموں کو پہچانتے ہیں جیسے اسنے پکارا وہ
ڈھنڈھورا بلا عذر زیر قلعہ آیا دیوانے کو جھک کر سلام کیا دعا دی دیوانے نے دریافت
کیا کہ یہ کیسا ڈھنڈھورا پیٹتے ہو کس امر کی اہل شہر کو خبر دیتے ہو وہ کون ایسا تھا جو امر واقع ہوا
ہی تب ڈھنڈھورے نے عرض کیا کہ بادشاہ کا حکم ہی کل ایک خداپرست کو قتل فرمائینگے وہ کسی
طرف سے ادھر آگیا تھا اسنے کئی سرداروں کو قتل کیا آخر خود بھی اسیر ہوا اب وہ کل قتل ہوگا
اُسکے قتل کی خبر دیتا پھرتا ہوں تاکہ جسکو تماشا دیکھنا ہو وہ فلاں مقام پر کل صبح کو آئے اور قتل
خداپرست کا تماشا دیکھے دیوانے نے کہا کہ اُس سے خطا کیا سرزد ہوئی جو قتل کیا جاتا ہی اور اُسکا
نام کیا ہی تب اُسنے جواب دیا کہ بہت بڑی خطا تو یہ ہی کہ خداپرست ہی دوسرے اُسنے ایک
مشت پڑ کے لیے بادشاہ کو بہت سخت و سست کہا کہ جس سے نوبت کشت و خون کی پہنچی
یہ کہکر اُسنے کل حال قری کا اور اُسکو باندھ کے لیجانے کا اور باہم تکرار ہونے کا بیان کیا اور

عرض کیا کہ اُس جوان کا نام علمشاہ رومی ہی اور پسر رشید حمزہ صاحبقران ہی یہ سُنکے دیو انے نے
اُسکو رخصت کیا اور اپنے ملازمون سے کہا کہ صبح کو ہم بھی براے سیر قتل خدا پرست جائینگے
سواری طیار رہے وہ ملازم بہت خوب کہکر باہر چلے آئے یہان اسکو پھر تصور ملکہ کا بندھا
اُسی عالم مین خیال آیا کہ ای تحیر یہ لوگ یعنی خدا پرست سُنا جاتا ہی کہ بڑے بہادر اور دلاور ہوتے
ہین ایسے کوئی مقابلہ نہین کرسکتا ہی انھون نے لاکھون ملک غارت کرڈالے ہزارون طلسم
فتح کیے دوسرے ہر ایکسکی مشکل مین آفت مین مدد کرتے ہین جو جسنے کہا کہ یہ کام ہمارا کردیجیے
اُسمین کوشش کرکے پورا کیا سُنا گیا ہی کہ ہزارون عاشقون کو معشوقون سے ملایا ہزارون
کی مراد پوری کی مقصد دیا ہر ایک پر احسان کرتا ہی اُسکے اجراے کار مین بہت کوشش کرتے ہین ای
تحیر یہ خدا پرست تیری قسمت سے یہان آیا ہی تو اسکو کسی تدبیر سے رہا کرکے یہان لا اور اُس سے
اپنا درد دل بیان کر یقین ہی کہ وہ عنطاق کو شکست دیکر تیری معشوقہ کو لا دیگا بدون اُسکے
کوشش کیے تو اپنے مطلب سے کامیاب نہ ہوگا اس امر کو زمانہ درکار ہی کہ فوج جمع ہولے
اور دشمن جنگ سے باہر ہولے اُسوقت لشکر کشی کیجائے اسکو ایک مدت چاہیے
نہ معلوم ہین جبتک فراق معشوق مین زندہ بچون یا نہ بچون اور اسوقت بہت جلد تو اپنے
کام سے بہرہ مند ہوتا ہی ہان اس خدا پرست کا اقرار کرلیتا ہی پھر چاہے دنیا ادھر کی ادھر ہوجائے
یہ میری معشوقہ کو ضرور مجھے دلادیگا کیونکہ سُنا گیا ہی کہ یہ لوگ اپنے قول کے پابند بہت ہین
جس امر کا اقرار کرتے ہین پھر بدون اُسکو پورا کیے ہوے نہین چھوڑتے بس تو وہ تدبیر کر کہ
اس خدا پرست کو کسی تدبیر سے رہا کر یہ قید سے نکلکر آفت کردیگا ہان ایک امر وہ اس بات کو ضرور
کہیگا کہ دین اسلام قبول کر پھر تیرا کیا نقصان ہی اگر کوئی یہ کہے کہ ہم تیری معشوقہ دلائے
دیتے ہین تو ہمکو سجدہ کر تو مین اُسکو ضرور سجدہ کرون نہ یہ کہ وہ تو ایک مذہب اسلام رکھتا ہی
جسکو کروڑون نے اختیار کیا ہی اور سب مذہبون پر یہ مذہب افضل ہی اور برحق ہی اور مذہب
تباہ و برباد ہوتے گئے مگر اسکو ترقی ہوتی گئی یہ دین برحق و سچا ہی اگر وہ اس امر کو کہینگے
تو مین قبول کرونگا یہ باتین دل سے کرکے فکر کرنے لگا کہ کس تدبیر سے رہا کرون فکر کرتے
کرتے خیال مین آیا کہ کچھ لشکر لیکر اور کسی خدا پرست سردار زبردست کے نام کا نعرہ کرکے

زندانخانے پر جاکر گرا اور پاسبانون کو قتل کرکے اُس جوان خداپرست کو رہا کرکے لا اُس سے اپنا درد دل بیان کرون یہ سوچکر خیال کرنے لگا کہ اب کس بہادر خداپرست کا نعرہ کرون کہ جو کہ نامبرآوردہ اور ذی مرتبہ صاحب لیاقت ہو خیال کرکے اُٹھا اور الماری سے کتابین اور پرچہ اخبار نکالے اِس خیال سے کہ اِن کتابون مین جو کہ اہل اسلام کی بہادری اور جوانمردی سے مملو ہین کسی بہادر زبردست کا نام دیکھ لون جیسے کتاب کھولی پہلے ہی نگاہ اُسکی ملک قاسم کے نام پر پڑی اب جو دیکھا تو اُس بہادر کے واقعات جونگاہ سے گذرے بہت پسند کیا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ جوان جو کہ یہان اسیر ہوا ہی یہ اُسکا باپ ہی یعنی ملک قاسم اِس جوان کا فرزند ہی پس ملک قاسم ہی کے نام کا نعرہ کرو دیوانے نے نعرہ یاد کرلیا اور یہ بھی دیکھ لیا کہ یہ جوان ملک قاسم ہمیشہ سرخپوش رہتا ہی بس جب دیکھ چُکا اپنے سردارون کو طلب کیا وہ حاضر ہوے اُسنے کہا کہ تم لوگ یہ تدبیر کرو کہ دس ہزار سوارونکو حکم دو کہ وہ لباس سُرخ سے آراستہ ہوکر اور منھ پر نقاب ڈالکر دس بجے رات کو زیر قلعہ آکر کھڑے ہون مین آؤنگا اُنکو اپنے ہمراہ لیکر ایک کام کو جاؤنگا اور تم لوگ بھی مسلح و مکمل ہوکر آنا اُن سب نے عرض کی بہت بہتر اُسیوقت دس ہزار سوار انتخاب کرکے اُنکو لباس سُرخ و نقاب سے آراستہ کیا اور خود بھی آراستہ ہوے اور قریب پہر رات گئے زیر قلعہ آکر کھڑے ہوے اور دیوانے کا انتظار کرنے لگے یہان دیوانہ یہ حکم دیکر انتظار شب مین اپنے مقام پر بیٹھا ہوا تھا جب شام ہوئی اِسنے خاصہ کھایا ذرا مسہری پر جاکر لیٹا کہ اِسکی آنکھ لگ گئی خواب مین کیا دیکھتا ہی کہ ایک مرد بزرگ باریش سفید چہرہ نورانی درویش وضع سرہانے کھڑے ہوے ہین ایسا کچھ رعب اُنکے رُخ سے پیدا ہوا کہ دیوانہ اُسی عالم خواب مین کھڑا ہو گیا جھُک کر سلام کیا اُن مرد بزرگ نے اپنا ہاتھ اِسکی پشت پر پھیرا اور کہا کہ اے تجبیر دیوانہ شاباش و مرحبا تونے بہت اچھا کام کیا اے دیوانے تیرا انجام اچھا ہوگا تجھکو لازم ہی کہ تو علمشاہ کی پیروی کر اُسکو اس قید سے رہا کروہ تجھکو تیری معشوقہ سے ملا دیگا اُسکے وصل سے تیرے دل کو شاد کریگا اِن لوگون کی اطاعت مین دونون جہان کی راحت حاصل ہوتی ہی تیرے دل مین بہت عمدہ خیال پیدا ہوا تو بڑا نیک ہی تجھکو لازم ہی کہ دین اسلام قبول کر یہ فرماکر اُس دیوانے کو جہنم وبہشت

دکھائی اور فرمایا کہ جو خداپرست ہوگا اُسکے لیے یہ مقام ہے اور جو اور دوسرا دین رکھتا ہوگا وہ
اِس آگ مین جلایا جائیگا دیوانہ یہ واقعہ دیکھکر بہت خوف زدہ ہوا اور کانپنے لگا عرض کرنے لگا
کہ مجھکو آپ مسلمان فرمایئے اُن مرد بزرگ نے کلمہ تعلیم کیا دیوانہ اُسی عالم خواب مین کلمہ پڑھکر مسلمان
ہوا جب کلمہ پڑھ چکا اُسوقت اُن مرد بزرگ نے فرمایا کہ اب اُٹھ اور جا اسے بالائی قلعہ شادکیون
تیرے ہمراہی بموجب تیرے حکم کے مسلح و مکمل زیر قلعہ تیرا انتظار کر رہے ہین اب عرصہ نہ کر ورنہ
وقت ہاتھ سے جاتا رہیگا یہ جو کہا دیوانے کی گھبراکر آنکھ کھلگئی دیکھا کہ قریب سوا پہر رات
کے آئی ہے فوراً اُٹھا لباس سُرخ سے آراستہ ہوا ہتھیار لگائے نقاب منھ پر ڈالی بیرون قصر
آیا یہان خادم مرکب لیے ہوئے کھڑا تھا انتظار کر رہا تھا کہ دیوانہ آیا خادم نے سلام کیا یہ
مرکب پر سوار ہوا اور بیرون قلعہ چلا خادم سے کہا کہ تو اِسی مقام پر ٹھہر وہ ٹھہر گیا یہ در قلعہ کھلوا کر
بیرون قلعہ آیا دور سے دیکھا کہ زیر قلعہ سردار مع سوارون کے کھڑے ہوئے ہین اور قلعہ
کی طرف دیکھ رہے ہین یہ مرکب اُٹھا کر ادھر کو چلا اُن سب نے دیکھا کہ ایک سوار ادھر کو آتا
ہے آواز دی کہ کون آتا ہے دیوانے نے کہا کہ مین ہون اب سب کو معلوم ہوا کہ ہمارا افسر ہے
سب نے سلام کیا دیوانے نے سردارون سے کہا کہ سب تیار ہین انھون نے عرض کی کہ
سب حسب الحکم موجود ہین اُسوقت دیوانے نے سردارون سے کہا کہ مین تمکو آگاہ کرتا ہون
کہ وہ جو خداپرست اسیر ہوا ہے اُسکے رہا کرنے کو جاتا ہون کیونکہ میرے اور مامون جان کے
دشمنی ہوئی ہے لہذا مین اُنکے قیدی کو ضرور رہا کر دونگا تا کہ اُنکو صدمہ ہو لیس مین اِس جوان
کے فرزند کا نام لیکر اور اُسکے نام کا نعرہ کرکے پاسبانون پر گرونگا اُنکو قتل کرکے اُس جوان
کو رہا کر لونگا اِس امر کا خیال رہے کہ یہ راز کسی پر نہ ظاہر ہو اور کوئی اس حال سے آگاہ نہو
کہ مین ہون سب یہی جانین کہ اِس جوان کا فرزند ہے جب مین نعرہ کرکے اور تلوار لیکر پاسبانون پر
گرون تو تم بھی فوراً حملہ کرنا اُنکو دم لینے کی مہلت نہ دینا کہ وہ دریافت نہ کر سکین اور ایک
کو زندہ نہ چھوڑنا سب نے عرض کی کہ ہم آپ کے تابع حکم ہین اگر آپ فرمائین تو ہم آپ کے
مامون سے مقابلہ کرین سر میدان اُنکو ٹوک لین دیوانے نے کہا کہ وہ وقت یہی ہے اطمینان کیجیے
یہ کہکر اور سب کو خوب سمجھا بجھا کر اُنکو ہمراہ لیکر مرکب کو مہمیز کرکے طرف شہر کے چلا یہ حالات شہر سے

گھیر کر مار لیا کچھ سوار اپنی جان بچا کر بھاگ کھڑے ہوے راوی بیان کرتا ہی کہ دس ہزار سوار سے تھے انمین سے پانچ ہزار کام آئے اور پانچ ہزار بھاگ گئے طرف چھاونی کے اس خیال سے کہ چلکر اہل لشکر کو اس حال سے آگاہ کرین پس اب جو دیوانے نے میدان کو سواے لاشون کے خالی پایا مرکب پر سے اُترا اور زندان کے قفل کو توڑا اپنے ہمراہیون سے کہا کہ تم لوگ گرد اس زندان خانے کے حلقہ کرلو اگر کوئی آئے اُس سے لڑنا مین اُس جوان کو اندر سے رہا کرکے لاتا ہون اُسکے ... قلعہ کو چلا ... سب نے بموجب حکم حلقہ کر لیا اُسنے قفل توڑا زنجیر کھولکر اند...

کہ انکو اس معرکے کی ...

تھا گاہ شکایت تقدیر سامنے تصویر ملکہ پھر رہی ہی زندان مین تاریکی اسقدر رہتی تھی کہ ہاتھ کو ہاتھ نہین دکھائی دیتا تھا یہ ہمیشہ رفیقون اور روشنی مین بیٹھنے والے اب تاریکی اور تنہائی ہی کہ نہ کوئی ہمدم نہ مونس و غمگسار اسیر تاریکی بلبل روح قفس جسم مین تڑپ رہی تھی بار بار یہ شعر پڑھتے تھے شعر اس پھڑکنے پہ مرے تو نہ خفا ہو صیاد ؎ قفس تنگ ہی اور تازہ گرفتاری ہی ؎ کبھی شب غم وحشت فرقت کو مخاطب کرکے یہ شعر پڑھتے تھے شعر شاید رہنا تو نوای شب غم ؎ جھپکی نہین آنکھ مصحفی کی ؎ گاہ یاد آتی چشم مین اور اپنی بیکسی و تنہائی کو خیال کرکے اور ملکہ کی وفا کو خیال کرکے یہ چند شعر زبان پر لاتے تھے غضب یہ تھا کہ نیند شب تاریک و تنہائی مین نہ آتی تھی اسپنے نزدیک صبا کو مخاطب کرکے یہ اشعار اپنی زبان سے جاری کرتے تھے اشعار

کاہے سر راہ بانہ زورد
لیجا تو یہ غمزدہ کا پیغام
جسدم سے ہوئی تری جدائی
آوارہ ہون تیری آرزو مین
بے گھر مین ہوا ہون اپنے گھر سے
رحم آر کہ بندہ خدا ہیم

دیتا تھا پیام یہ صبا کو
ای چشم و چراغ جان عاشق
دیوانے پہ تیرے آفت آئی
گھر بار تمام مجھسے چھوٹا
بیزار ہون مادر و پدر سے

ای باد صبا سرے دل آرام
دی تو گل بوستان عاشق
کھویا سا گیا ہون جستجو مین
انداز نے تیرے مجھکو لوٹا
ہر چند کہ قابل جفا ہیم

کبھی علمشاہ گھبراتے تھے اور ملکہ کی الفت و محبت یاد کرتے تھے اور یہ شعر پڑھتے تھے شعر نہ قاصدے نہ صبائے نہ رخ نامہ برے [illegible]

گھیر کر مار لیا کچھ سوار اپنی جان بچا کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ راوی بیان کرتا ہے کہ دس ہزار سوار سے تھے انمین سے پانچ ہزار کام آئے اور پانچ ہزار بھاگ گئے طرف چھاونی کے اس خیال سے کہ چلکر اہل لشکر کو اس حال سے آگاہ کرین پس اب جو دیوانے نے میدان کو سوائے لاشون کے خالی پایا مرکب پر سے اُترا اور زندان کے قفل کو توڑا اپنے ہمراہیون سے کہا کہ تم لوگ گرد اس زندان خانے کے حلقہ کر لو اگر کوئی آئے اُس سے لڑنا مین اُس جوان کو اندر سے رہا کر کے لاتا ہون اُسکے بعد اپنے قلعے کو چلونگا اُن سب نے بموجب حکم حلقہ کر لیا اُسنے قفل توڑا از نجیر کھولکر اندر کو چلا راوی بیان کرتا ہے کہ علمشاہ ایسے یاد مین ملکہ آہو چشم کی محو تھے کہ اِنکو اس معرکے کی خبر بھی نہ تھی کہ بیرون زندان کیا ہو رہا ہے لب پر کبھی آہ تھی کبھی شکوہ فلک تھا گاہ شکایت تقدیر سامنے تصویر ملکہ پھر رہی ہے زندان مین تاریکی اِسقدر تھی کہ ہاتھ کو ہاتھ نہین دکھائی دیتا تھا یہ عیش رفیقون اور روشنی مین بیٹھنے والے اب تاریکی اور تنہائی ہے کہ نہ کوئی ہمدم نہ مونس و غمگسار اسیر تاریکی بلبل روح قفس جسم مین تڑپ رہی تھی بار بار یہ شعر پڑھتے تھے شعر اِس پھڑکنے پہ مرے تو نہ خفا ہو صیاد ✽ قفس تنگ ہے اور تازہ گرفتاری ہے ✽ کبھی شب غم و شب فرقت کو مخاطب کر کے یہ شعر پڑھتے تھے شعر شتابہ رہنا تو نہ ای شب غم ✽ جھپکی نہین آنکھ مصحفی کی ✽ گاہ یاد آہو چشم مین اور اپنی بیکسی و تنہائی کو خیال کر کے اور ملکہ کی وفا کو خیال کر کے یہ چند شعر زبان پر لاتے تھے غضب یہ تھا کہ نیند شب تاریک و تنہائی مین نہ آتی تھی اسپنے نزدیک صبا کو مخاطب کر کے یہ اشعار اپنی زبان سے جاری کرتے تھے اشعار

گاہے سر راہ بار زور رو
لیجا تو یہ غمزدہ کا پیغام
جسدم سے ہوئی تری جدائی
آوارہ ہون تیری آرزو مین
بے گھر مین ہوا ہون اپنے گھر سے
رحم آر کہ بندۂ خدا ایم

دیتا تھا پیام یہ صبا کو
ای چشم و چراغ جان عاشق
دیوانے پہ تیرے آفت آئی
گھر بار تمام مجھسے چھوٹا
بیزار ہون مادر و پدر سے

ای باد صبا مرے دل آرام
ای نو گل بوستان عاشق
کھویا سا گیا ہون جستجو مین
اندوہ نے تیرے مجھکو لوٹا
ہرچند کہ قابل جفا ایم

کبھی علمشاہ گھبراتے تھے اور ملکہ کی الفت مین مجبور تھے یاد کرتے تھے اور یہ شعر پڑھتے تھے شعر نہ قاصد ہے نہ صبا ہے نہ خط نامہ بر ہے [illegible]

دلسے بیخبر رہیگا وہ یہ خیال ہوتا تھا کہ نہ معلوم اُسکا میری جدائی مین کیا حال ہوگا کیونکر گذری ہوگی وہ باز نہ معلوم اُسکو کدھر لیگیا نہ معلوم اُسکو نوچکر کھا گیا ہاے کس بیکسی اور ناچاری سے دم نکلا ہوگا اگر وہ باز صحرائی تھا تو ضرور اذیت دی ہوگی ورنہ جیسا میرا خیال ہے کہ باز سحر تھا تو جسکا وہ باز تھا اُسکے پاس لیگیا ہوگا نہ معلوم وہ کسطور سے پیش آیا افسوس آہو چشم نے میری الفت و محبت مین اپنی جان مفت دی اور ہمسے کچھ نہ ہوسکا یہ خیال کرکے اشک آنکھون مین بھر لائے اور اپنے دل کو مخاطب کرکے یہ اشعار پڑھنے لگے اشعار کہون کیا جو گذرتے ہین دل پہ الم غم دل کی کسیکو خبر ہی نہین ہے مرا ہمدم ہین جسکے یہ حال ہوا اُسے حال میرے نظر ہی نہین ہے نہ تو آتی ہے نیند کہ سو ہی رہون نہ انیس ہے کوئی کہ بات کرون ہے شب ہجر کی کس سے درازی کہون یہ وہ شب ہے کہ جسکی سحر ہی نہین ہے گاہ اپنی تنہائی و بیکسی اور ملکہ کی باتین یاد کرکے روتے تھے اور سر کو حلقۂ زنجیر سے پٹکتے تھے اور کہتے تھے کہ ای خالق اکبر ملک الموت کو حکم فرما کہ وہ میری روح کو آکر قبض کرلین مجھسے یہ صدمے نہین اُٹھ سکتے ہین کس کس باتون کا غم کرون لشکر سے جدائی کا صدمہ کرون یا عزیزون سے جدا ہونے کا رنج کرون یا آہو چشم کی باتون کو یاد کرون وہ اُسکا ہر منزل پر راحت دینا میری ہمراہی سے نہ جانا اپنے یگانون سے جدا ہونا آبرو کا خیال نہ کرنا کیا کیا یاد کرون یا اس امر کا رنج کرون کہ یہ تاریکی جو تاریکی قبر سے بدتر ہے نہ یہان ہمدم ہے نہ مونس ہے کہ جس سے اپنا حال کہون آہ کس بلا مین مبتلا ہوا ہون میرے حال پر رحم کر بس بیقرار ہوکر یہ چند شعر غزل کے بحالت تنہائی پڑھنے لگے غزل

اتنا سلوک ہمسے تو ای روزگار کر — لے آ عدو کے پاس سے اُسکو ابھار کر
حسرت بھری نگاہون سے پھر اُسکو دیکھلون — ای موت اتنی دیر تو اور انتظار کر
ای چرخ جسطرح ہے عدو اُس سے ہم بغل — اُسکے گلے کا یون ہی مجھے بھی تو ہار کر
اس عشق کی بلا مین تو ای دل پھنسا چکا — کچھ اور گل کھلا نہ ہمین اب اُبھار کر
وہ مرگیا اُٹھاتا تھا نالون سے جو فلک — کہدے قضا یہ اُسکی گلی مین پکار کر
کتنا ہے جوش عشق یہ اک دل ہے مال کیا — سو دل جو پاس ہون تو سبھون کو نثار کر

ٹھیرا ہو اب تڑپ نہ بس ای دل قرار لے	پہونچینگے اُس تک اتنی ہی شب بھر گذار کر

الغرض علمشاہ ناچار ہوکر اندھیرے سے گھبرا کر خداوند کریم سے یہ دعا کرتے تھے کہ ای کریم کارساز و ای رب بے نیاز تو مسبب الاسباب ہی کوئی سبب ایسا پیدا کر دے کہ یا تو نجات ہو جائے اِس قید سے یا جلدی رات تمام ہو اور سحر قتل ظاہر ہو تا کہ میرا سر تن سے جدا کیا جائے مین اِس آفت سے نجات پاؤن اب تو یہ تکلیف نہین اُٹھ سکتی ہی تو بڑا کریم ہی اور اپنے بندون کا ہر امر مین کفیل ہی تو رحم کر یہ دعا کرتے تھے اور چند شعر پڑھتے تھے شعر

ای کارکشاے بستہ کاران	مقصود دہ امیدواران	ہم تشنی صد نکات ہو تو
ہم ناظم کا سارت ہو تو	ہو کعبہ و دیر مین تو اشہور	ہر دان منفعت کے نزا زہ در
تو ہی ہو دواے دردمندان	تو ہی ہو امید مستمندان	یہ دعا کر رہے تھے اور سر

زانوے غم پر رکھا ہوا تھا کہ یکایک کان مین آواز دروازہ وا ہونے کی آئی یہ خیال ہوا کہ لوگ تیرے لینے کو آئے ہین شکر ہی کہ اب نجات ہو جائیگی قید غم سے یہ سوچکر سر اُٹھا یا طرف در کے دیکھا چونکہ تاریکی از حد تھی کچھ نہ دکھائی دیا کہ دروازہ کسنے کھولا اور کون اندر آیا اُدھر دیوانے نے جو تاریکی پائی آواز دی کہ روشنی بہت جلد لاؤ یہان اندھیرا بہت ہی یہ کہنا تھا کہ ایک سوار روشنی لیکر اندر آیا اب جو روشنی آئی وہ تاریکی برطرف ہوئی دیوانے نے دیکھا کہ ایک جوان مثل آفتاب کے چہرہ روشن لباس فاخرہ پہنے ہوے مگر سب خون مین آلود طوق و زنجیر سے مسلسل سر پر زخم اور خاک پر بیٹھا ہوا ہی دیکھتے ہی اِسکے دل مین محبت پیدا ہو گئی اُدھر علمشاہ نے دیکھا کہ ایک نقابدار مسلح و مکمل دروازہ کھولکر اندر آیا روشنی ہمراہ ہی اُنھون نے اُسکو دیکھا کہ زنجیر مین حرکت پیدا ہوئی کھڑکھڑاہٹ کی صدا آئی اب دیوانہ علمشاہ کی طرف چلا آکر قریب کھڑا ہوا اور پکارا کہ ای جوان گھبراؤ نہین مین تمہارا دوست ہون تمکو رہا کرنے آیا ہون سب پاسبانون کو تہ تیغ کیا اب کوئی خوف نہین ہی اُٹھو میرے ہمراہ چلو بڑی محنت و مشقت سے یہان آکر پہونچا ہون مین آپکو اپنے مکان پر لے چلونگا تمکو آپ سے [illegible]

نہین ڈرتا ہون موت کو حیات جانتا ہون موت سے ڈرتا گیا ای نقابدار مجبور اس امر سے ہو گیا کہ بسبب کثرت زخم کے اور از روے بلوے کے اسیر کر لیا ورنہ یہ بھی ممکن تھا کہ کوئی مجھکو اسیر کرتا خیر اب جو گذشت گذشت یہ جو تمنے کہا کہ مجھکو آپ سے بڑی ضرورت ہو ای بھائی مین اس لایق کب ہون کہ کسی کی ضرورت کو بر لاؤن ایک غریب بیکس وطن آوارہ اور بے دست و پا یہ صرف آپ کی مہربانی ہو کہ آپ نے میری رہائی کی کوشش کی اسکی جزاے خیر آپ کو خداوند کریم دیگا اب اپنے نام نامی و اسم گرامی اور اپنی حالت سے و نیز اُس غرض سے آگاہ فرمایئے کہ جس ضرورت کے سبب سے آپ نے اتنی بڑی کوشش فرمائی کہ میری رہائی کے لیے یہان تشریف لاے کسیکا خوف نہ کیا وہ یہ اسنے جواب دیا کہ ای آقا سے من آپ میرے ہمراہ یہانسے تشریف لے چلین کیونکہ یہان زیادہ موقع ٹھہرنے کا نہین ہو ایسا نہو کہ یہ خبر مشہور ہو جاے اور لشکر آجاے تو بڑی خرابی ہو اور پھر بڑی دقت سے نکلنا ہو ساری میری محنت برباد ہو مین اپنا حال اپنے مکان پر چلکر عرض کرونگا اور اپنا درد دل بیان کرونگا یہان نہین عرض کر سکتا ہون علمشاہ نے فرمایا کہ ای بھائی مین کیونکر اتنا بڑا احسان تمھارا لون جبتک کہ مین اُس حال سے آگاہ نہو لون کہ جسکے لیے تمنے زحمت گوارا کی ہو آیا مین اُسکو پورا بھی کر سکتا ہون میرے احاطۂ امکان سے باہر تو نہین ہو کیونکہ اگر باہر ہو تو تمھارا احسان بھی ہو اور تم محروم رہ جاؤ اُسمین اپنے دل مین مجھکو بُرا بھلا کہوگے اُسنے جواب دیا کہ میری یہ بھی مجال ہو کہ آپ کو بُرا بھلا کہون اور وہ کام آپسے اجرا ہوگا اور ضرور آپ اُسکو اجرا فرماینگے کون ایسی مشکل ہو جسکو آپ حل نہین فرما سکتے ہین یہ کہکر وہ قدم پر گرنے لگا اور عرض کرنے لگا کہ یہ سوہن آہن تراش حاضر ہو اِس سے قید کو رفع فرمایئے اور تشریف لے چلیے علمشاہ نے اسکا سینے سے لگایا اور فرمایا کہ مین مجبور ہون کہ تم اِسطور سے کہتے ہو اور مجھکو تمھاری محنت و مشقت کا بہت خیال ہو لہذا سوہن کی کوئی ضرورت نہین ہو جب قید کے رفع ہونے کا وقت آتا ہو اور رہائی کا زمانہ ہوتا ہو تو قید خود رفع ہو جاتی ہو یہ فرماکر اور نعرہ زورین کر اب چرخ جو مارا قید کو مثل تار عنکبوت کے توڑ کر پھینکدیا باوجودیکہ بیرون خون سر سے بہ گیا تھا زخم سر اُسی طور سے کھلے

ہوسکتے مگر واہ ری طاقت وقوت کہ چار سو من کی قبر کو توڑکر پھینکدیا یہ واقعہ دیکھکر وہ دیوانہ دنگ ہوگیا اور دل مین بہت تعریف کی دوڑکر قدمون پر گرا بوسے لینے لگا علمشاہ نے گلے سے لگایا اُسنے ہاتھ جوڑے عرض کی کہ جیسا مین آپ لوگون کے زور وطاقت کی تعریف سُنتا تھا اُس سے زیادہ پایا بسم اللہ تشریف لے چلیے علمشاہ اُٹھ کھڑے ہوے کہ دیوانہ علمشاہ کو ہمراہ لیکر چلا اِسنے عرض کیا کہ جلدی تشریف لے چلیے ایسا نہ ہو کہ کوئی آجاے فرمایا کہ تم خوف کیون کرتے ہو اگر اب کوئی تمھاری طرف بنگاہ کج دیکھیگا تو سزا پائیگا یا جو کوئی آئیگا وہ مارا جائیگا مجبوری اُسوقت تک تھی کہ جبتک مین اسیر تھا اب اگر لاکھ بھی ہون جبتک میرے دم مین دم ہے مجھسے کوئی آنکھ نہین ملاسکتا ہے یہ تو اس قسم کی باتین کرتے ہوے اُسکے ہمراہ تشریف لاتے ہین وہ اِنکی باتون کو سُنکے اپنے دل مین عشعش کرتا ہے اور تعریف کررہا ہے اور کہتا ہے کہ یہ لوگ واقعی بڑے بہادر ہین یہ تو بیرون زندان آتے ہین یہان بیرون زندان سب ہمراہی دیوانے کے کھڑے ہین اپنے مالک کا انتظار کررہے ہین اُدھر وہ سوار کہ جسکو نخوت نے اِس غرض سے بھیجا تھا کہ جاکر کوتوال کو خبر کرو کہ وہ مع اپنے پیادون کے آئے اور اہل لشکر کو اِس حال سے آگاہ کرو وہ مرکب پر سوار چلا جاتا تھا اُدھر سے کوتوال مع اپنے پیادون کے دورہ پھرتا ہوا اور صدا سے حاضر باش وناظر باش دیتا ہوا چلا آتا تھا اور شہر کی گشت کررہے تھے کہ کوتوال کے سم مرکب کی صدا کان مین آئی اِسنے جو خیال کیا تو معلوم ہوا کہ کوئی اُس طرف سے آتا ہے کہ جدھر قیدخانہ ہے اِسنے ڈانٹ کر آواز دی کہ اِسوقت کون مرکب پر سوار آتا ہے یہ وقت کونسا گھر سے نکلنے کا نکالا ہے اُس سوار نے کوتوال کی آواز کو پہچان کر کہا کہ مین ہون اور اپنا نام بتایا اور کہا کہ کوتوال صاحب ذرا ٹھہر جایے مجھکو کچھ عرض کرنا ہے مین تو آپ ہی کے پاس جاتا تھا کوتوال نے جو اُسکا نام سُنا اور معلوم ہوا کہ یہ وہ سوار ہے جو بر اے حفاظت قیدی مقرر ہوے ہین ٹھہر گیا اس وجہ سے کہ نہ معلوم کس کام کے لیے میرے پاس جاتا تھا اور یہی کہتا ہے کہ اب کوتوال روندہ پھر کر کوتوالی کو جاتا تھا جو اِس سے سامنا ہوا بس کوتوال اُسی مقام پر مع اپنے پیادون کے ٹھہر گیا اِدھر سے یہ مرکب کو بڑھاکر قریب کوتوال آیا سلام کیا کوتوال نے جو غور سے دیکھا

تو بدحواس پایا پوچھا کہ تم کس ضرورت سے میرے پاس بھاگتے ہوئے آئے ہو تم تو اسوقت
بدحواس معلوم ہوتے ہو اُسنے کہا کہ آپ کے پاس ہمارے افسر اعلیٰ نخوت شیر صورت
نے بھیجا ہی کہ اُسنے کہا آکر میری کمک کریں لہذا اس ضرورت سے مین آپ کی خدمت مین بھاگا آ
تھا اب آپ تشریف لیجائیے مین چھاؤنی کو جاتا ہون تاکہ اہل لشکر کو خبر کر دون وہ لوگ
ابھی آکر ان سب کو اسیر کر لین عرصہ نہ فرمائیے ایسا نہ ہو کہ وہ مار کوٹ کر نکلجائین تو بڑی
خرابی ہو اور بادشاہ کا عتاب نازل ہو کوتوال یہ سنکے فورًا مع پیادون کے قیدخانے کی
طرف روانہ ہوا اُس سوار نے جاکر چھاؤنی مین سب افسرون و اہل لشکر کو اس حال سے
آگاہ کیا سب سو رہے تھے یہ خبر پاکر اُٹھے مگر بدحواس گھبراہٹ سے کمر بندی ہونے لگی کہ کوئی
بجاے زیر جامے کے انگرکھا پانؤن مین پہننے لگا کوئی بجاے کرتے کے زیر جامہ گلے
مین پہننے لگا کوئی بجاے سپر کے تکیہ اُٹھا کر پشت پر لگانے لگا کوئی بجاے تیغے کے
ترکش کمر مین لگانے لگا سب بسبب نیند کے بدحواس تھے دوسری جلدی یہ تھی کہ کسی
طور سے جلد پہونچ جائین کسی کے پہلو مین رنڈی سو رہی تھی اب جو اُٹھی اور سب سامان
سے درست ہوے اُسکی چوٹی جو نظر آئی خیال کیا کہ کوڑا پڑا ہی پکڑ کر کھینچنے لگے وہ سوتے
مین سے چیخ مار کر اور بی کہکر اُٹھ بیٹھی اُنھون نے خفیف ہو کر چھوڑ دی وہ بولی کہ خداوند
غارت کرین مین ڈر ہی گئی ہاتھون کلیجہ اُچھلنے لگا سامری کرے وہی ہاتھ ٹوٹین کہ جن
ہاتھون سے میری چوٹی پکڑی وہ بولا کہ بی بی معاف کرنا مجھکو کچھ نیند مین نہ دکھائی دیا
اُسنے کہا لو اور سنو موا اندھا ہو گیا ہی آنکھین پھوٹ گئی ہین یہ کہکر جل کھڑی ہوئی یہان تو
کمر بندی ہو رہی ہی ہر ایک فکر کر رہا ہی کہ جلدی پہونچین وہان کوتوال صاحب اُسوقت پہونچے
کہ جب سب کا خاتمہ ہو گیا کوئی نہ باقی رہا جو بلانے رہے تھے وہ بھاگ گئے اب سواے ہمراہیان
دیوانے کے کوئی نہ تھا وہ سب مسلح و مکمل کھڑے ہوے تھے دیوانہ اندر تھا کہ کوتوال آکر پہونچا
دیکھا کہ لڑائی ہو نہ معرکہ ہی مگر لاشین بہت سی پڑی ہین اور بہت سے لوگ گرد قیدخانہ کھڑے
ہین کوتوال نے بڑھکر آواز دی کہ اے نخوت شیر صورت گھبرائیے نہین مین آپہونچا ہون ہان
مار لو ان سب لوگون کو یہ جانے نہ پائین اُنھون نے یہ بھی خوف نہ کیا کہ یہ قیدی تنہا ہی ہے

اور یہ شہر عشرتنما قبضہ ہی بلاخوف و خطر چلے آئے اب یہ بچکر جاتے کہان ہین وہان تو وہ پہلے ہی راہی عدم ہو چکے ساری نخوت انکی اُنکے برے مقام سے نکلگئی مالک نے انگوٹھی اژدہا بھگت سے داخل جہنم کردیا کون جواب دیتا یہ لوگ خاموش کھڑے سُنا کیے پھر کوتوال نے پکار کر کہا کہ او بھائی نخوت خاموش کھڑے ہو جواب نہین دیتے ہو کیا وہ لوگ بھاگ گئے یہ کہتا تھا کہ اُنہین سے ایک پکار اُٹھا کیا بک بک کرتا ہے کیسی نخوت اور کیسے وہ لوگ دیکھو وہ نخوت خاک پر مرے پڑے ہین اور اُنکے ہمراہی سب فرار کر گئے کیون تیری بھی قضا آئی ہے بس اپنی خیریت اگر چاہتا ہے تو سیدھا چلا جا ورنہ مثل نخوت کے تو بھی مارا جائیگا ادھر نہ آنا اب یہان ہمارا بندوبست ہے یہ سُنتا تھا کہ اسکو غصہ آگیا اور پکار اُٹھا ہان یہ کونسی تقریر ہے اب معلوم ہوا کہ تم وہی لوگ ہو جو کہ قیدی کے رہا کرنے کو آئے اور نخوت کو تم سب نے ملکر قتل کیا خیر میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاتے ہو یہ کہکر اور تلوار لیکر چلا اور پیادون سے کہا کہ مار لو ان سب کو پیادے بھی تلوارین لیکر جھپٹے یہ لوگ تو آمادہ کھڑے تھے غٹ پٹ ہو گئی پھر تلوار چلنے لگی کہ اسی اثناء مین دیوانہ مع علمشاہ کے باہر آیا یہان آکر دیکھا کہ تلوار چل رہی ہے دریافت جو کیا تو معلوم ہوا کہ کوتوال مع پیادون کے آگیا اُس سے مقابلہ شروع ہو گیا علمشاہ نے دیوانے کی طرف دیکھکر فرمایا کہ بالکل خوف نہ کرو یہ فرماکر فرمایا کہ مرکب اگر کوئی ہو تو لاؤ وہان ہزارون مرکب اُن سوارون کے مارے مارے پھر رہے تھے جو کہ مارے گئے تھے فوراً ایک مرکب حاضر کیا علمشاہ مرکب پر سوار ہوے ایک تلوار اٹھالی اسی حالت زخمداری مین تلوار علم کرکے پیادون پر جا پڑے وہ دیوانہ بھی لڑنے لگا انکا حملہ کرنا تھا ایک ہی حملے مین بھاگ کھڑے ہوے کوتوال کچھ اٹکا تھا کہ وہ بھی ہاتھ سے علمشاہ کے مجروح ہوا بھاگا ان سب کا بھاگنا تھا کہ دیوانے نے اپنے ہمراہیون کو آواز دی کہ بھائیو آؤ اپنے مقام کو چلو حریف بھاگ گئے مگر ایک کام کرنا کہ اپنے کشتون کے لاشے لیتے آنا یہان کوئی لاش نہ رہے یہ سُننا تھا کہ اُن سب نے فوراً اُن لاشون مین سے اپنے کشتون کے لاشونکو اُٹھا لیا اور مرکب پر ڈال لیا مگر چونکہ رات کا وقت تھا دوسرے جلدی تھی اُسمین چار پانچ لاشین رہگئین اول تو دیوانے کے ہمراہی بہت کم کام آئے تھے قریب چار یا پانچ سو کے

یہ ہوش اپنے خیال مین سب لاشین اُٹھاکر لے چلے دیوانے نے پوچھا لاشین اُٹھالین اُنھون نے عرض کی جی ہان خوب اچھے طور سے دیکھ لیا اب دیوانے نے عرض کی علمشاہ سے کہ بسم اللہ تشریف لے چلیے یہ کہکر مرکب اُٹھالیا علمشاہ نے بھی مرکب کو مہمیز کیا دیوانے کا مرکب اُٹھانا تھا کہ سب نے مرکب اُٹھادیے دیوانے نے رُخ شہرپناہ کا کیا اُدھر کا حال ملاحظہ ہو کہ جب اُس سوار نے چھاؤنی مین جاکر خبر کی تھی اور سب مسلح و مکمل ہونے لگے تھے چند افسرون نے باہم صلاح کر کے تھوڑی سی سپاہ شہرپناہ پر بھیجدی تھی ایک افسر کے سپرد کر کے جسکا نام بہرام شیر خصال تھا اور اُس سے کہا تھا کہ جو کوئی شہر کے اندر سے جانے اُسکو ہرگز نہ جانے دینا نہ کسی کو شہر کے اندر آنے دینا اُسنے یہان در شہرپناہ کا بندوبست کیا تھا اور شہرپناہ کو روکے ہوے کھڑا تھا اور باقی لشکر اُسطرف کو مسلح و مکمل ہو کر چلا تھا اور قیدخانے کی طرف یہ لشکر اُسوقت پہونچا کہ جب دیوانہ و علمشاہ کوتوال کے پیادون کو قتل کر کے اور کوتوال کو مجروح کر کے اُنکو بھگاکر جاچکے تھے یہان آکر اُن لوگون مین سے کسی کو نہ پایا سواے لاشون کے دیکھا کہ ایک مقام پر نخوت شیر صورت کی لاش پڑی تھی اُسکے برابر داروغہ زندان پڑا ہوا تھا اور باقی وہ سب سوار مرے ہوے اور قتل کیے ہوے پڑے تھے جو کہ براے پاسبانی مقرر ہوے تھے دو ایک پیادون کی بھی لاشین تھین یہ حال دیکھکر اُن افسرون نے جو خبر پاکر اور سپاہ لیکر آئے تھے ہر ایک خیال کیا کہ شاید وہ لوگ اِن سب کو قتل کر کے نکل گئے اب جو غور کیا زندان کی طرف دیکھا تو اُسکا قفل ٹوٹا ہوا پایا دروازہ کھلا ہوا اب جو اندر آئے تو تمام قیدبست پڑی ہوئی تھی قیدی فرار ہوگیا تھا یہ واقعہ دیکھکر سب کو یقین ہوگیا کہ مارپیٹ کر اور قتل و ذبح کر کے وہ خداپرست جو آکر گھرے تھے قیدی کو رہا کر لے گئے ہمکو آنے مین عرصہ ہوا مفت مین نخوت کی جان گئی یقین ہی کہ شہرپناہ کے طرف گئے ہونگے یہ خیال کر کے وہ افسر اُس سپاہ کو لیکر شہرپناہ کی طرف چلے یہ لوگ راہ مین ہین وہان جو دیوانہ و علمشاہ مع اپنے ہمراہیون کے پہونچے عرض کر چکا ہون کہ وہ ایک افسر کچھ سپاہ لیکر پہلے سے شہرپناہ پر آکر راہ روکے کمر مستعد ہو کر کھڑے ہوے تھے کہ جو کوئی اِدھر آئیگا ہم اُسکو نہ جانے دینگے

گر لڑیگا تو لڑینگے یہ لوگ اس انتظار مین کھڑے ہوے تھے کہ ایکمرتبہ کان مین اِن سب کے سم مرکب کی صدا آئی سوارون نے افسرون سے کہا کہ کوئی اِدھر کو آتا ہی خبردار ہو جایئے کیونکہ یہ وقت اہل لشکر کے نکلنے کا نہین ہی تین پہر رات آچکی ہی پہر بھر رات باقی ہی یقینی یہ وہی لوگ ہین جو کہ قیدی کے رہا کرنے کو آئے ہین معلوم ہوتا ہی کہ وہان لشکر پہونچ گیا دبا دُپڑا یہ لوگ بھاگ کھڑے ہوے بھاگے ہوے جاتے ہین افسرون نے جوابدیا کہ تم بھی خبردار ہو جاؤ اُنھون نے کہا کہ ہم تو خبردار ہین یہ کہ رہے تھے اور اُسی طرف دیکھ رہے تھے کہ دیکھا ایک نقابدار مرکب پر سوار اُسکے برابر وہ قیدی مرکب پر سوار عقب مین اور بہت سے نقابدار مرکب اُٹھاے ہوے تیزی کے ساتھ چلے آئے عرض کرچکا ہون کہ شب ماہ ہی چاندنی خوب کھلی ہوئی ہی دور کا آدمی بخوبی دکھائی دیتا ہی اِدھر تو اِن لوگون نے دیکھا اور افسرون نے سوارون سے کہا کہ لینا اِنکو جانے نہ دینا یہ نقابدار مفاوک روزگار بادشاہ کے قیدی کو چوری سے رہا کر کے لیے جاتا ہی اُدھر علمشاہ و دیوانہ نے دیکھا کہ بہت سے سوار مع چند افسرون کے در شہر پناہ کو روکے ہوے کھڑے ہین راہ نکلجانے کی نہین ہی دیوانے نے عرض کیا کہ ای شہریار غضب ہو گیا سپاہ مین خبر ہو گئی اُن لوگون نے اگر ہماری راہ روک لی اب کیا تدبیر کیجائے کیونکہ یہان سے نکلا جاہیے یہان ٹھہرنے مین بڑی قباحت ہی اول تو یہ ہی کہ جبتک ہم لِسنے راہ پیدا کرینگے اِنکی کمک آجائیگی دوسرے اِسی مقابلے مین صبح ہو جائیگی بادشاہ کو خبر ہو جائیگی وہ لشکر لیکر آجائیگا پھر یہ اِسقدر فوج جو کہ آپ کے ہمراہ ہی اُس سپاہ کثیر کا کیونکر مقابلہ کریگی آپ بھی مجروح ہین کیا تدارک کیا جائے علمشاہ نے فرمایا کہ تم خوف بالکل نہ کرو کوئی مقام خوف نہین ہی اِنپر حملہ کرو اگر یہ راہ نہ دین کمک بھی آئیگی تو مقابلہ کرینگے اور صبح ہو جائیگی تو لڑینگے بادشاہ کو آنے دو مین دیکھنا کہ اِس ملک پر بادشاہ کو قتل کر کے قبضہ کرونگا میرا تو نشا یہی ہی میرے مجروح ہونے سے خوف نہ کرو یہ تو جوانمردی و بہادری کا جوہر ہی جو مرکب پر سوار ہوتا ہی وہ گرتا ضرور رہی اور اگر تمکو خوف ہی تو تم اپنی کل سپاہ کو لیکر اور کسی طرف سے نکلجاؤ مجھکو تنہا رہنے دو مین اِسنے سمجھ لونگا بلکہ اور جو آئیگا اُسکو بھی دیکھ لونگا اتنے مین ادھر سے

ادھر سے نہ جاؤنگا یہ سُنکے دیوانے نے بہت تعریف کی اور عرض کی کہ اب میری یہ بھی مجال ہو کہ مین آپ کو چھوڑکر چلا جاؤن بس جو آپ کا حال وہ میرا حال یہ لوگ کیا مال ہین اگر اِس سے زیادہ ہون تو مین کچھ نہین خیال کرتا ہون تشریف لے چلیے علمشاہ نے کہا کہ چلو یہ سُنکے مرکب اپنا بڑھایا اُدھر سے لوگون نے آواز دی کہ کون آتا ہو گو پہچان تو چکے تھے مگر عمداً آواز دی جو کوئی آتا ہو واپس جائے اِسوقت بیرون شہر نہ جانے پائیگا کیونکہ قیدی کو بادشاہ کے ایک خداپرست نے آکر قید خانے سے رہا کیا ہو وہ ابھی شہر مین ہو ایسا نہ ہو کہ وہ نکلجائے پس جب صبح ہوگی اور قیدی کی تلاش ہوجائیگی اور وہ پکڑ لیا جائیگا تو برابر ہر ایک جانے پائیگا یہ آواز سُنکے علمشاہ نے فرمایا کہ ہم تو اِسیوقت جائینگے ہمکو ایک ضرورت ہو اُنھون نے کہا کہ ہم نہ جانے دینگے علمشاہ نے فرمایا کہ دیکھین کیونکر نہین جانے دیتے ہو بس خیریت اسی مین ہو کہ راہ دو ہم نکلجائین کیون اپنی شامت بلاتے ہو وہ لوگ تو پہچان چکے تھے کہ یہ قیدی ہو کہا کہ ہم نہ جانے دینگے اگر بڑے بہادر ہو تو نکلجاؤ ہمکو معلوم ہوگیا کہ تم وہی لوگ ہو اور تم مین بادشاہ کا قیدی ضرور ہو تم قیدی کو لیے جاتے ہو بھلا ہم کیونکر جانے دین دیوانے نے پھر کر کہا کہ اب روکو تو ہم جانتے ہین یہ کہکر مرکب مہمیز کیا انکا مرکب کو مہمیز کرنا تھا کہ وہ لوگ تلوارین لیکر انپر آپڑے تلوار چلنے لگی دیوانے کے بھی ہمراہی اِنسے ملگئے مگر حال یہ ہو لڑتے جاتے ہین اور اِس فکر مین ہین کہ راہ ملے تو بیرون شہر ہوجائین دیوانے و علمشاہ نے تو ہلچل ڈالدی جسپر ہاتھ مارا اُسکے دو پرکالے تھے جو افسر سامنے آیا مارا گیا راوی بیان کرتا ہو کہ تھوڑے عرصے مین دو ایک افسر جو مارے گئے اور کچھ لوگ جو قتل ہوے وہ سب پڑے رہے باقی در شہر پناہ کو چھوڑکر بھاگ کھڑے ہوے راہ کھلگئی بس علمشاہ و دیوانہ صحیح وسلامت و بے ملامت ان سب کو قتل کرکے اور اپنے ہمراہیون کو ہمراہ لیکر اور جو قتل ہوے تھے اُنکی لاشین اُٹھواکر بیرون شہر آئے دیوانے نے اپنے قلعہ کا رخ کیا کچھ کچھ صبح کی سپیدی ظاہر ہونے لگی تھی یہ لوگ کچھ فاصلے پر شہر سے پہونچے ہین کہ اُدھر وہ سپاہ اور افسر جو کہ زندان کی طرف گئے تھے اور وہان سے چلے تھے جب کسیکو نہ پایا تھا طرف شہر پناہ کے اس خیال سے کہ قیدی کو رہا کرکے وہ لوگ

جو کہ رہا کرنے کو آئے تھے اپنے ہمراہ لیکر اسی طرف کو گئے ہین یقین ہی کہ وہان تلوار چل رہی ہوگی اُن لوگون سے اور ہماری فوج سے جو کہ شہر پناہ کو روکے ہوے کھڑے تھے چلو اُنکی کمک کرین یہ لوگ جب قریب شہر پناہ پہونچے تو دیکھا کہ کچھ لوگ بھاگے ہوے آتے ہین اُنسے جو دریافت کیا کہ کیا واقعہ ہی بعد پہچاننے کے اُنھون نے بیان کیا کہ کئی افسر ہمارے مار ڈالے گئے اور بہت سے لوگون کو اُنھون نے قتل کیا ہم تاب نہ لاسکے بھاگے وہ راستہ پاکر بیرون شہر نکلگئے اُنمین قیدی بھی تھا یہ سُنتا تھا کہ یہ افسر فوراً اُن سب کو بھی ہمراہ لیکر بتعجیل تمام بیرون شہر آئے دور سے دیکھا کہ وہ سپاہ نقابداران طرف قلعۂ تسخیر دیوانے کے بلاخوف وخطر چلے جاتے ہی اُنھون نے چند قدم بڑھکر للکارا کہ ای خداپرستان کہان قیدی کو رہا کر کے ہمراہ لیکے بھاگے ہوے جاتے ہو بڑے نامرد ہو اگر مرد ہو تو ٹھہر جاؤ پھر اس لیجانے کا حال معلوم ہو سواران نقابدار نے پلٹ کر دیکھا خود علمشاہ و دیوانے نے بھی دیکھا کیا نظر آیا کہ چند افسر اور کچھ سپاہ اِسطرف کو آتی ہی یہ دیکھنا تھا کہ علمشاہ نے مرکب روک لیا دیوانے نے عرض کی کہ تشریف لے چلیے اُنکو بکنے بھی دیجیے اب کیا ضرورت ہی کہ ہم مقابلہ کرین شہر سے تو نکل آئے ہین اب وہ ہمارا کیا بنا سکتے ہین علمشاہ نے فرمایا کہ یہ ممکن نہین ہی کہ ہین اُنکے خوف سے بھاگ جاؤن مین نے آجتک کبھی ایسی حرکت نہین کی نہ کسی نے میرے خاندان سے ہمارے غلام تو حریف کے روبروسے بھاگتے نہین ہین ہم کیونکر بھاگین اگر ایسا ہی ہی تو تم مع اپنے ہمراہیون کے چلے جاؤ مین سمجھ لونگا دیوانے نے عرض کی کہ یہ نہ ہوگا علمشاہ نے فرمایا کہ پھر مقابلہ کرو یہ کہکر اور مرکب کو پھیر کر اُنکی طرف منھ کر کے کھڑے ہو گئے اِنکا کھڑا ہونا تھا کہ دیوانے اور اُسکے ہمراہی بھی تھم گئے چونکہ میدان وسیع تھا صف باندھ لی کسیقدر صبح بھی ہو چکی تھی مگر بخوبی نہین ہوئی تھی اُدھر اُن لوگون نے جو دیکھا کہ ہمارے اِس صدا کے دینے سے یا تو وہ لوگ جاتے تھے یا ایک مرتبہ پلٹ کر صف باندھکر کھڑے ہو گئے یہ لوگ بھی مع اپنی سپاہ کے قریب پہونچے کہا کہ یہ کونسی حرکت تھی کہ شب کو قیدخانے پر آگرے اور بادشاہ کے قیدی کو رہا کر کے اور جو حفاظت کے لیے مقرر تھے اُنکو قتل کر کے لیکر بھاگے اگر ایسے ہی بہادر تھے تو صبح کو آئے ہوتے جسوقت قیدی قتل کیا جاتا اور

اُسوقت رہا کر کے لے گئے ہوتے بادشاہ کے سامنے سے دیوانے نے جوابدیا کہ جو ہمارا
جی چاہا وہ ہمنے کیا کیا ہم کسی کے باپ کے نوکر تھے یا نوکر ہین کیا بادشاہ سے ہم ڈرتے ہین
جسوقت ہمکو موقع ملا اُسوقت ہم آئے اگر اسوقت موقع ملتا تو ہم صبح کو بادشاہ کے باپ کے
سامنے سے آکر رہا کر لیجاتے اُسوقت جو ہمسے لڑتا ہم اُس سے ضرور لڑتے اور قتل کرتے
اور اِسوقت جو لڑا اُسکو قتل کیا دوسرے ہم کوئی چورون کی طرح نہین آئے بلکہ دس ہزار
سپاہ سے آئے اور باعلان آئے اور اُسیطرح جاتے ہین ہمکو خوف کسکا ہے اب ہم موجود ہین
جسمین دم دعویٰ ہو ہمسے لے لے کیا کوئی ہم بھاگ گئے ہین سامنے کھڑے ہوسے ہین اور
یہ قیدی بھی موجود ہی تم سب کی سرکوبی کو نہ معلوم کس مکرو دغا سے اسیر کیا تھا ورنہ یہ شخص
اسیر ہونے والا تھا اگر لاکھون ہوتے تو بھی سب کو مار کر بھگا دیتا کیون مثل اُن سب کے
اپنی قضا بلاتے ہو دیکھو اُن سب کے مانند تمھارا ابھی حال ہوگا بھاگ کھڑے ہوگے نہین
معلوم تم لوگ کس بھروسے پر بھولے ہو تم کیا ہو اور تمھارا بادشاہ کیا ہی تم بھی نامرد ہو اور
تمھارا بادشاہ بھی نامرد ہی یہ جو دیوانے نے کہا اُن لوگون نے جواب دیا کہ ایک مرد تو آپ
ہین کہ وقت شب کچھ سپاہ لیکر آئے اور ہمکو غافل پاکر قتل کرنا شروع کیا جب ہم ہوشیار ہوے
تو بھاگ کھڑے ہوسے یہی مردی و بہادری ہی جواب دیا کہ بھاگتے تم ہوگے ہم تو موجود ہین
آؤ ہمسے قیدی کو لے جاؤ یہ سُننا تھا کہ اُن سب نے اپنے ہمراہیون کو اِشارہ کیا کہ ان
سب کو چار طرف سے گھیر کر اسیر کر لو اور جو لڑے اُسکو قتل کرو یہ کہنا تھا کہ تمام سپاہ جو کہ
ہمراہ تھی ایک بار تلوارین لیکر اُنپر حملہ ور ہوئی اُدھر سے دیوانہ بھی نعرہ کرکے اور علمشاہ
بھی یہ فرما کر کہ اے کافران بیحیا کی گذارم کہ از دست من زندہ و سلامت بدر روید دیوانے
کے ہمراہی بھی حملہ ور ہوسے تلوار چلنے لگی سر کٹ کٹ کر گرنے لگے دریاسے خون جاری
ہوا گھٹا ڈھالونکی اُٹھی برق شمشیر کوندنے لگی مینھ سرون کا برسنے لگا سر مثل اولے کے گرنے
لگے ہوا سے موت نے اپنا رنگ باندھ لیا اُس سپاہ مین اُن سب نے تلاطم ڈالدیا اِسقدر
تلوار چلی کہ آخر کار وہ لوگ بھاگ کھڑے ہوسے تاب مقابلہ نہ لا سکے تھوڑے عرصے مین اُن
سب نے لاشون سے میدان بھردیا افسر پکارتے رہے کہ کدھر جاتے ہو ٹھہر جاؤ کیون

گرامی پر کمر کسی ہی کون سُنتا ہی یہ خیال کرتے ہین کہ بگنے کیا ہوا اب تو ہم نہ تھمین گے جب افسرون نے
دیکھا کہ سپاہ بھاگ کھڑی ہوئی ہم کیا بنائین گے وہ بھی بھاگ کھڑے ہوے یہان میدان صاف
ہو گیا مگر علمشاہ کی یہ حالت ہوئی کہ اِس معرکہ مین اُنھون نے کئی زخم کاری کھائے خون جسم سے
جاری ہوا اور وہ زخم سر بھی بسبب حرکت کے پھٹ گئے مگر خدا نے اپنا فضل کیا کہ یہ معرکہ بھی سر
ہوا اب اِنکو غش آنے لگا سر سے و جسم سے خون بہ رہا ہی اُنھون نے بسبب ضعف کے گردن
مرکب مین ہاتھ ڈالدیے انکو غش آگیا یہ حال جو دیوانہ نے دیکھا فوراً اپنے ہمراہیون سے کہا
کہ اب یہان سے چلو ٹھہرنے کا مقام نہین ہی ایسا نہ ہو کہ کوئی اور آجائے یہ جوان از حد مجروح
ہو گیا ہی اور بسبب خون بہنے کے اِسکو ضعف ہو گیا ہی اور اسی سبب سے غش آگیا ہی ایسا نہو
کہ یہ ہاتھ سے جاتا رہے اور کوئی اُٹھا لے تو ساری محنت بیکار ہو کیونکہ یہ اِسوقت اپنے
آپ مین نہین ہی سب نے عرض کیا کہ جو آپ کی مرضی راوی کہتا ہی کہ اب بالکل صبح ہو گئی ہی پس
دیوانہ علمشاہ کو اسی حالت غش مین لیکر اور اپنے ہمراہیون کو لیکر طرف قلعے کے چلا اُدھر اُن
سب نے تھوڑی دور پر جا کر دم لیا جب سب جمع ہو گئے افسرون نے بہت لعنت و ملامت
کی اور کہا کہ یہ کیا حرکت تھی ارے پھر چلو اور مقابلہ کرو اُن سب نے جواب دیا کہ اب تو ہم
نہ جائین گے چاہے آپ ہم سے خوش ہون چاہے ناراض ہم تو مقابلہ نہ کرینگے وہ قیدی تو بلائے
روزگار ہی اُسنے تو ہم سب کے پانون اُٹھا دیے باوجودیکہ مجروح ہی اگر مجروح نہ ہوتا تو نہ معلوم
کیا قیامت برپا کرتا جب یہ جواب افسرون نے پایا تو کہا کہ اچھا مقابلہ نکرو مگر چند لوگ جا کر دیکھین
کہ یہ لوگ جاتے کدھر ہین اور کہان مقیم ہوتے ہین تاکہ جب ہم بادشاہ سے اطلاع کرین اور وہ
لشکر کشی کرین اور اُنکو مقام کا پتہ معلوم ہو اگر وہ یہ بات دریافت کرین کہ وہ لوگ کدھر گئے تو
ہم کیا جواب دینگے اُنھون نے کہا کہ ہان یہ ہو سکتا ہی یہ کہکر چند سوار مرکب کو اُٹھا کر چلے دور سے
دیکھا کہ وہ سب لوگ خوشی خوشی بادشاہ کے بھانجے کے قلعے کی طرف چلے جاتے ہین یہ سوار
بھی دور دور عقب مین روانہ ہوے دیوانہ اپنے ہمراہیون سے باتین کرتا ہوا علمشاہ کی
بہادری کی تعریف کرتا ہوا چلا جاتا ہی یہانتک کہ اپنے قلعے کے قریب پہونچا اور مع کل ہمراہیون کے
داخل قلعہ ہوا جو لاشین اپنے ہمراہیون کی اُٹھوا کر لایا تھا اُنکو دفن ہونیکا حکم دیا سب افسرون

وسواروں کو رخصت کیا خود علمشاہ کو قصر مین لاکر ایک مسہری پر لٹایا اُسوقت جراح کو طلب کیا
زخم سر وجسم کو دھلوایا ٹانکے دلوا کر مرہم کے پھاسے چڑھوائے راحت جو ہوئی علمشاہ نے
آنکھ کھولی ہوش آیا دیکھا کہ مین ایک قصر مین مسہری پر لیٹا ہون اور گرد میرے جراح بیٹھے ہوئے
ہین اور وہی نقاب دار کرسی بچھائے ہوئے بیٹھا ہی یہ دیکھکر شاہزادہ نے قصد کیا کہ اُٹھین
دیوانے و جراحون نے منع کیا کہ آپ تکلیف نہ کرین ایسا نہ ہو کہ ٹانکے ٹوٹ جائین ذرا زخمونکو
بھرآنے دیجیے پھر آپ کو اختیار ہی علمشاہ نے یہ سُنکے جواب دیا کہ کوئی مقام خوف نہین ہی
مین اچھا ہون نقابدار یعنی دیوانے نے ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ اے آقا میرے حال پر رحم فرمائیے
آپ کو قسم ہی اپنے دین و مذہب کی کہ لیٹے رہیے تاکہ زخم کے انگور بندھ جائین علمشاہ قسم دینے
سے مجبور ہوگئے جراحون نے دیوانے سے کہا کہ انکو شربت انار دیجیے اور مفرحات مثل عرق
بید مشک وغیرہ کے پلائیے دیوانے نے کہا کہ اچھا اور ان جراحون سے کہا کہ اگر تم ان کو
جلد اچھا کردوگے تو بہت انعام دونگا پس اُنکو بہت کچھ امیدوار کرکے رخصت کیا علمشاہ
کو شربت انار و بید مشک وغیرہ منگا کر اپنے ہاتھ سے گلاس بنا کر دیا علمشاہ نے فرمایا
کہ اے بھائی اول تو تم اپنے مُنھ پر سے نقاب برطرف کرو دوسرے مجکو اس حال سے
آگاہ کرو کہ تمھارا دین آئین کیا ہی تیسرے یہ بیان کرو کہ وہ کیا ضرورت ہی کہ جسکے لیے تمنے
اِسقدر زحمت گوارا کی اور مجکو رہا کیا اور یہان مجکو لائے مین نے تو اُسی مقام پر دریافت
کرنا چاہا تھا مگر تمنے اِس امر کا اقرار کیا کہ آپ ہمراہ چلین مین بیان کرونگا بس اب تم ان سب
واقعات کو بیان کرو اُسوقت مین یہ شربت پیونگا اگر تم خداپرست ہو تو یہ شربت پاک ہی
اور حلال ہی ورنہ حرام ہی کیونکہ کافر کا مال اُسوقت تک ہمپر حرام ہی اور نجس ہی جسوقت تک
وہ خداپرست نہو اور کلمہ نہ پڑھے دوسرے یہ معلوم ہو کہ وہ کیا کام ہی آیا مین اُسکو بر لاسکتا
ہون یا نہین جب علمشاہ نے فرمایا دیو نے مُنھ پر سے نقاب برطرف کی علمشاہ نے دیکھا
ایک جوان ہی سبزہ آغاز ہی سولہ یا سترہ برس کا سن ہی مگر چہرہ مثل آفتاب کے روشن ہی رخ سے
آثار وحشت نمایان ہین جوان خوبصورت بہادر و شجاع معلوم ہوتا ہی آنکھون مین لال ڈورے
چتون سے دیوانہ پن ظاہر ہی علمشاہ نے اُسکو دیکھکر بہت پسند فرمایا اُسنے نقاب اُلٹ کر عرض کیا

کہ اے آقا میرا نام تجبر دیوانہ ہے مین عنطاق کج کلاہ کا سگا بھانجہ ہون عنطاق میرا ماموں ہے میرا باپ شہر عشناقیہ کا بادشاہ مضراب کج کلاہ اُسکا نام ہے ہم سب خداوند عجائب کے بندے ہین خداوند عجائب نگار یہان خدائی کرتا ہے جب مین دس برس کا ہوا تو میری وحشت نے زور کیا مین ماں باپ کو چھوڑ کر اس صحرا مین آیا یہ صحرا مجھکو پسند آیا مین نے یہان قلعہ بنایا اِن سب کو زیر کیا بارہ ہزار دیوانے مین نے جمع کیے ہین میرے ماموں کی ایک لڑکی ہے اُسکا نام ماہ عنطاقی ہے جب مین یہان آکر مقیم ہوا تھا تو ماموں کے پاس ہر روز جاتا تھا چونکہ میری آمد و رفت تھی مین نے جو ملکہ کو دیکھا محبت پیدا ہوئی عاشق ہو گیا وہ بھی میرے اوپر مائل ہوئی مین نے ماموں سے خواہش کی اُنھون نے اِنکار کیا مین خاموش ہو گیا کئی مرتبہ نوبت اِس امر کی آئی کہ مین نے درخواست کی ماموں نے انکار کیا اور کہا کہ مین تمھارے ساتھ نہ کرونگا تم دیوانہ ہو یہ امر مجھکو ناگوار ہوا مین نے آنا جانا ترک کیا کئی مرتبہ اُنھون نے مجھکو طلب کیا مین نہ گیا خود بھی آکر بلایا مگر مین نہ گیا میری طلب کا باعث یہ تھا کہ مین نے اُنکے لشکر کے کل سرداروں کو بروز امتحان زیر کر لیا تھا جب مین نے جانے سے اِنکار کیا وہ خاموش ہو کر بیٹھ رہے میرے دل مین یہ خیال پیدا ہوا کہ ماموں سے مقابلہ کر کے اپنی معشوقہ کو حاصل کرون یہ جو خیال آیا مین نے فوج کی بھرتی شروع کر دی ہین اِس انتظار مین تھا کہ فوج جمع ہو جائے تو ماموں پر لشکر کشی کرون تا کہ خفت نہ حاصل ہو کل مین اپنے قصر مین یاد ملکہ مین بیٹھا ہوا تھا کہ ڈھنڈھورا پٹتا ہوا اِدھر آیا دریافت جو کیا تو معلوم ہوا کہ کسی خداپرست کو ماموں نے اسیر کیا ہے اور وہ قید ہے کل صبح کو قتل کرینگے مین نے جو اُس سے پوچھا کہ اُس خداپرست کا نام کیا ہے اُسنے آپکا نام لیا اور کہا کہ فرزند حمزہ ہے طلسمشاہ نام ہے سبب خصومت دریافت کیا اُسنے کہا کہ بڑا سبب تو یہ ہے کہ خداپرست ہے دوسرا سبب یہ بیان کیا کہ ایک قمری اُسکے پاس تھی اُسکو ایک باز لے گیا اُسنے وہ قمری بادشاہ سے طلب کی بادشاہ نے اِنکار کیا تکرار ہونے لگی سخت کلامی کی نوبت آئی انجام کار بادشاہ نے سرداروں کو حکم دیا کہ اِسکو نکالدو اُسنے کئی سرداروں کو سر دربار مارا اور اجلال سپہ سالار لشکر کو قتل کیا کوہان کوہ سرو سوہان فیل پیکر نے اُس خداپرست کو مجروح کر کے پکڑ لیا بادشاہ نے پہلے اُس سے کہا کہ تو خداپرستی کو ترک کر اُسنے اِنکار کیا

بادشاہ نے قید کیا اور حکم دیا ہی کہ سب آکر جمع ہوئے ہین کل اُس خدا پرست کو قتل کرونگا چنانچہ اُسکی خبر دیتا پھرتا ہون یہ کہکر وہ تو چلا گیا بعد اُسکے میرے دل مین خیال پیدا ہوا کہ اِس جوان خدا پرست کو رہا کرنا چاہیے اور اپنی خواہش ظاہر کرنا چاہیے یہ امر ضرور ہی کہ یہ لوگ ہر ایک کی مشکل مین کام آتے ہین اگر یہ جوان کوشش کریگا تو مین اپنے مطلب سے کامیاب ہونگا اسکو چلکر رہا کرو اور اگر وہ خواہش کرے تو اُسکا دین بھی قبول کرو چنانچہ مین نے فکر کی کہ کسطور سے رہا کرون خیال مین آیا کہ کسی خدا پرست کے نام سے زندان پر جاکر گرون اور سب کو قتل کرکے رہا کرون چنانچہ آپ کے فرزند ارجمند ملک قاسم کے نام کا نعرہ پسند آیا مین نے اپنی سپاہ کے افسرون اور رفیقون کو طلب کرکے اُنسے کہا کہ دس ہزار آدمی کی سپاہ کو نقاب پوش کرکے اور سرخ پوشاک پہنا کر ٹھیک دس بجے شب کے زیر قلعہ لیکر کھڑے ہو مین ایک ضرورت سے شہر عنطاقیہ کو جاؤنگا اُنھون نے ایسا ہی کیا یہان مین کھانا کھاکر ذرا استراحت کے لیے لیٹ رہا میری آنکھ لگ گئی ایک مرد بزرگ نے آکر مجھکو خواب مین مسلمان کیا اور کہا کہ جا اب وقت آگیا ہی تیرے سب رفیق تیرا انتظار کر رہے ہین مین اُٹھا اور لباس پہنکر زیر قلعہ آیا اور اُنکو ہمراہ لیکر شہر کی طرف روانہ ہوا راہ مین اُنسے تھوڑا سا حال کہدیا صرف یہ امر ظاہر نہین کیا کہ مین مسلمان ہوگیا ہون جب وہان پہونچا ملک قاسم کا نعرہ کرکے اُن سب پر گرا اور اُن سب کو قتل کرکے آپ کو رہا کیا پھر جو واقعہ گذرا وہ تو آپ پر ظاہر ہی بس یہ میری خواہش ہی کہ اب عنطاق سے میری معشوقہ دلا دیجیے مجھکو اُسکے وصل سے کامیاب فرمائیے آپ کا بڑا احسان ہوگا مین آپ کی اطاعت سے تمام عمر باہر نہ ہونگا گویا مجھکو آپ زندہ فرمائینگے ای آقا مین خدا پرست ہوچکا ہون از برائے خدا میری امداد فرمائیے وصل معشوقہ سے کامیاب فرمائیے مین آپ کا دامن نہ چھوڑونگا بدون اپنی معشوقہ کے لیے سوائے آپ کے یہ کام دوسرے سے نہ ہوگا اور آپ لوگون کا یہی طریقہ ہی کہ ہر ایک کی مشکل مین کام آتے ہین اپنے کام پر دوسرے کے کام کو مقدم کرتے ہین آپ شوق سے یہ شربت نوش فرمائیے یہ تقریر دیوانہ کی سن کے عملشاہ نے فرمایا کہ ذرا مجھکو صحت ہولے تو مین عنطاق کو قتل کرکے خواہ اسیر خواہ خدا پرست کرکے تیری معشوقہ تجھکو دلا دونگا تونے میرے ساتھ بڑا احسان کیا ہی مین اس احسان سے تیرے

سبکدوش

سبکدوش نہین ہو سکتا ہون اگر تو یہ احسان بھی نہ کرتا تو بھی ہم تیری کمک ضرور کرتے وہ یہ سُن کے قدمون پر گرا اور بہت کچھ دعا و ثنا کرنے لگا علمشاہ نے اُسکو گلے سے لگایا وہ شربت امان نوش فرمایا اور فرمایا کہ تو اپنے رفیقون و اہل لشکر کو بھی مسلمان کر عرض کیا کہ بہت خوب آپ اطمینان رکھین اور کہنے لگا کہ حضور اپنے حال سے آگاہ فرمائین اور اُس قمری کے حال سے کہ جسکے لیے آپ نے بادشاہ سے فساد برپا کیا تب علمشاہ نے اشک آنکھون مین بھر کر فرمایا کہ ای بھائی کچھ حال نہ دریافت کرو میرے دل مین اِسقدر طاقت نہین ہی کہ مین اِس حال کو بیان کرون مجھکو صحت ہونے دو پھر بیان کرونگا دیوانے نے کہا بہت خوب اور اُسیوقت بیرون قصر آیا اور سب رفیقون و افسرون و دیوانون و اہل لشکر و اہل قلعہ کو طلب کیا اور اُنسے سب حال اپنے عشق کا اور ماموں سے خواہش عقد کرنے کا اور اُسکے انکار کا اور اپنا فوج جمع کرنا اِس قصد سے کہ مین ماموں پر لشکرکشی کرون اور علمشاہ کے حال سے آگاہ ہونیکا اور وہ خیال کرنے کا کہ اِس خداپرست کی کمک سے میری امید بر آئیگی اور اپنا سب کو طلب کر کے لشکر تیار ہونے کا حکم دینا اور کھانا کھا کے سونے کا اور خواب دیکھنے کا اور خواب مین مسلمان ہونے کا سب بیان کیا اور کہا کہ باقی حال آپ پر سب ظاہر ہی اور میرے آقا نے بھی اقرار کیا ہی کہ مین اچھا ہو لون تو ضرور تیری معشوقہ کو دلا دونگا لہذا مین نے تو عجائب پرستی کو ترک کیا دین اسلام قبول کیا پس جسکو میرا ساتھ دینا ہو وہ دین اسلام قبول کرے ورنہ میرے شہر اور قلعے سے نکلجائے میرے پاس کافر کا کام نہین ہی اگر نہ جائیگا تو میرے ہاتھ سے مارا جائیگا جو دیوانے نے کہا سب نے ایک زبان ہو کر جواب دیا کہ اگر آپنے دین اسلام قبول کیا اور اپنی عجائب پرستی کو ترک کیا تو ہمنے بھی قبول کیا اور عجائب پرستی کو ترک کیا ہم آپ ایسا آقا کہان پائینگے اور واقعی یہ دین برحق ہی اور خداپرست بڑے قدردان اور قدرشناس ہین اُنکی اطاعت مین سعادت کونین حاصل ہوتی ہی اور ہمنے خیال کیا کہ جو قدر و منزلت خداپرست ہمرباد رکی کرتے ہین وہ کوئی نہین کرتا ہی ایسے لوگون کی اطاعت باعث افتخار ہی قبول سے کے للناس علی دین ملوکہم جو سب نے کہا دیوانے نے سب کو کلمۂ طیبہ جو کہ خواب مین اُسکو تعلیم ہوا تھا تعلیم کیا سب از سر صدق کلمہ پڑھکر مسلمان ہوے اُسیوقت سے

بنا مسجدون کی ڈالی گئی بتکدے ڈھا دیے گئے ہر طرف صدا سے اذان بلند ہوئی دیوا سے نے
سب کو رخصت کیا علمشاہ کے پاس آکر سب حال بیان کیا علمشاہ بہت خوش ہوے اب
راوی اِنکو تو قلعے مین مقیم رکھتا ہو اور یہ خبر دیوا سے کو اِنکے علاج مین کہ اِنکا حال آیندہ تحریر ہوگا
اب عنطاق کج کلاہ اور اُسکی سپاہ کا حال تحریر کرتا ہون کہ یہان عنطاق نے اور اُسکے کل سردارون
نے جو کہ اُسکے پاس تھے اور اہل شہر نے و دیگر قصبات کے باشندون نے وہ شب اِسی
انتظار مین بسر کی کہ صبح ہووے تو وہان جائین کہ جہان خداپرست قتل ہوگا اور بادشاہ نے
بھی اسی انتظار مین شب بسر کی کہ صبح ہووے تو خداپرست کو قتل کرون اس حال سے آگاہ نہ تھا
یہان جب صبح ہوئی بادشاہ نے بیدار ہو کر دربار کیا سب حاضر ہوے جلاد طلب کیا وہ حاضر
ہوا حکم دیا کہ میدان قتل کی تیاری کرو فوراً تیاری ہونے لگی بادشاہ اِس انتظار مین ہو کہ
اب کوئی دم مین داروغہ زندان خانہ قیدی کو لیکر حاضر ہوگا یہ تو یہان انتظار کر رہا ہو وہان
داروغہ صاحب خود اسیر پنجہ اجل ہو گئے ہین قیدی کو کون لاوے اور قیدی بھی ہو تو حاضر کیا
جاوے اُس قیدی پر تو ہزارون جانین نثار ہو گئی ہین راوی بیان کرتا ہو کہ اُس صحرا مین ہر
طرف لوگون کا مجمع تھا یہ سب قصبات دیہات سے آئے تھے پانچ کوس و چھ کوس سے
لوگ آئے تھے کوئی پہر رات رہے کوئی دو پہر رات سے اپنے گھر سے چلا تھا خلاصہ یہ کہ
اِن سب کو بڑا قتل خداپرست کا اشتیاق تھا کہ چلکر تماشہ دیکھین دوکاندارون نے بڑے
سویرے سے دوکانین آراستہ کین کسی طرف ساقنین بیٹھی ہوئی تھین تشنہ بازون کا مجمع
تھا ہر قسم کا سامان بطور میلہ مہیا تھا اِدھر اہل شہر امیر و غریب جوان و پیر پوجا پاٹ سامرہی سے
فراغت کر کے لباس مکلف سے آراستہ ہو کر اپنے اپنے گھرون سے نکلکر در شہر پناہ کیجانب
چلے چوک مین پہونچتے ہی یہ جا سنا کہ رات کوئی آکر سب پاسبان زندان خانہ کو قتل کر کے
قیدی کو رہا کر لیگیا مگر یہ لوگ یہ خبر جا سنتے ہی در شہر پناہ پر آئے تو وہان لاشین پڑی ہوئی
دیکھین بہت حیران ہوے کہ یہ کیا واقعہ ہو مگر سب اہل شہر آکر جمع ہوے کوتوال نے کہا کیا
کہ صبح کو جب سب کو مردہ پایا اور قیدی کو نہ پایا تو تحقیقات اور داروغہ زندان خانہ اور چند
سوارون کی لاشین اور چند در شہر پناہ پر سے لاشین لیکر چارپائی پر ڈالکر خاک اُڑاتا ہوا طرف

بادشاہ کے چلا اور باقی لاشون کو ایک گڑھے مین دفن کرا دیا ادھر وہ لشکر جو بسبب چند سوارون کے مرنے کے بھاگا تھا اور بیرون شہر جا کر رُکا تھا وہ ایک مقام پر اُن سوارون کا انتظار کر رہا تھا جو کہ نقابدارون کے عقب مین براے دریافت حال گئے تھے کہ کوتوال اِن لاشون کو لیکر پہونچا اُن سب نے دریافت کیا کہ اِنکو لیکر کہان جاتے ہو کوتوال نے کہا کہ خدمت بادشاہ مین خبر کرنے جاتے ہین اُنھون نے کہا کہ ہم بھی چلتے ہین ہمنے چند سوار براے دریافت حال روانہ کیے ہین کہ دیکھو یہ لوگ کہان جاتے ہین تاکہ بادشاہ سے سب حال بیان کرین یہ سُنکے کوتوال ٹھہر گیا راوی بیان کرتا ہو کہ وہ سوار جو عقب مین گئے تھے برابر چلے گئے اُنھون نے دیکھا کہ وہ نقابدار مع اپنے ہمراہیون و قیدی کے اُس قلعے مین داخل ہوے جو کہ بادشاہ کے بھانجہ کا ہو یعنی تیغیر دیوانہ جس مین رہتا ہو اُنھون نے عقل سے دریافت کیا کہ یہ کام کسی کا نہین ہو دیوانے کا معلوم ہوتا ہو مگر نہ معلوم اِس دیوانے کو کیا ہوا جو یہ آکر رہا کر لیگیا ماموں کا بھی خوف نہ کیا اسقدر لوگون کو قتل کیا چلکر بادشاہ سے اِس حال کی خبر کرین بس یہ سوار یہ حال دیکھکر اِس لشکر مین آئے جو کہ اِنکا انتظار کر رہا تھا یہان آکر دیکھا کہ کوتوال بھی مع پیادون کے لاشین لیے ہوے موجود ہو اِن سوارون نے آکر سب حال بیان کیا وہ لوگ کہنے لگے کہ ضرور یہ امر ہو چلو اب بادشاہ سے خبر کرین اور عرض کرین کہ آپ کے بھانجے کی یہ حرکت ہو وہ آپ سے باغی ہو گئے اُنھون نے بغاوت پر کمر کسی وہ نقب کو آکر اور اِن سب کو قتل کرکے قیدی کو رہا کر لے گئے یہ کہکر کوتوال سے کہا کہ تمنے اِن لاشون مین سے کوئی لاش حریف کی دیکھی ہو تاکہ اُسکے دیکھنے سے حال معلوم ہو کہ یہ کون لوگ تھے کوتوال نے کہا کہ اِن لاشون مین یہ زندان خانے کے قریب کوئی لاش لشکر حریف کی نہ تھی اور نہ شہر پناہ پر تھی مین نے بہت تلاش کیا تو وہ لاشین ملین چنانچہ وہ بھی مین نے لے لی ہین مین نے جو اُنکو دیکھا تھا تو اُن لوگون کو پایا جو کہ دیوانے کے ہمراہ رہتے تھے مین خود حیران تھا کہ یہ کیا معرکہ ہو مگر اب یقین ہو گیا کہ یہ سب کام اُسی دیوانہ کا ہو اِن سوارون کے بیان سے راوی کا بیان ہو یہ سُنکے اُس لشکر کے لوگون نے وہ جو قتل ہوے تھے دیوانہ وغیرہ کے ہاتھ سے اُنکی لاشین اُٹھائین اُنمین چار لاشین

لشکر حریف کی تھین اب جو انکو دیکھا تو وہ سب دیوانے کے ملازم و رفیق تھے اینکو یہ سب خوش ہوے اُن لاشون کو لیکر فریادی کی صورت بنکر خاک اڑاتے ہوے بادشاہ کی طرف چلے وہان جو عرصہ ہوا بادشاہ نے وزیر سے کہا کہ کسیکو بھیجکر خبر تو منگاؤ کہ دارو غۂ زندان نے عرصہ کیون لگایا یہ وقت آگیا ابھی تک قیدی کو لیکر نہین آیا اُس سے کہلوا بھیجو کہ بہت جلد آئے اب عرصہ نہ لگائے کہانتک انتظار کیا جائے وزیر نے عرض کیا کہ بہت بہتر یہ کہکر چند چوبدارون کو طلب کر کے جو کچھ بادشاہ نے حکم دیا تھا اُنکو وہ حکم دیا اور کہا کہ بہت جلد لیکر اپنے ہمراہ آؤ یہان سب جمع ہین رموز جادو عنطاق کے پہلو مین بیٹھا ہی اور سب سردار حاضر ہین ایک عیار مع اپنے شاگردون کے کھڑا ہوا ہی کہ وہ چوبدار ادِھر کو چلے تھے کہ یکایک شہر کی طرف سے شور و غل کی صدا آئی اہل شہر جو آئے تھے وہ باہم یہ کہ رہے تھے کہ ہم جو اِدھر کو آتے تھے تو ہمنے راہ مین سُنا تھا کہ قیدی کو کوئی آکر رہا کر کے لیگیا نہ معلوم یہ واقعہ درست ہی یا غلط ہی اور ہمنے جابجا لاشین بھی پڑی ہوئی پائیُن مگر ہم یہان چلے آئے قیدی ابھی تک نہین آیا نہ معلوم کب آئیگا یہی ذکر تھا کہ شور و غل کی جو صدا سُنی سب اُسطرف کو دیکھنے لگے دیکھا کہ آگے آگے کوتوال سر برہنہ اور چند افسر سپاہ سرون پر خاک پڑی ہوئی فریادیون کی صورت بنائے ہوے اُنکے عقب مین بہت چارپائیان اُنپر چادرین پڑی ہوئی اُنکے بعد کچھ سپاہ اِسطرف کو چلے آتے ہین یہ کہکر اہل شہر کہنے لگے کہ جو واقعہ ہمنے راہ مین سُنا تھا وہ سچا معلوم ہوتا ہی ضرور قیدی رہا ہوگیا کوتوال کا اِس حال سے چارپائیون کو لیکر آنا خالی از علت نہین انپر وہ لاشین ہین جو کہ اُن لوگون کے ہاتھ سے مارے گئے ہین جو کہ رہا کرنے کو آئے تھے ابتو ہر طرف ہلڑ ہوگیا کہ کوتوال اُس مجمع کے قریب آکر پہونچا اُن سب نے کہا کہ کوتوال صاحب یہ کیا حال ہی اور کیا معرکہ ہی بیان فرمائیے کوتوال نے کہا کہ یہ سب حال اور معرکہ بادشاہ کے روبرو بیان ہوگا وہ لوگ خاموش ہو رہے کوتوال آگے چلا عقب مین سب اہل مجمع تھے کہ چلکر سُنین کہ یہ کیا معرکہ ہی وہ چوبدار ابھی جانے نہ پائے تھے کوتوال کو اس حال سے دیکھکر وہ بھی واپس آئے بادشاہ اور سب اِسی طرف کو دیکھ رہے تھے کہ بادشاہ اور سب اہل دربار کو کوتوال دکھائی دیا بادشاہ نے اہل دربار سے کہا کہ لو

قیدی آگیا جب وہ قریب پہونچے اور کوتوال نے اور سب نے بادشاہ کو دیکھا اور زیادہ شور و
غل مچایا سر پر خاک ڈالی اب جو بادشاہ و اہل دربار نے کوتوال کو اس حال سے دیکھا اور
چارپائیان دکھائی دین اور قیدی نہ دکھائی دیا اب تو سب کو حیرت ہوئی کہ یہ کیا واقعہ ہی
بادشاہ نے سب سے کہا کہ کچھ سمجھ مین نہین آتا ہی کہ یہ کوتوال کیا حالت بنا کر آیا ہی سب نے
عرض کیا کہ ظاہر ہو جائیگا حضور نہ تو قیدی ہی نہ داروغہ زندان خانہ ہی معلوم ہوتا ہی کوئی نیا
واقعہ شہر مین گذرا یہان یہ تذکرہ تھا کوتوال و اُن افسرون نے وہ سب چارپائیان لاکر
دربارگاہ پر رکھین اور یکبارہ رونے لگے کہ دوہائی ہی بادشاہ کی لوٹ لیا عملطاق نے حکم دیا
کہ کوتوال کو مع چارپائیون کے طلب کرو کوتوال بموجب حکم بادشاہ کے طلب کیا گیا مع
اُن سب افسرون و چارپائیون کے بارگاہ مین آیا سامنے وہ چارپائیان رکھین دست بستہ
سب کھڑے ہوے بادشاہ نے پوچھا کہ تمپر کیا آفت نازل ہوئی اور یہ تو بتاؤ کہ داروغہ
زندان خانہ قیدی کو لیکر ابھی تک کیون نہین آیا یہ سنکے کوتوال نے اُن سوارونکو پیش
کیا جو کہ براے حفاظت قیدی مقرر ہوے تھے اور جنھون نے بھاگ کر اپنی جان بچائی
اور داروغہ زندان کی لاش پر سے چادر دور کی اور عرض کیا کہ حضور ملاحظہ کرین کہ داروغۂ
زندان کا یہ حال ہوا اب جو بادشاہ و اہل دربار نے دیکھا تو داروغۂ زندان کو مردہ پایا
بادشاہ نے حیران ہوکر کہا کہ یہ کیا واقعہ گذرا جلد بیان کرو تب اُن سوارون نے عرض کیا
کہ جب قیدی یہان سے گیا اور قید کیا گیا تو نخوت شیر صورت جنکی لاش ہم لاے ہین
وہ مع دس ہزار سوارون کے براے حفاظت گرد زندان خانہ اُترے ہم لوگ بھی سب
پہرہ دینے لگے ایکجانب داروغہ صاحب بیٹھے تھے اور ایک طرف ہمارے افسر قریب دوپہر
رات کے ہم سب نے دیکھا کہ ایک نقابدار سرخپوش مع کچھ سپاہ کے ہماری طرف چلا
آتا ہی چونکہ ہم سب کو اِسکی خبر نہ تھی کہ ہمکو قتل کرنے آتا ہی ہم لوگ باطمینان تمام بیٹھے ہوے
تھے اُنکو دیکھکر خبردار و ہوشیار تو ضرور ہوے جبتک ہم تیار ہون ہون وہ قتل بلاے مبرم
کے نعرہ بلند کرکے آگرا اور قتل کرنا شروع کیا اُسنے نعرہ کوئی ملک قاسم خدا پرست ہی اُسکا
کیا ہم لوگ بھی لڑنے لگے ہمارے افسر نخوت نے مقابلہ کیا وہ اُسکے ہاتھ سے مارے گئے

داروغۂ زندان نے سامنا کیا وہ بھی کام آئے اور ہزار دو ہزار آدمی کام آئے ہمنے چھاؤنی کے کوتوال
کو خبر کرائی جبتک یہ لوگ آئین اُسنے آفت برپا کر دی ہم تاب نہ لا سکے بھاگ کھڑے ہوے
دیکھیے یہ لاشین پڑی ہین سب افسر کی ہین اور یہ کہکر اُسپر سے چادر دور کی بادشاہ نے نخوت کو بھی
قتل کیا ہوا پایا اور بہت سے سوارون کو مقتول دیکھا اُنھون نے بیان کیا کہ جب ہم بھاگ
کھڑے ہوے اُسنے قفل توڑا قیدی کو رہا کیا قیدی کو لیکر باہر آیا کہ اس اثنا مین کوتوال
صاحب پہونچے اُنسے بھی مقابلہ ہوا یہ بھی تاب نہ لا سکے بھاگے وہ صاف لیکر نکلا چلا گیا
شہرپناہ پر روکا وہان بھی تلوار چلی انجام یہ ہوا کہ ہم وہان سے بھی بھاگے وہ شہر سے نکلگیا
صحرا مین جا کر ہم سب نے روکا وہان بھی ہم اُسکا کچھ نہ کرسکے وہ وہان سے بھی مع قیدی
و اپنے ہمراہیون کے نکلا ہوا چلا گیا یہ واقعہ گزرا یہ سب لاشین موجود ہین ملاحظہ فرمالیجیے
یہ سنکے بادشاہ نے کوتوال سے پوچھا کہ تم بیان کرو کہ تمپر کیا واقعہ گزرا کوتوال نے اپنا
واقعہ بیان کیا جو کہ تحریر ہو چکا ہی اُن افسرون نے سب حال بیان کیا تب بادشاہ نے
کہا کہ یہ کچھ بھی دریافت ہوا کہ وہ کون نقابدار تھا اور کدھر سے آیا تھا اور کدھر گیا اُن
سب نے عرض کی کہ اگر جان کی امان پائین تو عرض کرین بادشاہ نے کہا تمھاری جان تمکو
بخشی صاف صاف بیان کرو اُسکے حال سے تب سب نے متفق ہوکر کہا کہ وہ نقابدار حضور
کے بیٹے تھے شاہزادہ تجنیر دیوانہ اور اُسکے ہمراہ اُسکے رفیق تھے وہ ہی آکر ہم سب کو
قتل کر کے قیدی کو رہا کر لیگئے یہ جو بادشاہ نے سُنا کہا کہ کیون اُسپر تہمت لیتے ہو اُسنے
تو شہر مین آنا ترک کیا ہی مین نے اُسکو طلب بھی کیا تو وہ نہ آیا اور اِس حال کی اُسکو خبر کیونکر
ہوئی دوسرے اُسکو کیا ایسی مجھسے خصومت تھی کہ وہ اس طور سے آتا اور میرے قیدی کو
رہا کر کے لیجاتا تیسرے وہ عجائب پرست یہ قیدی خدا پرست تمکو دھوکا ہوا ہوگا کوئی
ایسی بات کہتا ہی کوئی اور ہوگا وہ اگر سنے گا تو آفت برپا کریگا اُن سب نے عرض کی کہ جو
کچھ ہمنے خدمت والا مین عرض کیا ہی اِس بات کا ہم ثبوت بھی رکھتے ہین ہان اگر حضور یہ
ثابت نہ ہو تو حضور ہمکو قتل کرین یہ حرکت اُنھین کی ہی بادشاہ نے کہا کہ کیا ثبوت ہی بیان
کرو اگر ثابت کر دوگے تو یاد رکھو کہ تم سب کو قتل کر دونگا اُنھون نے کہا کہ بشوق یہ کہکر

اُن سوارون سے کہا کہ تم بیان کرو کہ تمنے کیا اپنی آنکھ سے دیکھا تب اُن سوارون نے اپنا تعاقب مین جانا اور نقابداروں کا داخل قلعہ ہونا سب بیان کیا بادشاہ نے کہا کہ ضرور اس بات سے ثابت ہوتا ہی مگر ایک امر یہ ہو کہ شاید اُسکا کوئی دوست ہو یہ حرکت اُسنے کی ہو بھلا اِسکے سوا اور بھی کوئی ثبوت ہو تب اُن سب نے اُن لاشون کو دکھایا اُنپر سے چادر دور کی اور کہا کہ حضور ملاحظہ کرین کہ یہ لاشین کن لوگون کی ہین اب جو بادشاہ واہل دربار نے دیکھا تو دیوانے کے رفیقون و ملازمون کی لاشین دیکھین اور پہچانا کہ یہ سب لاشین اُسکے رفیقون کی ہین بادشاہ نے کہا کہ اب مجھپر ثابت ہوگیا کہ یہ کام اُسی ناشدنی دیوانے کا ہو مگر یہ نہ ظاہر ہوا کہ اُسکو مجھسے کیا خصومت پیدا ہوئی کہ جسکے سبب سے اُسنے یہ دشمنی کی سب نے کہا کہ ہم کیا عرض کرین کوئی امر ظاہر نہین ہوتا بادشاہ نے کہا کہ مین نے لاشین بھی دیکھین مگر یقین نہین آتا ہو کوئی سبب دشمنی کا معلوم نہین ہوتا ہو یہ کہکر اپنے عیار کی طرف دیکھا اور کہا کہ اے بیشنگ تم جاکر دریافت تو کرو کہ یہ واقعہ صحیح ہو اُن سوارون کے کہنے سے اور لاشون کے دیکھنے سے تو مجھکو شک ہوتا ہو تو جاکر دریافت تو کر آ یہ جو بادشاہ نے حکم دیا بیشنگ فوراً بیرون بارگاہ آیا اور اپنی صورت تبدیل کرکے طرف قلعہ تسخیر کے روانہ ہوا یہان بادشاہ اُسکا انتظار کرنے لگا اور فکر کرنے لگا کہ کیا وجہ ہوئی جو دیوانہ بگڑ گیا اور میرے قیدی کو رہا کر لیگیا کچھ بھی اُسنے پاس نہ کیا اگر ایسی حرکت کی تو بہت بیجا حرکت کی یہ سوچ رہا تھا کہ یکایک بادشاہ کو خیال آیا کہ دیوانے نے یہ اُسکا بدلا لیا جو مجھسے خواہش کی تھی کہ میرے ساتھ اپنی دختر کی شادی کر دیجیے مین نے انکار کیا اُسدن سے اُسنے آنا جانا ترک کیا اسی سبب سے میرا دشمن ہوگیا اب عنطاق کو یقین ہوگیا کہ یہ کام دیوانے کا ہو جب اسکو یقین ہوا دل مین سوچکر کوتوال وغیرہ سے کہا کہ ان لاشون کو لے جاؤ اِنکے ورثا کو دیدو اور شہر کا بندوبست کرو مین بھی آتا ہون جسنے یہ حرکت کی ہو اُسکو سزا دونگا وہ میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا اور پکار کر کہدو کہ قیدی رات کو رہا ہوگیا اُسکا کوئی دوست غافل پاکر اور سب قتل کرکے رہا کر لے گیا آپ سب لوگ واپس جائین کوتوال وغیرہ اُن لاشون کو لیکر باہر آیا اُسنکے ورثا کو دیدیا اور وہی حکم شاہی پکار کر کہدیا سب مجمع درہم و برہم ہوگیا ہر ایک یہ کہتا ہوا اپنے اپنے

مقام پر چلا گیا کہ بڑی خرابی اور غفلت کی گئی جو قیدی رہا ہو گیا مجھکو بیکار کی زحمت ہوئی کاش ہم نہ آتے اگر یہ حال معلوم ہوتا خلاصہ یہ کہ سب واپس گئے تھوڑے عرصے مین وہان سواے بادشاہ اور اُسکے ملازمون کے کوئی نہ رہا جو کہ براے شکار ہمراہ آئے تھے بادشاہ کو بڑا صدمہ تھا دربار برخاست کیا اپنے خیمۂ خاص مین آیا اپنے بھائی رموز جادو سے کہا کہ جس قمری کے واسطے اِسقدر کشت وخون ہوا تمنے وہ قمری ہمکو اِسوقت تلک نہ دی اُسنے کہا کہ وہ قمری حاضر ہو شب کو جو آؤنگا تو لیتا آؤنگا عنطاق نے کہا کہ اچھا رموز جادو اپنے خیمے مین آیا اور سب اپنے اپنے مقام پر آئے اُسکے رفقا آکر حاضر ہوے دور شراب چلنے لگا عنطاق اِس خیال سے یہان سے نہین گیا کہ عیار خبر لیکر آلے تو شہر مین جاؤن اور اگر یہ امر صحیح ہو تو کسی پہلوان زبردست کو مع لشکر کے روانہ کرکے دیوانے کو مع اُس خداپرست کے گرفتار کراؤن یہ میرے ہاتھ سے کہان جاتا ہے پس عنطاق انتظار عیار مین اُترا ہوا ہے اب ان سب کو یہان مقیم رکھتا ہون اب کچھ حال سمک یلطاقی کا تحریر کرتا ہون کہ اِسکا حال بھی تحریر ہونا ضرور ہے کہ اِسنے کیا کام کیا ہے

دو کلمۂ عیاری سمک یلطاقی کے ملاحظہ ہون

راوی بیان کرتا ہے کہ منشی احمد حسین صاحب قمر مرحوم نے جو اجزا تحریر کیے ہین اُنمین یہ تحریر کیا ہے کہ جب خواجہ عمرو دربار سماوات مین گئے تھے اور اُنھون نے وہان سمک کو دیکھا تھا کہ شکل تبدیل کیے ہوے عقب سماوات مین بیٹھا تھا اُنھون نے عیاری کی تھی اور وہان سے عیاری کرکے جب باہر آئے تھے تو سمک بھی آیا تھا چنانچہ خواجہ نے سمک سے یہ کہا تھا کہ بیٹا سمک میرا تمھارا ساتھ اچھا نہین لہذا اپنی اپنی راہ لو تو سمک ایکطرف کو روانہ ہوا تھا اور خواجہ ایک سمت کو خواجہ کا حال تو منشی صاحب نے تحریر کیا تھا مگر سمک کا حال کچھ نہین تحریر کیا تھا اب مین اُسکا حال قلمبند کرتا ہون کہ سمک جو خواجہ سے جدا ہو کے چلا صورت بدل کے اِدھر اُدھر پھرنے لگا اور فکر کرنے لگا کہ کوئی تو عیاری کرنا چاہیے اِسی فکر مین ہر طرف پھرا اگر کوئی کام نہ نکلا تو یہ لشکر مین آیا یہان آکر معلوم ہوا کہ علمشاد مع آہو چشم کے شب کو کسی طرف چلے گئے ہین اور صاحبقران طرف کوہ بیستون کے جانیوالے

ہین اور شب کو جہانگیر وسیما سے مہر جمال بھی لشکر سے نکل گئی ہین خواجہ انکی تلاش ہین بحکم امیر روانہ ہوے ہین اسنے خیال کیا کہ تیرا آقا بھی کسی طرف چلا گیا ہو اب تو یہان رہکر کیا کریگا چل آقا کی تلاش مین اُنکو تلاش کر کے اُنکی خدمت مین رہ بدون آقا کے یہان رہنا بیکار ہو سراسر مروت اور نمک حلالی کے خلاف ہو یہ سوچکر لشکر سے چل کھڑا ہوا بارگاہ تک مین نہ گیا اب یہ کوہ و صحرا کی سیر کرتا ہوا اور علمشاہ کو تلاش کرتا ہوا چلا جاتا تھا صورت تبدیل کیے ہوے اتفاق قضا و قدر سے یہ پھرتا ہوا اسی صحرا مین پہونچا کہ جہان عنطاق اترا ہوا تھا اور علمشاہ سے مقابلہ ہوا تھا اسدن یہ پہونچا کہ جسدن علمشاہ کے قتل کا دن تھا اور سب لوگ آکر جمع ہوے تھے اسنے دور سے جو مجمع دیکھا خیال کیا کہ چلکر دریافت کرو کہ یہ مجمع کیسا ہو اور کیا واقعہ ہو بس یہ وہان آیا اور ان لوگون مین ملکر اِدھر اُدھر پھرنے لگا بارگاہ مین بھی آیا یہان کا بھی حال دیکھا لوگون سے جو دریافت کیا کہ یہان کوئی آج میلا ہو جو یہ مجمع ہو انھون نے سب حال بیان کیا کہ اس طور سے ایک مسافر آیا تھا اُسکے پاس ایک قمری تھی بادشاہ نے اُس سے طلب کی اُسنے انکار کیا بادشاہ کے بھائی کو یہ امر ناگوار ہوا چونکہ وہ ساحر ہین رعد زجاد ہو انکا نام ہو وہ اُٹھکر اپنے خیمے مین آئے اور بازہ سحر بھیجکر قمری کو اُس مسافر کے پاس سے اٹھوا لیا وہ قمری اُنکے پاس ہو وہ مسافر برائے قمری بگڑ گیا اُس سے تلوار چلی اُس حالت جنگ دیگار مین معلوم ہوا اور ظاہر ہوا کہ یہ خدا پرست ہو اور پسر حمزہ صاحبقران علمشاہ نوجوان ہو بادشاہ کے سردارون نے اُسکو زخمی کر کے اسیر کر لیا بادشاہ نے آجکا دن اُسکے قتل کے لیے مقرر کیا تھا اور سب کو اِس حال سے آگاہ کیا تھا ہم اُسکے قتل ہونے کا تماشہ دیکھنے آئے تھے مگر یہان آکر یہ معلوم ہوا کہ بادشاہ کا بھانجہ تجبر دیوانہ بادشاہ سے باغی ہو گیا اور وہ سب کو آکر قید خانے سے محافظان زندان کو قتل کر کے اُس خدا پرست کو رہا کر کے اپنے قلعے مین لیگیا ہو بس اب ہم سب واپس جائینگے کیونکہ اب قتل کون ہوگا وہ تو رہا ہو گیا سمک نے دریافت کیا کہ وہ قلعہ یہان سے کتنی دور ہو انھون نے جواب دیا کہ پانچ کوس پر ہو یہ بھی پوچھا کہ وہ مسافر اُس قمری کو بہت عزیز رکھتا تھا کہ جسکے سبب اسقدر کشت و خون واقعہ ہوا انھون نے جواب دیا کہ بہت عزیز رکھتا تھا ایکدم کی جدائی ناگوار تھی اگر مجبور ہو گیا رعد زجاد و دیگر

لیکچیا اُسنے تو قمری کے سبب آفت برپا کر دی تھی گویا وہ قمری نہ تھی اُسکی روح تھی سماک نے
باتون باتون مین یہ بھی دریافت کر لیا تھا کہ رموز جادو کا خیمہ کونسا ہی اُنھون نے بتا دیا اور
یہ بھی کہدیا کہ وہ قمری ابھی رموز کے پاس ہی بادشاہ کو اُسنے نہین دی ہی وہ قمری غضب کی باتین
کرتی ہی سُنا جاتا ہی وہ لوگ تو سب چلے گئے تھے اب وہان سوا اُس لشکر کے جو کہ بادشاہ
کے ساتھ آیا تھا اور کوئی نہ تھا سماک نے یہ سُنکے خیال کیا کہ کسی تدبیر سے عیاری کر کے قمری
رموز سے لینا چاہیے اور آقا کی خدمت مین پہونچکر پیش کرنا چاہیے نہ معلوم یہ قمری کیسی ہی
کہ جسکے لیے آقا نے اسقدر کشت وخون واقع کیا کوئی نہ کوئی بھید اُس قمری مین ضرور ہی تیری
عیاری کسدن کام آئیگی اور تو کسدن حق نمک سے ادا ہوگا یہ سوچکر فکر کرنے لگا ایک
عیاری خیال مین آئی فورًا سب کی نظرون سے پوشیدہ ہو کر صحرا مین آیا اور سامان عیاری
سے درست ہو کر طرف لشکر کے چلا داخل لشکر جو ہوا سب نے دیکھا کہ ایک درویش باریش
سفید قشقشہ سیندور کا پیشانی پر دیا ہوا الف آزادی کا کھنچا ہوا گیروے کپڑے پہنے ہوے
سر پر کلاہ درویشی رکھے ہوے مگر بظاہر معلوم ہوتا ہی کہ جوگی ہی چلا آتا ہی ایک تیتر ہاتھ پر بیٹھا
ہوا ہی مگر عجب رنگ کا تیتر ہی کہ اُسکے جسم مین نئے نئے رنگ کے پر ہین یعنی سرخ وسفید و
سیاہ وسبز و زرد اور مثل الماس و زمرد کے چمکتے ہین تیتر بہت خوبصورت اور نہایت خوش قطع
اسکے ہاتھ پر بیٹھا ہوا ہی وہ درویش اُسکو چمکارتا ہوا اور چند جانور اُسکے بازو اور شانے
اور سر پر مثل قمری وغیرہ کے بیٹھے ہوے ہین اُنکے رنگ برنگ پر پُرزے ہین اگر کسی کا بوٹا
سفید ہی تو بازو سُرخ وسبز پنجے زرد چونچ اودی سر نیلا ہر ایک خوشنما اکتارہ ہاتھ مین بھجن
گاتا ہوا چلا آتا ہی اُس درویش کو جو لوگون نے دیکھا اُسکے گرد جمع ہوے اور کہنے لگے
کہ ای جوگی صاحب کدھر سے آنا ہوا اور کدھر کا قصد ہی جوگی نے جوابدیا کہ بابا جہان سے سب
آئے ہین مین بھی آیا ہون اور جہان سب جائینگے مین بھی جاؤنگا اُنھون نے کہا کہ آپ کا
دولت خانہ کہان ہی کہا کہ بیٹا ہم فقیرون کا دولت خانہ کیسا یہی کوہ وصحرا ہم لوگون کا مسکن ہی
آج یہ حرا کل وہ جنگل اپنا مقام [illegible] مجکو کام ہی اسوقت جو یہان مجمع دیکھا خیال ہوا
کہ جا کر دیکھو کہ یہ لوگ اِس مقام [illegible] ہین یہ سُنکے وہ لوگ کہنے لگے کہ جوگی صاحب

یہان ہمارا بادشاہ آیا شکار کو اُسنے یہان آکر ایک خدا پرست کو اسیر کیا تھا اُسکے قتل کے
لیے آجکا دن مقرر کیا تھا رات کو کوئی اُسکا دوست آکر اُسکو رہا کرکے لیگیا یہ مجمع جو ہوا
سب اُسکے قتل کا تماشا دیکھنے کو آئے تھے جب معلوم ہوا کہ وہ رہا ہو گیا سب واپس گئے
پوچھا اے جوگی صاحب یہ طائر آپ نے کہان سے پائے کیا خوشنما ہین جوگی نے کہا کہ بابا
انھین جانورون کے سبب سے تو میری زندگی ہے جب جوم گھبراتا ہے اِنسے باتین کرتا ہون
یہ سب میرے پالو ہین اب تو ہر طرف چرچا ہونے لگا کہ اس جوگی کے پاس بہت عمدہ جانور ہین
شدہ شدہ یہ خبر رموز کو بھی ہوئی جب اُسنے سنا کہ لشکر مین ایک جوگی آیا ہے اُسکے پاس چند
تیتر اور قمریان ہین مگر کیا خوشنما ہین اِسکو بھی اشتیاق ہوا کہ بلا کر جوگی صاحب کو دیکھنا چاہیے
رفیقون سے کہا کہ ذرا تم جاکر دیکھو کہ جو فقیر لشکر مین آیا ہے وہ کیسا ہے اور اُسکے پاس کس
قسم کے طائر ہین اگر وہ آئے تو میرے پاس لے آؤ ذرا مین بھی اُن طائرون کو دیکھون
رفیقون نے عرض کیا کہ کل تو بہت بڑا فساد ہو چکا ہے ایک قمری کے لیے کئی سردارون کی
جانین مفت برباد ہوئین ایسا نہ ہو کہ اس سے بھی کوئی فساد ہو رموز نے کہا کہ پھر کیا
نقصان ہے فساد ہوگا تو ہوا اور کیون فساد ہونے لگا اگر کوئی جانور پسند آئیگا اور مین اُس سے
طلب کرونگا وہ نہ دیگا مین خاموش ہو رہونگا کیونکہ کسی کی چیز پر اجارہ نہین ہے وہ اپنی
چیز پر اختیار رکھتا ہے چاہے دے چاہے نہ دے اگر تم یہ کہو کہ یہ بھی اپنی قمری نہ دیگا
یا تیتر نہ دیگا تو بازسحر سے لین گے رموز نے کہا یہ نہ ہوگا رفیقون نے کہا پھر اُس مسافر بیچارے
کی قمری بازسحر نے کیون طلب کرلی رموز نے کہا وہ بادشاہ کو پسند آئی تھی دوسرے
وہ میرا بڑا بھائی ہے مجھکو اُسکا صدمہ گوارا نہ ہوا کہ ایک چیز اُسکو پسند آوے اور وہ
ایک ادنی مسافر سے مانگے اور وہ اِنکار کرے اِسوجہ سے یہ حرکت ہوئی اور اپنے
دل پر تو مجھکو اختیار ہے تم جاؤ اوسکو لے آؤ یہ سُنکر چند رفیق اُٹھے اور بیرون خیمہ آئے
دیکھا کہ ایک جوگی چلا آتا ہے جہان پر وہ کھڑا ہو جاتا ہے وہان ایک بھیڑ لگ جاتی ہے سیکڑون
آدمی اُسکے عقب مین ہین اُن سب نے اُن [illegible] کو دیکھا اور بہت پسند کیا
اور کہا کہ ہمنے اس رنگ کے جانور آجتک نہین دیکھے کیا قدرت ہے خداوند عجائب کی

ایسے نادر جانور خلق فرمائے کہ باتین کرتے ہوے قریب جوگی کے آئے اور سلام کرکے کہنے لگے کہ جوگی صاحب آپ کو ہمارے مالک نے یاد کیا ہو تشریف لے چلیے وہ آپ کی آمد کی خبر سنکے آپ کے بہت مشتاق ہین جوگی نے جوابدیا کہ مجھکو کیا ضرورت ہو کہ مین جاؤن اگر وہ میرے مشتاق ہین تو یہان آکر دیکھ جائین ہم فقیرون کا کیا کام ہو امیرون کی صحبت مین وہ بندۂ دنیا ہین اور ہم تارک دنیا ہماری اُنکی صحبت کیونکر برابر ہوسکتی ہو ہمارے اُنکے زمین و آسمان کا فرق ہو بھلا وہ میرے کیا مشتاق ہونگے ہم لوگ بھی اس قابل ہین کہ کوئی ہمارا مشتاق ہو بقول شاعر شعر مین آنا ملے کیونکر تری صحبت مین جانا نہ ۔ مری صورت فقیرانہ ترا دربار شاہانہ ۔ کجا ہم فقیر اور کجا صحبت امیر مین نہ جاؤنگا میرا کوئی کام نہین ہو دوسرے یہ امر ہو کہ مین نے سنا ہو کل یہان کوئی مسافر آیا تھا اُسکے پاس قمری تھی اُسکو بادشاہ نے پسند کیا اُسنے دینے سے انکار کیا ایک بات آکر لے گیا اُسکے کارن یہان فساد ہوا وہ باز سحر تھا میرے پاس بھی جانور ہین ایسا نہ ہو کہ وہ میرے بھی تیتر وغیرہ کو پسند کرین اور مین انکار کرون اُسکو بھی باز سحر لے جائے تو خرابی ہو اُنھون نے کہا کہ بادشاہ نہین آپ کو یاد فرماتے ہین بلکہ اُنکے بھائی رموز جادو وہ ایسے نہین ہین آپ جب اُنکے پاس جاینگے تو آپ کو اُنکے مزاج کا حال معلوم ہوگا وہ بہت خوش مزاج اور رحم دل ہین آپ اُنسے بہت خوش ہونگے جوگی نے کہا کہ مین پہلے ہی انکار کرچکا ہون مین نہ جاؤنگا وہ بادشاہ کے بھائی ہین ہان اگر مین امیر یا وزیر ہوتا تو ضرور اُنکی خدمت مین جاتا یا یہ امر مجھکو منظور ہوتا کہ وہ میری سفارش بادشاہ سے کرکے کوئی عہدہ مجھکو دلادین تو مین جاتا یا مجھکو نہ ستاؤ مین تمھارے لشکر مین آیا ہون تھوڑی دیر پھر کر چلا جاؤنگا اُنھون نے جواب دیا کہ آپ رنجیدہ نہ ہون وہ فقیرون کو بہت دوست رکھتے ہین اس طرف اُنکو رغبت ہو وہ چاہتے ہین کہ کوئی کامل ایسا ملے کہ جسکی مین پیروی کرون اور اُسکا چیلا بنون ہر روز اُنکو فقیرون سے صحبت رہتی ہو جوگی نے جوابدیا کہ مین کامل نہین ہون سامری و جمشید و عجائب نگار کے در کا کُتا ہون میری کوئی کیا پیروی کریگا جب کوئی کامل آئیگا اُسکو لے جانا اُنھون نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ آپ ہمارے مالک کے پاس تشریف لے چلین ورنہ وہ ہمپر خفا ہونگے

اِسکو تو یہ منظور تھا صرف اِنکار ظاہری تھا اسی لیے آیا تھا کہا کہ اچھا بچہ تم نہین مانتے ہو تو مین چلتا ہون
مگر پھر مین کہے دیتا ہون کہ اِس امر کا خیال رہے کہ مجھسے کوئی اِس امر کی خواہش نہ کرے کہ فلان
جانور ہمکو دو ورنہ بڑا فساد ہوگا اور ہم غریبون کا ستانا اچھا نہ ہوگا آیندہ تمکو اختیار ہی پھر اُسوقت
پچھتاؤگے اُنھون نے کہا کہ جوگی صاحب آپ اطمینان رکھین کوئی ایسی خواہش نہ کریگا جوگی اُنکے
ہمراہ ہولیا یہان خیمے مین رموز جادو بیٹھا ہوا اپنے رفیقون کا انتظار کر رہا ہی سامنے قفس قمری
کا رکھا ہوا ہی دل سے کہ رہا ہی کہ مین نے اُن لوگون کو اسلیے بھیجا تھا کہ جا کر دیکھو کوئی فقیر آیا ہی
اگر آیا ہو تو اُسکو لے آؤ وہ ابھی تک نہین آئے یہ خیال کر کے اور جو رفیق پاس بیٹھے تھے
اُنسے بھی یہی کلمہ کہا اُنھون نے عرض کی کہ آتے ہونگے ہمنے بھی بہت شہرت سُنی ہی کہ فقیر بڑا
کامل ہی اور جانور بھی بہت خوشنما اُسکے پاس ہین اُسکو آنے مین کچھ اِنکار ہوگا سمجھا رہے ہونگے
رموز نے کہا کہ اگر آنے سے اُسکو انکار تھا تو ہمسے تو کہا ہوتا ہم خود اُسکے پاس جاتے
تم لوگ اِس حال سے بخوبی آگاہ ہو کہ مین فقیرون کو بہت دوست رکھتا ہون بس مجھکو بہت
اشتیاق ہی عرصہ ہونا شاق ہی یہ باتین کر رہا تھا کہ سامنے سے وہ رفیق مع [illegible]
نمودار ہوے رموز و کل حاضرین جلسہ نے دیکھا کہ ایک مرد پیر با ریش سفید گیرو سے
کپڑے پہنے ہوے اُسکے بازو و شانہ و ہاتھ و سر پر قمریان و تیتر رنگ برنگ کے بیٹھے ہین
اور ایک تیتر ہاتھ پر بیٹھا ہی جوگی اِکتارہ بجاتا ہوا اُنکے ہمراہ چلا آتا ہی رموز نے دیکھکر رفیقون
سے کہا کہ کوئی بڑا کامل معلوم ہوتا ہی اور بندۂ مقرب خداوند ہی اِسکی خدمت کرنا باعث
برکت ہی جب وہ سب لوگ قریب پہونچے خود رموز اُٹھ کھڑا ہوا تا لب فرش آیا فقیر صاحب
کو دیکھکر بولا کہ آپ نے بڑی مہربانی کی جو سرفراز فرمایا مجھ ایسے بندۂ ناچیز کو میری بھی یہ حقیقت
نتھی کہ میرے مکان پر آپ تشریف لائین کیا عرض کرون کہ جو اِسوقت مجھکو خوشی ہوئی آپنے
قدم رنجہ فرما کر مجھکو سرفراز فرمایا یہ کہکر اور ہاتھ پکڑ کر قریب مسند لایا اور قصد کیا کہ مسند پر بٹھاؤن
کہ جوگی صاحب نے اِنکار کیا اور کہا کہ یہ فرش لایق اُن لوگون کے ہی کہ جو کہ صاحب دنیا ہی ہم
لوگ اِس فرش کے قابل نہین ہین ہم لوگون کا بستر خاک ہی کیونکہ ایک دن اِسی مین جانا ہی
بقول شاعر شعر علامتی کا لگانا چاہیے پوشاک مین ہمہ خاک سے رغبت رکھو آخر ہی ملنا خاک مین ہمدم

یہ فرش اور یہ سامان تمکو مبارک رہے مین یہان نہ بیٹھونگا یہ کہکر اور مسند سے الگ ہٹ کر بیٹھ گیا اور سب لوگ بھی بیٹھے اُسوقت رموز نے کہا کہ آپ کے آنے سے میرا گھر روشن ہوا آپ نے نہایت مہربانی فرمائی جوگی نے کہا ای بچہ کیون فقیر کو ذلیل کرتا ہی یہ ناچیز کس لایق ہی یہ سب تیتا پیتا کی دیا ہی یہ کہکر خاموش ہو رہا اِدھر اُدھر دیکھنے لگا کہ اُس قفس پر نگاہ پڑی کہ قفس مین قمری بیٹھی ہی قفس نہایت پُر تکلف سامنے رموز کے فرش پر رکھا ہی قمری کو دیکھا کہ مایوس ہو کر اُداس اُداس بیٹھی ہی نہ پر ہلاتی ہی نہ حرکت کرتی ہی دانہ پانی بھرا ہوا ہی قمری کی کیفیت یہ کہ جیسے کوئی حرمان نصیب اپنے معشوق کی یاد مین مغموم ہوتا ہی قمری نہ کسی جانب دیکھتی ہی نہ کریال کرتی ہی ورنہ جانورون کا قاعدہ ہی کہ وہ کسی پہلو قرار نہین لیتے ہین خصوصًا تو اسیر جوگی نے جو اِس حالت سے قمری کو دیکھا دل مین خیال کیا کہ اِس قمری مین ضرور کچھ نہ کچھ بھید ہی اور یہ قمری بہت خوبصورت وخوشنما ہی واقعی ایسے جانور خوشنما بہت کم ہوتے ہین یہ خیال کر کے دل مین رموز سے کہا کہ یہ قمری تو بہت خوش قطع جانور ہی یہ تمنے کہان سے پائی مگر مین جب سے آیا ہون اِسکو ایک ہی حالت مین پاتا ہون کیا یہ اصلی ہی یا کسی کاریگر نے بنا کر بطور تحفے کے پیش کی ہی اگر اصلی ہی تو یہ کیونکر تمھارے ہاتھ آئی اور اِسکو کس امر کا صدمہ ہی جو یہ یون بیٹھی ہی رموز نے کہا کہ جوگی صاحب یہ قمری ہی تو اصلی مگر اِسکا واقعہ نہ دریافت فرمایئے اِس قمری کے لیے بڑے فساد ہوے بہتون کی جانین گیئن تب یہ قمری ہاتھ آئی ہی آپ یہ فرمائین کہ کدھر سے آنا ہوا اور کدھر کو جاتا ہوگا اور یہ تیتر وغیرہ جو آپ کے پاس ہین کیسے ہین یہ تو اِس قمری سے بھی زیادہ خوشنما اور قطعدار ہین اِنمین کوئی بولتا بھی ہی اور کب سے آپ نے یہ طریقہ اختیار کیا ہی جوگی صاحب نے جواب دیا کہ اِس جوگ کو تو ایک زمانہ ہوا اور جہان سے سب آئے ہین مین بھی آیا ہون اور جہان سب جائین گے مین بھی جاؤنگا اور مین تمسے کیا بیان کرون سامری وجمشید وخداوند عجائب نگار کا ایک ذلیل بندہ ہون مثل کتے کے ہر ایک کے در پر جاتا ہون سگ دنیا سے بدتر ہون مجھکو ہمیشہ سے جانورون کا شوق ہی اتفاق سے یہ تیتر اور قمریان ہاتھ آگیئن اِنسے اپنا دل بہلاتا ہون جب خداوندون کی عبادت سے فرصت پاتا ہون اب تمھاری خوشی ہو گئی مین جاتا ہون کیونکہ میری عبادت کا وقت آگیا ہی

ایسا نہو کہ خداوند ناراض ہو جائین کہ اسنے آج ہماری عبادت نہین کی رموز نے کہا کہ ابھی آپکو اُٹھے عرصہ ہی کیا گذرا ہی جو آپ جاتے ہین مین آپکی دعوت بھی تو نکرسکا بس آج یہان قیام فرمائیے جو کچھ مجھکو نان و نمک نصیب ہی نوش فرمائیے کل تشریف لے جائیے گا راوی بیان کرتا ہی کہ دونو بہت سی باتین باہم ہوئین تھین بسبب طول کے نہین تحریر کین پہر جو رموز نے کہا جوگی نے جواب دیا کہ یہ آپ کیا فرماتے ہین مین اب دم بھر نہین ٹھہر سکتا ہون میری عبادت کا وقت ہی دوسرے مین نے ترک دنیا کیا ہی کسی کے یہان دعوت نہین کھاتا ہون درختون کے پتون پر میری اوقات ہی صحرا کی گھاس میری خوراک ہی مجھکو معاف فرمائیے رموز نے کہا یہ تو ممکن ہی نہین کہ مین آپکو تشریف لے جانے دون بدون دعوت کیے ہوے یہ کہکر ہاتھ جوڑکر کھڑا ہوا اور قصد کیا کہ قدمون پر گرون جوگی نے منع کیا اور کہا کہ اچھا بابا جو تم کہتے ہو وہ مجھکو قبول ہی تم بیٹھ جاؤ تمھارے اصرار سے مجبور ہو گیا گو خداوند ناخوش ہونگے خیر اُنکو تو عبادت کرکے راضی کر لونگا یہ بھی خیال ہوا کہ اِس امر سے خداوند ناخوش ہون کہ میرے ایک بندہ نے اِسکی منت کی اور دعوت کی اِسنے انکار کیا اِس خیال سے مین نے اقرار قبول کر لیا خیر نہ جاؤنگا مگر تمنے اِس قمری کے حال سے نہ آگاہ کیا مجھکو اِسکی مایوسی پر رحم آتا ہی میرے نزدیک مناسب ہی کہ اِسکو چھوڑ دو ایسا نہو کہ یہ مرجائے رموز نے کہا کہ جوگی صاحب مین کیا اِسکا حال عرض کرون سماعت فرمائیے یہ کہکر کل حال اوّل سے آخر تک بیان کیا راوی بیان کرتا ہی کہ یا تو قمری سر جھکائے بیٹھی تھی یا جب رموز نے علمشاہ کا حال بیان کرنا شروع کیا قمری نے سر اُٹھاکر سننا شروع کیا جب یہ سنا کہ علمشاہ اسیر ہوے اُسوقت تڑپنے لگی جوگی نے جو یہ واقعہ دیکھا رموز سے کہا کہ تمنے دیکھا جسوقت تک اِسکے مالک کا واقعہ نہ شروع ہوا تھا اُسوقت تک تو یہ خاموش بیٹھی رہی اب دیکھو کسقدر پھڑک رہی ہی معلوم ہوا اِس قمری کو بھی اُس سے الفت ہی یہ اُسکی جدائی مین بیقرار ہی اور اُسکی یہ حالت ہی خیر تم بیان کرو مگر رموز نے سب حال بیان کیا جب قمری نے یہ سنا کہ وہ رہا ہو گئے وہ بیقراری اُسکی جاتی رہی اور ساکت ہو کر بیٹھ رہی پھر وہی عالم تھا جو کہ پہلے تھا جوگی نے رموز سے کہا کہ اب وہ مسافر کہان ہی رموز نے جواب دیا کہ میرا ایک بھانجہ ہی تخیر دیوانہ نام وہ اُسکو ہانک کے لیگیا ہی

اور اُسکو اپنے قلعے مین مقیم کیا ہی اب بھائی صاحب اُسکی کوئی نہ کوئی تدبیر کرینگے اُنھون نے
عیار کو یہ اسے دریافت روانہ کیا ہی تاکہ کل واقعہ اچھے طور سے معلوم ہو جائے تو تدارک کیا جائے
جوگی یہ سُنکے خاموش ہو رہے رموز نے کہا کہ جوگی صاحب یہ تو فرمایئے کہ یہ تیتر و قمری آپکے
پاس کہان سے آئے اور تیتر بولتا بھی ہی مین نے نہ ایسے تیتر اور نہ ایسی قمریان دیکھین ہمکو تو
اسی قمری کے حال پر تعجب تھا اور ہم خیال کرتے تھے کہ یہ نادر زمانہ ہی اِن قمریون اور تیترونکو
دیکھکر تو ہمارے حواس جاتے رہے جوگی نے بیان کیا کہ ای بچہ یہ تیتر و قمری یہان کی نہین ہی
بلکہ اُس مقام کے جانور ہین کہ جہان خداوندون کا جلسے قیام ہی بحکم سامری و جمشید ولات
و منات و تبنا بینا و دم خبیثہ وہان اُس صحرا مین پیدا ہوتے ہین صحرا ے خداوندان اُسکا نام ہی
ہزارہا بندگان خداوند وہان جاتے ہین اور یہ جانور وہان سے لاکر بطور پرستش پالتے ہین
اِنکی خوش الحانی دل چسپ ہوتی ہی کہ ہر ایک کو پسند آتی ہی اور سننے والا بہت محظوظ ہوتا ہی یہ
معلوم ہوتا ہی کوئی بہت ہی خوش گلو گا رہا ہی یا طنبور بج رہا ہی جب مجھکو شوق ہوا تو مین راہ
دور و دراز طی کرکے اُس صحرا مین پہونچا اول جاکر خداوندون کی پرستش و عبادت کی بعدہ
چلتے وقت وہان سے یہ چند تیتر و قمریان لایا جب سے میرے پاس ہین اِنکی آوازین سُناکرتا
ہون ای بابا اِن جانورون مین ایک صفت نہایت عمدہ ہی اور کیون نہ ہو مقام خداوندان
کے جانور ہین جب شب کو مین عبادت خداوندان کرتا ہون جب خوب بولتے ہین اور تمام
دن خاموش رہتے ہین چاند کی روشنی اور چراغ کی روشنی مین خوب بولتے ہین اور دوسری
صفت یہ ہی کہ جو چراغ اُس صحرا کی مٹی کا بنا ہوا ہوتا ہی اور وہ بروقت عبادت روشن کیا جاتا
ہی یہ خوب بولتے ہین اور دوسرا چراغ روشن کرنے سے بالکل نہین بولتے تمام دن یہ جانور
سویا کرتے ہین اور شب کو بیدار ہوکر بولتے ہین اور جسقدر وہان تیتر اور قمریان ہین سب
مین یہی صفت ہی جو مین نے بیان کی اِسی سبب سے جو وہان سے اِنکو لاتا ہی وہ تھوڑی سی
مٹی بھی لاتا ہی اور اُسکے چراغ بناتا ہی اور وہی روشن کرتا ہی چنانچہ میرے پاس بھی چراغ
موجود ہین اِدھر شب ہوئی مین نے چراغ روشن کیا یہ بولنے لگتے ہین عبادت خداوندین
مین مین مصروف ہوا شب بھر یہ بولا کیے اِدھر شب برطرف ہوئی سفیدۂ سحری نے ظہور کیا

یہ خاموش

بجاموش ہو رہے اب دن بھر نہ بولین گے نہ اُٹھین گے لاکھ لاکھ اُٹھاؤ نہ اُٹھین گے ہان اگر تاریکی ہو اور وہ چراغ روشن ہو اُسکی روشنی پھیلے تو اُٹھین یہ صفت ہے کہ اِدھر تاریکی ہوئی وہ چراغ روشن کیا اِدھر یہ اُٹھے اور بولنے لگے نہ معلوم یہ کیا امر ہے اِس راز سے خداوند آگاہ ہوسکے بھلا ہم کیا آگاہ ہوسکتے ہین یہ سب اُسکی قدرت کے نمونے ہین دیکھو سب نیتر و قمریان سو رہے ہین یا نہین یہ جو جوگی نے کہا سب کو اِس بیان پہ حیرت ہوئی ہر ایک نے بغور دیکھا کہ نیتر و قمریان آنکھین بند کیے بیٹھی ہین گویا سوتی ہین سب نے کہا کہ بجا اور درست ارشاد ہوا واقع ہین یہ سو رہے ہین ایک بھی جاگتا نہین ہے جوگی نے کہا کہ یہی حال ہے انکو سب کو اشتیاق پیدا ہوا اور سب نے رموز سے کہا کہ جوگی صاحب سے فرمایش کیجیے کہ یہ کسی طور سے اِنکو اُٹھا دین تاکہ یہ بولین اور ہم انکی صدا سُنین کیونکہ جوگی صاحب نے بہت تعریف فرمائی ہے دوسرے یہ نئے طریقے کے جانور ہین تیسرے یہ بھی دیکھنا ہے کہ چراغ کی روشنی مین یہ کیونکر بیدار ہوتے ہین رموز نے کہا کہ وہ تو کہتے ہین کہ یہ شب کو بیدار ہوتے ہین پھر کیونکر یہ بیدار ہونگے اِسوقت میرا سخن بھی ضایع جائیگا اُنھون نے عرض کی کہ کیا آپ نے یہ نہین سماعت فرمایا کہ اُنھون نے فرمایا ہے کہ جب دن کو تاریکی ہو اور یہ چراغ روشن کیا جائے تو یہ بیدار ہونگے بس آپ روشنی کیجیے تو سہی دیکھیے کیا جواب دیتے ہین رموز نے جوگی کی طرف دیکھکر کہا اے جوگی صاحب مین ایک آپ کی خدمت مین عرض کرتا ہون اگر قبول فرمائیے تو نہایت درجہ آپکی مہربانی ہوگی مین آپ کا از حد ممنون ہونگا اور آپ کا خادم ہو جاؤنگا جہان آپ نے یہ احسان فرمایا کہ یہان تشریف لائے اور میرے کہنے کو قبول فرمایا یہ بھی قبول فرمائیے جوگی نے کہا کہ مین سمجھ گیا تم یہ امر ظاہر کروگے کہ نیتر کو بلائیے ذرا ہم بھی سُنین تو یہ امر نہایت دشوار ہے مین پہلے ہی تمسے کہ چکا ہون کہ یہ دن بھر سوتے ہین شب کو جاگتے ہین اور بولتے ہین پھر کیونکر ہو سکتا ہے جوگی کے اِس کہنے سے اور زیادہ تر سب کو جوگی کی صداقت کا صدق ہوا اور جوگی صاحب کے صاحب کمال ہونے کا یقین ہوا اور سب کو از حد اعتقاد ہوا رموز نے کہا کہ آپ تو مافی الضمیر سے بھی آگاہ ہین روشن ضمیر ہین کہ میرے دل کے حال سے آپ کو خبر ہوگئی واقعی مین یہی عرض کرنے والا تھا راوی بیان کرتا ہے کہ جب جوگی صاحب آئے تھے تو رموز نے

نام بھی دریافت کیا تھا تو جواب دیا تھا کہ میرا نام درویش تباہ شاہ ہی ای تباہ شاہ مین اٰنکی
خدمت مین دست بستہ عرض کرتا ہون کہ مین اِن تیترون کے سننے کا بہت مشتاق ہون اور اٰنکے
فرمانے سے اور زیادہ اشتیاق بڑھ گیا ہی مجھپر کیا منحصر ہی سب حاضرین جلسہ مشتاق ہین ایک کو
دوسرے سے زیادہ اشتیاق ہی اسکا نہ بولنا سبکو شاق ہی اِس امر کی بھی خواہش ہی کہ یہ بھی ہم دیکھین
کہ یہ کیونکر اُس چراغ کے روشن ہونے سے بیدار ہوتے ہین کیونکہ یہ ایک نئی بات ہی اور
عجائبات مین سے ہی گو ہم آپ کے فرمانے کو دروغ نہین خیال کر سکتے ہین ہمکو آپ کا اعتبار ہی
اور آپکے قول کا یقین ہی مگر اپنی آنکھ سے بھی دیکھنے کا شوق ہی تو یہ واقعہ دیکھا دیجیے اور اِس
تیتر کی آواز بھی سُنا دیجیے جوگی نے جواب دیا کہ بابا یہ تو بڑی مشکل ہی مین شب کو یہان تیتر
نہین چھوڑ سکتا ہون جو تمکو یہ واقعہ دکھاؤن اور دن کو نہ یہہ بیدار ہوتے ہین نہ بولتے
ہین بڑی خرابی ہوئی اور تم اصرار کرتے ہو مجھکو تمھارا بھی ناراض کرنا منظور نہین ہی مین
بہت پریشان ہون کہ کیا کرون انھین سے ایک رفیق رموز کا بول اٹھا کہ آپ نے
ارشاد کیا تھا کہ اگر دن کو تاریکی ہو اور یہ چراغ روشن کیا جائے تو یہ بیدار ہو سکتے ہین
اور بول بھی سکتے ہین بس کوئی تو تدبیر ایسی فرمائیے ہم سب اِس عجائبات کو دیکھین اور
انکی صدا سُنین اب تو سب مع رموز کے جوگی کی منت وسماجت کرنے لگے آخرالامر جوگی
نے مجبور ہو کر کہا کہ تم لوگون نے بہت پریشان کیا اگر ایسا مین جانتا کہ اِس بلا مین مبتلا ہونگا
تو کبھی نہ آتا مین یہان اگر بہت پچتایا اور حیران ہون کہ کیا کرون اگر اِنکار کرتا ہون تو بھی
مروت کے خلاف ہی دوسرے میرے امکان سے باہر ہی رموز نے کہا کہ ای جوگی صاحب
ہم سب کے حال پر مہربانی فرمائیے اور ہمکو یہ عجائب دکھائیے ہم آپ کے بہت ممنون ہونگے
جب اصرار حد سے گذر گیا اور جوگی نے دیکھا کہ اِن لوگون کو بہت اشتیاق ہی اور بیدون
دکھانے اِس کرشمے کے یہان سے جانا غیر ممکن ہی کہا کہ تم لوگون نے بہت پریشان کیا ہی
اور بہت ناچار خیر جو مین کہون اُسپر عمل کرو مین بموجب تمھارے کہنے کے تدبیر کرتا ہون
اگر تم لوگون کی تقدیر مین یہ عجائبات دیکھنا ہین اور تیتر کی آواز سُننا ہی تو وہ بیدار ہوگا
ورنہ مین ناچار ہونگا یہ کہکر کہا کہ اِس خیمے کے سب پردے چھڑوا دو اور اِسقدر تاریکی کرو

کہ باوجودیکہ دن ہی مگر ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکے اور خیمے مین بالکل دن کی روشنی کا اثر نہ آئے مین چراغ روشن کرونگا شاید بیدار ہو اور تمکو میرے قول کا یقین ہو یہ جو کہا رموز نے حکم دیا اُسیوقت سب پردے چھوڑ دیے گئے بلکہ اور اُسپر کچھ پردے ڈال دیے گئے جو روزن ہوا آنے کے اور روشنی کے لیے بنے تھے سب بند کر دیے گئے ایسی تاریکی ہوگئی کہ ہاتھ کو ہاتھ نہین دکھائی دیتا تھا ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکتا تھا اُسوقت جوگی نے رموز سے کہا کہ کچھ روشنی طلب فرمایئے تا کہ کچھ تو دکھائی دے واقعی آپ نے دن کی رات کر دی یہ سُنکے رموز نے حکم دیا کہ روشنی لاؤ اُسوقت فانوس و مردنگ و کنول حاضر کیے گئے روشنی ہوئی اب جو روشنی ہوئی تو ایک نے دوسرے کو دیکھا در اصل شب کا لطف تھا اُسوقت رموز نے جوگی سے کہا کہ اے مرشد اب تیتر کو اُٹھایئے تا کہ بولے جب یہ رموز نے حکم دیا اُسوقت جوگی نے کہا کہ آپ سب لوگ خبردار ہوجایئے مین چراغ روشن کرتا ہون یقین تو ہی کہ تیتر اُٹھے یہ کہکر ایک چراغ بغل سے نکالا اور اُسکو سامنے رکھا اُسمین بجاے روغن کے عطر ڈالا اور چار بتیان اُسمین لگائین اور ایک بار اُن کو روشن کیا اُس چراغ کا روشن ہونا تھا کہ یکایک ایک دود غلیظ چارون بتیون سے پیدا ہوا اور اُسنے تمام خیمے کو گھیر لیا راوی بیان کرتا ہی کہ سب کے سب آکر گرد چراغ بیٹھے تھے اب جو دھوان نکلا ہر ایک کے دماغ مین پہونچا جسکے دماغ مین پہونچا اُسکو گرمی معلوم ہونے لگی سر گردش کرنے لگا ہر ایک نے دوسرے سے کہا کہ پردے جو ڈالدیے گئے ہین تو کسقدر گرمی ہوگئی ہی بسبب گرمی کے سر گردش کرنے لگا ہی اُدھر رموز نے جوگی صاحب سے کہا کہ ابھی تک تیتر نہین جاگا جگایئے جوگی میان بولے گھبرایئے نہین اُٹھتا ہی رموز کو اِسقدر گرمی معلوم ہوئی کہ گھبرا گیا تاب نہ رہی مارے گرمی کے ایک بار اُٹھا اور کھڑا ہوا راوی کہتا ہی کہ وہ دھوان اپنا اثر ہر ایک کے دماغ مین کر چکا تھا رموز جو گھبرا کر اُٹھا سر گردش کرنے لگا لڑکھڑا کے گرا اُسکا گرنا تھا کہ وہ جو رفیق بیٹھے تھے اُسکے اُٹھانے کو چلے جو اُٹھا وہ دھم سے گرا اب تو لگا لگ گیا دھما دھم گرنے لگے جو دو ایک خادم و خدمتگار وہان کھڑے تھے وہ خود بخود گر پڑے اب سواے جوگی کے

اُس مقام پر کوئی اپنے حواس مین نہ تھا سب بیہوش پڑے تھے کسی کو ہوش نہ تھا اُسوقت جوگی صاحب اُٹھے اور قریب قفس قمری کے آئے اُس قفس کو اپنے ہاتھ مین لیا اور نعرہ کیا کہ منم مکمک بلطاقی عیار شاہزادۂ گلستاہ رومی دہ مارا خوب سب کو پیڑ کیا کہان میرے ہاتھ سے بچکر جاؤگے میرے آقا کو اس رموز نے بڑا دھوکا دیا تھا کہ بازسحر بھیجکر اُسکے پاس سے قمری کو منگا لیا جسکو وہ چاہتے تھے اور سب نے ملکر اُنکو اسیر کیا مین نے جب سُنا خیال آیا کہ عیاری کرکے مین کسی تدبیر سے یہ قمری حاصل کرون میرا دانون چلگیا یہ نعرہ کرکے قصد کیا کہ رموز اور اُسکے رفیقون کو قتل کرون پھر خیال آیا کہ یہ سب ساحر ہین اِنکے مرنے کی علامت پیدا ہوگی ایسا نہو کہ تو گھبرا جائے اور قفس آیا ہوا ہاتھ سے نکل جائے تو بڑی خرابی ہو ساری محنت بیکار ہو یہی بہتر ہی کہ اپنا کام ہوگیا یہان سے نکل چلو یہ سوچکر سراچہ چاک کرکے اور اُن سب کو بیہوش اُسی طور سے چھوڑکر بیرون خیمہ آیا پشت خیمہ پر پہونچکر صحرائی راہ لی صورت ایک لشکری کی بنائی کتی باسے شاطری مارتا ہوا لشکر سے نکلگیا دور جاکر ایک صحرا مین پہونچا وہان ایک درخت کے سایہ مین ٹھہر قفس سامنے رکھا اب فکر کرنے لگا کہ کس سے قلعۂ تسخیر یہ کی راہ دریافت کرون یہ تو بخوبی ثابت ہوچکا ہی کہ میرا آقا تسخیر دیو اسکے پاس اُسکے قلعے مین ہی وہ رہا کرکے لیگیا ہی اِسی فکر مین تھا کہ دیکھا ایک شخص چلا آتا ہی جب وہ قریب آیا اِسنے یہ تو ضرور کیا کہ قفس کو تو پوشیدہ کردیا اور خود اُسکے قریب آیا اور کہا کہ ای بھائی مجکو قلعۂ تسخیر یہ کی راہ معلوم ہی مین کئی روز سے اُسکی تلاش مین پریشان ہو رہا ہون اور مجکو راہ نہین ملتی ہی اُسنے کہا کہ قلعۂ تسخیر یہ مین جاکر کیا کروگے یہ بولا کہ وہان میرے لڑکی بیاہی ہوئی ہی اُسکے پاس آیا ہون اُسنے کہا کہ ای بھائی یہ جو سامنے راستہ ہی اِسی طرف چلے جاؤ اب تھوڑی دور پر جاکر ایک دوراہہ ملیگا داہنی طرف جو راستہ ہی اُسی طرف کو چلے جانا سامنے قلعہ نظر آئیگا وہی قلعۂ تسخیر یہ ہی یہ کہکر وہ مسافر تو چلا گیا پس بعد جانے اُس راہ گیر کے ممک نے وہ قفس اُٹھا لیا لیکر چلا جب چند قدم چلا تو وہ قمری بولی کہ او ظالم تو مجھے کہان لیے جاتا ہی ایک تو اُن ظالمون نے مجھکو میرے مالک و آقا سے جدا کیا میرے اوپر یہ ظلم ستم کیا مین کیا بیان کرون جو حال تھا اب تو مجھکو وہان سے لایا نہ معلوم کدھر لیے جاتا ہی ای ظالم اب تو وہ کام کر

یا تو قفس کو کھولدے تاکہ مین اُڑ جاؤن یا مجھکو حلال کر ڈال تاکہ مین اس کشاکش سے نجات پاؤن
یہ جو قمری نے کہا اور بزبان انسانی گویا ہوئی سمک یلطاقی کو بڑی حیرت ہوئی اور کہنے لگا
کہ اے خوش بیان تو پریشان نہو مین بھی تیرے آقا و مالک کا ایک ادنی غلام ہون اُنکا عیار ہون
مین اُنکی تلاش مین نکلا تھا یہان آکر یہ حال معلوم ہوا کہ اُنپر یہ سب واقعات گذرے اُنکے پاس
قمری تھی وہ یہان کے بادشاہ نے سحر کے ذریعے سے لی اُسکی بابت لڑائی ہوئی اُنکو تلوار
روسے بلوہ سے اسیر کرلیا اور قید کرلیا تھا مگر کوئی دیوانہ ہو وہ رہا کر کے لیگیا میرے دلمین
خیال آیا کہ آقا کی خدمت مین چلو مگر کسی تدبیر سے قمری کو بھی لیتے چلو اور عیاری کر کے لایا
اب آقا کی خدمت مین چلتا ہون یہ جو سمک نے کہا قمری بہت خوش ہوئی قہقہہ لگا کر ہنسی
اور خاموش ہو رہی سمک یلطاقی پائے شاطر مارتا ہوا دوراہے پر پہونچا بموجب نشان
دینے اُس مسافر کے داہنی طرف کو چلا جب کوئی دو کوس راستہ طے کیا تھا دور سے ایک
قلعہ سر بفلک کشیدہ دکھائی دیا کہ اُسکا کلس مثل آفتاب کے چمک رہا تھا بلندی مین ہمسر
گنبد نیلوفری تھا خوب آراستہ تھا سنگ مرمر کا وہ قلعہ تھا زیر قلعہ ایک بہت پُر بہار جنگل تھا
یہ اُس صحرا کی سیر کرتا ہوا در قلعہ پر آیا دیکھا کہ در قلعہ کھلا ہوا ہو مع قفس قمری کے داخل قلعہ
ہوا قلعہ کو خوب آراستہ و آباد پایا دوکانین وغیرہ مثل بزازی و صرافی و جوہری بازار کے کھلی
ہوئی ہین خرید و فروخت جاری ہو مردم قلعہ خوش و خرم پھر رہے ہین ہر مقام پر اہل قلعہ کا مجمع ہو
یہی چرچا ہو رہا ہو کہ ہمارا آقا پسر حمزہ کو رہا کر کے لایا وہ بہت مجروح تھا اُسکا علاج شروع
کیا چونکہ وہ خدا پرست ہو اُسکا دین و مذہب قبول کیا ہم سب کو بھی مسلمان کیا اب مساجد
وغیرہ کی بنا ڈالی گئی ہو سمک یہ باتین سُنتا ہوا اور قلعہ کی سیر کرتا ہوا چلا جاتا ہو ہر مقام پر مجمع
دیکھتا ہو اور اہل قلعہ کو خوش حال اور خوش اقبال پاتا ہو یہانتک کہ در دولت پر آکر موجود
ہوا دربان سے کہا کہ جاکر خبر دو کہ سمک غلام شاہزادہ علمشاہ نوجوان حاضر ہو یہ سُنکر
وہ دربان اندر اُٹھکر گیا اور جاکر دیوانے سے عرض کی دیوانے نے شاہزادے سے
جاکر عرض کیا کہ آپ کا عیار سمک یلطاقی حاضر ہو کیا حکم ہوتا ہو علمشاہ نے جیسے سمک کا
نام سُنا خوش ہوگئے چہرے پر سرخی آگئی یا تو لیٹے ہوئے تھے یا اُٹھ بیٹھے اور کہا کہ جلد اُسکو بلاؤ

دیوانے نے دربان سے کہا کہ اُنکو بھیجدو اور کہدو کہ جلد جاؤ آقا طلب فرماتے ہین دربان باہر آیا اور سمک سے کہا کہ تشریف لے جائیے سمک اندر آیا یہان علمشاہ بیٹھے ہوے خیال کر رہے تھے اور دل سے کہ رہے تھے کہ اب سمک آیا ہی اُس سے سب حال قمری کا کھولونگا یقین ہی کہ وہ عیاری کر کے قمری کو اُن کافرون کے پاس سے لے آئے کہ سامنے سے عیار سمک نمودار ہوا بیساختہ یہ شعر زبان پر جاری ہوا شعر بیا بیا کہ ترا تنگ در کنار کشم ٭ بتنگ آمدہ ام چند انتظار کشم ٭ دیگر ای پیک راستان خبر یار ما بگو ٭ احوال گل ز بلبل بستان سرا بگو ٭ یہ شعر پڑھکر فرمایا کہ خوش آمدی و صفا آوردی مزاج تو اچھا ہی سمک نے جُھک کر سلام کیا دوڑ کر قدمون پر گرا سمک نے دیکھا کہ شاہزادہ مسہری پر جلوہ فرما ہی سر پہ مرہم کے پھاہے لگے ہوے ہین گرد مسہری کے بہت سے دیوانے بلباس نفیس بیٹھے ہوے ہین ایک دیوانہ قریب مسہری کرسی پر بیٹھا ہوا ہی اُسکے چہرے سے آثار سرداری و افسری کے ہویدا ہین پس سمک نے سلام کر کے قصد کیا کہ علمشاہ کے قدمون پر گرے اور بوسہ دے علمشاہ نے سمک کے سر کو سینے سے لگایا اور بہت شفقت سے فرمایا کہ ای سمک تمکو میری آنکھین ڈھونڈھ رہی تھین مین دل سے تمھارے ملنے کی خواہش کر رہا تھا خداوند کریم نے میری آرزو کو پورا کیا کہ تمکو یہان پہونچا دیا یہ تو بتاؤ کہ کیونکر آنا ہوا جب سے مین یہان طلسم پر آیا ہون سواے ایک مرتبہ کے تمکو نہین دیکھا تمکو مین نے سماوات کے دربار مین دیکھا تھا جبکہ مین قید ہو کر گیا تھا تم بصورت غلام اُسکے پس پشت کھڑے ہوے تھے پھر جب سے نہین دیکھا باوجودیکہ والد بزرگوار کا لشکر بھی آیا ہی اور عیار بھی آئے مقابلے بھی ہوے مین لشکر مین بھی رہا مگر تمکو نہین دیکھا تم کہان چلے گئے تھے سمک نے عرض کیا کہ مین اسی فکر مین صحرا بصحرا پھر رہا تھا کہ کوئی عیاری کرون اور کچھ تحفہ لیکر حاضر خدمت ہون اسی اثنا مین ایک مرتبہ حسب الاتفاق لشکر مین بھی جانے کا اتفاق ہوا وہان جا کر معلوم ہوا کہ آپ بدون کسی کو ہمراہ لیے ہوے بوقت شب کسی طرف تشریف لے گئے ہین اب مجھکو لشکر مین رہنا شاق ہوا مین آپ کی تلاش مین وہان سے چل کھڑا ہوا اتفاق قضا و قدر تقدیر کی خوبی سے ایک تحفہ ہاتھ آگیا اُسکو لیکر اور دریافت کر کے حاضر خدمت ہوا یہ کہکر سمک نے

عرض کی کہ حضور اپنی سرگذشت بیان فرمائین کہ حضور پر کیا گذری علمشاہ نے اول سے
آخر تک حال بیان کیا قمری کا ہاتھ سے جانا اسیر تکرار ہونا سردارون کو قتل کرنا سب کا بلوہ
کرکے اسیر کرنا اور بحکم عنطاق قید کرنا اُسکا دوسرے روز بوقت صبح حکم قتل دینا یہ دیوانہ
جو کہ بھانجا ہے عنطاق کا اب جو مسلمان ہوا ہے یہ مع اپنے رفیقون کے وہان پہونچا اور پاسبانون
وغیرہ کو قتل کرکے مجھکو رہا کرکے اپنے قلعے مین لایا میرا اعلاج کیا مگر ای سماک مجھکو جدائی اُس
قمری کی بہت شاق ہے نہ معلوم اُسکا کیا حال میری جدائی مین ہوا ہوگا اور کیا اُسپر گذری
مین اُس قمری کی کیا حالت بیان کرون کہ وہ کیا چیز ہے اور کیسی خوش گفتار تھی ایسے طائر
خوش گلو نہ دیکھے نہ سُنے جیسی وہ قمری تھی وہ میری مونس تنہائی اور یار غمگسار تھی افسوس
ہے کہ وہ یون مفت ہاتھ سے جاتی رہی نہ معلوم باز اُسکو کھا گیا یا وہ اُسکے پنجے سے
چھوٹ گئی مین یقین کرتا ہون اگر چھوٹ جاتی تو ضرور وہ میرے پاس آتی یہ کہکر علمشاہ
نے بہت افسوس کیا بلکہ کسیقدر آنکھون مین آنسو بھر آئے یہ رنگ جو سماک نے اپنے
آقا کا دیکھا تو عرض کی کہ حضور کے ہاتھ وہ قمری کیونکر آئی علمشاہ نے ایک آہ سرد بھر کر کہا
ای سماک مین تجسے اُسکا حال کیا بیان کرون قابل بیان کرنے کے نہین ہے چونکہ تم میرے
رازدار ہو خیر تمسے بیان کرتا ہون مجھسے بہت بڑی غلطی واقع ہوئی یہ فرما کر دیوانہ سے
کہا کہ تھوڑی دیر کے لیے تخلیہ ہو جائے تو بہتر ہے مین کچھ اپنے عیار سے باتین کرونگا اُسنے
عرض کی کہ بہت خوب یہ کہکر اُسنے اُن سب کو ہٹا دیا اب اُس مقام پر سواے علمشاہ
وسماک و دیوانہ کے کوئی نہ تھا دیوانہ بھی اُٹھکر جانے لگا علمشاہ نے اپنے دل مین
خیال کیا کہ اِس دیوانہ سے بھی حال کہدینا زیبا ہے کیونکہ اپنا محسن ہے دوسرے اِسنے اپنا
راز بھی تمسے پوشیدہ نہین کیا یہ خیال دل مین کرکے دیوانے سے فرمایا کہ تم کہان جاتے
ہو تم ٹھہر جاؤ تمسے کوئی پردہ نہین ہے علمشاہ کو یہ خیال تھا کہ شاید یہ ناراض نہ ہو جائے
اور خیال کرے کہ تمنے تو اِنکے ساتھ ایسا سلوک کیا اِنکو قتل سے بچایا اور یہ تم سے اپنا راز
پوشیدہ کرتے ہین یہ سوچکر دیوانے سے کہا یہ جو دیوانے نے سُنا بیٹھ گیا اُسوقت جب تخلیہ
بالکل ہوگیا سواے تین شخصون کے جو تھا وہان کوئی نہ تھا اُسوقت علمشاہ نے کل حال

قمری کا بیان فرمایا یعنی اپنے لشکر سے مع ملکہ آہو چشم کے نکلنا اور صحرا مین پہونچکر خیال کرنا کہ یہ امر
بالکل خلاف ہو جو کہ تحریر ہو چکا ہی ملکہ سے اپنا خیال ظاہر کرنا ملکہ کا اصرار کرنا باہم رد و بدل ہونا
آخر ملکہ کا سحر سے قمری بننا اپنا قمری کو لیکر وہان سے چلنا اُس لشکر مین پہونچنا مع قمری کے
حسب الطلب دربار عنطاق مین جانا عنطاق کا قمری کو پسند کر کے طلب کرنا اپنا انکار کرنا
باز کا آکر قمری کو لیجانا بادشاہ سے تکرار ہونا کل حال کہہ سنایا اور فرمایا کہ وہ قمری اصل مین
قمری نہ تھی بلکہ ملکہ آہو چشم میری شیدا تھی ای سماک تمکو لازم ہی کہ تم اِس امر کو دریافت کرو
کہ وہ قمری کہان ہی اور کیا ہوئی اور یہ تو بیان کرو کہ تمنے جو کہا کہ میرے ہاتھ ایک تحفہ آیا تو
مین حاضر ہوا وہ تحفہ کیا ہی ہمکو دکھاؤ جسوقت سماک کل حال سُن چکا اُسوقت اُسنے علمشاہ
سے عرض کیا کہ حضور پریشان نہ ہون انشاء اللہ تعالی وہ قمری زندہ ہوگی اور آپ کے پاس
ضرور آئیگی یہ فرمائیے جو کوئی قمری کو لائے اُسکو کیا انعام عطا فرمائیے گا علمشاہ نے فرمایا کہ مین
اُسکو بہت کچھ دونگا اور خوش کر دونگا اگر قمری کو کوئی لادے یہ سُنکے سماک نے وہ قفس
جس مین قمری تھی علمشاہ کے روبرو رکھدیا اور عرض کیا کہ ملاحظہ فرمائیے وہ قمری یہ تو
نہین ہی اب جو علمشاہ نے ملاحظہ فرمایا تو اپنی شمشاد قدکی قمری کو اُس قفس مین پایا دیکھا
کہ قفس مین بیٹھی ہوئی ہی اُدھر قمری نے جو علمشاہ کو دیکھا مثل ماہی بے آب کے تڑپنے لگی
اور یہ قصد کیا کہ کسی طور سے مین قفس سے نکلکر علمشاہ کے پاس پہونچ جاؤن اور ایکمرتبہ
بیقرار ہو کر یہ پکار اُٹھے شعر مرتا ہون تیرے ہجر مین ای یار خبر لے اب جان سے جاتا
ہی یہ بیمار خبر لے پھر یہ رنگ جو علمشاہ نے دیکھا فوراً ہاتھ بڑھا کر قفس کے در کو کھولدیا
در کھولنا تھا کہ وہ قمری مثل باز کے ہاتھ پر علمشاہ کے آکر بیٹھی جس طور سے باز شکار پر
گرتا ہی علمشاہ نے اُسکے سر پر ہاتھ پھیرا چوما فوراً خیال مین آیا کہ اب یہان سوا میرے
اور میرے عیارونکے اور اِس دیوانے کے کون ہی بہت دن ہوے کہ یہ جامۂ انسان مین
نہین آئی یہ خیال کر کے فرستہ وہ شاخ گلاب جو کہ آہو چشم نے علمشاہ کو بتادی تھی اور
اُسکی تدبیر بتادی تھی کہ اِدھر سے جو لگاؤگے تو مین قمری ہو جاؤنگی اُدھر سے جو لگاؤگے
تو مین پھر حالت اصلی پر آجاؤنگی اِسی تدبیر سے کئی مرتبہ علمشاہ نے قمری کو انسان بنایا تھا

اور پھر قمری بنا یا تھا بس اُس شاخ کو نکالا اور سمک وغیرہ سے کہا کہ خبردار ہو جاؤ مین اِس قمری کو انسان بناتا ہون یہ فرما کر اُس شاخ کو اُس سمت سے لگایا کہ جدھر کے لگانے سے حیوان سے انسان ہو جاتی تھی اُس شاخ کا جسم سے مس ہونا تھا سب نے دیکھا یا تو وہ قمری ہاتھ پر بیٹھی ہوئی تھی یا ایک مرتبہ فرش پر گری اور تڑپی اب جو اُٹھی سب نے دیکھا کہ ایک حسین وجمیل عورت از سرتا پا زیور جواہر مین غرق ہے علمشاہ نے ملکہ کا ہاتھ پکڑ کر پہلو مین بٹھا لیا اور سمک وغیرہ سے فرمایا کہ تم اب تو اِس قمری کے حال سے آگاہ ہوے سب نے عرض کیا کہ جی ہان سمک نے عرض کیا کہ جب مین نے قمری کا حال سُنا تھا اُسی وقت مجھکو یقین ہو گیا تھا کہ ضرور اِس قمری مین کوئی نہ کوئی بھید ہے اِس قمری کو کسی نہ کسی تدبیر سے ضرور لے چلو مین لیکر حاضر ہوا علمشاہ نے فرمایا کہ تمنے کیونکر پائی اور تمکو کیونکر اِس حال سے آگاہی ہوئی بیان کرو سمک نے اپنا لشکر عنطاق مین آنا مجمع دیکھکر وہان اُسکو کل حال معلوم ہونا اور سب حال دریافت کرکے جوگی کی صورت بنکر آنا اور رموز کے خیمے مین موافق اُسکے طلب کے جانا مع سامان کے اُس سے تقریر کا ہونا اور اپنا بحث کرنا آخر کو چراغ روشن کرکے سب کو بیہوش کرکے قفس لیکر وہان سے روانہ ہونا حرف بحرف بیان کیا علمشاہ و ملکہ یہ حال سُنکے بہت خوش ہوے سمک کو بہت کچھ انعام مرحمت فرمایا کہ سمک بھی خوش ہو گیا علمشاہ کی یہ حالت ہوئی کہ ملکہ کو دیکھکر پھولون نہ سماتے تھے ملکہ سے کہا کہ کیون ملکہ ہم کہتے تھے کہ تم ہمراہ نہ چلو عورت کا ہمراہ ہونا اچھا نہین ہوتا ہے ہمارے کہنے کو تمنے نہ سُنا اُسکی سزا پائی اپنی سزا کو پہونچین اپنے ساتھ ہمکو بھی پریشان کیا ملکہ نے جواب دیا کہ جو مقدر مین ہوتا ہے وہ ضرور پیش آتا ہے میرے مقدر مین یہ لکھا تھا آپ کے مقدر مین یہ تحریر ہوا تھا پھر کیونکر اُسکا سامان نہ ہوتا خیر اب اِس باتون کے ذکر کو دور بھی فرمایئے کیونکہ صدمہ ہوتا ہے خداوند کریم اب ایسی گھڑی نہ لائے شکر ہے خداوند کریم کا کہ اُسنے پھر آپ کو زندہ دکھایا اور مین آپ کی زیارت سے مشرف ہوئی مجھکو اِس دن کی امید کب تھی خداوند تعالی بھائی سمک کا بھلا کرے کہ جسکی کوشش سے مجھکو یہ دن نصیب ہوا کہ مین نے آپ کو زندہ اپنی زندگی مین دیکھا مین یہی دعا کر رہی تھی کہ خداے کریم تو

ملک الموت کو حکم فرما کہ میری قبض روح کرین مین اپنی زندگی مین یہ نہ سنون کہ میرے مالک اور آقا کو اِن حرامزادون نے قتل کیا اور مجھسے یہ کشاکش نہین اُٹھ سکتی ہو یا کوئی ایسی صورت نکال کہ مین قید سے رہا ہون اور جاکے اپنے شہریار سے ملون علمشاہ نے فرمایا کہ اے تم سچ کہتی ہو تمھارا ایسی حال ہوا ہوگا خیر میرا جو حال تھا وہ خدا پر بخوبی روشن ہو اُسکے بیان کرنے کی کوئی ضرورت نہین انشاء اللہ مین اچھا ہو لون اُسوقت تم دیکھنا کہ اِس عنطاق اور رموز کو کیسی اِس حرکت کی سزا دیتا ہون کیا اب مین اِس ملک کو بدون اسلام آباد کیے ہوے یہان سے جاتا ہون یہ غیر ممکن ہو اب جبتک میرے زخم اچھے ہون اسی قلعے مین قیام کرو بعد صحت دیکھا جائیگا یہ فرما کر ملکہ سے فرمایا کہ اب تم محل مین جاؤ اور وہان پر راحت و آرام سے بسر کرو یہان ہمارے پاس اور لوگ آئینگے راوی بیان کرتا ہو کہ جہان پر علمشاہ فروکش تھے اسی کے برابر ایک محل سب سامان سے آراستہ تھا اور خالی تھا اُسمین ملکہ کو علمشاہ نے حکم دیا کہ تم یہان رہو دیوانے نے سب سامان مہیا کردیا پیش خدمتین مصاحبین وغیرہ سب آکر حاضر ہوئین ملکہ وہان رہنے لگی اب علمشاہ نوجوان کے زخمون کے انگور بندھ آئے ہین سماک بابطاقی و دیوانہ علمشاہ کی خدمت گذاری و علاج مین ہمہ تن مصروف ہین دن بھر تو علمشاہ باہر تشریف رکھتے ہین شب کو محل مین تشریف لے جاتے ہین ملکہ سے صحبت پاکبازانہ برپا رہتی ہی کیونکہ اِن لوگون بدون عقد کیے ہوے ہم بستر ہونا حرام ہی دوسرے ساحرون سے تو بالکل یہ لوگ پرہیز کرتے ہین اُسوقت تک کہ جبتک وہ سحر سے توبہ نہ کرین بس اسی سبب سے صحبت پاکبازانہ برپا رہتی ہی اب یہ تو یہان عیش و عشرت مین بسر کر رہے ہین انکو تو یہان ایسی حالت مین مصروف چھوڑا جاتا ہو اور اب کچھ حال بے شنگ عیار عنطاق کج کلاہ کا تحریر کرتا ہون ناظرین ملاحظہ فرمائین

دو کلمہ داستان بے شنگ عیار عنطاق کج کلاہ کا خبر لیکر آنا عنطاق کا آگاہ ہوکر ایک سردار کو برائے اسیری علمشاہ وغیرہ کے روانہ کرنا اُسکا جاکر

مقابلہ کرنا اور شکست کھا کر بھاگ کر آنا اہل لشکر کا بادشاہ سے حال بیان کرنا خود بادشاہ کا اِس حال سے آگاہ ہو کر لشکر لیکر مع اپنے بھائی کے جانا مقابلہ کا ہونا علمشاہ وغیرہ کا بسبب سحر رموز جادو کے اسیر ہونا اِن سب کو قید کر کے بادشاہ کا لیکر اپنے شہر مین آنا اور عنطاق کا نامہ اس سب حال کا بادشاہ طلسم کو تحریر کرنا و دیگر حالات متعلق داستان ہذا غزل بجاے ساقی نامہ

قاہر ہوا آئینہ پہ رخسار سے حجاب ہے
طاؤس وجد کرتے ہین ساقی سحاب ہے
حیرت کی جا ہے خط رخ آتشین یار
ٹکرا کے پارہ پارہ ہو کشتی حباب ہے
یاد آگیا ہے بوسہ چشم سیاہ یار
ای ترک اپنی تیغ کو بجھوا گلاب ہے
آتش کو چنکے قتل کیا اُسنے اِس لیے

یوسف عجب ہے رکھتا تھا منھ کو نقاب سے
یوسف مین اور یار مین اتنا ہی فرق ہے
نکلا ہے شب رہ بغل آفتاب سے
بیخود ہوے نہ رند چڑھا گر خم و سبو
وحشت ہوئی ہے مجکو ہرن کے کباب سے
دیوانے روز حشر کو پوچھے نہ جائینگے
ہوتی ہے قدر شعر بلند انتخاب سے

اپنا دماغ خشک بھی تر ہو شراب سے
اسکو چھپایا اسکو نکالا نقاب سے
اُس بحر مین کھلاتی ہے غوطے مجھے قضا
چکر مین چرخ ہے قدح آفتاب سے
گلہاے زخم کے سیلے خوشبو مزد رہی
خارج ہے سرنوشت ہمارے حساب سے
نگارندہ معنی داستان

چنین کرد این داستانسرا بیان سیاحان دشت معانی وطی کنندگان صحراے مضامین وجادہ پیمایان خیر ساحت وخبران احوال بلاغت وفصاحت اِس داستان مسرت بیان کو یون تحریر کرتے ہین کہ جب بے رشک عیار حسب ارشاد اپنے بادشاہ عنطاق کج کلاہ کی طرف قلعہ تجیریہ کے اپنی صورت تبدیل کر کے روانہ ہوا چنانچہ راہ سے بخوبی آگاہ تھا پاے شاطری مارتا ہوا اڑاتا ہوا بعد عجلت قریب قلعہ پہونچا در قلعہ کو کشادہ پایا بلا خوف وخطر داخل قلعہ ہوا قلعے مین عجب طرح کی چہل پہل دیکھی ہر مقام پر دیکھا کہ دس دس بارہ بارہ اہل قلعہ لباس نفیس پہنے ہوے جمع باہم کلام کر رہے ہین کہ ہمارے آقا و مالک تجیر دیو اُسنے بڑا کام کیا کہ پسر حمزہ کو قید سے رہا کیا اپنے ماموں سے مخالف ہو کر دین اسلام قبول کیا اور اُس جوان کی اطاعت کی اور ہم سب کو بھی دین اسلام سے مشرف کیا واقعی دین اسلام مذہب حق اور خداے آسمانی

لایق بندگی ہو اور یہ مذہب سب جو کہ جاری تھے اور ہین سب باطل ہین اور جنھون نے دعوی خدائی کیا اور کرتے ہین یہ سب اُسکے بندے تھے اور ہین مگر کافر ہو گئے تھے شیطان کے بہکانے سے دعوی خدائی کیا اُسکی سزا پائی اور پائینگے ہمیشہ نار دوزخ مین جلائے جائینگے اور عجائب نگار بھی کوئی لچہ شیطان ہو گا کہ جو دعوی خدائی کرتا ہو ہمنے تو آجتک کوئی اُسکی قدرت نہین دیکھی اور خداوند کریم کی تو قدرت ظاہر ہو کہ اُسنے پسر حمزہ کو کس آفت سے بچایا جبکہ یہان اُسکا نہ کوئی رفیق تھا نہ عزیز اور سب خون کے پیاسے تھے دیکھو کیا سبب پیدا کیا کہ ہمارے آقا کو اُسکا مددگار بنایا وہ رہا کر لائے خوب کیا کہ ہمنے اُسپر لعنت کی غرض بے شنگ یہ تقریر سُنتا ہوا اور قلعہ کی حالت کو دیکھتا ہوا چلا جاتا ہو اِسنے دیکھا کہ جہان جہان خداوند عجائب نگار کی تصویرین لگی ہوئی تھین اور سب اہل قلعہ اُن مکانون مین جا کر اُن کل تصویرون کی پرستش کرتے تھے وہ مکان گرا دیے گئے ہین وہان مسجدین بنائی جاتی ہین یہ حال دیکھکر اُسکو بڑا صدمہ ہوا اپنے دل مین کہا کہ اِس دیوانے نے بڑی بری حرکت کی اپنے ماموں و بادشاہ سے دشمنی کی اِسنے تو وہ مثل کی کہ دریا مین رہنا اور مگرمچھ سے بیر یعنی بادشاہ کی سرحد مین رہنا اور اُسی سے دشمنی باوجودیکہ ماموں بھی ہو کوئی غیر نہین ہو اُسپر یہ حال ہو خیر اب ہمکو یقین ہوتا ہو کہ اِسکے استیصال کا زمانہ آگیا ہو یہ یہان سے ضرور نکالا جائیگا اگر اِسنے اُس جوان کا ساتھ دیا تو بادشاہ کے ہاتھ سے مارا جائیگا کیونکہ نہایت درجہ اِسنے بیجا حرکت کی ہو ایسی ایسی باتین دل سے کرتا ہوا قریب عمارات شاہی آیا اور ایک چوبدار کی صورت بنکر داخل دیوان خاص ہوا دیکھا کہ وہ جوان خداپرست یعنی علمشاہ مسہری پر لیٹا ہوا ہو اور گرد مسہری کے دنگل دکرسیان آراستہ ہین اُسپر دیوانے کے سردار بیٹھے ہوے ہین اور دیوانہ بھی مثل اُن خادمون کے حاضر ہو سرو بانہ دیر اُس جوان کے مرہم کے پھاہے چڑھے ہوے ہین وہ جوان دیوانے سے کہ رہا ہو کہ او بھائی تم پریشان نہ ہو مین اچھا ہو لون تو اِس عنطاق کو دیکھنا کیسی سزا دیتا ہون مع اُسکے بھائی رموز کے کہ وہ بھی یاد کریگا اگر عنطاق نے مع اہل شہر کے دین اسلام قبول کر لیا تو میرے ہاتھ سے امان پائیگا ورنہ کتے کی موت مارا جائیگا شہر عنطاقیہ کی اینٹ سے اینٹ بجوا دونگا یہ بھی نہ معلوم ہوگا

کہ میرا نہ پھر کبھی شہر آباد تھا اب کیا بد دن اس شہر کو آباد دیکھے ہوے ہین یہان سے جاتا ہون
مثل مرزوق شاہ وغیرہ کے اسکو بھی مع تخت کے اٹھا کر خاک پر مارونگا اور اسکی دختر
سے کہ سنا تھا تمھاری شادی کرونگا اگر اسنے بخوشی قبول کیا تو خیر ورنہ جو حال ہوگا تم دیکھ لینا
دیوانہ ہاتھ جوڑ کر کہ رہا ہے کہ بجا ارشاد ہوتا ہے جیسا آپ ارشاد فرماتے ہین انشاء اللہ ایسا ہی
ہوگا مین تو آپ کا ایک ادنا خادم ہون علمشاہ فرماتے ہین کہ تم ہمارے محسن ہو یہ جو تقریر
بیدشنگ عیار نے سُنی اور زیادہ اپنے دل مین جلا اور کہنے لگا کہ کیا خوب اس جوان
کو بڑا غرور ہے خداوند عجائب نگار سے ڈرتا بھی نہین ہے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس قلعے کی بربادی
کا زمانہ آگیا ہے خیر اب تو چلکر بادشاہ کو اس حال سے آگاہ کر اور عرض کر کہ جو کچھ اُن لوگون نے
خدمت والا مین عرض کیا سب درست اور صحیح ہے آپ کا قیدی قلعہ تسخیر پہ مین آپ کے
بھانجے تسخیر دیوانے کے پاس موجود ہے اور یہ خیالات اسکے ہین اور جو تو نے قلعے کی
حالت اپنی آنکھ سے دیکھی ہے وہ بیان کر تاکہ وہ کوئی تدبیر کرین میرے نزدیک مناسب
یہ ہوگا کہ ایسی حالت مین کسی کو مع سپاہ کثیر کے روانہ کرکے گرفتار کرالین تاکہ یہ صحبت سے
نجات نہ پائے واقعی اگر تندرست ہوگیا پھر کون اس سے لڑسکتا ہے اس حالت مین تو یہ
ممکن ہے کہ یہ اسیر ہوجائے اس حالت مین اسکا ہاتھ آنا دشوار ہوگا جبکہ یکہ وتنہا تھا تو کسقدر
لوگون کو اسنے قتل کیا تھا اور ہاتھ نہ آتا تھا اگر وہ تدبیر نہ کیجاتی تو کبھی نہ ہاتھ آتا اور اب تو
اسکو مقام بھی بیٹھنے کو ملا ہے لشکر بھی کسیقدر ہمراہ ہوگیا اب تو یہ آفت برپا کردیگا اگر یہ اچھا
ہوگیا بہتر یہ ہوگا کہ ابھی سے تدارک کیا جائے آیندہ بادشاہ کو اختیار ہے ہم خبردار کیے
دیتے ہین یہ سوچکر وہان سے باہر آیا اور دوسری صورت تبدیل کرکے قلعے کو طے کرکے
بیرون قلعہ آیا لشکر کا راستہ لیا راہ طے کرکے داخل قلعہ ہوا وہ وقت ہے کہ عنطاق کج کلاہ
نے سہ پہر کا دربار کیا ہے سب آکر حاضر ہوے ہین سواے رموز جادو اسکے بھائی
کے کہ وہ تو وہان اپنے خیمے مین مع اپنے رفیقون کے بیہوش پڑا ہے وہ کیونکر آتا کہ عیار
بیدشنگ آکر بہو نجا مجرا گاہ پر سے بادشاہ کو مجرا کیا کافر کو بہ دعا دی اور یون عرض
کیا کہ حضور یہ غلام اپنی آنکھ سے دیکھ آیا بموجب حکم عالی گیا سب حال دیکھا اور جو کچھ کہ ہاتھ

مشہور ہو رہے ہیں وہ سب تمنے غدار نعمت جو کچھ کہ تو آل اہل لشکر نے خدمت والا میں
گزارش کیا سب درست اور تیرہ ہو سرمو فرق نہیں تو بالکل جھوٹ نہیں ہے کہ سب حال قلعہ کا
اور قلعہ کی تقریر اور محبوبوں کے ملنے کا اور اپنا خلوت خانہ میں پہونچنے کا اور وہاں کا کل
تقریر بیان کی ذرا سی بھی نہ چھوڑی بلکہ کچھ اپنی طرف سے زیادہ کر کے بیان کی راوی کہتا ہے
کہ اس عیار نابکار نے جو کچھ دیکھا اور سنا تھا سب کہ سنایا اور ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ یہ اُن
سب کے خیالات ہیں اور یہ معاملے ہو رہے ہیں آیندہ حضور کو اختیار ہے اس غلام نے
وہاں کے کل حالات سے آگاہ کر دیا بلکہ جو راے ناقص میں میری بات آئی ہے اگر ارشاد ہو
تو عرض کروں گو کہ میں کسی لائق نہیں ہوں میں کیا میری راے کیا ایک ادنی تین روپیہ کا پیادہ
اُسکی بھلا راے اُن لوگوں کی راے کے برابر ہوگی جو کہ بڑے بڑے مرتبے اور اعلیٰ
اعلیٰ عہدوں پر سرفراز ہیں اور ہزاروں روپیہ ماہانہ پاتے ہیں کوئی سپہ سالار ہے کوئی
رسالدار ہے کوئی [illegible] کی راے کے برابر ہوگی وہ بھلا میری کیا ہوگی وہ بڑے لوگ
ہیں اُنکی راے بڑی ہوگی [illegible] تھا اسے ظاہر کیا ہے جو کہ مشیران سلطنت و امیران مملکت
دارالکین دولت ہیں [illegible] عرض کرتا ہوں شاید پسند خاطر ہو یا د شاہ [illegible] دیا گیا
تو کر دو اُسوقت اس نابکار نے بیان کیا میری راے تو یہ ہے کہ اسی وقت کسی سردار کو
روانہ فرمائیے کہ وہ جا کر قلعہ کو تاخت و تاراج کرے اور اس جوان اور آپکے بھانجے کو
اسیر کر لائے اسکا سبب یہ ہے کہ وہ جوان ابھی مجروح ہے مقابلہ کرنے کے قابل نہیں ہے
ایسی حالت میں وہ اسیر ہو جائیگا اگر تندرست ہو گیا تو پھر اُسکا ہاتھ آنا بہت مشکل ہے پھر تو
اس سے ہمراہ [illegible] بھی نہیں لڑسکتا ہے خیال تو فرمائیے کہ جب وہ اکیلا تنہا تھا تو اسنے کیا
آفت برپا کر دی تھی [illegible]
ہوتا ہیں جب ایک [illegible] نے یہ قیامت برپا کر دی اب تو اسکے ہزاروں شریک ہو گئے ہیں وہ
کیسی آفت برپا کرینگے خصوصاً آپکے بھانجے صاحب کسی طور سے کم نہیں ہیں اُنکی اگر
شراکت ہو گئی تو آفت بھی برپا ہوگی اور شراکت کیوں نہ ہوگی اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ
مال ہی سبکے اور برابر ہی ہیں [illegible] اور دشمن بھی ہاتھ آسکتی ہیں اس سے بڑھکر موقع ان سب کا

باتون کا ہاتھ نہ آئیگا آیندہ جو آپ کی راے ہو دیگر مشورہ کاردان کی مین نے ازراہ خیراندیشی و خیرسگالی و نمک حلالی کے عرض کردیا چونکہ مین نے نمک کھایا ہے لہذا نمک حلالی کا مقتضا یہی ہے کہ جو مین نے عرض کیا اب آپ کو اختیار ہے بادشاہ نے سنے شنگ کی تقریر کو سُنکے کہا کہ تمنے تدبیر تو خوب بیان کی ہے اب مین ان سب سے بھی راے لیتا ہون پس جو راے قرار پائیگی اُسپر عمل کیا جائیگا عمنطاق کی یہ حالت ہے جب سے زبانی عیار کی سب حال سنا ہے کہ فرط غیظ و غضب سے تھرتھر کانپ رہا ہے تمام جسم کے بال کھڑے ہوئے ہین منھ مین کف بھرا ہوا ہے آنکھین لعل ہو رہی ہین بار بار مونچھون کو تاؤ دیتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ تماشا نئی میرے ہاتھ سے کہان جاتا ہے بڑا حرامزادہ نکلا میری ناموس کو بنگاہ بد دیکھا اور اُسکی نسبت خیال کیا میری دختر پر عاشق ہوا ہے سارا عشق نکالے دیتا ہون مین دیکھتا ہون کہ وہ جوان پیر اکیا بنا لیتا ہے کہ جسکو یہ رہا کرکے براے کمک لیگیا ہے یہ کہکر اہل دربار کی طرف دیکھا اپنے بھائی کے دنگل کو خالی پایا اہل جلسہ سے کہا کہ کیا آج اِسوقت رموز جادو نہین آئے اُنھون نے عرض کیا جہان پناہ آج نہین آئے بادشاہ نے کہا کہ کسی کو بھیجکر اُنکو بلاؤ کہ اُنسے بھی مشورہ کرنا ہے اب مقام تاخیر نہین ہے یہ سُنتا تھا کہ وزیر نے ایک چوبدار کی طرف دیکھا اور بلا کے حسب ایماے عمنطاق شاہ طرف رموز جادو کے روانہ کیا اور اُس سے کہدیا کہ کہنا کہ آپکو آپکے برادر صاحب سیف جہان پناہ طلب فرماتے ہین تشریف لے چلیے وہ چوبدار اُدھر کو روانہ ہوا یہان عمنطاق اُسی طور سے حالت غیظ و غضب مین بیٹھا ہوا بھائی کا انتظار کر رہا ہے اُدھر وہ چوبدار رموز کے خیمے کے پاس آیا دیکھا کہ سب دربان خیمے پر بیٹھے ہوئے ہین اور باہم کہ رہے ہین کہ جب سے جوگی صاحب خیمے کے اندر بہار سے آتا کے پاس گئے ہین اسوقت سے باہر نہین آئے ہین نہ معلوم کیا سبب ہے کہ بڑے عرصے سے باتون کی بھی آواز نہین آتی ہے وہ کہ رہے تھے کہ چوبدار پہونچا اور دربانون سے کہا کہ خبر کردو کہ بادشاہ کے پاس سے چوبدار آیا ہے بہت ضرورت ہے بادشاہ نے یاد فرمایا ہے تشریف لے چلیے اشد ضرورت ہے دریافت کیا ہے کہ مزاج کیسا ہے جو اِسوقت دربار مین نہین آئے بڑے عرصے سے دربار آراستہ ہے یہ چوبدار نے کہا دربانون نے جواب دیا کہ ہمکو حکم نہین ہے کوئی اندر آنے جو آسنے

اُسکو منع کرنا اور تم خود بھی نہ آنا ایک جوگی صاحب آئے ہین اُنسے کچھ تخلیے کی باتین ہو رہی ہین کیونکر
ہم جاکر اُنسے آپکا پیام بیان کرین بادشاہ سے عرض کیجیے گا وہ آتے ہین چوبدار نے کہا کہ ہمکو
حکم شاہی ہی کہ اپنے ہمراہ لے آؤ ہم کیونکر بدون اُنکے جائین ہمپر عتاب سلطانی نازل ہوگا تم
میرے خبر کردو ہمکو طلب ضرور کرینگے ہم اُنسے کہ لینگے دربانون نے کہا کہ ہماری یہ طاقت نہین
ہی کہ ہم بدون اجازت اندر جاسکین ہمکو ممانعت ہی بھلا پھر ہم کیونکر جاکر اطلاع کرین چوبدار نے
کہا کہ اچھا نجاؤ ہم خود جاتے ہین تمنے ہمکو منع کیا تم اپنے منصب کو بجا لائے اب کوئی تمکو الزام
نہین دیسکتا ہی یہ کہکر پردہ اُٹھایا دربان پکار پکار کر کہنے لگے کہ اے چوبدار صاحب اندر نجایئے
ہم آپ کو منع کرتے ہین کیونکہ ہمارے آقا کا حکم نہین ہی ہمپر عتاب نازل ہوگا یہ اس خیال سے
پکار کر کہ رہے تھے تاکہ رموز سن لے کہ ہمارے ملازمون نے منع کیا یہ زبردستی چلا آیا ہی
وہان خبردار کون ہی جو سنے گا سب تو بیہوش پڑے ہوے ہین سننے کون دربان تو یہین
چلاتے رہے اُدھر وہ چوبدار جو اندر خیمے کے جاتا ہی تو ہر طرف سے اُسنے خیمے کو بند
پایا از حد تاریکی تھی چند فانوسین وکنول روشن تھے ایک مقام پر یہ کھڑا ہو کر دیکھنے لگا
کہ یہ کیا سبب ہی ابھی تو دن ہی یہان روشنی کی گئی اور ہر طرف سے خیمے کو بند کردیا ہی کہ باہر کی
روشنی نہ آنے پائے طریقہ یہ ہی کہ جب انسان روشنی سے اندھیرے مین آتا ہی تو کئی منٹ
تک اُسکو کچھ نہین دکھائی دیتا ہی جب کچھ دیر ٹھہر لیتا ہی تو پھر سب کچھ معلوم ہوتا ہی یہی قاعدہ
اندھیرے سے روشنی مین آنے والے کا ہوتا ہی پس جب یہ وہان ٹھہر لیا تو اِسنے دیکھا
کہ جسقدر لوگ خیمے کے اندر ہین سب پڑے ہوے ہین ایک مقام پر اُنکو اپنے تن بدن
کا ہوش نہین ہی یہ دیکھکر اُس چوبدار کو حیرت ہوئی کہ یہ کیا واقعہ ہی اِن سب پر کیا سانحہ گذرا
جو یون پڑے ہوے ہین دیکھکر یہ کیفیت اُس چوبدار نے آواز دی کہ ذرا یہان آؤ دیکھو
کہ یہ کیا واقعہ ہی تم تو کہتے تھے کہ ہمکو اندر آنے کو منع کیا ہی کہ کوئی نہ آنے پائے یہان تو
سب اوندھے سیدھے پڑے ہوے ہین کیا آج کوئی جلسہ تھا کہ اُسمین شراب کثرت
سے پی گئی ہی اُسکے نشے کے سبب سے بیہوش پڑے ہین یہ جو چوبدار نے پکار کر کہا تو
دربان باہر سے اندر آئے اُنھون نے بھی یہ واقعہ دیکھا جو کہ چوبدار نے دیکھا تھا اِن

سب کو حیرت ہوئی چوبدار نے کہا کہ یہ گھٹا ٹوپ جو ہے اسکو تو برطرف کرو پردے اُٹھاؤ تاکہ روشنی ہو اور ہوا آئے سب کو ہوش آئے اُن سب نے پردے خیمے کے اُٹھانے روشنی ہوئی سب نے دیکھا کہ رموز جادو اور کل اُسکے رفیق ایک مقام پر بیہوش پڑے ہوئے ہین اور بیچ مین ایک چراغ مٹی کا رکھا ہوا ہے اُسمین بجائے تیل کے گھی پڑا ہوا ہے اور چار بتیان ہین یہ دیکھا اور بھی سب متحیر ہوئے دربانون نے دیکھا کہ وہ جوگی صاحب نہین ہین اب جو دیکھا تو ایک پرچہ لکھا ہوا فرش پر پڑا ہے اور ایک طرف سے سراچہ خیمے کا چاک پایا انکو اور حیرت ہوئی اب جو دیکھا تو اُس جوگی کو نہ پایا اور سب کو دیکھا ایک نے دوسرے سے کہا کہ کیون بھائی وہ جوگی نہین ہے کدھر چلا گیا اگر دروازے سے جاتا تو ہم دیکھتے معلوم ہوتا ہے کہ وہ جوگی پشت خیمہ چاک کرکے چلا گیا ہے وہ جوگی نہ تھا کوئی چور نابکار تھا دیکھو تو سب چیزین خیمے مین ہین اُنھون نے جب یہ تقریر کی اُسوقت اُس چوبدار نے کہا کہ پہلے اِن سب کو ہوشیار کرنے کی تو فکر کرو اُسکے بعد چیزون کو تلاش کرنا دیکھو تو یہ لوگ زندہ بھی ہین یا مر گئے ہین یہ سُنکے وہ دربان اِن سب کی طرف چلے اُدھر سے ہوا سے سرد کے جھونکے جو پردون کے اُٹھنے سے آئے اور اُنکے جسمون سے لگے اور دماغ مین خنکی پہونچی اور اُدھر بیہوشی کا بھی اثر زائل ہو چکا تھا سب کو ہوش آیا ہر ایک گھبرا کر اُٹھا ایک نے دوسرے کی طرف دیکھا اور سر جھکا لیا رموز جادو جو اُٹھا اُسنے اِدھر اُدھر دیکھا اُسنے خیال کیا کہ نہ تو وہ جوگی ہے نہ وہ قفس قمری کا ہے صرف بادشاہ کا چوبدار اور میرے ملازم کھڑے ہوئے ہین ہم سب کو حیرت سے دیکھ رہے ہین اُدھر وہ لوگ اِن سب کے ہوشیار کرنے کو چلے تھے یہ جو دیکھا کہ وہ سب کے سب خود بخود ہوش مین آگئے یہ لوگ اُسی مقام پر کھڑے ہوکر دیکھنے لگے اِدھر یہ جو واقعہ رموز نے دیکھا کہ قفس قمری مع جوگی کے ندارد ہے اپنے تو اِسکے حواس جاتے رہے ہاتھون پانوئن کے طوطے اُڑ گئے طائر حواس قفس دماغ سے پرواز کر گیا حیرت زدہ ہو کر اپنے رفیقون کی طرف دیکھ کر کہا کہ یہ کیا سانحہ ہے کہ وہ جوگی صاحب کدھر گئے نہ اُنکا پتہ ہے نہ قفس قمری کا معلوم ہوتا ہے میری سمجھ مین کچھ نہین آتا ہے کہ یہ کیا واقعہ ہوا کہ ہمسب بیہوش و رفتہ ہوئے کہ ہمکو کسی امر کی خبر تک نہ رہی [illegible] کہ وہ جوگی صاحب [illegible] بھی

بجھلے گئے اور ہم آگاہ نہ ہوئے اُن سب نے عرض کیا کہ چراغ کا روشن ہونا تھا کہ
ہمارے حواس جاتے رہے اور ہم بیہوش ہو گئے پھر ہمکو خبر نہیں کہ کیا ہوا ان دربانوں سے
دریافت فرمایئے شاید انھوں نے جوگی کو جاتے ہوئے دیکھا ہوگا یہ سُنکے رموز نے اُن دربانوں
کو قریب بلایا اور کہا کہ کیا وہ جوگی صاحب چلے گئے تمنے جانے کیوں دیا اور کیا وہ قفس بھی
قمری کا لیتے گئے اور تم کب اندر خیمے کے آئے دربانوں نے کانپ کر عرض کیا کہ جب سے
آپ نے حکم دیا کہ کوئی اندر نہ آنے پائے اور نہ تم آنا ہم لوگ اُسوقت سے در خیمہ پر بیٹھے
رہے کہیں اُٹھکر نہیں گئے بلکہ پیاسے بھی رہے نہ ہمنے جوگی کو جاتے دیکھا نہ کسی کو ادھر
سے کوئی نہیں گیا جب بہت دیر ہوئی اور آپ کے بلانے کو بادشاہ کے پاس سے آیا اور ہمسے اُسنے
کہا کہ خبر کردو ہمنے کہا کہ ہمکو حکم اندر جانے کا نہیں ہے ہم خبر نہیں کر سکتے ہیں نہ جا سکتے ہیں کہ
ممانعت ہے اُنھوں نے کہا کہ بہت ضرورت ہے ہم اُنکو اپنے ساتھ لیکر جائینگے ہم خود
جا کر کہتے ہیں ہم منع کرتے رہے یہ اندر آئے اُنھوں نے یہاں آکر سب کو بیہوش پایا
ہم سب کو آواز دی جب ہم سب آئے تو ہم بھی یہ واقعہ دیکھکر حیران ہوئے ہمنے پردے
اُٹھا دیئے تو آپ سب کو بیہوش پایا مگر جوگی صاحب کو نہ دیکھا اور ایک پرچہ زمین پر پایا
اور پشت خیمہ کو چاک دیکھا ہم خود حیران ہیں کہ جوگی صاحب کدھر سے گئے اور یہ کیا واقعہ
ہوا اب ہم آپ لوگوں کو ہوشیار کرنے چلے تھے کہ آپ کو خود ہوش آ گیا یہ سُنتا تھا اب تو
بالکل حواس رموز کے جاتے رہے کہا کہ لاؤ تو وہ پرچہ ہے تو دیکھوں کہ اُسمیں کیا لکھا ہے
اُن لوگوں نے وہ پرچہ رموز کے ہاتھ میں دیا رموز نے جو پڑھا اُسمیں لکھا تھا کہ او رموز
نابکار خبردار آگاہ ہو کہ میں جوگی نہ تھا عیار تھا میرا نام [illegible] ملطاقی تھا میں عیار
شوخ و نوجوان کا تھا تمکو ... آئی کے ساتھ ... اُسکے پاس سے قمری باہنر کو لیکر
اُڑا لیا مجھکو جو تم نے جوگی سمجھا تھا تم سب پر عیاری کی اور چراغ عیاری روشن کر کے
تم سب کو بیہوش کر کے نکل گیا اب قمری کو لیکر جاتا ہوں یہ غنیمت جانو کہ تمکو قتل نہیں کیا یہ احسان
کیا ورنہ تم میرے قبضے میں تھے اگر میں چاہتا تو قتل کر ڈالتا صرف اس خیال سے چھوڑ دیا
کہ تمنے کوئی ایسی خطا نہیں کی کہ جسکے عوض میں قتل کرتا تمکو بتلائے دیتا ہوں کہ اب کبھی

ایسی حرکت نہ کرنا اگر اب ایسی حرکت کروگے تو یاد رکھنا کہ پھر میرے ہاتھ سے نہ بچوگے آیندہ تمکو اختیار ہی بلکہ تمکو لازم ہی کہ دین اسلام کو قبول کرو اور میرے آقا کی اطاعت کرو اسی مین تمھاری زندگی کی صورت ہی ورنہ یہ امر اب غیر ممکن ہی کہ میرا آقا اس ملک کو اسلام آباد نہ کرے ضرور یہ ملک اسلام آباد ہوگا بس یہی کافی ہی زیادہ تحریر کی ضرورت نہین ہی راوی بیان کرتا ہی کہ جب سمک قفس لیکر جانے لگا تھا تو یہ پرچہ لکھکر ڈال گیا تھا وہی پرچہ دربانون نے پایا تھا اور رموز کو دیا جب رموز نے وہ پرچہ پڑھا اور مضمون سے آگاہ ہوا اُسکے چہرہ کا رنگ مثل طائر وحشی کے پرواز کر گیا اور اپنے رفیقون سے کہنے لگا کہ بڑا غضب ہوا مین نے دھوکا کھایا اُس سے دریافت نہ کیا کہ یہ کون ہی وہ جوگی نہ تھا عیار تھا اُس جوان خداپرست کا قمری کو لینے آیا تھا عیاری کرکے ہم سب کو دھوکا دیکر لیگیا واقعی کیا خوب عیاری کی مگر حیران ہون کہ مین بھائی صاحب سے کیا کہونگا اور قمری جب وہ طلب کرینگے تو کیا جواب دونگا حریف تو اپنا کام کرکے چلا گیا بڑا داغ دے گیا یہ کہکر وہ پرچہ رفیقونکو دیا ہر ایک نے پڑھا اب تو سب کے حواس جاتے رہے رموز نے کہا کہ بھائیو کوئی تدبیر بتاؤ کہ مین بادشاہ سے کیا کہون اُن سب نے کہا کہ جو واقعہ گذرا ہی وہ سب بیان کر دیجیے گا یہ پرچہ دکھا دیجیے گا آپ پر کیا منحصر ہی بڑے بڑے ساحرون نے ان عیارونکے ہاتھ سے دھوکا کھایا ہی اب مثل شمامہ جادو و دمامہ و شمشش و افراسیاب کے نہین ہین یہ سب تو دعوی خدائی کرتے تھے اُسپر ان عیارون کے ہاتھ سے ہزارون دھوکے کھاتے تھے بس اب اگر آپ نے دھوکا کھایا تو کیا نقصان ہوا آپ نے کوئی دیدہ و دانستہ نہین دھوکا کھایا اُسکے فریب مین آگئے رموز نے کہا خیر اب تو جو کچھ ہوا مجبوری ہی ایک رفیق بولا کہ خوب ہوا وہ قمری کو لیگیا ایسی منحوس وہ قمری تھی کہ جب سے آئی تھی سوا جنگ و پیکار کے دوسری بات نہ تھی خوشی سے نہ بیٹھ سکے رموز نے کہا ہمارے نزدیک بادشاہ سے تو دریافت کرو دیکھو کہ وہ کیا فرماتے ہین سارے ہی میری محنت بیکار ہوئی دوسرے اور سب لوگون سے شرمندگی حاصل ہوئی وہ لوگ کیسے خوش ہوے ہونگے یہ کہکر چوبدار سے کہا کہ تم کیون آئے ہو اُسوقت تمنے آکر بیان ہم سبکو بچالیا

ورنہ اِسی طور سے بیہوش پڑے رہتے اور مرجاتے جب سے مجھکو ہوش آیا ہی اور مین نے قمری
کو نہین دیکھا ہی بڑا صدمہ ہی چوبدار نے عرض کیا کہ آپ کو اِسیوقت بادشاہ نے طلب فرمایا ہی کہ
اپنے ہمراہ لانا بڑی ضرورت ہی مین آپ کے لینے کو آیا تھا یہان آکر یہ واقعہ دیکھا لہذا آپ
تشریف لے چلیے بادشاہ انتظار فرما رہے ہونگے فرمایا تھا کہ کہنا کیا سبب ہوا ہی جو اسوقت
کے دربار مین نہین آئے یہ جو چوبدار نے کہا رموز نے کہا کہ اچھا چلتا ہون یہ کہکر اُٹھا اب
درباری سے آراستہ ہوا سب رفیقون کو رخصت کیا جو کہ دربار مین جاتے تھے اُنکو ہمراہ
لیا مع اُس پرچہ کے ہمراہ چوبدار کے طرف دربار کے روانہ ہوے اُدھر وہ سب رفیق
اپنے اپنے مقام پر آئے اور باہم کہنے لگے کہ بڑی عیاری ہوئی ہم سب نے بڑا دھوکا
کھایا ذہن مین نہین آتا ہی کہ وہ تیز دو قمری کسطور کی تھی اور کس چیز کی بنائی تھی اور کیا فقرہ
کیا ہی کہ سب کو یقین آگیا عیاری اِسکا نام ہی رفیق تو اپنے اپنے مقام پر بیٹھے ہوے یہ
باتین کر رہے ہین اُدھر رموز وہان پہونچا داخل دربار ہوا مگر مغموم و محزون اپنے بھائی کو
سلام کیا اور سب اہل دربار نے اُسکی تعظیم کی رموز نے دیکھا کہ بے شنگ نہایا رکھا ہوا
ہی بے شنگ اِسکے سامنے براے دریافت حال گیا تھا خلاصہ یہ کہ یہ سلام کرکے اپنے
مقام پر بیٹھ گیا مگر سر جھکائے ہوے ہی کسی طرف دیکھتا نہین ہی اُسوقت صنطاق نے رموز
کی طرف منھ کرکے کہا کہ کیون مزاج کیسا ہی جو آج دربار مین نہین آئے جب بلوایا مین نے
تو آئے بھی ہو تو سر جھکائے ہوے کچھ مغموم سے بیٹھے ہوے ہو اِسکا سبب کیا ہی کچھ
بیان تو کرو اور یہ بیان کرو کہ قمری تو اچھی ہی جب یہ بادشاہ نے کہا اُسوقت رموز نے سر
اُٹھا کر اور ایک آہ سرد بھر کر کہا کہ مین کیا بیان کرون کہ جس آفت مین مبتلا ہون اور جو
مصیبت مجھپہ گذر گئی ہی جسکے سبب سے مین آپ سے شرمندہ ہون اور جسکے باعث سے
مین آپ سے آنکھ چار کرکے کلام نہین کر سکتا ہون مین سر نہین اُٹھا سکتا ہون صنطاق
نے یہ سنکے کہا کہ کچھ بیان تو کرو کہ کیا واقعہ گذرا ہی جو تم اسقدر پریشان ہو اُسوقت [illegible]
نے یون بیان کرنا شروع کیا یعنی [illegible] کا لشکر مین آنا اور اپنا آگاہ ہونا اپنے رفیقون کو
بھیجکر اُسکو اپنے پاس طلب کرنا اُسکے [illegible] کا حال و قمریون کی کیفیت اُسکا [illegible]

باہم گفتگو ہونا اُسکا تاریکی کرا کے چراغ روشن کرنا سب کا بیہوش ہونا یہان سے چوبدار کا جانا اُسکا سب کو ہوش مین لانا اب معلوم ہونا کہ نہ قمری تھی نہ جوگی صاحب تھے آخر پرچہ کا ملنا اپنا اُسکو پڑھنا ظاہر ہونا کہ علمشاہ کا عیار تھا وہ عیاری کر کے قمری کو لیگیا اپنا اس حال سے آگاہ ہو کر رنج و صدمہ کرنا وہان سے حسب طلب ہمراہ چوبدار کے آنا سب حال بیان کیا اور پرچہ ہاتھ مین عنطاق کے دیا عنطاق نے و کل اہل دربار نے جو یہ سب حال سُنا تو ہر ایک کے چہرے کا رنگ اُڑ گیا سب کو حیرت ہوئی اور سب نے کہا کہ بہت بڑی عیاری کی عنطاق نے رموز سے کہا کہ تمنے سحر سے دریافت بھی نہ کر لیا کہ یہ کون ہے رموز نے جواب دیا کہ مین نے دھوکا کھایا میرے اوپر کیا موقوف ہے اِن عیارون کے ہاتھ سے بڑے بڑون نے دھوکے کھائے ہین مین نے تو ایک ہی مرتبہ دھوکا کھایا اُن سب نے تو دھوکے پر دھوکا کھایا ہے خیال تو فرمائیے افراسیاب جادو نے کسو مرتبہ دھوکا کھایا شمامہ و دمامہ و ساحر مشمش نے کسقدر دھوکے کھائے آخر اِن عیارون کے ہاتھ سے مارے گئے ہین کیا کرون اور اِس امر کا گمان بھی نہ تھا کہ یہ واقعہ ہوگا اگر گمان ہوتا تو ضرورت دریافت کرنے کی تھی عنطاق نے جواب دیا کہ خیر جانے دو خوب ہوا جب سے یہ قمری آئی تھی صدمہ پر صدمہ ہو رہا تھا اب اِسکا رنج و صدمہ کیون کرتے ہو آنچہ گذشت گذشت یہ کہکر وہ پرچہ پڑھا جب پرچہ پڑھ چکا اُسکو رکھ دیا رموز سے کہا کہ مین نے تمکو اِس لیے طلب کیا ہے کہ میان تیغزیر دیوا نے ہم سب کے جانی دشمن ہو گئے اُس خدا پرست کو رہا کر کے لیگئے یہ تو ہمکو معلوم ہے اب وہ اِس فکر مین ہین کہ اُس خدا پرست کے ہاتھون سے اِس ملک کو تباہ کرائین یہ زمانہ کا خون سفید ہو گیا کہ بھانجہ ماموں کے قتل کا درپے ہے یہ کہکر وہ سب تقریر اور کیفیت مع پیشنگ کی رائے کے جو کچھ پیشنگ سے قلعہ تیغزیر کی سُنی تھی اور جو تقریر باہم ہو رہی تھی دیوانے اور علمشاہ مین سب بیان کی اور کہا کہ اب اِسمین تمھاری کیا رائے ہے رموز سے یہ کہکر سب اہل دربار سے بھی کہا کہ تم بھی اپنی رائے بیان کرو رموز نے تو سُنکے کہا کہ مین تو پیشنگ کی رائے کو پسند کرتا ہون اُسنے بڑی عقلمندی کی رائے دی ہے اور خوب بات کہی ہے اُدھر کل اہل دربار نے بھی یہی جواب دیا

اب عنطاق نے اُن لوگون کو طلب کیا جو مشیران سلطنت کہلاتے ہین اور عقلاے زمانہ
اور اسی بات پر نوکر تھے صرف راے دینے پر اُن سے سب حال بیان کیا اور ہمیشگی
کی راے کو اپنی راے کر کے کہا کہ یہ میری راے ہی سب نے فکر کی اور اپنے مقام پر بہت
سی راٸین قرار دین مگر کوئی قایم نہ ہوئی جب اُس راے پر غور کیا ہر ایک کے نزدیک
وہی درست تھی پس باہم تقریر کر کے اور بحث کر کے اور اُسکے نقص و عیب کو خیال
کر کے جب دیکھا کہ کسی قسم کا اس راے مین عیب نہین تو بادشاہ سے عرض کیا کہ جو راے
حضور نے تجویز کی ہی بہت مناسب ہی ہم بھی پسند کرتے ہین یہی راے مناسب ہی الغرض
سب نے اُسی راے کو پسند کیا عنطاق نے اخفان آدم خوار جو سپہ سالار زبردست
اور سردار اعلیٰ تھا اور جب سے سپہ سالار لشکر ہاتھ سے علمشاہ کے قتل ہوا تھا اُسکے
مقام پر بیٹھتا ہی اُسکو عنطاق نے حکم دیا کہ اے اخفان تم بیس ہزار کا لشکر لیکر قلعہ تیغ پر
جاؤ اور مین تمکو نامہ دیتا ہون یہ نامہ دیوانے کے پاس بھیجنا اگر وہ تمھارے پاس
چلا آئے اور اُس خداپرست کو تمھارے حوالے کر دے تو خیر اُسکو چھوڑ دینا اور
خداپرست کو اپنے ہمراہ قید کر کے لے آنا اور اگر وہ انکار کرے اور نہ آئے تو اُس سے
مقابلہ کرنا یا تو مع اُس خداپرست کے اُسکو اسیر کر کے میرے پاس لے آؤ مین اُسکو
سزا دونگا اہل قلعہ و قلعہ کو مسمار کرنا اگر یہ ممکن نہ ہو تو اُسکو مع اُس خداپرست و اُسکے
رفیقون و اہل لشکر کے قتل کرنا ایک کو زندہ نہ چھوڑنا بلکہ قلعے کی اینٹ سے اینٹ
بجوا دینا گھر سے کے ہل چلوانا اور اُن سب کے سب کو لیکر آنا مین تمکو اس کارنامے
صلے مین بہت کچھ انعام دونگا اخفان نے عرض کیا کہ جیسا ارشاد ہوا ہی مین اپنے امکان
بھر بجا لاؤنگا اب وہ لوگ میرے ہاتھ سے جا سکتے کہان ہین عنطاق نے اُسی وقت
اپنے ہاتھ سے ایک نامہ بنام دیوانہ اِس مضمون کا تحریر کیا نامہ - برخوردار سعادت
اطوار نیک کردار زاد عمرہٗ - بعد دعاے ترقی درجات و حیات کے مشاہدہ کرو کہ تمکو معلوم
ہو کہ مجھکو تمھارے سب کامون سے آگاہی ہو گئی ماشاء اللہ کتنے خوب حق عزیز داری و
قرابت داری کو ادا کیا یہی لازم تھا خورد بزرگون کے ساتھ ایسا ہی کرتے ہین جو تجھے

کیا تمکو بھی امر لایق و لازم تھا واہ کیا خوب تم ہو سون سکے نا حق اور اگر بیٹے ہو او جیسی
حرکت تمنے کی ہی شریعت و کتب ایسا ہی کرتے ہین یہ کوئی مقام شکایت نہین ہی تم کیا کرو
یہ تمہارے لقنغ کا اثر ہی تمہارے باپ نے بھی تو ایسا ہی کیا ہی کیون نہ ہو کس باپ کے
بیٹے ہو انھون نے اپنے سرپیٹے ماتھی بھی ایسا ہی کیا تھا کہ اُنکے دشمن کو رہا کر لیا تھا وہی تمنے
کیا خیر یہ قول کسی نے کہا ہی جو قدم بقدم ہو باپ کے مین تمکو تحریر کرتا ہون کہ اگر اپنی زندگی
اور اپنی آبرو و اہل قلعہ کی زندگی چاہتے ہو تو مین نے اخفان آدم خوار کو مع تیس ہزار
سپاہ کے تمہارے اوپر روانہ کیا ہی اور یہ نامہ تمکو لکھا ہی بس اسکے پہونچتے ہی اور نامے کو
دیکھتے ہی اُس خداپرست میرے مجرم کو اُسکے سپرد کرو اور پھر دین آبائی اختیار کرو یہ
کون سی حرکت تھی کہ اپنا دین آبائی ترک کرکے اُس خداپرست کے سکھانے سے دین
اسلام قبول کر لیا خیر وہانتک تو غنیمت تھا کہ میرے مجرم کو رہا کرکے لے گئے یہ کیا کم تھا
خیر ابھی تک کچھ نقصان نہین ہوا ہی تمکو لازم ہی کہ اپنے مذہب کو قبول کرو اور اُسکو میرے
سردار کے حوالے کرو مین نے تمہاری یہ خطا معاف کی اگر ایسا نہ کروگے تو یاد رکھو
کہ اخفان آدم خوار کو بھیجا ہی اُس سے کہدیا ہی کہ اگر وہ موافق تحریر نامہ کے عمل کرے
تو خیر ورنہ جو تمسے ہوسکے وہ کرنا بس یا تو وہ تم سب کو اسیر کرکے میرے پاس لے آیگا
یا تم سب کے سر لاویگا اور قلعہ کو تہ و بالا کر دیگا کیون مفت مین اپنی جان کے پیچھے
پڑے ہو اور اہل قلعہ کی دیکھ خرابی نہ بلاؤ آیندہ تمکو اختیار ہی مین نے حق بزرگی ادا
کر دیا کہ یہ کوئی نہ کہے کہ اگر اُسنے بسبب دیوانے ہونے کے اور بچہ پنے کے کوئی
حرکت کی تھی تو کسی بزرگ نے نصیحت بھی نہ کی اور اُس سے مقابلہ کیا وہ تو دیوانہ
تھا کیا یہ بھی دیوانے ہو گئے تھے بس مین نے اپنی سی کی اب تمکو اختیار ہی تم اپنے
فعل کے مختار ہو اب مجکو کوئی الزام نہ دے مین اپنی سی کر چکا مین نے دونون باتین
تحریر کر دین تمہارا جس کو جی چاہے قبول کرو بموجب شعر اگر صلح خواہی نہ خواہیم جنگ
اگر جنگ جوے نداریم ننگ ٭ دیگر منت آنچہ حق بود گفتم تمام ٭ تو دانی دگر بعد ازین والسلام
یہ مضمون لکھکر اخفان کو دیا اس سے کہا کہ تم اسیوقت شہر مین جاؤ اور اسیوقت

لشکر لیکر بہت جلد روانہ ہوا اخفان نے نامہ ہاتھ مین لیا اور اسیوقت دربار سے اٹھکر باہر آیا اپنے رفیقون کو ہمراہ لیکر طرف شہر کے روانہ ہوا اسکے جانے کے بعد عنطاق نے خیال کیا کہ گو اخفان مرد زبردست و بہادر ہی مگر وہ خدا پرست بہت زبردست ہی اسکی کمک کے لیے اور کسی کو بھی روانہ کرنا زیبا ہی ایسا نہو کہ اخفان کو اسکے ہاتھ سے زک پہونچے اس امر کا یقین ہی کہ صلح تو ہونا غیر ممکن ہی ضرور جنگ و پیکار ہوگی یہ سوچکے اسوقت پر ایراد شبیر پیکر کو حکم دیا کہ تم بھی بیس ہزار سپاہ لیکر اسیوقت عقب مین اخفان کے روانہ ہو دونون ملکر دیوانے سے جنگ و پیکار کرنا بس ایراد شبیر پیکر بھی سلام کرکے باہر آیا اور اپنے رفیقون کو لیکر طرف شہر کے چلا ایراد کے جانے کے بعد عنطاق نے خیال کیا کہ تم یہان صحرا مین اترے ہوے ہو نہ تو تمھارے پاس سپاہ ہی نہ کچھ سامان جنگ ہی اگر وہ دیوانہ اُس خدا پرست کو ہمراہ لیکر اور مع سپاہ کے آپڑے تو بڑی خرابی ہو جبتک شہر سے لشکر نہ کو آئے آئے یہان خاتمہ ہو جائے یہ قلیل لشکر کیا کریگا یہ خیال دل مین کرکے کہنے لگا اب ہم یہان ٹھہر کر کیا کرین اب شکار مین بھی نہین دل لگتا ہی لہذا دل یہ چاہتا ہی کہ شہر کو چلین اور وہان ٹھہر کر اُن لوگون کی جنگ و پیکار کی خبرین منگا ئین عرصہ ہوا شکار کے لیے آئے ہوے سب نے کہا جو مرضی مولا ہمہ انہ اولا عنطاق نے حکم دیا کہ ما بدولت کا بھی یہان سے طرف شہر کے کوچ ہی بس یہ حکم دینا تھا کہ اُسیوقت سامان ہونے لگا تھوڑے عرصے مین سب خیمے وغیرہ بار ہوگئے سب اسباب بندھ گیا سب لوگ طیار ہوگئے لہذا وہان سے عنطاق اُن سب کو لیکر طرف شہر کے روانہ ہوا یہ تو شہر مین آتا ہی وہان اخفان نے داخل شہر ہوکر اپنے ملازمون کو سامان سفر درست کرنے کا حکم دیا خود لشکر مین آیا اور اُسنے لشکر مین سے تیس ہزار سوار انتخاب کیے اُنکو تیاری سفر کا حکم دیا حکم دیکر اپنے مکان پر آیا سب اپنے عزیزون سے ملا سب کو رخصت کیا اتنے عرصے مین ملازمون نے سب سامان درست کر لیا تھا اخفان سامان سفر سے آراستہ ہوکر سب سے رخصت ہوکے باہر آیا وہان وہ تیس ہزار سپاہ بھی تیار تھی اُسکو ہمراہ لیکر اُسیوقت مع خیمہ و خرگاہ طرف قلعہ تجنیز کے

روانہ ہوا اسکے بعد ایراد شیر پیکر شہر مین آیا اِسی طور سے اُسنے بھی سب سامان درست کیا اور بیس ہزار سپاہ یہ بھی لیکر اور سب اپنے عزیزون سے رخصت ہوکر عقب مین اخفان کے چلا عنطاق شاہ شہر مین آیا داخل محل ہوا دوسرے دن سے دربار کرنے لگا اور اُن سردارون کا انتظار ہی یہ خیال ہی کہ دیکھیے کیا ہوتا ہی ہرکارے براے خبر مقرر کیے ہین اخفان و ایراد لشکر لیے ہوے طرف قلعے کے جاتے ہین وہان قلعے مین علمشاہ و دیوانہ چین سے بیٹھے ہوے ہین علمشاہ کے زخم بریز ہوگئے ہین قریب بصحت ہین دن بھر علمشاہ باہر رہتے ہین شب کو ملکہ آہو چشم سے صحبت راز و نیاز گرم کرتے ہین دیوانے کو حکم دیا ہی کہ تم سامان جنگ کی طیاری کرو ادھر ہین نے غسل صحت کیا اور لشکر کشی کی وہ تو سامان جنگ مین مصروف ہی سپاہ کی بھرتی جاری کی ہی اُنکو ہتھیار وردیان عطا کی ہین سب طور سے سامان درست کر رہا ہی دوپہر تک خدمت علمشاہ مین رہتا ہی دوپہر سامان جنگ مین مصروف ہوتا ہی لشکر کے قواعد دیکھتا ہی یہان بھی دربار علمشاہ کا قلعے مین آراستہ ہوتا ہی دیوانے کو علمشاہ نے تخت پر بٹھایا ہی خود دنگل شوکت پہ متمکن ہوتے ہین سب سردار و افسران سپاہ جمع ہوتے ہین اور حاضر دربار ہوتے ہین راوی بیان کرتا ہی کہ دہان زیر قلعہ کچھ فاصلہ دیکر اخفان آکر اُترا اُسنے اپنے خیمے وغیرہ برپا کیے دربار کیا اور ایک کو اپنے رفیقون مین سے نامہ دیکر روانہ کیا پاس دیوانے کے وہ نامہ بر نامہ لیکر طرف قلعے کے چلا اتفاق سے چند ہرکارے دیوانے کے بیرون قلعہ آئے تھے اُنھون نے جو لشکر شاہی کو اُترتے ہوے زیر قلعہ دیکھا تو لشکر مین آئے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ لشکر براے مقابلہ آیا ہی وہ ہرکارے اُس بارگاہ مین آئے کہ جہان پر اخفان تھا انکے سامنے اُسنے نامہ روانہ کیا جب نامہ بر نامہ لیکر چلا تو وہان سے فورا روانہ ہوے قلعے مین آئے یہان بھی دربار آراستہ تھا داخل دربار ہوے مجراگاہ پر سے مجرا بجا لائے زمین ادب کو لب عبودیت سے بوسہ دیا اور ہاتھ اُٹھا کر دعا و ثناے شاہی بجا لائے عرض کیا کہ غلام بیرون قلعہ گئے تھے تو ایک لشکر کو فروکش پایا اب جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ عنطاق نے یہان کے کل حالات کی خبر پا کر اخفان آدمخوار کو مع بیس ہزار

سپاہ کے برائے مقابلہ سرکار روانہ کیا ہی یہ لشکر اُسیکا ہی اُسنے ہمارے سامنے نامہ بخدمت
حضور روانہ کیا ہو نامہ بر نامہ لیکر آتا ہی باقی خیریت ہی یہ حال سُنکے دیوانہ توسُن ہو گیا علمشاہ
نے جو دیوانے کی یہ حالت دیکھی فرمایا کہ کیون تمکو کیا خوف ہی اگر اخفان آیا ہی تو آنے دو
اُسکی قضا لیکر آئی ہی تم اپنے لشکر کو حکم دو کہ سامان سفر درست کرے ہم بیرون قلعہ جاکر
اُس سے مقابلہ کرینگے خوف کس امر کا ہی ہمارا خدا ہمارا حافظ ہی اے بھائی جبتک قضا نہین
آتی ہی اُسوقت تک موت خود حفاظت کرتی ہی کسی امر کا ڈر نہین ہی دشمن اگر قوی ہست نگہبان
قوی ترست ستم بلاخوف وخطر مقابلہ کرو مین موجود ہون دیوانے نے کہا مجھکو کسی امر کا
خوف نہین ہی صرف اِس امر کا خیال ہی کہ ابھی آپ کے زخم اچھے نہین ہوے ہین خدا
نخواستہ کسی قسم کی خرابی ہو تو مین کیا کرون بس خیال ہی تو اِس امر کا ہی یہ جو آپ میری حالت
ملاحظہ فرماتے ہین اِسی خیال سے ہی ورنہ عنطاق کی بھی یہ لیاقت تھی کہ مجھ سے لڑسکے اور
یہ اخفان تو کوئی چیز نہین ہی میرے نزدیک لشکر عنطاق صرف دیکھنے کا ہی اُسکے پاس نہ کوئی
سردار ہی نہ افسر سب میرے دیکھے ہوے ہین صرف آپکی علالت کا خیال ہی اگر حکم ہو تو جبتک
آپ کو صحت ہو اِسنے قلعہ بند ہو کر مقابلہ کرون علمشاہ نے تیوری پر بل ڈالکر فرمایا کہ کبھی
ایسے کلام زبان پر نہ لانا کبھی بہادر اور دلیر قلعہ بند ہو کر حریف سے مقابلہ کرتے ہین یہ اپنا
دستور نہین ہی ہمارے سامنے ایسی باتین نہ کرنا جو کہ قلعہ بند ہو کر مقابلہ کرتے ہین وہ بہادر
نہین ہین بلکہ نامرد ہین ہان ایسی حالت ہو کہ بالکل بیکار رہون اور اپنے ہاتھ پانوٗن اپنے
قابو مین نہ ہون اُسوقت مین اُن لوگون کو اختیار ہی کہ جو کہ اُسکے تابع ہین کہ وہ قلعہ بند ہوکر
حکم دین ہم تو اُسوقت مین بھی اپنی زبان سے نہین کہتے ہین ہمارے ہمراہی خود بند وبست
کرتے ہین اور ابھی تو ہاتھ پانوٗن چلتے ہین اُنمین قوت ہی پھر کیونکر ایسے ننگ وعار کو
گوارہ کرون بس اب کبھی ایسی بات میرے روبرو نہ کرنا دیوانہ کانپ کر رہگیا اور کہنے
لگا کہ آقا جو آپ کا حکم ہو علمشاہ نے فرمایا کہ نامہ بر کو آنے دو دیکھو نامے مین کیا لکھا ہی اِسکے
بعد بندوبست کیا جائیگا مضمون نامہ سے تو آگاہ ہو لین اے تجبیر دیوانے ایک بات کا
اور خیال رہے کہ جہانتک ممکن ہو حریف پر اپنی طرف سے زیادتی نہ کرے نہ پہلے اپنا

حربہ کرے جب حریف حربہ کر لے اُسوقت حربہ کرے نہ خود پہلے طبلِ جنگ بجوائے جب حریف
ہر امر مین اپنی طرف سے سبقت کرے اُسوقت خود سبقت کرے ان امرونکا خیال رہے
دیوانے نے کہا بہت خوب یہ کہکر عرض کیا کہ نامہ بر آتا ہی وہ آنے پائے یا روکا جاوے
علمشاہ نے فرمایا نامہ بر کو آنے دو نامہ بر کو نہین روکتے ہین نامہ بر ہمیشہ بے خطا
ہوتے ہین جو چاہتے ہین وہ کہتے ہین اِنکو کسی قسم کا زوال نہین ہی انکو آنے دو دیوانہ نے
عرض کیا کہ بہت بہتر اور حکم دیدیا کہ کوئی نامہ بر کو نہ روکے اُدھر وہ نامہ بر راہ کو طی کرکے
داخل قلعہ ہوا یہان علمشاہ نے دیوانے سے کہا کہ دربار کو آراستہ کرو اُسنے خوب
دربار کو آراستہ کیا تا کہ نامہ بر آکر دربار کو آراستہ پائے دیوانے نے بموجب حکم
علمشاہ حکم دیا کہ دربار آراستہ کیا جائے اُسیوقت دربار آراستہ ہوا نامہ بر جو داخل
قلعہ ہوا اُسنے قلعے کو خوب آراستہ پایا اہل قلعہ کو خوش حال دیکھا ہر مقام پر مجمع تھا مسجدین
بن رہی تھین نامہ بر قلعے کی سیر کرتا ہوا قریب دربار آیا درگہ سالار سے کہا کہ خبر کردو
کہ ایک نامہ بر نامہ لیکر آیا ہی درگہ سالار نے جاکر کہا فرمایا کہ بھیجدو نامہ بر اندر آیا مجرا کیا
دربار کو خوب آراستہ پایا دیکھا کہ دیوانہ تخت پر بیٹھا ہوا ہی اور وہ خدا پرست برابر تخت
کے دنگل پر متمکن ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ شیر بیٹھا ہوا ہی اور سب سردار دیوانہ کے چپ و راست
بیٹھے ہوے ہین کرسیون اور دنگلون پر دربار ایک بیشۂ شیران معلوم ہوتا ہی وہ رعب
و داب ہی کہ کبھی عنطاق کے بھی دربار مین یہ رعب و داب نہ تھا باوجودیکہ وہان ہزاروں
سردار و پہلوان بیٹھے ہین یہان اُسقدر نہین ہین مگر رعب و داب شوکت و شان وہانسے
زیادہ ہی نامہ بر یہ شان و شوکت دیکھکر دنگ ہو گیا دل مین کہنے لگا کہ واقعی اِن لوگونکے
ساتھ اقبال رہتا ہی اور یہ لوگ ضرور با اقبال و صاحب نصیب ہین یہ دل سے باتین کرکے
اُس چوبی کرسی پر بیٹھ گیا سلام کرکے جو اُسکے لیے بچھا دیگئی تھی علمشاہ نے ساقی بچے کو
اِشارہ کیا ساقی بچہ نے جام بھر کر نامہ بر کو دیا نامہ بر نے جام لیکر پیا جب دو تین جام پیکر
پی چکا اور دماغ اُسکا بادۂ ناب سے گرم ہو گیا بدمست ہو کر پکارا کہ منم نامہ دار منم نامہ بر
علمشاہ نے فرمایا کہ کسکا نامہ لایا ہی اُسنے کہا کہ مین نامہ لایا ہون شاہ شاہان خدیو بارگاہ

جہان پناہ عنطاق کج کلاہ کا پاس اُسکے بھانجے تنجیر دیوانے سے علمشاہ نے فرمایا کہ لاؤ نامہ وہ اُسنے کہا کہ مین تمکو نہ دونگا دیوانے کو دونگا یہ سُنکے علمشاہ نے کہا کہ یہ کیا حرکت ہی کہ بے ادبی کے ساتھ نام لیتا ہی اب جو بے ادبی سے نام لیگا تو سزا پائیگا کیا اندھا ہی جو دکھائی نہین دیتا ہی دیکھ تو سہی وہ سامنے دیوانہ تنجیر بیٹھا ہوا ہی تو بڑا بے ادب ہی لا نامہ ہمکو دے ہم نامہ دیکھین گے علمشاہ نے جو برہم ہو کر کہا نامہ بر کانپ گیا چپکے سے نامہ سر سے کھولکر علمشاہ کے ہاتھ مین دیا علمشاہ نے نامہ لیکر پہلے خود نہ پڑھا دیوانے کو دیا اور فرمایا کہ دیکھو تو اس نامے مین کیا تحریر ہی کیونکہ تمھارے نام آیا ہی دیوانے نے عرض کیا کہ حضور ملاحظہ فرمائین میری کیا ضرورت ہی علمشاہ نے کہا کہ نہین تمھین دیکھو اُسکے بعد مین بھی دیکھونگا دیوانے نے نامہ لیکر پڑھا جب مضمون نامہ سے آگاہ ہوا برہم ہو کر جواب دیا کہ اِس اخفان کی یہ لیاقت ہی کہ ہمکو اسیر کر کے یا قتل کر کے لیجائیگا وہ عنطاق خود آکر تو مقابلہ کرے اور تمنے تو بہت اچھا کام کیا ہو اب اُس سے کہدینا کہ ایسے کلمات ہمکو نہ تحریر کرے اِس نامہ کا جواب جنگ ہی وہ ہمکو کیا نصیحت کریگا وہ خود دیوانہ ہوگا ہم اُس ایسے سیکڑون کو دیوانہ بناتے ہین یہ کہکر وہ نامہ علمشاہ کو دیا اور عرض کیا کہ حضور ملاحظہ کرین کیا مہمل نامہ لکھا ہی ہمکو ہدایت کرتے ہین کہ دین آبائی جو ترک کیا ہی اُسکو اختیار کرو اور اُس خدا پرست کو اخفان کے حوالے کر دو یہ امر تو غیر ممکن ہی بھلا یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ مین اِس دین کو ترک کرون اگر مجھکو یہ منظور ہوتا تو کیون ترک کرتا مین مقابلہ کرونگا اِن لوگون سے مین ڈرتا نہین ہون یہ سُنکے علمشاہ نے نامہ اُسکے ہاتھ سے لیا اور پڑھا جب نامہ پڑھ چکے اور مضمون نامہ سے آگاہ ہوئے بس غصہ آگیا تاب نہ رہی برہم ہو کر فرمایا کہ عنطاق کی قضا آئی ہی ایسی سزا دونگا کہ تمام عمر یاد کریگا اور اُس اقنعان کی تو موت لیکر اُسکو آئی ہی اخفان حرامزادے سے کہدینا کہ طبل جنگ بجوائے ہم لشکر لیکر آتے ہین مقابلہ کرینگے یہ سُنکر نامہ بر نے کہا کہ معلوم ہوا کہ تم سب کی قضا آئی ہی جو اخفان سے مقابلہ کرنے پر آمادہ ہوئے ہو اخفان ایک کو زندہ نچھوڑیگا آیندہ تمکو اختیار ہی یہ جو نامہ بر نے کہا علمشاہ کو اور غصہ آیا برہم ہو کر نامہ کو چاک کر ڈالا اور کہا کہ کہدینا آمادہ جنگ ہو اور اِس نامے کو

لیجا کر اُسکو دیدینا نامہ کا چاک ہونا تھا کہ نامہ بر کی آنکھون مین زمانہ تیرہ و تار ہو گیا ایک دود
قلیطہ تھا کہ کاخ دماغ کو توڑ کر نکلگیا ایک بار مثل بار سرو دم بریدہ کے تاؤ پیچ کھا کر کرسی پر سے
اُٹھا یا کہتا ہوا کہ او خدا پرست تو نے غضب کیا کہ بادشاہ کا نامہ چاک کر ڈالا مین کب تجھکو زندہ
چھوڑتا ہون اور قریب آکر تلوار کا وار کیا جب یہ اُٹھا تھا تو دیو سفید و اہل دربار نے
قصد کیا تھا کہ روکین علمشاہ نے اشارے سے منع کیا تھا آنکھ سے اشارہ کیا تھا سب
تھم گئے تھے پھر کسی کی جرأت پڑی تھی کہ روکین اُدھر اُسنے وار کیا جب تلوار قریب سر
آئی علمشاہ اُسی طور سے دنگل پر بیٹھے رہے ذرا بھی حرکت نہ کی ہاتھ کی تھپکی جو دی تلوار
پٹ پڑی قبضے پر ہاتھ ڈالدیا کلائی مروڑ کر تلوار چھین لی اور ایک جھٹکا دیا کہ وہ منھ کے
بل زمین پر گرا گرتے ہی بیہوش ہو گیا ایک ٹھوکر ماری اور کہا کہ جا دور ہو سامنے سے
چند منٹ بیہوش پڑا رہا جب ہوش آیا آنکھ کھولکر جو دیکھا تو سر پر ملک الموت کو پایا پھر آنکھ
بند کر لی علمشاہ نے اُسکی یہ حرکت دیکھکر مسکرا کر فرمایا کہ جا اب کوئی تجھسے نہ بولیگا دور ہو
اب کسی سے ایسی حرکت نہ کرنا اُسنے اس امر کو اپنے حق مین غنیمت جانا اور وہ پرزے
نامہ کے لیکر اُٹھا اور رسید ھا بھاگا مڑ کر بھی نہ دیکھا دربار سے نکلا بیرون قلعہ آکر مرکب پر
سوار ہو کر اپنے لشکر کا راستہ لیا یہ بھی نہ خیال کیا کہ مین کہان اور کس ضرورت سے آیا تھا
بعد جانے نامہ بر کے علمشاہ نے حکم دیا کہ ای دیوانے لشکر کو تیاری کا حکم دو اور بیرون
قلعہ جاکر بمقابلہ لشکر اخگان کے فروکش ہو اُس سے مقابلہ کیا جائیگا دیوانے نے اُسوقت
سردارون کو طلب کر کے تیاری لشکر کا حکم دیا یہ حکم دینا تھا کہ سردارون نے اہل لشکر کو
حکم سے آگاہ کیا اُسوقت کمر بندی ہونے لگی علمشاہ دربار سے اُٹھکر محل مین آئے ملکہ سے
سب حال بیان فرمایا اور فرمایا کہ مین مع لشکر کے برائے مقابلہ جاتا ہون تم قلعے مین رہو
دیکھو اِس امر کا خیال رکھنا کہ جبتک مین زندہ ہون اُسوقت تک سحر نہ کرنا مجھکو تمھاری
کمک کی ضرورت نہین ہے ملکہ کو اپنے سر کی قسم دی ملکہ نے جواب دیا کہ جو ارشاد ہوا اُسکو
مین بجا لاؤنگی آپ اطمینان رکھین بس علمشاہ ملکہ سے رخصت ہو کر برآمد ہوئے یہان
سب لشکر تیار تھا دیوانہ و سب سردار مع لشکر کے دردولت پر مسلح و مکمل موجود تھے کہ

علمشاہ تشریف لائے خادم نے مرکب لاکر حاضر کیا علمشاہ مرکب پر سوار ہوے ڈنکا ہوا نشان آگے بڑھے جلوس سواری چلا اُسکے بعد علمشاہ دیوانہ وکل سردار مرکبون پر سوار عقب مین لشکر جرار بڑی شان وشوکت سے بیرون قلعہ تشریف لاسئے اورطرف لشکر افغان کے چلے یہ تو اودھر کو جاتے ہین وہان افغان بارگاہ مین بیٹھا ہوا نامہ بر کا انتظار کر رہا تھا اور سرداروں سے کہ رہا تھا کہ دیکھیے دیوانہ کیا جواب تحریر کرتا ہی یقین ہی کہ صلح کر لیگا بھلا وہ مجھسے کیا لڑیگا اُسکی بھی یہ مجال ہی کہ مجھسے مقابلہ کرسے میرا نام سنتے ہی اُسکا دم نکلجائیگا۔ وہان سے ہاتھ باندھکر مابدولت کے سامنے حاضر ہوگا اور عذر کریگا اُس خداپرست کو میرے حوالے کریگا سب کہ رہے تھے کہ آپ بہت درست وبجا ارشاد فرماتے ہین کہ یہی ذکر ہو رہا تھا کہ وہ نامہ بر بدحواس پریشان بحال بارسے خوف کے ہراس چہرے پر ہوائیان اُڑتی ہوئی رُخ کا رنگ زرد ہاتھ پانوٗن مین درد آکر پہونچا ہانپتا ہوا سامنے کھڑا ہوا ایسا بدحواس تھا کہ بات تک نہ کی جاتی تھی وہ نامہ چاک شدہ افغان کے روبرو ڈالدیا افغان و دیگر حاضرین جلسہ نے یہ حال اُسکا دیکھا سب نے حیران ہوکر دریافت کیا کہ کیون کیا واقعہ گذرا جو تم اِسقدر بدحواس وازخود رفتہ ہو رہے ہو اور یہ پرچہ کاغذ کا کیسے ہین کیا جواب لائے اُسنے بگڑکر جواب دیا کہ کیا پوچھتے ہو یہ نامہ موجود ہی دیکھ لو یہی جواب نامہ ہی یہ پرزچے اُسی نامے کے ہین کہ جو مین لیکر گیا تھا سب نے ملکر میری عزت لی اگر مین بھاگ نہ آتا تو مارا جاتا یہ کہکر اپنا جانا قلعہ مین دربار مین پہونچکر نامہ دینا دیوانہ کا جواب جنگ دینا علمشاہ کا نامہ کو چاک کرنا اپنا تلوار لیکر حربہ کرنا بیان کیا مگر اِسقدر اپنی طرف سے بلایا کہ جب مین نے تلوار کا حربہ کیا تو جسقدر لوگ اُسوقت وہان موجود تھے سب مجھپر ٹوٹ پڑے اور مجھکو پکڑ لیا اور باہر لاکر ڈالدیا وہان سے مین یہ پرچہ لیکر بھاگا اور یہ بھی کہا کہ دیوانے نے اور اُس خداپرست نے آپ کو اور بادشاہ کو ہزارون گالیان دین اور بہت سخت وسست کہا یہ سُننا تھا کہ ایک دو دغلیظ تھا کہ کاخ دماغ کو زلزلہ بار گنبد گیا افغان کی یہ حالت ہوئی کہ فرط غیظ وغضب سے مثل بید کے کانپنے لگا مُنہ مین کف بھر آیا چہرہ سرخ ہو گیا اُسی حالت مین کہا کہ ہمارا لشکر تیار ہو ہم اُسی وقت جاکر قلعہ کو

گھیر لینگے یہ دیوانہ و خدا پرست اپنے دل مین سمجھا کیا ہو ماہ دولت کے رفیق کے ساتھ حرکت
کی اور تلوار ٹیک کر اُٹھ کھڑا ہوا اِسکا اُٹھنا تھا کہ جسقدر سردار تھے سب اُٹھ کھڑے ہوے
اِسکی آنکھون مین جہان اندھیر تھا زمانہ تیرہ و تار تھا کچھ دکھائی نہ دیتا تھا ادھر اِسکے لشکر
مین خبر ہو گئی کہ افغان نے یہ حکم دیا ہو کمر بندی ہونے لگی وہ ہرکارے جو یہان موجود تھے
یہ خبر لیکر طرف قلعے کے چلے تاکہ اپنے آقا و اہل قلعہ کو اِس حال سے آگاہ کرین ہرکارے
تھوڑی دور گئے ہونگے کہ اُنکو قلعے کی طرف سے گرد و غبار بلند ہوتے ہوے معلوم ہوا
یہ قدم کو تیز کر کے اُس گرد و غبار کی طرف آئے اب جو غور کیا تو معلوم ہوا کہ سرشار دیوانہ
پیش خیمہ لیے ہوے آتا ہی اِن ہرکارون نے بڑھکر سرشار سے دریافت کیا کہ کیا لشکر
بھی آتا ہی اُسنے کہا کہ ہان اُنھون نے کہا کہ کتنے عرصے مین یہان پہونچ جائینگے اُسنے
جواب دیا کہ عقب مین آتے ہین قلعے سے نکل چکے ہین ہرکارون نے سرشار سے سب
حال کہا اور کہا کہ تم بہت جلد جاکر بارگاہ وغیرہ برپا کر دو تاکہ وہ لوگ وہان سے چلنے نہ پائین
مین جاکر آقا کو اِس حال سے آگاہ کرتا ہون اور اُنکو لاتا ہون یہ کہکر وہ ہرکارے تو
اُدھر کو چلے اِدھر سرشار دیوانہ بارگاہ لیکر قریب اُس صحرا کے پہونچ گیا کہ جہان افغان
اُترا ہوا تھا اور وہ مقام جنگ و پیکار قرار پا چکا تھا راوی کہتا ہی کہ ابھی لشکر افغان
مین کمر بندی ہو رہی تھی مگر افغان صف لشکر پہ مسلح و مکمل مع سردارون کے اِس قصد سے
کھڑا ہوا تھا کہ کمر بندی ہو لے تو مین مع لشکر کے قلعے پر یورش کرون کہ سامنے سے
گرد پیدا ہوئی اور اِس تیزی سے وہ گرد آرہی تھی کہ محسوس نہ ہوتی تھی کہ کدھر سے یہ
بگولہ گرد کا اُٹھا ہی کہ وہ گرد قریب اُس صحرا کے آکر شق ہوئی دامنہ گرد سے سرشار دیوانہ
مع بارگاہ کے دکھائی دیا افغان اُسی سمت کو دیکھ رہا تھا اُسنے جو یہ معرکہ دیکھا پہچانا کہ
یہ تو سرشار دیوانہ رفیق خاص تجیر دیوانہ ہی معلوم ہوتا ہی کہ اُسکا پیش خیمہ لیکر آیا ہی افغا
نے جو سرشار دیوانہ کو مع چیچون وغیرہ کے دیکھا اپنے سردارون سے کہا کہ لو حریف کا
پیش خیمہ آگیا اب قلعہ پر یورش کرنا بیکار ہی کیونکہ جب ہم اُدھر سے مع لشکر کے قلعے پر
یورش کرنا چاہینگے یہ لوگ روکینگے اِنسے مقابلہ ہونے لگے گا کچھ فائدہ نہ ہوگا جبتک

تجویز کیا ہی وہ نہ ہوگا اُسکے سرداروں نے کہا کہ اگر پیش خیمہ آگیا ہو تو کیا خوف ہی جیسے بھی اگر
یہ لوگ روکین گے تو اُنسے مقابلہ کرینگے ہم زیادہ ہین یہ کم ہین اُنکو قتل کرکے بارگاہ
وغیرہ پر بھی قبضہ کرینگے اسکے بعد انکو بھگاتے ہوے قلعے پر جا پڑین گے قلعے پر قبضہ کرینگے
اخفان نے کہا کہ پھر لشکر کو حکم دو کہ جلدی کمر بندی کرے عرصہ نہ لگائے سرداروں نے
اہل لشکر پر تاکید کی کمرین کسی جانے لگین تھوڑے عرصے مین کمر بندی ہو گئی تیس ہزار سپاہ
تیار ہو گئی اُدھر سرشار نے آتے ہی میدان جنگ کے بیچ وسط چھوڑ کر خیمے وغیرہ برپا
کرنے شروع کیے اُسنے دیکھا تھا کہ اخفان وغیرہ اپنے لشکر کی طرف سرحد پہ مسلح و مکمل
کھڑا ہوا ہی اور لشکر مین کمر بندی ہو رہی ہی سرشار نے بھی اُن پانچ ہزار سواروں سے
کہدیا تھا کہ تم بھی کمرین نہ کھولنا جبتک ہم حکم نہ دین کیونکہ حریف کا رنگ بدلا ہوا ہی ایسا
نہ ہو کہ حریف آپڑے وہ سب سوار بھی جو کہ اسکے ہمراہ برائے حفاظت بارگاہ آئے تھے
یہ حکم سُنکے اسی طور سے مسلح و مکمل صف باندھکر کھڑے ہوے سرشار بارگاہ وغیرہ خود
کھڑا ہوا برپا کر رہا ہی اُدھر اخفان لشکر لیکر چلنے کا قصد کر رہا ہی انکو تو یہاں چھوڑیے
اُدھر وہ ہرکارے سرشار کو روانہ کرکے بہت جلد قلعے کی طرف چلے تھے کوئی دو کوس
راہ طے کی تھی کہ دیکھا تنق گرد و غبار کا بلند ہوا قلعے کی جانب سے کہ جسنے سپہر دوار کو
تیرہ و تار کر دیا روے خورشید نقاب گرد مین پوشیدہ ہو گیا یہ ہرکارے قریب گرد آئے
دیکھا کہ علمشاہ نوجوان مرکب پر سوار اُسکے برابر دیوانہ و دیگر سردار عقب مین لشکر
قریب پچیس ہزار کے مع جلوس سواری حزم و حشم سے چلے آتے ہین جنگل کی سیر کرتے
ہوے ہرکاروں نے بڑھکر مجرا کیا علمشاہ و دیوانے سے سب حال عرض کیا اور کہا
کہ بہت جلد اپنے کو وہاں پہونچایئے ایسا نہ ہو کہ کفار سرشار سے لڑکر بارگاہ وغیرہ کو
لے لین اور اِدھر کو روانہ ہون یہ سُننا تھا کہ علمشاہ نے سرپٹ مرکب ڈالدیا اُنکا مرکب
کو اُٹھانا تھا ایک مرتبہ سب نے مرکب اُٹھا دیے اور سرپٹ ڈالدیے ایکمرتبہ جو پچیس ہزار
مرکب اُٹھائے گئے اُنکے سموں سے تمام صحرا اُبلنے لگا گرد و غبار اسقدر بلند ہوا کہ ایک
آسمان گرد و غبار کا زیر آسمان تیار ہو گیا اور زمانہ تاریک ہو گیا جیسا کہ شاعر نے کہا ہی

شعر ز سم ستوران دران پہن دشت ✽ زمین شش شد و آسمان گشت ہشت ✽ تو یہ لوگ اِس قدر جلد پہونچے کہ پیک خیال بھی نہیں پہونچ سکتا ہی ابھی سرشار بارگاہ برپا کراو ہا تھا اور اخفان کا لشکر جمع ہو رہا تھا اسنے قصد کیا تھا کہ چلون مرکب پر سوار ہو کر باگ لی تھی کہ وہ غبار کا تتق بلند ہوا تمام صحرا تیرہ و تار ہو گیا سم ہاے سم مرکب کی صدا سے زمین کو زلزلہ تھا یہ گرد و غبار جو اخفان نے دیکھا اور اُسکے اہل لشکر نے اور اِدھر سرشار نے بس اسطرف متوجہ ہو گئے اور دیکھنے لگے اخفان نے اپنے سرداروں سے کہا کہ معلوم ہوتا ہی لشکر آتا ہی یہ آثار آمد لشکر کے ہین اِس غبار کو برطرف ہو جانے دو تو پھر یورش کرینگے ایسا نہ ہو کہ یہ آندھی ہو دو امر ہین یا کوئی لشکر ہی یا بہت شدت سے آندھی اُٹھی ہی سب نے کہا کہ جو آپ کی راے اُدھر سرشار نے یہ خیال کیا کہ ایسا نہ ہو خیمے وغیرہ شدت ہوا سے اُکھڑ جائین ملازمون پر تاکید کرنے لگا کہ بہت جلد برپا کرو اور اُسی طرف دیکھنے لگا کہ دفعتاً دامنہ گرد کا شگافتہ ہوا اور اُس غبار سے آفتاب کے مانند علمشاہ ظاہر ہوے سرشار نے جو علمشاہ کو آتے ہوے دیکھا یہ اُسی طرف کو چلا اُدھر اخفان نے جو دیکھا تو کیا نظر پڑا کہ وہی خدا پرست جوان مرکب پر سوار سر پر مرہم کی پٹیان چڑھی ہوئی مسلح و مکمل سرپٹ مرکب کو اُڑائے ہوے چلا آتا ہی اُسکے عقب مین اور لشکر ہی دیوانہ بھی ہمراہ ہی یہ دیکھ ہی رہا تھا کہ علمشاہ نے وہان پہونچکر نعرہ کیا کہ اے سرشار گھبرانا نہین مین آپہونچا ہون بارگاہ وغیرہ برپا کیے جاؤ سرشار نے بڑھکر سلام کیا علمشاہ نے وہان پہونچکر مرکب کو روک کر اِدھر اُدھر دیکھا اور یکایک نگاہ لشکر حریف پر پڑ گئی دیکھا کہ ایک پہلوان قوی ہیکل قوی تن قوی من گینڈے پر سوار گرد اُسکے سردار عقب مین لشکر بیشمار مگر سب مسلح و مکمل کھڑا ہوا ہی بار بار ادھر کو دیکھ رہا ہی قرینہ سے معلوم ہوا کہ یہ ہی اخفان ہی چونکہ ہرکارون سے سُن چکے تھے کہ اُسکا قصد یورش کرنے کا ہی اب جو لشکر مسلح و مکمل پایا تو یقین ہو گیا کہ اگر مین اور تھوڑی دیر نہ آتا تو یہ ضرور لشکر پر حملہ کرتا خوب وقت پر پہونچے اُدھر اخفان نے سردارون سے کہا کہ اب یورش کرنا بیکار ہی کیونکہ حریف مع لشکر کے آگیا آج طبل جنگ بجوا کر کل مقابلہ کرین سب نے جواب دیا کہ بجا ارشاد ہوا مگر دیکھیے تو کسقدر جلد یہ لوگ آئے ہین جیسے آمادہ

بیٹھے تھے نامے کے جاتے ہی اور جواب کے آتے ہی آموجود ہوئے ملاحظہ تو فرمایئے انکو
اس جوان خدا پرست کی شان و شوکت ہی اور ہو گئی ہو اوسپر کچھ رعب و داب ہو گوابھی تک
مجروح ہو مگر کیا جرأت ہو کس بہادری اور دلیری سے آکر پہونچا ہو اور کس تیور سے دیکھ رہا ہو
راوی بیان کرتا ہو کہ جب علمشاہ آکر پہونچے اور سب لشکر آگیا اہل لشکر نے جو حریف کے
لشکر کو مسلح و مکمل دیکھا فوراً سب نے صف باندھ لی اور کھڑے ہو گئے تیغ دیوانہ نے
جو افغان کو کو مع لشکر کے مسلح پایا ایک مرتبہ مرکب کو بڑھا کر پکار کر کہا کہ او افغان حملہ
کیون نہین کرتا ہو آمردان عالم سے مقابلہ کر کیون کھڑا ہوا منھ دیکھ رہا ہو تو دم لے چکا ہو
اور ہم ابھی چلے آتے ہین مگر ہماری ہمت و جرأت کو دیکھ کہ مقابلہ کرنے کو موجود ہین تو
بڑا نامرد ہو کہ جب ہم نہ تھے تو ہمارے لشکر پر زور ڈالنے کے لیے لشکر کو آراستہ کیا تھا
اب ہم جو آئے تو خاموش کھڑا ہو اگر کوئی تجھ مین جرأت ہو تو نکل آور نہ تو بڑا گون گیرا ہو
اب جو اپنے سرکوب کو دیکھا تو خاموش ہو رہے تیری بھی یہ لیاقت ہو کہ تو یورش کر کے
اسوقت قلعہ لیتا تیرا بادشاہ خود آکر قلعے کو لے لے تو ہم جانین کیا اس قلعے کو تو نے
مٹی کا گھروندا بنایا ہو جو بازی طفلان سمجھا ہو اس قلعہ کا لینا کیا آسان جان لیا ہو لاکھون کے
سر کٹ جائینگے جب بھی تو یہ قلعہ ہاتھ نہ آئیگا لے تو شوق سے یورش کر ہم تیری سرکوبی
کو موجود ہین یہ تیغ دیوانے نے کہا افغان نے اسکی تقریر کا کچھ جواب نہ دیا بلکہ خاموش مع
سرداروں کے ٹہلتا ہوا چلا گیا لشکر کو کمر کھولنے کا حکم دیدیا لشکری کمر کھولنے لگے
یہ آکر داخل بارگاہ ہوا سب آکر اپنے اپنے مقام پر بیٹھے ادھر سرشار نے سب خیمے وغیرہ
برپا کر دیے اور بارگاہین برپا ہو گئین جب علمشاہ و دیوانے نے دیکھا کہ افغان واپس
گیا میرے اس کہنے پر بھی اسنے یورش نہ کیا علمشاہ نے لشکر کو اترنے کا اور کمر کھولنے کا
حکم دیا خود بارگاہین تشریف لائے دنگل پر جلوہ فرما ہوئے دیوانہ اور سب سردار بھی
آکر بیٹھے یہان بھی دربار آراستہ ہوا لشکر اترا دونون لشکر اترے ہوئے تھے کہ ابھی
طبل جنگ نہین بجا تھا کہ صحرا سے گرد اڑی دونون طرف کے ہرکارے برائے خبر
گیری گرد کی طرف روانہ ہوئے قریب گرد پہونچکر دیکھا کہ ایک لشکر قریب تیس ہزار کے

چلا آتا ہو اور ایک پہلوان آگے آگے لشکر کے ہی ہرکاران لشکر اخفان نے تو اہل لشکر و
پہلوان کو بھیجا تھا اور وہان سے خبر دریافت کرکے اپنے لشکر مین آئے بارگاہ مین آکر
اخفان سے کہا کہ ایراد شیر پیکر کو بادشاہ نے تیس ہزار سپاہ سے آپ کی کمک کے لیے
روانہ کیا تھا وہ آتے ہین آپ کے لشکر کے قریب پہونچ گئے ہین یہ سُنکے اخفان نے
سردارون کو برائے استقبال روانہ کیا اور خود بھی بارگاہ سے نکل آیا اور سرحد لشکر پر
آکر کھڑا ہوا کیونکہ اسکے اور اُسکے بڑی دوستی اور انتہا کا تپاک تھا اور دونون ہمسر بھی ہین
اُدھر ہرکاران لشکر اسلام نے یہ حال دریافت کرکے خدمت علمشاہ مین جا کر عرض کیا کہ
ایراد شیر پیکر مع تیس ہزار لشکر کے برائے کمک اخفان آیا ہو ابھی لشکر مین نہین پہونچا ہو
راہ مین ہی علمشاہ نے فرمایا کہ پردے بارگاہ کے اُٹھوا دو ہم بھی اُسکی آمد کا تماشہ دیکھین کے
پردہ اُٹھوا دیے گئے علمشاہ نے ملاحظہ کیا کہ ایک پہلوان زبردست بادۂ کبر و نخوت
سے مست کرگدن مست پر سوار از سرتاپا دریائے آہن مین غوطہ مارے ہوئے عقب
مین لشکر بیشمار چلا آتا ہو علمشاہ نے اُسکو دیکھکر دلیوانے سے فرمایا کہ لو ایک شکار اور
آیا آنے دو سب کو جمع ہونے دو انشاء اللہ تعالے یہ سب اجل کے لقمہ ہونگے یہان تو
یہ باتین ہو رہی ہین اُدھر وہ سردار لشکر سے نکل کر قریب اُس لشکر کے پہونچے ایراد
سے ملے ایراد نے دیکھا کہ ایک طرف تو ہماری طرف کا لشکر اُترا ہوا ہو جسکے علم کے پھریرے
سیاہ ہین اور ایک سمت اُسی لشکر کے مقابلے مین دوسرا لشکر فروکش ہو کہ جسکے نشانون کے
پھریرے سُرخ ہین جب اِن سردارون سے ملا بعد مزاج پرسی کے پوچھا کہ یہ کیا لشکر
حریف ہو انھون نے کہا کہ ہان بس وہ اُسکو مع اُسکے لشکر کے ہمراہ لیکر لشکر مین آئے
سرحد لشکر پر اخفان و ایراد مین ملاقات ہوئی باہم صاحب سلامت ہوئی ایک نے
دوسرے کا مزاج پوچھا بس اخفان ایراد کو مع اُسکے رفیقون و سردارون کے لیکر
بارگاہ مین آیا اپنے برابر دنگل پر بٹھایا اور سب سردارون کو علی قدر مراتب جگہ دی اُدھر
لشکر ایراد کا اترا اب یہ لشکر قریب پچاس ہزار کے ہوگیا یہان اخفان نے سب حال ایراد
سے بیان کیا نامہ کے جانے کا اور وہان سے چالاک ہو کر آنیکا اپنا [illegible]

تیار رہو نا لشکر حریف کا آجانا اپنا واپس آنا سب کہ سنایا اور کہا کہ اب طبل جنگ بجوا کر مقابلہ
کرونگا ایراد نے جواب دیا کہ پھر عرصہ کس بات کا ہو طبل جنگ بجوائیے اور مقابلہ فرمائیے
افغان نے اسیوقت حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین کوس رزمی بجے ہم کل ان خداپرستون سے
مقابلہ کرینگے اور انکو اس حرکت کی سزا دینگے اب یہ ہمارے ہاتھ سے بچکر جاتے کہان ہین
یہ حکم دینا تھا کہ اسیوقت نقارہ رزمی پر چوب پڑی صداے طبل لشکر مین گرجی ہرکارے
خبر لیکر طرف لشکر اسلام کے چلے یہان بارگاہ مین علمشاہ بیٹھے ہوے دیوانے سے
باتین کر رہے تھے کہ انکے گوش مبارک مین جو صداے طبل کی پہونچی دیوانے سے فرمایا
کہ لو خوش ہو حریف نے آخر پریشان ہو کر طبل جنگ بجوا دیا صبر نہ کر سکا اسکی قضا ہی آئی ہے
کسی سے خبر تو منگاؤ دیوانے نے عرض کیا کہ بہت خوب وہ جو ہرکارے حاضر تھے اُنسے
کہا کہ خبر تو لاؤ کہ یہ کیسا نقارہ بجا ہو وہ ہرکارے جانے نہ پاے تھے کہ جو ہرکارے
لشکر کفار مین براے خبر کے موجود تھے آکر حاضر ہوے مجرا گاہ پر سے مجرا و قواعد شاہی
دعا و ثنا سے جہان پناہی بجا لا کر یون عرض کرنے لگے کہ لشکر حریف مین طبل جنگ بجا ہی
اُسکا قصد ہو کہ کل غلامان سرکار سے نکلکر مقابلہ کرے اور آتش کین و فساد کو مشتعل کرے
باقی خیریت ہی علمشاہ نے یہ خبر سُنکے فرمایا کہ ہمارے لشکر مین بھی کوس وغا بجایا جائے ہم
کل اُس سے مقابلہ کرینگے یہ حکم کا دینا تھا کہ یہان بھی نقارے پر چوب پڑی صداے طبل
جنگی بلند ہوئی اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل مقابلہ ہوگا ہر ایک اپنے ہتھیارون کو درست
کرنے لگا تلوارین سان پر چڑھائی جانے لگین کمانین درست ہونے لگین خنجر تیار کیے
جانے لگے سنانون کو درست کرنے لگے باہم اہل لشکر ایک دوسرے سے ملنے لگے
ادھر تو علمشاہ نے بہ حکم دیگر دربار برخاست کیا خیمہ خاص مین تشریف لائے خاصہ نوش
فرما کر آرام فرمایا ہر سردار اپنے اپنے مقام پر آیا اور سامان جنگ مین مصروف ہوا ادھر
افغان و ایراد نے بھی دربار برخاست کیا یہان کے بھی سردار سامان جنگ کرنے لگے
اور اہل لشکر بھی اسی سامان مین رہے باقی دن تمام ہو گیا شب نے اپنا چہرہ دکھایا خورشید
عالمتاب نے نقاب شب کو رخ پہ لیا اور کاشانہ مغرب مین جا کر پوشیدہ ہوا شاہ انجم نے

میدان فلکی پر اپنا قبضہ کیا رات ہوگئی طبل جنگ دونون طرف بج رہے ہین اہل لشکر سب سامان جنگ مین مصروف ہین طلایہ پھرنے لگا صدا اے حاضر باش و ناظر باش و ہوشیار باش بلند ہو راوی بیان کرتا ہی کہ طبل جنگ بجتے بجتے سحر ہوگئی غازیون و بہادرون نے دونون طرف کے وہ شب اشتیاق جنگ و عروس موت مین بسر کی اور بزدلون و نامردون نے اِس خوف مین شب کاٹی کہ دیکھیے سحر کو کیا ہوگا یہانتک کہ ستارۂ سحری چمکا خانۂ شب سے صبح برآمد ہوئی جھونکے نسیم بہار کے چلنے لگے دلون کو بے اختیار کرنے لگے مرغان خوش الحان شاخ درخت پر بیٹھکر بزبان بے زبانی حمد باری بجالانے لگے خروش صدا ے مرغ سحری و قہقہہ زنی کبک دری سے صحرا گونج رہا ہی کسی مقام پر نعرۂ حق سرہ کی دھوم کہین درختون پر قمریون کا ہجوم وہ صحرا جنت لزوم تھا آبپاشی شبنم سے تمام سبزہ زار تھا کوسون تک یہ معلوم ہوتا تھا کہ فرش زمردگون گسترده ہی قطرہا ے شبنم جو گلون پر پڑے ہوے تھے یہ ثابت ہوتا تھا کہ چشم معشوق مین موتی بھرے ہوے ہین نسیم سحری کے جھونکے غنچۂ دل کو شگفتہ کر رہے تھے یکایک سلطان انجم نے شکست کھائی مع اپنی فوج سیارگان کے طرف قلعہ مغرب کے راہی ہوا شاہ خاور نے کشور فلک پر اپنا عمل کیا تخت نیلی پر جلوہ فرما ہوا تمام عالم کو اپنے نور سے روشن و منور کیا لشکر اسلام مین صدا ے اذان بلند ہوئی لشکر کفار مین گھنٹ و ناقوس بجنے لگے ہر ایک اپنے مذہب کے موافق اپنے خدا کی عبادت کرنے لگا لوگ بستروں پر سے انگڑائیان لے لے کے اٹھے

نظم

موذن اذان سے ہوئی بہرہ مند
ہوئی بانگ اللہ واکبر بلند
رخ شمع مائل بہ زردی ہوا
مزاج فلک لاجوردی ہوا
مسیحا نفس تھی نسیم روان
اٹھے لوگ لے لے کے انگڑائیان

بس سب نے حوائج ضروری سے فراغت کر کے عبادت خدا بجا لا کر اپنے اپنے تن پر سلحہ کو درست کیا اور مرکبون پر سوار ہو کر مسلح و مکمل در دولت پر آئے لشکر میدان کو روانہ ہوا ادھر سے لشکر کفار بھی بڑھا اور پوجا پاٹ سے فراغت کر کے طرف میدان کے چلا اور یہان علمشاہ بھی نماز صبح سے فراغت حاصل کر کے مسلح و مکمل ہو کر بیرون خیمہ تشریف لائے سب سردارون نے مجرا کیا سب کا مجرا لیکر مرکب پر سوار طرف میدان کے تشریف لے چلے

ادھر سے ایراد و اخفان مع اپنے سردارون کے میدان مین آئے اِدھر سے لشکر اسلام بصد
جاہ و احتشام اُدھر سے لشکر کفار آکر میدان مین پہونچا تبر دارون نے دونون طرف سے
نکلکر پست و بلند زمین کو ہموار کیا جو درخت حائل نگاہ تھے اُنکو یکسر قلم کیا سقون نے دونون
لشکرون سے نکلکر آبپاشی کرکے گرد و غبار کو بٹھادیا صف آرا بھی نکلے اُنھون نے صفون کو
مثل صف مژگان کے درست کیا جب صف آرائی ہوچکی اُسوقت دونون طرف کے لشکر سے
نقیب نکلے اور کڑکیت نقیبون نے نقابت کی کڑکیتون نے کڑکا کہا نقیب نقابت کرکے اور
کڑکیت کڑکا کہکر اپنے اپنے لشکر مین چلے دونون لشکرون کا یہ عالم ہوا صداے نقیبان سے
سناٹا سا ہوگیا ہر ایک بہادر جھومنے لگا جوش شجاعت مین قبضۂ تلوار چومنے لگا رخون پر
بسبب جوش شجاعت کے سرخی آگئی ہر ایک کا یہی قصد ہوا کہ مرکب کو بڑھا کر لشکر حریف پر
جا پڑین مگر بسبب پاس و آداب سردار کے خاموش ہین دیوانون کا تو یہ عالم ہی کہ اُنکی وحشت
نے زور کیا ہی کسی پہلو قرار نہین بس نہین علمشاہ اُنکو بنگاہ تیز و تند جب دیکھتے ہین تو تھم جاتے
ہین یہ عالم تا دیر رہا کہ یکایک لشکر کفار کے علم جلوہ گری مین آئے اب دیکھا کہ لشکر کفار
سے ہزبر عنطاقی جو کہ نامہ لیکر آیا تھا اخفان سے اجازت لیکر میدان مین آیا میدان کا
سراپا دکھایا جب خود غرق عرق ہوا اور مرکب بھی پسینے مین غرق ہوگیا مرکب کو روک کر
نیزے کو زمین مین گاڑ کر دم راست کرنے لگا تھوڑی دیر تک دم راست کیا کیا اُسکے
بعد لشکر اسلام کی طرف منھ کرکے پکارا کہ اے فرقۂ خداپرستان تم مین سے جسکو تمناے مرگ
ہو میرے مقابلے کو آئے مین وہی نامہ بر ہون جو کہ کل نامہ لیکر تمھارے پاس آیا تھا آج تمکو
اُس حرکت کی سزا دونگا میرا نام ہزبر عنطاقی ہی مین اسم بامسمیٰ ہون کل مین نے طرح دی تھی
کہ مین اکیلا تھا اور تم سب بہت تھے آج اُسکا عوض لونگا یہ جو اِسنے عام طور سے پکار کر کہا
تبجہز دیوانے اور دیگر سردارون نے قصد کیا تھا کہ ہم نکلکر مقابلہ کرین نہ معلوم پھر کیا سوچا اُسنے تب
پکار اُٹھا کہ میری خواہش یہ ہی کہ وہی جوان خداپرست کہ جسکو بادشاہ نے اسیر کرکے قید کیا
تھا اور دیوانہ رہا کرکے لیگیا تھا جسکا نام علمشاہ ہی جسنے بادشاہ کا نامہ چاک کرڈالا تھا میرے
مقابلے کو آئے ہین سواے اُسکے اور کسی سے مقابلہ نہ کرونگا اور اُسکو نامہ چاک کرنیکی

سزا دونگا یہ اُسکا کہنا تھا کہ علمشاہ نوجوان نے اپنا مرکب پرے سے نکالا دیوانے و دیگر سردارون نے عرض کیا کہ خداوند ہمکو اجازت دین ہم جاکر اُس سے مقابلہ کرین اور اِسکو اِس تقریر کی سزا دین علمشاہ نے فرمایا کہ یہ ہمارا طریقہ نہین ہی بلکہ یہ دستور ہی ہمارے لشکر کا کہ جب حریف نام لیکر پکارتا ہی اور نیز اسے مقابلہ طلب کرتا ہی پھر وہی جاتا ہی دوسرا سردار نہین جاتا ہی چاہے بچہ ہو چاہے جوان چاہے پیر دوسرا طریقہ یہ ہی کہ جب حریف نے میدان مین آکر مبارز طلبی کی اور جسنے قصد کیا وہ نکلے گا دوسرا نہ جائیگا چونکہ اُسنے میرا نام لیکر پکارا ہی اب مین جاؤنگا کوئی نہین جاسکتا ہی ہان اگر وہ میرا نام لیکر نہ پکارتا اُسوقت مین جو پہلے قصد کرتا وہی مقابلہ کو جاتا اُسکے اوپر دوسرا سبقت نہ کرتا اب تم لوگ ٹھہرو مین جاکر اِس سے مقابلہ کرتا ہون یہ سُنکے وہ سب کے سب خاموش ہو رہے علمشاہ مرکب کو مہمیز کرکے میدان مین تشریف لائے یہ معلوم ہوتا تھا کہ شیر ژیان شکار کو دیکھکر کچھار سے نکلا ہی اُسنے جو شاہزادے کو اپنی طرف آتے ہوے دیکھا مرکب پر سنبھلکر بیٹھا گُرز وہ سپر کا ہاتھ مین لیا بقصد تگاورزنی اِدھر سے شاہزادہ پہونچا باہم تگاورچلی مرکب شاہزادہ کا اُسی مقام پر قایم رہا اُسکا مرکب پندرہ قدم پسپا ہوگیا ایسی تکان پہونچی کہ ہزبر بیٹھے پر آرہا سپر سے سپر لڑی تھی چنگاریان گلہائے سپر سے نکلکر بالائے آسمان گئی تھین ہزبر نے پھر اپنے کو مرکب پر درست کیا اور سنبھلکر بیٹھا مرکب کو مہمیز کرکے سامنے آیا اور کہنے لگا کہ او خداپرست تونے بڑا غضب کیا کہ بادشاہ کا نامہ چاک کرڈالا مین اِسکی سزا تجھکو اُسی مقام پر دیتا مگر یہ خیال کیا کہ مین تنہا ہون اور تمھارے دوست بہت ہین بیکار کو مارا جاؤنگا دل کی حسرت نہ نکلیگی جب میدانداری ہوگی اُسوقت مین سمجھ لونگا اِسی سبب سے مین وہان سے چلا آیا آج میدان مین آکر تمکو طلب کیا بس یہی گو ہی اور یہی میدان ہی دونون لشکر سامنے موجود ہین اب بہادری وجوانمردی کا حال معلوم ہوگا نامہ چاک کرنے کی سزا دونگا شاہزادے نے فرمایا کہ کیا بیہودہ بکتا ہی کل کا تمانچہ یاد نہین ہی شاید بھول گیا ہی ایک ہی تمانچہ مین کون بیہوش ہوکر گر پڑا تھا مین نے طرح دی کیونکہ تو نامہ لیکر گیا تھا اگر نامہ لیکر نہ آیا ہوتا تو زندہ بچکر نہ آتا ایک ہی تمانچہ کافی تھا اِسوقت اپنے حمایتون کو دیکھکر یہ لاف وگزاف کرتا ہی لا ضرب بہادری حربہ کر سنبھال کھلی ہی کا

کہ کسنے طرح دی تو پہلے اپنا حربہ کر کیونکہ ہمارا یہ دستور نہین ہی کہ ہم حریف پر پیش دستی کرین خداوند کریم
ہمارا اگر ہمکو تیرے حربے سے بچائیگا تو ہم اپنا حربہ کرینگے یہ سُنکے ہزبر نے نیزے کو اُٹھایا
اور مرکب کو پیچھے ہٹا کر اور سینۂ شاہزادے کو تاک کر وار کیا شاہزادے نے نیزے کو
نیزے پر روکا اور سنان کو سنان پر گانٹھکر بلند کیا نیزہ بازی ہونے لگی چنگاریان ستان نیزہ سے
نکلنے لگین یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ برقین کوندھ رہی ہین دو تین تان کی ردوبدل کی نوبت آئی
تھی کہ ایک مقام پر گانٹھکر اور بند باندھکر آواز دی کہ سنبھل اور نیزے کو روک ورنہ نیزہ
تیرے ہاتھ سے نکلتا ہی اُسنے آواز دی کہ سنبھلا ہوا ہون ہوشیار ہون میرے ہاتھ سے
کوئی نیزہ نہین نکال سکتا ہی ایسا کوئی جوانمرد نہین ہی یہ سُننا تھا اب جو مرکب کو مہمیز کرتے ہین
صاف نیزہ اُسکے ہاتھ سے نکلگیا لاکھ اُسنے تدبیر کی کہ روکون مگر نہ رک سکا سنان نیزہ بالا ے
ہوا جا کر چمکی کئی نیزے نیزہ بلند ہوگیا دور جا کر گرا یہ مردود نیزے پھر آب خجالت مین غرق
ہوا اہل اسلام کا نعرۂ تعریف بلند ہوا کفار کو حیرت سی ہوگئی ہزبر نے جب دیکھا کہ اِس
خداپرست نے میرے ہاتھ سے نیزہ نکالدیا ایک مرتبہ قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈالا اور پکارا
کہ نیزہ بازی خلال بازی گرز بازی جدال بازی تیغ بازی راست بازی کیونکہ اسکو حلال
مشکلات کہتے ہین یہ دم مین برسون کے قضیہ فیصل کرتی ہی اور معلوم ہوا کہ نیزہ بازی
کے فن مین تم لوگ کامل ہو خوب مہارت رکھتے ہو یہ کہکر تیغہ نیام سے لیا یہ معلوم ہوا
کہ اژدرہ آتش فشان غار سے نکلا یہ کہکر کہ خبردار ہو جاؤ اِسکی ضرب سے جان بر نہوگے
مرکب کو ملا کر سر پر وار کیا مگر واہ ری جرأت و ہمت عالمشاہ نہ اُنھون نے تلوار نیام سے لی
نہ سپر کو چہرے کی پناہ کیا اُسی طور سے مرکب پر کج بیٹھے رہے یہ کہا کیے ہم ہوشیار ہین تو
وار کر مگر دیکھ لے نہ ہم تیرا وار تلوار پر ردکین گے نہ سپر پر اور پھر ہمارا آخدا ہمکو بچائیگا
راوی بیان کرتا ہی کہ اُسنے تو وار کیا مگر اُنکی آنکھ تلوار کی دھار سے لڑی ہوئی تھی یہ دیکھ
رہے ہین جیسے تلوار قریب سر آئی پھر دھار سے بچا کر اُسی کلائی پر ہاتھ ڈالدیا کلائی پکڑلی
تیغے پر تبسم کیا یہ قوت تھی کہ جہان تک ہاتھ بلند ہو کر اُسکا آیا تھا اُسی مقام پر قایم ہوگیا
قریب سر نہ آسکے دیا اُسنے قصد کیا کہ جھٹکا دیکر ہاتھ کو چھڑا لون فرمایا کہ اب بھلا سمجھے مین

شبیر نے اگر کہین رہا ہو سکتا ہی تجھ ایسے مردود و نامرد کو کیا اپنی تلوار سے ہلاک کرون کیون تجھ ایسے کے خون سے اپنی تلوار کو رنگین کرون تیری ہی تلوار سے تجھکو قتل کرونگا تو بیکار زور کرتا ہی اب تلوار نہ چھوٹیگی مگر اُسنے کچھ سماعت نہ کی زور کرکے تلوار کو چھڑانے لگا اُنھون نے کلائی کو مروڑ کر تلوار اُسکے ہاتھ سے چھین لی اُسنے لاکھ قصد کیا نہ چھوڑون مگر دیکھا کہ اگر نہین چھوڑتا ہون تو ہاتھ بیکار ہوا جاتا ہی تلوار چھوڑ دی شاہزادے نے دوسرے ہاتھ سے لیکر زیر ران رکھی اور اُسکی کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالکر اب جو زور کیا قاش زین سے اُٹھا لیا جھٹکا جو دیا دونون تسمے رکابون کے ٹوٹ گئے اُسکو سر سے بلند کرکے اور ہاتھ پر تولکر اب جو اُچھالا بالاے ہوا مثل طائر کے بلند ہو گیا یہ قوت و طاقت دیکھکر کفار کے توحواس جاتے رہے لشکر اسلام سے شور تعریف کا بلند ہوا تلوار لیکر کھڑے ہوے جیسے ہی وہ نیچا ہونے لگا اب جو ہاتھ دوال کمر پر مارا مثل خیار تر کے دو پر کالے کیے دوسرا اور ہاتھ مارا اُن دو کے چار ٹکڑے کیے چارون ٹکڑے زمین پر گرے اُنپر مرکب دوڑا دیا اور فرمایا کہ کیون اپنے کردار کی سزا پائی یہ فرماکر اور مرکب کو روک کر لشکر کفار کی طرف رُخ کرکے صدا دی کہ جسکو تمناے مرگ ہو میرے مقابلے کو آئے یہ صدا دینا تھا اسکا بھائی ببر نیزہ باز اپنے مرکب کو مہمیز کرکے اخقان سے اجازت لیکر مقابلے مین آیا آتے ہی تگاور زن ہوا نہ نیزے سے لڑا نہ کچھ کلام کیا فوراً تیغہ کا وار کیا علمشاہ نے اِسکی بھی تلوار اُسی طور سے چھین لی جسطور سے ہزبر کی چھین لی تھی اور مرکب پر سے اُٹھاکر اِس زور سے زمین پر مارا کہ نقش زمین ہو گیا اُستخوان ریزہ ریزہ ہو گئے دم اِسکا اور کسی مقام کی راہ سے نکلگیا طائر روح نے قفس جسم کو چھوڑ کر جدھر سے راہ پائی پرواز کر گیا اُنھون نے پھر صدا دی ابکی ایک اور پہلوان نکلا اُسکو بھی اُنھون نے ہلاک کیا اِسی طور سے تا بہ شام سترہ سردار اخقان کے لشکر کے اور دس سردار ابابیراد کے لشکر کے قتل کیے قریب شام ایک جوان زبردست بادہ کبر و نخوت سے مست کینہ و فساد کا بانی مسمے ابرام خوک پیشانی اخقان سے اجازت لیکر بل کرتا ہوا طرف میدان کے چلا گردن مست زیر ران ہی مثل توپکل ہندی کے بنا ہوا ہی میدان مین آتے ہی نعرہ کیا

کہ او خدا پرست خبردار ہو جا تو نے بڑا غضب کیا کہ ستائیس سردار لشکر کے قتل کیے معلوم ہوا کہ تیری قضا میرے ہاتھ سے ہی مین لشکر مین کھڑا ہوا تیرے مقابلے کا تماشہ دیکھ رہا تھا اور یہ خیال کرتا تھا کہ مین کیا مقابلے کو جاؤن ہان اگر حمزہ ہوتے یا اُنکے جانشین لندھور ہوتے یا اُنکے پسر کلان عمرو بن حمزہ ہوتے تو مین مقابلے کو جاتا اِس جوان سے کیا مقابلہ کرون مگر تو نے جگر کو خون کر دیا تاب نہ رہی مقابلے کو آیا گو ننگ تھا مگر کیا کرون مین وہ ہون کہ میرے نام سے لشکرون مین تہلکہ پڑجاتا ہی اور مقابلے سے لشکر بھاگ جاتے ہین میری صدا سے شیرون کے جگر آب ہوتے ہین دیو کانپ اُٹھتے ہین میری تلوار اُسوقت نیام سے باہر آتی ہی جب لاکھ سپاہ کا مجمع ہوتا ہی بس اِسی مین خیریت ہی کہ رومال سے ہاتھ باندھکر حاضر ہو مین تیری خطا اپنے افسر اخقان آدمخوار و بادشاہ سے معاف کرادونگا اور کوئی عہدہ جلیل دلوادونگا کیونکہ تو بہادر معلوم ہوتا ہی اگر اِسکے خلاف کریگا تو یاد رکھ کہ تیرے سر کا پتہ بھی نہ معلوم ہوگا کہ تن پر تھا یا نہین نہ مین نیزے سے مقابلہ کرونگا نہ گرز سے تلوار سے تیرا کام تمام کرونگا علمشاہ نے فرمایا کہ بس خاموش کیا بیہودہ لاف وگذاف کرتا ہی تو کیا ہی جو تیرے خوف سے دیو کانپ اُٹھے گا اور شیران دشت کے تیری صدا سے کیا جگر آب ہونگے اور کیا تیرا نام سُنکے لشکر بھاگین گے تو کیا لاکھ پر تلوار کھینچے گا ایک پر تو کھینچ نہین سکتا ہی یہ صرف تیرا خیال خام و تصور ناتمام ہی کہ مین حمزہ صاحبقران یا اونکے جانشین یا اُنکے فرزند کلان سے مقابلہ کرون یا وہ ہوتے تو مقابلہ کرتا اُنکا تو مرتبہ ہی تو اُنکے ایک ادنی غلام سے نہین لڑسکتا ہی اُس خاندان کا ایک طفل ہفت سالہ تیرے لیے کافی ہی او نامرد تیری بہادری و قوت ثابت ہی کہ لشکر کو قتل کرایا اور خود نہ نکلا بس اِسی جرأت و قوت پر یہ دعوی وہ ہمین لوگ ہین کہ جنکے خوف سے مریخ فلک کانپتا ہی ہمارے نام سے شیران دشت کو تپ لرزہ آتی ہی دیو کا زہرہ آب ہوتا ہی ہمین نے قاف مین جاکر دیوان قاف و سرکشان قاف کو زیر کیا ہمین نے اپنے زور اور طاقت کے نشان بلند کیے ہین اور بہادرون کے دلون پر سکے بٹھائے ہین ہماری تلوار لاکھون پر کھنچتی ہی تو بیکار یہ لاف وگذاف کرتا ہی ہم خبردار ہین تیرا جسطرح جی چاہے مقابلہ کر ہم شیر ہین کسی

بات مین بند نہین ہین ابھی ایک ڈانٹ دون تو تیرا دم فنا ہو جائے یہ کیا بیہودہ کلام ہی اوبے ادب ہی شرط کہ تیری زبان گدی سے کھینچ لون اِس بے ادبی سے حمزۂ صاحبقران و اُنکے جانشین و اُنکے فرزند کلان کا نام لیتا ہی اب نہ نام لینا ورنہ سزا پائیگا او سگ خارشتی اپنے کو دیکھ اور اُن بزرگان دین کو دیکھ ایک اُنکے ادنا غلام کے خوف سے نو دن بھر لشکر مین پوشیدہ رہا مقابلے کو نہ نکلا اور ونکو تیل ماش کرایا تو اُسوقت سے کہان تھا جو نہ آیا اور اب یون اُنکا اسم مبارک زبان پر لاتا ہی لاضرب بہادری کی یہ سنکے اُسکو نہایت طیش آیا ایک بار تلوار آبدار صاعقہ بار میان سے لیکر آ ہی تو پڑا وہ ارکیا اگر جیسے اُسنے تلوار کا وار کیا یہ مرکب پر سے کود پڑے اور زمین پر آتے ہی زیر شکم کرگدن جاکر دونون ہاتھ اُسکے پیٹ مین لگا کر یا حیدر کرار کہکر اب جو زور کیا اُسکو مع کرگدن کے اُٹھا لیا آواز دی کہ ہو شرط زمین پر مارون مع کرگدن کے تو نقش زمین ہو جائے اُدھر اُسنے جو تلوار کا وار کیا تھا وہ تلوار مرکب پر پڑی تھی وہ بے زبان کام آیا یعنی اُسکی تلوار سے مار اگیا جب یہ وار کر چکا تھا تو اِسنے خیال کیا تھا کہ وہ خدا پرست میرے وار سے ہلاک ہوا اب جھک کر جو اِسنے اِس خیال سے دیکھا کہ اُسکی لاش کسطور سے پڑی ہی مرکب کو علمشاہ کے کشتہ پایا مگر یہ واقعہ نظر پڑا کہ میرا کرگدن زمین سے بلند ہی اُسکے پانوان زمین سے اُٹھے ہوسے ہین ہوا پر قایم ہین اب جو خیال کرتا ہی تو اپنے کو بھی بلند پایا اُسکو حیرت ہوئی اُدھر اُسکے کان مین یہ صدا آئی کہ ہی شرط بار دون زمین پر اپنو یہ اس صدا کو سُنکے اور متحیر ہوا کہ یہ کون ہی کہ جسنے مجھکو مع مرکب کے اُٹھا لیا یہ خیال کیا کہ تو لنگر مار جو کوئی ہوگا تیرے لنگر سے دب کر ہلاک ہو جائیگا اِسنے لنگر بھی مارا مگر کچھ بھی نہ ہوا علمشاہ کے ہاتھونکو حرکت تک نہ ہوئی لشکر اسلام مین تو صدا ے تحسین و آفرین کا ایک شور مچا اخفان نے اور سب لشکر کفار نے جو یہ واقعہ دیکھا ہر ایک کا دم فنا ہو گیا اور ہر ایک نے خیال کیا کہ اِس خدا پرست نے اتنے بڑے جوان قوی ہیکل دیو شکل کو مع کرگدن کے مثل پھول کے اُٹھا لیا بھلا کون اِس سے لڑ سکتا ہی اہل لشکر یہ خیال کر رہے تھے اخفان نے اپنے دل مین خیال کیا کہ ایسا نہ ہو یہ جوان اہرام خوک پیشانی کو زمین پر دے مارے تو یہ

ہلاک ہو جائیگا اِسکو کسی طور سے اِس حال سے آگاہ کرنا چاہیے تاکہ یہ کود پڑے اور اپنی جان کو بچائے یہ خیال کرکے اہل لشکر سے کہا کہ تم پکار کر ابرام سے کہدو کہ وہ خدا پرست نہین قتل ہوا صرف اُسکا مرکب قتل ہوا اُسنے مرکب پر سے کود کر اور زیر شکم کرگدن آکر تمکو مع کرگدن کے اُٹھا لیا ہی جلدی کود کر اپنی جان بچاؤ اِس بلا کے ہاتھ سے یہ جو اخفان نے اہل لشکر سے کہا چند سوارون نے بڑھ کر ابرام کو آواز دی اور یہی تقریر کہ سنائی اب ابرام کو معلوم ہوا کہ یہ واقعہ ہی گویہ پہلے ہی سے قصد کو دنے کا کر رہا تھا مگر یہ صدا سُنکے اِسکے حواس جاتے رہے اپنے دل مین قائل ہوا مگر ایسا سیاہ قلب تھا کہ نہ مسلمان ہوا اب اِسنے قصد کیا کہ کود کر بھاگون علمشاہ نے بھی یہ صدا سُن لی تھی فوراً دونون اِسکے پانوٗن پکڑ لیے اب جو اِسنے کود کر بھاگنے کا قصد کیا تو پانوٗن کو بھی اسیر پایا زندگی سے مایوس ہوا مگر لنگر مارنے لگا کہ شاید اب یہ لنگر سے دب جائے وہان یہ بھی نہ معلوم ہوا کہ کیا چیز ہاتھون پر ہی یہ فرمایا کہ او نابکار بتا اب شناخت پروردگار عالم مین کیا کہتا ہی اب تیرا بچنا بہت دشوار ہی اُسنے جواب دیا کہ مین تو اپنا دین آبائی ترک نہ کرونگا یہ سُنتا تھا کہ ایک پانوٗن آگے بڑھایا اور ایک پیچھے پیترا بدلکر مع کرگدن کے گرد سر چرخ دیکر اب جو زمین پر مارا راکب و مرکب نقش زمین ہوگئے دونون کے استخوان ریزہ ریزہ ہوگئے یہ نہ شناخت ہوسکتی تھی کہ راکب کون ہی اور مرکب کون ہی دونون روحین اُن نابکارونکی طرف دار البوار کے راہی ہوئین راکب و مرکب کا نشان باقی نہ رہا یہ معرکہ دیکھکر اخفان و ایراد و اہل کفار کے حواس جاتے رہے بس اُسوقت اخفان طبل باز بجوا کر اور اپنے لشکر کو لیکر طرف قیام گاہ کے مغموم و محزون اِن سب سردارون کے غم مین مبتلا آیا اور لشکر کو کمر کھولنے کا حکم دیکر داخل بارگاہ ہوا لباس تبدیل کرکے دربار مین آکر بیٹھا سب سردار جو کہ باقی تھے آکر حاضر دربار ہوے یہان تو اسکا دربار ہوا اُدھر بعد جانے اخفان کے علمشاہ بھی لشکرین واپس آئے طبل باز تو بج چکا تھا یہ بھی اپنا لشکر لیکر طرف فرودگاہ کے تشریف لے چلے دیوانہ اِنکے سرپر زر نثار کرتا جاتا تھا اور تعریف کرتا جاتا تھا یہ خیال رہے کہ ابھی اِن کے سر کے زخم اچھے نہین ہوے ہین کسیقدر باقی ہین علمشاہ نے بھی فرودگاہ پر پہونچکر سپاہ کو کمر کھولنے کا حکم دیا اور خود

بارگاہ مین آکر تشریف فرما ہوے یہان بھی دربار آراستہ ہوا راوی نے بیان کیا ہو کہ ناظرین اِس امر سے آگاہ ہون کہ ملکہ آہو چشم کو علمشاہ قلعے مین چھوڑ آئے ہین ملکہ بالاے قلعہ صبح سے آکر بیٹھی تھی اور تماشہ جنگ و پیکار کا دیکھ رہی تھی یہ سب واقعہ اور معرکہ دیکھکر اور علمشاہ کی قوت وطاقت دیکھکر بہت خوش ہوئی اور جب دونون لشکر واپس گئے یہ بھی زیر قصر آئی اور اپنی خواصون اور انیسون وجلیسون سے سب حال بیان کیا اور کہا کہ تمنے دیکھا کہ کس جوانمردی اور بہادری سے آج مقابلہ کیا خداوند کریم انکو نظر بد سے بچائے دیکھو تو ابھی خم باقی ہین اُسپر یہ حال ہو یہ وہ لوگ ہین کہ جنھون نے یکہ وتنہا لاکھون کو بھگا دیا سب نے جوابدیا کہ اے ملکۂ عالم اگر ایسے نہ ہوتے تو یون کیون یکہ وتنہا پڑے پھرتے یہان تو یہ باتین ہو رہی ہین ناظرین کو اِس امر کا خیال رہے کہ ملکہ ہر روز بالاے قلعہ آکر بیٹھتی ہو اور تماشہ حرب و پیکار کا دیکھتی ہو اور شب بھر خواصون سے تعریف کرتی ہو آمدم بر سر مطلب کہ جب اخفان کا دربار اُدھر علمشاہ کا دربار اسطرف آراستہ ہو چکا اخفان نے اپنے سردارون کی طرف دیکھکر کہا کہ تمنے آجکا معرکہ دیکھا کہ جو میدان مین گیا وہ اُس خداپرست کے ہاتھ سے مارا گیا ابرام ایسے پہلوان قوی ہیکل کو کیونکر قتل کیا اب کیا تدبیر کیجائے کیا طبل جنگ نہ بجوایا جائے اور بادشاہ کو اِس حال سے آگاہ کیا جائے تاکہ وہ تدبیر کرین یا اُنکو خبر نہ کیجائے مین خود کل مقابلے کو نکلون اور مقابلہ کرون اہل دربار نے وایراد نے کہا کہ اے سردار بادشاہ کو اِس حال سے آگاہ کرنے کی ضرورت نہین ہو نہ طبل جنگ بجوانے کی حاجت ہو آپ شوق سے طبل جنگ بجوائین ابھی آپ کے خادم و بادشاہ کے غلام بہت سے باقی ہین اِس خداپرست کی سرکوبی کے لیے آپ شوق سے طبل جنگ بجوائین ہم کل نکلکر مقابلہ کرین گے خداوند کیون مقابلے کو نکلین ایراد نے کہا کہ مین کل اِس خداپرست سے مقابلہ کرونگا میرے بعد آپ کو اختیار رہی یہ سُنکے اخفان نے کہا کہ یہ تو صرف ایک بات تھی کہ بادشاہ کو آگاہ کیا جائے صرف راے لینا تھی ہان کل مین خود مقابلے کو نکلتا اور طبل جنگ تو ضرور بجواتا یہ کہکر حکم دیا کہ بجے طبل جنگ یہ حکم دیکر دربار برخاست کیا سب سردار اپنے اپنے مقام پر آئے کچھ دیر دم لیا اُسکے بعد سامان جنگ مین مصروف ہوے اہل لشکر کو بھی طبل جنگ کے

بجنے سے آگاہی ہوئی وہ بھی سب سامان جنگ کرنے لگے ہرکارون نے یہ خبر لشکر اسلام مین پہونچائی علمشاہ نے بھی حکم فرمایا کہ ہمارے لشکر مین بھی طبل جنگ بجے یہان بھی طبل رزمی پر چوب پڑی سامان جنگ ہونے لگا دربار برخاست ہوا سب سردار یہان بھی سامان جنگ کرنے لگے چار پہر رات دونون لشکرون کو تیاری جنگ مین بسر ہوئی طبل جنگ بجا کیا طلایہ پھرا کیا دونون لشکر رات بھر سامان جنگ کی درستی مین مصروف رہے کہ صبح ہوگئی آثار صبح فلک پر ظاہر ہوے اشعار کہ چون صبح دم شنیر گردون مہر ٭ برون آمد از دشت سبز سپہر ٭ غریو از زمین بر فلک سر کشید ٭ تزلزل بارکان عالم رسید ٭ جب صبح ہوئی تو دونون لشکر اپنے اپنے طریقے سے عبادت خدا سے فراغت کرکے میدان مین آئے صفوف جدال وقتال آراستہ ہوئین ہر ایک بہادر مستعد جنگ ہوا جینے سے تنگ ہوا پھر ہرے نشانون کے کھل گئے نقیبون نے نکلکر نقابت کی جب نقیب نقابت کرکے چلے گئے تو لشکر کفار سے آرام نیزہ زن میدان مین آیا مبارز طلب کیا لشکر اسلام سے سرشار دیو اسنے نکلکر مقابلہ کیا آرام کو ایک ہی ضرب تیغ مین قتل کیا سرشار نے مبارز طلب کیا اور ایک سردار نکلا وہ بھی ہاتھ سے سرشار کے مارا گیا دوپہر تک سرشار نے پانچ سردار لشکر کفار کے مارے بعد دوپہر کے طبل بازگشت اخفان نے بجوادیا دونون لشکر واپس آئے فرودگاہ پر پھر اخفان نے طبل جنگ بجوایا صبح کو پھر صف آرائی ہوئی اور لشکر کفار کے چند سردار مارے گئے راوی کہتا ہے کہ چند میدان واریون مین بہت سے سردار لشکر کفار کے کام آئے آج جو لشکر میدان مین آیا اور صف آرائی ہو چکی نقیب نقابت کرکے جا چکے جب گرد کیت کرتا کہ چکے اسوقت لشکر کفار سے ایراد شیر پیکر اخفان سے اجازت لیکر اور اپنا لشکر اخفان کے سپرد کرکے اور اہل لشکر سے یہ کہکر کہ بعد میرے تم اخفان جہان پہلوان کی اطاعت کرنا انکو اپنا افسر جاننا جو یہ حکم دین اسکو بجالانا یہ سبکو سمجھا کر میدان مین آیا سراپا میدان کا دکھایا بڑے عرصے تک دم راست کیا کیا اسکے بعد آواز دی کہ میرے مقابلے کو سواے علمشاہ کے کوئی اور نہ آئے مجھکو حضرت علمشاہ سے مقابلہ کرنے کی ہوس ہے یہ اسکا آواز دینا تھا کہ علمشاہ نے مرکب کو پرے سے نکالا اور

دیو اسنے سے فرمایا کہ لشکر سے خبردار رہنا مین مقابلے کو جاتا ہون دیو اسنے سنے عرض کیا کہ مین
آپ کا حکم بجا لاؤنگا شاہزادہ یہ فرماکر اور مرکب کے تنگ کو درست کرکے تا کہ عرصۂ جنگ حریف
پر تنگ ہو میدان کی طرف روانہ ہوئے شاہزادے کو ابراد نے آتے ہوئے دیکھکر لقصد
تنگاوری نی گردہ سپر کا ہاتھ مین لیا شاہزادہ جب قریب پہونچا باہم تلوار چلی اوجھڑ سپر کی پری
سپر سے سپر لڑی چنگاریان نکلین سب نے دیکھا کہ ایک قدم مرکب علمشاہ کا پسپا ہوا اور
پندرہ قدم مرکب ابراد کا پسپا ہوا ابراد مرکب کو رانون مین مسلکر برابر آیا کچھ کلام نہ کیا نیزہ
اٹھاکر سینہ شاہزادے کو تاک کر وار کیا علمشاہ نے نیزے کو نیزے پر روکا نیزہ بازی
ہوئی دسوین تان مین علمشاہ نے اُسکا نیزہ ہوائی کیا وہ نیزہ بہر آب خجالت مین ڈوب
گیا اِسقدر شرمندہ ہوا کہ اُسی حالت مین شرمندگی کے دفع کرنے کے لیے تیغہ نیام سے
لیکر سر پر شاہزادے کے وار کیا شاہزادے نے تلوار کو نگاہ مین رکھا جیسے تلوار قریب
سر آئی اوجھڑ سپر کی جو دی تلوار پٹ پڑی کلائی پر ہاتھ ڈالدیا اور ہاتھ مروڑکر تلوار چھین لی
اُسنے قصد کیا کہ لپٹ پڑون بھلا یہ کب اُسکو اِس طریقے پر آنے دیتے ہین وہ تلوار کے چھین جانے
سے اور زیادہ تر شرمندہ ہوا اُدھر علمشاہ نے تلوار چھین کر یہ فرمایا کہ شعر تو ضربی زدی
ضرب من نوش کن ؎ ہمہ شادی از دل فراموش کن ؎ یہ فرماکر اُسنے تلوار کو علم کر کے اور
یہ کہکر کہ خبردار ہو اُسنے کہا کہ خبردار ہون تم وار کرو یہ کہکر سپر کو چہرے کی پناہ کیا تلوار مثل
برق کوندھکا ابر سپر پر گری اُسکو مثل قرص پنیر کے کاٹکر خود پر آئی خود کو کاٹکر دو بلغہ کی
خبر لی خلاصہ یہ کہ خود دو بلغے سے گذرکر سراسر کلے جبڑے سے گذرتی ہوئی صراحی گردن کی
خبر لیتی ہوئی مثل قطرۂ سیماب کے صندوق سینے مین آئی وہان کی خبر لیتی ہوئی شکم چاک
قصہ پاک کرکے مرکب کے تنگ کے نیچے سے نکلکر تلوار اسنے زمین کو بوسہ دیا الکب دو
مرکب چار ٹکڑے ہوکر زمین پر گرے راوی بیان کرتا ہے کہ تلوار یا تو تشنہ سر بسر نکلی تھی
یا زمین کو بوسہ دیکر اب جو اُٹھی تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ ماہ نو شفق مین ڈوبا ہوا ہے وہ خون
جو اُسمین بھرا ہوا تھا علمشاہ نے نعرۂ تکبیر اُسکو قتل کرکے بلند کیا ادھر [illegible]
یہ معرکہ دیکھکر اخفان و اُسکے لشکر کے تو حواس جاتے رہے اہل اسلام نے بہت تعریف کی

ادھر اخفان نے اپنے مقام پر خیال کیا کہ اس جوان سے فرداً فرداً ٹھہر کر سر بر ہونا محال ہی یہ بیجا خیال ہی بس اسیر اسی طور سے غلبہ حاصل ہوگا کہ جنگ مغلوبہ کیجائے کیونکہ یہ امر ضرور ہی کہ ہمارا لشکر زیادہ ہی وہ لوگ کم ہین بس جبکہ جنگ مغلوبہ ہوگی وہ لوگ ضرور شکست کھائین گے سوائے اس تدبیر کے کوئی اور تدبیر نہین ہی یہ خیال کر کے اخفان نے اپنے اہل لشکر سے پکار کر کہا کہ لینا اس خدا پرست کو جانے نہ دینا اسنے بڑا غضب کیا کہ ایرادجو المزد کو قتل کیا اب یہ جانے نپائے یہ سننا تھا کہ کل لشکر جو کہ قریب پچاس ہزار کے تھا ایک مرتبہ تلوارین نیام سے لیکر طرف علمشاہ کے نرغہ کر کے چلے آتے ہی چارون طرف سے گھیر لیا علمشاہ بھی اس دریائے لشکر مین غوطہ زن ہوے یہ حال جو دیوانے نے دیکھا اپنے لشکر کو حکم دیا اور کہا کہ کیا کھڑے ہوے دیکھ رہے ہو آقا پر کفار کا نرغہ ہی جلد آقا کی کمک کرو یہ کہکر اور خود تلوار نیام سے لیکر لشکر کفار پر حملہ ور ہوا اور قتل کرنے لگا اور اس امر کی کوشش کرنے لگا کہ شاہزادے تک پہونچ جاؤن ادھر علمشاہ کفار سے جنگ رستمانہ کر رہے ہین ہر حملہ مین دو چار کو مار کر گرا دیتے ہین مرکب سے لاشین پائمال کرتے جاتے ہین اس قصد سے کہ اخفان کے پاس پہونچ جاؤن یا اسکو اسیر کرون یا قتل کرون یہان کی تو یہ حالت ہی ادھر کل لشکر بتخیر دیوانے کا یہ رنگ دیکھکر اور حکم دیوانے کا سنکے تلوارین کھینچکر لشکر کفار پر آپڑا نمونہ قیامت کی جنگ مغلوبہ واقع ہوئی تلوار چلنے لگی ہر ایک دیوانہ آفت برپا کر رہا ہی سیکڑونکو قتل کر ڈالا ہی ایک ہی حملہ مین پانچ ہزار کا کھیت ہوا ابر سپر اٹھا ہوا ہی برقہائے شمشیر کوند رہی ہی سر مثل اولون کے برس رہے ہین خون کا مینھ برس رہا ہی ہر طرف دریائے خون رواں ہی اب موت کی ہر طرف طغیانی ہی زورق حیات کفار طوفانی ہی کشتی حیات گرداب موت مین آکر پھنس گئی ہی دریائے خون مین سر مثل حباب تیر رہے ہین دھڑ مانند مگر تیرتے پھرتے ہین عجب تلاطم مچا ہوا ہی بازار مرگ گرم ہی ملک الموت ہر طرف روحین قبض کرتے پھرتے ہین ایک کی روح قبض نہ کرنے پائے تھے کہ سو مر کر گرے کاسۂ سر مٹی کے مول ہین کوئی قدر نہ تھی سوار جو مر کر گرے تھے انکے مرکب کوتل لاشون کو روندتے پھرتے تھے نیا انقلاب تھا کہ کچھ عرصہ نہ گذرا کہ یا بھی راکب انکی پشت پر سوار تھے یا انھین کے

جسم مرکبون کی ٹاپون سے پائمال تھے لشکر مین تلاطم مچا ہوا تھا کسی جا پر کوئی پڑا ہوا سسک رہا تھا
کوئی دم توڑ رہا تھا کسی کے کراہنے کی صدا بلند تھی کوئی نیم بسمل پڑا تھا کسی کے سر پر زخم لگا تھا کہ زخم سر
چوپارہ تھا کسیکا بازو شانے سے جدا تھا کسی کے تن پر سر نہ تھا کوئی پڑا ایڑیان رگڑ رہا تھا اور کوئی
خاک وخون مین پڑا تڑپتا تھا باپ بیٹے سے چھوٹ گیا بیٹا باپ سے بھائی بھائی سے جدا ہو گیا
برسون کا ساتھ چھوٹ گیا ہزارون عورتین رانڈ ہو گئین ہزارون کی کوکھ اُجڑ گئی کہین پر نیزہ چل رہا
تھا کسی مقام پر خنجر کی چقا چاق کی صدا بلند تھی بموجب شعر چقا چاق خنجر بگردون رسید ٭ زمین خون شد و خون
بجیحون رسید ٭ کسی مقام پر پہلوان و اہل لشکر ملے ہوئے کفار سے لڑ رہے تھے کہین سے تلوارون کی
جھنکار کی صدا آ رہی تھی قیامت کی جنگ مغلوبہ ہو رہی تھی کافر و مومن باہم ملے ہوئے تھے غضب
کی تلوار چل رہی تھی علمشاہ قتل کرتے ہوئے چلے جاتے تھے لاشون کے انبار لگا دیے تھے
کشتون کے پشتے لگے ہوئے تھے جب کفار کو قتل کرتے تھے نعرۂ تکبیر بلند کرتے تھے اُس مقابلے
مین افغان آدمخوار بھی لڑتا ہوا چلا آتا تھا اُسنے جو دیکھا کہ علمشاہ کفار کو قتل کر رہے ہین میرا
لشکر تہ و بالا ہے اِسنے اُسی مقام سے آواز دی کہ اے خدا پرست ٹھہر جا مین آتا ہون تجھکو قتل کرتا ہون یہکر
اور مرکب کو مہمیز کرکے سامنے علمشاہ کے آیا وہی تیغۂ خون آلود جس سے لڑ رہا تھا اُسیکا وار
علمشاہ پر کیا شاہزادے نے وار کو خالی دیکر اپنا وار کیا اُسنے بھی خالی دیا ایکی جو وار افغان
نے کیا علمشاہ نے بڑھ بچا کر قبضے پر ہاتھ ڈالدیا تلوار چھین لی کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالکر قاش زین سے
اُٹھا لیا اور سر سے بلند کیا یہ لاکھ تڑپا پھڑکا مگر نہ چھوٹ سکا بھلا شیر کے پنجے مین آکر کہین شکار
چھوٹتا ہے شاہزادے نے اُسکو سپر کر لیا ہے اہل لشکر افغان نے جو دیکھا کہ ہمارے آقا کو اُس جوان
خدا پرست نے سر سے بلند کر لیا سب لشکر ایک مرتبہ یہ قصد کرکے چلا کہ اِس جوان پسر حمزہ کو قتل کرکے
اپنے افسر کو رہا کرین سب نے علمشاہ پر نرغہ کیا اور حملہ کیا علمشاہ نے افغان کو بجا سے
سپر کے روک لیا اب جو اہل لشکر نے افسر کو اسطور سے دیکھا خیال کیا اگر ہم تلوارین مارتے ہین
تو ہمارے ہی ہاتھ سے ہمارا افسر مارا جاتا ہے سب نے روک لیا وہ جو کہ تلوارین رہا کر چکے
اُنکی تلوارین افغان کے سر و صدر پر پڑین کہ پرخچے ہو گیا چلایا اُسی عالم مین کہ کیسے نمک حرام
ہو گئے ہو کہ مجھکو اپنے ہاتھ سے قتل کرتے ہو کیا تم سب نابینا ہو گئے [illegible]

ہاتھ روک لیے اور لشکر حریف سے لڑنے لگے اہل اسلام نے ایسی شمشیر زنی کی اور اسقدر کفار کو قتل کیا کہ لشکر کفار کے پانؤن اُٹھ گئے فوج بھاگ کھڑی ہوئی یہ اُنکے عقب مین اُنکو قتل کرتے ہوئے پہونچے پڑاؤ پر بھی نہ ٹھہرنے دیا وہان پر بھی قتل کرنا شروع کیا تھوڑی دیر وہان بھی یہ اُنکے لڑے کہ پھر بھاگ کھڑے ہوئے کوہ زہرا کا راستہ لیا جدھر جسکا منھ اُٹھا اُدھر کو راہی ہوا غرض سب بھاگ گئے تھوڑی دور تک یہ تعاقب مین قتل کرتے ہوئے گئے پڑاؤ لوٹ لیا علمشاہ نے جو دیکھا کہ لشکر حریف بھاگ کھڑا ہوا اور یہ لوگ تعاقب مین چلے جاتے ہین پکار کر دیوانے سے فرمایا کہ فراریون کا تعاقب کرنا خلاف مردانگی ہی اِنکو بھاگ جانے دو واپس آؤ راوی بیان کرتا ہی کہ گو لشکر کفار جی توڑ توڑ کر لڑ رہا تھا مگر مثل مشہور ہی کہ لشکر بے تیر تکیہ بے فقیر ترکش بے تیر بیکار رہتا ہی اخضان کے اسیر ہو جانے سے لشکر کے جی چھوٹ گئے بھاگ کھڑا ہوا اگر علمشاہ اخضان کو اُسی طور سے ہاتھ پر علم کیے ہوئے جبتک مقابلہ رہا لڑا کیے جسوقت لشکر کفار بھاگ گیا اور بہت سے کافر اسیر ہوگئے اور اہل اسلام اُنکے تعاقب سے واپس آئے علمشاہ نے تیجز دیوانہ کے حوالے اخضان کی مشکین باندھکر کیا اور فرمایا کہ اِسکو مع اِسکے ہمراہیون کے اسیر کرو انکا دربار سمجھا جائیگا یہ کہکر اور سب کو ہمراہ لیکر فرودگاہ پر آئے لشکر کو کمر کھولنے کا حکم دیا دیوانے سے کہا کہ شمار کرو کہ کسقدر تمھارے لشکر کے لوگ قتل ہوے اور کسقدر کفار مارے گئے جو کہ تمھارے لشکر کے کشتہ ہونگے اُنکو دفن کراؤ کفار کو اسی طور سے پڑا رہنے دو بموجب حکم کے شمار جو کیا گیا تو معلوم ہوا کہ اِس جنگ مغلوبہ مین پندرہ ہزار کفار کام آئے اور تین ہزار اہل اسلام درجہ شہادت پر فائز ہوے اُنکو دفن کرا دیا اور جو لشکر اسلام مین مجروح تھے اُنکو شفاخانے مین بھیجدیا اُنکا علاج ہونے لگا اسیرون کا جو شمار کیا تو قریب پانچ ہزار کے تھے راوی بیان کرتا ہی کہ وہ رات علمشاہ نے اُسی مقام پر بسر کی اُسدن دربار نہ کیا سب اپنے اپنے مقام پر آکر آرام پذیر ہوے جب صبح ہوئی دربار آراستہ ہوا علمشاہ نے اسیرون کو طلب کیا بموجب حکم کے قیدی حاضر کیے گئے اُنمین جو سردار و افسر تھے اُنکو اپنے روبرو طلب کیا ہر ایک سے پوچھا کہ تم کیونکر اسیر کیے گئے سب نے جواب دیا کہ ہمکو ہمارے حریف نے بہادری سے اسیر کیا فرمایا کہ پھر دین اسلام

قبول کرنے مین کیا عذر ہی سب نے کہا کہ اگر ہمارا افسر اخفان دین اسلام قبول کریگا اور نہ
اور آپکی اطاعت تو ہمکو بھی کچھ عذر نہ ہوگا تب شاہزادے نے اخفان سے بھی یہی سوال کیا
اُسنے کہا کہ آپ نے مجھکو بہ جرأت و جوانمردی اسیر کیا ہی علمشاہ نے فرمایا کہ پھر دین اسلام کیون
نہین قبول کرتے ہو اور میری اطاعت یہ کہکر چند کلمہ واحد انیت خدا کہین ارشاد فرمائے کہ جسکی
سبب سے اُسکے قلب سے زنگ کفر برطرف ہوگیا اور اُسنے عرض کیا جو آپ کے دین کو قبول
کرے تو کیا کیے علمشاہ نے فرمایا کلمہ طیبہ پڑھ مع اُن سب سردارن کے کلمہ طیبہ پڑھکر مسلمان
ہوا از سر صدق کلمہ پڑھا اور دیان باطل پر لعنت کی دین اسلام اختیار کیا علمشاہ کی اطاعت
مین ظاہر مشہور ہوئی وہ سب کے سب اہل لشکر جو کہ اسیر ہوے تھے یہ خبر سُنکے اُسیوقت مسلمان ہو
جب یہ سب از سر صدق مسلمان ہو چکے جو مال غنیمت تھا اُسکو اُن سب پر تقسیم کیا اُسکے بعد حکم دیا
کہ اب یہان سے کوچ کرو ہم قلعے مین جائینگے یہ حکم دینا تھا کہ اُسیوقت سب سامان ہوگیا
شاہزادہ سب کو لیکر داخل قلعہ ہوا لشکر اپنے مقام پر جا کر اُترا اخفان و سرداران اخفان کے
لیے مقام مقرر کیا گیا مکانات رہنے کو ملے سب سردار اپنے اپنے مقام پر آئے شاہزادہ
داخل محل ہوا ملکہ سے ملا ملکہ نے زر سرخ و سفید سر علمشاہ پر نثار کیا مبارکباد دی سب کیفیت
جنگ و پیکار بیان کی راوی بیان کرتا ہی کہ شاہزادہ یہان بعیش و راحت بسر کرنے لگا اور
اِس فکر مین ہی کہ یہ جو زخم باقی ہین یہ بھی مندمل ہو جائین اور لشکر بھی فراہم ہو جائے تو عنطاق
پر لشکر کشی کیجائے اگر وہ دین اسلام قبول کرلے تو خیر ورنہ اُسکو قتل کرکے اور شہر پر قبضہ
کرکے دیوانے کی شادی عنطاق کی دختر کے ساتھ کرون دیوانے کو یہان کا بادشاہ کرکے
مین اور طرف کو روانہ ہون انکو تو اس فکر مین رکھا جاتا ہی اور حال اُس لشکر شکست خوردہ عنطاق تحریر کیا

دو کلمہ اُن فراریون کے کہ جو کہ علمشاہ کے ہاتھ سے شکست کھا کر بھاگے تھے اُنکا
عنطاق کج کلاہ کو اِس حال سے آگاہ کرنا عنطاق کا خبر پا کر لشکر لیکر قلعہ پر چڑھ جانا اور اُن
بادشاہون کو نامہ لکھکر طلب کرنا بھر کک جو اُسکے باج گذار تھے اُنکا آنا و جنگ و پیکار ہونا علمشاہ
سے اور علمشاہ وغیرہ کا بسبب سحر رموز کے اسیر ہونا و دیگر حالات تحریر ہونگے ناظرین ملاحظہ فرمائین

راویان اخبار و ناقلان آثار اِس داستان کو اسطور سے تحریر کرتے ہین کہ لشکر اخفان جو شکست کھا کر بھاگا تو کوہ و صحرا مین پراگندہ ہوگیا تھا دوسرے دن سب ایک مقام پر جمع ہوے جو اُن مین مجروح تھے اُنکو چارپائیون پر ڈالا اور لاشہ ایراد شبیر پیکر کا لاشون مین سے اُٹھا لائے اُسکو لیکر فریاد و فغان کرتے ہوے طرف عنطاقیہ کے روانہ ہوے یہ تو اِدھر سے جاتے ہین اُدھر کا حال سماعت فرمائیے کہ عنطاق نے جو ہرکارے مقرر کیے تھے کہ تم ہمکو ہر روز کی مفصل خبر دیا کرنا اُن ہرکارون نے ہر روز جو یہان واقعہ گذرا وہ عنطاق سے بیان کیا کہ آج یہ معرکہ پڑا عنطاق اِن خبرون کو سُن سُن کے پریشان ہوتا تھا اور اہل دربار سے کہتا تھا کہ بڑی ہی خرابی کی بات ہو کہ ایک خداپرست یہان آکر یہ فساد برپا کرے اور ہم بادشاہ ہوکر اُسکا کچھ نہ کرسکین یہ ساری خطا اِس ننگ خاندان کی نطفۂ حرام تیجر دیوانے کی ہو نہ یہ مسلمان ہوکر اُسکو رہا کرنے جاتا نہ یہ فساد ہوتا مین نے قوقنیہ ہی پاک کرنے کی فکر کی تھی مین ضرور اسکو قتل کرتا مگر اُسنے ایسا کرکہ بلا میرے سر پر نازل کی خیر دیکھا جائیگا انجام اِس جنگ و پیکار کا معلوم ہوے تو مین پھر دوسری تدبیر کرون کہ ہرکارون نے آکر خبر دی کہ ایراد شبیر پیکر اُس خداپرست کے ہاتھ سے مارا گیا جنگ مغلوبہ واقع ہوئی اب دونون لشکر ملے ہوے جنگ و پیکار مین مصروف ہین ایراد کے قتل ہونے کی خبر سُنکے عنطاق کج کلاہ و اہل دربار کے حواس جاتے رہے اب ہر ایک کو فکر پیدا ہوئی کہ دیکھیے انجام اِسکا کیا ہوتا ہو رموز جادو نے جو بھائی کو متفکر پایا تو یون کہنے لگا کہ آپ فکر و تشویش بیکار فرماتے ہین مین ایک دن مین اِن سبکو تباہ و غارت کرونگا آپ اطمینان رکھیے رموز کے اِس کہنے سے فی الجملہ عنطاق و اہل دربار کی کچھ تسکین ہوئی اُسدن پھر اور کچھ خبر نہ آئی دوسرے دن آکر ہرکارون نے بیان کیا کہ اخفان آدمخوار گرفتار ہوگیا اور بہت سے سردار و دیگر اہل لشکر و لشکر اخفان نے شکست کھائی سب مال و اسباب لوٹ لیا گیا اُس خداپرست کی فتح ہوئی یہ سُنکے ابتر کسی مین دم نہ تھا عنطاق کی تو یہ حالت ہوئی کہ عالم سکوت مین مثل تصویر گلی کے ہوکر رہگیا مگر رموز نے کچھ ایسے کلام تشفی آمیز کیے کہ جس سے پھر سب کو اطمینان ہوا مگر عنطاق نے اُسدن سویرے سے دربار برخاست کیا اور محل مین چلا گیا اب پہلے رنج و صدمہ کے

کچھ زہر مار بھی نہ کیا بستر غم پر پڑ رہا صبح کو جب دربار برخاست کیا سب حاضر دربار ہو چکے اب راے ہونے لگی کہ کیا کرنا چاہیے سب نے راے دی کہ اگر اُن لوگون پر لشکرکشی نہ کی جائیگی اُنکو اُنکی حالت پر چھوڑ دیا جائیگا تو انجام یہ ہوگا کہ وہ قوت بہم کرکے آپ پر لشکرکشی کرینگے اور یہان معرکہ پڑیگا اس حالت مین ہزارون اہل شہر مارے جائینگے لاکھون نکل جائین گے شہر ویران ہو جائیگا پس لازم ہی کہ اِس امر کا بندوبست کیا جائے کہ وہ اور قوت بہم نہ کرنے پائین کہ ہم وہان پہونچ جائین اور اُنسے مقابلہ کرین کیونکہ حریف کو اُسکی حالت پر چھوڑنا اچھا نہین ابھی وہ کم ہین بندوبست بخوبی ہو سکتا ہی اور جب اُنھون نے زور پکڑ لیا تو پھر امر دقت طلب ہی بموجب شعر سعدی سر چشمہ شاید گرفتن بہ میل ✻ چو پر شد نشاید گرفتن بہ پیل ✻ دیگر درختے کہ اکنون گرفت است بہ پاے ✻ بنیروے شخصے بر آید ز جاے ✻ ہم سب کی یہ راے ہی کہ سامان سفر کیا جاے اور لشکرکشی کی جائے آیندہ جو مرضی مبارک مین آئے وہ فرمائیے عنطاق نے کہا یہ راے تم سبکی بہت عمدہ ہی لشکر مین حکم پہونچایا جائے کہ وہ سامان سفر سے درست ہون ہم یہان سے بر سر علمشاہ و تجخیر دیوانہ پسون کوچ کرینگے اور قلعۂ تنجیریہ کو فتح کرکے مسمار کر دینگے اور وزیر کو طلب کیا راوی بیان کرتا ہی کہ ابھی پورے طور سے عنطاق حکم دینے نہ پایا تھا کہ وہ لشکر شکست خوردہ داخل شہر ہوا جو فہر قتل و اسیر ہونے سے بچے تھے وہ لاش ایراد کو لیکر طرف دربار کے چلے اور جو سردار اور اہل لشکر لڑائی مین کام آئے تھے اُنکے عزیزون کو جب یہ معلوم ہوا کہ یہ لوگ مارے گئے و نیز ایراد کے عزیز سب خاک اُڑاتے ہوے اُنکے ہمراہ ہو لیے ؛ باقی ماندہ لشکر چھاؤنی مین آیا تمام و کمال حال جنگ و پیکار کا بیان کیا ہر ایک کو حیرت ہوئی اُدھر یہ سب کے سب در دولت پر آکر پہونچے فریاد کرنے لگے عنطاق نے غل و شور کو سُنکے حکم دیا کہ خبر تو لاؤ یہ کیسا غل ہو رہا ہی ہرکارے باہر آئے دریافت کرکے اندر آئے اور عرض کیا کہ یہ اُسی لشکر کے افسر ہین جو کہ قلعہ پر گیا تھا اور شکست کھا کر بھاگا تھا اور ان سب کے عزیز جو کہ اِس معرکہ مین کام آئے ہین عنطاق نے کہا کہ بلا لو اُنکو اندر طلب کیا وہ سب آئے اور فریاد کرنے لگے لاش ایراد کا دیکھا سب حال بیان کیا پس عنطاق نے اُن سب کے عزیزون کو روپیہ دیکر اور کچھ دیکر بہلا پھسلا کرکے رخصت کیا وہ سب کے سب روتے ہوے اپنے اپنے مقام پر چلے آئے ادھر ...

ماتمداری مین مصروف ہوے ادھر عنطاق نے درستی لشکر کا حکم دیکر دبیر سے کہا کہ چند نامے بنام یاقوت کج کلاہ و شاہ رخ کلاہ و آرام رخ کلاہ اور رانداہ رخ کلاہ و آسام رخ کلاہ کے تحریر کرو اُسکا مضمون یہ ہو کہ ایک خدا پرست نامے علمشاہ پسر حمزہ کی طرف سے ادھر آگیا تھا ہمنے اُسکو اسیر کر لیا تھا ہمارے بھانجے تجیز دیوانے نے اُسکو بسبب اپنی دیوانگی کے شب کو آکر پاسبانون کو قتل کرکے رہا کر لیا اور اپنے قلعے مین لیگیا نہ معلوم پسر حمزہ نے کیا اُسکو پڑھا دیا کہ وہ مسلمان ہوگیا اور سب اپنے اہل قلعہ و اہل لشکر کو مسلمان کیا مجھکو خبر ہوئی مین نے اُسکو نامہ تہدید آمیز تحریر کیا اُسنے اُس نامہ کو باشارہ پسر حمزہ چاک کر ڈالا مین نے یہ خبر پاکر اپنے دو سردارون کو مع پچاس ہزار سپاہ کے روانہ کیا وہ گئے اُنسے معرکہ ہوا جنگ و پیکار کی نوبت آئی لڑائی مین دوام ہین فتح یا شکست پس میرے اُن افسرون مین سے ایک مارا گیا ہاتھ سے پسر حمزہ کے اور ایک اسیر ہوگیا میرے لشکر نے شکست کھائی مجھکو خبر ہوئی مین نے سامان جنگ مہیا کرکے اُنپر لشکر کشی کی ہی کیونکہ اُسکے پاس لشکر فراہم ہوگیا ہی اِس خیال سے مین خود اُسپر لشکر لیکر جاتا ہون کہ وہ ادھر نہ آئے تم سب کو بھی تحریر کرتا ہون کہ اپنے ملک سے سپاہ و لشکر لیکر بہت جلد روانہ ہو اور قلعۂ تجیز پر آکر میرے شریک ہو تاکید جانو والسلام اور ایک نامہ اپنے بہنوئی یعنی پدر دیوانہ یعنی مضراب کج کلاہ کے اِس مضمون کا تحریر کرنا اور اُسمین یہ تحریر کر دینا کہ تمھارے فرزند نے یہ آفت برپا کی ہی لہذا آکر اِسکا تدارک کرو دبیر نے یہ سب نامے طیار کرکے پیش کیے عنطاق نے وہ نامے بذریعہ سانڈنی سوارون کے ہر طرف کو روانہ کیے اُسکے بعد پیش خیمے کے نکلنے کا حکم دیا اور تیاری سپاہ کا دربار برخاست ہوا ہر ایک اپنے مقام پر آکر سامان کرنے لگا یہ تو سامان کر رہے ہین اُدھر اُن سانڈنی سوارون نے وہ نامے ہر ایک کو پہونچا دیے ہر ایک مضمون نامہ سے آگاہ ہوکر اور سامان جنگ درست کرکے براے کمک عنطاق رخ کلاہ طرف قلعے کے بعد کروفر مع لشکر روانہ ہوا کسی کے ہمراہ پچاس ہزار سپاہ تھی کسی کے ہمراہ اسّی ہزار کوئی نوے ہزار لیکر چل کھڑا ہوا جب نامہ مضراب رخ کلاہ پدر دیوانہ کو پہونچا اُسنے نامہ پڑھا بیٹے کی اِس حرکت سے بہت برہم ہوا اہل دربار نے عرض کیا کہ وہ عقل سے خارج ہی اُسکے کسی فعل کا اعتبا

نہین ہی مضراب نے جواب دیا کہ یہ امر ضرور رہی مگر اس امر کی عقل بنتی کہ مامون کے دشمن کو
رہا کر کے لیگیا اور اِسکے لیے عقل نتھی کہ اپنے قلعے مین رکھا اُسکی اطاعت کی اپنا آبائی طریقہ
ترک کیا پس مجھکو لازم ہوا کہ مین اِس ناشدنی کو اُس حرکت کی سزا دون لہذا مین لشکر لیکر
جاؤنگا پہلے اُسکو سمجھاؤنگا اگر اُسنے مان لیا تو خیر ورنہ خود اُوسکو قتل کرونگا یہ کہکر حکم دیا کہ
ہمارا لشکر تیار ہو لشکر تیار ہونے لگا دوسرے دن اپنے وزیر کو اپنی طرفسے حاکم شہر کر کے
مع ایک لاکھ سوار و پیادے کے طرف قلعۂ تیخریہ کے روانہ ہوا اُدھر سے یہ سب لشکر
لیے ہوے جاتے ہین ادھر جب عنطاق کج کلاہ کا لشکر تیار ہو گیا عنطاق نے اپنے
فرزند اشراق کو شہر کا بادشاہ کیا اور خود مع دو لاکھ انشی ہزار سپاہ کے اور ایک ہزار پہلوانون
کے شہر سے نکلکر روانہ ہوا روانہ ہوتے وقت رموز جادو سے کہا کہ بھائی چلو اُسنے جواب دیا
کہ آپ تشریف لیجائیں اور مقام کرین لشکر اُتارین مین بھی اپنا لشکر لیکر اور بندوبست
کر کے آتا ہون جسدن میدانداری ہوگی اُسدن مین پہونچ جاؤنگا اور مین بھی مقابلہ کرونگا
کیونکہ مجھکو منظور ہی کہ اِس جنگ کو طول نہو عنطاق نے کہا کہ بہتر راوی کہتا ہی کہ عنطاق
کی ایک دختر ہی اور ایک فرزند دختر تو وہ ہی جسکا نام ماہ عنطاقی ہو جسکو دیوانہ دیکھکر عاشق
ہی اور وہ دیوانہ پر فریفتہ ہی اور فرزند یہ ہی جسکو حاکم شہر کیا ہو اور کوئی اولاد نہین ہی
خلاصہ یہ کہ عنطاق مع لشکر کے قریب قلعہ پہونچ گیا وہ مقام دیکھا کہ جہان پر جنگ دیکیار
ہوئی تھی اُس مقام سے ہٹکر خیمے وغیرہ برپا ہونیکا حکم دیا جو لاشین اور استخوان اُس صحرا
مین پڑے ہوے تھے اُنکو اُٹھا کر ایک غار مین ڈلوا دیا خیمے وغیرہ برپا ہوے بارگاہ
آراستہ ہوئی لشکر اُترا اُسدن عنطاق نے دربار نہ کیا بسبب کسل راہ کے یہ تو یہان اُترا
اُدھر ہرکارون نے جاکر علمشاہ و دیوانے کو خبر دی کہ ایکی مرتبہ خود عنطاق مع دو لاکھ
انشی ہزار سپاہ کے برائے مقابلہ آیا ہو اور فلان صحرا مین اُسنے قیام کیا ہو اُسکا لشکر اُترا ہی
ہم بسیر کو گئے تھے تو ہمنے یہ معرکہ دیکھا آپ کی خدمت مین حاضر ہوے کہ آپکو اطلاع کر دین
علمشاہ نے فرمایا کہ آیا ہی تو آنے دو ہمارے لشکر کو بھی حکم دو کہ کل ہم بیرون قلعہ برائے
مقابلہ عنطاق کوچ کرینگے سب تیار رہین راوی بیان کرتا ہی کہ اب سب زخم مرا(؟) ہوگئے

ہین نشان تک نہین باقی ہین بالکل صحت ہو گئی ہی بلکہ غسل صحت بھی کر چکے ہین اِنکا خود قصد تھا کہ اب سامان لشکرکشی کرون کہ خود عنطاق آگیا اسوقت یہ بھی فرمایا کہ خوب ہوا وہ خود لشکر لیکر آگیا ہمکو زحمت سفر سے بچایا ورنہ میرا خود قصد لشکرکشی کا تھا دو ایک دن مین ضرور لشکرکشی کا حکم دیتا خیر لشکر کی درستی ہو یہ حکم دیکر دربار کو برخاست کیا خود داخل محل ہوے ملکہ سے سب حال بیان کیا اور کہا کہ اوسلکہ مین صبح کو لشکر لیکر براے مقابلہ عنطاق جاؤنگا تمکو آگاہ کرتا ہون اور تمسے کہے دیتا ہون کہ اِن چند باتون کا خیال رکھنا اول تو یہ کہ تم میری کمک نہ کرنا نہ میری موجودگی مین لڑنا کیونکہ ہمارے طریقے مین عورت پر جہاد حرام ہی دوسرے سحر نکرنا جبتک مین زندہ خواہ اسیر ہون خواہ اپنے لشکر مین رہون تیسرے اگر مین گرفتار ہو جاؤن تو اُس حالت مین تم سحر کرکے مجھکو رہا نہ کرنا مجھکو اسیر رہنے دینا خداوند کریم مجھکو رہا کر دے گا میرے لیے بڑی بدنامی ہوگی کہ علمشاہ کو عورت نے قید سے رہا کیا تیسرے بعد میرے اگر شاید تم قصد مقابلہ کرو تو غیر ساحرون سے نہ لڑنا اُنپر سحر نہ کرنا ہان اگر ساحر ہون اور ایسی کوئی مصیبت تمپر پڑے اور تمھارا کوئی پرسان حال نہ ہو اور کوئی خبر نہ لے اور آبرو پر بنے تو اُس حالت مین تمکو اختیار دیتا ہون کہ سحر کرکے اپنے کو بچانا مگر ساحرون پر سحر کرنا غیر ساحرون پر سحر نہ کرنا اگر تمنے غیر ساحر پر سحر کیا یا مجھکو سحر کے ذریعے سے رہا کیا تو یاد رکھنا کہ مین اپنے کو ہلاک کرونگا اُسوقت سواے پچھتانے کے دوسرا امر ہاتھ نہ آئیگا کیونکہ مین اِن کلمون کے سُننے کی برداشت نہ لاسکونگا کہ علمشاہ کو ملکہ آہو چشم نے رہا کیا اِس لڑائی مین ملکہ کی کمک کی تب فتح ہوئی اگر ملکہ نہ سحر کرتی نہ یہ معرکہ فتح ہوتا فتح و شکست کا دینے والا خدا ہی وہی مالک ہی بس اِن باتون کا خیال رکھنا اِسکے خلاف نہ کرنا ورنہ تمکو رنج ہوگا ملکہ نے عرض کیا کہ جو آپ نے ارشاد فرمایا ہی اسکے خلاف نہ ہوگا مگر یہ اجازت دینی چاہیے کہ مین بالا قصر سے جنگ و پیکار کا تماشہ دیکھون اور یہ ایراد آپ سے عرض کیے دیتی ہون کہ رموز جادو بھائی عنطاق کا ضرور اِس معرکہ مین آئیگا اور لڑیگا اور سحر بھی کریگا اگر وہ آکر سحر کرے تو مین اُس سے مقابلہ کرون علمشاہ نے کہا کہ مین نے تمسے کیا کہا کہ جبتک مین لشکر مین اپنے موجود رہون اُسوقت تک تم ہرگز ہرگز قصد نہ کرنا چاہیے رموز سحر سے مقابلہ کرے چاہے نہ کرے بعد میرے تمکو

اختیار ہی اسوقت مین کہ جب غیرت پرستی بان اس امر کی اجازت نہ ہو کہ بالاے قصر سے جنگ بیکار کا تماشہ دیکھو مین منع نہین کرتا ہون یہ فرماکر خاصہ نوش کر کے آرام کیا جب سحر ہوئی تو تیجہ دیوانہ کل لشکر سامان سفر سے درست کر کے مع سرداروں کے حاضر در دولت ہوا کہ علمشاہ نکلے لشکر اور سامان سفر سے آراستہ ہو کے بیرون محل تشریف لاے سب نے سلام مجرا کیا سب کا سلام و مجرا لیکر مرکب پری پیکر پر سوار ہوے اور کل لشکر کو ہمراہ لیکر بیرون قلعہ اُنے سرشار دیوانے کو ہراول لشکر کر کے اور پیش خیمہ دیکر روانہ کیا اور خود اُسکے عقب مین مع پچاس ہزار سپاہ کے روانہ ہوے راوی بیان کرتا ہی کہ اب اُنکے ہمراہ بھی قریب ساٹھ ہزار سپاہ کے ہوگئی ہی اس زمانے مین اُنھون نے اور لشکر بھرتی کرلیا ہی پانچ ہزار سے افغان شریک ہوا ہی اور ایمان لایا ہی علمشاہ کی سواری اس شان سے آتی ہی کہ داہنی طرف تو تیجہ دیوانہ چوب دست ہاتھ مین لیے ہوے اور بائین طرف افغان عقب مین لشکر بیشمار یہ تو ادھر سے آے اُدھر جب صبح ہوئی تو عنطاق نے دربار کیا سب حاضر دربار ہوے منشی کو طلب کر کے حکم دیا کہ ایک نامہ بنام دیوانہ تحریر کرو کہ کیون اپنی قضا بلائی ہی بس خیریت اسی مین ہی کہ اگر حاضر خدمت ہوا اور دین اسلام ترک کر کے اور اطاعت پسر حمزہ چھوڑ کر اپنا دین آبائی قبول کرو ورنہ یاد رکھو کہ تجھکو مع پسر حمزہ کے اسطور سے قتل کرونگا اور قلعے کو مسمار کرونگا کہ ایک کا نام و نشان نہ باقی رہیگا آیندہ تجھکو اختیار ہی گو تو نے بہت بڑی خطائی ہی اول تو وہ خطا کی قیدی کو رہا کرلیگیا اور اُسکا دین قبول کیا اُسپر طرہ یہ کہ جو نامہ بھیجا اُسکو چاک کر ڈالا اور میرے لشکر سے مقابلہ کر کے میرے سرداروں کو اُس پسر حمزہ کے ہاتھ سے قتل کرایا مین تیرے خون کا پیاسا ہون اس شرط سے درگذر کرتا ہون کہ اپنا دین آبائی قبول کر اور پسر حمزہ کو باندھکر میرے حوالے کر تو تیری جان بچتی ہی ورنہ خیر نہین ہی دبیر نے اسی مضمون کا نامہ تیار کر کے پیش کیا ابھی عنطاق نے روانہ نہ کیا تھا کہ جوڑی ہرکارون کی حاضر ہوئی ہاتھ اُٹھا کر دعا دی اور عرض کیا کہ آگاہ ہو جیسے ہی آپ کے آنے کی خبر دیوانے اور پسر حمزہ کو ہوئی یہ فرماتے ہی پسر حمزہ و دیوانہ مع سپاہ کے جو کہ قریب ساٹھ ہزار کے ہوگی ہی براے مقابلہ حضور قلعہ سے نکل آئے ہین اور اُنکے خیمے

بمقابلۂ حضور برپا ہو رہے ہین یہ سُنکے عنطاق نے کہا کہ انکی موت ہی آئی ہی خیر اُترنے دو کل نامہ روانہ کرونگا یہ کہکر بارگاہ کے پردے اُٹھوا دیے دیکھا کہ بارگاہ وخیمے برپا ہو رہے ہین کہ علمشاہ مع لشکر کے آکر پہونچے علمشاہ کو جو عنطاق نے دیکھا تو پہلے سے زیادہ تر رعب وداب پایا دیکھا کہ ایک طرف دیوانہ چلا آتا ہی اور ایکسمت کو اخفان ہرکارون سے دریافت کیا کہ کیا اخفان بھی شریک ہوگیا عرض کیا کہ اُسنے بھی دین اسلام قبول کیا اور پسر حمزہ کی اطاعت کی عنطاق کو اور غصہ آیا یہانتک کہ کل لشکر علمشاہ اُترا علمشاہ مرکب سے اُترکر داخل بارگاہ ہوے سب سردار حاضر ہوے لشکر نے کمر کھولی دربار آراستہ ہوا علمشاہ کی شان وشوکت دیکھکر سب اہل دربار عنطاق دنگ ہوگئے بڑے عرصے تک سکوت مین بیٹھے رہے کہ یکایک صحرا کی طرف سے گرد اُٹھی یہان کے بھی پردے اُٹھے ہوے ہین علمشاہ صحرا کی سیر کر رہے ہین اور عنطاق کی بھی بارگاہ کے پردے اُٹھے گرد جو بلند ہوئی دونون لشکرون کے ہرکارے براے خبر گئے اور قریب گرد جاکر حال دریافت کرکے آکر عنطاق شاہ وعلمشاہ سے بیان کیا یاقوت کج کلاہ مع اسی ہزار سپاہ کے حسب الطلب آپ کے آتا ہی یہ سُنکے عنطاق نے چند سردار براے استقبال روانہ کیے علمشاہ سے ہرکارون نے عرض کیا کہ یاقوت کج کلاہ حسب الطلب عنطاق کے براے کمک مع اسی ہزار سپاہ کے آیا ہی یہ اُسکے آنیکی گرد ہی علمشاہ نے فرمایا کہ آیا ہی تو آنے دو کیا خوف ہی تمام زمانہ ایک ہو جائے تو مین ڈرتا نہین ہون ادھر سردار گئے اور اُسکا استقبال کرکے لشکر مین لائے اُسکا لشکر اُترا خیمے وغیرہ برپا ہوے یاقوت نے مع سردارون کے داخل بارگاہ ہوکر نذر گذرانی اُسکو جگہ اُسکے مرتبہ کے موافق ملی وہ سلام کرکے بیٹھ گیا کہ پھر گرد اُٹھی ہرکارے گئے دریافت کرکے آئے عنطاق سے بیان کیا کہ شہام کج کلاہ مع پچاس ہزار کے حضور کی کمک کو آیا ہی موافق طلب سرکار پھر عنطاق نے سردار روانہ کیے وہ جاکر اُسکا بھی استقبال کرکے اُسکو بھی لائے اُسنے بھی نذر دی اُسکو بھی جگہ ملی وہ بھی بیٹھا اور ہرکارون نے علمشاہ کو آگاہ کیا کہ شہام کج کلاہ پچاس ہزار سے براے کمک عنطاق آیا ہی فرمایا آنے دو کہ پھر گرد اُٹھی

اب کی مرتبہ ہرکارون نے عنطاق سے کہا کہ آرام کج کلاہ اور اندام کج کلاہ و آسام کج کلاہ
یہ تینون بادشاہ ایک ساٹھ ہزار سے اور ایک نوے ہزار سے اور ایک پچاسی ہزار
سے آپ کی کمک کو آئے ہین عنطاق نے سردار برائے استقبال روانہ کیے سردار گئے
اور استقبال کر کے لائے انکا بھی لشکر اترا اسباب کے خیمے وغیرہ برپا ہوئے یہ بھی نذرین
دیکر علی قدر مراتب تختون پر بیٹھے اور ہرکارون نے خدمت علمشاہ مین عرض کیا کہ
آرام کج کلاہ و اندام کج کلاہ و آسام کج کلاہ دو لاکھ پینتیس ہزار سے برائے کمک
عنطاق آئے ہین فرمایا کہ کیا پروا ہے شعر مرنمی بیچم ز شمشیر حبیب ٭ ہرچہ آید بر سر من بالغیب ٭
دیگر اگر تیغ عالم بجنبد زجائے ٭ نبرد رگے تا نخواہد خدائے ٭ مصرعہ دشمن اگر قوی ہست تو
نگہبان قوی تر است ٭ کیا ڈر ہے سب طعمہ دہان اجل ہونگے اگر خدا چاہیگا ورنہ جو اسکو
منظور ہے گا وہ ہوگا ٭ یہ باتین ہو رہی تھین کہ پھر گرد اڑی اب جو ہرکارے گئے تو دریافت
کر کے آئے علمشاہ سے عرض کیا کہ حضرت رج کلاہ بیٹا تخیر دیو کا ایک لاکھ سپاہ سے
برائے کمک عنطاق شاہ اپنے فرزند کے یہ خوشخبریان سنکے آیا ہے علمشاہ نے فرمایا
کہ اسکو وہ سب شکار ہونگے ان سب کی قضا انکو گھیر کر لائی ہے کوئی مقام خوف و خطر
نہین ہے یہ فرما کر دیو اسفند سے فرمایا کہ اپنے بیٹے کو اگر برائے کمک آپکے مامون
نے تشریف لائے ہین دیو اسفند نے تیوری پر بل ڈالکر عرض کیا کہ آئے ہین تو اب
دیکھیگا کہ کس طور سے انکو قتل کرتا ہون اگر وہ نیکی اطاعت نہ کرینگے اور دین اسلام
قبول نہ کرینگے یہان ہرکارون نے عنطاق کو آمد حضرت اب سے آگاہ کیا پس عنطاق
نے جو بادشاہ اسکی کمک کو آئے تھے انکو اور اپنے سرداران کو برائے استقبال
روانہ کیا اور خود بھی حد لشکر پر آکر کھڑا ہوا کیونکہ یہ اسکا چھوٹا ہے اور وہ اسکا بڑا بھائی ہے
یہ اپنا اسکو بزرگ جانتا ہے اور بڑی عزت کرتا ہے خلاصہ یہ کہ وہ سرداران سے جا کر ملے
سلام و مجرا بجا لائے وہ بڑھے کر دو قدم کے قریب لشکر آیا اسنے ایک طرف لشکر قلیل فرنگیش
پایا اور ایک سمت لشکر کثیر عنطاق کے لشکر کو پہچانا تا اُن سرداروں سے پوچھا کہ جو لشکر
برادر عنطاق فروکش ہے کیا یہی لشکر حریف ہے اسی لشکر سے مقابلہ ہے تو کوئی ایسا لشکر

نہین ہی کہ جسکے مقابلے کے لیے بھائی صاحب نے یہ چاؤ کیے ہین انھون نے عرض کیا کہ جی ہان
یہی لشکر ہی آپ کے فرزند ارجمند اپنا کل لشکر لیکر مع پسر حمزہ کے ماسون کے مقابلے مین آ
فروکش ہوے ہین مضراب اسلئے باتین کرتا ہوا مع لشکر کے داخل لشکر عنطاق ہوا عنطاق
نے سلام کیا اسنے جواب سلام دیا عنطاق بڑی عزت و آبرو سے اُسکو لیکر بارگاہ مین آیا
اسکی بارگاہ برابر بارگاہ عنطاق کے برپا ہوئی تمام لشکر اسکا بھی اُترا ہوا ہی عنطاق مع مضراب
داخل بارگاہ ہوکر مضراب سے کہا آپ تخت پر جلوہ فرما ہون اُسنے انکار کیا اور کہا کہ تمھارا
تخت تمکو مبارک رہے مین دنگل پر بیٹھونگا بہت عنطاق نے اصرار کیا اُسنے نہ قبول کیا
جو دنگل برابر تخت کے بچھا ہوا تھا مضراب اُسپر بیٹھ گیا یہ پہلوان زبردست ہی اور
بادشاہ بھی ہی اسکو دعوی پہلوانی بھی ہی جب سب بیٹھ چکے اُسوقت مضراب نے بسبب
دشمنی دیوانہ و علمشاہ کا آنا دریافت کیا تب عنطاق نے سب حال دیوانہ کا اور عشق
ملکہ ماہ عنطاقی دیوانہ کا درخواست شادی کرنا اور اپنا انکار کرنا اسکے علاوہ سب حال
بیان کیا اور علمشاہ کا آنا اول سے آخر تک کل کیفیت یا تمک اپنا لشکر کشی کرکے
آنا سب کہہ سنایا جب سب حال مضراب سُن چکا اُسوقت عنطاق سے کہا کہ تم اطمینان
رکھو آج تو مین تھکا ہوا ہون کل اُسکے لشکر مین جاؤنگا اُسکو سمجھاؤنگا اگر اُسنے میرے
کہنے پر عمل کیا تو خیر ورنہ اُسکا سر کاٹ لاؤنگا ایسا ننگ خاندان برباد کن دین ایمان
جیا تو کیا اور مرا تو کیا بلکہ اسکا مرنا ہی بہتر ہی تاکہ پردہ عیب جائے یہ کوئی نہ کہے کہ عنطاق
کے فرزند نے دین اسلام قبول کرلیا اپنا آبائی دین ترک کیا تم دیکھنا کہ ہوتا کیا ہی کل
کیا ہی اور یہ لوگ کیا ہین بلکہ پسر حمزہ سے بھی سمجھ لونگا اُسکا بھی سر لاؤنگا تم یہ دونون
کل مجھسے لینا تمنے بیکار تکلیف کی مجھکو لکھ بھیجا ہوتا مین ان دونون کو باندھکر تمھارے
پاس بھیجدیتا یہ سُنکے عنطاق نے کہا کہ آپ کیون تکلیف کرین مین کل نامہ روانہ کرونگا
یقین ہی کہ آنکی تشریف آوری کی خبر پاکر وہ خود حاضر ہوا اور عذر کرے مجھکو آپ سے
اس سے زیادہ تر امید ہی مضراب نے کہا کہ نامہ و پیام کی کوئی ضرورت نہین ہے
اب تم خاموش رہو جو مین کہتا ہون اُسپر عمل کرو ورنہ مجھکو رنج ہوگا عنطاق نے جواب دیا

کہ جو آپ کی راے ہوگی مین اُسی پر عمل درآمد کرونگا آپ کے خلاف کوئی امر کرنا نہین چاہتا آیندہ جو مرضی مین آپ کے حکم سے سرتابی نہین کرسکتا ہون یہ کہکر ساکت ہو رہا پھر کچھ نہ کہا بعد تھوڑی دیر کے دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام و اپنے اپنے خیمون مین آئے عنطاق نے بڑے تزک سے سب کی دعوت کی اُدھر شاہزادے نے بھی دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام پر آکر آرام پذیر ہوے مگر اسقدر لشکر جو آئے ہین تو لشکر اسلام کو فکر ہے پر اسلام ہی مگر جو کہ بہادر و منچلے ہین وہ بالکل بیخوف ہین راوی بیان کرتا ہو کہ جب وہ رات گذری اور صبح ہوئی عنطاق نے دربار کیا سب حاضر دربار ہوے مضراب بھی آیا مگر عجیب حالت سے کہ از سرتاپا دریاے امن مین غرق قریب پچاس ساٹھ سردارون کے اُنکی بھی یہی حالت پاس عنطاق کے آیا اور کہا لو مین جاتا ہون اور ابھی آتا ہون پریشان نہ ہونا عنطاق نے کہا کہ آپ بیکار زحمت فرماتے ہین نامہ بھیجکر دریافت کرلیا جائیگا کہ کیا قصد ہی اگر صلح کرلی تو خیر ورنہ جب میدان مین آئینگے تو کوئی سردار جاکر گرفتار کرلائیگا دونون کو مضراب نے کہا کہ مین کہہ چکا ہون مین ہی جاؤنگا یہ کہکر سردارون کو لیکر باہر بارگاہ کے آیا اور پشت مرکب پر سوار ہوا لشکر علمشاہ کا رستہ لیا عنطاق نے ہرکارے براے خبر مقرر کردیے کہ ہمکو دم بدم کی خبر دو یہ تو ادھر سے جاتا ہی اُدھر ہرکارون نے شاہزادے کو خبر کی کہ مضراب کج کلاہ اس قصد سے مع پچاس ساٹھ سردارون کے آتا ہی اُسکا قصد ہو کہ بیٹے کو سمجھائے اگر وہ مان لے اور دین اسلام ترک کرے اور اُنکی اطاعت نہ کرے تو خیر ورنہ سر کاٹ لون اور اُسکے ہمراہ خدانخواستہ آپکو بھی قتل کرون علمشاہ نے فرمایا کہ آنے دو دیوانے سے کہا کہ بارگاہ کو آراستہ کرو اور اہل لشکر کو منع کردو کہ کوئی روکے نہین کوئی ہم موم کے نہین ہین کہ آتے ہی وہ ہمکو قتل کر ڈالیگا دیوانے نے ایسا ہی کیا خوب بارگاہ کو آراستہ کیا اور اہل لشکر کو منع کردیا کہ مضراب کج کلاہ کو کوئی نہ روکے برابر چلا آنے دے حکم آقا کا ہو درگہ سالار سے کہا کہ اگر مضراب آئین تو اُنکو آنے دینا روکنا مت یہ کہکر بارگاہ مین آکر اپنے مقام پر بیٹھا دربار آراستہ ہوا اُدھر مضراب داخل لشکر اسلام ہوا لشکر اسلام کی سیر کرتا ہوا ہر ایک مقام کو غور سے دیکھتا ہوا چلا آتا ہی جو درخت یا خیمہ راہ مین پڑ گیا اُسکو گرادیا بدعت کرتا ہوا آتا ہی مگر اہل لشکر بسبب خوف شاہزادے کے مزاحمت نہین

مرتے ہین یہانتک کہ یہ قریب بارگاہ پہونچا بیرون بارگاہ سردارون کی سواریان کھڑی ہوئی دیکھین
حاجب و دربان استادہ پائے یہ رنگ دیکھا کہ جیسے کسی جلیل القدر بادشاہ کی ڈیوڑھی ہوتی ہو
دربارگاہ پہ پہونچکر ٹھہرا درگہ سالار سے کہا کہ خبر کردو راوی بیان کرتا ہو کہ مضراب مرد معقول
وصاحب تمیز عقلمند ہو سب قواعد سے آگاہ ہو مرد جری و بہادر ہو اور بہادر کی قدر و منزلت
کرتا ہو دلاور کو دوست رکھتا ہو رخ سے آثار جوانمردی و دلاوری کے آشکار ہین چونکہ قواعد
شاہی سے آگاہ تھا اور کوئی مرد شہدا و بدمعاش نہ تھا اس سبب سے اوسنے درگہ سالار سے
کہا کہ میری خبر کردو حیران ہو کہ مجھکو تو اس امر کا یقین تھا کہ روکا جاؤنگا راہی مین تلوار چلیگی مگر
کسی نے روکا تک نہین اسکا کیا سبب ہو کیا میرا رعب انپر طاری ہوگیا اگر ایسا ہی ہو تو مین نے
سب کو مار لیا اور میری بات بالا رہی جب مضراب نے درگہ سالار سے کہا کہ خبر کردو اوسنے
جواب دیا کہ آپ شوق سے تشریف لیجائین آپ کی خبر ہوگئی ہو ہمکو حکم ہو کہ اگر مضراب کج کلاہ
آئین تو انکو روکنا نہین آنے دینا انکو اجازت کی کوئی ضرورت نہین ہو یہ سنتا تھا کہ مضراب
مرکب پر سے اتر آیا کہ سنے مرکب کو روکا اور جو اسکے رفیق تھے سب مرکبون پر سے اترے
اسکے ہمراہ چلے یہ پردہ اٹھا کر اندر آیا مگر بہت حیران ہو کہ یہ کیا ماجرا ہو اور کیا معرکہ ہو کہ یہان
دربارگاہ پر بھی کسی نے نہ روکا بلکہ کہا کہ حکم ہو کہ آپ تشریف لے جائین یہ امر سمجھ مین نہین آتا
یہ خیال کرکے رفیقون سے کہا کہ کچھ تم اس امر سے آگاہ ہوے کہ نہ کسی نے روکا نہ کوئی
مزاحم ہوا بلکہ درگہ سالار نے کہا کہ آپ تشریف لے جائین انھون نے عرض کیا کہ کوئی امر
نہین ہو یہ صرف حضور کا خیال ہو بھلا جس امر کا حضور قصد کرین وہ پورا نہ ہو ہمتو خیال کرتے ہین
کہ آپکا فرزند اور پسر حمزہ ضرور آپ کی اطاعت کرینگا ور شاہزادہ تیخجر عذر اپنی تقصیر کا کرینگے
آپ بھی معاف فرما دیجیے گا مضراب نے جوابدیا کہ مین بھی یہی خیال کرتا ہون کہ پسر حمزہ و تیخجر
نے میرے آنیکی خبر پاکر اور میری جرأت و قوت کا شہرہ سنکے اپنی حرکت سے ندامت حاصل کی
اور یہ تجویز کیا کہ آتے ہین تو انکو روکے نہین جب یہان آئین عذر کرکے معافی کے خواستگار
ہو اگر انکا یہ خیال ہو تو مین معاف کردونگا اس قسم کی باتین کرتا ہوا جلوخانون کو طی کرتا ہوا
صحن بارگاہ مین پہونچا ایک جلوخانے کو دوسرے سے زیادہ تر آراستہ پایا تھا جب یہ

نیمن بارگاہ مین پہونچا اِسنے دیکھا کہ ایوان بارگاہ مین وسط مین ایک چبوترہ ہی سپر تخت آراستہ ہی اسپر غاشیہ پڑا ہوا ہی اُسیکے برابر ایک نیم تخت بچھا ہوا ہی اُسپر میرا فرزند یعنی تیغزیر دیوانہ بیٹھا ہوا ہی مگر مسلح ومکمل اور چہرے سے اُسکے وہ رعب وداب پیدا ہی جو کبھی نہین تھا وہ دیوانہ ہی نہین معلوم ہوتا ہی بدل گیا ہی برابر تخت کے ایک دنگل مرصع کار پر ایک جوان آفتاب مثال جلوہ فرما دیکھا کہ جسکے رُخ سے آثار شرافت ونجابت پیدا تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ کوئی عالی خاندان وافسر بزرگ ہی سر سے پا تک اسلحہ جواہر نگار سے مسلح ومکمل خود جواہر نگار سر پر کج رکھے ہوے قبضۂ شمشیر پہ ہاتھ جلوہ فرما ہی ایسا رعب وداب، شوکت وجلال مضراب نے دیکھا کہ آنکھ نہ چار کر سکا یہ معلوم ہوتا تھا کہ شیر غرآن بپھرا ہوا بیٹھا ہی مضراب نے جو علمشاہ کو دیکھا اور اُسکے سرداروں سے بسبب جاہ وجلال کے آنکھ اُنکی طرف نہ کر سکے سر ہر ایک کا جھک گیا مضراب نے دیکھا کہ دوسری طرف اخغان ملازم عنطاق کرسی پر بصد اشتیاق بیٹھا ہوا ہی گرد اگرد سردار وپہلوان ومکمل کرسیون پر بیٹھے ہوے ہین سامنے چوبدار وبساول وغیرہ دست ادب باندھے ہوے سر جھکائے ہوے ادب سے کھڑے ہین ایک سمت غلامان زرین پوش زرین کمر صف بستہ کھڑے ہین یہ حال دربار کا دیکھکر اُسکو حیرت ہوئی اُدھر علمشاہ ودیگر اہل دربار ودیوانے نے دیکھا کہ آگے آگے مضراب کج کلاہ عقب مین اُسکے چند سردار مگر سب مسلح ومکمل دیوانہ ودیگر اہل دربار تو پہچان گئے علمشاہ نے ملاحظہ فرمایا کہ ایک جوان خوبصورت خود کج سر پر رکھے ہوے سر سے لیکر پائون تک آلات حرب وضرب سے مسلح ومکمل مگر چہرے سے شان وشوکت پیدا ہی مرد معقول معلوم ہوتا ہی عقب مین اُسکے چند سردار وہ بھی مسلح ومکمل چلا آتا ہی علمشاہ نے دیوانے سے فرمایا کہ یہی تمھارا باپ مضراب کج کلاہ ہی اُسنے عرض کیا جی ہان علمشاہ نے دیوانے سے فرمایا کہ تمکو لازم ہی کہ تم اپنے باپ کا استقبال کرو اور خوردون کے طریقے سے سلام کرو کیونکہ باپ کی عزت وتوقیر ہر حال مین واجب ولازم ہی خواہ وہ کافر ہو خواہ مسلمان یہ جو علمشاہ نے فرمایا دیوانہ بجا وارشاد کہکر اپنے مقام سے اُٹھا اور بطرف صحن کے چلا اُدھر مضراب قریب ایوان پہونچ چکا تھا کہ دیوانے نے جھک کر سلام کیا اور کھڑا ہو گیا مضراب نے جواب سلام دیکر بنگاہ تیز وتند اُسکی طرف دیکھا مگر دیوانے نے بسبب خوف علمشاہ کے کچھ نہ کہا اور اپنے

پ کو ہمراہ لیکر ایوان مین آیا اُسکو اُس نیم تخت پر بٹھانے کا قصد کیا اُسنے انکار کیا ایک دنگل برابر
تخت کے بچھا دیا گیا مقراب اُسپر بیٹھ گیا اور اُسکے سب رفیق کرسیون پر برابر اُسکے بیٹھ گئے
مگر مقراب کی یہ حالت ہو کہ بار بار طلسشاہ کی طرف نگاہ قہر آلودہ دیکھتا ہو اور دل سے کہتا
ہو کہ یہی پسر حمزہ ہو اسی نے میرے فرزند کو بہکا کے خدا پرست کیا ہو اسی سے سمجھ لینا چاہیے
اسی مقام پر اسکو گرفتار کرنا چاہیے یہ سوچ رہا ہو تھوڑی دیر تک خاموش بیٹھا رہا بعد تھوڑی
دیر کے تیوری بدلکر ابرو پر بل ڈالکر دیوانے کی طرف دیکھکر بولا کہ او بے مہر دیوانے تنگ خاندان
برباد کن دین وایمان ناشدنی تو مر کیون نہ گیا سچ بتا یہ کونسی حرکت نالائقی کی تھی جو تونے کی
اپنے مامون سے جو کہ بجاے باپ کے ہو دشمنی پر کمر کسی اُسکا دشمن بنا اُسکے دشمن کو رہا کرکے
اپنے مکان مین لایا اُسپر طرہ یہ کیا کہ اُسکے بہکانے سے اپنے دین آبائی کو ترک کیا اور پسر
حمزہ کی اطاعت کی پس خیریت اسی مین ہو کہ اُٹھ اور رومال سے ہاتھ باندھکر میرے ہمراہ چل
تاکہ مین تجھکو تیرے مامون کے قدمون پر گرا کر تیری خطا معاف کرا دونگا تو جسکے بھروسہ پر
بھولا ہو اُسکی مشکین تیرے سامنے باندھے لیتا ہون پس اسی مین خیریت ہو کہ تو بھی میرے
ہمراہ چل اور پسر حمزہ کو بھی لیچل مین تم دونون کے قصور معاف کرا دونگا تجھکو کچھ گوبر وغیرہ
پلا کر اور برادری کی دعوت کرکے تجھکو پھر سب مین شامل کر لونگا اگر اسکے خلاف کریگا تو
یاد رکھ کہ تیرا اور پسر حمزہ کا سر کاٹ کر لے جاؤنگا مین اسی قصد سے آیا ہون دیوانہ یہ تقریر
سُنکے بہت برہم ہوا تیوری پر بل ڈالکر بولا کہ ذرا سمجھ بوجھ کے کلام کیجیے اس امر کا ضرور خیال
رکھیے کہ خوردی و بزرگی رہے مین آپکا اُسوقت تک بہت پاس کرتا ہون کہ جبتک مجھکو اس
امر کا خیال ہو کہ آپ میرے والد بزرگوار ہین اس سے کیا حاصل کہ مین بھی بزرگی کا لحاظ
نہ کرون اور برابر سے جواب دون میری تو سُن لیجیے کہ میرے اُنکے کس امر پر بگڑی اور یہ
دشمنی کا سبب کیا ہوا یہ امر تو اب غیر ممکن ہو کہ مین دین اسلام کو ترک کرون یا اپنے آقا کی اطاعت
کو چھوڑ دون اور یہ بھی غیر ممکن ہو کہ یہان سے آپ ان غلامون مین سے کسیکو گرفتار کرکے
لیجا سکین نہ کسی کا سر لیجا سکتے ہین ہان تو ذرا کلیجے پر ہاتھ اُٹھا کر دیکھ لیجیے اے جناب
بھلا اس راہ کو کیونکر ترک کیا جاے اگر قتل ہو تو شہید کہلاے جو سب کو قتل کیا تو

غازی کہلاتے مجھکو تو خداوند کریم کا بھروسہ ہی یا اپنے آقا کا مین ہزار ہزار شکر کرتا ہون اُس خدا کا کہ
جسنے مجھکو راہ ضلالت سے نکالا اور راہ راست پر پہونچایا مصراب نے کہا وہ کونسا خدا ہی
کہ جسکا تو شکر ادا کیا کرتا ہی کہا کیا وہ خداوند عجائب سے علاوہ کوئی خدا ہی دیوانے نے کہا کہ ہان
وہ خدا وہ ہی کہ جسنے زمین و آسمان کو خلق فرمایا اور سب کو پیدا کیا اُسکا مقام بالاے آسمان ہی وہ
ایک بقعہ نور ہی ہر مقام پر موجود ہی یہ سب اُسکے خلق فرمائے ہوے ہین خداوند عجائب ایک کافر
ہی اُسکا مقام دوزخ ہی وہ بچہ شیطان ہی یہ جو دیوانے نے کہا مصراب کو بہت غصہ آیا اور
جواب دیا معلوم ہوا کہ تو پسر حمزہ کے بہکانے سے مسلمان ہوگیا ہی بدون سزا پائے ہوے
تو نہ مانے گا دیوانے نے کہا کہ مین موجود ہون مجھکو سزا دیجیے مین بھی تو دیکھون کہ کیونکر سزا
دیتے ہین مگر میری دو باتین سُن لیجیے اور انصاف فرمائیے کہ مین نے جو عنطاق سے دشمنی کی تو
کیا وجہ ہوئی پھر تو جو آپ کا جی چاہے وہ کیجیے مصراب نے کہا کہ بیان کرو تب دیوانہ نے
اپنا صحرا مین آکر قلعہ بنوانا اور ہر روز خدمت عنطاق مین جانا ملکہ ماہ عنطاقی پر اپنا عاشق
ہونا اور کئی مرتبہ شادی کی درخواست کرنا عنطاق کا انکار کرنا اپنا بگڑ کر بیٹھ رہنا اور سامان
لشکرکشی درست کرنا اور یہ خبر پاکر کہ عنطاق نے پسر حمزہ کو اسیر کیا ہی اپنا خیال کرنا کہ یہ لوگ
ہر ایک کی مشکل مین کام آتے ہین رہائی کی فکر کرنا شب کو خواب مین بہشت و دوزخ کا دیکھنا
اپنا مسلمان ہونا اور جاکر پاسبانون کو قتل کرکے رہا کرنا شہزادون کا اقرار کرنا اپنا
اُنکے علاج مین مصروف ہونا افغان کا لشکر لیکر آنا اور جنگ و پیکار ہونا آخر کو لشکر کا شکست
کھا کر بھاگنا سب بیان کیا اور کہا کہ مین نے اس سبب سے دین اسلام قبول کیا اور اپنے آقا
کی اطاعت کی اُنھون نے اقرار کیا ہی کہ مین تیری معشوقہ کو دلا دونگا ملاحظہ تو فرمائیے کہ مین کیونکر
نہ دشمنی کرتا کیونکہ مجھ مین کیا کیڑے پڑے تھے جو اُنھون نے انکار کیا کیا مین کوئی بدقوما تھا
یا شہدا تھا جو انکار کیا یہ وجہ دشمنی کی ہی جبکہ ہم اپنے بُرے ہین تو پھر کیا ضرورت ہی کہ ہم اُسکے
ساتھ دوستی اور عزیزداری کا برتاؤ کرین ضرور ہم دشمنی کرینگے آپ فرمائیے کہ مین نے برا کیا
یا اچھا یہ سُنکے مصراب کا وہ غصہ کم ہوا اور کہا کہ اگر یہ امر ہی تو تو نے ضرور اچھا کیا کیا معنی انکار
کے ہم مین کیا ایسے عیب ہین جب اُنھون نے عزیزداری کا پاس نہ کیا تو ہمکو کیا ضرور ہی کہ ہم

پاس کرین مگر یہ ضرور رہی کہ مین خود بھی کہ لون اگر اُنھون نے مجھ سے بھی انکار کیا تو ضرور نیترا قول درست اور سچا ہی ورنہ تو فقرہ کرتا ہی کیونکہ اُنھون نے دوسرے طور سے اِس تیری دشمنی کا حال بیان کیا اب تیرے اور اُنکے بیان مین فرق یہی ہین کسکے بیان کو سچا جانون اگر میرے ساتھ بھی میرے کہنے سے انکار کیا تو تو سچا ہی اور اگر اقرار کیا تو وہ سچے ہین اور تو جھوٹا ہی خیر یہ تو سبب دشمنی کا بیان کیا ماموں سے تو دشمنی کا سبب یہ تھا اب رہا یہ امر کہ اُسنکے دشمن کو چھوڑ رہا کیا اسی سبب سے رہا کیا مگر یہ خیال نہ کیا کہ یہ اُنکا دشمن نہین ہی بلکہ یہ سب عجائب پرستون کا بلکہ خداوند کا دشمن ہی اور ایسا دشمن کہ جو کہ باعث بربادی دین و ایمان ہی ایسے کی رفاقت کرنا گویا خداوند کے ساتھ دشمنی کرنا ہی اور اپنے دین و ایمان مین تفرقہ ڈالنا ہی جو خداوند کا دشمن ہی وہ تمام اُسکی مخلوق کا دشمن ہی یہ کونسی حرکت ہی بیان تو کرو یہ امر ضرور خلاف ہی اور مجھکو بھی یہ امر ناگوار گذرا ہی اور مین ضرور اسکی سزا دونگا اور اس دشمن خداوند کو ضرور قتل کرونگا تنجیر دیوانے نے کہا اے جناب عالی سُنیئے اِس واقعہ کو یہ تو مین ابھی عرض کر چکا ہون کہ مین نے یہ خیال کرکے رہا کیا ہی کہ خدا پرست اکثر بیکسون کی مدد کرتے ہین اور کمک کرتے ہین اُنکی خواہشون کو پورا کرتے ہین آرزوئین بر لاتے ہین اور اِس جوان نے ضرور اِس امر کا اقرار کیا ہی کہ مین عنطاق کج کلاہ کو قتل کرکے خواہ اسیر کرکے دلا دونگا بس اس سبب سے رہا کر لایا دوسرا سبب یہ ہوا کہ عنطاق نے آقا کو اسیر کیا تھا نہ کہ بمردی و مردانگی اور یہ قول ہی اِن لوگون کا کہ جو ہمکو زیر کرلے تو ہم اُسکی ضرور اطاعت کرینگے اور اسکا دین و مذہب اختیار کرینگے پس اگر وہ اُن کو بمردانگی وجوانمردی و بہادری اسیر کرتے ضرور یہ اطاعت کرتے اور اپنا مذہب ترک کرکے اِس دین کو اختیار کرتے خیال تو فرمایئے کہ اُن کا دین سچا ہی کہ آپ کا دین ایک متنفس نے آکر اندرون بارگاہ بڑے بڑے سردارون کو قتل کیا اُس مقام پر کہ جہان ہزارون تھے اور ایک بھی بمردی نہ اسیر کرسکا وہ جو بہت بڑے زبردست میان سپہ سالار تھے وہ کتنے کی موت آقا کے ہاتھ سے مارے گئے سبکا یہ حال تھا کہ مثل گوسفندان رمیدہ کے بھاگتے پھرتے تھے اور پناہ نہ ملتی تھی جیسے ہرن یا گوسفند گرگ کو دیکھکر بھاگتے ہین بس اُسی عالم مین کوہان وسوہان نے دونو

آکر وار کیا کہ جسکے سبب سے زخمی ہوئے اُدھر رموز جادو نے سحر کیا کہ ہاتھ پانون بیکار ہو
بیشنگ عیار نے کمندین مار کر بحکم عنطاق اسیر کر لیا کیا بہادر بہادر کو اِسی طرح سے اسیر
کرتے ہین اور یہی جوانمردی ہی مجھکو جو معلوم ہوا بڑا غصہ آیا میان عنطاق خود بھاگتے پھرتے
تھے اُسوقت مین خداوند عجائب نے اپنے بندون کی کمک نہ کی کہ ایک کے ہاتھ سے سبکو
بھگا دیا اور ذلت دلائی اُن کے خدا نے یہ کمک کی کہ دس بارہ کو مارا ابھی اسیر بھی ہوئے
اور پھر رہا بھی ہو گئے بس یہ قدرت نمائی اور خلاقی ہی جب مین نے جاکر قید خانے کو توڑا ہی
اسوقت تک اُنکے زخمون سے خون جاری تھا مگر یہ طاقت و قوت خدا دادتھی کہ اُس قید کو
مثل تار عنکبوت کے توڑ کر پھینکدیا اچھا صحیح و تندرست جسکو نہین توڑسکتا ہی ایسی قوت تو
ہم سوا اِن لوگون کے دوسرے مین نہین پاتے ہین مجھکو اس نامردی پر بڑا غصہ آیا
اور خیال کیا کہ یہ لوگ بہادرون کے بدنام کرنے والے ہین مین رہا کر لایا اور ان کے ہاتھ
سے دین اسلام بھی قبول کر لیا یہ تقریر جو تیخیر دیوانے نے باپ کے روبرو بیان کی اُسکو
عنطاق کی یہ حرکت اور بزدلے پن اور نامردی کی سُنکے عنطاق سے نفرت ہو گئی مگر مرد جہاندیدہ
تھا کوئی امر ظاہر نہ کیا دیوانے کی تقریر سُنکے علمشاہ کی طرف رُخ کیا اور کہا کہ ای پسر حمزہ تم اپنا
واقعہ بیان کرو تمھاری بھی زبانی سنون تم کیا بیان کرتے ہو کیونکہ عنطاق اور اُسکے بیان
مین دونون واقعون مین فرق ہی راوی بیان کرتا ہی کہ عنطاق نے یہی حال سب سوائے
عشق کے بیان کیا تھا مگر دوسرے طریقے سے اپنی بہادری و جوانمردی علمشاہ کے مقابلے
مین بیان کی تھی اور دیوانے کے مقابلے مین اپنی بیگناہی بیان کی تھی اور تیخیر دیوانہ نے
اصلی اصلی واقعہ بیان کیا اپنا بھی اور علمشاہ کا بھی جب مضراب نے علمشاہ سے اُس واقعہ
کو دریافت کیا تو اُسوقت شاہزادے نے فرمایا کہ ای مضراب مین تمسے ایک سوال
کرتا ہون پہلے تم اسکا جواب دے لو تو پھر مین اپنا حال بیان کرون وہ سوال میرا یہ ہی کہ تم اسوقت
میری بارگاہ مین خود آئے ہو مجھکو لازم ہی کہ مین تمھاری خاطرداری کرون اور جو تحفہ وغیرہ
مجھکو ممکن ہو تمکو دون مین نے تمکو نہین طلب کیا تم خود آئے اگر تمکو طلب کرتا تو اور زیادہ
تر خاطر کرنا واجب تھی یا یہ مجھکو لازم ہی کہ مین تمھارے ہتھیار جو کہ تم لگائے ہو تمسے طلب کرون

اگر تم دینے سے انکار کرو تو زبردستی خواہ خود خواہ ساحر کو طلب کر کے تمسے لیلوں یا تمکو غافل
پا کر چھین لوں کیونکہ مجھکو یہی زیبا ہی اگر تم طلب کرو تو تمسے برسر فساد ہوں اسیر تم لڑو تو تمکو
رہتا اسیر کر لوں اور تمہارے قتل کا حکم دوں مقراب نے کہا کہ یہ زیبا نہین ہی بلکہ یہ زیبا ہی
خواہ وہ مہمان طلب کیا ہوا ہو خواہ خود آیا ہو اسکے ہمراہ رعایت زیبا ہی یہ لایق ہی ہر ایک کو
کہ مہمان کی اپنے امکان بھر خاطر کرے اگرچہ وہ دوسرے مذہب کا بھی ہو اپنے پاس
سے اسکو کچھ دے کیونکہ وہ اپنا مہمان ہی علمشاہ نے فرمایا کہ تم مرد منصف ہو پھر خیال تو
کرو کہ عنطاق نے اسکے خلاف کیا یا نہین اگر کیا تو آیا اسنے اچھا کیا یا برا یہ فرما کر کل واقعہ
اپنا ابتدا سے آخر تک بیان کیا یعنی اپنا اسکے لشکر کی طرف آنا اسکا طلب کرنا اپنا بارگاہ
مین جانا مع قمری کے باہم کلام ہونا اسکا قمری کو پسند کر کے طلب کرنا اپنا انکار کرنا اسکے
بھائی رموز جادو کا بازیگر کو بھیجکر قمری کو میرے ہاتھ پر سے اٹھوا لینا مین غافل بیٹھا ہوا
تھا وہ بازیگیا مین نے جو طلب کیا تو عنطاق لڑنے پر آمادہ ہوگیا اور نوبت جنگ و
پیکار کی آئی مین نے چند سرداران زبردست کو قتل کیا انجام یہ ہوا کہ مین مصروف تھا
لڑنے مین کہ دو پہلوانون نے آکر مجھکو غافل پاکر زخمی کیا رموز نے سحر کیا کہ مین اسکے سحر کے
سبب سے بیقابو ہوگیا عیارون نے کمند مین مارکر اسیر کر لیا اس اسیر کرنے پر عنطاق
نے مجھسے یہ سوال کیا کہ میرا دین قبول کرو اور میری اطاعت کرو اگر وہ مجھکو بوجہ الگردی و
بہادری سے زیر کرتا مین ضرور اطاعت کرتا اور اپنا دین ضرور ترک کرتا جب مین نے
اس امر سے انکار کیا تو اسنے حکم قتل دیا اور مجھکو قید کیا خداوند کریم نے اپنا رحم کیا اور
تمہارے فرزند کے دل مین یہ بات ڈالدی کہ مجھکو جا کر رہا کیا اور رہا کر کے یہان لے
آئے انھون نے بڑا احسان مجھ پر کیا مین انکا تمام عمر احسانمند رہونگا اسکے معاوضہ
مین عنطاق کو قتل کر کے اسکی دختر کے ہمراہ شادی کر دونگا مین اس سرزمین کو ضرور اسلام
آباد کرونگا تم بخوبی واقف ہوگے کہ ہم وہ لوگ ہین کہ جہان جاتے ہین بدون اسکے ملک
کو اسلام آباد کیے ہوئے واپس نہین آتے ہین مین ہی نے یکہ و تنہا جا کر ملک فرنگ کو
فتح کیا اور کپتان فرنگی کو قتل کیا پس کوئی خوف نہین ہی اگر میری حیات ہو تو ضرور اس ملک

اسلام آباد کرونگا مین تمسے ایک امر اور کہتا ہون وہ یہ ہی کہ عنطاق یہ ضرور کہیگا کہ سب جھوٹ ہی لیس مین کہتا ہون کہ اسکا قول یہ ہی کہ مین نے بجوانمردی اسیر کیا ہی پس جو پہلوان یا سردار اسکے پاس بہت زبردست ہو جسپر اسکو بھروسہ ہو اسکو وہ بھیجدے میرے اسکے مقابلہ ہو اگر وہ مجھکو زیر کرلے تو مین اسیوقت دین اسلام کو ترک کرکے اسکی اطاعت کرون اگر اسکو مین زیر کرلون تو عنطاق میرا دین قبول کرے اور دیوانے کے ساتھ اپنی دختر کی شادی کردے اور مع اہل شہر کے میری اطاعت کرے امتحان ہو جائے جب ایک مرتبہ مجھکو زیر کرلیا ہی تو پھر اب کوئی امر مشکل نہین زدہ رای توان زد مشہور ہی مضراب نے یہ سب تقریر سنکے جواب دیا کہ اگر عنطاق نے آپ کو اسطورسے اسیر کیا اور آپ کی قمری زبردستی لے لی تو بہت برا کیا مین اسکا شریک نہین ہون میرے نزدیک یہ جو شرط آپ نے کی ہی اگر وہ اسکو قبول کریگا تو خیر ورنہ میرے آپ کے امتحان ہو جائے اگر آپ مجھکو زیر کرلین تو مین بھی مثل دیوانہ کے دین اسلام قبول کرلونگا اور اگر مین آپ کو زیر کرلون تو آپ میرا دین قبول کرین جیسا کہ آپنے فرمایا ہی علمشاہ نے فرمایا کہ مین نے پہلے ہی کہا مین اسوقت موجود ہون میرے تمھارے امتحان ہو جائے جسکو خدا دے مین توبہ کرکے اور خدا کی ذات پر بھروسہ کرکے کہتا ہون کہ اگر تمام ہی لشکر عنطاق مجھسے مقابلہ کرے تو بھی میرے اوپر غالب نہین آسکتا ہی مضراب نے جواب دیا کہ آپ اطمینان رکھین مین ابھی ان سب امرون کو طے کرکے آتا ہون اگر عنطاق نے پورا پورا واقعہ جو کہ آپ نے اور تیجر نے بیان کیا ہی بیان کردیا اور اپنی لڑکی شادی میرے لڑکے کے ساتھ کرنے کا اقرار کیا اور آپ سے بطور امتحان کے کسی پہلوان زبردست کو مقرر کیا تو خیر ورنہ مین واپس آونگا اور مین آپ سے مقابلہ کرونگا اور آپ کا امتحان کرونگا علمشاہ نے فرمایا کہ بہتر راوی کہتا ہی کہ مضراب کو علمشاہ کی تقریر پسند آئی اسکے دل پر اسنے اثر کیا اسکو یقین ہو گیا کہ یہ پسر حمزہ سچ کہتا ہی اور میرے فرزند نے جو کچھ کہا ہی سچ ہی یہی سبب دشمنی کا ہی ضرور عنطاق نے انکار کیا ہوگا اور اس جوان کو مکر سے اسیر کیا ہوگا اگر ایسا نہ ہوتا تو یہ کبھی اس امر پر آمادہ نہ ہوتا اگر ہماری طرف سے سوال بھی ہوتا تو انکار کرنا ضرور تھا عنطاق نے ظلم و ستم کیا صرف دیتی مخالفت کی سببسے اور

مجھسے پوشیدہ کیا دوسرے طور سے بیان کیا پس اگر عنطاق نے اس امر کا اقرار کیا تو خیر ورنہ مین خود اُسکا امتحان کر کے اُسکی اطاعت کرونگا راوی کا قول ہی کہ جب سے مرغ زرینہ علمشاہ کو دیکھا ہی اُسوقت سے اُسکے دل مین ایک اُنس پیدا ہوا ہی وضع طرح بہت پسند آئی ہی چونکہ بہادر دوست ہی اس سبب سے دل مین یہ کہ رہا ہی کہ اگر یہ جوان زیر ہو جاوے تو مین اسے اپنے لشکر کا سپہ سالار کرون میرے لشکر کی رونق ہو جاویگی اگر اپنے ہم سبکو زیر کر لیا تو ضرور اسکا دین برحق ہی اور سب مذہب باطل ہین یہ تو یہ خیال کر رہا تھا اُدھر علمشاہ نے جب سے اسکو دیکھا ہی بہت پسند فرمایا ہی دل مین فرماتے ہین کہ اگر یہ اطاعت کر لے اور دین اسلام قبول کر لے تو سردار معقول ہی مثل بالاگرد وغیرہ کے اِنکو بھی وضع اُسکی بہت پسند آئی ہی آمدم بر سر مطلب کہ مضراب نے علمشاہ سے کہا کہ اب تو مین جاتا ہون اور اِن سب امرون کو طی کر کے آتا ہون میرے آپ کے اچھی طرح فیصلہ ہو جاوے تو بہتر ہی علمشاہ نے جواب دیا کہ بہتر ہی مین بھی موجود ہون مین خود ہی چاہتا کہ سب فیصلہ ہو جاوے پس مضراب یہ سُنکے اپنے دنگل پر سے اُٹھا اور علمشاہ وغیرہ سے رخصت ہو کر مع اپنے رفیقون کے بیرون بارگاہ آیا اور مرکب پر سوار ہو کر طرف اپنے لشکر کے چلا اِسکے جانے کے بعد علمشاہ نے دیو اسفنے سے فرمایا کہ اے تجیز تمھارا باپ مرد معقول و صاحب الفضائل ذی مروت بہادر دوست معلوم ہوتا ہی دیکھو پہلے تو کیسا گرم ہوا تھا جب تمنے پورا پورا واقعہ اپنا اور میرا بیان کیا تو کس طور سے اُسکا غصہ کم ہو گیا اور اُسکو یقین ہوا کہ سچ کہتے ہو میرے کہنے پر تو اُسکو بالکل باور ہو گیا ضرور عنطاق نے اور طور سے اِن واقعون کو بیان کیا ہو گا یہ امر ضرور ہی کہ اگر عنطاق نے انکار کیا تو اگر مین غالب آیا تو میرے ہاتھ ایک سردار معقول آیا اور اگر مین زیر ہو گیا تو ضرور اُسکا دین قبول کر ونگا دیو اسفنے نے عرض کیا کہ حضور ضرور غالب آئینگے حضور سے مریخ فلک مقابلہ نہین کر سکتا ہی اگر ارشاد ہو گا تو مین اُنسے مقابلہ کر کے اُسکو زیر کر لونگا علمشاہ نے فرمایا کہ کبھی اِسکا خیال بھی نہ کرنا کہ مین تمکو مقابلہ کرنے دون اول تو وہ تمھارا باپ ہی یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ بیٹے کو باپ سے لڑواؤن یا بیٹے کے ہاتھ سے باپ کو ذلیل کراؤن

دوسرے وہ جیسے کہ گیا ہو کہ مین آپ سے امتحان کے طریقے سے مقابلہ کرونگا پھر مین کیونکر تمکو اجازت دیسکتا ہون دیوانے نے عرض کیا کہ جو آپ کی مرضی مین آپ کا تابع فرمان ہون علمشاہ نے فرمایا کہ اطمینان رکھو اب اسکا فیصلہ ہوا جاتا ہی تمھاری معشوقہ تمکو ملی جاتی ہی یہ سُننا تھا کہ دیوانے کے چہرے پر ایک سرخی سی آگئی اور عرض کیا آپ کی مہربانی وعنایت سے بعید نہین ہی یہان یہ باتین ہو رہی ہین اُدھر مظفر اپنے لشکر کی طرف چلا جاتا ہی دربار عنطاق کا حال ملاحظہ ہو کہ عنطاق اہل دربار سے بیٹھا ہوا کہہ رہا ہی کہ بھائی صاحب گئے ہین یا تو وہ دونون کو باندھکر لائین گے یا سر لائین گے کیونکہ بڑے بہادر ہین اور جری ہین اپنے وقت کے رستم ہین مین نے دیکھو کس طریقے سے کہا ہی خیال تو کرو واقعہ تو وہی سب بیان کیا مگر اپنی بات بالا رکھی اگر مین یہ بیان کرتا کہ مین نے قمری لے لی تھی اُس پر یہ فساد ہوا اور اسطورہ سے مین نے اسیر کیا تھا تو وہ ناراض ہوتے گو میرے باپ [illegible] ہین مگر اول تو میرے بزرگ ہین وقت انتقال کے والد بزرگوار اُنکے ہاتھ مین میرا ہاتھ دے گئے تھے اور مجھکو اُنکے سپرد کر گئے اُنھون نے بھی کسی قسم کی میری پرورش مین اور رموز کی پرورش مین کمی نہین کی جب مین سن و تمیز کو پہونچا میری سلطنت مجھکو دی اور اُسی طور سے خراج دینا گوارا کیا جسطور سے والد بزرگوار کو دیتے تھے اور میری ماتحتی کو قبول کیا گو اکثر لوگون نے کہا کہ آپ بڑے ہین وہ چھوٹے ہین آپ اُس ملک پر قابض ہو جیے انکو اپنا ملک دیجیے انکو لازم ہی کہ آپ اُنسے خراج لین نہ کہ آپ انکو دین یہ کہا جواب دیتے تھے کہ وہ سلطنت اُنکے باپ کی ہی مین کیون قبضہ کرون حق حقدار کو پہونچنا چاہیے مین نے ماتحتی اور خراج گذاری قبول کی تو کیا نقصان ہی ہم اُنکے ماتحت نہین ہین اُس ملک کے ماتحت ہین مین اُس ملک پر قبضہ کر کے بدنام ہون یہ مجھسے نہ ہوگا ایسے انصاف پسند ہین مین سچ کہتا ہون کہ اگر قبضہ کر لیتے تو مین اُنکا کچھ نہ کر سکتا تھا نہ مین لڑسکتا تھا نہ مقابلہ کر سکتا تھا نہ اب لڑسکتا ہون گو میرے پاس لشکر بھی زیادہ موجود ہی اور ملک بھی مگر اُسپر بھی نہین لڑسکتا ہون یہ صرف اُنکی لیاقت و بزرگی ہی کہ وہ مجھکو اپنا شہنشاہ جانتے ہین اور میرا لحاظ و پاس کرتے ہین تم سب نے دیکھ لیا کہ میرے لیے اپنے فرزند سے بگڑ گئے اور اُسکا سر لینے کو گئے ہین

میری شراکت کی اور نہ اسکی شراکت نہ کی ایسے لوگ بہت کم ہوتے ہین یہ صرف اُنکی محبت و الفت
کا تقاضا ہی ہین اُنکو بجاے باپ کے خیال کرتا ہون اور وہ مجھکو بجاے فرزند کے عنطاق نے
جو یہ اہل دربار سے کہا سب نے کہا کہ بجا ارشاد ہوا واقعی وہ از حد آپ سے محبت کرتے ہین
اور نہین امر کے قصد سے وہ گئے ہین سواے اُنکے دوسرا نہین کرسکتا ہی کہ دوسرے کے
لیے اپنے فرزند کو قتل کرے گو فرزند کیسا ہی نالایق و ننگ خاندان ہو باپ کبھی اپنے
فرزند کا دشمن نہو گا مگر سواے اسکے یہ بھی آپ کے سبب سے ہی ایسی ہی اُلفت وہ آپسے
رکھتے ہین جو اِس امر پر آمادہ ہوے عنطاق نے کہا کہ یہ امر ضرور خیال و غور کرنے کا ہی مین
اُنکا ایک تو یون ہی تابع حکم تھا اب اور بھی زیادہ تر ہو جاؤنگا اور مجھکو لازم ہی کہ اب
اُنکے ساتھ مثل فرزندون کے برتاؤ کرون تا کہ وہ اپنے فرزند کو فراموش کر جائین یہ باتین
ہو رہی تھین کہ مضراب کج کلاہ راہ کو طی کرکے اپنے لشکر مین آیا داخل بارگاہ ہوا مگر حالت
یہ تھی کہ غصہ سے ابرو پر بل چہرہ غصے سے لال کانپتا ہوا چلا آتا ہی ہر مرتبہ تلوار کے قبضے کیطرف
دیکھتا ہی اِس صورت سے سامنے عنطاق کے بڑی کراہیت سے دنگل پر بیٹھا اسکے ہمراہی
بھی بیٹھے ایک مرتبہ عنطاق کی طرف مخاطب ہوکر بولا کہ کیون اے عنطاق شاہ تمسے اور
میرے لڑکے سے سبب دشمنی وہی ہی جو کہ آپ نے بیان کیا تھا اِسکے سوا وہ اور کوئی سبب تو نہین
ہی اور تمنے پسر حمزہ کو بہ جرأت و جوانمردی اسیر کیا یا اور کسی طور سے دوسرے یہ امر ہی کہ تجھے
میرا فرزند جانا نہین اور میرا نطفہ ہی یا نہین تمھارا حقیقی بھانجہ ہی یا نہین اُسکے حسب و نسب
مین کوئی فرق ہی اُسمین کوئی عیب ہی چور ہی قمار باز ہی جو عیب ہو بیان کرو بہت جلد یہ جو مضراب
نے کہا اور تیوری پر بل ڈالکر اِس طور سے یہ تقریر کی کہ عنطاق و اہل دربار کے حواس
جاتے رہے اور ہر ایک یہ خیال کرنے لگا کہ یہ تو اِس قصد سے گئے تھے کہ یا تو مین
دیو اسکو لاکر تمسے ملا دونگا اور پسر حمزہ کا سر لاؤنگا یا دیو اسکا بھی اُسکے ہمراہ سر لاؤنگا
یا وہان سے جو آئے تو عجب رنگ ہی غصہ چہرے سے پایا جاتا ہی معلوم ہوتا ہی کہ اُن
لوگون نے کچھ فقرہ دیا اسوقت اُنکی بہادری و جوانمردی مین فرق آگیا ورنہ جو یہ قصد کرکے
گئے تھے بدون اسکو پورا کئے ہوے نہین چھوڑتے تھے یہ کیا ہوا عنطاق عالم سکوت مین بیٹھا ہوا

حمزہ نے پورا پورا حال بیان کر دیا اسی پر اُنکو غصہ ہو میں کیا جواب دوں میں نے اور طریقے سے بیان کیا تھا اپنی بات بالا رکھی تھی اب میرا وہ بیان دروغ ہوا جاتا ہو کیا تدبیر کروں یہ تو اپنے دل میں یہ سوچ رہا ہو اُدھر مضراب نے عنطاق سے کہا کہ آپ سچا سچا واقعہ جو کہ میرے فرزند کا ہو اور جو سبب دشمنی کا ہو وہ سب بیان فرمایئے اور پسر حمزہ کے بھی واقعہ سے آگاہ فرمایئے اس فقرے سے کچھ حاصل نہ ہوگا کہ جو کہ بیان کیا گیا ہو عنطاق نے جواب دیا کہ جو کچھ میں نے بیان کیا ہو وہ سب سچ ہو اور یہ بالکل جھوٹ نہیں ہو اور جو اُن سب نے بیان کیا ہو بالکل جھوٹ ہو اور آپ کو فقرہ دیا ہو صرف بلا ٹالنے کو مضراب نے کہا کہ کبھی ایسا نہیں ہو کیونکہ اُسکے دل کو یقین ہوگیا تھا کہ یہ جو واقعہ بیان کیا جاتا ہو بہت سچ ہو اور عنطاق نے دروغ بیان کیا ہو میں نہ مانونگا مجھسے پوشیدہ کرنے کی کیا ضرورت تھی یہ خیال نہ کیا کہ یہ امر ضرور ظاہر ہوگا اور تمھارے اِس کہنے سے اور بھی ثابت ہوگیا کہ اِس واقعہ کے سوا دوسرا بھی واقعہ ہو کہ جو تمنے بیان کیا کہ جو اُن لوگوں نے بیان کیا وہ سراسر جھوٹ ہو عنطاق نے جواب دیا کہ میں نے اِس خیال سے کہا کہ پسر حمزہ دروغ گو و کاذب و فقرہ باز ہو پس اُسنے ضرور کوئی نہ کوئی فقرہ دیا ہو اپنی جان بچانے کو جبھی آپ کو غصہ آیا ہو اور بدون اپنے مقصد کو حاصل کیے ہوے واپس آئے میں کیا بیان کروں سوا اُس واقعہ کی جو کہ میں نے بیان کیا ہو مضراب نے کہا کہ تم بالکل جھوٹ کہتے ہو میں سب حال سے آگاہ ہوں اِس امر سے کیا حاصل کہ پوشیدہ کرتے ہو تم نہ بیان کروگے تو میں خود بیان کرونگا اور جو میں نے سُنا ہو وہ سچ ہو اور جو تمنے مجھسے بیان کیا ہو وہ سب جھوٹ ہو صرف درمیان میرے اور نہ میرے فرزند کے عداوت ڈالنے کے لیے سو اب یہ امر غیر ممکن ہو اگر تم میرے کہنے پر عمل نہ کروگے تو نہ میں تمھاری شرکت کرونگا اور نہ اُسکی شراکت کرونگا تم دونوں باہم سمجھ لو میں اپنا لشکر لیکر واپس جاؤنگا میں تم ایسے جھوٹوں کا شریک نہیں ہوتا ہوں نہ میں جھوٹا ہوں نہ جھوٹ کو پسند کرتا ہوں عنطاق کو یہ امر بہت ناگوار گزرا دل میں اِسنے خیال کیا کہ جہانتک ہم اِن کی بزرگی کا پاس کرتے ہیں وہانتک یہ ہمکو دباتے ہیں کیا میں کوئی اُنسے کم ہوں میں شہنشاہ ہوں میں یہ میرے باج گزار ہیں میں اُنکا باج گزار نہیں ہوں جو بیکار کا دباؤ اُٹھاؤں میرے پاس اُنکے لشکر سے لشکر

بھی زیادہ ہو یہ سب بادشاہ جو کہ اسوقت موجود ہین میرے تابع فرمان ہین یہ میرا بنا کیا لین گے
بگاڑ ہین گے اپنے عمر کی کمائی سے گے مروت کی اور بزرگی کی حد ہو چکی اب کہانتک مروت کرون
وہ تو بیکار کو بگڑے جاتے ہین انکا لڑکا تو سچا ہو اور ہم جھوٹے ہین سر دربار مجھکو کاذب بنایا
کوئی پاس و لحاظ اس امر کا نہین کیا کہ آپ کے ہم باج گزار ہین گو بزرگ ہین مگر اسوقت تو ہمسے
زیادہ مرتبہ رکھتا ہو سبکے روبرو مجھکو ذلیل کیا رادی کہتا ہو کہ یہ خیال کر کے عنطاق کو حد سے
زیادہ غصہ آیا مگر اسوقت غصہ کو ٹال کر مضراب سے کہا کہ آپ بیان کرین کہ ان لوگون نے
آپ سے کیا بیان کیا ہو مین بھی تو سنون اور اسکا جواب دون دیکھون کہ سچ بیان کیا کہ جھوٹ
میرے انکے بیان مین کسقدر فرق ہو مضراب نے کہا کہ وہ سب جھوٹ ہو اور تم یہی جواب
دوگے کہ سب جھوٹ بیان کیا ہو خیر سن لو یہ کہکر جو واقعہ دشمنی و عداوت کا دیوانے نے
بیان کیا تھا وہ سب بیان کیا اور جو واقعہ علمشاہ نے اپنا بیان کیا تھا وہ سب بیان کیا
اور کہا کہ یہ تمھارے نزدیک جھوٹ ہو اور میرے نزدیک ضرور سچ ہو عنطاق نے سب
حال سنکے جواب دیا کہ جو کچھ آپ کے فرزند نے سبب دشمنی و عداوت بیان کیا وہ بالکل
جھوٹ بیان کیا اور جو پسر حمزہ نے اپنے اسیر ہونے کی بابت کہا بالکل جھوٹ ہو نہ کوئی
قمری اسکے پاس تھی نہ مین نے لی ہان اس سے صرف بابت دین و مذہب کے مقابلہ ہوا
میرے سردارون نے اسکو اسیر کر لیا تھا ایک اسکے ہاتھ سے مارے گئے مضراب نے
جواب دیا کہ ہمنے مان لیا کہ میرے فرزند نے بے وجہ تمسے دشمنی کی اور تمھارے قیدی کو
رہا کر کے لیگیا اور جسقدر اسنے مجھسے بیان کیا وہ سب جھوٹ ہو اور تمھارا بیان سچ ہو اب
مین خود تمسے اس امر کی درخواست کرتا ہون کہ اپنی دختر کی شادی میرے فرزند کے
ساتھ کر دو تم اسکے حسب و نسب و افعال و اطوار سے بخوبی واقف ہو تمکو دریافت
کرنے کی ضرورت ہو نہ مجھکو بس تمکو کیا عذر ہو جو عذر ہو بیان کرو کسی امر کا پاس لحاظ نہ کرنا اور
اسوقت خردی بزرگی کا کچھ خیال نہ رکھنا کیونکہ اسوقت میرے تمھارے مخالفانہ گفتگو ہو یہ
امر تو یون طے ہوا اب رہی یہ بات کہ جو واقعہ پسر حمزہ نے کہا ہو تم اسکو بھی کہتے ہو کہ جھوٹ ہو
ہمنے اسکو بھی قبول کر لیا اور تمھارے ہی قول کو سچا باور کر لیا اور انکو جھوٹا جانا اور تمنے

مردی و مردانگی پسر حمزہ کو اسیر کیا تھا اب ہم اس امر کو یون طے کرتے ہین کہ پسر حمزہ اثنائ
کہ مین موجود ہون جو لشکر عنطاق مین سردار زبردست و پہلوان قوی ہیکل ہو جسکی
ذات پر عنطاق کو بھروسا ہو کہ یہ مجھکو زیر کر لیگا اُس سے اور مجھسے مقابلہ کرائے کیون
بندگان خدا کا خون طرفین سے بہے اگر وہ مجھکو زیر کرے تو مین عنطاق کی اطاعت کرون
دین اسلام کو ترک کرون اگر مین اُسکو زیر کر لون تو عنطاق میری اطاعت کرے
اور میرا دین و مذہب قبول کرے اسکی بابت کیا جواب دیتے ہو آیا یہ اسکا قول سچا
اور درست ہی اور لایق قبول ہو یا نہین میرے نزدیک تو وہ بہت درست کہتا ہو اور
اُسکی راے صائب ہو اسمین دو ایک قسم کا نفع ہو اول تو یہ امر ضرور ہو کہ طرفین سے
اہل لشکر کی جان بچتی ہو لشکر قتل و غارت سے محفوظ رہتا ہو لشکر کی قوت کم نہین ہوتی
ہو دوسرے یہ امر ہو کہ بہت جلد ایک امر کا فیصلہ ہوتا ہو جبکہ تم اُسکو اسیر کر چکے ہو اُسکی
قوت و طاقت کا حال بخوبی تمکو معلوم ہو بس اب اُسکا اسیر کرنا کتنی بڑی بات ہو بقول
کسے زدہ را بنیوان زد کا نقشہ ہو تیسرے یہ امر ہو کہ ایک بہت بڑا بہادر وجری شریک
ہوتا ہو کہ جسنے اکثر ملک تنہا فتح کیے ہین جسکے نام کے سکے بیٹھے ہوے ہین دلیرون
دلون پر اب دونون باتون کا جواب دو عنطاق نے جواب دیا کہ جو کچھ آپ نے کہا
مین نے بگوش دل سُنا میرے اوپر کیا منحصر ہو میرے اہل دربار نے سُنا مجھکو اسقدر
مہلت دی جائے کہ مین باہم اپنے مشیرون سے دونون امرون مین مشورہ کر لون
تو پھر جواب دون مضراب نے کہا کہ پھر کب مشورہ کروگے اول تو یہ امر کوئی ایسی مشکل
نہین ہو کہ جس مین مشورے کی ضرورت ہو تم خود جواب دے سکتے ہو اور جو تمکو منظور ہوگا
اور جو تمھاری راے ہوگی وہی سب کی راے ہوگی کیونکہ تم سب کے حاکم اعلیٰ ہو مشورہ
کی کیا ضرورت ہو عنطاق نے کہا کہ وہ امر بہتر ہوتا ہو کہ جو مشورے سے کیا جائے اور
وہی بات بہت درست ہوتی ہو اور وہ ہی انتظام ٹھیک ہوتا ہو جو دس کی راے
سے ہوتا ہو کیونکہ ایک کی راے ایک ہی اور دس کی راے سے دہ چند زور ہوتا ہو
مضراب نے سُنکر جواب دیا کہ بہتر ہو مگر یہ تو فرمائیے کہ کب جواب دیجیے گا عنطاق نے کہا

کہ کل اسکا جواب ضرور دونگا مضراب نے کہا کہ یہ امر غیر ممکن ہی اسیوقت مشورہ کرکے جواب دیجیے کوئی ایسا امر اہم نہین ہی کہ اسمین بڑے بڑے عقلا جمع کیے جائین اُلٹے راے لیجائیے مین وعدہ کر آیا ہون کہ مین ان سب باتون کا جواب ابھی آکر دونگا بس مہربانی کرکے اسیوقت جو کچھ جواب دینا ہو دیجیے ٹالیے نہین مجھے بھی ایسے فقرے بہت سے آتے ہین مین اُلٹے جھوٹا ہونگا مین جواب اسیوقت لونگا عنطاق نے کہا کہ آپ برہم نہ ہون مین جواب دیتا ہون یہ کہکر تخت پر سے اُٹھا اور ایک خیمے مین گیا جو کہ اسکے مشورہ کا رہتے انکو طلب کیا وزیرون کو امیرون کو اور جو بادشاہ کہ براے کمک آئے تھے سب کو طلب کیا انجمن مشاورت آراستہ کی شمع راے کو روشن کیا جب سب آچکے اسوقت عنطاق نے انکی طرف دیکھکر کہا کہ آپ لوگون نے سنا جو مضراب کج کلاہ نے کہا مین تو یہ چاہتا تھا کہ مین اصلی واقعہ نہ بیان کرون اور مین نے اپنے امکان بھر دوسرے طریقے سے بیان کیا مگر وہان جا کر سب حال سن لیا انھون نے سب حال صاف صاف کر دیا اسی سبب سے مین چاہتا تھا کہ یہ وہان نہ جائین مگر نہ مانا آپ سب صاحبون نے دیکھا کہ وہان سے آکر کیسی تقریر کی اب آپ لوگ یہ بتائین کہ مین کیا جواب دون اول تو مجھکو کسی طور سے یہ تقریب منظور نہین ہی چاہے وہ خوش ہون چاہے ناراض ہون مین ضرور انکار کرونگا مین کوئی انکا دیا نہین کھاتا ہون اُنکا ماتحت نہین ہون وہ میرے باج گزار ہین مین اُنکا باج گزار نہین ہون یہ میرے ماتحت ہین مین اُنکا ماتحت نہین ہون مین جو دیتا تھا تو صرف اس سبب سے کہ اُنھون نے مجھے پرورش کیا ہی اور میری حکومت مجھکو بخشدی دیدی ہی کچھ خیال نہ کیا کہ مین بزرگ ہون مین کیون باج دون مگر اب محبت فرزندین اُنھون نے مجھکو سر دربار ذلیل کیا اور دروغ گو کہا در اصل مین جھوٹ بھی بولا تھا تو انکو زیبا تھا کہ یون باعلان نہ کہتے یہ امر مجھکو بہت ناگوار ہوا اور کیون نہ ہوتا مین کوئی انکا ذلیل نہین ہون مین شہنشاہ ہون آپ سب لوگ میرے ماتحت ہین اگر میری شراکت نہ کرینگے تو کیا میرا نقصان ہی کوئی مین نے آپ کے بھروسے پر یہ لشکرکشی نہین کی ہی اگر بگڑ جائین گے تو مین اُنسے بھی مقابلہ کر لونگا میرے پاس لشکر کثیر ہی وہ نہ معلوم اپنے دل مین کیا خیال کرتے ہین

یہ اچھا دباؤ ہی کہ اپنی لڑکی کی شادی میرے لڑکے کے ساتھ کرو تو ہم شریک ہوتے ہین ورنہ شرکت
نہین کرینگے وہ نکرین مین تو جواب صاف دونگا تم سب کی کیا راے ہی آج تو یہ دباؤ ہی اور کل یہ
ہوگا کہ اپنی جورو کو میرے حوالہ کرو تو ہم شراکت کرینگے ورنہ دست بردار ہوتے ہین واہ کیا خوب
پرسون یہ ہوگا کہ تم تخت پر سے اُتر کھڑے ہو میرے حوالے کرو تو مین اسیکا ہو گیا کوئی چیز نہ ٹھہرا
آج انکا دباؤ اُٹھاؤن کل دوسرون کا یہ مجھسے نہ ہوگا چاہے وہ شرکت کرین چاہے نہ کرین تم
سب یہی بتاؤ کہ تمھاری کیا راے ہی سب نے یہی جواب دیا کہ یہی امر مناسب ہی کہ انکار کیا جاے
ہم دونون لشکرون سے سمجھ لین گے کوئی حلوا نہین ہین کہ وہ ہمکو کھا جائین گے عنطاق نے
دیکھا کہ جب سب کی یہی راے ہی تو کہا اب مین جا کر صاف جواب دیتا ہون رہا یہ امر کہ انھون نے
کہا ہی کہ پسر حمزہ کہتا ہی کہ جو کوئی سردار زبردست اور قوی اُسکے لشکر مین ہو اور جسپر اُنکو بھروسہ
ہو اور انکا چہیتا ہو اور بہادر ہو اوس سے اور مجھسے مقابلہ کرائین گر وہ مجھکو زیر کرلے تو مین عنطاق
کی اطاعت کرون اور اُسکا دین قبول کرون ورنہ مین جب اُسکو زیر کر لون تو عنطاق میری
اطاعت کرے اور میرا دین قبول کرے اسکا مین یہ جواب دونگا کہ یہ امر مجھکو ہرگز ہرگز منظور نہین ہی
کہ ایک کے زیر ہو جانے سے مین تمام لشکر و اہل شہر کو اس امر کا پابند کرون کہ وہ اپنا دین
آبائی ترک کرین کوئی اسکو قبول نہ کریگا نہ مجھکو منظور ہی مین تو مقابلہ کرونگا جسکی فتح ہو تم سبکی
کیا راے ہی جو تمھارے سب کے دل مین ہو اُسکو ظاہر کرو اور صاف صاف کہو عنطاق نے
یہ جو کہا سب نے جواب دیا کہ یہ راے آپ کی بہت خوب ہی اور ہم سب کو یہی مرغوب ہی یہ کسی صورت سے
نہین ہو سکتا ہی کہ مقابلہ نہ کیا جائے یہ امر ضرور ہی کہ لشکر کثیر دیکھکر ان سب کے رخ چھوٹ گئے
خیال کر لیا کہ ضرور انکی فتح ہوگی تو یہ طریقہ نکالا ہم ایسے نادان نہین ہین کہ اُنکے کہنے پر عمل کرین
جب یہ راے ہو چکی اور قرار پا گئی عنطاق وہان سے اُٹھکر بارگاہ مین آیا تخت پر بیٹھا سب آکر
اپنے اپنے مقام پر بیٹھے عنطاق نے مضراب کی طرف رخ کرکے کہا کہ آپ کی پہلی بات کا تو یہ
جواب ہی کہ ہمکو اُس دیوانے کے ہمراہ شادی کرنا کسی صورت سے قبول نہین ہی گو یہ امر ہو کہ
نہ تو اُسکا خاندان برا ہی نہ وہ خود برا ہی مگر وہ بسبب دیوانے پن کے ہم انکار کرتے ہین دوسرے
یہ امر ہی کہ اُسنے دین آبائی ترک کرکے خدا پرستی قبول کی بہت بُری وجہ اب تو یہ ہی آپ کو اختیار ہی

ہم اِس امر کو کسی طور سے قبول نہین کر سکتے ہین پسر حمزہ کی بابت کا یہ جواب ہو نہ کوئی اس امر پر
رضامند نہین ہوتا ہی کہ ایک کے زیر ہوجانے سے ہم سب یہ خیال کرین کہ ہم زیر ہوگئے
اور یہ ہمپر غالب آگیا اتفاق ہی کہ وہ پسر حمزہ سے کم قوت ہو اور ہمارے نزدیک بہت زیادہ
ہو تو ہم کیا کرین ہم اُس سے مقابلہ کرینگے ہمکو یہ امر بھی منظور نہین ہی اب آپ کو اختیار ہی چاہے
ہمارے شراکت فرمائیے چاہے نہ فرمائیے ہم وہ امر کبھی نہ قبول کرینگے کہ جسکو عقل باور نہ کریگی
یہ جو عنطاق نے کہا مضراب کی فرط غیظ و غضب سے یہ حالت ہوئی کہ مانند بید کے کانپنے
لگا اور برہم ہو کر جواب دیا کہ ثابت ہو گیا کہ وہ دونون سچے ہین اور تو جھوٹا ہی ضرور میرے فرزند
نے درخواست کی تھی تو نے انکار کیا اور ضرور پسر حمزہ کو یہ نامردی اسیر کیا تم سب اس امر پر
بھولے ہو کہ ہمارے پاس لشکر کثیر ہی ہم ظفریاب ہونگے یہ امر دل سے دور رکھو کہ تم اُسپر
بدون کسی مکر و دغا کے فتح پاسکو یہ غیر ممکن ہی یا تو عیارون سے اسیر کراؤگے یا رہو تو سحر سے
اسیر کر لیگا جیسا کہ سابق مین ہوا تھا بس معلوم ہوا کہ تم نامرد ہو مین بہادرون کا شریک ہون
نامردون کا شریک نہین یہ خیال تمھارا بیجا ہی کہ ہم لشکر کثیر رکھتے ہین ضرور غالب آئینگے
ان لوگون کے نزدیک اگر ایسے لشکر کرور ہون تو بھی کچھ نہین اُنکے ایک حملہ مین فرار کرجائینگے
پس یہ ہی منظور خاطر ہی کہ اہل لشکر کا خون ناحق ہو اور جب ہم ایسے بڑے ہین کہ ہمارے
فرزند کے ساتھ اپنی لڑکی کو کتخدا نہین کرسکتے ہو تو ہمکو کیا ضرورت ہی کہ ہم تمھاری شراکت کرین
جبکہ ہم غیر ہین اگر ہم کسی غیر کی شراکت کرین تو اُسپر ہمارا احسان ہی اور وہ ہمارا ممنون ہو ہم
ایسی عزیزداری سے باز آئے اُس محنت اور مشقت کا نتیجہ ہی جو ہمنے تمھارے ساتھ کی ہی
اور مین نے جو کچھ کیا برا کیا اگر مین خود اس حکومت پر قابض ہوتا تو کیا کوئی میرا بنا سکتا تھا
مگر مین خلاف الضابطہ سمجھا اور مین نے باج دینا مثل سابق کے قبول کیا اگر اُسی طریقہ کو
برتتا اسکا انجام یہ ہوا یہ کہکر اُٹھ کھڑا ہوا اور اپنے سردارون سے کہا کہ مین تو جاتا ہون یہان
مجھکو بیٹھنا بھی ناگوار ہی کیونکہ یہ سب لوگ نامرد و نامنصف ہین تم سب میرا لشکر اسیوقت لیکر
یہان سے چلے آؤ نہ مین آپ کی شراکت کرونگا نہ اُنکی الگ اُترونگا دونون کے مقابلہ کا
تماشہ کرونگا کہ دیکھون یہ کیونکر غالب آتے ہین اور کیونکر مقابلہ کرتے ہین ہمکو بھی دکھلاتے

اگر وہ غالب آئے تو مین ضرور انکا شریک ہون کہ وہ بہادر ہین اور اگر یہ غالب آئینگے تو مین اپنے ملک کو چلا جاؤنگا اور اپنے فرزند کو لیتا جاؤنگا اگر اُسنے اپنا دین آبائی پھر اختیار کر لیا تو عنطاق سے مقابلہ کرےگے اور اُسکی شادی عنطاق کی دختر کے ساتھ ضرور کرونگا یہ کہکر باعلان اُسیوقت مع سردارون کے بارگاہ کے باہر آیا عنطاق نے یہ بھی نہ خیال کیا کہ کون بگڑ کر چلا گیا بلکہ یہ کہا کہ خوب ہوا جو یہ چلے گئے یہ تو بڑے جوانمرد و بہادر ہین ہم نامرد ہین ہم دیکھتے ہین کہ یہ ہمسے زبردستی شادی کرانو ہین گے کیا خوب حیر ہی کہ دیو اسنے کے ہمراہ شادی کر دو یہ کہکر عنطاق تو اور باتین کرنے لگا مضراب جو بیرون بارگاہ آیا اُسی وقت اپنے لشکر کو حکم کوچ کا دیا فوراً لشکر تیار ہو گیا خیمے و بارگاہ وغیرہ اُسیوقت اُکھڑ کر بار کی گئین عنطاق کو اُسی دم خبر ہوئی کہ میان مضراب مع لشکر کے جاتے ہین عنطاق نے کہا کہ جانے دو خسکم جہان پاک بقول کسے شعر بلبل برداشت آشیان رہا کرد گل گفت کہ خسکم و جہان پاک ہوا میرا لشکر پاک ہو گیا مین کیا آپ کے بھروسے مقابلہ کرنے نہین آیا تھا اگر یہ بھی مقابلہ کرینگے تو انسے بھی لڑونگا اور آپ کو بھی شکست دونگا یہ بھلا مجھسے کیا لڑ سکتے ہین تمام ملک پر اِنکے بھی قبضہ کر لونگا بھاگتے راہ نہ ملیگی ابتو بگڑی ہی اُدھر جب خیمے وغیرہ بار ہو چکے مضراب اپنے کل ایک لاکھ لشکر کو ہمراہ لیکر لشکر عنطاق سے نکل آیا اور ایک سمت الگ دونون لشکرون سے اِسنے اپنے لشکر کو اترنے کا حکم اور سردارون سے یہ کہکر کہ مین جا کر پسر حمزہ کو جواب دے اَون اور اُسکا مین خود امتحان کر لون تو مجھکو اطمینان ہو جائے یہ کہکر روانہ ہوا طرف لشکر اسلام کے اور چند سردارون کو بھی ہمراہ لے لیا یہ تو اُدھر کو جاتا ہی یہان سردارون نے مقام مناسب دیکھکر خیمے وغیرہ برپا کیے بارگاہ آراستہ کی لشکر اُترا چھاؤنی لشکر کی ہو گئی اُدھر ہرکارون نے عنطاق کو خبر دی کہ مضراب کج کلاہ جو آپ کے لشکر سے گئے تو علیحدہ آپ کے لشکر سے اور پسر حمزہ کے لشکر سے اُترے سردارون کو لشکر کے فرودکش کرانے کا حکم دیکر خود مع چند سردارون کے پاس پسر حمزہ کے اِسلیے گئے ہین کہ جواب جو کچھ آپ نے دیا ہی دیدون عنطاق نے کہا کہ کچھ پرواہ نہین ہی مگر تم لوگ ایک کام کرو کہ ذرا جا کر خبر تو لاؤ کہ وہان کیا گفتگو ہوتی ہی ہرکارون نے کہا کہ بہت خوب اُسی وقت ہرکارے روانہ ہوئے ہرکارے تو ادھر مضر

بیانے ہین اور مضراب اپنے لشکر سے اُدھر ہرکارہ ان لشکر اسلام جو کہ یہان موجود تھے اُنھون نے
یہ سب تقریر سنی اور سب حال دیکھا اور یہ بھی دیکھا کہ مضراب ہمارے لشکر کی طرف جاتا ہے اور قصد
امتحان کا رکھتا ہے فوراً روانہ ہوئے یہان دربار آراستہ تھا علمشاہ دیوانے سے فرما رہے
تھے کہ ابھی تک مضراب کج کلاہ تمھارے والد نہین آئے نہ معلوم عنطاق نے میرے سوال
کا کیا جواب دیا کہ ہرکارون نے حاضر خدمت ہوکر مجرا گاہ پر سے مجرا کیا دعا و ثنائے شاہی بجا لاکر
عرض کی کہ یہ غلام بارگاہ کفار مین حاضر تھے کہ مضراب آپ کی خدمت سے رخصت ہوکر پہونچا
یہ تقریر اُسنے کی یہ کہکر کل تقریر مضراب کی بیان کی اُسکے بعد اور جو واقعہ گذرا تھا وہ بیان
کیا اور عنطاق کا جواب بابت دو امرون کے مضراب کا مع اپنے لشکر کے برہم ہوکر اُسکے
لشکر سے چلا آنا اور علاحدہ لشکر کو اُترنے کا حکم دینا اور خود براے جواب دینے اور امتحان
کرنے کے اُسکا اُدھر آنا بیان کیا علمشاہ نے جو سُنا کہ یہ تقریر ہوئی اور یہ جواب ملا اور مضراب
نے اُنکی شرکت ترک کی اور ادھر کو آتا ہے دیوانے سے اور سب سردارون سے فرمایا کہ براے
استقبال جاؤ اور بعزت و حرمت لاؤ کیونکہ یہ مرد بہادر و لایق ہے اور بڑا منصف مزاج معلوم
ہوتا ہے یہ جو حکم دیا دیوانہ سردارون کو لیکر بیرون بارگاہ آیا اور مرکب پر سوار ہوکر براے
استقبال چلا تھوڑی راہ طے کی تھی کہ دیکھا مضراب مرکب پر سوار مع سردارون کے ادھر
کو چلا آتا ہے جب قریب پہونچے ایک دوسرے کے مقابل ہوا دیوانہ مرکب پر سے اُتر پڑا
کیونکہ علمشاہ کا حکم تھا سب سردار اُترے دیوانہ قریب باپ کے آیا سلام کیا اُسنے دعائیں دی
اور قسم دیکر مرکب پر سوار کیا اُسکے ہمراہ قریب بارگاہ کے آیا دیوانہ و سرداران سب کو
لیکر مرکبون پر سے اُتر کر داخل بارگاہ ہوئے مضراب نے علمشاہ کو سلام کیا علمشاہ نے
جواب سلام دیا کرسی مرحمت فرمائی مضراب مع سردارون کے بیٹھا دیوانہ و سردار اپنے
اپنے مقام پر بیٹھے جب سب بیٹھ چکے اُسوقت علمشاہ نے ساقی کو اشارہ کیا اُسنے سبکو
شراب ناب سے سیراب کیا جام کو گردش مین آیا جب شراب خواری سے فراغت ہوگئی تو
اُسوقت مضراب نے دیوانے یعنی اپنے فرزند کی طرف دیکھکر کہا کہ پہلے مجھکو تمھارے
قول کا یقین نہ تھا مین نے دل مین خیال کیا تھا کہ تمنے جھوٹ کہا ہے ایسے فقرہ کیا بدون

و ۔۔۔ سے یقین کرنا خلاف عقل ہی مگر مجہپر ثابت ہوگیا کہ جو کچھ تمنے کہا تھا سب سچ ہی کیونکہ مین نے
خود اپنی زبان سے درخواست کی اُسپر اُسنے اِنکار کیا اِس اِنکار سے ثابت ہوگیا پس جو کچھ
تمنے کیا خوب کیا اور بہت مناسب کیا ایسے کی سزا ایسی ہی لازم ہی مین اُسکی شرکت سے دستبردار
ہوگیا اور نہ تمھاری شرکت کرونگا صرف تمھارے اور اُنکے مقابلے کا تماشہ دیکھونگا مین ایسے
کی شرکت نہین کرتا ہون کہ جسکو عزیز داری کا پاس نہ ہو یہ کہکر سب تقریر اور گفتگو اپنی اور
عنطاق کی مجسے بھی بیان کی اور دیو اسنے سے کہا کہ اب تمکو اختیار ہی مجھکو کسی امر مین دخل
نہین ہی تم جا تو اور عنطاق جانے مجھکو جو مناسب تھا وہ مین نے کیا دیو اسنے نے جواب دیا
کہ خیال تو فرمائیے کیا میرا سر پھر اتھا جو مین بیکار کو دشمنی پر کمر کستا اور دشمنی کرتا جب ایسا ہی
پریشان ہوا تو یہ امر کیا خیر شکر اِس امر کا ہی کہ میرے خدا نے مجھکو آپ کے روبرو سچا کیا اور
میرا دشمن جھوٹا ہوا اب مین دیکھتا ہون کہ عنطاق یہان سے بدون عقد کیے ہوے زندہ
واپس جاتے ہین اگر عقد کر دینگے اور دین اسلام قبول کرینگے تو جان بچیگی ورنہ محال ہی
یہ اُنکا لشکر کیا مال ہی آپ ملاحظہ کر لین گے کہ طالب امان ہونگے اور امان نہ ملیگی وہ لشکر و
سپاہ کے بھروسے پر پھولے ہین خدا مالک ہی ہمیشہ تھوڑے کو بہت پر ظفر حاصل ہوتی ہی اور
مضراب نے یہ سُنکر کہا کہ خیر تمکو اختیار رہی یہ کہکر علمشاہ کی طرف متوجہ ہوکے کہا کہ آپ کے
سوال کا یہ جواب دیا ہی کہ ہمکو یہ منظور نہین ہی اِسکا بھی مجھکو یقین ہوگیا کہ اُسنے آپ کو بدنام کیا
اسیر کیا تھا جو کچھ اُسنے مجھسے کہا تھا سابق مین وہ سب جھوٹ تھا اور جو آپ نے اِرشاد
فرمایا تھا وہ درست و بجا تھا وہ بالکل جھوٹا اور دغگو ہی اب آپ کو اختیار ہی مین کسی امر مین
نہ بولونگا اِس امر کا مجھکو یقین ہوگیا ہی کہ عنطاق آپ کے ہاتھ سے مارا جائیگا ایسے نامرد کا
مرجانا بہتر ہی خوب ہو جو ایسے نامرد کی ذات سے دنیا پاک ہو یہ بدنام کرنے والا ہی اور سب
بہادرون کے نام کو ڈبونے والا ہی کیا عرض کرون عنطاق کے والد بزرگوار یعنی میرے
خسر ایسے بہادر و جری تھے کہ بہادر اُنکا نام لیکر تلوار اُٹھاتے تھے اُنکے نام کے سکے
ابتک پڑے ہوے ہین اُنکا فرزند ایسا نامرد نکلا مین نے اُسکی پرورش کی اگر مین جانتا
کہ یہ ایسا بودہ اور نامرد نکلے گا تو کبھی نہ پرورش کرتا اب جو کچھ ہوا وہ ہوا اب رہا یہ امر کہ میرے

آپ سے مقابلہ ہو تو مین اسوقت موجود ہون مقابلہ ہو جائے تو بہتر ہی کیونکہ اس امر کا فیصلہ ہو جانا
اچھا ہی مین آپ سے اقرار کر چکا ہون مجھکو اپنے قول کی پابندی ضرور ہی بسم اللہ اُٹھیے اور بیرون
بارگاہ تشریف لائیے مگر ایک امر اور عرض کرتا ہون وہ بھی سماعت فرمائیے اگر مین آپکو زیر کرونگا
تو آپ خود فرمائیے کہ مین اطاعت کرونگا دین اسلام ترک کرونگا اُس حالت مین جب مین زیر
کرون تو آپ ضرور اپنے قول کی پابندی فرمائینگے بس مین آپ کی طرف سے عنطاق سے
مقابلہ کرونگا کیونکہ وہ مجھ سے آپ کو طلب کریگا مین انکار کرونگا مقابلہ ہوگا مین سمجھ لونگا اور اگر
آپ مجھکو زیر کرین تو مین شرط کرتا ہون کہ بعد فیصلہ جنگ و پیکار عنطاق کے اور آپ کے
مین آپ کی اطاعت کرونگا اور دین اسلام بھی قبول کرونگا اگر آپ عنطاق پر اور اُسکے لشکر
پر غالب آئین گے اور اسوقت اِس امر کی آپ اُسکے فیصلہ تک تکلیف نہ دین اِسکا سبب
یہ ہی کہ خدانخواستہ وہ آپ پر غالب آیا تو لوگ مجھپر طعنہ زنی کرینگے اور کہینگے کہ واہ کیسے بودے
تھے کہ زیر ہوگئے اور اطاعت بھی کرلی ہمنے اُسکو زیر کرلیا جسکی مضراب نے اطاعت
کی تھی اُس حالت مین عنطاق مجھ سے اطاعت کی درخواست کریگا اور یہ دلیل پیش کریگا
کہ تمنے جسکی اطاعت کی جب ہمنے اُسکو زیر کرلیا اور اُسپر فتح پائی تو پھر تمکو کیا عذر رہی اطاعت
کرنے مین مجھکو اُسکی اطاعت اب کسی صورت قبول نہین ہی بس اگر یہ شرط آپ کو منظور ہو تو
مین موجود ہون مجھ سے بعد فیصلہ معرکہ جنگ و پیکار عنطاق کی اطاعت کا بھی سوال فرمائیے گا
اور ترک مذہب و ملت کا بھی گو مین خیال کرتا ہون کہ عنطاق کا آپ پر غالب آنا محال ہی وہ بھلا
آپ سے کیا لڑسکتا ہی مگر شاید ایسا ہو جائے جنگ دو سردارہ علمشاہ نے فرمایا کہ مجھکو یہ شرط
تمھاری بدل و جان قبول ہی چلو میرے تمھارے بیرون بارگاہ ابھی فیصلہ ہو جائے یہ فرماکر
علمشاہ اُٹھ کھڑے ہوے دیوانے سے فرمایا کہ لشکر مین ہمارے ندا کردے کہ جسکو ہماری
اور مضراب کج کلاہ کے مقابلہ کا تماشہ دیکھنا منظور ہو وہ آئے راوی بیان کرتا ہی کہ یہان
لشکر عنطاق کے ہرکارے و لشکر مضراب کے ہرکارے موجود تھے مضراب کے ہرکارون
نے جاکر اپنے سردارون سے کہا کہ تمھارے افسر سے اور پسر حمزہ سے مقابلہ ہوتا ہی چلکر
خبر لو اور مقابلے کا تماشہ دیکھو کہ یہ معرکہ بھی لایق دید ہی یہ سُننا تھا کہ سب سردار مسلح و مکمل ہوکر

اور لشکر کو لیکر قریب لشکر اسلام کے آکر کھڑے ہوئے ایک سمت صف باندھکر اُدھر ہرکارے بھی لشکر کفار کے موجود تھے خبر لیکر بھاگے عنطاق کو جاکر اس حال سے آگاہ کیا عنطاق نے سرداروں سے کہا کہ چلو ہم بھی اِس مقابلے کا تماشہ دیکھین اور دیکھین کہ کون اطاعت کرتا ہو کس کو غلبہ حاصل ہوتا ہو اور کون مغلوب ہوتا ہو یہ کہکر اُٹھ کھڑا ہوا چتر زرین سر پر لگا ہوا تھا ایک طرف کو اِسکا بھی لشکر خبر پاکر آیا اور صف بستہ ہوکر کھڑا ہوا عنطاق نے دیکھا کہ ایک سمت کو لشکر مضراب کھڑا ہوا ہو اُدھر ہرکاروں نے علمشاہ نوجوان کو جاکر خبر دی کہ آپ کے اور مضراب کے مقابلے کی خبر پاکر عنطاق مع اپنے کل لشکر و سرداروں کے ایک طرف آکر موجود ہوا برائے دید تماشۂ جنگ اور ایک طرف لشکر مضراب کج کلاہ ہو علمشاہ نے مضراب سے فرمایا کہ چلو بیرون لشکر چلکر ہم تم مقابلہ کرین تاکہ سب تماشہ دیکھین اور ہر ایک دیکھ لے کہ کون غالب ہوا اور کون مغلوب آج ہماری تمھاری قوت اور طاقت کا امتحان ہو سب لوگ دیکھین گے اور جو جو لشکر آکر فروکش ہوے ہین یہ بھی سب غالب و مغلوب کو دیکھ لین تاکہ یہ کوئی نہ کہے کہ پسر حمزہ بودا اور نامرد ہو مضراب نے جواب دیا کہ جو آپ کی مرضی اُدھر لشکر علمشاہ مین منادی نے ندا کردی تھی سب لوگ موجود تھے بس علمشاہ سب سرداروں کو لیکر بیرون بارگاہ آئے مرکب پر سوار ہوکر بیرون لشکر آئے مضراب بھی ہمراہ آیا علمشاہ نے اپنے لشکر کو ایک طرف صف آرا ہونے کا حکم دیا اور سرداروں سے فرمایا کہ تم لشکر مین رہو اور مضراب سے فرمایا کہ تم اپنے لشکر مین جاؤ اور وہان سے مسلح و مکمل ہوکر میدان مین آؤ مضراب اپنے لشکر مین آیا اور سامان جنگ سے درست ہوکر مرکب پر سوار ہوکر لشکر کو سرداروں کے سپرد کرکے خود میدان کی سمت چلا عنطاق نے دیکھا کہ لشکر اسلام بھی ایک طرف آکر صف آرا ہوا ادھر مضراب نے میدان جنگ مین آکے پہلے خوب سلحشوری دکھائی بعد سلحشوری کے مبارز طلب کیا علمشاہ اپنے لشکر کو دیوانے کے سپرد کرکے سب سرداروں سے رخصت ہوکر میدان مین آئے آتے ہی نگاہ دو ہوئی سب نے دیکھا کہ دس قدم مرکب مضراب کا پسپا ہوا اور چار قدم مرکب شاہزادے کا اِسی سے غالب و مغلوب کی تمیز ہوگئی یہ معرکہ جو واقع ہوا ہو نہ مخالفانہ ہی نہ کہ بطور امتحان کے

کیونکہ دونون لشکر نگران ہین دونون کو خیال ہو کہ ایسا نہ ہو کہ اِن سب کے روبرو ذلت حاصل ہو مرکیون کو پسل کررانون مین مقابل ہوے مضراب نے کہا کہ حربہ کیجیے علمشاہ نے فرمایا کہ یہ اپنا دستور نہین ہو تم پہلے حربہ کرو جب تمھارے حربے سے بچونگا تو مین بھی حربہ کرونگا مین تمکو قسم دیتا ہون تمھارے دین و مذہب کی کہ کوئی رعایت نہ کرنا ورنہ مین ناخوش ہونگا نہ مین کوئی رعایت کرونگا مضراب نے جواب دیا کہ رعایت کی کیا ضرورت ہو کیا مین رعایت [illegible] سے اپنے کو سب کے روبرو ذلیل کرونگا مخالفانہ مقابلہ کرونگا یہ کہکر نیزہ اُٹھا کر سینہ بے کینہ شہزادہ کو تاک کر وار کیا شاہزادے نے نیزہ کو نیزے پر روکا اور بلند کیا نیزہ بازی ہونے لگی کوئی تین ساعت کی رد و بدل ہوئی تھی کہ علمشاہ نے نیزے کا بند باندھا [illegible] جان مضراب کے ہاتھ سے نیزہ نکل گیا دور جا کر گرا مضراب نیزہ بھر آب خجالت مین ڈوب گیا نیزے کا نکلنا تھا کہ مضراب کو غصہ آگیا خیال کیا کہ پسر حمزہ نے اِن تینون لشکرون کے روبرو میرا نیزہ نکالا آجتک کسی نے نیزہ میرے ہاتھ سے نہ نکالا تھا مجھکو خفت ہوئی یہ خیال کر کے اور برہم ہو کر گرز نو سو من کا اُٹھایا اور خبردار کہکر پسر حمزہ علمشاہ نوجوان کے سر پر وار کیا شاہزادے نے گرز کو گرز پر روکا تڑاقہ پیدا ہوا یہ معلوم ہوا کہ آسمان شق ہو کر گر پڑا دل زمین شق ہو گیا فتق گرد بلند ہوا علمشاہ پوشیدہ ہو گئے مضراب نے آواز دی کہ زدوم و نسبت کرو ہم دیو اسنے جو یہ حال دیکھا کلیجے پر ہاتھ رکھ لیا اور [illegible] نعرہ کیا راوی بیان کرتا ہو کہ ملکہ بالاے قلعہ پر سے [illegible] دیکھ رہی تھی جب مضراب نے گرز کا وار کیا تھا ملکہ نے کلیجہ پکڑ لیا تھا گویا اُسکے دل پر گرز پڑا جب مضراب نے گرز کا وار کیا اور غبار مین علمشاہ پوشیدہ ہوے اور مضراب نے صدا دی کہ زدوم و نسبت کرو عنطاق تو بہت خوش ہوا یہ معرکہ دیکھکر یاقوت کج کلاہ وغیرہ سے کہنے لگا ابھی وقت [illegible] پسر حمزہ کو یہ دعوی تھا ایک ہی ضرب گرز مین یہ عالم ہو گیا کہ نشان تک نہ باقی [illegible] جا کر خبر تو لے کہ کیا واقعہ گذرا میرے نزدیک استخوان تک کا پتہ نہ ہوگا عنطاق تو یہ باتین کر رہا ہو سردار کہ رہے ہین کہ ہمکو کیا اگر پسر حمزہ مارا بھی گیا تو ہمارا کیا فائدہ ہوا دوسرا دشمن اور پیدا ہو گیا عنطاق نے جواب دیا کہ مجھکو اِن کا کچھ خوف نہین ہو آپکو توہین

ایک دن مین یہان سے بھگا دونگا یا صلح کرونگا یہ تو اپنے ہین جو دشمن قوی تھا وہ غارت ہو چکا
زیادہ خوف پسر حمزہ کا تھا یہان تو یہ تقریر ہو رہی ہی اُدھر مظفر اسپ افسوس کر رہا ہی دل مین کہ
مین نے کیون گرز کا وار کیا دیوانے نے سماک سے کہا کہ آقا کی خبر لو سماک گرد کی طرف چلا
تھا کہ سب نے دیکھا کہ دل گرد سے علمشاہ مرکب کو چمکا کر گرز ہاتھ مین ظاہر ہوے اور آواز دی
کہ کرار دی وکرالست کردی مین بتر احریف موجود ہون اِس لاف گزاف سے کیا حاصل سماک نے
و اہل اسلام نے جو شاہزادے کو صحیح و تندرست دیکھا نعرہ اللہ اکبر بلند کیا و صداے تحسین
و آفرین سے صحرا گونج گیا مضراب بہت خوش ہوا مگر عنطاق وغیرہ کا دم نکلگیا سب کو حیرت
ہوئی عنطاق نے شبنام کج کلاہ سے کہا کہ مین نے خود اپنی آنکھ سے دیکھا ہی کہ جب [illegible]
نے ملکے سے ہاتھی پر مارا ہی وہ پست ہوگیا اور بیٹھ گیا ہی اور ہلاک ہوگیا ہی اکثر اسی گرز [illegible]
قلعے کے پھاٹک گراے ہین اور یہ جوان اُسکے ضرب سے بچ گیا کیا بلا کا انسان ہی [illegible]
جواب دیا کہ ہم خود حیران ہین اُدھر علمشاہ نے مضراب سے کہا کہ اب مین وار کرتا ہون
خبردار ہو جاؤ یہ فرما کر اور گرز کو علم کر کے سر پر وار کیا اُسنے بھی گرز کو گرز پر روکا تڑاقہ [illegible]
اُسی طور سے غبار بلند ہوا مضراب پوشیدہ ہوگیا مضراب نے ضرب روکی تو [illegible]
کو پسینہ آگیا بند بند کانپ گیا چھٹی کا دودھ زبان پر ذائقہ دیگیا آنکھین بند ہوگئین زرہ کی
کڑیان ٹوٹ گئین ایسی کڑی پڑی مرکب تا بہ شکم غرق زمین ہوگیا مگر اِسکے دونون ہاتھ [illegible]
گرز رہے ایک غشی سی طاری ہوگئی علمشاہ نے گرز کی ضرب لگا کر فرمایا کہ کوئی خیر اہل اسلام
تو تعریف کرنے لگے تجبر دیوانہ بھی بیقرار ہوگیا بسبب محبت فرزندی کے [illegible]
نے دل پر ہاتھ رکھ لیا اور کہا کہ بلا کی ضرب لگائی پسر حمزہ نے [illegible] اور مظفر [illegible]
دشمنی ہوگئی ہی مگر بیسر سے دل پر صدمہ پہونچا خداوند عجائب بچا ہین اُدھر [illegible]
کے جو یہ رنگ دیکھا عیار سے کہا کہ خبر لے عیار چھاگل آب لیکر قریب گرد آیا [illegible]
چھینٹا پانی کا دیا گرد کو بٹھایا اندر آیا دیکھا کہ دونون ہاتھ تو بلند ہین [illegible]
پسینہ مین غرق ہین مگر مرکب اندر زمین کے سمایا ہوا ہی زرہ کی کڑیان [illegible] ہوئی ہین [illegible]
آواز دی آپ کے حریف زیادتی کر رہا ہی کچھ صدا نہ آئی پھر اِسنے پکارا [illegible] آئی [illegible]

پانی کا چھینٹا منھ پر دیا اسپر بھی ہوشیار نہ ہوا اتنو یہ پریشان ہو کر گھبرایا آخر اسنے بہت سا پانی لیکر منھ پر چھینٹا دیا کہ اسکی خنکی جو پہونچی تو مضراب نے آنکھ کھول دیکھا کہ میرا عیار کھڑا ہوا ہی مگر بہت پریشان ہی پوچھا کہ کیون خیر تو ہی تم کیون آئے ہو اُسنے کہا کہ مین آپ کو بڑی دیر سے پکار رہا ہون آواز بھی آپ نے نہ دی جب دو مرتبہ پانی کا چھینٹا دیا تب آپ ہوشیار ہوے یہ تو فرمائیے کہ مزاج کیسا ہی حریف زیادتی کر رہا ہی مضراب نے جواب دیا کہ بلا کی ضرب لگائی چھٹی کا دودھ یاد آگیا حریف بہت زبردست ہی مین ہی ایسا تھا جو زندہ بچا میرے مقام پر دوسرا ہوتا تو خاتمہ تھا عنطاق کے اہل لشکر کیا لڑینگے مقابلے کے وقت میدان سے بھاگ جاینگے مثل گل و برگ کے اُڑتے پھرینگے - چہ نسبت خاک را با عالم پاک ۰ مجھکو میرے خداوند نے بچایا دیکھو تو سہی تو بدن اسوقت تک کانپ رہا ہی غش سا آگیا تھا یہ کہکر مرکب کو جو ایڑ کی تو اُسنے کہا کہ آپ جائیے مین تو نہ جاؤنگا مین آپ کا ساتھ دیکھچکا یہ بھی نہ معلوم ہوا کہ مرکب مرکب گیا مضراب نے مرکب پر سے اُتر کر اُسکے شکم مین ہاتھ دیکر جو اُسکو اُٹھایا تو مثل مرکب گلی کے پایا اور وہ ہی گرز تان کر کستا ہوا اُس گرد سے نکلا کہ مین اُسکے مرکب کو ہلاک کرونگا علمشاہ نے جو اُسکو اپنی طرف بقصد فاسد آتے ہوے دیکھا خیال کیا کہ اسکا مرکب ضرب گرز سے ہلاک ہوگیا ہی یہ ہتیار سے مرکب کو ہلاک کرنے آیا ہی فوراً مرکب پر سے کود پڑے راوی کہتا ہی کہ عنطاق وغیرہ پریشان تھے جب مضراب غبار سے زندہ نکلا تو ان سب کے دم مین دم آیا دیو اُنکی بہت خوش ہوا سردار مضراب بھی خرم ہوے اپنے آقا کو زندہ دیکھکر مضراب نے جو دیکھا کہ علمشاہ نے مرکب کو خالی کیا اسکو میرے ہاتھ سے بچایا آواز دی کہ بڑی دانائی کی خوب مرکب کو بچایا مین اُسکے عوض تمکو ہلاک کرونگا یہ کہکر قریب پہونچکر پھر گرز کا وار کیا اُنکی شاہزادے نے گرز کو گرز پر نہ روکا جیسے ہی گرز قریب سر آیا جھپٹ سے ہاتھ بڑھا کر کلۂ عمود پر ڈالدیا پانچون انگلیان کلۂ عمود مین درآئین اور جھٹکا دیا کہ مضراب منھ کے بھل سامنے آیا اب اُنھون نے زور کیا کہ اُدھر سے اُسنے زور کیا اہتو آپس مین خوب زور ہونے لگے جب مضراب نے دیکھا کہ گرز بھی میرے قبضے سے جاتا ہی فوراً چھوڑ دیا اور جو بدست سنت سوسن کی جو زمین مین گڑی ہوئی تھی اُسکو لیکر اور خبردار خبردار کہکر چلا علمشاہ نوجوان نے

گرز کو چھین کر زمین پر پھینکدیا اور فرمایا کہ مین خبردار ہون تو اپنا وار کر کوئی حوصلہ تیرا باقی نہ رہے
اُسنے چوبدست کا وار کیا اُنھون نے خالی دی چوبدست زمین پر پڑی خاک مین در آئی اُنھون نے
بائین قدم کو بڑھا کر چوبدست پر رکھدیا اب وہ لاکھ زور کرتا ہی چوبدست پانوُن کے نیچے سے
نہین نکلتی جب خوب زور کر کے تھک گیا تو چوبدست کو چھوڑ دیا اور تلوار کھینچکر اُسکا وار کیا
پہلا وار تو اُنھون نے سپر پر روکا اور رد کیا اور اپنا وار کیا اُسنے بھی رد کیا اب اُسنے جو وار
کیا جیسے ہی تلوار قریب آئی ایک جھٹکا دیا سپر تو جا کر پشت پر جھولی اور باڑھ بچا کر ہاتھ کو
دراز کر کے جھپٹ سے بند دست پر ڈالدیا اور قصد کیا کہ کلائی کو مروڑ کر تلوار چھین لون
وہ بھی زور کرنے لگا بس اُنھون نے موقع پر آ کر جھٹکا دیا وہ منھ کے بھل چلا اُنھون نے
کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالدیا اُسنے تلوار تو چھوڑ دی اور لپٹ پڑا کشتی ہونے لگی اب دیوانے
کی جان مین جان آئی اب دل مین کہنے لگا کہ خوب ہوا جو کشتی ہونے لگی مجھکو یہ خوف
تھا کہ آقا کے کوئی چشم زخم نہ پہونچے کیونکہ تلوار کا کام مجروح کرنا ہی خوب ہوا کہ کشتی ہونے
لگی علمشاہ نوجوان خوب لڑ رہے ہین مضراب ایک مقام پر علمشاہ کو پکڑ لایا علمشاہ نوجوان
دونون ہاتھ چیر کر سامنے کھڑے ہوے کہنے کا ہاتھ مارا کہ مضراب منھ کے بھل زمین پر
آیا گرتے ہی اُٹھا اُٹھکر لپٹ گیا مضراب نے کر ڈھانک کا داؤن کیا علمشاہ نے لنگر مار دیا
مضراب بیٹھ گیا علمشاہ نے ایسے جھٹکے دیئے کہ مضراب کے استخوان شکست ہونے لگے
حواس جاتے رہے علمشاہ منغص مزاج ہین چھوڑ کر اور ایک لات چوتڑ پر مار کر علیحدہ ہوے
اور فرمایا کہ اُٹھ کھڑا ہو یہی دم داعیہ رکھتا تھا کہ دو ہی گھستون مین دم نکلگیا مضراب کو سُنکر
بہت غصہ آیا مارے غیرت کے پسینے پسینے ہو گیا کھڑے ہوتے ہی لپٹ پڑا علمشاہ کی
کمر پکڑ کر چاہتا ہی کہ اکھیڑ کر سر سی اونچی نکال لگاؤن کہ یہ بھی یاد کرین علمشاہ نوجوان ردم
ٹوٹ کر پشت پر آئے لنگوٹہ پکڑ کر تکیہ کا داؤن کیا مضراب قلعہ جنگ کھا کر سامنے کھڑا ہوا
خم مارنے لگا علمشاہ نے گردن پر ہاتھ رکھکر بغلی بیٹھک قلعہ جنگ کا داؤن کیا مضراب نے
کتر کا توڑ کیا اور پھر سامنے کھڑا ہوا کھڑے ہوتے ہی پٹیون پر گرا علمشاہ نے ہی ڈالدی
کہ ناک تک بچی ہو گئی ہنسنے لگا بیٹھے بیٹھے دو ہزار علمشاہ بوجھا دیکر دبا کر بیٹھ گئے

سواری ڈالکر اب جو کسا پسلی سے پسلی ملنے لگی مضراب ہانپنے لگا منھ سے کف نکلنے لگا بولا
کہ ای علمشاہ نوجوان میرے آپ کے سامنے کا زور ہووے علمشاہ سمجھ گئے کہ اسکا دم نکلا
جاتا ہی اسی وجہ سے سامنے کا زور طلب کرتا ہی فوراً چھوڑکر علحدہ ہوے مضراب کچھ سستی سے
اُٹھا اب وہ چالاکی بسبب سواری گانٹھنے کے نہ رہی استخوان ریزہ ریزہ ہو چکے کلیجے کی طاقت
نکل چکی اب جو اُٹھا دور سے پینترے بدلکر پھٹک کر لڑنے لگا جانبین کے لشکر والے یہ سب
معاملہ دیکھ رہے ہین اہالی لشکر مضراب کے چہرون پر دھوئین اُڑ رہے ہین کہ ایک مرتبہ
مضراب نے دور سے ہاتھ ملایا علمشاہ نے گھسیٹکر گردن پر ہاتھ اب دونون کے
سر سے سر لگ گئے ایک ایک ہاتھ گردنون مین دوسرا ہاتھ سے ہاتھ پھیلے ہوے ریل پیل
ہو رہی ہی کبھی دو چار قدم علمشاہ پیچھے ہٹ جاتے ہین اور کبھی ایک ٹکہ مار کر سو دو سو
قدم دوڑا دیتے ہین چاہتے ہین کہ ذرا اسکے ہوش و حواس درست ہولین اور دم بھی آلے
تو پھر داؤن پیچ ہون علمشاہ تو یہ سوچ رہے ہین اور آہستہ آہستہ زور کر رہے ہین
مضراب نے سامنے سے جھٹ پٹ حلقوم باندھا علمشاہ جھٹکا مار کر گردن کو نکالکر پکڑ
لے دوڑے اس زور سے ٹکہ دیکر بٹھایا کہ مضراب کے دو گھٹنون کی کھال اُڑ گئی ہڈیان
نکل آئین مضراب نے بیٹھتے بیٹھتے ٹنگی ماری علمشاہ نے خالی دیکر چرخہ ڈالدیا سر کو شکم سے
ملا دیا مضراب سمٹ کر نکلا علمشاہ نے بالسنگڑا باندھا مضراب کے پاؤن ٹوٹنے لگے کمر بھی
دوہری ہو گئی پھر بولا کہ ای علمشاہ پھر سامنے کے زور ہون علمشاہ نے چھوڑ دیا فرمایا کہ
تو کوئی حسرت اپنی باقی نہ رکھ مضراب اُٹھا باہم زور ہونے لگے علمشاہ جب ہتھ آتار کرکے
جھٹکا دیتے ہین مضراب گر پڑتا ہی اُٹھکر پھر لڑنے لگتا ہی سرداران مضراب دیکھ رہے ہین
عنطاق نے اپنے سردارون سے کہا کہ پسر حمزہ بلاے آفت جہان معلوم ہوتا ہی اور
بڑا بہادر ہی کہ مضراب کی ہر ضرب سے کس چالاکی سے بچا ہی ہمنے بڑے بڑے بہادرونکا
معرکہ دیکھا مگر کسی کو نہین دیکھا کہ کلہ بھر دیکر ہاتھ ڈالدیا ہو سواے پسر حمزہ کے خیال تو کرو
کہ کس طور سے گرز چھین لیا اور کیسہ کھا ضرب چپ و درست سے بچایا پاؤن جو اکھیر رکھدیا پھر میان
مضراب نہ نکال سکے تلوار پر کسن پھرتی و چالاکی سے ہاتھ ڈالا کہ کیا بیان کیا جاسکے یہ

قوت طاقت تمنے سوائے دیو کے کسی مین نہین دیکھی یا ہمین دیکھی اور خداپرستون کے سردارون نے جواب دیا کہ یہ بھی تو خداپرست ہو عشطاق نے جواب دیا کہ جبھی تو یہ بات ہو مگر مین تمسے کہتا ہون کہ سب حربون مین پسر حمزہ غالب آیا مگر کشتی مین غالب نہ آئیگا مضراب زیر کریگا سب نے جواب دیا کہ مجھکو یہ امر محال معلوم ہوتا ہو پسر حمزہ ہی زیر کریگا عشطاق نے کہا کہ تھوڑی دیر مین کھلا جاتا ہو ہمکو کیا چاہیے وہ زیر ہو جائے یہ ہمارے تو دونون دشمن ہین عشطاق یہ باتین کر رہا ہو وہان مضراب سے اور علمشاہ سے کشتی ہو رہی ہو تھوڑی دیر ٹھہرتا ہو پھر لڑتا ہو جو بند مضراب باندھتا ہو علمشاہ کھول دیتے ہین جو علمشاہ باندھتے ہین وہ کھول لیتا ہو بعض بعض جگہ وہ خود چھوڑ دیتے ہین یہ کلہ بکلہ مہرہ بمہرہ لڑ رہا ہو خوب دانون اور پیچ ہو رہے ہین جو کوئی پیچ عمدہ مضراب باندھتا ہو تو اُسکی اہل لشکر تعریف کرتے ہین جب علمشاہ کھول دیتے ہین تو اہل اسلام نعرۂ احسنت بلند کرتے ہین اِسی طور سے جب علمشاہ کوئی بند نادر کرتے ہین تو پھر اہل اِسلام تعریف کرتے ہین جب مضراب اُسکو کھول لیتا ہو تو اسکے اہل لشکر تعریف کرتے ہین سب ہمہ تن چشم بنے ہوئے دیکھ رہے ہین اِسی طور سے دو پہر تک کامل کشتی ہوا کی اب مضراب کی یہ حالت ہو گئی کہ سانس چڑھنے لگی دم بھی خوب پھولنے لگا ہانپنے لگا تھم تھم کر لڑ رہا ہو وہ پھرتی وہ چالاکی کم ہو گئی یہ حالت تھی کہ جب علمشاہ پکڑ لائے بڑی مشکل سے نکلا اگر وہ علمشاہ کو پکڑ لایا یہ تڑپ کر نکل گئے ایکبار تو اُسنے دونون مونڈھے پکڑ کر اور سینے مین سر اڑا کر کہا کہ مین یہ آخری زور کرتا ہون خبردار ہو جائیے علمشاہ نے فرمایا کہ خبردار ہون یہ سُنکے وہ سے دوڑا کوئی پانچ یا چھ قدم پیچھے ہٹے ہونگے کہ اُسنے موقع پا کر جھٹکا مارا کہ اِنکا بایان گھٹنا جھکا کہ انکو خیال آیا تڑپ کر جو لنگر قایم کیا تا بہ پاشنہ غرق زمین ہوئے اب اُسنے کمر زنجیرین ہاتھ ڈالکر جو زور کیا ذرا بھی انکو جنبش نہ کھائی حرکت تک نہ ہوئی یہ زور کر کے تھک گیا اسکی یہ نوبت ہوئی کہ کنپٹیون اور انگلیون سے خون کی بوندین ٹپک رہی ہین عاجز ہو کر چھوڑ دیا اور کہا کہ مین زور کر چکا اب آپ کی باری ہو یہ سُننا تھا کہ انھون نے بھی دونون مونڈھے پکڑ کر ادھر کو اڑانے سے دوڑے اِسطور سے کہ جیسے پتہ ہوا سے اُڑتا ہو اِسطرح وہ چلا جاتا تھا کوئی ہزار قدم

پر لاکر جو جھٹکا مارا دونون گھٹنے آشنا بہ زمین ہوے اُسنے بھی قصد کیا کہ مین تڑپ کر لنگر قایم کرون مگر حریف زبردست ہو کب لنگر قایم کرنے دیتا ہی پس علمشاہ نے کمر زنجیر کو اُسکی پکڑ کر اب جو زور کیا اور نعرۂ اکبر جگر سے کھینچا یا حیدر کرار جو کمر زور کر کرتے ہین پہلی ہی مرتبہ مین سینہ تک لے آئے دونون شانون کو شریک کر کے اب جو دوسرا زور کیا سر سے بلند کر لیا گردش چرخ دیکر زمین پر رکھدیا اور مشکین باندھکر اپنے عیارون کے حوالے کیا اہل اسلام کا مارے خوشی کے یہ حال ہوا کہ سب اچھل پڑے اور ایک غل و شور تحسین و آفرین کا ایسا بلند ہوا اور ایسے نعرے خوشی کے لگانے کہ تمام صحرا گونج اُٹھا سرداران مضراب و اہل لشکر کے حواس جاتے رہے اور یہی حال عنطاق وغیرہ کا ہوا لشکر مضراب نے قصد کیا تھا کہ ہم جا پڑین علمشاہ نے اُنکا یہ قصد دیکھکر فرمایا کہ تم لوگ کیون اپنی جان دینے پر آمادہ ہوے ہو کیون جنگ مغلوبہ کے قصد سے اِدھر کو آتے ہو سواے قتل و غارت ہونے کے دوسرا امر نہ حاصل ہوگا لہذا تم اپنے ٹھکانے پر واپس جاؤ یہ خیال کرنا کہ مین جنگ مغلوبہ سے ڈرتا ہون بلکہ یہ امر ہی اور نہ اس بات کا خیال ہی کہ کیون خون ناحق ہو میرے اور مضراب کے اقرار ہی مین اُسکو اپنی بارگاہ مین جاکر رہا کر دونگا اگر نہ رہا کرون تو مین بھاگا نہین جاتا ہون کل سمجھ لینا یہ تقریر سنکے سرداران نے جواب دیا کہ بھلا ہم آپ سے لڑ سکتے ہین جب ہمارا سردار زیر ہوگیا تو ہم کیا لڑینگے یہ سب تقاضاے نمک حلالی ہی کہ جو ہم جراءت کرتے ہین خیر ہم واپس جاتے ہین اُنکو اختیار ہی یہ کہکر باہم صلاح کی کہ اگر ہمارے سردار کو اُنھون نے چھوڑ دیا تو خیر ورنہ کل شب کو اُنکے لشکر پر شبخون کرینگے اور کسی نہ کسی تدبیر سے اپنے آقا کو رہا کر لینگے اور یہان سے نکل جائینگے یہ صلاح کرکے اپنے قیام گاہ کی طرف واپس گئے جاکر ہر ایک اپنے اپنے مقام پر اُترا مگر متردد و فکرمند رہا انتظار ہر ایک کر رہا ہی کہ اب ہمارا آقا رہا ہو کر آتا ہی اُدھر عنطاق یہ معرکہ دیکھکر مع اپنے سرداران کے اپنی فرودگاہ پر واپس آیا یہان آکر دربار کیا سرداران سے کہنے لگا کہ تمنے دیکھا کہ کس طور سے پسر حمزہ نے مضراب کو زیر کر لیا مجھکو یہ یقین تھا کہ مضراب زیر کر لیگا اب بھلا اِس سے کون لڑ سکتا ہی جبکہ پسر حمزہ نے مضراب ایسے پہلوان کو زیر کر لیا تو اور کون لڑ سکتا ہی میرے لشکر مین تو کوئی ایسا

زبردست پہلوان بھی نہین ہو بھلا مین یہ اقرار کیسے اپنے جی پر اختیار کرتا مین جنگ مغلوبہ کرکے
اسیر کرونگا سردارون نے کہا کہ اب اُسکے پاس بھی لشکر زیادہ ہوجائیگا کیونکہ مضراب بھی ضرور
شریک ہوگا عنطاق نے کہا کہ کیا تمنے سُنا نہین کہ جو کچھ ہوا سنے بیان کیا تھا کہ مضراب نے
اور پسر حمزہ سے اقرار ہوچکا ہو کہ اگر مین زیر ہوجاؤنگا تو بعد فیصلہ عنطاق کے آپکی شرکت
کرونگا پس عنطاق تو نہین شرکت کریگا ہم جنگ مغلوبہ کرنے کے ہار نہین ہیں سب سردارون نے
کہا کہ اگر یہ آپکی راے ہو تو پھر تعجیل فرمائیے موقعہ نہ لگائیے عنطاق نے کہا کہ مین طبل جنگ
بجواتا ہون کل ضرور مقابلہ کرونگا یہان تو یہ گفتگو ہو رہی ہو اُدھر علمشاہ اپنے لشکر مین واپس
آئے دیوانے نے بڑھکر دونون ہاتھ چومے آنکھون سے لگائے گرد پھرا اور کہا کہ آقا کیا
خوب اپنی قوت وطاقت کو کام فرمایا ہو ہمنے کبھی یہ طریقہ وقاعدہ پہلوانی کا اور حریف کے
زیر کرنے کا نہین دیکھا کہ جو آپنے اسوقت صرف فرمایا پس دیوانہ علمشاہ پر سے زرنثار
کرتا ہوا لشکر مین آیا سب اپنے مقام پر آئے علمشاہ بارگاہ مین تشریف لائے دنگل پر
جلوہ فرما ہوئے سب سردار کرسیون پر بیٹھے کہ علمشاہ نے فرمایا کہ لاؤ مضراب کو مگر عزت
وحرمت قید اُسکے جسم پر سے دور کرکے لانا لوگ مضراب کو لینے کو گئے یہان علمشاہ
نے اُسکے لیے کرسی طلب فرماکر بچھوائی اُدھر لوگون نے جاکر مضراب کو رہا کیا لباس سے
آراستہ کرکے اُسکو لیکر بارگاہ مین آئے مضراب کی یہ حالت ہو کہ فرط خیالات سے سر جھکائے
ہو اور دل مین خوش ہو کہ مین زیر بھی ہوا ہون تو پسر حمزہ سے بہادر نے زیر کیا ہو کسی نامرد
نے نہین زیر کیا ہو ایسے ایسے خیال کرتا ہوا آکر بارگاہ مین پہونچا علمشاہ کو سلام کیا علمشاہ
نے جواب سلام دیا دیو اسنے اُٹھکر باپ کی تعظیم کی اور سب سردارون نے علمشاہ نے
اشارہ کیا مضراب سلام کرکے کرسی پر بیٹھ گیا جب مضراب بیٹھ چکا اُسوقت علمشاہ نے
مضراب سے فرمایا مسکرا کر کہ مزاج تو اچھا ہو اُسنے جواب دیا کہ دعا کرتا ہون علمشاہ نے
فرمایا کہ یہ بتاؤ کہ ہمنے تمکو کیونکر زیر کیا اُسنے جواب دیا جیسے پسر حمزہ سے بہادر بہادر کو زیر کرتے
ہین اب فرمایا کہ تم اپنا وعدہ ایفا کرو جواب دیا کہ مین نے قبل ہی عرض کردیا تھا کہ بعد فیصلہ ہونے
عنطاق کے مین اطاعت کرونگا اور دین اسلام قبول کرونگا پس اب مجھکو معاف فرمائیے

جبکہ آپ کے اور غنطاق کے فیصلہ ہو جائیگا مین خود حاضر ہونگا آپ کو طلب کرنے کی کبھی ضرورت نہ ہوگی علمشاہ نے فرمایا کہ میرا مطلب یہ نہین ہی کہ تم میری اطاعت کرو اسوقت دین اسلام اختیار کرو مین نے تمکو تمہارا وعدہ یاد دلایا شاید تمکو فراموش ہو مضراب نے عرض کی کہ مین یہ نہین عرض کرتا ہون کہ آپ نے کیون اس امر کو فرمایا بلکہ میرا خود منشا ہی کہ مین موجود ہون صرف اس امر کا انتظار ہی علمشاہ نے فرمایا کہ تم شوق سے اپنے لشکر کو جاؤ تمکو کوئی نہ روکیگا تمہارا جسوقت جی چاہے آؤ عام اجازت ہی اور جبتک تمہارا جی چاہے یہان ٹھہرو یہ فرماکر خلعت گران قیمت طلب فرماکر مضراب کو دیا مضراب وہ خلعت پہنکر بہت خوش ہوا اور کہا کہ اب یہ غلام جاتا ہی پھر حاضر ہوگا علمشاہ نے فرمایا کہ جاؤ شوق سے پس مضراب سلام کرکے اٹھا اور بیرون بارگاہ آیا علمشاہ نے مرکب بھی اسکو مرحمت کیا تھا خادم نے مرکب حاضر کیا اور کہا کہ یہ مرکب بھی سرکار شاہزادے سے تمکو مرحمت ہوا ہی پس مرکب پر سوار ہوکر طرف اپنے لشکر کے آیا وہان اسکے سردار انتظار کر رہے تھے انھون نے جو اپنے سردار کو آتے ہوئے دیکھا سب خوش ہوگئے برائے استقبال آئے استقبال کرکے مضراب کو بارگاہ مین لائے مضراب اپنے دنگل پر بیٹھا سب سردار گرد بیٹھے کہ سردارون نے کیفیت دریافت کی مضراب نے سب حال بیان کیا اور علمشاہ کی خلق و مروت کی بہت تعریف کی اور کہا کہ مین تو بندۂ خدا ہون ضرور اطاعت کرونگا بعد فیصلہ غنطاق کج کلاہ کے تم سب کیا کہتے ہو ان سب نے جواب دیا کہ ہم آپ کے ہمراہ ہین جو آپ کی راے وہ ہم سب کی راے مضراب نے کہا کہ اب مجھکو معلوم ہوا کہ تم سب نمک حلال ہو یہان یہ تقریر ہو رہی ہی ادھر ہرکارون نے جاکر غنطاق سے سب حال بیان کیا غنطاق کو یہ واقعہ سنکے بہت غصہ آیا اور کہا کہ مین بتائے دیتا ہون یہ کہکر حکم دیا کہ کل ہمارے لشکر مین طبل جنگ بجانا چاہیے ہم کل میدان جنگ مین نکلکر مقابلہ لشکر اسلام و کیسر حمزہ سے کرینگے یہ حکم دینا تھا کہ اسیوقت طبل جنگ پر چوب پڑی سب لشکر کو معلوم ہوا کہ کل مقابلہ ہوگا سب سامان جنگ مین مصروف ہوئے آلات حرب و ضرب درست کرنے لگے حسب معمول جو طریقہ لشکر کا ہوتا ہی کہ وہ سامان جنگ کی تیاری کرتے ہین یعنی یہان والے آکر بیٹھے سان پر تلوارین چڑھائی جانے لگین لشکر کفار درستی

آلات حرب وضرب مین مصروف ہوئے خنجر صاف ہونے لگے عنطاق نے اپنے سردارون سے
کہا کہ ابھی تک رشوزہ جادو نہین آئے خیر نہ آئین مین تو کل ضرور مقابلہ کرونگا سردارون نے
کہا کہ انھون نے فرمایا تھا کہ آپ مقابلہ فرمائیے گا مین عین جنگ و پیکار مین آجاؤنگا عنطاق
نے کہا چاہے آئین چاہے نہ آئین یہ کہکر دربار برخاست کیا سب سردار اپنے مقام پر آکے
درستی سامان جنگ مین مصروف ہوئے ہرکارے لشکر اسلام و لشکر مضراب کے خبر
نواخت طبل جنگ لیکر اپنے اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوئے وہان علمشاہ بارگاہ مین بیٹھے
ہوئے سردارون سے فرمارہے تھے کہ مضراب کج کلاہ مرد منصف اور بہادر ہے جو اُسنے
کہا تھا وہ کیا اور یہ جو کہا ہے وہ ضرور کریگا مرد صاحب لیاقت و عقلمند ہے لایق صحبت ہے علمشاہ مضراب
کی تعریف فرمارہے تھے اور سردار بھی کہ کان مین صدا آئی طبل جنگ کی علمشاہ نے دیوانے
سے فرمایا کہ یہ طبل جنگ کسکے لشکر مین بجا ہے دیوانے نے عرض کی کہ مین خیال کرتا ہون کہ عنطاق
نے طبل جنگ بجوایا ہے اُسکے لشکر سے صدا آئی ہے علمشاہ نے فرمایا کہ خبر تو منگاؤ دیوانے نے
کہا کہ بہت خوب ابھی حکم نہ دیا تھا کہ ہرکارے آکر حاضر ہوئے دعا و ثنائے شاہی بجا لاکر عرض کی
کہ لشکر کفار مین طبل جنگ بجا ہے اُنکا ارادہ ہے کہ کل میدان جنگ مین آکر غلامان سرکار سے مقابلہ
کرین اور آتش بغض و نفاق کو مشتعل کرین علمشاہ نے فرمایا کہ ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی
و بتائید ربانی طبل جنگ بجے یہ حکم دینا تھا کہ یہان بھی کوس حربی پر چوب پڑی علمشاہ نے
دربار برخاست کیا سب سردار اپنے اپنے مقام پر آکر سامان جنگ مین مصروف ہوئے
اور سب اہل لشکر بھی ادھر ہرکارون نے مضراب کو طبل جنگ بجنے کی خبر دی مضراب کے
بھی لشکر مین کوس رزمی نوازش مین آیا یہان بھی سامان جنگ ہونے لگا مضراب نے
سردارون سے کہا کہ عنطاق کی قضا آئی ہے جو اِسنے یون طبل جنگ بجوایا ہے خیر فیصلہ بھی
جلدی ہو جائیگا مجھکو فراق بھی شاہزادہ علمشاہ کا شاق ہے مضراب نے بھی دربار برخاست
کیا راوی بیان کرتا ہے کہ رات بھر تینون لشکرون مین طبل جنگ بجا کیا سامان جنگ ہوا
کیا ہر ایک اپنے اپنے ہتھیار درست کرتا رہا عزیز و اقارب باہم ملے رہتے تھے دوست سے
دوست ملتا تھا گویا یوم عید تھا وہ شب جنگ نہ تھی ہر ایک کو جو کہ بہادر تھے عروس مرگ

کی خوشی تھی کہ کل ہم عروس مرگ سے ہمکنار ہونگے طلایہ پھر رہا تھا صداے تا فر باش و حاضر باش و
بیدار باش کی بلند تھی مردان و بہادر شوق جنگ مین بعد امنگ جاگے رہے تھے صبح کے
انتظار مین بار بار خیمون سے نکلکر آسمان کی جانب دیکھتے تھے راوی بیان کرتا ہے کہ وہ رات
بہادرون نے جاگ کر شوق جنگ مین بسر کی کہ یکایک سفید سحری چمکا سلطان شب نے
شکست کھائی مع فوج سیارگان کے طرف قلعۂ مغرب کے کوچ کیا اور جاکر قلعۂ مغرب مین قلعہ
بند ہوا آمد آمد شاہ خاور کی زنگبار سے نقارہ دو قارہ شروع ہوئی تاج شاہی بر سر بارتبہ
شہنشاہی و بر نیزۂ خطوط شعاعی ہاتھ مین افق مشرق سے نکلکر تخت الفلکی پر جلوہ فرمایا اسکے نور
عالم افروز سے تمام عالم کو معمور کیا جھونکے نسیم بہار کے چلنے لگے غنچۂ دلہاے بلبل کو شگفتہ
کرنے لگے طائران خوش الحان شاخہاے درخت پر بیٹھکر بزبان بے زبانی حمد الٰہی مین
مصروف ہوے لشکر اسلام مین صداے اذان بلند ہوئی لشکر کفار مین گھنٹ و ناقوس بجنے
لگے ادھر لشکر مضراب مین سب بیدار ہوے ادھر اہل اسلام بھی بسترون پر سے اٹھے
عبادت خدا مین مصروف ہوے تب فارغ ہوے مسلح و مکمل ہو کر لشکر کو لیکر در دولت
پہ حاضر ہوے ادھر عصفطافی بھی لشکر کو لیکر طرف میدان کے چلا مضراب بھی مع لشکر کے
میدان کو روانہ ہوا ادھر عالمشاہ اپنے خیمے سے بعد فراغت نماز کے مسلح و مکمل ہوکے
برآمد ہوے سب سردارون نے سلام کیا سب کا مجرا و سلام لیکر مرکب پر سوار ہوکے مع
کل سردارون و لشکر کے عازم میدان نبرد ہوے تینون لشکر جنگاہ مین آکر پہونچے اپنے
اپنے طریقے سے صف آرا ہوے نیزہ دارون نے نکلکر پست و بلند زمین کو ہموار کیا سقون
نے نکلکر آبپاشی کی گرد و غبار کو مٹا دیا نقیبون نے نکلکر نقابت کی حسب نسب القاب کرکے
اور لشکرون مین چلے گئے اہل لشکر کا یہ حال ہوا کہ ہر ایک فرط جوش شجاعت سے جھومنے
لگا چہرون کا رنگ سرخ ہو گیا جوش جنگ مین یہ امنگ تھی کہ پہلے ہمین جاکر حریف سے
مقابلہ کرین ابھی لشکر کفار سے کوئی میدان مین نہ آیا تھا ہر ایک منتظر تھا گرد و تند دیکھا
کہ یکایک شہر عصفطافی کی طرف سے ایک ابر سیاہ رنگ نمودار ہوا کہ بہت تیزی سے چلا
آتا تھا اسمین ابر مین بجلی کی چمک اور رعد کی گرج الغرض ایسا ابر کی آمد دیکھی ہر ایک لشکر

لوگ خیال کرنے لگے اور باہم کہنے لگے کہ کیا ابر تیرہ و تار اٹھا ہی اگر پانی برسا تو کئی دن تک
دیکھیگا ہر ایک نے برساتی طلب کی کہ وہ ابر قریب لشکر عنطاق آکر قایم ہوا اور وہ ابر خود بخود
شق ہوا اب سب نے دیکھا کہ اُس ابر سیاہ سے ساحران غدار جھولیان کاندھون پر ڈالے ہوے
پیدا ہوے اب سب کو معلوم ہوا کہ یہ ابر اصلی نہ تھا بلکہ وہ ابر سحر ساحران غدار تھا لشکر ساحران
اُس ابر سے نکلکر ایک طرف قایم ہوا کہ یکایک چمک ہوئی اب دیکھا کہ رموز جادو تخت پر سوار
جھولی اسباب سحر کی کاندھے پر ہاتھ منھ سے و آنکھون سے شعلے نکلتے ہوے نکلا جیسے ہی
عنطاق نے رموز کو دیکھا خوش ہو گیا رموز نے آکر اپنے بھائی کو سلام کیا اُسکا لشکر
صف آرا ہوا ادھر علمشاہ سے دیوانے نے کہا کہ حضور بڑا غضب ہوا وہ مکار غدار کافر اکفر
رموز جادو آگیا مع لشکر کے اب وہ سحر سے مقابلہ کریگا علمشاہ نے فرمایا کہ کوئی مقام
خوف نہین ہی تم کچھ خوف نہ کرو خداوند کریم حافظ و نگہبان ہی بقول شاعر مصرعہ دشمن اگر قویست
نگہبان قوی تر است ۔ آیا ہی تو آنے دو کیا ڈر ہی ساحر ہی تو کیا ہمارا بنا لیگا اِس اطمینان کی
تقریر سے سب اہل لشکر کو اطمینان ہوا ادھر مہتر ایب نے جو رموز کو دیکھا اپنے سردارون
سے کہا کہ لو غضب ہوا رموز جادو اپنے بھائی کی کمک کو آگیا اب علمشاہ کا غالب آنا محال
ہی ہان اگر غیر ساحرون سے مقابلہ ہوتا تو ضرور غالب آتے بھلا یہ سحر و ساحری کو کیا جانین بس
مجھکو یاس ہی سردارون نے عرض کی کہ جو آپ کا خیال ہی بہت درست ہی ناظرین پہ ظاہر ہو
کہ جب عنطاق لشکر کو لیکر چلا تھا تو رموز نے اقرار کیا تھا کہ آپ جاکر مقابلے مین اُتر پڑے
اور طبل جنگ بجوا دیجیے مین عین وقت پر پہونچ کر مقابلہ آجاؤنگا مع اپنے لشکر کے چنانچہ اُسنے
ایسا ہی کیا کہ اِس عرصے مین اُسنے اپنا سحر درست کیا جب سحر تیار ہو گیا اور اُسنے دریافت
کیا کہ مقابلہ کسدن ہوگا جب اُسکو معلوم ہوا کہ کل صبح کو مقابلہ ہوگا پس یہ بہ ذات کے مع اپنے
لشکر کے ادھر کو روانہ ہوا تھا اب آکر پہونچا مگر خوب وقت پر پہونچا ناظرین کو اِس امر کا بھی
خیال رہے کہ ملکہ بالائے قلعہ سے تماشاے جنگ کیا کرتی ہی ملکہ آہو چشم نے جو رموز کو
دیکھا اپنے ہمجولیون سے کہا کہ بڑا غضب ہوا لشکر ساحران لیکر عنطاق کا بھائی اپنے بھائی
کی کمک کو آیا ہی اور شاہزادہ سحر سے آگاہ نہین ہین پس وہ مکر کرکے سب کو اسیر کریگا مگر شہزادہ

قسم دیکھیا ہو ورنہ مین ایک سحر مین اسکو دیوانہ بنادیتی یہ مجھسے کیا لڑتا مگر مجبور ہون مین نے شاہزادے کو سپرد خداوند کریم کیا یہ کہکر طرف میدان جنگ کے دیکھنے لگے ادھر رموز اپنے لشکر کو درست کرچکا عنطاق کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ فرمائیے کیا معرکہ گذرا رموز جب آیا تھا تو اُسنے پہچان لیا تھا کہ یہ لشکر ہمارا ہی اور یہ لشکر حریف ہی کیونکہ علمشاہ کو بھی پہچانتا تھا اور دیوانے کو اور لشکر دیوانے کو دوسری طرف اسنے مضراب و لشکر مضراب کو صف آرا پایا یہ اسسے بھی بخوبی آگاہ ہی کیونکہ مضراب اسکا بڑا بہنوئی ہی مگر یہ اس واقعہ سے حیران تھا کہ یہ الگ کیون اپنا لشکر لیے ہوے کھڑا ہی بس اسنے عنطاق کے پاس آکر دریافت کیا کہ یہ لشکر حریف ہی اور رہبر اور مضراب کیون اپنا لشکر الگ لیے ہوے فروکش ہین اسکا کیا سبب ہی تب عنطاق نے سب واقعہ ابتدا سے آخر تک بیان کیا اور سبب عداوت بیان کیا رموز نے کہا کہ اب معلوم ہوا کہ ان کی بھی شامت آئی ہی عنطاق نے کہا کہ پسر حمزہ سے اور مضراب سے مقابلہ ہوا تھا پسر حمزہ نے مضراب کو چھوڑ دیا کہ بعد فیصلہ میری جنگ و پیکار کے مضراب شریک ہوگا پسر حمزہ کا رموز نے جواب دیا کہ جب پسر حمزہ میرے ہاتھ سے زندہ بچیگا اور اسکا لشکر تو وہ شریک ہوگا مین مضراب کو بھی اسیر کرلونگا اب اسکا کیا فقرہ ہی کون مقابلے کو جائیگا کیا اہل لشکر مقابلہ کرینگے اب عنطاق نے جواب دیا کہ اہل لشکر نہ مقابلہ کرینگے تو کیا مین مقابلہ کرونگا رموز نے کہا کہ اس سے تو کچھ حاصل نہ ہوگا کہ بیکار اہل لشکر کا خون ہو اور جنگ کو طول ہو اس امر کا ضرور خیال رہے کہ آپ ان لوگون سے سربر نہ ہونگے اگر بدون سحر کے مقابلہ کرینگے کیونکہ آپ دیکھ چکے ہین کہ بارگاہ مین کیا حال ہوا تھا بس جنگ کو طول دینے سے اہل لشکر کے قتل کرانے سے کیا حاصل ہی مین جاتا ہون اور فیصلہ کیے دیتا ہون عنطاق نے کہا کہ جو تمھاری رائے اگر تمھاری یہی مرضی ہی تو اچھا شوق سے جاؤ واقعی جنگ کو طول دینے سے کچھ فائدہ نہین ہی یہ عنطاق کا کہنا تھا کہ رموز نے دستک دی ایک مرتبہ سم مرکب کی صدا پیدا ہوئی سب نے دیکھا کہ ایک مرکب پری پیکر زین و لجام سے آراستہ و پیراستہ صحرا سے پیدا ہوا قریب تخت رموز آیا رموز نے تخت سحر کو ترک کیا مرکب پر سوار ہوا باگ لی مہمیز کرکے

میدان مین آیا لشکر اسلام کی طرف منھ کر کے پکارا کہ ای پسر حمزہ خدائے نادیدہ کے بندو آمیر سے مقابلے کو اگر مرد میدان و بہادر ہو مین دیکھون کہ تو کیونکر اپنی جان میرے ہاتھ سے سلامت لیجاتا ہی مین نے تیری بہادری و جوانمردی کا بہت شہرہ سُنا ہی پوری بات اِسکی تمام نہ ہونے پائی تھی کہ شاہزادے نے مرکب کو صف سے نکالا دیوانے نے عرض کی کہ آپ کیون تکلیف فرماتے ہین اہل لشکر مین سے کوئی جائیگا طریقۂ جنگ تو ملاحظہ فرمالیجیے کہ کیونکر مقابلہ کرتا ہی دوسرے وہ ساحر ہو اور آپ غیر ساحر ہین آپ کا اُسکا مقابلہ کیا علمشاہ نے فرمایا کہ اگر وہ ساحر ہو تو کیا خوف ہی مالک خدا ہی اگر اسی طور سے قضا آئی ہی تو ضرور قتل ہونگا کہانتک اپنے کو بچاؤنگا دوسرے وہ میرا نام لیکر پکار رہا ہی پھر مین کیونکر نہ جاؤن دوسرے کو بھیجون اس بارے مین کبھی کچھ نہ کہنا تم لشکر سے خبردار رہو خدا نے چاہا تو اُسکو قتل کر کے آتا ہون ورنہ بعد میرے تمکو اختیار ہی یہ فرماکر مرکب کو جولان کر کے میدان مین آئے بقصد تگاورزنی مرکب کو بہٹایا رموز نے کہا کہ پہلے مجھ سے دو دو باتین کر لیجیے پھر تگاورزن ہونا علمشاہ نے کہا کہ اچھا مرکب روک لیا اُدھر بالائے قلعہ سے ملکہ نے جو دیکھا کہ شاہزادہ مقابل رموز جادو آیا ہی خواصون سے کہا کہ لو غضب ہو گیا شاہزادہ خود رموز کے مقابلے کو آیا یہ نابکار ساحر وہ غیر ساحر خداوند کریم شاہزادے کو اسکے شر سے محفوظ رکھے میرا دل تو سینے مین بیقرار ہی کچھ مرے پڑے سے دور گرا جاتا ہی دم گھبراتا ہی یہی جی چاہتا ہی کہ چیخین مار مار کر روؤن صاحبو کیا تدبیر کرون کیونکر جا کر شاہزادے کو اِسکے سامنے سے پھیر دون اور خود اس سے مقابلہ کرون ملکہ تو یہان بیقرار ہو رہی ہی خواصین سمجھا رہی ہین کہ واری کچھ تو اُنکو بھروسہ ہوگا کہ جو غیر ساحر ہو کر ساحر کے مقابلے کو آئے ہین آپ اِسقدر بیقرار نہ ہون خدا پر نگاہ رکھین ملکہ کہتی ہو کہ یہ لوگ کچھ کسیکا خوف نہین کرتے ہین جو اُنکو مقابلے کو بلاتا ہی وہ اُسکے مقابلے کو جاتے ہین یہان بالائے قلعہ تو ملکہ بیقرار ہی اُدھر مضراب نے اپنے سردارون سے کہا کہ او جنگ کا خاتمہ ہو گیا رموز سے شاہزادہ خود مقابلے کو آیا اور کسی کو نہ بھیجا اُسنے بھی تو خود اُنھین کو طلب کیا مگر یہ لوگ کیا سمجھے ہین کہ غیر ساحر ہو کر ساحر کے مقابلے کو آتے ہین سے تو یہ کبھی نہ ہوتا مضراب یہ باتین سردارون سے کر رہا ہی اُدھر علمشاہ سے رموز نے کہا کہ او پسر حمزہ

تو نے بڑا غضب کیا کہ اخفان کو زیر کر لیا اور اسکے لشکر کو شکست دی میرے بھائی کو بہت
پریشان کیا ہی تیری حرکتون نے میرا کلیجہ خون کر دیا ہی اب کہانتک صبر کرون آخر صبر نہو سکا
خود میدان مین آیا پس اسی مین تیرے لیے بہتری ہی کہ تو رومال سے ہاتھ باندھکر میرے
ہمراہ چل اور رودیوانے کو بھی ہمراہ لے مین تم سبکی خطا معاف کرا دون مگر اسمین دو شرطین
ہین اول تو یہ شرط ہی کہ وہ قمری جو کہ تیرا عیار میرے پاس سے عیاری کر کے لیگیا ہی میرے
حوالے کر کیونکہ میرے بھائی کو بہت پسند ہی اور اسی سبب سے مین نے زبردستی لیلی
تھی اور یہ سارا فساد اسی سبب سے ہوا ہی وہ میرے حوالے کر دوسرے دین اسلام
ترک کر تیسرے دیوانے سے کہدے کہ وہ عشق دختر عنطاق سے دستبردار ہو تب
تیری خطا اور رودیوانے کی خطا معاف کرا دونگا اگر اسپر عمل نہ کریگا تو میرے ہاتھ سے
مارا جائیگا آئندہ تجھکو اختیار ہی مین نے سمجھا دیا علمشاہ نے فرمایا کہ بس زبان بند کر
کیا بیہودہ بک رہا ہی تو کیا ہی اور تیرا بھائی عنطاق کیا بلا ہی جو خطا معاف کریگا ابتو
تو اسی حسرت مین رہیگا کہ وہ قمری ہاتھ لگے اب اسکا ایک پر بھی ہاتھ نہ آئیگا اور تو میرے
ہاتھ سے مارا جائیگا یہ کبھی نہوگا کہ بہادر دین اسلام کو ترک کرین کوئی غیرتمند کبھی
اپنے مذہب کو نہ ترک کریگا ہان جو کہ کافر ہوتے ہین وہ ترک کرتے ہین اور رودیوانہ کبھی
عشق دختر عنطاق سے دستبردار ہوگا وہ اُس سے خدا چاہیگا تو وصل حاصل کریگا
عنطاق میرے ہاتھ سے بچکر جاتا کہان ہی یہ ملک ضرور اسلام آباد ہوگا تیرا جو جی چاہے
وہ کر ہم کبھی تیرے کہنے پر عمل نہ کرینگے بلکہ تو خود رومال سے ہاتھ باندھکر میری خدمت
مین حاضر ہو اور دین اسلام قبول کر کیون اسقدر لاف و گزاف بکتا ہی یہ جو علمشاہ نے
فرمایا رعد نے جواب دیا کہ معلوم ہوا قضا ہی آئی ہی دیکھون میرے حربے سے کیونکر بچتا ہی
ہوشیار ہو جا یہ کہکر اپنے صحرا کی طرف دیکھکر دستک دی اور کہا کہ مین تجھ سے کیا مقابلہ
کرون ہان اگر حمزہ ہوتا تو اُس سے مقابلہ کرتا مین غلام کو تیرے مقابلے کے لیے
طلب کرتا ہون وہی تیرے لیے کافی ہی علمشاہ نے فرمایا کہ خواہ تو مقابلہ کر خواہ تیرا
غلام تو حمزہ صاحبقران سے کیا مقابلہ کرتا وہ مالک اسم اعظم ہین اُنکے اوپر سحر اثر نہین کرتا

آئینہ وہ ہی اسی امر سے ظاہر ہی کہ غیر ساحر کے مقابلہ کو تو ساحر ہو کر آیا شرم نہین آتی ہی اور پھر کہتا ہی کہ مین حمزۂ
صاحبقران سے مقابلہ کرونگا رموز نے جواب دیا کہ اسی لیے تو مین نے اپنے غلام کو تیرے
مقابلے کے لیے تجویز کیا ہی کہ وہ پہلوان ہی علمشاہ نے فرمایا کہ اچھا بلا مین تو موجود ہون
عوض کسکا ہی یہ کہنا تھا کہ رموز نے پھر دستک دی ایک مرتبہ برابر علمشاہ کے زمین شق ہوئی
اور اس سے ایک ہاتھ پیدا ہوا اُس ہاتھ مین ایک آئینہ تھا وہ ہاتھ اونچا ہو کر مقابل چہرۂ علمشاہ
کے آیا جیسے عکس آئینہ کا علمشاہ پر پڑا بالکل طاقت و قوت شاہزادے کی زائل ہو گئی بے حس و
حرکت ہو کر مرکب پر رہ گئے نہ ہاتھ مین حرکت تھی نہ پانوں مین یہ بڑی خرابی ہوئی کہ گویائی تک
جاتی رہی جو کلام کر سکین بالکل بے حس و حرکت ہو کر رہ گئے وہ آئینہ سحر تھا جسکے عکس نے یہ حالت
کی مگر آنکھین تو وا ہین دیکھ رہے تھے مگر نہ کلام کر سکتے تھے نہ ہل سکتے تھے مثل تصویر گلی
کے ساکت تھے جب یہ حال اُسنے علمشاہ کا دیکھا دستک دی وہ ہاتھ مع آئینہ کے زمین مین
غائب ہو گیا زمین اُسی طور سے برابر ہو گئی اب اُسنے چند دانے ماش کے اُٹھا کر طرف
ہوا کے پھینکے اُن دانون کا پھینکنا تھا کہ سم مرکب کی صدا پیدا ہوئی سب نے دیکھا کہ ایک
زنگی سیاہ فام از سرتا پا آلات حرب و ضرب سے آراستہ صحرا سے پیدا ہوا مرکب کو اُڑا کر قریب
رموز آیا سلام کیا عرض کی کیا حکم ہوتا ہی رموز نے کہا کہ ای غلام با دولت یہ جو جوان مرکب پر
سوار میرے مقابلے مین کھڑا ہی اسکو باندھ کر لے جا بڑا گستاخ و زبان دراز ہی یہ کہنا تھا کہ
وہ زنگی مرکب کو جھپکا کر سامنے علمشاہ کے آیا اور آتے ہی کچھ نہ کہا نہ سُنا کمر زنجیر پکڑ کر مثل
پھول کے مرکب پر سے اُٹھا لیا اور صاف اُٹھائے ہوئے جدھر سے آیا تھا چلا گیا یہ وہ
علمشاہ ہین کہ جسکو حمزۂ صاحبقران نے سات دن کی کشتی مین زیر کیا تھا جنھون نے
لندھور ایسے بہادر کو مع فیل و گرز کے اُٹھا لیا تھا جنھون نے قوپیل ہندی و دوپیل ہمگی
کو مع ہاتھی کے اُٹھا کر خندق مین ڈال دیا تھا جنھون نے مرزوق کو مع تخت کے خندق مین
مارا تھا جنھون نے سات برس کے سن مین مانق کو ہلاک کیا اسوقت ایک زنگی سیاہ فام
بد انجام مثل پھول کے اُٹھا کر مرکب پر سے لیگیا اور یہ اُسکا کچھ نہ کر سکے یہ زمانے کا انقلاب
ہی گردش لیل و نہار ہی ایسا بہادر یون زیر ہو جائے کوئی مقام تعجب نہین ہی ساحر اول

غرض اُن میں زمین آسمان کا فرق ہو سحر سے جا بجا صاحبقران عاجز آئے ہیں بسبب اسم باطل سحر
غالب ہوئے۔ زرنگار قلمون تھا راوی بیان کرتا ہو کہ جب وہ زنگی علمشاہ کو یون اُٹھا کر لے گیا
سب لشکریون کو حیرت ہوئی رعموز نما لشکر اسلام کے افسرون و سردارون اور اہل لشکر کے
چھوٹ گئے ہر ایک باہم تقریر کرنے لگا کہ مقام عجب ہو ایسا بہادر اور یون زیر ہو جائے
تھوڑی حیرت ہو لشکر مین ایک تلاطم رچ گیا دیوانے نے جو تلاطم دیکھا اہل لشکر سے کہا کہ بیکار
کو پریشان ہوتے ہو یہ کارخانہ سحر کا ہو بھلا غیر ساحر ساحر سے مقابلہ کر سکتا ہو اب تم لوگ
پریشان نہ ہو مین جا کر اسکو قتل کرتا ہون یہ کہکر اپنے مرکب کی باگ لی اُدھر مضراب نے
جو یہ واقعہ دیکھا کہ رعموز نے سحر کر کے علمشاہ کو زیر کر لیا اپنے سردارون سے کہا کہ دیکھا
جتنے ساحر و غیر ساحر ہیں یہ فرق ہو اس جوان نے کس شد و مد سے مجھکو زیر کیا تھا یا یون ایک
چشم زدن مین زیر ہو گیا مقام افسوس ہو کیا کیا جائے مضراب اپنے سردارون سے یہ
کہہ رہا تھا کہ سردارون نے عرض کی کہ دیکھیے دوسرا غضب ہوتا ہو شاہزادہ تہمتن آپ کے فرزند
ارجمند مقابلے کو نکلے ہین مضراب نے کہا کہ پھر کیا کرون مجبور ہون وہ میرا کہنا نہ سنے گا
ورنہ مین منع کرتا اُدھر عنطاق نے اپنے اہل لشکر و سردارون کی طرف دیکھکر کہا کہ دیکھا
تمنے کس آسانی سے رعموز نے گرفتار کر لیا اسی قوت و طاقت پر یہ زور و بل تھا مین نہ
کہتا تھا کہ یہ لوگ مجھسے کیا لڑ سکتے ہین یہ دیوانہ نکلا ہو تو کیا کر لیگا یہ بھی مثل پسر حمزہ کے اسیر
ہو جائیگا اُنھون نے جواب دیا کہ بھلا اسنے کوئی لڑ سکتا ہو اُدھر بالا سے قلعہ سے ملکہ نے جو
یہ واقعہ دیکھا کہ ایک زنگی آکر شاہزادے کو مرکب پر سے اُٹھا کر لے گیا سر پیٹ لیا خواصون سے
کہا کہ لو میرا راج سہاگ سب لُٹ گیا یہ کہکر گریبان کو پھاڑا اور قصد کیا کہ اپنے کو ہلاک کرون
خواصون نے ہاتھ پکڑ لیے ملکہ یہان تڑپ رہی ہو اور کہتی ہو کہ اس لونڈی کو براے خدمت
ہمراہ نہ لیتے گئے مین پہلے ہی جانتی تھی کہ وہ ساحر ہی سحر کر کے زیر کر لیگا افسوس اس امر کا ہو
کہ مجھکو منع فرما دیا تھا اور قسم دی تھی ورنہ یہ نوبت نہ ہوتی ملکہ یہان تڑپ رہی ہو اور زار
زار رو رہی ہو اُدھر دیوانے نے مرکب کو مہمیز کر کے صف سے نکالکر آواز دی کہ او رعموز
مکار مین تیری سرکوبی کو آیا ہون تو میرے ہاتھ سے بچکر جاتا کہان ہو یہ کہتا ہوا مرکب کو مہمیز کر کے قریب آیا

رموز نے کہا اے دیوانے کیون اپنی قضا بلاتا ہی تو میرا بھانجہ ہی پس تجھکو جسکا بھروسہ تھا اُسکو مین نے اسیر کرلیا ہی اب اُسکو قتل کرونگا تجھکو لازم ہی کہ تو اپنے دین کو قبول کر کیون اپنی جوانی کو رائیگان کرتا ہی دوسرے تیرا باپ بھی سامنے کھڑا ہی اُس سے مجھکو شرمندگی ہی دیوانے نے جواب دیا کہ او نالایق بس بیہودہ نہ بک یہ کہکر تلوار کا وار کیا رموز نے کچھ اسم سحر پڑھکر دم کیا کہ دیوانے کی بھی وہی حالت ہوئی اِسنے دستک دی کہ وہی زنگی پیدا ہوا اِسکو بھی اُٹھا کرلے گیا اب تو لگا لگ گیا اخفان آدمخوار یہ حال دیکھکر مرکب کو مہمیز کرکے آیا آتے ہی رموز پر وار کیا اِسنے سحر کیا قوت زائل ہوئی زنگی آیا اُٹھا کرلے گیا جسقدر سردار لشکر اسلام مین منچلے تھے سب آکر اسیر سحر ہوے اب سواے اہل لشکر کے کوئی سردار باقی نہ رہا جو نکلکر مقابلہ کرے رموز نے قریب دو سو سرداروں کے اسیر سحر کیے اب بڑا بند ہو گیا اب کون ہی جو نکلے ملکہ ہر مرتبہ قصد کرتی ہی کہ جاکر مقابلہ کرون مگر جب علمشاہ کو کسی قسم کا خیال آجاتا ہی رہ جاتی ہی اب رموز نے قصد کیا کہ اہل لشکر پر سحر کرون مضراب نے جو دیکھا کہ علمشاہ میرا فرزند اور اُسکے سردار سب اِس نابکار نے اسیر کرلیے اب یہ قصد کرتا ہی کہ لشکر کو تباہ کرون اور اُس لشکر مین کوئی نہین ہی کہ جو مقابلے کو نکلے اب خون عزیزی نے جوش مارا خیال کیا کہ جب تیرا فرزند اسیر ہو گیا اور وہ آقا کہ جسنے تجھکو زیر کیا تھا اسیر ہو گیا اب تو رہکر کیا کریگا یہ وقت اِن لوگون پر سخت ہی انکی مدد ضرور ہی یہ خیال کرکے اپنے مرکب کی باگ لی اور قصد نکلنے کا کیا سردارون نے عرض کی کہ کیا قصد ہی جواب دیا کہ جاکر رموز سے مقابلہ کرونگا اور اپنے فرزند کا عوض لونگا اِسنے بڑا غضب کیا کہ میری روبرو میرے فرزند کو اسیر کرلیا اور اُسکے لشکر کو تباہ کیا کچھ میرا خیال نہ کیا سردارون نے عرض کی کہ آپ ملاحظہ فرما رہے ہین کہ جو اُسکے مقابلے کو گیا وہ اسیر ہو گیا اور آپ خود اُسکے مقابلے کو یہ دیکھکر جاتے ہین لڑنے کو مضراب نے جواب دیا کہ میرا دل نہین مانتا ہی کیونکہ میرا فرزند اسیر ہو گیا ہی مین چاہتا ہون کہ مین بھی وہین جاکر اسیر ہون ایسی زندگی بیکار ہی کہ جب جوان فرزند آنکھون کے سامنے سے اُٹھ جائے خواہ وہ اچھا تھا خواہ بُرا تھا میرا نام تو اُس سے روشن تھا میرے دل کو تسکین تھی یہ کہکر سردارون سے کہا کہ تم لشکر سے خبردار رہنا اور مرکب کی باگ لی اور صف سے نکلکر مضراب نے رموز کو آواز دی کہ

او نابکار کیون اسقدر بلبلاتا ہو مین تیرے مقابلے کو آتا ہون تونے میرے فرزند کو اسیر کیا ہو
اُسکا عوض تجھسے لونگا میری آنکھون مین تمام عالم تیرہ و تار ہو کچھ دکھائی نہین دیتا ہو رموز نے کہا
کہ کیون میرے مقابلے کو آتا ہو اپنی آنکھ سے دیکھ چکا ہو کہ مین نے خداپرستون کو مع تیرے
فرزند کے کیونکر اسیر کیا ہو اُسی طور سے تجھکو بھی اسیر کرونگا مضراب نے تلوار نیام سے لیکر
وار کیا رموز نے سحر کر دیا کہ مضراب کی بھی قوت کم ہوگئی اِسنے اشارہ کیا وہی زنگی پیدا ہوا
اور مضراب کو بھی اُٹھا کر لے گیا اَبتو اِسکے لشکر سے بھی رسد لگ گئی اسکے سردار آنے
لگے وہ سب بھی اسیر ہوگئے جب کوئی باقی نہ رہا اُسوقت رموز نے لشکر اسلام کی طرف
منھ کر کے صدا دی کہ کیا اب کوئی مقابلے کو نہ آئیگا مین خود آؤن لشکر اسلام سے کسی نے
کچھ جواب نہ دیا اُسوقت رموز نے لشکر مضراب کی طرف منھ کر کے کہا کہ لشکر اسلام سے
تو کوئی مقابلے کو نہین آتا ہو پس تم مین سے کوئی مقابلے کو آئے مضراب کے لشکر سے بھی
کچھ جواب نہ ملا رموز نے دونون لشکرون کے درمیان مین کھڑے ہو کر ایک نارنج جھولی
سے نکالا اُسپر کچھ اسم سحر پڑھکر دم کیا اُس نارنج کو اُٹھا کر طرف آسمان کے پھینکا وہ نارنج شق
ہوا اور اُس سے ایک ابر زمرد رنگ پیدا ہوا دم بھر مین محیط ہوگیا دونون لشکرون پر یعنی
لشکر اسلام و لشکر مضراب پر بارش ہونے لگی جسپر قطرہ پانی کا پڑا وہ پتھر ہو کر رہگیا دونون
لشکرون کے کل اہل لشکر و شاگرد پیشہ میدان ہو لیکر جانورون تک سب سنگ سیاہ ہو کر رہگئے جانور
تک کوئی ذی روح باقی نہ رہا اُسوقت رموز نے کیا کیا کہ اُس ابر کی طرف اشارہ کیا کہ وہ گر کر
دونون لشکرون پر گرا اور مثل سرپوش کے سب کو ڈھانک لیا یہ معلوم ہوتا تھا کہ ایک برج
زمرد رنگ میدان مین قایم ہو دونون لشکر اُسکے اندر بند تھے جب اسطور سے اِن لشکرونکو
تباہ کر چکا اُسوقت عنطاق کی طرف دیکھکر کہا کہ بھائی صاحب اپنے لشکر کو حکم فرمائیے کہ وہ
اِن دونون لشکرون کے مال و اسباب کو لوٹ لے راوی کہتا ہو کہ عنطاق خوش ہو رہا تھا
اور سردارون سے کہتا تھا کہ تمنے سرکشی کا نتیجہ دیکھا کہ کیسا گستاخ تھا کیسی سزا ملی بہت میان
مضراب غصہ کر کے ہمسے جدا ہوگئے تھے اُسکی سزا ملی جو مجھسے سرکشی کریگا وہ ایسی ہی سزا
پائیگا سردار یکجا اور درست کہ رہے ہین کہ جب یہ رموز نے پکار کر کہا اُسوقت عنطاق نے

اہل لشکر کو حکم دیا کہ لوٹ لو اِن دونون کے لشکرون کے خیمے وغیرہ یہ حکم دینا تھا کہ تمام لشکر ایکمرتبہ
لشکر اسلام و لشکر مضراب کا مال غارت کرنے لگا دم بھر مین لوٹ لیا ملکہ بالاے قلعہ سے دیکھ رہی
ہی ہر مرتبہ قصد کرتی ہی کہ جاکر رموز سے مقابلہ کرون مگر پھر شاہزادے کی قسم کا خیال آجاتا تھا تو یہ
رہجاتی تھی حالت یہ تھی کہ تڑپ رہی تھی اور پھڑک رہی تھی جب مضراب وغیرہ بھی اسیر ہو گئے اب
ملکہ کو تاب نہ رہی قصد کیا کہ جاؤن خواصون نے روک لیا کہ مال و اسباب لشکر کا لوٹا جانے لگا
اور تمام لشکر کو ملکہ نے دیکھا کہ رموز نے سحر کرکے غارت کردیا جب سب مال و اسباب لُٹ گیا
اب ملکہ کو بالکل تاب نہ رہی خواصون سے کہا تم یہ چاہتی ہو کہ وہ حرامزادے یہان بھی آئے
اور اہل قلعہ کو بھی تباہ کرے اب مین جاکر ضرور مقابلہ کرونگی جسکا مجھکو پاس تھا وہ تو اسیر ہو گئی
اور مین نے اسوقت تک اُسکے فرمانے کے بموجب صبر کیا اب مجھسے صبر نہین ہو سکتا ہی ملکہ
خواصون سے یہ کہہ رہی تھی اُدھر جب لشکر کو لوٹ سے فراغت ہوئی اور سب مال و اسباب
لٹ چکا اُسوقت رموز نے اُس ابر سیاہ کی طرف اِشارہ کیا جو کہ عنطاقیہ سے اُٹھکر آیا تھا
اور یہ سب ساحر اُس ابر سے نکلے تھے وہ ابر ایک مرتبہ متحرک ہوا اُسمین چمک ہونے لگی اور
صداے رعد پیدا ہوئی برقین چمک چمک کر گرنے لگین شعلے آتش کے نکلنے لگے وہ ابر
حرکت کرکے طرف قلعے کے چلا یہ کھڑا ہوا ابر کو زور دے رہا ہی اور ابر تیزی کے ساتھ چلا
جاتا ہی ملکہ نے جو یہ واقعہ دیکھا خواصون سے کہا کہ لو جشن تو مبارک ہو اُسنے اسطرف بھی
سحر کیا دیکھو ابر سحر قلعے کو مٹانے آتا ہی اب مجھکو نہ روکو جانے دو ورنہ تم سب بھی غارت
ہو جاؤ گے مثل لشکر کے دستک دی ایک طاؤس شمال کی طرف سے اُڑکر آیا ملکہ نے جب
طاؤس آچکا پھر دستک دی کہ سب نے دیکھا ایک پتلی پیدا ہوئی اُسنے ایک کشتی لاکے
سامنے ملکہ کے رکھی اور کشتی پوش اُسپر سے دور کیا ملکہ نے اسباب سحر تن پر آراستہ کیا اُس
کشتی مین سب اسباب سحر تھا جھولی بادلے کی دوش پر ڈالی اِشارہ کیا وہ پتلی وہ کشتی لیکر غائب
ہو گئی اب ملکہ طاؤس پر سوار ہو کر طرف میدان کے براے مقابلہ رموز جادو چلی یہ معلوم ہوتا
تھا کہ پری قاف سے آئی چہرہ سے ملکہ کے وہ نور پیدا تھا کہ تمام راہ روشن تھی فرط غیض سے
چہرہ لال تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا آفتاب پر شفق آگئی ہی مارے غصے کے دونون زلفین مثل

ناگن پیچ کے بل کھا رہی تھین جسطرف ملکہ نے بنگاہ تند و تیز دیکھا اُسطرف آگ لگ گئی اُسوقت ملکہ
وہ سحر دکھا رہی تھی اور ہمہ تن سحر بنی ہوئی تھی اگر سامری بھی مقابلے مین ہو تو اُسکو بھی جان بچانا
دشوار ہو اِس غیظ و غضب کی حالت مین چلی اُدھر سے ابر سحر رموز قلعے کو تباہ کرنے آتا تھا مگر
جیسے ہی ملکہ قریب ابر پہونچی جھولی مین ہاتھ ڈالا اور ایک بیضہ فولادی نکالا اپنی اُنگلی مین نشتر
دیے اور اُسکا خون لیکر اُس بیضے پر ٹیکے دیے اور اُس بیضہ کو کھینچ مارا اور زبان سے اتنا
کہا کہ او ابر اپنے مقام پر قایم ہو جا اور اب آگے نہ بڑھنا ورنہ جلا دونگی وہ بیضہ قریب ابر جاکر
شق ہوا اور ایک برق کوند کر ابر پر گری اگر رموز زور نہ دیتا ہوتا تو ابر غارت ہو جاتا مگر یہ
اثر ہوا کہ ابر اُسی مقام پر قایم ہو کر رہگیا اب لاکھ لاکھ رموز سحر کو زور دیتا ہی ابر اپنے مقام
سے حرکت نہین کرتا ہی یہان ملکہ نے یہ قصد کیا کہ دوسرا سحر کرکے اِس ابر کو ہٹا دون پھر رموز
سے مقابلہ کرون اور جھولی سے ناریل نکالکر تیار کرنے لگی اُدھر جب رموز نے دیکھا کہ مین
سحر کو زور دے رہا ہون مگر ابر اپنے مقام سے حرکت نہین کرتا ہی یا تو کس زور مین جا رہا تھا
یا ایک مقام پر قایم ہو کر مثل قطب کے رہگیا ہی اِسکا کیا سبب ہی کسی ساحر نے روکا ہی پھر خیال
ہوا کہ سوا سے میرے اور میرے لشکر کے یہان اور کوئی ساحر نہین ہی اِس اقلیم بھر مین بھلا وہ
کیا روکینگے یہ خیال دل مین کرکے سوچا کہ دریافت تو کرو شاید کوئی ساحر آگیا ہو یہ سوچکر
جھولی پر ہاتھ ڈالا چند اوراق پریشان نکالے اُنہین دیکھا یہ خیال کرکے کہ مجھکو یہ حال بخوبی
معلوم ہو جائے کہ میرا ابر سحر کیون نہین اِس مقام سے حرکت کرتا ہی اِسکا کیا سبب ہی کسی ساحر
نے روکا ہی گر ساحر نے روکا بھی ہی تو وہ کون ساحر ہی اور میرا دشمن کیون ہی اور کدھر سے آیا ہی اُسکا
اِس ابر کے روکنے سے مطلب کیا ہی یہ خیال کرکے دیکھا اُسمین لکھا پایا کہ اے رموز آگاہ ہو
کہ اِس ابر کو ملکہ آہوچشم دختر ملکہ غزالہ نے روکا ہی جو کہ ملازم خاص بادشاہ کے تھے اور اب
پسر حمزہ پر عاشق ہو کر بادشاہ طلسم سے دونون مان بیٹیان برخلاف ہو گئین ہین عداوت پر کمر کسی ہی اب
طلسم کشا بھی آگیا ہی بڑی بڑی خرابیان واقعہ ہوئی ہین بہت سے ساحر مارے گئے ہین پسر حمزہ
ملکہ کو لیکر لشکر طلسم کشا سے اس قصد سے نکلا تھا کہ مین بھی فتاحی طلسم کی کوشش کرون راوی
بیان کرتا ہی کہ اُسمین یہ سب حال تحریر تھا کہ ملکہ یون نہ مری ہی وہ قمری اصل نہ تھی ملکہ آہوچشم تھی

یہانتک سب کیفیت تحریر تھی جو کہ ناظرین کی نظر سے گذر چکی ہی یہ بھی تحریر تھا کہ آہو چشم کو علمشاد
پسر حمزہ نے منع کر دیا تھا کہ ملکہ تم نہ مقابلہ کرنا ورنہ یہ نوبت بھی آتی ابتک کبکا تمھارا خاتمہ ہو جاتا
وہ ساحرہ بہت زبردست ہی لہذا جب تمنے قلعے کے غارت کرنے کا قصد کیا اُسکو غصہ آگیا وہ
طاؤس پر سوار ہو کر تمھارے مقابلے کو آتی ہی اُسنے اس ابر سحر کو روکا ہی جلد خبر لے ورنہ
وہ اِس ابر سحر کو جلا دیگی وہ ساحر زبردست ہی تعلیم کی ہوئی ہی بادشاہ طلسم کی یہ جو حال تحریر
پایا رموز کے حواس جاتے رہے اور دل مین کہا کہ واہ کیا خوب مین اِس حال سے آگاہ
نہ تھا کہ یہ ذات بابرکات یہان موجود ہین ورنہ مین اِسکی بھی تدبیر کرتا راوی کہتا ہی کہ رموز
اِن دونون کے سحر سے بخوبی آگاہ ہی اور دیکھ چکا ہی اور اکثر جب یہ دربار شہنشاہ مین
گیا ہی تو انکو اُسنے دیکھا ہی اور مرتبہ سے بھی آگاہ ہی کہ برابر تخت بادشاہ کے بیٹھتی ہین کچھ تو
خوف پیدا ہوا مگر پھر دل کو قوی کیا اور کہا کہ وہ ابھی چھوکری ہی دوسرے عورت ہے کیا
مقابلہ کریگی ایک ہی سحر مین اسیر کر لونگا یہ خیال کر کے اُن ورقون کو لپیٹ کر جھولی مین رکھا
سحر کیا کہ دو پر مرکب کے پیدا ہوے مرکب اُڑ کر چلا اور جا کر ابر مین غائب ہو گیا یہان ملکہ
سحر تیار کر رہی تھی ابر کے جلانے کے لیے کہ رموز نے سر نکالکر ملکہ کو آواز دی کہ اے ملکہ
آہو چشم ماشاء اللہ واہ کیا خوب کیا کہنا کیا کہون مجھکو اِسوقت بڑا عجب ہی کہ تم اور پھر
سحر کو روکو میرے تمھارے تو کبھی کی دشمنی بھی نہ تھی تم تو دربار شہنشاہ طلسم مین موجود تشریف
فرما رہتے ہو آنکی مُنھ چڑھی ہوئی ہو اِسوقت اِدھر کیونکر آئین اور اِس ابر کو کیون
روکا شاید اِس حال سے آگاہ نہ تھی کہ ابر سحر مین نے اہل اسلام کے غارت کرنے کو روانہ
کیا ہی وہ اِس قلعے مین مقیم ہین جو تمنے روک لیا اِس ابر سحر کو جانے دو اور آؤ میرے یہان
دعوت کھاؤ مین تو تمھارا مشتاق تھا زہے قسمت میری اور خوشے نصیب میرا کہ تم ایسی
مقرب بارگاہ سلطانی میری مہمان ہو یہ تو فرماؤ کہ مزاج تو اچھا ہی تمھاری والدہ ملکہ غزالہ
تو صحت سے ہین یہ جو تقریر رموز نے کی گو اس امر سے بخوبی واقف تھا کہ یہ مطیع اسلام
ہو چکی ہی اور اوراق مین دیکھ چکا تھا مگر اِس غرض سے کی کہ ملکہ پر یہ نہ ظاہر ہو کہ یہ اِس حال سے
آگاہ ہی شاید میرے فقرے مین آ جائے تو مین اُسے غافل پا کر اسیر کر لون ملکہ نے جو

رموزہ کی آواز سنی یہ بھی تو بخوبی رموزہ کو پہچانتی تھی اور واقف ہو کیونکہ یہ اکثر دربار مین گیا ہو
سر اٹھا کر دیکھا اور کہا کہ او نابکار کیون زیادہ باتین بناتا ہو مین تیرے حال سے بخوبی واقف
اور آگاہ ہون تو مجھکو فقرہ دیتا ہو کیسا دربار اور کیسا مہمان ہوتا تیرے خون کی پیاسی ہون
مین نے نادانستگی مین تیرے سحر کو نہین روکا ہو بلکہ جان کر روکا ہو اس ابر کو مٹا لون تو پھر
تجھکو بھی سزا دون تو کیا چیز ہو اور وہ شستکال کیا مال ہو مین نے سب پر لعنت کی اور یہان تیری
کنیزی اختیار کی شاہزادہ علمشاد کی جسکو تو نے بہ نامردی سحر کرکے اسیر کر لیا کیا کرون مگر
ناچار تھی کہ شاہزادہ نے قسم دیدی تھی ورنہ ابتک کبکا تیرا خاتمہ کر چکی ہوتی تیری بھی یہ لیاقت
تھی کہ تو اس شہریار کو یون اسیر کر لیتا یا تیری بھی یہ اصل ہو کہ تو مجھسے مقابلہ کرے مین نے
تجھ ایسے بہت سے چھوکرے بنا دیے ہین بس خیریت اسی مین ہو کہ آکر میری اطاعت کر اور
اس شہریار کو رہا کر ورنہ میرے ہاتھ سے مارا جائیگا مین اسوقت سے سب معرکہ دیکھ رہی
تھی کہ تو جو ظلم و بدعت کر رہا تھا مگر حکم شاہزادے سے ناچار تھی اب صبر نہ ہو سکا جب تیرے
ظلم و بدعت کی حد باقی نہ رہی مین نے خیال کیا کہ اب چلکر تجھکو سزا دون تو کس بھروسے پر
بھولا ہو بس میری خدمت مین حاضر ہو میری اطاعت کر ورنہ بہت خراب ہوگا رموز نے جو یہ
تہور آلود تقریر سنی اور ایسی بات کا اسطور سے جواب پایا تو برہم ہوکر کہا کہ اب مجھکو معلوم ہوا کہ
تو ان سب کی حمایتی بنکر آئی ہو رہ تو جا تو میرے ہاتھ سے بچکر اب کہان جاتی ہو اب مجھپر ثابت
ہوا کہ تو نے نمک حرامی پر کمر کسی ہو اور بادشاہ طلسم سے تو بھی اور تیری مان بھی منحرف ہو گئی پھر
کیا پرواہ ہو مین تجھ ایسی چھوکریون سے نہین ڈرتا ہون یہ تو فقرہ نہ کر شاہزادے کے کہنے
سے مجبور تھی اس سبب سے تیرے مقابلے کو نہین آئی صاف صاف کیون نہین کہتی ہو
کہ میرے خوف کے مارے نہین آئی اب کچھ چارہ نہ ہوا بمجبوری آئی ہین تو کہتا ہون کہ مین
تجھسے نہ لڑونگا تو چلی جا مگر اب اس شرط سے دست بردار ہوتا ہون کہ محبت پسر حمزہ کو
ترک کر اور میرے ساتھ عقد کر لے اور اسے بی آہو چشم تجنے الفت پسر حمزہ مین کچھ دین
[illegible] ابھی پاس نہ کیا اور بادشاہ کے دشمنون سے مل گئی کیا تجھکو اس دن کی خبر نہ تھی
[illegible] تیرے جیسے بہتری ہو کہ تو میرے ہمراہ عقد کر لے ورنہ بہت پچتائیگی تو نے دیکھا ہوگا

کہ مین نے کیونکر ان سب کو اسیر کیا ہی اُسی طور سے تجھکو بھی اسیر کرونگا ملکہ نے جوابدیا کہ کمین تیری
شامت آئی ہی کیا بیہودہ بکتا ہی اگر اپنی زندگی چاہتا ہی تو میری اطاعت کر اگر ایکی مرتبہ عقدہ کا نام لیگا
زبان سے تو یاد رکھ کہ گُدی سے زبان کھینچ لونگی تو کیا چیز ہی یہ جو تو نے کہا کہ تو نے دیکھا کہ مین نے
اُن سب کو کیونکر اسیر کیا وہ سب غیر ساحر تھے تو نے اسیر کر لیا تجھکو تو کیا اسیر کر یگا رہا اِس
ابر کو ہٹا نیوں تو تجھکو سزا دیتی ہون رموز نے کہا کہ تو کیا چیز ہی اگر تجھکو دعوی ہی کہ مین ساحرہ ہون
تو پہلے مجھ سے مقابلہ کرلے پھر اِس ابر کو ہٹانا اگر تو ساحرہ نہین ہی صرف یہ اسے نام کی ساحرہ
ہی تو تو پھر کیا مقابلہ کریگی ابر کے اس پار آ اور مجھ سے مقابلہ کر ورنہ وا لبس جا یہ جو رموز نے
کہا ملکہ نے جواب دیا کہ رہجا مین آتی ہون تجھکو قتل یا اسیر کر کے اِس ابر کو مٹاؤنگی یہ کہکر اشارہ
جو کیا طاؤس اُڑا اور اِسقدر بلند ہوا کہ ابر سے اونچا ہو گیا ملکہ نے اِشارہ کیا کہ طاؤس اُس ابر
کو پھاند کر اِس پار آیا کہ جہان رموز سے اور سب سے مقابلہ ہوا تھا ملکہ نے دیکھا کہ لشکر
عنطاق کھڑا ہوا ہی لشکر مین خوشیان ہو رہی ہین اُدھر عنطاق و اہل لشکر نے دیکھا کہ بجلی
چمکی سب کی آنکھین جھپک گئین اب جو غور کر کے سب نے دیکھا تو ایک نازنین کو طاؤس پر بیٹھا
اسباب سحر سے آراستہ پایا عنطاق نے پہچانا کہ یہ تو مصاحب خاص بادشاہ طلسم کی ملکہ
دختر ملکہ غزالہ ہی یہ اسوقت یہان کیونکر طلسم سے آئی کیونکہ یہ بھی تو اکثر طلسم مین اور جشن لاوقت
ہند او فدعجائب مین جایا کرتا ہی اِس سبب سے سب باشندگان طلسم سے واقف و آگاہ ہی سرداران
کہا کہ مجھکو اسوقت بڑا عجب ہی کہ یہ مصاحب خاص شاہ طلسم اسوقت یہان کیون آئی ہی اسکو تو
حکم طلسم سے باہر آنیکا نہین ہی اِسکا کیا سبب ہی سرداروں نے جواب دیا کہ کسی ضرورت سے
آئی ہوگی اُدھر ملکہ نے ابر کے اِسپار آکر صدا دی کہ او رموز جادو تو کہان ہی آ میرے مقابلہ
کو کیون پوشیدہ ہو گیا ہی اگر نہ آئیگا تو مین تیرے لشکر اور عنطاق کے لشکر کو غارت کردونگی
یہ ملکہ کا کہنا تھا کہ رموز ابر سے نکلا اور کہا کہ او چھوکری تو اِسقدر کیون بلبلاتی ہی مین تیرے
مقابلے کو آیا اور یہ کہکر سامنے ملکہ کے آیا عنطاق نے جو یہ معرکہ دیکھا کہ اب تو چشم مصاحب
بادشاہ طلسم اور میرے بھائی سے مقابلہ ہونے کو ہی پکار کر کہا کہ ای بھائی رموز کیا تم اس
نازنین سے آگاہ نہین ہو یہ تو مصاحب خاص بادشاہ طلسم زعفران زار ہی اس سے نزاع

ورنہ بادشاہ ناراض ہونگے یہ کیا غضب کرتے ہو ہمکو تو اسکی عزت و آبرو کرنا چاہیے نہ کہ مقابلہ
رموز نے پکار کر کہا کہ یہ گیسو بریدہ ننگ خاندان پسر حمزہ پہ عاشق ہو کر مع اپنی مان غزالہ کے
بادشاہ سے منحرف ہو گئی ہی اور نمک حرامی پر کمر باندھی ہی بادشاہ طلسم سے اور اہل اسلام سے
بڑے بڑے معرکے پڑے ہین یہ پسر حمزہ کو لیکر بھاگی ہی وہ قمری یہی تھی سحر سے اسنے اپنے کو
قمری بنایا تھا تا کہ کوئی میرے حال سے آگاہ نہ ہو پڑا اسنے غضب کیا اب جو مین نے اسکے
یار کو اسیر کر لیا تو مجھسے لڑنے آئی ہی آپ ملاحظہ فرمائیے کہ مین اسکو بھی اسیر کیے لیتا ہون
یہ جو عنطاق نے سُنا سرداروں سے کہا کہ لو بڑا غضب ہوا کہ مسلمان طلسم پر بھی آگئے
اور بادشاہ کے مصاحب ہو کہ ہاتھ پانوں تھے منحرف ہو گئے اور اہل اسلام کے شریک ہو گئے
یہ وہ نازنین ہی کہ جسکو بادشاہ بہت چاہتے تھے اور کسی وقت اپنے سے جدا نہ کرتے تھے
اُنکا قصد تھا کہ یہ جوان ہوئے اور اس قابل ہو لے تو مین اسکو اپنے تصرف مین لاؤن لو
یہ بھی اُسلئے جدا ہو گئی بادشاہ کو بڑا قلق ہو گا یہ سرداروں سے کہکر رموز سے پکار کر کہا کہ
بھائی اسکو قتل نہ کرنا بلکہ زندہ اسیر کر لینا کیونکہ ہم اسکو اسیر کر کے بادشاہ طلسم کی خدمت مین
بھیجدینگے وہ ہمسے بہت خوش ہونگے کیونکہ یہ اُنکو بہت عزیز ہی رموز نے کہا کہ بہت
خوب یہ کہکر ملکہ سے کہا کہ اب بھی کچھ نہین گیا ہی میرے کہنے پر عمل کر ملکہ نے جواب دیا کہ تو ہم
کر زیادہ باتین نہ بنا تو کیا گیدی ہی اور تیرا بھائی کیا خبطی دُم ہی اور وہ شمشکال کیا اُتو ہی یہ
سُننا تھا کہ رموز کو غصہ آگیا ملکہ پر سحر کیا ملکہ نے اشارہ کر کے اُس سحر کو رد کیا ملکہ نے سحر کیا رموز نے
رد کیا تھوڑی دیر تک یہی معمولی سحر ہوا کیے عنطاق و اہل لشکر دیکھ رہے ہین اور سردار
عنطاق سے کہتے ہین کہ ملکہ بھی خوب سحر سے آگاہ ہی عنطاق جواب دیتا ہی کہ بادشاہ طلسم
کی بتائی ہوئی ہی کیون نہ ہو یہان یہ حال ہی کہ ملکہ و رموز کے سحر سے تمام صحرا کے درخت جل رہے
ہین زمین سے شعلے نکل رہے ہین آسمان سے آگ برس رہی ہی بجائے پانی کے جب ملکہ نے
سحر کیا شعلہ بجھ کر تمام صحرا مین آگ لگ گئی رموز نے سحر کر کے اُس آگ کو برطرف کیا رموز
نے سحر کیا کہ پانی برسنے لگا ملکہ نے دفع کیا ملکہ نے شیر پیدا کیا رموز نے گیندہ پیدا کیا دونون
باہم لڑکر ہلاک ہو گئے رموز نے اژدرہا پیدا کیا ملکہ نے برق چمکا کر اُسکو ہلاک کیا ملکہ نے

برق چمکائی اور سر پر رموز کے گرائی رموز نے سپر سحر پر دفع کی رموز نے ملکہ پر گولہ مارا ملکہ
مسکرائی وہ گولہ سرد ہو کر گر پڑا اسی طور سے بڑے عرصے تک سحر ہوا کیے سب دیکھ رہے ہین کہ
برابر سے سحر ہو رہے ہین جب رموز نے دیکھا کہ ملکہ کسی طور سے زیر نہین ہوتی ہی ایکمرتبہ
جھولی پر ہاتھ ڈالا اور پکارا کہ او آہو چشم خبردار ہو جا اور اِس میرے سحر سے بچ تو مین جانون
تو بڑی ساحرہ ہی یہ مین سحر اپنے کمال کا کرتا ہون یہ کہکر جھولی سے ایک ترنج نکالا اُس ترنج پر
تمام سیندور کے ٹیکے دیے ہوے تھے سوزن اُسمین لگی ہوئی تھین اِسنے کیا کیا کہ اپنی
ران مین نشتر دیا اور خون لیکر اُس خون سے ترنج کو رنگین کیا اور ملکہ پر یہاں کہکر مارا
وہ ترنج قہقہہ مارتا ہوا چلا ملکہ نے جو اُسکو اپنی طرف آتے ہوے دیکھا مسکرا دیا ایک برق
چمک کر اُس ترنج پر گری کہ وہ ترنج بیچ سے دو ہو گیا اُسمین سے ایک برق پیدا ہوئی وہ چمک
کر بالاے آسمان گئی اور کڑک کر طرف ملکہ کے چلی ملکہ نے سپر سحر کو سر کی پناہ کیا جیسے برق سپر
پر آئی ایک پنجہ پیدا ہوا سپر سے اُسنے برق کو پکڑ لیا اب ملکہ نے سپر کو ہٹایا تو وہ برق ملکہ کے
ہاتھ مین تھی ملکہ نے اُسپر کچھ اسم سحر پڑھکر دم کیا کہ وہ برق نہ تھی ایک چھوٹی سی کارد تھی ملکہ نے
وہ سامنے رموز کے پھینکدی اور کہا اِسی سحر پہ تجھکو ناز تھا لے اب تو میرے سحر سے بچ یہ کہکر
اور جھولی سے ایک تنکا نکالا اُسپر کچھ پڑھکر دم کیا وہ تنکا خودبخود اُڑ کر بالاے آسمان گیا
کچھ عرصہ نہ گذرا تھا کہ سب نے دیکھا کہ برق چمکی اور ایک پتلی سنہری آسمان پر سے اُتری
اُسکے ہاتھ مین وہی تنکا ایک کمان مین جڑا ہوا تھا آتے ہی اُس پتلی نے وہ تنکا رموز پہ مارا
یا تو وہ تنکا تھا یا کمان سے رہا ہو کر جو رموز کی طرف چلا سب نے دیکھا کہ پیکان سہ پہلو
ہی اُدھر رموز نے دیکھا کہ اگر یہ ناوک میرے سینے پر پڑا تو پشت کو توڑ کر پار گذر جائیگا
سواے اسکے کہ اِسکو جانے دون کوئی اور صورت مفر کی نہین ہی فوراً مرکب پر سے کود کر
غرق زمین ہو گیا وہ تیر خالی گیا اُدھر رموز پہلو مین اُس سنہری پتلی کے نکلا فوراً باہر آتے کے
ساتھ ہی منھ سے اگن کی چنبنک ملکہ اور وہ پتلی خبردار ہو کہ ایک شعلہ رموز کے منھ سے نکلا وہ
پتلی پر پڑا کہ وہ پتلی مثل ہیزم خشک کے جلنے لگی ایک منٹ مین جلکر خاک سیاہ ہو گئی رموز
پتلی کو جلا کر پھر مرکب پر سوار ہوا اور ملکہ سے کہا کہ تو نے دیکھا کیونکر مین نے اپنے کو تیر سے

سحر سے بچایا واقعی تو نے بڑے غضب کا سحر کیا تھا یہ کہکر ایک گولہ فولادی ملکہ کے اوپر مارا وہ گولہ ملکہ کے سینے پر آکر پڑا اگر کوئی دوسرا ساحر ملکہ کے مقام پر ہوتا اُس گولہ کی ضرب سے ہلاک ہو جاتا ملکہ ایسی ہی زبردست ساحرہ تھی جو بچ گئی جیسے گولہ ملکہ کے سینے پر پڑا ملکہ نے اُس گولے کو ہاتھ میں تھام لیا اور کہا کہ وہ گولہ اُلٹا پلٹ کر طرف رموز کے چلا رموز نے سحر کیا کہ گولہ درمیان سے شق ہوا اور ایک برق چمک کر ملکہ کے سر پر گری کہ سر ملکہ کا مجروح ہوا پس ملکہ کو غصہ آیا ہاتھ کا کڑا اُتار کر جو رموز پر مارا جبتک رموز بچے سر و شانہ زخمی ہوا اُدھر ملکہ نے دوسرا سحر کیا گلے کا طوق اُتار کر اور اسم سحر پڑھکر اب جو مارا وہ طوق برق جہندہ بنکر طرف رموز کے چلا رموز نے دیکھا کہ اِس ضرب سے بھی مفر مشکل ہے اور یہ تیر ہاتھ سے چوٹ نہ کھائیگی جبتک مکر نہ کیا جائیگا فوراً مرکب پر سے کود کر غرق زمین ہو گیا وہ برق تڑپ کر مرکب پر گری مرکب جلنے لگا اُدھر رموز زمین سے پہلوے ملکہ میں نکلا آواز دی کہ ای آہو چشم تو کیسی ساحرہ ہے اور تو کیسی بہادرہ ہے کہ ایک سے دو ملکر لڑتے ہیں دیکھ تیری ماں بھی تو سحر کر رہی ہے اب مجھکو معلوم ہوا کہ تیرے مغلوب نہونیکا یہ سبب ہے یہ جو رموز نے کہا ملکہ نے خیال کیا کہ مادر مہربان تو لشکر طلسم کشا میں تھیں یہاں کیونکر آگئیں پھر خیال آیا دل میں شاید میری تلاش میں نکلی ہوں منع کر دوں کہ تم سحر نہ کرو میں ہی اِس نابکار کو کافی ہوں یہ خیال کرکے دل میں پلٹی کہ منع کروں اُدھر رموز نے جو موقع پایا اِسنے فوراً جھولی سے ڈبیہ خاک جمشیدی کی نکالی اور ملکہ پر کھینچ ماری خاک کا ملکہ پر پڑنا تھا کہ ملکہ کو غش آنے لگا کیونکہ اُس خاک کی خاصیت یہی تھی کہ جب یہ خاک ساحر پر پڑی ساحر کو غش غش آگیا جب ملکہ کو غش آنے لگا ملکہ نے حسرت اِسقدر تو کہا کہ او مکار تو نے میرے ساتھ بھی مکر کیا جب دیکھا کہ میں یوں نہ غالب ہونگا تو میرے اوپر خاک قبر جمشیدی ماری خیر ناچار ہوں میری تقدیر میں بھی گرفتار ہونا بد اتھا یہ کہا اور غش کھا کر طاؤس پر سے گرنے لگی رموز نے ملکہ کو بیچ میں روکا اور سحر کیا کہ ایک برق چمک کر طاؤس پر گری طاؤس جلنے لگا اُدھر رموز نے ملکہ کو زمین پر رکھکر اُسکی زبان میں سوزن دی اور قید سحر میں اسیر کیا اسکے بعد اُس ابر کی طرف اِشارہ کیا چونکہ ملکہ تو اسیر ہو چکی تھی اُسکا

سحر کمزور نہ ہو چکا تھا اُسنے جو سحر کیا وہ ابر سحر ایک مرتبہ کڑک کر قلعے پر آیا پانی برسنے لگا وہ ہی
حالت اہل قلعہ کی ہوئی کہ سب پتھر کے ہو کر رہگئے مع جانور وغیرہ کے اسنے اشارہ کیا کہ
وہ ابر کڑک کر قلعے پر گرا اور قلعے کو مثل سرپوش کے ڈھانک لیا جب رموز لشکر و قلعہ کو
تباہ کر چکا اور ملکہ کو بھی اسیر کر لیا اب ملکہ کو لیکر میدان سے واپس چلا پاس عنطاق
کے عنطاق بہت خوش ہوا رموز کو گلے سے لگا لیا کہا کہ بھائی تمنے آج وہ کام کیا
کہ میرا ہی دل خوب مزے اُٹھاتا ہے خوب دشمنون کو پست کیا رموز نے کہا کہ اِس ساحرہ
کے مقابلے مین بڑی پریشانی ہوئی کسی تدبیر سے چوٹ کھاتی ہی نہ تھی مگر پھر عورت تھی
آخر کو مین نے زیر کیا آپ تشریف لے چلیے فرودگاہ پر عنطاق نے کہا کہ تمنے جس جسکو
اسیر کیا وہ سب زندہ ہین یا قتل کر ڈالا رموز نے کہا کہ سب اسیر ہین یہ سُنکے عنطاق رموز
پر سے زر سرخ و سفید نثار کرتا ہوا مع کل لشکر کے اور لشکر رموز کے خوشیان کرتا ہوا
فرودگاہ پر آیا لشکر نے کمر کھولی ایک طرف لشکر رموز کا اُترا سب اپنے اپنے مقام پر آکر
آسودہ ہوے رموز نے آہو چشم کو اپنے لشکر مین قید کیا چونکہ دن بھر کا تھکا ہوا تھا
اپنے خیمے مین جاکر آرام پذیر ہوا اُسدن عنطاق نے بھی دربار نہ کیا وہ بھی خیمۂ خاص
مین چلا گیا سب سردار اپنی جگہ پر آکر آرام پذیر ہوے وہ رات اِن سب نے براحت و
آرام بسر کی صبح کو عنطاق نے دربار کیا سب سردار و بادشاہ حاضر دربار ہوے
رموز بھی آیا اپنے مقام پر بیٹھا ہر ایک تعریف کرنے لگا اب راے ہونے لگی کہ کیا کیا
جائے رموز و دیگر سرداروں و بادشاہون کی راے ہوئی کہ پہلے ان خدا پرستون
دمضراب و آہو چشم کو طلب کر کے نصیحت کرو اگر یہ سب تمھاری اطاعت کرین تو خیر
ورنہ اِن سب کو قید رکھو اور ایک نامہ بنام بادشاہ طلسم تحریر کرو کہ ایک لڑکا حمزہ کا
علمشاہ نام ہماری سرحد مین آیا تھا اُسکے ہمراہ آپ کی مصاحب خاص یعنی ملکہ آہو چشم
بھی تھی مین نے پہلے اُن دونون کو بہت سمجھایا جب اُنھون نے نہ مانا تو مقابلہ ہوا میرے
کئی عزیز اُسکے شریک ہو گئے میرے بھائی رموز جادو نے لڑکر اُن سب کو اسیر کر لیا ہے
وہ میرے پاس قید ہین اُنکے بارے مین آپ کا کیا حکم ہوتا ہے آیا اُن سب اسیرون کو

آپ کی خدمت مین روانہ کرون یا اسی مقام پر قتل کرون جیسا حکم ہو اسکو بجا لاؤن ہین اگر وہ
طلب کرین تو پسر حمزہ و آہو چشم کو تو اُنکے پاس روانہ فرمایئے اور مضراب وغیرہ کو یہان رہنے
دیجیے جب یہ لوگ وہان جاکر قتل ہو جائینگے اور اِن سب کو معلوم ہوگا تو یہ پھر آپ کی اطاعت کرینگے
کیونکہ اِن سب کو زیادہ تر بھروسہ حمزہ کا ہی عنطاق نے کہا کہ یہ راے آپ سب لوگون کی
بہت صایب وعمدہ ہی رموز سے کہا کہ بھائی اُن سب قیدیون کو طلب کرو مع آہو چشم کے
رموز نے کہا کہ اچھا اور دستک دی کہ وہی زنگی پیدا ہوا اُس سے کہا کہ اُن سب قیدیون
کو لے آؤ وہ چلا گیا اور ایک سردار سے کہا کہ تم آہو چشم کو لشکر سے لے آؤ وہ سردار لشکر
مین آیا ملکہ کو لیکر بارگاہ مین آیا اِدھر وہ زنگی بھی اُس مقام پر آیا کہ جہان سب کو قید کیا تھا
راوی بیان کرتا ہی کہ رموز نے ایک ساحر کو ایک مقام پر اُسی صحرا مین مقرر کیا تھا اور کہدیا
تھا کہ یہ زنگی جسکو پکڑ لائے تم اسیر سحر کرکے اور قید سحر مین مبتلا کرکے اپنے پاس رکھنا اور
جب ہم طلب کرین ہمارے پاس لیکر آنا چنانچہ ایسا ہی اُس ساحر نے کیا کہ جسکو یہ زنگی پکڑکر
لے گیا اُس ساحر نے اسیر سحر کیا اور قید سحر مین اسیر کرکے ایک مقام پر قید کردیا یہ زنگی سحر ہوا
کا ہی اِسکا اسیر ہی جب رموز نے اُسکو حکم دیا کہ اُن سب کو حاضر کرو اُسنے اُس ساحر سے جاکے
کہدیا وہ ساحر اُن سب کو تخت سحر پر ڈالکر وہان سے چلا اور ایک دم مین بارگاہ مین آکر
پہونچا سب کو سامنے رموز کے حاضر کیا سب بسبب سحر کے بیہوش پڑے تھے عنطاق نے
کہا کہ ان سب کو ہوشیار کرو رموز نے جواب دیا کہ آہنگرون کو طلب کرو وہ انکو قید مین
مبتلا کرین تو اِنپر سے سحر اُتارا جائے عنطاق نے آہنگرون کو بلایا آہنگرون نے حاضر
ہوکر مع علمشاہ و تحیر دیوانہ و اخفان و مضراب کے سب کو قید سخت و گران مین مطوق
ومقید کیا اب رموز نے اُس ساحر سے کہا کہ اپنا سحر اُتارلو اُسنے سحر اُتارا سب کو ہوش آیا
علمشاہ وغیرہ کو جو ہوش آیا دیکھا کہ ہم سب بارگاہ مین عنطاق کی مسلسل ومطوق بیٹھے ہوے
ہین اور عنطاق بکبر و نخوت تخت پر بیٹھا ہوا ہی برابر اُسکے اُسکا بھائی رموز جادو ہی اور دیگر
سردار کرسیون پر بیٹھے ہوے ہین علمشاہ نے ملکہ آہو چشم کو بھی اسیر دیکھا دل مین خیال کیا
کہ معلوم ہوتا ہی میرے اسیر ہونے کے بعد ملکہ نے اور اُن سب نے رموز سے مقابلہ کیا ہیگا

اسیر ہوئے علمشاہ نے بہت دل مین افسوس کیا ملکہ کی طرف دیکھکر فرمایا کہ ای ملکہ تمنے میرا کہنا نہ سنا اور اپنے کو اِس بلا مین مبتلا کیا خیر جو مقدر مین تھا وہ ہوا ملکہ نے جواب دیا کہ ای شہریار مجھسے اِس نابکار رموز کی بدعت نہ دیکھی گئی اور نہ صبر ہو سکا مین نے مقابلہ کیا اِسنے خاک قہر جمشیدی مار کر گرفتار کر لیا ورنہ اسکی بھی یہ طاقت تھی کہ یہ مجھکو گرفتار کر سکتا ای شہریار یہ سب آپ کے اسیر ہونے کے بعد اس سے لڑے اور سب اسیر ہو گئے ملکہ نے سب کی حالت بیان کی اور جو اسنے لشکر کا حال کیا تھا وہ بیان کیا علمشاہ نے فرمایا کہ چہ مرضی خدا اور مضراب کی طرف دیکھکر کہا کہ تمنے کیون اپنے کو مبتلا کیا تمھارے میرے تو اقرار تھا کہ جب عنطاق سے فیصلہ ہو جائیگا جب مین آپ کی شراکت کرونگا جبکہ مین اسیر ہو گیا تو پھر کیا ضرورت تھی کہ تمنے میری کمک کی اور اپنے کو اِس بلا مین مبتلا کیا مضراب نے جواب دیا کہ ای شہریار مین مرد ہون نامرد نہین ہون گو میرے آپ کے اقرار تھا مگر جب مین نے دیکھا کہ اِس نامرد نے آپ کو اور آپ کے سرداروں کو سحر کرکے اسیر کیا اور اب لشکر کو غارت کرنا چاہتا ہی مین اسسے زیر ہو چکا تھا آپ کا ایک ادنی غلام تھا مجھسے بدعت اس نامرد کی نہ دیکھی گئی مین نے مقابلہ کیا جبکہ آپ اسیر ہو چکے تھے تو میرا رہنا بیکار تھا مین بھی اسیر ہوا اب جو آپ کی حالت ہی وہی میری حالت ہی جو آپکے اوپر گذریگا وہ میرے اوپر بھی گذریگا ملازم نہ دوست وہی ہی جو وقت بد مین کام آئے اب صرف میری یہ آرزو ہی کہ مجھکو کلمۂ طیبہ تعلیم فرمائیے تاکہ مین اُسکو پڑھکر مسلمان ہون اور اِس دنیا سے جو جاؤن تو مسلمان جاؤن کافر نہ قتل کیا جاؤن علمشاہ نے اِسی حالت قید مین کلمۂ طیبہ زبان پر جاری کیا مضراب اسیوقت کلمہ پڑھکر مع اُن سردارون کے جو کہ قید ہوئے تھے اور یہان موجود تھے مسلمان ہوا از سر صدق اور اِسی حالت قید مین مجکو ہزارون لاکھون گالیان لو عنطاق و رموز و خداوند عجائب وغیرہ کو دین اور ان سب پر لعنت کی یہ واقعہ دیکھکر رموز و عنطاق کو نہایت غصہ آیا مگر سکوت کیا عنطاق نے علمشاہ سے کہا کہ ای پسر حمزہ تو اِسوقت اپنے کو کس حالت مین پاتا ہی علمشاہ نے فرمایا کہ مین اپنے کو اِسوقت اس حالت مین پاتا ہون کہ جیسے شیر غران کو کوٹھری مین بند کرو اور اُس پر بدعت کیجائے وہ میری حالت ہی یہ کہکر فرمایا کہ شکر ہی خدائے برتر کا کہ جس نے

مجھکو اس قید مین مبتلا کرایا اسکا شکریہ ہر حال مین کرنا چاہیے مگر مین نے آجتک تجھسا نامرد و مکار کسی کو نہین دیکھا تو نہایت نامرد و مکار ہی عنطاق نے کہا کہ او پسر حمزہ تو بڑا بدزبان ہی سچ کہا ہی کسی نے کہ رسی جلجاتی ہی اسکا بل نہین جلتا ہی خیر اِس تقریر سے تو کچھ حاصل نہین ہی اب یہ بتاؤ کہ میری اطاعت اور دین باسلام کے ترک کرنے مین کیا کہتا ہی اگر تو دین اسلام ترک کرکے عجائب پرستی قبول کرے تو مین ابھی تجھکو رہا کردون اور اپنے لشکر کا سپہ سالار کرون علمشاہ نے فرمایا کہ لاکھ لاکھ لعنت ہی تجھپر اور تیرے خداوند پر مین نہ تیری اطاعت کرونگا نہ دین اسلام ترک کرونگا تو بیکار مجھکو قتل کرنے سے ڈراتا ہی جو تیرا جی چاہے وہ حکم دے عنطاق نے یہ کلمہ علمشاہ کا سنکے مثل مار سر و دم بریدہ کے تاؤ پیچ کھایا علمشاہ کی طرف سے منھ پھیرکر کہا کہ معلوم ہوا کہ تیری قضا آئی ہی مین کیا کرون کہ مجبور ہون تو میرے کہنے پر عمل ہی نہین کرتا ہی علمشاہ سے یہ کہکر اب اُن سب کی طرف یعنی تجبر دیوانہ و مضراب و اخفان و آہو چشم و اِن سب کے سردارون کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ تم سب دین باسلام ترک کرنے اور میری اطاعت قبول کرنے کی بابت کیا کہتے ہو ہر ایک نے یہی جواب دیا کہ جو تیرا جی چاہے وہ کر جبکہ ہمارا آقا و سردار تیری اطاعت قبول نہین کرتا ہی تو ہم پھر کیون قبول کرنے لگے اور یہ بتا کہ جب کافر سے کوئی مسلمان ہو تو پھر وہ کافر کیونکر ہوسکتا ہی بس ہم کیونکر دین اسلام ترک کرین جو تیرا جی چاہے وہ کر یہ کہکر ہزارون گالیان دین اب عنطاق کو اور زیادہ غصہ آیا آہو چشم سے کہا کہ اے آہو چشم تو اپنی جوانی پر رحم کھا اور میرے کہنے پر عمل کر مین تجھکو رہا کیے دیتا ہون تو طرف طلسم کے چلی جا آہو چشم نے کہا کہ کیا بکتا ہی جب عنطاق کو معلوم ہوا کہ اِنمین سے کوئی بھی میری اطاعت نہ کریگا نہ دین اسلام ترک کریگا داروغۂ زندان کو طلب کرکے حکم دیا کہ اِن سب قیدیون کو لیجا کر شہر مین قید کر دا اور ہر قسم کی تکلیف دینا مین بھی آتا ہون وہان آکر ان کے بارے مین حکم دونگا بس داروغہ زندان اُن سب قیدیون کو جو کہ قریب تین ساڑھے تین سو کے تھے بیرون بارگاہ لایا ارابون پر ڈالکر اور ایک سردار الحکم عنطاق مع پچاس ہزار سیاہ کے داروغہ و قیدیون کے ہمراہ ہوا داروغہ زندان لیکر طرف شہر کے روانہ ہوا بعد روانہ کرنے قیدیون کے عنطاق نے دبیر کو طلب کرکے

پہلے بہت بڑا القاب و آداب تحریر کراسکے ایک نامہ اِس مضمون کا جوکہ سابق مین عرض
کرچکا ہون بنام سنگال بادشاہ طلسم زعفران زار تحریر کرایا اور ایک ساحر کو رموز
نے دیکر روانہ کیا جب عنطاق نامہ روانہ کرچکا اُسنے اُسوقت لشکر کو حکم دیا کہ طرف شہر کے
کوچ کرے وہ ساحر نامہ لیکر طرف طلسم کے راہی ہوے اور بعد تھوڑی دیر کے سب
اسباب وغیرہ بار ہوگیا عنطاق مع اُن سب بادشاہون کے طرف شہر کے چلا جوکہ کمک
کو آئے تھے راوی بیان کرتا ہی کہ پہلے داروغہ قیدیون کو لیکر داخل شہر ہوا تمام شہر مین
غلغلہ ہوا کہ جس معرکے پر بادشاہ تشریف لے گیا تھا اُن سب لوگون پر بادشاہ نے ظفر
پائی اور سب کو اسیر کیا اُن قیدیون کو داروغۂ زندان لیکر شہر مین آتا ہی بحکم بادشاہ قیدکرنے
کو یہ جو خبر مشہور ہوئی ہر ایک بر سر راہ آکر کھڑا ہوا برا ے تماشا سب نے دیکھا کہ آگے آگے
ہزارون سوار آئے اُنکے بعد دیکھا کہ ارابون پر قیدی بیٹھے ہوے اُنکے گرد سوار برہنہ
تلوارین لیے ہوے چلے آتے ہین اول اعرابہ علمشاہ کا تھا سب نے دیکھکر کہا کہ یہی
پسر حمزہ ہی اِسی کو بادشاہ کا بھانجہ دیوانہ رہا کر لے گیا تھا اُسکے بعد ارابہ مضراب کا تھا اُسکے
بعد ارابہ دیوانے کا اُسکے بعد اخفان کا اِن سب کے بعد اور سردارون کے ارابہ
تھے اب سب نے ان سب کو پہچانا اور باہم کہنے لگے کہ یہ کیا ماجرا ہی کہ سواے پسر حمزہ کے
جسقدر قیدی ہین سب بادشاہ کے عزیز و ملازم ہین کیا یہ لوگ سب پسر حمزہ کے شریک
ہوگئے تھے اہل لشکر سے جو اِس معرکہ کو دریافت کیا اُن سب نے سب حال اہل شہر سے
بیان کیا یہانتک کہ داروغہ نے اِن سب کو لاکر زندان مین قید کیا یہ سب مع اہو حشیم کے
ایک مقام پر قید ہوے اب انکو تو قید مین رکھا جاتا ہی دیکھیے کب رہا ہون اُدھر عنطاق
مع لشکر کے راہ طی کرکے اور اُن بادشاہون کو جوکہ کمک کو آئے تھے داخل شہر ہوا سب
لشکر چھاؤنی مین اُترے اپنے اپنے عزیزون سے ملے عنطاق نے دربار کیا سب حاضر
دربار ہوے عنطاق نے حکم دیا کہ سامان جشن مہیا کیا جائے ہم اِس فتح کی خوشی کا جشن کرینگے
جبتک ہمارے نامے کا جواب بھی آجائیگا جیسا حکم ہوگا اُسپر عمل کرینگے منادی نے ندا کردی
کہ تمام اہل شہر اِس فتح کی خوشی کرین اُسیوقت شہر مین منادی کردی گئی ہر ایک مقام پر سامان

جشن خوشی ہونے لگا یہان بھی بادشاہ کی بھی سرکار مین سامان ہونے لگا یہانتک جب سب سامان درست ہو گیا محفل آراستہ ہوئی جشن عشرت برپا ہوا ارادی نامہ بر کو طرف طلسم کے روانہ رکھتا ہی اور علمشاہ وغیرہ کو قید مین مبتلا رکھتا ہی اور عنطاق کج کلاہ کو مصروف جشن خوشی و انتظار جواب نامے مین مصروف رکھتا ہی اور اب کچھ حال طلسم زعفران زار و خواجہ عمرو کا تحریر کرتا ہی وہ حال سمک پلیداقی کا کہ جبکہ علمشاہ وغیرہ اسیر ہوے اور سمک نے دیکھا کہ اب لشکر پر تباہی آتی ہی یہ اپنی صورت تبدیل کر کے لشکر عنطاق کج کلاہ مین اس خیال سے آیا کہ اگر بن پڑے تو کوئی تدبیر رہائی شاہزادے وغیرہ کی کرون مگر جب رموز جادو سکو یعنی ملکہ وغیرہ کو اسیر کر کے مع عنطاق و لشکر کے ہمراہ عنطاق کے فرودگاہ پر آیا اور اسدن عنطاق نے دربار نہ کیا سب اپنے اپنے مقام پر جاکر قیام پذیر ہوے سمک نے شب بھر بڑی کوشش کی کہ کسی تدبیر سے قیدخانے کا پتہ چلجائے تا کہ مین عیاری کر کے رہا کرلون مگر کچھ پتہ نہ چلا اسی فکر مین صبح ہوگئی یہ پھر دربار مین آیا اسکے روبرو وہ صلاح و راے باہم ہوئی اُسکے بعد قیدی طلب کیے گئے تھے اسکے سامنے سب تقریر ہوئی اور اسیرون کو داروغہ لیکر روانہ ہوا تھا یہ بھی ہمراہ چلا تھا اس خیال سے کہ راہ مین عیاری کرون پھر خیال آیا کہ عنطاق کے دربار مین چلو وہان دیکھو اب کیا راے ہوتی ہی یہ پھر دربار مین آیا تھا اسکے روبرو نامہ لکھا گیا اور ساحر نامہ لیکر چلا اب اسنے خیال کیا تھا کہ اس نامہ بر پر عیاری کرو اسکو اسیر کر کے اور خود اپنی طرف سے جواب نامہ لکھکر خود نامہ بر بنکر عنطاق کے پاس آؤ اور عیاری کر کے اِن سب کو رہا کرلو یہ خیال دل مین کر کے یہ بھی ساتھ نامہ بر کے بیرون بارگاہ آیا تھا نامہ بر تو اُڑکر چلا یہ اُسکے سایہ کے نشان پر چلا جاتا تھا اس خیال سے کہ یہ کسی مقام پر اُتریگا اُسی مقام پر عیاری کرنا بس ارادی اسکو بھی روانہ رکھتا ہی عیاری بعد ازان اِن سب کا حال تحریر ہوگا انشاءاللہ تعالے

اب دو کلمہ داستان خواجۂ خواجگان سر برندۂ جادوگران ریش تراشندۂ کافران بیک طراری خنجر گذار عیار تیز رفتار یعنی خواجہ عمر نامدار کے حوالۂ قلم تیز رقم ہوتے ہین ناظرین بالغور ملاحظہ فرمائین دیگر حالات داستان

بہار آئے الٰہی چمن پری ہو جائے ‏ ‏ یہ زرد زرد وہر یک شجر ہری ہو جائے
کبوتر اڑ کے جو جائے وہان پری ہو جائے ‏ ‏ جواب نامہ جو لائے پیمبری ہو جائے
خدا کے دین کا موسیٰ سے پوچھیے احوال ‏ ‏ کہ آگ لینے کو جائین پیمبری ہو جائے
وہ سخت جان ہون ہو گر گری تیری او نزک ‏ ‏ چٹا سے سنگ ذرا آڑ ہو و دری ہو جائے

عیاران مضامین و سحر ہنگان معنی اس داستان جلالت طراز کو یون تحریر کرتے ہین کہ ناظرین کو یاد ہوگا کہ جناب منشی احمد حسین صاحب قمر نے یہانتک بیان کیا ہی کہ خواجہ عمرو بن امیہ ضمری نامدار بحکم صاحبقران عالی وقار اُس پہاڑ پر آئے کہ جہان اسلم بچہ شیطان خدائی کرتا تھا اور اسلم کو بہ مکر و عیاری اسیر کرکے داخل زنبیل کیا اُسکے باغ کا کل مال و اسباب لوٹ لیا بعدہ اسکے وہان سے طرف صاحبقران کے تشریف لے چلے تھے جب تھوڑی دور راہ طی کی تو خیال آیا کہ ای خواجہ تم کو صاحبقران نے براے رہائی جہانگیر و ملکہ سیماے مہر جمال کے روانہ کیا تھا اور فرمایا تھا کہ ان دونون کو شنکال بادشاہ طلسم اسیر کر لے گیا ہی انکی خبر لاؤ اور رہا کرلاؤ چنانچہ تم اُنکی رہائی کی فکر مین چلے تھے کہ راہ مین اُس ساحر نے اسیر کر لیا جسنے کہ تم کو شنکال کے پاس اسیر کرکے روانہ کیا تھا وہ ساحر بحکم اپنے آقا کے لیے جاتا تھا کہ صاحبقران نے اُسکو قتل کرکے تم کو رہا کیا اور رہم کو براے خبر اسلم روانہ کیا تم نے یہان آکر اُسکو اسیر کر لیا ای خواجہ اب تم کو لازم ہی کہ اُن دونون کی فکر کرو اور انکو رہا کرکے اپنے ہمراہ لے کر خدمت صاحبقران مین چلو اور جب تک تم نہ جاؤگے حکیم استقلینوس کے مہمان رہین گے اُنکی طرف سے اطمینان ہی بس یہ سوچ کر خواجہ سلامت نے اپنی صورت تبدیل کی ایک صورت پر تیار ہو کر ایک سمت کو روانہ ہوئے کہ کسی سے راہ طلسم دریافت کرکے طلسم مین اپنے کو پہونچاؤن شنکال کے دربار مین جاکر فکر رہائی جہانگیر و سیما کی کرون اور عیاری کرکے شنکال کو بھی قتل کرون خواجہ اسی فکر مین راہ روی کرتے ہوئے چلے جاتے ہین جس سے راہ طلسم دریافت کرتے ہین وہ خواجہ کی صورت دیکھ کر بھاگ جاتا ہی کچھ جواب تک نہین دیتا ہی اگر کسی نے جواب بھی دیا تو یہ جواب دیا کہ ہم نے تو یہ نام تک نہین سُنا ہم پتہ کیا جانین خواجہ کو جو قصبہ یا گاؤن ملا خواجہ نے اُسکو لوٹ لیا عیاری کرکے

اسیطور سے خواجہ کو دس دن گذرے کہ طلسم کا نشان نہ ملا ایک دن پریشان ہوکر اور خدا سے یہ دعا
کرکے کہ یا تو اے کریم کارساز مجکو منزل مقصود پر پہونچا دے یا مجکو خدمت صاحبقران مین پہونچا
ادھر اگر بہت پریشان ہوا یہ دعا مانگ کر خواجہ نے ایک طرف کا راستہ لیا پاے شاطری مارتے
ہوئے جاتے تھے دو پہر راہ چلے تھے کہ پیاس نے غلبہ کیا شدت عطش نے پریشان کیا زبان
مین کانٹے پڑگئے تالو خشک ہوگیا ہر مرتبہ زبان تالو سے لپٹی جاتی ہے اب خواجہ پانی کی تلاش
مین ادھر سے اُدھر اُدھر سے اِدھر پھرنے لگے نوبت یہ ہے کہ تالو شدت عطش سے شق ہوا جاتا ہے عجب
حالت ایک تو پیاس کی شدت دوسرے دھوپ کی حدت تیسرے گرمی کی کثرت تیسرے
وقت دو پہر خواجہ عجب بلا مین مبتلا تھے کہ سامنے سے ایک دریا سے نظر آیا پہلے تو خواجہ
نے خیال کیا کہ یہ دھوکا ہے اکثر جنگلوں مین ریگ پر دریا کا دھوکا ہوتا ہے بیکار ہے اُدھر جانا پھر
خیال آیا کہ چلکر دیکھو تو لو اگر نہ ہوگا تو آگے چلنا اتنی مصیبت مین مبتلا ہوئے ہو یہ دل مین خیال
کرکے خواجہ اُس طرف کو روانہ ہوئے جو جو قریب ہوتے جاتے ہین وہ وہ پانی نظر آتا جاتا
ہے اب جو دور سے پانی پر نگاہ پڑی امید ہوئی دل کو ایک قسم کی تازگی و فرحت حاصل ہوئی
آنکھو مین خنکی پہونچی خواجہ لپک کر قریب دریا آئے ایک طرف دیکھا کہ چند درخت سے
ہوئے ہین کنارے دریا کے اُن درختون کے سایہ مین ایک چبوترہ پختہ بنا ہوا ہے یہ معلوم
ہوتا ہے کہ کوئی بادشاہ یا امیر یا وزیر اس مقام پر آکر شکار ماہی کا شغل کرتا ہے یہ چبوترہ اُسی
لیے بنوایا ہے خواجہ اُن درختون کے سایہ مین آئے ہوا جو سرد لگی گرمی بھی کم ہوئی پیاس کا
غلبہ بھی کم ہوا اب خواجہ کنارے دریا کے چبوترے پر بیٹھے قصد کیا کہ دریا مین ہاتھ ڈال کر
پانی لے کر منہ ہاتھ دھوؤن پھر خیال آیا کہ اے خواجہ یہ مقام طلسم ہے یہان کارخانہ سحر کا ہے
ایسا نہ ہو کہ یہ دریاے سحر ہو تم دریا مین ہاتھ ڈالو اور کوئی ساحر اُسمین رہتا ہو وہ تم کو اسیر
کرلے تو بڑی خرابی ہو پہلے آزما لو یہ خیال دل مین کرکے زنبیل سے ایک شہدے کو نکالا
اُس سے کہا کہ دریا سے پانی تو لا اُس شہدے نے دریا مین ہاتھ ڈالا کچھ بھی نہ ظاہر ہوا چونکہ
وہ دریا اصلی تھا اگر سحر کا ہوتا تو کچھ نہ کچھ علامت سحر ضرور ظاہر ہوتی جب خواجہ کا اطمینان
ہوگیا اُسکو تو نذر زنبیل کیا خود ہاتھ منہ دھویا اُسکے بعد پانی خوب سیر ہوکر نوش فرمایا تن

پژمردہ مین جان آئی ولیکن قوت قلب کو راحت حاصل ہوئی پانی جو پیا آرام ملا وہ شدت عطش و زیادتی گرمی کم ہوئی اب چبوترے پر درختون کے سایہ مین پاؤن پانی مین لٹکا کر لیٹے گو خواجہ دریا سے ڈرتے بہت ہین مگر اسوقت ایسی تکلیف اُٹھائی تھی اب جو راحت ملی ہے تو اس رنگ سے بیٹھے ہین راوی کہتا ہو کہ خواجہ کے پاس زنبیل مین سب اشیا از قسم کھانا و پانی موجود رہتا ہو اول مشکیزہ حضرت خضر وغیرہ بھی خواجہ نے کیون نہ اُس سے پانی پیکر اپنی پیاس کو برطرف کیا اسکا سبب یہ ہو کہ اول تو وہ خواجہ ہر ایک مقام پر نکالتے نہین ہین جہان یہ خیال ہوتا ہو کہ اب پانی ممکن نہ ہوگا وہان اُسکو نکالتے ہین اور یہی حکم بھی ہو دوسرے خواجہ اُسوقت کچھ ایسے بدحواس تھے کہ بالکل یاد بھی نہ تھی خیر آمدم برسر مطلب اب جو ہوا لگی خواجہ کی آنکھ بند ہونے لگی خواجہ نے پانی سے پاؤن نکالے اُسی چبوترے پر درخت کے سایہ مین لیٹ کر سو گئے بڑے عرصہ تک سویا کیے اب جو آنکھ کھلی تو وقت سہ پہر تھا خواجہ نے اُٹھ کر وضو کیا نماز ظہر بھی ادا کی اُسکے بعد مُنھ ہاتھ دھونے لگے خواجہ تو مُنھ ہاتھ دھو رہے ہین مگر صورت اپنی تبدیل کیے ہوئے ہین ایک دوسری صورت پر ہین کہ یکایک ایک برق چمکی خواجہ نے سر اُٹھا کر دیکھا کہ یہ چمک کیسی ہوئی کیا کوئی ساحر آتا ہو خواجہ تو یہ دیکھ رہے ہین مگر بے خوف اسی سبب سے ہین کہ اصلی صورت پر نہین ہین راوی بیان کرتا ہو کہ خواجہ تو اس خیال مین تھے کہ خواجہ نے دیکھا کہ ایک ساحر جھولی کاندھے پر ڈالے ہوئے قشقہ سیندور کا لگائے ہوئے کالے کوڑیالے گلے مین پڑے ہوئے آنکھ مُنھ سے شعلے نکلتے ہوئے اِدھر اُدھر کچھ دیکھتا ہوا چلا آتا ہو ادھر اس ساحر نے دیکھا کہ ایک شخص عجیب الخلقت کہ جسکا قد بہت دراز ہو سر یہ معلوم ہوتا ہو کہ ایک گنبد ہو بازون پر دو بڑے بڑے پر ہین آنکھین مثل تنور کے روشن ہین بڑے بڑے دانت رنگ سیاہ ایک جامہ پہنے ہوئے کنارے دریا کے چبوترے پر بیٹھا ہوا ہو ہزارون اژدر و سانپ جسم سے لپٹے ہوئے ہین وہ جو پیرہن ہو طرح بطرح کے رنگ بدلتا ہو کبھی سرخ ہو جاتا ہو کبھی سفید کبھی سبز کبھی نیلا یہ معرکہ دیکھ کر اسکو بڑا عجب ہوا یہ حیرت سے دیکھنے لگا اور خیال دل مین کرنے لگا کہ یا تو یہ کوئی ساحر زبردست ہو یا کوئی دیوتا ہو دیا

کوئی مقرب بندہ ہی جو یہ اسکو مرتبہ حاصل ہی اسکے پاس چلکر دریافت تو کرو مگر صورت دیکھکر دم نکل گیا ہی یہ خیال ہوتا ہی کہ ایسا نہ ہو کہ کوئی گستاخی ہو جائے اور یہ کچھ اذیت پہونچائے ہر مرتبہ قریب جانے کا قصد کرتا ہی پھر تھم جاتا ہی ادھر خواجہ نے جو اس ساحر کو دیکھا قیافہ سے پہچان لیا کہ یہ ہم سے خوف کرتا ہی ای خواجہ اسکو اپنے قریب بلاؤ اسکا حال دریافت کرو شاید اس سے کچھ پتہ و نشان طلسم کا ملے کیونکہ یہ ساحر ہی اُدھر وہ یہ خیال کر رہا تھا کہ ضرور یہ کوئی بزرگوار ہین جو اس صحرا مین یون بے خوف بیٹھے ہوئے ہین نہ شیر کا خوف نہ اور کسی جانور گزندہ و درندہ کا ڈر ہی اکیلے بیٹھے ہوئے ہین کہ خواجہ نے پکار کر کہا کہ ای مسافر تو وہان کھڑا ہوا کیا دیکھ رہا ہی یہان قریب آ مین تیرے حال سے آگاہ ہو گیا ہون تو پانی کی تلاش مین ادھر آیا ہی مجھکو دیکھکر تو خوف کرتا ہی اور پانی لینے کو نہین آتا ہی تو شوق سے آکر پانی لے اور اپنی عطش کو برطرف کر مین تجھکو اذیت نہین دونگا ہم لوگون کا یہ کام نہین ہی کہ کسی کو بدون حکم کے تکلیف دین ہان جب حکم صادر ہوتا ہی کہ فلان کو ہمارے پاس لے آؤ تو ہم اُسکو آکر لے جاتے ہین پھر نہین چھوڑتے ہین چاہے اُسکے عزیز روئین چاہے باپ مان بیٹا بیٹی مگر ہم لیجائینگے ابھی تو تیرے جانے مین بہت زمانہ باقی ہی تو بیکار ہم سے خوف کرتا ہی ہم یہان آتے کب ہین اسوقت ایک ضرورت سے یہان آئے تھے یہ مقام اچھا معلوم ہوا ٹھہر گئے تھوڑی دیر ٹھہر کر چلے جائینگے یہ جو پکار کر کہا وہ ساحر واقعی پیاسا تھا تو اُسکا اعتقاد اور زیادہ ہو گیا اُس نے دل مین کہا کہ ضرور یہ کوئی نہ کوئی خاص اور مقرب بندہ ہی یہ تو میرے حال سے آگاہ ہو گیا چل اسکی خدمت مین عجب کیا ہی کہ تو جس مطلب کے لیے بحکم بادشاہ نکلا ہی وہ مطلب اسکی کمک و مدد سے حاصل ہو اور تو اپنی مراد کو پہونچے یہ خیال کرکے اور اپنے ہاتھ باندھکر قریب خواجہ کے آیا بہت ادب سے جھککر سلام کیا اور قصد کیا کہ قدمون پر سر رکھون خواجہ نے منع کیا اُسنے دونون ہاتھ آنکھون سے لگالئے آپ نے فرمایا کہ پہلے پانی تو پی لے پھر باتین کرنا اُسنے کہا کہ مجھکو معلوم ہوا کہ آپ ضرور بندہ خاص خداوند یا مصاحب خداوند ہین واقعی مین بہت پیاسا تھا اور ہون بڑی دور سے پانی کی تلاش مین چلا آتا ہون صبح سے اپنے مکان سے چلا ہون کوسون کی راہ طی کی ہے

بسبب راہ طی کرنے کے پیاس نے غلبہ کیا پھر مجھ سے پانی کی تلاش کر رہا ہون اتفاق سے یہ دریا دکھائی دیا اور جو آیا تو آپ کو یہان تشریف فرما پایا آپ کی صورت مبارک دیکھتے ہی میرے اندام مین بخود بخود رعشہ پڑ گیا باوجودیکہ مین ساحر ہون اور طلسم زعفران زار کا رہنے والا ہون ہزارون ساحر و صور تین ایسی دیکھی ہین کہ جنکو اگر رستم دیکھ لے تو ڈر جاسے اور کانپ کر گر کے غش آ جائے مگر میری یہ حالت کبھی نہین ہوئی جو آپ کی صورت دیکھکر ہوئی مین نے خیال کیا اپنے دل مین کہ یا تو یہ کوئی بندہ مقرب درگاہ خداوندی ہین کہ جنکی عزت و بزرگی کے سبب سے مجھ پر رعب طاری ہوا یہ میری حالت ہوئی یا کوئی فرشتہ قدرت ہین کہ جنکے رعب کے سبب سے میری یہ حالت ہوئی ہو بدون اجازت کے جاکر پانی پینا خلاف ہو ایسا نہ ہو کہ کوئی گستاخی یا بے ادبی ہو کہ جو کہ سبب ناراضی ہو بس مین اُسی مقام پر ٹھہر گیا اور فکر کرنے لگا کہ کیا تدبیر کرون جو خدمت عالی مین پہونچون کہ آپ نے یاد فرمایا مین بہت خوش ہوا اور حاضر خدمت ہوا کیونکہ میری مراد بر آئی خواجہ نے فرمایا کہ پھر باتین بنا پہلے پانی پی لو ذرا اپنے دل مین کہا کہ وہ مارا جو مجھکو گمان تھا وہ پورا ہوا خدا نے میرے حال پر رحم کیا اوتھر اُس ساحر نے دریا سے پانی پیا اب قریب آیا خواجہ کے روبرو بہت ادب سے بیٹھا اور ہاتھ باندھکر عرض کیا کہ یہ فرمایئے کہ آپ کون بزرگوار ہین اور اس جنگل مین کہ جہان بوے انسانات نہین ہو کوسون تک انسان کا نشان نہین ہو سواے صحرا کے آپ کیون تشریف فرما ہین خواجہ نے فرمایا کہ تجکو ہمارے نام سے کیا کام ہو اور اس دریافت کرنے سے کیا مطلب ہو لے تو پانی پی چکا اپنی راہ لے میری اوقات مین فرق آتا ہو مجھکو ابھی بڑی دور جانا ہو اُسنے عرض کیا کہ آپ کی بڑی مہربانی ہوگی جو آپ اپنے اسم نامی سے آگاہ فرمایئے گا اور مقام سکونت سے فرمایا کہ پہلے تو یہ بتا کہ تو کون ہو اور تیرا کیا نام ہو اور کہان کا رہنے والا ہو اور کس ضرورت سے ادھر کو آیا ہو گو ہم سب تیرے حال سے آگاہ ہین مگر تیرے زبانی سُننے کے بہت مشتاق ہین ہم ہر ایک کے دل کے حال سے آگاہ رہتے ہین اور ہم کو یہ بخوبی معلوم ہو کہ اسقدر

بندے دنیا پر ہین سب کے نام ہمارے دل پر لکھے ہوئے ہین مگر ہم تیری زبان سے سننے
کا شوق رکھتے ہین اُسنے ہاتھ باندھکر عرض کیا کہ مین ابھی عرض کرتا ہون مگر اسقدر آپکی
خدمت مین گذارش ہی کہ میرے حق مین دعا فرمایئے کہ مین اپنی مراد دلی سے کامیاب ہون
جس غرض سے نکلا ہون وہ کام میرا پورا ہوا اور مین اپنی مراد کو پہونچون جو حکم بادشاہ نے
فرمایا ہی وہ مین بجالاؤن تاکہ انعام کثیر پاؤن پندرہ دن سے پریشان پھر رہا ہون فرمایا
کہ سب تیرے مطلب پورے ہونگے تو بیان تو کر ہم سنین تو سہی اُسنے عرض کیا
کہ بہت خوب یہ کہکر یون بیان کرنے لگا کہ مجھکو انصرام جادو کہتے ہین اس غلام کا
نام انصرام ہی مین رہنے والا ہون طلسم زعفران زار سلیمانی کا اور ملازم ہون بادشاہ طلسم
شہنشاہ شنگال جادو کا آج کل تھوڑا زمانہ ہوا ہی کہ کسی طرف سے چند خدا پرست حد
طلسم پر آگئے ہین اُن مین ایک طلسم کشا بھی ہی اُسکا عیار جو ہی کہ جسکا نام خواجہ عمرو
ہی وہ بلا کا ہی اُسنے لاکھون شہر ساحرون کے و ہزارون ملک جادوگرون کے تباہ و غارت
کر ڈالے ہین اور لاکھون ساحرون کو قتل کیا اسی سبب سے اُسکا لقب مردمار ساحران
مشہور ہوا اُسکے بارے مین سامری و جمشید لکھ گئے ہین کہ اسکی موت کسی ساحر کے
ہاتھ سے نہین ہی وہ سب ساحرون کا قاتل ہی جو مرے اُسکا خون جس زمین پر گرے گا وہ
زمین کبھی آباد نہ ہوگی اُسکا مالک جو حمزہ ہی اُسنے ہزارون خدائیان مٹا دین وہ دونون
مالک و خادم اس طلسم پر بھی آگئے ہین چنانچہ چند ملازم خاص بادشاہ کے اُن لوگون سے
لڑ گئے کئی معرکہ پڑے وہی لوگ غالب رہے اُس عیار یعنے خواجہ عمرو نے کئی مرتبہ
آگ برپا کی اور بہت پھونک دے کر چلا گیا اُسکا کوئی کچھ نہ کرسکا چنانچہ بادشاہ
نے مجھ سے فرمایا کہ اے انصرام مین نے کتاب مین دیکھا ہی کہ عیار طلسم کشا لشکر سے
نکلا ہوا کوہ و صحرا مین تباہ پھر رہا ہی تو جاکر اسیر کر لا تو مین تجھکو بہت کچھ انعام دونگا اور
تیرا مرتبہ اعلیٰ کر دونگا کہ ہر ایک کو رشک و حسد ہوگا اگر تو اسیر کر لائے تو بیٹا اُسکو
قتل کر ڈالون بس تمام قصہ مٹ جائے میرے شامت اعمال انعام کثیر ہونے کے
لالچ آیا طلسم سے اُسکی تلاش مین اپنے عزیزون بیگانون کو چھوڑکر راستہ آوارہ ہے

اُٹھو مونڈہ کر چل کھڑا ہوا آج پندرہ دن سے کوہ و صحرا مین سرگردان و حیران ہون کہیں اُسکا پتہ نہیں چلتا ہی نہ پانی میسر ہوکر ملتا ہی نہ کھانا ملتا ہی رات ہوئی اس درخت کے سایہ مین پڑ رہا اُٹھ کوہ پر سو رہا اسی طور سے رات دن بسر کرتا ہون مگر گوہر مقصود کسی طور سے ہاتھ نہیں آتا ہی لاکھو لاکھ دریاے فکر مین غوطے لگاتا ہون سواے سنگ ندامت کے کوئی دوسری چیز ہاتھ نہیں آتی ہی خالی ہاتھ جاتے ہوئے بھی شرم آتی ہی کیونکہ بہت حتمی وعدہ کر آیا تھا اب خالی ہاتھ جاکر کیا کہون اور کیا اپنا روے سیاہ دکھاؤن لوگون سے مجھکو اور زیادہ تر حجاب ہوگا جو کہ منع کرتے تھے اور مین نے انکا کہنا نہ سُنا اور دلونہ دل اور امید انعام کثیر مین چلا آیا مین یہ خیال کرتا ہون کہ اسیطور سے ٹکرا ٹکرا کر مر جاؤنگا گوشت و پوست درندے جنگل کے کھا جائینگے ایک نہ ایک دن کسی صحرائی جانور کا لقمہ ہونگا میری یہ امید ہی کہ آپ دعا فرمائیے کہ وہ دزد بارایک ناعیار میرے ہاتھ آجائے کہ مین اپنی مراد کو پہونچون یہ جو اُسنے کہا خواجہ نے دل مین اپنے کہا کہ واہ کیا خوب ہی تو تمھاری تلاش مین نکلا ہی تمھارا دشمن ہی خیر اب یہ جانتا کہان ہی اسکی قضا لائی ہی اب جو معلوم ہوا کہ یہ ہماری ہی تلاش کو نکلا ہی یہ دل سے باتین کرکے اُسکے ناعیار و دزد بارایک کہنے پر بہت غصہ آیا فرمایا کہ او انصرام تو کیسا بے ادب ہی کہ اُس مرد بزرگ کا یون بے ادبی سے نام لیتا ہی کیا تو آگاہ نہیں ہی کہ وہ خداوند کا بندہ خاص ہی گو آج کل خداوندان اُس سے ناخوش ہین مگر پھر بھی ایسا نہ ہو کہ تیری اس گستاخی کے ساتھ نام لینے سے تجھ پر عذاب نہ نازل کرین ای انصرام آگاہ ہو کہ خواجہ عمرو مقرب بندے ہین کہ جنکا اسوقت مثل و نظیر نہیں ہی آگاہ ہو کہ خداوند سامری و جمشید و لقا و زمرد ثانی و جمشید ثانی و فرعون ثانی و نمرود ثانی ساحر مشمش و رامہ جادو و افراسیاب بادشاہ طلسم ہوشربا کو اپنا نائب کرکے دنیا پر بھیجا یہ سب یہان آکر خدا بن بیٹھے خدائی کرنے لگے خداوند نے برہم ہوکر حمزہ اور خواجہ کو پیدا کیا حمزہ کو صاحبقران کیا اور انکو اور انکی اولاد و سردارون و اہل لشکر و ملازمون کو قوت و طاقت عطا فرمائی کہ کوئی انکو زیر نہ کر سکے اور نہ اُنپر ساحر و سحر اثر نہ کر سکے خواجہ عمرو کو عیار بنایا ایسا عیار ہی کوئی اسکی عیاری کا جواب نہ دے سکے

وہ شاہزادہ ولایت اول ہے اُسکا بڑا مرتبہ ہے بس ان دونون نے بموجب حکم خداوندی ان سب کو
غارت کیا اور انکی آلایش سے دنیا کو پاک کیا خداوند بہت خوش ہوئے اور مرتبہ زیادہ کیا
اب یہ لوگ بھی مغرور ہوگئے اور غرور کرنے لگے اب ان لوگون نے خداوند کی عبادت ترک
کرکے خدائے نادیدہ کی جو کہ کہتے ہین کہ آسمان پر ہے بندگی کرنا شروع کی اور اُن بندون کو پریشان
کرنا شروع کیا جو کہ خاص خداوند کے بندے ہین اور خداوند اُن سے الفت و محبت کرتے ہین چنانچہ
اُسی حالت غرور مین اس طلسم پر بھی آئے اور قصد کیا کہ اس طلسم کو فتح کرین اور یہان کے
بادشاہ شنکال جادو سے کہ جسکا تو ملازم ہے مقابلہ پر آمادہ ہوئے شنکال وہ بندہ خاص
خداوندی ہے کہ خداوند اکثر شنکال کا ذکر فرمایا کرتے ہین بلکہ ایک تصویر شنکال کی ہروقت
خداوند کے روبرو رہتی ہے خداوند فرماتے ہین یہ میرا خاص بندہ ہے مین اُس سے بہت محبت
رکھتا ہون خداوند عجائب کا یہ حال ہے کہ ہر وقت باشندگان طلسم زعفران زار کی تعریف
فرماتے ہین اور فرمائے ہین کہ یہ سب میرے خاص بندے ہین مین انسے بہت خوش
ہون یہ مجھکو خوب مانتے ہین اور میری عبادت کرتے ہین اگر انپر کوئی بلا بھی نازل ہوگی
تو مین ردکردونگا چنانچہ خداوند کو جب علم خدائی سے ثابت ہوا کہ آج کل میرے بندہ
خاص شنکال پر اُن میرے بندون نے لشکر کشی کی ہے جو کہ مجھ سے پھر گئے ہین اور
خدائے نادیدہ کو ماننے لگے ہین بس خداوند کو غصہ آیا اور دریائے قہر خداوندی موجزن
ہوا مجھ سے فرمایا کہ اے ملک الموت قدرت تو سب بندون سے آگاہ ہے اور
ہر ایک کی صورت و شکل و نام سے واقف ہے اُن بندون نے کہ جنکو مین نے خلق کیا
تھا برائے تنبیہ و تادیب اپنے نائبون کے اُن مین اپنا زور و قدرت بھر دیا ہے اب
اُنھون نے سر اُٹھایا ہے مجھکو بھول گئے ہین یہ امر تو میرے رحم دلی اور امر خدائی کے
خلاف ہے کہ مین اُن سے وہ زور و طاقت لے لون اور ہر ایک سے اُنکو ذلیل کراؤن
لہذا تم کو حکم دیا جاتا ہے کہ اُن مین خواجہ عمرو جو بندہ ہے وہ بہت مغرور ہوگیا ہے اور
میرے اُن خاص بندون کے درپے آزار ہے جو کہ طلسم زعفران زار مین رہتے ہین اور حمزہ
مع اپنے چند سردارون و چند عیارون کے اس طلسم پر آیا ہے اور کئی مرتبہ میرا خاص بندہ

حمزہ سے لڑا ہی مگر چونکہ مین اُن سب کا ستارہ زبردست ہر ایک پر کر چکا ہون اس سبب سے میرے خاص بندے شنکال نے شکست کھائی حمزہ کے عیار نے کئی مرتبہ ذلیل بھی کیا میرے خاص بندے کو اور قصد کیا کہ قتل کرون چنانچہ مین اُسکا محافظ تھا اس سبب سے وہ قتل تو نہ کر سکا مگر ذلیل کر کے چلا گیا سبب اسکا یہ ہی جو پوچھو تو ان لوگون کو ادھر آنے کی جرأت کیونکر ہوئی یہ وجہ ہی کہ چند بندے میرے جو کہ طلسم مین رہتے تھے مگر اعتقاد اُنکے کمزور تھے حمزہ سے مل گئے اور حمزہ کو ترغیب دی کہ تم اس طلسم پر بھی لشکر کشی کرو چنانچہ ایسا ہوا اب میرا خاص بندہ ایک لڑکے کو حمزہ کے جسکا نام جہانگیر ہی مع اپنے ایک ملازم خاص بلکہ سپاہ کے مہر جمال کی جو کہ پسر حمزہ پر عاشق ہوکر میرے بندہ خاص شنکال سے منحرف ہو گئی تھی پکڑ لایا ہی اُسکی رہائی کی فکر مین عمرو عیار نکلا ہی اور یہی قصد ہی کہ میرے بندہ خاص شنکال کو زک دے تم کو مین حکم دیتا ہون کہ تم جاکر اُسکو پکڑ لاؤ تاکہ مین اُسکو سزا دون اس امر کا بھی خیال رہے کہ میرے خاص بندہ شنکال نے بھی اپنا ایک ملازم برائے تلاش عمرو روانہ کیا ہی وہ اُسکو تلاش کر رہا ہی تم جاؤ فلان صحرا مین عمرو پھر رہا ہی اُسکو پکڑ لاؤ اور جب عمرو کو پکڑ چکنا تو طلسم مین میرے خاص بندہ شنکال کے پاس جانا اُسکو ہماری طرف سے سلام کہنا اور کہنا کہ تم گھبراؤ نہین یہ تمھارا طلسم برباد نہ ہوگا ہم اسکو زیادہ آباد کر دینگے حمزہ کو ہم غارت کیے دیتے ہین جس سے زیادہ تر خوف تھا یعنے عمرو سے ہم نے اُسکو تو اسیر کرا لیا ہی اپنے ملک الموت قدرت کو روانہ کر کے اور اُسکو عمرو کو دکھا بھی دینا اور کہنا کہ جو قیدی خدا پرست تمھارے پاس قید ہون اُنکو بھی میرے پاس بھیجدو تاکہ مین اُنکو مع عمرو کے جہنم مین ڈالدون اور جو تمھارے ملازم ہین اور حمزہ سے مل گئے ہین اُنکو بھی اسیر کر کے بھیجدو مین اُنکے قلب پلٹ دون کہ وہ پھر تمھاری اطاعت کرین اگر وہ اس امر پر راضی ہو تو جو قیدی ہون اُنکو لیتے آنا چنانچہ مین بموجب حکم خداوند اس جنگل مین آیا عمرو یہان مارا مارا پھر رہا تھا مین نے آتے ہی اُسکو اسیر کیا یہان آکر بیٹھا کہ اب طلسم مین جاؤن شنکال سے ملون خداوند کا پیام دون اگر وہ قید بندی پرستی کرین تو لے جاکر خداوند کے حوالے کرون اُنکو دوزخ مین ڈالدین خداوند نے

چند فرشتے مقرر کیے ہین کہ جو خدا پرستون کی تلاش مین پھر رہے ہین ایک بہت بڑا فرشتہ مقرر فرمایا ہی اور خلق کیا ہی اُسکو حکم دیا ہی کہ تو حمزہ کو اُٹھالا چنانچہ وہ حمزہ کے لینے کو گیا ہی یقین ہی کہ حمزہ بھی آگیا ہوگا اور سب خدا پرست جو کہ اس مقام پر آئے ہین خداوند کے پاس پہونچ گئے ہونگے صرف عمر اور پسر حمزہ جو کہ شندکال کے پاس قید ہی ان دونون کی کمی ہوگی چنانچہ عمر کو تو مین نے اسیر کر لیا ہی میرے پاس ہی پسر حمزہ کو شندکال سے جاکر لیتا ہون اور اُن دونون کو لے جاکر خداوند کے حوالے کرون وہ انکو بھی مع اُن سب کے جہنم مین ڈالدیگا اور جو ملازم شندکال کے ہین اُنکے دلون کو پھیر دین تاکہ وہ پھر شندکال کی اطاعت کرین اور جو اثر اُن مین ان خدا پرستون کی صحبت کا ہی وہ بھی برطرف ہو جائے کیونکہ اب دریاے قہر خداوندی جوش زن ہوا ہی اور اب خداوند کو اپنے بندون کی طرف توجہ ہوئی ہی عمر میرے پاس موجود ہی یہ جو خواجہ نے بیان کیا خواجہ کی تقریر نے کچھ ایسا انصرام کے دل پر اثر کیا کہ بالکل اُسکو یقین ہوگیا اور بہت خوش ہوا کہا کہ اے ملک الموت قدرت کیا عمر آپ کے پاس ہی خواجہ نے کہا کہ ہان میرے پاس ہی اے انصرام اسی سبب سے تو عمر تم کو ملا نہین کہ مین اسیر کر چکا تھا تم تمام عمر تلاش کرتے اُسپر بھی نہ پاتے خوب ہوا کہ تم سے اور مجھ سے ملاقات ہوگئی نہ مین یہان ٹھہرتا نہ تم سے ملاقات ہوتی اب تم جاؤ مین بھی آؤنگا میرے آنے کی خبر شندکال کو کردو انصرام نے ہاتھ باندھکر عرض کیا کہ اے ملک الموت قدرت اگر آپ خفا نہ ہون تو مین اس امر مین آپ سے عرض کرون جواب دیا کہ بیان کرو بھلا ہم تم سے ناخوش ہو سکتے ہین کیونکہ تم تو خاص بندہ خداوند کے ہو اگر ہم تم سے ناخوش ہون تو خداوند ہم سے ناراض ہو جائین تب انصرام نے عرض کیا کہ پہلے خواہش میری یہ ہی کہ جب خداوند آپ سے میری روح کے قبض کرنے کا حکم فرمائین تو میری سفارش کرکے میری عمر زیادہ کرا دیجیے گا مین آپ کا بہت ممنون ہونگا دوسرے خواہش یہ ہی کہ خواجہ عمر کو مجکو ایک نظر دکھا دیجیے تاکہ مین بھی دیکھون کہ اُنکی صورت کیا ہی اور جو تصویر شندکال نے مجکو دی ہی اُسکے مطابق ہی یا نہین تیسری خواہش یہ ہی کہ آپ میرے ہمراہ تشریف لے چلین مین بادشاہ سے عرض کرونگا کہ یہ ملک الموت قدرت ہین انھون نے

سیری بہت مقام پر کمک فرمائی اور یہ خواجہ کو اسیر کرنے کے لیے جا رہے تھے مین آپ سے کے پاس لایا ہون فرماتے تھے کہ مین خواجہ کو خداوند کے پاس ہوپنچاآؤن تو پھر شندکال کے پاس آؤنگا مگر مین منت و سماجت کر کے لایا ہون اس امر سے یہ ہوگا کہ میری وقعت روبرو بادشاہ و اہل دربار کے زیادہ ہوگی سب میری قدر کرینگے بادشاہ میرا مرتبہ زیادہ کر دینگے آپ کے قدمون اور مہربانی کے سبب سے میری عزت ہوجائے گی آپ خود فرماتے ہین کہ مین شندکال کے پاس جاؤنگا بس مین بھی ہمراہ ہون خواجہ نے جواب دیا کہ تم اطمینان رکھو مین خداوند سے کہکر تمھاری عمر زیادہ کرادونگا اور اسقدر زیادہ کرادونگا کہ تابہ قیامت تم نہ مروگے یہ سُننا تھا کہ انصرام خواجہ کے قدم پر گر پڑا خواجہ نے اُسکا سر اُٹھا کر سینہ سے لگایا اور فرمایا کہ تو بہت لایق اور خلیق ہی یہ فرما کر خواجہ نے فرمایا کہ عمر کو دیکھے گا مین سمجھ گیا تو میرا امتحان کرتا ہے اور میرے کہنے کو جھوٹا جانتا ہی لے دیکھ لے تاکہ تجکو یقین آجائے اُسنے ہاتھ باندھ کر اور گڑگڑا کر عرض کیا کہ میری بھی یہ مجال ہی کہ مین آپ کے فرمانے کو جھوٹ خیال کرون اگر ایسا خیال دل مین بھی لاؤن اُسیوقت سنگ سیاہ ہوجاؤن اب مین نہ دیکھونگا آپ میرے اس کلام سے ناخوش ہوئے خواجہ نے جواب دیا کہ نہین مین ناخوش نہین ہوا تم دیکھو یہ کہکر زنبیل پر ہاتھ رکھا اور ایک مرتبہ ہاتھ کھینچکر سامنے ڈالدیا انصرام نے جو دیکھا تو خواجہ کو بیہوش پایا خواجہ نقلی سامنے انصرام کے بیہوش پڑا ہوا تھا انصرام نے جھولی سے تصویر نکال کر جو ملائی تو سرمو فرق نہ پایا راوی بیان کرتا ہی کہ خواجہ جب صورت بدل کر براے رہائی فکر جہانگیر چلے تھے تو ایک شہدے کو اپنی صورت سے مشابہ بناکر زنبیل مین رکھ لیا تھا اُسی کو نکال کر ڈالدیا انصرام نے جو خواجہ کو پایا تو اور زیادہ تر یقین ہوگیا اُسکو بالکل باور ہوگیا پھر قدم چومے ہاتھ آنکھون سے لگائے عرض کیا کہ اسکو زنبیل مین رکھیے جہان یہ تھا خواجہ نے اُٹھا کر نذر زنبیل کیا فرمایا کہ تیمہری بہتری یہ خواہش ہی کہ تیرے ہمراہ چلون شندکال کے پاس پھر مین نے یہ بھی قبول کیا اس امر مین سراسر میری قباحت ہی مگر خیر تو بہ منت کہتا ہی جو کچھ ہو سو ہو یہ سُنکے انصرام بہت خوش ہوا سامنے مؤدب بیٹھ گیا خواجہ

سنے فرمایا کہ انصرام ٹھہر جاؤ مین چلتا ہون چند بندون کی روح قبض کر لون کیونکہ خداوند نے
ابھی ابھی فرمایا ہی کہ فلان فلان ملک مین چند بندہ تجھ سے منحرف ہو گئے ہین مجکو منظور
ہی کہ وہ زندہ نرہین تم انکی روح قبض کرلو چنانچہ مین روح قبض کرنے جاتا ہون تم اسی مقام پر بیٹھے رہو
یہ کہکر اور گلیم اوڑھکر غائب ہو گئے اُسنے دیکھا کہ یا تو ملک الموت قدرت میرے سامنے
بیٹھے ہوئے تھے یا یکایک غائب ہو گئے اِسکو اور زیادہ تر حیرت ہوئی اب تو یقین واثق ہو گیا
کہ ضرور یہ ملک الموت قدرت ہین چند ہی منٹ گذرے تھے کہ پھر خواجہ ظاہر ہوئے
گلیم اُتار ڈالی انصرام نے جو دیکھا کہ خود بخود غائب ہو گئے اور پھر خود ہی ظاہر ہوئے انصرام
نے خواجہ کے ہاتھ مین ایک شیشہ دیکھا کہ اُسمین کئی تتلیان اُڑ رہی ہین شیشہ کا مُنھ
بند ہی خواجہ نے وہ شیشہ دکھا کر کہا کہ اے انصرام تو نے دیکھا کہ مین کسقدر جلد روحین قبض
کرکے واپس آیا دیکھ اس شیشہ مین یہ سب روحین ہین جو کہ مین نے قبض کی ہین انصرام نے
دیکھا کہ سب پھڑک رہی ہین یہ دیکھ کر کانپ گیا ہاتھ باندھ کر عرض کرنے لگا کہ ہمیشہ میرے
حال پر مہربانی فرماتے رہیے گا مین آپ کا ایک ادنیٰ غلام ہون انصرام سے فرمایا کہ پریشان
نہ ہو مین تمھاری سفارش ضرور کرونگا یقین ہی کہ خداوند تمھاری عمر زیادہ کر دین راوی بیان
کرتا ہی کہ خواجہ بیٹھے ہوئے انصرام سے یہ باتین کر رہے تھے اتفاق سے وہ ساحر جو کہ نامہ
لے کر عنطاق کج کلاہ کا طرف طلسم کے چلا تھا اُڑتا ہوا چلا جاتا تھا کہ اسکو پیاس
معلوم ہوئی اِسنے طرف زمین کے دیکھا اسکو دریا نظر آیا یہ دریا کو دیکھ کر ہوا پر سے طرف زمین
کے مائل ہوا جب قریب پہونچا اِسنے دیکھا کہ ایک چبوترہ ہی اُسپر ایک شخص عجیب الخلقت
بیٹھا ہوا ہی کہ بہت بڑا سر ہی لمبی آنکھین ہین سر پر ایک بڑا سا عمامہ بندھا ہوا ہی جو
لباس پہنے ہوئے ہی ہزار ہا رنگ بدل رہا ہی دو پر دونون شانون پر ہین اور ایک ساحر
سامنے رہنے والا طلسم زعفران زار کا بیٹھا ہوا ہی ہاتھ جوڑ جوڑ کر باتین کر رہا ہی یہ دیکھ کر اسنے
اپنے دل مین کہا کہ ضرور یہ کوئی نہ کوئی بندہ خاص ہی جو کہ اس صورت سے بیٹھا ہوا ہی یا
تو یہ کوئی فرشتہ ہی خوب ہوا جو اس ساحر سے ملاقات ہوئی مین اور یہ دونون ملکر طرف طلسم
کے روانہ ہونگے چلکر پانی بھی پی لو اور یہ دریافت بھی کرو کہ یہ کون ہی اور یہ ساحر کیون

اسطور سے باتین کر رہا ہی یہ خیال کرتا ہوا زمین پر آیا ایسا کچھ رعب و داب پیدا ہوا دور کھڑا ہو کر دیکھنے لگا اسقدر جرأت نہ ہوئی کہ کلام کرے ساکت کھڑا ہوا دیکھ رہا ہی خواجہ کی نگاہ اُس ساحر پر پڑی انصرام کی اُسکی طرف پشت تھی خواجہ نے انصرام سے فرمایا کہ ای انصرام دیکھو یہ کون ساحر ہی جو تمھاری پشت کی طرف دور کھڑا ہوا دیکھ رہا ہی نہ آتا ہی نہ کچھ کلام کرتا ہی انصرام نے پلٹ کر دیکھا پہچانا کہ یہ تو ملازم ہی رموز جادو برادر غنطاق کج کلاہ کا کیونکہ جب کبھی رموز آیا ہی یہ سب اُسکے ہمراہ آتے ہین تمام اہل طلسم ان سب کو پہچانتے ہین بس انصرام نے پکار کر کہا کہ ای حریص جادو تم کیا کھڑے ہوئے دیکھ رہے ہو یہان آؤ ملک الموت قدرت کی زیارت کرو انسے عرض کرو یہ تمھاری بھی سفارش کر کے خداوند سے تمھاری عمر زیادہ کرا دینگے یہ فرشتۂ قدرت ہین ان لوگون سے ملاقات کہان نصیب ہوتی ہی اسقدر جسکا زور پر ہوتا ہی اُس سے ملاقات و زیارت ہوتی ہی میری اور تمھاری قسمت اچھی تھی جو انسے ملاقات ہوئی اور انکی زیارت ہوئی بھائی آؤ قدمبوسی حاصل کرو اور یہ بیان کرو کہ کہان جاتے ہو ادھر آنے کا کیونکر اتفاق ہوا تم سے تو آج بہت دن کے بعد ملاقات ہوئی جو آرزو تم کو ہو وہ بیان کرو ملک الموت قدرت اُسکو پورا کر دینگے یہ جو انصرام نے پکار کر کہا اب حریص کو جرأت ہوئی کانپتا ہوا قریب آیا آتے ہی جھک کر سلام کیا ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو گیا خواجہ نے انصرام سے کہا کہ انسے کہدو کہ بیٹھ جایئے انصرام نے کہا کہ ای حریص ملک الموت قدرت فرماتے ہین بیٹھ جاؤ حریص جادو سلام کر کے دست بستہ مؤدب بیٹھ گیا جب وہ بیٹھ چکا اُسوقت خواجہ نے انصرام سے پوچھا کہ ای انصرام یہ کون ہی گو اسکا نام میرے پاس تحریر ہی مین اسکی صورت سے آگاہ ہون چونکہ زمین پر اسوقت آیا ہون بس میری بھی حالت مثل تم لوگون کے ہی کہ ہر امر کو مجکو لازم ہی کہ مثل تم لوگون کے دریافت کرون انصرام نے کہا کہ ای ملک الموت قدرت یہ ملازم ہی رموز جادو برادر غنطاق کج کلاہ کا جو کہ بادشاہ ہی ملک غنطاقیہ کا اسکا نام حریص جادو ہی یہ کہکر حریص سے کہا کہ ای بھائی انکے قدم چومو اور ہاتھ آنکھون سے لگاؤ یہ ملک الموت قدرت ہین انھین کے قبضہ مین سب کی روحین ہین یہی قابض ارواح ہین انسے عرض کرو خدا ...

سے سفارش کرکے تمھاری عمر زیادہ کرا رہے ہین ای بھائی حریص تمھارا ادھر کیونکر آنا ہوا کچھ بیان تو کرو اور کہان جاتے ہو حریص جادو نے جواب دیا کہ بیان کرتا ہون یہ کہکر خواجہ کے قدمونکو بوسہ دیا ہاتھو آنکھون سے لگائے ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ میری سفارش خداوند سے کرکے میری عمر زیادہ کرا دیجیے گا خواجہ نے تیوری بدل کر کہا کہ تم لوگون سے خداوند بہت ناخوش ہین کیونکہ تم لوگ خداوند کی بندگی اچھی طور سے نہین کرتے ہو خداوند فرماتے تھے کہ گو کہ مین نے باشندگان عنطاقیہ وعنطاق کج کلاہ و اُسکے ملازمون وعزیزون ور مہوز جادو و اُسکے ملازمون یگانون کی عمر زیادہ خلق کی ہی مگر یہ لوگ بندگی و اطاعت مین کوتاہی کرتے رہین مین ان سب کو بہت جلد غارت کرونگا چند دن اور دیکھتا ہون اگر یہ لوگ راہ پر آگئے تو خیر ورنہ ایک مرتبہ سب کی روحین قبض کرا لونگا بس جب کہ خداوند تم لوگون سے ناخوش ہین تو مین کیونکر سفارش کرونگا مجھ سے بھی ناخوش ہونگے ہان تم لوگ خداوند کی بندگی خوب اچھی طور سے کرو تاکہ خداوند خوش ہون بس جب خوش ہونگے خود ہی عمر زیادہ کر دینگے جیسے طلسم زعفران زار کے باشندون سے خوش ہین اور عمرین زیادہ کر دی ہین یہ سُننا تھا کہ حریص جادو کانپ گیا اور قدم پر سر رکھدیا اور عرض کرنے لگا کہ مین اب خداوند کی بندگی ترک نہ کرونگا اور بندگی و عبادت مین مصروف رہونگا آپ میری سفارش فرمائین مجھ سے اقرار کرین تب مین قدم پر سے سر اُٹھاؤنگا عجز و منت کرنے لگا راوی بیان کرتا ہی کہ کچھ ایسا انصرام سے بیان کیا کہ حریص کو بھی یقین آگیا کہ یہ ضرور ملک الموت قدرت ہین انکی خدمت کرنا اور انسے سفارش کرنے کی گذارش کرنا بہت اچھی بات ہی جب حریص نے زیادہ تر عجز و انکسار کیا اُسوقت خواجہ نے حریص سے کہا کہ مین تیری سفارش ضرور کرونگا تو پریشان نہ ہو جب خواجہ نے یہ کہا اُسوقت حریص نے سر اُٹھایا اور انصرام سے کہنے لگا کہ بھائی تمھاری مہربانی زمت بہت کا کہان تک شکر ادا کرون مین تمھارا تمام عمر ممنون رہونگا کہ تم نے ایسے بزرگ کی زیارت کرائی ورنہ مین دور سے دیکھا کرتا اور چلا جاتا میری یہ جرأت نہین ہوتی تھی کہ قریب آکر دریافت کرون جب تم نے پکارا تب میری جرأت ہوئی

خیر میری کیفیت سنو کہ مین کہان جاتا ہون اور کس ضرورت سے جاتا ہون بھائی مین نامہ
لے کر جاتا ہون رموز جادو و غنطاق کج کلاہ کا پاس شنکال شاہ حاکم طلسم کے جسکے تم
ملازم ہو ایک نامہ شنکال کو غنطاق وغیرہ نے اس مضمون کا تحریر کیا ہی کہ غنطاق نے
پسر حمزہ کہ جسکا نام علمشاہ ہی مع ملکہ آہو چشم دختر ملکہ غزالہ کے اسیر کیا ہی اس نامے مین تحریر
کیا ہی بادشاہ کو یہ اسکے دونون مجرم ہین مین انکو قتل نہین کر سکتا ہون انکے بارے مین جیسا
حکم ہو مین بجالاؤن اگر حکم ہو تو سر کاٹ کر روانہ کرون اگر حکم ہو تو زندہ روانہ کر دون اور جو میرے
مجرم ہین انکا مجکو اختیار ہی یہ بھی اس سبب سے تحریر کیا کہ میرے آپ کے ملاقات ہی دوسرے
ہین آپ کی سلطنت و طلسم کی حد مین حکومت کرتا ہون گو مین خود صاحب اختیار و شہنشاہ
ہون مگر آپ کو خداوند عجائب نگار نے بڑا مرتبہ دیا ہی حاکم طلسم بنایا ہی اس سبب سے یہ
گذارش کیا گیا ورنہ جو میری راے ہی آمادہ کرتا ہون نامہ غنطاق [illegible] نے اور رموز نے تحریر کیا ہی اسی نامہ
کو لے کر جاتا ہون مجکو یہان معلوم ہوئی اور اترا جاتا ہون یہ دریا نظر آیا بس زمین پر آیا
آپ لوگون کو دیکھ کر حیران ہوا آپکو تو پہچانا نہ مگر فرشتہ قدرت کو دیکھ کر مجکو خیال ہوا کہ یہ ضرور
کوئی نہ کوئی فرشتہ یا مرد بزرگ ہی بس آپ سے ملا یا مین حاضر ہوا اب پانی پیکر طلسم کیطرف
چلا جاؤنگا راوی بیان کرتا ہی کہ جب [illegible] نے یہ بیان کیا کہ علمشاہ و آہو چشم کو غنطاق
نے اسیر کر لیا ہی اُنکے قتل کے بارے مین نامہ لکھا ہی ایک چوٹ قلب پر لگی گھبرا گئے
مگر ضبط کیا دل مین کہا کہ اس سے حال گرفتاری دریافت کرنا چاہیے اور [illegible] ان دونون کو
بھی رہا کرنا چاہیے یہ سوچ کر خود حریص سے کہا کہ وہ علمشاہ کہ جس پر آہو چشم
نے عاشق ہو کر شنکال کی ملازمت ترک کی مع اپنی مان کے شہر [illegible] خدا پرستان
ہو گئی ہی یہ کیونکر دونون اسیر ہوئے کیونکہ خداوند نے دو فرشتون سے فرمایا تھا کہ تم
لشکر حمزہ مین جاؤ اور وہان سے آہو چشم و علمشاہ کو اٹھا لاؤ کیونکہ آہو چشم نے
بڑی بری حرکت کی ہی پسر حمزہ پہ عاشق ہو کر مسلمان ہو گئی ہی اُسکو سزا دی جاے اور
پسر حمزہ کو جلا دیا جاے وہ فرشتے روانہ ہوئے تھے اُنکے جانے کے بعد خداوند نے
فرمایا تھا کہ علمشاہ و آہو چشم دونون لشکر سے نکل گئے ہین مگر جائینگے کہان فرشتے

انکو جہان وہ جائینگے پکڑ لائینگے یہ دونون عنطاق کے ملک مین کیونکر پہونچے اور
کیونکر اسیر ہوئے تب حریص نے اول سے آخر تک حال بیان کیا علمشاہ کا مع قمری
کے آنا اور فساد ہونا قمری پر اور علمشاہ کا سرداروں کو قتل کرنا سب کا ملکر اسیر کرنا
اور قید کرنا عنطاق کے بھانجے دیوانے کا آگر رہا کرلیجانا عنطاق کا خبر پاکر افغان کو روانہ
کرنا لشکر افغان کا شکست کھانا افغان کا شریک علمشاہ ہونا خود عنطاق کا
لشکر کشی کرنا سب اپنے باج گذارون کو طلب کرنا نذر دلوانا مضراب کج کلاہ
کا مع لشکر کے آنا اور بگڑ کر چلے جانا لشکر لے کر الگ اترنا مقابلہ ہونا علمشاہ سے اور
رموز سے سب کا رموز کے ہاتھ سے اسیر ہونا رموز کا لشکرون کو تباہ کرنا آہو چشم کا
آکر مقابلہ کرنا آہو چشم کا بھی اسیر ہونا رموز کا قلعہ کو بھی تباہ کرنا عنطاق کا سب
قیدیون کو طرف نارنادان کے روانہ کرنا اور نامہ تشندکال کو لکھنا اور خود طرف شہر کے
جانا اور اپنا نامہ لے کر طرف طلسم کے روانہ ہونا حرف بحرف بیان کیا تب خواجہ
نے جواب دیا کہ خوب اب ضرور خداوند عنطاق وغیرہ سے خوش ہونگے کیونکہ ان لوگون
نے بڑا کام کیا یقین ہے کہ اب عمرین زیادہ کردین ہین اسوقت بہت خوش ہوا کہ پسر
حمزہ اسیر ہوگیا اسکی بھی روح مین ہی قبض کرونگا یہ کہتے کہتے غائب ہوگئے راوی کہتا ہے
کہ خواجہ نے پھر گلیم اوڑھ لی حریص نے جو یہ دیکھا کہ یا تو ملک الموت قدرت
سامنے بیٹھے ہوئے تھے یا غائب ہوگئے یہ کیا واقعہ ہے انصرام سے دریافت کیا
انصرام نے سب حال جو کچھ خواجہ نے بیان کیا تھا بیان کیا اور کہا ایک مرتبہ اور
غائب ہوئے تھے کچھ لوگون کی روحین قبض کرنے کو گئے تھے جب وہان سے آئے
ظاہر ہوئے پھر کسی ضرورت سے گئے ہونگے فرشتہ قدرت مین سب طرح کا اختیار ہے
خواجہ عمرا کے پاس اسیر ہین اب مین انکو تشندکال کے پاس لیے جاتا ہون تم
بھی ٹھہر جاؤ ہم اور تم اور ملک الموت قدرت سب ایک ہی مرتبہ طلسم مین
چلینگے حریص نے کہا کہ اچھا یہ کہہ ہی رہا تھا کہ خواجہ ظاہر ہوئے انصرام نے کہا کہ
آپ کہان تشریف لے گئے تھے جواب دیا کہ ابھی خداوند کا حکم آیا کہ تم لشکر حمزہ

مین جا کر لندھور جانشین حضرت و ملکہ گوہر آرا و ملکہ غزالہ کو پکڑ لاؤ بس یہین ہو جب حکم گیا اور پکڑ لایا دیکھو یہ موجود ہین یہ کہکر لندھور وغیرہ کو بغل سے نکال کر سامنے حریص و انصرام کے رکھدیا حریص نے ملکہ گوہر آرا و غزالہ کو پہچانا مگر لندھور کو اسنے نہین دیکھا تھا نہین پہچانا مگر انصرام نے لندھور کو پہچان لیا تھا کیونکہ یہ لندھور کو دیکھ چکا تھا جب کہ لندھور اسیر ہوکر آئے تھے اور مالک لندھور مبتلاے سحر ہوکر حمزہ صاحبقران سے لڑنے کو گئے تھے اس زمانہ مین دیکھ چکا تھا پہچان لیا اور حریص کی طرف دیکھ کر کہا کہ تم نے کرامت دیکھی اسنے جواب دیا کہ آمنا و صدقنا یہ ضرور ملک الموت قدرت ہین انکو ہر طرح کا اختیار ہی انصرام نے خواجہ سے عرض کیا کہ حریص کی یہ خواہش ہی کہ مین بھی شہزادہ عمرو کو دیکھون مین نے تصویر تو دیکھی ہی مگر اصلی صورت نہین دیکھی ہی اصلی صورت دیکھنے کا بہت اشتیاق ہی مین بھی آپ کے صدقہ مین دیکھ لونگا اسیوقت خواجہ نے نکال کر پھر خواجہ نقلی کو دکھا دیا مگر خواجہ بھی بیہوش تھے اور لندھور وغیرہ بھی سب بیہوش تھے کوئی ہوش مین نہ تھا جب حریص دیکھ چکا خواجہ نے کہا کہ دیکھا تیری خواہش پوری ہوئی اسنے کہا کہ جی ہان بس خواجہ نے ان سب کو نذر زنبیل کیا اور حریص و انصرام سے کہا کہ اب چلو طلسم مین مین شنکال سے بھی مل لون اور ان قیدیون کو شنکال سے لے لون اور جا کر خداوند کو دون و غلمشاہ وغیرہ کا حال بیان کرون تاکہ خداوند انکو بھی عنطاق کے پاس سے طلب کرین انصرام نے کہا کہ بہت خوب انصرام انتظار کرنے لگا اور یہ خیال کرنے لگا کہ مین بھلا انکے روبرو کیا سحر کرون میری بھی یہ لیاقت ہی کہ انکی موجودگی مین سحر کرون ایسا نہو کہ ناخوش ہون کہ ہم کو اپنا کمال دکھایا یہ خود سحر کرکے ہم سب کو طلسم مین لے جائینگے خواجہ اسکے بشرہ سے سمجھ گئے فرمایا کہ اے انصرام و حریص تم دونون تخت سحر تیار کرو اسپر ہم سوار ہون اور تم بھی بیٹھو اور طرف طلسم کے چلو ہم اسوقت سحر نہ کرینگے کیونکہ ابھی ہم بڑی دور سے آئے ہین تھک گئے ہین اگر ہم سحر کرکے چلین گے تو اور زیادہ پریشان ہونگے ہم کو آسمان پر بھی خداوند کے پاس جانا ہی کیونکہ

عرصہ بہت ہوا ہی ہم کو آئے ہوئے اکثر کام خدا کے خراب پڑے ہونگے جو کہ میرے ذمہ ہین بس عرصہ نہ کرو انصرام نے جواب دیا کہ مین آپ کے روبرو سحر کر سکتا ہون بھلا میری یہ لیاقت ہی خواجہ نے جواب دیا کہ جب کہ ہم اجازت دیتے ہین تو پھر تم کو کیا ہوا سحر کرنے کو انصرام نے جواب دیا کہ خوشی آپ کی یہ کہکر انصرام و حریص نے تخت سحر تیار کیا اُسپر خواجہ بیٹھے ایک طرف ہاتھ باندھکر انصرام بیٹھا ایک سمت حریص بس سحر کیا تخت اُڑکر طرف طلسم کے چلا چنانچہ انصرام خواجہ کو لے کر داخل طلسم ہوا یہان اندرون طلسم دربار شنکال کا آراستہ ہی کیسے کیسے زبردست ساحر اپنے دنگلون پر بیٹھے ہوئے ہین شکلین مہیب ہاتھ پاؤن منھ آنکھون سے شعلہ نکلتے ہوئے صورتین سیاہ سانپ لپٹے ہوئے جھولیان کاندھون پر سب کے سب بلاے جہان آفت روزگار اپنے عہد کے سامری و جمشید شنکال تخت پر متمکن پس پشت وزیر مگس رانی کر رہے ہین دربار مین ذکر انصرام جادو کا ہو رہا ہی کہ کئی دن ہوئے انصرام کو گئے ہوئے براے اسیری عمرا بھی تک نہین آیا نہ معلوم اُسپر کیا گذری یہی ذکر تھا کہ ایک برق کوندی سب نے اُس برق کی طرف دیکھا کیا دکھائی دیا کہ ایک تخت چلا آتا ہی اُسپر تین ساحر بیٹھے ہوئے ہین چونکہ وہ تخت بلند تھا اس سبب سے اچھی طور سے کوئی پہچان نہ سکا کہ کون ہی اب سب اُسی طرف دیکھنے لگے کہ جب وہ تخت نیچا ہوا اب سب نے دیکھا کہ اُن مین ایک تو انصرام جادو ہی جسکا ابھی ذکر ہو رہا تھا دوسرا ساحر جو ہی وہ بیرون طلسم کا رہنے والا ہی ملازم رموز جادو ہی تیسرا جو شخص ہی وہ نیا ہی کبھی اسکو ہم نے نہین دیکھا ہی نہ ان اطراف کا رہنے والا ہی نہ یہان کے ساحرون سے مشابہ ہی کوئی بہت بڑا بزرگ ہی کہ انصرام وغیرہ اُسکے روبرو ہاتھ باندھے ہوئے بیٹھے ہین یہ دیکھکر شنکال سے عرض کیا حضور ملاحظہ فرمائین کہ ابھی خداوند انصرام کا ذکر فرما رہے تھے دیکھیے تخت پر سوار انصرام مع دو اور ساحرون کے آتا ہی ایک ساحر کو تو ہم غلامون نے پہچانا کہ بیرون طلسم کا رہنے والا ہی رموز جادو کا ملازم ہی مگر یہ دوسرا ساحر جو کہ بیچ مین

بیٹھا ہی جسکے روبرو انصرام و ملازم رموز جادو ہاتھ باندھے ہوئے بیٹھے ہین کون ہی ہم نے نہین پہچانا کیونکہ ہم نے آجتک اس وضع و طرح کا کوئی ساحر اس اطراف بھر مین نہین دیکھا یا تو یہ کوئی دیوتا ہین یا اور کسی اقلیم کے رہنے والے ہین یا پرانے ساحرون مین سے ہین یہ انصرام کو کہان مل گئے جو انصرام انکو لیکر یہان آیا اور انکے آنے کا کیا سبب ہی ہم کو تو بڑا عجب ہی شندکال نے یہ تقریر اہل دربار کی سُنکے سر اُٹھاکر دیکھا اور دیکھکر کہا کہ مین نے بھی نہین پہچانا کہ یہ کون ہی ضرور کوئی اگلا ساحر ہی نہ معلوم یہان کس ضرورت سے آیا ہی یہ باتین ہو رہین تھین کہ وہ تخت صحن مین آکر اُترا سب اسی طرف متوجہ ہین کہ جب تخت زمین پر آیا انصرام نے ملک الموت قدرت سے کہا کہ آپ تشریف رکھین مین بادشاہ سے آپ کی تشریف آوری کی خبر کرتا ہون تاکہ وہ آگاہ ہوکر آپ کے استقبال کو آئین آپ کی عزت کرین ملک الموت نے کہا کہ جاؤ بس انصرام حریص جادو کو ہمراہ لیکر ایوان مین آیا انصرام و حریص نے مجرا گاہ پر سے شندکال کو مجرا کیا شندکال نے انصرام کی طرف دیکھکر کہا کہ اے انصرام تم نے تو بڑا عرصہ کیا کہان تھے خواجہ عمر کو پکڑ لائے اور یہ حریص جادو ملازم رموز جادو تم کو کہان مل گیا جو اسکو ہمراہ لائے انصرام نے جواب دیا کہ کیا عرض کرون حضور کیا تشریف فرما ہین خوش ہوجیے کہ آپ کے مقدر نے یاوری کی اور ہم سب کے نصیب جاگ گئے کہ ملک الموت قدرت حضور کے پاس تشریف لائے ہین وہ سامنے تخت پر جلوہ فرما ہین اُٹھیے اور اُنکو دربار مین لائیے شندکال نے کہا کہ وہ کہان ہین اور تمھارے ہمراہ کیونکر آئے اور تم سے کہان ملاقات ہوئی انصرام نے عرض کیا کہ مین یہ سب واقعہ عرض کرونگا پہلے آپ اُنکو لے تو آئیے مین کیا کرامت عرض کرون حریص موجود ہین اِنسے دریافت کرلیجیے اگر میرے کہنے کا باور نہ ہوا انھون نے بھی تو کرامت ملک الموت قدرت کی دیکھی ہی ادنی اسی تو یہ کرامت ہی کہ بیٹھے بیٹھے غائب ہوگئے اور جسکو چاہا پکڑ لائے یا جسکی چاہا روح قبض کرلائے ایسا نہ ہو کہ عرصہ ہونے کے سبب سے ناخوش ہون اور سب اہل دربار کی روحین قبض کرلین مالک

ارواح وتھا بعض ارواح یہی ہین یہ جو انصرام نے کہا کسی قدر شنڈکال و اہل دربار کو خیال ہوا شنڈکال نے دل مین خیال کیا کہ کیا نقصان ہو ضرور کوئی مرد بزرگ ہین اور مقرب بارگاہ خداوندی ہین انکے استقبال مین کیا ہرج ہو یہ خیال کرکے اہل دربار سے کہا کہ چلو استقبال کرین انصرام بہت تعریف کرتا ہو شاید ایسا ہی ہو جو اپنے گھر مین آئے اُسکی عزت لازم ہو بس شنڈکال تخت پر سے اُٹھکر صحن مین آیا ملک الموت کو سلام کیا مع اہل دربار کے خواجہ نے سب کو سلام کا جواب دیا شنڈکال نے بڑھکر خواجہ سے کہا کہ ایوان مین تشریف لے چلیے اپنے حال واسم مبارک سے آگاہ فرمائیے ہم آپ کی صورت دیکھکر آپ کے حالات سننے کے بہت مشتاق ہین انصرام نے بہت کچھ آپ کی تعریف کی ہو یہ سنکے خواجہ تخت پر سے اُٹھکر ہمراہ شنڈکال ایوان مین آئے شنڈکال نے تخت پر بٹھایا خود سامنے بیٹھا بڑی عزت وآبرو سے پیش آیا بہت حرمت کی صرف صورت ہی دیکھکر اور انصرام کے کہنے پر یہ عزت کی جب سب بیٹھ چکے انصرام اپنے مقام پر بیٹھا حریص جادوکو کرسی عزمت ہوئی وہ اُس پر بیٹھا سلام کرکے اب شنڈکال نے خواجہ سے دریافت کیا کہ آپ اپنے حال سے آگاہ فرمائیے اور اسم مبارک سے آگاہ فرمائیے ملک الموت نقلی نے کہا کہ انصرام سے دریافت کرو وہ تم سے سب حال بیان کرے گا مین اُسکو آگاہ کرچکا ہون تب شنڈکال نے انصرام سے پوچھا انصرام نے عرض کیا کہ جب مین آپ سے رخصت ہوکر برائے تلاش عمر چلا آجتک جنگلون مین تباہ پھرا کہین پتہ نہ ملا آج مین صبح کو جو تلاش مین چلا پیاس شدت سے معلوم ہوئی دریا کے کنارے پر پہونچا وہان آپ کو تشریف فرما دیکھا قریب گیا سلام کیا آپ نے جب مہربانی فرمائی سامنے بیٹھ گیا حال دریافت کیا آپ نے اپنی سب حالت بیان کی یہ کہکر کل تقریر خواجہ کے روبرو شنڈکال و اہل دربار کی حرف بحرف وخواجہ کا غائب ہونا وعمر نقلی کا دکھانا حریص کا آنا اور اُسکا حال بیان کرنا کہ مین نامہ لے کر آیا ہون طلسم کو جاتا ہون اپنا خواہش کرنا کہ میری سفارش کیجیے سب بیان کیا کچھ باقی نہ رکھا جب انصرام بیان کرچکا اب

سب کو کسی قدر انصر اِم کے کہنے کا یقین ہوا مگر شندکال کو تو بالکل یقین ہو گیا پلٹ کر جو
ملک الموت قدرت کی طرف دیکھا تو تخت پر نہ پایا شندکال و اہل دربار گھبرا گھبرا کر دیکھنے
لگے کہ کہاں چلے گئے انصر اِم نے کہا کہ آپ پریشان نہ ہوں کسی ضرورت سے گئے ہونگے
تشریف لاتے ہونگے یہ ذکر تھا کہ آپ ظاہر ہوئے سب نے دیکھا کہ اسی مقام پر بیٹھے ہوئے
ہیں اب تو سب کو یقین واثق ہو گیا کہ ضرور یہ ملک الموت قدرت ہیں اب تو سب اہل دربار
نے اٹھ کر شندکال کے حکم سے قدمبوسی حاصل کی ہاتھوں کو آنکھوں سے لگایا شندکال
نے بھی قدم چومے ہاتھوں کو بوسہ دیا ہاتھ باندھ کر عرض کیا کہ آپ نے بڑی مہربانی کی
اور عنایت فرمائی کہ اپنی زیارت سے مشرف فرمایا آپ کی کیا زیارت ہوئی گویا خداوند کی
زیارت ہوئی ہم سب کی خداوند سے سفارش فرمایئے گا ہم لوگ خداوند کے نام پر جان و
دل سے نثار ہیں اور ہماری طرف سے عرض فرمایئے گا کہ ہم لوگوں کو خدا پرستوں نے
بہت پریشان کیا ہے لہذا اُنکے شر سے ہم کو بچایئے اُنپر اپنا عذاب نازل فرمایئے یہ تو فرمایئے
کہ آپ اسوقت بیٹھے بیٹھے کہاں تشریف لے گئے تھے خواجہ یعنی ملک الموت قدرت
نقلی نے جواب دیا کہ ابھی ابھی حکم خداوند آیا کہ تو جاکر شہر عنطاقیہ سے گلشاہ و آہو چشم
کو لے آ اُن دونوں کو عنطاق نے اسیر کر لیا ہے اور جو اُسنے اپنے عزیزوں کو اسیر کیا ہے
جو کہ گلشاہ سے مل گئے تھے اُنکو چھوڑ آ ہم اُنکے قلب کی حالت کو پلٹ دینگے وہ
پھر عنطاق کی اطاعت کرینگے بس میں وہاں گیا تھا اُن دونوں کو لے آیا میرے پاس
موجود ہیں اے شندکال آگاہ ہو کہ اب خداوند کو تم سب کے اوپر رحم آیا اور یہ خیال پیدا ہوا
ہے کہ خدا پرستوں نے بہت سر اُٹھایا ہے لہذا وہ ان سب کے تباہ کرنے کی فکر میں ہیں
چنانچہ بہت سے فرشتے مقرر کیے ہیں کہ وہ خدا پرستوں کو اسیر کر کے لائیں مجکو بھی اسی
کام کے لیے زمین پر بھیجا تھا کہ تم جاکر عمر عیار کو پکڑ لاؤ چنانچہ میں نے آکر عمر عیار کو اسیر
کر لیا اور یہ بھی حکم دیا تھا کہ شندکال کے پاس جانا اُسکے پاس سیمائے مہر جمال و
پسر حمزہ جہانگیر اسیر ہیں ان دونوں کو بھی لے آنا تاکہ میں سب خدا پرستوں کو داخل
دوزخ کروں و سیمائے مہر جمال کے قلب کو صاف کر کے شندکال کے پاس بھیجدوں

مین طلسم مین آنے والا تھا کہ تمھارے ملازم الضرام سے ملاقات ہوئی وہ عمر کی تلاش مین
پھر رہا تھا کہ مین نے اسکو دیکھا اُسکے حال سے اپنے علم کے زور سے آگاہ ہوا اُسکو اپنے
قریب بلا یا سب حال اُس سے دریافت کیا اپنا حال بیان کیا جو کہ اسنے تمھارے روبرو
بیان کیا ہی اسی عرصہ مین چند روحون کے قبض کرنے کا حکم ملا مین روحین قبض کرنے چلا
گیا وہان سے جو آیا تو حریص جادو نامہ بر عنطاق کا اُس دریا پر پہونچا اسنے اپنا حال
بیان کیا میری کیفیت سُنی بس مین بموجب حکم خداوند یہان آنے والا تھا ان دونو نکو
ہمراہ لے کر آیا یہ کہکر کہا کہ ای شنشکال خداوند تم سے بہت خوش ہین اور تم کو بہت
عزیز رکھتے ہین اور یہان کے تمام باشندون کو اور مین بھی تمھاری سفارش کرونگا ای
شنشکال خداوند نے حکم دیا ہی کہ تم جہانگیر و سپاہ بہر جمال کو میرے پاس بھیجدو
ای شنشکال بس اُنکو طلب کر کے میرے حوالے کرو تا کہ مین خداوند کے پاس لے جاؤن
لو دیکھو لو خواجہ بھی میرے پاس موجود ہین اور لندھور بھی اور گوہر آرا و غزالہ و علمشاہ
و آہو چشم جنکو مین ابھی ابھی اسیر کر کے لایا ہون یہ کہکر سب کو زنبیل سے نکال کر
دکھا دیا سب نے عمر وغیرہ کو دیکھا اور پہچانا تو بالکل یقین ہو گیا ہر اشک دریا
اب تو ہر ایک اپنی خواہش ظاہر کرنے لگا کہ میری طرف سے خداوند سے عرض کیجیے گا
کوئی اولاد کے لیے کہتا ہی کوئی زیادتی عمر کی خواہش کرتا ہی خواجہ نے اعتقاد زیادہ
کرنے کے لیے وہ شیشہ جس مین چند رنگ برنگ کی تتلیان بند تھین دکھایا اور
کہا کہ یہ روحین ہین اُن لوگون کی کہ جنکے قبض کرنے کا حکم ہوا تھا اب انکو آسمان پر
لے جا کر ایک شیشہ کے مکان مین چھوڑ دونگا یہ وہان بند رہینگی ای
شنشکال آگاہ ہو کہ آسمان پر ایک درخت ہی کہ اُسکے پتون پر تمام بندگان خداوند
کے نام و خدا پرستون کے نام تحریر ہین بس جسکے نام کا پتہ خشک ہو کر گرتا ہی
اُسکی روح کے قبض کرنے کا حکم ہوتا ہی اگر باور نہ ہو دیکھ لو جن جن لوگون کی روحین
مین نے قبض کی ہین اُنکے نام کے پتے میرے پاس موجود ہین یہ کہکر بہت سے
خشک پتے نکالکر سامنے ڈالدیے سب نے دیکھا کسی پر لقا کا نام تھا کسی پر

زمرد ثانی و فرعون ثانی و دیگر ساحرون کا نام تحریر تھا یہ دیکھ کر اتنو سب کے حواس جاتے
رہے ہر ایک منت و سماجت کرنے لگا کہ ہم پر مہربانی فرمایئے گا ہماری روح نہ
قبض فرمایئے گا خواجہ نے دیکھا کہ رنگ جم گیا اور زیادہ تر کرامتین دکھائین رنگ
اسی امر پر جم گیا تھا کہ جب عمرو وغیرہ کو اسیر دکھایا تھا حریص حیران بیٹھا ہوا
تھا کہ مین علمشاہ وغیرہ کو تو عنطاقیہ مین قید چھوڑ آیا تھا یہ کیونکر لے آئے پھر خیال
یا کہ ملک الموت ہین جہان چاہین چلے جائین انکو کون منع کر سکتا ہی شنگال
نے بھی ان سب کو پہچانا کیونکہ دیکھ چکا تھا اتنو حواس جاتے رہے ہر ایک خوشامد
کر رہا ہی خواجہ بیٹھے ہوئے ہین کہ بیٹھے بیٹھے خواجہ نے کہا کہ اے شنگال پھر کیا
کہتا ہی جہانگیر و سیماے مہر جمال کے بارے مین مین کیا خداوند سے کہون آیا دیگا
یا نہین شنگال نے کہا کہ وہ حاضر ہین مین ابھی بلائے دیتا ہون آپ اپنے ہمراہ لے
جایئے خداوند کو اختیار ہی مین خداوند کے حکم سے سرتابی کر سکتا ہون میری اتنی بھی
مجال ہی راوی بیان کرتا ہی کہ خواجہ نے وہ اپنا رنگ جمایا اور ایسی عمدہ عیاری کی
کہ سب کی مارے خوف کے جان پر بنی ہوئی تھی میان شنگال سحر وغیرہ سے دریافت
کرنا بھول گئے انصرام نے کچھ اسطور سے اُس تقریر کو بیان کیا جو کہ خواجہ نے
انصرام سے کی تھی کہ سب کو یقین آگیا بڑی عزت کی گئی ہر ایک ہاتھ باندھے
ہوئے مثل غلامون کے بیٹھا ہی یہی حال شنگال کا ہی کہ سر جھکائے بیٹھا ہی یہ خوف ہی
کہ اگر مین نے سر اُٹھایا اور ذرا بھی کسی امر سے انکار کیا انھون نے روح قبض کر لی مین
کیا کر سکونگا سامنے موجود ہون بھاگ بھی نہین سکتا ہون سوا بجا اور درست
کے دوسری لفظ زبان پر نہین ہی خواجہ فرما رہے ہین کہ خداوند تم سے بہت خوشی
ہین فرماتے تھے کہ مین ایک مرتبہ شنگال کو اپنے پاس طلب کرونگا اور خود
بھی اُسکے پاس جاؤنگا وہ میرا بندہ خاص ہی اُسکی خاطر سے ان خدا پرستون کو غارت
کرونگا کیونکہ میرے بندۂ خاص کے تکلیف دینے کے درپے ہوئے ہین شنگال
و اہل دربار کہتے ہین کہ پھر انکو نہ سب کا خیال ہوگا تو وہ ایسکو تو ہوگا ہم سب اُن کے

بندے ہیں وہ ہمارے خداوند ہیں تو اجمہ نے کہا کہ اے شنقال پھر جہانگیر و مہرجمال کو طلب کرو تا کہ میں جاؤں وہاں آسمان پر میرا خداوند کو انتظار ہوگا شنقال نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ میں ایک امر کا امیدوار ہوں آج حضور تشریف رکھیں دعوت کر لوں جو نان و نمک میسر ہوا اسے نوش فرمائیں تب تشریف لے جائیں کیونکہ میری سعادت و نیکنامی کا سبب ہوگا اور باعث برکت ہوگا کہ آپ ایسا فرشتہ مقرب میرا مہمان ہو جواب دیا کہ اے شنقال میں ٹھہر نہیں سکتا ہوں چند امور خدائی و انتظام دنیا و کار خانہ دنیا میرے سے تعلق ہیں اگر میں نہ جاؤنگا وہ خراب ہو نگے جب وہ خراب ہونگے تو خداوند مجھ سے ناخوش ہونگے جب خداوند ناخوش ہونگے تو میرے لیے خرابی ہوگی بس میں ٹھہر نہیں سکتا ہوں دعوت کو جو تم نے کہا تو اسکا جواب یہ ہے کہ جب میں ٹھہر نہیں سکتا ہوں نہ میں دعوت کا کھانا کھا سکتا ہوں کیونکہ میں فرشتہ ہوں اور فرشتے کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں دنیا کے کھانوں سے ہم لوگ بری ہیں جو اشیا آسمان پر بہشت میں پیدا ہوتے ہیں وہ ہم کھاتے ہیں دنیا کے اشیا سے ہم کو سروکار نہیں ہے بس جب ہم کھاتے نہیں ہیں تو پھر کیا ضرورت ہے کہ میں یہاں ٹھہروں تم قیدیوں کو طلب کرو ابھی مجھکو غنطاق کے قیدیوں کا بھی انتظام کرنا ہے یہ سنکے شنقال نے اسیوقت حکم دیا کہ جہانگیر و سیما سے مہرجمال کو بہت جلد حاضر کرو کیونکہ ان دونوں کو خداوند نے طلب فرمایا ہے یہ حکم دے کر شنقال نے حریص سے کہا کہ اے حریص تم کس ضرورت سے آئے ہو حریص نے جواب دیا کہ میں نامہ لیکر آیا ہوں رموز جادو و غنطاق کج کلاہ کا آپکے پاس شنقال نے کہا کہ اے حریص وہ نامہ لاؤ میں دیکھوں حریص نے نامہ جھولی سے نکال کر شنقال کو دیا شنقال نے نامہ لے کر دبیر کو دیا دبیر نے نامہ پڑھا سب اہل دربار و شنقال و ملک الموت قدرت نے سنا مضمون نامہ سے سب آگاہ ہوئے جب دبیر نامہ پڑھ چکا اسیوقت شنقال نے ملک الموت قدرت سے کہا کہ اسکا جواب کیا تحریر کیا جائے جو آپ فرمائیں وہ تحریر کیا جائے جواب دیا کہ یہ جواب تحریر کردو کہ خداوند نے ملک الموت قدرت

کو بھیجکر علمشاہ و آہو چشم کو قید خانہ سے منگا لیا ہے اپنے پاس وہ علمشاہ کو تو جہنم مین
ڈالدینگے اور آہو چشم کے قلب کو صاف کرکے میرے پاس بھیجدینگے رہے تمھارے
عزیز و اقارب سو کہ علمشاہ کے شریک ہوگئے تھے اور تم نے جو اسیر کر لیا ہے اُنکے
بھی قلب کو پلٹ دینگے کہ وہ تمھاری اطاعت کرینگے اس امر سے اطمینان رکھو اور اُن سبکو
قید رکھو اب خداوند کو خیال آگیا ہے وہ سب خدا پرستون کو غارت کر دینگے باقی خیریت
ہے تم پریشان نہ ہونا کیونکہ علمشاہ و آہو چشم کو انھون نے طلب کر لیا ہے یہ لکھوا دو
جو کہ مین نے بیان کیا ہے بس شننکال نے جو کچھ ملک الموت قدرت نے کہا جواب
مین نامہ عنطاق کے لکھوا دیا ادھر تو نامہ تیار ہونے لگا اُدھر داروغہ زندان خانہ جہانگیر
و سیماے مہر جمال کو لے کر حاضر ہوا جب یہ دونون قیدی حاضر ہوئے پیش کیے
گئے بس شننکال نے ملک الموت قدرت سے کہا کہ بھیجیے یہ دونون قیدی
حاضر ہین بس یہ کہنا تھا کہ ملک الموت قدرت نے کہا کہ انکو سامنے لاؤ جب
جہانگیر و سیماے مہر جمال سامنے ملک الموت قدرت کے آئے ملک الموت قدرت
نے جہانگیر کا ہاتھ پکڑ کر اپنے سامنے کھینچا وہ جیسے سامنے آئے ہاتھ جو اُٹھایا ہاتھ کا
اُٹھنا تھا کہ جہانگیر اُسی حالت قید مین بیہوش ہو کر گر پڑے اسی طور سے ہاتھ اُٹھا کر
جہانگیر کو بھی اسی طرح سیماے مہر جمال کو بھی بیہوش کیا جب یہ بیہوش ہو کر گرے
کہا کہ انکی قید دفع کردو قید دفع کی گئی بس ملک الموت قدرت نے جہانگیر و
سیماے مہر جمال کو اُٹھا کر نذر زنبیل کیا خواجہ وغیرہ بھی پڑے ہوئے تھے سامنے
اُنکو بھی اُٹھا کر نذر زنبیل کیا راوی بیان کرتا ہے کہ جب جہانگیر دربار مین شننکال کے
آئے تھے اسی حالت قید مین سلام کیا تھا کہ سلام میرا اوپر اُس شخص کے جو خدا کو
برحق جانتا ہو اس سلام کے کرنے سے اہل دربار نے تا و پیچ کھایا تھا مگر ملک الموت قدرت
نے منع کیا کہ جو شخص جسکو مانتا ہو اُسکو وہ اپنے مذہب کے طریقہ سے سلام کرتا ہے اسکا
برا ماننا بیکار ہے وہ میرے یہ قیدی ہے اسکے کسی بات کا برا نہ مانو سب ساکت ہوکر رہ
گئے تھے بھلا اب کس کی مجال تھی جو کچھ کلام کرسکے کیونکہ سب ملک الموت قدرت

کے خوف سے ساکت ہوگئے تھے راوی بیان کرتا ہی کہ خواجہ نے حباب مار کر جب انکو بہ
سیمائے مہرجمال کو بیہوش کیا تھا یہ سبب تھا کہ جو بیہوش ہوکر گرے تھے مگر خواجہ
نے اس چالاکی سے حباب مارے تھے کہ کسی نے نہ دیکھا اور نہ کسی پر ثابت ہوا سب یہ
سمجھے کہ ملک الموت کے ہاتھ مین یہ تاثیر تھی کہ یہ بیہوش ہوگئے جب خواجہ اُن سبکو
نذر زنبیل کر چکے تھے اطمینان ہوگیا کہ ان دونون پر قبضہ تو ہو گیا اگر اب ظاہر بھی ہوجائیگا
تو کچھ پرواہ نہین ہی اُدھر دبیر نے نامہ طیار کیا اور شنگال کے روبرو پیش کیا اور عرض کیا
کہ یہ نامہ موجود ہی شنگال نے وہ نامہ لے کر حریص کو دیا کہ یہ جواب نامہ بھی لے جاؤ اور
اپنے بادشاہ کو دیدینا حریص نے وہ نامہ لیکر جیب ہی مین رکھا اور قصد کیا کہ سلام کرکے
رخصت ہون کہ ملک الموت قدرت نے کہا کہ ای حریص مین تیرے قصد سے آگاہ
ہوگیا ہون کہ تو اب شنگال سے رخصت ہوکر اور جواب نامہ لے کر جائے گا لہذا ابھی
ابھی خداوند کا میرے نام حکم آیا ہی خداوند نے فرمایا ہی کہ ای فرشتہ مین ہم تم کو حکم دیتے
ہین کہ تم عنطاق کے پاس بھی جاؤ کیونکہ اُسنے یہ بہت بڑا کام کیا ہی کہ خداپرستون کو
اسیر کیا ہی ہم اُس سے بہت خوش ہوئے ہین اور نہایت رضامند ہین گو ہم اُس سے ناراض
تھے مگر اُسکے اس کام سے خوش ہوگئے ہین لہذا تم جاکر اُسکا اطمینان کرآؤ اور کہدو کہ
علمشاہ و آہوچشم کو ہم نے طلب کر لیا ہی اور ان سب کو قید رکھو انکی ہم بروز جشن نوروزی
سب کی قلب ماہیت کر دینگے اور اُسکو دکھا بھی دینا کہ یہ دونون میرے پاس موجود
ہین اگر تم کو یقین نہ ہو قیدخانہ مین دیکھ لو سب ہین انکو دیکھتا ہون تو میرے ہمراہ چلنا یہ جو
ملک الموت قدرت نے کہا حریص نے عرض کیا بہت خوب اب خواجہ یعنی
ملک الموت قدرت نے شنگال سے کہا کہ اب مین جاتا ہون اب تم اطمینان رکھو
کہ خداوند سب خداپرستون کا خاتمہ کرادینگے ایک کو زندہ نہ رکھینگے انکو اب اسطرف
توجہ ہوئی ہی شنگال نے عرض کیا کہ مین کچھ عرض نہین کرسکتا ہون بغیرت سے آپ نے
انکار فرمایا خیر اگر خلاف مرضی نہ ہو تو مین کچھ زر سرخ و سفید حاضر کرون انکو قبول فرمائیے
جواب دیا کہ ہم کو اسکی بھی ضرورت نہین ہی خیر تم زندہ ہو ہم یہ روپیہ تم سب کو اُن بندونہ

تقسیم کردینگے کہ جو کہ بالکل محتاج ہین اور فاقے کرتے ہین لاؤ یہ کہکر کہا شندکال نے اور سب اہل دربار نے اپنی اپنی لیاقت کے موافق روپیہ منگا کر انبار لگا دیا خواجہ نے جال الیاسی مار کر سب روپیہ نذر زنبیل کر لیا جب روپیہ نذر زنبیل کر چکے اُسوقت شندکال سے کہا کہ اب جاتا ہون خداوند سے بہت کچھ تمھاری طرف سے کہدونگا اور تم سبکی از حد تعریف کرونگا تم اطمینان رکھو مگر اس امر کا خیال رہے کہ جہان تک ہو سکے خداوند کی عبادت کیے جانا اُس مین فرق نہ ہو خداوند بہت خوش ہونگے اب مین عنطاق کے پاس جاؤنگا وہان سے آسمان پر جاؤنگا کیونکہ حکم خداوند ہوا ہے تو خداوند عنطاق بہت خوش ہوئے ہین یہ جو کہا تو ہاتھ باندھکر شندکال نے عرض کیا کہ یا ملک الموت قدرت میری ایک عرض قبول فرمائیے مین یقین کرتا ہون کہ یہ میری عرض حال ضرور قبول ہو گی نا امید نہ فرمایئے گا جواب دیا کہ بیان کرو کہا کہ میری خواہش یہ ہے کہ آپ عنطاق کج کلاہ کے دربار مین یون اکیلے نہ تشریف لے جائین بلکہ جاہ و حشم کے ساتھ تاکہ وہ بھی خیال کرے اور سمجھے کہ یہ ملک الموت قدرت ہین اُسکی نگاہون مین وقعت ہو اور اس طور سے جانے مین وقعت نہ ہوگی سبب یہ ہے کہ جب دنیا پر آئے تو موافق دستور دنیا کے کام کرے اہل دنیا وقعت اُس وقت تک نہین کرتے ہین جب تک کسی قسم کی شان و شوکت نہین دیکھتے ہین خصوصاً بادشاہ لوگ کسی کی بدون شان و شوکت دیکھے ہوئے عزت و آبرو نہین کرتے ہین بس میری خواہش یہ ہے کہ سامان شوکت آپکے ہمراہ کرون تاکہ آپ کی عزت و آبرو عنطاق کرے جواب دیا کہ ہم فرشتے ہین ہم کو شان و شوکت کی ضرورت نہین ہے ایک ہماری صورت دیکھکر عزت و حرمت کرینگے اور ساتھ حرمت کے پیش آئینگے ہم کو تزک و حشم دنیا سے کیا کام ہے شندکال نے جواب دیا کہ یہ ضرور ہے مگر میرا تو یہ جی چاہتا ہے کہ آپ عنطاق کے پاس جو جائین تو شان و شوکت سے جائین تاکہ میرا بھی نام ہو اور آپ کی عزت ہو راوی کہتا ہے کہ خواجہ نے دیکھا کہ شندکال نہ مانے گا بدون شان و شوکت ہمراہ کیے ہوئے اور یہ اس بہانے سے چلے تھے کہ عنطاق کے پاس چلکر عیاری کرکے عظمتشاہ وغیرہ کو رہا کرین اور سب پر

اپنا قبضہ کرین اگر بن پڑے تو عنطاق کو قتل کرین جب شنشگال سے یہ تقریر سُنی تو اسب
گھبرائے خیال کیا دل مین کہ یہ تو بڑی خرابی ہوئی اس حالت مین یہ غیر ممکن ہو کہ عیاری
کر سکون فکر کرنے لگے فکر کرکے یہ امر خیال مین آیا کہ اسکو دھوکا دون اسکے کہنے پر بھی
عمل کرون اور اپنا کام بھی ہو پس شنشگال سے کہا کہ کیا سامان شوکت ہمراہ کر دے
اُسنے عرض کیا کہ جلوس سواری و غیرہ جواب دیا کہ اے شنشگال جلوس سواری کی
کچھ ضرورت نہین ہو تم صرف چند سردار میرے ہمراہ کر دو مین جب قریب ملک عنطاق
پہونچونگا سب سامان شوکت خود بخود موجود ہو جائیگا ہان یہ سردار تمھارے
جنکو بموجب تمھاری خواہش کے ہمراہ لیتا ہون یہ میری وہان تعریف کرین اور
جو جو کرامات مجھسے ظاہر ہوئی ہو وہ بیان کرین تاکہ عنطاق کو یقین آجاوے دوسرے
ان سردارون کو مین اپنے ہمراہ آسمان پر لے جاؤنگا خداوند کی خدمت مین پہونچاؤنگا
اور یہ عرض کرونگا کہ یہ بندے آپکے آپکی زیارت کو حاضر ہوئے ہین اور شنشگال
کا پیام لائے ہین تمھاری جو خواہش ہو وہ بھی اُنسے بیان کرادونگا اور انکو سیر بہشت کرادونگا
یہ امر ضرور ہو کہ خداوند بہت خوش ہونگے اور یہ اُنکو خیال ہوگا کہ شنشگال میرا بندہ
خاص ہو اُسنے اپنے سردار میرے پاس بھیجے ہین یقین ہو کہ وہ پھر ہم کو بھی طلب کرین
اور تمھاری زیادہ عزت کرین اور ان سردارون کو زیارت خداوندی نصیب ہو اور سیر
بہشت بھی شنشگال نے جواب دیا کہ جب یہ امر ہو تو مین بھی ہمراہ چلون جواب دیا
کہ تمھارا چلنا ابھی مناسب نہین ہو جیسے تم گئے ہو کہ آپ بدون شان و شوکت
کے عنطاق کے پاس نہ جائیے عزت نہ ہوگی تو اے شنشگال بدون بلائے ہوئے
جانے مین عزت کم ہوتی ہو جو کہ بلائے ہوئے مین ہوتی ہو پس تم اطمینان رکھو
اور خاطر جمع رکھو مین خداوند سے کہکر طلب کرونگا تمھاری عزت و آبرو سب اہل
آسمان کرینگے فرشتے و حور و غلمان تمھارے استقبال کو آوینگے اور عزت سے
خداوند کی خدمت مین لے جاینگے وہان بھی بہت عزت ہوگی اور سب آبرو کرینگے
کہ یہ بندہ خداوند کا ہو دنیا کا بادشاہ ہو پس اسطور سے جانا مناسب نہین ہو یہ جواب

شنکال نے جواب دیا کہ جو آپ کی مرضی جن سرداروں کو تجویز فرمائیے وہ آپکے ہمراہ ہوویں
راوی بیان کرتا ہے کہ خواجہ نے یہ جو کہا کہ چند سردار میرے ہمراہ کرو اور شنکال کو ہمراہ نہ لیا انکار
کیا اسکا سبب یہ ہے کہ خواجہ نے خیال کیا تھا دل میں کہ یہ سردار جو ہمراہ ہونگے انکو راہ میں
دھوکا دے کر عیاری کرکے قتل کر ڈالونگا اور نامہ بر کو عنطاق کے نذر زنبیل کرکے اُنکی
صورت بنکر جاؤنگا عیاری کرکے طلمشاہ وغیرہ کو رہا کراونگا اگر شنکال ہمراہ ہوگا یہ
بادشاہ طلسم ہے سحر بند ہوگا بس اسکا قتل ہونا بدون طلسم کشا کے غیر ممکن ہے جب
یہ امر ہے تو یہ قتل نہ ہوگا سب کام بگڑ جائے گا اگر یہ امر خیال کرو کہ بیہوش کرکے نذر زنبیل
کرلوں تو پھر موکل اسکی حفاظت کیلیے ضرور مقرر ہونگے وہ دست رس نہ ہونے دینگے بس
اسکو ہمراہ لینا اچھا نہیں ہے اس سبب سے خواجہ نے یہ فقرہ شنکال کو دیا جب
شنکال نے یہ کہا کہ آپکا جسکو جی چاہے ہمراہ لے جائیے اُسوقت ملک الموت قدرت
نے پکار کر کہا کہ جن لوگوں کو جیتے جی آسمان پر جانا ہو اور خداوند کی زیارت کا شوق ہو وہ
میرے ہمراہ چلیں یہ ضرور خیال کرلیں کہ سوائے خداوند کے اور حوروں و غلمان فرشتوں
کے کوئی زندہ آسمان پر نہیں گیا ہے سوائے مرکے جانے کے میں زندہ لے جاتا ہوں
میں ملک الموت قدرت ہوں مجکو سب طور کا اختیار ہے اگر کوئی بے ادبی و گستاخی
کسی سے سرزد ہوگی فوراً روح قبض کرلونگا یہ جو پکار کر کہا پہلے تو سب اہل دربار
نے قصد کیا تھا کہ ہم کہیں کہ ہم سب آپ کے ہمراہ چلیں گے ہم سب کو زیارت
خداوند کا شوق ہے جب یہ کہا کہ آج تک کوئی زندہ آسمان پر انسان میں سے نہیں
گیا ہے بدون مرے ہوئے سب نے کہا اپنے دل میں کہ یہ نیا حملہ ہے کہ بدون مرے
کوئی نہیں گیا ہے ایسا نہ ہو کہ یہ روح قبض کرلیں یا کوئی سہواً خطا ہو جائے یہ ناخوش
ہوکر روح کو قبض کرلیں اِنکے ہمراہ جانے میں جان کا ضرر ہے اور گویا اپنے ہاتھ سے اپنی
موت کی خواہش کرنا اور اپنے پاؤں سے وہاں اجل میں گرنا ہے ایسی زیارت و سیر
سے باز آئے سب یہ امر اپنے اپنے دل میں خیال کرکے اپنے مقام پر بیٹھے رہے
سوائے انکے اہم و سولہ اور سرداروں کے کہ ساحر زبردست تھے اور بڑے سیاہ

غالب تھے اُنکی قضا بھی اُنکی تھی اُٹھ کھڑے ہوئے اور کہا کہ ہم آپ کے ہمراہ چلینگے ہم بہت مشتاق ہین زیارت خداوند و سیر بہشت و تماشاے فلک کے یہ سترہ ساحر اُٹھ کھڑے ہوئے اُسوقت شنشکال سے ملک الموت قدرت نے کہا کہ مین ان کو ہمراہ لیے جاتا ہون بعد تھوڑے عرصہ کے انکو زیارت خداوند و سیر بہشت کرا کے مع چند تحفہ جات بہشت کے آپ کے پاس بھیجدونگا اور جو کچھ خداوند فرماینگے وہ پیام بھی بھیجدونگا شنشکال نے عرض کیا بہت خوب بعد اسکے ملک الموت نے اُن سوارون سے فرمایا کہ آپ لوگ زیارت خداوند مین جانے کے لیے تیار ہین لباس نفیس سے آراستہ ہو جئیے جواہرات سے اپنے کو مزین فرمائیے تاکہ سب اہل آسمان دیکھکر حیرت کرین کہ دنیا پر بھی ایسے ایسے لوگ ہین اور سب یہ خیال کرین کہ شنشکال بہت بڑا بادشاہ ہے کہ جسکے سردار ایسے لباس سے آراستہ ہین بادشاہ کیسا ہوگا اور اُسکے پوشاک کیسی نفیس و پرتکلف ہوگی تمھارے بادشاہ کا نام آسمان پر ہوگا اور کچھ جواہرات و اشرفی براے نذر خداوند و دیگر فرشتگان مقرب لے لینا کہ نذر دینا ہوگی وہ تمھارا کہین نہ جائیگا ہان تم کو اور زیادہ ہو کر واپس ملیگا جواہرات آسمانی اُس مین زیادہ ہوگا ایسا جواہرات ہوگا جو بڑے بڑے بادشاہون نے نہین دیکھا ہے یہان اُسکی کوئی قیمت نہ دے سکے گا یہ تقریر سُنکے ہر ایک نے کہا کہ بہت بہتر اور ہر ایک اپنے مکان پر آیا عمدہ سے عمدہ پوشاک سے آراستہ ہوا جواہرات بیش قیمت اپنے پاس رکھے اور دربار مین آیا یہان ملک الموت انتظار کر رہے تھے جب سب آچکے اُسوقت فرمایا کہ تخت سحر تیار کرو اُنھون نے تخت سحر تیار کیا فرمایا کہ یہ نہ خیال کرنا کہ مین تخت سحر نہین تیار کر سکتا ہون یہ دنیا ہے اور تم لوگ اہل دنیا ہو تم میرے سحر کی برداشت نہین کر سکتے ہو مین جو سحر کرون تو ابھی تمام عالم مین آگ لگ جائے سب حیوانات انسان جل جائین تم لوگ بیہوش ہو جاؤ ہان جب طرف آسمان کے چلینگے تو تمھارا اپنا سحر کرینگے سب نے جواب دیا کہ ہماری کیا مجال جو ہم ایسا خیال کر سکین یہ تو علم ہمارا آپکے سامنے سحر کرکے تخت تیار کیا جب تخت تیار ہو چکا اُسوقت ملک الموت ۱۹

اُٹھے سب اہل دربار اُٹھ کھڑے ہوئے شنکال ہمراہ ہوا ملک الموت قریب تخت آئے تخت پر قدم رکھا ہر ایک نے بڑھکر ہاتھون کو بوسہ دیا اور کہا کہ ہم کو فراموش نہ فرمایئےگا یہ جواب دیتے ہین کہ نہین ہین تم سب کے نام سے آگاہ ہون بیچ مین ملک الموت بیٹھے اور گرد و پیش سترہ سردار شنکال کے اور ایک نامہ بر عنطاق کا اٹھارہ ساحر تھے شنکال و کل اہل دربار نے بہت جھک کر سلام کیا ملک الموت نے اشارہ کیا ساحرونکو اُنھون نے سحر کیا تخت اُڑ چلا ایک چشم زدن مین ان سب کے نظرون سے پوشیدہ ہوگیا جب ملک الموت جاچکے شنکال آکر تخت پر بیٹھا سب حاضرین دربار آکر اپنے اپنے مقام پر بیٹھے ذکر ہونے لگا کہ کیا ہم لوگ خوش تقدیر ہین کہ ملک الموت قدرت سے ملاقات ہوگئی اُنکی زیارت نصیب ہوئی اب ہماری روح قبض نہ کرینگے خداوند سے کہکر عمر کو زیادہ کرادینگے دیکھین یہ لوگ جو زیارت خداوند کو گئے ہین وہان سے کیا لاتے ہین اور خداوند انکے ہمراہ کیونکر پیش آتے ہین اور کب خداوند ہمارے بادشاہ کو یاد فرماتے ہین جب بادشاہ تشریف لیجائینگے تو ہم بھی ضرور ہمراہ چلین گے اہل آسمان دعوت کرینگے وہ دیکھین کھائینگے شنکال نے کہا کہ ہین تم سب کو ضرور ہمراہ لے جاؤنگا اطمینان رکھو گھبراؤ نہین آج مین اُسوقت تک دربار برخاست نہ کرونگا جب تک یہ میرے سردار نہ آلین گے کیونکہ مجھکو حالات آسمان و دربار خداوند کے سُننے کا بہت اشتیاق ہے ملک الموت نے بہت تعریف کی ہے خداوند ایسا کرین کہ عنطاق بھی بہت عزت و حرمت کرے ملک الموت عنطاق سے بھی خوش ہون اہل دربار نے کہا کہ چاہے عزت و حرمت کرے چاہے نہ کرے ہم کو کیا ہم سے جو ہوسکا ہم نے خدمت کی یہان یہ ذکر ہو رہا ہے ملک الموت کی بہت تعریف ہو رہی ہے ہر ایک انصرام کی بھی بہت تعریف کرتا ہے کہ یہ انصرام کی بدولت ہم کو دن نصیب ہوا شنکال کہہ رہا ہے کہ مین انصرام کا بڑا مرتبہ کرونگا اُسنے بہت اچھا کام کیا انکو تو اس گفتگو مین مصروف رکھا جاتا ہے اُدھر وہ ساحر مع خواجہ کے تخت کو اڑاتے

اڑاتے ہوئے تھوڑے عرصہ مین طلسم سے باہر چلے آئے راوی نازک خیال بیان کرتا ہی کہ پہلے اس طلسم کا یہ طریقہ تھا کہ جسکا جی چاہے چلا آئے خواہ ساحر ہو خواہ غیر ساحر جیسا کہ کئی مرتبہ خواجہ و دیگر عیارون نے طلسم مین جاکر شنشکال پر عیاریان کین اور نکل آئے اُسدن سے شنشکال نے راستہ طلسم کا بند کردیا ہی سواے ساحر کے غیر ساحر نہین جا سکتا ہی یہ امر خواجہ کو معلوم تھا اسی سبب سے تو انصرام کے ہمراہ گئے تھے اور شنشکال پر عیاری نہین کی اس خیال سے کہ جب یہ امر ظاہر ہو جائیگا کہ مین جہانگیر وغیرہ کو اپنے قبضہ مین کرچکا ہون تو ہر طرف سے میرے اوپر یورش ہوگا طلسم سے نکل نہ سکونگا جب تک یہ طلسم فتح نہ ہوگا صاحبقران میرے انتظار مین ہین چکیمہ گئے کہانتک مہمان رہینگے میرا یہان آنا و جہانگیر وغیرہ کو رہا کرنا بیکار ہوگا اس سے عیاری شنشکال پر نہ کرو اور یہان سے نکل چلو اسی خیال سے تو نامہ بر کو ٹھہرایا تھا کہ اسکے ہمراہ نکل چلونگا یہ ساحر ہی سحر سے نکال لے چلیگا کہ اسی عرصہ مین یہ تدبیر ہوگئی کہ اور سترہ ساحر ہمراہ ہوگئے اب کون روک سکتا ہی یہ مع اُن ساحرون کے اُنکی مدد سے بیرون طلسم نکل آئے جب حد طلسم تمام ہوئی ساحرون نے عرض کیا کہ یا ملک الموت قدرت طلسم سے تو نکل آئے اب یہان سے حد غیر طلسم ہی یہ فرمایئے کہ غنطاقیہ کی دو راہین ہین ایک تو جنگلون کی طرف سے وہ جنگل بالکل ویران ہین اور راہ بھی دور ہی کہ ہم ساحر دو دن مین اُسکو طے کرتے ہین جب رات دن چلے جائین اور ایک راہ پہاڑون سے ہی اور یہ راہ گو آباد نہین ہی مگر قریب ہی اور صحرا سے پہاڑ ملتے ہین جدھر سے فرمایئے اُدھر سے چلین پہاڑون کی طرف کی راہ سے تھوڑی دیر مین پہونچ جائینگے جواب دیا کہ پہاڑون کی طرف سے چلو خواجہ نے دل مین تجویز کرلیا تھا کہ کسی پہاڑ پر اُتر کر ان سب کو بیہوش کرکے قتل کرونگا انکا سب مال و اسباب لے لونگا اور جاکر غنطاق پر عیاری کرونگا علمشاہ وغیرہ کو رہا کرلونگا اس سبب سے خواجہ نے کہا کہ پہاڑون کی راہ سے چلو یہ خیال کیا کہ جب انکو قتل کر ڈالونگا تو راہ کون بتائیگا یہ کہتے ہین کہ یہ راہ قریب ہی بس مین تلاش کرلونگا دوسرے انکا یہی قول ہی کہ وہ بالکل ویران ہی ادھر

کچھ گاؤن وغیرہ آباد ہین اُن گاؤن مین جاکر کچھ پیسہ دو پیسے کا روزگار بھی کرونگا کہ کچھ تو مہاجنون
کو دون تاکہ اُنکے قرضہ سے جان بچے جب سے یہان آیا ہون ایک خرمہرہ نہین نصیب ہوا
خدا ایسے مقام پر کسی کو نہ لائے ایسے ایسے خیال دل مین کرکے خواجہ نے اس طرف کی راہ
لی اجازت دی تھی راوی بیان کرتا ہے کہ تخت اڑا ہوا چلا جاتا تھا کہ ایک صحرا سر سبز بہار
خواجہ کو نظر آیا اور ایک چھوٹی سی پہاڑی بھی اُس صحرا مین تھی خواجہ نے جو اُس صحرا کو
دیکھا خیال کیا کہ یہ مقام بہت عمدہ ہے اگر بن پڑے تو ان سب کا اسی جنگل مین خاتمہ
کر دو یہ سوچ کر ان سب سے کہا کہ یہ صحرا ہم کو بہت پسند آیا چند منٹ کے لیے یہان قیام
کرو تاکہ ہم سیر کر لین کیونکہ یہ جنگل بہت مشابہ ہے آسمان کے باغون سے ہم کو اسکی سیر کا
اشتیاق ہوا ہے چند منٹ سیر کر کے یہان سے چلین گے یہ بتاؤ کہ اب شہر غنطاقیہ
یہان سے کتنے فاصلہ پر ہے گو آسمان سے سب ملک دکھائی دیتے ہین اور سب ملک
میرے روبرو رہتے ہین مگر یہ دنیا ہے یہان کے اور طریقے اور قاعدہ ہین بس مین نہین جان
سکتا ہون کہ کتنا فاصلہ ہے اُن سب نے عرض کیا کہ اب بہت قریب ہے مسافت دو گاؤن
اور ایک جنگل ملے گا اُسکے بعد ملک غنطاقیہ ہے خواجہ نے کہا کہ پھر ٹھہر جاؤ اس جنگل
مین یہ جو کہا وہ ساحر تخت کو سحر کرکے زمین پر لائے خواجہ نے اُس پہاڑی کی طرف
اشارہ کیا پہاڑی پر اُتارا ساحرون نے سحر کیا سب سامان فرش وغیرہ سحر کرکے موجود
کیا فرش بچھایا مسند لگائی اُس پر ملک الموت قدرت کو بٹھایا سب کے سب
سامنے بیٹھے ملک الموت قدرت جنگل کی سیر کرنے لگے سامنے سبزہ لہلہا رہا
تھا گلون کے درخت لگے ہوئے تھے پھول کھلے ہوئے تھے خوشبو آرہی تھی دماغ
معطر ہوا جاتا تھا سب وہان کے پھولون کی خوشبو سے مست ہو رہے تھے کہ یکایک
ملک الموت قدرت نے بغل سے ایک شیشی چھوٹی سی شراب کی نکالی اور
ایک چھوٹا سا گلاس اور ایک طباق نکالا کہ جس مین گرما گرم تر حلوا تھا وہ شیشہ اور
طباق سامنے رکھا ان سب نے جو یہ سامان دیکھا ہر ایک نے دوسرے سے کہا
کہ دیکھو کیا عمدہ شراب ہے ای بھائی کیا ہی عمدہ تازہ حلوا ہے اگر ہم کو یہ شراب و حلوا

ملے تو کیا لطف ہو یہ جنگل اور یہ پہاڑ یہ جی چاہتا ہے کہ یہاں شراب خواری ہو دوسرے
نے کہا کہ بھائی جی تو ہمی چاہتا ہے مگر کیا کریں ناچار ہیں بھلا ہماری یہ تقدیر کہاں کہ شراب
ہم کو ملے انصرام نے کہا کہ میں دیکھو ملک الموت سے پوچھتا ہوں کہ دیکھیے جو ہمراز
بلکہ وہ آپ ہی بیان کرینگے یقین ہے کہ ہمراز بھی کریں سب نے کہا کہ ہاں دریافت کرو تم
زیادہ گستاخ ہو تم کو مانتے بھی بہت ہیں پس انصرام نے ہاتھ باندھ کر عرض کیا کہ اے
ملک الموت قدرت اس شیشی میں کیا ہے اور یہ طباق کیسا ہے جو کچھ اس حال سے
آگاہ فرمائیے اور یہ کہاں سے آیا جواب دیا کہ میں تم سے کیا بیان کروں یہ سب خداوندی
عنایت ہے یہ وقت میری اور خداوند کی شرابخواری کا ہے بس وہاں بالاے آسمان خداوند
شغل شرابخواری فرما رہے ہیں میرا خیال آیا اسی وقت اپنے پینے کی شراب اور
اپنے کھانے کا موہن بھوگ بطور پرشاد کے مجھکو بھیجا ایک حور آکر ابھی ابھی مجھکو دے
گئی ہے یہ شراب بہشت اور یہ پرشاد ہے اس شراب کی یہ خاصیت ہے کہ جو کوئی اسکو
پی لے تو تمام عمر اسکو پھر شراب کی خواہش نہ ہو اور شراب کا خیال کرے نشہ ہو جائے
دوسرے عمر بھی زیادہ ہو جاتی ہے اگر کسی کی عمر ہزار برس کی ہے تو بارہ سو برس کی ہو جائے
کیونکہ یہ شراب خداوند کی نوش فرمانے کی ہے مگر تیز بہت ہے کوئی اسکو پی نہیں سکتا ہے
اور اس حلوے کا اثر یہ ہے کہ جو کوئی اسکو کھائے تمام عمر بھوک نہ لگے جب خیال کرے کہ
ہم فلاں طعام کھائیں اسکا ذائقہ زبان پر آجائے جسقدر خزانے زمین میں سب سامنے
نظر آئیں یہ حلوا خاص خداوند کے نوش فرمانے کا ہے مجھکو بھیجا ہے خداوند مجھ سے بہت محبت
فرماتے ہیں یہ سنکے انصرام نے عرض کیا کہ اگر حضور نہ خفا ہوں تو ہم کچھ عرض کریں جواب دیا
کہ میں تم سب کے دل کے حال سے آگاہ ہو گیا تم یہ عرض کرو گے کہ اس شراب و حلوے
میں سے ہم کو بھی قسمت فرمائیے تاکہ ہم بھی شراب پئیں اور حلوا کھائیں اے انصرام
تم لوگ اس شراب کی گرمی کی تاب نہ لا سکو گے نہ حلوے کی یہ بہت گرم ہے کیونکہ
بہشت میں بنائی گئی ہے اور حلوا حوروں نے پکایا ہے میں تم کو دے کر تمہاری جان تباہ
کراؤں یہ مجھ سے کبھی نہ ہوگا انصرام نے عرض کیا کہ آپ اس امر سے بالکل بیخوف

ہو جاتے ہیں ہم لوگ بڑے شرابخوار ہیں ہم کو یہ شراب گرمی نہ کریگی بہت اصرار کیا اور کہا کہ ہم لوگ آپ کے صدقہ میں شراب بہشت و حلوائے بہشت کے ذائقہ سے بہرہ مند ہو گئے آپ کے تمام عمر احسانمند رہینگے جب بہت اصرار کیا تب خواجہ نے دل میں کہا کہ زہ مار اگر ظاہر خفا بنا کر کہا کہ ہم یہاں آکر اور تم لوگوں سے ملکر بہت پریشان ہوئے ہم ایسا جانتے تو کبھی نہ آتے خیر اچھا ہم بہر علم تھوڑا سا پانی لاؤ تاکہ تم سب کو اس شراب کے ذائقہ سے آگاہ کروں یہ کہنا تھا کہ اتفاقاً ایک چشمہ اُس صحرا میں تھا اُس سے پانی لاکے لیے آیا کیونکہ انکے ساتھ سب سامان تھا پس خواجہ نے اُس ظرف آب میں نصف شیشی بیہوشی ڈالدی اور کہا کہ اسکو ملاکر ایک ایک جام سب پی لیں اگر گرمی نہ کرے تو اور پینا یہ کہکر وہ طباق اُنکے آگے رکھدیا اور کہا کہ شراب پی کر حلوا کھانا تب شراب و حلوے کا ذائقہ پاؤ گے یہ خواجہ کا کہنا تھا کہ سب خوش ہو گئے ایک دوسرے پر سبقت کرنے لگے یہانتک کہ خواجہ نے کہا تھا کہ ایک ایک جام پینا وہ سب کے سب سب پی گئے اور سب حلوا کھا گئے خواجہ خاموش بیٹھے ہوئے تماشا دیکھا کیے ہر ایک کی زبان پر یہ تھا کہ نہ ہم نے آجتک اس ذائقہ کی شراب پی نہ اس ذائقہ کا حلوا کھایا یہ نعمت ہم کو آپ کے صدقہ سے نصیب ہوئی راوی بیان کرتا ہے کہ ناظرین آگاہ ہوں کہ وہ شیشی بیہوشی کی تھی جو کہ خواجہ نے پانی میں ملائی تھی شراب بہشت کہکر اُسکا ایک جام سب کو کافی تھا کیونکہ سم قاتل تھی جو کوئی اُسکو پی لیتا پھر ہلکر پانی نہ مانگتا نہ کہ تین تین جام اُسپر سے طرہ یہ کہ وہ حلوا بھی بیہوشی آمیز تھا ایک تو وہ بیہوشی آمیز پانی سب نے پیا دوسرے حلوا کھایا اب کب ہوش میں رہتے ہیں بہکی بہکی باتیں کرنے لگے کوئی بولا خداوند آسمان پر سے تشریف لاتے ہیں اُنکے ہمراہ بہشت سے فرشتے ہیں کوئی بولا کہ دریا سامنے لہریں مار رہا ہے کوئی بولا کیسے بے ادب ہو سامنے سے بادشاہ تشریف لاتے ہیں اور تم بیٹھے ہوئے ہو اُٹھکر استقبال کرو جو زیادہ بے خود ہوا تھا وہ بولا کہ لو دیکھو وہ سامنے بھورنی کتے سے جوڑا کھا رہی ہے کیا زلزلے کا رنگ ہے ایک نے دوسرے کو دیکھکر کہا کہ ای بھائی تمھارے سر پر

کو بیٹھا ہی ذرا اُسکو ہنکا دو اُسنے کہا کہ ای بھائی تم بیٹھے ہوئے دیکھ رہے ہو اور ہنکالے نہیں ہوا سطور کی ہوا ایک نشہ پیدا کر رہا ہی ایک جو زیادہ از خود رفتہ ہوئے پکار اُٹھے کہ او حرام زادے میں نے دیکھا کیا یہی بدمستی اور ملاقات کا نتیجہ ہی کہ تم نے اُس شخص کی جورو کے ساتھ فعل بد میرے سامنے کر رہے ہو اور یہ فاحشہ بھی راضی ہو گئی اور سامنے میرے لیٹا کر کرانے لگی میرا خوف بھی نہ کیا ارے تو جاؤ میں تم دونوں کو سزا دیتا ہوں یہ کہکر تلوار پکڑ کر اُٹھے اور اُسنے روکنے کو اُٹھے بیہوشی تو اپنا اثر کر چکی تھی اُٹھنا تھا کہ دھم دھم گرنے لگے جو اُٹھا جہاں سے اُٹھا راوی بیان کرتا ہی کہ وہ اٹھارہ کے اٹھارہ ساحر بیہوش ہو کر گرے جب خواجہ نے دیکھا کہ سب بیہوش ہو کر گرے اب خواجہ نے نعرہ کیا نعرہ خواجہ نعرہ عمر ہم کہ کلاہ از سر قیصر ببرم + رنگ از رخ بختک بداختر ببرم + در محفل خسروان چو گردم ساقی + جام و قدح و سبو و ساغر ببرم + یہ نعرہ کرکے اور خنجر ہاتھ میں لیکر چلے راوی انکو تو خنجر پکڑے سب کی طرف روان رکھتا ہی اور اب کچھ حال دربار ششنگال و افغانہ جادو نانی ششنگال کا تحریر کرتا ہی تاکہ ناظرین کو لطف ملے راوی بیان کرتا ہی کہ ششنگال کے ایک نانی ہی اُسکا نام افغانہ جادو ہی وہ بلائے بد و آفت روزگار علامہ دہر ہی بہت بڑی ساحرہ ہی اُسکے سحر کا کوئی جواب نہیں دے سکتا ہی عمر اُس کمبخت کی دو ہزار برس کی ہی مگر اپنے کو وہ کم سن خیال کرتی ہی شہوت پرست ایسی ہی کہ رات دن سوائے فعل بد کے دوسرا کام نہیں ہی رات دن منہ کالا کرایا کرتی ہی نانی تو ہی مگر نواسے پر عاشق ہی اُس سے بھی حسرت دل نکال لیا کرتی ہی نازنین کی صورت سحر سے بنکر جاتی ہی مزے اُڑاتی ہی گو ششنگال اس امر سے آگاہ ہی کہ یہ اُس شخص کی نانی ہی اور میں نواسہ ہوں مگر ایسی صورت بنکر وہ جاتی ہی کہ وہ راضی ہو جاتا ہی اور ان لوگوں میں ہر ایک مرد پر ہر عورت حلال ہی کوئی حرام و حلال کا خیال بھی نہیں ماں فرزند سے بھائی بہن سے نانی نواسے سے نواسی نانا سے اپنی ہوائے نفسانی کی خواہش پوری کراتے ہیں کوئی کسی سے بند نہیں جب باپ بیٹی کو اپنے تصرف میں لاتا ہی اور ماں بیٹے کو فرزند تو اور کیا چیز ہیں آمدم بر سر مقصد کہ

افغانہ جادو نانی شنکال کی شنکال پر عاشق ہی دوسرے تیسرے شب بجے کے لیے آیا کرتی
ہی چند روز سے بسبب اسکے کہ بیمار تھی نہین آئی تھی نہ اسکو کچھ کیفیت شنکال کی معلوم ہوئی
تھی اور اسنے زمین مین ایک قصر بنایا ہی اُسمین رہتی ہی یکایک اسکو خیال آیا کہ کئی روز سے
کچھ شنکال کا حال نہین معلوم ہوا کہ میرا فرزند کیسا ہی کیونکہ خداپرستون نے اُس پر لشکر کشی
کی تھی اور طلسم کشا بھی آگیا ہی نہ معلوم اُن لوگون سے کیونکر مقابلہ ہوا اور کس طور سے معرکہ
پڑا اور کیا گذری بہ سبب علالت کے نہ مین گئی نہ مین نے کچھ حال دریافت کیا اسوقت
دریافت کرنا چاہیے یہ دل مین خیال کرکے اسنے اوراق پریشان جس سے اسکو سب
حال ظاہر ہوتا ہی اور اسنے اپنے سحر سے بنالئے ہین اُٹھا لیے اور دیکھنا شروع کیا اسپر
ظاہر ہوا کہ شنکال تو اچھی طرح ہی دربار آراستہ ہی اب اسنے خیال کیا لشکر اسلام
کہان ہی ظاہر ہوا کہ لشکر اسلام بیرون طلسم اُترا ہوا ہی طلسم کشا یعنے صاحبقران حکیم
استقلپنوس کے مہمان ہین خواجہ کو جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ دربار شنکال
مین ملک الموت قدرت کی صورت بنے ہوئے بیٹھے ہین اور جہانگیر وغیرہ کو طلب
کررہے ہین شنکال دھوکے مین آگیا ہی خواجہ کی پوری عیاری عمل ہوگئی ہی خواجہ اس
فکر مین ہین کہ شنکال وغیرہ کو قتل کرکے یہان سے چلا جاؤن یہ دیکھتا تھا اور اس پر
ثابت ہونا تھا کہ ہاے افسوس کہکر زانو پر ہاتھ مارا اور کہا کہ بڑا غضب ہوا اسکی
خواصون نے جو کہ اسکے پاس حاضر تھین عرض کیا کہ خداوندیا غضب ہوا افغانہ
نے کچھ جواب نہ دیا اُن اوراق کو اُٹھا کر اور لپیٹ کر جھولی مین رکھا دست بزمین سنگ
کا دینا تھا کہ زمین شق ہوگئی یہ فوراً پاؤن مارکر اور نہ غرق زمین ہوکر اس قصد سے چلی کہ
دربار شنکال مین پہونچکر خواجہ کو اسیر کرلون شنکال وغیرہ کو قتل سے بچاؤن
اسقدر تیز چلی کہ راہ مین کئی مقام پر گر پڑی چوٹ بھی لگی مگر اسنے کچھ بھی خیال نہ کیا
زمین چلی جاتی ہی مشعل سحر ہاتھ مین روشن ہی اُسکی روشنی مین یہان تک کہ یہ قریب
پہونچ گئی اسنے سحر سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ مین آپہونچی ہون سحر کیا منتر
پڑھا یہ اُسوقت آکر پہونچی کہ جسوقت خواجہ جہانگیر وغیرہ کو لے کر اور اُن ساحرونکو

ہمراہ لیکر دربار سے چلے گئے تھے بلکہ طلسم کے باہر نکل گئے تھے یہان شنگال بیٹھا ہوا اہل
دربار سے تعریف و توصیف کر رہا تھا کہ یہ طبقہ توڑ کر زمین کا سامنے تخت شنگال کے
نکلی نکلتے ہی اسنے سحر کیا جسقدر اہل دربار دربار مین بیٹھے ہوئے تھے مع شنگال کے
ہر ایک اپنے مقام پر بے حس و حرکت ہو کر رہ گیا کسی مین یہ طاقت نہ تھی کہ اپنے مقام پر
سے اٹھ سکے ہر ایک حیران ہوا کہ یہ کیا واقعہ ہی کہ ہم سب کی طاقت جاتی رہی کہ افغانہ
ظاہر ہوئی اب سب کو یقین ہوا کہ یہ سحر ملکہ افغانہ کا ہی نہ معلوم اسکا سبب کیا ہی کہ
جو ملکہ نے ہم پر سحر کیا اُدھر افغانہ نے ظاہر ہو کر شنگال کے قریب آکر کہا کہ او چھوکرے
تو کس قدر نادان و احمق ہی ایک مرتبہ دھوکا کھایا پھر بھی ہوشیار نہ ہوا دوسری مرتبہ
اُس سے زیادہ فریب مین مبتلا ہوا پھر ہوش نہ آیا اب پھر مکر مین مبتلا ہو گیا ساحر ہو کر
ایسا غافل ہی جس نے جس نے کہا وہ مان لیا بڑا احمق ہی کجا ملک الموت قدرت اور کجا تو وہ
فرشتے تو انسان انکو کیا غرض ہی کہ وہ آسمان پر سے یہان آئین اور تم لوگون سے ملین تو نے
یہ بھی نہ خیال کیا دھوکے مین آگیا ارے احمق وہ ملک الموت قدرت نہین ہی بلکہ
خواجہ عمر ہی عیاری کرنے آیا ہی تیرے قتل کی فکر مین ہی اور اس فکر مین ہی کہ جہانگیر و
سیہاے مہر جمال کو تیری قید سے رہا کر لون اور لے جاؤن ارے نادان یہ جو کہ تیرے
دربار مین ہی یہ عمر ہی ملک الموت قدرت نہین ہی شنگال و اہل دربار حیران ہین کہ
یہ ملکہ افغانہ کہہ کیا رہین ہین ادھر افغانہ نے یہ کہکر اہل دربار کی طرف دیکھا اور نگاہ
سحر آلود ڈالی کہ جو کہ صورت روغن عیاری سے تبدیل کیے ہوئے ہی وہ روغن اُڑ جائے
اصلی صورت نکل آئے اور دریافت کیا کہ انمین خواجہ کون ہی نہ تو بہ سبب نگاہ سحر کے
کسی کی صورت تبدیل ہوئی کیون ہوتی کیونکہ سب کی صورت اصلی تھی اسکو سحر سے
معلوم ہوا کہ انمین کوئی خواجہ نہین ہی سب شنگال کے سردار ہین جب یہ معلوم ہوا
اسنے سحر اُن سب پر سے اُتار لیا ادھر شنگال نے حکم دیا کہ لاؤ زانی امان کے لیے کرسی
خادم نے لاکر کرسی بچھا دی افغانہ اُس پر بیٹھ گئی شنگال سے کہا کہ وہ ملک الموت قدرت
کہان گئے جلد اُنکو بلاؤ ایسا نہ ہو کہ وہ خبر پا کر کہ افغانہ جادو پر راز ظاہر ہو گیا

وہ اسیر کرسکتے کو آئی ہو بھاگ نہ جائے شنکال نے یہ سُنکے کہا کہ ای نانی امان یہ آپ کیا فرماتی ہین وہ ملک الموت قدرت تھے بڑے مشکلون سے تشریف لائے تھے اُنکے پاس عمر عیار جانشین حمزہ ولن بقسمت ریز دیگر خدا پرست اسیر تھے بلکہ عنطاق نے پسر حمزہ اور آہو چشم کو اسیر کیا تھا میرے پاس نامہ لکھا تھا کہ انکو کیا کرون وہ ملک الموت قدرت جاکر اُن دونون کو بھی قید خانہ سے شہر عنطاقیہ کے میرے روبرو لے آئے مجھ سے انھون نے جہانگیر و سیماے مہر جمال کو طلب کیا ہین نے دے دیا وہ اُن سب کو لے کر اور چند سردارون کو میرے ہمراہ لے کر شہر عنطاقیہ کو گئے ہین وہان سے آسمان پر تشریف لے جاینگے میرے سردارون کو زیارت خداوند سے مشرف کرائینگے اُسکے بعد مجھکو بھی طلب فرماینگے کیسا عمر آپ یہ کیا فرماتی ہین ایسے بزرگ کو عیار بناتی ہین وہ یہان کہان آسکتا ہی ملک الموت کے پاس قید ہی دوسرے ہین نے راہ طلسم کی مسدود کردی ہی کوئی غیر ساحر بدون میری اجازت کے نہین آسکتا ہی اُسکو راہ بھی نہ ملے گی جب راہ نہ ملے گی تو غیر ساحر کیونکر آسکے گا عمر عیار تو آ بھی نہین سکتا ہی آپ کا خیال بالکل غلط ہی افغانہ نے جواب دیا کہ او نادان میرے سحر نے مجھکو خبر دی ہی وہ ملک الموت کی صورت بنکر انصرام کے ہمراہ طلسم ہین آیا اور تیرے دربار ہین اُسکو سحر کی کیا ضرورت تھی اُسکو تو ساحر لایا وہ ہی کہان اُسکا واقعہ تو بیان کر تب شنکال نے کل حال بیان کیا افغانہ نے حال سُنکے زانو پر ہاتھ مارا اور کہا کہ غضب ہوگیا وہ مفت ہاتھ سے نکل گیا اور جہانگیر وغیرہ کو بھی لے گیا اور وہ جو سردار اُسکے ہمراہ گئے ہین واپس زندہ نہ آئینگے اُن سب کو عمر قتل کروا دے گا ای شنکال وہ ملک الموت نہ تھا عمر عیار تھا عیاری کرکے اپنے سردارون کو رہا کر کے لے گیا وہ تمھارے قتل کی فکر ہین آیا تھا مگر اُسکا داؤن نہ چلا اس سبب سے وہ واپس چلا گیا اسی امر کو غنیمت جان اُسنے خیال کیا اور اپنے سردارون کو لے کر چلا گیا اور تمھارے سردارون کو اس سبب سے ہمراہ لے گیا کہ تاکہ طلسم سے نکل جاؤن اور کھنکرا ہنا اوراق ہین دیکھنا اور یہ امر ظاہر ہونا سب افغانہ نے بیان کیا شنکال نے جواب دیا کہ نانی امان ہین کیونکر یقین کرون جب کہ ہین خود

اپنی آنکھوں سے دیکھ چکی ہوں کہ عمر عیار و دیگر خدا پرست قید تھے اور کئی کرامتیں بھی میں نے دیکھیں ایک میرے اوپر کیا منحصر ہے سب اہل دربار نے دیکھا ہے افغانہ نے منھ پیٹ کر کہا کہ او چھوکرٹے تجھکو کس طور سے سمجھاؤں تیری سمجھ میں آتا ہی نہیں ہے تو بڑا بیوقوف ہے اور وہ تیرے سردار بھی وہ سب نقلی تھے کوئی اصلی نہ تھا اُسنے سب سحر سے بنائے تھے وہ سب بنے ہوئے تھے صرف دھوکے کے لیے یہ امر اُسنے کیا تھا ارے احمق سمجھ تو سہی کہ میں کیا کہتی ہوں اگر تجھکو یقین نہیں آتا ہے تو خود اوراق میں دیکھ لے اور اپنے سحر سے دریافت کرلے میں تو یہ سب امر دیکھ کر وہاں سے چلی تھی کہ چلکر گرفتار کرلوں اور اُسوقت یہاں آکر پہونچی کہ جب وہ جا چکا تھا بڑا مقدر کا اچھا ہے یہ جو افغانہ نے کہا تب تو کچھ شنکال و اہل دربار کو بھی یقین ہوا شنکال خیال کرنے لگا کہ بہت بڑی غلطی کی اگر ایسا کیا تھا افغانہ نے شنکال سے کہا کہ میں نے اسی سبب سے آکر تمام اہل دربار پر سحر کر دیا تھا کہ وہ کہیں جا نہ سکے میں نے جو سحر سے یہاں آکر دریافت کیا تو اُسکو نہ پایا یہ کہکر اوراق نکالکر سامنے شنکال کے ڈالدیے اب جو شنکال نے دیکھا جسقدر افغانہ نے کہا تھا اُسیقدر پایا یہ ظاہر ہوا کہ وہ ملک الموت نہ تھا بلکہ خواجہ عمر تھے کہ صورت بنا کر عیاری کرنے آئے تھے اپنے سرداروں کے رہا کرنے کو اور وہ جو خدا پرستوں کی صورتیں دکھائی تھیں وہ سب عیاری کی صورتیں تھیں کہ مکر سے بنائی تھیں یہ سنتا تھا کہ شنکال کو تو سکتہ سا ہوگیا دم بخود ہوکر رہ گیا اہل دربار کی طرف دیکھ کر کہا کہ نانی امان بجا فرماتی ہیں بہت بڑا دھوکا دیا اور بہت بڑی عیاری کی کیسے غفلت کے پردے پڑے تھے کہ ہم کو کچھ خیال نہ ہوا اب اہل دربار کو بھی یقین ہوا ہر ایک عالم سکوت میں دم بخود ہوکر رہ گیا اور باہم کہنے لگا کہ بہت بڑی عیاری کی کیا خوب دھوکا دیا خیر اس امر کا شکر کرنا لازم ہے کہ وہ ہم سب کو زندہ چھوڑ کر چلا گیا اگر قتل کر ڈالتا تو ہم اُسکا کیا کر سکتے خداوند نے اپنا بڑا فضل کیا ادھر شنکال نے افغانہ سے کہا کہ نانی امان آپ نے پہلے سے خبر نہ لی جب وہ چلا گیا جب آپ تشریف لائیں اب کیا کروں کیونکر اپنے سرداروں کو اُسکے ہاتھ سے بچاؤں نہ معلوم وہ کدھر گیا ہے اور کس طور سے انکے ساتھ

پیش آیا افغانہ نے جواب دیا کہ مجکو کیا خبر تھی کہ تو ایسا نادان ہی کہ ہر مرتبہ دھوکا کھائے گا یہ بھی اسوقت اتفاق سے دیکھ لیا خیال جو آیا شنکال نے کہا کہ نانی امان اب اسکی کوئی تدبیر فرمایئے عرصہ نہ لگایئے میرے سرداروں کو اُسکے ہاتھ سے بچایئے افغانہ نے جواب دیا کہ تو تو ایک کام کر اور مین اُسکو درست کرون کیا کرون تجھ سے مجکو الفت زیادہ ہی خیر مین کوشش کرتی ہون اور دریافت کرتی ہون کہ وہ کدھر گیا ہی اور جاکر اُسکو ابھی اسیر کرکے لاتی ہون اور سردارون کو بھی اُسکے پنجہ سے بچاتی ہون یہ کہکر اوراق مین دیکھا کہ اسوقت عمر کہان ہی اور کس فکر مین ہی اور جو سردار اُسکے ہمراہ گئے ہین وہ کہان ہین یہ دیکھنا تھا کہ اوراق مین نکلا کہ عمر عیار فلان صحرا مین فلان پہاڑی پر قریب عنطاقیہ کے ہی اور جو سردار ہمراہ گئے تھے اُنکو عیاری کرکے بیہوشی دی ہی جسمین وہ سب بیہوش پڑے ہوئے ہین خواجہ خنجر لے کر اُنکے قتل کے لیے چلے ہین یہ جو دیکھا افغانہ نے مُنھ پھیر لیا شنکال نے کہا کہ کیا نانی امان میرے سردار مارے گئے افغانہ نے کہا کہ ابھی تو نہین مارے گئے مگر غضب ہی کہ سب کو اُسنے بیہوش کیا ہے سب بیہوش پڑے ہوئے ہین وہ خنجر لے کر چلا ہی لے تو بھی دیکھ لے شنکال نے جو دیکھا تو وہی سب واقعہ تحریر پایا شنکال نے ہائے کا نعرہ کیا اور کہا کہ غضب ہو گیا نانی امان جلدی تدبیر کیجیے افغانہ چونکہ اس سے الفت کرتی ہی خیال ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ یہ ناراض ہو جائے تیرے وقت پر کمی کرے تیری مزے مین فرق آئے یہ دل مین خیال کرکے جواب دیا کہ تو اطمینان رکھ مین جاتی ہون اور سبکو بچاتی ہون عمر عیار کو اسیر کرکے لاتی ہون یہ کہکر سحر کیا دو پر پیدا ہوئے یہ چیل کی خالہ مثل گدھ کے اُڑ کر چلی مگر بہت تیز جیسے ہوا کی شدت مین پتہ اُڑ کر جاتا ہی یہ تو ادھر چلی اُدھر شنکال نے کہا کہ اے حاضرین دربار عمر بہت بڑی عیاری کر گیا اسکا گمان بھی نہ تھا کہ وہ اب اندر طلسم کے آئے گا کیونکہ مین نے راستہ طلسم کا بالکل بند کر دیا تھا مگر کیا معرکہ کی عیاری کی واقعی بہت عیار زبردست ہی میرے اوپر کیا منحصر ہی بڑے بڑون نے دھوکا کھایا ہی خواجہ کی عیاری سے یقین مان لو اگر نانی امان بھی یہان ہوتین تو دھوکا کھاتین

پہچان نہ سکتیں اگر اوراق ہین نہ حال دریافت کرتیں تو بھی حال نہ معلوم ہوتا مگر خیر اچھے وقت پر خیال آیا اب وہ گئی ہین سب کو رہا ہی کر لاینگی اور عمر کو بھی اسیر کر لاینگی خداوند ایسا کرین کہ وہ قتل نہ کر چکا ہو کہ قبل قتل کرنے کے یہ پہونچ جائین اہل دربار نے جواب دیا کہ تشریف تو بہت تیزی سے لے گئین ہین دیکھیے کیا ہوتا ہے شنکال یہان بیٹھا ہوا سرداروں سے باتین کر رہا ہے اور انتظار افغانہ کا کر رہا ہے ادھر افغانہ سحر سے اڑتی ہوئی مثل باز کے چلی جاتی ہے جیسے باز شکار پر جاتا ہے ادھر پہاڑی پر سب بیہوش پڑے ہوئے ہین خواجہ خنجر بکف چلے جاتے ہین راوی بیان کرتا ہے کہ افغانہ اسقدر جلد یہان آکر پہونچی کہ خواجہ قریب پہونچے تھے اور ہاتھ اٹھایا تھا کہ خنجر مارون کہ افغانہ اُس مقام پر آکر چمکی چونکہ سحر سے دوسرے اوراق سے پتہ تو ل چکا تھا جب وہان پر پہونچی اسنے نگاہ نیچے دوڑائی دیکھا کہ سب بیہوش پڑے ہوئے ہین اور خواجہ اپنی اصلی صورت پر خنجر بکف قریب کھڑے ہوئے ہاتھ اٹھایا ہے وار کرنے کو یہ دیکھ کر اسکو تاب نرہی آواز دی کہ او ساربان زادے حرامزادے تین روپے کے پیادے کیا غضب کرتا ہے مین آپہونچی بیرانقلب افغانہ جب درست ہوگا کہ جب مین تجکو قتل کر لونگی خوب مین وقت پر پہونچی بہت بڑی تو نے عیاری کی خوب شنکال کو دھوکا دیا وہ احمق تھا تیرے دھوکے مین آگیا مین کب آتی ہون تو میرے ہاتھ سے بچ کر کہان جا سکتا ہے یہ کہتی ہوئی بلندی سے مائل طرف پستی کے ہوئی ادھر خواجہ نے جو اسکی صدا سنی دل مین خیال کیا کہ یہ آواز کدھر سے آئی ذرا دیکھنا چاہیے ادھر ادھر دیکھا کسیکو نہ پایا پھر قصد کیا یہ سوچ کر کہ ہوگا کوئی کسی کو پکارتا ہوگا تم کو کیا مطلب تم اپنا کام کرو یہ خیال کر کے پھر خنجر کو علم کیا کہ ایک مرتبہ بالائے سر سے آواز آئی کہ او ظالم تو سنتا ہی نہین دیکھ مین آپہونچی کہان جائے گا ابکی خواجہ کو پہلے مرتبہ سے آواز قریب زیادہ معلوم ہوئی ادھر ادھر پلٹ کر دیکھا خنجر روک کر جب کسی کو نہ پایا کہ آواز آئی ادھر ادھر کیا دیکھتا ہے بالائے سر دیکھ تیری قضا تیرے سر پر آپہونچی ہے یہ جو خواجہ نے سنا سر اٹھا کر جو دیکھا تو دیکھا کہ ایک کالی بلا مثل سیاہ آندھی کے اڑتی ہوئی چلی آتی ہے

تمام جسم سے شعلہ نکل رہے ہین کہ درخست جلے جاتے ہین مانند قطرہ باران کے زمین کی
طرف مائل ہی یہ دیکھنا تھا کہ خواجہ پر خوف غالب ہوا ہاتھ کانپنے لگا تمام اندام مین
رعشہ پڑگیا ایسی اُسکی صورت مہیب تھی خواجہ نے دل مین خیال کیا کہ معلوم ہوتا
ہی میرا راز کھل گیا شنکال آگاہ ہو گیا اُسنے کسی ساحر زبردست کو میری گرفتاری
کے لیے روانہ کیا ہی وہ آیا ہی اور کیسے بڑے وقت پر آیا ہی کہ جب مین اپنا سب کام
کر چکا تھا افسوس اِن حرامزادون کی قضا نہ تھی ای خواجہ اپنے کو بچاؤ اور فکر کرو کہ اسکو
بھی ساتھ انکے قتل کرو اگر تم رہا ہوگے تو فکر کر کے قتل کر لوگے اور اگر یہ قتل بھی
نہوئے تو تمھارا تو کام ہو چکا ہی جہانگیر و سیماے مہر جمال کو رہا کر چکے ہو اور کوئی
عیاری کر کے علمشاہ وغیرہ کو رہا کر لینا اپنے جان کا بچانا مقدم ہی ایسا نہ ہو کہ یہ
بلا آتی ہی مجھکو پکڑ لے اب خواجہ یہ سوچ کر فکر کرنے لگے کہ کہین بھاگ جاؤن پھر
دل مین خیال کیا کہ جدھر بھاگ کر جاؤنگا یہ سحر کر کے اسیر کر لے گی سحر سے دریافت
کر کے وہان بھی پہونچیگی کیا تدبیر کرون فوراً خیال آیا کہ گلیم اوڑھ کر غائب ہو جاؤ
اور دیکھو کہ یہ یہان آکر کیا کرتی ہی اگر بن پڑے تو اُسکو بھی عیاری کر کے قتل کرو یہ جو
خیال آیا جب تک وہ زمین پر آئے آئے خواجہ نے گلیم اوڑھ لی اور غائب ہو گئے
مگر اُسی مقام پر کھڑے ہوئے ہین کہ اُسنے جو غور کر کے اب دیکھا تو خواجہ کو نہ پایا
چونکہ قریب آچلی تھی زمین پر آئی قریب اُن سب سرداروں کے جو کہ بیہوش پڑے
ہوئے تھے جب خواجہ کو اسنے نہ پایا تو خیال کیا دل مین کہ مین دیکھتی چلی آتی تھی
کہ اِسی مقام پر کھڑا ہی یہ حرامزادہ عیار چلا کہان گیا میرے ہاتھ سے بچکر جائیگا کہان
معلوم ہوتا ہی کہ مین نے جو ڈانٹا تو اسنے مجھکو دیکھ لیا اور میرے خوف سے ڈر کر
بھاگ گیا یہ سوچ کر اِدھر اُدھر نگاہ دوڑا کر دیکھنے لگی خواجہ کو دیکھ رہی تھی شامت
اعمال قضا اسکو کہتے ہین اتفاق سے ایک گھسیارا کھاس لیے آتا تھا اُسکو جو
پیاس لگی وہ بیچارا آفت کا مارا پانی پینے کو پہاڑی پر آیا چونکہ اُسی پہاڑی پر چشمہ
تھا اُسکو کیا معلوم تھا کہ وہان میری اجل موجود ہی اگر پانی پینے جائیگا تو خود

موت کا ظہور نہ ہو جائیگا اگر یہ جانتا تو کیون آتا خدا کے کارخانے کو ملاحظہ فرمائیے
کہ کب وہ اُس لکاتہ کے سامنے آیا جب کہ خواجہ غائب ہو چکے ہین وہ خواجہ
کو تلاش کر رہی ہی اُس قحبہ کی نگاہ اس بیچارے پر پڑ گئی اُسنے جو اس گھسیارے کو
دیکھا کہ ایک گھسیارا میری طرف چلا آتا ہی اسنے خیال دل مین کیا کہ ہو نہ ہو یہی
ساربان زادہ عمر عیار ہی گھسیارے کی صورت بنکر مجکو دھوکا دینے آتا ہی مجھکو
آتے ہوئے دیکھکر غائب ہو گیا ادھر اُدھر اب یہ صورت بنکر آیا ہی اسکو تو
ہوشیار نہ کر گولہ سحر کا اُٹھا کر مار دے جب سحر کر چکنا اسوقت ہوشیار کرنا ایسا
نہ ہو کہ یہ سمجھ جائے کہ پہچان لیا ابھی دور ہی بھاگ نہ جائے یہ تجویز کرکے گولہ جھولی
سے نکالا وہ گولہ کہ جسکو ساحر بھی ذرا مشکل سے رد کرے اُسپر اسم سحر دم کرکے اس
بیچارے بے گناہ آفت کے مارے گھسیارے پر مارا وہ بیچارا اپنے نشہ سے
غافل سر جھکائے پانی پینے کے خیال مین چلا آتا تھا اُسکو کیا خبر تھی کہ قضا آ برابر
ہوئی ہی ادھر تو اسنے گولہ مارا اور آواز دی کہ گیر گیر کا کہنا تھا کہ اُسکے پاؤن زمین
نے پکڑ لیے یا تو وہ چلا آتا تھا یا خود بخود تھم گیا لاکھ لاکھ پاؤن اُٹھاتا ہی نہین اُٹھ
سکتے ہین یہ حیران ہوا کہ یہ کیا واقعہ ہی اُدھر اُس لکاتہ نے آواز دی او ساربان
زادے مین تیرے فقرہ مین آنے والی نہین ہون یہ شغل کمال ہی ہی کہ ہر مرتبہ
دھوکا کھاتا ہی کیا بیوقوف ہی کہ ابھی تو میری صورت دیکھکر بھاگا تھا فوراً ہی
گھسیارا بنکر مجکو دھوکا دینے آیا اب تو کہان جاتا ہی مین نے پہچان لیا میرے
سحر سے بچ تیری قضا ہی تھی جو تو بھاگ کر پھر آیا یہ دھوکے اور فقرے کسی بچے
کو دے مین آنے والی نہین ہون یہ جو کہا اُس گھسیارے نے سر اُٹھا کر اسکی
طرف دیکھا اس خیال سے کہ یہ کون ہی جو ایسی تقریر کر رہا ہی اُدھر وہ گولہ تو مار ہی
چکی تھی اس بیچارے کی پیٹھ پر آکر پڑا کہ پشت کو توڑ کر نکل گیا یہ ہائے دیا
کہکر چیخ کھا کر زمین پر گرا فوراً مر گیا سانس بھی نہ لی بڑے قیامت کا اسنے
سحر کیا تھا خواجہ نے جو یہ واقعہ دیکھا دل مین کہا کہ یہ قحبہ بڑی ظالمہ ہی ہمارے

تمھارے دھوکے مین اسنے اس بیچارے گھسیارے کی بیگناہ جان لی ایسی ظالمہ کا قتل کرنا اچھا ہی یہانسے کچھ دور چلکر اسکے قتل کرنے کی فکر کرو غرضکہ توجہ خیال کرکے گلیم اوڑہے ہوئے اُسطرف کو چلے جدھر سے وہ گھسیارا آیا تھا یہان اس لکاتہ نے سحر کرکے پانی برسایا جیسے پانی برسا اُن سب پر بوندیان پڑین سبکی بیہوشی برطرف ہوئی سبکو ہوش آیا ہرایک نے اپنے کو اُسی پہاڑی پر فرش پر پڑا ہوا پایا ایک نے دوسرے کی طرف دیکھا اس خیال سے اشارے سے بات کی کہ ملک الموت قدرت موجود ہین ایسا نہ ہو کہ خفا ہوجائین ایک نے دوسرے سے کہا کہ بہت بڑی خرابی ہوئی شراب پیتے ہی بیہوش ہوگئے ملک الموت قدرت اپنے دل مین کیا کہتے ہونگے بڑی خفت ہوئی دوسرے نے اشارہ سے جواب دیا کہ بھائی کیا بیان کرین واقعی شراب بہت تیز تھی اُٹھو اور ملک الموت قدرت کی خدمت مین اپنے بیہوش ہونے کی معذرت کرو تاکہ وہ ناراض نہ ہون اور وہ خفا نہ ہون یہ جو اُسنے اشارے سے کہا اُدھر ہرایک نے یہی خیال کیا سب ایک مرتبہ گھبرا کر اُٹھ بیٹھے اس خیال سے کہ ملک الموت کیخدمت مین یہ عذر کرین کہ ہم لوگون نے کبھی ایسی شراب نہین پی تھی اُسکے نشہ کی حالت سے آگاہ نہ تھے اسوقت جو آپ کی پرورش و عنایت سے ملی اور مزے کی معلوم ہوئی تو زیادہ بھی پی لی بدین سبب ہم لوگ بیہوش ہوگئے معاف فرمایئے راوی کا اس مقام پر یہ قول ہی کہ اُن سب نے اُٹھکر اور ایک مرتبہ گھبرا کر اُس طرف کو دیکھا کہ جدھر ملک الموت بیٹھے ہوئے تھے جبکہ یہ لوگ بیہوش ہوئے تھے تو اُس مقام پر ملک الموت کو نہ پایا اُنکی کنیز کو دیکھا یعنے ملکہ افغانہ نانی شنشکال کو پایا کہ وہ کھڑی ہوئی ہی اور ہم سب کی طرف بنگاہ قہر دیکھ رہی ہی اور کچھ فاصلہ پر فرش سے زمین پر ایک لاش پڑی ہوئی ہی کبھی اُس لاش کی طرف دیکھتی ہی اور کبھی ہماری طرف یہ جو اُن سب نے دیکھا بہت حیران ہوئے اور گھبرائے اور خیال کیا کہ یہ کیا واقعہ ہی کیا ہم خواب دیکھ رہے ہین اگر خواب نہین ہی اور حالت بیداری ہی تو ملک الموت کہان تشریف لے گئے اور ملکہ یہان کیونکر آئین یہ تو اپنے مکان پر تھین انکو کیا خبر افغانہ کو

سب نے پہچان لیا تھا اُنھوں نے خیال کیا کہ یہ تو بادشاہ کی نانی ملکہ افغانہ ہین یہ تو بہ سبب
وحشت خون و دشمنون کے بہ زمین رہتی تہین جب جی چاہتا ہے تو بادشاہ کے پاس آتی ہین اسوقت
کہان حیران ہو ہو کر ایک دوسرے کی طرف دیکھتا ہے مگر کچھ کہہ نہین سکتا ہے انمین سے
ایک نے جرات کر کے اور افغانہ کی طرف دیکھ کر کہا کہ اے ملکہ عالم آپ یہان کہان
تشریف لائین اور ملک الموت کہان تشریف لے گئے ہم سب تو اُنکے ہمراہ پاس
عنطاق کج کلاہ کے جاتے تھے اور وہان سے آسمانپر خدمت خداوندی مین اُنکی زیارت
سے مشرف ہوتے ملاحظہ فرمایئے یہ نامہ ہے عنطاق کا بھی ہمراہ ہے آپ کیونکر یہان تشریف
لائین اور آپکو یہ کیونکر خبر ہوئی ہمارا ارشاد ہو کہ ہم جاگ رہے ہین یا سوتے ہین یہ جو کہا افغانہ
نے اُن سب کی طرف دیکھ کر کہا کہ کیسے ملک الموت اور کیسا عنطاق کے پاس
جانا اور آسمان پر جانا ارے کمبختون وہ ملک الموت نہ تھا تم سب کے سب کیسے
نادان اور احمق ہو آجتک کسی کے پاس بھی ملک الموت آئے ہین سوا اسی
اُسوقت کے کہ جب وہ مرتا ہے سوا اسی امر کے کہ اُنھون نے آکر روح قبض کی یہ
کونسی عقل ہے کہ ملک الموت اسطور سے آئینگے ہم سب اُنکو دیکھین گے وہ ہمارے
ہمراہ رہین گے ارے وہ ملک الموت نہ تھے یہ سب امر عقل کے خلاف ہے وہ
عمر عیار تھا عیاری کرنے آیا تھا عیاری کر کے جہانگیر و سیما سے مہر جمال کو رہا کر کے
لے چلا تھا ہم سب کو اپنے ہمراہ لایا تھا اس لیے کہ تم سب کو قتل کرے
اور وہی جال پھیلایا تھا اس پہاڑی پر تم سب کو دھوکا دے کر اتارا اور
بیہوشی دے کر تم سب کو بیہوش کیا اور قتل کرنے چلا تھا کہ مین آکر پہونچی
مجھکو دھوکا دے کر بھاگا اور گھسیارے کی صورت بنکر مجھکو دھوکا دینے
آیا تھا کہ مین نے سحر کا گولہ مارا وہ اُس پر پڑا اسکا کام تمام ہوا مین نے
اپنے قریب بھی نہ آنے دیا وہ سامنے لاشہ پڑا ہوا ہے اُس سارنبان
زادے نے مجکو بھی ششکال بنایا کہ جیسے تم سب ششکال اُسکے
دھوکے مین آ گئے اور وہ عیاری کر کے اپنا کام کر کے چلا گیا بھلا مین کب دھوکے

ہین آتی ہوون دیکھو وہ سامنے لاش پڑی ہی اور تم سب جاگ رہے ہو میں نے اُسکو قتل
کر کے اور سحر کر کے ابر سحر سے پانی برسا کر تم سب پر سے بیہوشی برطرف کی یہ تو بتاؤ کہ
تم کو اُسنے کیا دھوکا دیا اور کیونکر بیہوش کیا یہ جو افغانہ نے بیان کیا اب تو سب کے
اور زیادہ حواس جاتے رہے ایک نے دوسرے کی طرف دیکھا اور حیران ہو کر کہا کہ یہ
ملکہ عالم فرماتی کیا ہین کیسا عمر عیار اور کیسا قتل کرنا ہم پر کیا منحصر ہی کہ ہم نے دھوکا کھایا
ایک سرے سے سب نے دھوکا کھایا شنکال ایسا ساحر اُسنے بھی دھوکا کھایا
معلوم ہوتا ہی کہ انکا دماغ خراب ہو گیا ہی انھون نے یہان آکر ایسی ویسی باتین
کہین ہونگی ملکہ شاہنشاہ خفا ہو کر چلے گئے ملکہ نے اُسی دھوکے ہین
کسی ساحر کو قتل کیا ذرا ملکہ سے تو دریافت کیا ہوتا کہ آپ کو کیونکر معلوم ہوا کہ یہ ملک الموت
نہین ہین آپ تو شہنشاہ نے تشریف فرما نہین کیا آپ کو آپ کے سحر نے خبر دی
یہ کہکر افغانہ سے کہا کہ اے ملکہ یہ آپ کیا فرماتی ہین ایسے بزرگان دین و مقربان درگاہ
خداوندی کو عمر عیار فرماتے ہین ڈریئے ایسا نہ ہو کہ وہ خفا ہو جائین خوف فرمایئے وہ
ملک الموت ہین کہین خفا ہو کر روح نہ قبض کر لین آپ کو کیا معلوم کہ اُنسے کیا
کیا کرامتین ظاہر ہوئی ہین جب بادشاہ نے کرامتین دیکھین تو اُسوقت اُنکے کہنے
پر یقین کیا اور اُنکی عزت کی آپ اُسوقت تشریف فرما نہین تھین اگر ہوتین تو
آپ کو بھی یقین ہوتا یہ تو فرمایئے کہ وہ چلے کہان گئے اور آپ کو یہ کیونکر معلوم ہوا
کہ یہ عمر عیار ہی افغانہ نے برہم ہو کر جواب دیا کہ اے نالایقون تم بھی احمق ہو اور تمھارا بادشاہ
بھی اور مجھکو بھی احمق بناتے ہو بڑے ساحر بنے ہو تم ایسے ساحر بن جاو تو رہی بات میرے
اوپر اثر نہ ہوتا ہو تو کہا تم ایسے بزرگ کو عمر عیار بناتی ہین وہ ملک الموت تھے آگاہ
ہو کہ تم نے کیونکر جانا کہ یہ عمر ہی ملک الموت نہین ہی وہ میری روح کیا قبض کرتا اگر
مین نہ آجاتی تو تم سب کی روح قبض کر لیتا اور صحیح سلامت چلا جاتا مین اُسکی جان کی
ملک الموت ہو گئی یا تو وہ خود ملک الموت بنا ہوا تھا یا اُسکی روح ملک الموت نے
قبض کر لی وہ سامنے لاش پڑی ہوئی ہی یہ کہکر اور آگے ہین دیکھا اور سب حال ظاہر ہوتا

شنگال کے پاس دربار مین جانا وہان نہ پانا وہان سے ادہر ادہر آنا شنگال سے تقریر کا ہونا یہان آکر خواجہ کو خنجر بکف دیکھنا اور سب کو بیہوش پانا اپنا نعرہ کرنا خواجہ کا صداے نعرہ سُنکے غائب ہوجانا گفتگو اسکے بعد اُنکا فقرہ اپنا خواجہ خیال کرکے اسکو سحر کرکے قتل کرنا ابر سحر برساکر سب کو ہوش مین لانا بیان کیا جب یہ سب تقریریں اُن سب نے سُنی اب یقین آیا ہر ایک نے افغانہ کے قدمون کو بوسہ دیا اور کہا کہ ہم سب کی جان آپ نے بچائی دوبارہ عمر ہم سب کو خداوند عجائب نگار نے مرحمت فرمائی ورنہ اس عیار نے تو خاتمہ کیا تھا ہمارا واقعہ یہ ہوا کہ جب ہم سب اس پہاڑی کے قریب پہونچے حکم دیا کہ ذرا یہان ٹھہر جاؤ تھوڑی دیر سیر کرلین ہم سب ٹھیر گئے شراب نکالکر یہ کہکر ہم کو دی کہ یہ شراب بہشت ہی ہم سب نے پی کل حال اُن سب نے جو کہ سابق مین تحریر کرچکا ہون جسطور سے خواجہ نے اُن سب کو بیہوش کیا تھا بیان کیا افغانہ نے کہا کہ خیر جو کچھ ہوا وہ گذر گیا تم سب کی زندگی تھی جو مجکو خیال آیا بڑی خیر ہوئی بلا اسوقت ٹل گئی خیر جاؤ اور اسکی لاش کو اُٹھالاؤ اور اُسکا منھ دھوکر دیکھلو کہ عمر عیار ہی یا نہین تاکہ تم سب کو بالکل یقین ہوجائے شک باقی نہ رہے تم سب کو یقین نہین ہی کسیقدر شک ہی اُن سب نے عرض کیا کہ بھلا ہم آپ کو جھوٹا خیال کرسکتے ہین اتنی بھی ہماری مجال و طاقت ہی اور آپ کے فرمانے کو یقین نہین کرسکتے ہین اُسمین شک لاسکتے ہین ہم کو بالکل یقین ہی افغانہ نے کہا کہ نہین لاش اُٹھالاؤ اول تو مین نے خود اُس مکار کی صورت نہین دیکھی ہی مین خود اُسکی زیارت کی مشتاق ہون دوسرے شنگال کے پاس لیجاؤنگی کیونکہ اُسکو تو ضرور شک ہی یہ دکھاکر اُسکو یقین دلاؤنگی جب یہ مین کہونگی کہ مین نے عمر کو قتل کرڈالا تو وہ یہ سوال نہ کرین کہ اگر قتل کیا تو اُسکی لاش کہان ہی مجکو کیونکر یقین آئے اگر قتل کیا تھا تو لاش دکھادی ہوتی تو اسوقت کیا جواب دونگی اس سے اُسکے اس سوال کی نوبت نہ آئے کہ مین لاش دکھادون تاکہ یقین آجائے اُن سب نے جواب دیا کہ بہت خوب اُنمین سے دو ایک اُٹھکر گئے اور لاش کو اُٹھالائے افغانہ نے کہا کہ چشمے مین سے پانی لاکر اسکو نہلاؤ اور منھ دھولاؤ دو چار پانی لینے کو گئے

افسانہ اُس فرش پر بیٹھو گئی لاش سامنے رکھی ہوئی ہی اور سب مؤدب سر جھکائے ہوئے بیٹھے ہین خیال کر رہے ہین کہ بڑے غضب کی عیاری کی تھی اور ہم سب کو قتل کیا تھا خوب مالکہ نے آکر پہچان لیا یہان تو یہ واقعہ ہی اُدھر جب خواجہ نے دیکھا کہ اس لکاتہ نے آکر ان سبکو بچالیا اور میرے دھوکے مین ایک بیچارے غریب مسافر گھسیارے کی جان لی اور ان سبکو ہوشیار کیا تو یہ خیال کرکے کہ یہان سے چلو اگر اسکا کوئی عزیز زیر کوہ ہو تو اُسکو اس حال سے آگاہ کرو اور کوئی تدبیر کرو کہ یہ لکاتہ کسی طور سے دھوکا کھائے اور ماری جائے اگر یہ بچکر نکل گئی تو بڑی خرابی ہوئی یہ سوچتے ہوئے دل سے باتین کرتے ہوئے گلیم اوڑھے ہوئے زیر کوہ آئے یہان آکر گلیم اُتار ہی ایک دیہاتی کی صورت بنکر چلے دو ہی چار قدم چلے تھے کہ دیکھا کہ ایک عورت کالا لہنگا پہنے ہوئے نیلی چھریا اوڑھے ہوئے کالی کالی صورت گھاس پر بیٹھی ہوئی ہی کملی اور کھرپا و جال پاس رکھا ہوا ہی موٹی موٹی روٹیان پانچ چار ایک مٹی کی ہانڈی پر رکھی ہوئی ہین ایک سفال کا پیالہ برابر اُسکے رکھا ہوا ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ اس ہانڈی مین کچھ دال وغیرہ ہی وہ عورت بیٹھی ہوئی کبھی اُس کھانے کی طرف دیکھتی ہی کبھی صحرا کی طرف کبھی جنگل کی سمت گاہ پہاڑی کیطرف اس سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ کسی کا انتظار کر رہی ہی کسی کے لیے کھانا لے کر آئی ہی یہ جو خواجہ نے دیکھا فوراً خیال دل مین پیدا ہوا کہ ہو نہو یہ اُسی گھسیارے کی جورو ہی جسکو اُس لکاتہ نے میرے دھوکے مین قتل کر ڈالا یہ اُسکے لیے کھانا لے کر آئی ہی اُسی کو پریشان ہو ہوکر دیکھ رہی ہی اس سے چلکر دریافت کرو کہ تو کون ہی اور کسکا انتظار کر رہی ہی اور یہ کھانا کسکے لیے لیکر آئی ہی اگر یہ اُسکا پتہ دے تو اُسکو آگاہ کرو اور اسکے پردے مین کوئی عیاری کرو شاید وہ لکاتہ دھوکا کھائے اور فریب مین آجائے یہ سوچ کر اُسکے قریب آئے اُسنے جو پاؤن کی چاپ سُنی سر اُٹھا کر اور مڑ کر ادھر کو دیکھا جدھر سے آواز پاؤن کی آئی تھی کیونکہ وہ ادھر کو پشت کیے ہوئے بیٹھی تھی اُسنے دیکھا کہ ایک شخص کاندھے پر انگوچھا ڈالے ہوئے مرزائی پہنے ہوئے دھوتی باندھے ہوئے بڑا سا لٹھ ہاتھ مین ری کا جھبر جوتا پاؤن مین میرے پاس کھڑا ہی یہ دیکھ کر ڈر گئی کہ معلوم ہوتا ہی کہ چور ہی مجھکو تنہا پاکر

آیا ہو کر [illegible] اور اُسکا پتہ نہین ہے نہ معلوم گھاس پھیلنے
[illegible] اس مجبوری کے مارے خوف سے عجب حال تھا کہ شل
[illegible] ای عورت تو کچھ خوف نہ کر مین نہ ٹھگ ہون نہ چور
[illegible] اسوقت دم جو گھبرایا تو سیر کرنے ادھر چلا آیا ہان
[illegible] ہو اور کسکو گھبرا کر دیکھ رہی ہو اور کسکا انتظار ہے
[illegible] کیا بیان کرون راوی کہتا ہے اُسکا وہ خوف کہ کانپ
[illegible] اور اُسنے بھائی کہکر جواب دیا کہ میرے گھر
[illegible] لینے آئے ہین اور گھاس لے جاکر بیچتے ہین اُسی مین ہم دونون
[illegible] یہان گھاس چھیلتے ہین ہین دوپہر تک اُنکے لیے
[illegible] ہون اسی مقام پر وہ ہمیشہ مجھکو ملتے تھے آج جو
[illegible] ہوا دیکھ اُنکو نہ پایا بڑی دیر سے انتظار کر رہی
[illegible] تو مین جاؤن دروازے مین قفل لگا آئی ہون ایسا
[illegible] اُٹھا لے جائے اُس شخص نے کہا کہ ای عورت
[illegible] مین نے دیکھا کہ ایک آدمی لنبا سا لٹیا ڈوری لیے ہوئے
[illegible] سے معلوم ہوتا تھا کہ پانی لینے جاتا ہے اور پیاسا ہے
[illegible] کہا بتا کہ اُسکی کیا شکل تھی خواجہ نے جواب دیا کہ موٹا موٹا میلے
[illegible] سر پر بال نہ تھے کالا کالا اُسنے سر جھکا کر کہا کہ ہان وہی موا
[illegible] اور ہوتا مین اُسکو یہان ٹھہرا دیتی خود جاکر بلا لاتی
[illegible] اگر روٹی [illegible] یہان چھوڑ کر جاؤن کوئی کوّا آ جا سکے اور روٹی سے
[illegible] مجھکو کھا جائیگا آپ نے کہا کہ تو جا مین یہان ٹھہرا ہون
[illegible] اسی مقام پر کھڑا ہوا بہار دیکھونگا تو اُسکو بلا لا اُسنے کہا کہ پریشم تم کہ
[illegible] کہ تم نے میرے حال پر رحم کیا وہ یہ کہکر اُٹھی اور اُسی پہاڑی کیطرف
چلی جب وہ دور ہو گئی خواجہ نے کہا کہ وہ روٹیان اور ہانڈی وہ جان [illegible]

وغیرہ سب اٹھا کر بہر حال لے گیا اور گھبرا کر ہو کر یہ بھی آگے تعقب میں تھے اور سب لوگ مع افغانہ کے بیٹھے ہوئے تھے پانی آیا تھا اور یہ فکر ہو رہی تھی کہ نہلائین افغانہ سب واقعہ دریافت کر رہی تھی الصرام جادو بیان کر رہا تھا ابھی نہلایا نہ تھا کہ یہ گھسیارے کی جورو اپنے خاوند کو تلاش کرتی ہوئی پہاڑی پر آئی اور راہ طے کر کے یہان آکر پہونچی خواجہ بھی اسکے عقب مین تھے خواجہ نے آکر دیکھا کہ سب بیٹھے ہوئے ہین لاش سامنے رکھی ہوئی ہی پانی آیا ہی نہلانے کی فکر کی جاتی ہی اس عورت نے جو دیکھا کہ بہت سے مرد اور عورت اُس پہاڑی پر فرش بچھائے ہوئے بیٹھے ہین یہ اس خیال سے اُنکے قریب آئی کہ انسے دریافت کرون کہ یہان کوئی لوٹا ڈوری لے کر پانی کی تلاش مین تو نہین آیا تھا اور آیا تھا تو کدھر گیا کیونکہ یہ چشمے پر نہ پہونچ آئی تھی وہان اسکو نہین ملا کہان سے ملتا وہ تو آب موت سے سیراب ہو چکا تھا اُسکو افغانہ نے بہانہ بنا کر گیا اور ایسے مقام پر پانی لینے کو روانہ کیا ہی کہ اب پھر کر نہ آسکے گا وہ دنیا سے ہو لیا یہ وہان تلاش کر کے ان سب کے پاس آئی یہان آکر کیا واقعہ دیکھا ابھی نہ دریافت کیا تھا نہ کچھ پوچھا تھا کہ اسکی نگاہ اُس لاش پر پڑی پہلے ہی نگاہ مین اسنے پہچان لیا کہ یہ تو میرے خاوند کی لاش ہی یہ دیکھنا تھا کہ ایک مرتبہ ہائے مورے خاوند کہکر زمین پر گری اور تڑپنے لگی اور پچھاڑین کھانے لگی ارے مورے خاوند مورے وارث مورے مالک تجکو کس ظالم نے قتل کیا وہ کون ایسا تورا دشمن تھا جو تورا جی لیا مورا راج سہاگ لوٹ لیا مین تو تیرے لیے روٹی لیکر آئی تھی تیرا انتظار کر رہی تھی جب عرصہ ہوا تو تجکو تلاش کرتی ہوئی یہان آئی یہان آکر تجکو مردہ پایا یہ کہتے ہی اور پچھاڑین کھاتی ہی ایک آفت برپا کر رکھی ہی اسکے یکایک گرنے اور رونے سے اُن سب نے جو پلٹ کر دیکھا تو یہ نظر آیا کہ ایک عورت برابر لاش کے زمین پر پڑی ہوئی لوٹ رہی ہی اور رو رہی ہی ان سبکو حیرت ہوئی کہ یہ کیا واقعہ ہی یہ کون ہی جو یون رو رہی ہی یہ لاش تو خواجہ کی ہی کیونکہ ملکہ نے خواجہ کو قتل کیا ہی وہ ملکہ کو دھوکا دینے کو گھسیارا بنکر آیا تھا افغانہ نے بھی جو یہ واقعہ دیکھا اسکو بھی حیرت ہوئی اُن ساحرون سے کہا کہ اس عورت سے کہو کہ یہ تیرا خاوند نہین ہی

یہ خواجہ عمر ہو کہ تیرے خاوند کی صورت بنکر اس پہاڑ پر آیا تھا ہم نے اسکو پہچان کر قتل کیا تیرے خاوند کو اسنے کہین پوشیدہ کر دیا ہوگا تو گھبرا نہین ہم اُسکو بھی تلاش کر دینگے ذرا ہم اپنے کام سے فرصت کر لین چند ساحر اُٹھکر اُس عورت کے پاس آئے اور کہا کہ ای عورت اسقدر نہ رو اور بیقرار بہت نہ ہو یہ تیرا خاوند نہین ہو بلکہ یہ خواجہ عمر عیار تھا جسکو ملکہ نے قتل کیا یہ تو تیرے خاوند کی لاش نہین ہو عمر تیرے خاوند کی صورت بنکر ملکہ کو دھوکا دینے آیا تھا کہ ملکہ کو دھوکا دے کر قتل کرون ملکہ نے پہچان لیا اُسکو قتل کیا تو کیون بیقرار ہوتی ہو جاکر تلاش کر کہین نہ کہین اس عیار نے اُسکو جاکر پوشیدہ کر دیا ہوگا کسی غار مین ڈالدیا ہوگا یہ وہ نہین ہو عمر عیار ہو ملکہ فرماتی ہین کہ ہم اپنے کام سے فرصت کر لین تو تیرے خاوند کو بھی تلاش کر دینگی اُسنے جو یہ تقریر سُنی کچھ جواب نہ دیا اُسی طور سے رویا و تڑپا کی آخر کو عاجز ہو کر لوگون نے ڈانٹنا شروع کیا تب اُسنے رقت کو ضبط کر کے کہا کہ تم لوگ کیا کہتے ہو یہی میرا خاوند ہو مین کبھی نہ مانونگی یہ بتاؤ کہ اسنے تم سب کا کیا کیا تھا جو اسکو قتل کیا فریاد ہو خداوندی یہ بالکل بے گناہ تھا کس امر کی اس سے دُشمنی تھی ہم لوگ تو کسی سے کچھ بولتے ہی نہین ہین جو دن بھر مین نصیب ہوا اُسی مین بسر کی ہم اس عمرو کو کیا جانین کیسا عمر عیار یہ میرا خاوند ضرور ہو یہ بتاؤ کہ اسکی کیا خطا تھی جو اسکو قتل کیا مین تو خود چودھری سے فریاد کرونگی خون کے بدلے خون لونگی جان کے عوض جان ابھی تو میری شادی ہوئی اچھا فقرہ نکالا ہو کہ یہ عمر عیار ہو مین نہ نہ مانونگی اسطور سے فریاد کرنے لگی اور تڑپنے لگی کہ سب کے حواس جاتے رہے افغانہ نے جو یہ واقعہ دیکھا اُن لوگون سے کہا کہ اس سے یہ کہو کہ اچھا تو اسقدر صبر کر ہم اسکو نہلا کر اور منھ دھلا کر دکھائے دیتے ہین اُسوقت تو پہچان لینا کہ یہ تیرا خاوند ہو یا عمر عیار ہو یہ جو انھون نے اُس سے کہا اُسنے کہا کہ اگر میرا خاوند نکلا تو تم سبکی کیا سزا اُسوقت جان کے بدلے جان دوگے انھون نے کہا کہ ہان کیونکہ انھون نے کہا کہ یہ عمر عیار ہو اسکے خاوند کی صورت بنکر آیا تھا اُسکو کسی مقام پر پوشیدہ کر دیا ہوگا الغرض سب نے اقرار کر لیا جب اُسنے یہ اقرار لے لیا تب لاش کے پاس سے ہٹی

اور نہ کسی کو لاش اُٹھانے دیتی تھی نہ لاش کے قریب آنے دیتی تھی جب وہ ہٹ گئی
افغانہ خود اُٹھکر لاش کے قریب آئی اُن ساحروں سے کہا کہ اسکو نہلاؤ انھوں نے اُس
لاش کو خوب اچھی طرح سے پانی سے نہلایا مُنھہ دھلایا اُسکی وہی صورت رہی سر مو فرق
نہ ہوا کیونکہ ہوتا کہیں اصلی صورت بھی بدلی ہی ہان اگر خواجہ روغن عیاری ملکر اُسکی صورت
بنکر آتے تو ایسا ہوتا کہ نہلانے اور دھولانے سے روغن عیاری اُڑجاتا خواجہ تو زندہ
موجود تھے گلیم اوڑھے ہوئے تماشہ دیکھ رہے تھے اور خوش ہو رہے تھے کہ بڑی کل بل
اُٹلی خوب یہ گھسیارا تیل بافش ہوا ہم نے اپنے نزدیک کالے کوا صدقہ اُتارا کیونکہ مثل
ہی صدقہ دے رد بلا جیسے ہم تھے ہم نے صدقہ اُتارا اُدھر وہ لوگ نہلا دھلاکر عاجز آئے
ذرا بھی نہ فرق ہوا اُسوقت افغانہ نے اُن سبکی طرف دیکھکر کہا کہ بڑے غضب کا روغن
صرف کیا ہی کہ جو نہلانے سے بھی برطرف نہیں ہوتا ہی اُن سب نے عرض کیا کہ کیا عرض
کریں افغانہ نے کہا کہ میں دوسری تدبیر کرتی ہوں وہ لوگ بولے کہ ای ملکہ ہم کو
تو اب شک ہوتا ہی آپ نے دھوکا کھایا خواجہ کے خیال میں اِس بیچارے کو قتل کیا
بے گناہ مارا گیا ملکہ نے برہم ہوکر جواب دیا کہ کیا میں دیوانی تھی جو اسکو خواجہ
سمجھکر قتل کرتی یہ ضرور خواجہ عمر ہی ابھی معلوم ہوا جاتا ہی کہ کون ہی یہ کہکر افغانہ نے سحر کیا
وہ سحر کہ جسکے سبب سے روغن عیاری اُڑجاتا ہی سحر نے بالکل اپنا اثر نہ کیا وہ اپنی اصلی
صورت پر رہا کیونکر اُڑتا جب روغن عیاری سے وہ شکل بنی ہی نہ تھی وہ تو اصلی قدرتی
رنگ تھا سحر کیا حقیقت رکھتا ہی کہ اُسکو برطرف کرتا جب سحر کرکے افغانہ تھک گئی
اُسوقت اسکو بھی حیرت ہوئی اور عالم سکتہ میں مبتلا ہوئی کہ یہ کیا معمہ ہی اتبو اسکو بھی
شک ہوا اور خیال کیا کہ کیا میں نے دراصل عمر کے دھوکے میں اس بیچارے کو قتل کیا
اگر ایسا ہوا تو بڑی خرابی ہوئی تو نے بڑا دھوکا کھایا صرف اسقدر تجھسے چوک ہوئی کہ
تو نے سحر سے نہ دریافت کیا اگر دراصل یہ اس عورت کا خاوند نکلا تو یہ تو اپنے کو ہلاک
کر چکی اور مصیبت آفت پڑیگی افغانہ تو یہ خیال کر رہی تھی اُدھر جب اُن سب نے دیکھا
کہ ہم نے پانی سے نہلایا بھی اور ملکہ نے سحر بھی کیا مگر وہ اصلی صورت پر رہا رنگ د

روغن کچھ بھی نہ نکلا اب تو سب کو یقین ہو گیا کہ ضرور ملکہ نے اس گھسیارے کو خواجہ عمرو
کے دھوکے مین قتل کیا اب کیا ہوگا ادہر اُس عورت نے ان سب سے کہا کہ آپ امتحان
وغیرہ کر چکے کہ ابھی نہین اُن سب نے کہا کہ ہان ہم امتحان کر چکے یہ ضرور تیرا خاوند ہی ملکہ
نے ضرور دھوکا کھایا اُسنے کہا کہ مین پہلے ہی کہتی تھی کہ یہ میرا خاوند ہی وہی نکلا نہ تم تو کہتے
تھے کہ صورت بدل جائیگی نہلانے سے کہان صورت بدلی وہ تو اپنی صورت پر رہا ہی
ہے مین تو لُٹ گئی ہائے ہائے میرے خاوند کو ان سب نے بے قصور قتل کیا مجھکو رانڈ بنا دیا
اب میری کیونکر بسر ہوگی میری کون خبر لے گا ای صاحب تم اکیلے چلے گئے مجھکو ساتھ نہ
لیتے گئے خداوندا ان سب سے تمھارے خون کا بدلا لیوے تم نے تو اپنی لال سی جان دیدی
مُجھ جلو روتی کو چھوڑ گئے ارے مین کیا کرون کدھر جاؤن لوگو ذرا ان سب کو پکڑ لو انھون
نے بے گناہ ایک شخص کو قتل کیا کوئی جا کر کوتوال شہر کو خبر دے تا کہ ان سبکو پکڑ لے جائین
یہ لوگ بڑے ظالم ہین اُدھر افشانہ نے یہ خیال کر کے کہ کہین دھوکا کھایا خیال کیا
کہ ذرا سحر سے تو دریافت کرے کہ یہ گھسیارا ہی یا خواجہ عمر ہے کیونکہ سُنا گیا ہی عمر اسطور سے
صورت تبدیل کرتا ہی کہ نہ وہ کسی سحر سے برطرف ہوتی ہے نہ نہلانے سے کہین اُسیطور
سے تو نہین اپنے تبدیل ہیئت کی ہے یہ سوچکر افشانہ نے اسیوقت وہان سے تھوڑی
سی خاک اُٹھائی جہان پر یہ لاش پڑی ہوئی تھی اور جھولی سے ایک شیشی نکالی اُس شیشی
مین خون تھا اُس خون سے وہ مٹی گوندھی اُسکا بالشت بھر کا پتلا بنایا اُسکے اوپر سحر کیا
کہ اُسمین جان پڑی وہ اُٹھ بیٹھا اُسنے کیا کہ اپنی پیشانی پر نشتر سے کر خون کے چند
قطرے اُسکے منہ مین ٹپکائے اُسکے بعد اُس سے پوچھا کہ اے پتلے بتا دے کہ یہ لاش جو
پڑی ہی یہ خواجہ عمر عیار کی ہی کہ اور کسی کی ہی وہ پتلا گویا ہوا کہ اے ملکہ آگاہ ہو کہ یہ
لاش بیچارے گھسیارے کی ہی جو کہ پیاس کی شدت سے ڈوری و لوٹا لیکر اس پہاڑ
پر آیا تھا اور تم نے اس خیال سے کہ عمر تجکو دھوکا دینے آتا ہی سحر سے اسکو قتل کیا
عمر عیار تو جب تم نے نعرہ کیا اُدہر اُسنے تمھارے نعرہ کی صدا سُنی اور تم کو آتے ہوئے
دیکھا فوراً گلیم اوڑھ کر غائب ہو گیا وہ زندہ ہی اور اسی پہاڑ پر موجود ہی وہ اب تمھارے

ہاتھ نہ آئے گا افغانہ نے کہا تو یہ لاش عمر عیار کی نہیں ہے اُسنے کہا کہ نہیں ہے یہ اس عورت کے خاوند کی لاش ہے یہ سُننا تھا کہ افغانہ کو اپنے اوپر بہت غصہ آیا سحر کیا کہ وہ پتلا جلنے لگا اُسکو جلا کر اب جو دیکھا تو وہ عورت تڑپ رہی ہے اب خود افغانہ اُٹھکر اُسکے قریب آئی اور کہا کہ اے بوا معاف کر مجھسے خطا ہوئی ہے میں نے دھوکا کھایا تیرے خاوند کو میں نے عمر عیار کے دھوکے میں قتل کیا سبب یہ ہوا کہ اُسنے عیاری کر کے ان سبکو بیہوش کیا تھا میں جو آئی تو میں نے ڈانٹا وہ صدا اُسکے غائب ہو گیا یہ بیچارہ سامنے سے آتا تھا میں نے خیال کیا کہ عمر عیار مجکو دھوکا دینے آتا ہے میں نے سحر کیا کہ زمین نے اسکے پاؤں پکڑ لیے میں نے گولہ مارا کہ سینہ کو توڑ کر پشت سے پار گذر گیا یہ مر کر گرا اے بوا میری اس خطا کو معاف کر نادانستگی میں مجھسے ہوئی میں ناواقف تھی صرف اتنا قصور ہوا کہ میں نے سحر سے نہ دریافت کیا یہ امر حاضر ہے اس خطا کی عیوض میں کاٹ لے مجکو کچھ عذر نہ ہوگا تیری قصوروار تو ضرور ہوں کہ میں نے تیرا گھر برباد کیا یہ جو افغانہ نے کہا اُسنے رونے کو کم کر کے کہا کہ یہ تم کیا کہتی ہو کیسا قصور اور کیسی خطا میں کیا جانوں میرے خاوند کو کیوں قتل کیا میں معاف وراف کرنا کیا جانوں میں تو جی کے عیوض میں جی لونگی میرا تو راج و سہاگ لُٹ گیا میں تباہ ہو گئی اب میری زندگی کیونکر بسر ہوگی جو میری وجہ زندگی کی تھی وہ تو جاتی رہی افسوس کیا کروں کیا نہ کروں یہ کہتی تھی اور روتی تھی اُسنے تمام زمین و آسمان سر پر اُٹھا لیا تھا ہر ایک سمجھا رہا تھا مگر وہ نہ سمجھتی تھی نہ مانتی تھی روئے جاتی تھی پچھاڑیں کھا رہی تھی اور رو رہی تھی سب عاجز ہو گئے تھے مگر وہ یہی کہے جاتی تھی کہ میں جان کے بدلے جان لونگی تم سب نے میرے اوپر ظلم کیا آخر سب عاجز ہو گئے اب تو ڈانٹنا شروع کیا اُسپر بھی اُسنے نہ مانا تب افغانہ نے عاجز ہو کر کہا کہ اے بوا تو دس ہزار روپیہ اسکی جان کے عیوض میں مجھسے لے اُسمیں اپنی زندگی بسر کر اُسنے کہا کہ تم اپنا روپیہ اپنے پاس رکھو میرے خاوند کو زندہ کرو میں کیا جانوں نہیں تو میں جا کر گاؤں کے لوگوں کو خبر کرتی ہوں وہ آکر تم سبکو گرفتار کر لینگے چودھری کے پاس لیجائینگے تم لوگ ہو کون جو یہاں آئے اور یہ فساد برپا کیا میرے خاوند کو قتل کیا جب اُسنے کہا کہ میں جا کر گاؤں بھر کے لوگوں کو خبر کرتی ہوں اور یہ بات کہہ ڈالا

اُسوقت افغانہ و دیگر لوگون کو غصہ آیا اور کہا کہ جادو رہو ہمارے سامنے سے اور جاکر خبر کر وہ لوگ ہمارا کیا کر لینگے ہم کسی سے ڈرتے نہین ہین جو کوئی آئیگا ہم اُس سے سمجھ لینگے کیا ہم کسی کا دیا کھاتے ہین اچھا کیا خوب کیا جو مار ڈالا یہ کہتا تھا کہ وہ ایک مرتبہ یہ کہتی ہوئی اُٹھی کہ جب تی ہو کہ تم سب بڑے مرد ہو کہ یہان اُن سب کے آنے تک ٹھہرے رہنا مین ابھی لاتی ہون یہ کہتی ہوئی اور روتی ہوئی سر پٹکتی ہوئی چلی جب کچھ دور چلی گئی تو اُن سب ساحرون نے افغانہ سے کہا کہ ملکہ بڑا غضب ہوا یہ گاؤن مین جاکر خبر کریگی وہان سے لوگ آئینگے فساد ہوگا افغانہ نے کہا کہ آنے دو مین ایک منتر مین اُن سبکو اپنا مطیع کر لونگی وہ جائینگے کہان اگر وہ فساد کرینگے تو اُن سب کو بھی قتل کرونگی مجھ سے کون لڑ سکتا ہی اُن سب نے جواب دیا کہ تشریف نہ لیجیے اس لاش کو پڑا ہی رہنے دیجیے افغانہ نے کہا کہ یہ کبھی نہ ہوگا جب تک گاؤن کے لوگ نہ آلینگے دیکھون وہ آکر میرا کیا کرتے ہین افغانہ اور وہ سب ساحر تو یہان اس انتظار مین بیٹھے ہوئے ہین کہ گاؤن کے لوگ آلین اور اس لاش کو اُٹھا لیجائین تو ہم یہان سے جائین اُدھر وہ عورت روتی ہوئی پہاڑی پر سے نیچے آئی اور طرف گاؤن کے چلی خواجہ بھی گلیم اوڑھے ہوئے عیاری دل مین سوچکر اُسکے عقب مین چلے یہانتک کہ جب وہ قریب گاؤن کے پہونچی اُسنے رونا کم کیا اس خیال سے کہ اگر مین روتی ہوئی جاؤنگی اور اہل گاؤن اور میرے خاوند کے عزیزون کو معلوم ہوگا تو سب آکر جمع ہونگے جو کچھ اُسکا مال و اسباب ہی سب مجھ سے چھین لینگے مجکو کچھ نہ دینگے اس سے بہتر یہ ہوگا کہ پہلے گھر مین جاکر سب روپیہ پیسہ اور مال و اسباب اپنے قبضہ مین کر لون پھر خبر کرون تاکہ وہ سب مال تو بچے راوی بیان کرتا ہی کہ یہ بڑا روپیہ والا تھا اسی گھاس کے ذریعہ سے جمع کیے تھے جب اس عورت نے یہ خیال کیا اور دل مین اس امر کو پختہ کر لیا تو رونا موقوف کرکے جلد ہی جلد ہی راہ طی کرکے گاؤن مین آئی مکان پر پہونچی قفل کھولا اندر آئی خواجہ تو اسکے عقب مین چلے آتے تھے یہ بھی اُسکے ہمراہ داخل مکان ہوئے اُسنے اندر جاکر زنجیر لگائی جسقدر روپیہ پیسہ گھٹا پاتا تھا سب ایک مقام پر جمع کیا خواجہ نے دیکھا کہ بڑا مال ہی منھ مین پانی بھر آیا بس ایک مرتبہ اُسکے قریب آکر اُسکے منھ پر ہاتھ پھیر اُسنے دیکھا کہ ایک ہاتھ

بخود پیدا ہوا اور وہ ڈوری اُنھون نے جلدی سے ہاتھ منھ پر پھیر دیا ہاتھ کا پھیرنا تھا کہ اُسکو ایک
چھینک آئی وہ چھینک کر دھم سے گری خواجہ نے جلدی سے اُسکو نذر زنبیل کیا اور وہ سب
مال و اسباب اُٹھا کر نذر زنبیل کیا تمام مکان کی تلاشی لی اور جو کچھ ملا وہ بھی لیا جب سب
مال و اسباب لے چکے تمام مکان خالی کر دیا ایک تنکا باقی نہ رکھا اُسیوقت اُسکو زنبیل سے
نکالا اُسکی صورت پر بنکر طیار ہوئے ایک بوریا ہاتھ مین لیے اُسکے کپڑے پہنے اُسکو زنبیل
سے نکالا مکان سے باہر آئے مکان مین قفل لگایا اُسی پہاڑی کی طرف چلے راہ طی کر کے
پہاڑی پر آئے یہان وہی ذکر ہو رہا تھا کہ مفت مین اس بیچارے کی جان گئی عمر بچکر چلا
گیا دوسری بلا اور سر پر نازل ہوئی سب کہہ رہے تھے کہ ای ملکہ چلیے بھی چلیے وہ اب
نہ آئیگی اور اگر آئی بھی اور آپکو نہ پایا تو کیا بنا لے گی افغانہ یہ کہہ رہی تھی کہ بدون اُسکے آئے
یا اُسکے حمایتیون کے آئے مین یہان سے نہ جاؤنگی وہ ایک ادنی کم ظرف ہو کر مجھکو دھمکی دے
گئی ہم نہ ایسے ہوے کہ اُسکے خوف سے چلے جائین اگر اُس سے دب گئے تو ہر ایک کو جراءت
ہوگی جو ہوگا دباؤ ڈالے گا سب کہہ رہے ہین کہ آپکو اختیار ہی ہم تو آپکے ہمراہ ہین
کیونکہ آپنے آکر ہماری جان بچائی ہم سبکو پھر سے زندہ کیا افغانہ کہہ رہی ہی اگر ہمراہ ہو تو
جو مین کرون اُسمین دخل نہ دو یہی تقریر ہو رہی تھی کہ سامنے سے وہ عورت دکھائی دی
ایک کی اُنمین سے نظر اس پر پڑی دیکھا کہ وہ روتی ہوئی چلی آتی ہی اُسکے ہمراہ کوئی نہین
ہی اُسنے افغانہ سے کہا کہ ملکہ ملاحظہ ہو وہ عورت آتی ہی اُسکے ہمراہ اور کوئی نہین ہی افغانہ
نے کہا کہ اور لوگ آتے ہونگے یہ کہہ رہی تھی کہ وہ قریب آئی اور ایک مرتبہ افغانہ کے قدم
پر گری اور کہا کہ ای میرے حضور مجھ سے خطا ہوئی جو مین نے آپکے کہنے پر عمل نہ کیا اب
جو ہونا تھا وہ ہو گیا یہ زندہ نہ ہوگا مین جو گاؤن مین پہونچی میرے دل نے کہا کہ کیا تو دیوانی
ہوئی ہی کہ ایک کے لیے اتنی جانین لیا چاہتی ہی اور ان سبکو زحمت مین ڈالا چاہتی ہی جتنے
سب ذی عزت اور صاحب مرتبہ ہین جو کچھ وہ دیتے ہین اُنسے لے لے اور اس مردے
کو اُسی پہاڑی پر کسی مقام پر زمین مین دفن کر دے اُس روپیہ سے چین کر اپنی زندگی
راحت سے بسر کر اگر تیرا خاوند زندہ بھی ہوتا تمام عمر کماتا تو بھی اسقدر روپیہ تجھکو نہ

نصیب ہوتا نہ اسقدر راحت سے بسر ہوتی جو اس روپیہ کے ملنے سے بسر ہوگی اور یہ سب لوگ بھی تیرے سبب سے زحمت مین گرفتار ہونگے اگر تو طرح دے گی تو نہ زحمت مین گرفتار ہونگی یہ سوچکر مین چلی آئی ہون نے کسی کو خبر نہ کی آپ کے پاس آئی ہون وہ روپیہ مجھکو عنایت فرمائیے کہ مین اپنے میکے مین جاکر بسر کرون اور آپکو دعا دون مگر اتنی مہربانی فرمائیے کہ اسکو آپ ہی سب لوگ اسی پہاڑی پر دفن کر دیجیے کیونکہ اگر مین اُن سبکو اسکے مرنے کی خبر کرونگی تو وہ لوگ سبب دریافت کرینگے اسمین یہ راز ظاہر ہوگا اور جب آپ لوگ دفن کرکے چلے جائیےگا مین جاکر گاؤن مین مشہور کر دونگی کہ آج جو مین روٹی لے کر گئی تو جنگل مین نہ پایا اُسوقت سے اسوقت تک تلاش کیا کہین پتہ نہ چلا معلوم ہوتا ہی کہ اسکو کوئی باگھ وغیرہ کھا گیا یہ جو اُسنے کہا افغانہ نے اُسکی صورت دیکھ کر کہا کہ ہوا تیرا بھلا ہو خیر تو نے زحمت سے بچایا ورنہ اگر وہ لوگ آتے اور تو خبر کرتی تو میرا کیا کرتی خیر تیرے حال پر مجبور رحم آتا ہی کہ تو بے وارث ہی ورنہ تیری اس حرکت پر کہ پہلے تو نے میرے کہنے پر عمل نہ کیا اور چلی گئی اب وہان سے بچتا کر آئی ہین ایک حبہ نہ دیتی خیر لے یہ دس ہزار روپیہ لے یہ کہکر افغانہ نے اُسیوقت دستک دی ایک پتلی پیدا ہوئی اُس سے دس ہزار روپیہ منگا کر اُسکو دیا اُسنے ہزارون دعائین دین سلام کیا وہ روپیہ لیا ایک مقام پر ڈھیر کر دیا گیا افغانہ نے کہا کہ یہ روپیہ تم لے کیونکر جاؤ گی اُسنے جواب دیا کہ آپ ہی سے عرض کرونگی آپ ہی بھجوا دیجیے گا افغانہ نے جواب دیا کہ اچھا یہ بھی ہو جائےگا لے اب تم یہ لاش لیکر جاؤ اُسنے جواب دیا کہ مین پہلے ہی عرض کر چکی ہون کہ اگر اسکے عزیزون و اہل قریہ کو خبر کرونگی تو وہ لوگ دریافت کرینگے کہ یہ کیونکر مرا اور زخم موجود ہی بس آپ ہی لوگ اسکو اسی پہاڑ پر مہربانی کرکے دفن کر دین ہمارے خاندان مین جلاتے نہین ہین دفن کرتے ہین افغانہ نے یہ اُس سے سُنکے اُن سب سردارون سے کہا کہ لو یہ بھی کام کرو تم سب کے ڈر جانے سے مین نے دس ہزار روپیہ بھی دینا گوارا کیا ورنہ اسکی کیا مجال تھی جو یہ دباؤ ڈالتی دوسرے یہ امر ہی کہ یہ بے گناہ میرے ہاتھ سے مارا گیا ہی زیادہ ظلم و ستم زیبا نہین ہی ایسا نہ ہو کہ خداوند ناراض ہون بس جو یہ کہتی ہی قبول کرو مین بھی تم سب کے ہمراہ ہون

یہ کہکر اُٹھی طرف لاش کے چلی اُسکا چلنا تھا کہ وہ اٹھنا رونا ساحرنی کی آنکھ سے ساتھ چلے وہ بھی زار زار
روتی ہوئی ہمراہ ہوئی روپیہ ایک مقام پر اپنا پہنچ کر رکھا جب ساحر قریب لاش کے پہنچے
اُسوقت افغانہ نے کہا کہ کیون لائی اس مقام پر یہان لا کر دفن کرو جب اُسنے جواب دیا کہ جی
ہان مگر جہان یہ تکلیف فرمائی ہے کہ اسکو نہلا کر یہ کافور بھی اسکے بدن پر مل دیجیے
دیجیے کیونکہ بزرگون کے وقت سے چلا آتا ہے جو کوئی ہمارے یہان مرتا ہے یہ کافور اُسکے
جسم مین ملکر اُسکو نہلا کر دفن کرتے ہین سُنا گیا ہے کہ یہ کافور وہ کافور ہے کہ جو خدا کی طرف
سے ہمارے جد اعلیٰ کو مرحمت ہوا تھا اُنھون نے عبادت خدا کی بہت کی خدا نے خوش ہو
یہ کافور مرحمت فرمایا اسکی خاصیت یہ ہے کہ کیسا ہی گناہگار ہو اور اُسکے یہ کافور لگا دیا
جائے اُسکے گناہ سب برطرف ہو جاتے ہین اس کافور کی برکت سے پاک صاف ہو جاتا
ہے بس مہربانی فرما کر یہ کافور مل دیجیے یہ تو فرمایئے کہ نہ کوئی بیلچہ ہے نہ کدال زمین کیونکر
کھودیئے گا اور یہ تو پہاڑی ہے یہان پتھر ہین کیونکر دفن فرمایئے گا افغانہ نے کہا کہ تم
کہین سے بیلچہ وغیرہ لادو اُسنے کہا کہ یہ تو ممکن ہے ہم لے آئینگی یہ پتھر کیونکر تراشے جائینگے
افغانہ نے کہا کہ یہان اسکو نہلا دھلا کر کافور لگا کر زیر پہاڑی لیجا کر دفن کرینگی اُسنے
کہا پھر عرصہ نہ فرمایئے شاید کوئی آجائے راوی بیان کرتا ہے کہ اُس عورت نے اس منت
سماجت سے کہا کہ ان سبکو کچھ بن نہ پڑا اسباب کے سبب مصروف ہوئے افغانہ خود کام
کر رہی ہے یہانتک کہ اُن سب ساحرون نے نہلایا جب نہلا چکے اُس عورت نے کافور
کی پڑیا اُسکو جو کھولا ایسی خوشبو کافور کی پھیلی کہ سب کے دماغ معطر ہو گئے تمام
صحرا و پہاڑ خوشبوے کافور سے مہک گیا ایسی خوشبو کا کافور ان لوگون نے دیکھا بھی نہ
تھا اُسکو تبرک خیال کرکے ہر ایک نے سونگھنا شروع کیا وہ عورت کہہ رہی ہے جلدی
فرمایئے ایسا نہ ہو کہ کوئی گاؤن والا ادھر آجائے تو بڑی خرابی ہو جب سب سونگھ
چکے اب اُسکے جسم مین ملنا شروع کیا ملنے سے ایسی خوشبو نکلی کہ ہر ایک کو ایک محویت
ہو گئی وہ عورت اپنے دونون ناک کے سوراخون مین روئی دیے ہوئے تھی مگر اسطور
سے کہ کوئی دیکھ نہ سکتا تھا ان لوگون نے خوب اچھی طور سے اُس خوشبو کو سونگھنے بھلا

پھسلا کر سونگھا اب اُسنے اپنا پورا اثر کیا جب دماغ مین پہونچی اور دماغ مین اُسکا پورا اثر ہوا تو ہر ایک کو چھینک آئی ابھی پوری طور سے حل نہ چکے تھے کہ سب سے پہلے افغانہ چھینک مار کر گری اور بیہوش ہوئی اسکا گرنا تھا کہ اور سب یہ کہکر کہ ملکہ کو کیا ہوا اُٹھانے کو چلے جو اُٹھا جہان سے اُٹھا خلاصہ یہ کہ وہ اٹھارون ساحر مع افغانہ کے بیہوش ہو گئے گر کسی کو ہوش نہ رہا جب بیہوش ہو گئے اور اُس عورت کو بالکل یقین ہو گیا کہ خوشبوے کافور نے اپنا پورا اثر کر لیا اُسوقت ایک مرتبہ چمک کر نعرہ کیا نعرہ خواجہ عمر

حمر ہون مین عیار صاحبقران — مرے مکر سے کانپتا ہے جہان
تراشندۂ ریش کفار ہون — زمانہ کا مکار و غدار ہون
مرا تیز رفتار ہو گر قدم — صبا ٹھوکرین کھائے ہر ہر قدم
اُڑا دون صبا کے بھی مین ہوش کو — نہ پہونچے مری گرد پا پوش کو
دوندہ جہان گرد طرار ہون — جہانگیر عالم کا عیار ہون

یہ نعرہ کر کے ایک مرتبہ چمک کے افغانہ کے قریب آگئے جو کچھ وہ پہنے ہوئے تھی از قسم پارچہ و زیور سب اُتار لیا اُسکے بعد حریص جادو نامہ بر عنطاق کو اُٹھا کر نذر زنبیل کیا اس خیال سے کہ اگر اسکو قتل کرون اور یہ کوئی چیز سحر سے بنا کر وہان چھوڑ آیا ہو وہ اسکے مرنے سے مٹ جائے تو پھر وہان تیرا داؤن بہت مشکل سے چلے گا اگر یہ زندہ رہیگا اور تو اسکی صورت بنکر جائے گا تو کسی امر کی مشکل نہ ہوگی خوب کام ہو جائے گا بس جبکہ انکو نذر زنبیل کر چکے اُسوقت خواجہ نے اُن سب ساحرون کو جو کہ سترہ تھے پھر یہ کیا کہ کپڑے اتارے جو کچھ وہ زیور و جواہرات پہنے ہوئے تھی سب لیا اور نذر زنبیل کیا اور وہ جواہرات جو کہ براے نذر خداوند لے چلی تھی اُسپر قبضہ کیا نذر قبول کی جب سب مال و اسباب قبضہ مین کر چکے اُسوقت خواجہ نے خنجر کھینچکر پہلے افغانہ کا سر تن سے جدا کیا اُسکے بعد اُن ساحرون کو ذبح کرنا شروع کیا اُسوقت خواجہ جلادی کا کام کر رہے تھے وہ بہار نہ تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ قتل گاہ ہے یا مزبلہ قصابان ہر طرف لاشین لوٹ رہین تھین خون کا دریا جاری تھا خواجہ ملک الموت ۱۰

بنے ہوئے تھے جلسے عیاری کی تھی کہ ملک الموت بنکر گئے تھے وہی کام کیا اپنی چالاکی
و پھرتی سے ان سبکو قتل کیا جب یہ سبکو قتل کر چکے اسوقت ان ساحرون نے مرنے
کی علامت و آثار ظاہر ہوئے خواجہ نے دوڑکر اور جال الیاسی بار کر وہ دس ہزار روپیہ تو
نذر زنبیل کیا ادھر یہ روپیہ نذر زنبیل کرکے بیٹھے ادھر ایک شور و غل برپا ہوا سیاہ آندھی
اٹھی آثار قیامت برپا ہوگئے ہوا زور سے چلنے لگی سنگ باری برف باری ہونے لگی
تاریکی ہوگئی بیر غل مچانے لگے آوازین آنے لگین کہ کشتہ ہم نام من افغانہ جادو و انفرام جادو
و بہرام جادو وغیرہ بود افسوس مردیم و جان دادیم بہ مطلب خود نرسیدیم خواجہ نے جو
یہ آفت و قیامت برپا دیکھی جلدی سے گلیم اوڑھ لی اور تماشہ دیکھنے لگے تھوڑی دیر
کے بعد وہ سب آثار بر طرف ہوئے تاریکی جاتی رہی روشنی ہوئی برف باری وغیرہ
موقوف ہوگئی جب روشنی ہوئی خواجہ نے دیکھا ادھر سب لاشین پڑی ہوئی ہین
یکایک ایک بگولہ پیدا ہوا اور ان لاشون کو لیکر طرف طلسم کے چلا خواجہ نے کہا کہ
آج کسی اچھے کا منھ دیکھا تھا کہ مال بھی ہاتھ آیا اور تھا تگیہ وغیرہ کو بھی رہا کر لیا ان سبکو
بھی قتل کیا اب خداوند کریم اسقدر اور اپنا فضل و کرم کرے کہ مین غنطاقیہ مین پہونچکر
گلشاہ وغیرہ کو بھی رہا کرون اور وہان بھی عیاری کرکے ان سبکو قتل کرون اور مال و دولت
پر قبضہ کرون بگولہ تو ان لاشونکو لے کر طرف طلسم کے چلا خواجہ وہان سے زیر کوہ آئے
اور ایک طرف کو روانہ ہوئے تھوڑی دور چلے تھے کہ خیال آیا تم کو غنطاقیہ کا راستہ تو
معلوم نہین ہی تم جاؤ گے کیونکر بڑی غلطی کی کہ تم نے حریص جادو سے دریافت نہ کر لیا اگر
اب اسکو زنبیل سے نکالکر ہوشیار کرتے ہو تو خرابی ہو گی کیا تدبیر کی جائے دل سے
کہا کہ ای خواجہ خدا کی ذات پر تکیہ کرکے چلو بھی خدا پہونچا دے گا وہ بڑا کریم و رحیم ہی
پہونچا ہی دے گا یہ خیال کرکے دل مین خواجہ توکلت علی اللہ چلے اگر پاے شادی
بارتے ہوئے چلے جاتے ہین تھوڑی دور چلے تھے کہ سامنے سیاہی دکھائی دی جب
اور چلے تو شہر پناہ کی دیوار معلوم ہوئی یہ اس طرف کو چلے دیکھا کہ چند آدمی ادھر سے
چلے آتے ہین یہ مسافر تو بنے ہوئے تھے جب انکے قریب پہونچے تو انسے پوچھا کہ یہ

کون شہر ہی اُنھون نے سر سے پاؤن تک انکو دیکھا اور کہا کہ ای مسافر یہ شہر غنطاقیہ ہی یہان
غنطاق قج کلاہ کی حکومت ہی خواجہ نے کہا کہ کوئی سرا بھی اس ملک مین ہی اُنھون نے
کہا کہ کئی سرائین ہین ایک سرکاری ہر اشتمال کیطرف ہی دوسری سرا قریب دولت سرای
سلطانی کے ہی کہ جسکا بندوبست بادشاہ کی جانب سے ہی جو مسافر وہان جاکر اُترتا ہی اور تین دن رہتا
ہی اُسکو بادشاہ کیطرف سے دونون وقت کھانا ملتا ہی اور بہت سی سرائین ہین چوک مین کئی
سرائین ہین جہان جی چاہے مسافر کا اُترے یہ سُنکے خواجہ نے کہا کہ بہت خوب اس ملک مین
دو ایک دن رہکر سیر کر لین پھر اپنے وطن کو جائین یہ ملک بھی لایق دیکھنے کے ہی یہ کہکر خواجہ تو
شہر کیطرف چلے وہ جس کام کو جاتے تھے اُدھر کو روانہ ہوئے جب وہ لوگ چلے گئے تو خواجہ
شہر کیطرف سے پلٹے صحرا مین آئے ایک گوشہ مین بیٹھکر نامہ بر کو نکالا رنگ و روغن عیاری
نکالکر اپنی صورت اسکی صورت کی ایسی بنائی اُسکے کپڑے پہنے عمامہ سر سے باندھا نامہ کا
جواب اپنی راے سے یہ لکھا کہ پسر حمزہ و آہو چشم کو ہمارے پاس روانہ کرو اور جو تم نے اپنے
عزیزون و ملازمون کو اسیر کیا ہی اُنکا تم کو اختیار ہی یہان اور چند خدا پرست قید مین ہین اُن سبکو
اور اُنکو خدمت خداوند مین روانہ کرون کیونکہ خداوند نے طلب فرمایا ہی کسی ساحر زبردست
کے ہاتھ روانہ کرنا بالکہ میرے نزدیک مناسب یہ ہی کہ اسی حریص جادو کے ہاتھ روانہ کردو کیونکہ
یہ مرد معقول اور ساحر زبردست اور بہت ہوشیار آدمی ہی اسطور سے لکھکر اپنے پاس رکھا اُسپر
مہر شندکال کی کی اُس نامہ بر کے کپڑے پہنے تیار ہوکر طرف شہر کے چلے یہ تو ادھر سے چلے اُدھر
سمک بیطاقی تباہ و برباد ہوکر جب آگے سے نامہ بر نہ ملا اور کوئی عیاری نہ کر سکا تو شہر مین
آیا تھا اس خیال سے کہ یہان قیام کرون اور قیدخانہ کو تلاش کر کے کوئی تدبیر کرون اور ان سبکو
رہا کرون تو یہ یہان مقیم تھا اور روز فکر کیا کرتا تھا کئی مرتبہ گیا بھی مگر پاسبانی و نگہبانی زیادہ
تھی پائی بس نہ چلا رات رات بھر تباہ رہا چلا آیا اُسوقت جو اسکا دل گھبرایا تو جنگل کی سیر کو
یہ شہر سے چلا چند قدم شہر سے باہر آیا تھا کہ اسنے دیکھا کہ وہی نامہ بر جو کہ نامہ لیکر شندکال کے
پاس گیا تھا چلا آتا ہی اسنے اپنے دل مین خیال کیا کہ تو نے کہان کہان اسکو تلاش کیا اسکا
پتہ نہ چلا یہ بچا اب آتے ہین انپر عیاری کر کے اسیر کرو اور اسکی صورت بنکر جاؤ اور کوئی عیاری

کرو شاید کام نکلے اور فکر بن پڑے یہ سوچکر سمک ایک جھاڑی کی آڑ مین پوشیدہ ہوگیا اور فکر کرنے لگا کہ کیونکر اسکو اسیر کرون اگر سامنے جاکر ٹوکتا ہون تو یہ ساحر ہے سحر کردے گا مین بیکار ہو جاؤنگا یہ اسیر کرلے گا خیال کرتے کرتے یہ امر خیال مین آیا کہ تو فقیر بنکر بیٹھو اور اسکو حقہ خواہ پانی مین بیہوشی دے کر بیہوش کرو یہ سوچکر اور آگے بڑھکر ایک ٹیلہ تھا اُسپر گیا اور اپنے حقے نکالکر رکھے دو تین گھڑے اُسکے پاس آبخورے رکھدیے ایک ٹھیکرے مین آگ سلگادی فقیری لباس زیب تن کرکے بیٹھ گیا خواجہ حریص جادو کی صورت پر ہشیار اُسطرف آ نکلے کیونکہ شہر کیطرف جانیکا اُسی طرف سے راستہ تھا اس سبب سے خواجہ چلے جب خواجہ وہان قریب اُس ٹیلے کے پہونچے خواجہ نے دیکھا کہ ٹیلے پر ایک فقیر بیٹھا ہوا ہے خواجہ نے دل مین خیال کیا کہ اس فقیر کو بھی بیہوش کرو اور جو کچھ اسکے پاس ہو سب اپنے قبضہ مین کرو کچھ نہ کچھ ضرور ہوگا یہ تجویز کرکے ٹیلے پر آئے اُدھر اُس درویش نقلی نے دیکھا کہ وہ نامہ بر میری طرف آتا ہے دل مین کہا کہ مارا اُدھر جیسے نامہ بر نقلی کی نگاہ درویش نقلی پر پڑی پہلے ہی نگاہ مین اُسنے پہچان لیا کہ یہ فقیر سمک پلطاقی کو آواز دی کہ ای شاہ صاحب واہ کیا خوب کیا عمدہ مقام تجویز کیا یہ دھوکا اور کسی کو دینا ہم ایسے دھوکے مین آنے والے نہین ہین مین نے پہچان لیا یہ کہکر آگے بڑھے سمک گھبرایا کہ کیا کرون معلوم ہوتا ہے اسنے پہچان لیا کہ خواجہ نے یہ خیال کرکے کہ اگر سمک ہوگا تو پہچان لے گا پائین آنکھ کا تل دکھایا سمک کی نگاہ جو آنکھ پر پڑی اور اُسنے تل دیکھا تو اُستاد کو پایا کہا یہ تو مرشد ہین واہ کیا خوب خوب صورت بدل کر آئے ہین یہ نامہ بر کہان مل گیا جو اُسکی صورت بنے یہ تو لشکر مین تھے یہ یہان کہان سے آگئے انکو کیونکر خبر ہوئی اُدھر خواجہ نے قریب آکر کہا کہ سمک اچھے تو رہے یہ کیا کارستانی کی ہے کس کے دھوکا دینے کے لیے یہ جال پھیلایا ہے سمک نے سلام کیا اور کہا کہ اُستاد آپ کہان تشریف لائے بڑا غضب ہوا تھا کہ یہ سب کارروائی مین نے آپ کے اسیر کرنے کے لیے کی تھی آپ نے خوب مجکو پہچانا یہ نامہ بر حریف ہم ہے انکو کہان ملگیا مین تو اسکی تلاش مین تھا بہت دور تک اسکے عقب مین گیا اور مین نے یہ خیال کیا کہ یہ [illegible] ہے اُسکے اسیر کرنے کے لیے یہ تدبیر کی تھی کہ اُسی کی صورت بنکر جاؤن اور عیاری کرون اپنے آقا کو رہا کرون خواجہ نے کہا کہ ای سمک تم یہان کب سے ہو تب سمک نے تمام

قصہ اول سے آخر تک بیان کیا اور کہا کہ مین کئی مرتبہ زندان خانہ کی طرف گیا اس خیال سے کہ اگر بن پڑے تو رہا کرون مگر یکر نہ چلا اسوقت دل جو گھبرایا تو صحرا کیطرف سیر کرنے کو چلا کہ آپکو نامہ بر کی صورت سے مشکل پایا خیال کیا کہ یہ نامہ بر جواب نامہ لیکر آتا ہی اسکو اسیر کرو اس ٹیلہ پر آکر یہ سامان کیا او خدا کی قدرت سے آپ نکلے آپ اپنی کیفیت سے آگاہ فرمائیے کہ یہ مردود آپ کو کہان ملا اور کیونکر آپ کو یہان کے حال سے خبر ہوئی جو آپ اسطرف تشریف لائے تب خواجہ نے اپنا تمام قصہ بحکم صاحبقران برائے رہائی جہانگیر و سیماے مہر جمال روانہ ہونا راہ مین اسیر ہونا ایک ساحر کے پاس اُسکا طرف طلسم کے روانہ کرنا صاحبقران کا رہا کرنا اور بحکم صاحبقران برائے دریافت حال اسلم جانا اسلم کو اسیر کرنا اپنا طرف صاحبقران کے روانہ کرنا راہ مین خیال کرنا کہ جہانگیر و سیماے مہر جمال کو تو رہا کرلو اپنا عیاری کرنا ملک الموت بننا نمرام جادو کا آنا اُس سے گفتگو کرنا اور حریص جادو کا بھی اُس مقام پر پہونچنا حریص کا سب حال بیان کرنا اپنا اُن دونون کے ہمراہ ملک الموت بنے ہوئے طلسم مین جانا وہان جاکر عیاری کرکے سبکو اپنا معتقد کرنا اور جہانگیر و سیما کو رہا کرنا ساتھ ساحرون کو ہمراہ لیکر بیرون طلسم اُن سبکو قتل کرنا جسطور سے کہ تحریر ہوا ہی سب بیان کیا اور یہ بھی کہا کہ مین نامہ بر کی صورت بنکر چلا ہون کہ عیاری کرکے ظلمشاہ وغیرہ کو رہا کرون وہ جواب دکھایا جو کہ اپنی رائے سے تحریر کیا تھا سمک بہت خوش ہوا اور کہا کہ اُستاد مین بھی چلتا ہون خواجہ نے کہا کہ چلو مگر مجھ سے الگ رہنا اور کسی تدبیر سے دربار مین پہونچ جانا مین دربار سے واقف نہین ہون تمھارے ہمراہ ہونے سے واقف ہوجاؤنگا اگر کسی سے دریافت کرونگا تو خرابی ہوگی سمک نے کہا بہت خوب بس سب سامان اُٹھاکر سمک نے الگ رکھا خواجہ کے ہمراہ ہوا صورتیں تبدیل کرکے یہ دونون اُستاد و شاگرد داخل شہر ہوے خواجہ نے شہر کو خوب آباد پایا ہر مقام پر [illegible] رہا ہی خرید و فروخت ہورہی ہی بازارین آراستہ ہین یہ تو ادھر سے طرف دربار کے جاتے ہین وہان دربار آراستہ ہی عنطاق تخت پر بیٹھا ہوا ہی سب سردار حاضر دربار تھے رموز جادو اپنے مقام پر بیٹھا ہوا تھا رموز عنطاق سے کہہ رہا تھا کہ آج کئی دن ہوئے نامہ بر کو گئے ہوئے ابھی تک جواب لیکر نہین آیا نہ معلوم بادشاہ طلسم نے کیا جواب دیا اور اسکو کہان عرصہ ہوا رموز نے کہا کہ جواب یہ نامہ آتا ہوگا بادشاہ نے جواب ندیا ہوگا اس سبب سے عرصہ ہوا ہی

کیونکہ وہ بادشاہ طلسم ہین اُنکو عیش و عشرت سے کب مہلت ہی جو وہ کچھ خیال کرین جب خیال آئیگا تو جواب ملیگا آپ پریشان نہ ہون جواب کے نہ آنے سے کوئی آپکا نقصان نہین ہی نہ کوئی ہرج ہی عنطاق نے کہا کہ یہ تو درست ہی مگر جواب آجائے بین اس کام سے فرصت پاؤن ایسا نہ ہو کہ کوئی بجوگ پڑے اور قیدی رہا ہوجایئن تو بڑی خرابی ہو بڑی وقت سے تو ہاتھ آئے ہین پھر کوشش کرنا پڑے رموز نے کہا کہ آپ اطمینان رکھین اب انکا رہا ہونا محال ہی انکی جبتک زندگی ہی اُس وقت تک جواب نامہ نہین آتا ہی ادھر جواب نامہ آیا خیال فرمایئیے گا کہ انکا رشتہ حیات قطع ہوگیا وہان سے یہی جواب آئیگا کہ قتل کرکے سر روانہ کردو عنطاق نے کہا کہ کہین جواب تو آئے خداوند وہ دن تو لائین یہان یہ گفتگو ہو رہی ہی اُدھر خواجہ سلامت مع سمک کے شہر کی سیر کرتے ہوئے قریب دردولت کے پہونچے سمک نے تو ایک چوبدار کو بیہوش کیا اُسکی صورت بنکر داخل دربار ہوا نام ذخیرہ دربانست کرلیا تھا چوبدارون کی صف مین جاکر کھڑا ہو رہا خواجہ سلامت حریص جادو کی شکل پر داخل دربار ہوئے اُسوقت پہونچے کہ جب نامہ کا ذکر ہو رہا تھا رموز جادو عنطاق سے باتین کرتا جاتا تھا مگر نگاہ اُسکی صحن کیطرف تھی کہ یکایک حریص نقلی کو اُسنے آتے ہوئے دیکھا جیسے اُسکی نگاہ پڑی پلٹ کر عنطاق سے کہا کہ مبارک ہو حریص جادو آگیا دیکھیے وہ آتا ہی عنطاق و کل اہل دربار نے دیکھا کہ حریص نامہ سر سے باندھے ہوئے چلا آتا ہی ایوان مین پہونچکر پہلے عنطاق و رموز کو سلام کیا کرسی مرحمت ہوئی یہ کرسی پر بیٹھا سلام کرکے رموز نے کہا کہ طلسم مین ہو آئے کیا جواب نامہ دیا شنکال جادو نے تم کو اتنا عرصہ کیون ہوا کیا جواب کے ملنے مین تاخیر ہوئی یا تم نے عرصہ کیا حریص نے عرض کیا کہ مین کیون عرصہ کرتا وہان سے جواب ہی دیر مین ملا مین ہی ایسا تھا کہ جواب لیکر آیا کوئی دوسرا ہوتا تو کبھی جواب دستیاب ہی نہ ہوتا برسون پڑا رہتا وہان سنتا کون ہی آجکل وہان جشن ہین اور دعوتین ہوتی ہین طلسم مین بڑے بڑے سامان ہین اول تو طلسم مین جانا ہی نہین ملتا ہی راستے بند ہین لشکر آئے ہوئے پڑے ہین تمام شاہان مرحلہ کی بادشاہ طلسم کے یہان دعوت ہی بڑے سامان ہین مین بڑی کوشش اور سعی سے پہونچا بادشاہ طلسم کے ہاتھ مین نامہ دیا اُسپر دو دن کے بعد جواب ملا وہان ایک دن مین اپنی خوشی سے ٹھہر گیا سبب یہ ہوا کہ اُسدن وہان خداوند عجائب تشریف لائے تھے آسمان پر سے

مین نے کہا کہ مین بھی زیارت سے مشرف ہو جاؤن ایسا وقت پھر نہ ملے گا مین ٹھہر گیا زیارت سے
مشرف ہوا بڑے بڑے کام نکلے میرا قیام کرنا میرے حق مین اور آپ صاحبون کے حق مین بہت بہتر
ہوا لیجیے یہ جواب نامہ ہی یہ کہکر وہی جواب جو اپنی رائے سے لکھا اقتدار مور کے ہاتھ مین دیا زنبور نے وہ
جواب غنطاق کو دیا غنطاق نے دبیر کو دیکر حکم دیا کہ اسکو پڑھو ہم سنین کہ کیا جواب لکھا ہی دبیر نے
لفافہ چاک کرکے اور خط نکالکر پڑھنا شروع کیا پہلے تعریف و توصیف خداوند عجائب نگار تحریر تھی اسکے بعد
القاب آداب جو کہ بادشاہ بادشاہ کو تحریر کرتے ہین ہر لفظ سے بوے محبت و الفت پیدا تھی اسکے بعد
اصل مطلب تھا خلاصہ جسکا یہ ہی کہ ان قیدیونکو یہان بھیجدو ہم خداوند کے پاس روانہ کر دینگے کیونکہ
جب تمہارا نامہ آیا ہی تو خداوند یہان تشریف فرما تھے ہم نے انسے ذکر کیا انھون نے فرمایا کہ جو قیدی
تمہارے پاس ہین انکو اور جنکے بارے مین تم سے غنطاق نے رائے لی ہی انکو غنطاق سے طلب
کرکے میرے پاس آسمان پر بھیجدو مین ان سبکو دوزخ مین ڈالدون تاکہ یہ قصہ پاک ہو بس آپکو لازم ہی
کہ ان قیدیونکو کسی ساحر زبردست و معتبر کی معرفت میرے پاس بھیجدیجیے اگر آپ کے نزدیک مناسب
ہو تو حریص جادو جو کہ نامہ لیکر آئے تھے انھین کے ہاتھ روانہ فرمائیے تو بہتر ہی کیونکہ یہ مرد ہوشیار
اور صاحب اعتبار بھی ہین اور یہان سب انکو دیکھ بھی چکے ہین اور انسے واقف بھی ہین سب حاکمان
سرحد انکو کسی قسم کی دقت نہ ہو گی اگر کوئی دوسرا آئے گا تو اسکو دقت ہو گی جب تک مجکو خبر نہ
ہو گی اور مین اجازت ندونگا اسوقت تک وہ آنے نہ پائے گا بس مناسب ہی کہ انھین کے
ہاتھ روانہ فرمائیے آیندہ آپکو اختیار ہی جب یہ نامہ دبیر نے پڑھا اور جواب نامہ غنطاق نے
سنا تو زنبور و اہل دربار سے کہا کہ اب اس امر مین آپ سبکی کیا رائے ہی جو رائے ہو وہ بیان
فرمائیے زنبور و اہل دربار نے جواب دیا کہ ہم سبکی تو یہ رائے ہی کہ ان قیدیونکو پاس شنکال جادو
بادشاہ طلسم کے انکی طلب کے موافق روانہ کر دیجیے کیونکہ یہ امر بالکل پورے طور سے تسلیم ہی کہ جہ
خداوند سے منحرف ہونگا خون گرے گا وہ زمین کبھی نہ آباد ہو گی اور [illegible] واسطے تباہ و برباد
ہو جائے پھر کوئی [illegible] ضرور یہ آفت نازل ہو گی [illegible] کیا فائدہ کہ ہم ایسا امر سے واقف ہو کر
پھر [illegible] کام کرین اچھا ہو گا [illegible] خواہ طلسم آباد رہے خواہ برباد
ہو [illegible] طلب کر گئے ہین تو پھر

ہمارا کیا نقصان ہے بھیج دینے مین عنطاق نے کہا کہ پھر لیکر کون جائے کون ایسا ہے رموز نے کہا کہ حریص کے ہمراہ روانہ کر دیا جائے کیونکہ وہ تحریر کرتے ہین کہ جو کوئی اور آئیگا اُسکو دقت ہوگی حریص بدون میری اجازت کے چلا آئیگا کیونکہ مین سبکو حکم دے چکا ہون کہ حریص جسوقت آئے اُسکو آنے دینا اور جسکو وہ ہمراہ لائے اُسکو بھی خواہ رات ہو خواہ دن پھر کیا ضرور ہے جو کوئی اور جائے عنطاق نے کہا کہ اچھا حریص سے دریافت کرو اگر وہ راضی ہو تو کل لیکر چلا جائے کیونکہ یہ لوگ یہان بیکار رہین رموز نے حریص کی طرف دیکھکر کہا کہ بادشاہ فرماتے ہین کہ تم قیدیون کو لیکر پھر طلسم کو جاؤ اور شنشکال بادشاہ طلسم کے سپرد کر کے رسید لیکر چلے آؤ حریص نے ہاتھ جوڑکر جواب دیا کہ مجھکو جانے مین کوئی عذر نہین ہے جب حکم ہو جاؤن اگر اجازت ہو تو دو ایک دن دم لے لون کیونکہ تھک گیا ہون اِدھر سے تو سحر کر کے گیا اُدھر سے جو واپس ہوا تو طلسم بھر تو تخت سحر پر سوار آیا جب بیرون طلسم آیا تو تخت پر سے اُتر کر پیدل راہ چلنا شروع کی اس سبب سے تھک گیا ہون کچھ حرارت سی معلوم ہوتی ہے یہ کسل برطرف ہو جائے تو مین پھر جب حکم ہو چلا جاؤن رموز نے عنطاق کیطرف دیکھا عنطاق نے کہا کہ کیا مضائقہ ہے بعد دو دن کے سہی یہ کہکر حریص سے کہا کہ اچھا یہ بیان کرو کہ تم نے وہان جاکر کیا دیکھا حریص نے کہا حضور جب مین حد طلسم پر پہونچا تو مین نے راستہ بند پایا ساحران زبردست بیٹھے ہوئے تھے اُنھون نے روکا مین نے آپ کا نام لیا کہ اُنکا نامہ لے کر بادشاہ طلسم کے پاس آیا ہون اور بہت ضروری نامہ ہے میرا نام حریص جادوگر ہے اُنمین میرا ایک پیر بھائی تھا اُسنے کہا کہ تم ٹھہر جاؤ مین خبر کرتا ہون اُسنے مہربانی کر کے بادشاہ طلسم کو بذریعہ عرضی کے میری خبر کی وہان سے اجازت ملی تب مین داخل طلسم ہوا طلسم مین جو پہونچا دیکھا کہ ہر طرف لشکر اُترے ہوئے ہین خیمے بارگاہین برپا ہین سامان جشن ہے دریافت جو کیا تو معلوم ہوا کہ ان سب کی دعوت ہے اور خداوند بھی تشریف لانے والے ہین خلاصہ یہ کہ مین سیر و تماشہ دیکھتا ہوا قریب ایوان شاہی کے پہونچا وہان کا کیا سامان بیان کرون میری زبان قاصر ہے یہ خیال فرمائیے کہ کارخانہ طلسم کا ہے خلاصہ یہ کہ مین نے اپنے کو بڑی دقت سے اندر دربار کے پہونچایا دربار کو آراستہ پایا بڑی دقت سے مین نے آپکا نامہ خود بادشاہ کے ہاتھ مین دیا مجھکو بھی کرسی ملی بیٹھنے کو مین کرسی پر بیٹھا بادشاہ طلسم نے

نامہ وزیر سے پڑھوا کر سُنا جب نامہ سن چکا مجھکو حکم دیا کہ تم ٹھہرو اسکا جواب سمجھ کر لکھا جائیگا
اپنے وزیر سے حکم دیا کہ انکے قیام کرنیکے لیے مکان دو خلاصہ یہ کہ دو دن کے بعد مجھکو جواب نامہ ملا
رخصتی خلعت دیا گیا مگر مین نے یہ سُنا کہ آج خداوند یہان تشریف لائینگے مین نے خیال کیا کہ انکی
بھی زیارت سے مشرف ہو لون یہ خیال کیکے دل مین مین نے بادشاہ سے عرض کیا کہ اگر اجازت
ہو تو مین آج اور یہان قیام کرون اور آپکی بدولت زیارت خداوندگار کرون شنگال نے جواب
مین فرمایا کہ میرا کیا نقصان ہو پس مین نے قیام کیا کہ آمد خداوند شروع ہوئی خداوند بڑے عزم و شان
سے تشریف لائے ہزارون فرشتے ہمراہ تھے اور جسقدر لوگ یہان خدائی کر گئے ہین مثل لقا وغیرہ
کے سب ہمراہ تھے یہان یعنی دربار شنگال مین بڑا سامان کیا گیا جب خداوند تشریف لائے سب
برائے تعظیم کھڑے ہوئے ہر ایک نے قدمونکو بوسہ دیا ہاتھ آنکھون سے لگائے خداوند بہت خوبصورت
تھے ایسا نور و جمال رُخ سے عیان تھا کہ نگاہ نہین کام کر سکتی تھی کسی نے نگاہ بھر کے نہ دیکھا یہ طاقت
تھی کہ کوئی خداوند کو دیکھ سکے بہ این سبب کوئی یہ نہین بیان کر سکتا ہو کہ خداوند کی شکل
کیسی تھی اور کیا زیب تن فرمائے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ ایک بقعہ نور ہو یا آفتاب نکلا ہوا ہو
خداوند تخت پر جلوہ فرما ہوئے پہلے شنگال سے ہمکلام ہوئے شنگال نے نذر دی اسکی
نذر قبول کرکے مکر اسکی زیادہ فرمایا پھر تو نذرین گذرنے لگین خداوند ہر ایک پر شفقت و مہربانی
فرمانے لگے یہانتک کہ سب اہل دربار ادنٰی و اعلٰی کی سبکی نذرین قبول کین جو جسکے لائق دیکھا
ویسا کیا میری بھی نوبت آئی مین نے بھی قدمبوسی حاصل کی مجھکو ملاحظہ فرماکر اپنے نائب
مالک الموت قدرت سے فرمایا کہ اس سے دریافت کرو کہ یہ یہان کہان یہ نور ہنے والا عنطاقیہ
کا ہو عنطاق کجکلاہ کا ملازم ہو اہل عنطاقیہ ہمارے بڑے مقبول بندے ہین خصوصاً
عنطاق و اسکے کل عسکر و ملازم ہم اُن لوگون کے سے بہت خوش ہین خوب ہماری عبادت
کرتے ہین خصوصاً آجکل تو وہ کام عنطاق نے کیا ہو کہ جس سے ہم زیادہ تر خوش ہوئے
عنطاق نے اُس شخص کو اسیر کیا ہو جو کہ حمزہ کی جان و روح ہو یعنی عملشاہ کو یہ وہ جوان ہو
جسکو ہم نے اپنی قدرت سے وہ قوت و طاقت مرحمت فرمائی تھی کہ حمزہ کو بھی نہ دی تھی سات
برس کے سن مین ہم نے عملشاہ کے ہاتھ سے فیل مست کو قتل کرایا رستم خطاب ملا ہمارے

بندے قوی ہیکل و زریل ایسے زبردست و دیو خصلت تھے انکو اسی جوان نے اٹھا کر خندق مین ڈالدیا
بلکہ وہ تنہا جاکر فرنگستان کو فتح کیا بڑے بڑے معرکہ اسنے سر کیے حمزہ سے جو زیر کرا دیا تو صرف
اس غرض سے کہ حمزہ نائب تھا دوسرے اسنے جو اپنے مین یہ زور و طاقت پائی تو غرور کیا کہ
مجھکو کوئی زیر نہین کر سکتا ہی یہ جو غرور کیا مین نے اسکی باپ سے اسی کو مغلوب کرا دیا وہ حمزہ سے
زیر ہو گیا غنطاق نے علمشاہ کو اسیر کیا ہم بہت خوش ہوئے ہین معلوم ہوا کہ یہ ہمارے
خاص بندے ہین ہم انکی بڑی عمرین کرونگا حضور یہ جو خداوند نے فرمایا مین نے تمام حال وہان
جانے کا خدمت خداوند مین عرض کیا اور حال اسیری علمشاہ و کیفیت نامہ یہ واقعہ سنکے فرمایا
بہت خوش ہوئے میرے سامنے شنکال سے فرمایا کہ جو خدا پرست تمھارے پاس اسیر
ہین انکو اور ان قیدیونکو جنکو غنطاق نے اسیر کیا ہی غنطاق سے طلب کرکے انکو بھی مع
ان قیدیون کے جو کہ تمھارے پاس ہین ہمارے پاس روانہ کردینا کہ ہم دوزخ مین ڈالدین شنکال
نے عرض کیا تھا کہ بہت خوب مین نے پہلے ہی بدون آپ کے حکم کے طلب کرلیا ہی یہی جواب
نامہ لکھا ہی خداوند نے یہ سنکے مجھ سے فرمایا کہ ہم غنطاق وغیرہ سے بہت خوش ہوئے ہین
ہم انکی عمرین زیادہ کردینگے اور بہت تعریف فرمائی مجھ سے فرمایا کہ مین تم سے بہت خوش
ہوا ہون مین تمھاری عمر زیادہ کیے دیتا ہون اور علاوہ اسکے دو صفتین اور تجھ مین ہو گئی
ہین مین نے زیادہ کردی ہین ایک تو تمام علم موسیقی کے فن تجھکو ہم نے دیے اور ایک یہ صفت
تجھ مین پیدا کی کہ تو شراب بھی پلایا کر اسطور سے کہ جام شراب سر پر بھر کے رکھ لے اور گت ناچتا
جا شراب نہ گرے گی یہ ہم نے اس سبب سے دونون صفتین تجھ مین پیدا کین کہ بادشاہ و
رئیس تیری قدر کرین اور تیری زندگی راحت سے بسر ہو کیونکہ دنیا مین بدون کسی سبب
کے راحت نہین ملتی ہی لہذا مین نے تجھ مین یہ دونون صفتین پیدا کین اگر تجھکو یقین
نہ ہو تو امتحان کرلے حضور مین نے قصد گانے کا کیا تو جسقدر راگ و رنگ ہین سب مین نے
اپنے مین پائے اب جو گایا بڑے بڑے ڈھاری و گویئے جو کہ اسوقت وہان موجود تھے سب
کان پکڑنے لگے مین خوب خوب گایا ایسا گایا کہ جسقدر دیو و پری تھے آکر جمع ہو گئے وہ لحن مجھکو عنایت
فرمایا خداوند نے کہ کسی کو نہین عنایت کیا ہی اسوقت سے مجھکو انعام ملا جب ایک امر

میں نے اپنے میں پایا تو برائے امتحان میں نے ساقی گری بھی کی جام سر پر رکھ کر گستنا ناچی
شنگال کو جام دیا اسطور سے سب اہل دربار کو شراب پلائی ایک قطرہ بھی نہ گرا آپ لوگونکی
بدولت یہ شرف مجکو حاصل ہوا کہ زیارت خداوند سے مشرف ہوا خداوند نے یہ اوصاف
مجھ میں پیدا کیے مین تو ضرور جاؤنگا اسواسطے کہ وہان جاکر یہ اوصاف مجکو حاصل ہوئے
وہان اکثر خداوند تشریف لاتے ہین شاید پھر زیارت نصیب ہو اور کوئی چیز مجکو عنایت فرمائیں
یہ تقریر جو حریص نقلی نے کی سب خاموش سنا کیے کسی نے جواب نہ دیا جب وہ اپنی تقریر
ختم کر چکا اسوقت رموز نے کہا کہ اے حریص جادو یہ جو کچھ تم نے بیان کیا بہت ٹھیک ہے اور
ہم کو یقین آگیا مگر یہ امر ہمین یقین آتا ہے کہ تم کو تمام علم موسیقی آگئے ہین اور یہ صنعت تم مین پیدا
ہوئی ہے کہ جام شراب سر پر بھر کر رکھو اور گستنا ناچو شراب نہ گرے جب تک ہم دیکھ نہ لین
حریص جادو نے کہا کہ مین خود عرض کرنے والا تھا اور مین خود یہ ہنر عطیہ خداوند آپ لوگونکو
دکھاتا آج تو میری طبیعت کسل مند ہے کچھ بخار کی سی حرارت معلوم ہوتی ہے ہان کل ضرور آپ
لوگ میرا امتحان کرین صرف اسوقت کچھ گانا سناتا ہون راوی بیان کرتا ہے خواجہ نے
کل کا جو وعدہ کیا تو صرف اس خیال سے کہ حریص کے مکان پر چلو اور جو کچھ اسکے گھر مین مال
دولت ہو سب پر قبضہ کرلو اسکے بعد پھر یہان عیاری کرو ایسا نہ ہو عیاری کھل جائے تو
خرابی ہو کیونکہ سحر و ساحری کا یہان بھی صرفہ ہے رموز نے کوئی بندوبست کیا ہو یہ دل مین
خیال کرکے دوسرے دن کا اقرار کیا تھا مگر یہ فکر کر رہے تھے کہ حریص کے مکان پر کیونکر
جاؤن کیونکہ اسکا مکان تو معلوم نہین ہے اگر کسی سے دریافت کرونگا تو لوگ یہ خیال کرینگے
تو اور بھی عجیب بات ہے اپنا مکان بھول گئے کیا واردات ہے یقین ہے کہ لوگ شک کرین
اور یہ راز بھی افشا ہو جائے اس سے بہتر ہے کہ کوئی تدبیر کرو باتین کرتے جاتے تھے اور فکر
کرتے جاتے تھے فوراً خیال مین آگیا تو اپنے کو بیمار ڈال اور ایسا کہ تو اٹھ نہ سکے بس لوگ
گھر پہونچا دینگے سوائے اس تدبیر کے دوسری تدبیر اور کوئی نہین ہے حریص نقلی نے یہی امر
سوچکر کہا تھا کہ مجکو بخار کی حرارت معلوم ہوتی ہے جب یہ حریص نے کہا کہ کل گانا سناونگا
شراب پلاؤنگا آج معاف فرمائیے اسوقت صرف کچھ گانا سناتا ہون یہ کہکر حریص نے

لگا شروع کیا ساز ملائے گئے یہ غزل شروع کی غزل	
حسن انسان مین جب آیا تو حیا بھی آئی	ناز و انداز جب آیا تو ادا بھی آئی
شمع محفل مین جب آئی تو ہوا بھی آئی	روح قالب مین جب آئی تو قضا بھی آئی
یون تو ہر روز لڑاتے تھے لب بام آنکھین	آج پہلو مین جو آئے تو حیا بھی آئی
ہائے کسوقت مین ہوتی ہین مرادین حاصل	یار بالین پہ جب آیا تو قضا بھی آئی
شیشۂ دلکو مرے آپنے توڑا تو سہی	یہ تو فرمایئے کانون مین صدا بھی آئی

یہ غزل حریص لقلی نے اسطور سے گائی کہ سبکو حیرت ہوئی ایک سکتہ کا عالم ہوگیا تمام دربار متحیر ہوکر رہ گیا ہر در و دیوار سے صدائے آفرین و تحسین آرہی تھی سب کا یہ عالم تھا کہ ایک محویت طاری تھی سناٹا ہوگیا بڑے عرصہ تک اہل دربار اپنے آپے مین نرہے بڑی دیر تک رنگ بندھا رہا جب وہ حالت برطرف ہوئی سب اپنے اپنے حواس مین آئے دیکھا کہ حریص سامنے بیٹھا ہوا جھوم رہا ہے اسطور سے کہ جیسے سر پر کوئی آتا ہے دونون آنکھین لال ہو رہی ہین خون کی بوٹیان معلوم ہوتی ہین چہرہ سرخ ہو رہا ہے کچھ عجب رنگ ہے رموز و عنطاق نے جو یہ حال حریص کا دیکھا خیال کیا دل مین کہ معلوم ہوتا ہے گایا جو ہے تو اپنے گانے سے خود محو ہوگیا ہے اُسی سبب سے یہ حال ہے سب تعریفین کرنے لگے ہر ایک اپنے مقام پر کہہ رہا ہے کہ واقعی خوب ہنر ہاتھ آیا یہ برکت ہے خداوند کے زیارت کی بڑا خوش نصیب ہے قبل اسکے ایک حرف بھی گانے کی قسم سے نہین جانتا تھا کہ راگ کسے کہتے ہین اور راگنی کس چیز کا نام ہے یا دفعتاً یہ کمال حاصل ہوگیا جو کچھ اسنے کہا سب سچ ہے بڑے عرصہ تک ہر ایک یہی کہے گیا اور حریص کو دیکھا کیا جب دیر ہوئی اور حریص کی حالت خراب ہونے لگی اُسوقت رموز نے آواز دی کہ ای حریص اپنے آپ مین آؤ یہ کیا تمھاری حالت ہے لاکھوں لاکھ پکارا مگر حریص کی وہ حالت برطرف نہ ہوئی بلکہ ترقی ہوگئی اتنا تو یہ ہوا کہ سر کے بال نوچنے لگا کپڑے پھاڑنے لگا سرسام کی سی نوبت ہوگئی اُسوقت عنطاق نے رموز سے کہا کہ ذرا اسکی خبر تو لو کہ اسکو ہو کیا گیا ہے ابھی تو یہ اچھا تھا گاتے ہی یہ حالت ہوگئی رموز جادو خود اُٹھکر حریص کے پاس آیا اتنے مین ہر ایک حریص کی عزت کرتا ہے اس خیال سے کہ اسنے خداوند کی زیارت کی ہے اُنکی خدمت سے مشرف ہوا ہے اُنھون نے یہ کمال اسکو مرحمت فرمایا ہے

اسکی عزت وآبرو کرنا باعث افتخار و برکت ہی بس رموز نے برابر آکر جو ہاتھ پکڑا تو ہاتھ مین اسقدر
گرمی محسوس ہوئی کہ یہ معلوم ہوا کہ آگ مین ہاتھ پڑ گیا فوراً اُٹھا لیا دور سے لو نکل رہی تھی اس
شدت سے بخار آگیا تھا اسی سبب سے سرسامی حالت ہوگئی تھی یہ واقعہ دیکھ کر رموز نے
عنطاق کی طرف دیکھ کر کہا کہ ہم کو اور آپکو یہ خیال تھا کہ حریص شوقیہ گا رہا ہی اپنے گانے سے
آپ محو ہو گیا ہی اس سبب سے جھوم رہا ہی اصل مین یہ امر [illegible] بہت شدت سے
بخار آگیا ہی اُسکی شدت سے سرسامی حالت ہی یہ اپنے آپ [illegible] جسکو بخار
کی حرارت معلوم ہوتی ہی ایک تو کسل راہ دوسرے یہان [illegible]
پالکی مین سوار کرکے اسکے گھر روانہ کرنا چاہیے عنطاق نے کہا کہ [illegible] کرکے
ہمین دکھا دو تاکہ وہ نسخہ لکھ دین اُسکا استعمال کیا جائے رموز نے [illegible]
جائے گا اسکے عزیز و اقارب خود بندوبست کر لینگے ہم کو کیا غرض [illegible] کو طلب کرین [illegible]
معلوم حکیم کیا نسخہ لکھین کیا نہ لکھین کچھ نقصان ہو تو اسکے عزیز [illegible] الزام [illegible]
کام ذرا ملاحظہ فرمائیے کہ یہانتک بخار کی گرمی ہی [illegible] ہوتا ہی یہ معلوم ہوتا ہی
کہ آگ روشن ہی عنطاق نے کہا کہ پھر جلدی روانہ کر دو ایسا نہ ہو کہ ہلاک ہو جائے وہان جائے
تو کچھ تدارک ہو یہ سُنکے اُسیوقت رموز نے پالکی طلب کرکے حریص نقلی کو اسمین بارقت
تمام ڈالکر اُسکے مکانپر روانہ کیا یہان اُسکے ملازم و لڑکے بالے اُسکا انتظار کر رہے تھے کہ بابا
جان نامہ لے کر گئے تھے تشریف لائین دربار مین ہین جب دربار برخاست ہوگا تو آئینگے سب
انتظار کر رہے تھے کسی نے کھانا نہ کھایا تھا کیونکہ حریص کے آنے کی خبر تمام شہر مین پھیل
گئی تھی جب رموز نے حریص کو سوار کرکے اُسکے مکان کیطرف روانہ کیا تھا تو ایک چوبدار بھی
ہمراہ کر دیا تھا اتفاق سے وہ چوبدار جو کہ ہمراہ گیا تھا سمک بلطاقی تھا کیونکہ گذارش کر چکا
ہون کہ سمک چوبدار کی صورت بنے ہوئے کھڑے تھے دل مین کہہ رہے تھے کہ اُستاد نے کیا
خوب رنگ جمایا ہی یہ ہمراہ پالکی کے چلے آتے ہین رموز نے چوبدار سے کہہ دیا تھا کہ تم پالکی پہنچا آؤ
جب تک یہ اچھے نہ ہو لین نہ آنا صرف کہہ جانا کہ کیا حالت ہی ہر روز کی خبر دونون وقت خیریت
کہہ جانا بس وہ پالکی مکانپر حریص کے آئی لڑکے اسکے باہر کھڑے ہوئے انتظار کر رہے تھے

راہ کی طرف نگاہ تھی کہ سامنے سے پالکی نظر آئی کہاروں نے دروازے پر لاکر رکھی لڑکوں نے پوچھا کہ یہ پالکی کہاں سے آئی ہے چونکہ کہار واقف تھے کہ یہ دونوں لڑکے حریص کے ہیں انھوں نے کہا کہ یہ آپ کے والد آئے ہیں ابھی جواب نامہ لیکر طلسم سے تشریف لائے چونکہ راہ کے تھکے ہوئے تھے بہ سبب کسل راہ کے بخار آگیا دربار میں بیٹھے ہوئے تھے کہ بخار کی شدت ہوئی بادشاہ نے سوار کرکے بھیجدیا تاکہ آپ لوگ تدارک کریں اب جو انھوں نے پالکی میں دیکھا تو اپنے باپ کو بخار کی شدت سے بیہوش پایا چوبدار نے ان لڑکوں سے کہا کہ اب انکو اتار کر اندر لیجایئے جلد تدارک فرمایئے بادشاہ نے فرمایا ہے کہ جو کچھ صرف ہو وہ ہمارے خزانے سے منگالو ہم صرف کرینگے کیونکہ ہمارے کام کو گئے تھے اس سبب سے انکو بخار آیا ہے اور مجھکو حکم دیا ہے کہ جو وہ طلب کریں خزانے سے انکو لاکر دیدینا اور مجھکو مقرر کیا ہے کہ جب تک حریص اچھے نہ ہولیں تم وہیں مقیم رہنا صرف ہم کو دونوں وقت خیر خیریت پہونچا دیا کرنا ان لڑکوں نے کہا کہ ہم انکی عنایتوں کا کہانتک شکریہ ادا کریں اول تو سب کچھ خداوند کا دیا ہوا ہمارے پاس ہے ہاں اگر ضرورت ہوگی تو منگالینگے یہاں جو کچھ ہے یہ بھی سب انھیں کا ہے انھیں کے یہاں سے والد نے پیدا کیا ہے خداوند انکی سلامت ہم سب کے سر پر رکھے کہ وہ اپنے ملازموں کو مثل اپنی اولاد کے سمجھتے ہیں یہ کہکر وہ قریب پالکی آئے اب جو دیکھا تو اپنے باپ کو بخار کی شدت سے بیہوش پالکی میں پڑا ہوا پایا بدقت تمام دونوں ملکر اور اتار کر اندر مکان کے لائے اندر جو آئے سب نے جو یہ حالت دیکھی تو سب پریشان ہوگئے دریافت کیا کہ یہ کیا حالت ہے انھوں نے کہا کہ پہلے پلنگ وغیرہ درست کرو ہم انکو لٹالیں تو بیان کریں پلنگ وغیرہ درست کیا ایک بھائی تو لٹاکر باہر آیا کہاروں کو انعام وغیرہ دیکر رخصت کیا چوبدار کے قیام کرنے کے لیے کمرہ خالی کرایا سب سامان کردیا خدمتگار کو بہ تاکید تمام حکم دیا کہ انکو کسی امر کی تکلیف نہ ہونے پائے اور خود یہ سب بندوبست کرکے اندر آیا اب کیسا کھانا اور کیسا پینا ایک تلاطم مچ گیا لینے کے دینے پڑگئے ادھر دوسرے نے سب حال زوجہ حریص اور دیگر لوگوں سے بیان کیا کہ بخار شدت سے آگیا ہے سرسامی حالت ہے جب بھائی باہر سے سب بندوبست کرکے آیا تو اس سے کہا کہ اے بھائی یا تو تم حکیم صاحب کے لینے کو جاؤ میں یہاں ٹھہروں یا تم ٹھہرو میں جاؤں تاکہ حکیم صاحب آکر کچھ بندوبست کریں انھ

لکھین دوا پلائی جاتی یا جو وہ تدارک بتائین وہ کیا جائے بخار شدت سے ہے ایسا بخار ہے کہ اگر
چنے ڈالدو تو وہ بریان ہو جائین اُسنے جوابدیا کہ تم یہان ٹھہرو مین ابھی حکیم صاحب کو لاتا ہون
یہ کہکر فوراً کپڑے پہن کر حکیم صاحب کے مکانپر آیا اُنسے سب حال بیان کیا وہ ہمراہ آئے نبض
دیکھی کہا کہ کوئی مقام ترددّ نہین نسخہ پینے کا لکھا پاشوبہ تجویز کیا سر پر صندل و کیوڑے وغیرہ
کے پھاہے قلب پر لگانے کو بتائے کہا پنڈلیان کس کر باندھو تلوے سہلاؤ یہ سب تدبیرین
بتا کر اپنے فیس لیکر حکیم صاحب تو اپنے مکانپر آئے کہہ آئے تھے کہ اگر ان تدبیرون سے بخار کم
نہو تو مجھکو اطلاع دینا اور تدبیر کرونگا اول تو یہی تدارک کافی ہوگا اگر ہوشیار ہو کر پیاس کی
شکایت کرین تو عرق گاؤزبان و بید سادہ و نیلوفر و بید مشک و کیوڑہ دینا مگر تھوڑا تھوڑا جب
حکیم صاحب یہ تدبیرین بتا کر چلے گئے نسخہ بندھ کر آیا پاشوبہ جوش دیا جانے لگا پنڈلیان کس کر
باندھی گئین تلوے سہلائے جانے لگے کہاری نے اور خاکسی ملی جانے لگی یہان تک کہ
پاشوبہ تیار ہو کر آیا پاشوبہ ہو گیا گیا سارا مگر تلے اوپر ہو گیا چند عزیز قریب یہ خبر پا کر آئے قریب
سہ پہر حریص جادو نے آنکھ کھولی وسرسامی حالت ہر طرف ہوئی بخار ابھی تک اُسی شدت
سے ہے آنکھ جو کھولی تو اپنے گرد زن و مرد کا مجمع پایا اب حیران ہوئے کہ کسکو پکارون نام تک
سے تو آگاہ نہین ہون نہ معلوم یہ مرد کون ہین اُسکے اور عورت کون ہین خواجہ یہ خیال دل مین
پڑے ہوئے کر رہے تھے اور پریشان تھے کہ حریص کے چھوٹے لڑکے نے جو یہ دیکھا کہ آنکھ کھولی
ہے حیران حیران ہر طرف والد دیکھ رہے ہین قریب تو بیٹھا تھا کہا کہ کیون باباجان مزاج کیسا
ہے حریص نقلی نے کچھ جواب تو نہ دیا مگر اشارہ کیا اسکی سمجھ مین نہ آیا اسنے پوچھا پھر اشارہ
کیا جب سمجھ مین نہ آیا تو اسنے اپنے بڑے بھائی کو پکارا اور کہا کہ بھائی اِدھر آؤ والد نے آنکھ
کھولی ہے کچھ اشارہ سے کہتے ہین میری سمجھ مین نہین آتا ہے یہ سُنکے وہ دوڑ کر آیا اب خواجہ نے
اُسکو بھی دیکھا اور پہچانا کہ یہ دونون لڑکے ہین حریص کے ایک بڑا ہے اور وہ جو یہان بیٹھا ہوا
تھا چھوٹا ہے اُسنے بھی آکر پوچھا کہ کیون اباجان مزاج کیسا ہے اس سے بھی اشارہ کیا اسکی بھی
سمجھ مین نہ آیا اب اسنے مان کو پکارا وہ بھی آئی خلاصہ یہ کہ جسقدر عزیز اُسوقت وہان
موجود تھے سب قریب آئے خواجہ نے پہچان لیا کہ یہ حریص کی جورو ہے یہ لڑکے ہین یہ بھائی

ہے یہ بھاوج ہے یہ بھتیجا ہے یہ بھانجہ ہے یہ بہن یہ نوکر چاکر ہین مغلانی پیشخدمت یہ ماما ہے جب بخوبی سبکی پہچان اور شناخت ہوگئی ہر ایک کے نام سے بھی آگاہ ہوگئے مگر اُسی طور سے خاموش پڑے ہوئے ہین سب کچھ سُن رہے ہین اور دیکھ رہے ہین بخار کی وہی حالت ہے مگر سرسام کی جو کیفیت تھی وہ برطرف ہوگئی ہے پڑے پڑے تمام گھر کے اسباب کو جانچ لیا یہ بھی معلوم کرلیا کہ فلان کوٹھری اور فلان مقام پر مال و دولت رکھا ہوا ہے کپڑا لتا گہنا پاتا بھی جب سب کچھو خیال کرلیا پھر اشارہ کیا کوئی نہ سمجھا کہ اتنے مین بڑا لڑکا حریص کا دوا بناکر لایا کئی آدمیون نے بغلون مین ہاتھ دے کر اُٹھا کر بٹھایا دوا پلائی پھر لٹا دیا خلاصہ یہ کہ خواجہ کئی دن تک پڑے رہے اور خوب خدمت لیا کیے یہانتک کہ وہ بخار بالکل دفع ہوگیا جو جو مہمان آئے تھے سب رخصت ہوکر گئے اُس چوبدار کا یہ طریقہ تھا کہ وہ دونون وقت جاکر رموز وعنطاق سے کیفیت کہہ آتا تھا اس دو چار دن کے عرصہ مین سب سے واقف بھی ہوگئے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ جواہرات فلان مقام پر ہے اسقدر نقد روپیہ ہے اب اُٹھنے لگے اپنے پاؤن سے پیشاب وغیرہ کو جانے لگے ذرا باہر بھی آتے ہین جب سب مہمان چلے گئے اب انکمین طاقت بھی آگئی لڑکون سے کہا کہ کل ہم دربار مین بادشاہ کے جائینگے کیونکہ ہم نے کئی دن سے نہ بادشاہ کو دیکھا نہ رموز جادو کو اُنکی عنایتون کا شکریہ کہانتک ادا کرین کہ جسدن مین بیمار ہوکر آیا اُسدن سے ایک چوبدار مقرر کردیا کہ وہ خبر پہونچایا کرے پھر جب مین اس قابل ہون اُٹھنے بیٹھنے لگون تو کیون نہ جاؤن اُنھون نے جواب دیا کہ آپکو اختیار ہے ہم منع بھی نہین کرسکتے مگر اسقدر ضرور عرض کرینگے کہ ابھی آپ مین اسقدر قوت نہین آئی ہے کہ آپ گھڑی دو گھڑی ایک لحظہ بیٹھ سکین ایسا نہ ہو کہ پھر مرض عود کر آئے جواب دیا کہ نہین مجھ مین بخوبی طاقت آگئی ہے تم خوف نہ کرو اُنھون نے جواب دیا کہ بہت خوب آپکو اختیار ہے یہ کہکر خاموش ہو رہے اور اپنے اپنے مقام پر چلے آئے حریص نقلی نے درباری کپڑے درست کرائے سواری کا حکم دیا کہ کل صبح کو پالکی حاضر کی جائے یہ بندوبست کرکے خاموش ہوکر بیٹھ رہے یہان تک کہ رات ہوگئی سب کھا پیکر سو رہے خواجہ اپنے پلنگ پر پڑے پڑے جاگا کیے براے احتیاط کچھ بیہوشی بھی ایسی خفیف اُڑائی کہ

جسکے سبب سے تمام گھر کا گھر بیہوش ہوگیا اگر اسطور سے کہ صبح ہونے ہوتے سب کو خود بخود ہوش
آجائے جب خواجہ کو یقین ہوگیا کہ سب بیہوش ہوگئے خواجہ اُٹھے جو اسباب ادہر پڑا ہوا اُٹھائی
ہر وقت کے مصرف مین رہتا تھا اُسکو تو نہ لیا باقی تمام صندوقونکو کھولکر تمام روپیہ اشرفی جواہر
زر و زیور پارچہ وغیرہ ظروف نقرئی و طلائی جو کچھ ما بہ بساط حریص کا تھا اُسنے اپنی عمر گنوا کر جمع
کیا تھا سب اُٹھا کر نذر زنبیل کیا صندوقون مین کنکر پتھر پرانی جوتیان پھٹی ہوئی بھردین کہ بھاری
معلوم ہون اُسی طور سے قفل لگا کر سبکو بند کر دیا اپنے پلنگ پر آکر لیٹ رہے یہ سوچ لیا کہ
اب جو یہانسے صبح کو جائینگے تو پھر نہین آئینگے اے خواجہ یہ مال و اسباب جو کہ باہر پڑا ہوا ہے رہا
جاتا ہے اسکو کیونکر لیون اگر لیتا ہون تو راز افشا ہوتا ہے بنا بنایا کام بگڑتا ہے نہین لیتا ہون
تو دل نہین مانتا ہے کیا کرون آخر کو یہی راے دل نے دی کہ نہ لو اس سے زیادہ اور کسی مقام پر
ہل جائے گا بس خواجہ نے صبر کیا اُس مال کو اُسپر بھی قریب چار پانچ لاکھ کے سب نقد و
جنس خواجہ نے پائی پلنگ پر لیٹ کر سوچنے لگے کہ کل کیا عیاری کرون یہانتک تو پہونچ
گیا تین سو ساٹھ پکڑ دست بستہ حاضر ہوئے ایک کو تجویز کیا کہ ساقی گری کرکے سب کو
بیہوش کرو یہ تو تم ظاہر کر چکے ہو کہ مجھ مین خداوند نے یہ کمال پیدا کیا ہے کہ مین شراب اس
سے پلاتا ہون بس اُسی شراب مین بیہوشی ملا کر بیہوش کرو جب سب اہل دربار بیہوش
ہو جائین سمکاست جو وہان موجود ہے رموز و عنطاق کو نذر زنبیل کرو اور خود عنطاق بنو اور
سمکاست کو رموز بناؤ تخت پر بیٹھ کر سبکو ہوشیار کرو اور قیدیونکو طلب کرکے سبکو رہا کرو
آہو چشم رہا ہو کر ساحرونسے سمجھ لینگی علمشاہ وغیرہ سردارون و پہلوانون سے تم عنطاق
و رموز کو بھی زنبیل سے نکالکر ہوشیار کر لینا اور خود پوشیدہ ہو جانا بس اسی تدبیر اور
[illegible] سے یہ ملک اسلام آباد ہوگا رموز کو آہو چشم ایک چشم زدن مین قتل کر ڈالینگی
رموز قتل ہوا پھر عنطاق مقابلہ نہ کرے گا اطاعت کرلے گا خواجہ پلنگ پر پڑے
ہوئے یہی سوچا کیے کہ صبح ہوگئی سب اُٹھے اپنے کاروبار مین مصروف ہوئے اُدھر
عنطاق [illegible] دربار آراستہ کیا سب اہل دربار حاضر ہوئے دربار کا ڈنکا ہوا یہانسے
[illegible] سوار ہو کر طرف دربار کے خوشی خوشی چلے وہ چوبدار بھی ہمراہ تھا کہ انکی بھی

ہو رہا ہے وہاں پہونچی یہ آخر کو دربار میں آئے رموز و عنطاق کو مجرا کیا وہ دونوں دیکھ کر خوش
ہوئے حریص جا کر بیٹھا اُسسے دریافت کیا کہ بتاؤ تمھارا مزاج کیسا ہی اب تو بخار نہیں آتا ہی ضعف
کی کیا حالت ہی حریص کرسی پر سامنے بیٹھا ہوا ہی عرض کیا کہ آپ کی عنایت و فضل خداوند سے
بخار نہیں آتا ہی صرف ضعف کی شکایت ہی نہ کسی اور مرض کی اب تو بخوبی اچھا ہون غذا بھی بخوبی
ہوتی ہی بہت سخت یہ علالت اُٹھائی رموز نے کہا کہ مین کیا بیان کرون جو اُسدن تمھاری
حالت تھی مجھکو تو یقین زندگی کا نہ تھا خداوند نے اپنا فضل کیا حریص نے جواب دیا کہ یہ
امر یقینی ہی آپ اطمینان رکھیں خداوند میری عمر زیادہ کر چکے ہین مجھکو مرنے سے بیخوف کردیا
ہی اسی سے تو مجھکو اطمینان ہی کہ مین مرونگا نہیں رموز نے کہا کہ خیر اسوقت وہ خوشی ہوئی
ہی کہ کبھی ایسی خوشی نہین ہوئی تھی اب یہ بتاؤ کہ کب قید لیکر خدا پرستوں کی شنکال کیجدن
مین جاؤگے حریص نے کہا کہ دو ایک روز اور ٹھہر جائیے تاکہ جو کچھ کسر باقی ہو وہ بھی جاتی
رہے رموز نے کہا کہ اچھا جب سب اہل دربار جمع ہوگئے دربار آراستہ ہوگیا اُسوقت
حریص نے عنطاق و رموز کی طرف دیکھ کر کہا کہ میرا جی چاہتا ہی کہ آج اس خوشی مین اپنا
گانا آپ کو سناؤن اور وہ کمال دکھاؤن جو کہ خداوند نے مجھکو مرحمت فرمائے ہیں اسی خوشی
مین آپ سب صاحبون کو شراب بھی پلاؤن اور خود بھی پیون کیونکہ جسدن سے بیمار ہوا ہون
ایک قطرہ بھی نہین پیا ہی اسوقت بہت جی چاہتا ہی آپ کی بدولت مین بھی پی لونگا
رموز و عنطاق نے جواب دیا کہ ابھی تم علالت سے اُٹھے ہو تم مین اسقدر طاقت کہان
ہوگی کہ گاؤ اور شراب پلاؤ کیونکہ یہ کام طاقت کا ہی ایسا نہ ہو کہ بسبب محنت و
مشقت کے پھر علیل ہو جاؤ تو خرابی ہو حریص نے کہا کہ آپ اطمینان رکھیں مجھ مین بخوبی
طاقت آگئی اور میرا اسوقت جی بھی چاہتا ہی جب یہ کہا تو عنطاق و رموز نے کہا کہ تم کو
اختیار ہی یہ سُننا تھا کہ حریص نے عرض کیا کہ حکم فرمائیے کہ سازندے ساز لے کر حاضر ہون
عنطاق نے حکم دیا سازندے ساز لے کر آئے ساز بجائے جب ساز مل چکے اُسوقت
حریص نے عرض کیا کہ ایک امر کا اور [illegible] ہون وہ بھی پورا فرمائیے عنطاق نے
کہا کہ بیان کرو کہا کہ [illegible] مین جاکر اپنے طریقہ [illegible]

کی کشتیاں لگا کر لاؤں جسطور سے مجکو تعلیم کیا گیا ہے عنطاق نے جواب دیا کہ تم کو اجازت کی کیا ضرورت ہے تم کو کوئی منع نہیں کرتا ہے یہاں تمہارا جی چاہے جاؤ جسطرح تمہارا جی چاہے کشتیاں تیار کر کے لاؤ بس یہ حکم پاکر حریص نقلی میخانہ میں آئے شراب کی خم اُلٹ پلٹ کرنے شروع کی چالاکی کر کے نمک سرکاری بخوبی ملایا وہ بیہوشی ملائی جو کہ قاتل تھی کہ اگر ایک قطرہ حلق سے اُتر جائے تو فوراً انسان بیہوش ہو جائے بس اُلٹ پلٹ کر کے اور نمک سرکاری ملانے کے بعد بوتلوں و صراحیوں میں شراب بھری اُنکے منھ لال شالبافی سے باندھے اُنپر لچکا لپیٹا کئی سو کشتیاں بڑے سامان سے درست کر کے اُنپر تورے پوش کارچوبی ڈالکر مزدوروں کے سروں پر رکھ کر آگے آگے روشن چوکی بجتی ہوئی اس سامان سے شراب کو شراب خانہ سے لیکر حریص جادو چلا اور دربار میں آیا جس نے یہ سامان اور طریقہ دیکھا ہر ایک تعریف کرنے لگا کہ ہم نے آجتک اس سلیقہ سے اور سامان سے شراب جاتی ہوئی نہیں دیکھی یہانتک کہ داخل دربار ہوا مع کل کشتیوں کے اہل دربار نے جو یہ سامان اور طریقہ و سلیقہ دیکھا ہر ایک دنگ ہو گیا اور تعریف کرنے لگا خصوصاً رموز و عنطاق تو بہت خوش ہوئے اور حریص نے آکر سلام کیا ان دونوں و کل اہل دربار نے تعریف کی حریص نے ہر ایک کو سلام کیا جب مجرے وغیرہ سے فرصت ملی کشتیاں سامنے عنطاق کے رکھوا کر اور اُوڑھے پوش اُٹھا کر کہا کہ ملاحظہ ہو شاہوں کے پینے کی شراب کی کشتیاں اسطور سے لانا چاہیے عنطاق اور رموز و اہل دربار نے دیکھا کہ کسی کشتی میں سرخ رنگ کی شراب ہے اُسکی صراحیوں و کنٹروں و بوتلوں کے منھ سبز گرنٹ سے بندھے ہوئے ہیں جس میں سبز رنگ کی شراب ہے لال گرنٹ سے منھ بندھے ہوئے ہیں اسیطور سے خیال کرنا چاہیے جس رنگ کی شراب ہے اُسکے مخالف رنگ گرنٹ سے منھ بندھے ہوئے ہیں اُنپر لچکا بندھا ہوا ہے بعض بوتلوں کے منھ شالبافی سے بندھے ہوئے ہیں اُسپر رنگ برنگ کے تورے پوش پڑے ہوئے تھے اور رنگ برنگ کے گلاس بلوری و جام بلوری رکھے ہوئے تھے اُنپر طلائی کام کیا ہوا تھا یہ رنگ دیکھ کر عنطاق وغیرہ نے بہت تعریف کی حریص نے جھک کر تسلیم کی اب

حریص نے عرض کیا کہ آپ لوگ متوجہ ہون مین اپنا گانا سناتا ہون سب متوجہ ہوئے اب حریص نے سازندونکو حکم دیا اُنھون نے سازکو چھیڑا حریص نے گانا شروع کیا کس کس غضب کی تان لی ہی کہ روح تان سین خان کو شرمندہ کر دیا زہرہ فلک کو رشک ہوا مشتری چرخ نے مارے حسد کے اپنا مُنھ چھپا لیا فلک ششم پر جا کر قیام کیا چرند و پرند آ آ کر گرد جمع ہو گئے حریص نے یہ غزل گانا شروع کی

غزل

کیون چشم زار ہر طرف در پر لگی ہوئی — لو کس کی ہی تبادل مضطر لگی ہوئی
لاؤ قتل نامہ مرا مین بھی دیکھ لون — کس کس کی مہر ہی سر محضر لگی ہوئی
الفت کا یہ مزا ہی کہ دونون ہین بیقرار — دونون طرف ہو آگ برابر لگی ہوئی

دیگر

بنگر مدام کیفیت لالہ زار دل — خوب است سبز باغ ہمیشہ بہار دل
ای ساکن خیال پری وش بیا بیا — اینست رشک ملک سلیمان یار دل
تعریف غیر از لب جان بخش تازہ است — چندین سخن بگو کہ بود ناگوار دل
گرد ملال ور نخش خود را دہر بباد — خیزد چنان ز فرط کدورت غبار دل
ساقی بدہ خست زرکہ درین گلشن جہان — مستانہ وار آمدہ فصل بہار دل
یکتا ہر ب کعبہ چہ گویم جز این سخن — کم نیست ہم ز عرش معلی وقار دل

یہ فارسی کی جو غزل گائی بلحن داؤدی تمام محفل کو محو کر دیا ہر ایک کی چشم سے اشک حسرت جاری ہوئے عالم سکوت طاری ہوا ہر ایک مستانہ وار جھوم رہا تھا جو کہ مجرور و عاشق مزاج تھے اُنکا تو عجب عالم تھا کہ آنکھون کے سامنے یار جانی پھر رہی تھی جو مجنون و دیوانے تھے اُنکا یہ جی چاہتا تھا کہ گریبان چاک کر کے صحرا کی طرف چلے جائین خاک اُڑائین یہ حالت تھی کوئی آہ کر رہا تھا کوئی واہ کسی کے لب پر تھا کہ او ظالم مار ڈالا کیا غضب کی تان لگائی کہ روح بے چین ہو گئی جب حریص نے یہ رنگ محفل کا دیکھا گانا موقوف کیا بڑے عرصہ تک سمان بندھا رہا تھوڑی دیر کے بعد برطرف ہوئے اس حالت کے اب سبکو ہوش آیا اپنے آپ مین سب آ گئے ہر ایک نے بہت تعریف کی راوی بیان کرتا ہی کہ

اس عالم بیخودی میں جو جسکے پاس از قسم جواہر سے تھا سب اُتار اُتار کر سامنے حریف کے
پھینکدیا تھا عنطاق و رموز نے تو بہت کچھ پھینکا تھا وہ سب سامنے پڑا ہوا تھا جب
ہوش آیا عنطاق و رموز نے بہت کچھ انعام اُسے دیا اور کہا کہ واقعی یہ گانا ہم نے آج تک
نہیں سُنا تھا جو آج سُنا اب کوئی نہیں گا سکتا ہے یا ابھی کچھ اور گاؤ حریف نے جواب دیا کہ بہت
خوب اور گانا شروع کیا گاتے گاتے اُٹھ کھڑا ہوا گت ناچنے لگا خوب خوب گت ناچی
ایسے ایسے توڑے لیے کہ زہرۂ فلک و رقاصۂ فلک کا دل توڑ دیا گت ناچکر اہل محفل کی بڑی
گت کی اسی ناچنے میں ایک مرتبہ توڑا لیکر کشتی کے برابر پہونچا صراحی اُٹھائی جام لیا
ناچتا جاتا ہے اور جام لبریز کرتا جاتا ہے صفت یہ ہے کہ کبھی ایک گھنگرو بجا کبھی دو کبھی کوئی نہ بولا
بس جام کو سر پر رکھکر اور توڑے لیتا ہوا ٹھوکرین لگاتا ہوا گت ناچتا ہوا سامنے
رموز جادو کے آیا اور سر جھکا کر کہا کہ ایسے سردار کو سر سے شراب پلانا چاہیے راوی بیان
کرتا ہے کہ پہلے رموز کو کیوں جام دیا عنطاق کو کیوں نہ دیا اسکا کیا سبب تھا کیونکہ
عنطاق تو بادشاہ ہے جواب اسکا یہ ہے اول تو یہ رموز کا ملازم تھا خواجہ دریافت کر چکے
تھے دوسرے خواجہ نے یہ خیال کیا کہ پہلے رموز کو شراب پلا کر بیہوش کرون پھر عنطاق
وغیرہ کو شراب دون ایسا نہ ہو کہ عنطاق وغیرہ شراب پیکر بیہوش ہو جائیں اور رموز
پر یہ امر کھل جائے تو خرابی ہو کیونکہ یہ ساحر ہے اسکا بیہوش ہونا پہلے اچھا ہے بس اسی
باعث سے پہلے رموز نے جام شراب ہاتھ میں لیکر بہت تعریف کی حریف
کھڑے ہو کر گت ناچنے لگا جب ناچ چکا تو تھم گیا اس خیال سے کہ دیکھوں یہ شراب
پیتا ہے یا نہیں اُدھر رموز جادو نے جام ہاتھ میں لیکر پہلے شراب کو بغور دیکھا اُسکے بعد
جام شراب کو اپنے لبوں کے قریب لایا کہ پی لوں جام کا قریب مُنہ کے آنا تھا کہ تمام شراب
شعلہ بنکر جام سے نکل گئی جام فوراً ٹوٹ گیا من آفتاب جمال نے جام میں رہنا پسند
نہ کیا آفتاب بنکر آسمان کی راہ لی ادھر شراب شعلہ بنکر اُڑی رموز حیران ہوا کہ یہ کیا
واقعہ ہوا یہ شراب کیون آفتاب بنکر بالائے آسمان گئی کیا شراب میں بیہوشی
ملی ہوئی تھی اگر بیہوشی ملی تھی تو کس نے ملائی تھی حریف پر یہ گمان کرنا نہایت

بیچارہ رموز یہ خیال کر رہا تھا کہ یکایک زمین شق ہوئی اور وہ پتلی پیدا ہوئی کہ جو رموز نے اپنی حفاظت کے لیے مقرر کی تھی اُدھر بالاے ہوا سے صدا آئی کہ اے رموز جادو ہوشیار ہوجاؤ یہ حریص جادو تمھارا ملازم نہین ہے خواجہ عمر ہے حریص کو اسنے پکڑ لیا ہے اسکے پاس زنبیل مین قید ہے اسنے شراب مین بیہوشی ملائی تھی وہ بیہوشی اگر تم پی جاتے تو ابھی پھڑک کر تمام ہو جاتے اور جو کچھ اسنے تم سے کہا وہ سب جھوٹھا ہے اور وہ خواب بھی خواجہ نے اپنی طرف سے گھڑا ہے یہ سرداروں کے رہا کرنے کو آیا ہے اسنے عیاری کرکے افغانہ جادو وغیرہ کو قتل کیا اور جہانگیر وغیرہ کو قید شند کال سے طلسم مین جاکر رہا کر لیا وہ بھی اسکے پاس ہین جلد اسکو پکڑ لو شراب اسی سبب سے شعلہ بنکر اڑی تم نے بڑی چالاکی کی تھی کہ اپنا بندوبست کر لیا تھا ادھر تو یہ صدا آئی یہ صدا اس شراب سے پیدا ہوئی ادھر اُس پتلی نے نکل کر یہی کلمہ کہے خواجہ نے جو شراب کا شعلہ بنکر اڑتے دیکھا قصد کیا تھا کہ گلیم اوڑھکر غائب ہو جاؤن کہ وہ صدا آئی اور پتلی نے رموز کو ہوشیار کیا جب تک خواجہ گلیم اوڑھین اوڑھین رموز نے یہ سنتے کے ساتھ ہی ایسا سحر کیا کہ خواجہ کے ہاتھ پاؤن بیکار ہو گئے اُدھر رموز نے گبر کی صدا دی زمین نے پاؤن خواجہ کے پکڑ لیے اب خواجہ مجبور ہو گئے کچھ انکا فریب نہ چلا اسکا سحر ہو گیا ناچار ہو کر رہ گئے اب کرین تو کیا کرین نہ پاؤن مین حرکت ہے کہ بھاگین نہ ہاتھ قابو مین ہین کہ گلیم اوڑھلین مجبور و ناچار ہو کر رموز کی طرف دیکھ رہے ہین اُدھر رموز نے سحر کرکے خواجہ کی طرف دیکھ کر کہا کہ تو کون ہے بیان کر سچ سچ خواجہ نے کہا کہ مین وہی حریص آپ کا ملازم جو کہ نامہ لے کر گیا تھا آپ نے بیکار سحر کرکے مجکو بے حس و حرکت کر دیا آپ کے سحر نے دھوکا کھایا رموز نے کہا کہ تو کیون جھوٹ بولتا ہے تو عمرو عیار ہے او ساربان زادے حرامزادے تو یہان کیونکر آیا تو نے تو غضب کیا تھا کہ بیہوش کرکے قتل کرنا چاہا تھا اب تو میرے ہاتھ سے بچکر کہان جا سکتا ہے مین تو تیری تلاش مین مدت سے تھا اور مجکو یقین تھا کہ تو ضرور آئے گا مین نے یہ بندوبست اور یہ طریقہ کیا تھا کہ جب کوئی میرے اوپر آکر حربہ کرے تو مجکو خبر کر دے چنانچہ میرے بندوبست کا نتیجہ نکلا کہ تو نے جو شراب

ہین بیہوشی ملاکر مجکو دی شراب شعلہ بنکر اُڑ گئی اور مجکو تیرے حال سے آگاہ کردیا یہ جو رموز نے کہا خواجہ نے جواب دیا کہ مین اس امر سے بالکل آگاہ نہین ہون کہ کیسا عمرو عیار اور کیسا ساربان زادہ مین تو آپکا خادم حریص جادو ہون رموز نے کہا کہ پھر وہی کہے جائیگا تو حریص جادو ہرا ابھی تیرا حال کھلا جاتا ہی دیکھ سچ سچ کہدے خواجہ نے جوابدیا کہ مین نے تو سچ سچ عرض کیا یون جو آپکا جی چاہے فرمائیے رموز نے کہا کہ اسوقت تو آپ بڑے سیدھے بیٹھے ہوئے ہین مجکو فقرے دے رہے ہین اب زندہ بھی بچوگے یہ کہکر سحر جو کیا تو تمام رنگ و روغن عیاری اُڑ گیا اصلی صورت خواجہ کی ظاہر ہوئی رموز نے کہا کہ تو کون ہی خواجہ نے کہا وہی حریص جادو آپکا ملازم رموز نے کہا کہ پھر وہی کہے جاتا ہی ذرا آئینہ کی طرف تو دیکھ کہ تیری کیا حالت ہی یہ سُنکے خواجہ نے جو آئینہ کیطرف دیکھا اپنی اصلی صورت پائی رنگ و روغن عیاری اُڑا ہوا پایا اب خواجہ کا رنگ اور زرد ہوگیا چہرہ پہ مردنی چھا گئی ہوش و حواس جاتے رہے موت کا یقین ہوگیا مگر خداوند کریم کی طرف دلکو رجوع کرکے کہا کہ ای کریم میرے تو نے کوہ سراندیپ پر اقرار کر چکا ہی کہ جب تک تم خود اپنے منہ سے تین مرتبہ موت کو نہ طلب کروگے اُسوقت تک موت نہ آئیگی ای کریم مین نے تو اُس بڑی شئی کا نام تک نہین لیا بلکہ خیال بھی نہین کیا نام تو لینا کیسا بڑی چیز کا خیال تک نہین لایا اپنے دل مین اور پھر اُسی بڑی چیز کا سامنا ہوتا ہی تو صادق الوعدہ ہی تو مجھ سے اقرار کرچکا ہی کہ جب تک تو اپنی زبان سے تین مرتبہ خود نہ طلب کریگا اُس وقت تک تیری موت تیرے پاس نہ آئیگی یہ کیونکر عرض کرون کہ تو اپنے وعدہ کو بھول گیا یا اپنے اقرار سے پھر گیا اگر ایسا خیال بھی کرون تو سراسر خطاوار و گنہگار ہون تو میرے اوپر رحم کر اور جو قصور یا گناہ مجھ سے سرزد ہوا ہو اُسکو بحل فرما تو رحیم ہی کریم ہی خطاپوش ہی تیرا ہی نام غفار و قہار و جبار ہی تو بلا شک ستار ہی تو بلا شبہ آمرزگار ہی تیرے ہی شان مین شاعر نے یہ دو شعر نظم کیے ہین شعر

ای کریمی کہ از خزانۂ غیب — گبر و ترسا وظیفہ خور داری
دوستان را کجا کنی محروم — تو کہ با دشمنان نظر داری

ہین تیری طرف اپنے دلکو رجوع کرکے تجھ سے فضل و کرم کی امید رکھتا ہون تو ہی ہر آفت و بلا سے بچانے والا ہی اور تو ہی نجات دینے والا ہی ہم تیری ہی طرف سبکی بازگشت ہی مگر ابھی میرا دل نعمات دنیا سے نہین سیر ہوا ہی نہ میرا دل اس امر کو گوارا کرتا ہی کہ دنیا پر سے جاؤن مین تیرے گنہگار حمزہ کے فرزند کی رہائی کی فکر مین یہان آیا تھا اور اُن لوگون کی کہ جو تازہ دین اسلام لائے ہین اور تیری وحدانیت کے قائل ہوئے ہین مین تیری راہ مین جہاد کرتا ہون مجکو اس کافر کے شر سے نجات دے نظم

تو گفتی ہر آنکس کہ در رنج و تاب	دعائے کند من کنم مستجاب
چو عاجز رہانندہ دانم ترا	درین عاجزی چون نخوانم ترا

واسطہ تجکو اپنی عزت و جلال کا واسطہ انبیاء سابق کا خواجہ نے جو اس طور سے دعائی تیر دعا ہدف اجابت پر پہونچا دعا قبول ہوئی اور صرصر سے خواجہ کیطرف دیکھکر کہا کہ تونے آئینہ مین دیکھا اب بتا کہ تو کون ہی اسوقت خواجہ نے جواب دیا کہ [illegible] بلا شک و شبہ تو ساحر زبردست ہی اور بادہ کبر و نخوت سے مست [illegible] بندوبست کیا تھا اصل امر یہ ہی کہ اگر عمر عیار کی ماں بھی ہوتی تو [illegible] حقیقت ہی میری بات نہین [illegible] آپکی تعریف کرتا [illegible] ہون ورنہ مین اُسکے فرزند قلمشاہ کو رہا کرنے شہر مین آیا ہون [illegible] اگر آپ [illegible] قلمشاہ کو مع سب اسیرون کے رہا کر لیتا مگر [illegible] ساحر کوئی آجتک میری نگاہ سے نہین گذرا ابھی کل کا ذکر ہی کہ مین شنکال شاہ بادشاہ طلسم کو دھوکا دیکر اور ملک الموت کی عیاری [illegible] ہمراہ آئے تھے مین نے انکو فلان کوہ پر بیہوش کیا عیاری کر[illegible] تھا کہ ملکہ افغانہ نانی شنکال کی آ پہونچی مین انکو دھوکہ [illegible] بعد اسکے [illegible] ہوشیاری کرکے مع اُن سترہ ساحرون کے قتل کیا اور عمر عیار کی شکل بنکر یہان آیا [illegible] واقعہ اپنا ملک الموت کی عیاری کرنا اور اُن سبکو قتل کرنا اور یہان آنا بیان کیا اور کہا کہ شنکال [illegible] کیا منحصر ہی بڑے بڑے ساحرون نے دھوکا کھایا اُن ساحرون نے کہ جو [illegible] خدائی کرتے تھے اور انکو لوگ جانتے تھے [illegible]

در ماہ جادو و شعوامہ جادو و ساحر شمشون و افراسیاب وغیرہ ان سب نے دھوکا کھایا اور مجھکو نہ پہچان
سکے ہزاروں فکریں کیں آخر میں نے سبکو قتل کیا لاکھوں ساحروں کو میں نے مارا مگر واقعی
یہاں آکر میں اسیر ہوا ہوں میں نے عہد کیا تھا کہ جو کوئی ساحر یا غیر ساحر مجھکو پہچان لے جب میں عیاری
کر کے اُسکے پاس جاؤں تو میں اُسکی اطاعت کرونگا حمزہ کی اطاعت ترک کردونگا اور جو
اُسکا مذہب ہوگا وہ اختیار کرونگا چنانچہ آجتک تو مجھکو کسی نے نہیں پہچانا نہ میں نے اپنے عہد
کے موافق کیا اب آپنے مجھکو پہچان لیا لہذا مجھکو لازم ہوا کہ میں اپنے عہد کے موافق کروں
چنانچہ میں آپ سے اقرار کرتا ہوں کہ میں آپ کی اطاعت سے باہر نہ ہونگا آپکی اطاعت
جان و دل سے کرونگا حضور کی خدمت و اطاعت میں سر مو فرق نہ کرونگا تعمیل احکام میں
مثل غلامان جانباز کے سعی و کوشش کرونگا آپکو اپنا آقا و مالک تصور کرونگا جو دین و مذہب آپکا
ہے اُسکو بدل و جان قبول کرونگا کسی وقت میں آپ کو ناراض و ناخوش نہ کرونگا کیونکہ میں
عہد کر چکا ہوں کہ جو کوئی مجھکو جبکہ میں عیاری کروں پہچان لے خواہ وہ ساحر ہو خواہ غیر ساحر
خواہ وہ عیار ہو خواہ غیر عیار میں اُسکی اطاعت کرونگا بس آپ نے پہچان لیا اب میں آپکا
خادم ہوں جسطور حمزہ نے اقرار و عہد کیا ہے کہ اگر مجھکو کوئی پہلوان یا سردار یا بادشاہ سر میدان
زیر کرلے میری پشت زمین سے لگادے اور میرے اوپر ہر فن سپہ گری میں غالب آئے میں
اُسکی اطاعت کروں اور جو اُسکا دین و مذہب ہو اُسکو اختیار کروں اور اپنا دین ترک کروں اسیطور
سے میں نے بھی عہد کیا تھا چنانچہ آجتک کوئی حمزہ سے سر میدان غالب نہیں آیا جو وہ اپنے
عہد کے موافق کرتا اسیطرح سے مجھکو بھی کسی نے نہیں پہچانا جو میں بھی اپنے عہد کے موافق کرتا
آج آپ نے پہچانا اب مجھپر فرض ہوا کہ میں اپنے عہد کے موافق برتاؤ کروں دوسرے میں حمزہ
کی نوکری اور اطاعت و فرمانبرداری سے بہت پریشان ہوں اور اس فکر میں ہمہ وقت غلطان
پیچان رہتا ہوں کہ کوئی قدردان ملے تو اُسکی ملازمت و فرمانبرداری و اطاعت کروں اور حمزہ
کی ملازمت کروں کسواسطے کہ جو جو کام میں نے حمزہ کے ساتھ کیے اور جس جسطرح سے میں نے
حمزہ کی اطاعت کی ہے اگر اور کسی کی اطاعت کرتا تو وہ ضرور میری قدر و منزلت کرتا میں نے
وہ وہ کام کیے ہیں کہ کسی کا بیاؤ نہیں پڑتا تھا اُس مقام پر حمزہ و پسران حمزہ و سرداران

حمزہ و اہل لشکر حمزہ کی جان بچائی اور ان سبکو ساحرون کے ہاتھ سے اپنی جان پر طفیل کر نجات دی ہے کہ بشر کا کیا مقدور تھا دیو بھی ہوتا تو بھی بھاگ جاتا اور ان مصیبتون مین مین کام آیا ہون کہ حمزہ کے عزیز بھی نہ کام آتے اور نہ ہاتھ پاؤن ساتھ دیتے مین نے وہان وہان ساتھ دیا ہے مگر ان سب جان فشانیون کی حمزہ نے کچھ بھی قدر نہ کی سواے تین روپیہ ماہواری کے ایک حبہ وایک پیسہ انعام مین کبھی نہ دیا نہ کچھ قدر کی نہ تعریف بس ایسے شخص کی اطاعت کرنا بیکار تھی مگر کیا کرتا کوئی ایسا بھی نہ ملتا تھا اب مقدر نے آپ ایسا قدردان دکھایا اور آپ کے پاس پہونچایا لہذا مین نے حمزہ کی اطاعت سے ہاتھ اٹھایا اگر آپ اطاعت کو میری قبول کرین اور مہربانی فرمائین تو آپ کے لطف و کرم سے کچھ بعید نہ ہوگا مین آپ کی خدمت مین حاضر رہکر حمزہ و پسران حمزہ و سرداران حمزہ کو اسیر کر لاؤن آپ انکو قتل کرین خواہ اسیر رکھین خواہ رہا کر دین مجکو کچھ دخل نہ ہوگا کیونکہ حمزہ کو صاحبقران صاحب لشکر مین نے بنایا ورنہ حمزہ ایک مجاور زادہ خانہ کعبہ کا فرزند تھا اگر مین نہ ہوتا اور عیاریان نہ کرتا تو حمزہ کو یہ دن نصیب نہ ہوتا اگر مین چاہون تو ابھی ایسے ہزار حمزہ تیار کر دون اور جب مجھ سے اور اس سے ایک زمانہ مین بگاڑ ہوگیا تھا تو مین نے عاجز کر دیا تھا میرے ہاتھ سے موت طلب کرتا تھا اور موت نہ آتی تھی ہر روز ایک نئی آفت اسکے سر پر نازل کرتا تھا ایرج کو فنون سپہ گری تعلیم کر کے لایا جو اٹھارہ برس لشکر حمزہ سے لڑا اور تمام سرداران حمزہ و پسران حمزہ کو زخمی کیا داراب کو لا کر حمزہ سے مقابلہ کرایا جبتک میرے حمزہ کے بگاڑ رہا ہے مین نے حمزہ کو راحت سے بیٹھنے نہین دیا بس اگر آپ میرا قصور معاف کر کے اور میری خطا کو عفو فرما کے اپنی خدمت گذاری کے لیے مجکو قبول فرمائیے گا تو ملاحظہ فرمائیے گا کہ مین کسطور سے حمزہ کے لشکر کو تباہ کرتا ہون اور سبکو اسیر کر لاتا ہون اسوقت آپ کو میرے قول و فعل کا یقین واثق ہوگا زیادہ عرض کرنے سے کچھ فائدہ نہین تم میرے عرض کرنے پر عمل فرمائیے اور امتحان فرما لیجیے کہ مین جھوٹ عرض کرتا ہون یا سچ ابھی تو آپ کو اختیار ہے کیونکہ مین اسوقت آپ کے تشنہ مین ہون خواہ مجکو رہا فرمائیے خواہ قتل کیجیے اختیار ہے بقول شاعر شعر اگر بخشے زہے رحمت نہ بخشے تو شکایت کیا + سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار مین آئے + مین گنہ گا

آپ کا فرزند ہوں اور اقرار کرتا ہوں آپ کے خیال فرمانے کی جگہ ہے کہ مین کس طور سے جان پر کھیل کر پسر حمزہ کے رہا کرنے پر آیا ہوں ایسا کوئی بھی کرتا ہے اب مین کچھ نہ عرض کرونگا میری زیست و حیات و قید و رہائی کا آپ کو اختیار ہے یہ جو خواجہ نے بفصاحت و بلاغت کہا تمام اہل دربار کو سوائے رموز کے خواجہ کی تقریر پسند آئی اور سبکو یہ منظور ہوا کہ خواجہ کو رہا کر کے رموز جادو اپنا ملازم کر لین مگر رموز نے یہ تقریر خواجہ کی سُنکے اور برہم ہو کر جواب دیا کہ او دزد باریک گردن لک لک پا تو مجکو فریب دیتا ہے تیرے ان باتون مین مین نہین آنے والا ہون یہ فقرہ تو کسی کو جا کر دے تو بڑا مکار و جعل ساز ہے وہ اور لوگ تھے جو تیرے فریب مین آ گئے اصل امر یہ ہے کہ تو بڑا شیرین بیان و چرب زبان و لسان آدمی ہے خوب فن تجکو فریب دینے کے یاد ہین ہان وہ ہم ہین کہ جسمین جونک نہین لگتی ہے ہم بہت سخت دل ہین ہمارا دل پتھر ہے کبھی نرم ہوتا ہی نہین لاکھو تو ہم کو فریب دے ہم کب اپنے خیال سے باز آتے ہین اور کب تیرے کہنے پر عمل کرتے ہین اور کب فریب کھاتے ہین وہ ہم نہین ہین کہ تیرے مکر مین آ جائین اب جو تو نے دیکھا کہ قضا سر پر آ برابر ہوئی تو تو نے یہ جال پھیلایا اور دام تدویر مین ہمکو پھنسانا چاہا ہمارے دل پر تیری ان باتونکا بالکل اثر نہ ہوا ہے نہ ہوگا یہ تقریر تو اور کسی سے جا کر کر ہم بدون قتل کیے تجکو چھوڑتے بھی ہین یہ امر بالکل عقل و دانش کے خلاف ہے کہ ہم اس امر پر یقین کر لین کہ تو ہماری اطاعت کریگا اور حمزہ کی اطاعت ترک کریگا اور دین اسلام کو ترک کر کے ہمارا دین قبول کریگا اسکا خیال کرنا خلاف عقل ہے اور ایسا تصور کرنا بالکل نادانی ہے یہ خیال خام و تصور ناتمام ہے وہ بہت بڑا نادان ہے جو اس امر کو یقین کرے اور عمل کرے بھلا اب یہ بھی ممکن ہے کہ تو رہا کر دیا جائے سوائے قتل کے یہ تیری تقریر بیکار ہے مجکو بخوبی معلوم ہے کہ تو فریب دیتا ہے وہ لوگ جو کہ تیرے فریب مین آ گئے اور تجکو اسیر کر کے رہا کر دیا بڑے نادان تھے مین اُنکے مثل نہین ہون اگر تو اس امر کے یقین دلانے کے لیے اپنی جان بھی دیدے گا تو مجکو یقین نہ آئیگا اگر تو ہمہ تن زبان ہو کر میری تعریف کریگا اور حمزہ کی مذمت تو مین یہ خیال کرونگا کہ تو فریب دیتا ہے کیون خواجہ مین تمکو رہا کر دون اور اپنے پاس ملازم رکھون تمھارا منشا یہ ہے کہ مین یہ فریب دون یہ اس فریب مین میرے اگر مجکو چھوڑ دین مین ان سبکو قتل کر کے اور پسر حمزہ کو مع آہو حشم کے رہا کر کے اور تمام اسباب لوٹ کر چلا جاؤن الٰہی و عیار

مکار ہین نے تجھکو خوب پہچانا بچا اب تو تم میرے ہاتھو لگے بہت سبکو فریب دے دیکر چھوٹ جاتے
تھے وہ بڑے احمق اور نادان تھے کہ ایسے شخص کو پکڑکر اور پھر اُسکے فریب مین آکر رہا کر دیتے تھے ایسی
نعمت کسیکو ملتی بھی ہی مجھسے تمام خداوندا اور وہ ساحر جو کہ تیرے ہاتھو سے قتل ہوئے ہین سب
خوش ہونگے اور مجھکو تیرے قتل کرنے کا بڑا ثواب ملیگا تیرا قتل کرنا بہت ثواب ہی بلکہ رہا کر دینا عذاب
ہی اور بیکار ہین سعدی کے قول پر عمل کرتا ہون بقول سعدی افعی را کشتن و بچہ اش را نگاہداشتن کار
خردمندان نیست دوسرے [illegible] قول پر عمل کرتا ہون قتل الموذی قبل الایذا تو نے گھر
کے گھر شہر کے شہر گاؤن کے گاؤن ساحرون کے تاراج کرڈالے ہین آج مین اُن
سبکے خون کا عیوض تجھسے لونگا اور اُنکی روح کو خوش کرونگا تجھکو قتل کرکے یہ کہکر حکم دیا کہ کوئی
حاضر ہو ایک قفس آہنی تو لائے کہ مین اسکو قید کرون خواجہ نے جب دیکھا کہ یہ کسیطور سے
میرے کہنے پر عمل نہین کرتا ہی تو عنطاق کی طرف متوجہ ہوکر بہت عجز و انکسار سے کہا کہ آپ
بادشاہ ہین میری سفارش فرمائیے اگر مین قتل ہو گیا تو میرے چھوٹے چھوٹے بچے یتیم
ہوجائینگے میری بیبیان رانڈ ہوجائینگی حمزہ اُن سبکو نکالدیگا وہ بیچارے کہان جائینگے اور کیونکر
بسر کرینگی سوائے بھیک مانگنے کے میرے بچے کون کماکر کھلائیگا ایک میرے مرجانے
سے پندرہ سولہ جانین برباد ہونگی اور بہت کچھ خواجہ نے کہا اور اپنی پہلی تقریر کی بھی دوبارا
بیان کیا ہین نے بسبب طول نہ لکھا ایکی مرتبہ کی خواجہ کی تقریر نہین تحریر کی کہ طول
ہوگا راوی لکھتا ہی کہ جب خواجہ نے عنطاق سے بہت گھگھیا کر کہا تو اسکو رحم آیا اُسنے
کہا کہ کیون خواجہ تمھارے کتنے بال بچے ہین خواجہ نے جواب دیا کہ حضور میرے
چار بیبیان ہین اور بارہ لڑکے و لڑکیان ہین [illegible] مین چار جو لڑکے جوان ہین جو کہ کماتے ہین
اور کھاتے ہین اور اُڑاتے ہین اور مجھکو ایک حبہ نہین دیتے ہین بلکہ میرے پاس جو کچھ
ہوتا ہی چھین جھپٹ کر لیجاتے ہین مین اُنسے لڑ نہین سکتا ہون اُنکے موٹے موٹے
ہاتھ پاؤن ہین پہلوان ہین مین ایک دبلا پتلا آدمی ہون اُنکا کیا کرسکتا ہون وہ
ایک طمانچہ مار دین تو میرا کام تمام ہو جائے اس سبب سے جو وہ ظلم و ستم کرتے ہین
ہین خفا ہو [illegible] اور اسکو برداشت کرتا ہون زبان سے نہین نکالتا ہون

ہیں چار لڑکیاں میرے گھر میں بیٹھی ہیں جو کہ جوان ہیں قابل شادی ہیں اُنکی شادی کی فکر ہر دن رات دیواروں پر چڑھی
رہتی ہیں آنے جانے والوں کو ستاتی ہیں مستانی ہو رہی ہیں خیال فرمائیے کہ میں کہاں سے
لاؤں جو شادیاں اُنکی کروں کہ اُنکی مستی کم ہو تین روپیہ کی آمدنی وہ بھی سال بھر کے بعد دو برس
بعد ملا اس میں پوری روٹی نہیں ہوتی ہی شادیاں کہاں سے کروں یہ میں نے دل میں سوچ
لیا ہی کہ وہ چاروں کسی نہ کسی رن کسی کے ساتھ نکل جائینگی سواے عزت جانے کے اور
کیا ہوگا پھر کیا کیا جائے چار لڑکے ابھی وہ دو بیٹے ہیں میرا ہی کام ہی کہ جو آمدنی میں
بسر کرتا ہوں دوسرا ہو تو چیخ کر نکل جائے دن رات اسی فکر میں مبتلا رہتا ہوں کوفت
ہو گیا ہی ناک میں دم ہی عنطاق نے کہا کہ خواجہ تین روپیہ میں تو ان سبکی بسر نہ ہوتی
ہوگی فاقے کرتے ہونگے اے خواجہ تم کو اسقدر بیبیاں کرنا کیا ضرور تھا جب کہ آمدنی نہ تھی
اور اسقدر بچے جوان کیا فرض تھا خواجہ نے جواب دیا کہ کیا عرض کروں اس امر کو نہ دریافت
فرمائیے یہ امر قابل بیان کرنے کے نہیں ہی آپ لوگ جھوٹ خیال کرینگے ہمنشین کے عنطاق
نے کہا کہ نہیں تم بیان کرو ہم بھی تو ذرا سنیں خواجہ نے جواب دیا کہ مجھ کمبخت کے نطفہ
میں یہ اثر ہی کہ ادھر میں عورت کے پاس گیا اُدھر اُسکے حمل رہ گیا کوئی میں نے اپنے
بس سے جنوایا یہ تو نطفہ کا اثر ہی کہ جاتے ہی جم جاتا ہی پھر نہیں نکلتا ہی میں قسم کھا کر
کہتا ہوں کہ ہر ایک عورت کے پاس میں اپنی عمر بھر میں تین تین مرتبہ گیا ہوں سواے
اسکے اور کبھی دفع نہیں گیا وہی ہر ایک سے تین تین اولادیں ہیں اگر اور اس فعل کو
کرتا تو نہ معلوم کس قدر اولادیں ہوتیں مارے خوف کے میں نے ترک کر دیا ہاں
اپنی بلدت العمر میں نو مرتبہ کا تو ضرور گنہگار ہوں اگر میں یہ جانتا تو کبھی ایسا نہ کرتا بلکہ
اپنے جسم کو کاٹ کر پھینکدیتا اور یہ جو آپ نے دریافت کہ اسقدر بیبیاں کیوں کیں تو
حضور میں نے یہ بھی اپنی خوشی سے نہیں کیں میں تو ہمیشہ اس امر سے پرہیز کرتا تھا
مگر کیا کروں کہ جو اپنے مکان پر آئے اُسکو نکال کیونکر دوں بس ان چاروں نے
جو میری صورت دیکھی بیبس ہو کر مجھ پر عاشق ہو کر اپنے عزیزوں اور ماں باپ سبکو
چھوڑ کر ادھر آ پہونچیں دولت پر لات مار کر راحت و آرام کو ترک کرکے نکل آئیں مجھکو بڑی غیرت کا اس

وخیال نہ کیا میرے مکان پر چلی آئین مین ناچار ہوگیا اب یہ امر حمیت و انسانیت نے گوارا
نہ کیا کہ نکال دیتا جو اپنی سی آبرو دے اور جو آپ سے محبت کرے اوسکے ساتھ دشمنی کیجائے
یہ بالکل خلاف حمیت ہے حضور وہ چار دن شاہزادیان ہین نہ معلوم مجھ کم بخت کی صورت
مین کیا لعل لگے ہوئے تھے کہ سلطنت کو ترک کرکے مجھ فقیر محتاج کا ساتھ دیا ناچار ہم نے انکو
بھی قبول کیا خداوند نے یہ جو دریافت کیا کہ تین روپیہ مین ان سب کی کیونکر بسر ہوتی ہوگی یہ
بجا ارشاد ہوا واقعی امر یہ ہے کہ تین روپیہ ایک دن کا صرف ہین مگر خدا آپ لوگون کو سلامت
رکھے کہ ہم لوگون کی روٹی ہوجاتی ہے جس دربار و سرکار مین چلا گیا دو ایک شعر پڑھ دئے کچھ
انعام پایا دعائین دیتا ہوا مکان پر آیا اوسکو صرف کیا جب کم ہوگیا پھر چلا گیا کما لایا اور وہان سے
لاتا ہون اپنی بسر کرتا ہون اور کام حمزہ کا کرتا ہون وہ ایسا خسیس ہے کہ تین روپیہ سے زیادہ
نہین دیتا ہے ہان آپ سے کے لڑتے اور سردار اوس سے چرا چھپا کر کبھی کبھی کچھ دے دیتے
ہین حمزہ سے کچھ نہین ملتا ہے یہ جو خواجہ نے بیان کیا عفلاق نے و اہل دربار کو خواجہ کی ان باتون پر
بہت ہنسی آئی ہر ایک نے اپنے دل مین کہا کہ واقعی آپ ایسے ہی خوبصورت ہین کہ شہزادیان آپکی
صورت دیکھکر اور عاشق ہوکر نکل آتی ہین آپکی صورت تو ایسی ہے کہ اگر کوئی چڑیل بھی دیکھے تو ہول کر مر جائے
وہ کون ایسی شاہزادی ہوگی جو آپکو قبول کریگی اہل دربار تو یہ دل ہی دل باتین کیا کیے عفلاق
نے خواجہ سے کہا کہ کیون خواجہ یہ امر سچ ہے اور اصلی ہے کہ تمپر شاہزادیان عاشق ہوکر نکل آئین
اور تمکو قبول کیا ہمکو تو جھوٹ معلوم ہوتا ہے خواجہ نے جواب دیا کہ اگر حضور کو یقین نہ ہو تو
کسیکو لشکر حمزہ مین بھیجکر دریافت فرما لیجیے تاکہ میرے جھوٹ سچ کا حال کھل جائے بھلا مین
حضور کے روبرو جھوٹ بات بیان کرونگا خواجہ عفلاق سے یہ کہہ رہے تھے کہ [illegible]
ایک بہت بڑا قفس آہنی لیکر آئے اور سامنے رموز کے رکھا خواجہ نے جو قفس کو دیکھا اپنی
زندگی سے مایوس ہوئے موت کا یقین ہوگیا مگر عفلاق نے یہ سنکر کہا آپ سے مین نے اتنا پوچھا
کہ رموز جادو کہا صاحب سے یہ سنکے عفلاق نے طرف رموز کے مخاطب ہوا اور کہا کہ اے جادو
تم میرے کہنے سے خواجہ کو رہا کردو اور انکے کہنے پر عمل کرو اور امتحان کرلو انکو تو ہر وقت اختیار ہے
جب چاہنا اسیر کرلینا اب کہین جا بھی سکتے ہین تمہارے قبضہ مین ہین رموز نے جواب دیا کہ

بھائی صاحب آپ اس مکار سے آگاہ نہین ہین یہ مکر کرتا ہی یہ جو کچھ اسنے کہا ہی سب خلاف ہی بڑا مکار ہی ادھر یہ رہا ہوا اسنے آفت برپا کی پھر یہ کیا ہاتھ آئیگا ممکن نہین کہ پھر اسکی کوئی گرد پاپوش بھی پا سکے یا اسکا سایہ بھی ہاتھ آئے ملاحظہ فرمایئے کہ اسقدر عرصہ مین اسنے کیا کیا مکر سیے پہلے دن جب یہ جواب نامہ لیکر آیا اسنے کیسا مکر کیا اور کیسی تقریر کی اور کیا حال بیان کیا جو سبکو یقین آیا اور سب فریب مین آگئے بیمار بھی ہو گیا ابھی آپ سن چکے ہین کہ اُسنے خود اپنی زبان سے کہا کہ اُسدن جسدن مین جواب نامہ لیکر آیا ہون بصورت حریص جادو اور جو کچھ مین نے بیان کیا سب جھوٹ کہا اور اپنی طرف سے جواب نامہ کا لکھا تھا اور پھر آپ یہ سب باتین سُنکے سفارش کرتے ہین راوی کہتا ہی کہ خواجہ نے رموز سے اپنی حالت و عیاری جب بیان کی تھی تو یہ کہدیا تھا کہ وہ جواب مین نے اپنی طرف سے لکھا تھا کہ جسمین آپ دھوکے مین آکر علمشاہ اور سب قیدیون کو مجکو حوالے کرین کہ تم شفکال کے پاس لیجاؤ اور وہ تقریر کہ مجکو خداوند عجائب نے ناظر کردہ کیا اور علم موسیقی اور ساقی گری تعلیم فرمائی سب جھوٹ تھی صرف دھوکا دینے کے لیے بیان کی تھی کہ آپ فریب مین آجائین اور اُسکا اثر بھی ظاہر ہوا اگر آپ بندوبست نہ کر کے آئے ہوتے اور اپنی حفاظت نہ کر چکے ہوتے تو مین اپنا کام کر چکا تھا آمدم برسر مطلب بس رموز نے عنطاق سے کہا کہ بھائی صاحب مجکو بڑا تعجب اس امر کا ہوتا ہی کہ آپ ایسا عقلمند و ہوشیار شخص ہو کر ایسے شخص کی سفارش کرے کہ جو کہ دشمن جان و آبرو و مال ہو اور اُسکی تقریر پر عمل کرے کہ جو زمانے بھر کی مکارون کا افسر ہو اور اوس تقریر کو سچ خیال کرے کہ جو سراسر مکر و فریب سے بھری ہو جسمین ایک سر مو سوا ہے مکر کے دوسری بات نہ ہو اور اُس تقریر کو سچ خیال کرے کہ جسمین سوا ہے جھوٹ کے رتی بھر سچ نہ ہو مقام عجب اور حیرت ہی مین آپکے فرمانے سے باہر نہین ہوتا ہون نہ آپکے حکم کو ٹال سکتا ہون نہ آپکی اطاعت سے باہر ہو سکتا ہون ابھی رہا کیے دیتا ہون مگر یہ خیال فرما لیجیے ادھر یہ رہا ہوا اسنے آفت برپا کی ابھی تو سبکو قتل کر ڈالے گا اسکا رہا ہونا ہم سب کے حق مین قہر ہوگا اور ہم سبکا خون آپکے سر پر ہوگا کیونکہ میرا اسحر مجکو خبر دیچکا ہی یہ کبھی آپکا نہ ہوگا اسکا دم حمزہ کے قدم پر نکلے گا یہ حمزہ کی جان ورد ہی اور حمزہ اسکی بھلا یہ حمزہ کو ترک کریگا یا دین اسلام کو گمراہ سکو

ہزار مرتبہ قتل کیجیے اور پھر زندہ ہو تو بھی یہ حمزہ کی رفاقت سے دست بردار نہ ہوگا نہ دین اسلام ترک کریگا اگر اسکا ایک ایک عضو جدا کرکے اور اسکو جلا کر خاک اسکی ہوا مین برباد کرکے پھر اُس خاک کو جمع فرمائیے اُسکا پُتلہ بنائیے اوس سے سوال کیجیے کہ تو حمزہ کی رفاقت ترک کر اور دین اسلام تو اُس سے بھی یہی صدا آئیگی کہ یہ ہرگز نہ ہوگا اسوقت یہ جو اسیر ہوگیا ہے اور اسکو موت کا یقین ہے اس سبب سے یہ اس طور سے کہتا ہے ادھر رہا ہوا پھر ہرگز ہرگز یہ ایسی تقریر نہ کریگا مین آپ کو آگاہ کیے دیتا ہون آیندہ آپکو اختیار ہے مگر اس امر کا خیال ذہن اقدس مین آئے کہ مین آج سے آپکے پاس نہ رہونگا اپنے اوستاد کے پاس چلا جاؤنگا نہ آپکی کمک کرونگا پھر جو چاہے ہوجائے مین کسی امر مین دخل نہ دونگا مین آج ہی یہان سے چلا جاؤنگا پھر نہ آؤنگا کبھی نہ اپنی صورت آپ کو دکھاؤنگا نہ آپکی صورت دیکھونگا اور اگر مین یہان ہونگا بھی تو آپکے کسی نیک و بد کام مین کبھی دخل نہ دونگا نہ آپکا کبھی شریک ہونگا اگر آپکو یہ امر منظور ہو کہ مین آپ سے جدا ہو جاؤن تو شوق سے آپ سفارش فرمائیے بلکہ آپ کے فرمانے کی بھی کوئی ضرورت نہین صرف اشارہ فرمائیے مین اسپر سے سحر اوتارے لیتا ہون آپ رہا کر دین پھر ذرا تماشہ ملاحظہ فرمائیے کہ کیا مزا ہوتا ہے اور اگر یہ امر منظور نہین ہے تو کچھ نہ فرمائیے میری رائے پر رہنے دیجیے مین زیادہ تو حجت نہین کرسکتا ہون دو امر ان سے اول تو آپ بادشاہ ہین دوسرے آپ میرے بڑے بھائی ہین پس مین کیونکر آپکے حکم کے خلاف کرسکتا ہون اگر آپ میری رائے لیتے ہین اور میری شراکت چاہتے ہین اور میرے کہنے پر عمل فرماتے ہین تو میری تو یہ رائے ہے کہ آپ سفارش نہ کرین بلکہ یہ حکم فرمائین کہ چارچی چار روز تمام شہر مین اور جو جو گاؤن قریب شہر کے ہون کہ جن جن کو خداپرستون کے قتل کا تماشہ دیکھنا ہو اور ثواب مین داخل ہونا ہو وہ کل صبح کو بیرون شہر آکر جمع ہون ہم کل خداپرستون کو قتل کرینگے اور آپ کل پسر حمزہ و آہو چشم کو قتل فرمائین مع افغان آدم خور و بیخبر دیوانہ و مضراب کجکلاہ و اُسکے ہمراہیون وغیرہ کے کیونکہ مضراب وغیرہ اب ہمارے کام کے نہین رہے کیونکہ وہ مسلمان ہوکر مطیع ہوگئے دوسرے وہ دین اسلام کو اب ترک نہ کرینگے جبکہ وہ ہمارے ہمذہب ہین پھر بھی اونھون نے دوسرا مذہب قبول کرلیا تو پھر اونکو زندہ رکھنا کیا ضرور ہے اگر آپ یہ فرمائین کہ ان سب کے قتل کے بارے مین تم کیون اسقدر کوشش کرتے ہو اور جلدی تو اسکا

جواب یہ ہے کہ اگر ان کو اوسدن قتل کرتے اور سر طلسم کو روانہ کرتے تو بیچارے حریف کی
جان نہ جاتی وہ اس ظالم کے ہاتھ سے نہ مارا جاتا کیوں خواجہ کتنے حریف کو کیا کہا خواجہ نے جواب دیا
کہ حریف میرے پاس ہیں میں نے اسکو قتل نہیں کیا اگر آپ مجکو رہا کردیں تو میں ابھی حریف کو آپکے
حوالے کردوں ریعوز نے جواب دیا کہ کیوں مجکو دھوکہ دیتا ہے تو حریف کو قتل کرچکا ہے چاہے تو حریف کو دے
چاہے نہ دے میں تجکو رہا نہ کرونگا بادشاہ کو اختیار ہے یہ کہکر شطاق سے کہا بس حریف کی تو یون
قضا تھی اسپر کیونکر روانہ کرتے تو دوسرے ان ہنگامہ کی میرے ہاتھ سے قضا تھی کہ نامہ جاتا نہ یہ آگاہ
ہوکر حریف کو قتل کرکے آتا اور یہاں اسیر ہوتا خیر یہ ایک کام بہت ضروری نکلا حریف جو قتل ہوا تو
ہاتھ سے وہ شخص نکل گیا جو تمام عالم بھر کے ساحرون کا دشمن ہے جسکے خوف سے ساحران نے
زمین پر رہنا ترک کیا زیر زمین جاکر بود و باش اختیار کی اور دنیا کی لذتوں کو ترک کیا ایسا حریف
کے ہاتھ جانے سے یہ بات تو حاصل ہوئی کہ اب سب ساحر بعد اس کے مرنے کے جرأت
سے تو بسر کرینگے دوسرے سبب جلدی کا یہ ہے کہ اگر آپ شنکال سے نامہ و پیام فرماتے تو اور
عیارون کو لشکر اسلام کے خبر ہوتی یہ بادگیر ہے وہ آکر عیاری کرینگے میں کہاں تک حفاظت
کرونگا ایک نہ ایک دن ضرور چوٹ کھا جاؤنگا اور یہ لوگ رہا ہو جائینگے کیونکہ ان میں ہر ایک
مثل اسی مار یان زادہ کے ہے تیسرے یہ امر ہے کہ اگر حمزہ کو معلوم ہوگیا کہ میرا فرزند علمشاہ و
فلان مقام پر مع چند سرداران کے اسیر ہے اور میرا عیار وہاں عیاری کرنے کو گیا تھا
وہ قتل کیا گیا تو فورا وہ لشکر کشی کرینگے آپ تو نامہ و پیام میں مصروف رہتے انکو خبر ملتی
وہ اس عرصہ میں آپہونچتے مقابلہ کی نوبت آتی لاکھوں کے خون ہوتے اگر اسوقت انکو لشکرکشی
کرنے آنے کی خبر پاکر قتل ہی کر ڈالتا تو پھر کیا ہوگا کہ وہ لوگ بدون معاوضہ خون کے واپس
جاویں یہ امر غیر ممکن ہے نسیا بخلیم ہوگا جنگ ہوگی [illegible] معلوم انجام کیا ہو کیا نہ ہو یہ امر ضرور ہے کہ
ان لوگون سے سر ہونا امر دشوار ہے جبکہ جن سے بادشاہ عاجز آئے تو ہم کیا چیز ہیں اگر یہ
کہا جائے کہ سحر کرکے جیسے ان سب کو اسیر کیا اسیر کرلیتا تو یہ بھی مشکل ہے اسکے دو سبب ہیں
کہ ان سے سحر میں بھی نہ سر ہونگے وہ یہ ہیں اول تو حمزہ مالک باطل السحر ہے اوس پر سحر اثر نہیں کرتا ہے
اسکی موجودگی میں سحر کرنا بیکار ہے میں کیا ہوں اگر بہ اوستاد بھی آئیں تو وہ کچھ نہیں کرسکتے ہیں

ساحری و جمشیدی بھی عاجز ہین اس اسم اعظم کے آگے یہ فرض کر لیا جائے کہ کسی تدبیر سے مکر سے
حمزہ کا اسم اعظم اُنکے صفحۂ دل پر سے بھولا دیا جائے اور اونکو اسیر کر لیا جائے تو حمزہ کے لشکر مین
ساحر ایسے اتنے بڑے زبردست ہین او حمزہ کے شریک ہوئے ہین کہ جنکے ایک اشارہ ابرو مین
لاکھون کا لشکر تباہ ہو سکتا ہی مین اون سے مقابلہ نہین کر سکتا ہون پس انجام اوس لشکر کشی کا
میرے نزدیک اچھا نہ ہوگا پس کیا ضرور ہی کہ اپنے کو معرض ہلاکت مین ڈالین رہا یہ امر کہ اگر آپ
یہ فرمائین کہ جب حمزہ کو اس امر کی خبر ہوگی کہ فلان بادشاہ نے ہمارے فرزند و عیار اور اُسکے ہمراہیون
کو قتل کر ڈالا یہ خبر پاکر جو وہ لشکر کشی کرین تو کیا ہوگا اُسکا جواب یہ ہی کہ اول تو خبر ہی نہ ہوگی اگر
خبر ہوئی بھی تو وہ لوگ یہ سن کے کہ وہ لوگ قتل ہوگئے پھر لشکر کشی نہ کرینگے کہ یہ خیال کرکے کہ جب
وہ لوگ زندہ بھی نہین ہین تو کسکے لیے لشکر کشی کرین اور مقابلہ کرین ہان یہ خبر پاکر ضرور لشکر کشی
کرینگے اس خیال سے کہ چلکر مقابلہ کرو اور اون سبکو قتل کرکے ان سبکو رہا کرو کیونکہ یہ تو سب زندہ
ہونگے اور جب وہ یہان آگئے اور آپ نے قتل کیا تو پھر ضرور مقابلہ کرینگے رہا یہ امر کہ ہم یہ خیال کرین
کہ شنکال نے ہمکو کوئی حکم نہین دیا تو ہم شنکال کے کوئی ماتحت نہین ہین ہم خود مالک و
مختار اور صاحب اختیار ہین اگر ہم اُنکے ماتحت ہوتے تو اوس حالت مین ہمکو اُنکے حکم کی ضرورت
تھی پس اب ہمکو کیا ضرورت ہی نہ یہ لوگ اُنکے قیدی ہین کہ ہم اُن سے اجازت لین ہمکو
اختیار ہی اتنی سی بات کے لیے ہم اپنے کو اتنی بڑی زحمت مین ڈالین جب ہم سے شنکال اس
امر کے بارے مین کچھ تقریر کرینگے ہم جواب اُنکو دے لین گے پس میرے نزدیک ضرور ہی کہ کل ان
سبکو قتل فرمائیے آیندہ آپکو اختیار ہی رموز نے جو اس طور سے بیان کیا عنطاق کو بھی یقین آگیا
اور خیال کیا کہ رموز سچ کہتا ہی کوئی ضرورت سفارش کرنے کی نہین ہی کہ سفارش کی جائے نہ
اس کی ضرورت ہی کہ ان اسیرون کے بارے مین مین شنکال سے اجازت لون مین خود صاحب
اختیار ہون ان سب کے قید رکھنے مین بڑے بڑے نقصان ہین اور بڑی بڑی خرابیان ہین
اور انجام اچھا نہین ہی واقعی اگر حمزہ کو خبر ہوگئی تو پھر بڑی مشکل پڑے گی رموز کی راے بہت
صائب ہی اسوقت مین ضرور غلطی پر تھا جو مین نے عمرو عیار کی سفارش کی دراصل سچ کہتا ہی وہ
عیار ہی اسکی بات پر اعتبار کرنا خلاف عقل ہی اگر یہ رہا ہو کر پھر جائے تو پھر ملا کیا جائے بڑی ہی مشکل

غلطی کی تھی نہ رموز ایسا شخص ہوتا نہ مجکو اس فعل سے باز رکھتا یہ دل مین خیال کرکے رموز
سے کہا کہ ای بھائی مین غلطی پر تھا لہذا معاف کرتا تمکو ان سب کا اختیار ہی ادھر اہل دربار
نے سفارش کرنے کا قصد کیا تھا جب سب نے دیکھا کہ بادشاہ نے سفارش کی اسیر رموز
نے یہ تقریر بیان کی کہ جسکا جواب بادشاہ نے یہ دیا کہ تمکو اختیار ہی ہر ایک نے خیال کیا
دل مین کہ جب بادشاہ کی نہ چلی تو ہم سب کیا ہین سب خاموش ہو رہے ادھر خواجہ نے
دیکھا کہ عنطاق نے بہتری سفارش کی مگر اوسپر بھی یہ حرامزادہ نہ راضی ہوا آخر کو عاجز ہو کر اُسنے
بھی اختیار دیدیا ای خواجہ بڑا غضب ہوا کہ تم تو قتل ہوتے ہی تھے اس حرامزادہ نے عملشاہ
وغیرہ کے بھی قتل کی فکر کی اور عنطاق کو اپنی تقریر سے سمجھا کر راضی کر لیا اب کیا کیا جائے
یہ حرامزادہ ایسا سخت دل ہی کہ اسکے دل پر میری تقریر نے اثر نہ کیا بڑا ظالم ہی ای خواجہ
اتنی موت قریب ہی جو تمھارے دل مین آئے وہ تم بھی اسکو کہو اپنے دل کا ارمان تو نکال لو
آخر قتل ہوگے اول قتل ہوگے پھر کیون حسرت رہ جائے یہ خواجہ نے دل مین خیال کرکے
ٹھہر گیا تھا کہ کچھ کہون کہ رموز نے ایک مرتبہ خواجہ کی طرف دیکھکر کہا کہ ای خواجہ اب تمکو اپنے
موت کا یقین ہوگیا ہوگا کل تم دیکھنا کہ مین اوس شخص کو بھی قتل کرونگا کہ جسکے رہائی کی فکر
مین تم لگے تھے رموز تو ادھر خواجہ سے کلام کر رہا ہی ادھر عنطاق نے حکم دیا کہ کل بوقت
صبح بیرون شہر میدان خونی کی تیاری کی جائے اور ہمارے آنے تک تیار ہو جائے اور خیمے
وغیرہ برپا ہون اور تمام لشکر کل صبح کو مسلح و مکمل ہو کر تیار رہے کہ ہم ہمراہ لیکر براے تماشاے قتل
خداپرستان جائینگے اور جسقدر بادشاہ ہماری کمک پر آئے ہین اور اسوقت تک یہان موجود ہین
انکو بھی اس حکم سے آگاہ کیا جائے کہ وہ اپنا اپنا لشکر لیکر اوسی میدان مین آئین اور چارجی تمام
شہر مین و بیرون شہر و گاؤن گاؤن بذریعہ دہل کے خبر پہونچا دے کہ کل خداپرست قتل ہونگے
جسکو تماشا انکے قتل کا دیکھنا ہو وہ بوقت صبح آ دیکھے کہ جو سرتابی کرتا ہی اوسکو یہ سزا دیجاتی
ہی یہ جو حکم عنطاق نے دیا وزیر نے اوسیوقت اس حکم کی تعمیل کی ہرکارون کو طلب کرکے سب
بادشاہون کے پاس بھیجدیا داروغہ فراشخانہ کو طلب کرکے خیمے وغیرہ کے برپا کرنے کا
حکم دیا جلادون کو طلب کرکے میدان خونی کے تیار کرنے کا حکم دیا افسران فوج سے لشکر کے

تیار ہونے کا حکم دیا منادی کو بلا کر تمام شہر دگاؤن وغیرہ کے رہنے والون کو بادشاہ کے
حکم سے آگاہ کرنے کا حکم دیا جب سب کامون سے فراغت پائی تو پس پشت عنطاق آکر کھڑا
ہوا اور عرض کیا کہ غلام نے سب لوگون کو طلب کر کے حکم سرکار سے آگاہ کر دیا عنطاق نے کہا
کہ بہت اچھا کیا اودھر جب رموز نے خواجہ سے اس طور سے کہا خواجہ کو تاب نرہی برہم ہو کر
جواب دیا کہ او کافر خاسر کندہ ناتراش گندہ ہین کیا بیہودہ بکتا ہی تیری کیا مجال ہی جو ہم سب کو
قتل کر سکے اگر اُسکی طرف سے ہماری موت نہ آئی ہو یاد رکھ نہ مین قتل ہو سکتا ہون نہ پسر حمزہ
نامدار خدا پرست بلکہ تو کتّے کی موت مارا جائیگا اور ہم سب رہا ہو نگے ہمارا خدا ہم سب کی
حفاظت کریگا وہی سب کا حامی و مددگار ہی خیال تو کر کہ تجھ ایسا دشمن قوی مہر کران سب کو
قید رکھے یہ اوسی کی عنایت و مہربانی تھی کہ تیرے دل مین ایسی بات پیدا کی اے ظالم تو ایک
ہمارا بال نہین کم کر سکتا ہی اگر خدا ہمارا ہماری حفاظت پر موجود ہی اور اوسکو منظور ہی تو تو کیا
کر سکتا ہی تیری کیا مجال ہی یہ بالکل تیرا بیکار خیال ہی جو قتل کرے بدون اُسکے حکم کے کیا مجال ہی
بموجب شعر اگر تیغ عالم بجنبد زجائے ؛؛ نہ برد رگ تا نخواہد خدائے ؛؛ یاد رکھ مین رہا ہونگا
اور رہا ہو کر تجھکو اور تیرے سب ہمراہیون کو قتل کر کے پسر حمزہ و اُن خدا پرستون کو رہا کرونگا
جو کہ بیگناہ قید مین یاد رکھ کہ میرا نام ریش تراشندہ کافران و سر برندۂ جادوگران آہی ملک الموت
ہون جان ساحران کا تو اب میرے ہاتھ سے بچکر جا کہان سکتا ہی میرا خدا مجھکو رہا کریگا اور تیرے
ہاتھ سے نجات دیگا مع اون سب کے بیشک مین عمرو عیار ہون اور تجھکو قتل کرنے آیا تھا اور اون
سبکو رہا کرنے کو تو نے پہچان لیا اور اسیر کر لیا خیر خدا نے عیار کی اسمت ضرور جو کچھ مین نے
تجھ سے کہا ہی وہ ہونے والا ہی تھا اور اگر تو میرے قریب ہی آگر مجھکو رہا کر دیتا تو مین تجھکو اور ان سب کو ضرور
قتل کرتا اور ان سبکو جو کہ تیرے پاس قید مین رہا کرتا اور اگر خدا نے چاہا تو ضرور ایسا ہوگا تو میرے
قتل کا ہین اور ان سب کے قصور دیکھتا ہی نہ کر پھر دیکھ ہم سب کا خدا ہم سبکو کیونکر بچاتا ہی خواجہ
نے جیون سے خوش ہو کر کہا رموز کو نقشہ آیا بر ہم ہو کر یہ لا کہ دیکھتا ہون کہ تیرا خدا کیونکر تجھکو
بچاتا ہی اور تو کیونکر میرے ہاتھ سے بچتا ہی خواجہ نے جواب دیا کہ دیکھ لینا کیونکر بچ جاتا ہون اور
کیونکر تجھکو قتل کرتا ہون یہ کہکر خاموش ہو رہے اودھر رموز نے عنطاق سے کہا کہ آپ نے

ملاحظہ فرمایا کہ یہ مکار اوسوقت کیسی باتین کر رہا تھا اور اب کیسی تقریر کرتا ہی اور اب تو آپکو یقین آیا کہ اوسنے خود اس امر کا اقرار کیا کہ مین نے دہوکا اور فریب دیا آپ ہی ملاحظہ فرماوین کہ مین اگر اوسوقت آپکی سفارش کے بموجب رہا کر دیتا تو اِسوقت کتنی بڑی خفت اور زحمت ہوتی مین تو بخوبی سمجھ گیا تھا اوسوقت کی بیمروتی نے یہ کام کیا اور ہم سبکو زحمت سے بچایا اتنے مین عنطاق و کل اہل دربار نے جوابدیا کہ واقعی آپ نے خوب پہچانا اور آپ نے خوب سمجھ لیا کہ یہ فقرہ اور مکر کرتا ہی ہم سب کو تو یقین واثق تھا کہ یہ سچ کہتا ہی رموز نے جواب دیا کہ مین ساحر ہون ہر ایک کے دل کا حال مجکو بخوبی معلوم ہی کہ اسکے دل مین یہ امر ہی اور اوسکے دل مین یہ بات ہی بھلا کوئی مجھسے کیا فریب کریگا یہ کہکر حکم دیا کہ اسکو اس قفس مین بند کرکے ہماری خوابگاہ مین لٹکا دو ہم کل اسکو قتل کرینگے ان سب کے ہمراہ فوراً اون لوگون نے حکم کی تعمیل کی جو کہ قفس لیکر آئے تھے کہ خواجہ کو پکڑکر اوس قفس مین بند کیا اور قفس سامنے رموز کے رکھدیا رموز نے سحر کیا کہ بالکل خواجہ کے ہاتھ پانون بے قابو ہو گئے زبان بند ہو گئی خواجہ کے جسم پر رموز نے قید سحر قائم کی پس خواجہ کو مبتلاے سحر کرکے اور قفس مین بند کرا کے اب عنطاق کی طرف متوجہ ہوا ادہر خواجہ قفس مین پھنسے ہوئے سحر مین مبتلا ہین زبان قابو مین نہین ہی کہ کسی سے کلام کر سکین خداوند کریم سے اپنی رہائی اور اون سب کی رہائی کی بصدرجوع قلب دعا کر رہے ہین آنکھون سے اشک حسرت جاری ہین یہ معلوم ہوتا ہی کہ دو دریا ہین کہ رواں ہین اور یہی دعا ہی کہ اے خالق اکبر اپنے وعدہ کے موافق میری جان بچا لے اور اون سب کی کیونکہ مین نے بری چیز کا نام تک نہین لیا ہی میرے تیرے اقرار ہو چکا ہی خواجہ تو دعا کر رہے ہین اودہر رموز نے عنطاق سے کہا کہ آپ نے حکم دیدیا کہ منادی کر دی جائے کہ کل ہم خداپرستون کو مع پسر حمزہ و خواجہ عمرو کے قتل کرینگے عنطاق نے جواب دیا کہ ہان یقین ہی کہ منادی نے منادی بھی کر دی ہو گی تم اطمینان رکھو کہ کل مین سب کو قتل کرونگا یہ سن کے رموز نے کہا کہ ضرور ایسا ہونا چاہیے اب ان لوگون کو قید رکھنا بالکل بیکار ہی انکے قید رکھنے مین بہت بڑے بڑے ضرر و نقصان ہین اور جانون کا بھی خوف ہی عنطاق نے جواب دیا کہ تمھارا خیال بہت درست ہی یہ کہکر اہل دربار سے اور اون بادشاہون سے جو کہ اوسوقت وہان موجود تھے کہا کہ آپ لوگ بھی کل صبح کو تیار ہو

حاضر ہون اور میرے ہمراہ چلکر خداے ستون کے قتل کا تماشہ ملاحظہ کرین اور ثواب حاصل کرین
اون سب نے جواب دیا کہ بہت خوب ہم سب حاضر ہونگے آپ اطمینان رکھین یہ سنکے رموزہ
نے عنطاق سے کہا کہ مین رخصت ہوتا ہون اب کل خواجہ کی قید لیکر آؤنگا عنطاق نے جواب دیا
کہ سدھارو پس رموز نے دستک دی کہ ایک عقاب تیز پر مشرق کی طرف سے اوڑتا ہوا آیا
اور سامنے رموز کے آکر کھڑا ہوا راوی بیان کرتا ہی کہ اتنی دیر مین رموز نے اپنے دل مین
یہ خیال کیا کہ اگر مین قید خواجہ کی لیکر اپنی خوابگاہ مین جاتا ہون اور وہان قید رکھتا ہون تو ایسا
نہو کہ یہ کسیکو فقرہ دیکر کسی نہ کسی تدبیر سے رہا ہو جائے تو ساری محنت بیکار جائے اس سے کوئی
اور تدبیر کرنا لازم ہی اسی خیال سے اوسنے دستک دی کہ عقاب جادو کو جو کہ اسکا ملازم خاص
ہی اور ہمیشہ بالاے ہوا رہتا ہی طلب کیا جب وہ آیا تو اوس سے کہا کہ ای عقاب جادو یہ قفس
لیکر تم اپنے پاس بکمال حفاظت رکھنا اور بہت ہوشیار و خبردار رہنا کیونکہ یہ بہت بڑا عیار و مکار ہی
اسکے کسی فقرہ مین نہ آنا کہ یہ تمکو فقرہ دیکر رہا ہو جائے اگر یہ رہا ہوگیا تو بڑی آفت برپا کریگا
یہ خواجہ عمرو ہی جو کہ اس قفس مین قید ہی یہ ساحرون کے جان کا ملک الموت ہی دیکھو بہت
ہوشیار رہنا میری محنت کو نہ برباد کرنا بڑی مشکلون سے یہ ہاتھ آیا ہی اسنے بڑے بڑے ساحرونکو
دھوکا دیا ہی اور مجکو بھی دھوکا دیا تھا مگر مین کب اسکے فریب مین آتا ہون پس اب تم یہ قفس
لیجاؤ کل بوقت سحر آنا یہ قفس لیکر یہ سننا تھا کہ وہ عقاب ایک مرتبہ پلٹا اور قریب تخت آیا پنجہ مین
اوس قفس کو دبا کر اور ایک مرتبہ اوڑ کر چلا سب نے دیکھا کہ وہ عقاب قفس لیے ہوے چلا گیا
راوی بیان کرتا ہی کہ سمک بلطاقی اوس وقت سے یہان موجود تھا کہ جب سے خواجہ آئے
تھے حریص کی شکل پر بلکہ خواجہ کے ہمراہ دربار مین آیا تھا جب سمک نے دیکھا کہ استاد اسیر
ہوگئے یہ آنکھ بچا کر باہر آیا اس خیال سے کہ ایسا نہو کہ اسکا سحر اسکو اس حال سے آگاہ کرے
کہ جو چوبدار کھڑا ہی یہی عیار ہی تو تم بھی اسیر ہو جاؤ تو اور خرابی ہو کیونکہ پھر صورت خلاصی کی نہ ہو
اگر تم رہا ہو گئے تو اوستاد کی رہائی کی فکر کرو گے اس خیال سے سمک باہر چلا آیا تھا ہر دم
صورت بدل کر اندر جاتا تھا اور خبر لاتا تھا کہ کیا ہوا جب کچھ تقریر خواجہ سے اور رموز سے ہوئی
سب اسنے سنے پہلے تو سمک بہت خوش ہوا کہ اوستاد نے رموز کو فقرہ دیا مگر جب وہ [illegible]

نہ آیا اور خواجہ نے سخت تقریر کی اسوقت سمک کو یقین ہوا کہ یہ رہا نہ کریگا خیر دیکھا جائیگا
جب رموز نے خواجہ کو قفس مین اسیر کیا اور کہا کہ اسکو میری خوابگاہ مین لیجا کر لٹکا دو اوسوقت
سمک خوش ہوا کہ اب شب کو عیاری کرکے رموز کو قتل کرونگا اور خواجہ کو رہا کرلونگا مگر جب رموز
نے عقاب اسحر کو طلب کرکے قفس روانہ کردیا اوسوقت سمک مایوس ہوگیا اور دل مین کہنے
لگا کہ اب کیا ہوگا یہ تو بڑی خرابی ہوئی کہ معلوم اس حرامزادہ نے اوستاد کے قفس کو کہان
روانہ کردیا اب کیا کرونگا خیر اوستاد کا حافظ و نگہبان خداوند کریم ہے مگر آج شب کو عیاری
کرکے اس حرامزادہ رموز کو تو قتل کرنا چاہیے سمک ملطاقی تو یہ دل مین خیال کرکے بیرون دربار
آئے اور اپنی صورت تبدیل کرکے عیاری کی فکر مین مصروف ہوئے اودھر رموز عنطاق
مرخص ہوکر اپنے مقام پر آیا چونکہ اسکو عیارون کا خوف تھا اسنے اپنا آنے ہی بند و بست
کیا اور اپنی حفاظت کی تدبیر کی کہ اگر کوئی عیار میری فکر مین آئے تو مجکو خبر ہوجائے یہ تدبیر
کرکے یہ تو انتظار کرنے لگا اسکا حال آیندہ تحریر ہوگا اودھر عنطاق نے دربار برخاست کیا
سب سردار دربادشاہ دربار سے اوٹھکر اپنے اپنے مقام پر آئے اور صبح کے جانے کا ہر اسے
تماشائے قتل اہل اسلام انتظام کرنے لگے اودھر افسران فوج نے جاکر اہل لشکر کو حکم بادشاہ
سے خبردار کیا کہ صبح کو سب لشکر تیار رہے صبح کو ہمراہ بادشاہ کے طرف میدان قتل کے چلنا
ہوگا اہل لشکر بھی اپنا اپنا بند و بست کرنے لگے ہتیار وغیرہ درست کرنے لگے ہرکارون
نے اون اون بادشاہون و افسرون کو حکم بادشاہ سے آگاہ کیا جو جو کہ دربار مین نہ آئے
تھے سب اپنے اپنے بند و بست مین مصروف ہوگئے جلادون نے بیرون شہر جاکر میدان
وسیع دیکھکر میدان خونی کی تیاری کی اہلکاران شاہی نے خیمے و بارگاہین اوسی میدان
مین مناسب مقام پر ایستادہ کردین جارچی نے تمام شہر و ہر ایک گانون مین جو کہ قریب
تھا خبر بذریعہ دہل کے پہونچادی کہ کل پسر حمزہ یعنے علمشاہ و دیگر خداپرست جو کہ اوسکے
مشیر کیساتھ اپنے دین سے پھر گئے تھے اور خداپرست ہوگئے ہین فلان میدان مین قتل کیے جاینگے
جسکو تماشہ دیکھنا ہو وہ بوقت سحر آئے اور تماشہ دیکھے ثواب حاصل کرے چنانچہ تمام امیر و
غریب اونی و اعلے چلنے پر آمادہ ہوئے صبح کا انتظار کرنے لگے جو کہ مقام پر بیٹھے کہ ہر جا کہ

کو قتل چلکر خدا پرستون کے قتل کا تماشہ دیکھین گے راوی اون سب کو نذر اسی بند و بست اور فکر انتظار مین رکھتا ہی آیندہ یہ حال تحریر ہوگا اب کچھ حال لشکر اسلام کا تحریر کرتا ہی کہ وہان کیا واقعہ گذرا کیونکہ لشکر اسلام زیر کوہ بلور بمقابلہ اخلاق قزاق برادر اشفاق قزاق اوترا ہوا ہی کہ جسکو معتبر برق فرنگی نے عیاری کر کے قتل کیا ہی جسپر امیر حمزہ صاحبقران نے معتبر برق فرنگی کو ناراض ہو کر نکالدیا تھا یہ داستان جناب منشی احمد حسین صاحب قمر تحریر کر چکے ہین مین نے صرف ناظرین کی یاد دہی کے لیے اسقدر تحریر کر دیا لشکر اسلام تو یہان فروکش ہی اور حمزہ صاحبقران حکیم استقلینوس کے مہمان ہین اور انتظار کر رہے ہین کہ خواجہ اس کوہ کی خبر لیکر آئین تو مین طرف کوہ بلبستون کے روانہ ہون اور حکیم بشیا طین امیر کے پاس اسیر ہی اوسی نے یہ شرط بھی کی ہی کہ اس کوہ پر کی خبر لگا دیجیے کہ جہان گنبد ہی اور اس گنبد سے صدا آتی ہی کہ مین تم سب کا خدا ہون اور اس طرف کے باشندے اسکو سجدہ کرتے مانتے ہین یہ معلوم ہو جائے کہ وہ کون ہی تو مین ایمان لاؤن ورنہ بہت مشکل امر ہی میرا ایمان لانا بس خواجہ کو امیر نے اُس طرف کو روانہ کیا تھا چنانچہ خواجہ گئے ہوے ہین کہ انکا حال منشی صاحب تحریر کر چکے ہین کہ جس طور سے اُنھون نے اوس بچہ شیطان اسلم کو اسیر کیا ہی اور چلے تھے کہ راہ مین جہانگیر کا خیال آگیا اُنکے رہا کرنے کو گئے جیسا کہ اس حقیر نے تحریر کیا ہی خلاصہ یہ کہ لشکر اسلام زیر کوہ بلور فروکش ہی اور سب صاحبقران کا انتظار کر رہے ہین اور اخلاق قزاق بسبب مجروح ہونے کے کوہ پر مقیم ہی اسکا لشکر زیر کوہ پڑا ہوا ہی اسکا قصد ہی کہ امیر اچھا ہولین تو مین اہل اسلام سے مقابلہ کرون اہل اسلام کو دگھیرے ہوئے پڑے ہین لشکر اہل اسلام مین ملک بہرام و مقبل و دیگر سرداران سب کے اہل لشکر ہین مثل فرہاد خان وغیرہ کے اور بہت سے ساحر ہین جو کہ یہان شریک ہوگئے ہین مثل ملکہ غزالہ و ملکہ گوہر آرا معشوقہ جہانگیر و ملکہ مہتنی معشوقہ امیر و سیران جادو و آفت جادو وغیرہ کے اور دیگر ساحر واہل لشکر ان سب کو صاحبقران کا انتظار ہی کہ صاحبقران کوہ بیستون کو فتح کر کے اور لوح کا نشان دریافت کر کے تشریف لائین اور طلسم کیجانب روانہ ہون تو ہم سب بھی ہمراہ رکاب چلین اور بادشاہ طلسم سے مقابلہ کرین لہذا اب لشکر اسلام کی حالت تحریر کرتا ہون بعد اسکے پھر محلشاہ وغیرہ کا حال تحریر کرونگا انشاء اللہ تعالے یہ چند سطور مین نے بطور یاد دہی کے ناظرین کی خدمت مین

تحریر کر گئے ہیں پیشتر ہی ہم نے ناظرین کو یاد آجاوے کہ یہ سب واقعات ہو چکے ہیں اور منشی احمد حسین تحریر کر چکے ہیں ورنہ کوئی ضرورت نہ تھی آمدم برسر مطلب

اب دو کلمہ داستان لشکر اسلام کے ملاحظہ ہوں جو کہ بمقابلہ اخلاق فراخ اوترا ہوا ہے و دیگر حالات داستان ہذا

راویان نازک خیال و حاکیان صداقت مقال اس داستان صداقت اساس کو صفحہ قرطاس پر بقلم بیضا رقم سے یوں تحریر و تسطیر کرتے ہیں کہ جب امیر حمزہ صاحبقران مالک عقرب سلیمانی سکوچاک سلیمانی زادہ اللہ تاج ثانی سلیمان اپنے سرداروں سے رخصت ہو کر طرف کوہ بیستون بہ سبب ہدایت پرچہ کاغذ کے تشریف لے گئے اور لشکر کو یہان چھوڑ گئے سب اہل لشکر یہان انتظار صاحبقران ثانی سلیمان میں مقیم ہیں کیونکہ صاحبقران کو عرصہ ہوا اور صاحبقران واپس نہ آئے یہان ہر روز سب سردار دربار میں حاضر ہوتے ہیں اپنے اپنے مقام پر اپنے طریقہ اور قاعدہ سے بیٹھے ہیں کیونکہ صاحبقران کے دونوں جانشین یہان موجود ہیں دربار آراستہ ہوتا ہے ہرکارے ہرجا سے خبر مقرر کیے ہیں کہ اخلاق کی خبر لائیں اور صاحبقران کے لشکر اسلام میں عیاروں میں سے مہتر چالاک پسر خواجہ عمرو نامدار و مہتر برق فرنگی و دیگر عیار مثل چالاک بن عمرو کے یہ عیار بھی دربار میں اپنے اپنے مقام پر موجود رہتے ہیں ایک دن کا ذکر ہے کہ دربار آراستہ ہے اور سب سردار ساحر و غیر ساحر حاضر دربار ہیں دنگل صاحبقران و جہانگیر و علمشاہ پر غاشیہ پڑا ہے ہر صف ساحران میں کرسی آہو چشم و ملکہ سیماب مہر جمال پر غاشیہ پڑا ہے اور سب باقی سردار موجود ہیں کہ یکایک ملکہ غزالہ کی نگاہ اپنی دختر نیک اختر ملکہ آہو چشم کی کرسی پر پڑی ساتھ ہی علمشاہ کے دنگل پر بھی نظر اسکے دل میں خیال پیدا ہوا کہ ان دونون کو لشکر سے نکلے ہوئے عرصہ ہوا ہے اور انکی کچھ خبر نہ معلوم ہوئی کہ کدھر گئے ہیں اور کہان ہیں اور ان دونون پر کیا گذری ہے انکا حال دریافت کرنا اور خبر لینا ضرور ہے ناظرین کو اس امر کا خیال رہے کہ ملکہ غزالہ تمام ساحرون کی افسر ہے اور سپہ سالار لشکر ساحران ہے سب اسکے ماتحت ہیں پھر سبکا اون سب پر حکم ہوتا ہے اور وہ سب انکے تابعدار ہیں یہ جو خیال ملکہ غزالہ کے دل میں پیدا ہوا فوراً جھولی میں سے ایک کتاب نکالی اوسکو کھولا اور کچھ اسم سحر پڑھکر اوسپر نگاہ کی دل میں ملکہ آہو چشم

و علمشاہ کا خیال کر لیا ملکہ غزالہ پر سحر کے ذریعہ سے کل حالات ملکہ آہو چشم و علمشاہ کے
ظاہر ہوئے کتاب سحر مین سب حال تحریر تھا یہان سے ملکہ و علمشاہ کا بوقت شب نکل نکل کر جانا
صبح کو صحرا مین پہونچنا علمشاہ و ملکہ مین باہم تقریر ہونا آخر ملکہ کا قمری نمکر علمشاہ کے ہمراہ ہونا علمشاہ
کا پاس عنطاق کجکلاہ کے موافق اُسکے طلب کے جانا عنطاق کا قمری کو پسند کرنا علمشاہ سے
طلب کرنا انکا انکار کرنا اُسکے سامنے رموز جادو کا باز سحر بھیجکر قمری کو اُٹھوا منگانا علمشاہ کا برہم
ہوکر مقابلہ کرنا بارگاہ مین چند سردارون کا ہاتھ سے علمشاہ کے مارا جانا پس سبکا ازر دی بوہ انکو
پکڑ لینا رموز کا آکر سحر بیکار کرنا علمشاہ کا اسیر ہو جانا عنطاق کا علمشاہ کو قید کرنا اور حکم قتل دینا اسکے
بھانجے تنجیر کا یہ خبر پاکر شب کو آکر رہا کر لیجانا اپنے قلعہ مین رکھنا مسلمان ہونا اور سب اہل قلعہ کو مسلمان
کرنا اور علاج علمشاہ کا کرنا سمک کا عیاری کر کے رموز سے قفس قمری کا حاصل کرنا اور پاس
علمشاہ کے لیکر پہونچ جانا دیوانہ کا اپنے عشق کا حال بیان کرنا علمشاہ کا اقرار کرنا کہ مین تیری معشوقہ
تجکو دلا دونگا یہ حال عنطاق پر ظاہر ہونا کہ علمشاہ کو تنجیر دیوانہ تیرا بھانجہ شب کو رہا کر لی گیا ہے اُسکا
یہ خبر پاکر ایک پہلوان کو مع سپاہ کے روانہ کرنا طرف علمشاہ و تنجیر کے مقابلہ ہونا افغان آدم خوار
کا علمشاہ کے ہاتھ سے رہا ہو کر مسلمان ہونا یہ خبر پاکر خود عنطاق کجکلاہ کا لشکر کشی کر کے آنا اور اپنے
باجگذارون کو نامے بھیجکر طلب کرنا سبکا آنا اور علمشاہ کا مع دیوانہ کے مقابلہ عنطاق مین یہ قصہ
مقابلہ قلعہ سے باہر نکل کر آنا دیوانے کے باپ مضراب کجکلاہ سپاہ حسب طلب عنطاق کے آنا
اسیر سب حال ظاہر ہونا عنطاق سے برہم ہو کر مع اپنے لشکر کے الگ ہو جانا رموز جادو کا آکر
علمشاہ و دیوانے کو بذریعہ سحر کے اسیر کر لینا اور سب سردارون کو مضراب کجکلاہ وغیرہ سرداروں
اہل لشکر پر سحر کرنا آہو چشم کا یہ حال دیکھکر رموز سے آکر مقابلہ کرنا رموز کا خاک قبر جمشید کی
اوڑا کر آہو چشم کو اسیر کر لینا اہل لشکر و اہل قلعہ پر سحر کر کے سب کو پتھر کا بنا دینا اور ایک سحر ان سب پر
گرا کر رموز کا مع عنطاق و کل لشکر کے شہر مین آنا شنکال کے پاس نامہ روانہ کرنا خواجہ عمرو کا ملوث
کی عیاری کر کے شنکال سے جہانگیر وغیرہ کو لینا اور وہان سے عنطاقیہ مین آنا میدان میں جانا خواجہ
خواجہ کا کبھی اسیر ہونا عنطاقیہ مین منادی ہونا کہ کل سب خدا پرست قتل کیے جائینگے کل واقعات
ملکہ کے ایک سرحد میں تھا جو کہ گذرے ہین اور مین تحریر کر چکا ہون انکی طور سے ظاہر ہوئے

که غزاله موجود تھی یه واقعات دیکھکر رنگ رو زرد ہوگیا چہرہ متغیر ہوگیا ایک قسم کی گرد ملال رخ پر
پائی جانے لگی افسردگی ظاہر ہونے لگی اشک حسرت مثل دریا کے چشمہاے فتان سے جاری ہوئے
آدسرد کے فقرے بھرنے لگی کف افسوس ملنے لگی بار بار زانو پر ہاتھ مارنے لگی عجب کچھ حالت و
کیفیت ہوگئی ایک بار ہائے شاہزادہ علمشاہ کہکر دل کو پکڑ لیا کشور دل پر فوج رنج و غم کی
چڑھائی ہوئی تاراجی اقلیم صبر و قرار کو سپاہ صدمہ و غم آئی دل سینے کے قفس مین مثل ماہی بے آب
کے تڑپنے لگا یہ جو ملکہ نے کہا کہ ہائے علمشاہ تو سب اہل دربار کے کان کھڑے ہوئے ہر ایک
نے ملکہ غزالہ کی طرف دیکھا ملکہ کی عجیب حالت پائی دیکھا کہ مثل ابر نوبہار کے رو رہی ہے اور
بار بار کف افسوس مل رہی ہے جو ساحر تھے وہ تو بسبب پاس و لحاظ کے کچھ نہ دریافت کر سکے مگر لندھور
و مالک نے خصوصاً مالک اشتر نے کہا کہ ای ملکہ غزالہ یہ تمھاری کیا حالت ہے اور یہ نعرہ ہاے کا نعرہ
کیسا کیا اور علمشاہ کا نام کیون لیا یہ تو بیان کرو کہ کیا اسوقت کچھ شاہزادے کی یاد آئی یا
اپنے دختر کی تمھاری یہ حالت دیکھکر اور اس نعرہ کی صدا سنکے ہمارے حواس جاتے رہے
کیا حالت ہے ملکہ غزالہ نے لندھور و مالک و غیرہ کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ ای جانشین حمزہ
داراے ہند و مالک اشتر مین کیا بیان کرون اگر بیان کرتی ہون تو عرصہ ہوتا ہے وہان خاتمہ ہو جائیگا
لہذا مین تو جاتی ہون آپ دونون صاحب لشکر سے ہوشیار رہین مین شاہزادہ کی کمک کر کے
ابھی آتی ہون مین ٹھہر نہین سکتی ہون لندھور و غیرہ نے کہا کہ ای ملکہ صاف صاف بیان کرو
کہ کیا واقعہ ہے ہمارے دل سینون مین بیقرار ہین اور یہ جو تمنے کہا کہ مین جاتی ہون اور شاہزادہ
کی کمک کر کے ابھی آتی ہون تو اس امر کا خیال رہے کہ یہ اولاد صاحبقران ہین انکو کسی کی کمک
درکار نہین ہے سواے خداوند کریم کے خصوصاً ساحرون کی کیونکہ ہم لوگ سحر ساحری کو برا جانتے
ہین اگر تم جاکر سحر کر کے کسی پہلوان یا بادشاہ کو قتل کروگی اور شاہزادہ کو معلوم ہو جائیگا
تو بڑی خرابی ہوگی یقین ہے کہ وہ اپنے کو ہلاک کرین پس لازم یہ ہے کہ ہم سے بیان کرو کہ ہم جاکر
کمک کرین اول تو تم عورت ہو دوسرے ساحرہ یا ہمکو بھی ساتھ لیتی چلو غزالہ نے جواب دیا
کہ اگر ساحرون سے مقابلہ ہوا اور کسی ساحر کے سحر مین مبتلا ہوگئے ہون تو اس حالت مین آپ
لوگ جاکر کیا بنایئے گا جو انکا انجام ہوا ہے وہی آپکا بھی ہوگا کیونکہ آپ لوگ سحر سے واقف

نہین ہین ہان اگر کسی پہلوان یا بادشاہ یا لشکر سے مقابلہ ہوتا تو آپ لوگون کا جانا بیجا نہ تھا اسلئے
آپکی بھی کچھ ضرورت نہ تھی وہ اسکیلئے کافی تھی تاہم مین آپ لوگون کو پہونچا دیتی جبکہ ساحرون سے مقابلہ
ہی اور وہ مبتلا سے سحر ہین اور اُنکے قتل کی فکر کیجاتی ہی تو ایسی حالت مین آپ لوگ جاکر کیا
بنا لینگی ہان وہان تو ہم لوگون کا کام ہی لندھور نے جوابدیا کہ یہ سب درست ہی ہم اسوقت تک
تمکو نہ جانے دینگے جبتک تم بالکل واقعہ نہ بیان کر دگی ہم بھی تو آگاہ ہون کہ شاہزادہ
کس آفت مین مبتلا ہوا ہی کہ تم اسقدر بیقرار ہو یہ سنکے ملکہ غزالہ نے اول سے آخر تک سب حال بیان
کیا جو کہ کتاب سحر سے اسکو معلوم ہوا تھا اور کہا کہ کل صبح کو شاہزادہ مع اُن سب لوگون کے قتل
کیا جائیگا جو کہ اُنکے شریک ہوئے تھے اور اُنکے ہمراہ اسیر ہوئے ہین پس میرا جانا بہ ضرور ہی مین
ابھی جہان تک ممکن ہوگا اپنے کو وہان پہونچا دونگی اور کل جب وہ براے قتل میدان مین
لائے جائینگے سحر کر کے اوس ساحر کو قتل کر دونگی کہ جس نے شاہزادہ کو اسیر سحر کیا ہی پس اب
مین جاتی ہون آپ لوگون کے لیے جانے مین بہت دقت ہی آپ لوگ یہان تشریف رکھین
اور لشکر سے خبردار رہین کیونکہ آپ سے مقابلہ مین لشکر حریف اُترا ہوا ہی ایسا نہ ہو کہ آپکی
عدم موجودگی مین کوئی لشکر پر آفت آئے کہ جو کہ صاحبقران سے ندامت دلائے یہان آپ
لوگون کا موجود ہونا بہ ضرور ہی کہ غیر ساحرون سے مقابلہ ہی میری کوئی ضرورت نہین ہی جب
یہ غزالہ نے کہا اور سب کو معلوم ہوا کہ علمشاہ کو اس طور سے ساحرون نے اسیر کر لیا اور غزالہ
براے کمک جاتی ہی لندھور وغیرہ نے کہا کہ ملکہ بسم اللہ کرو اب دیر نہ کرو خداوند کریم تمکو بھی
وقت پر پہونچائے اور صاحبقران سے ہم سبکو اور تمکو سرخرو کرے اور تمھاری مراد بر لائے
جاؤ سپرد خداوند کریم کیا ملکہ غزالہ یہ سنکے اپنے مقام سے اٹھی اسکا اُٹھنا تھا کہ ملکہ گوہر آرا
و ملکہ قہانہ و ملکہ لالہ تن و آفت جادو و سیران جادو جو جو ساحر زبردست تھے ملکہ کے
اُٹھتے ہی اپنے اپنے مقام سے اٹھے ملکہ نے انکی طرف دیکھکر کہا کہ کیون تم ابھی دربار برخاست
ہونے کا وقت نہین دلداسے ہنوز تشریف فرما ہین اور مین تو بضرورت جاتی ہون آپ لوگ
ابھی تشریف رکھین اُن سب نے جوابدیا کہ ہم بھی آپکے ہمراہ چلین گے کیونکہ ساحرون سے
مقابلہ ہی ملکہ نے جواب دیا کہ یہ لونڈی آپکی کافی ہی آپ لوگون کے تکلیف فرمانے کی کوئی

ضرورت نہین ہو آپ لوگ کیون تکلیف کرین اُن سب نے جواب دیا کہ ہم لوگ ضرور آپکے ہمراہ
چلینگے اسمین چند سبب ہین اول تو یہ ہو کہ ہمارا آقا و مالک مبتلاے سحر ہو اور کفار اُسکی جان
کے درپے ہین پس ہم سبکو لازم ہو کہ آقا کے قدمون پر اپنی جانون کو نثار کرین جہان اُنکا پسینہ گرے
وہان اپنا خون گرا دین کیونکہ پہلے وہی یہان تشریف لائے تھے ہم انھین کے سبب سے ایمان لائے
ہین انھون نے ہمکو راہ راست دکھائی اور راہ ضلالت سے نکال کر راہ راست پر لائے چشمہ
ہدایت پر پہونچایا پھر ہم کیونکر نہ جا کر اپنی جانین نثار کرین دوسرے آپ ہماری افسر و مالک
جان ہین اور ہم آپکے ہمراہ ہین یہ تو ہم سے کبھی نہ ہوگا ہم یہ خیال کرتے ہین کہ اگر ہم کام بھی آئین
ایسے وقت مین تو ہماری سعادت ہو تیسرے یہ کہ ساحرون سے مقابلہ ہو ذرا حضور ہمارے
بھی سحر کا امتحان کرین کہ ہمنے جو اپنی عمر اس فن کے حاصل کرنے مین صرف کی ہو تو کچھ حاصل
ہوا یا نہین چوتھے ہم یہان رہ کر کیا کرین کیونکہ اگر یہان مقابلہ بھی ہوا تو پہلوانون مین ہوگا کوئی
ساحرون سے مقابلہ نہین ہو یہ لشکر ساحران یہان موجود ہو جو ہم لوگون کے قیام کرنے کی یہان
ضرورت ہو ہم لوگ یہان بالکل بیکار ہین آپکے ہمراہ چلکر ساحرون سے مقابلہ کرینگے اگر انکے
ہاتھ سے مارے گئے تو مرتبہ شہادت ملا اگر انکو قتل کیا تو سعادت عقبی حاصل ہوئی اور غازی
کہلائے یہان رہ کر ان دونون امرون سے باز رہتے ہین کسی قسم کا شرف نہ ملیگا بس
آپ ہمکو نہ منع فرمائین اپنے ہمراہ لے چلین جب اُن سب نے اس طور سے کہا تو ملکہ غزالہ
مجبور ہوئی جواب دیا کہ آپ لوگون کو اختیار ہو کوئی ضرورت نہ تھی مگر آپ لوگون کی خوشی
یہ ہو تو مین منع نہین کر سکتی ہون یہ سن کے ہر ایک نے لندھور ومالک کو سلام کیا اور ملکہ غزالہ
کے ہمراہ بیرون بارگاہ آئے یہ خبر لشکر مین ساحرون کے پھیل گئی کہ ملکہ غزالہ کسی طرف کو تشریف
لیجاتی ہین کہین شاہزادہ علمشاہ سحر مین مبتلا ہوگئے ہین سب اہل لشکر نے آکر گھیر لیا کہ ہم بھی ہمراہ
چلینگے ملکہ نے اُن سب سے فرمایا کہ تم لوگون کی کیا ضرورت ہو وہان لشکر و سپاہ کی حاجت
نہین ہو یہین سب کافی ہین تم لوگ بیکار کیون زحمت کرو تم یہان رہو ہم بہت جلد واپس آتے
ہین وہ لوگ خاموش ہو رہے ملکہ غزالہ اُن سب کو منع کر کے بیرون لشکر آئین اور بیرون لشکر آکر زمین
سے خاک اُٹھا کر ہر ایک نے اسیر اسم سحر دم کر کے اپنے شانون پر ملی کہ پر پیدا ہوئے یہ سب کے

سب ساحر ادھر کو بطرف خنجرا قیمہ سے روانہ ہوئے کہ انکا حال وقت پر تحریر ہوگا راوی بیان کرتا ہے
کہ اب لشکر میں سواے اہل لشکر کے کوئی ساحران زبردست سے نہین رہا سب ہمراہ ملکہ غزالہ کے
گئے ہیں ہان ساحروں کا لشکر ہے جو کہ ایسے ساحر ہین کہ جو کسی ساحر زبردست سے مقابلہ کرسکین
اُن سبکو تو راوی راہ مین چھوڑتا ہے لشکر کا حال تحریر ہوتا ہے کہ بعد جانے ملکہ غزالہ کے لعل جوہر
وغیرہ نے دربار برخاست کیا مگر سب مغموم و رنجور ہین اور یہ خیال ہے کہ دیکھئے ان سب کے
پہونچنے تک علمشاہ کو وہ لوگ زندہ بھی رکھتے ہین یہان لشکر اسلام و سرداران اسلام تو اسی
رنج و صدمہ مین مبتلا ہین وہان قلعہ مین اخلاق کا زخم کسیقدر اچھا ہوا اور اب اسکی حالت
یہ ہوئی کہ یہ اُٹھنے بیٹھنے لگا بلکہ چند قدم اُٹھکر ٹہلنے لگا اب اسکا دربار بھی ہونے لگا ایک
دن کا ذکر ہے کہ اسکا دربار آراستہ ہے کہ اسکو خیال آیا کہ بھائی صاحب تو قتل ہوئے عیار کے
ہاتھ سے مین نے مقابلہ کیا مین مجروح ہوا یہ لوگ بہت زبردست ہین ان سے کوئی مقابلہ
نہین کرسکتا ہے اگر مین اچھا بھی ہوگیا تو بھی ان لوگون سے نہین لڑسکتا ہون نہ میرے
پاس کوئی سردار و پہلوان ہے جو ان سے مقابلہ کرسکے نہ اسقدر لشکر ہے پس کیا تدبیر کرون اگر
مکر و دغا کرتا ہون تو انکے لشکر مین عیار موجود ہین انکے سبب سے یہ تدبیر بھی میری پیش
نہ جائیگی کیا تدبیر کرون گو میرا لشکر مقابلہ مین اُترا ہوا ہے مگر مین کیا کرسکتا ہون اتنا عرصہ
جو ہوا صرف اس سبب سے ہوا کہ مین مجروح تھا چونکہ وہ لوگ بہادر ہین بہادرون کا
یہ طریقہ ہے کہ جب تک افسر خواہ بادشاہ مجروح ہوا اچھا نہ ہولے اسوقت تک اُسکے اہل
لشکر سے مقابلہ نہین کرتے ہین پس میرے مجروح ہونے سے وہ لوگ مجبور ہوگئے نہین تو اب تک
وہ خاتمہ کرچکے ہوتے اتنے دنون بھی جان اس سبب سے بچی مگر اب کوئی صورت جان بچنے
کی نظر نہین آتی ہے کیا تدارک کیا جائے اخلاق یہ خیال دل مین کر رہا تھا اور دل سے کہ رہا
تھا کہ سواے اس تدبیر کے کہ مین جاکر انکی اطاعت کرون اور انکا دین و مذہب اختیار کرون
یہ تو صورت ہے کہ جان بچے ورنہ محال ہے اس امر کو دل گوارا نہین کرتا ہے ایسے ایسے خیال دل
سے کر رہا تھا چند سردار حاضر تھے اور بہت سے زیر کوہ لشکر لیے ہوئے اترے تھے لولی تو
یہ لوگ قزاق پیشہ ہین انکے پاس نہ تو اسقدر لشکر ہے نہ سپاہ نہ سردار تاہم قریب چالیس

کے لشکر ہی اسیقدر اسکے افسر بھی ہین کچھ اسکے پاس ہین کچھ لشکر مین ہین یہ بیٹھا ہوا ایسے منصوبے
دل سے کر رہا تھا کہ جوڑی ہرکارون کی آکر حاضر ہوئی مجرا کرکے عرض کرنے لگے ہم لشکر اسلام مین
برائے خبر گئے ہوئے تھے وہان موجود تھے کہ ہم نے دیکھا کہ جسقدر ساحر زبردست لشکر اسلام مین
تھے وہ سبکے سب لندھور وغیرہ سے رخصت ہو کر ایک سمت کو روانہ ہوئے سوائے اُن ساحرون
کے کہ جو لشکری ہین کوئی افسر اعلے وزبردست نرہا سب اُس طرف کو چلے گئے ہان غیر ساحرون
مین سے کوئی نہین گیا یہ جو ہمنے دیکھا تو دریافت کیا معلوم ہوا کہ پسر حمزہ علیشاہ لشکر سے یکہ
وتنہا کسی طرف نکل گیا تھا لیکن اُس سے اور ساحرون سے مقابلہ ہوا ساحرون نے سحر کرکے
اسیر کر لیا اب اُسکو قتل کرتے ہین یہ سب اُسکے رہا کرنے کو گئے ہین یہ سنکے ہمنے دریافت
کیا کہ کیا یہ لوگ سحر نہین جانتے ہین جو ساحرون نے انکو اسیر کر لیا معلوم ہوا کہ یہ سحر کو کفر اور
ساحر کو کافر جانتے ہین اور سوائے حمزہ کے کہ وہ مالک اسم اعظم ہین انپر تو سحر اثر نہین کرتا ہے
باقی جسقدر پسران حمزہ و نبیران حمزہ پانچہزار پانسو پچپن سردار اہل لشکر ہین ان سب پر سحر
تاثیر کرتا ہے ایک ادنا ساحر سب کو اسیر کر سکتا ہے اکثر اوقات ایسا ہوا ہے کہ تمام لشکر مبتلائے
سحر ہوا ہے یا تو عیارون نے عیاری کرکے اصل ساحر کو قتل کیا ہے یا کسی ساحر زبردست نے
آکر جو کہ شریک حمزہ ہے اُسکو قتل یا حمزہ نے بسبب اسم اعظم کے اُسکو قتل کرکے ان سبکو
رہا کیا ہے ساحرون سے یہ لوگ بسبب نہ جاننے سحر کے مقابلہ نہین کر سکتے ہین صرف شجاعت
و بہادری و نامردی کے خیال سے ساحرون کے مقابلہ سے بھاگتے بھی نہین ہین یہ جو ہمکو
معلوم ہوا اور ہمنے خود اپنی آنکھون سے دیکھا کہ ساحران زبردست لشکر سے چلے گئے اب
سوائے سرداران غیر ساحر و جانثاران حمزہ کے کوئی ساحر زبردست لشکر مین نہین ہے
ہان جو لشکری ہین وہ ایسے ساحر نہین ہین کہ کسی ساحر زبردست سے مقابلہ کر سکین رہا لشکر
غیر ساحران وہ تو ساحر کے مقابلہ مین بیکار ہے ہمنے خیال کیا کہ چلکر حضور کو اس واقعہ سے آگاہ
کرین شاید کوئی ساحر زبردست حضور کا ملاقاتی ہو حضور اُسکو طلب کر کے ان لوگون کا
خاتمہ کرین کیونکہ اسوقت نہ کوئی ساحر زبردست لشکر مین ہے نہ عمرو عیار جو کہ
قاتل ساحران مشہور ہے وہ ہے نہ حمزہ ہے ضرور حضور کے حسب دلخواہ کام ہوگا ایسے وقت ۱

بہتر پھر کوئی وقت ہاتھ نہ آئیگا کہ دوسرے بلا دفع ہو جاتی ہے ہم غلامون کو بخوبی معلوم ہے کہ
نہ تو حضور ان لوگون سے لڑ سکتے ہین نہ لشکر حضور مین کوئی ایسا سردار ہے جو ان سے مقابلہ
کرے سوا شکست کھانے کے کوئی دوسری صورت مقابلہ کرنے مین نظر نہین آتی ہے ہان البتہ
اگر چہ حضور زندہ ہوتے تو وہ ان سب کو ضرور قتل کرتے کیونکہ انکا مثل و نظیر نہ تھا مگر وہ تو
عیارونکے ہاتھ سے مارے گئے ہم سب کے نزدیک اس تدبیر سے کوئی بہتر تدبیر نہین ہے نہ ایسا ایسا
وقت ملیگا ہمنے حضور کو آگاہ کردیا اب حضور کو اختیار ہے ہم غلام بشرط خدمت بجالاتے ہیں یہ
جو ان بدکارون نے بیان کیا جسقدر سردار وہان موجود تھے یہ سن کے کہنے لگے کہ خداوند
یہ بدکار سچ عرض کرتے ہین واقعی امر یہ ہے کہ ہم اپنے مین سے کسی مین اسقدر جرأت و طاقت و
ہمت نہین پاتے ہین کہ ان سے لڑ سکین نہ اسقدر لشکر رکھتے ہین نہ حضور کو ہم ایسا جانتے ہین
خطا معاف ہو کہ حضور ان سے مقابلہ کر سکین پس کون سی صورت ہے مگر سوائے اطاعت کے
اطاعت کو دل گوارا نہین کرتا ہے ان لوگون سے ساتھ مکر و فریب کرنا چاہیئے اور یہ لوگ جس سے
زیر ہوئے یا عاجز ہوئے مکر و فریب کے اور کسی صورت سے نہین عاجز ہوئے اسیطرح کوئی
ان سے سر میدان نہین سر ہوا نہ ان پر غالب آیا یہی سب پر غالب آئے بڑے بڑے
پہلوانون نے مقابلہ کیا انجام کو یہی لوگ غالب رہے وہ مغلوب ہوا بڑے بڑے بادشاہ کہ جو کرورہا
لشکر رکھتے تھے وہ بھی مغلوب ہوئے سر بلند کوئی غالب نہ ہو سکا ہان فریب و دغا سے غالب آیا
آپکو بھی یہی لازم ہے کہ انسے ساتھ فریب و دغا فرمایئے کسی ساحر زبردست کو طلب کر کے انکا
خاتمہ اسکے ہاتھ سے کرائیے سردارون نے جو یہ کہا اخلاق نے جواب دیا کہ مین خود ابتک
دل مین یہی خیال کر رہا تھا اور اسوقت اسی فکر مین مبتلا تھا کہ کیا تدبیر کرون جو ان سب پر
غالب آؤن کیونکہ نہ اپنے مین انکے مقابلہ کی طاقت و قوت پاتا ہون نہ تم لوگون مین
نہ اسقدر لشکر رکھتا ہون یہ خیال کیا تھا کہ مکر و دغا کرون تو یہ خیال ہوا کہ عیار موجود
ہین انکی موجودگی مین کوئی فریب و دغا کام نہ آئیگا سوائے اطاعت کے کوئی صورت منظور
نظر نہ آتی تھی اسکو دل گوارا نہ کرتا تھا بڑی دیر سے اسی فکر و تردد مین مبتلا تھا کہ ان بدکارون
نے آکر یہ خبر دی خداوند عجائب نے یہ ایک تدبیر اپنی قدرت کاملہ سے پیدا کر دی اور ہم لوگ

کمک کی اور ہم سب کو ہلاک ہونے اور اطاعت کرنے اور اپنا مذہب آبائی ترک کرنے سے بچایا
بڑی فکر تو اس امر کی تھی کہ اطاعت بھی کی تو یہ امر ضرور ہوگا کہ خداے نادیدہ کو سجدہ کرین یہ دل
گوارا نہ کرتا تھا اس سے تو مرنا بہتر تھا مگر یہ قدرت خداوند سے صورت نکل آئی اب مین
فکر کرتا ہون اور ذہن کو دوڑاتا ہون اور خیال کرتا ہون کہ میرے ملاقاتیون مین سے کہ جنہیں
مجھے دعوی محبت و الفت ہی اور وہ مجھ سے دعوی الفت کرتے ہین اور اکثر انکا اور میرا محبت
کے بارے مین امتحان بھی ہوچکا ہی وہ میرے ساتھ اور مین انکے ساتھ پختہ نکلا ہون جو کہ ایک
روح اور کئی قالب مین جن سے عزیزون سے زیادہ ربط ہی جن پر یہ گمان ہی کہ اگر وقت پڑے
تو وہ اپنی جان کو عزیز نہ کرین سینہ پر خون گرادین اونمین کوئی ساحر بھی ہی کہ جس سے یہ امید ہو
کہ مین اسکو براے طلب کرون وہ فوراً میری مصیبت اور مجکو آفت مین مبتلا سنکے میری کمک
کرے اور یہ میرا راز کسی پر ظاہر نہ کرے اگر انمین کوئی نکلا تو مین امید کرتا ہون کہ اگر انمین کوئی
ساحر نکلا اور مین نے اسکو اس حال سے اگاہ کیا وہ فوراً میری یہ حالت سنکے آئیگا اور جہان تک
ہوگا میری کمک کریگا اور میرا راز افشا نہ کریگا کیونکہ مجکو ان لوگون سے بڑی بڑی امید ہی انکو
مجھ سے یہ کہکر اخلاق خیال کرنے لگا اپنے دوستون کو کہ جنکی ذات سے اسکو بڑی بڑی
امید تھی ہر امر کی اسکو ان سے توقع تھی فکر کرتے کرتے اسکو یاد آیا کہ تیرا ابت بڑا دوست
ایک ساحر زبردست ہی کہ جسکے تو اکثر کام آیا ہی اور تیری اسکے اول درجہ کی محبت ہی کبھی تیرے
اور اسکے رنج بھی نہین ہوا ہی اسنے مجھ سے اکثر کہا ہی کہ بھائی اخلاق اگر خدانخواستہ تمپر
کوئی وقت پڑے اور تم مجکو خبر کرو تو ہماری محبت کا حال تمپر کھلے مین تمھارا کیسا دوست ہون
امتحان کرلو اے اخلاق تیرے اور اسکے چولی بدلی گئی ہی اور وہ دونون دودھ شریک بھائی
بھی ہین اس سے بڑھکر کوئی تیرا دوست نہین ہی اور وہ ساحر زبردست بھی ہی کہ اسکا اسوقت
کوئی جواب دینے والا نہین ہی اسنے چاہ بابل مین جاکر ہاروت وماروت سے سحر حاصل کیا ہی
اور برسون ساحران ظلمات کی خدمت کی ہی جب مین نے اس سے اکثر کہا کہ اے بھائی تم یہ جو
سحر حاصل کرتے ہو تو یہ کس کام کا ہی وہ یہ جواب دیتا تھا کہ اسکا حال اسوقت کھلیگا جب
کوئی وقت تمپر پڑیگا یا میرے اوپر خدانخواستہ اسوقت اس سحر کا مزا دیکھنا کہ اس سے

کیا کام نکلتا ہے ایسے وقت مین اُسکو آگاہ کرنا ضرور ہے اگر اُسکو خبر ہو گئی تو وہ ضرور آکر میری کمک کریگا اور ان خداپرستون کا فیصلا کریگا اُس سے بڑھکر اس کام کے لیے کوئی دوسرا شخص نہین ہے یہ خیال دل مین کرکے اور تجویز کرکے اخلاق اُچھل پڑا چہرہ اُسکا سرخ ہو گیا بیاختہ منہ سے نکلگیا کہ وہ مارا اب یہ خداپرست میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاتے ہین دیکھو تو کیسی سزا دیتا ہون اگر ایک ایک کو چن چن کر نہ قتل کیا مثل سگ و خوک کے تو اپنا نام اخلاق نہ رکھا اور اپنے بھائی کے خون کا ان سے عوض نہ لیا تو کچھ کام نہ کیا ان سب کو اس طور سے قتل کرونگا کہ انکے حال پر ماہیان دریا و مرغان ہوا رحم کھائین اور مجکو ترس نہ آئے یہ جو اُسنے کہا جو لوگ کہ اسوقت اُسکے پاس موجود تھے یہ اُسکی حالت دیکھکر اور اُسکو خوش پاکر کہنے لگے کہ کیون حضور کیا کسیکو تجویز کرلیا جو اسوقت اسقدر چہرہ پر بشاشت و آثار خوشی ظاہر ہوئے کیا کوئی تدبیر ذہن مین آگئی اگر ایسا ہو تو ہم غلامون سے بھی بیان فرمایئے تاکہ ہم بھی خوش ہون اور جو رنج و غم دل مین ہے اُسکو آپ خوشی سے دھوکر برطرف کرین اور گرد رنج و ملال کو دفع کرین دل رنجور و مغموم کو مسرور کرین کیونکہ خوشی تو ہمارے مقدر سے اُٹھ گئی ہے اس طور سے جو اُن لوگون نے کہا اخلاق نے ہرکارہ کو خلعت و انعام دیکر رخصت کیا اُسکے بعد اُن لوگون سے کہا کہ یہ بات راز کی ہے مین تم سبکو ایسا ہی دیانتدار خیال کرتا ہون جو تم سے مین اپنا راز بیان کرتا ہون یہ کسی پر ظاہر نہ ہو اُنھون نے عرض کیا کہ ہم سب آپسے بقسم کے عرض کرتے ہین کہ ہم آپکا راز کسی سے ظاہر نہ کرینگے آپ اطمینان رکھین اسوقت اخلاق نے اُن سے کہا کہ آگاہ ہو کہ میرا ایک دوست ہے کہ جسکا نام قرناطیس جادو ہے کوہ قرناطیس پر رہتا ہے اُسپر اُسنے ایک باغیچہ بہت مختصر بنوایا ہے اور اُس پہاڑ کو اپنے نام سے آباد کیا ہے وہان رہتا ہے بہت بڑا ساحر زبردست ہے کہ آج اسکا سحر و ساحری مین مثل و نظیر نہین ہے اپنے وقت کا سامری و جمشید ہے افراسیاب جادو بادشاہ طلسم ہوشربا کا مدتون مصاحب رہا ہے جو کہ خداوند ساحران کہلاتا تھا یہ اُسکی آنکھین دیکھے ہوئے ہے میرے اُسکے بڑی ملاقات ہے بلکہ ٹوپی بدلی گئی ہے ہم وہ دونو شریک بھائی ہین مین نے اکثر مقام پر اُسکی مدد کی ہے اور بڑے بڑے کام میری ذات سے اُسکے حل ہوئے ہین اُسنے اکثر مجھ سے کہا ہے کہ جب تمپر یا تمہارے بھائی پر کوئی وقت سخت پڑے مجکو آگاہ کرنا مین اُسکی تدبیر کر دونگا ای بھائی یہ نہ خیال کرنا کہ مین تمھارا برا چاہتا ہون

اور برائی کا خواستگار ہوں بلکہ یہ امر ہو کہ زمانہ یکسان نہین رہتا ہی مصیبت و راحت سب کے ساتھ
دشمن و دوست سب کے ہین مجکو میرا علم خبر دیتا ہی کہ ایک زمانہ ایسا آئیگا تم ایک مصیبت سخت مین
مبتلا ہوگے اگر ایسا ہو تو ضرور مجکو آگاہ کرنا اول تو خداوند ایسا کرین کہ وقت آئے ہی نہین شاید
زمانہ کی گردش سے آئے تو ہمکو ضرور آگاہ کرنا پس جب تم لوگون سے اور ہرکارون نے یہ خبر
کی اور یہ کہا کہ کوئی دوست آپکا ساحر ہو تو اسکو طلب فرماکر ان خدا پرستون کا خاتمہ کرائیے مینے
جو خیال کیا تو سبکو دوستون مین سے ساحر نہ پایا بہت فکرمند تھا کہ فوراً جیسے کسی نے کان مین
کہدیا کہ قرناطیس جادو اپنے دوست صادق و محب واثق کو اس حال سے آگاہ کرو اسکا خیال
آنا تھا کہ انکا قول و اقرار بھی یاد آگیا مگر ایک امر کا خیال ہی کہ عرصہ ہوا کہ نہ تو وہ میرے پاس آئے نہین
بسبب چند در چند ضرورتون کے انکے پاس گیا برس دن ہوا ہی کہ میرے انکے ملاقات نہین ہوئی
نہ انکو میری حالت سے آگاہی ہی نہ مجکو انکی حالت سے کچھ خبر خیریت معلوم ہی نہین ہی کہ وہ کیسے
ہین اور انکا مزاج کیسا ہی اپنے مقام پر ہین یا نہین خیر مین انکو ایک نامہ تحریر کرتا ہون اسمین اپنی
کل حالت تحریر کرتا ہون اور طلب کرتا ہون اگر وہ اپنے مقام پر تشریف رکھتے ہونگے اور تندرست
ہونگے تو فوراً تشریف لائینگے گو برس دن سے ملاقات نہین ہوئی ہی مگر پھر بھی وہ نامہ
دیکھتے ہی فوراً آئینگے اور ان سبکو قتل و غارت کرینگے ان سب نے یہ سنکے عرض کیا کہ پھر حضور
جلد نامہ تحریر کرکے روانہ کرین تاخیر نہ فرمائین راوی بیان کرتا ہی کہ کوہ بلور سے ایک سو میل کے
فاصلہ پر ایک پہاڑ ہی کہ اسکا نام کوہ قرناطیس ہی اسپر ایک ساحر رہتا ہی کہ اسکا نام قرناطین جادو
ہی واقعی اپنے وقت کا سامری و جمشید ہی اگر اسوقت مین سامری و جمشید بھی ہوتے تو اسکے سامنے
طفل مکتب تھے یہ حرامزادہ مدت تک افراسیاب جادو کا مصاحب رہا ہی اس سے بہت سے
سحر حاصل کیے ہین جب طلسم ہوشربا برباد ہوا اور سب وہان سے بھاگے تو یہ یہان آکر مقیم ہوا
سادھی مین زبردست مادہ جادوگری اسکو بہت ہی اخلاق کا بہت برا دست ہی اسنے اکثر اخلاق
سے کہا ہی کہ جب تم پر کوئی وقت سخت پڑے تو تم مجکو آگاہ کرنا مین تمہاری کمک کرونگا اس نطفہ حرام
کا طریقہ کیا ہی کہ پہاڑ پہ رہتا ہی خوبصورت خوبصورت لڑکیون کو سحر سے اٹھا لاتا ہی اپنے سحر
زرکے انسے اپنا کام دل حاصل کرتا ہی رات و دن عیش و عشرت مین بسر کرتا ہی دوسرا امر جو

یہ ہر کبھی فاعل ہوتا ہے کبھی مفعول اخلاق سے یہی سبب زیادہ تر دوستی کا ہے کہ جب یہ جوان تھا تو وہ اسکو بھی ایسے کام مین لا چکا ہے اور بہت مزا اسکو اُس سے ملا ہے یہ اُسکا معشوق ہے وہ اُسکا معشوق ہے وہ اسکا بلکہ اب کبھی جب کبھی ملاقات ہو جاتی ہے تو دونون باہم عیش کرتے ہین یہی زیادہ تر سبب دوستی اور ملاقات کا ہے چنانچہ اخلاق نے اسی کا ذکر کیا اور اب اسی کو نامہ تحریر کرتا ہے وہ حرامزادہ اسی کوہ پر رہتا ہے چونکہ عیش پسند ہے اس سبب سے رات دن جوان جوان عورتون و لڑکون سے صحبت رہتی ہے شب بھر عورتون کے ساتھ مشغول عیش رہتا ہے اور دن بھر لڑکون کے ہمراہ اسی سبب سے اسکو فرصت نہین ہوتی ہے جو یہ کسی طرف کا خیال کرے اسکو اسی کام سے مہلت نہین ہے کہ وہ کسی کی ملاقات کو جائے یا اُسکی کوئی ملاقات کو آئے یا وہ یہ خیال کرے کہ کون کتنے دن سے نہین آیا سوائے اسکو عیش کے دوسری بات نہین ہے ہان جب کبھی تنہا ہوا تو کچھ خیال اخلاق کا آیا اُسکے دیکھنے کو دل چاہا پھر اُسکے ملازم کسی نہ کسی لڑکی جوان کو لا آئے وہ اُس سے مصروف ہو گیا خیال بر طرف ہو گیا یہ تو عیش مین مصروف رہتا ہے راوی نے بیان کیا ہے کہ اخلاق نے قلم دوات طلب کر کے نامہ تحریر کرنا شروع کیا پہلے تو تعریف خداوند عجائب کی تحریر کی اُسکے بعد یہ القاب تحریر کیا کہ اے برادر مہربان و اے قوت بازوئے مستمندان گل گلزار گلشن ساحری ثمر نہال باغ جادوگری غنچہ حدیقہ افسون گری یادگار جمشید و سامری شہنشاہ ساحران زمان زاد لطفہ بعد شوق کے آپکو معلوم ہو کہ ایک مدت مدید سے آپکی خبر خیریت اس حقیر سراپا تقصیر کو نہین معلوم ہوئی ہے کہ مزاج مبارک کیسا ہے کہ نہ آپ خود تشریف لائے نہ مجھکو اپنی خدمت مین یاد فرمایا مین تا تحریر عریضہ ہذا خیریت سے ہون خلاصہ تحریر یہ ہے کہ مین بسبب چند در چند کامون کے حاضر خدمت اقدس نہ ہو سکا لہذا بذریعہ تحریر ہذا کے عرض پرداز ہون کہ آپ اپنی خیریت مزاج سے مجھکو آگاہ فرمائیے تاکہ دل مضطر کو تسکین حاصل ہو یہ جو بسبب نہ پانے خبر خیریت کے مثل ماہی بے آب کے بیقرار ہو رہا ہے اسکو قرار آئے مین خود حاضر خدمت والا ہوتا مگر ایک ایسے کام اور ایسی مصیبت و آفت مین مبتلا ہون کہ ایک قدم یہان سے ہٹ نہین سکتا ہون آپ نے وعدہ اکثر فرمایا تھا کہ جب کوئی مصیبت سخت مین تو مبتلا ہوتا تو ہمکو آگاہ کرنا ہم تیری اسوقت مین کمک کرینگے تو وہ وقت اب آیا ہے کہ ایک آفت تازہ مین مین چند دن سے مبتلا ہوا ہون حسب وعدہ میری کمک فرمایئے

اور تشریف لاکر اس بلا کو میرے اوپر سے دفع فرمایئے کیونکہ اسوقت سے بڑھکر کوئی وقت سخت
نہ ہوگا کہ اسوقت مین کمک فرمایئے گا یہ وہ وقت ہو کہ جان آپ جاتی ہو اور ایمان بھی ایک دشمن
سخت نے آکر گھیر لیا ہو بھائی صاحب یعنے اشفاق کو قتل کیا مین بھی مجروح ہوا اب مین اپنے مین
ایسی طاقت وقوت نہین پاتا ہون نہ میرے پاس اسقدر لشکر ہو نہ کوئی سردار یا پہلوان ہو
جو اُن لوگون سے مقابلہ کرے سواے جان جانے کے کوئی اور صورت مفر نظر نہین آتی ہو
وہ مصیبت اور بلا یہ ہو کہ حمزہ صاحبقران براے فتح طلسم ادھر کو آئے تھے اتفاق سے اُنکا
گذر ادھر کو ہوا اُن سے مقابلہ ہوا اُنکے عیار نے عیاری کرکے اشفاق کو قتل کیا گو
اُنھون نے یہ خبر پاکر عیار کو نکالدیا میرے اُنکے مقابلہ کی نوبت آئی مین زخمی ہوا جب سے
اب تک اُنکا لشکر مجکو گھیرے ہوئے پڑا ہو آجکل نہ حمزہ ہو لشکر مین نہ کوئی ساحر ہو مگر اُسپر بھی
وہ لوگ ایسے زبردست ہین کہ جرائت نہین پڑتی ہو کہ اُنسے مقابلہ کرون وہ یہ کہتے ہین کہ یا تو مقابلہ
کرو یا دین اسلام قبول کرو مین اپنے مین نہ مقابلہ کی جرائت پاتا ہون نہ یہ دل گوارا کرتا ہو کہ اُنکا تابع
ہوکر اُنکی اطاعت کرون اور اپنا دین آبائی ترک کرکے دین اسلام اختیار کرون اس آفت مین
مبتلا ہون کہ خدا پرست گھیرے ہوئے ہین نکلنے کی مہلت نہین ہو کہ آپ کے پاس آؤن
اور آپکو اس حال سے آگاہ کرون برادر اشفاق کا جدا رنج وصدمہ پورے طور سے اُنکے
مرنے کا بھی سامان نہ کرنے پائے عزیزون کو بھی نہ خبر کرسکے بڑے تعجب کی بات ہو کہ جبکہ آپ
ایسا دوست شفیق و مہربان ہو وہ اس آفت مین مبتلا ہو دشمنون کے ہاتھ سے عاجز و
پریشان ہو اور کوئی صورت اُسکے مفر کی نظر نہ آئے لہذا جب مین نے دیکھا کہ کوئی صورت
مفر کی نہین ہو نہ اسقدر مہلت ملتی ہو کہ آپکی خدمت مین حاضر ہوکر آپکو اس حال سے آگاہ
کرون بذریعہ عریضہ ہذا کے آپکو خبر کی کہ آپ تشریف لاکر مجکو اس بلا سے نجات دین آپکی مہربانی
و عنایت سے بعید نہ ہوگا بموجب مصرعہ ع کرمہائے تو مارا کرد گستاخ دست بستہ عرض
کرتا ہون اگر میری کمک فرمایئے واگر اپنی تشریف آوری مین تاخیر فرمایئے گا تو پھر مجکو زندہ نہ پایئے گا
جناب من دین ومذہب کا مقدمہ ہو نہین کوئی ملک ومال کے لیے نہین لڑتا ہون اسمین ہر ایک
کو میری کمک مقدم ہو پس ایسے تو مجکو ایک قسم کا ناز حاصل ہو اور اپنی مختصر تحریر کو بہت

تصور فرمایئے زیادہ مہلت نہین ہو کہ کل حال تحریر کرون جب تشریف لایئے گا تو زبانی عرض کرونگا
راوی بیان کرتا ہو کہ اخلاق نے کل واقعات جو لشکر اسلام سے گذرے تھے اور جس طور سے
جنگ و پیکار ہوئی تھی اور دیوانے کا حال سب تحریر کر دیا جو کہ منشی احمد حسین صاحب اپنے
اجزا مین تحریر کر چکے ہین سب تحریر کر دیا مین نے بسبب طول کے نہین تحریر کیا جب نامہ لکھکر
تیار کر چکا ایک مرتبہ اپنے وزیر سے کہا کہ یہ نامہ کسی سانڈنی سوار کو دیکر حکم دے کہ وہ یہ نامہ
لیکر بہت جلد کوہ قرناطیس کی طرف جائے اور قرناطیس جادو کو دیکر اسکا جواب بہت جلد
حاصل کر کے لائے ہم جواب کے منتظر ہین کہ جواب نامہ آلے تو اُسکے موافق بندوبست کرین وزیر
نے اسوقت ایک سانڈنی سوار کو نامہ دیکر طرف کوہ قرناطیس کے روانہ کیا اور جو کچھ اخلاق
نے کہا تھا وہ اُس سوار سے کہا اور یہ بھی کہا کہ زبانی سب حال کہدینا اور کہنا کہ آپکو بہت جلد
بلایا ہو اور کہا کہ جلد ہی تشریف لایئے اور جو کچھ حال اور واقعہ بیان گذرا ہو سب بیان کرنا اور بہت
جلد جواب لیکر آنا انعام کثیر پاؤ گے وہ سانڈنی سوار یہ سُنکے نامہ لیکر روانہ ہوا طرف کوہ قرناطیس
کے یہان اخلاق قزاق انتظار نامہ مین مصروف ہو اور روز دربار آراستہ کرتا ہو لشکر زیرکوہ
بمقابلہ لشکر اسلام اُترا ہوا ہو ادھر قرناطیس جادو اپنے باغ مین بیٹھا ہوا ہو اُسکے ملازم حاضر
ہین باغ خوب آراستہ ہو سب سامان عیش مہیا ہو ایک معشوق پہلو مین بیٹھا ہوا ہو دور
شراب چل رہا ہو جام مے ارغوانی گردش مین ہو صداے شفتالو بلند ہو چٹاق چٹاق
کی صدا آرہی ہو پہلو گرم ہو ملازم سامنے دست بستہ حاضر ہین مطربہ سامنے گا رہی ہو تبلہ و
سارنگی بج رہا ہو مطربہ یہ تین شعر داغ دہلوی کے گا رہی ہو شعر ایک ہی رنگ ہو سب سے
یہ تماشا کیسا ٭ کوئی کیسا ہو کوئی چاہنے والا کیسا ٭ عرصۂ حشر مین انصاف ہمارا اُسکا ٭
دیکھنا یہ ہو کہ ہوتا ہو تماشا کیسا ٭ بخت سے اُس بت سفاک کو ہو دورِ ستم ٭ خون ہی خون ہو مین نہ
تھا خون کا دعوی کیسا ٭ عجب رنگ صحبت کا ہو کہ یکایک قرناطیس کو اخلاق کا خیال
آیا فوراً اسکو یہ خیال ہوا کہ عرصہ ہوا کچھ خبر نہ تو اخلاق کی معلوم ہوئی کہ وہ کیسا ہو نہ وہ خود
آیا نہ مین اُسکے پاس گیا اصل امر یہ ہو کہ جو لطف صحبت اُس سے حاصل ہوتا ہو اسوقت مین
وہ کسی سے نہین حاصل ہوتا ہو برس سوا برس کا عرصہ ہوا کہ نہ تو وہ خود آیا نہ کچھ خبر آئی

کیا وہ مرگیا اُسکی خبر منگانا پر ضرور ہی کہ کچھ حال تو معلوم نہین ہو کہ کس بلا و آفت مبتلا ہی کہ نہ خود آیا نہ اپنے حال کی خبر بھیجی اور مین ایسا بیخبر ہوا اور ایسا بھولا کہ مین نے خود خبر نلی اخلاق سا دوستا مجکو نصیب نہ ہوگا یہ سب جو مین چار پیسے کے ہین جب تک تیرے پاس مال و دولت ہی اسوقت تک یہ سب تیرے ساتھ ہین ادھر تو مفلس ہوا یہ سب اپنی اپنی راہ لین گے ہان ساتھ دیگا تو وہی دیگا بڑا غضب کیا تو نے کہ اُسکی خبر نلی وہ تیرے کس کس وقت مین کام آیا ہی معلوم ہوتا ہی کہ تیرے خبر نہ لینے سے وہ ناخوش ہوا اور خفا ہو گیا ہی تجکو لازم ہی تو اُسکو جا کر منالا اور اپنی عدم توجہی کا عذر کر اور اپنی خطا معاف کرا اور اپنا قصور بخشوا قرناطیس بیٹھا ہوا یہ خیال کر رہا تھا اب اسکو نہ ناچ اچھا معلوم ہوتا ہی نہ رنگ یہی فکر ہی کہ کسی تدبیر سے مین اخلاق کے پاس پہونچ جاؤن یہ تو اس فکر و تردد مین ہی اودھر اخلاق کا نامہ بر نامہ لیئے ہوئے راہ طی کر کے قریب کوہ پہونچا تھوڑی دیر دم لیکر کوہ پر آیا اور قریب باغ قرناطیس پہونچکر دروازے پر ٹھہرا دیکھا کہ در باغ پر چند سوار و چند سپاہی بیٹھے ہوئے پہرہ دے رہے ہین کہ یہ پہونچا اسنے اُن سوارون سے کہا کہ یہی باغ ہی قرناطیس جادو کا انھون نے اسکو دیکھکر کہا کہ ہان یہی باغ ہی ملک قرناطیس جادو کا اسنے دریافت کیا کہ کیا وہ تشریف فرما ہین اسوقت انھون نے جوابدیا کہ وہ ہمہ وقت باغ مین مثل بہار کے جلوہ فرما رہتے ہین کسی وقت باغ اُنکی ذات سے خالی نہین رہتا ہی ہمہ وقت جلسہ عیش بپا رہتا ہی ناچ و رنگ ہوا کرتا ہی صحبت عیش و نشاط برپا رہتی ہی معشوقان طناز پہلو مین جلوہ فرما رہتے ہین اُنسے راز و نیاز ہوا کیے کیون تمکو اُنسے کیا کام ہی اور کیا ضرورت ہی اور کہان سے آئے ہو بیان کرو تاکہ ہم اُنکو خبر کرین نامہ بر نے کہا کہ جا کر کہدو کہ اُنکے دوست اخلاق کے پاس سے ایک نامہ بر نامہ لیکر آیا ہی کچھ زبانی بھی عرض کرتا ہی اور قدمبوسی کی بھی آرزو ہی زیارت کا بھی خواستگار ہی یہ سنتے ایک سپاہی اُنمین سے اندر باغ کے گیا اور سامنے جا کر کھڑا ہوا قرناطیس اخلاق کے خیال مین غرق تھا سر جھکائے ہوئے بیٹھا ہی چنانچہ کہ ناچ و رنگ سب سے اُسوقت متنفر ہو گیا ہی دل اُسکا اخلاق کی طرف رجوع ہی حالت یہ ہی کہ تن اُسکا یہان ہی اور روح کوہ بلور پر ہی پاس اخلاق کے یہ سپاہی سامنے ہاتھ باندھے کھڑا ہوا ہی کہ یہ سر اُٹھا کر میری طرف دیکھین تو مین عرض کرون کہ دیکا یک قرناطیس نے سر اُٹھا کر دیکھا تو اپنے سامنے قریب فرش در باغ پر جو سپاہی پہرے پاسبانی مقرر تھے اُنمین سے ایک کو کھڑے ہوئے پایا خیال کیا

آیا ہی کیا ضرورت ہی یہ دل مین خیال کر کے اُسکی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ کیون تم اپنے کام کو ترک کر کے یہان آئے ہو اسکا کیا سبب ہی کیا تمہارا پہرہ دینے کا وقت نہین ہی اُسنے مجرا کر کے عرض کیا کہ جی نہین یہی وقت میرے پہرہ دینے کا ہی مگر ایک ضرورت سے حاضر ہوا ہون ایک سانڈنی سوار کوہ بلور سے آیا ہی کوہ بلور کا نام سننا تھا کہ اسنے کان کھڑے کیے اور کہا کہ کیا ہی بیان کرو اُسنے جواب دیا کہ سانڈنی سوار کوہ بلور سے ملک اخلاق مالک کوہ بلور کا نامہ لیکر آیا ہی اور بار بار کہتا ہی کہ مجھکو کچھ زبانی عرض کرنا ہی اور نامہ بھی دیتا ہی اُسکے خبر کرنے کو آیا ہون کہ اُسکے بارے مین کیا حکم ہوتا ہی یہ سننا تھا کہ قرناطیس اُچھل پڑا اس طور سے کہ جیسے کوئی سوتے سے چونک پڑتا ہی اور چہرہ پر ایک آثار خوشی ظاہر ہوئے چہرہ فرط خوشی سے سُرخ رنگ ہو گیا کہنے لگا کہ کیا میرے دوست اخلاق کے پاس سے نامہ آیا ہی مین اسوقت اُسکے خیال مین مستغرق تھا اور یہ خیال کر رہا تھا کہ برس دن سے میرے دوست کی کچھ خبر نہین آئی نہ وہ خود آئے نہ معلوم کیسے ہین کیا مجھ سے کچھ خفا ہو گئے ہین سچ کہا ہی کسی نے کہ دل کو دل سے راہ ہوتی ہی اُسکا نامہ جو آنے والا تھا تو مجکو بھی یاد آئے بقول شاعر شعر دل را بدل رہیست درین گنبد سپہر ٭ از سوے کینہ کینہ وز سوے مہر مہر ٭ میرے دل نے خبر دی کہ تمھارے دوست کا آج نامہ آئیگا اسی سبب سے تو مجکو بھی خیال آیا خیر جاؤ اور جلد نامہ بر کو لیکر آؤ تاکہ مین نامہ دیکھون کہ میرے دوست نے کیا لکھا ہی خیریت تو ہی نہ معلوم مزاج کیسا ہی مین دوست کا نامہ پڑھون مضمون خط سے آگاہ ہون خداوند عجائب خبر خوشی سنا ہین شکر اس امر کا ہی کہ میرے دوست کی خبر آئی مین بہت متفکر تھا مین خود نامہ روانہ کرنے والا تھا بلکہ مین خود جاتا یہ جو کہا وہ سپاہی فوراً وہان سے سلام کر کے واپس چلا اُس سوار کے لینے کو ادھر اُس معشوق نے جو کہ پہلو مین بیٹھا ہوا تھا قرناطیس سے کہا کہ اسوقت تو آپ یہ خبر سُن کے بہت خوشی مثل بوے گل کے جامہ مین نہین سماتے ہین وہ کون ایسا دوست ہی کہ جسکے لیے اسقدر آپ خوش ہوئے ہین کیا ہم سے بھی زیادہ ہی بیان تو فرمایے قرناطیس نے جواب دیا کہ اصل امر یہ ہی کہ مین اسوقت کچھ اپنی خوشی کا حال بیان نہین کر سکتا ہون یہ جسکا نامہ آیا ہی یہ میرا بچپنے کا دوست ہی ہم اور یہ دونون کھیل کر بڑے ہوئے ہین برس دن سے خبر نہ معلوم ہوئی تھی نہ مین نے کچھ خیال کیا تھا اسوقت جو خبر آئی تو

تو مین بہت خوش ہوا ہون واقعی سمجھو لون نہین سکتا ہون مین اور وہ ایک روح دو قالب
ہین مجکو اسوقت اسکا خیال ہی مین اسوقت یہان نہ تہا میرے خداوند عجائب نے میرے
اوپر رحم کہایا کہ میرے دوست کی خبر پہونچادی یہ سن کے اُس معشوق نے جواب دیا کہ معلوم
ہوا اخلاق بہی میرے ہی مثل آپکا دوست ہی اسی امر کی دوستی ہوگی وہ بہی کبہی نہ کبہی آپکے
مصرف مین آیا ہوگا قرناطیس ہنس پڑا اور کہا کہ جو کچھ خیال کرو وہ میرا بہت بڑا دوست ہی یہ
باتین ہو رہی تہین کہ وہ سپاہی اُس نامہ بر کو لیکر داخل باغ ہوا اور بارہ دری مین آیا یہان
نامہ بر نے سامنے اکر سلام کیا کہ قرناطیس کی نگاہ اسی طرف لگی ہوئی تہی جیسے ہی اسنے سلام کیا
اُسنے سپاہی سے پوچہا کہ کیا یہی نامہ لیکر آئے ہین اُسنے عرض کیا کہ جی ہان یہ سنتا تہا کہا کہ آئیے
اور قریب مسند فرش پر اپنے سامنے بیٹھنے کا حکم دیا وہ سلام کرکے بیٹھ گیا قرناطیس نے
گانے والون منع کیا کہ اسوقت ہٹ جاؤ اور گانا موقوف کرو میرے دوست کے پاس سے نامہ
آیا ہی مین اسکو پڑہونگا مین اسوقت اور کام مین مصروف ہون بعد اسکے گانا سنونگا وہ
سب سامنے سے ہٹ گئے گانا موقوف ہوگیا سب خاموش ہوکر بیٹہے اُسوقت قرناطیس
نے نامہ بر سے کہا کہ پہلے یہ بتاؤ کہ میرے دوست اخلاق تو بہت اچہی طرح ہین اُنکا مزاج
کیسا ہی کیا کچھ خفا تہے جو برس دن سے نہ خود تشریف لائے نہ اپنی خبر خیریت سے آگاہ کیا یہ تو
مجکو یقین ہی کہ نامہ تمام شکوہ شکایت سے بہرا ہوگا اُنکا گلہ و شکوہ میرے سر آنکہون پر
ہی جو کچھ وہ فرمائین سب بجا ہی اور جو کچھ تحریر کرین سب درست ہی مجہ سے بہت بڑی خطا
ہوئی ہی کہ مین نے خبر نلی خیر تم بیان کرو تب اُس نامہ بر نے کہا کہ جی ہان اچہے تو ہین مزاج
تو سب طرح سے اچہا ہی مگر ایسی آفت مین مبتلا ہین کہ کیا عرض کرون اُس آفت کی آپکو
خبر کی ہی اور فرمایا ہی کہ بہت جلد تشریف لائیے اگر عرصہ فرمائیے گا تو مجکو زندہ نہ پائیے گا
زخمی تہے ہین مگر ابتو کسیقدر زخم اچہے ہوگئے ہین ہم سبکو تو انکی زندگی کی بالکل امید نہ تہی مگر
خداوند نے بڑا فضل کیا کہ زخم اچہے ہوگئے اب تو وہ باہر نکلنے لگے ہین طاقت بہی آگئی ہی
یہ سنکے قرناطیس کے حواس جاتے رہے پریشان ہوگیا کہا کہ کچھ بیان تو کرو کہ کیا واقعہ
ہی یہ سنکے تو حواس جاتے رہے اپنے دوست کی خبر سنکے کس کے ہاتہ سے مجروح ہوئے کون

ایسا تھا جو یہ حالت ہو گئی اور مجکو خبر نہ کی یہ سب آفت گذر گئی کیا میرے شہر الفت ٹھکرایا تو بیان کرو
کہ انکے بڑے بھائی اشتفاق صاحب تو پیچھے ہٹ گیا وہی مجروح ہوئے یا بھائی کی کمک مین
کہ یہ مجروح ہوئے انھون نے نہ روکا خود نہ جا کر مقابلہ کیا یہ تو بس سنکے میرے دل پر چوٹ لگی
قلب پر زخم کاری لگا مین بیقرار ہو گیا جلد بیان کرو کیا واقعہ گذرا تب اس ساحر نے سوا سلے تمام
لشکر اسلام کے آنے کا اور مقابلہ کے ہونے کا سب بیان کیا اور اخلاق کے تنہا مجروح ہونیکا
یہ جو قرنا طیس نے سنا بڑا صدمہ ہوا اور افسوس کیا اور کہا کہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ ایسی مصیبت
مین مبتلا ہوئے اور ہمکو خبر نہ کی مین ایک چشم زدن مین ان سب کا خاتمہ کرتا اگر لب ہلاتا
ایک جنبش لب مین سب کے سب غارت ہو جاتے ایک جو ذرہ بچ جاتا اب جاتے کہان
ہین مگر افسوس اس امر کا ہے کہ اشتفاق کی مفت مین جان گئی جیسے ہی یہ لوگ لشکرکشی کر کے
آئے تھے ویسے ہی مجکو آگاہ کیا ہوتا یہ نوبت نہ آتی خیر نامہ دو نامہ بر نے نامہ دیا قرنا طیس نے
بہت اشتیاق کے ساتھ وہ نامہ لیا خوشی خوشی اسے کھولا مگر دل پر صدمہ کے آثار چہرہ
سے پائے جاتے ہین پڑھنا شروع کیا وہی سب حال تحریر تھا جو کہ نامہ بر نے زبانی بیان کیا
تھا اور وہی مضمون تھا جو کہ تحریر کر چکا ہون مضمون نامہ سے آگاہ ہو کر قرنا طیس نے زانو پر
ہاتھ مارا کف افسوس ملے اور کہا کہ کیا بیان کیا جائے تف میری زندگی پر اور میرے جانے پر کہ
میرا ایک دوست آفت مین مبتلا ہو مین اسکی خبر نہ لون اور اسکی کمک نہ کرون یہ کہکر قلم دوات
طلب کر کے بعد القاب و آداب کے تحریر کیا کہ بھائی قسم ہے مجکو خداوند عجائب کی او تمہاری
سر بزرگی کی کہ مجکو ادھر بالکل مہلت نہ تھی کہ مین تمہارے پاس آتا تمہاری خیر خبر بہت دریافت
کرتا مین بہت مجبور تھا اس سبب سے یہ عرصہ ہوا نہ تم نے خیر لی خیر اس شکایت سے تو کچھ حاصل
نہین ہے تمہارا نامہ آیا حال معلوم ہوا اور زبانی نامہ بر کے بھی مین نے سب حالت سنی نہایت
صدمہ ہوا مگر مجکو عجب اس امر کا ہے کہ تمنے اسوقت نامہ تحریر کیا کہ جب اشتفاق قتل ہو چکا اور
تم مجروح ہوئے اور ان لوگون سے عاجز ہوئے پہلے ہی کیون نہ خبر کی کہ اس امر کی نوبت نہ آتی
خیر معلوم ہوا کہ ہر کام کے لیے ایک وقت مقرر ہے اب اسکا وقت آیا کہ تمنے خبر کی مین بسر و چشم
تمہاری کمک کے لیے موجود ہون اور جیسا کہ تمہارا اندیشہ ہے کرونگا اپنا خون گرا دونگا ان بدمذہبون کی

کیا اصل ہو ایک جنبش لب مین انکا کام تمام ہوگا ان سب کی قضا یہان لیکر آئی ہو جو تم سے
یہ لوگ بر سر پرخاش ہوئے ہین اب جانتے کہان ہین مین تو یہ خیال کرتا ہون کہ اگر سامری و جمشید
بھی آئین تو مین اُن سے سحر مین مقابلہ کرون نہ کہ غیر ساحر مین اسوقت اسفندیار زمانہ سے تو خوف
نہین کرتا ہون تو یہ کیا لوگ ہین وہ جو کہ ان سب کے افسر اعلے یعنے حمزہ مالک باطل سحر ہین وہ بھی
مقابلہ کرین تو مین اُنکو بھی اسیر کرلون تم اطمینان رکھو مین اپنا بندوبست کرکے بہت جلد آتا ہون
جب تمکو نامہ ملے اُسکے دوسرے دن تم طبل جنگ بجوا کر میدان مین نکلنا اور مقابلہ لشکر اسلام
صف آرا ہونا ایک نقابدار تمھاری کمک کو آئیگا وہ ان سب کو اسیر کرلیگا ایک بھی اسکے ہاتھ
سے نہ بچیگا شاید وہ نہ لڑ سکا اور ان لوگون کا کچھ نہ کرسکا تو مین خود آؤنگا اور ان سب کو
اسیر کرکے تمھارے سامنے قتل کرونگا یقین تو ہو کہ وہی کافی ہوا اور اُسی کا کوئی کچھ نہ بنا سکے
اس عرصہ مین مین بھی اپنا بندوبست کرکے آجاؤنگا اطمینان رکھو یہ لکھکر اُس نامہ بر کو دیا اور
زبانی کہا کہ کہدینا کہ کوئی مقام خوف نہین ہو یہ کوئی امر مشکل نہین ہو کہ جسکے لیئے مین خود تکلیف کرون
ماہ دولت اسی مقام سے اپنی فکر کرتے ہین کام ہو جائیگا کہدینا کہ طبل جنگ بجوا کر مقابلہ کرین
نقابدار آئیگا وہ ان سب کو اسیر و قتل کریگا میری کوئی ضرورت نہین ہو ہان آؤنگا ضرور مگر دو
ایک دن کے بعد کیونکہ ایک ایسی ضرورت مین مبتلا ہون کہ بدون اسکے رفع ہوئے کہین جا
نہین سکتا ہون ایک چلہ کھینچا ہو وہ تمام ہونے کو ہو وہ تمام ہو جائیگا تو مین آؤن کیونکہ میرا
خود دل اخلاق کے دیکھنے کو چاہتا ہو ہان کوئی امر مشکل در پیش ہوتا تو مین چلہ کا بھی خیال نہ کرتا
خود چلتا یہ کوئی ایسا کام نہین ہو میرا ادنی نوکر و ادنی شاگرد کرسکتا ہو ماہ دولت کو تکلیف کرنے
کی کوئی ضرورت نہین ہو ماہ دولت بعد ختم چلہ آئینگے صرف اپنے دوست کی ملاقات کو کیونکہ برس
دن سے ہمنے اُنکو دیکھا نہین ہو کیا کرون کہ مجبور رہون ورنہ مین ابھی چلتا میری طرف سے
بہت بہت سلام کہنا اور بہت بہت عدم حاضری کا عذر کرنا یہ کہکر اور خلعت دیکر رخصت کیا
اور کہا کہ بہت جلد جاؤ راہ مین کسی مقام پر قیام نہ کرنا سانڈنی سوار جواب نامہ لیکر اور خلعت
پہنکر سلام کرکے باہر آیا اور سانڈنی پر سوار ہوکر طرف کوہ بلور کے روانہ ہوا بعد جانے سانڈنی سوار
کے فرناطیس نے سحر کیا کہ ایک غبار پیدا ہوا یہ اُٹھکر اُس غبار مین گیا بعد تھوڑی دیر کے غبار سے

باہر چلا آیا مگر مسکراتا ہوا وہ جو معشوق اسکے پہلو مین بیٹھا ہوا تھا اُسنے دریافت کیا کہ تم
گئے کہان تھے اور یہ غبار کیسا تھا اُسنے جواب دیا کہ مین نے اپنے دوست کی کمک کے لیے
ایک اپنے شاگرد کو طلب کیا تھا یہ غبار اُسکی آمد کا تھا مین نے جاکر اُسکو سب طریقہ تعلیم کردیے وہ
اودھر گیا مین اپنے مقام پہ چلا آیا راوی بیان کرتا ہے کہ جو بندوبست قرناطیس نے کیا ہے اُسکا
حال آیندہ آپ لوگون پر ظاہر ہوگا کہ اُسنے کیا بندوبست اخلاق کی کمک کا کیا ہے اور خود جو
نہین گیا اسکا سبب یہ ہے کہ اسنے خیال کیا کہ مین کیا غیر ساحرون کے مقابلہ کے لیے جاؤن
میری بالکل حقارت ہے ہان اگر ساحرون سے مقابلہ ہوتا تو ضرور تھا کہ مین جاکر کمک کرتا میرا شاگرد
جاکر کام کر آئیگا جب یہ کام ہو جائیگا اُسکے بعد مین جاکر مبارکباد دونگا دوسرے اسوقت جو
جاتا ہون تو عیش مین میرے خلل آتا ہے اور وہان عرصہ بہت گذرے گا اخلاق ضرور روکیگا
کہ اس معرکہ کا خاتمہ ہولے تو جائیگا جب لڑائی فتح ہوگی تو وہ جشن کریگا اُسمین شریک ہونا پڑیگا
انکار کرنا بن نہ پڑیگا پس جب وہ جشن کرے گا اُسوقت جاکر شریک ہو جاؤن گا مجھے
غیر ساحرون سے مقابلہ کرتے شرم آتی ہے ان خیالات سے اُسنے یہ فقرہ کیا کہ مین چلہ مین بیٹھا ہون
اس سبب سے آ نہین سکتا ہون اور اپنے شاگرد کو روانہ کیا اب تو یہ یہان اپنے باغ مین عیش
وعشرت مین اوقات بسر کر رہا ہے مگر اسکو اودھر کا خیال ہر وقت منتظر رہتا ہے کہ اب میرا شاگرد لڑائی
فتح کرکے حمزہ پرستون کو قتل کرکے آئے اور اگر یہ خبر خوش مجکو پہونچا دے تا خوش ہون اور
مین جاکر شریک جشن ہون اسکو تو اس انتظار مین رکھا جاتا ہے اب حال اُس سانڈنی سوار و اخلاق
دجنگ و پیکار کا تحریر ہوتا ہے کہ اخلاق کوہ بلور پر اپنے نامہ کے جواب کا انتظار کر رہا تھا
آنکھین دروازے سے لگی ہوئی تھین جب تک یہ دربار مین بیٹھا تھا رات بھر اسکو نیند نہ آتی
تھی جاگا کرتا ہے اودھر وہ سانڈنی سوار راہ طی کرکے سرحد کوہ بلور مین داخل ہوا یہان کوہ پر
اخلاق کا دربار آراستہ ہے سب سردار حاضر دربار ہین جو کہ اُسکے پاس ہین علاوہ اُن سرداران
کے جو کہ لشکر مین ہین اخلاق اُن سے کہہ رہا ہے کہ آج عرصہ پانچ دن کا ہوا ہے کہ میرے
نامہ کا جواب سانڈنی سوار لیکر نہین آیا نہ معلوم کہ ملاقات ہوئی یا نہین ہوئی وزیر نے
عرض کیا کہ مین نے تاکید تو بہت کردی تھی اور وہ سانڈنی بھی تیز تھی جبھی دیر ہو گیا ہے

طریقہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ملاقات نہین ہوئی وہ ٹھہرا ہوا ہے لوگون سے اسکو معلوم ہوا ہوگا کہ وہ آتے ہین اسنے خیال کیا ہوگا کہ وہ آئین تو جواب حاصل کر کے جاؤن کہین شکار وغیرہ کو گئے ہونگے اخلاق نے جواب دیا کہ سوا اسکے اور کیا خیال کیا جائے خیر آج اور انتظار کرو اگر آج وہ نہ آئے تو کل دوسرا سانڈنی سوار روانہ کرنا وزیر نے عرض کیا بہت خوب یہی ذکر ہو رہا تھا کہ وہ سانڈنی سوار در دولت پر آکر پہونچا اور سانڈنی سے اتر کر بشاش و خوش داخل دربار ہوا پہلے نگاہ اخلاق کی اسپر پڑی وزیر کی طرف دیکھکر کہا کہ ہمارا نامہ بر جواب لیکر آگیا ابھی یہی ذکر تھا وزیر و دیگر اہل دربار نے دیکھکر کہا کہ اسکی خوشی بڑی ہوگی خوشی کا مقام ہے چہرہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ بامراد آیا ہے جواب حسب دلخواہ لایا ہے یہ ذکر ہو رہا تھا کہ نامہ بر ایوان مین آکر پہونچا اخلاق کو سلام کیا کرسی ملی بیٹھنے کو اسنے بیٹھکر جواب نامہ دیا اور جو کچھ سنا تھا قرناطیس سے اور اسنے زبانی پیام دیا تھا سب بیان کیا اخلاق پیام قرناطیس سن کے خوش ہو گیا لفافہ چاک کر کے نامہ پڑھا مضمون نامہ سے آگاہ ہوچکا اور جواب نامہ پڑھ چکا اسوقت سب اہل دربار و سردارون سے کہا کہ آپ لوگون نے سنا کہ میرے دوست نے کیا کہلا بھیجا ہے جو زبانی کہلا بھیجا ہے وہی نامے مین بھی تحریر کیا ہے اب تم سب کی کیا رائے ہے آیا مین طبل جنگ بجواؤن یا نہین سب نے جواب دیا کہ ضرور طبل جنگ بجوانا چاہیئے تاخیر نہ کرنا چاہیئے یہ سن کے اخلاق نے حکم دیا کہ پھر سامان کرو ہم لشکر کو چلین گے اور چلکر طبل جنگ بجوائین گے یہ حکم دینا تھا کہ اسیوقت سب سامان درست ہو گیا ادھر اخلاق جب سب سردارون کو ہمراہ لیکر زیرکوہ آیا اپنے لشکر مین داخل ہو کر بارگاہ مین آکر بیٹھا سب سردار جو کہ یہان موجود تھے وہ آکر حاضر ہوئے دربار آراستہ ہوا اخلاق نے بیٹھتے ہی حکم دیا کہ بجے طبل جنگ کل ہم خداپرستون سے مقابلہ کرینگے اب تو میرے سر کا زخم اچھا ہو گیا ہے یہ میرے ہاتھ سے بچ کر جاتے کہان ہین اپنے بھائی کے خون کا عوض ان لوگون سے ضرور ضرور لونگا یہ جو حکم دیا اسوقت وہ ہرکارے جو کہ لشکر اسلام کے باہر جاسوسی موجود تھے خبر نواخت طبل جنگ لیکر طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوئے یہان لشکر اخلاق مین نقارہ رزمی پر چوب پڑی کوس حربی بجایا گیا کل لشکر کفار کو معلوم ہوا کہ ملک اخلاق نے لشکر مین آکر حکم نواخت

نواخت طبل جنگ دیا کوس حربی بجایا گیا ہو کل خدا پرستون سے مقابلہ ہوگا سب لشکر مین
طبل جنگ بجنے کی خبر پھیل گئی سب اہل لشکر آگاہ ہو گئے بہت دن سے راحت سے بیٹھے
ہوئے تھے صدائے طبل جنگ سُن کے سامان جنگ کرنے لگے کفار و سامان جنگ کے درست
کرنے مین مصروف ہوئے اور لندھور و مالک وغیرہ بارگاہ مین بیٹھے ہوئے ہین دربار آراستہ
ہر کہ لندھور کے کان مین صدائے نقارہ کی آئی لندھور نے چالاک بن عمرو سے کہا کہ خبر لاؤ
کہ یہ لشکر کفار مین کوس رزمی کیسا بجا چالاک نے جواب دیا کہ بہت بہتر یہ کہکر ہرکارون کی طرف مخاطب ہوکر
کہا کہ خبر تو لاؤ کہ کیا نقارہ لشکر کفار مین بجا ہے وہ ہرکارے ایسے نہ روانہ ہوئے تھے ہرکارون کی جوڑی گرد
مین آلودہ آکر پہونچی ہاتھ اُٹھا کر دعا و ثنا بجا لائے عرض کیا کہ ہم لشکر کفار مین موجود تھے کہ اخلاق فراق صحت پاکر
مع سردارونکے زیر کوہ آیا داخل بارگاہ ہوکر دربار آراستہ کیا اُسکے سب زخم اچھے ہو گئے ہین اُسنے حکم دیا کہ
کوس رزمی بجے ہم کل خدا پرستون سے اپنے بھائی کے خون کا عوض لینگے اور اُنسے مقابلہ کرینگے چنانچہ بموجب اُسکے
حکم کے لشکر کفار مین وقت آخر آنان مین طبل جنگ بجا ہے باقی خیریت ہے یہ سُنکر لندھور نے مالک کی طرف دیکھا اُسنے
کہا کہ اب بھی طبل جنگ بجوائین ہم اُن سے مقابلہ کرینگے اور سردار بولے کہ معلوم ہوتا ہے کہ اخلاق
نے خیال کیا ہے کہ امیر حمزہ صاحبقران لشکر مین موجود نہین ہین جو مقابلہ کرین مین طبل جنگ
بجواکر ان لوگون کو قتل کردون یہ اُسکا خیال خام ہے ہم سب موجود ہین مقابلہ کو پس لندھور
نے اسیوقت سب سردارون کی صلاح سے حکم دیا کہ بفضل یزدی و بتائید ربانی ہمارے لشکر
مین بھی کوس رزمی بجایا جاوے یہ حکم دینا تھا کہ لشکر اسلام مین بھی نقارہ پر چوب پڑی صدائے
کوس حربی لشکر مین پھیلی سب اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل کفار سے مقابلہ ہوگا اور آتش کینہ
و فساد کو کفار مشتعل کرینگے یہ معلوم ہوتا تھا کہ یہان بھی بند و بست ہونے لگا سب اہل لشکر
سامان جنگ و پیکار مین مصروف ہوئے آلات حرب و ضرب کو درست کرنے لگے ادھر لندھور
نے اودھر اخلاق نے دربار برخاست کیا سب سردار دونون طرف کے اپنے اپنے مقام پر آکر سامان
جنگ مین بسر کرنے لگے یہان تک کہ وہ باقی دن تمام ہوا رات ہو گئی طبل جنگ بجا کیا دونون
طرف طبل بجنے لگا صدائے حاضر باش و ناظر باش بلند ہوئی سردار و اہل لشکر بار بار
آسمان کی طرف دیکھ رہے ہین کہ آثار سحر نزدیک پر نمایان ہوئے یا نہین [illegible]

جنگ مین نیند نہین آتی ہو بعض سو رہے ہین کوئی کسی سے گلے مل رہا ہو کوئی باہم بیٹھا ہوا باتین کر رہا ہو طبل جنگ بج رہا ہو اسی طور سے وہ رات سب نے بسر کی سبکو سامان جنگ مین وہ رات بسر ہوئی یکایک آثار سحر فلک پر نمایان ہوئے ستارہ سحری چمکنے لگا سلطان شب مع اپنے سپاہ سیارہ گان کے شکست کھا کر طرف قلعہ مغرب کے راہی ہوئے نور سحری نے اپنا عمل ظلمت شب پر کیا زنگی شب کو شکست دی شاہ خاور دریچہ شرق سے تاج شعاعی سر پر رکھے ہوئے تیغ شعاع کو ہاتھون مین لیئے ہوئے میدان فلک مین صف آرا ہوا جھونکے نسیم بہار کے چلنے لگے دلون کو بے اختیار کرنے لگے غنچہ سربستہ نسیم سحر کھا کھا کر کھلنے لگے طائران خوش بیان وشیرین زبان شاخہاے درخت پر بیٹھکر اپنے اپنے آشیانون سے نکل کر حمد الٰہی بزبان زبانی کرنے لگے سبزہ اپنی بہار الگ دکھا رہا تھا کوسون یہ معلوم ہوتا تھا کہ فرش مخمل سبز کا کیا ہوا ہو اسپر جو اوس کے قطرے پڑے ہوئے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ گوہر غلطان ہین کہ پڑے ہوئے اشجار بار بار بوقت سحر آثار سحر دیکھکر اور وقت عبادت خدا پاکر مست ہو ہو کر جھوم رہے تھے کبھی جھک جاتے تھے شاخین جھوم جھوم کر شکل ہاے پاے شب زندہ دار کے زمین کو چوم لیتے تھے عجب سمان تھا اور عجب وقت تھا ہر مذہب کے لوگ اپنے اپنے طریقہ کے موافق اپنے پیدا کرنے والے کی عبادت کر رہے تھے لشکر اسلام سے صداے اذان بلند ہوئی سب خداپرست اوٹھے وضو کیا نماز سحر کو بصد خشوع و خضوع بجا لائے اور ہر فرضون سے فراغت کرکے ہر ایک نے کمر جنگ پر کسی ہتھیار لگائے اپنے اپنے مقام سے اٹھکر میدان مین آ گئے لشکر تیار تھا لشکر کو روانہ کرکے دربارگاہ پر آکر موجود ہوئے اس خیال سے کہ مالک اشتر لندھور آئین تو انکے ہمراہ میدان جنگ کو چلین وہان لشکر میدان جنگ مین جا کر کھڑا ہوا اودھر لشکر کفار مین بھی صبح کی وردی بجی ہر ایک پوجا پاٹ کرنے لگا بعد فراغت پوجا پاٹ کے مسلح و مکمل ہو کر برآمد ہوئے سب سردارون نے سلام کیا یہ سبکا سلام لیتے ہوئے قریب مرکب آئے مرکبون پر سوار ہو کر اور سب سردارون کو ہمراہ لیکر طرف میدان کے چلے سرداران دست چپ مالک کے ہمراہ تھے اور دست راست لندھور کے ہمراہ آکر میدان مین پہونچے اہل لشکر نے سلام کیا کہ یکایک لشکر کفار کے آمد شروع ہوئی سیاہ علم ہوا سے اوڑتے ہوئے لشکر کفار بھی آگے

پہنچا صف آرا نکلا انھون نے نکل کر صف بندی کی جب صف بندی ہو چکی سقون نے نکل کر آبپاشی کی تبر دارون نے نکل کر پست و بلند زمین کو ہموار کیا کہ نقیبون نے نکلکر نقابت کی و کڑکیتون نے کڑکا کہا دونون طرف کے نقیب نقابت کر کے و کڑکیت کڑکا کہکر اپنے لشکر مین آ نے لشکرون پر سناٹا سا چھا گیا صفون کی یہ نوبت تھی کہ مثل صف مژگان کے تھین بہادرون سے جوش شجاعت سے چہرہ لعل ہو رہے تھے یہی دل چاہتا تھا کہ جا پڑین تلوارین نیامون سے نکلی پڑتی تھین خنجر کیلے ملے پڑتے تھے مرکب پھر پھرے جاتے تھے تھوڑے عرصہ تک یہی عالم رہا کہ وہ جوشش کم ہوا لشکر اسلام کے سردار و پہلوان انتظار کر رہے ہین کہ کوئی جوان لشکر کفار سے نکلے تو مقابلہ کرین بار بار کفار کی طرف دیکھتے ہین اور رہ جاتے ہین ادھر سے کوئی نکلنے کا قصد بھی نہین کرتا ہے اخلاق اپنے وزیر سے کہہ رہا ہے کہ برا دھوکا کھایا ناحق مین نے قرناطیس کے کہنے پر طبل جنگ بجوایا اور میدان مین اگر صف آرا ہوا ابھی تو نقابدار نہین آیا اب کون لشکر سے مقابلہ کرے گا لڑ کر مین تو کسی مین یہ طاقت و جرأت نہین پاتا ہون کہ خداپرستون سے مقابلہ کرین مین ابھی اس قابل نہین ہون کہ خود نکلون اور اگر اس قابل ہوتا بھی تو مین کبھی نہ مقابلہ کرتا کیونکہ مین نہین لڑ سکتا ہون نہ یہ طاقت رکھتا ہون نہ رکھتا تھا کہ لڑون ایک مرتبہ مین لڑکر مزا دیکھ چکا اب مجکو بڑی فکر ہے کہ کون مقابلہ کرے اور کون نکلے مجکو تو نقابدار آتے ہوئے نہین معلوم ہوتا ہے قرناطیس نے ضرور ٹالا اور دھوکا دیا یہ بتاؤ کہ اب کیا کیا جائے وزیر نے جواب دیا کہ کیا عرض کرون مین تو خود فکر کر رہا ہون اور حیران ہون کہ کیا ہوگا راوی بیان کرتا ہے کہ خداپرستون کو اس امر کا انتظار ہے کہ لشکر کفار سے کوئی نکلے تو مقابلہ کرین، اور کفار اس فکر و تشویش مین مبتلا ہین کہ جسکے بھروسہ پر ہمنے مقابلہ کا قصد کیا تھا وہ ابھی تک آیا نہین کیونکر مقابلہ کرین اور کیونکر اپنی جان بچائین یہ تو بڑی نامردی کی ہے کہ میدان جنگ مین آکر اور صف آرا ہو کر بدون مقابلہ کے اور بدون کسی سبب اور وجہ کے بے مقابلہ کیے جانا بالکل بیجا ہے اور بزدلاپن ہے سب انگشت نما و طعنہ زن ہونگے بہادرون و شجاعون کی نظرون مین حقیر ہونگے اور وہ سب مجکو سمجھا رستا د.. کہین گے میری بہادری یہین تک آ لے گا اخلاق یہ دل مین خیال کر رہا ہے اور خاموش اپنے مقام پر کھڑا ہے کہ ناگاہ گرد راہ اٹھا تو

صحرا کی طرف دیکھتا ہے کبھی رکابون پر زور دیکر کھڑا ہو جاتا ہے عجب کرب و اضطراب کی حالت
مین مبتلا ہے لشکر اسلام سے لوگ الگ متفکر ہین کہ یہ کیا سبب ہے کہ نقابت بھی ہو گئی اور اسوقت
تک کوئی مقابلہ کو نہین نکلا مالک نے لندھور سے کہا کہ یہ کیا سبب ہے کہ اخلاق نے طبل جنگ
بجوایا اور میدان مین آکر صف آرا ہوا مگر ابھی تک کسی کو مقابلہ کرنے کی اجازت نہین دی باوجودیکہ
نقابت بھی ہو چکی لندھور نے جواب دیا کہ معلوم ہوتا ہے کسی کا انتظار ہے مین دیکھ رہا ہون کہ
کل اہل لشکر کے کفار کی صحرا کی طرف لگا ہے اور اخلاق بار بار اونچا ہو ہو کر جنگل کی طرف دیکھتا ہے
جسکا انتظار ہے جب تک وہ نہ آئیگا اسوقت تک مقابلہ نہ ہوگا لندھور یہ کہہ رہے تھے کہ صحرا کی
طرف سے گرد و غبار بلند ہوا مگر مختصر اور بہت تیزی کے ساتھ دونون لشکرون کے اہل لشکر
نے جو اس غبار کو دیکھا سب اس طرف دیکھنے لگے لندھور نے مالک سے کہا کہ دیکھا تم نے کہ غبار
بلند ہوا ضرور اس مین کوئی خاک بین مددگار کفار کا ہے اسی کا انتظار تھا یہ کہکر لندھور نے ہرکارون
کو حکم دیا کہ خبر تو لاؤ کہ کون آتا ہے اور کسکا مددگار ہے ادھر اخلاق نے جو اس غبار کو دیکھا تو اپنے
وزیر سے کہا کہ اندازہ سے معلوم ہوتا ہے کہ نقابدار فرستادہ قرناطیس جلوہ آتا ہے ہرکارون کو روانہ
کیجئے خبر تو منگائیے میرا دل گواہی دیتا ہے اور از حد مجکو خوشی ہے دل خود بخود بشاش ہوا جاتا ہے اب
وہ میری حالت نہین ہے جو قبل اسکے تھی اس غبار کے ظاہر ہونے سے میرا غبار دل برطرف
ہو گیا کدورت جاتی رہی عجب مقام تعجب ہے کہ خاک نے کام پانی کا کیا کہ غبار دل کو برطرف
کر دیا وزیر نے فوراً ہرکارون کو حکم دیا کہ جا کر خبر تو لاؤ کہ اس غبار مین کون ہے اور کس کی کمک کے
لیے آتا ہے یہ سنکے ہرکارے لشکر کفار کے اور ادھر سے لشکر اسلام کی طرف غبار کے روانہ ہوئے
وہ غبار اس تیزی سے چلا آتا تھا کہ ہرکارے پہونچنے بھی نہ پائے تھے کہ وہ غبار آکر مابین لشکر کفار
و اسلام کے منتشر ہوا اور اس غبار سے ایک نقابدار ابلق پوش سیاہ فام مرکب پر سوار ایک باز ابلق
جسکے سر پر سایہ فگن دل گرد سے پیدا ہوا دونون لشکرون نے دیکھا کہ ایک نقابدار ابلق
پوش مرکب ابلق پر سوار مسلح و مکمل باز ابلق رنگ سر پر سایہ فگن دونون شانون پر اسکے دو
اژدہر ابلق رنگ بیٹھے ہوئے درمیان دونون لشکرون کے کھڑا ہوا ہے ایسا رنگ اسکے چہرہ کا
سیاہ ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ سیاہ آندھی اٹھی ہے اسکے رخ کے رنگ سے تمام صحرا تاریک ہو رہا ہے

قوی ہیکل اور قد آور جوان ہے دونوں ہاتھ اوسکے دو ڈالے برگد کی معلوم ہوتی ہین زرہ اسقدر تنگ پہنے ہے کہ یہ ثابت ہوتا ہے کہ لوہے کے جال مین اژدر آتش فشان کو مقید کیا ہے سر پر جو خود ہے وہ کاسہ معکوس یا گنبد مرقد ضحاک معلوم ہوتا ہے سر مانند قلۂ کوہ کے ہے سینہ بہت چوڑا مثل کواڑ در کفر کے ٹانگین مثل ستون یا تنہ درخت کے منہ غار اژدر آنکھین دو تنور سوزان دستانے جو پہنے ہے اور ہاتھ جو اوس سے باہر نکلے ہین یہ معلوم ہوتا ہے کہ دو اژدر آتش فشان سیاہ رنگ غار سے منہ نکالے ہوئے ہین نیزہ سرتیز کنوتی مرکب پر رکھا ہوا ہے نقابدار بدروزگار ثانی ضحاک ماران معلوم ہوتا ہے دونون اژدر جو اوسکے شانون پر بیٹھے ہوئے ہین ہر مرتبہ منہ سے شعلہ آتش چھوڑتے ہین مرکب بہت قوی ہیکل اور زبردست تہ ران ہے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کوہ بالا سے کوہ نمایان ہے باز ابلق رنگ سر پر پرواز کر رہا ہے یہ شان و شوکت دیکھکر اہل لشکر اسلام و کفار دونون اوس بدکردار و بدشکل کو دیکھکر بہت خائف ہوئے لندھور و مالک و دیگر اہل لشکر اسلام نے یا حفیظ کہکر آنکھین بند کر لین اور ہر ایک کی زبان سے نکلا کہ تو ہی حافظ ہے اور تو ہی بچانے والا ہے اس بلا سے یہ انسان کیا ہے کوئی دیوزاد ہے کیا ضحاک ماران قبر سے اوٹھکر مقابلہ کے لیے آیا ہے لشکر کفار کے تو لوگ یا خداوند عجائب کہکر سانپنے لگے ہرکارون کے حواس جاتے رہے کہ یہ دامن گرد سے کیا بلا پیدا ہوئی یہ کون ہے مگر وہ اس باختہ ہو گئے حواسون کو درست کر کے لشکر کی طرف واپس گئے یہ جرأت دونون کے ہرکارون کی نہ ہوئی کہ بڑھکر دریافت کرتے کہ آپ کون حضرت ہین اور کس کی کمک کو آئے ہین اور کسکے فرستادہ ہین ہرکاران لشکر اسلام نے لندھور سے جا کر عرض کیا کہ ہم بموجب حکم سرکار برائے دریافت حال گئے جب تک ہم قریب غبار پہونچے گرد و غبار میدان مین آکر قائم ہوا اور شوق ہوا آپنے خود ملاحظہ فرما لیا ہوگا کہ جو بلا اوس غبار سے پیدا ہوئی ہمکو یہ جرأت نہ ہوئی کہ ہم دریافت کرتے کہ آپ کہان سے تشریف لائے ہین اور کسکی طرف آئے ہین ہمارے ہوش اوس صورت نحس و شکل بد کو دیکھکر جاتے رہے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ضحاک ماران اپنی قبر سے اوٹھکر چلا آیا ہے نہ معلوم یہ باز ابلق رنگ کیسا سر پر سایہ فگن ہے لندھور نے جواب دیا

کہ کوئی مقام خوف نہین ہمارا خدا ہمارا محافظ ہی اور نگہبان ہی اگر یہ ضحاک ثانی ہی تو
ہم بھی فریدون وقت ہین ہمارا کیا بنا سکتا ہی خدا مالک و حافظ ہی وہ ہم سب کا مددگار
و مختار ہی اگر اسکو ہم سبکی قضا لائی ہی اور ہم سبکی موت اسکے ہاتھ سے مقرر ہوئی ہی تو کیا خوف
ہی ہم سب اسکو قتل کرین گے یہ کہکر بلند حوصلہ مالک نے اپنے اہل لشکر سے کہا کہ کوئی
مقام خوف و دہشت نہین ہی بموجب مصرعہ ع دشمن اگر قوی است نگہبان قوی تر است
جو منظور خداوند کریم ہوگا وہ ہوگا دیکھو تو پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہی یہ کہکر مالک و
بلند حوصلہ نے اہل لشکر کو مطمئن کیا ادھر اخلاق نے جو اس نقابدار کو دیکھا شکل مہیب
سے کانپنے لگا ہاتھ پاؤن مین رعشہ پڑگیا وزیر سے کہا کہ اس نقابدار کی صورت دیکھکر
خوف آتا ہی نہ معلوم یہ بلا کہان سے آئی اور کسکے لیے آئی ہی اور کیونکر دفع ہوگی وزیر نے جواب دیا
کہ میرا تو خیال کرتا ہون کہ یہ نقابدار فرستادۂ قرناطیس جادو آپ کے دست کا ہی
اور آپ کی کمک کو آیا ہی دیکھیے دم بھر مین کھلا جاتا ہی ہرکارے آپ کے سامنے سے دریافت
گئے ہین وزیر یہ کہہ رہا تھا کہ وہ ہرکارے واپس آئے ہاتھ باندھ کر عرض کیا کہ آپ لوگون
نے خود ملاحظہ فرما لیا کہ یہ غبار آمد نقابدار کا تھا ہم پہونچنے نہ پائے کہ غبار سے نقابدار
ظاہر ہوا ایسی شکل مہیب تھی کہ ہم قریب جا کر دریافت نہ کرسکے واپس آئے وزیر نے کہا
کہ اچھا معلوم ہو جائیگا کہ جو کوئی ہی یہان لشکر کفار کی حالت بیان کرچکا ہون کہ سبکو خوف
طاری ہی سب کانپ رہے ہین منتظر انجام اس مین گھوڑے بدلگام بیان کر رہے ہین
نقابدار کو دیکھ دیکھکر ہرکارے یہ کہہ رہے تھے کہ اس نقابدار مغلوک روزگار نے
میدان مین مرکب کو روک کر ادھر ادھر دیکھا بہ نگاہ تند و تیز دیکھا کہ ایک سمت کو
لشکر کثیر صف آرا ہی نشانون سے ظاہر ہی کہ یہ لشکر خدا پرستون کا ہی اور ایک سمت
کو لشکر مختصر صف بستہ کھڑا ہی اسکے نشانون کے پھریرون سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ
سب عجائب پرست ہین پس اس طریقہ سے خیال کرکے اپنے دل مین کہا کہ مین ان
لوگون کی کمک کو آیا ہون حسب الارشاد اپنے استاد کے بھی یہ دستاویز قرناطیس
نے بھی دیا تھا کہ جس لشکر کے پھریرے سیاہ ہون وہ لشکر تیرے دوست اخلاق کا

اور جوش کینہ زیادہ ہوا اور نشانون سے پھریرے سرخ و سبز و سفید ہون وہ لشکر مخالف اور
خدا پرستون کا ہر ایک پس دل سے وہ لشکر لشکر کفار کی طرف منھ کر کے آواز دی کہ ایہا الناس
آگاہ و خبردار ہو کہ مین فرستادہ ہون قرناطیس کا اب اخلاق کہان تشریف رکھتے ہین
ذرا میرے پاس تشریف لائین تاکہ مین اُن سے اجازت لیکر خدا پرستون سے مقابلہ
کرون تم لوگ مجھ سے خوف نہ کرو مین تم سب کی کمک کو آیا ہون لہذا اخلاق بلا خوف
و خطر میرے پاس تشریف لائین بالکل اندیشہ نہ کرین یہ جو اُسنے پکار کر کہا فی الجملہ کفار
کے حواس درست ہوئے اب اطمینان ہوا اہل اسلام کو معلوم ہوا کہ یہ نقابدار ہماری
کمک کو نہین آیا ہے فرستادہ قرناطیس ہے اخلاق تو بہت خوش ہوا اور صف لشکر سے نکلکر
چلا اہل اسلام کو معلوم ہوا کہ یہ نقابدار جو قرناطیس سے آسکا بھیجا ہوا اخلاق کی کمک
کو اور ہم سے مقابلہ کرنے کو آیا ہے اخلاق نے اُس سے کمک طلب کی تھی اسکے بھروسہ پر
اخلاق طبل جنگ بجوا کر میدان مین آکر صف آرا ہوا ہے ورنہ اخلاق کی یہ جرات نہ تھی
کہ مقابلہ کو نکلتا صرف اسی کے بھروسہ پر نکلا ہے اور اسی کا انتظار تھا جواب تک کبھی
نکل کر مقابلہ نہین کیا لہذا حضور والا نے فرمایا کہ کوئی پروا کی بات نہین ہے آنے دو
ہم مقابلہ کرین گے نقابدار ہے تو کیا خوف و انتشار ہے ہمارا خدا نقابدار سے زیادہ قوی
ہے لہذا حضور وغیرہ تو یہ فرما رہے ہین اور ادھر اخلاق ڈرتا و کانپتا مرکب پر سوار قریب
نقابدار آیا نقابدار نے سلام کیا اور کہا کہ آپ اطمینان رکھین مجکو آپ سے کمال دوستی
ہے آپ کی مدد کے لیے مجکو بھیجا ہے مین اجازت چاہتا ہون کہ جا کر ان خدا پرستون
سے مقابلہ کرون اور انکو اسیر کر کے قتل کرون مگر ایک امر ہے کہ جب مین سب کو اسیر کر لونگا
اُس وقت قتل کرونگا وجہ یہ کہ مین ان قیدیون کو اپنے ہمراہ لے جاؤنگا آپ کے
سپرد نہ کرونگا اسکا سبب یہ ہے کہ خدا پرستون کے لشکر مین بڑے زبردست عیار ہین ایسا
نہ ہو کہ وہ عیاری کر کے رہا کر لیجائین تو ساری محنت رائگان ہو اخلاق نے جواب دیا
کہ آپکو اختیار ہے مین آپ کے کسی فعل مین دخل نہ دونگا آپکو کسی امر سے منع نہ کرونگا
جو آپ حکم فرمائینگے مین اُسکو بسر و چشم بجا لاؤنگا نقابدار نے جواب دیا کہ بہت اچھا

تشریف لیجائیں مین مقابلہ کو جاتا ہون اخلاق تو اپنے مقام پر آکر قائم ہوا نقابدار مرکب
[illegible] مقابلہ مین لشکر اسلام کے میدان مین آیا خوب مرکب کو دوڑا کر مثل پہلوانون کے سلیقہ سے تھوڑی
دیر تک نیزہ ہلایا برچھے کے ہاتھ نکالے سیف ہلائی گرز کے ہاتھ دو چار ہلا لے اسکے بعد
مرکب کو روک کر لشکر اسلام کی طرف رخ کر کے پکارا کہ ای فرقہ خدا پرستان وای زبردستان
[illegible] سننے والون آگاہ و خبردار ہو کہ میرا نام نقابدار ابلق پوش و بازدار
ہی تم سب کو خبردار و ہوشیار کرتا ہون کہ میرے مقابلہ سے خوف کرو اور ڈرو کہ مین
وہ نقابدار ہون کہ میرے خوف سے اسوقت تک رستم و سام قبر مین اپنے گوشہ دہن
سے منھ چھپائے ہوئے کانپ رہے ہین دیو میرا نام سن کے بھاگ جاتے ہین مین نے
بڑے بڑے بہادرون کو ایک دم مین زیر کر لیا ہی اس کوہ بلوہ کو اور کوئی مقام خیال
کرتا یہان سے تمھارا زندہ پھر کر جانا محال ہی بدون دین عجائب پرستی قبول کیے ہوئے
پس مین تم سے کہتا ہون کہ تم سب رومال سے ہاتھ باندھ کر خدمت ملک اخلاق مین
حاضر ہو مین تم سب کا قصور معاف کرا دون اور اپنے مقام کو چلا جاؤن اور دین عجائب
پرستی اختیار کرو مین نے سنا ہے کہ تمنے ملک اخلاق کو بہت پریشان کیا ہی ملک اشفاق
کو بیگناہ قتل کیا گیا مگر یہ امر معلوم نہ تھا کہ مجھ ایسا دوست و مددگار ملک اخلاق کا موجود
ہی میرے تلوار کے بہادران جہان کے دلون پر سکے بیٹھے ہوئے ہین اگر میری کہنے پر نہ
عمل کروگے یاد رکھو کہ مین تم سب کو اس طور سے قتل کرونگا کہ تمھارے حال پر مرغان ہوا اور
ماہیان دریا رحم کرین اور [illegible] نہ آئے بلکہ تم سب کے سب خود اپنے ہاتھ سے اپنا
گلا کاٹ کر مرجاؤ تو میرا نام نقابدار آیندہ تمکو اختیار ہی یہ جو پکار کر نقابدار نے کہا اہل اسلام
[illegible] ہو کر جواب دیا کہ او نقابدار مشکوک روزگار بدکردار و بدشعار زناکار کیا بیہودہ بکتا
ہی تو میرا [illegible] ناصر دہر تیری نامردی و شیر دلاین اسی امر سے ظاہر ہی کہ نقاب مین
منھ چھپا کر مقابلہ کرنے آیا ہی [illegible] کے پردے تیرے منہ پر پڑے ہوئے ہین نہ
نقابدار تیری تلوار کے سکے کیا بہادرون کے دلون پر بیٹھے ہوئے ہونگے اگر یہ کہے کہ میرے
[illegible] نامردی کے جھنڈے گڑے ہوئے ہین تو زیبا ہی تیرے خوف سے کیا

کیا رستم و سام قبر مین پوشیدہ ہوئے ہین تو اُنکی ناخن پا کی برابری نہین کرسکتا ہی ایسے
نامردون کے خوف سے بھلا بہادر کیا خوف کریگا مثل عورتون کے روی نحس کو نقاب
مین پوشیدہ کرکے آیا ہی جا پردے مین بیٹھ اور دیکھ کہین پردہ دری ورخنہ اندازی نہ ہو جائے
کوئی تیری صورت نحس نہ دیکھ لے تجکو امر خانہ داری سے مثل عورتون کے غرض ہی یا بہادرون
کی طرح میدان مین آنے سے غرض کیون اپنی قضا بلاتا ہی ہان اگر بہادر و جری اپنے کو
گنتا ہی تو مردان عالم سے آنکھ چار کرکے منہ پر سے نقاب کو دور کرکے مقابلہ کر تو جانین
کہ تو بہادر ہی ورنہ اول درجہ کا بودا ہی و نامرد ہی آگاہ ہو کہ ہم وہ لوگ ہین کہ جنکے نام کے سکے
دلون پر پڑے ہوئے ہین جنھون نے نشان بہادری کے از سرده دنیا تا پردہ قاف بلند کیے
ہین جنکے ہیبت شمشیر سے راتون کو بہادرون کو نیند نہین آتی ہی جنکے نعرون کی صدا سے دیوان
قاف کوسون بھاگ جاتے ہین اور سوتے مین سے چونک چونک پڑتے ہین تو ہم سے کیا
مقابلہ کریگا اگر ہم لوگ یہ دعوی کرین کہ ہمارے خوف سے رستم و سام گوشہ قبر مین جا کر پوشیدہ
ہوئے تو زیبا ہی مگر یہ کلمات تکبر آمیز و غرور کے ہین ہمکو غرور زیبا نہین ہی ہان تکبر و غرور ذات
خداوند غفور کو زیبا ہی کہ وہ وحدہ لاشریک ہی اُسکا کوئی شریک نہین ہی نہ اُسکا کوئی ثانی ہی
اُسکی ذات لاثانی ہی وہ سبکا پیدا کرنے والا ہی اور سب کا فنا کرنے والا ہی اُسکی طرف
سب کی بازگشت ہی اور یہ جسقدر خدائی کر گئے ہین سب کافر و بچہ شیطان بہکائے ہوئے ابلیس
علیہ اللعن کے ہین اوران سبکو ہم سب نے بمدد خداوند کریم برباد و غارت کیا اور خدائیون کو
مٹایا تیری کیا حقیقت ہی و اصلیت ہی اور یہ عجائب نگار جو کہ خدا بنا ہوا ہی کیا چیز ہی یہ بھی کوئی
بچہ شیطان ہوگا مثل اُن سب کے مارا جائیگا اب جاتا کہان ہی کیونکہ ہم لوگون کے ہان
قدم آگئے ہین اب بدون اس سرزمین کو اسلام آباد کیے ہوئے یہان سے جاتے بھی ہین یہ جو
تو نے کہا کہ تم سب رومال سے ہاتھ باندہ کر حاضر ہو مین تم سب کی خطا اخلاق سے معاف کرا دون
اسکا جواب یہ ہی کہ تو خود اپنی جان پر رحم کھا کر مع اخلاف کے رومال سے ہاتھ باندہ کر حاضر
ہو ہم سب تیری سفارش کرکے زلزلہ قاف ثانی سلیمان امیر حمزہ صاحبقران سے تیری خطا معاف
کرا دینگے اور تیرا بہت بڑا مرتبہ ہوگا اور یہ جو تو نے کہا کہ دین اسلام ترک کرکے دین

دین عجائب پرستی اختیار کرو تو اسکا جواب یہ ہے کہ تو خود اگر دین اسلام اختیار کر اور اس
باطل پرستی سے باز آ اور اخلاق کو بھی نصیحت کر کہ وہ بھی کفر پرستی سے باز آئے اپنے
پیدا کرنے والے کو پہچانے ورنہ یاد رکھ کہ مثل سگ و خوک کے ہم سب کے ہاتھ سے
مارا جائیگا آیندہ تجکو اختیار ہے ہمنے سمجھا دیا یہ جو اہل اسلام نے پکار کر جواب مین کہا اس نقابدار
نابکار نے مثل مار سر و دم بریدہ کے پیچ و تاب کھایا اور پکار کر کہا کہ معلوم ہوا کہ تم سب کی
قضا ہی آئی ہے مین کیا کرون جسکو تمنائے مرگ ہو میرے مقابلہ کو آئے دیکھون کیسا بہادر
ہے کہ مجھ سے مقابلہ کرتا ہے مین موجود ہون اہل اسلام نے جواب دیا کہ یا تیری قضا تجکو کھینچکر
یہان لائی ہے یا ہم سب کی قضا آئی ہے ٹھہر ارہ ہم آتے ہین تجھ سے مقابلہ کرنے کو یہ کہکر ایک پہلوان
نے صف مین سے مرکب نکالا اور لندھور و مالک سے اجازت لیکر میدان کا راستہ لیا ان
دونون صاحبون نے اسکو سپرد خداوند کریم کیا وہ سردار اسلام مرکب کو مہمیز کر کے
نقابدار کے ہم مقابلہ ہوا بقصد لگاورزنی نقابدار نے یہ قصد دیکھکر کہا کہ مین تم ایسے
نامردون سے ہم لگاورہ نہین ہوتا ہون مین پھر تجکو آگاہ کرتا ہون کیون اپنی مفت جان
شیرین کو تلف و برباد کرتا ہے مجھ ایسے بہادر سے مقابلہ کر کے بیکار رایگان کرتا ہے اس مرد
خداپرست نے جواب دیا کہ تو اپنے حال پر رحم نہ کیا جو تیرا جی چاہے حربہ کر یہ مقام رزم
ہے نہ جاے وعظ و پند پس حربہ اُٹھا کہ مین موجود ہون اُسنے کہا کہ پہلے تو حربہ کر پھر مین
حربہ کرونگا مرد خداپرست نے جواب دیا کہ ہم لوگون کا دستور نہین ہے کہ حریف پر پیشدستی
اور سبقت کرین جب تیرے حربہ سے خداوند کریم ہمکو بچائیگا تو ہم بھی حربہ کرینگے یہ جو نقابدار
نے سُنا برہم ہوکر جواب دیا کہ مین تجھ ایسے پر کیا حربہ کرون اور اپنی تلوار کو تجھ ایسون کے
خون سے بھرون مجکو شرم آتی ہے اور حیا کرتا ہون مین تیری مشکین باندھے لیتا ہون یہ
کہکر نقابدار نے قصد کیا کہ مرکب کو مہمیز کر کے کمر زنجیر مین ہاتھ ڈال کر اس خداپرست کو
مرکب پر سے اُٹھا لون اُسکا اس قصد سے بڑھنا تھا کہ وہ باز جو کہ اسکے سر پر سایہ فگن تھا
ایک مرتبہ پرواز کر کے مرد خداپرست کے سر پر آیا اپنا سایہ ڈالا سایہ کا پڑنا تھا کہ مرد
خداپرست کو امر کب پر سے اُٹھا لیا اور سر سے بلند کر کے زمین پر مارا اور کہا کہ اب کیا

کہنا ہی دین عجائب پرستی قبول کر لی ہین مرد خدا پرست نے کچھ جواب نہ دیا خاموش رہے
نقابدار نے انکو اُسی طور سے زمین پر پڑا رہنے دیا اور پھر آواز دی کہ اور کوئی میرے مقابلہ کو
آئے یہ رنگ جنگ و پیکار دیکھکر سب اہل اسلام دنگ ہو گئے ادھر اسنے مبارز طلب کیا
اور ایک سردار لندھور سے اجازت لیکر آیا جب قریب پہونچا باز نے اپنا سایہ اُس سردار پر ڈالا
وہ بیحس و حرکت ہوا اسنے کمربند پکڑ کر اٹھا لیا اور زمین پر دے مارا وہ بھی بیحس و حرکت مثل
سبب کے پڑا رہا کہ صحرا سے ایک بگولہ گرد کا بلند ہوا اس سے صداے زنگ پیدا ہوئی
سب اُس طرف کو دیکھنے لگے دامنہ گرد کا شق ہوا اُس سے ایک عیار نقابدار ابلق پوش
باتہاے عیاری آراستہ کیے ہوے پیدا ہوا آتے ہی اُسنے نقابدار کو اسلام کیا نقابدار نے اشارہ کیا کہ
انکی مشکین باندھ لو اُس نقابدار نے اُن دونون سردارون کی مشکین باندھین اور
ایک طرف کو مثل مجرمون کے کھڑا کر دیا وہ سر جھکائے خاموش کھڑے ہین نقابدار
نے پھر مبارز طلب کیا لشکر اسلام سے اور ایک سردار نکلا اسنے لندھور سے اجازت
لیکر آکر اُس سے مقابلہ کیا اسی طریقہ سے نقابدار نے اُسکو بھی مرکب پر سے اُٹھا لیا اُسکی
عیار نے مشکین باندھ لین اور انھین کے برابر کھڑا کر دیا راوی بیان کرتا ہی کہ اُسدن
نقابدار نے اسی طریقہ سے ستتر سردار لشکر اسلام کے اسیر کیے کہ شام ہو گئی نقابدار
نے اخلاق کو اشارہ کیا کہ طبل بازگشت بجوا دو کہ شام ہو گئی ہی کل پھر آکر مقابلہ کرونگا
طبل جنگ بجوا دینا یہ کہکر اور ان سب اسیرون کو مع اپنے عیار کے لیکر جدھر سے آیا تھا
اُسی طرف کو چلا گیا راوی بیان کرتا ہی کہ مہتر چالاک و مہتر برق فرنگی لشکر مین موجود تھے
یہ ایک خاموش کھڑے دیکھ رہے تھے جب اُنھون نے دیکھا کہ نقابدار میدان جنگ سے
سردارون کو اسیر کرکے جدھر سے آیا تھا اسی طرف کو چلا گیا تا ہم ان دونون نے صلاح کی کہ چلکر
راہ مین عیاری کرین یا جہان یہ رہتا ہو اسکا مقام تلاش کرکے عیاری اسیر کرکے اسکو قتل کرین اور
رہا یہ امر تو بخوبی ثابت ہو گیا ہی کہ یہ ساحر ہی اور ساحر زبردست ہی اور یہ جو باز اسکے سر پر گردش کرتا ہی
اسکا عکس پڑا سردار کی قوت کم ہو گئی مبتلاے سحر ہوا نقابدار نے گرفتار کر لیا جب تک یہ نہ مارا جائیگا
اسوقت تک اس بلا سے نجات نہ ملیگی اور نہ یہ سردار رہا ہونگے اوستاد ہم مرشد یہان موجود نہین

ہین ورنہ وہ ضرور فکر کرتے اسکو قتل کرتے اور ان سب کو ضرور رہا کرتے بڑی خرابی کی بات
ہو کہ جب وہ تشریف لائینگے اور آنکو خبر ہوگی تو وہ یہ ضرور ہم سے اور تم سے فرمائینگے کہ تم لوگ
لشکر مین موجود تھے اور تمھاری حالت موجودگی مین اسقدر سردار اسیر ہوگئے اور تم لوگون نے
کوئی تدبیر نہ کی بہت بڑا الزام ملیگا اور واقعی امر یہ ہے کہ ہم موجود ہون اور ایک ساحر ہماری موجودگی
مین اگر اور سردارون کو اسیر کر لیجائے اور ہم سے کچھ نہ ہوسکے تو لازم ہے کہ ہم اور تم ملکر چلین اور
جس طور سے ممکن ہو کوشش کر کے اور عیاری کر کے اسکو قتل کرین چالاک نے کہا کہ چلو
پس یہ دونون اسکے عقب مین پاے شاطری مارتے ہوئے اور فکر عیاری کرتے ہوئے
چلے جاتے ہین اور وہ نقابدار وہ ان سردارون کو اسیر کیے ہوئے مع عیار کے چلا جاتا
ہے ادھر اخلاق نے بموجب آسکے اشارہ کے طبل بازگشت بجوا دیا لندھور کے بھی لشکر
مین کوس بازگشت پر چوب پڑی دونون لشکر اپنے اپنے مقام کی طرف واپس گئے کفار
خوش و مسرور تھے اخلاق وزیر سے کہتا جاتا تھا کہ دیکھا تمنے کہ میرے دوست نے کیسی
کمک کی اب تو یقین ہوتا ہے کہ ان خداپرستون کا خاتمہ ہو جائیگا اب انکا زندہ بچنا محال ہے
وزیر کہتا ہے کہ ضرور ادھر اہل لشکر باہم یہ تقریر کرتے ہوئے واپس چلے جاتے ہین کہ اب
ان خداپرستون کا خاتمہ ہے آج ہی نقابدار نے آتے ہی کسقدر اہل اسلام قید کر لیے ہین اسی
طور سے سبکو اسیر کر کے لیجائیگا بڑا زبردست ہے مقام خوشی و خورمی ہے کہ اب اہل اسلام
کا خاتمہ ہو جائیگا بہت مغرور ہو رہے تھے سارا غرور مٹ جائیگا ہزارون لاکھون کو قتل
کیا سیکڑون ملک تباہ کیے اب سب کا عوض پائینگے ان سب کی قضا یہان لائی ہے خلاصہ
یہ کہ کفار یہ تقریر کرتے ہوئے مقام فرودگاہ پر آئے لشکر نے کمر کھولی سب کے سب اپنے بستر پر
راحت سے بیٹھے باہم خوشیان کرنے لگے اخلاق بھی پوشاک بدل کر آیا دربار آراستہ ہوا اہل دربار
سے نقابدار کے مقابلہ کا ذکر ہونے لگا ادھر خداپرست مغموم و محزون اپنی فرودگاہ پر آئے سب
اہل اسلام کو یقین ہو گیا ہے کہ یہ نقابدار ساحر ہے اور بہت بڑا زبردست ہے جو اسکے مقابلہ کو جاتا ہے یہ سحر
کر کے اسکو ہتھیلی سے سحر کرتا ہے اور اسیر کر لیتا ہے خداوند کریم خیر کرے اسکے شر سے ہم سبکو بچانے
لندھور وغیرہ نے اہل لشکر کو اطمینان دیتے ہوئے اپنے ہمراہ لیکر آئے سب اپنے اپنے مقام پر جاکر

راحت پذیر ہوئے کمرین کھولین لندھور وملک نے دربار کیا سب سردار آکر حاضر دربار ہوئے نقابدار یہانکو کہہ ہونے لگا کہ یہ حرامزادہ سمجھ کرمیکے سردار کو اسیر کرلیتا ہی خیر جو مرضی خداوند کریم ہی ہم تو اُسکی ذات پر بھروسہ کرکے مقابلہ کرینگے اور کیا ہی وہ ہم سب کا حافظ و نگہبان ہی یہ ذکر ہورہا تھا کہ ادھر اخلاق نے بادہ ناب سے گرم ہوکر طبل جنگ بجنے کا بموجب حکم نقابدار حکم دیا لشکر کفار مین کوس حربی پر چوب پڑی سب لشکر کفار کو معلوم ہوا کہ کل مقابلہ ہوگا سب سامان کرنے لگے آلات حرب وضرب کو درست کرنے لگے ہرکارے لشکر اسلام کے یہ خبر سنکر چلے تھے کہ آکر بارگاہ مین پہونچے مجرا بجالا کے سلام کیا دعا دیکر عرض کیا کہ پھر اخلاق قزاق نے طبل جنگ بجوایا ہی کل اسکا پھر قصد ہی کہ میدان جنگ مین نکل کر غلامان سرکار و غلامان صاحبقران سے مقابلہ کرین باقی خیر یہ سنتے ہی یہ سن کے لندھور نے حکم دیا کہ بتائید ربانی بجے طبل جنگ ہمارے لشکر مین بھی ہمکو کوئی خوف نہین ہی اگر اُسنے اُس نقابدار کے بھروسہ پر طبل جنگ بجوایا ہی ہم بھی خداوند کریم کے بھروسہ پر طبل جنگ بجواکر مقابلہ کرینگے چنانچہ یہان بھی کوس حربی بجایا گیا اہل لشکر صداے نقارہ جنگ سن کے سامان جنگ و پیکار کرنے لگے دونون لشکرون مین نقارہ جنگ بج رہا ہی سامان جنگ دونون طرف ہورہا ہی طلایہ پھر رہا ہی یہان تو یہ سامان ہی ادھر برق و چالاک عقب نقابدار مین بڑی دور تک گئے فکر کی کوئی تدبیر نہ بن پڑی جب نقابدار قریب ایک درہ کوہ کے پہونچا اُس درہ کوہ سے غبار پیدا ہوا نقابدار مع اُن سب سرداروں کے اوسمین اُسی غبار مین پوشیدہ ہوگیا برق و چالاک دونون علیحدہ تھے اس سبب سے یہ دونون نے باہم صلاح کی کہ اس درہ کوہ مین چلکر دیکھو یہ نقابدار اسی درہ کوہ مین چلکر گیا ہی اور اسی مین رہتا ہی یہ دونون اندر آئے بہت بہت تلاش کیا کہیں نشان نہ ملا رات بھر اس درہ کوہ و صحرا مین ڈھونڈا کیے کہین پتہ ٹھکانہ نقابدار کا نہ اُن سرداروں کا آخر کو عاجز و پریشان ہوکر بوقت سحر وہان سے طرف لشکر کے روانہ ہوئے راہ مین باہم صلاح کرلی کہ آج جو نقابدار مقابلہ کو آئیگا اور مقابلہ کرکے واپس جانے لگے گا تو ہم اور تم قبل سے آکر یہان بیٹھ رہینگے یہ راے کرتے ہوئے باہم لشکر مین آئے یہان آکر دیکھا صبح ہو چکی ہی سردار اپنے اپنے خیمون سے مسلح و مکمل

ہو ہو کر نکل رہے ہین لشکر تیار ہی کہ لندھور وغیرہ بر آمد ہوئے سب نے سلام و مجرا کیا لندھور وغیرہ نے سلام و مجرا لیکر سوار ہونے کا قصد کیا کہ برق و چالاک نے سلام کیا لندھور نے کہا کہ اے مہتر برق و چالاک آپ لوگ کل شب سے کہان تھے جواب دیا کہ ہم اُس لقا بدار کے عقب مین گئے تھے کہ بن پڑے تو کچھ عیاری کرین مگر کیا بیان کرین سب بیکار ہوا یہ کہکر سارا واقعہ بیان کیا اور کہا کہ آج قبل سے جاکر وہان ٹھہرینگے جب وہ اُس درہ کے اندر جائیگا ہم وہان موجود ہونگے اُسکے عقب مین روانہ ہونگے اور ہم اُسکے ہمراہ اُس مقام پر پہونچ جائینگے کہ جہان وہ قیام کرتا ہی اور کہین پوشیدہ ہوکر عیاری کرینگے لندھور وغیرہ نے کہا کہ تمکو اختیار ہی یہ باتین کرتے ہوئے قریب مرکب آئے اور مرکب پر سوار ہوکر اور کل لشکر کو ہمراہ لیکر میدان کارزار مین آگے اور دوسرے اخلاق اپنے لشکر کو لیکر آیا صف بندی ہوئی نقیبون نے نکل کر نقابت کی سقون نے آبپاشی کر کے گرد و غبار کو بٹھا دیا اب اہل اسلام کو انتظار ہی کہ کوئی تو مقابلہ کو نکلے اور کفار کو یہ انتظار ہی کہ لقا بدار آئے تو مقابلہ کرے دونون لشکرون کے لوگ صحرا کی طرف دیکھ رہے ہین کہ اُسی طور سے بگولہ گرد کا پیدا ہوا وہ میدان جنگ مین آکر شق ہوا اُس سے وہی لقا بدار مع اپنے غبار کے ظاہر ہوا اخلاق کو سلام کیا اور کہا کہ اجازت ہی کہ مین جاکر مقابلہ کرون اخلاق نے کہا کہ شوق سے جاؤ تمکو خداوند عجائب کے سپرد کیا وہ سلام کر کے مرکب اوڑا کر میدان مین آیا اسپ اپنا دکھا کر مبارز طلب کیا لشکر اسلام سے کئی سردار لندھور و مالک سے اجازت لیکر نکلے لقا بدار نے اُسی طور سے اُن سبکو اسیر کر لیا اور حوالے عیار کے کیا قریب دوپہر کے لقا بدار نے لیکار کر کہا کہ تم لوگون کی بڑی شہرت تھی کہ بڑے زبردست ہین مگر مین نے تو کسیکو نہ پایا میرے نزدیک تو سب طفل مکتب سے بھی بدتر ہین کہ جو آیا مین نے اُسکو مثل بچول کے مرکب پر سے اُٹھا لیا اور گرفتار کر لیا کیسے مبارز زبردست تمکو بھیدیا اسی کی شہرت تھی یہ جو لیکار کر کہا پس عادل شیردل کو تاب نہ رہی اپنے پرے سے مرکب کو نکالکر اور لندھور سے اجازت لیکر اُسکے مقابلہ کو آئے جیسے ہی قریب پہونچے اُسنے اشارہ کیا باز نے آکر انکے سر پر گردش کی وہ اس امر سے باز نہ آیا عجب جان باز تھا جیسے اُس باز کا عکس عادل پر پڑا یہ بالکل بحس و حرکت ہوگئے ہاتھ پاؤن قابو سے جاتے رہے لقا بدار نے

مرکب کو بڑھا کر کہا کہ وار کر جواب کون دے اپنے قابو مین ہون تو جواب دون جب آسنے کچھ
جواب نہ پایا کمر زنجیر پکڑ کر مثل ان سب کے انکو بھی اٹھا لیا عیار کے حوالے کیا کہ اسکو بھی
اسیر کرو اسنے مشکین باندھ لین فاضل شیردل اجازت لیکر میدان مین آئے ان پر بھی یہی واقعہ
گذرا جب یہ بھی اسیر ہو گئے تو اور سردار نکلتے گئے راوی بیان کرتا ہی کہ اسدن لشکر لندھور سے
سوا سو سردار و سوار علاوہ سرداران نامی وگرامی کے نقابدار نے اسیر کر کے قریب شام
اخلاق سے طبل باز بجوا کر اور یہ کہکر کہ تم طبل جنگ بجوانا مین کل پھر آکر مقابلہ کرونگا اور ان
سبکو اپنے ہمراہ لیکر جدھر سے آیا تھا اسی طرف کو چلا گیا دونون لشکر بعد جانے نقابدار کے
طبل باز بجوا کر اپنی اپنی فرودگاہ پر آئے لشکر اسلام تو نہایت مغموم و رنجور تھا اور ایک تلاطم
مچا ہوا تھا کہ پرے کے پرے خالی ہو گئے تھے لندھور کل لشکر کو لیکر قیام گاہ پر آئے لشکر نے
کمر کھولی ہر مقام پر یہی چرچا ہی کہ یہ نقابدار بڑا ساحر زبردست ہی خدا اس سے کیونکر جان بچاتا ہی
لندھور نے دربار آراستہ کیا سب حاضر دربار ہوئے بہت سے کرسیون و دنگلون پہ بیٹھے
پڑے ہوئے ہین لندھور نے سب کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ بڑی خرابی کی بات ہی کہ نہ تو
لشکر مین آجکل صاحبقران تشریف فرما ہین کہ وہ ملاحظہ کرین ہم بادشاہ اسلام ہین اور لشکر پر یہ
تباہی نازل ہوئی دیکھیے اسکا انجام کیا ہوتا ہی ہمکو اس امر کا یقین ہی کہ ہم سب کی قضا یہان ہم
سبکو لائی ہی افسوس اس امر کا ہی کہ نہ تو صاحبقران کی زیارت نصیب ہوئی نہ بادشاہ کی نہ
ان دونون بزرگوارون مین سے کوئی ہمارے سر پر موجود ہی کہ بشرط یک دفن و کفن ہو بڑی
خرابی کی بات ہی خیر جو مقدر مین لکھا تھا وہ پیش آیا اور جو لکھا ہوگا وہ پیش آئیگا جو مرضی
خدا اسمین کیا زور اور کیا چارہ لندھور تو یہان یہ کلام کر رہے ہین ادھر اخلاق خوش
خوش مع لشکر کے فرودگاہ پر پہونچا اہل لشکر نے کمر کھولی اخلاق بارگاہ مین آیا دربار آراستہ
ہوا بیٹھتے ہی حکم دیا کہ نہ بجے طبل جنگ نقارہ رزمی بجایا گیا ہرکارون نے لشکر اسلام
مین خبر پہونچائی وہان بھی بحکم لندھور نقارہ بجا دونون طرف سامان جنگ ہونے لگا
ادھر لندھور نے ادھر اخلاق نے دربار برخاست کیا اپنے اپنے مقام پر سب نے
آرام استراحت کی انتظار سحر مین بسر کرنے لگے یہان نقارہ جنگ بجا ہی سامان جنگ

ہورہا ہے راوی بیان کرتا ہے کہ برق وچالاک قبل روانہ ہونے نقابدار کے لشکر سے نکل کر
اور درۂ کوہ میں آکر پوشیدہ ہوکر بیٹھے تھے اور نقابدار کا انتظار کر رہے تھے کہ ناگاہ یک
دیکھا ان دونوں نے کہ نقابدار مع سرداروں کے کہ جنکو اسیر کیا تھا اور اپنے عیار
کے تیز چلا آتا ہے یہ دیکھ رہے تھے اور خیال کر رہے تھے کہ اسی درہ میں آئیگا وہ جب قریب
درہ کے پہونچا تو اسی طرف سے غبار پیدا ہوا نقابدار اس غبار میں پنہاں ہوگیا سب سرداروںکو
یہ دیکھتے رہے اور اس انتظار میں رہے کہ اب نقابدار درہ میں آئے اور جب آگئے مگر
نقابدار نہ آیا جب غبار برطرف ہوا تو دیکھا کہ نہ نقابدار ہے نہ سردار انکا قدم تک نشان
تک نہیں ہے یہ دونوں حیران ہوئے کہ یہ سب کے سب کیا ہوئے غبار کے اندر جاکر کدھر
غائب ہو جاتے ہیں خلاصہ یہ کہ رات بھر تلاش کیا لیکن پتہ نہ ملا عاجز ہوکر لشکر کو روانہ ہوئے
داخل لشکر ہوئے لندھور وغیرہ سے ملکر سب حال بیان کیا آج تجویز کر لیا تھا کہ اپنے کو
غبار میں ڈالدیں گے خلاصہ یہ کہ دونوں لشکر میدان میں آکر صف آرا ہوئے نقابدار آیا
مبارز طلب کیا بہت سے سرداروں نے نکل کر مقابلہ کیا یکے بعد دیگرے اور سب اسیر ہوئے
مثل پہلوان کے دو پہر تک نقابدار نے قریب اسی سرداروں کے اسیر کیے یہ حال دیکھکر
ہرشون پیزاد کو تاب باقی نہ رہی لندھور سے اجازت لیکر میدان میں آیا یہ بھی مثل عادل
وفاضل کے اسیر ہوا الماس بن لندھور نے مقابلہ کیا وہ بھی اسیر ہوا فرہاد خان بکفری نے
نکل کر سامنا کیا وہ بھی اسیر ہوئے خلاصہ یہ کہ آج کی میدان داری میں کوئی سردار ابتر
نہ لشکر لندھور کا باقی رہا نہ لشکر مالک اژدر کا دس میدان داریوں میں کوئی باقی نہ رہا
سوائے مالک لندھور و اہل لشکر کے راوی بیان کرتا ہے کہ ہر روز برق وچالاک فکر
عیاری میں جاتے ہیں اور فکر کرتے ہیں مگر کچھ بن نہیں پڑتا ہے کہ کیا کریں تین چار مرتبہ اس
کو غبار میں ڈالدیا مگر وہ لوگ غائب ہوگئے یہ رہ گئے خلاصہ یہ کہ وہ نقابدار ان
سب اسیروں کو لیکر چلا گیا دونوں لشکر واپس آئے خلاصہ یہ کہ حبیب کہ میں نے تحریر
کیا ہے کہ دس میدان داریاں ہوئیں اس دس دن کی جنگ وپیکار میں قریب دو ہزار
سرداروں و اہل لشکر کے نقابدار نے اسیر کر لیے اور ایک بھی مجھ نہ پا سکا لاکھ لاکھ برق و

چالاک نے کوشش کی مگر نقابدار کا پتہ نہ چلا کہ کدھر سے آتا ہے اور کدھر کو چلا جاتا ہے جب یہ
عاجز ہوئے اور کچھ تدبیر نہ ہو سکی اور دیکھا کہ سوائے لندھور و مالک کے سرداران زبردست
میں سے کوئی نہیں رہا سب اسیر ہو گئے ہیں سوائے اہل لشکر کے جب اسقدر سرداران زبردست
اسکا کچھ نہ بنا سکے تو اہل لشکر کیا بنا لین گے ادھر لندھور و مالک اسیر ہوئے یہ لشکر تباہ
ہوا اور اب عرصہ کیا ہے کل انکا بھی خاتمہ ہے اس سے بہتر یہ ہے کہ چلکر بادشاہ اسلام کو اس
حال سے آگاہ کرو تاکہ وہ کوئی تدبیر کرین یہ باہم صلاح کر کے دونون عیار یعنے برق و
چالاک آہستہ بدون آگاہ کیے مالک و لندھور کے طرف طلسم تو خیز جمشیدی کے
روانہ ہوئے خدمت بادشاہ اسلام مین کہ انکا حال آئندہ تحریر ہوگا پہلے حال لشکر
کا سماعت ہو کہ جب گیارھوین دن لندھور و مالک لشکر کو لیکر میدان مین آئے اور ادھر
سے اخلاق آیا نقابدار بھی آیا اور مقابلہ کے لیے میدان مین نکلا اور مبارز طلب کیا
لندھور نے قصد کیا کہ مین مقابلہ کو نکلون کیونکہ شب ہی سے دل مین ٹھان لیا تھا کہ
کل مین خود نکل کر مقابلہ کرونگا اور ایک ہی ضرب گرز مین نقابدار کا خاتمہ کرونگا
ادھر مالک نے شب کو اپنے دل مین یہ تجویز کر لیا تھا کہ کل مین نکل کر نقابدار سے
مقابلہ کرونگا اور نقابدار کو نیزہ پر اٹھا کر اس زور سے زمین پر مارونگا کہ نقش
زمین ہو جائیگا یہ دونون صاحب اپنے اپنے دل مین تجویز کر چکے تھے شب کو جب
میدان جنگ مین پہونچے اور نقابدار نے مبارز طلب کیا لندھور نے قصد کیا اور
مرکب طلب کیا کیونکہ یہ فیل میمونہ پر سوار تھے ابھی مرکب نہین آیا تھا کہ مالک اژدر
صاحب تیرہ دوسر جاکر تھے وعلام حیدر نے اپنے بادپائے عربی کو صف سے نکالا اور
سامنے لندھور کے آئے اور کہا کہ ای دارائے ہند لندھور بن سعدان مجکو اجازت
دیجیے کہ مین جاکر نقابدار سے مقابلہ کرون اور اس نقابدار کو اس حرکت ناشائستہ کی سزا
دون لندھور نے جواب دیا کہ آپ جانشین صاحبقران ہین آپکو زیبا ہے کہ مجکو اجازت
فرمائیے کہ مین جاکر مقابلہ کرون اور اپنے دل کا حوصلہ نکالون میری موجودگی مین آپکو
زیبا نہین ہے کہ آپ مقابلہ کو تشریف لیجائیں ہان جب مین نہ ہون اسوقت اختیار ہے

مالک نے جواب دیا کہ یہ امر غیر ممکن ہی پہلے جانشین آپ ہین دوسرے دست راست
ہین آپکو زیبا ہی کہ آپ لشکر مین موجود رہین تاکہ لشکر کو اطمینان رہے آپکی موجودگی گویا
حمزۂ صاحبقران کی موجودگی کے برابر ہی اگر وہ لشکر مین نہین تشریف فرما ہین آپ تو موجود
ہین پس میرے بعد آپکو اختیار ہی مین آپکو ہرگز ہرگز نہ جانے دونگا اپنی موجودگی مین لندھور
نے کہا کہ یہ امر ممکن نہین ہی اب اسلئے اُنکے تکرار ہونے لگی یہ کہتے ہین کہ مین مقابلہ کو جاؤنگا
لندھور کا قول ہی کہ مین جاؤنگا جب یہ قصد بڑھنے کا کرتے ہین مالک روک لیتے ہین جب مالک
ارادہ کرتے ہین لندھور مانع آتے ہین اہل لشکر دیکھ رہے ہین حیران ہین کہ دیکھئے ان دونون
سرپرستون مین سے کون جاتا ہی اور کس سے جدائی پہلے ہوتی ہی بڑے عرصہ تک یہی بحث رہی
آخر جب نقابدار نے دیکھا کہ کوئی مقابلہ کے لیئے نہین نکلتا ہی تو پکار کر کہا کہ تم لوگون پر میرا
ایسا خوف غالب ہوا کہ اب کوئی مقابلہ کو نہین آتا ہی وہ جرأت ومردی کیا ہوئی مین کب سے
انتظار کر رہا ہون بس اسی جرأت وقوت پر یہان آئے تھے کہ ایک تن تنہا نے تم سب کو
عاجز کر دیا یہ جو نقابدار نے پکار کر کہا مالک نے کہا لندھور سے کہ آپ نے سُنا یہ نقابدار
نابکار کیا بیہودہ گفتار کر رہا ہی بس آپ نہ روکیے اجازت عنایت فرمائیے ورنہ مین اپنے کو
ہلاک کرونگا لندھور نے ناچار ہو کر مالک سے فرمایا کہ خیر آپ ہی پہلے ہم سے تشریف
لیجائیے بعد آپ کے ہم بھی آتے ہین عرصہ کا پس وپیش ہی بہت زمانہ نہین گذرنے والا آخر
سپرد خداوند کریم کیا مالک نے یہ سُن کے سلام کیا اور مرکب کے تنگ کو درست کر کے
وزین گردان کر سوار ہوئے اور طرف میدان کے چلے سب اہل لشکر نے گھیر لیا مالک
نے سب سے کلمات پند ونصیحت فرما کر اور بے ثباتی دنیا کی حالت بیان کر کے ہر ایک کو رخصت
کیا لندھور بھی چند قدم ہمراہ آئے تھے اُنکو بھی قسمین دیکر پھیرا اور آپ مرکب کو چمکا کر مقابلہ
نقابدار آئے نقابدار نے جیسے مالک کو آتے ہوئے دیکھا پکار کر کہا کہ اے سوار پہلے تو یہ بتا
کہ تیرا نام کیا ہی تاکہ تو گمنام میرے ہاتھ سے مارا نہ جائے مالک نے جواب دیا کہ مجکو خادم حمزہ
عرب نظر کردہ امیر شرق وغرب مالک اژدر صاحب نیزہ دو سر سب کہتے ہین تو اپنا نام بتا بعادت
کا نام بیکار دریافت کرتا ہی آنکا تو نام نوک شمشیر وزبان نیزہ سے ظاہر ہوجاتا ہی نقابدار نے

جواب دیا کہ مجکو نام ظاہر کرنے کی کوئی ضرورت نہین ہی کیونکہ یہ مجکو بخوبی معلوم ہی کہ مین تیرے ہاتھ سے قتل نہ ہونگا بلکہ مین تجکو مثل سب کے اسیر کر لونگا پھر کیا ضرورت ہی کہ مین اپنا نام ظاہر کرون مالک نے جواب دیا کہ خیر اگر ضرورت نہین ہی تو نہ ہو ہم خود دریافت کرلینگے تو جاتا کہان ہی راوی بیان کرتا ہی کہ وہ جو سردار نقابدار اسیر کر کے اپنے ہمراہ لیے جاتا تھا دوسرے دن اُنکو اس صورت سے لاتا تھا کہ اُسکے ہاتھون مین آہنی موگریان ہوتی تھین وہ آکر صف باندھکر ایک طرف کھڑے ہوتے ہین اور جنگ کا تماشہ دیکھتے ہین صفت یہ ہی کہ سب آزاد ہوتے ہین اُنمین کوئی اسیر نہین ہوتا ہی سب رہا ہوتے ہین مگر ایسے مبتلاے سحر ہین کہ اُنکو اپنے تن بدن کا بالکل خیال نہین ہی نہ ہوش ہی یہ بھی نہین جانتے ہین کہ ہم ہین کہان اور کس بلا مین مبتلا ہین بالکل عالم سکوت مین سر جھکائے خاموش کھڑے رہتے ہین کبھی کبھی سر اُٹھا کر لشکر اسلام کی طرف دیکھ لیتے ہین اگر کچھ کلام بھی کرتے ہین تو یہ کلام کرتے ہین لشکر اسلام اُس سردار سے مخاطب ہو کر جو نقابدار کے مقابلہ کو آتا ہی کہ اے بھائیون آگاہ ہوا ور پہچانو کہ تم سبکا خدا خداوند عجائب نگار ہی اور بہت بڑا خدا ہی معاذ اللہ خدائے نادیدہ کوئی چیز نہین ہی خداوند عجائب کے آگے عجائب پرستی دین حق اور عجائب نگار خداوند برحق و مطلق ہی پس دین عجائب پرستی اختیار کرو اور نقابدار نامدار کی اطاعت کرو ورنہ مثل ہمارے تم بھی پچھتاؤگے جیسے ہم پچھتا رہے ہین کیا بیان کرین کہ جو ہمارا حال ہی ہمکو حمزہ نے اسقدر زمانہ تک ضلالت مین مبتلا رکھا اور ہمکو اپنے اصلی مذہب سے آگاہ نہ ہونے دیا بالکل راہ ضلالت و کفر کا ہمکو راستہ بتایا ہم نے وہ عجائبات یہان آکر دیکھے کہ ہم بیان نہین کرسکتے ہین پس یہی جی چاہتا ہی کہ ان موگریون سے اپنا سر پھوڑ کر مر جائین یہ ستم کیا کیا کہ اپنے اصلی خدا کو نہ پہچانا اور اُسکی بندگی کرنے والون سے مقابلہ کیا یہ کہتے ہین اور قصد کرتے ہین کہ موگریان سر پر مارلین مگر سر تک لیجاتے ہین اور پھر ہاتھ روک لیتے ہین جیسے کوئی پکڑ لیتا ہی پھر سر جھکا کر خاموش ہو جاتے ہین پھر جب کلام کرتے ہین تو یہ کرتے ہین ہر روز یہی طریقہ ہوتا ہی آج بھی وہی واقعہ ہوا اہل اسلام اون کی ان باتون کا کچھ جواب نہین دیتے ہین خاموش سنا کرتے ہین اور افسوس کرتے ہین اُنکے حال پر کہ کیسے کیسے دیندار و ایماندار مبتلاے بلا ہین

راوی بیان کرتا ہی کہ آج بھی وہی کلام کیسے اج سب سردار ہین جسقدر نقابدار اسیر کرکے
لیگیا ہی تو مالک نے جواب دیا نہ اہل لشکر نے بلکہ افسوس کیا ادھر مالک قریب نقابدار
ہرکسو ہمہ تن ہو گئے آپ نے نقابدار نے مار کو اشارہ کیا وہ سر پر مالک کے آکر گردش کرنے لگا
اپنی حرکت سابقہ سے باز نہ آیا اُسنے تین مرتبہ گردش کی اور پھر آکر نقابدار کے سر پر سایہ فگن
ہوا وہ اودھر گیا ادھر مالک مثل مردہ صد سالہ کے ہو گئے نقابدار نے گرز زنجیر پکڑ کر اٹھا لیا اور
اپنے عیار کے حوالے کیا اُسنے مشکین باندھ لین لشکر مالک لندھور مین ایک شور و
غل بلند ہوا عزیزون نے اپنے گریبان چاک کر ڈالے سنہ پر خاک ملی اور یہی حال لشکر لندھور
و دیگر اہل اسلام نے کیا اور سب نے قصد کیا کہ ایک مرتبہ نقابدار پر جا پڑین مگر لندھور نے
سبکو روکا اور کہا کہ تم لوگ پریشان نہو خدا کو یاد کرو مین ابھی جاکر اس نقابدار کو قتل
کرتا ہون مین خود اس وقت سبقت کرونگا جاتے ہی گرز کا وار کرونگا یہ کہکر قصد کیا
کہ مرکب کو مہمیز کرین کہ سب اہل لشکر لپٹ گئے کہ ہم نہ جانے دینگے اب سوائے آپکے
ہمارا سرپرست و مددگار کون ہی پہلے ہم سبکو قتل فرما لیجیے پھر جائیے ہم سے ایسے
لشکر کو خالی نہ دیکھا جائیگا اگر صاحبقران یا بادشاہ تشریف فرما ہوتے تو ہم آپکو جانے
نہ دیتے اب کیونکر جانے دین یہ غیر ممکن ہی اگرچہ ہم سے صاحبقران و بادشاہ سوال فرمائین
کہ ہمارے جانشینون کو کیون جانے دیا مقابلہ کو تم نے کیون نہ روکا کیونکہ ہم سبکو آپ دونون
صاحبون کا بعد خدا و رسول و صاحبقران و بادشاہ کے سہارا تھا جنمین سے ایک صاحب
نے تو ہمارا ساتھ چھوڑ دیا ہم سے منھ موڑ لیا اب آپ بھی ہمکو چھوڑکر تشریف لیے جاتے
ہین تو ہم کیا کرین کیونکر اپنی زیست بسر کرین ہم سب آپکے روبرو اپنے گلے کاٹ کر اپنے
ہلاک کرتے ہین ورنہ ہمکو اجازت دیجیے کہ ہم نقابدار نابکار پر حملہ کرکے اور نرغہ کرکے
گھیر کر پکڑ لین اور اسیر کرین جنگ مغلوبہ کرین لندھور نے کہا کہ تم سب ذات رب العزت
پر تکیہ رکھو اور بھروسہ کرو وہ حامی و مددگار ہی میری موجودگی کی کیا ضرورت ہی جب
مین موجود تھا تو مین کیا کر سکا میرے سامنے اسقدر سردارون کو نقابدار نے اسیر
کر لیا مین اُسکا کچھ نہ کر سکا اس سے تو یہ بہتر تھا کہ مین نہ موجود ہوتا یہ اپنا رو کے یاد

کیا صاحبقران کو دکھاؤنگا پس بہتر یہ ہی کہ مین ہی جاکر مقابلہ کرون اور یہ جو تم نے کہا کہ تم جنگ
مغلوبہ کرکے نقابدار کو اسیر کرلین یہ بالکل خلاف شجاعت ہی لوگ مجھ پر طعنہ زن ہونگے کہ جب
لشکر ہور نقابدار سے عاجز ہوا تو اُسنے از روے بلوے کے نقابدار کو اسیر کرلیا مین
انگشت نما ہوجاؤنگا ایسا کبھی نہ کرنا اہل لشکر نے کہا کہ ہم تو نہ جانتے دیکھیے یہان تو یہ گفتگو ہو رہی
تھی کہ نقابدار نے مالک اژدر کو اسیر کرکے اور اہل اسلام کی طرف منھ کرکے کہا کہ او خدا پرستو
آگاہ ہو اور اپنے سردار سے کہدو کہ وہ بھی سن لے کہ مین تم سبکو ایک ہفتہ کی مہلت دیتا ہون
کہ اس زمانہ مین باہم صلاح کرکے اخلاق کی اطاعت کرو اور عجائب پرستی اختیار کرو دین
اسلام کو ترک کرو ورنہ یاد رکھو کہ اگر تم نے ایسا نہ کیا اور اطاعت وغیرہ نہ کی تو بعد گذرنے
میعاد مقررہ کے مین آؤنگا اور تم سبکو بھی مثل ان سب کے اسیر کرونگا اور تمھارے
ہاتھ سے تمھاری جانین لونگا یعنے یہی موگربان تمھارے ہاتھون مین دیکر حکم دونگا
کہ اپنے سرون پر مارلو پس تم سب ایسا ہی کروگے موگربان مارکر اپنے کو ہلاک کروگے
آیندہ تمکو اختیار ہی اور سب نے کلمات ناسزا کہے اور بہت لعنت کی عجائب لنگار
پر پس یہ جواب سُن کے نقابدار بہت برہم ہوا اور جواب دیا کہ کیا کرون کہ پہلے مین
تمکو مہلت دے چکا ہون اب اُسکے خلاف کرنا بالکل خلاف مردی ہی ورنہ اس تقریر
کی تمکو سزا دیتا خیر اگر تم نے میرے کہنے پر عمل نہ کیا تو بعد گذرنے مہلت کے
تمکو اس جواب کی سزا دیجائیگی یہ کہکر اور اخلاق کو اپنے قریب بلاکر کہا کہ مین نے
ان کو ایک ہفتہ کی مہلت دی ہی اگر انھون نے اس زمانہ مین میرے کہنے پر عمل نہ کیا
اور تمھاری اطاعت نہ کی تو ضرور بعد گذرنے مہلت کے تم طبل جنگ بجاکر میدان
مین آکر صف آرا ہونا مین آکر ان سب کو اسیر کرلونگا اور تمھارے سامنے ان سبکو
مثل ماہیان بے آب کے تڑپا کے قتل کرونگا اور مجبور رحم نہ آئیگا تم خود اپنی آنکھو
سے دیکھ لینا کہ یہ جو موگربان آہنی ان کے ہاتھون مین ہین یہی سب اپنے سر پر
مارینگے اور ہلاک ہونگے جاتے کہان مین اطمینان رکھو کوئی مقام خوف نہین
ہی اخلاق نے بہت نقابدار کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ جیسا ارشاد ہوا ایسا ہی ہوگا

مین آپ کے خلاف حکم کبھی نہ کرون گا کیونکہ آپ نے میرے حال پر بہت عنایت
فرمائی اور ہم سبکو اس بلا سے نجات دی اور ہم سب کی جان و ایمان بچایا نقابدار نے
اسکا کچھ جواب نہ دیا اور رح مالک کے اور عیار کے جس طرف سے آیا تھا اُسی طرف کو چلا گیا
اب لشکر مین برق و چالاک نہین ہین جو عقب مین عیاری کی فکر مین جایئن بعد جانے
نقابدار کے اخلاق نے طبل باز بجوایا طبل باز پر چوب پڑی لشکر اسلام مین بھی طبل
باز بجایا گیا دونون لشکر فرودگاہ کی طرف واپس چلے کفار تو فرحان و شادان و اہل اسلام
مغموم و محزون مالک کا ماتم کرتے ہوئے فرودگاہ پر آئے کمرین کھولین اس دن لندھور
نے بسبب رنج و صدمہ کے دربار نہ کیا بستر رنج و غم پر جا کر لیٹ رہے اور یہی فکر تھی
کہ کیا تدبیر کرون اور کیونکر اس نقابدار کو قتل کرون دیکھین خداوند کریم اس بلا سے کب نجات مرحمت فرماتا ہے عجب
بلا و آفت مین مبتلا ہوا ہون خداوند کریم ملک الموت کو حکم فرما کہ وہ اگر میری روح
قبض کر لین تا کہ مین اپنی آنکھون سے اس لشکر کی تباہی و بربادی نہ دیکھون مجکو قبل اس
واقعہ کے موت آجائے اور زمانہ مہلت نہ تمام ہونے پائے کہ مین دنیا پر سے اُٹھ جاؤن
لندھور یہ دعا کر رہے ہین کہ خیال مین آیا کہ کوئی ایسا بھی نہین ہے کہ اس واقعہ کی بادشاہ
اسلام تک خبر کرے صاحبقران تک خبر کا ہونا تو محال ہے کیونکہ اُنکے قیام کا مقام
نہین معلوم ہے ہان بادشاہ اسلام طلسم تو خبر جمشیدی پر فروکش ہین یا در تشریف فرما
ہین کون ہے جو خبر کرے یہ کہا اور پھر آپ ہی یہ کہا کہ اے لندھور تم مرد ہو کر ایسے بد حواس
ہو گئے ہو اور اسقدر موت سے ڈرتے ہو وہ کریم و رحیم ہے کوئی نہ کوئی صورت پیدا
کرے گا ضرور اگر بادشاہ اسلام کو خبر ہوگی تو وہ کیا اس بلا کو آکر رد کر دینگے اگر اس
بلا سے نجات ہمارے مقدر مین ہے تو ہمکو نجات ملجائے گی ورنہ اگر بادشاہ بھی ہونگے
تو وہ کچھ نہین کر سکتے ہین اُنکا کیا زور ہے مرضی خدا مین ہان یہ امر ضرور ہے کہ خبر ہو جانا چاہیے
تا کہ وہ لوگ اگر ہم سبکو دفن تو کر دین اور یہ بد حواسی کہ برق و چالاک لشکر مین موجود
ہین اُنکو بلا کر حکم دو کہ دوڑ کر خبر کر آئین اُن لوگون کے آنے تک جو یہان ہونیوالا ہے
ہو جائے گا اے لندھور اسقدر پریشان ہونا تم سے بہت بعید ہے آج کب امید تھی کہ

نقابدار صرف مالک اژدر کو اسیر کرکے واپس جائیگا یقین اس امر کا تھا کہ آگے یہ مبارز طلب کریگا مین نکل کر مقابلہ کرون گا جب مین اسیر ہوجاونگا وہ سب لشکر کو تباہ کریگا مگر خداوند کریم نے اپنا فضل شامل حال کیا کہ وہ چلا گیا اور ہفتہ کی مہلت بھی دے گیا اگر ہم سب کی موت مقدر ہو چکی ہوتی تو ضرور وہ مقابلہ کرتا اور مہلت نہ دیتا یقین کرو کہ کوئی نہ کوئی مددگار پردۂ غیب سے پیدا ہوگا جو کہ اس نقابدار کو قتل کریگا یہ دل سے باتین کرکے پکار کر کہا کوئی حاضر ہو ایک خادم حاضر حاضر کہتا ہوا اندر آیا لندھور نے اُس سے کہا کہ برق و چالاک کو اُنکے خیمون سے بلالاؤ کہنا کہ آپ دونون صاحبون کو لندھور نے طلب کیا ہے وہ خادم بہت خوب کہکر باہر آیا اور برق و چالاک کے خیمون مین اگر اُنکو تلاش کیا اُنکو نہ پایا تمام لشکر مین تلاش کیا کہین پتہ نہ ملا لوگون سے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ پرسون سے غائب ہین اُنکا کہین نشان تک نہین ہے خادم نے آکر لندھور سے کہا لندھور نے بہت افسوس کیا اور کہا کہ واقعی کوئی کسی کا نہین ہے نہ کوئی کسیکا وقت پر شریک ہوتا ہے اور ساتھ دیتا ہے دیکھیے دونون صاحب بدون اطلاع کے چلے گئے یہ بھی نہ خیال کیا کہ ایسے وقت مین چھوڑ کر جائین واقعی جان بہت بری چیز ہے کوئی مرنا گوارا نہین کرتا ہے جان سبکو عزیز ہے کیسے جان نثار و سرفروش تھے وقت جو پڑا نکل گئے انکا بھی کیا صرف اس خیال سے کہ ایسا نہ ہو کہ لندھور منع کرے یا روک لے بغیر شرما شرمی رہنا پڑیگا یہ کہکر کہا ہے دل تو بھی کیسا بدگمان ہے وہ دونون ایسے نہین ہین جان فروش و جان باز ہین اگر آگ کا دریا ہو تو پھاند پڑین اپنے کو آگ مین ڈالدین کسی نہ کسی ضرورت سے گئے ہونگے یقین ہے کہ نقابدار کی فکر مین گئے ہون اُسدن سے اُنکو نہین اُنکی طرف گمان کرنا بالکل خلاف ہے افسوس اس امر کا ہے کہ کس سے صلاح لون کس سے رائے لون نہ فرہاد خان نہ ارسون نہ الماس نہ عادل نہ فاضل ایک بہت بڑے دوست مالک اژدر تھے اُنھون نے بھی آج ساتھ چھوڑ دیا اب کرون تو کیا کرون خدا سبکو اکیلا اور تنہا نہ کرے لندھور تو اپنے بستر غم پر لیٹے ہوئے دل سے ایسی باتین کررہے ہین ادھر سب اہل اسلام کا بھی یہی حال ہے کہ ہر ایک اپنے بستر پر پڑا ہوا ہے نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے مثل ماہی بیآب کے تڑپ رہا ہے

اور درگاہ خداوند کریم مین دعا کر رہا ہو کہ ای کریم کارساز وای رحیم بی نیاز اس بلا سے مجکو نجات دے تو ہم سب کے دین وایمان وجان کو بچا کہ سواے تیرے ہم کس سے فریاد کرین اور سواے تیرے کس کی ذات پر بھروسہ کرین راوی اہل اسلام ولندھور کو تو مصروف رنج وغم و دعا رکھتا ہی اور کفار کو خوشی وفرحت وناچ ورنگ مین مصروف وانتظار مہلت ہین کیونکہ جب لشکر کفار میدان جنگ سے واپس آیا قیام گاہ پر اخلاق نے بزم عشرت کے آراستہ کرنے کا حکم دیا ہر ایک سے کہا کہ اپنے اپنے خیمہ مین صحبت ناچ ورنگ مہیا کرو بموجب حکم اخلاق بزم عشرت آراستہ ہوئی اخلاق آکر بیٹھا ناچ ورنگ ہونے لگا سب اہل لشکر خوش و خرم ہین ہر مقام پر ناچ ورنگ ہو رہا ہی سبکو عیش وعشرت مین مصروف رکھتا ہون اپندہ حال تحریر کرونگا اب عنان قلم کو طرف حال بادشاہ اسلام و دیگر سردارون کے اور برق وچالاک کے پھیرتا ہو

اب دو کلمہ داستان بادشاہ اسلام وبرق وچالاک کے ملاحظہ فرمایے و باقی دیگر حالات متعلق داستان ہذا

راویان اخبار اس داستان کو اس طور سے بیان کرتے ہین کہ جب صاحبقران مع لندھور وملک و دیگر اہل لشکر کے بادشاہ اسلام سے رخصت ہوکر حسب ارشاد خواجہ زادون کے طرف طلسم زعفران زار سلیمانی کے روانہ ہوئے اور تشریف لے گئے اور بادشاہ اسلام سے فرما گئے تھے کہ آپ خزانہ طلسمی مال واسباب نکلوا کر داخل خزانہ فرمایے اُسکے بعد میرے مقام قیام کو دریافت فرما کر مع لشکر کے تشریف لایے گا ورنہ جاکر طلسم کو فتح کرکے ایک مقام پر قیام کرونگا اگر اس عرصہ مین آپ وہان پہونچ گئے تو مین خود مع لشکر کے لیکر آونگا یا تو اسی مقام پر ملاقات ہوگی بارہ مین یہ حال منشی احمد حسین صاحب قمر تحریر کرچکے ہین اب مین لکھتا ہون کہ جب صاحبقران تشریف لیگئے بادشاہ اسلام نے خزانہ طلسمی سے مال واسباب کے نکالنے کا حکم دیا بموجب حکم بادشاہ کارندون نے عرصہ ایک ماہ مین کل مال واسباب نکال کر انبار کیا اسقدر زر نقد تھا کہ حساب نہ ہو سکتا تھا علاوہ اسباب طلسمی وغیرہ کے سب مال واسباب حسب الارشاد بادشاہ داخل خزانہ کیا گیا جب ان سکاموں سے بادشاہ کو فرصت ہوئی حضرت نے اسی مقام پر قیام فرمانے کا حکم دیا

سب اہل لشکر اور سرداروں سے اور فرمایا کہ جب تک خبر صاحبقران نہ آئے گی یہاں سے کوچ نہ کرونگا اور اسوقت تک اسی مقام پر قیام کرونگا پس سب خیمے وغیرہ و بارگاہیں برپا ہیں تمام لشکر کوسوں تک اترا ہوا ہے تمام صحرائے طلسمی لشکر سے مملو ہے بادشاہ ہر روز دربار فرماتے ہیں ہرکارے برائے خبر صاحبقران مقرر فرمائے ہیں کہ خبر لاؤ کہ صاحبقران نے طلسم فتح کیا یا نہیں اور کہاں قیام فرمایا دربار ہر روز آراستہ ہوتا ہے دنگل صاحبقران و علمشاہ و جہانگیر و لندھور و مالک پر غاشیہ پڑے ہوئے ہیں سب کو اس امر کا انتظار ہے کہ خبر صاحبقران آلے تو کوچ کریں دست راستی طرف دست راست کے اور دست چپی طرف دست چپ کے اپنے اپنے مقام پر متمکن ہوتے ہیں دربار میں صاحبقران کا ذکر ہوتا ہے اسکو عرصہ گذرا کہ کوئی خبر نہ آئی آج جو دربار آراستہ ہوا سب سردار حاضر دربار ہوئے اپنے اپنے مقام پر جلوہ گر ہوئے بادشاہ نے عزیزوں و سرداروں کی طرف دیکھکر فرمایا کہ ابھی تک کچھ خبر صاحبقران کی نہ آئی کرنہ معلوم انھوں نے طلسم کو فتح فرمایا یا نہیں اور کہاں قیام کیا بعد فتح فرمانے کے اب بہت انکے دیکھنے کو جی چاہتا ہے بدون انکے دربار میں کوئی رونق نہیں ہے دربار سونا پڑا ہے سب نے جواب دیا کہ بجا ارشاد ہوا ہم سب بھی انکے لیئے بہت پریشان ہیں اور اندر سینہ کے دل تڑپ رہے ہیں مگر کیا کریں حکم عالی سے مجبور و ناچار ہیں اگر حکم ملے تو ہم خود برائے خبر کے جائیں اور صاحبقران سے ملیں اور قدمبوسی حاصل کریں بادشاہ نے فرمایا کہ آپ لوگ کیوں تکلیف فرماتے ہیں میں آج اور ہرکارے روانہ کرتا ہوں خبر منگاتا ہوں اگر انھوں نے آکر خبر دی تو خیر ورنہ میں خود یہاں سے طرف طلسم کے کوچ کرونگا اتنے دنوں اور انتظار فرمائیں آپ لوگ کہ ہرکارے واپس آلیں بدیع الزمان و ملک قاسم و نور الدہر و ایرج نوجوان وغیرہ نے جواب دیا کہ بہت خوب بادشاہ نے جواہر بن عمرو سے فرمایا کہ اے جواہر بن عمرو تم اسیوقت ہرکارے برائے خبر صاحبقران روانہ کرو طلسم زعفران زار کی طرف اور بتاکید ان سے کہدو کہ بہت جلد یہ خبر لیکر آئیں کہ صاحبقران عالیشان نے طلسم کو فتح فرماکر کہاں قیام فرمایا اور مزاج مبارک کیسا ہے و دیگر سردار تو اچھے ہیں تاکہ ہم خبر پاکر یہاں سے کوچ کریں جواہر نے جواب دیا کہ بہت بہتر کیونکہ بجائے خواجہ عمرو کے بارگاہ میں جواہر ہی جب چالاک لشکر میں موجود ہوتے ہیں تو خواجہ کی خدمت جو کہ خواجہ کے

متعلق تھی۔ وہ چالاک سے تعلق کی جاتی ہے اگرچہ چالاک نہیں ہوسکتے ہین تو جواہرین عمرو سے
یہ قائم مقام خواجہ بعد چالاک کے ہوتے ہین اور بعد خواجہ کے چالاک بدین سبب بادشاہ نے
جواہرین عمرو سے فرمایا اسوقت جواہرین عمرو نے چند ہرکارے طرف طلسم کے روانہ کیے اور جو کچھ
بادشاہ نے فرمایا تھا وہ اُن سے کہدیا اور تاکید کردی کہ بہت جلد خبر لیکے آنا راوی بیان کرتا ہے کہ
دست چپ کی طرف تک قاسم و ایرج نوجوان و ہاشم تیغزن و خورشید و دیگر پسران
حمزہ جو کہ دست چپ مین بیٹھتے ہین اپنے اپنے ڈنگلون پر بیٹھکر جلوہ فرما ہین کل سرداران دست
چپ کے موجود تھے اپنے اپنے مقام پر مثل تہمور جہانسوز وغیرہ کے دست راست کی طرف فرزندان
حمزہ بشیر و جموشل و بدیع الزمان و نور الدہر و داراب کشور کشا وغیرہ کے اپنے مقام بیٹھے
ہوئے ہین سرداران مثل فرامرز و عاد عربی وغیرہ کے اور جو سرداران و فرزند صاحبقران نہین موجود ہین
اُنکے ڈنگلون پر غاشیہ پڑے ہین سامنے تخت شاہی کے قبہ دین ستون بارگاہ نظر کردہ شیرحق
یعنی کرب نوجوان اپنے ڈنگل پر بیٹھے ہین کیونکہ انکی جگہ ہمیشہ سے سامنے تخت شاہی کے
مقرر ہے کیونکہ صاحبقران انکو اپنے لشکر کی برکت اور اپنا افتخار جانتے ہین انکی عزت کرتے ہین
اور سب سرداران اہل لشکر انکی زیارت کو فخر تصور کرتے ہین اور باعث برکت اسی سبب سے یہ
سامنے بیٹھتے ہین تاکہ ہر ایک کی انپر نظر پڑتی رہے ہر اپنے ڈنگل پر جلوہ فرما ہین اسد بن کرب
غازی اپنے ڈنگل پر غضنفر بن اسد اپنے ڈنگل پر دربار خوب آراستہ ہے تحریر کر چکا ہون
کہ بادشاہ نے ہرکارے روانہ کرنے کا حکم دیا ہے جواہر نے ہرکارے روانہ کیے اور آکر اپنے
مقام پر کھڑے ہوئے ابھی صاحبقران کا ہی ذکر ہو رہا ہے کہ یکایک بیرون بارگاہ برق و چالاک
آکر پہونچے پہلوان عادی دربارگاہ بعہدہ سپہ سالاری بیٹھے ہوئے تھے کہ انکے اُنکے سلام علیک
ہوئی پہلوان عادی نے برق سے دریافت کیا کہ صاحبقران کا مزاج مبارک کیسا ہے اور کہان
تشریف فرما ہین ان دونون نے جواب دیا کہ ہمکو جلدی ہے پہلے ہم بادشاہ کی خدمت مین ہو آئین
پھر تم سے کیفیت بیان کرینگے یہ کہکر دونون پردہ بارگاہ کا اُٹھا کر اندر بارگاہ کے آئے بادشاہ
صاحبقران کا ذکر کر رہے تھے کہ یکایک پردہ اُٹھا سب نے دیکھا کہ برق و چالاک دونون چلے آتے
ہین بادشاہ نے ملاحظہ فرماکر بدیع الزمان وغیرہ سے فرمایا کہ لیجیے مبارک ہو صاحبقران کے پاس سے

برق و چالاک آگئے ہین نے ناحق ہرکارے روانہ کیئے اگر مجکو یہ معلوم ہوتا کہ آج یہ دونون صاحب آئینگے اور صاحبقران کی خیریت معلوم ہوگی تو مین کبھی ہرکارے نہ روانہ کرتا خیر اب تو وہ چلے گئے کیا کیا جائے ان دونون صاحبون سے صاحبقران کا حال معلوم ہو جائے وہ جہان مقیم ہون ہم اودھر کو کوچ کرین یہ فرمارہے تھے کہ برق و چالاک قریب پہونچے سب نے دیکھا کہ انکی عجب حالت ہے خاک آلودہ ہین تمام کپڑون پر خاک پڑی ہوئی ہے چہرہ اداس بدحواس منھ پر ہوائیان اُڑتی ہوئین پریشان حال سانس پھولی ہوئی سامنے آئے ہر ایک پریشان ہوا کہ یہ کیا حال ہے اپنے اپنے دل مین خیال کیا کہ دور سے چلے اثنے راہ کی تکان کے سبب سے یہ حال ہے کہ برق و چالاک نے سامنے بادشاہ کے آکر سلام کیا مجرا گاہ پر سے مجرا کیا اُسکے بعد سب فرزندان صاحبقران و جگر بندان صاحبقران و سرداران صاحبقران کو سلام کیا ہر ایک کی مزاج پرسی کی بادشاہ نے فرمایا کہ اے مہتر برق فرنگی و مہتر چالاک بہت جلد بیان کرو کہ صاحبقران کا مزاج کیسا ہے اور سب سردار و اہل لشکر تو اچھی طرح ہین اور خیریت سے ہین صاحبقران نے طلسم فتح فرمایا یا نہین اگر فتح فرمایا تو کس مقام پر مع لشکر مقیم ہین اور تمھاری یہ کیا حالت ہے تم دونون صاحبون کا تو مزاج اچھا ہے کس قدر راہ دور دراز سے آئے ہو کہ تمام خاک آلودہ ہو مہتر چالاک نے بڑھکر عرض کیا کہ سب خیریت ہے ہم بہت عجلت مین آئے ہین دو دن کی راہ کو ایک دن مین طے کیا ہے اس سبب سے یہ ہماری حالت ہے ہم آپ سے کیا عرض کرین کہ جو لشکر کی حالت و کیفیت ہے اور کس بلا مین لشکر مبتلا ہے ہمکو یقین ہے کہ ہمارے واپس جانے تک ایک بھی زندہ نہ بچے گا ہم اس آفت مین لشکر کو مبتلا چھوڑکر ادھر کو آئے ہین کہ آپکو خبر کرین صاحبقران بھی تشریف نہین رکھتے ہین نہ یہ معلوم ہے کہ کہان تشریف فرما ہین طلسم کو فتح کرنے تشریف لے گئے ہین نہ خواجہ سلامت ہین جو کچھ تدبیر کرین ہم غلامون نے لاکھ لاکھ فکر کی مگر کوئی تدبیر بن نہ پڑی جب عاجز ہوئے تو ہم نے خیال کیا کہ حضور کو اس حال سے آگاہ کرین بس اس طرف کو چلے آئے اور بہت جلد یہانتک پہونچا یا جو وقت آجکل لشکر پر پڑا ہے اور خدا پرستون پر یہ وقت کبھی نہین پڑا تھا بڑے بڑے ساحر آئے مگر یہ مصیبت کبھی پیش نہین آئی جس آفت مین آجکل مبتلا ہین یہ سنتا تھا کہ بادشاہ و سب اہل دربار و پہلوانان حمزہ نے گھبرا کر

پوچھا کہ کچھ مفصل طور سے بیان کرو کہ کیا مصیبت پڑی ہے اور کس آفت مین لشکر مبتلا ہوا اور
صاحبقران کہان تشریف لیگئے ہین جو لشکر مین موجود نہین ہین اور خواجہ کس ضرورت سے
گئے ہین کیا صاحبقران کے ہمراہ گئے ہین اور کون کون نہین ہے اور کون ہمراہ صاحبقران
کے گیا ہے اور کون لشکر مین ہے یا صاحبقران اکیلے تشریف لیگئے ہین تب چالاک نے
عرض کیا کہ سماعت فرمایئے مین عرض کرتا ہون بادشاہ و اہل دربار سب متوجہ ہوئے
چالاک نے بیان کرنا شروع کیا یعنے صاحبقران کا مع لشکر یہان سے تشریف لیجانا
معرکہ آرائی ہونا صاحبقران کا لندھور و مالک کو لشکر مین چھوڑ کر براے فتح طلسم روانہ ہونا یہ
فرما کر کہ علمشاہ و جہانگیر شنگال کی قید مین ہین راہ مین دیوانے سے مقابلہ ہونا دیوانے
کا زیر ہونا اور اس شرط سے مسلمان ہونا کہ میری معشوقہ دلوا دیجیئے صاحبقران کا اقرار
فرمانا دیوانے کا اپنے پاس ملاقات کرانا صاحبقران کی اسکا مسلمان ہونا صاحبقران
کا کوہ طہر پر پہونچنا مع اشتفاق قزاق پدر معشوقہ دیوانہ یعنے ملکہ یاقوت گوہر دندان کا اس
اس حال سے آگاہ ہوکر سامان جنگ و پیکار کرنا ملکہ یاقوت گوہر دندان کا شب کو بحال
گشتہ دونون دیوانے کے ہمراہ بھاگ جانا کیونکہ یہ بھی عاشق تھی اشتفاق قزاق کو خبر ہونا اسکا
لشکر کو زیر کوہ روانہ کرکے بمقابلہ صاحبقران فروکش ہونے کا حکم دیکر عقب دیوانے مین روانہ
ہونا راہ مین دیوانے سے ملاقات ہونا باہم جنگ و پیکار ہونا صاحبقران کا یہ خبر پاکر وہان
جانا اور دونون کو سمجھا کر پھیر لانا مہرق کا عیاری کرکے اشتفاق کو قتل کرنا صاحبقران کا برہم ہوکر
مہرق کو مع فرہاد و لعان وغیرہ کے نکالدینا اخلاق کا مجروح ہونا اہل اسلام کے ہاتھ سے صاحبقران
کا بعد اس معرکہ کے براے فتح طلسم پھر روانہ ہونا قیلاس وزیر بیتون جادو کا آکر لندھور و مالک کو رہا
کر لیجانا اور تکیہ پر سے فرہاد و فغان و عادل شیر دل وغیرہ کو اسیر کر لیجانا شنگال کا سواے لندھور
کے سبکو اسیر کرنا اور لندھور کو مبتلاے سحر کرکے صاحبقران کے مقابلہ مین روانہ ہونا لندھور
و صاحبقران سے مقابلہ ہونا صاحبقران کا بسبب سحر کے لندھور سے گرفتار ہو جانا لندھور
کا دربار شنگال مین لیجانا شنگال کا ان سب قیدیون کو طلب کرکے حکم قتل دینا اور براے
قتل صاحبقران آمادہ ہونا قیلاس جادو کا قتل ہونا عیاری کے سبب سے ان سب کا سحر سے

نجات پانا لندھور کا شنگال سے متحرب ہونا صاحبقران وغیرہ کو قتل ہونے سے بچانا سب
سرداروں کا رہا ہو کر لڑنا غزالہ جادو وغیرہ کا عین وقت پر پہونچنا اور ان سب کو بہت ساحروں کو
قتل کرکے دربار شنگال سے نکال لانا اور لشکر میں پہونچنا لشکر ساحران وغیرہ ساحران کا ایک
مقام پر زیر کوہ بلور مقیم ہونا باہم رائے ہونا یہ قرار پانا کہ صاحبقران برائے فتح کوہ ہبیتون تشریف
لیجائیں قبل صاحبقران کے تشریف لیجانے کے علمشاہ رومی کا مع اپنی معشوقہ ملکہ آہو چشم
کے لشکر سے غائب ہو جانا و جہانگیر کا مع اپنی معشوقہ ملکہ سیجا سے مہر جمال کے لشکر سے غائب ہونا
صاحبقران کا خواجہ عمرو کو برائے تلاش جہانگیر روانہ کرنا اور خود طرف کوہ ہبیتون کے
تشریف لیجانا سب ساحران زبردست کا حال علمشاہ سن کے اس طرف کو جانا اخلاق قران
کا صحت پاکر طبل جنگ بجوانا نقابدار کا آکر مقابلہ کرنا سرداروں کا اسیر ہونا اپنا فکر عیاری کرنا
پریشان ہونا دس میدان داریوں میں سب سرداروں کا اسیر ہونا سوائے لندھور
و مالک و اہل لشکر کے کسی کا باقی نہ رہنا اپنا ادھر کو یہ حال دیکھکر روانہ ہونا ابتدا سے آخر تک
بیان کیا ہو کہ میں نے و منشی صاحب نے تحریر کیا ہی یہ محیورانہ حال جو سب نے
سُنا سب کو پھر یہ تشویش ہوئی اور سب بہت پریشان ہوئے ملک قاسم نے جو یہ حال سنا
فور آپکار کے افراسیاب ہی ٹھیک کر اپنے دنگل پر سے اُٹھ کھڑے ہوئے انکا اُٹھنا تھا کہ اِتکے
سرداروں ماموں سب اُٹھے سامنے بادشاہ کے آکر عرض کیا کہ مجھکو اجازت ملے کہ میں جا کر اہل اسلام
کی مدد کروں اور اُس نقابدار کو قتل کروں بادشاہ نے خیال فرمایا کہ اگر منع کرتا ہوں تو یہ آتش
خو شعلہ مزاج ہیں کبھی نہ مانیں گے جائینگے ضرور پھر کیا فائدہ رنج دینے سے فرمایا کہ بسم اللہ
جاؤ سپرد خدا کیا اور ہم بھی آتے ہیں ملک قاسم سلام کرکے مع اپنے سرداروں و ماموؤں
کے باہر بارگاہ کے آئے اپنے خیمے میں پہونچکر لشکر کے تیار ہونے کا حکم دیا جب ملک قاسم
کو بادشاہ نے اجازت دی تو بدیع الزمان نے یہ اپنے دل میں خیال کیا کہ اگر اس خاوری
نے جاکر اُس نقابدار کو قتل کیا اور سب لشکر اسلام کو بچایا اسمیں دست راستی بھی ہیں پھر میرے
اوپر طعنہ زنی ہوگا کہ میں نے تمھاری طرف والوں کی کمک کی اور جان بچائی اُسوقت کیا جواب
دونگے اس سے بہتر یہ ہوگا کہ تم بھی اجازت لیکر چلو یہ سوچکر اپنے دنگل سے اُٹھے اور سامنے

بادشاہ سے آکر اجازت کے طلبگار ہوئے بادشاہ نے فرمایا کہ ہم تو چلینگے ہمارے ہمراہ چلئے گا جواب دیا کہ آپ مجکو اجازت مرحمت فرمائیے بادشاہ نے مجبور ہوکر انکو بھی اجازت دی یہ بھی سلام کرکے باہر بارگاہ سے آئے اپنے لشکر کو تیار ہونے کا حکم دیا اودھر جب ملک قاسم کا کل لشکر تیار ہوگیا خیمے وغیرہ بار ہوگئے ملک قاسم فوراً مع اپنے کل لشکر کے طرف کوہ بلور کے روانہ ہوئے انکے عقب مین بدیع الزمان کو جب اجازت ملی تو ایرج نوجوان نے بھی بادشاہ سے اجازت حاصل کی یہ بھی باہر بارگاہ سے آئے مع اپنے کل لشکر و سرداروں کے اسطرف کو روانہ ہوئے انکے بعد نور الدھر اب تو تانتا بندھ گیا سب اولاد صاحبقران سبکے بعد دیگرے بادشاہ سے اجازت لیکر اوسی طرف مع اپنے کل لشکر کے روانہ ہوئے انکے بعد سرداروں کی نوبت آئی شل فرامرز و تہمورد وغیرہ کے جب بادشاہ نے دیکھا کہ سب شاہزادے اجازت لیکر یکے بعد دیگرے اُس طرف کو روانہ ہوئے اب سرداروں مین لگا لگا ہی خیال فرمایا کہ پھر مین یہان رہ کر کیا کرونگا اوسوقت پہلوان عادی کو طلب کرکے حکم فرمایا کہ اسیوقت ہمارا بھی پیش خیمہ روانہ ہو اور لشکر مین خبر دیجائے کہ تیار رہو ہم بھی کوچ کرینگے یہ حکم دینا تھا کہ اُسوقت پہلوان عادی بارگاہ و خیمون وغیرہ کو بار کرا کے مع اپنے بھائیوں کے روانہ ہوئے بموجب حکم بادشاہ لشکر تیار ہوگیا تھا فوراً بادشاہ کو آگاہ کیا بادشاہ تخت پر سوار ہوئے نقارہ سفری پر چوب پڑی بڑی شان و شوکت سے بادشاہ اسلام کل لشکر کو اپنے ہمراہ لیکر طرف کوہ بلور کے روانہ ہوئے یہان کا قبل ہی سے بندوبست فرما چکے تھے کہ ایک ساحر زبردست کو یہان کا بادشاہ کر چکے تھے برق و چالاک بھی سب سے پہلے تھے اپنے بھائیوں اور عیاروں سے ہمراہ لشکر چلے اب ان سبکو طرف کوہ بلور کے روان رکھا جاتا ہے انکا حال آئندہ تحریر ہوگا کچھ حال شہر عنطاقیہ و علمشاہ و خواجہ وغیرہ کا تحریر کیا جاتا ہے

ذکر داستان شہر عنطاقیہ و عنطاق و علمشاہ و خواجہ سلامت و ملکہ غزالہ و ان ساحرون کے ساعت ہون کہ جو کہ ہمراہ ملکہ براے کمک علمشاہ چلے تھے و دیگر حالات متعلق داستان ہذا

مہران عطار رقم و منشیان عالی ہمم و راویان نازک خیال و ناقلان خجستہ مقال اس داستان سراپا

ملال کو اسطرح تحریر کرتے ہین کہ جب عنطاق کجکلاہ نے یہ حکم دیکر دربار برخاست کیا کہ ہم کل خداپرستونکو بیرون شہر قتل کرینگے منادی کردیجائے کہ جسکو تماشہ دیکھنا ہو وہ آکر تماشہ دیکھے اور رموز جادو خواجہ کو اسیر کرکے اور عقاب جادو کے سپرد کرکے اپنے مکان پر آیا اور اپنا بندوبست کرنے بیٹھا کہ شاید کوئی عیار آکر عیاری کرے اور مجکو قتل کرے تو بڑی خرابی ہو ادھر منادی نے تمام شہر مین ایک گادن مین اسکی خبر کردی لوگ اسیوقت سے سامان کرنے لگے تھے اور میدان خونی اسوقت تیار ہوگیا تھا خیمے وغیرہ برپا ہوگئے تھے ادھر سمک یلطاقی نے خیال اپنے دل مین کیا تھا کہ کسی تدبیر سے جاکر رموز کو قتل کرون تاکہ سب سردار رہا ہون اور خواجہ بھی سمک نے دو پہر رات رہے سے ہزارون فکرین کین مگر رموز نے ایسا بندوبست کیا تھا کہ کوئی تدبیر کارگر نہوئی جب صورت تبدیل کرکے قریب مکان رموز پہونچا پایا تو مکان کو غائب پایا گرد مکان آتش روشن دیکھی یا کسی نے پکارکر کہا کہ ہوشیار ہو جادو سمک عیار آتا ہے اگر نقب لگانے کا قصد کیا تو زمین اسقدر سخت پائی کہ نقب کہتی نہو سکی بہت عاجز ہوگیا اسی فکر و تشویش مین صبح ہوگئی خیال کیا کہ اب بیکار ہے چلو دربار مین چلکر وہان کا حال دیکھو اگر کوئی موقع ملجائے تو وہان عیاری کرو راوی بیان کرتا ہو کہ اس خوشی مین نہ تو عنطاق کجکلاہ کو نہ رموز جادو و اہل شہر کو نیند آئی کہ صبح کو خداپرست قتل ہونگے ادھر بیرون شہر پہر رات رہے سے لوگ آآکر جمع ہونے لگے اس خیال سے کہ جگہ نمل جائے ایسی کہ دیکھ سکین بہت رئیس و افسر شہر آگئے اپنے اپنے مقام پر جو جہان قریب و دور تھے انکے رہنے والے بھی جمع ہوئے سودے والون نے دوکانین لگائین ایک مجمع ہوگیا چارون طرف سودے والے سودا بیچ رہے تھے اہل شہر کی رسد لگی ہوئی سولی گڑی ہوئی تھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ آج کوئی عید ہے سب لوگ نفیس پوشاکی لباس سے آراستہ تھے ایک دوسرے سے گلے ملتا تھا خوشیان ہو رہی تھین صرف بادشاہ و قیدیون کے آنیکا انتظار تھا جو جو بادشاہ برائے کمک عنطاق کجکلاہ آئے اور بیرون شہر مقیم تھے ان سب نے اپنے اپنے لشکر کو طرف میدان خونی کے روانہ کیا اور وہ لشکر ایک طرف آکر صف باندھ کر کھڑا ہوا اور در دولت عنطاق پر آئے کہ اتنے مین رموز جادو سب اسباب سحر سے آراستہ و پیراستہ بڑے کبر و غرور سے آکر پہونچا سب اہل دربار و افسرون و بادشاہون و انکے سردارون نے مجرا کیا اسنے سب کا مجرا لیا اور اپنے مقام پر آکر بیٹھا آج بہت سویرے سے دربار آراستہ ہوا تھا

اور جو لشکر تیار تھا صرف عنطاق کے برآمد ہونے کی دیر تھی کہ عنطاق کجکلاہ بھی لباس سرخ پہنے ہوئے محل سے سیلمان سے آراستہ برآمد ہوا سب نے تعظیم کی اور مجرا کیا سب کا سلام و مجرا لیتا ہوا تخت پر آکر بیٹھا داروغہ زندان کو بلاکر حکم دیا کہ سب قیدیون کو لیکر میدان خونی مین آو مگر بہت احتیاط کے ساتھ ایک افسر کو حکم دیا کہ تم دس ہزار سپاہ سے قیدیون کے ہمراہ آنا بہت حفاظت کے ساتھ رموز نے ان ساحرونکو بلاکر کہا کہ جو ان قیدیون کی حفاظت کے لیئے تھے کہ تم لوگ بھی ہمراہ قیدیون کے رہو کسی قسم کا مکر و فریب نہ کہانا اپنے کو اور اسیرونکو ہر بلا و آفت سے بچانا کیونکہ عیار آئے ہوئے ہین انکا خیال رکھنا یہ حکم سنکے وہ ساحر و افسر و داروغہ زندان قید خانہ پر آئے داروغہ زندان نے اسیرونکو در زندان کھولکر باہر نکالا ایک ارابے پر علمشاہ و آہو چشم کو دکھا یہ دونون قید سحر و قید سلاسل مین مبتلا تھے یہ ارابہ سب ارابون کے آگے تھا اس ارابے کے عقب مین ایک ارابہ پر مضراب کجکلاہ و تیغ زن دلاور و افغان آدم خوار بقید سحر مقید بیٹھے ہوئے تھے اور دیگر ارابون پر مضراب کجکلاہ کے سردار اور دلاوری کے مقید بقید سلاسل تھے گرد ان سب ارابون کے محافظان زندان برہنہ تلوارین لیے ہوئے کوتوال شہر مع اپنے پیادون کے اور افسر کہ جسکو عنطاق نے حکم دیا تھا مع دس ہزار سپاہ کے اور وہ ساحر جو کہ محافظ تھے آگ برساتے ہوئے سبکو بچاتے ہوئے جسقدر سپاہ و لشکر قیدیون کے ہمراہ تھا سب برہنہ تلوارین لیئے ہوئے قیدیون کو سایۂ تلوار مین لیے ہوئے بڑی حفاظت سے طرف میدان خونی کے چلے سمک بیلطاقی اسوقت دربار مین موجود تھا جب یہ حکم عنطاق و رموز نے دیا تھا یہ بھی ان سب کے ہمراہ آیا تھا اس خیال سے کہ شاید کوئی موقع ملجائے عیاری کا مگر یہان آکر برا بندوبست پایا بہت گھبرایا کہ کیا کرون جب حد سے زیادہ حفاظت دیکھی تو یہ پھر وہان سے واپس چلا آیا دربار مین یہان رموز نے عنطاق سے کہا کہ تشریف لیچلیئے سویرے سے ان خداپرستون کے قتل سے مہلت ہو جائے عنطاق نے جواب دیا کہ بہت اچھا ادھر رموز نے دستک دی فوراً ایک سناٹا سا ہوا سب نے دیکھا کہ وہی عقاب نمایان ہوا اسکے پنجہ مین وہ قفس بھی تھا کہ جسمین خواجہ قید تھے سمک بھی دیکھا کیا کہ خواجہ سلامت قفس مین سر جھکائے بیٹھے ہوئے ہین اس عقاب نے آکر وہ قفس سامنے رموز کے رکھدیا رموز نے اس سے کہا کہ اب تم جاؤ یہ سنتا تھا کہ وہ عقاب فوراً جدھر سے آیا تھا اسی طرف کو چلا گیا اسکے جانے کے بعد عنطاق

تخت پر سے اُٹھ کھڑا ہوا اُسکا اُٹھنا تھا کہ سب سردار و بادشاہ و رموز جادو بھی اُٹھ کھڑے ہوئے یہان بیرون دربار سب جلوس سواری و ہر ایک کی سواری موجود تھی کہ عنطاق مع اُن سب کے بیرون بارگاہ آیا تخت پر سوار ہوا اور سب بادشاہ بھی سوار ہوئے سردار و افسر مرکبون پر بیٹھے رموز جادو نے سحر کیا کہ ایک تخت سحر پیدا ہوا اُسپر بیٹھا سامنے قفس خواجہ رکھ لیا تمام اُسکے مصاحب و افسر گرد اُسکے تخت کے ہوئے کوئی ہنس پر سوار کوئی باز پر کوئی بط پر کوئی طاؤس سحر پر غرض سواری عنطاق و کجکلاہ و رموز جادو کی بڑی شان و شوکت سے طرف میدان قتل گاہ کے چلی سمک بیلطاقی بھی صورت بدلے ہوئے ہمراہ تھا تمام سپاہ و لشکر ہمراہ ہوا کیونکہ تیار تھا یہان تک کہ عنطاق کجکلاہ مع سپاہ و لشکر کے اُس مقام پر پہونچا کہ جہان میدان خونی کی تیاری ہوئی تھی دیکھا کہ تمام اہل شہر داہل دیہہ جمع ہین تمام جنگل بھرا ہوا ہے ہزارون خیمے و بارگاہین برپا ہین ایک طرف بہت سے دارین تیار ہین جلادان مریخ صولت ناک و کان سے کے ہار پہنے ہوئے چوڑے چوڑے تیغہ ہاتھون مین لیئے کھڑے ہوئے ہین کہرنش ارہ کش چشم کن ربان کن بھی موجود ہین ایک طرف اُن بادشاہون کی سپاہ و فوج موجود ہے کہ جو کہ کمک کو آئے ہین عنطاق نے اپنے لشکر کو ایک سمت صف آرا ہونے کا حکم دیا اور کہا کہ اس طرح سے صف آرا ہو تاکہ کوئی قیدیون تک نہ جا سکے تمام لشکر چارون طرف صف باندھ کر کھڑا ہوا گویا آہنی دیوار ہو گئی اُنکے بعد لشکر ساحران صف آرا ہوا عنطاق مع کل افسرون و پہلوانون و بادشاہون کے داخل دربار ہوا رموز جادو بھی مع اپنی سپاہ کے و افسرون کے و قفس خواجہ کے ہمراہ عنطاق بارگاہ مین آکر اپنے مقام پر بیٹھا سامنے قفس خواجہ کا رکھ لیا جب سب سردار بیٹھ چکے پردے بارگاہ کے اُٹھا دیئے گئے سامنے میدان خونی تھا خواجہ نے قفس مین بیٹھے بیٹھے یہ واقعہ دیکھا تھا کہ میدان تیار ہے اور سب سامان دیکھا کہ یکایک غل و شور ہوا کہ قیدی آ گئے خلاصہ یہ کہ اُسی سامان سے اور حفاظت سے جو کہ تحریر کر چکا ہون داروغہ زندان قیدیون کو لیکر پہونچا ایک طرف سب ارابے کھڑے کیئے گئے عنطاق نے حکم دیا کہ علمشاہ و آہو چشم و مضراب و تنجیر دلو ان کو حاضر کرو باقی قیدیون کو نہ لانا کیونکہ ہمکو کچھ کلام کرنا ہے یہ حکم سنتا تھا کہ داروغہ زندان اُن سب کو لیکر حاضر ہوا کہ جنکو عنطاق نے طلب کیا تھا جب علمشاہ و تنجیر سامنے عنطاق کے آئے گو اُدھر قید مین مبتلا تھے کہ ایک قید اصلی تھی دوسری قید سحر مگر بطور حد ایرستان سلام کیا کسی نے جواب

سلام نہین دیا مگر خواجہ نے اندر سے قفس کے کہا کہ السلام و علیک خواجہ نے علمشاہ وغیرہ کو دیکھا کہ مقید سامنے عنطاق وغیرہ کے کھڑے ہوئے ہین علمشاہ نے خواجہ کو دیکھا کہ ایک قفس مین بند سامنے رموز کے وہ قفس رکھا ہوا ہی انکو خواجہ کی یہ حالت دیکھکر بڑا افسوس ہوا خواجہ کو ان سب کی حالت پر افسوس ہی یہ سبکے سب رموز کے سحر مین مبتلا تھے سمک بلطاقی صورت تبدیل کیے ہوئے بارگاہ مین موجود تھا کہ عنطاق نے علمشاہ سے کہا کہ ای پسر حمزہ اگر اپنی زندگی چاہتا ہی تو پہلے دین عجائب پرستی اختیار کرو اور خدا پرستی کو ترک کر اور میری اطاعت قبول کر اور یہ جو نازنین تیرے پہلو مین مقید بیٹھی ہوئی ہی بخوشی میرے حوالے کرتا کہ مین اس سے اپنا کام دل حاصل کرون اگر اس میرے کہنے کے خلاف کریگا تو یاد رکھ کہ تو موت مارا جائیگا دیکھ لے وہ میدان خونی تیار ہی اور سب سامان موجود ہی مین ابھی تجکو مثل ماہی بے آب کے تڑپا تڑپا کے قتل کرونگا آیندہ تجکو اختیار ہی علمشاہ نے برہم ہوکر جواب مین فرمایا کہ تو مجکو موت سے ڈراتا ہی ہم لوگ بالکل موت سے خوف نہین کرتے ہین بالکل بیخوف ہین اگر ہماری سب کی زندگی ہی تو تیری کیا مجال ہی کہ تو ہمکو قتل کر سکے یہ جو تو دھمکا رہا ہی کہ میدان خونی تیار ہی مین تمکو مثل ماہی بے آب کے قتل کرونگا اگر میرے کہنے پر عمل نہ کروگے یہ تو میدان خونی تیار ہی ہم لوگ تو اکثر زیر تیغ سے اٹھا لیے گئے ہین اور ہمکو کوئی قتل نہ کر سکا تو یہ کیا کہتا ہی کہ میدان خونی تیار ہی اگر ہماری سب کی موت نہین ہی تو تو ہمکو کیا قتل کریگا ہم تیرے سے چھوٹ کر تجکو قتل کرینگے ہم لوگ ایسے نہین ہین کہ تیرے ڈرانے سے ڈر جائین اور موت سے خوف کرین اور ڈر کر اپنے دین و مذہب کو ترک کرین تیری تو کیا مجال ہی کہ تو ہم سے دین اسلام ترک کرا لے تیرا جو جی چاہے وہ کر ہم موجود ہین ہمارا خدا ہمکو بچائیگا اگر موت نہین ہی اگر موت ہی تو ہم لاکھ اپنی جان بچانے کی فکر کرین گے تو بھی نہین بچینگے اگر قلعہ فولادی مین جاکر پوشیدہ ہونگے جب بھی نہ بچینگے پس تجکو اختیار ہی او نابکار بدکردار اگر تو اس نازنین کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھے گا تو تیری آنکھین کور ہو جائین گی اب جو تو اس نازنین کا نام لیگا تو تیری زبان گدی سے کھنچ لیجائے گی عنطاق نے جواب دیا کہ تو بڑا زبان دراز ہی تیری تو وہ مثل ہوئی کہ رسی جل گئی مگر اسکا بل نہ گیا قید تو ہی اور ایسی باتین کرتا ہی علمشاہ نے جواب دیا کہ یہ تو کیا بکتا ہی کیسی رسی جلی اور کیسا بل نہ جانا ہم لوگ کسی وقت خوف نہین

کرتے ہین جو تیرا جی چاہے وہ کر ہم موجود ہین جلد حکم قتل دے غضنفر نے علی شاہ سے یہ
جواب دیکر ملکہ آہو چشم سے بھی یہی سوال کیا اُسنے بھی یہی جواب دیا مضراب مجلاہ و
تنجر دیوانہ و افغان نے بھی یہی جواب دیا جب اُسنے سب سے جواب صاف سُنے تو
بہت بڑا غصہ آیا برہم ہو کر حکم دیا کہ ان سبکو مع اُن سب اسیرون کے لیجا کر دار پر کھینچو مین
حکم قتل دیتا ہون داروغہ اُن سبکو لیکر باہر بارگاہ کے آیا اور رموز نے خواجہ سے کہا اے خواجہ
اگر تو اپنی زندگی چاہتا ہی تو میری اطاعت کر اور ان سبکو بھی سمجھا ورنہ مین تجھکو قتل کرونگا خواجہ
نے جواب دیا کہ او رموز پس اب مجھسے ایسی تقریر کرتا جبکہ مین نے تجھسے کہا تھا کہ مین
تیری اطاعت کرتا ہون تو نے قبول نہ کیا اور کہا کہ مکر کرتا ہی اب تو خود خواہش کرتا ہی اب کبھی
ایسا نہ ہوگا اول تو یہ کہ جو کچھ ہونا تھا وہ ہو گیا تو نے مجھکو قفس مین قید بھی کیا ہزارون قسم
کی سختیان کین میرے قتل کا سامان کیا پس اگر اسوقت مین اس امر کو قبول کرونگا تو سب
یہی کہین گے کہ عمرو عیار نے بخوف جان دین اسلام کو ترک کیا اور ایک کافر کی اطاعت کرلی
تو بس اب مجھکو قبول نہین ہی اور نہ یہ لوگ میرے سمجھانے سے مانین گے تیرا جو جی چاہے وہ
کر مین یہ کبھی گوارا نہ کرونگا اس زندگی سے مجھکو مرنا منظور و قبول ہی کہ میرے سامنے فرزند
حمزہ و دیگر خدا پرست قتل ہون مین زندہ رہون رموز نے جواب دیا کہ تیری بھی [illegible] خواجہ
نے جواب دیا کہ لعنت ہی ایسی زندگی پر مین تو زندہ بچون اور میرے آقا زادے قتل کیے جائین
تو پہلے مجھکو قتل کر رموز نے یہ سنکے کہا کہ دیکھ مین پہلے تجھے قتل کرتا ہون یہان قتل نکرونگا
کیونکہ مین نے کتاب مین بھی دیکھا ہی اور اکثر بزرگون سے سنا ہی کہ جہان تیرا خون گریگا
وہان غلہ نہ پیدا ہوگا اور وہ زمین کبھی نہ آباد ہوگی پس کیا ضرور ہی کہ مین تجھکو یہان قتل کر کے
اس زمین کو برباد کرون اور غلہ نہ پیدا ہو اہل شہر سب بھوکے ہون تجھے قلعہ کے نزدیک
ہون مین تجھکو فلان کوہ پر قتل کرا دونگا یہ کہکر رموز نے اپنے دہنی طرف دیکھا ایک ساحر
جو کہ برابر اُسکی کرسی کے کرسی پر بیٹھا ہوا تھا نام اُسکا خسیس جادو تھا بہت زبردست تھا اور
کبر و نخوت سے مست تھا اپنے کو ساحری و شعبدہ مین یگانہ زمانہ جانتا تھا اُسکی طرف
دیکھکر رموز نے کہا کہ اے خسیس جادو تم خواجہ کا قفس لیجا کر [illegible]

اُسپر اسکو قتل کرو اور سر اسکا تن سے جدا کرکے میرے پاس لاؤ آصف نے جواب دیا
کہ بہت خوب یہ کہکر وہ اپنے مقام پر سے اُٹھا اور سامنے آکر کہا کہ آپ اپنا سحر اسپر سے اُتار لین
مین اپنا سحر کرون رعد نے اپنا سحر خواجہ پر سے اُتار لیا شمسیس جادو نے اپنا سحر خواجہ پر کیا اور
قفس لیکر باہر گیا اور قفس کو لیکر اوس کوہ کی طرف اڑ کر چلا سمک جہان موجود تھا وہ بھی باہر آیا
جسطرف کو وہ ساحر اڑ کر چلا سمک بھی یہ خیال کرکے کہ چلکر عیاری کرون اور اوستاد کو بچا لے
یہ بھی چلا مگر وہ ساحر تھا فوراً نظرون سے غائب ہوگیا یہ رہ گیا نہ پہونچ سکا تھوڑی دور
گیا تھا جب اسکو پتہ نہ ملا کہ وہ کدھر گیا یہ مایوس ہوکر اوس سے پلٹا یہ خیال کرکے کہ چلکر
وہان دیکھون کہ میرے آقا پر کیا گذری کیونکہ وہ بھی زیر تیغ ہونے لیگئے تھے یہ
سوچکر سمک تو ادھر کو چلا ادھر شمسیس جادو خواجہ کا قفس لیکر پہاڑ پر پہونچا قفس
رکھا تلوار نیام سے لی خواجہ کو قفس سے نکالا اپنے سامنے بٹھایا خواجہ قید سحر مین مبتلا
تھے بالکل بحس و حرکت تھے ہاتھو پاؤن مین طاقت نہ تھی کیونکر حرکت کرتے خدا کی
ذات پر بھروسہ تھا دل مین دعا کررہے تھے کہ خداوند کریم تو مجھے بچا لے تو نے بڑی بڑی
میری کمک کی اور ایسے ایسے مقام پر سے بچایا کہ جہان بچنے کی امید نہ تھی تو صادق الوعد
ہے تو اقرار کرچکا ہے کہ جب تک نو تن مرتبہ اپنی زبان سے خود موت کو نہ طلب کریگا
اُسوقت تک تیری قضا نہ آسکے گی طلب کرنا کیسا مین نے تو خیال تک نہین کیا اور قضا کا سامنا
ہے تو ہی بچانے والا ہے تو نے اپنے پیغمبرون کو انکی امت کے ہاتھ سے بچایا ابراہیم پر آگ کو
گلزار کیا یوسف کو چاہ سے نجات دی یونس کی کمک بطن ماہی مین کی تو نے سلمان کو شیر
کے نیچے سے نجات دی تو ہی سبکا کفیل و حامی و مددگار ہے تو ہی ہر وقت ہر مشکل
مین سبکا سرپرست رہا تیرے ہی بھروسہ پر سب نے کفار سے جہاد کیا اسوقت بھی
میری کمک کر اور مجھکو اس بلا سے نجات دے خواجہ یہ دعا کرتے جاتے تھے اور روتے
جاتے تھے آنکھون سے اشکون کا تار بندھا ہوا تھا برابر آنکھون سے آنسو
جاری تھے شمسیس جادو نے جو یہ حالت دیکھی خواجہ سے کہا کہ اگر ایسے ہی مرنے سے
اسقدر خوف کرتے ہو اور مرنے کا اسقدر صدمہ ہے تو کیون نہین رعد جادو

کی اطاعت کر لیتے ہو اور اسکا دین نہین قبول کرتے ہو اُسکی اطاعت کرکے اپنی جان بچاؤ اور زندگی غنیمت جانو اس رونے سے کیا حاصل خواجہ نے جوابدیا کہ ای حبسس جادو مین مرنے سے نہین ڈرتا ہون نہ موت سے خوف کرتا ہون نہ مجکو اس امر کا خیال ہی نہ مین اس سبب سے گریان ہون کہ مین قتل ہوتا ہون بلکہ رونا اس امر کا ہی کہ میرے بچے اور جورو تباہ ہون گے کوئی اُنکا خبر لینے والا نہین ہی نہ اُنکا کوئی سہارا ہی نہ کوئی بسرا وقات کی صورت ہی کیونکہ کوئی کفیل نہین ہی سوائے ذات خدا کے ابھی لڑکے بھی کم سن ہین ایسے بھی نہین ہین کہ وہ کما کر ان کو دینگے سوائے اس امر کے بھیک مانگین یا فاقے کرین کوئی دوسری صورت نہین ہی خیال اس امر کا ہی کہ مجکو خدا نے سب کچھ دیا ہی اور میرے پاس ہی تو مین نے کیون نہین اُن لوگون کو دیدیا اس خیال سے کہ نہ معلوم کہان موت آئے اور کہان نہ آئے یہ لوگ تیرے پاس ہون یا نہ ہون نہ معلوم یہ مال و دولت اُنکے تصرف مین آئے یا غیرون کا حصہ ہو پس اس امر کا خیال آیا کہ اگر تو دیدیتا تو کیون وہ بعد تیرے فاقہ کشی کرتے یا بھیک مانگتے یہ تیری نادانی ہی کیا اب بعد تیرے اُنکی یہ حالت ہوگی اور یہ دولت غیرون کے حصہ مین آئیگی نہ اسوقت مین کوئی ایسا میرا دوست و شفیق ہی کہ جو کچھ مین دون وہ اُنکو پہونچا دے تاکہ وہ فاقہ کشی وغیرہ سے تو محفوظ رہین اور میرے مرنے کا حال کہدے تاکہ وہ انتظار نہ کرین اور اس دولت سے اپنی بسر اوقات کرین جو کہ مین بھیجون علاوہ اسکے مین اُس شخص کا بہت ممنون ہونگا جو یہ کام کرے گا اور جو کچھ مجھ سے ہو سکے گا وہ بھی اُسکو دونگا مگر کسیکو ایسا نہین پاتا ہون جو ہی میری جان کا دشمن اور قاتل ہی حبسس جادو نے کہا کہ معلوم ہوا یہ رونا تمکو اس امر کا ہی اچھا اگر ہم کوئی بات تم سے کہین اُسکو تم قبول کروگے اور تمکو ہمارا اعتبار ہی یا نہین اگر اعتبار ہو اور اعتبار کرو تو مین تم سے ایک بات کہون خواجہ نے کہا کہ اعتبار کرنے کو کیا ہوا اگر ایک کو دوسرے کا اعتبار نہ ہو تو دنیا مین کام کیونکر چلے گو یہ امر ضرور ہی کہ کسی کے منہ پہ یہ نہین لکھا ہی

کہ یہ صاحب اعتبار ہی اور یہ صاحب اعتبار نہین ہی مگر مین نے ہزارون بلکہ لاکھون آدمی دیکھے ہین مجکو قیافہ ہو گیا ہی اور مین پہچان لیتا ہون کہ یہ صاحب اعتبار اور بڑا صادق الوعد ہی اور جو کہے گا وہی کرے گا چاہے سر بھی کٹ جائے اپنے قول سے نہ پھریگا اور یہ جھوٹا اور دغاباز و مکار ہی حسیس نے کہا کہ پھر تم نے مجکو کیسا پایا خواجہ نے جواب دیا کہ تمھارے چہرہ سے صاحب اعتبار ہونا اور صادق الوعد ہونا ظاہر ہی اور مین اسکا امتحان کر چکا ہون جو تم اپنی زبان سے اقرار کرو گے اُسکو پورا کرو گے جو چیز کوئی تمکو دیگا تم اُسکو بہ امانت رکھو گے یا جسکو جو کوئی کچھ بھیجے گا تم اُس تک اُسکو پہونچا دوگے اُسمین تصرف نہ کرو گے یہ امر تمھارے رخ سے ظاہر ہوتا ہی حسیس نے جواب دیا کہ جب آپکو اس امر کا یقین ہی تو اگر اجازت ہی اور اگر اجازت مرحمت ہو تو مین کچھ عرض کرون خواجہ نے جواب دیا کہ شوق سے بیان کرو اُسنے جواب دیا کہ پہلے آپ فرمائین کہ وہ مال و دولت کہ جو آپکے پاس ہی اور آپ اپنے بال بچون کو بھیجا چاہتے ہین اگر کوئی صاحب دیانت و امانت ملے وہ مال کہان ہی آپ تو بالکل تنہا ہین کیا کسی مقام پر دفن کر دیا ہی خواجہ نے جواب دیا کہ ای بھائی وہ مال و دولت میرے پاس ہی مین ایسا نادان نہین ہون کہ کسی کے پاس رکھوا دون یا زمین مین دفن کردون کیونکہ مثل مشہور ہی پیسہ گانٹھ کا دوست ساتھ کا دوسرے کے پاس رکھوانے یا زمین مین دفن کرنے سے وہ مال و دولت باقی نہین رہتی ہی پس جب یہ امر ہی تو پھر مین کیون ایسا کرتا میرے پاس ہی مین اپنے پاس رکھتا ہون جب کوئی لیجانے والا ملے گا تو مین اسکو دیدونگا ابھی کیون ظاہر کرون حسیس نے جواب دیا کہ جب آپ مجکو صاحب اعتبار خیال کرتے ہین تو وہ مال مجکو عنایت فرمایئے مین قسم کھا کر کہتا ہون کہ آپکی اولاد کو دیدونگا جو آپ مجکو اپنی خوشی سے مرحمت فرمائینگے وہ میرے اوپر حلال ہی باقی حرام یا جو وہ لوگ دینگے اگر آپکو اعتبار نہ ہو تو نہ دیجیے کوئی جبر نہین ہی راوی بیان کرتا ہی کہ حسیس جادو نے یہ خیال کرکے اپنے دل مین خواجہ سے کہا کہ سنا گیا ہی کہ خواجہ بڑے مالدار ہین انکے پاس زنبیل ہی اسمین کرورون روپیہ کا مال ہی ہزارون ملک

غارت کرکے نذر زنبیل کرچکے ہین لاکھون خزانے جمع ہین کسی تدبیر سے ان سے لینا
چاہیئے یہ جو کہتا ہی کہ کوئی ایسا ہو کہ میرے بال بچون کو جو مین دون پہونچادے تو اسکو
فقرہ دیکر لو کون پوچھتا ہی یہ تو قتل ہو جائیگا کسیکو کیا معلوم ہوگا کہ عمرو نے کیا بھیجا
ہو سب تمکو ہضم ہو جائیگا اور یہ بھی معلوم ہو جائیگا کہ جہان مال اسنے رکھا ہی بعد اسکے
مرنے کے وہ باقی ماندہ مال بھی لینا شمس نے اس لالچ سے کہا جب خسیس نے خواجہ
سے یہ امر ظاہر کیا کہ اگر آپ کو میرا اعتبار ہو تو مجھکو دیجیئے مین پہونچادون خواجہ نے
جواب دیا کہ ای بھائی مین قسم کھاکر کہتا ہون کہ مین نے جو یہ تذکرہ کیا تو اسی غرض سے
کیا کہ تم خود اپنی زبان سے کہو مین نے خود اس سبب سے نہین کہا کہ تم یہ کہوگے کہ کیا
اسنے مجھکو اپنا غلام خیال کیا کہ جو ایسی بات کہتا ہی کیا مین اسکے باپ کا نوکر ہون کہ اسکا
کام کرون چونکہ مین صورت دیکھکر پہچان چکا تھا کہ تم صاحب اعتبار و امانت دار ہو
مگر بسبب خوف کے ہونٹ نہ پڑتا تھا پس یہی خیال کرکے رونے لگا کہ شاید تمکو رحم
آجائے اور تم کچھ دریافت کرو تو مین صاف صاف بیان کرون میرا بیان سنکر
تم میرے حال پر ترس کھاؤ اور میرے بچون پر اور جو مین دون وہ تم انکو پہونچادو
شکر ہی کہ تم نے ترس کھاکر میرے خیال کے موافق خود اپنی خواہش ظاہر کی مین بہت
خوش ہوا اگر یہی تمھاری مرضی ہی تو یہ مال میرے پاس ہی نصف اسمین سے تم لیلو
اور نصف انکو پہونچادو اسنے کہا کہ لائیے کہان ہی مجھکو تو کچھ دکھائی نہین دیتا ہی راوی
کہتا ہی کہ خواجہ نے اس طور سے تقریر عجز آمیز کی کہ اسکو یقین آگیا اور کیونکر یقین
نہ آتا کہ وہ طامع و لالچی آدمی تھا اور سن چکا تھا کہ خواجہ کے پاس بڑی دولت ہی
بہت خوش تھا کہ بعد قتل کے مجکو ملیگی مگر فکر اس امر کی ہی کہ نہ معلوم کہان ہی یہ کیون
بتانے لگا اب اپنے دل مین بہت خوش ہوا کہ یہ تو خوشی سے دیتا ہی لو اور چھین کرو خواجہ
سے جب اسنے یہ کہا کہ لائیے کہان ہی خواجہ نے جواب دیا کہ میری بائین آنکھ کے کوئے
مین ایک موتی برابر بیضہ گنجشک کے اور دہنی آنکھ کے کوئے مین دوسرا گوہر آبدار ہی
پس ایک موتی تم لیلو اور دوسرا انکو پہونچادو دیکھو کہ یہ دونون گوہر آبدار برابر خراج

ہفت اقلیم کے مین بڑی محنت و مشقت سے ہاتھ آئے ایک موتی میرے ستر پشت تک
کافی ہو کہ اُسکو فروخت کرکے صرف کیا جائے اور ساتھ راحت و آرام کے ہزار آدمیون سے
اُسپر بھی کم نہ ہو کیونکہ مین نے کرورون روپیہ صرف کرکے یہ گوہر آبدار خرید کیے ہین سبب اسکا یہ ہے
کہ جب مین نے ہزارون ملک و خزانے غارت کرکے جمع کیا تھا اسقدر روپیہ تھا کہ میرے پاس
ٹھکانہ رکھنے کا نہ تھا یہ مجھ سے ہو نہ سکا کہ کسی کے پاس جمع کرون مین فکر مین تھا کہ کوئی ایسی چیز
ملجائے کہ جو ہمہ وقت میرے پاس رہے مین اُس روپیہ سے خریدون اتفاق سے ایک سوداگر
ظلمات سے برائے تجارت آیا مین نے جو سُنا تو اُسکے پاس گیا قبل اُسکے دربار مین جانے کے مین نے
اُسکا مال جو کہ وہ لایا تھا سب دیکھا اُسمین یہ جوڑی موتی کی بھی تھی مین نے بہت پسند کی
دیکھتے ہی میرا جی پھڑک گیا مین نے اُس سوداگر سے کہا کہ اسکی کیا قیمت ہے اُسنے یہ خیال کرکے
کہ یہ کیا اسکی قدر کرے گا اور کیا اسکی قدر جانے ایک معمولی آدمی ہے میری بات کا کچھ جواب
نہ دیا مین نے کہا کہ اے بھائی یہ موتی میرے پسند آئے ہین مین انکو خرید کرونگا تم اسکی قیمت
بیان کرو اُسنے سر سے پاؤن تک مجھکو دیکھا اور ہنسا مین نے جواب دیا کہ تم ہنستے اس بات پر
ہو کہ میری صورت و حیثیت تو ایسی ہے کہ یہ بھی گمان نہین ہوسکتا ہے کہ میرے پاس ایک کوڑی
ہو اور مین اسقدر دعوے کرتا ہون تو تم یہ خیال نہ کرو قیمت اسکی بیان کرو مین ابھی حاضر
کردونگا اُسنے یہ خیال کیا کہ یہ کوئی دیوانہ آدمی ہے یہ کیا خریدے گا یہ سوچکر کہا کہ پندرہ
کرور روپیہ اسکی قیمت ہے لاؤ مجھکو دو یہ جوڑی لیجاؤ مین نے جو خیال کیا تو پندرہ کرور کیا
اگر پندرہ ہزار کرور روپیہ طلب کرے تب بھی کم ہین مین نے یہ سُنکے اُس سے کہا کہ یہ موتی
میرے ہوگئے ہین روپیہ ابھی لائے دیتا ہون اب اپنے قول سے نہ پھرنا یہ کہکر مین نے پانچ لاکھ
روپیہ کی اشرفیان بطور بیعانہ اُسکے آگے رکھدین وہ یہ دیکھکر دنگ ہوگیا اب کیا کرین
مگر وہ بھی اپنے قول کا دھنی تھا پھر اُسنے بھی کچھ نہ کہا وہ بیعانہ لے لیا مجکو رسید دیدی
مین وہان سے اپنے مقام پر آیا پندرہ کرور روپیہ لدوا کر وہان پہونچا اسکو دیکر یہ گوہر آبدار خرید
کیے اُسکے بعد جو روپیہ بچا اس سے مسجد بنوائی مدرسے تیار کرائے سرائین بنوائین اور
صرف کیا چونکہ مجکو اس امر سے اطمینان ہوگیا تھا کہ یہ جسقدر دولت میرے پاس ہے اسکی کوئی

اصل نہین ہو اور اسمین سے ایک موتی بھی فروخت کرڈالونگا تو دوچند اس سے میرے پاس ہو جائیگا کیا پروا ہی مین نے خوب صرف کیے مگر ان موتیون کو برابر جان سے رکھا چونکہ مین ان سے الفت بہت رکھتا ہون اور یہ میری جان و روح ہین پس قاعدہ یہ ہو کہ جس سے الفت رکھی جاتی ہو اسکو ہمیشہ نظر رکھتے ہین یہ گوارا نہین ہوتا ہو کہ یہ دم بھر آنکھ سے اوجھل ہو بدین سبب مین نے انکو آنکھون مین رکھا دوسرے اس امر کا کسیکو گمان بھی نہین ہوسکتا ہو کہ اسکی آنکھ مین موتی ہین اگر وہ دولت جو کہ مین نے انکی قیمت مین صرف کی ہو وہ ہوتی تو سب مجکو دیکھکر امیر تصور کرتے چور چراتے ڈاکے پڑتے ان سب امرون سے محفوظ رہا اور ہر وقت اس سے دوچند دولت میرے پاس موجود رہی اے بھائی اب دیر نکر وہ دونون موتی آنکھون سے نکال لے اور مجکو قتل کر کیونکہ اب قید کی شدت مجھ سے اٹھائی نہین جاتی ہو وہ اپنے دل مین بہت خوش ہوا اور خیال کرنے لگا کہ بڑی خرابی ہوتی اگر تو قتل کرڈالتا یہ موتی رہ جاتے مجکو کیا معلوم تھا کہ آنکھ مین موتی ہین بعد قتل ہونے کے آنکھین بند ہو جاتین تو اسی گمان مین تھا کہ زنبیل وغیرہ مین ہوگی ایک حبہ بھی ہاتھ نہ آتا خواجہ کی دولت تیرے مقدر مین تھی لے اور چین کر تیری بلا نوکری کرے یہ خیال دل مین کرکے قریب خواجہ کے آیا خواجہ نے آنکھین کھولدین اسنے دیکھنا شروع کیا دونون آنکھون کے کوئے خوب غور کرکے دیکھے وہ موتی نہ دکھائی دیے مگر ایک نور آنکھون مین علاوہ نور چشم کے ایسا ساطع ولامع تھا کہ آنکھ کام نہ کرتی تھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ آنکھون مین موتی بھرے ہوئے ہین جب اسکو وہ موتی نظر نہ آئے اسنے کہا کہ اے خواجہ کیون مجکو فقرہ دیتے ہو مرتے تو ہو مگر اپنی حرکت سے باز نہین آتے ہو مجکو بیوقوف و نادان جانتے ہو اور مین ننھا ہون بھلا خیال تو کرو کہ کجا آنکھ اور کجا موتی یہ فقر تمھارا بیکار ہو مین تمکو قتل ضرور کرونگا مجکو تو کچھ بھی دکھائی نہین دیتا ہو خواجہ نے جواب دیا کہ بھائی فقرہ کرنے سے کیا غرض کوئی تم نے مجھ سے اس امر کو دریافت نہین کیا تھا نہ تم نے طلب کیا تھا نہ تمھاری خواہش تھی جو مین فقرہ کرتا بلکہ میری خواہش تھی تم نے ترس کھایا ہو ایسی حالت مین فقرہ کرنے کی کیا ضرورت تھی ہان اگر تمھاری خواہش ہوتی تو اسوقت تمکو ایسا خیال کرنا زیبا تھا پس اگر تمکو نہین سوجھتے ہین اور

تمکو کسی قسم کا خوف میرا نہین ہی اور تم نے ترس کھایا ہو تو میرے اوپر سے اپنا سحر اُتار لو تاکہ
مین خود اُنکو نکال کر اپنے ہاتھ سے تمکو دیدون کیونکہ مجکو ایک عامل کامل نے دعا بتائی تھی اور فرمایا
تھا کہ اس دعا کا اثر یہ ہی کہ تم اپنے پاس کوئی چیز رکھ لو سب کے سامنے اور یہ دعا پڑھکر
دم کر دو تم اُس چیز کو دیکھ سکوگے دوسرا نہین دیکھیگا اگر تم یہ اجازت دوگے کہ فلان چیز
میری ہی اور وہ دیکھتا بھی ہوگا مگر اسوقت بھی وہ اُسکو نہ لیسکیگا جب تک تم خود اپنے ہاتھ سے
نہ دوگے اور جو وہ ہاتھ اُسکی طرف بڑھائیگا تو وہ چیز اُسکے سامنے سے غائب ہو جائیگی
اگرچہ اُسنے بھی اپنی چیز تمھارے پاس رکھوادی ہوگی جب تک تم خود نہ دوگے اُسوقت تک
نہ ملیگی تم سچ کہتے ہو کہ تمکو نہ دکھائی دیتے ہونگے کیونکہ مین نے آنکھوں مین رکھکر وہی دعا
پڑھکر دم کی تھی بھلا تم ہی خیال کرو کہ موتی کہین آنکھوں مین رہ سکتے ہین یہ اثر اُسی دعا کا ہی اگر
مین اُسوقت کہتا تو تمکو یقین نہ آتا پس تم سحر اتار لو مین وضو کر کے اُس دعا کے دفع کرنیوالے
اسم کو پڑھکر آنکھ سے وہ موتی نکال کر تمکو دیدون اور اگر میرا اعتبار نہ ہو اور یہ خوف ہو کہ
سحر اسیر سے اترا اور یہ بھاگ گیا تو نہ اتارو مجکو قتل کرو مگر یہ خیال کرلو کہ یہ دولت تمھارے
ہاتھ سے مفت جاتی ہی اور میرے بچے فاقہ کر کے مرجائینگے تمکو اختیار ہی مگر یہ بھی خیال کرلو
کہ اول تو مین تمھارے سامنے سے بھاگ نہین سکتا ہون کیونکہ تم ساحر ہو اور مین غیر ساحر
ادھر تم نے گھیرا اودھر میرے پاؤن زمین نے پکڑ لیے مین پھر کیونکر بھاگونگا دوسرے
تم نے میرے ساتھ دشمنی کیا کی ہی کہ مین تمکو دھوکا دیکر بھاگ جاؤنگا جو کچھ دشمنی یا دوستی کی
ہی سب رموز جادو نے کی ہی تم اُسکے تابعدار ہو جو اُسنے حکم دیا اُسکو ضرور بجا لاؤگے ہان جو کچھ
مجکو کرنا ہی مین اُسکے ساتھ کرون تم سے کیا غرض یہ نہین ہو سکتا ہی کہ تم تو میرے ساتھ نیکی کرو
اور میرے حال پر ترس کھاؤ اور میری اولاد پر مین اس احسان کا یہ بدلا کرون کہ تمکو مبتلائے
عذاب کرون بھاگ کر اور تمھارے روزگار پر بناؤن نیکی کرنے سے کیا بدی کرون خبیس
نے جو یہ تقریر سُنی دل مین کہا کہ سچ تو کہتا ہی یہ بھاگ کر کہان جا سکتا ہی دوسرے مین نے
کیا بُرائی کی ہی جو یہ میرے ساتھ بدی کریگا وجہ اسکی یہ تھی کہ جب سے اسنے خواجہ
کی آنکھین دیکھی تھین اور اسمین اسنے ایک نور پایا تھا علاوہ نور چشم کے اُسکو

یقین تھا کہ موتی ضرور ہین خواجہ نے جو یہ کہا بسبب اثر دعا کے تمکو دکھائی نہین دیتے
ہین اسکو اس امر کا یقین ہوگیا ہے کہ خواجہ سچ کہتے ہین ایسا ہی ہے یہ دل مین خیال کرکے خواجہ
سے کہا کہ سچ بتاؤ خواجہ دغا تو نہ کروگے قسم تو کھاؤ خواجہ نے جواب دیا کہ جب تمکو یہ گمان
ہے کہ مین دغا کرونگا تو تم اپنا سحر نہ اتارو مجھکو قتل کرو کیسے ناوان ہو کہ مین کہہ چکا کہ تم نے میرے
ساتھ کیا کیا ہے جو دغا کرونگا مین محسن کش و احسان فراموش نہین ہون مین تم سے نہین
کہتا ہون کہ تم رہا کرو جانے دو جبکہ تمکو اطمینان نہین ہے خواجہ نے یہ تقریر اس تیور اور اس
انداز سے کی کہ خسیس کو یقین آگیا یہ کہکر کہ خواجہ تمکو میری عزت و آبرو سب کا اختیار ہے سحر
اُتار لیا خواجہ کے ہاتھ پاؤن قابو مین آئے اب جو دیکھا تو اپنے کو سحر سے رہا پایا اُٹھکر
اُسکو جھک کر سلام کیا اور کہا کہ تم نے میرے اوپر بڑا احسان کیا میرے بچون کی جان بچائی
مین تم سے بہت خوش ہوا یہ کہکر اُس چشمہ سے پانی لیکر وضو کیا جو کہ اُس کوہ پر تھا اُدہر خسیس
خواجہ کا قفس اُسی چشمہ پر لیکر پہونچا تھا پس خواجہ نے وضو کیا خسیس جادو نے کہا کہ خواجہ
جلدی کرو ایسا نہ ہو کہ رموز جادو کسی کو واسطے خبر کے روانہ کرے وہ آجائے تو مین بدنام ہوجاؤن
کیونکہ عرصہ جو ہوگا ضرور کسی نہ کسی کو اس خیال سے روانہ کرے گا کیا سبب ہے کہ جو خسیس
نہین آیا کس امر مین عرصہ ہوا خواجہ نے جواب دیا کہ پریشان نہ ہو مین وضو کر چکا ہون
اب وہ موتی نکالتا ہون یہ کہکر خواجہ نے اُسی خاک پہ دو رکعت نماز شکر اس عیوض کے
کے صلہ مین پڑھی کہ تیری قدرت سے مین رہا ہوگیا اب اسکو قتل کیا یہ جاتا کہان ہے اور
یہان سے جاکر ان سب پر بھی عیاری کرونگا اور سب خدا پرستون کو رہا کرونگا جب نماز سے
فارغ ہوئے خسیس کو اپنے قریب بلایا اور کہا کہ لو یہ موتی موجود ہین یہ کہکر اب جو آنکھ
کھولی خسیس نے دیکھا کہ ایک گوہر آبدار برابر بیضہ کنجشک کے دہنی آنکھ کے کوئے سے اور دوسرا
بائین آنکھ کے کوئے سے نمودار ہوا ایسا گول و سڈول و آبدار تھا کہ کبھی ایسے موتی چشم فلک
نے بھی نہین دیکھے تھے ہر موتی کی قیمت مین خراج ہفت کشور دس برس سے کم نہ ہوگا
ایسے گوہر نورانی و پرآب تھے کہ اُنکی چمک سے آنکھ خیرگی کرتی تھی نگاہ اپنی قائم نہ
ہوسکتی تھی تمام صحرا اُنکی ضو سے روشن ہوگیا تھا خواجہ نے خسیس سے کہا کہ آنکھ

کف دست پر لو اور دیکھو اور سچ سچ بیان کرو کہ تم نے ایسے موتی دیکھے ہین یا نہین مگر
اس امر کا خیال رہے کہ انکو بہت حفاظت سے رکھنا ایسا نہ ہو کہ کوئی اس حال سے
آگاہ نہ ہو جائے اور تم سے خواہ بجبر خواہ بفقرہ و بکر خواہ چوری سے لیلے تو تم بھی محتاج
ہو جاؤ اور میرے بچے بھی مر جائین اور پھر کچھ فائدہ نہو راوی بیان کرتا ہے کہ جب سے خسیس جادو
نے موتیون کو دیکھا تھا اسکے حواس جاتے رہے تھے اپنے حواس مین نہ تھا مثل آئینہ
کے دنگ و ششدر وہ حیران تھا کہ یہ کس قسم کے موتی ہین کہ جنمین یہ آب و تاب ہے سچ
خواجہ نے کہا ہے پہلے مین خیال کرتا تھا کہ خواجہ مبالغہ کرتے ہین یہ دل مین خیال کرکے کف دست
کو بموجب حکم خواجہ سامنے کیا وہ دونون موتی اسکے ہتھیلی پر آگئے انکا کف دست پہ
آنا تھا کہ ایک چمک نئی پیدا ہوئی اور زیادہ تر نور پھیل گیا کہ جسکے سبب سے یہ حیران ہوا
ادھر خواجہ نے کہا کہ اے خسیس جادو انکو بحفاظت رکھنا اور جلدی کرو کہ ایسا نہ ہو کہ کوئی
آجائے خسیس جادو نے جواب دیا کہ اے خواجہ تم اطمینان رکھو مین انکو اپنی جان و
روح سے زیادہ حفاظت سے رکھونگا ان تک ہوا کا گذر محال ہے یہ بیجا آپکا خیال
ہے کہ مین حفاظت سے نہ رکھونگا ایسی چیزین کہین ممکن ہوتی ہین عجائبات اسی امر
کی ہے اگر کوئی آئیگا بھی اور دیکھ بھی لیگا تو میرا کیا کر لیگا مین تو ذرا اچھی طرح دیکھ لون یہ خیال
کرتا ہون کہ شاہان بزرگ نے بھی ایسے موتی نہ دیکھے ہونگے ظاہر مین تو دیکھنا [illegible]
خواب مین بھی نہ دیکھے ہونگے اچھے دکھلو خوش کرون خواجہ نے جواب دیا کہ تمکو اختیار ہے میرا جو
کام تھا مین نے کیا یہ کہکر خواجہ خاموش ہو رہے خسیس جادو دیکھنے لگا ان گوہر آبدار کو
بسبب چمک و صفائی کے اوپر نگاہ قایم نہ ہوتی تھی جیسے یہ قریب آیا انمین حرکت پیدا ہوئی
اور دو باہم ایک دوسرے سے لڑنے لگے جس طور سے مداری کے گولے لڑتے ہین ایسی حرکت
مین ایک دوسرے سے لڑ رہا خسیس جادو بغور انکو دیکھ رہا تھا وہ یہ خیال کر رہا تھا کہ خجل
ہو اسکی ہوا سے انکو حرکت ہے اس حرکت کے سبب سے اور نگاہ کام نہ کرتی تھی یہ دیکھ رہا تھا کہ وہ
باہم لڑکے اولے خواجہ سامنے بیٹھے ہوئے تھے انکا شکست ہونا تھا کہ غبار ان سے پیدا ہوا خسیس جادو
کے دماغ مین پہونچا خسیس جادو نے جو یہ دیکھا کہ موتی باہم لڑکر ٹوٹے اور حیران ہوا کہ

کیا واقعہ ہی بہت افسوس کی آواز سے کہا کہ ای خواجہ برا غضب ہوا کہ وہ موتی باہم لڑکر
ٹوٹ گئے آئینہ سے غبار نکلا خواجہ نے کہا کہ دیکھوں یہ کہکر خواجہ پیچھے کو ہٹ گئے
خبیس نے قصد کیا تھا کہ ہاتھ بڑھا کر دکھادوں اب جو دیکھا تو خواجہ کو قریب قفس پایا
اس قفس سے اٹھا کہ خواجہ کو دکھا کر اور خواجہ پر سحر کرکے قتل کروں اور سر لیکر پاس ہو رہ
کے جاؤں میں تحریر کرچکا ہوں کہ جب وہ موتی باہم لڑکر ٹوٹے تو آئینہ سے غبار نکلا اور وہ
اسکے دماغ میں پہونچا چونکہ یہ سر جھکائے ہوئے دیکھتا رہا تھا جسقدر بیہوشی تھی سب
دماغ میں اسکے پہونچ گئی اُسنے اپنا اثر کیا اول تو اسکو گرمی معلوم ہونے لگی اور سر
گھومنے لگا اس سبب سے یہ اور روتا تھا کہ میں نے بہت غور سے جو نگاہ کی
دماغ میں بسبب غور کرنے کے گرمی پیدا ہوئی چونکہ دماغ اعضاے رئیسہ سے ہے ذرا
ذرا سی تکلیف کے سبب سے وہ زیادہ تر پریشان ہوتا ہے اس سبب سے مجھکو گرمی بھی
معلوم ہوتی ہے اور سر بھی گھومتا ہے اُٹھکر ٹہل اور خواجہ کو دکھائی دے راوی کہتا ہے کہ
کہ ہر اپنا ساختہ خواجہ نامدار ہیں کہ انھوں نے قفس میں بیٹھے بیٹھے یہ عیاری کی تھی
کہ جو کہ تحریر ہوئی موتی بیہوشی سے بنائے تھے اور آئینہ بیہوشی بھری تھی اسی سبب سے
یہ تقریر کی تھی اور سوچ لیا تھا کہ ادھر آئینہ ہوا لگی اور یہ مثل حباب کے ٹوٹے اسکو
ضرور بیہوش کرکے اپنی باتوں میں لگا کر تقریر سے رام کرکے اپنے اوپر سے سحر تو پہلے ہی اُتروا
چکے تھے سحر سے رہا تھے پس جیسے وہ دو قدم چلا بیہوشی اپنا پورا اثر کرچکی تھی
اور بیہوشی بھی وہ قاتل تھی کہ اگر ذرا سی دماغ میں پہونچ جائے فوراً اپنا کام کرجائے
نہ یہ کہ بہت سی پہونچے اور کام نہ کرے یہ امر غیر ممکن تھا دو ہی قدم چلا تھا کہ اسکو ایک
جھٹکا آئی اور دھم سے گرا گرتے ہی بیہوش ہوگیا اُسکا گرنا تھا کہ خواجہ تو رہا تھے
خنجر لیکر چلے کہ سر کاٹ لوں قریب پہونچکر فوراً دھیان آیا کہ اگر تم نے اسکا سر کاٹ لیا تو
مرنے کی علامت بلند ہوگی پھر اسکے غل مچاتے ہوئے رموز کے پاس جاؤنگے اسکو
آگاہ کرینگے جو تمہاری تدبیران سب خدا پرستوں کے رہا کرنے کی اور رموز خود
کے قتل کرنے کی تم کروگے وہ پھر نہ ہو سکے گی اور دوسرے یہ امر بھی ہے کہ جب یہ جیتے لگا کر

تمھارا ققنس لیکر تو رموز نے اسکے ہاتھ سے ایک گلدستہ ہوا اکر رکھ لیا ہی اس
خیال سے کہ شاید اسپر کوئی آفت نہ آئے یا یہ مارا جائیگا تو گلدستہ فوراً جل جائیگا
مجکو خبر ہو جائے تاکہ مین جاکر بندوبست کرون ای خواجہ تم نے اسکو قتل کیا وہ گلدستہ
جلا رموز فوراً آیا اسوقت بڑی خرابی ہوگی یہ سوچکر خواجہ نے خیال کیا کہ اسکو نذر
زنبیل کرلو اور تم اسکی صورت بنو اور ایک سر مقوے کا بناکر رموز کے پاس لیچلو
اور وہان چلکر عیاری کرو اور ان سبکو رہا کرو یہ سوچکر پس خواجہ نے فوراً حسبلین جادو
کو اٹھاکر نذر زنبیل کیا اور کہا کہ ای دادا آدم لیجیے اس ساحر کو بھی اور اس سے بھی کام
بخوبی لیا جائے اور فوراً رنگ و روغن عیاری نکال کر اسکی صورت سے اپنی صورت
بالکل مشابہ کی اور اسکی پوشاک پہنی اور ایک سر مقوے کا بناکر مثل اپنے سر کے
تیار کیا اور اسکو لیکر چلے کہ پھر خیال آیا کہ ای خواجہ نہ معلوم وہان کیا گذرے جب تمکو رموز
نے ادھر کو روانہ کیا تھا تو ظلم شاہ وغیرہ کو زیر تیغ بٹھایا تھا نہ معلوم اُنپر کیا گذری
بہتر ہے پاس جہانگیر بن حمزہ زنبیل مین ہین اُسکو نکال کر اس امر سے آگاہ کرو اور اُسکی معشوقہ ملکہ
سیماب مہر جمال ساحرہ زبردست ہے پس اُسکو بھی نکال کر آگاہ کرو جہانگیر یہان سے
جاکر فقیر ساحرون سے لڑکر اُن سبکو رہا کرے گا اگر زندہ ہونگے اور سیماب مہر جمال
ساحرون سے لڑے گی شاید عیاری نہین پڑی تو یہ لوگ تو لڑکر شاید رہا کرلین یہ سوچکر
فوراً جہانگیر کو زنبیل سے نکالا اور ہوشیار کیا اب جو جہانگیر ہوشیار ہوئے اُنھون نے
اپنے کو ایک کوہ پر پایا اور سامنے ایک ساحرہ کو موجود پایا بہت حیران ہوئے کہ یہ کیا واقعہ
ہے مین تو دربار شفنکال مین تھا ملکہ کے زندان سے طلب کیا گیا تھا داروغہ زندان مجکو وہان
لیکر گیا تھا اُسکا دربار آراستہ تھا اسمین ایک عجیب الخلقت شخص بیٹھا ہوا تھا شفنکال
نے مجکو اور ملکہ کو اُسکے حوالے کیا تھا اُسنے مجکو کسی طور سے بیہوش کردیا تھا اب جو ہوش
آیا تو مین نے اپنے کو یہان پایا یہ کیا مقام ہے کچھ سمجھ مین نہین آتا ہے ایسی ایسی باتین
دل سے کر رہے ہین اور حیران ہین اُٹھکر تو بیٹھے ہین مگر بہت پریشان ہین کہ اُس ساحر
نقلی نے کہا کہ ای پسر حمزہ تم اسقدر پریشان کیون ہوتا ہے اگر اپنی زندگی چاہتا ہے تو دین اسلام

کو ترک کر اور عجائب پرستی اختیار کر ورنہ مین تجھکو قتل کرونگا اسی غرض سے لایا ہون شنگال کے پاس سے جہانگیر نے جواب دیا کہ او نابکار کیا بیہودہ گفتار کرتا ہی ہم لوگ خدا پرست ہین ہکو موت سے بالکل خوف نہین ہی ہم کبھی دین اسلام کو ترک نہ کرینگے جو تیرا جی چاہے وہ کر ہم ایسے نہین ہین کہ موت سے ڈر کر اپنا دین و مذہب ترک کرین ہمکو مرنا گوارا ہی اور دین کا ترک کرنا گوارا نہین ہی یہ سُنکے اُس ساحر نقلی نے جواب دیا کہ ای پسر حمزہ تو بڑا زبان دراز ہی مین دیکھتا ہون کہ تیرا خدا تجھکو بچا لیگا جہانگیر نے جواب دیا کہ اگر میری قضا ہی تو تجھ پر واہ نہین ہی اور اگر قضا نہین ہی تو تیری کیا مجال ہی جو تو قتل کر سکے خواجہ نے دیکھا کہ یہ لوگ واقعی بڑے دین کے پختہ ہین تب کہا کہ ای پسر حمزہ اچھا اگر اپنی زندگی کا خواستگار ہی تو ایک کام کر کہ پانچ لاکھ روپیہ مجکو دے تاکہ مین تجھکو چھوڑ دون جہانگیر نے جواب دیا کہ ای ساحر تو بہت دیوانہ ہی خیال تو کر کہ تو مجکو دربار شنگال سے لایا ہی میرے پاس روپیہ کہان ہی جو مین دون کہان سے لاؤن مجکو اگر قتل کرنا ہی تو قتل کر بیکار کی بحث کرتا ہی خواجہ نے جواب دیا کہ کسی سے قرض لیکر دے جہانگیر نے جواب دیا کہ تو واقعی دیوانہ ہی بیکار کو بک بک کر دماغ خالی کر دیا ہی جا دور ہو میرے روبرو سے یہان کون ہی جو مجکو قرض دیگا کوئی یہان ہی نہ جس سے قرض طلب کرون میرا اعتبار کون کرے گا خواجہ نے جواب دیا کہ اگر تم قرض مانگو تو ہم دین جہانگیر نے کہا کہ لاؤ مگر یہ نہ خیال کرنا کہ مین جان کے خوف سے تمکو روپیہ دیتا ہون مجکو خوف جانی بالکل نہین ہی نہ مین موت سے ڈرتا ہون صرف تمکو آزماتا ہون اگر تم روپیہ دو تو مین لون ہان تو تجھکو دیوانہ جانتا ہون خواجہ نے کہا کہ تمسک لکھدو مین روپیہ دون جہانگیر نے کہا کہ لاؤ پس خواجہ نے قلم دوات وغیرہ موجود کر دی جہانگیر سے پانچ لاکھ کا رقعہ اس مضمون کا تحریر کرایا کہ مین فلان کوہ پر موجود تھا مجکو ایک اشد ضرورت تھی اور میرے پاس روپیہ نہ تھا مین نے خواجہ عمرو عیار سے پانچ لاکھ روپیہ لیکر صرف کیا اور اپنے تصرف مین لایا جب مین لشکر مین پہنچونگا اُسوقت بلا عذر ادا کر دونگا اسواسطے یہ چند کلمہ تحریر کر دیے جب اُس ساحر نقلی نے یہ لکھا کہ یہ کہدو کہ خواجہ عمرو عیار سے قرض لیا اُسوقت جہانگیر کے کان کھڑے ہوئے کہا خواجہ کیسے وہ یہان موجود ہین جو مین ان کا

انکا نام لکھدو ان جواب دیا کہ جو مین کہتا ہون وہ کرو جہانگیر نے لکھکر اسپر دستخط کردیئے
تب خواجہ نے اپنے کو ظاہر کیا اور کہا کہ تم نے نہ پہچانا خیر یہ کہکر کل حال ابتدا سے آخر تک بیان
کیا اتنا خسیس جادو کو بیہوش کرکے نذر زنبیل کرنا اور یہ سوچ کر نکالنا جہانگیر کا کہ یہ جاکر
علم شاہ کی کمک کرینگے سب بیان کیا اور کہا کہ علم شاہ وہان زیر تیغ بیٹھے ہوئے ہین تم جاکر
کمک کرو مین بھی آکر عیاری کرتا ہون جہانگیر یہ سنکے دنگ ہوگیا اور خون عزیزی نے
جوش مارا خواجہ کے گلے لگ کر کہا کہ خواجہ جہان تم نے اتنی مجھپر مہربانی اور احسان کیا
ہی کہ مجکو اس قید سے رہا کرکے لائے اور ہوشیار کیا اور اس حال سے آگاہ کیا تو مجکو مرکب اور
ہتھیار بھی کسی طور سے لادو تاکہ مین جاکر بھائی صاحب کی کمک کرون خواجہ نے جواب دیا
کہ کچھ روپیہ صرف کرو تو یہ بھی سامان لادیا جائے جہانگیر نے کہا کہ روپیہ تو نہین ہی اسکا بھی
رقعہ لکھوا لیجیے خواجہ نے کہا کہ لکھو پس جہانگیر نے خواجہ کو تین ہزار کا عند الطلب رقعہ
لکھدیا جسکا مضمون یہ تھا کہ جناب من بعد ما وجب کے معلوم ہو کہ آپکا مبلغ تین ہزار روپیہ جو کہ
مین نے آجکی تاریخ مین آپسے قرض لیا ہی اور اپنے تحت و تصرف مین لایا ہون آپکو یا آپکے
حکم دین عند الطلب بلا عذر معہ حرجہ ادا و بیباق کردون تاکہ آپ اطمینان رکھین جہانگیر نے
اسپر دستخط کرکے خواجہ کے حوالے کیا خواجہ نے ہتھیار و پوشاک زنبیل سے نکال کر دیے
اور کہا کہ مرکب لاکے دیتا ہون یہ کہکر زیر کوہ آئے اتفاق سے ایک سائیس کسی سوداگر کا ایک
مرکب بہت عمدہ اور نایاب پانی پلانے کو لایا تھا خواجہ نے جو اسکو دیکھا بہت پسند کیا یہ
کوہ پر سے مرکب کی تلاش مین چلے تھے انھون نے دل مین یہ خیال کیا کہ اسکو مار کر یہ مرکب
لینا چاہیئے پس اسکے قریب آئے اس سے کہا کہ کیون بھائی یہ مرکب کسکا ہی تو اسنے کہا کہ میرے
مالک کا نہلانے کو لایا ہون خواجہ نے کہا کہ اور مرکب بھی ہین اسنے کہا کہ ہان مین کیون نہین وہ
سوداگری کرتے ہین گھوڑون کی خواجہ نے کہا تو تو اسکے پاس بڑے عمدہ عمدہ مرکب ہونگے
اسکی کیا اصل ہی دیکھو تو یہ جو دوسرا شخص اور ایک مرکب لیے ہوئے آتا ہی اسی طرف کو گیا
یہ بھی تمہارے ہمراہیون مین سے ہین وہ پلٹا اس خیال سے کہ شاید میرا بھائی دوسرا مرکب
لیکر آتا ہو اسکا پلٹنا تھا کہ خواجہ نے حلقہ کمند کے ہاتھ اسکے گلے مین ڈالے دوا دیکر

ہوا تھا کہ خواجہ نے حباب بیہوشی اُسکے مُنہ پر مارے حباب جیسے پڑکر اُڑ گئے اُسکے دماغ
میں بیہوشی پہونچی وہ ہاے کہکر گرا خواجہ نے اُسکو اُٹھا کر زندہ درگور کیا اور آپ مرکب
لیکر بالاے کوہ آئے اُسکو زین و لجام سے آراستہ کرکے جہانگیر سے کہا کہ یہ مرکب موجود ہے
سوار ہو کر جاؤ مگر یہ مرکب واپس کردینا ہوگا جہانگیر نے کہا کہ بہت اچھا جب جہانگیر مرکب پر
سوار ہونے لگے تو خواجہ نے کہا کہ ابھی ٹھہر جاؤ راوی بیان کرتا ہے کہ خواجہ خبیص جادو کی صورت
بنے ہوئے ہیں صرف اپنی آنکھ کا تل دکھا کر جہانگیر کو اطمینان دلا دیا تھا جب خواجہ نے کہا کہ
ٹھہر جاؤ جہانگیر نے کہا کہ کیوں خواجہ نے جواب دیا کہ میں تمہاری معشوقہ کو بھی تو رہا کرکے لایا ہوں
اُسکو بھی ہوشیار کرکے تمہارے ہمراہ کردوں تاکہ وہ تمکو سحر ساحران سے بچائے اور ساحروں سے
مقابلہ کرے جہانگیر نے کہا کہ کیا وہ بھی آپکے پاس ہیں خواجہ نے جواب دیا کہ ہاں تمہارے
ساتھ اسکو بھی رہا کیا تھا یہ کہکر زنبیل سے نکال کر ملکہ سیاہ سحر جمال کو ہوشیار کیا ملکہ جو ہوشیار
ہوئی تو آنکھیں دیکھا کہ شاہزادہ مسلح و مکمل کھڑا ہوا ہے اور ایک ساحر بھی برابر کھڑا ہے اور میں ایک
کوہ پر ہوں یہ بہت حیران ہوئی کہ میں اور شاہزادہ تو دونوں شنگال کے پاس قید تھے
شنگال نے اپنے دربار میں طلب کرکے ایک بدشکل کے حوالے کیا تھا جس سے خبر نہیں ہے میں
اور شاہزادہ یہاں کیونکر آیا اور یہ کون ساحر ہے جب شاہزادے نے ملکہ کو حیران دیکھا تو سب حال
خواجہ کی عیاریوں کا بیان کیا اور اپنا اور علمشاہ کا اسیر ہونا خواجہ سے حال سنکے انکی
کمک کو جانا جب ملکہ کل حال سے آگاہ ہوئی اور اطمینان ہوا اُٹھکر خواجہ کے قدموں پر
گر پڑی خواجہ نے گلے سے لگایا اور ملکہ سے کہا کہ اے ملکہ بہت جلد جاؤ ایسا نہ ہو کہ کفار علمشاہ
وغیرہ کو قتل کر ڈالیں وہاں ساحر بھی ہیں بہت ہوشیاری سے مقابلہ کرنا ان لوگوں کی خبر
رکھنا میں بھی آتا ہوں اور میں پڑتا ہوں تو عیاری بھی کرونگا اور جو ساحران لوگوں پر سحر کرے
اُسکو قتل کرکے انکو سحر سے رہا کرنا ملکہ نے کہا بہت خوب اور شاہزادے نے کہا کہ بسم اللہ تشریف
لیچلیے یہ کہکر ملکہ نے طاؤس سحر تیار کیا اسپر سوار ہوئی مگر سنہ سحر ہاتھ میں لیکر خدا حافظ
کہکر طرف شہر عنطاقیہ کے براے کمک علمشاہ وغیرہ روانہ ہوئی اُسکے جانے کے
بعد جہانگیر بھی زیر کوہ آکر مرکب کو مہمیز کرکے طرف عنطاقیہ کے چلے اور خواجہ بھی بصورت

حسیمیس جادو مع سرنقلی کے اُس طرف چلے ان سب کا حال آئندہ تحریر ہوگا اب وہان کا
حال ملاحظہ ہو کہ جب رموز جادو قفس خواجہ کو دانہ کر چکا برائے قتل حسیمیس کو بہت تاکید کردی
اُسکے بعد عنطاق سے کہا کہ بھائی صاحب خداپرستون کے قتل کا حکم فرمائیے ادھر زیر تیغ لاکر
سب خداپرستان کو غل و زنجیر مین گرفتار بٹھا دیا جو ترے ریگ کے تیار تھے اُسپر بوریے فلاکت
پڑے ہوئے تھے علم شاہ سب کے آگے تھے اُسکے بعد اور سب اسیر تھے جلاد سر پر تیغین لیے
ہوئے کھڑے تھے کہ عنطاق نے رموز کے کہنے سے ایک حکم دیا جلادون نے سبکی آنکھون پر
پٹیان باندھین کہلہ کا خط دیا اور کہا کہ جو کچھ تمکو کہنا ہو کہہ لو جو وصیت کرنا ہو کر لو جو کھانا ہو کھالو
جو پینا ہو پی لو کیونکہ قضا تم سب کی تمھارے سرون پر موجود ہے علم شاہ نے جواب دیا کہ ہمکو
کچھ کہنا ہے نہ کھانا ہے نہ پینا ہے نہ وصیت کرنا ہے جو کچھ کہنا ہے اپنے خدا سے کہنا ہے اُس سے کہہ رہے
ہین جلاد شلنگین لگاتے پھرتے ہین یہ شعر اُنکی زبان پر ہے شعر سلطنت سلطان کند لیس رخنہ بر
جلاد چیست ٭ مرغ را دانہ بلا شد طعنہ بر صیاد چیست ٭ کسکا رشتہ حیات قطع ہوا کون
قہر شاہی مین مبتلا ہوا کسپر عتاب شاہی نازل ہوا ہم تیغہ بارڈھ دار رکھتے ہین اور بازو پر
قوت مار ڈالنا ہمارا کام ہے جلانا ہمارا کام نہین ہے ذرا سمجھ بوجھ کر حکم دیا جائے پھر جو
کہا جائیگا کہ زندہ کرو تو ہم ناچار مجبور ہونگے کہ عنطاق نے دوسرا حکم دیا اس طور سے کہ پہلے
پسر حمزہ کو قتل کرو اُسکے بعد اور سبکو یہ حکم دیا تھا کہ جلاد تیغہ برہنہ لیکر علم شاہ کے
سر پر آیا راوی بیان کرتا ہے کہ سمک اُس وقت اودھر سے واپس ہو کر آیا کہ جب یہان
عنطاق دو حکم دے چکا تھا اور جلاد بر سر شاہزادہ تیغہ لیے ہوئے تیسرے حکم کا منتظر
کھڑا تھا کہ تیسرا حکم ملے مین ہاتھ لگاؤن یہ واقعہ جو سمک نے دیکھا بیقرار ہو گیا لپک کر
ایک صفت مین آیا مگر سب کی نگاہون سے پوشیدہ کھڑا ہے گوشے مین تیر جوڑے
ہوئے کہ ادھر جلاد نے تیغہ کا ہاتھ مارا مین نے یہان سے تیر مارا کہ اسکا سر ہٹ گیا
جسقدر جلاد آئین گے مین اُنکو اسی طور سے ہلاک کرون گا جب تک کہ مین ظاہر نہ ہونگا
اور کوئی میرے حال سے آگاہ نہ ہوگا راوی بیان کرتا ہے کہ جیسے عنطاق نے تیسرا حکم
دیا جلاد نے تیغہ کا وار سر علمشاہ پر کیا جیسے ہاتھ اُٹھا کہ ایک تیر آکر پیشانی پر جلاد کے

پڑا کہ سر شق ہو گیا وہ چرخ کھا کر دھم سے گرا اور تمام ہو گیا یہ بھی اُسکے مقدر مین لکھا ہوا تھا کہ پیش آیا اُسکا مر کر گرنا تھا کہ غل و شور ہوا کہ جلاد نے اپنے ہاتھ سے خود اپنے سر پر تلوار ماری کہ اُسکا سر پھٹ گیا اور مر گیا یہ جلاد دیوانہ تھا غنطاق نے یہ سُنکے حکم دیا کہ دوسرا جلاد آکر اسکو قتل کرے اب دیر نہ کرے دوسرا جلاد آیا اُسنے بھی جیسے ہاتھ لگایا تیر اُسکے بھی آکر پڑا اُسکا بھی یہی حال ہوا پھر شور و غل ہوا کہ یہ جلاد بھی کام آیا یہ کیا وجہ ہے جو جلاد اس خدا پرست کے قتل کرنے کو آتا ہے وہ خود اپنے ہاتھ سے اپنی تلوار سے اپنے کو ہلاک کرتا ہے راوی کہتا ہے کہ اسی طور سے سات جلاد آئے اور سب کے ہاتھ سے ہلاک ہوئے اب جس جلاد کو بلاتے ہین کہ آکر قتل کرو وہ بہانہ کرتا ہے کہ مین جلادی کیا جانون میرا تو ہمیشہ کا پیشہ لوہاری ہے مین نے جو یہ سُنا کہ اِن خدا پرست کو جو قتل کرے گا اور جسقدر جلاد اس شہر مین ہونگے اُن سبکو انعام ملیگا گو قتل ایک کرے گا انعام سب پائینگے سو ہم بھی اس لالچ سے جلاد بن کر آئے کہ انعام ملے ورنہ ہم لوہاری جانین جلادی کیا جانین کسی نے کہا کہ ہم گھسیارے ہین کوئی بولا ہم سنار ہین کوئی بولا ہم سائیس ہین انعام کے لالچ سے جلاد بنکر یہان آموجود ہوئے راوی بیان کرتا ہے کہ اُن سب نے جو انکار کیا اسکا سبب یہ تھا کہ جو سات جلاد جو مارے گئے تو سبکو خوف جان ہوا یا تو خوشی خوشی آئے تھے تلنگین لگا رہے تھے خوش پھر رہے تھے یا انکار کرنے لگے اپنے پیشہ سے خلاصہ یہ کہ جب ان سب نے انکار کیا لوگون نے جاکر غنطاق ورموز سے عرض کیا کہ حضور اب کوئی جلاد نہین آتا ہے جس سے کہا جاتا ہے وہ انکار کرتا ہے کوئی قتل خدا پرست کی حامی نہین بھرتا ہے جو حکم عالی ہو وہ بجا لایا جائے غنطاق نے کہا کہ کوئی اقرار نہین کرتا کیا سب جلاد مر گئے انھون نے جواب دیا کہ چھ سات جلاد تو اپنے ہاتھ سے اپنے گلے کاٹ کر مر گئے یا کسی نے اُنکو قتل کیا گو قتل کرنے والا نظر نہ آیا سبکو خوف ہوا کہ جو جائیگا وہ مارا جائے گا قتل ہو گا سب نے انکار کیا گو اُنکا آبائی پیشہ جلادی ہے مگر وہ انکار کرتے ہین کہ ہمارا آبائی پیشہ سائیسی و لوہاری ہے ہم تو انعام کے لالچ سے جلادی لباس پہنکر چلے آئے ہم جلادی کیا جانین غنطاق نے کہا کہ یہ تو بڑی خرابی ہوئی دیکھو تلاش کرو شاید کوئی اقرار کرے

راوی بیان کرتا ہے کہ لوگ ادھر ادھر اس مجمع مین پکارتے پھرتے ہین گو سیکڑون
جلاد پیشہ ہین مگر کوئی جواب نہین دیتا ہے کیونکہ آثار اسکے آگئے ہین اس خیال
سے کہ ایسا نہو کہ لوگ پہچان لین زبردستی پکڑ لیجائین تو مفت مین جان جاتی ایسے
روپیے پیسے سے باز آئے کہ جو جان دیکر ملے ہم اگر مر گئے روپیہ ملا تو کیا نہ ملا تو کیا جب
ہم ہی نہ ہونگے تو ملیگا کسکو اس خیال سے اور خوف جان سے سب نے انکار کیا
میان سمک گوشہ مین پوشیدہ کھڑے ہوئے دل مین کہ رہے ہین کہ خوب تدبیر کی
کہ اب کوئی جلادی کا اقرار نہین کرتا ہے ادھر جب عنطاق سے سب نے جاکر یہ عرض
کیا کہ حضور کوئی جلاد نہین ملتا اب کیا کیا جائے عنطاق کو فکر ہوئی کہ کیا تدبیر کرون
بیٹھے بیٹھے رموز جادو کو جوش آیا کہنے لگا کہ بھائی صاحب یہ کیا قصہ ہے آپ بیان تو فرمائین
عنطاق نے کہا کہ بھائی جو جلاد پسر حمزہ کے قتل کرنے کو گیا خود بخود ہلاک ہو گیا کوئی چیز
اس سے پیشانی یا سینہ پر آکر پڑی کہ وہ ہلاک ہو کر گرا اب جو تلاش کیا جاتا ہے تو کوئی
بخوف جان جلادی کا اقرار نہین کرتا ہے سب انکار کرتے ہین کیا تدبیر کیجائے نہ معلوم
پسر حمزہ پر کون ہے جو اسکے قاتل کو ہلاک کرتا ہے رموز نے کہا کہ آپ پریشان نہون
مین جاکر ابھی اپنے ہاتھ سے قتل کرتا ہون اور جو اسکے سر پر ہے اسکو اسی قبضہ
مین کرتا ہون کہ بہت کام آئیگا عنطاق نے کہا کہ بھائی تم کیون جاؤ جبکہ سب پر ثابت ہے کہ
جو کوئی جاتا ہے وہ ہلاک ہو جاتا ہے تو ایسے مقام خوف پر جانا نہایت عقل و دانائی سے دور
ہے جبکہ وہ لوگ کہ جنکا پیشہ ہے وہ انکار کرتے ہین خوف جان سے تو تمکو کیا ضرورت ہے کہ تم
جاؤ کوئی اور تدبیر کی جائیگی رموز نے جواب دیا کہ پھر کیا یہ لوگ نہ قتل کیے جائینگے
یون ہی چھوڑ دیے جائینگے جلاد کا اب تو ہاتھ آنا بہت دشوار ہے آپ کچھ خوف نہ کرین
مین ساحر ہون سحر کرکے مین اپنے کو بچا لونگا اور اس نیر کو بھی اپنے قابو مین کرونگا
کہ جو پسر حمزہ کے قابو مین ہے اور ہلاکت سے بچاتا ہے پہلے جاتے ہی یہی تدبیر کرونگا اسکے
بعد قتل کرونگا آپ حکم تو دین عنطاق نے مجبور ہو کر کہا کہ جاؤ گو جی نہ چاہتا تھا رموز جادو
اپنے مقام سے اٹھا اسباب سحر ہاتھ مین لیکر اور ایک تیغ خوب برق کمر سے لگا کر باہر

بارگاہ سے آیا چند مصاحب بھی ہمراہ ہو لیئے جو کہ بہت نمک حلال اور جان نثار تھے گو مارے خوف کے بند بند کانپ رہا تھا مگر خیر خواہی و خیر اندیشی جتانے کو ہمراہ ہو لیئے اودھر سمک نے دیکھا کہ خود رموز جادو قتل کرنیکو آتا ہے دل مین کہا کہ اسکو بھی اسی طور سے ہلاک کرونگا گوپھن مین پتھر دبا کر کھڑے ہوئے کہ اسکو بھی سنگسار کرون رموز جادو قریب علمشاہ آکر پہونچا پہلے اس نابکار و ناہنجار نے کیا کہا کہ کچھ اسم سحر پڑھکر دم کیے اس خیال سے کہ جو پسر حمزہ کے سحر پہ بچا اور قابو مین نہ میرے قابو مین آجائے پہلے مین اسکو قابو مین کرلون تو پھر قتل کرون تھوڑی دیر تک اسم سحر پڑھا کیا جب اپنے نزدیک بندوبست کرچکا اُسوقت اپنے مصاحبون مین سے ایک سے کہا جو کہ اُسکے ہمراہ آئے تھے کہ بڑھکر ایک ہاتھ تلوار کا لگا دے کوئی خوف نہ کر مین نے اُس تیر پر قبضہ کر لیا جو کہ پسر حمزہ کے قابو مین تھا اب کوئی خوف نہین ہے یہ جو کہا ایک مصاحب اُسکا کہ نام اُسکا نجم جادو تھا بڑا چالاک و تیز تھا فوراً تیغہ لیکر سر پر علمشاہ کے آموجود ہوا جیسے حکم عنطاق نے دیا اسنے ہاتھ مارا تیر پیشانی پر پڑا کہ چرخ کھا کر گرا ہائے مرا کہکر اور روح اُسکی اُسکے جسم نجس سے پرواز کر گئی اُسکے مرنے کی علامت بلند ہوئی تاریکی ہوگئی آندھی سیاہ اُٹھی پھر ساری تدبیر بھول کر غل مچانے لگے اُسی تاریکی مین میان سمک لپک کر قریب آگئے اسی خیال سے کہ چلکر شاہزادہ کی قید کاٹ دون اور پیڑے تو رموز کو بھی جھپٹ لون یہ موقع بہت عمدہ ہے مگر جو امر خدا کو منظور ہوتا ہے وہی ہوتا ہے لاکھ بندہ تدبیر کرے مگر ایک کارگر نہین ہوتی یہ اُسوقت آکر پہونچے کہ جب وہ تاریکی برطرف ہو چکی اور روشنی ہوگئی رموز و دیگر ساحرون داخل مجمع نے دیکھا کہ لاش نجم جادو کی خاک پر پڑی ہے سر سے خون جاری ہے ایک تیر ہے اُسکے برابر پڑا ہے یہ واقعہ دیکھکر رموز وغیرہ بہت حیران ہوئے کہ یہ کیا سانحہ ہے رموز نے دل مین خیال کیا کہ مین نے تو سحر کرکے اُس تیر کو اپنے قابو مین کر لیا تھا اب کس نے ہلاک کیا میرے مصاحب کو اس امر سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی دوست پسر حمزہ کا اس مجمع مین ہے کہ وہ تیر مار کر ہلاک کرتا ہے یہ خیال کرکے اس نابکار نے جھک کر اُس مقام کی خاک اُٹھائی راوی بیان کرتا ہے کہ خاک اُٹھا کر اسنے اپنی ران مین

نشتر دیا خون لیکر اس خاک کو خون سے تر کیا اور کچھ اسم سحر پڑھکر اسپر دم کیا اور کہا کہ
اے خاک یہ بتا کہ ان جلادون کو کس نے ہلاک کیا اُس خاک سے آواز آئی کہ اے رموز جادو
آگاہ ہو کہ عیار سپہ حمزہ سمک بلطاقی اسی مجمع مین ہے اُسنے تیر مار مار کر انسب کو ہلاک کیا
جب تک اسکا بندوبست نہ ہوگا علم شاہ کا ہلاک ہونا دشوار ہے اگر لاکھ جلاد آئینگے
سب ہلاک ہونگے سمک بلطاقی بھی اسی مقام پر موجود تھا یہ جو اُسنے سُنا کہ خاک نے یہ
کہا فوراً یہ خیال کر کے کہ افسوس راز افشا ہوگیا اب آقا کا بچنا دشوار ہے یہان سے
چل اور لشکر مین پہونچکر سب اہل لشکر سے خبر کرتا کہ وہ لوگ آکر لاشون کو لیجائین اگر تو بھی
اپنے کو یہان ہلاک کرائیگا تو ان خدا پرستون کی لاشین خراب ہونگی جانوران صحرائی
کھائینگے بیگور و کفن پڑی رہینگی اگر تو جا کر خبر کر دے گا تو ضرور کچھ نہ کچھ بندوبست ہوگا اور
وہ لوگ آکر ان بیگناہون کے خون کا عوض بھی لینگے یہ خیال کر کے اس مجمع سے نکل کر
چلا مگر پھر پھر کر دیکھتا جاتا تھا جانے کو جی نہ چاہتا تھا مگر کیا کرے اودھر جب رموز کو سحر
سے یہ معلوم ہوا اسنے اُس خاک سے سوال کیا کہ وہ عیار کہان ہے جو کہ ہلاک کرتا ہے تیر مار کر
کس طرف ہے خاک سے آواز آئی کہ وہ عیار ابھی آپکے پہلو مین کھڑا ہوا تھا جب آپ نے
سحر سے دریافت کیا اور آپ پر یہ امر ظاہر ہوا اُسنے بھی سُنا پس وہ یہ خیال کر کے کہ
میرا راز ظاہر ہوگیا اب گرفتار ہو جاؤنگا اس مجمع سے نکل گیا اور اپنے لشکر کی طرف
جاتا ہے اب کوئی خوف نہین ہے رموز کو یہ خبر معلوم ہوئی چہرہ اسکا سرخ ہوگیا فرط خوشی
سے اب یہ تیغہ لیکر چلا کہ مین خود قتل کرونگا اودھر علم شاہ وغیرہ اپنے خدا سے
دعا کر رہے تھے ہر مرتبہ جب جلاد ہلاک ہو کر گرتا تھا تو مضراب و ملکہ سے کہتے تھے
کہ تم نے قدرت خداوند کریم کو دیکھا کہ کیونکر اُس نے ہم سبکو اسوقت تک بچایا اور
ان کافرون کو ہلاک کیا ضرور وہ کوئی نہ کوئی صورت ہم سب کے رہائی کی نکالے گا
اور ہم سبکو اس بلا سے نجات دیگا اسی سبب سے تو عرصہ ہو رہا ہے مضراب وغیرہ جواب
دیتے ہین کہ بجا ارشاد ہوتا ہے وہ بڑا کریم و رحیم و کارساز و بے نیاز ہے ضرور خدا برحق
و کریم مطلق ہے بڑا حافظ و نگہبان ہے جب تک اُسکی طرف سے قضا نہ آئیگی اسوقت تک

آئی

دافعی کوئی ہمارا ایک بال بھی کم نہین کرسکتا ہی قتل کرنا تو درکنار ان کفارون کی حقیقت کیا ہی
بقول کسیکے دشمن اگر قوی است نگہبان قوی تراست ۔ علمشاہ نے فرمایا کہ اپنے
دلونکو اُسکی طرف رجوع کیے رہو اور تہ دل سے دعا کیے جاؤ وہ کوئی نہ کوئی صورت سبیل
نجات کی پردۂ غیب سے پیدا کریگا یہ لوگ بموجب ارشاد علمشاہ خداوند کریم سے لو
لگائے ہوئے دعا کر رہے ہین اور علمشاہ بھی ادھر رموز جادو اپنا ہار ولیت کرکے اور
اس امر سے اطمینان حاصل کرکے کہ وہ عیار چلا گیا جو کہ تیر مار کر جلادون کو ہلاک کرتا تھا
نابکبت عظیم شاہ کے سر پر آیا اور کہا کہ ای پسر حمزہ اب بتا کہ تو کیونکر قتل ہونے سے بچیگا
وہ جو تیرا حامی تھا جسنے پوشیدہ ہوکر جلادون کو ہلاک کیا اُسکو بھی مین نے سحر سے
دریافت کرلیا وہ اپنی جان بچا کر یہان سے چلا گیا اگر رہتا تو مین اسکو بھی اسیر کرلیتا
اور قتل کرتا اب کون تیر مار کر ہلاک کریگا دیکھو اب بھی کچھ نہین گیا ہی تو دین اسلام
ترک کرکے عجائب پرستی اور عظماق کی اطاعت قبول کرلے مین تجکو رہا کردون ورنہ مین
خود اپنے ہاتھ سے تجکو قتل کرونگا علمشاہ نے جواب مین فرمایا کہ او کافر خاسر کیا لاف و
گزاف کرتا ہی لاکھ لاکھ لعنت ہی عجائب نگار پر اور کرور لعنت عجائب پرستون پر مین
کبھی اپنا دین حق ترک نہ کرونگا مرنے سے مجکو بالکل خوف نہین ہی جس خدا نے ہنوز اس وقت
تک زندہ رکھا باوجودیکہ جلاد تلوارین سر پر لیکر آئے مگر خود ہلاک ہوگئے اور مین اُنکے
ہاتھ سے بچا وہی خدا اگر میری زندگی ہی تو بچائیگا تیرے ہاتھ سے اگر میرا حامی بقول تیرے
خوف جان سے چلا گیا تو چلا جائے کوئی مقام خوف و اندیشہ نہین ہی وہ حامی اور سرپرست
تو موجود ہی جو سبکا حامی اور پیدا کرنے والا ہی جسکے بھروسہ پر مین تجھ سے ایسی تقریر
کرتا ہون وہ کیا تیری حمایت کریگا میرے خدا نے بچایا جو تیرا جی چاہے وہ کر رموز
نے برہم ہوکر جواب دیا کہ تو بڑا گستاخ و دریدہ دہن ہی باوصفیکہ زیر تیغ بیٹھا ہوا ہی
اُسپر یہ تقریر ہی تیری قضا بھی آئی ہی یہان [illegible] ادھر ملک جہانش [illegible] سے
نکل کر ایک سمت کو گریزان [illegible] بحال پریشان و حیران چلا [illegible] جاتا
ہی اسکو [illegible]

مستعد ہو کر آیا ہی سحر نے اسکو میرے حال سے آگاہ کر دیا ہی مقام افسوس ہی کہ مین زندہ ہون اور میرے روبرو میرا آقا اور میرا استاد قتل ہوا اور مین کچھ نہ کر سکون اب سمک تو لشکر مین جا کر کیا کریگا جس سے یہ حال بیان کرے گا وہ مجکو بحقارت دیکھے گا اور طعنہ کرے گا کہ یہ کیسا عیار تھا کہ اس سے اتنا نہ ہو سکا کہ یہ عیاری کرکے ان سبکو قتل ہونے سے بچاتا یہ زبون کسی کے منہ دکھانے کے قابل نہین ہی سواے شرمندگی کے کوئی دوسری بات نہ حاصل ہوگی اس سے بہتر یہ ہوگا یا تو کسی دریا مین اپنے کو گرا کر ہلاک کر دے یا کسی پہاڑ پر سے اپنے کو گرا دے کہ تیری استخوان چورا چور ہو جائین اور تیرا گوشت طعمہ زاغ و زغن ہو کیونکہ تیرے آقا و تیرے استاد کا بھی گوشت جانوران صحرائی کا لقمہ ہوگا تو تیرا بھی تو گوشت زاغ و زغن کا حصہ ہو یہ دل مین ٹھان کر اور لشکر مین جانے کے خیال کو دل سے برطرف کرکے ایک کوہ بلند شکوہ سامنے تھا اسطرف کو چلا علمشاہ و خواجہ کے لیئے دل بیقرار تھا یہی خیال تھا کہ یہ دونون بزرگوار قتل ہوگئے ہونگے اسی خیال مین غرق چلے جاتے تھے نہ یہ خوف تھا کہ کوئی درندہ ہلاک کرے گا نہ یہ خیال تھا کہ کوئی غار وغیرہ مین نہ گر پڑو اپنی جان سے بیزار ہا سے شاطری لگاتے ہوئے جان دینے کے خیال سے اس کوہ کی طرف جاتے تھے کہ سامنے سے بگولہ گرد کا نمایان ہوا اس بگولہ کو دیکھکر سمک ٹھٹکا ٹھہرا کہ دیکھون یہ بگولہ کیسا صحرا سے پیدا ہوا ہی کیونکہ اسکے دیکھنے سے دل کو ایک قسم کی توحش حاصل ہوتی ہی کہ وہ بگولہ شق ہوا اب جو سمک نے دیکھا کہ وہ ساحر جو کہ بجگر رموز جادو قفس نہ کالیکر براے قتل گیا تھا چلا آتا ہی یہ دیکھتا تھا اور پہچانتا تھا کہ سمک کی آنکھون خون اتر آیا اب جو غور کرکے دیکھا تو اسکے ہاتھ مین خواجہ کا سر بھی پایا کہ تازہ تازہ خون گلو سے ٹپکتا ہوا سر اسکے ہاتھ مین وہ لٹکائے ہوئے اسی طرف کو چلا آتا ہی بس یہ دیکھنا تھا کہ سمک کو تاب نہ رہی اس نے خیال کیا کہ کسی تدبیر سے تو اس اپنے استاد کے قاتل کو ہلاک کر یہ اب یہان سے زندہ نہ جانے یہ سوچکر فوراً اسنے یہ تدبیر کی جلدی جلدی حلقہ کمند کے خاک مین پوشیدہ کر دیے ایک جھنڈی تھی آپ جلدی سے اسمین جا کر پوشیدہ ہو کر بیٹھ رہا راوی بیان کرتا ہی کہ سمک نے خسبیس نقلی کو دیکھ لیا تھا مگر خواجہ نے نہین دیکھا تھا یہ تو اس خیال مین چلے آتے تھے کہ ایسا نہ ہو مجکو یہان عرصہ ہو وہان کفار علمشاہ وغیرہ کو ہلاک نہ کرین

بڑے افسوس کا مقام ہی کہ تو تو اپنے کو عیاری کرکے بچالی اور آنکی خبر نہ لی دوسرے سمک
مطابق موجود ہی وہ ابھی تک اسیر نہین ہوا ہی اسنے نہ کوئی فکر میرے رہا کرنے کی کی نہ
اپنے آقا کی اسکو کیا ہو گیا وہ بھی کفار سے ملگیا خواجہ ایسی ایسی باتین دل سے کرتے ہوئے
چلے آتے تھے کہ اُس مقام پہ پہونچے کہ جہان پر سمک نے حلقہ کمند کے خاک مین پوشیدہ کیے
تھے جیسے خواجہ وہان پہونچے سمک شیر کی بولی بولا خواجہ نے جو صداے شیر سُنی اس خیال
سے سمجھے کہ یہ شیر کہان بولا تھم کر پلٹ کر دیکھنے لگے اُنکا تھمنا تھا کہ سمک نے جھٹکا دیا
کہ حلقہ کمند کے پیوست ہوئے خواجہ ارے کہکر گرے خواجہ کا گرنا تھا کہ سمک جست کرکے
خواجہ کے سینہ پر سوار ہوا چونکہ خواجہ خسیس جادو کی شکل پر متشکل تھے اور سمک اور
ایک ساحر کی صورت پر متشکل تھا اس سبب سے نہ خواجہ نے سمک کو پہچانا نہ سمک نے
خواجہ کو سمک تو یہ سمجھا کہ یہ وہی ساحر ہی کہ جو اُستاد کا قفس لیکر گیا تھا واسطے قتل کے
اور اُنکو قتل کرکے سر اُنکا رموزہ کے پاس لیجاتا ہی اسکو کیون زندہ چھوڑوں استاد کے
کے خون کا عوض اس نابکار سے لو اور خواجہ یہ سمجھے کہ یہ کوئی ساحر ہی اسکی اور خسیس کی
دشمنی ہو گی چونکہ خسیس ساحر زبردست ہی اس سبب سے اسکا نہیاؤ نہ پڑتا ہوگا موقع کا خواہان
ہوگا اسوقت اسکو موقع ملا چونکہ مین اُسکی شکل پر تھا اُسنے دھوکا دیا اور اسیر کر لیا اب مفت
مین جان گئی اگر یہ ظاہر کرتے ہو کہ مین خسیس نہین ہون بلکہ مین نے خسیس کو قتل کیا اُسکی شکل
بنکر رموزہ کے قتل کرنے کو جاتا ہون تو اس حالت مین بھی جان نہین بچتی ہی تب بھی یہ مجکو قتل
کرے گا اگر یہ ظاہر نہین کرتے ہو تو بھی جان جاتی ہی کیا کرون کیا نہ کرون خواجہ تو اس شش و پنج
مین ہین ادھر سمک نے سینہ پر سوار ہو کر خنجر کمر سے لیا اور جھکا کر کہا کہ یہی شرط ہی کہ تیرا
سر تن سے جدا کرلون خواجہ نے کہا کہ اے بھائی میرے تیرے کیا عداوت ہی جو تو مجکو قتل کرتا ہی
مین تو تیری صورت سے بھی نہین آگاہ ہون بھائی میرے پاس ایک پیسہ بھی نہین ہی کہ جسکی
خواہش مین تو مجکو قتل کرتا ہی مین ملازم ہون رموزہ جادو کا اُنھون نے مجکو خواجہ عمرو عیار
کی قید دی تھی کہ اسکو لیجا کر فلان پہاڑ پر قتل کر مین بہت خوش ہوا تھا کہ بہت کچھ مال و دولت
ملے گا کیونکہ اس عیار نے بہت سے خزانے لوٹ کر جمع کیے ہین وہ سب تیرے قبضہ مین آ نکلینگے

مین نے اس لالچ مین قتل بھی کیا مگر ایک حبہ تک ہاتھ نہ آیا نہ معلوم اس عیار نے وہ سب دولت
کہان رکھی ہی جو نہ ملی خیر سر اسکا لیکر پاس رموز کے جاتا ہون کہ انعام پاؤن تو بیکار
مجکو قتل کرتا ہی کچھ فائدہ نہ ہوگا خواجہ کو اپنی موت کا اب یقین ہوگیا ہی دل مین کہہ رہے ہین
کہ وہان سے تو بچے مگر یہان مفت پھنسے یہ زندہ نہ چھوڑے گا مگر مین نے تو بڑی چیز کا نام
تک نہین لیا پھر کیا سبب ہی جو سر پر موجود ہی تقریر مذکورہ بالا جو خواجہ نے بیان کی سمک
نے جواب دیا کہ نہ مین تجکو روپے کے لیئے قتل کرتا ہون نہ پیسے کے لیئے نہ میرے تیرے
قبل اسکے کچھ دشمنی تھی مگر ہان جب سے مین نے یہ سر تیرے ہاتھ مین دیکھا ہی اسوقت
سے مجکو تیرے ساتھ دشمنی ہوگئی اور عداوت کیونکہ تو میرے اُستاد کا قاتل ہی مین تجکو زندہ
نہ چھوڑونگا ضرور قتل کرونگا مین تجکو زندہ چھوڑدون تو میرے اُستاد کا سر لیکے جاکر
رموز کو نذر دے اور انعام لے مین کب اسکو گوارا کرونگا تو میرے ہاتھ سے بچکر اب جائیگا
کہان مین تو پہلے تیری فکر مین چلا تھا جبکہ تو قفس لیکر چلا تھا مگر کیا کرون تو ادھر سحر سے چلا
گیا مین رہ گیا بہت تلاش کیا تیرا پتہ نہ ملا مین مجبور ہوکر رہ گیا میری تقدیر نے تجکو میرے
قبضہ مین کیا ورنہ تو تو بچکر چلا ہی تھا تیری قضا تھی جو مین ادھر کو آنکلا ورنہ تو صاف نکلا
چلا جاتا اور خوش ہوتا یہ جو تقریر سمک نے کی خبیص نقلی نے کہا کہ یہ تو کیا بک رہا ہی مین نے
کب تیرے اُستاد کو قتل کیا مین نے تو خواجہ عمرو کو قتل کیا ہی جو کہ عیار حمزہ ہی تو ساحر ہی تیرا اُستاد کوئی
ساحر ہوگا تو بیکار خصومت کرتا ہی مین نے ہرگز ہرگز تیرے اُستاد کو نہین قتل کیا وہ کوئی اور
ہوگا جس نے تیرے اُستاد کو قتل کیا ہوگا ہان مین نے بحکم رموز جادو ضرور خواجہ عمرو کو
قتل کیا ہی اور اُسکا سر لیکر جاتا ہون یہ سر میرے پاس موجود ہی سمک نے کہا او ملعون یہی
تو میرے اُستاد پیر مرشد ہین مین انھین کی بابت کہتا ہون تو کہتا ہی کہ مین نے نہین قتل کیا
خود ہی اقرار کرتا ہی خود ہی انکار اس سے کچھ بھی حاصل نہ ہوگا مین ضرور تجکو قتل کرونگا مین
تیرے خون کا پیاسا ہون خواجہ نے جب یہ سُنا اپنے دل مین کہا نہ معلوم یہ کون ہی کوئی دوست
ہی معلوم ہوتا ہی یا تو چالاک ہی یا برق یا سمک انھین مین سے کوئی ہی ساحر کی صورت بنا
ہوا ذرا نام تو دریافت کرو یہ قصد کرکے ارادہ کیا تھا کہ نام دریافت کرین سمک خنجر لیئے ہوئے ۱۰

سینہ پر سوار ہو قریب گلو کے خواجہ خنجر چمک رہا ہو باتین جو ہونے لگی ہین اُن
سبب سے سمک نے ہاتھ روک لیا ہو اب سمک کا یہ قصد ہو کہ اسکو دین اسلام کی
طرف رغبت دلاؤن اور تلقین کرون کہ تو دین اسلام قبول کر یہ انکار ضرور کرے گا پس تو قتل
کرنا نہ خواجہ نے نام دریافت کیا ہو نہ سمک نے یہ کہا ہو کہ دین اسلام قبول کر ایک سمت
سے سم مرکب کی صدا آئی اور بگولہ گرد کا نمایان ہوا سمک نے اپنے کان کھڑے کیے
اور خواجہ نے بھی اُس حالت مین گردن پھرا کر دیکھا کہ وہ دامنہ گرد کا شق ہوا اُس دامن
گرد سے ایک سوار برق رفتار مرکب تیز رفتار پری غدار پہ سوار آلات حرب وضرب سے
آراستہ و پیراستہ مرکب اڑائے چلا آتا ہو ابھی نہ سمک نے پہچانا نہ خواجہ نے
کہ یہ سوار کون ہو نیزہ گٹوتی مرکب پر آڑا رکھا ہوا خود سر پہ بانکا داب مین شمشیر آبدار
پشت پر سپر کمان کیانی دوش پہ ترکش تیرون کا لگا ہوا زرہ پہنے ہوئے
چار آئینہ جوشن وغیرہ سے آراستہ مرکب پر تر چھا بیٹھا ہوا چہرہ مثل آفتاب کے
روشن ادھر اُس سوار نے دیکھا کہ ایک شخص زمین پر پڑا ہوا ہو اُسکے سینہ پر
ایک دوسرا شخص سوار ہو ہاتھ مین اُسکے خنجر آبدار ہو جو شخص کہ پڑا ہوا ہو وہ جو سوار سینہ پر
ہو اسکو ذبح کیا چاہتا ہو وہ نظر یاس سے کبھی صحرا کی طرف دیکھتا ہو اور کبھی اسکی
طرف یہ واقعہ جو اُس سوار نے دیکھا خیال کیا کہ معلوم ہوتا ہو کہ یہ جو سوار ہو سینہ پر یہ قزاق
ہو اور وہ جو پڑا ہوا ہو کوئی ساحر ہو اسنے مال اُس سے طلب کیا ہوگا اُسنے انکار کیا ہو
باہم جنگ وپیکار کی نوبت آئی یہ قزاق اُسپر غالب آیا زیر کر لیا اب قتل کرتا ہو افسوس مفت
اس بیچارے کی جان گئی اس وقت بد مین اسکی کمک کرنا پر ضرور ہو یہ دل مین خیال کرکے
مرکب کو تیز کرکے چلے جب اور قریب آئے تو کیا دیکھا کہ دونون ساحر ہین خیال آیا کہ تمکو کیا
دونون کافر ہین تم جس ضرورت سے جاتے ہو چلو آپ ہی سمجھ لین گے کافرون کا مرنا ہی
اچھا ہو پھر خود ہی خیال کیا کہ کسی بیکس کی ایسے وقت مین کمک کرنا اور جان بچانا امر
نیک ہو خواہ کافر ہو خواہ مسلم ظالم کے پنجہ سے مظلوم کو رہا کرنا کار نیک ہو خداوند کریم
بہت خوش ہوتا ہو جو وقت مصیبت مین کسی کی کمک کرتا ہو کمک کرنے والے سے

نہایت خوش ہوتا ہو یعنی تو جان رکھتا ہو اور بندہ خدا ہو اگر تم اسوقت اسکی کمک کروگے اس ظالم کے ہاتھ سے اسکو بچاؤ گے تو خدا تمھاری بھی کمک کرے گا اور جس کام کو جاتے ہو اسکو تمھارے حسب دلخواہ پورا کرے گا اور تمھارے بھائی کو اور تمکو وہان جانا بہت ضرور ہو اور ساتھ جلدی کے مگر انکو خدا پر چھوڑ دو وہی حامی و مددگار ہو اسکی خبر لو یہ خیال دل مین کرکے ادھر مرکب کو مہمیز کرکے آپ بہت قریب آئے جب قریب پہونچے تو پہچانا کہ وہ ساحر زیر زانو ہو وہ تو خواجہ سلامت ہین کہ تمکو رہا کرکے اور خسیس جادو کی شکل بنکر سر خواجہ عمرو کا نقلی بنا کر رموزہ کو فریب دینے چلے تھے معلوم ہوتا ہو کہ انکو اس حرامزادے نے پہچان لیا اور سحر سے زیر کر لیا آپ سینہ پر سوار ہو کر قتل کرنا چاہتا ہو کیونکہ خواجہ بیان کر چکے تھے کہ مین نے خسیس کو عیاری کرکے بیہوش کیا اور نذر تو تبدیل کرکے آپ اسکی شکل پر تیار ہو کر رموزہ کو قتل کرنے جاتا ہون تم بھی آؤ چنانچہ یہ سوار چلا اس سوار نے خسیس نقلی کو تو پہچان لیا کہ یہ خواجہ عمرو ہین مگر اس ساحر کو نہ پہچانا کہ یہ کون ہو یہی جانا کہ کوئی ساحر ہو ادھر خواجہ نے بھی پہچانا کہ یہ سوار جہانگیر بن حمزہ ہو کیونکہ یہ تو روانہ کرکے ادھر کو چلے تھے ادھر سمک نے بھی پہچانا کہ یہ تو میرے آقا کے بھائی ہین جہانگیر بن حمزہ صاحبقران ہین بہت خوش ہوا اور یہ خیال کیا دل مین کہ اب مین ان سے سب حال بیان کرونگا انکے سامنے اسکو قتل کرکے انکو ہمراہ لیکر وہان جاؤنگا کہ جہان میرا آقا زیر تیغ بٹھایا گیا ہو اگر میرے جانے تک قتل نہوا ہوگا تو یہ لڑکر رہا کرلین گے ورنہ مین اور یہ لڑکر اپنے آقا کی لاش تو حاصل کرینگے ادھر جہانگیر بن حمزہ صاحبقران نے یہ واقعہ دیکھکر ڈانٹ کر کہا کہ او ساحر نابکار بدکردار دست خود را نگہدار مین تیری جان کا ملک الموت آپہونچا اگر تو نے ذرا بھی قصد کیا کہ مین خنجر انکو پیٹ مین بھیر دون تو یاد رکھ کہ تیرے دوش پہ سر نہ ہوگا یہ کہکر کمان دوش پر سے لی اور ترکش سے تیر چلہ کمان مین تیر کو جوڑ کر نعرہ کیا کہ تو نے ادھر خنجر کو اس قصد سے حرکت دی کہ مین ذبح گردن مین نے ادھر تیر کو کمان سے رہا کیا کہ تیر سے سینہ کو توڑ کر پار گذر گیا ارے غضب کرتا ہی کہ روح لشکر اسلام و جان کل اہل اسلام کو قتل کرتا ہو خوب ہوا جو

مین اسطرف آنکلا ورنہ تونے تو قیامت برپا کی تھی ارے یہ وہ شخص ہے کہ جسنے تمام اہل اسلام کی بڑی بڑی آفتون سے جان بچائی یہ جو جہانگیر نے ڈانٹ کر کہا اب تو سمک حیران ہوا کہ یہ کیا واقعہ ہے جو آئے تو منع کرتے ہوئے آئے اسکو کیا مطلب ہے اتنے عرصہ مین جہانگیر بن حمزہ قریب آگئے سمک نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ آپ نے مجھکو نہین پہچانا مین آپ کے بھائی صاحب علمشاہ رومی کا غلام ہون میرا نام سمک یلطاقی ہے کافرون کے خوف سے ساحر کی صورت بنا ہوا ہون ای شہریار اس نابکار نے بڑا غضب کیا کہ تمام اہل اسلام کے محسن کو قتل کیا ہم سب عیارون کو بی سردار و بی آقا کا کر دیا بڑا غضب کیا کہ ہمارے پیر مرشد اُستاد کو قتل کیا اور آپکا سر لیے ہوئے برائے نذر رموز جادو لیجاتا تھا کہ مین ادھر سے اسغرض سے آتا تھا کہ اس پہاڑ پر جاکر اپنے کو گرا دون کیونکہ میرے آقا کو کافرون نے مع چند خدا پرستون کے زیر تیغ بٹھایا ہے اور قتل کرنے کی فکر مین ہین مین نے لاکھ لاکھ تدبیر کی کہ رہا کر لون مگر کوئی تدبیر پیش نہ گئی آخر ناچار ہو کر یہ دل مین قصد کر لیا کہ مین بھی جان دیدون ادھر جو آیا تو یہ حرام زادہ سر لیے ہوئے نظر آیا مین نے حلقہ کمند کے خاک مین پوشیدہ کر دیے جب یہ حلقون کے قریب آیا مین شیر کی بولی بولا یہ تھما مین نے جھٹکا دیا یہ گرا مین سینہ پر سوار ہوا قصد کیا کہ خنجر سے سر کاٹ لون کہ آپکی آمد ہوئی آپ بیکار سفارش فرماتے ہین ملاحظہ فرمائیے یہ سر موجود ہے مین کیونکر نہ اسکو ذبح کرون اور اپنے اُستاد کے خون کا عوض نہ لون یہ سُن کے جہانگیر بن حمزہ ہنس پڑے اور کہا کہ تم سچ کہتے ہو کہ تم سمک ہو اگر سمک یلطاقی ہو تو اپنی صورت دکھاؤ اور اسکے سینہ پر سے اُترو اب یہ بھاگ نہین سکتا ہے تمہارے قبضہ مین ہے سمک نے جواب دیا کہ خداوند یہ ساحر ہے ایسا نہ ہو کہ سحر کر کے آپکو اور مجھکو دونون کو پکڑ لے تو بڑی خرابی ہو جہانگیر نے فرمایا کہ تم خوف نکرو جلدی کرو سمک یلطاقی شاہزادہ کے کہنے سے سینہ خواجہ عمر پر سے اُترا بگمان دشمن عیاری کو رخ پیہ سے دفع کیا اپنی اصلی صورت بنائی اب جہانگیر و خواجہ نے دونون نے پہچانا تب جہانگیر نے فرمایا کہ کیون سمک یہ کون ہے سمک نے عرض کیا کہ خبیث جادو مصاحب رموز جادو ہی

قاتل استاد جہانگیر نے فرمایا کہ ای سمک شاباش مرحبا جان نثار و نمک حلال ایسے ہی ہوتے
ہین ارے یہ وہی تمھارے استاد ہین ای خواجہ ذرا تم بھی اپنی صورت دکھلا دو تا کہ سمک کو
اطمینان ہو ورنہ یہہ اپنے کو ہلاک کرے گا تمھارے غم و الم مین مجکو خداوند کریم نے خوب وقت
پر پہونچایا ورنہ بڑا غضب ہوا تھا تب خواجہ نے سمک کو اپنی باہین آغوش کی ڈال دکھایا
اور گلے سے لگایا بہت تعریف کی سمک نے بھی خواجہ کو پہچانا اور قدمون کو بوسہ دیا
خواجہ نے جہانگیر بن حمزہ کے عین وقت پر پہونچنے کی بہت تعریف کی اور نہایت شکریہ
ادا کیا اور کہا کہ اگر آپ نہ آتے تو یہ ضرور مجکو خسیس جادو کے دہوکے مین قتل کرتا کیونکہ
مین دیکھتا تھا کہ یہ جب میری طرف دیکھتا تھا تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ آنکھون سے خون
ٹپک رہا ہی مجکو اسکی صورت دیکھکر خوف معلوم ہوتا تھا مجکو اپنی موت کا یقین ہو گیا
تھا مین یہ خیال کر رہا تھا کہ معلوم ہوتا ہی کہ خسیس جادو سے کسی سے دشمنی تھی
وہ موقع کا خواستگار تھا اب اسکو موقع ملا اسنے اسکے دہوکے مین مجکو پکڑ لیا اگر
یہ ظاہر کرتا ہون کہ مین خسیس جادو نہین ہون عمرو عیار ہون تو بھی یہ نہ چھوڑیگا
پکڑ لیجائیگا رموز کے پاس تب بھی جان جائیگی اور نہین ظاہر کرتا ہون تب بھی
جان جاتی ہی عجب مخمصہ مین مبتلا تھا مین نے سوال کیا تھا کہ میرے تیرے کیا
دشمنی ہی جو تو مجکو قتل کرتا ہی اسنے کہا کہ تو نے میرے استاد کو قتل کیا یہ میری
دشمنی کا سبب ہی مین تجکو قتل کرونگا مین نے کہا کہ مین نے تیرے استاد کو نہین قتل کیا
اور کسی نے قتل کیا ہوگا تب سمک نے کہا کہ یہ کیا سر میرے استاد کا موجود ہی اور
کہتا ہی کہ مین نے نہین قتل کیا تب مجکو گمان ہوا کہ یہ کوئی عیار ہی ہمارے لشکر کا مین نام
دریافت کرنے والا تھا کہ آپ تشریف لائے اگر آپ نہ آتے تو جہان تک ہوتا مین اپنے
بچانے کی تدبیر کرتا نام وغیرہ دریافت کرکے اپنے کو ظاہر کرتا خیر زندگی تھی کہ بچ گیا ای
سمک تم بتاؤ کہ تم نے کیا خیال کیا تھا تم مانتے یا نہین مانتے سمک نے کہا کہ استاد
میری خطا کو معاف فرمائیے ہان اگر مین سب نشانیان دیکھتا تو مجکو یقین آتا ورنہ مشکل
تھا کیونکہ میرے سامنے جبکہ مین بارگاہ مین موجود تھا خسیس جادو کو آپکا قفس دیکر

رموز جادو سے بدلا تھا گیا تھا اور حکم دیا تھا کہ اسکو فلان کوہ پر لیجا کر قتل کرو اور سر حاضر کر چنانچہ مین بھی جب وہ شخص لیکر بارگاہ کے باہر آیا مین بھی اُسکے عقب مین آیا قصد سے آیا اُس نے جب پہاڑ پر جہان میرے آقا کو زیر تیغ بٹھایا تھا وہان پہونچکر کے جلادون کو ہلاک کیا جب جلادون نے آنے سے انکار کیا تو خود رموز جادو اُٹھکر اپنے مقام پر سے آیا کہ مین خود قتل کرونگا چنانچہ اُسنے اگر کچھ اسم سحر پڑھکر اپنے ایک مصاحب کو حکم دیا کہ ہاتھ لگا دے مین نے تیر مار کر اُسکو بھی ہلاک کیا جب وہ بہت پریشان ہوا اُسنے سحر سے اس واقعہ کو دریافت کیا سحر نے کل حال میرا بیان کر دیا مین یہ واقعہ سن کے وہان سے اس خیال سے چل نکلا کہ اب جو تم یہان ٹھہروگے تو اسیر ہو جاؤگے اس سے بہتر یہ ہے کہ چل کر اہل اسلام کو اس واقعہ کی خبر کرو تاکہ وہ لوگ آکر خون کا عوض لین اور لاش وغیرہ کو دفن کرین چنانچہ راہ مین یہ خیال آیا کہ یہ روسیاہی ان لوگون کو دکھانے کا سبب طعنہ زن ہونگے کہ اپنے آقا و استاد کو قتل کراکے ہمکو خبر کرنے آیا ہے اس سے بہتر یہ ہے کہ تو بھی جان دیدے پس بقصد جان دینے کے اس پہاڑ کی طرف چلا تھا کہ آپ خسیس کی صورت پر دکھائی دیئے اور مین نے آپکے ہاتھ مین سر بھی دیکھا میری آنکھون مین خون اُتر آیا جھٹ پٹ حلقہ پوشیدہ کرکے یہ جو جھاڑی ہے اسمین پوشیدہ ہوگیا اور آپکو اسیر کرلیا خواجہ نے بہت تعریف کی اور کہا کہ بہت دانائی کی تب خواجہ نے اپنی کل عیاری خسیس کو بیہوش کرنے کی اور جہانگیر وغیرہ کو زنبیل سے نکال کر سب حال سے آگاہ کرکے روانہ کرنا بیان کیا اور اپنا نقلی سر بناکر بقصد عیاری لیکر چلنا بیان کیا کوئی واقعہ فروگذاشت نہین کیا مین نے بسبب طول کے نہین تحریر کیا جب سب حال سماک سن چکا تب اُسنے کہا کہ پھر جلد ہی چلیے کہین ایسا نہو کہ آقا قتل ہو جاین خواجہ جہانگیر نے کہا کہ چلو بس جہانگیر تو ایک طرف کو مرکب مہمیز کرکے چلے سماک نے اپنی پھر صورت تبدیل کی اور وہ بھی لشکر کی طرف و قتل گاہ کے سمت چلا اور خواجہ بھی بصورت خسیس جادو سر خواجہ نقلی کا لیے ہوئے چلے یہان وہ وقت ہے کہ رموز جادو خنجر برہنہ ہاتھ مین لیئے ہوئے کھڑا ہے

برسر علم شاہ اور تیسرے حکم کا منتظر ہی کہ یکایک تمام مجمع مین غل ہوا کہ خسیس جادو
خواجہ کو قتل کرکے اُنکا سر لیکر آگیا رموز نے جو سُنا کہ خسیس جادو خواجہ کو قتل کرکے
اور اُنکا سر لیکر آیا ہی کہا کہ جلد اسکو میرے پاس لاؤ تاکہ مین خواجہ کا سر دیکھکر اپنا دل
خوش کرون اور اُسکو انعام دون لوگ دوڑے اُسنے کہا کہ مین سر کو خواجہ کے
دیکھ لون تو پھر ان لوگون کو قتل کرون لوگ دوڑ کر گئے مجمع کو ہٹا کر ہاتھون ہاتھ خسیس جادو
کو پاس رموز جادو کے لائے خسیس نقلی ہنستے ہنستے ہوئے چلے آتے ہین باچھین تابہ
بناگوش آگئی ہین عنطاق کج کلاہ کو بھی خبر ہوئی کہ خسیس نے لیجا کر بحکم رموز جادو
عمرو عیار کو قتل کیا وہ سر لیکر آیا ہی آپکے بھائی رموز جادو کے پاس گیا ہی عنطاق نے
حکم دیا کہ جب وہ اُن سے مل لی تو اسکو ہمارے پاس بھی لاؤ کہ ہم بھی اُسکو بہت کچھ انعام
دینگے کہ اُسنے بڑا کام کیا چوبدار نے بڑھکر خسیس جادو کو حکم عنطاق سے آگاہ کیا
خسیس نے کہا کہ بہت اچھا میری طرف سے عرض کردو کہ مین حاضر ہوتا ہون اپنے آقا
کے پاس ہو آؤن یہ کہتا ہوا اور مجمع کو ہٹاتا ہوا چلا آتا ہی لوگون کا یہ حال ہی کہ ٹوٹے پڑتے
ہین سر کے دیکھنے کو خسیس کو ہر ایک گلے سے لگا رہا ہی اور کہہ رہا ہی کہ تم نے بڑا
کام کیا ہم سبکو بہت خوش کیا اسکو جگہ نہین ملتی ہی لوگون نے اسکا لباس پارہ پارہ
کر ڈالا ہی کہ تم نے بڑا نیک کام کیا ہی خلاصہ یہ کہ بہزار دقت خسیس جادو قریب رموز جادو
کے آیا خسیس نے دیکھا کہ خود رموز جادو سیر حمزہ کے قتل کرنے کے لیے شمشیر
برہنہ ہاتھوں مین لیے ہوئے کھڑے ہین کہ خسیس نقلی نے پہونچکر بہت جھک کر سلام
کیا رموز نے جو خسیس کو مع سر کے دیکھا بہت خوش ہو گیا مثل گل شگفتہ ہو گیا
جواب سلام دیکر دوڑ کر گلے سے لگا لیا خواجہ نے اُسیوقت قصد کیا تھا کہ کوکھ مین خنجر ماردن
فوراً خیال آیا کہ ایسا نہ ہو کہ اسکے مرنے کی علامت بلند ہو سب ساحر آ پڑین اور گرفتار
کر لین اتنی دیر اور انتظار کرو کہ جہانگیر و سیامک مہر جمال آجائین اب تو تم اسکے برابر
آگئے ہو پھر موقع ہاتھ آجائیگا یہ اب جاتا کہان ہی ادھر سبک بھی لوگون سے لڑتا
بھڑتا برابر رموز کے پہونچ گیا داہنی طرف رموز کے خواجہ خسیس کی صورت پر کھڑے

ہوئے رموز سے باتیں کر رہے ہیں بائیں طرف سمت ایک ساحر کی صورت پر کھڑا ہوا ہی
رموز فریب علم شاہ کھڑا ہوا اب جو علم شاہ نے خواجہ کا سر دیکھا اب اپنی موت کا یقین
ہو گیا اسوقت تک تو دعا مانگ رہے تھے اس خیال سے کہ شاید خواجہ اس ساحر کو فقرہ دیکر
اپنے لور ہا کر لیں اور اسکے بعد ہم سب کے رہائی کی فکر کریں اب سر جو دیکھا تو دعا کرنا موقوف
کر دیا اس خیال سے کہ اب کون کوشش کریگا جو کہ جان دیکر اور سر کو ہتھیلی پر رکھکر
عیاری کرتا تھا وہ تو مارا گیا مقام افسوس ہی کہ ہماری اور خواجہ کی قضا یہاں ہمکو اور خواجہ کو
لائی بحتی خیر کیا غم ہی دنیا سے بیگناہ جاتے ہیں جو کچھ مظلمہ ہوگا وہ سب انکی گردن پہ ہوگا
کیونکہ ہمکو بیگناہ قتل کرتے ہیں ہمارا خون ناحق مالا بالا سنجائیگا ضرور رنگ لائیگا مگر افسوس اس
بات کا ہی کہ مرتے وقت نہ تو صاحبقران کے قدم دیکھے نہ اپنے فرزند ملک قاسم کو دیکھا
نہ ایرج نوجوان کو نہ دیگر عزیزوں کو نہ اپنے بھائیوں کو نہ ہمارے سرہانے بالین پر کوئی خدا پرست
ہی کہ جو کلمہ پڑھے نہ کوئی ایسا دوست ہی کہ جو لاش کو دفن کرے اور کفن دے سوائے
کفار کے کہ جو کہ دشمن جان و ایمان ہیں کوئی نہیں ہی مردے کی بھی خرابی ہوئی خیر جو مقدر
میں تھا وہ پیش آئیگا یہ دل میں خیال کرکے اور خواجہ کے سر کو دیکھکر ایک آہ سرد دل
پر درد سے بھری اور آنکھوں میں آنسو بھر لائے ادھر خسیس جادو نے رموز کو
باتوں میں اس غرض سے لگایا ہی کہ یا تو جہانگیر آجائیں یا سیماب سے حرجمال کہ وہ
آکر ان سبکو رہا کریں میں اس طرف رموز کو قتل کروں باتوں میں لگائے ہوئے ہیں کہ
رموز علم شاہ کے قتل کرنے کا قصد نہ کرے رموز پوچھ رہا ہی کہ کیوں بھائی خسیس
اس عیار نے مکر تو بہت کیا ہوگا آپ جواب دے رہے ہیں کہ کیا بیان کروں وہ وہ
مکر و فریب کیا کہ میرا ہی دل خوب جانتا ہی رونا بھی ہی کبھی کہا کہ ہمارے نیچے تباہ ہونگے منت بھی
کی خوشامد بھی کی مگر میں نے ایک نہ سنی قفس سے نکال کر فوراً خنجر سے سر کو کاٹ لیا
لاشہ اوسی مقام پر بسر زمین چھوڑ دیا سر لیکر ادھر کو چلا آیا رموز نے کہا کہ بھائی تم نے
بڑی سعادت حاصل کی تم سے سامری جمشید و دیگر خداوند بہت خوش ہوئے ہونگے
اور جس جس ساحروں وغیرہ ساحروں کو اس عیار نے قتل کیا ہوا انکی روح شاد ہو گئی ہوگی

بڑا کام تم نے کیا ہم کو رشک ہوتا ہے خسیس نقلی نے جواب دیا کہ یہ بھی آپکی عنایت و مہربانی
سے ہوا کہ کجا مین اور کجا یہ کام نیک انجام رموز نے کہا کہ بھائی یہ سب مقدری امور
ہین خیر یہ باتین ہو رہی تھین کہ چوبدار نے آکر کہا کہ بادشاہ نے خسیس جادو کو طلب کیا ہے
فرمایا ہے کہ اب تم اپنے مالک سے مل چکے ذرا ہمارے پاس آؤ خسیس نے جواب دیا کہ
مین اپنے آقا کے ہمراہ آؤنگا جاکر میری طرف سے عرض کر دو کہ حاضر ہوتا ہون یہ کہکر رموز
سے کہا کہ تشریف لیچلیئے رموز نے جواب دیا کہ ٹھہر جاؤ پہلے حمزہ کو قتل کر لون تو چلون
کیونکہ کئی جلاد ہلاک ہو چکے ہین اور ایک میرا مصاحب ہے مین خود آیا ہون کہ قتل کرون بدون
قتل کیے ہوئے واپس نہ جاؤنگا خسیس نقلی نے عرض کیا کہ اپنی تلوار مجکو مرحمت فرمایئے
مین اسکو بھی مثل عمرو عیار کے قتل کرون رموز نے کہا کہ ای بھائی تم ایک سعادت حاصل
کر چکے ہو یہ سعادت مجکو حاصل کرنے دو کہ مین بسر حمزہ کو قتل کرون گو یہ سعادت اُس
سعادت کے برابر نہین ہے پس یہ نیکی تو مجکو حاصل کرنے دو خسیس نے کہا کہ بھلا میری
موجودگی مین یہ ہو سکتا ہے کہ آپ جلادی کا کام کرین اگر جلاد قتل کرتا تو یہ سعادت کیونکر
آپ حاصل کرتے یہ جانیے کہ جلاد نے قتل کیا رموز نے جواب دیا کہ اچھا تیسرا حکم تو
آنے دو تم ہی قتل کرنا یہ کہکر چوبدار سے کہا کہ جاکر بادشاہ سے عرض کرو کہ حکم فرمایئے
اب عرصہ کس امر کا ہے چوبدار گیا اُسنے رموز کی طرف سے کہا عنطاق نے کہا کہ جاکر کہدو کہ ہم نے
حکم تیسرا بھی دیا کہ قتل کر دو یہ حکم ہمارا برابر ہزار حکم کے ہے چوبدار وہ جواب لیکر آیا اور رموز
سے کہا کہ بادشاہ نے فرمایا ہے کہ بسر حمزہ کو قتل کر دو ہم نے حکم دیا یہ حکم ہمارا برابر ہزار حکم کے
ہے یہ سنتا تھا کہ رموز تیغ لیکر چلا کہ خسیس نے روکا کہ تیغ مجکو مرحمت فرمایئے مین قتل کرونگا
باہم تکرار ہونے لگی ابھی تکرار ہو رہی تھی کہ یکایک بالاے آسمان سے برق چمکی اور لشکر عنطاق
کی جلسگاہ پر آگ برسنے لگی تمام مجمع تتر بتر ہو گیا کہ یہ کیا آفت آئی یہ اگ کہان سے برسنے لگی
اُدھر ملکہ سیما سے مہر جمال نے نعرہ کیا کہ ای کافران بدرغا آگاہ ہو کہ مین تم سبکی جان
کی ملک الموت آپہونچی میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاتے ہو سنو ملکہ سیماے مہر جمال
کنیز صاحبقران با اقبال میری زندگی مین تم علم شاہ دیا اور کسی خدا پرست کو قتل کر سکتے ہو

جو نعرہ کی صدا آئی تمام ساحرون وغیرہ ساحرون مین شور و غل مچا کہ یہ کیا قیامت ہم سب پر
نازل ہوئی کہ یکایک آگ برسنے لگی سب لوگ بھاگنے لگے کہ ادھر جہانگیر بن حمزہ مرکب
کو ڈپٹ کر آ پہونچے اور نعرہ کرکے لشکر پر گرے اب لڑا اور ہل چل پڑ گئی علم شاہ وغیرہ
نے جو نعرہ جہانگیر کی صدا سنی قصد کیا کہ قید کو توڑ ڈالین مگر بسبب سحر کے قید اور مبتلائے
سحر ہونے سے قوت نہ تھی مجبور ہو کر رہ گئے اب جو ہلڑ ہوا اور لوگ بھاگے غنطاق
نے کہا کہ دریافت تو کرو کہ یہ شور و غل کیسا ہے کیا پسر حمزہ کا رموز نے سر کاٹ لیا اسکی
لوگ خوشیان کر رہے ہین یہ کہنا تھا کہ ہرکارے آ کر حاضر ہوئے کہا کہ حضور بڑا غضب
ہو گیا کوئی اور پسر حمزہ جہانگیر نامی یکہ و تنہا لشکر پر آ گرا ہے تمام لشکر کو مارے تلوارون
کے تہ و بالا کر دیا ہے غضب یہ ہے کہ آسمان پر سے آگ برس رہی ہے ہم نے سنا کہ یہ صدا
آسمان پر سے آئی کہ ستم ملکہ مہر جمال کنیز صاحبقران با اقبال ہین کب چھوڑتی ہون
کہ تم لوگ زندہ بچ سکو یہ اسی کا شور و غل ہے غنطاق نے یہ سن کے حکم دیا کہ جلد اس پسر
حمزہ کو سب ملکر گھیر کر پکڑ لو تم لاکھون ہو وہ اکیلا ہے جانے نہ دو اور رموز سے کہدو کہ جلد
اپنا کام کرے ایسا نہ ہو کہ کوئی قیدیون پر آ گرے اور رہا کر لے تو پھر سوائے افسوس کے
دوسری بات نہ حاصل ہو گی یہ سنکے ہرکارون نے جا کر کل اہل لشکر سے کہا کہ پسر حمزہ کو گھیر کر
قتل کرو اودھر غنطاق نے شبام مجکلاہ سے کہا کہ تم جاؤ اور کل لشکر کو ہمراہ لیکر پسر حمزہ جہانگیر
کو اسیر یا قتل کرو شبام مجکلاہ یہ سنکے باہر بارگاہ کے آیا اور مرکب پر سوار ہو کر اور اپنے کل لشکر
و غنطاق کے لشکر کو لیکر چلا اودھر جہانگیر بن حمزہ نے قیامت برپا کر دی تھی مارے
تلوارون کے ستراؤ کر دیا تھا سیکڑون لاشین خاک پر لوٹ رہی تھین خون کی ندیان جاری
تھین انکا یہ قصد تھا کہ کسی طور سے لڑتا ہوا برابر علم شاہ کے پہونچ جاؤن یہ اس قصد سے
مارتے ہوئے چلے آتے تھے رکتے نہ تھے اودھر سیماے مہر جمال نے ساحرون پر آفت برپا
کر دی تھی آگ برس رہی تھی یہ جو تہلکہ اور ہلڑ رموز نے سنا کہا کہ کیا واقعہ ہے لوگون نے
کہا کہ جہانگیر نامی کوئی فرزند حمزہ ہے وہ آ کر لشکر پر گرا ہے مار ستراؤ کر رہا ہے غیر ساحرون کو
وہ قتل کر رہا ہے اور ساحرون پر آسمان پر سے آگ برس رہی ہے کوئی برسنے والا آگ کا دکھائی

نہین دنیا ہی کہ کون ہی یہ تو ضرور سنا کہ کسی نے نعرہ کیا کہ منم ملکہ سیماے مہر جمال رموز نے جو یہ سنا خبیث سے کہا کہ بڑا غضب ہوا کہ ان قیدیون کی کمک آگئی جلد سپہر حمزہ کو قتل کرو یہ کہہ رہا تھا کہ ہرکارون نے آکر کہا کہ بادشاہ نے فرمایا ہی کہ بہت جلد سپہر حمزہ کو قتل کرو رموز نے کہا کہ اچھا اور تلوار لیکر چلا ادھر سمک نے خواجہ سے اشارہ کیا کہ اُستاد یہی وقت ہی البیانہ ہو کہ ہاتھ مار دے اودھر سے آپ سنبھلیے ادھر سے مین لیتا ہون خواجہ نے اشارہ سے کہا کہ ٹھہر جاؤ اب اسکی کیا مجال ہی کہ جو قتل کر سکے خواجہ یہ کہہ رہے تھے کہ یکایک آسمان پر پھریری چمکی راوی بیان کرتا ہی کہ ملکہ غزالہ وغیرہ جو لشکر اسلام سے حال علم شاہ سحر سے دریافت کر کے چلی تھین اسوقت آکر پہونچین ملکہ غزالہ جو آکر پہونچی تو اسنے دیکھا کہ سیماے مہر جمال طاؤس پر سوار اسم سحر پڑھ پڑھ کر آتش کے دانے زمین کی طرف پھینک رہی ہے اور ایک ابر سیاہ رنگ آسمان پر قائم ہی اُس سے آگ برس رہی ہی غزالہ نے جو زمین کی طرف غور کر کے دیکھا تو کیا نظر آیا کہ علم شاہ و آہو چشم اور بہت سے لوگ زیر تیغ بیٹھے ہوئے ہین دیکھنا تھا کہ غزالہ کی آنکھون مین دنیا تاریک ہوگئی سیماے مہر جمال کے قریب آکر صرف آنا تو دریافت کیا ملکہ تم بھی رہا ہو گئین اور کفار پر آگ برسا رہی ہو سیماے مہر جمال نے پلٹ کر دیکھا غزالہ کو پایا کہا کہ ہان تم بھی آپہونچین غزالہ نے جواب دیا کہ ہان یہ کہکر نعرہ کیا کہ منم ملکہ غزالہ اور سحر کیا کہ پتھر برسنے لگے غزالہ کے نعرہ کے ساتھ ہی نعرہ ہوا کہ منم گوہر آرا گوہر آرا نے آتے ہی سحر کر کے آفت برپا کر دی پھر نعرہ ہوا کہ منم آفت جادو وسیمبر ان جادو ملکہ ریتی وفتانہ جادو آب ز ساحران اسلام کے نعرہ ہونے لگے ہر ایک سحر کرنے لگا لشکر کفار کو دم لینا دشوار ہو گیا رموز تیغ لیکر قریب علم شاہ پہونچا تھا کہ پہلو سے سمک نے کہا کہ اے رموز جادو ہوشیار ہو جاؤ دیکھو یہ کون سر پر آگیا ذرا بچو حریف آپہونچا سمک کا یہ کہنا تھا کہ یا تو رموز علم شاہ کے قتل کے قصد سے بڑھا تھا کہ قتل کرون سمک کو اپنا دوست سمجھا اور یہ خیال کیا کہ کوئی نہ کوئی حریف آپہونچا ہی جو یہ کہتا ہی کہ خبردار ہو جاؤ دیکھ تو لو کہ کون ہی پس پلٹا اُسکا پلٹنا تھا کہ پشت خواجہ کی طرف ہوئی خواجہ برابر تو کھڑے ہوئے تھے خنجر بر ہاتھ تو تھا جیسے پشت ہوئی کہ انھون نے

یہ کہکر کہ اے رموز جلد خبر لو کہ میرے اوپر ہمارے مہرجال آپڑی اسنے گھبرا کر اپنا تو کچھ خیال نکیا کہ میرے قتل کرنیکو کون آیا ہی کہ جسکے آنے سے مجکو بزرم جادو نے آگاہ کیا ہی سمک جس ساحر کی صورت پر تیار کھڑا ہوا تھا اسکا نام بزرم جادو تھا خواجہ کے کہنے سے خواجہ کی طرف پلٹا ان سب نعرون کی صدا سن چکا تھا دل مین کہہ رہا تھا کہ غضب ہو گیا کہ اہل اسلام کو خبر ہو گئی جسقدر ساحر تھے سب آپڑے اب کیا کیا جائے انکو تو قتل کر ڈالون تاکہ قصہ تمام ہو اسی قصد سے تلوار لیکر چلا تھا کہ سمک نے وہ فقرہ کیا اسنے خیال کیا کہ انھین مین سے کوئی میرے قتل کے لیے آگیا یا ادھر کو پلٹا تھا کہ جس طرف پلٹنے کو بزرم جادو نقلی نے کہا تھا خواجہ نے کہا کہ رموز میری خبر لو رموز یہ سمجھا کہ کوئی انھین سے خمیس پر آپڑا ہی [illegible] ہی اس سبب سے خمیس میری کمک چاہتا ہی تو پہلے خمیس کو بچالی پھر اپنے حریف سے سمجھ لینا اس گھبراہٹ مین علم شاہ کا قتل کرنا بھول گیا فوراً خمیس کی طرف پلٹا تھا پورا سیدھا نہوا تھا کہ خواجہ نے جھپٹ کر اور نعرہ کرکے خنجر مارا کہ پورا ہاتھ شکم پر پڑا شکم چاک قصہ پاک ہوا ہاے کہکر رموز تو چرخ کھا کر گرا تمام آنتین نکل پڑین خواجہ نے نعرہ کیا نعرہ خواجہ نعرہ عمرو ہون مین عیار صاحبقران ٭ میرے مکر سے کانپتا ہی جہان ٭ درندہ جہان گرد طرار ہون ٭ جہانگیر عالم کا عیار ہون ٭ تراشندۂ ریش کفار ہون ٭ زمانہ کا مکار و غدار ہون ٭ میرا تیز رفتار گرد قدم ٭ صبا ٹھوکرین کھائے ہر ہر قدم ٭ اُڑا دون صبا کے بھی مین ہوش کو ٭ نہ پہونچے میری گرد پاپوش کو ٭ یہ نعرہ کرکے ایک اور ساحر کو جو کہ پس پشت رموز کھڑا ہوا تھا خنجر سے ہلاک کیا اور خود گلیم اوڑھ کر غائب ہو گئے ادھر سمک نے بھی چونکہ بزرم جادو کی صورت بنے ہوئے تھے اپنے نام کا نعرہ کرکے ایک ساحر کو قتل کیا جو کہ اُنکے برابر کھڑا ہوا تھا اور جست کرکے مجمع مین غائب ہو گیا ادھر رموز جو زمین پر شکم چاک گرا گرتے ہی طائر روح اُسکا قفس جسم سے پرواز کر گیا خواجہ کو دعائین دیتا ہوا پس اسکے مرنے کی صدا [illegible] ہوئی ادھر وہ دونون ساحر جو ہلاک ہوئے اُنکے بھی مرنے کی صدا [illegible] آثار ظاہر ہوئے رموز کا مرنا تھا کہ علم شاہ وا ہو چشم و مضطرب و متحیر دیوانہ وار افغان

ادھر خوارزم و دیگر سردار جو کہ مبتلائے سحر رموز تھے رموز کے ہلاک ہونے سے رہا ہوئے
علمشاہ نے جو اپنے جسم میں طاقت پائی فوراً قید کو شکست کیا نام خدا لیکر اور اٹھے
ہی آہو چشم کی قید دفع کی علمشاہ کا قید کو دفع کرنا تھا کہ مضراب دیوانے و افغان
نے بھی قید کو توڑ ڈالا دیوانے نے تو بڑھ کر ان سب سرداروں کی قید کا کاٹنا شروع
کی چونکہ ساحروں کے مرنے سے تاریکی ہو گئی تھی بیر غل مچانے لگے برف باری و سنگباری
ہونے لگی تمام طلسم پیچ گیا تہلکہ پڑ گیا چونکہ رموز جادو ساحر زبردست تھا اسکے مرنے سے
نہایت درجہ شور و غل ہوا دو جو ساحر لشکر اسلام کے بالائے آسمان سے سحر کر رہے
تھے ابھی تک ارادہ نہ کیا تھا کہ زمین پر جاکر اور سحر کرکے علمشاہ وغیرہ کی قید دفع کر دو
رموز سے مقابلہ کروں طرف زمین کے مائل ہوئے تھے کہ ساحروں کے مرنے کی علامت
ظاہر ہوئی سہم گئے تھوڑی دیر کے روشنی ہوئی وہ سب تاریکی و برف باری دفع ہوئی
آواز آئی کہ کشتی ہر آنکہ نام من رموز جادو بود افسوس مردیم و جان دادیم بمطلب خود
نرسیدیم دوسری آواز آئی کشتی کہ نام من قلزم جادو و محرم جادو بود سب اہل لشکر کفار
وہاں پہنچ و ساحر حیران ہوئے کہ ان ساحروں کو کس نے قتل کیا ادھر ساحران لشکر اسلام
یہ صدا سن کے حیران ہوئے کہ رموز وغیرہ کو کس نے قتل کیا تم تو اپنے اسی مقام
پر سے سحر کر رہے تھے کوئی ہم نے ایسا سحر نہیں کیا تھا کہ جس سے رموز یا یہ ساحر
ہلاک ہوئے یہ ساحر یہ خیال کر رہے تھے مگر سحر کیے جاتے تھے ادھر آہو چشم جو رہا
ہوئی اسنے رہا ہوتے ہی فوراً اٹھ کر اپنے ہاتھ کو جو گردش دی ہزاروں کے سر
کٹ کر گر گئے جسم خاک پر پھڑکنے لگے چونکہ جلی ہوئی تھی کچھ خیال نہ کیا کہ شاہزادہ
خفا ہوگا سمک نے جو یہ واقعہ دیکھا کہ میرا آقا رہا ہوا ایک سوار کو مار کر اسکا مرکب تلوار
لاکر حاضر کی اور کہا کہ آقا سوار ہو جیے کچھ خوف نہ کیجیے میں ہوں آپکا غلام سمک پس علمشاہ
تلوار لیکر مرکب پر سوار ہوئے ادھر مضراب و افغان و دیوانے و دیگر سرداروں
نے کفار کو قتل کرکے مرکب بھی حاصل کیے اور تلواریں بھی اور لڑنے لگے اب تو ساحروں
پر ساحر کرنے لگے وہ سب ساحر جو کہ بالائے آسمان سے سحر کر رہے تھے زمین پر آگئے

لشکر ساحران سے لڑنے لگے ساحران کفار بھی جان دیگر مقابلہ مین مصروف ہوگئے اس خیال
سے کہ ان سب نے ہمارے افسر کو قتل کیا ہی دوسرے یہ کم ہین اور ہم بہت ہین ہم آپ کو
مار لینگے غیر ساحرون سے علم شاہ وغیرہ لڑنے لگے ادھر جہانگیر نے آفت برپا کر دی
تھی جب نعرہ کر کے ہاتھ لگاتے تھے کفار کے سر اڑ جاتے تھے شیام کجکلاہ انکو گھیرے
ہوئے تھا اپنے لشکر سے مگر بالکل خوف نہ تھا با حواس لڑ رہے تھے ادھر سے علم شاہ
نعرہ کر کے ہاتھ لگاتے تھے اب تو تلاطم مچ گیا عنطاق بارگاہ مین شیام کو بھیجکر بیٹھا ہوا
تھا اور یہ خیال کر رہا تھا کہ شیام پسر حمزہ کو اسیر کر لائیگا اور رموز اس ساحر کو کہ جو کہ
کمک کو آیا ہی پسر حمزہ علم شاہ کو قتل کر کے اُسکو بھی اسیر کر لیگا کہ یکایک تاریکی ہوگئی
برف باری و سنگ باری ہونے سے یہ گھبرایا کہ یہ کیا واقعہ ہی اُن لوگون سے جو کہ اُسکے پاس
اُسوقت موجود تھے اور اُن بادشاہون سے کہ جو کہ کمک کو آئے تھے مثل یاقوت کجکلاہ
وغیرہ کے کہا کہ یہ کیا واقعہ ہی میرا دل اسوقت خود بخود گھبراتا ہی اور یہی جی چاہتا ہی کہ چیخین
مار کر روون کچھ دل اُنڈا چلا آتا ہی اس تاریکی کو دیکھکر خداوند خیر کرین ابھی اُن سب نے
کچھ جواب نہ دیا تھا کہ رموز کے مرنے کی خبر بلند ہوئی اور لشکر و اہل مجمع مین غل ہوا کہ
رموز جادو مارے گئے عنطاق کجکلاہ نے جو یہ سنا گھبرا گیا کہ یہ کیا شور و غل ہوا اور یہ کیسی
صدا آئی اپنے وزیر سے پریشان ہو کر کہا کہ خبر تو منگاؤ کہ یہ کیا سانحہ ہی وزیر نے عرض کیا
بہت خوب مگر عنطاق کو کسی پہلو قرار نہین ہی پہلو بدل رہا ہی اور لوگون سے کہہ رہا ہو کہ
مین نہ کہتا تھا کہ میرا دل گھبرا رہا ہی مین بہت پریشان ہو رہا ہون اُسکا انجام ظاہر ہوا یا
نہین بُرا غضب ہوا کہ جو بھائی رموز مارے گئے دریافت کیا جائے کہ اُنکو کس نے
قتل کیا کون ایسا زبردست تھا وہ تو پسر حمزہ کے قتل کرنے کو گئے تھے یا خود قتل
ہوگئے ہین منع کرتا تھا کہ تم نہ جاؤ کوئی نہ کوئی بھید ضرور اسمین ہی کہ سات آٹھ جلاد ہلاک
ہوئے ہین تم نہ جاؤ ایسا نہ ہو کہ کوئی خرابی واقع ہو انھون نے نہ مانا جسکا یہ انجام ہوا جلد
دریافت کرو عنطاق اور سب اہل دربار بیٹھے ہوئے دیکھ رہے ہین کہ جہان پر میدان خونی
کی تیاری تھی وہان پر شعلہ بلند ہو رہے ہین نظر آرہی چمک رہی ہین بادہ کی صدا بلند ہی لوگ

بھاگ رہے ہیں یہ بہت حیران و پریشان ہو گیا یہ کیا سانحہ ہوا ابھی کوئی برائے دریافت اُس مقام
کی طرف نہ چلا تھا کہ کئی ایک سردار و سوار دوڑتے ہوئے بارگاہ میں آئے اور سامنے عسطاق
کے کھڑے ہو کر رونے لگے اور یوں عرض کرنے لگے کہ خداوند بڑا غضب ہو گیا ہوشیار و
خبردار ہو جائیے خدا پرستوں کی کمک آگئی کسی نے رموز جادو و محرم جادو و قلزم جادو
مارے گئے قیدی سب رہا ہو گئے حضور جسقدر کمک آئی ہے سب ساحروں کی ہے ساحران زبردست
آئے ہیں عمرو کے بھی نعرہ کی صدا آئی تھی عسطاق نے کہا کہ یہ بہت جلد بیان کرو کہ
رموز جادو کو کس نے قتل کیا انھوں نے جواب دیا کہ حضور گو ہم پاس کھڑے ہوئے
تھے مگر ہمیں پتا ثابت نہ ہو کہ کیسے قتل کیا نہ کسی سے مقابلہ ہوا نہ کوئی حریف اُنکے قریب آیا
یکایک ہائے کی صدا آئی اور دھماکا ہوا اب جو دیکھا تو شکم چاک تھا ہاں یہ امر ضرور تھا
کہ ایک پہلو میں اُنکے بزم جادو اُسکے برابر محرم جادو تھے دوسری طرف اُنکے خسیس جادو
جنھوں نے عمرو عیار کو قتل کیا ہے وہ تھے پہلے تو اُن سے باتیں کر رہے تھے خسیس جادو
عمرو کے قتل کرنے کی حالت بیان کر رہے تھے یہ خوش ہو ہو کر دریافت کر رہے تھے چنانچہ
یہی گفتگو ہو رہی تھی کہ انکے پاس سے چوبدار پہونچا اُسنے تاکید قتل پسر حمزہ کے لیے کی رموز جادو تلوار
لیکر چلے کہ خسیس نے روک لیا کہا مجکو تلوار مرحمت فرمایئے میں قتل کرونگا انکے اور اُنکے تکرار ہونے
لگی مگر قریب پہونچ گئے کہ یکایک نعرہ ہوا کہ منم ملکہ سیارے مہر جمال اور ہم سب پر آسمان سے آگ
برسنے لگی اور مجمع میں تلاطم پڑ گیا رموز نے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ جہانگیر کوئی دوسرا لڑکا حمزہ
کا بھی وہ لشکر پر گرا ہے یہ سُنکے رموز نے قصد کیا کہ علم شاہ کو قتل کروں کہ آسمان پر سے تیغیں چمکنے لگیں
نعروں کی صدا آنے لگی کبھی صدا آئی کہ منم غزالہ جادو کبھی صدا آئی منم گوہر آرا مگر رموز باحواس
رہے اور یہی قصد کیا کہ علم شاہ کو قتل کروں کیونکہ یہ تو مقید ہی ہیں سب انھیں کے رہا
کرنے کو آئے ہیں کہ بزم جادو نے کچھ کہا یہ اودھر کو پلٹے کہ خسیس نے کچھ پکار کر کہا
ہم نے غل و شور میں نہیں سُنا کیا کہا یہ پورے بزم کی طرف نہ پلٹنے پائے تھے کہ خسیس
کی صدا سُنکے اودھر کو متوجہ ہوئے اب نہ معلوم کیا ہوا پھر انکو نہ بزم کی طرف پلٹنا نصیب
ہوا علم شاہ کی طرف بقصد قتل خود ہلاک ہو کر زمین پر گرے انکا گرنا تھا کہ نعرہ ہوا منم

عمرو عیار اور قلزم جادو کھڑے تھے وہ بھی گرے ادھر نغمہ کے برابر مجری اور ادھر سے صدا آئی مین سمک عیار اور مجرم جادوگر ہی پھر تو تلاطم مچگیا نہ معلوم عمرو کیونکر زندہ ہوگیا خبیس جادو نے تو اسکو قتل کرکے اسکا سر لائے تھے پھر یہ نعرہ کی صدا کہان سے آئی اور یہ نہ ثابت ہوا کہ کسنے رموز کو قتل کیا اور قلزم و مجرم کو ہی بیان کرتا ہی کہ خواجہ نے اس چالاکی اور پھرتی سے رموز کے خنجر مارا تھا کہ کسی نے نہ دیکھا باوجودیکہ لاکھون آدمی موجود تھے مگر ایک نے بھی نہ دیکھا یہ خنجر مارکر اور قلزم کو قتل کرکے صاحب گلیم اوڑھ کر غائب ہوگئے تھے اس سبب سے کسی نے نہ دیکھا جب یہ اُن سب نے غنطاق سے بیان کیا اور غنطاق نے یہ سب حال سنا ہای بھائی رموز کہکر رونے لگا اور کہنے لگا کہ تم ہمکو دغا دے گئے مین منع کرتا تھا تم نے نہ سنا اپنی جان دی یہ بھی نہ معلوم ہوا کہ کس نے قتل کیا ہاے یہ کیا غضب ہوگیا ان لوگون نے کہا کہ پھر روئیے گا حریف تو لشکر پہ آپڑا ہی قیدی رہا ہوگئے ہین ایسا نہ ہو کہ بارگاہ پر آپڑین سب لشکر کو قتل کر رہے ہین ہزارون بیگناہ خون ہو رہے ہین جلد فکر فرمائیے پھر روئیے گا یہ وقت رونے کا نہین ہی یہ جو اُن سب نے کہا غنطاق نے بھی خیال کیا کہ یہ لوگ سچ کہتے ہین رموز تو مارے گئے اب وہ زندہ نہ ہونگے آپ اپنی فکر کرو تم رونے مین مصروف ہو اور حریف اپنا کام کرجائے لشکر کو لوگ حریف کے قتل کر رہے ہین اسکی فکر لازم ہی یہ کہکر اپنے آنسو پونچھے اور سب بادشاہون و سردارون سے کہا کہ جلد لشکر کا بندوبست کرو ہمارا تخت لاؤ یہ کہکر اٹھ کھڑا ہوا اسکا اٹھنا تھا کہ سب کھڑے ہوگئے غنطاق بیرون بارگاہ آیا تخت پر سوار ہوا سب سردار و بادشاہ جو کہ اسکی کمک کو آئے ہوئے تھے وہ بھی سوار ہوئے تخت غنطاق کا میدان مین آیا ادھر لشکر نے صف بندی کی قریب آٹھ نو لاکھ کے سپاہ تھی اور اہل شہر و اہل قریہ الگ تھے اور ساحرون کا لشکر الگ تھا سب مین صف بندی ہوگئی بڑے بڑے جسقدر ساحر کمک علم شاہ کو آئے تھے وہ سب لشکر ساحر سے لڑنے لگے غنطاق کا قلب لشکر مین آکر قائم ہوا نقیب پکار کر اہل لشکر سے کہنے لگے کہ اے مردانان یکہ شمشیر جامہ زنان نیو سفید تم لاکھون ہو حریف کم ہین گھیر کر مار لو یہ وہی لوگ ہین کہ جنکو تم نے اسیر کیا تھا

بھلا کیا لڑینگے سب کو گھیر کر مار لو تکلیف قید سے پریشان ہین تم سے کیا لڑ سکتے ہین یہ سب تمھارے شکار ہین یہ جو نقیبون نے پکار کر کہا انکو کل لشکر جم کر لڑنے لگا راوی بیان کرتا ہے مع علم شاہ کے وہ سب قیدی قریب پانچ سو کے تھے یہ لوگ بھی اپنے سردارون کو لڑتے ہوئے دیکھکر لڑنے لگے گو چند روز سے قید تھے مگر اس دلوری سے لڑ رہے تھے کہ بالکل کسل نہ تھا علم شاہ کا تو یہ عالم تھا کہ ہر وار مین دس دس کے سر اوڑا دیتے تھے ایک طرف جہانگیر پسر حمزہ لڑ رہے تھے نعرہ پر نعرہ کر رہے تھے ایک طرف دیوانہ لڑ رہا تھا ایک سمت مہزاب کجکلاہ وایک جانب افغان آدم خوار کا وار چل رہا تھا ملکہ غزالہ و آہو چشم وغیرہ ساحرون سے ہم نبرد تھین ادہر ترنج و نارنج گولہ فولادی آتش کے دانے چل رہے تھے آگ برس رہی تھی ابر سحر آسمان پر قائم تھا اُن سے پانی برس رہا تھا کسی طرف دریاے سحر روان تھا عجب طرح کا معرکہ پڑا تھا ہزارون تماشائی اس معرکہ مین ہلاک ہوئے یہ واقعہ وسانحہ دیکھکر تماشائی تو اپنی جانین بچا کر بھاگ کھڑے ہوئے اُن لوگون کا تو مجمع کم ہو گیا سواے لشکرون کے اُس مقام پر کوئی نہ تھا سب حیران تھے کہ یہ کیا واقعہ ہوا یہ خداپرست کہان سے آ گئے انکو کیونکر خبر ہو گئی اور کس وقت پر آئے ہین گویا اسوقت کے منتظر تھے اہل شہر واہل گاؤن تو یہ باتین کرتے ہوئے طرف اپنے اپنے مقام کے بھاگے ہر ایک نے جا کر وہان کے باشندون سے سب حال بیان کیا اُنھون نے جب یہ دریافت کیا کہ خداپرستون کے قتل کا تماشا دیکھہ آئے تم لوگ بدحواس اسقدر کیون ہو و پریشان کیون جلد خوش خوش آنا تھا تمھارے چہرہ سے تو ملال ظاہر ہوتا ہے اُن سب نے جواب دیا کہ کیسا تماشہ اور کیسی خوشی وہان تو دوسرا رنگ ہو گیا سب خداپرست قید سے رہا ہو گئے اُنکی کمک آ گئی رموز جادو مارے گئے وہان معرکہ پڑا ہوا ہے تماشائیون مین سے بھی بہت لوگ اس معرکہ مین ہین لاکھو ہم لوگ یہ معرکہ دیکھکر اپنی جانین بچا کر وہان سے بھاگ کھڑے ہوئے مین وہان آتش جنگ وپیکار گرم ہے ساحرون سے الگ مقابلہ ہے اور غیر ساحرون سے الگ دیکھیے اُسکا انجام کیا ہوتا ہے جو یہ واقعہ سنتا ہے اُسکے حواس جاتے رہتے ہین ہر ایک کو اپنی اپنی

فکر ہوئی ہے کہ دیکھیے اس جنگ وپیکار کا انجام کیا ہوتا ہے خداوند اپنا فضل کرے کیونکہ
یہ معرکہ تو قریب شہر کے واقع ہوا ہے ایسا نہ ہو کہ حریف شہر پر آپڑے تو بڑی خرابی
ہو سب اپنی اپنی فکر کرنے لگے بھاگنے کی اپنا اپنا مال و اسباب باندھنے لگے یہان تو یہ
سامان ہے وہان قلعہ تسخیریہ و لشکر دیوانہ و لشکر مضراب کج کلاہ وغیرہ کا حال بلاحظہ ہو
کہ یہ دونون لشکر و اہل قلعہ سحر رموز جادو مین مبتلا تھے یہان رموز جادو کو جو خواجہ
نے خسیس کی صورت بنکر قتل کیا خنجر مارکر یہان علم شاہ وغیرہ رہا ہوئے وہان
وہ سحر جو کہ اہل قلعہ و اہل لشکر پہ تھا سب برطرف ہوگیا یعنے ابر جو قائم تھا وہ لخط لخط
ہوکر اور دھوان ہوکر برطرف ہوا سب تیرگی ہوگئی تھی اپنی حالت اصلی پر آئی معلوم ہوا کہ
ہم سب سو رہے تھے جاگ اٹھے اہل قلعہ تو اپنے کار و بار مین مصروف ہوے مگر محل
شاہی مین براے ملکہ آہو چشم تلاطم تھا اور سب رو رہے تھے اور ادھر لشکر مضراب کج کلاہ
مین براے مضراب وغیرہ تلاطم تھا کیونکہ یہ لوگ بخوبی واقف تھے کہ ہمارے سردارون
کو رموز نے سحر کرکے اسیر کرلیا اب جو سحر سے رہا ہوئے تو لشکر حریف کا پتہ نہ
پایا ایک سمت اپنے کو دیکھا دوسری طرف لشکر دیوانہ کو سبکو یقین ہوا کہ عنطاق
ان سب کو اسیر کرکے اور ہم سبکو مبتلاے سحر کرکے چلا گیا اپنے رہا ہونے کی سحر
سے جو خوشی ہوئی تھی وہ اپنے سردارون کے اسیر ہوجانے کا رنج و صدمہ ہوا
مگر سب اہل لشکر اور جو سردار یہان باقی تھے وہ فرودگاہ پر واپس آکے اسوقت
چند ہرکارے طرف شہر عنطاقیہ کے براے خبر روانہ کیے کہ خبر لاؤ کہ ہمارے سردارون پر
کیا گذری اودھر لشکر دیوانہ جو سحر سے رہا ہوا اسمین بھی تلاطم مچا براے علم شاہ
وغیرہ کیونکہ وہی لوگ اس حال سے آگاہ تھے کہ ہمارے افسر و سردار سب
رموز نے اسیر کرلیے ہین اور ہم مبتلاے سحر رموز ہین وہ مارا گیا ہے جو ہم رہا ہوئے
ہین مگر ان سب نے سواے لشکر مضراب کے لشکر عنطاق کا پتہ بھی نہ پایا انکو بھی
یقین ہوا کہ عنطاق ان سب کو لیکر اپنے ملک کو چلا گیا یہ لوگ بھی افسوس کنان و
مغموم و محزون اپنی فرودگاہ پر واپس آئے انھون نے بھی ہرکارے روانہ کیے

جا کر خبر لائین دونون لشکرون کے ہرکارے برائے خبر طرف شہر غشطاقیہ کے روانہ ہوئے
اہل لشکر مغموم و محزون یہان آتے ہوئے ہین اور اہل قلعہ بھی رنج و صدمہ مین مبتلا
ہین کہ انکا حال آیندہ تحریر ہوگا وہان میدان مین معرکہ پڑا ہوا ہی تلوار چل رہی ہی لاش
پر لاش گر رہی ہی جب خواجہ نے دیکھا کہ اب تلوار چلنے لگی اور سب ساحر بھی زمین
پر آگئے مگر خواجہ و سمک و علم شاہ و آہو چشم و سیما سے مہر جمال و دیبا گیر
وغیرہ حیران تھے کہ ان لوگون کو کیونکر خبر ہوئی جو یہ برائے کمک کے آگئے مقام عجب
ہی کہ لندھور وغیرہ یہ خبر پاکر نہ آئے جنگ و پیکار موقوف ہولی تو دریافت کرینگے خواجہ
نے جب یہ دیکھا کہ ہر طرف تلوار چل رہی ہی گلیم تو اوڑھے ہوئے تھے اس لشکر سے
باہر آئے اور ایک درخت کے سایہ مین کھڑے ہوکر خسیبس جادوگر زنبیل سے نکالا
اُسی درخت سے باندھ دیا زبان مین سوزن دی اپنی اصلی صورت بنائی پس فتیلہ
رفع بیہوشی دیا خسیبس کو ہوش آیا اپنے کو بندھا ہوا پایا سامنے خواجہ کو کھڑے
ہوئے دیکھا دل مین خیال کیا کہ یہ کیا خواب دیکھ رہا ہون مین تو اُسی کوہ پہ خواجہ
سے قتل کرنے کو قفس لیکر گیا تھا خواجہ نے مجکو دو موتی دیے تھے وہ ٹوٹ گئے تھے
مین انکو دکھانے کے لیے چلا تھا کہ چکر آیا تھا اور گرا تھا پھر مجکو خبر نہ ہوئی یہ کیسا خواب
ہی کیا خراب حالت خواب مین نظر آئی یہ سوچکر آنکھ بند کر لی خواجہ نے فرمایا کہ او خسیبس
ہوشیار ہو یہ خواب نہین ہی عین بیداری ہی مین نے تجکو فریب دیکر پکڑ لیا دیکھ مین سامنے
موجود ہون میرے خدا نے کیونکر مجکو بچایا اور تجکو میرے قابو مین کیا مین نے تیری صورت
بنکر رہونہ کو قتل کیا اور سبکو رہا کیا وہان تلوار چل رہی ہی بس خیریت اسی مین ہی
کہ دین اسلام قبول کر ورنہ مین تجکو قتل کر دونگا اگر اپنی زندگی چاہتا ہی تو میری اطاعت
کر آیندہ تجکو اختیار ہی موت سر پہ موجود ہی یہ جو خواجہ نے پکار کر کہا اب خسیبس
کو یقین ہوا کہ تو در اصل بندھا ہوا ہی خواجہ نے تجکو فریب دیا تو نے دھوکا کھایا اب
کیا ہوتا ہی چاہے زندہ رہون چاہے نہ رہون مین تو دین اسلام نہ قبول کرونگا
مرنا قبول ہی یہ دل مین خیال کرکے اب جو آنکھ کھول دی تو خواجہ کو سامنے خنجر کھینچا پایا

ملک الموت کو سر پر موجود پایا چونکہ زبان مین سوزن دی ہوئی تھی کلام نہ کر سکا
اشارہ سے کہا کہ مین ہرگز ہرگز اپنا دین آبائی ترک نہ کرون گا کیا کرون ناچار ہون
ورنہ تجھکو اس سخت کلامی و فریب کی سزا دیتا خواجہ یہ اشارہ اسکا سمجھ گئے اور یہ بھی
دیکھا کہ اُسکی پیشانی پہ سیاہی کفر کی ظاہر ہی نور اسلام کا بالکل نام نہین ہی یہ حرامزادہ
مسلمان نہ ہوگا اسکو قتل کرنا لازم ہی پس یہ خیال کر کے لپٹ کر خنجر مارا کہ سر تن پر سے
اُڑ گیا کمند کھول لی لاشہ تڑپنے لگا سیاہ آندھی اُٹھی تاریکی ہو گئی بہیر غل مچانے
لگے آواز آئی کہ کشتی کہ نام من حسیس جادو بود خواجہ حسیس جادو کو قتل کر کے جنگاہ
مین آئے یہان آکر دیکھا تلوار چل رہی ہی جہانگیر و علم شاہ و دیگر اہل اسلام و لومنلیم
کے جسمون پر زخم لگے ہوئے ہین خون بہہ رہا ہی مگر لڑ رہے ہین کفار کم نہین ہوتے ہین
برابر سے تلوار چل رہی ہی ترغہ ہی ہاتھون سے خون کے فوارے چھوٹ رہے ہین ہر
ایک طرف کو جنگ و پیکار مین مصروف ہین خواجہ بھی خنجر لیکر لڑنے لگے کسی کے ٹانگون
کے بیچ مین آکر خنجر مارا کہ اُسکا کام تمام ہوا کسی کی پشت پر آکر ہاتھ مار دیا اُچک کر دوسرے
کے سر پر سوار ہوئے اُسنے گھبرا کر ہاتھ اُٹھایا کہ یہ کیا بلا سر پر آئی جیسے ہاتھ قریب
آیا ایک ہاتھ خنجر کا رسید کیا کہ اسکا سر اُڑ گیا یہ تیسرے کے دوش پر تھے قتل بھی
کرتے جاتے ہین اور لاشون کو جمع بھی کرتے جاتے ہین اُنپر لال سبز جھنڈیان بھی لگاتے
ہین کہ این مال خواجہ عمرو کسی مقام سے حقہ آتشبازی داغ دیا کہ کفار کے منہ جل گئے جہان دیکھا
کہ کوئی خدا پرست کفار مین گھیرا ہوا ہی جہان کھڑے تھے اُسی مقام سے تیر مارا کہ دس
بیس مجروح ہوئے ایک دو ہلاک ہوئے اُس خدا پرست پر ترغہ کم ہوا اسمک بھی ایک
طرف لڑ رہا ہی بازار مرگ چارون طرف گرم ہی خون کے دریا روان ہین سر مثل حبابون
کے تیر رہے ہین تن بے سر خاک پر پڑے ہوئے تڑپ رہے ہین کسیکا شانہ قلم ہی
کسیکا سر کوئی شکم چاک پڑا ہی کوئی سسک رہا ہی کوئی تڑپ رہا ہی کوئی نیم بسمل ہے
کوئی بالکل زخمون سے چور ایڑیان رگڑ رہا ہی کسی کی لاش سم اسپان سے پایمال ہو گئی
ہی استخوان ریزہ ریزہ ہین کوئی اوندھا پڑا ہوا ہی پشت پر زخم تلوار ہی معلوم ہوا کہ

بھاگ کر چلا تھا کہ حریف کا ہاتھ پڑ گیا فرار ہونے کا نتیجہ مل گیا جو سے خون رواں ہی
لاشہائے کفار اُس دریائے خون میں مثل مگر سوس کے تیرتی ہوئی معلوم
ہوتیں نشان سرنگون پڑے ہیں تلواروں و نیزوں و سپروں کے انبار ہیں مرکب
کوتل لاشوں کو کچلتے پھرتے ہیں ہر طرف ایک تلاطم طوفان موت برپا ہی کشتی حیات
کو تباہی ہی زورق حیات گرداب موت میں پھنس ہی ہمہ ہر طرف آب تیغ کی طغیانی ہی عجب
آفت برپا ہی میدان رزم میدان رستخیز کا تماشا دکھا رہا ہی علم جو خاک پہ پڑے
ہوئے ہیں یہ معلوم ہوتا ہی کہ مردے کفنائے ہوئے پڑے ہیں لاشوں کا ہر طرف
انبار ہی ابر سیاہ ڈھالوں کا بلند ہی برق شمشیر و نیزہ اُٹھنا چمک رہی ہی صدائے پہلوانوں
پر صدائے رعد کا گمان ہوتا ہی سر مثل اولے کے تنوں پر سے کٹ کٹ کر گر رہے ہیں
مینہ خون و سروں کا برس رہا ہی ڈھالیں جو سواروں و پیدلوں کی زمین پر گر رہی ہیں
یہ معلوم ہوتا ہی کہ اُس دریائے خون میں سنگ لیشب پڑے ہوئے ہیں تمام گیاہ
صحرائے لال ہو رہی ہی بازار مرگ گرم ہی ملک الموت کی خود جان آفت میں پڑی ہوئی
ہی کہ ایک کی روح قبض کی دوسرے پر گرے کاسہ سر مثل کاسہ گلی کے ٹھوکریں
کھا رہے ہیں قابض ارواح نے اپنا خیمہ برپا کیا ہی ملک الموت نے اپنا عمل جما یا ہی
اب کفار کو سوائے کوچہ زخم و گوشہ کمان کے کوئی گوشہ مفر کا اور کوئی کوچہ فرار
کا نظر نہیں آتا ہی جہاں زاغ کمان چلا کر چلا اُسکی پر کاٹ دیئے گئے راوی بیان کرتا ہی
کہ علم شاہ و جہانگیر نے آفت برپا کردی ہی تمام فوج کا جائزہ لے لیا سب چہرہ نظری
کر دیئے دفتر فوج درہم و برہم ہوگیا ہر ایک صفحہ مثل اوراق پریشان کے ابتر ہوگئی
منشی مرگ نے ان سب کے نام رجسٹر موت میں تحریر کر لیئے دفتر حیات سے یکقلم
کاٹ دیئے اور نفری کر دیئے ادھر ساحروں نے جو جم کر سحر کیا تمام لشکر ساحران
کو تہ و بالا کر دیا ہی ایک تلاطم مچا ہوا ہی مضراب و دیوانے و افغان و دیگر سرداروں
نے الگ آفت برپا کردی تھی یہ سب خدا پرست قریب ہزار بارہ سو کے ہیں اور
کفار لاکھوں میں مگر حال یہ ہی کہ کفار کے دم بند کر دیئے ہیں جان بچانا دشوار ہی ہر ایک

اپنی نسبت سے بیخبر بیہوش گو رستندہ دلان کے بھاگتے پھرتے ہین جب پیشتر ان وہ دغا حملہ کرتے ہین نقیب ایکبار پکار کر دل بڑھاتے ہین عنطاق ایک لشکر کو ترغیب دیتا ہی کہ ہمت جاؤ تم بہت ہو حریف کم ہین ہار و جگر کو نہ ہارو ہمت کوتاہ نہ کرو اب یہ لوگ جانے نہ پائین گھیر کر قتل کرو دیکھو پسپا کر دیا ہی یہ ایسی ایسی باتین کر کے دل بڑھاتا ہی مگر لشکریان شیردلان کے حملون کی تاب نہین لاتا ہی اتفاق سے علم شاہ و جہانگیر و مضراب و دیوانہ و افغان ایک مقام پر ہوگئے باہم صلاح کی کہ صفون کو درہم و برہم کر کے عنطاق پر چلین اسکو خواہ اسیر کر لین خواہ قتل تب یہ لڑائی ہو تو ہو گئی پس یہ صلاح کر کے سب نے مرکب اٹھا دیے ایک طرف مضراب جا پڑا ایک طرف دیوانہ و جہانگیر و علم شاہ دونون مرکب اٹھا کر قلب لشکر پر آ پڑے پس پشت انکے افغان تھا ان پانچون شیردلان نے جم کر قلب لشکر پر حملے کیے تمام صفون کو درہم و برہم کر دیا مضراب نے لشکر کے پرے توڑ دیے نشان سیاہ کو قلم کیا علمدار کو مارا دیوانہ نے نقارہ نواز کو قتل کر کے نقارے کے پرزے پرزے کر دیے علم شاہ و جہانگیر نے جسقدر صفین تھین سبکو مسمار کر کے سامنے عنطاق کے جا کر نعرہ کیا نوبت کا کرنا تھا کہ آرام کج کلاہ نے بڑھکر تلوار کا وار علم شاہ پر کیا اور یاقوت کجکلاہ نے جہانگیر پر ان دونون شیرون نے وار خالی دیکر تلوار دونون پر ہاتھ ڈالدیے کمر زنجیر پکڑ کر اٹھا لیا زمین پر دے مارا اسکے و خوارجہ اسی مقام پر لڑ رہے تھے یہ واقعہ دیکھکر قریب آ گئے ان دونون کی مشکین باندھ لین جسقدر سردار نامی و گرامی تھے سب اسی مقام پر تھے اب بڑھ بڑھ کر مقابلہ کرنے لگے جہانگیر و علم شاہ نے ان سبکو اسیر کر لیا اب ان بادشاہون کی نوبت آئی جو کمک کو آئے تھے حملہ کر کے وار انکا خالی دیکر کمر زنجیر پکڑ کر اٹھایا خلاصہ یہ کہ سب بادشاہ مثل منصور کجکلاہ وغیرہ کے اسیر ہوگئے اب سوائے عنطاق کے کوئی باقی نرہا کہ علم شاہ نے بڑھ کر نعرہ کیا کہ اے عنطاق بد ہر دیکھ تخت پر بیٹھا ہوا تماشہ دیکھ رہا تھا ہر دلان کو اپنے اوپر سے قتل با محنتی کر رہا ہی اگر مردانہ ہو تو مقابلہ کر اگر فوج کے بہتر دست برکو مت

کرتا ہی تو بڑا نامرد ہی یہ کلام طعن آمیز سنکے غنطاق کو بھی جوش آگیا کہا کہ او پسر حمزہ تو رہا
ہو گیا میری غفلت سے تو نے رہا ہو کر آفت برپا کر دی ہی اب میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاتا ہی
ہین کب چھوڑتا ہون یہ کہکر تلوار کا وار کیا شاہزادہ نے تلوار کو خیال مین رکھکر اب جو اوچھی
سپر کی لگا لی تلوار سپ پڑی پنجہ بھی دراز کر کے قبضہ پہ ہاتھ ڈالدیا پنجہ مروڑ کر تلوار چھین لی
اور کمر خنجر مین ہاتھ ڈالا گرز تخت پر سے اُٹھا لیا بائین ہاتھ پر اُسکو بلند کر کے دہنے ہاتھ سے
جو تخت پر وار کیا تلوار تخت کو کاٹ کر زمین پر آئی تلوار نے زمین کو بوسہ دیا شاہزادہ نے
جھوم کر نعرہ تکبیر بلند کیا اور غنطاق کو گرد سر مثل طاؤس آتشبازی کے چرخ دینا شروع
کیا اس مقام پہ ضرب غضب کی تلوار چلی جس جا وار کیا شاہزادہ پر شاہزادہ نے
غنطاق کو سپر کر دیا ہزارون کا کھیت ہوا لاکھون مارے گئے مگر غنطاق پنجہ شیر سے
نہ چھوٹا سب پریشان ہو گئے ادھر ساحرون نے لشکر اسلام کے تمام ساحران کفار
کو قتل کر ڈالا چونکہ اُنکا سردار قبل ہی قتل ہو چکا تھا وہ بھاگ کھڑے ہوئے سب
مارے گئے جو باقی رہے وہ بھاگ گئے اب سوائے ساحران اسلام کے اُس مقام پر
کفار سے کوئی ساحر نہ تھا ساحران اسلام جب ساحرون کو قتل کر کے بھگا چکے تو ایک
طرف صف باندھ کر کھڑے ہوئے تماشہ جنگ و پیکار کا دیکھ رہے ہین کیونکہ انکو یہ بخوبی
معلوم ہی کہ یہ لوگ ساحرون کی کمک سے ناراض ہوتے ہین جبکہ ساحر نہ ہون ہان اگر ساحر
ہون تو ساحر مقابلہ کرین ساحرون سے غیر ساحرون سے نہ مقابلہ کرین
پس اس خیال سے الگ کھڑے ہوتے ہین کہ اگر ہم لڑینگے تو شاہزادہ ہم سے ناراض ہوگا
سب خاموش کھڑے ہوئے تماشہ دیکھ رہے ہین اور شاہزادہ و دیگر سردار لڑ رہے
ہین جب علم شاہ نے غنطاق کو ہاتھ پر بلند کر لیا سب اہل لشکر نے دیکھا بادشاہ
کو پکڑ لیا اب سپاہ مین ہل چل پڑ گئی ادھر ان بہادرون نے ایسی شمشیر زنی کی کہ تمام
سپاہ کے پاؤن اُٹھ گئے فوج نے جو ہمت کیا یا تو جیسے ہوئے لڑ رہے تھے یا فرار
کی تدبیر کرنے لگے کیونکہ مشہور ہی کہ سپاہ بے میر تکیہ بے فقیر ترکش بے تیر بیکار ہی جسقدر
سرداران نامی و گرامی تھے اور فوج کو لڑوا رہے تھے سب اسیر ہو گئے جو باقی رہے وہ

وہ قتل ہو گئے اب کون فوج کی خبر لے اور کون شاہزادے کو تنبیہ دلاسے اب مقابلہ نہ لاکر نہ لاکہ سپاہ نے شکست کھائی ایک بار سب بھاگ کھڑے ہوئے اب لاکھ لاکھ تدبیر کرتے ہیں پاؤن نہیں تھمتے ہیں نہ پڑاؤ ہی کر اٹھ پا کر قیام کرین نہ خیمہ و خرگاہ ہی جو وہان ٹھہرین تمام سپاہ و لشکر کوہ و صحرا میں منتشر ہو گیا دلاوران نے بڑی دور تک اُنکا تعاقب کیا ہزارون کو قتل کیا جب سپاہ پراگندہ ہو گئی تو شاہزادہ نے قصد کیا کہ عنطاق کو زمین پر ماروں عنطاق نے کہا امان شاہزادہ نے فرمایا کہ بشرط ایمان اُسنے جواب دیا کہ آپ مجبور نہ کرین میں نے آپکی بزرگی اور آپکے دین کی برکت دیکھ لی میں نے لعنت کی دیوان باطلہ پر اور آپکا دین قبول کیا یہ جو عنطاق نے کہا شاہزادہ نے اُسکو آہستہ سے زمین پر رکھدیا وہ بھی بسر شاہزادہ کے قدمون پر گرا شاہزادہ نے اسکو گلے سے لگایا کلمہ تعلیم فرمایا وہ کلمہ پڑھکر از سر صدق مسلمان ہوا عنطاق نے مسلمان ہوکر پکار کر کہا کہ ایہا الناس اب جنگ و پیکار نہ کرو اور نہ لڑو اور نہ فرار کرو میں نے اس شہریار کا دین قبول کیا اسکی برکت میرے اوپر ظاہر ہو گئی وہی برحق ہے اور سچا دین ہے اور سب دین باطل ہیں اور سب جھوٹے خدا ہیں اور عجائب لگاری بھی جھوٹا خدا ہے میں نے اسوقت بہت بہت اسکو پکارا اور مدد کا خواستگار ہوا اُسنے آکر ایک بھی جسم ان لوگون کا نہ کم کیا انجام یہ ہوا کہ سب سردار میرے اسیر ہو گئے ہیں تمہی اُدھر ہوا لشکر نے شکست کھائی خیال تو کرو کہ کہان تم لوگ لاکھ اور کہان یہ ہزار یا دو ہزار سو دو سو یہ بھی مقام غور ہے کہ یہ قید تھے اور زیر تیغ بیٹھے ہوئے تھے کوئی بھی صورت نجات کی تھی پھر کیونکر غیب سے مدد ہوئی پس ضرور انکا دین برحق اور صادق ہے اور جسکو آپکی اطاعت اور دین اسلام کے قبول کرنے سے انکار ہو وہ میرے لشکر سے دیگر بادشاہون کے لشکر سے نکل جائے ورنہ میں خود اُسکو قتل کردونگا نہ میرے لشکر میں نہ میرے شہر میں کافر کا کام ہے یہ جو پکار کر کہا جسقدر لشکر بھاگنے سے بچا تھا وہ سب ہاتھ باندھکر حاضر ہوئے عرض کیا کہ الناس علی دین ملوکہم پس اسوقت کلمہ پڑھکر مسلمان ہوئے وہ جو لشکر بھاگا تھا یہ خبر سنکے کہ ہمارے بادشاہ نے پسر حمزہ کی اطاعت کر لی

سب واپس آیا ادھر اہل اسلام نے یہ سن کے کفار کشتی سے ہاتھ روک لیا ہر طرف امن و امان ہو گیا علم شاہ نے عنطاق کو تخت پر سوار کیا اور خود مرکب پہ سوار تھے عنطاق علم شاہ و سہراب و جہانگیر و دیوانے و دیگر سرداروں و ساحروں کو لیکر اس بارگاہ میں آیا علمشاہ نے عنطاق کو تخت پہ بٹھایا اور سب گرد و پیش آگے زنگاروں پر و کرسیوں پر بیٹھے اب ان سب سرداروں و بادشاہوں کو طلب کیا جنکو اسیر کیا تھا انکو بار سمجھا خلاصہ یہ کہ وہ سب مسلمان ہوئے اور ان سبکے اہل لشکر بھی اب کوئی ایسا نہ تھا کہ جو کافر ہو سب نے دین اسلام از سر صدق قبول کیا سب مسلمان ہو گئے جب ان کاموں سے فرصت پائی وہ سب بھی مسلمان ہو کر اپنے اپنے مقام پر آ کر بیٹھے اسوقت علم شاہ نے حکم دیا کہ شمار کرو کسقدر لوگ ساحر اس معرکہ میں کام آئے اور کسقدر ہمارے ہمراہی جو ہمارے ہمراہی ہوں انکو دفن کرو اور جو کافر ہوں انکو ایک غار میں ڈالدو اور جو مجروح ہوں انکو شفا خانہ کو روانہ کرو تاکہ انکا علاج کیا جائے جب یہ حکم فرما چکے اسوقت عنطاق نے عرض کیا کہ اب حضور میرے ہمراہ کل اپنے ہمراہیوں کے شہر میں تشریف لے چلیں تاکہ میں ادائے شکر و خوشی کروں اور انکے سامنے سب اہل شہر کو جمع کر کے دین اسلام کے قبول کرنے کی ہدایت کروں قواعد اسلام شہر میں جاری کروں پھر آپکو اختیار ہے اسوقت تک میں آپکو جانے نہ دونگا جب تک ان کاموں سے فراغت نہ کر دونگا بلکہ میں خود قدوم میمنت لزوم سے کسی وقت جدا نہ ہونگا رکاب سعادت انتساب سے ایک پل جدائی گوارا نہ کرونگا علم شاہ نے فرمایا کہ خیر دیکھا جائیگا ابھی تو میں نہیں چل سکتا ہوں سبب اسکا یہ کہ مجھکو ان لوگوں سے مہلت نہیں ہوتی ہے کیونکہ بعد مدت کے یہ لوگ آئے ہیں میری اسیری کی خبر سن کے عنطاق نے کہا کہ میں نے تو قبل ہی عرض کیا کہ یہ سب صاحب آپکے ہمراہ چلیں علمشاہ نے فرمایا کہ اچھا اسکے بعد سمک کی طرف دیکھکر فرمایا کہ اے سمک یہ بتاؤ عم نامدار خواجہ سلامت سے نصرت کی کئی مرتبہ میں نے آواز سنی ہے وقت مقابلہ میں نے انکو دیکھا صرف ایک مرتبہ جبکہ میں نے قریب عنطاق آ کر ایک [illegible] کو مرکب پر سے اٹھا کر زمین پر مارا انھوں نے اسکی مشکیں باندھیں [illegible]

پھر مین نے آنکو نہین دیکھا سمک نے عرض کیا کہ میدان جنگ مین ہونگے لاشون کی تلاشی
لے رہے ہونگے علمشاہ نے فرمایا کہ وہ یہان بھی نہ تشریف لائے جاکر آنکو لے آؤ
عرض کرنا کہ آپکو علمشاہ نے بلایا ہے کہ تشریف لائیے مین آپکا بہت مشتاق ہون سمک
نے کہا کہ مین جاتا ہون یہ کہکر سمک چلا تھا کہ دیکھا سامنے سے خواجہ منہ بنائے ہوئے
چلے آتے ہین راوی بیان کرتا ہے کہ جب وہ جنگ و پیکار موقوف ہوگئی اور سب دائرۂ اسلام
مین آئے علمشاہ آکر بارگاہ مین بیٹھے سب نے دین اسلام قبول کیا خواجہ میدان جنگ
مین پہونچے سب مردون کے کپڑے اُتارے جو جسکی کمر مین سے نکلا اُسپر قبضہ کیا سبکو
لوٹ مار کر تلوارین سپرین نیزے سب اُٹھا کر نذر زنبیل کر لیے اس خیال سے کہ فروخت
کر لون گا یہ سب بندوبست کرکے آپ وہان سے بارگاہ کی طرف چلے قریب پہونچے
تھے کہ سمک نے بڑھ کر عرض کیا کہ اُستاد چلیے آپکو شاہزادہ علمشاہ و جہانگیر یاد کر رہے
ہین خواجہ ہمراہ سمک کے بارگاہ مین آئے علمشاہ نے و جہانگیر نے سلام کیا
اور سب سردارون و ساحرون نے خواجہ جواب سلام دیکر سامنے آکر بیٹھے سب نے
خواجہ کی مزاج پرسی کی خواجہ نے جواب دیا کہ اچھا ہون آپ لوگون کی دعا سے علمشاہ
و جہانگیر نے خواجہ سے دریافت کیا کہ صاحبقران کا مزاج مبارک کیسا ہے خواجہ نے
جواب دیا کہ جب مین اُن سے رخصت ہوا تھا تو اُنکا مزاج اچھا تھا وہ حکیم اقلیموس
کے یہان مہمان ہین میرا انتظار کر رہے ہونگے مجکو ایک ضرورت سے بھیجا تھا مین یہان اُن
آفتون مین مبتلا ہوا یہ کہکر خواجہ نے تمام قصہ ابتدا سے بیان کیا اپنا کوہ پر جاکر رستم
پر عیاری کرکے نذر زنبیل کرنا وہان سے برائے رہائی جہانگیر و سیامک مہر جمال طرف
طلسم کے جانا ملک الموت کی عیاری کرکے ان دونون کو رہا کرنا کوہ پر مع افغانہ کے آن
ساحرون کو قتل کرنا جو کہ طلسم سے ہمراہ آئے تھے خطائفہ حریص کی شکل بنا آنا رموز کا
حال سے آگاہ ہوکر اسیر کرنا برائے قتل خبیس کے ہاتھ روانہ کرنا اپنا اُسکو فقرہ دیکر
اپنے اوپر سے سحر دفع کرنا اُسکو عیاری کرکے اسیر کر لینا یہان آکر رموز کو باتون مین لگانا
اُسکو قتل کرنا اور جنگ و پیکار کا ہونا سب حال بیان کیا اور خبیس کے قتل کا حال

بھی کہا سب واقعہ سن کے کل زچہ علم شاہ و کل سرداروں و حاضرین بارگاہ نے
بہت تعریف کی بلکہ بہت کچھ روپیہ خواجہ کو اُسوقت ملا خواجہ بہت خوش ہو گیا اب
شاہزادہ نے غزالہ و گوہر آرا و دیگر ساحروں سے دریافت کیا کہ آپ لوگوں کو میرے
حال سے کیونکر خبر ہوئی جو آپ تشریف لائے خوب وقت پر پہونچے تب غزالہ نے
اپنا سارا حال بیان کیا اور کہا کہ مجکو آپکا حال سحر سے معلوم ہوا ہی مین نے جو آپکا خیال
کیا تو سب حال معلوم ہوا پس مین وہان سے روانہ ہوئی یہ لوگ بھی میرے ہمراہ
آئے خداوند کریم نے عین وقت پر پہونچا دیا سبکی آبرو رکھ لی شاہزادہ نے فرمایا کہ لشکر
مین تو سب طرحسے خیریت ہی غزالہ نے کہا کہ جب مین وہان سے چلی تھی اُسوقت
تک سب طرح سے خیریت تھی ہر دو نامدار علے حضرت سے تھا کوئی کسی منہ تک نہ تھا
شکر اخلاق مقابلہ مین فروکش تھا اخلاق کا زخم اچھا نہوا تھا کہ جو مقابلہ کا سامان
ہوتا سب خیریت سے تھے اُسکے بعد کا حال ہمکو نہین معلوم کہ پھر کیا ہوا اب ہمکو اجازت
ملی تو ہم لشکر کو جاتین شاہزادہ نے فرمایا کہ اچھا مگر ایک امر ہی کہ آپ اپنے ہمراہ
ملکہ آہو چشم کو لیتے جایئے گا غزالہ نے عرض کیا کہ کیا آپ تشریف نہ لیچلیے گا جواب دیا
کہ مین تو نہ چلونگا مین جس قصد سے لشکر سے نکلا ہون جب تک اُسکو پورا نہ
کرلونگا اُسوقت تک نہ چلونگا غزالہ نے عرض کیا کہ آپ کس قصد سے نکلے
ہین جواب دیا کہ بخیال فتح طلسم غزالہ نے عرض کیا کہ آپ سا عقلمند یہ فرمائے کہ مین
براے فتح طلسم جاؤنگا جبکہ یہ امر آپکو بخوبی ثابت ہو گیا ہو کہ آپ فاتح طلسم
نہین ہین تو پھر براے فتح طلسم آپکا جانا بیکار ہی چونکہ یہ تو شعلہ مزاج ہین ادھر جو
کہتے ہین منہ سے وہی کرتے ہین جواب دیا کچھ ہو اب تو مین اپنے اس قصد
سے باز نہ آؤنگا ضرور جاؤنگا اس امر سے یہ بھی ہوگا کہ ملک گیری ہو جائے گی یہ جو شاہزادہ
نے فرمایا سب خاموش ہو رہے مشتاق صفی نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ حضور آپ شہر مین
تشریف لے چلین تاکہ مین دعوت کرون علم شاہ نے فرمایا کہ اچھا چلو تمہاری بھی خوشی
ہو جائے ورنہ میرا تو قصد تھا کہ مین جدھر کا ارادہ کرکے نکلا ہون اُسی سمت کو روانہ ہون

خیر یہان اسقدر تاخیر ہوئی دو ایک روز اور سہی یہ کہکر قصد آگے بڑھنے کا کیا کہ مسلمین
سے وہ لوگ ظاہر ہوئے جو کہ براے شمار لاشہاے کفار گئے تھے آکر عرض کیا کہ ہم نے
بہت تلاش کیا حضور کے ہمراہیون مین سے کسی کی لاش نہ ملی ہان کفار اس معرکہ
مین قریب اسی ہزار کے کفار کام آئے انیس ہزار مجروح ہوئے اُن سب لاشون کو ہمنے
ایک غار مین ڈالدیا اور زخمیون کو شفاخانہ کو روانہ کردیا راوی بیان کرتا ہے کہ جو کہ مجروح
تھے اُن سبکو شفاخانہ روانہ کیا تھا وہان اُنکا علاج شروع ہو گیا تھا جب یہ
شاہزادہ نے سنا اب جو اُن لوگون کو خیال کیا جو کہ اسیر ہوئے تھے سبکو اپنے
گرد جمع پایا اُن لوگون کے جسمون پر زخم تو تھے شاہزادہ بہت خوش ہوا اب
سبکو ہمراہ لیکر ہمراہ عنطاق کجکلاہ و دیگر بادشاہون کے داخل شہر ہوا خواجہ بھی
ہمراہ ہین اُن بادشاہون کا لشکر بیرون شہر فروکش ہے کل سپاہی یہ سب لوگ مسلمان ہو چکے
ہین مع اپنے لشکر کے شہر مین بھی یہ خبر ہو گئی اُن خدا پرستون نے فرالانج
کی بادشاہ کو اسیر کرلیا تھا بادشاہ نے دین اسلام قبول کیا اُسنے چھوڑ دیا سب
مسلمان ہوئے اب بادشاہ اُن سبکو اپنے ہمراہ لیکر شہر مین آئے ہین عنطاق نے
بھائی کا غم نہ کیا جو اہل شہر بھاگنے والے تھے اس خیال سے کہ یہان غدر ہوگا یہ
خبر سنکے مطمئن ہوئے یہان تک کے عنطاق داخل شہر ہوا لشکر اپنے مقام پر آیا
سب بادشاہونکو لیکر در دولت پر پہونچا علم شاہ و جہانگیر وغیرہ کے لیے مکانات
عمدہ خالی کرائے سب اُنمین اُترے کل سامان راحت و آرام مہیا کردیا حکم سامان
دعوت دیکر داخل محل ہوا سب بادشاہ اپنے اپنے مقام پر آئے جو مقام اُنکے
اُترنے کا تھا جہان وہ لوگ اُترے ہوئے تھے ہر ایک کی زبان پر بزرگی دین اسلام
و جرأت علم شاہ و جہانگیر کا چرچا تھا ہر ایک تعریف کر رہا تھا یہان خواجہ نے
جھگڑا سب کا حال اب مفصل طور سے بیان کیا علم شاہ نے اپنا قصہ بیان کیا اور
غزالہ کو اس امر پر آمادہ کیا کہ وہ آہو چشم کو ہمراہ لیجائے آہو چشم نے انکار کیا
شاہزادہ نے فرمایا کہ میرے آبرو و مرتبہ کے خلاف ہے کہ میرے ہمراہ عورت ہو ہر ایک

یہی کہے گا کہ علمشاہ کیسا مرد غیرت دار ہے کہ عورت کو ہمراہ رکھتا ہے معلوم ہوا
کہ اسی کے بھروسہ پہ جنگ و پیکار کرتا ہے یہ امر میرے بزرگون نے آجتک نہین
کیا کہ کسی عورت ساحرہ یا غیر ساحرہ کو ہمراہ رکھا ہو ہم لوگون مین نہایت عار ہے عورتون
کا ہمراہ رکھنا پس مین اپنے ہمچشمون و عزیزون مین ذلیل ہونگا اور ہر مقام پر
تمھارے سبب سے بیکار کا فساد ہوگا اگر تم ہمراہ نہ ہوتین گو بصورت قمری ہین تو یہ
فساد نہ ہوتا سب پر یہ ظاہر ہوا کہ عورت کے سبب سے فساد ہوا ان ملکون مین فتح تو
ضرور کرتا مگر اور طریقہ سے پس میری بدنامی ہے مین ہرگز ہرگز ہمراہ نہ رکھونگا تمکو انہون
کے ہمراہ جانا ہوگا آہو چشم نے لاکھ لاکھ انکار کیا شاہزادہ نے ایک نہ سنی آخر
کو وہ بھی ناچار ہو گئی اور سب نے سمجھایا تب وہ بھی راضی ہوئی یہ امر قرار
پا گیا کہ آہو چشم ہمراہ ان سب کے طرف لشکر اسلام کے جانے اور شاہزادہ کا
جدھر کوچ چاہے لشکر لیجائے شام ہوئی دعوت کا سامان آیا سب کھانا وغیرہ
کھا کر سو رہے صبح کو غنطاق نے دربار آراستہ کیا دربار کا ڈنکا ہوا سب لوگ
آکر حاضر دربار ہوئے علمشاہ و جہانگیر مع خواجہ سمک اور سب سردارون کے تشریف
لائے غنطاق نے قصد کیا کہ علمشاہ کو تخت پر بٹھاؤن آپنے قبول نہ کیا فرمایا کہ
ہم تاج بخش ہین تاج و تخت گیر نہین ہین تمھاری سلطنت تمکو مبارک رہے اور ہاتھ
پکڑ کر تخت پر بٹھا دیا گو سکہ بنام بادشاہ اسلام جاری کیا غنطاق نے سب
اہل شہر طلب کر کے دین اسلام قبول کرنے کی ہدایت کی سب اہل شہر نے اسیوقت
دین اسلام قبول کیا بتکدہ منہدم کیے گئے مساجد کی بنا ڈالی گئی اسی دن
آرام کجکلاہ و سنبام کجکلاہ و اسام کجکلاہ و یعقوب کجکلاہ و یاقوت کجکلاہ
و مضراب کجکلاہ نے اپنے اپنے بھائیونکو نامے روانہ کیے کہ ہم نے دین اسلام
قبول کیا مع اپنے اپنے لشکر کے لہذا تم بھی دین اسلام قبول کرو اور گو سکہ بنام بادشاہ
اسلام سعد بن قباد کے جاری کیا جائے بتکدہ منہدم کرا کے مساجد کی بنا ڈالو نامہ بر
نامے لیکر ہر ایک کے ملک کی طرف روانہ ہوئے اور جا کر ان سب کے نامون کو دیے

انھون نے بموجب اپنے اپنے بادشاہون کی تحریر کے سب اہل شہر کو جمع کرکے حکم بادشاہ سے آگاہ کیا ہر ایک نے بخوشی دل دین اسلام قبول کیا ان ملکون ملکون مین بھی دین اسلام جاری ہوا اور خطبہ و سکہ بنام بادشاہ اسلام جاری کیا گیا اب جسقدر ملک اس شہر عنطاقیہ کے قرب و جوار مین تھے اور جسقدر بادشاہ براے کمک عنطاق کجکلاہ آئے تھے سب مسلمان ہوگئے اور سب ملک اسلام آباد ہوگئے دین اسلام کا ڈنکا بجنے لگا یہان عنطاق نے بڑی دھوم سے شاہزادون کی مع انکے ہمراہیون کے دعوت کی اور اپنی دختر ماہ عنطاقی کے شادی تہمیر دیوانہ اپنے بھانجے کے ساتھ بڑی دھوم سے کی بہت کچھ جہیز مین دیا کئی ملک دیدیے دیوانہ اپنی معشوقہ کے وصل سے شاد ہوا جب ان سب کامون سے فرصت ملی اور فراغت ہوئی ان سب نے جو کہ ساحر لشکر اسلام سے آگئے تھے اور جہانگیر و خواجہ نے علم شاہ سے کہا کہ اب ہم لشکر کو جاتے ہین علم شاہ نے جواب دیا کہ پرسون آپ لوگ ادھر تشریف لیجائین اور مین اپنی منزل مقصد کو جاؤنگا خواجہ نے کہا کہ مین ان لوگونکو لشکر مین پہونچاکر اور لشکر کی خبر دریافت کرکے خدمت صاحبقران مین جاؤنگا کیونکہ وہ میرے منتظر ہونگے علم شاہ نے کہا کہ آپکو اختیار ہے راوی بیان کرتا ہے کہ اُسدن جو علم شاہ سب سردارون کے دربار مین گئے دربار آراستہ ہوا علم شاہ نے عنطاق کجکلاہ سے کہا کہ اب ہم پرسون تم سے رخصت ہونگے تم نے ہماری دعوت بھی کی ہمارے کہنے کے بموجب اپنی دختر کی شادی بھی کردی ہم تم سے بہت خوش ہوئے لہذا ہمکو رخصت کرو ابھی ہمکو ہمراہ دیوانے کے اسکے قلعہ پر جانا ہے اور وہان جاکر اُن سب لوگون کی خبر لینا ہے جو کہ ہم سے وابستہ ہین نہ معلوم اُنکا کیا حال ہوا۔ اُسی زمانے مین اور اُسی مقام پر لشکر مضراب کجکلاہ بھی فرو کش ہے یہ اپنے اہل لشکر سے بھی ملینگے اُنکو بھی مسلمان کرینگے پس مین بعد ان سب کا مرتا کے دیوانہ کو قلعہ مین چھوڑکر مضراب کو مع اُسکے کل لشکر کے طرف اُسکے ملک کے روانہ کرکے براے فتح طلسم روانہ ہونگا اگر زندہ وہان سے واپس پھر تو پھر

تم سب سے ملون گا اور یہ سب لوگ جو لشکر اسلام سے میری خیر یا آگئے ہین اور میرے برادر ہمراہ
برابر شاہزادہ جہانگیر مع خواجہ کے اسی مقام سے طرف لشکر کے تشریف لیجا ئینگے یہ سنکر
شاہزادہ نے فرمایا دیوانے اور مضراب نے قبل اسکے کہ عنطاف کچھ جواب
دے ہاتھ باندھ کر عرض کیا کہ یہ امر غیر ممکن ہی کہ ہم آپکی رکاب سعادت انتساب کو چھوڑین
یہ تو ہم سے ہرگز ہرگز نہ ہوگا چاہے آپ خوش ہون چاہے ناراض عالمشاہ نے جواب
مین فرمایا کہ خیر وہ وقت تو آنے دو دیکھا جائیگا یہ سب لوگ خاموش ہو رہے ادہر
یہ تقریر عنطاف نے سنکے شاہزادہ سے عرض کیا کہ مین یہ تو نہین عرض کرسکتا ہون کہ آپ
تشریف لیجائین کیونکہ مین تو آپکا ادنی غلام ہون یہ سب مال و ملک آپکا عطا فرمایا
ہوا ہی میرا کیا ہی مگر یہ ضرور عرض کرونگا کہ اب خدمت حضور سے ایک پل کو جدا نہ ہونگا یہ
ملک و مال اور کسی کو مرحمت فرمایئے باز آیا ہین آپکی غلامی سوا اپنا باعث افتخار خیال
کرتا ہون اور اپنے نجات کا سبب تصور کرتا ہون یہ عرض میری قبول فرمایئے دوسرا
امر یہ ہی کہ جو آپ نے ارشاد فرمایا کہ مین براے فتح طلسم روانہ ہونگا اور طلسم کو فتح کرونگا
اسکے جواب مین ہماری ملکہ غزالہ نے آپ سے عرض کیا تھا کہ آپکو معلوم ہی کہ آپ
فاتح اس طلسم کے نہین ہین بلکہ صاحبقران ہین لہذا آپ براے فتح طلسم تشریف لیجایئے
استغنا خون نہ فرمایئے خیر میرے ذہن مین ایک بات آئی ہو وہ یہ ہی کہ ایک ملک ہی
کہ اسکا بادشاہ میرا باجگذار تھا وہ ملک سرحد کوہ البرز مین ہی وہان کا بادشاہ
البرز کجکلاہ ہی وہ ہمیشہ مجکو باج دیتا تھا اسکے ملک کے قریب ایک صحرا ہی اسمین
ایک درویش حقیقت کیش تشریف رکھتے ہین وہ مرشد کامل ہین جو بات گذرنے
والی ہوتی ہی وہ اسکی سے خبر کر دیتے ہین گذشتہ کا بیان تو کرنا کوئی بات نہین ہی
میرے نزدیک مناسب ہی کہ آپ پہلے ان شاہ صاحب کے پاس تشریف لیچلین
اگر آپ فاتح طلسم ہونگے وہ ضرور کہدینگے نہ ہونگے تو کوئی تدبیر بیان کرینگے ایسے
کامون مین فقیر کی کمک ضرور درکار ہوتی ہی مگر ایک امر کی دقت ہی کہ وہ صحرا البرز کجکلاہ
کی عملداری مین ہی اسکے ملک سے راستہ ہی گو وہ میرا باجگذار تھا مگر اب مدت سے

بہکانے سے اپنے وزیر و سپہ سالار کے منحرف ہو گیا باج دینا موقوف کر دیا سپاہ و لشکر جمع کیا بر سر فساد ہوا مین نے جو نامہ طلب خراج مین بھیجا نامہ بر کے ساتھ بد سلوکی کی نامہ چاک کر ڈالا جواب سخت تحریر کیا اُسکا سپہ سالار جو ہے وہ بہت زبردست ہے حقیقت مین نہایت ہی قوی و بہادر ہے کہ اس اقلیم مین اُسکا کوئی ہم پلہ نہین ہے رہنے والا وہ زابلستان کا ہے سنا جاتا ہے کہ وہ کہتا ہے کہ مین نسل سام و رستم سے ہون اُسکا نام ابراہم گرگدن سوار ہے گیارہ سو من کا گرز باندھتا ہے پانچ سو من کی تلوار اُسکی بہت شہرت ہے البرز کجکلاہ اُسکو بہت دوست رکھتا ہے برابر اپنی اولاد کے جانتا ہے سبب یہ ہے کہ البرز کے کوئی اولاد بھی نہین ہے اُسی سپہ سالار کے بہکانے سے اُسنے خراج دینا موقوف کر دیا اور سپاہ کی داشت شروع کر دی البرز نے سپہ سالار نے سنا ہے کہ البرز سے کہا کہ اب آپ کسی کو نہ خراج دیجیئے نہ باج بلکہ سپاہ جمع فرمائیے مین لشکر کشی کر کے ملک گیری کرونگا اور جن لوگون کو آپ خراج دیتے ہین اُنکو شکست دیکر اُنکے ملک پر قبضہ کرونگا اور وہ آپکو خراج دینگے چنانچہ ارقم کوہ کے بادشاہ کو بھی البرز خراج دیتا تھا جب اُسکا خراج نہ پہونچا اُسنے پہلے طلب کیا جب اُسنے اُسکو جواب سخت دیا وہ لشکر کشی کر کے آیا مقابلہ ہوا ارقم شاہ نے شکست کھائی ملک ہاتھ سے نکل گیا بہت بڑی حکومت تھی لشکر کثیر رکھتا تھا مگر کچھ نہ ہو سکا آخر کو خود خراج دینا گوارا کیا یا ایک زمانہ وہ تھا کہ البرز کجکلاہ ہر ایک سے صلح کر لیتا تھا اور باج دینا قبول کرتا تھا کبھی اُسنے بھولے سے بھی کسی ملک پر لشکر کشی نہ کی تھی اگر کوئی اُسکے ملک پر چڑھ کر گیا اُسنے خرچہ جنگ دیکر اُس سے صلح کر لی اسی طور سے بہت سے ملک اُسکے آبائی جو کہ اُسکے باپ دادا نے ہزارون کو قتل کر کے اپنے قبضہ مین کر لیئے تھے لوگون نے دبا لیئے اور اُسکے قبضہ سے نکل گئے چنانچہ ایک ملک مین نے بھی لیلیا ہے اب وہی البرز کجکلاہ ہے کہ کسی سے نہین خوف کرتا ہے ہر ایک سے جنگ و پیکار پر آمادہ ہے اُسنے مصمم قصد کر لیا ہے جن جن نے میرے ملک لے لیئے ہین مین اُن سے لیلون اور اپنے قبضہ مین لاؤن یہ سب زور اُسکو اپنے سپہ سالار کا ہے مجھ سے بھی بر سر پرخاش ہے چنانچہ دو یا تین ماہ کا زمانہ منقضی ہوا ہوگا کہ ایک نامہ اُسکا میرے نام آیا تھا اُسمین یہ تحریر تھا کہ یا تو باج دینا قبول کر

اور جو ملک میرے تم نے بجبر لیلئے ہین میرے حوالے کرو ورنہ آمادہ جنگ و پیکار ہو مین لشکرکشی
کرکے آتا ہون مین نے جواب صاف تحریر کر دیا تھا کہ نہ ہم خراج دینگے نہ ملک واپس کرینگے بلکہ
تم سے مثل سابق کے خراج لینگے ہمارا چڑھا ہوا خراج روانہ کرو اگر ایسا نہ کروگے تو ہم خود تمپر
لشکرکشی کرکے آئینگے البرز نے کوئی جواب اُسکا نہین تحریر کیا خاموش ہو رہا مین اُن
جھگڑے مین پھنس گیا اس سبب سے اُسپر لشکرکشی کرکے نہین گیا میرے اُسکے بگڑ گئی ہی اب
اُس صحرا تک جانا محال ہی جبتک اُس سے صلح نہو لہذا یہ مشکل میرے ادہر ہی مین نے اُس وقت
پیش کی جبکہ آپ نے مجھسے دین اسلام قبول کرنے کو فرمایا تھا ازراہ مہربانی یہ مشکل
میری حل فرمائیے میرا خراج البرز کجکلاہ سے دلوا دیجیے اُسکو گوشمال کرکے اُن درویش کی خدمت
مین تشریف لیجائیے شاہزادہ نے جواب دیا کہ اب مجھپر فرض ہوا کہ مین تمھارے ہمراہ چلون اور
البرز کو گوشمال دیکر تمھارا خراج دلادون درویش سے ملاقات کرون دیکھون وہ کیا فرماتے ہین تم سامان
سفر درست کرنے کا حکم دو عنطاق نے عرض کیا کہ بہت خوب علمشاہ نے فرمایا کہ ہان
اسکا خیال رہے کہ مین قلعہ تبخریہ کی طرف سے چلونگا اپنے لشکر کو بھی ہمراہ لونگا عنطاق نے
عرض کیا کہ مین آپکا خادم ہون جو ارشاد فرمائیے گا وہ بجا لاؤنگا پس علمشاہ نے فرمایا کہ تم
حکم تو دو اُسیوقت عنطاق نے افسران فوج کو حکم دیا کہ سب لشکر کو حکم سنادو کہ وہ سامان
سفر درست کرین ہم طرف کوہ البرز کے برائے تنبیہ البرز کجکلاہ کے کوچ کرینگے یہ حکم دیکر اور
کاغذات ملکی دیکھنے لگا راوی بیان کرتا ہی کہ وہ ہرکارے جو لشکر مظفر سے لشکر دیوانہ
کے ادھر کو لیکے خبر علمشاہ وغیرہ بحکم افسران سپاہ ہمراہ لشکر روانہ ہوئے تھے وہ اُس
زمانہ مین شہر عنطاقیہ مین آکر پہونچے تھے کہ جس زمانہ مین یہان عنطاق نے شاہزادہ
کی دعوت کی اور اپنی دختر کی شادی ہرکارون نے یہان آکر سامان دعوت و شادی
جو دیکھا تو اہل شہر سے دریافت کیا اُنھون نے کل حال جنگ و پیکار و قیدیون کے
رہا ہونے کا اور لشکر کے شکست کھانے کا اور سب کے مسلمان ہونے کا اور بادشاہ کی
دعوت کرنا سب بیان کیا ہرکارے یہ خبر دریافت کرکے چلے گئے تھے ہرکارون نے
اپنے لشکر مین پہونچکر افسرونکو اس سب حال سے آگاہ کیا اور کہا کہ عنطاق بھی

سب مسلمان ہو گئے ہیں وہاں تو بہت سامان ہیں اور خوشیاں ہیں شاہزادہ علمشاہ و دیوانہ و مضراب مع کجکلاہ و مع سب سرداروں کے رہا ہو گئے ہیں رموز جادو مارا گیا اسی سبب سے ہم سب اُسکے سحر سے رہا ہوئے یہ سنکے افسران سپاہ بہت خوش ہوئے اور یہ باہم صلاح کی کہ ہم چلکر اُسی مقام پر شاہزادہ سے ملیں اور قدمبوسی حاصل کریں اور جو افسران لشکر مضراب نے جو یہ حال سنا وہ لوگ بھی اپنے سردار و افسر کی خبر خیریت اثر انکی سن کے خوش ہوئے اور لشکر دیوانہ کے افسروں کو پیغام بھیجا کہ اب ہم اور تم ایک ہو گئے ہو لہذا اگر تمہارا قصد اپنے افسر کی خدمت میں جانے کا ہو تو ہم اور آپ سب ملکر چلیں اور قدمبوسی حاصل کریں انھوں نے جواب میں کہلا بھیجا کہ بسم اللہ شوق سے چلیے ہم موجود ہیں یہ کہکر اُن سب نے سامان کیا ادھر ان لوگوں نے وہاں لشکر ایک ہو کر طرف شہر عنظاقیہ کے روانہ ہوئے یہ لشکر قریب دو لاکھ پچاس ہزار کے تھا تمام خیمہ و بارگاہ وغیرہ سب بار کر اسے لیکر چلا یہاں تک کہ قریب عنظاقیہ پہونچکر خیمے وغیرہ پا کیے دیکھا کہ بیرون شہر لشکر اُترے ہوئے ہیں ہرکاروں کو روانہ کرتے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ ان بادشاہوں کا لشکر ہے کہ جو گذرا ہے کلمک آئے تھے عنظاق کے مسلمان ہونے سے وہ سب بھی مسلمان ہوئے ابھی انکو رخصت نہیں ملی تھی کہ وہ اپنے اپنے ملک کو جاویں اس لشکر نے جو کہ بیرون شہر اُترے ہوئے تھے انھوں نے جو یہ لشکر آتے ہوئے دیکھا اور اُترتے ہوئے دریافت جو کیا تو معلوم ہوا کہ یہ وہ لشکر ہے جو کہ مبتلاے سحر رموز جادو مضراب کجکلاہ و دیوانہ کا تھا اب جو رموز قتل ہوا سحر سے نجات پائی اپنے آقا سے ملنے کو آئے ہیں لشکر حریف نہیں ہے جب یہ معلوم ہوا تو یہ لوگ متعرض نہ ہوئے ورنہ پہلے قصد کیا تھا کہ روکیں یہ آمدن اگر بیرون شہر فروکش ہوا تھا کہ جب ان شاہزادہ سے اور عنظاق سے بابت کوچ کے صلاح ہوئی تھی اور یہ قرار پایا تھا کہ البرز کوہ کی طرف روانہ ہوں قلعہ بحریہ کی طرف سے ہوتے ہوئے جیسا کہ تحریر کر چکے ہیں جب یہ رائے قرار پا چکی تو عنظاق اور کاغذات ملکی دیکھنے لگا تھا اور دربار آراستہ تھا کہ سب سردار و بادشاہ و شاہزادہ

علمشاہ و جہانگیر و مضراب کجکلاہ و تنجیر دیوانہ و افغان آدم خوار و دیگر سرداران
دونون کے اور وہ سردار ساحر جو کہ لشکر اسلام سے آملے تھے خواہ دیگر سب موجود تھے
کہ جوڑی ہرکارون کی حاضر دربار ہوئی بجز آگاہ یہ خبر لائے اور دعا ثنائے شاہی
کہکے یون عرض کرنے لگے ہم جو بیرون شہر گئے تو ہم نے ایک لشکر کو فروکش پایا دریافت
جو کیا تو معلوم ہوا کہ یہ وہ دونون لشکر ہین جو کہ مبتلائے سحر تھے یعنے ایک لشکر شاہزادہ علمشاہ
و تنجیر دیوانہ کا ہے دوسرا لشکر مضراب کجکلاہ کا جب انھون نے سحر سے نجات پائی اور
انکو یہ معلوم ہوا کہ ہمارے سردار بھی رہا ہوئے اور شہر عشرت افزا میں ہین پس ان سے ملنے
کو آئے ہین شاہزادہ علمشاہ و مضراب نے کہا کہ کیا ہمارا لشکر آیا ہے عرض کیا کہ جی ہان اور ڈنکا
کہتا ہو کہ اس لشکر کے افسر اپنے کل لشکر کو مقام مناسب پر فروکش کر کے اور نذر لیکر اندر وان
ٹھہرائے در دولت پر حاضر ہوئے درگہ سالار سے کہا کہ جا کر شاہزادہ علمشاہ و مضراب
کجکلاہ سے خبر کردو کہ اپکے لشکر کے افسر حاضر در دولت ہین آرزوے قدمبوسی رکھتے ہین
درگہ سالار دربار میں آیا ایاں سرکاری عرض کررہے ہین درگہ سالار نے اپنے مقام پر کھڑے
کھڑے ہوکر اُن افسرون کے آنے کی خبر کی حکم ملا کہ انکو آنے دو درگہ سالار نے انکو آکر حکم
سے آگاہ کیا وہ افسر داخل دربار ہوئے دربار کو خوب آراستہ پایا چنانچہ شاہزادہ علمشاہ
کو افسران سپاہ و سرداران مضراب کجکلاہ نے بہت ادب سے سلام کیا یہ تو معلوم ہو چکا
تھا کہ ہمارے افسر و آقا نے دین اسلام قبول کیا اور اطاعت کی سلام کر کے نذر دی اور عرض
کیا کہ ہمکو بھی کلمہ تعلیم ہو تاکہ ہم بھی دائرہ اسلام مین داخل ہون گرداب کرتے ہین شاہزادہ
نے کلمہ تعلیم کیا وہ سب کے سب کلمہ پڑھکر از سر صدق مسلمان ہوئے نذر گذرانی آگے
بعد اپنے افسر و آقا سے ملے مقام مناسب بیٹھکر فراغت ہوا سب حال دریافت کیا
انھون نے کل حالت اپنی اور اُدھر آنے کی بیان کی شاہزادہ کے ملازم و افسر سپاہ نے
قدمبوسی حاصل کی انکو بھی کرسی زر دکھلائی ہمت ہوا وہ سب بیٹھے تھے اب شاہزادہ نے
مخاطب سے فرمایا کہ اب کوئی فکر نہیں قلعہ کے طرف جانے کی نہیں ہے کیونکہ میرا لشکر اسی
مقام پر میری خبر پاکر آگیا اور لشکر مضراب کجکلاہ اب اسی طرف سے طرف کوہ البرز کے

کوچ کرینگے اور اپنے لشکر کے افسروں کو مضراب نے لشکر کے افسروں سے کہا تم لوگ بھی سامان سفر درست کرلیا ہم پرسوں کوچ کرینگے ان سب نے عرض کیا بہت خوب اسکے تھوڑی دیر کے عنطاق نے دربار برخاست کیا سب اپنے مقام پر آئے شاہزادہ بھی اپنے مقام فرودگاہ پہ تشریف لایا ادھر افسران لشکر مضراب نے لشکر مین آ سب اہل لشکر کو مسلمان کیا مضراب کجکلاہ بھی آیا اپنے لشکر مین اپنے اہل لشکر سے ملا سب نے استقبال کیا اپنے آقا و افسر کو دیکھکر سب خوش ہوئے دیوانہ اپنے لشکر مین اور افغان آدم خوار اپنے لشکر سے آکر ملا خلاصہ یہ کہ لشکر عنطاق و لشکر آرام و لشکر آسام و لشکر صیام و لشکر یاقوت و لشکر یعقوب وغیرہ مین سامان سفر درست ہونے لگا تین دن کے عرصہ مین سب سامان سفر درست ہوگیا بالجملہ کار جب وہ دن آیا پہلے علم شاہ نے جہانگیر و خواجہ و ملکہ آہو چشم و ملکہ غزالہ و ملکہ گوہر آرا و آفت جادو و میران جادو وغیرہ کو بطرف لشکر کے رخصت کیا یہ سب کے سب رخصت ہو کر طرف لشکر کے روانہ ہوئے خود علم شاہ مع ملک یلطاق و عنطاق کجکلاہ و مضراب کجکلاہ و یاقوت کجکلاہ و یعقوب کجکلاہ و آرام کجکلاہ و آسام کجکلاہ و شبام کجکلاہ کے اور قریب تو لاکھ سپاہ کے ہمراہ لیکر طرف کوہ البرز کے روانہ ہوئے کہ انکا حال آیندہ تحریر ہوگا انکو توراہ مین رکھتا جاتا ہے اب حال جہانگیر و خواجہ وغیرہ کا تحریر ہوتا ہے کہ یہ جو طرف لشکر اسلام کے چلے تھے ساحروں نے تخت سحر تیار کیے انپر ان سب کو سوار کیا اور روانہ ہوئے منزل بہ منزل چلے جاتے ہین کہ ایک صحرا ملا وہ بہت پر بہار تھا جہانگیر نے خواجہ سے کہا کہ اگر آپکی مرضی ہو تو دو ایک دن یہان قیام فرمایئے شکار کرین شکار کو تو چلنے مین طبیعت بہت گھبرائی ہے کچھ دنون تو راحت پائین نہ معلوم لشکر مین جا کر راحت ملے یا نہ ملے خواجہ نے کہا کہ اچھا کیا نقصان ہے چنانچہ اُس صحرائے پُر بہار مین سب اُترے ساحرون نے سحر سے خیمے وغیرہ برپا کیے اور کل سامان راحت مہیا کیا شاہزادہ شکار کو گیا ہرن شکار کیے اُنکے کباب لگائے گئے سب نے کھائے صحرا کی سیر کرنے لگے سب خوش خوش وہان مقیم ہین رات ہوئی ہر ایک نے آرام کیا رات کو خواجہ و جہانگیر نے خواب مین دیکھا کہ کل لشکر اسلام دریائے خون مین غوطہ زن ہ

اور گھبرا کر دشمن سے وہان پہونچا جب یہ خواب جو دیکھا اور صبح کو جو بیدار ہوے تو بہت پریشان تھے خواجہ سے جہانگیر نے اپنا خواب بیان کیا جہانگیر نے خواجہ سے کہا اور کہا کہ کسیکو روانہ کرکے لشکر کی خبر منگا لیجئے خواجہ نے کہا کہ بہت اچھا اور اسوقت سیران جادو وغیرہ کو جمع کرکے خواب کا حال بیان کیا اور کہا کہ کوئی جا کر خبر تو لاسیئے کہ لشکر کیا حالت ہی پس سیران جادو اسیوقت طاؤس سحر پر سوار ہوکر طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوا پرا سے خبر اس زمانہ مین لشکر مین پہونچا کہ جبکہ تمام لشکر تباہ ہو چکا تھا اور نقابدار ابلق پوش سبکو اسیر کر چکا تھا لشکر مین عجب تلاطم تھا سیران جادو یہ حال دیکھکر اور سب دریافت کرکے وہان سے طرف خواجہ کے روانہ ہوا اور سب حال آکر خواجہ سے بیان کیا کہ نبرد ہوگان کے آنے کے اتفاق سے طبل جنگ بجوایا لشکر اسلام مین بھی طبل جنگ بجا دونون لشکر آکر دو صف ہوے درمیان صف آرا ہوئے نقابدار ابلق پوش نے آکر مقابلہ کیا خلاصہ یہ کہ سب سردارون کو اسیر کر لیا ہی آفت مین لشکر اسلام مبتلا ہی یہ خبر سنکے خواجہ نے غزالہ سے کہا کہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ نقابدار ساحر ہی ملکہ غزالہ وغیرہ نے جواب دیا کہ ضرور ساحر ہی خواجہ نے کہا کہ جس طور سے یہ نقابدار بنکر آیا ہی اور مقابلہ کرتا ہی اسی طور سے تم لوگ بھی مقابلہ کرو شاہزادہ کو نقابدار بناؤ اور تم سب بھی نقابدار ہو اور چھپکر مقابلہ کرو سب نے کہا کہ جیسی راے آپ کی آہو چشم نے کہا کہ اگر حکم ہو تو ہم بھی باز سحر کا تیار کرین کیونکہ طریقہ سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ باز جو اسکے سر پر سایہ فگن ہی وہ ہی حریف کے سر پر آکر گردش کرتا ہی اور نقابدار حریف کو پکڑ لیتا ہی تو کچھ ہی یہی باز ہی پس راے یہ ہی کہ باز سے باز مقابلہ کرے اور نقابدار سے نقابدار خواجہ نے کہا کہ یہ بہت ٹھیک ہی پس اسیوقت آہو چشم نے ایک باز سحر سبز رنگ و ملکہ غزالہ نے بھی ایک باز برنگ سفید سحر سے تیار کیا خواجہ نے جہانگیر کو نقابدار بنایا ملکہ آہو چشم وغزالہ سحر کرکے پوشیدہ ہو گئین اور سب ساحرون نے بموجب صلاح خواجہ اپنی شکلین تبدیل کین خواجہ نے ایک تاج سکل بجواہر نکال کر سر پر رکھا ایک زریش بہت سفید رنگا ہوا ہفت رنگ زیب تن کیا بادشاہ جلیل نبکر طیار ہوے ان سبکو اپنا

مصاحب و اہل لشکر قرار دیا تخت سحر تیار کرکے اُسپر سوار ہوئے جتنے ساحر تھے مرکب پر سوار
ہوئے اور سب ساحرہ بھی مرکبون پر بیٹھے غزالہ و آہو چشم دونون پرندہ طور سے ہمراہ ہوئین
دونون باز ایک دہنی طرف و ایک بائین طرف سر پر گردش کرتے تھے اس شان و شوکت
سے خواجہ طرف لشکر کے چلے کہ انکا حال آیندہ تحریر ہوگا اب لشکر اسلام کا حال تحریر کیا جاتا ہی

اب دو کلمہ داستان لشکر اسلام کے ملاحظہ ہون

راوی بیان کرتا ہی کہ اُس دن جو نقابدار ابلق پوش آٹھ یوم کی مہلت دیکر چلا گیا تھا اور کہہ گیا
تھا کہ اگر اپنی زندگی چاہتے ہو تو دین اسلام ترک کرکے اخلاق کی اطاعت کرو ورنہ بعد
گذرنے میعاد مقررہ کے مین آکر تم سبکو قتل کرونگا ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا اور اخلاق سے
کہہ گیا تھا کہ اگر یہ لوگ تمہاری اطاعت کرین تو خیر ورنہ بعد گذرنے ایام مہلت کے تم طبل
جنگ بجا کر صف آرا ہونا مین آکر ان سبکو قتل کرونگا چنانچہ یہ داستان اس مقام پر ترک
کی گئی تھی کہ اہل اسلام مع لندھور کے مبتلاے رنج و غم ہین اور کفار مصروف عیش و عشرت
ہین یہان تک وہ زمانہ مہلت اہل اسلام کو تو رنج و غم مین بسر ہوا اور انھون نے اطاعت
نہ کی اور کفار نے ساتھ خوشی و راحت کے بسر کیا اب وہ وقت آیا کہ زمانہ مہلت گذر گیا جب
دن مہلت کے تمام ہوئے اخلاق نے ایک سردار کے زبانی لندھور سے کہلا بھیجا کہ
آپکو نقابدار آٹھ یوم کی مہلت اس غرض سے دے گیا تھا کہ آپ اس زمانہ مین باہم صلاح
کرکے میری اطاعت کرین اور اپنے کو اس آفت و بلا سے بچا لین مگر آپ نے کچھ خیال نکیا
نہ میری اطاعت کی وہ زمانہ مہلت گذر گیا اب آپکی کیا راے ہی کل نقابدار تشریف لائینگے لہذا
اگر آپکی مرضی ہو تو اگر میری اطاعت کیجیئے اور دین اسلام ترک کیجیئے نہین تو طبل جنگ بجوایئے
اور آمادہ قضا و مہیاے مرگ ہوکر صبح کو میدان مین آیئے کہ مقابلہ کیا جائے اُس سردار نے
یہان آکر لندھور سے اخلاق کا پیام کہا لندھور بارگاہ مین بیٹھے ہوئے تھے سردارون کے
رنگون پر غایت پژمردہ ہوئے تھے سناٹا تھا بارگاہ مین دیکھکر اُس بارگاہ کو دل بھر آتا تھا کہ
وہ سردار آکر پہونچا لندھور سے اخلاق کا پیام دیا لندھور نے پیام سنکے فرمایا کہ اُس نابکار
زناہنجار سے کہدینا کہ تو کیا ہی اور تیری اصل کیا ہی اور اُس نقابدار یکہ روزگار کی کیا

حقیقت ہی جو ہم آپکے خوف سے تیری اطاعت کرین اور اپنا دین ترک کرین ہمکو اپنے خدا پر بھروسہ ہی وہی سب آفتون سے بچانے والا ہی وہی کریم ہی رحیم ہی نجات دینے والا ہی کہدیا کہ تو طبل جنگ بجوا ہم کل اگر میدان جنگ مین اس نقابدار نابکار سے مقابلہ کرین گے اسکو اپنا عزا ہی ہمکو خدا پر بھروسہ ہی ہم مرنے سے نہین ڈرتے ہین اگر ہماری اسی طور سے آئی ہی کیا خوف ہی ہم موجود ہین لعنت ہی تجھپر اور اُس نقابدار ساحر روزگار پر اور تیرے خداوند پر اب ہمکو کبھی ایسا پیام لغو نہ بھیجنا ورنہ پچھتائیگا ابکی مرتبہ اس سے زیادہ ترسخت جواب دینگے وہ پیامبر یہ جواب عتیق التیام سُن کے اپنی جان کو غنیمت جانکر وہان سے اخلاق کے پاس آیا جو کچھ لندھور نے جواب دیا سب بیان کیا اخلاق کو بہت غصہ آیا اپنے سردارون سے کہا کہ معلوم ہوتا ہی کہ ان سب کی قضا ہی آئی ہی بہت خود سر ہین یہ کہکر حکم دیا کہ بجے طبل جنگ نقارے پر چوب پڑی جوجب لشکر اخلاق اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل اہل اسلام سے مقابلہ ہوگا نقابدار آکر مقابلہ کریگا سامان جنگ ہونے لگا سب اپنے ہتھیار درست کرنے لگے ہرکاران لشکر اسلام نے جاکر لندھور کو طبل جنگ بجنے سے آگاہ کیا لندھور نے حکم دیا کہ بفضل ایزدی و تائید ربانی ہمارے لشکر مین بھی طبل جنگ بجے ہم کل میدان جنگ مین جاکر کفار سے مقابلہ کرینگے یہان بھی کوس زرمی پر چوب پڑی اہل لشکر اسلام کو بھی معلوم ہوا کہ کل کفار نابنجار سے مقابلہ ہوگا سب اُسیوقت سے سامان جنگ کرنے لگے آلات حرب و ضرب کو درست کرنے لگے ہر ایک کی دعا تھی کہ خداوند کریم ہم سب کو اس آفت و بلا سے نجات دے کوئی ایسا مددگار روانہ فرما کہ وہ آکر اس نقابدار نابکار کو قتل کرے اور ہم سبکو اس بلا سے نجات دے راوی بیان کرتا ہی کہ اسقدر دن لشکر اسلام کو دعا مین تمام ہوا دونون طرف طبل جنگ بجا کیا اور دونون طرف سامان جنگ ہوا کیا جب شب ہوئی دونون طرف طلایہ پھرنے لگا صدائے حاضر باش و ناظر باش و بیدار باش بلند ہوئی کفار نے تو وہ رات بخوشی بسر کی و اہل اسلام نے و لندھور نے وہ رات عبادت خدا و گریہ وزاری و نالہ بیقراری و دعا مین بسر کی جب صبح ہوئی دونون لشکر میدان مین

اگر صف آرا ہوئے چوبدارون نے نکل کر پست و بلند زمین کو ہموار کیا سقون نے نکل کر آبپاشی
کرکے گرد و غبار کو بٹھا دیا نقیبون نے نکل کر نقابت کی دونون لشکرون کی صفون پر
سناٹا چھا گیا اہل اسلام کو تو یہ انتظار ہے کہ کوئی لشکر کفار سے مقابلہ کو نکلے اور کفار نقابدار
کا انتظار کر رہے ہین کہ وہ آلی تو مقابلہ کرین۔ لندھور نے شب ہی سے قصد کر لیا ہے
کہ آج مین خود نقابدار سے مقابلہ کرون گا ایک ضرب گرز مین پیوند زمین کردون گا
اگر خدا نے چاہا لندھور کا یہی قصد تھا اور کہہ رہا تھا کہ کوئی میدان مین آکر مبارز
طلب کرے تو مین مقابلہ کو جاؤن سب اہل اسلام دعا کر رہے ہین کہ خداوند کریم اپنا
رحم کرے سب کے حال پر جب نقیب نقابت کرکے چلے گئے اُنکے جانے سے تھوڑی
دیر کے بعد بگولہ گرد کا صحرا کی طرف سے پیدا ہوا نقابدار ابلق پوش مع اپنے عیار اور کل
قیدیون کے آکر موجود ہوا ایک سمت سب خداپرستون کے کہ جنکو نقابدار نے اسیر
کیا تھا صف جمائی ہو گریبان اُنکے ہاتھون مین نقابدار نے آکر اخلاق کو سلام کیا لشکر
اسلام کو صف آرا دیکھکر اخلاق سے پکار کر کہا کہ ان لوگون نے میرے کہنے پر عمل نہ کیا
اور مقابلہ کے لیے میدان جنگ مین آئے مجکو اجازت دیجیے کہ مین جاکر مقابلہ کرون اخلاق
نے کہا کہ تمکو سپرد کیا خداوند عجائب کے پس نقابدار مرکب کو چمکا کر میدان مین آیا اور
سلحشوری کرکے مبارز طلب کیا اسکا مبارز طلب کرنا تھا کہ لندھور نے اپنے مرکب
کو صف سے نکالا سب اہل لشکر نے آکر لندھور کو گھیر لیا اور ہر ایک کہنے لگا کہ ہماری
موجودگی مین آپکو جانے نہ دینگے جب تک ہم لوگ موجود ہین آپ مقابلہ کو نہ تشریف لیجائین کوئی
تو سرپرست ہمارے سر پر موجود رہے اگر خدانخواستہ آپ بھی اسیر ہو گئے تو پھر ہمارا کون
ہے لندھور نے جواب دیا کہ مجھ سے تباہی لشکر کی دیکھی نہین جائیگی مین کیا چیز ہون
میرا ہونا نہ ہونا دونون برابر ہے خدا کی ذات پر بھروسہ کرو وہی سبکا حامی و مددگار ہے مجکو
جانے دو کیونکہ مجھسے اسکے لاف و گزاف کی تقریر نہین سنی جاتی ہے اب وہ بہت
کلمات لاف و گزاف بک رہا ہے اب مجھ سے صبر نہین ہو سکتا ہے تم سبکو مین نے
سپرد خداوند کریم کیا اگر تم مین سے کوئی سمجھکر خدمت بادشاہ اسلام و صاحبقران

عالی مقام مین پہونچے تو میری طرف سے سبکی خدمت مین سلام عرض کرے اور عرض
کرے کہ آپکے غلام نے بہت مجبوری سے اپنی جان دی اور یہ حسرت لیکر دل مین پردہ
دنیا سے گیا کہ مرتے وقت آپکی زیارت نہ نصیب ہوئی نہ آپکے قدم مبارک پر دم نکلا امید
خاکسار کو کبھی کبھی فاتحہ سے یاد فرماتے رہینگے اور اگر اس طرف آنا ہو تو ان کافرون
سے ہم سب غلامون کے خون کا بدلا ضرور فرمایئے گا کہ ہم سب کے سب گذر کر دنیا
کو بھی محتاج رہے خیر جو مقدر مین تھا وہ پیش آیا ہماری قسمت مین یہی لکھا تھا غرض
کے اس کہنے پر تمام لشکر مین کہرام مچ گیا غرض جب ہوا تو نقابدار نے پکار کر کہا کہ تم لوگ سب
بیکار رہوگے اگر ہو مین تم مین سے کسیکو زندہ نہ چھوڑونگا سبکے سب گرفتار یا قتل کرو
اور جو ان خداپرستون نے جوکہ اسیر ہوئے تھے اور بیڑیان ہاتھون مین ڈالے ہوئے تھین
انھون نے سر اٹھا کر کہا کہ او فرقۂ خداپرستان کیون اپنے کو مفت ہلاکت مین مثل ہمارے ڈالتے ہو
ہم تو اسوقت تک نقابدار کے کلام پر عمل نہ کرکے پچھتا رہے ہین ہمتو اپنے خدا کو پہچان گئے
لیکن اسی مین خیریت ہے کہ نقابدار کی اطاعت کرو ورنہ مثل ہمارے تم سب بھی اسیر
ہو جاؤگے یہ کلام سنکر کسی نے جواب نہ دیا وہ لوگ یہ تقریر کرکے خاموش ہو گئے
تحریر کرچکا ہون یہ لوگ خاموش کھڑے رہتے ہین سر جھکائے ہوئے ہان اگر غلام کرتا
ہین تو ایسے ہی کیونکہ مسموع ہین اور جو لندھور نے ان سب اہل لشکر کو سمجھا کر پھر بلا
بانگ لی بارگاہ لشکر و لوگ لندھور کے ہمراہ آئے لندھور تو فقط سبکو واپس کیا اور یہ لشکر سب
لوگون کو سپرد خداوند کریم کیا اور مرکب چمکا کر چلے راوی بیان کرتا ہے کہ اب لشکر اسلام
مین کوئی سردار زبردست نہین ہے سوا اہل لشکر کے لشکر مین کہرام مچا ہوا ہے سبکی یہی
دعا ہے کہ اے خداوند کریم تو لندھور کو اس بلا و آفت سے بچا اور اس نقابدار پر مظفر
و منصور فرما جب تک یہ دعا کر رہے ہین ادھر لندھور نے اسکے مقابل مین پہونچکر
کہا کہ او نابکار بدکردار تو کس قدر گزاف کر رہا ہے مین تیرا حریف آ پہونچا سمجھ کلام کرنا
کیونکہ مین ایک بات تیری نہ مانونگا یہ مقام رزم ہے اور جائے نصیحت و پند نہین ہے جو تو تقریر
کرے بس جو تجھکو حربہ کرنا ہو وہ حربہ کر نقابدار نے کہا کہ مین تم ایسے گرز زنون پہ گیا ہے

اگر دون صرف یہی کافی ہو کہ مین تمکو مرکب پر سے اُٹھا کر اسیر کرون لندھور نے کہا کہ جو تیرا جی چاہے وہ حربہ کرین تیرے سامنے موجود ہون نقابدار و لندھور سے یہ تقریر ہو رہی تھی کہ اودھر بازے سر لندھور پر آ گردش کی اپنی حرکت سے باز نہ آیا گردش کر کے نقابدار کے سر پر جا کر سایہ فگن ہوا اودھر لندھور کی قسمت نے جواب دیا اودھر نقابدار نے کمر زنجیر لندھور پکڑ کر مثل پھول کے لندھور ایسے جوان قوی ہیکل کو اُٹھا لیا کہ جسکو صاحبقران زمان نے سات دن مین زیر کیا تھا یا نقابدار نے پانچ منٹ مین اُٹھا لیا یہ گردش فلکی تھی نقابدار نے لندھور کو اُٹھا کر عیار کے حوالے کیا عیار نے لیجا کر لندھور کو بھی ان سب اسیرون مین کھڑا کر دیا یہ بھی سر جھکا کر کھڑے ہوئے ایک موگری انکے بھی ہاتھون دیدی یہ بھی مثل ان سبکے اسیر ہو گئے مگر آزاد ہین سحر مین مبتلا ہین جب نقابدار لندھور کو گرفتار کر چکا تو پکارا ابھی کوئی ایسا ہی کہ میرے مقابلہ کو آئے جسکو تمنائے مرگ ہو وہ آکر مقابلہ کرے یہ جو پکار کر کہا کسی نے جواب نہ دیا لندھور کے اسیر ہو جانے سے لشکر اسلام مین تلاطم مچا ہوا تھا نہ کہ تھا ہر ایک کے حواس باختہ تھے اب کوئی نہ تھا کہ جو نکل کر مقابلہ کرے سوا لشکریون کے وہ لوگ خیال کرتے تھے کہ جب ایسے ایسے بہادر تو چشم زدن مین اسیر ہو گئے تو ہماری کیا اصل ہے یہ خیال کر کے کسیکو جرأت نہ ہوتی تھی کہ جا کر مقابلہ کرے تہلکہ پڑا ہوا تھا کہرام مچ گیا جو نقابدار نے یہ لشکر کچھ دیر تامل کیا جب کوئی مقابلہ کو نہ آیا پھر پکار کر وہی کلمہ کہا یہان سے کسی نے جواب نہ دیا بلکہ ہر ایک یہ فکر کرنے لگا کہ یہان سے بھاگ کر بادشاہ اسلام کے پاس چلے چلین اور انکو اس حال سے آگاہ کرین تاکہ وہ کوئی بندوبست کرین یہان تو لشکر مین اہل لشکر یہ بندوبست کرنے لگے اودھر نقابدار نے جب یہ سمجھا کہ مین نے مبارز طلب کیا اور کوئی میرے مقابلہ کو نہ آیا تیسری مرتبہ پھر پکار کر کہا کہ جسکو تمنائے مرگ ہو میرے مقابلہ کو آئے اور اگر اپنی زندگی کا خواستگار ہو تو آکر ملک اخلاق دیو کی اطاعت کرے اور دین آبائی پرستی اختیار کرے اگر اب کوئی میرے مقابلہ کو نہ نکلیگا ورنہ اطاعت کرنے کو تو مین خود آونگا اور تم سبکو قتل کرونگا آیندہ تمکو اختیار ہے لشکر اسلام سے لوگون نے جواب مین اُسکے کہا کہ لاکھ لعنت ہے تجھپر اور تیرے ملک اخلاق پر اور تیرے خداوند

عجائب نگار پر ہم کبھی نہ آئینگے نہ دین اسلام کو ترک کرینگے جو تیرا جی چاہے وہ کر خواہ خود
آکر مقابلہ کر اور ہم سبکو قتل کر خواہ اُسی مقام پر سے سحر کر کے ہم سبکو غارت کر دے کیون
بیکار بک بک کر رہا ہے ہم سب لوگ بتمناے مرگ موجود ہین یہ جواب سن کے نقابدار کو
بہت غصہ آیا برہم ہو کر قصد کیا تھا کہ اہل اسلام پر سحر کرکے جا پڑون کہ ادھر اہل اسلام
نے اُسکا یہ قصد دیکھا اور بلک کر جو دعا کی تیر دعا ہدف اجابت پر پہنچا کیونکہ در آسمان
وا تھے وقت اجابت دعا کا قریب آگیا تھا اہل اسلام کا بلک کر دعا کرنا تھا کہ پردہ بیابان
سے ناگہان گرد و غبار بلند ہوا کہ جسنے سپہر دوار کو تیرہ و تار کر دیا دن کی رات ہو گئی روے
آفتاب پنہان ہو گیا شعر ز گرد و غبار کہ برشد سپہر ٭ رہ رفتن خویش گم کرد مہر ٭ دیگر
اندران دشت عاج اورنگ زگردے بہم خاست تو تیار نگ ٭ ایسا گرد و غبار بلند ہوا کہ روے
مہر پوشیدہ ہو گیا لوگون کو سیاہ آندھی کا گمان ہوا طائر اپنے اپنے آشیانون کی طرف
اوڑ اوڑ کر جانے لگے درندے و چرندے طرف اپنے مقام کے راہی ہوئے یہ گرد و غبار
جو دونون لشکرون کے اہل لشکر نے دیکھا سب نے خیال کیا کہ بڑے غضب کی آندھی
اُٹھی ہے اسکے عقب مین پانی ضرور ہو گا یہ گمان کر کے برساتیان منگا منگا کر اوڑھ لین تاکہ
بھیگنے سے بچین بہتیرے سب سمجھے کہ لشکر کو میدان سے واپس لیجائین دوسرے یہ خیال کیا
کہ جبتک فرودگاہ تک جائین جائینگے مینہ برسنے لگے گا اس حالت مین بھی سرابور
ہونگے اس سے کیون جائین سب اُسی طرف دیکھ رہے ہین کہ دونون لشکرون کے اہل
لشکر کے کان مین اُس گرد و غبار مین سے صداے سم اسپان و آواز نقارہ و جھنکار تلوار
کی آئی اور دیکھا کہ بعض ستارون کے کچھ چمکتا ہوا نظر آتا ہے یہانتک کہ وہ غبار اس میدان
کے قریب آکر قائم ہوا دونون لشکرون کے ہرکارے براے دریافت حال اُس غبار
کی طرف چلے کہ یہ گرد و غبار آکر قائم ہوا باد نے مارا گرد کو گرد نے مارا باد کو دامنہ گرد کا
شق ہوا سب نے دیکھا کہ دامن گرد سے چھ سو علم چھلا کو سیاہ کی علامت کے نمودار ہوئے
ہاتھیون پر علمدار لباس زرنگار پہنے ہوئے لیے بیٹھے ہین علمہاے سرخ کے پھریرے کھلے
ہوئے ہین اُنکے اوپر یہ تحریر وحمد آلہی مرقوم ہے اہل اسلام نے جو یہ سامان دیکھا فوراً پہچان لیا

کہ کوئی نہ کوئی لشکر اسلام سے ہماری خبر سنکے کمک کے لیئے آیا ہے فوراً سحرہ شگر گیا اب جو غور کرکے دیکھا تو پہچانا کہ یہ علامت تو ملک قاسم لعل خفتان خونریز خاوری کے لشکر کی ہے وہ سب علمدار ایک سمت آکر قائم ہوئے جو ہرکارے لشکر اسلام کے برائے خبر گئے تھے وہ فوراً دریافت کرکے لشکر میں آئے اہل لشکر سے کہا کہ پریشان ہو تمہارے حال کی خبر برق وچالاک نے بادشاہ سے کی ملک قاسم یہ حال سنکے فوراً وہان سے روانہ ہوئے برائے کمک یہ اُنکی آمد ہی اور یہ اُنکا لشکر ہے ادھر ہرکاران لشکر کفار نے دریافت کرکے اخلاق سے کہا جاکر کہ اہل اسلام کی کمک آگئی کل لشکر اسلام طلسم نوخیز جمشیدی پر اُترا ہوا ہے وہان جاکر عیاروں نے خبر کی نبیرہ حمزہ ملک قاسم لال خفتان خونریز خاوری یہ خبر سنکے برائے کمک وہان سے روانہ ہوا اب آکر پہونچا ہے یہ اُنکی آمد ہے بڑا زبردست وقوی کل ہے اسنے ہزارون ملک یکہ و تنہا فتح کیے ہین سنا گیا ہے کہ اسی نے اُٹھارویں روز ترک توسن یلطاقی کا تعاقب کرکے ترک توسن کو بارگاہ کیخسروی مین مع ستون کے قتل کیا سات برس کے سن مین طلسم افراسیاب کو فتح کیا بڑا شجاع و بہادر ہے اخلاق نے کہا کہ آتا ہے تو آنے دو اسکی بھی قضا لائی ہے ہرکارے تو یہ کہکر ہٹ گئے اب لشکر کفار و لشکر اسلام کی دونون کی نگاہین اسی طرف کو لگی ہوئی ہین سب اسی طرف دیکھ رہے ہین کہ دیکھا اور سب جلوس سواری نمودار ہوا جب سب جلوس سواری آکر ایک طرف قائم ہوا لشکر اسلام نے تو ہر ایک کو پہچان لیا مگر کفار کسی سے آگاہ نہ تھے جو پہچانتے چنانچہ اہل اسلام نے دیکھا کہ ملک قاسم مرکب پر سوار دونون طرف اُنکے ماموں قہماس خان خاوری و الماس خان خاوری و حسن خان خاوری و قارن دیوبند اردشیر دل و مار و شیردل و مظفر ضیغم خون آشام و دیگر رفیقان جان نثار مرکبون پر سوار عقب مین لشکر بیشمار اسباب بارگاہ افراسیابی کا ارابون پر لدا ہوا یہ لشکر آکر ایک طرف قایم ہوا ملک قاسم نے دیکھا کہ ایک طرف تو لشکر اسلام بحالت خراب سردارون سے پرے کے پرے خالی سوا اہل لشکر کے کوئی سردار لشکر مین نہین ہے ہر مقام پہ خاک اُڑ رہی ہے سب پریشان حال بدحواس کھڑے ہوئے اوپر کو دیکھ رہے ہین اُسی کے مقابلہ مین دوسرا لشکر کفار کا صف آرا ہے اُس لشکر

گئے سب لوگ خوش و خرم ہین وسط میدان مین ایک نقابدار اُلٹی پوشش مرکب ابلق رنگ پر
سوار کھڑا ہی سر پر اُسکے باز ابلق رنگ سایہ فگن ہی اور ایک عیار نقاب پوش اُسکے پاس
کھڑا ہو لشکر اسلام کی طرف دیکھ رہا ہی جب نقابدار نے آمد لشکر دیکھی تھی تو اپنے عیار
کو براے دریافت حال روانہ کیا تھا اُسنے بھی دریافت کرکے لوٹ آ کر حقیقت
کی خبر نقابدار کو دی ملک قاسم نے دیکھا کہ پس پشت نقابدار سب سردارانِ اسلام سر
جھکائے ہوئے کھڑے ہین اُنکے ہاتھون مین سوا ہو گرہ ین سکے کوئی دوسری شے نہ
ہی نہ کسی قسم کی قید مین مبتلا ہین یہ واقعہ دیکھکر ملک قاسم حیران ہوئے اور سلام بہ لب
جھک کر ملک قاسم کو سلام کیا ملک قاسم اپنے لشکر کو صف آرا ہونے کا حکم دیکر مرکب کو
بڑھا کر لشکر اسلام مین آئے سب اہل لشکر نے قدمبوسی حاصل کی سارا حال جنگ و پیکار
نقابدار و اسیری ہر سردار کا بیان کیا اور کہا کہ یہ نقابدار ساحر ہی حضرت قاسم کو جب نظر
آیا فرمایا کہ مین ابھی جا کر بقوت الٰہی اسکو سزا دیتا ہون سب نے عرض کی کہ [illegible]
زبردست ہی بادہ کبر و نخوت سے مست ہی بالکل لڑ نہ ہو کہ بلا [illegible] چھول سے [illegible] پر
سے اُٹھا لیا خداوند [illegible] سمجھ بوجھ کر مقابلہ کرین ہم سب کے سب شل [illegible]
سردار کے نہ ہونے سے آپکی تشریف آوری سے ہم سب کے تن مین جان آئی ورنہ ہمکو زندگی
کی کب امید تھی یہ امر ہماری ہمت و شجاعت کے خلاف تھا کہ ان لوگون سے رو برو [illegible]
کرتے آپ نہ تشریف لیجائین اور کسی سردار کو روانہ فرمائین کہ وہ جا کر مقابلہ کرے شاہزادہ
نے فرمایا کہ تم اطمینان رکھو یہ شکار میرا ہی اگر فضل خدا شامل حال ہی تو اسکا کیا مجال ہی [illegible]
باندھ لاتا ہون یہ کہکر اُن سبکو اطمینان دلا کر اپنے لشکر مین آئے نقابدار و کفار نے دیکھا
کہ ایک جوان رعنا چہرہ مثل آفتاب کے روشن لباس سرخ پہنے ہوئے اپنے لشکر کو ایک
طرف قائم کر کے لشکر اسلام مین گیا اُن لوگون نے اُسکی بڑی تعظیم و تکریم کی وہ بھی بہت
خلق سے پیش آیا کچھ اُنسے باتین کرکے اپنے لشکر مین چلا آیا [illegible] یاقوت نگار
[illegible] لگائے ہوئے ہی راوی بیان کرتا ہی کہ ادہر اہلکارون نے لشکر اسلام سے ملا کر شاہزادہ
کے لشکر کے خیمے وغیرہ برپا کیے اور لشکر کے فرودگش ہونے کا مقام مقرر کیا [illegible] لشکر اسلام

طوق ہو کر رخصت آرا ہوا نشان کہرے گئے پھریرے ہوا سے بل کھانے لگے ملک قاسم
لشکر اسلام سے واپس ہو کر گئے اپنے ماموں سے کہا کہ آپ لوگ لشکر سے خبردار رہیں اور
ابد عہد کے کل لشکر اسلام جو اسوقت بسردار ہے آپکے سپرد ہے میں نقابدار کے مقابلہ کو جاتا ہوں
کہ وہ تین دن سے سنتا ہوں کہ مبارز طلبی کر رہا ہے کوئی نہ تھا کہ مقابلہ کو جاتا فیاض خان
و مظفر و عنبر وغیرہ نے عرض کیا کہ ہم غلاموں کی موجودگی میں حضور برائے مقابلہ تشریف لیجائینگے
جب ہم غلام نہ ہونگے اُسوقت آپکو اختیار ہے ملک قاسم نے فرمایا کہ آپ لوگوں کو غالباً معلوم ہے
کہ جو قصد کرتا ہے لشکر سے نکلنے کا وہی نکلتا ہے دوسرا اُسپر سبقت نہیں کر سکتا ہے پس میں
قصد کر چکا ہوں اگر نہ جاؤنگا تو خلاف قاعدہ ہوگا اور لوگ مجھپر طعنہ زن ہونگے کہ قاسم
نے پہلے تو قصد مقابلہ کیا جب یہ سنا کہ نقابدار بہت زبردست ہے پس بخوف نقابدار
مقابلہ سے باز رہا اور اپنے سرداروں کو تیل باشش کیا پس آپ لوگ یہ جانتے ہیں کہ
میں اپنے ہمچشموں میں سبک ہونگا آپ لوگ میری بیجرأتی و بے آبروئی کے خواہاں ہیں
کیسے خیرخواہ ہیں یہ جو شاہزادہ نے سب سے کہا وہ لوگ خاموش ہو رہے اور کہا کہ آپکو
اختیار ہے ہم سب تو آپکے تابعدار ہیں آپکے حکم سے سرتابی نہیں کر سکتے ہیں ملک قاسم
نے فرمایا آپ لوگ یہاں تشریف رکھیں میں ابھی اس نقابدار کو بفضل ایزدی اسیر
کرکے لاتا ہوں سب مایوس ہو کر رہ گئے ملک قاسم نے تنگ مرکب کو درست
کیا ادھر عرصہ جو ہوا تو نقابدار نے پکار کر اہل اسلام سے کہا کہ میں تم سے تین چار
مرتبہ کہہ چکا ہوں کہ میرے مقابلہ کو آؤ نہیں تو میں خود آتا ہوں تم نہیں سنتے ہو لہٰذا
اب میں آتا ہوں خبردار ہو جاؤ اور اگر تمکو اس لشکر کے اوپر بھروسہ ہے کہ یہ لشکر
ہماری کمک کو آیا ہے تو میں تم سبکو مع اس لشکر تازہ وارد کے ایک پل میں قتل
کرونگا بیکار تم اس لشکر پہ گھمنڈ کرتے ہو اہل اسلام نے تو کچھ جواب نہ دیا مگر ملک قاسم
نے پکار کر فرمایا کہ او نقابدار مغرور کس روز گار کیونکر اسقدر بڑبڑا رہا ہے دیکھ اس غرور کا
انجام اچھا نہیں ہے اسکی سزا پائیگا جو دم زندہ ہے اُسکو غنیمت جان میں تیرے جان
کا ملک الموت آپہنچا ہوں ذرا ٹھہر جی تلے دم لے کہ میں مشکر کو ٹھہرا لوں تو آتا ہوں

مجکو خود تیرے مقابلہ کا اشتیاق ہی یہ فرما کر اور تنگ مرکب کو درست کر کے سب سرداران
سے رخصت ہو کر سبکو سپرد بخدا کرتے ہم کہتے مرکب کو مہمیز کر کے لشکر سے باہر آئے اور مرکب
کو چمکا کر بمقابلہ نقابدار پہونچے جیسے یہ قریب پہونچے نقابدار نے کہا کہ ای جوان مجکو
تیرے حال پر رحم آتا ہی کہ تو ابھی جوان ہی تو کیون میرے مقابلہ کو آتا ہی مجھ سے تو اہل اسلام سے
مقابلہ ہو دیکھ لی مین نے ایسے ایسے جوانون و سردارون کو ایک پل مین اسیر کر لیا ہی یہ سب
جنکے ہاتھون مین ہوگریان ہین یہ سب میرے اسیر کردہ ہین تو کیون بیکار کو اپنے کو آفت مین
مبتلا کرتا ہی جدھر سے آیا ہی اُسی طرف چلا جا ورنہ مثل انکے تو بھی مبتلاے عذاب ہوگا
کون کسی کے لیئے اپنے کو آفت مین مبتلا کرتا ہی شاہزادہ نے جواب دیا کہ تو میرے
حال پر رحم نہ کھا کیا یہ لوگ جدا ہین اور مین جدا ہون ان سبکی کمک کے لیئے آیا ہون
تیری ظلم و بدعت سن کے پس زیادہ تقریر نہ کر جو حربہ رکھتا ہی وہ حربہ کر تا کہ تیرے دلکا
ارمان نکل جائے نقابدار نے جواب دیا کہ یہ جسقدر کھڑے ہین مین نے ان سبکو کشتی
مین زیر کیا ہی تجکو بھی کشتی مین زیر کرونگا ادھر بازنے سر شاہزادہ پر چرخ کھایا یہ
اپنی حرکت سے باز نہ آیا اسکا سر پہ گردش کرتا تھا کہ یہ مبتلاے سحر ہوئے وقت نے
جواب دیا اودھر نقابدار نے بڑھ کر کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالا شاہزادہ نے بھی قصد کیا کہ مین
ہاتھ بڑھا کر اسکی کمر زنجیر پکڑ لون مگر ہاتھ مین طاقت نہ پائی اُسنے کمر زنجیر پکڑ کر مثل
لندھور کے ملک قاسم کو بھی اُٹھا لیا اور گردن سر چرخ دیکر عیار کے حوالے کیا لشکر
کفار مین غل ہوا کہ وہ نقابدار نے نبیرہ حمزہ کو زیر کر لیا اہل اسلام نے جو یہ واقعہ دیکھا سبکے
حواس جاتے رہے وہ جو قوت ملک قاسم کے آنے سے ہوئی تھی اور خوشی اُس سے
زیادہ رنج و صدمہ ہوا بالکل امید زیست قطع ہو گئی سب کے دل شکستہ ہو گئے لشکر
ملک قاسم نے جو یہ واقعہ دیکھا کہ نقابدار نے شاہزادہ کو مثل پھول کے اُٹھا لیا اور شاہزادہ
کچھ نہ کر سکا وہ شاہزادہ کہ جسنے بڑے بڑے پہلوانون کو زیر کیا اور اس نقابدار سے
یون زیر ہو گیا ضرور کارخانہ سحر کا ہی اہل لشکر یہ تقریر کر رہے تھے کہ مقلعز نے جو یہ
سانحہ دیکھا کہ اس طور سے شاہزادہ اسیر ہوا اسکو تاب نہ رہی مرکب کو چمکا کر نقابدار

مقابل ہوا نقابدار نے مظفر کو بھی باندھ لیا اور اُسے صحبت اسیران مین بھیجدیا عیار نے
انکے بھی ہاتھون مین ہتکڑیان دیدین مظفر کے بعد قارن دیوبند نے مقابلہ کیا وہ بھی گرفتار ہو
اُسکے بعد اروشیر دل وبارد شیر دل نے نکلکر مقابلہ کیا یہ بھی اسیر ہو گئے انکے بعد قیماس خان
والماس خان وحسن خان نے بھی مقابلہ کیا وہ بھی اسیر ہو گئے اور اُسی صف مین قائم کیے
گئے مثل اُن سب کے انکے بھی ہاتھون مین ہتکڑیان دی گئین تا بہ شام جسقدر سردار لشکر ملک قاسم
کے زبردست تھے سب نے نکلکر مقابلہ کیا سبکو نقابدار نے زیر کیا اور باندھ لیا اب سواے
اہل لشکر کے کوئی سردار باقی نرہا جیسے بعد لندھور کے لشکر اسلام مین کوئی نہ رہا تھا اب لشکر
اسلام ولشکر ملک قاسم ایک ہو گیا تلاطم مچا ہوا ہے جب شام ہوئی نقابدار نے اخلاق سے
کہا کہ طبل باز بجوادو اب رات ہو گئی ہے مین کل صبح کو آکر ان سبکا خاتمہ کرونگا انکے سردارونکو
تو اسیر کر لیا ہے اب انکا قتل کرنا کتنی بڑی بات ہے یہ جا کہان سکتے ہین میرے ہاتھ سے سب
میرے قابو مین ہین اگر رات کو بھاگ بھی جائینگے تو مین ایک ایک کو تلاش کرکے قتل کرونگا
اگر بالاے آسمان جائینگے تو وہان سے پکڑ لاؤنگا زیر زمین سے اسیر کر لاؤنگا اخلاق نے یہ
سنکے اُسوقت طبل باز بجوادیا لشکر اسلام مین بھی طبل باز بجایا گیا اخلاق مع لشکر کے طرف
فرودگاہ کے واپس چلا نقابدار نے لشکر اسلام سے پکار کر کہا کہ ای خدا پرستون آگاہ ہو کہ یہی
زمانہ شب تمھاری حیات مین اور باقی ہے کل صبح کو مین اگر تم سبکو اس طور سے قتل کرونگا کہ
تمھارے حال پر مرغان ہوا و ماہیان دریا ترس کھائین اور مجکو رحم نہ آئے اسوقت تو شب
ہو گئی ہے ورنہ مین اسی وقت تم سبکو قتل کرتا اہل اسلام نے جواب دیا کہ جا دور ہو او روسیاہ
جو تیرا جی چاہے وہ کر نا ہمارا خدا نگہبان ہے جسنے آج تیرے ہاتھ سے ہمکو بچایا وہی کل بھی بچائیگا
تو اسقدر کیون بلبلاتا ہے اور کیون اسقدر غرور کرتا ہے جا جو تیرا جی چاہے وہ کر نقابدار یہ جواب
سُن کے ہنستا ہوا مع اپنے عیار اور اُن سب اسیرون کے جدھر سے آیا تھا اُسی طرف کو
چلا گیا جب نقابدار واخلاق واپس گئے لشکر اسلام مغموم ومحزون مع لشکر ملک قاسم
کے میدان جنگ سے مقام فرودگاہ پر واپس آئے اب یہ دونون لشکر ایک ہو گئے ہین
سردارون کے نہ ہونے سے ہر طرف خاک اُڑ رہی ہے تلاطم مچا ہوا ہے سب کو ایک اور رنج

تازہ ہوا ہی یا ہم تا سحر کے اسیر ہونے کا ہر ایک مغموم ہی اور یہ بھی یقین ہی کہ صبح کو ہم کا
خاتمہ ہی یہی شب ہمارے زندگی کی شب ہاے حیات سے باقی ہی ہر ایک کا یہ خیال ہی کہ
عبادت خدا کرین لشکر اسلام جو فرودگاہ پہ واپس آیا ہر ایک عبادت خدا مین اسوقت
سے مصروف ہوا اور گریہ وزاری کرنے لگا ادہر اخلاق نے فرودگاہ پر پہونچکر دربار آراستہ
کیا حکم طبل بجنے کا دیا نقارہ پر چوب پڑی اہل اسلام نے بھی نظر بخدا کر کے طبل جنگ
بجوایا کوئی سردار نہین ہی حکم طبل جنگ دے خود اہل لشکر نے طبل جنگ بجوا دیا ان لوگون نے
وہ رات عبادت خدا و گریہ وزاری و دعا و بیقراری مین بسر کی اور کفار نے راحت و آرام سے
یہان تک کہ صبح ہوگئی ادہر سے اخلاق مع لشکر کے آکر صف آرا ہوا ادہر لشکر اسلام بادل
مغموم میدان مین آکر صف آرا ہوا نقیبون نے نقابت کی اب سب اہل اسلام کو مع لشکر
ملک نگاسم کے زندگی سے نا امیدی ہی ادہر نقابدار آیا سب اسیران اسلام اسکے ہمراہ تھے
انکو ایک سمت کو اسی طور سے کھڑا کیا خود اخلاق سے اجازت لیکر میدان مین آیا ادہر
سے کون مقابلہ کو جائے سرداران زبردست سے کون ہی سواے اہل لشکر کے دونون لشکر
سرداران زبردست کی ذات سے خالی ہین ہر ایک خاموش کھڑا ہی ایک دوسرے کا منھ
دیکھ رہا ہی نقابدار مبارز طلب کر رہا ہی لشکر اسلام مین تلاطم ہی سب دست بدعا ہین کہ نقابدار
نے قصد کیا ہی کہ لشکر اسلام پہ جا پڑون اور ان سبکو بھی اسیر کر لون اور سب مال و اسباب
لٹوا لون کہ اہل اسلام کی دعا قبول ہوئی شعر از دامن دشت عاج اور نگ بگرد سے برخاست
تو تیار نگ بگرد تیرہ تیرہ و خیرہ خیرہ سر گرد باسمان رسیدہ و پاے گرد بزمین دوزیدہ ایسی
گرد بلند ہوئی کہ روے آفتاب نظرون سے پوشیدہ ہوگیا دل سپہر برین مکدر ہوگیا زمانہ
تیرہ و تار ہوگیا ہر ایک نے تصور کیا کہ سیاہ آندھی بہت شدت سے اٹھی ہی اہل لشکر نے
قصد کیا کہ فرودگاہ پہ واپس جائین مگر افسرون کی راے نہوئی راوی بیان کرتا ہی کہ اہل اسلام
کیا بہادر ہین کہ باوجودیکہ کوئی افسر و سردار و سرپرست لشکر مین نہین موجود ہی کہ وہ لشکر
کی خبر لے اسکے سبب سے منھ نہ موڑ سکین اسیر انکا یہ حال ہی کہ بدون سردار و افسر کے اکثر
کفار کے مقابل ہوئے ہین اور صف آرا ہین بالکل کچھ خوف نہین ہی بلا خوف و خطر

صف بستہ حضرت ہین خداوند کریم کی طرف ہر ایک کا دل رجوع ہی کفار جو نہ واپس گئے
اہل اسلام بھی اس خیال سے کہ کفار یہ نہ خیال کرین کہ خداپرست ہم سے ڈر گئے آج یہ بہانہ کر کے
کہ آندھی اٹھی ہی اپنی جان بچا کر واپس چلے گئے خلاصہ یہ کہ جب وہ گرد قریب میدان جنگ
کے آکر قائم ہوئی دونون لشکرون کے ہرکارے براے خبر روانہ ہوئے ہرکاران اہل اسلام
نے تو اندر گرد کے جا کر پہچان لیا اور سب اہل اسلام کو آکر مبارکباد دی کہ مبارک ہو پہلوان
تہمتن بدیع الزمان گرد لشکرشکن مع اپنے سپاہ و سردارون کے تشریف لاتے ہین بعقب
خاور سپاہ مین چلے تھے سب اہل اسلام خوش ہو گئے ہر ایک کے رخ پر آثار خوشی و فرحت ظاہر ہوئے
ادھر ہرکاران کفار نے نقابدار و اخلاق و اہل لشکر کو آگاہ کیا کہ یہ آندھی نہ تھی بلکہ آمد لشکر
کی گرد سپہر حمزہ سرفتنۂ ملک باختر پہلوان تہمتن شاہزادہ بدیع الزمان براے کمک
اہل اسلام کے تشریف لائے ہین دیکھیے وہ دامنہ گرد کا شگافتہ ہوا اور نشان لشکر
نمایان ہوئے اخلاق نے جو دیکھا تو چھ سو علم چھ لاکھ سپاہ کی علامت ہاتھیون
پہ فیلبان زرنگار ہودے پہنے ہوئے بیٹھے ہین سنگ تیر آئینہ لگے ہوئے ہین سقے
آبپاشی کرتے ہوئے گرد و غبار کو بٹھاتے ہوئے ایک طرف آکر قائم ہوئے لشکر کے بعد جلوس
سواری نمودار ہوا وہ بھی آکر ایک سمت کو قائم ہوا اب اخلاق و لشکر کفار و نقابدار نے دیکھا
کہ ایک جوان مرکب پری وش پہ سوار زمردی لباس پہنے ہوئے خود سر پہ رکھے ہوئے
پہلو مین اسکے سرداران زبردست عقب مین لشکر بیشمار قطار در قطار عقب لشکر آلات
بارگاہ طلسم طمورث جو دیوبند اہل اسلام نے دیکھا کہ بدیع الزمان مرکب پر سوار و رفقای
زنجیر خوار قارن بلند کمان قصیل جو گیا مہر فولاد شام و دیگر سرداران نیک نام ہمراہ رکاب
سعادت انتساب عقب مین لشکر آکر ایک طرف کو قائم ہوئے لشکر اسلام نے شاہزادہ کو
دیکھکر مع لشکر ملک قاسم کے شاہزادہ کو سلام کیا ادھر اخلاق نے کہا کہ یہ جوان
بھی بہت زبردست و صاحب لشکر ہی اپنے سردارون سے کہا کہ اسکی بھی قضا اسکو یہان
لائی ہی اب یہ جا کہان ہی ادھر شاہزادہ نے دیکھا کہ لشکر عدو روبرو ہی و ملک قاسم
و دیگر سردار سب عقب نقابدار صف بستہ سر جھکائے ہوئے گرز ہاے لوہے کی ہاتھون مین

لیے ہوئے کھڑے ہین اور ایک نقابدار ابلق پوش میدان مین کھڑا ہی اور ایک طرف لشکر کفار صف آرا ہی اور ایک سمت لشکر اسلام صف باندھے ہی مگر کوئی سردار لشکر مین نہین ہی یہ دیکھکر بہت افسوس ہوا اودھر نقابدار نے مبارز طلب کیا شاہزادہ نے جو اُسکی آواز سُنی نہایت غصہ آیا ایک مرتبہ اپنے سردارون سے فرمایا کہ آپ لوگ لشکر کو لیکر شامل لشکر اسلام صف آرا ہو جیئے مین جاکر اس نقابدار کو جو سردارون سے لاف وگزاف کر رہا ہی سرداران نے عرض کیا کہ پہلے طریقہ جنگ تو دیکھ لیجیے کسی سردار کو واسطے مقابلہ روانہ کرکے شاہزادہ نے فرمایا کہ کوئی ضرورت نہین ہی مین ابھی جاکر اسکو قتل کرتا ہون تم سبکو سپرد خداوند کریم کیا یہ فرماکر باگ مرکب کی لی سب سردارون کو رخصت کرکے سامنے نقابدار کے مرکب کو مہمیز کرکے آئے اور کہا کہ کیا تو لاف وگزاف کر رہا ہی لا حربہ جو کچھ تو رکھتا ہو نقابدار نے کہا کہ اے جوان دیکھ لیہ جو سب صف بستہ کھڑے ہوئے ہین سب میرے زیر کردہ ہین ابھی کل یہ سرخ پوش آیا تھا مین نے اسکو بھی سمجھایا تھا اسنے نہ سُنا آخر خود بھی اسیر ہوا اور اپنے ہمراہیون کو بھی اسیر کرایا مثل ان سبکے تجکو بھی اسیر کرلون گا اپنی جوانی کو مفت برباد نہ کر شاہزادہ نے جواب دیا کہ اس تقریر سے کیا حاصل مقابلہ کر جو حربہ رکھتا ہو وہ کر یہ مقام بزم نہین ہی کہ گفتگو کیجائے رزم و میدان جنگ ہی یہان کلام عمود در زبان شمشیر سے جواب دیا جائے اور کلام کیا جائے نقابدار نے کہا کہ تم لوگون پر کسی حربہ کی ضرورت نہین ہی صرف کمر زنجیر پکڑ کر اُٹھا لینا کافی ہی اسی طور سے ان سبکو زیر کیا ہی یہ کہکر بدیع الزمان کی کمر مین ہاتھ ڈالا اور کمر زنجیر پکڑکر قصد کیا کہ اُٹھا لون ادھر شاہزادہ نے بھی قصد کیا کہ مین اسکی کمر زنجیر پکڑ لون مگر باز اُسکے سر پر سے اُڑکر تمام انکے سر پر گردش کر چکا تھا انکی طاقت سلب ہو چکی تھی ہاتھو مین طاقت نہ تھی بالکل بے حرکت ہو چکا تھا یہ قصد کرتے رہے نقابدار نے شاہزادہ کو مرکب پر سے اُٹھا کر عیار کے حوالہ کیا عیار نے انکو بھی آہنین سب اسیرون مین لیجاکر کھڑا کر دیا برابر ملک قاسم کے یہ بھی سر جھکا کر کھڑے ہوگئے کوئی ہاتھ مین ویدھی ادھر سردارون نے جو اپنے آقا کو اسیر دیکھا پس سب ایک دوسرے سے رخصت حاصل کرکے میدان مین آنے لگے جو آیا اسیر ہوگیا نوبت بہ اینجا رسید کہ تا بہ شام سب سردار اسیر ہوگئے کوئی باقی نہ رہا سوائے اہل لشکر

کے شام کو طبل باز بجوا کر اخلاق اپنی طرف اور نقابدار اپنی طرف اور لشکر اسلام اپنی طرف واپس آئے اب تینون لشکر ایک ہو گئے یہان تک کہ اخلاق نے طبل جنگ بجوایا وہ رات اہل اسلام نے برنج و غم و کفار نے بہ عیش و عشرت بسر کی صبح کو دونون لشکر میدان جنگ مین آکر صف آرا ہوئے نقیب نقابت کر کے چلے گئے نقابدار نے آکر مبارز طلب کیا یہ خیال رہے کہ سب اہل اسلام جو کہ اسکے پاس قید ہین ہمراہ آتے ہین رات کو سیارون نے بہت کوشش کی تھی کہ نقابدار کا پتہ ملے کہین پتہ نہ ملا پریشان ہو کر واپس آئے تھے ہر مرتبہ اس امر کے تحریر کرنے کی ضرورت نہین ہے کہ نقابدار انکو ہمراہ لاتا ہے تو اسکا طریقہ ہے خلاصہ یہ کہ جب آسنے آکر مبارز طلب کیا لشکر اسلام سے جب کوئی نہ نکلا یہ انتظار کرنے لگا اہل اسلام مصروف بدعا ہوئے اسدن ملک ایرج نوجوان مع اپنی سپاہ کے بڑی شان و شوکت سے آئی کفارون کو معلوم ہوا کہ یہ پوتے حمزہ کے ملک قاسم کے فرزند مین اپنے لشکر کو لشکر اسلام کی طرف روانہ کر کے خود میدان مین آئے انھون نے بھی سب سردارون کو اسیر دیکھا نقابدار سے مقابلہ ہوا نقابدار نے انکو بھی اسیر کر لیا تا بہ شام انکے بھی سردار اسیر ہو گئے سب سردارون کے اسیر ہونے کے بعد اخلاق نے باشارہ نقابدار طبل باز بجوا کر واپس گیا نقابدار اپنی طرف گیا اہل اسلام اپنے فرودگاہ پر آئے لشکر کی کثرت ہوتی جاتی ہے طریقہ یہ ہے کہ جو لشکر آتا ہے وہ شامل لشکر اسلام ہو جاتا ہے لشکر کفار مین طبل جنگ بجا صبح کو دونون لشکر آکر صف آرا ہوئے حسب معمول نقابدار نے آکر مبارز طلب کیا اس دن گل گلزار صاحبقران گل بوستان بدیع الزمان شاہزادہ نور الدہر عالیشان مع لشکر کے آئے آتے ہی اپنے لشکر کو طرف لشکر اسلام کے روانہ کر کے نقابدار کے مقابلہ کو گئے اور مثل ملک قاسم و بدیع الزمان و ایرج نوجوان کے اسیر ہوئے انکے سردار مثل طماس وغیرہ کے وہ بھی اسیر ہوئے شام تک طبل باز بجوا کر دونون لشکر واپس اپنے فرودگاہ پر خلاصہ یہ کہ پھر صبح کو صف آرائی ہوئی اس دن جمہور و فرامرز بادیعہ بلی وغیرہ جنگی لشکر لیکر آئے اور اسیر ہو گئے یہ لشکر بھی شامل لشکر اسلام ہو گئے شام کو لشکر طبل باز بجوا کر واپس گئے صبح کو پھر صف آرائی ہوئی آج اور سردار سب کے بعد دیگرے اسیر

اور اسیر ہوئے خلاصہ یہ کہ سات دن تک سردار لشکر لیکر آیا کیے اور اسیر ہوا کیے اخلاق و کل
اُسکے اہل لشکر و نقابدار حیران تھے کہ یہ لوگ کہان سے چلے آتے ہین معلوم ہوتا ہی کہ عمر اسی مین
گذر جائیگی اور آمد لشکر اسلام کی کم نہ ہوگی کسقدر لشکر حمزہ نے بہم کرلیا ہی کہ کسی طور سے آمد کم
ہوتی ہی نہین آج کئی دن گذر گئے ہین کہ سردار چلے آتے ہین خیر آنے دو جاتے کہان ہین ان
سب کی قضا ہی جمع ہونے دو ایک مرتبہ سبکا خاتمہ ہوگا نقابدار بھی حیران تھا چونکہ ساحر تھے
وسکو آمد لشکر و کثرت سپاہ کا بالکل اندیشہ نہین ہی تمام جنگل لشکروں سے بھرا ہوا ہی مگر
سب سردار کے یہی صفت یہ ہی کہ کوئی ادنی درجہ کا سردار بھی لشکر مین نہین ہی کو سون تک
شہ و بارگاہین و اسکین اور و چوبے اراوٹیان برپا ہین بازار کھلے ہوئے ہین مگر سناٹا ہی صاحب
لشکر کے نہ ہونے سے ہر ایک مغموم و رنجور ہی خوشی ہر ایک کے دل سے کافور کی طرح اڑ گئی ہی کہ
کوئی چشمہ ایسی نہین ہی کہ گریان نہ ہو کوئی دل ایسا نہین ہی کہ بریان نہ ہو عجب آفت مین لشکر
اسلام مبتلا ہی خلاصہ یہ کہ اُس دن بھی بعد واپس جانے کے اخلاق نے طبل جنگ بجوایا رات
گذری بوقت سحر دونون لشکر حسب معمول میدان مین آکر صف آرا ہوئے نقابدار اپنے دستور سے
آیا مبارز طلب کیا ابھی کسی نے جواب نہ دیا تھا اور کون جواب دیتا کہ صحرا سے گرد و غبار کا
طوفان بلند ہوا کہ جس نے سپہر دوار کو تیرہ و تار کردیا یہ معلوم ہوتا تھا کہ ایک آسمان خاکی زیر آسمان
قائم ہی بروے آفتاب پنہان ہو گیا بہت عرصہ تک دھوپ نے اپنا رنگ نہ دکھایا آفتاب
اہل اسلام سے پوشیدہ ہو گیا اس خیال سے کہ بہرے دورمین خداپرستون پر یہ مصیبت
گذری ہی مین کیونکر ان سے آنکھ چار کرون کیونکہ کئی دن سے جب گرد و غبار بلند ہوتا تھا
... مددگار اہل اسلام آجاتا تھا اسی خیال سے آج بھی ہرکارے خبر کو گئے ہرکارون
نے لشکر اسلام سے آکر کہا کہ تو مبارک ہو کہ خود بادشاہ اسلام مع سرداران نیک نام و لشکر بشمار
... تشریف لائے اور ادھر اخلاق کو و نقابدار کو ہرکارون نے آگاہ کیا کہ کل لشکر آگیا یہ آمد
بادشاہ اسلام کی ہی ... مع لشکر فراوان و سرداران عالیشان کے آتے ہین انکی وہ نقارہ
کی صدا آرہی ہی وہ نشان لشکر نظر آتے ہین ہرکارے یہ کہ رہے تھے کہ وہ گرد و غبار برطرف ہوا
... سردار ... پہلوان لشکر بشمار لیکر آئے یہان تک کہ جلوس

سواری مثل باد بہاری کے نمایان ہوا بادشاہ کی آمد اور ہر سردار کی آمد اگر مفصل طرز سے تحریر کی جاتی تو ایک دفتر تیار ہوتا چنانچہ صرف ملک قاسم و بدیع الزمان کی آمد پر اکتفا کی اور سردارون کی آمد نہ تحریر کی نہ بادشاہ اسلام کی بخیال طول خلاصہ یہ کہ قریب شام سواری بادشاہ اسلام کی مثل باد بہاری کے آئی نقارہ سکندری پر چوب پڑی مورچھل بال ہما کا ہوتا ہوا سر پر چتر جواہر نگار گردش کرتا ہوا بادشاہ اسلام تاج شاہی سر پر چار قب شاہنشاہی در بر موتیون کے مالے گلے مین پڑے ہوئے تیغ الماس نگار ہاتھ مین سات سو اجدار بصد عز و وقار مرکبون پر سوار گرد و پیش تخت کے عقب مین لشکر بیشمار پہلوان عادی اثالہ بارگاہ سلیمانی کا ہمراہ لیئے ہوئے آکر پہونچے بادشاہ نے ملاحظہ فرمایا کہ وہ سب سردار جو کہ مجھ سے رخصت لیکر ادھر کو آئے تھے اور جو ہمراہ صاحبقران کے مثل لندہور و مالک کے آئے تھے سب اسیر عقب لقا بدار موگریان ہاتھون مین لوہے کی لیئے ہوئے سر جھکائے کھڑے ہین قریب تین ساڑھے تین ہزار کے سب اسیر ہین کل لشکری سردار کا ہو رہا ہے یہ واقعہ دیکھکر بادشاہ کو بہت صدمہ ہوا لشکر مین تشریف لائے سب نے مجرا کیا قدمبوسی حاصل کی کل حال از اول تا آخر سب بیان کیا ادھر تمام بارگاہ مین خیمے کوسون تک بپا ہو گئے اب جہان تک نگاہ کام کرتی تھی سوائے لشکر اسلام و بارگاہون و خیمون کے کوئی دوسری شی نظر نہ آتی تھی کئی منزل کے حلقہ مین لشکر اسلام اُترا تھا بادشاہ اسلام سب حال دریافت کر کے داخل بارگاہ آسمان جاہ سلیمانی ہوئے سب سردار جو ہمراہ آئے تھے سب حاضر دربار ہوئے دربار گوہر بار آراستہ ہوا جو سردار اسیر تھے اُنکے دنگلون پر غالیچے پڑے ہوئے تھے بازارین آراستہ ہو گئین نشان کھل گئے پھریرے ہر رنگ کے سوائے سیاہ رنگ کے ہوا سے اُڑنے لگے ہر طرف پہرہ چوکی مقرر کیا گیا کوتوالی چبوترہ آراستہ ہوا عیار اپنا بندوبست کرنے لگے خلاصہ یہ کہ سب لشکر اُترا اکثر کھولی آمد بادشاہ مین دن تمام ہو گیا اُس دن مقابلہ کو بھی نکلا جو مقابلہ ہوتا جب شام ہو گئی تو اخلاق طبل باز بجوا کر طرف اپنی فرودگاہ کے واپس گیا لقا بدار مع قیدیون کے طرف اپنے اپنے مقام کے لشکر اسلام نے مقام کیا آج اہل اسلام کو وہ رنج و صدمہ نہین ہے کیونکہ بادشاہ آ گئے ہین سرپرست و مالک سر پر موجود ہے اب کیا غم ہے اور کسی

بیان کرتا ہے کہ نقابدار اپنے دل سے یہ باتین کرتا ہوا واپس ہوا کہ کسقدر لشکر ہے مگر ان سب کی
موت میرے ہاتھ سے مقدر ہے مین ہی انکو قتل و غارت کرونگا خوف کس امر کا ہے یہ ساحر مین
نہین اور مین ساحر ہون پس غیر ساحر کیا میرا مقابلہ کرینگے مثل ان سب کے انکو بھی اسیر کرونگا
بعد اسکے ایک اسم سحر پڑھکر جو دم کرونگا تو سب مثل خاک کے تباہ و برباد ہو جائینگے یہ کیا ہین
اگر اسکے دونے چوگنے ہون تو بھی میرے نزدیک کم ہین ایسی ایسی باتین کرتا ہوا اپنے مقام پر آیا
اودھر اخلاق اپنے سردارون و وزیر سے کثرت سپاہ اسلام کی شکایت کرتا ہوا واپس چلا کہا اے
وزیر جدھر نگاہ اٹھاکر دیکھو سوائے سواد لشکر اسلام کے کوئی شے اور دکھائی نہین دیتی ہے کسقدر
کثیر لشکر ہے کوسون تک اور منزلون تک سوائے خیمون و بارگاہون کے دشت لشکر کے تل رکھنے
کی جگہ نہین ہے یہ کثرت سپاہ ہے کہ طائر نظر و شہباز نگاہ بھی جاکر قید ہو جائے بغیر کہ نہ آسکے زمین
تک نہین دکھائی دیتی ہے یہی جنگل تھا جو یہ سپاہ اسمین آئی اگر اور کوئی مقام ہوتا تو بڑی
وقت ہوتی اس لشکر کے لیئے آب و غلہ بہم ہونا دشوار ہے بھلا کیونکر نہ حمزہ ہر ایک ملک
پر فتحیاب ہو جو اس کثرت سپاہ کو دیکھے گا اسکے ہواس جاتے رہینگے ضرور اسکو خوف
ہوگا اسقدر فوج کی موجودگی مین ملکون کا فتح کرنا کوئی امر دشوار نہین ہے مگر درحقیقت امر یہ ہے
کہ حمزہ نے بڑی کوشش کی ہوگی جو یہ لشکر اور یہ جوانان صف شکن و تہمتن دہر بہم ہوئے
ہونگے کہ جنکا مثل و نظیر نہین ہے یہ جوان لائق اسکے ہین کہ انکی قدر کیجائے تم نے دیکھا کہ کیا کیا
جوان ہمراہ آئے ہین بعض تو ان مین ایسے ہین کہ جو دیو سے بھی قوی زیادہ معلوم ہوتے ہین
ہر ایک اپنے وقت کا رستم و اسفندیار معلوم ہوتا ہے سردارون نے عرض کیا کہ بجا ارشاد ہوتا ہے اخلاق
سردارون سے باتین کرتا ہوا فرودگاہ پر آیا لشکر نے کمر کھولی سردار اپنے اپنے خیمون مین گئے
اخلاق اپنے خیمہ مین آیا اس نے بھی پوشاک بدل کر دربار کے آراستہ ہونے کا حکم دیا
بارگاہ مین آیا سب حاضر ہوئے دور شراب ہوا نشہ بادہ ناب مین گرم ہوکر حکم دیا کہ بجے طبل جنگ
فوراً نقارہ رزمی بجایا گیا اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل پھر مقابلہ ہوگا سب سامان جنگ کرنے لگے
لشکر اخلاق کے ہواس باختہ ہین یہ کثرت سپاہ دیکھکر انکو خیال ہے کہ کہین ایسا نہ ہو کہ جنگ
مغلوبہ واقع ہووے تو اسقدر لشکر کثیر سے ہم ہرگز ہرگز عہدہ برآ نہین ہو سکتے ہین کیونکہ ہم تو

آن مین اسطرح سے بن جائینگے جیسے آٹے مین نمک وہ لوگ ہمپر خاک اُٹھا کر ڈالینگے تو بھی ہم دب جائینگے اگر سنگ ریزے ہم پر مارینگے تو ہم تپ جائینگے وہ ہمکو گھیر کر لشکر مین قید کر کے قتل کرینگے ہم اُنکا کچھ نہین بنا سکتے ہین اہل لشکر اخلاق نے اس خیال مین ہین کہ سب سامان جنگ مین مصروف ہین طبل جنگ بج رہا ہے اور ادھر دربار آراستہ ہے بادشاہ اسلام تخت پر جلوس فرما ہین سب سردار جو ہمراہ رکاب آئے ہین ونکلون پر جلوہ فرما ہین مثل کرب ولا دردا سد غازی و اسفندیار گیلانی و خورشید و تورج و داراب کشورکشا وغیرہ کے گرد دو بیٹھے جمع ہین جو لشکر کہ یہان مقیم تھا اور جس نے نقابدار سے مقابلہ تھا اُس لشکر کے کچھ اہل لشکر کھڑے ہوئے سامنے احوال جنگ بیان کر رہے ہین بادشاہ اسلام مع اہل دربار کے سماعت فرما رہے ہین کہ کان مین صداے نقارہ آئی بادشاہ نے سر اٹھا کر جواہر بن عمرو سے فرمایا کہ دریافت تو کرو کہ یہ کیسا نقارہ لشکر کفار مین بجا جواہر نے عرض کیا کہ بہت خوب یہ کہی رہے تھے کہ جوڑی ہرکارون کی جو لشکر کفار مین برائے دریافت حال گئے ہوئے تھے اور وہان سے خبر نواخت طبل جنگ لیکر چل چکے تھے پسینہ مین غرق آکر حاضر دربار ہوئے مجرا گاہ پر سے مجرا کر کے ہاتھ اُٹھا کر دعا فرمائے بادشاہی بجا لائے زمین ادب کو لب عبودیت سے بوسہ دیکر یون عرض پیرا ہوئے کہ جو لشکر کفار مین موجود تھے کہ اخلاق نے دربار آراستہ کیا شراب ناب سے جب اُسکا دماغ گرم ہوا اُسنے طبل جنگ بجنے کا حکم دیا اُسکے لشکر مین طبل جنگ بجا ہے اُسکا قصد ہے کہ کل میدان جنگ مین آکر غلامان سرکار سے مقابلہ کرین اور آتش کینہ و فساد کو مشتعل کرے باقی خیریت ہے بادشاہ نے فرمایا کہ بفضل ایزدی و تایید ربانی ہمارے لشکر مین بھی کوس رزمی بجے کل ہم بھی میدان جنگ مین نکل کر اخلاق کے لشکر سے مقابلہ کرینگے خداوند کریم ہمارا حافظ و نگہبان ہے یہ حکم دینا تھا کہ جواہر بن عمرو نے نقارخانہ سکندری مین جا کر حسب قاعدہ طبل سکندری پر چوب لگائی صداے نقارہ فضاے میدان مین وسط آسمان مین گونجی شعر ز نقارہ آواز آمد برون * کہ دون است دون است گردن زدن دیگر دہل زن پر تحسین او * نہ بہ بین دین او دین او دین او * سب اہل اسلام کو

معلوم ہوا کہ صبح کو مقابلہ ہوگا سب سامان جنگ کرنے لگے خلاصہ یہ کہ وہ رات دونون
طرف کے لشکرون کو سامان جنگ مین بسر ہوئی طبل جنگ دونون طرف بجایا یہان تک کہ
صبح ہوگئی ادھر سے بادشاہ عالیمقام مع سرداران ذوالکرام و سپاہ اسلام کو لیکر میدان جنگ
مین آکر صف آرا ہوئے کوسون تک لشکر کی صفین آراستہ ہوئین پہلوان عادی نے لشکر
صف بندی کی نشان سپاہ کھل گئے باجے جنگی بجنے لگے ادھر اخلاق بھی مع لشکر کے آکر
صف آرا ہوا دونون لشکرون سے نقیب نکلے نقابت کی گرد بیٹھ نے گرکا کہا دونون طرف
سناٹا سا ہوگیا کہ گرد آوری نقابدار مع کل اسیرون کے آکر پہونچا قیدیونکو ایک سمت ٹھہرا کر کے
خود اخلاق سے اجازت لیکر میدان مین آیا مبارز طلب کیا لشکر اسلام سے سردار اجازت
لیکر نکلنے لگے نقابدار شل ان سب کے اسیر کرنے لگا خلاصہ یہ کہ اُس دن قریب سو سرداران
کے نقابدار نے شام تک اسیر کیے اُنکو بھی اُسنے من سب قیدیون مین لیجا کر ٹھہرا کیا اور ہوگریان
ہاتھ مین دیدین جب شام ہوگئی دونون لشکر طبل بازگشت بجوا کر واپس گئے نقابدار اپنی طرف
گیا اخلاق نے پھر طبل جنگ بجوایا لشکر اسلام مین بھی نقارہ بجا رات بھر تیاری رہی
صبح کو دونون لشکر آکر صف آرا ہوئے نقابدار آیا اجازت لیکر میدان مین آیا اُس دن اسفندیار
گیلانی و خورشید و ہاشم و عمر بن رستم و سلطان سعد و داراب کشور ستان
و نورج و دیگر اولاد صاحبقران نے نکل کر مقابلہ کیا یہ سب اسیر ہوگئے اور انکے ہمراہ اور
بہت سے سردار اسیر ہوئے شام کو دونون لشکر واپس گئے بادشاہ اسلام ہر روز
مغموم و محزون واپس جاتے ہین خلاصہ یہ کہ پندرہ دن کی میدان داری مین سب سرداران
لشکر دلپذیران حمزہ وغیرہ سب اسیر ہوگئے سوائے بادشاہ اسلام و کرب غازی اور
اسد غازی کے کوئی سردار نامی و اعلے لشکر مین باقی نہ رہا ہر طرف خاک اڑنے لگی
صفین کی صفین ویرے کے پرے خالی ہوگئے سب سردار پانچہزار پانسو پچپن اور علاوہ
لنکے اوران سب کے سردار اسیر مبتلائے سحر ہاتھون مین ہوگریان پہنے ہوئے عقب نقابدار
سر جھکائے ہوئے کھڑے ہین ادھر کی صفین درہم و برہم ہین اُدھر صفین ان سب سے آراستہ
ہین ادھر خاک اڑ رہی ہے ادھر گلزار ہے کیا انقلاب روزگار ہے ابھی کل ہی کا ذکر ہے کہ یہ سب

کس شان و شوکت سے آئے تھے اور کیا کیا سامان تھا یا یہی لوگ مثل مجرمون اور اسیرون
کے کھڑے ہوئے ہین آج جو بادشاہ اسلام میدان جنگ سے فرودگاہ پر آئے تو کسیکو
اپنے پہلو مین سوائے کرب و اسد کے نہ پایا پس جدھر نگاہ اُٹھا کر دیکھا سناٹا تھا لشکر مین
ایک ہو کا عالم تھا یا تو وہ چہل پہل تھی یا یہ نقشہ تھا کہ بازارین سونی پڑی ہوئی ہین خیمے خالی ہین
خدمتگار سردارون کے اپنے اپنے آقا کے غم والم مین بستر غم و رنج پر پڑے ہوئے ہین
عیارون نے لاکھ لاکھ تدبیر کی مگر نقابدار پر دسترس نہ چلا اُسکے مقام کا پتہ نہ ملا ابو سپھر پھر
آئے بڑا نبدہ بست اس حرامزادے نے کیا تھا فرنا طبیس نے بخوبی سمجھا دیا تھا اور عیارون
کے حال سے آگاہ کر دیا تھا اسنے وہ بند و بست کیا ہی کہ کسی ساحر نے آجتک نہین کیا غبار کے
اندر جا کر غائب ہو جاتا ہی طریقہ یہ ہی کہ سوائے اسکے اور اسکے عیار کے اور اُن سب اسیرون
کے جو کہ اسکے ہمراہ آئے ہین یا جنکو یہ اسیر کر کے لیجاتا ہی وہ تو غبار مین رہ سکتا ہی باقی جو
انکے علاوہ ہوتا ہی وہ غبار کے اندر جا ہی نہین سکتا ہی اگر گیا بھی تو رہ گیا وہ سب سمجھے
سب غائب ہو گئے کیونکہ کئی مرتبہ عیار اُن سب مین شامل ہو کر گئے مگر نہ جا سکے اور نہ معلوم
ہوا کہ یہ غبار کے اندر جا کر کیا ہوا چنانچہ تمام عیار ایک لاکھ اسی ہزار جو تھے سب متفرق
ہو گئے اُسی کوہ و صحرا مین جب دربار آراستہ ہوتا ہی آتے ہین باقی متفرق رہتے ہین خلاصہ
یہ کہ عجب وقت لشکر اسلام پر سخت پڑا تھا ہر طرف ہو مار رہا تھا خیمے خالی تھے سوائے
اہل لشکر کے کوئی سردار نہ تھا کہ زینت لشکر ہو جن لوگون سے رونق و زینت سپاہ تھی
وہ سب اسیر ہو گئے تھے عجب تباہی گلزار لشکر اسلام پر آئی تھی زمانہ بہار مین ہوا سے
خزان نے آکر اپنا عمل کیا ہر بوٹا بوٹا پتہ پتہ باد خزان سے برباد ہوا جو گلعذار و نونہال
کہ باعث رونق تھے وہ اسیر کھڑے ہوئے ہین مثل گل پژمردہ کے کمہلائے ہوئے کھڑے
ہین ہر طرف سناٹا ہی عجب رنگ ہی بادشاہ اسلام آکر بارگاہ سلیمانی مین بیٹھے دیکھا کہ تمام
بارگاہ مین سناٹا ہی سردارون کے دنگل خالی ہین تخت پر بادشاہ جلوہ فرما ہین کرب
سامنے دنگل پر بیٹھے ہوئے ہین چند خادم و خدمتگار سامنے دست بستہ مغموم حاضر ہین
وہ رنگ نہ دربار کا ہی نہ سرکار کا نہ دربارگاہ پر حاجب و دربان ہین نہ درگاہ پر ایسا الا الہ

نہ سرداروں کی سواریاں ستاتا ہے بادشاہ نے اب ہر چہار سمت آنکھ اُٹھا کر ادھر ادھر دیکھا
جب کسی کو نہ پایا ایک آہ سرد دل پُر درد سے کھینچکر کہا کہ افسوس یہ وہی بارگاہ ہے کہ جسمین
ہزاروں سردار جلوہ گر ہوتے تھے یا آج بالکل سونی ہے کوئی سردار آج نظر نہیں آتا ہے
دیکھکر دل پھٹا جاتا ہے بارگاہ کی حالت دیکھکر یہی دل چاہتا ہے کہ چیخیں مار کر رو دیں کوئی
اپنا پرسان حال نہیں ہے افسوس اس امر کا ہے کہ صد حیف ان سے ملاقات نہ ہوئی
نہ اُنکی زیارت نصیب ہوئی اور نوشتہ آگے آیا کہ دامن تھام لیا اُنکی قدمبوسی سے محروم رہے
کس بیکسی و بیلبسی سے جان نکلی میرا قصد یہ ہے کہ آج وہ طبل جنگ بجوا دے اور کل میدان
جنگ میں صف آرائی ہو اور نقابدار اگر مبارزہ طلب کرے تو میں خود جا کر اُس نقابدار نابکار
سے مقابلہ کروں کیونکہ مجھسے یہ حالت لشکر کی کسی طرح سے نہیں دیکھی جاتی ہے کیونکہ جدہر
آنکھ اُٹھا کر دیکھتا ہوں تباہی کا عالم نظر آتا ہے سرداروں سے لشکر کیا اور بارگاہ کو خالی
دیکھکر دل بیٹھا جاتا ہے اُن گلعذاران لشکر و گلرخان سپاہ کی کہ جنکی وجہ سے رونق تھی اُنکو جو
نہیں پاتا ہوں تو جو میرے دل کا حال ہے کیا بیان کروں یہی دل چاہتا ہے کہ کہیں میرا بھی خاتمہ
ہو اور میں اپنی آنکھ سے یہ حالت نہ دیکھوں کہ میری زندگی میں یہ لشکر تباہ ہوا اور یہ گلعذار
گلرخسار میری آنکھوں کے سامنے اس مایوسی سے مجبور ہوں اور میں دیکھا کروں
اور میں راحت سے عیش و آرام کروں اور نہ معلوم اُنپر کیا گذرتی ہوگی کس تکلیف سے بسر
ہوتی ہوگی گو ہم بھی اُنکے رنج و غم میں مبتلا ہیں مگر پھر بھی راحت سے ہیں لیکن ہمکو لازم
ہے کہ ہم بھی اُسی صف میں اُنکے برابر کھڑے ہوں جب تو ہماری افسری و سرداری کا لطف
ہے عالم ہمکو کیا کہے گا کہ سب سردار تو اسیر ہو گئے اور بادشاہ نے اپنی جان بچائی اور
خود نکل کر مقابلہ کیا سرداروں کو اسیر کرا دیا پس اب کل میں خود نکل کر مقابلہ کرونگا
کرب وا سعد نے عرض کی کہ یہ امر غیر ممکن ہے کہ ہم غلاموں کی موجودگی میں ظل اللہ برائے
مقابلہ تشریف لیجائیں دنیا ہمکو کیا کہے گی ہم تو نہ جانے دینگے ہاں جب ہم نہ ہونگے
اُسوقت اختیار ہے ہماری موجودگی میں تو یہ امر دشوار ہے بادشاہ نے فرمایا کہ یہ غیر ممکن ہے
کہ میں تمکو اجازت دوں کیونکہ تم دونوں صاحب رونق لشکر و زینت بارگاہ ہو اور تمہیں دو

حضرات زیارت گاہ لشکر ہو آپ لوگون کے سبب سے یہ لشکر مین برکت ہی جبکہ آپ کی
ہمراہ صفدران و دیگر سردار عزت کرتے ہین اور آپ لوگون کی زیارت کو فخر سمجھتے ہین کیونکہ
آپ افضل گروہ بزرگان دین ہین پھر کیونکر مین آپکو اجازت دیکر برکت لشکر کو خاک مین ملا دون
پھر سے بعد آپکو اختیار ہی یہ سب لشکر آپکے سپرد ہی مین دست بردار ہوتا ہون کرب و اسد
نے جواب مین عرض کیا کہ یہ ہونا غیر ممکن ہی بادشاہ نے فرمایا کہ خیر جب وہ وقت آئیگا دیکھا جائیگا
یہ تقریر ہو رہی تھی کہ ادھر اخلاق نے واپس جاکر دربار آراستہ کیا بہت خوشی خوشی حکم
دیا کہ بجے طبل جنگ اسیوقت طبل جنگ بجایا گیا ہرکارے خبر لیکر بارگاہ مین آئے بادشاہ
کو دعا دیکر عرض کیا کہ لشکر کفار مین طبل جنگ بجا ہی باقی خیریت ہی بادشاہ نے آہ سرد بھر کر
کہا کہ ہمارے لشکر مین بھی کوس رزمی بجے ہمکو یقین ہی کہ کل ہم سب کا خاتمہ ہی خیر کیا پروا ہی
یہ فرماکر فرمایا کہ سب اہل لشکر سے کہدیا جائے کہ یہ سب لوگ شب بھر عبادت خدا مین بسر کرین
کوئی سامان جنگ کرنے کی ضرورت نہین ہی اپنے مالک و مختار کو یاد کرین کہ وہی حامی و مددگار
ہی اور خود بھی بادشاہ دربار برخاست فرماکر خیمہ عبادت گاہ مین تشریف لائے اور مصروف
عبادت پروردگار ہوئے ادھر کرب و اسد اپنے اپنے خیمہ مین جاکر مصروف دعا ہوئے
اور عبادت خدا کرنے لگے لشکر مین طبل جنگ بجا اہل لشکر کو حکم بادشاہ سے آگاہ کیا راوی
بیان کرتا ہی کہ کل اہل لشکر نے باہم یہ صلاح کر لی تھی کہ اگر کل خدانخواستہ بادشاہ و کرب
اسد بھی اسیر ہو گئے نقابدار کے ہاتھ سے تو ہم سب کے سب ملکر ایک مرتبہ لشکر کفار پر یورش
کر دین اور جنگ مغلوبہ کر کے نقابدار کو قتل کرین اور اپنے سردارون کو رہا کر لین اور اخلاق
دحسک کے لشکر کو تباہ و برباد کر دین گو وہ ساحر ہی اُسکے سحر کے سبب سے غائب آنا دشوار ہی
وہ ایک جنبش لب مین ہم سب کا خاتمہ کر دیگا ہم اُسکا کیا کرینگے مگر اچھا ہوگا کہ اسی
زندگی سے تو مر جانا بہتر ہی کہ ہمارے افسر و سردار اسیر ہون ہم دیکھا کرین یہ تو نام ہوگا کہ
لشکر اسلام نے اپنے سردارون کو اسیر دیکھکر جان کا اپنے بالکل خوف نہ کیا اور ساحر پر حملہ کیا
اور اُسنے سحر کر کے اُن سب کو غارت کیا اُن سب نے اپنے سردارون کا ساتھ دیا اور
اگر تم سب نے چارون طرف سے اُسکو گھیر لیا اور سب کچھ ہو تو اسنے کر دیا کہ وہ سحر کرنا بھول گیا

اور تم نے مار لیا اور سرداروں کو رہا کر لیا تو بھی تمام عالم میں نام ہوا ہر طرح سے ہم اچھے رہینگے اور ہمارا نام ہوگا سوائے اس تدبیر کے دوسری تدبیر نہیں نظر آتی نفرین ہماری زندگی پہ اور حیف ہی ہمارے جینے پر لعنت ہے کہ ایسے سرداروں اور قدردانوں کے زندہ رہیں بھائیوں ہم اسقدر ہیں کہ اگر ایک ایک مشت خاک صحرا اٹھا کر ڈالینگے تو بھی کفار تباہ ہو جائینگے یہ باہم صلاح کر کے مصروف عبادت پروردگار ہوئے اہل اسلام نے تو وہ رات اخیر خیال کر کے اپنی زندگی عبادت میں بسر کی اور کفار نے وہ رات ناچ رنگ عیش و عشرت میں بسر کی کچھ زمانہ شب کا باقی تھا کہ بادشاہ اسلام کو خیال آیا فوراً فرزندان بزرجمہر کو یاد فرمایا دونوں صاحب تشریف لائے اُن سے کہا کہ آپ ملاحظہ فرمائیں کہ اس جنگ و پیکار کا انجام کیا ہوگا کیا ہم سب کی اسی مقام پر موت ہے انھوں نے ہاتھ باندھ کر عرض کیا کہ ہم غلاموں نے بدون حکم شاہی اپنے مقام پر دیکھا تھا تو یہ پایا گیا کہ زمانہ گردش اور سختی گذر گیا ہے وہ ستارے جو کہ خراب آئے ہوئے تھے اب انکی گردش جاتی رہی اب زمانہ خوشی و راحت کا آنے والا ہے غیب سے کمک ہوگی اور یہ بلا رد ہوگی یہ سب کارخانہ سحر کا ہے اسکا قاتل غیب سے پیدا ہوگا انشاءاللہ زمانہ رنج و غم برطرف و مبدل بخوشی ہونیوالا ہے جو ایام سختی تھے وہ گذر گئے چند دن کے لیئے لشکر پر قران صعب و سخت تھا وہ اب گذر گیا ایام خوشی و عیش کے آگئے لشکر کفار شکست کھائے گا نقشا دار مارا جائیگا ہمارے علم سے تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آیندہ جو مشیت باری تعالے و عالم الغیب جو ہو جب مصرعہ علم غیب کس نمی داند بجز پروردگار تا حساب ہے جو حساب کے طریقے سے ہمپر ظاہر ہوا تم نے عرض کر دیا پھر کچھ دیر بعد بادشاہ کے زائچہ کیا اور عرض کیا کہ طالع حیات آپ سب صاحبونکا درست ہے ایک کا بھی بال نہ کم ہوگا اگر اسکے خلاف ہو تو ہمکو آپ توپ دم فرمائیگا تھوڑا ہی عرصہ سختی و گردش کا باقی ہے یقین ہے کہ کل ہی روز کے خوشی آئینہ مراد میں ظاہر ہو اور کوئی نہ کوئی مددگار پیدا ہو یہ تو ان بزرگواروں نے کہا بادشاہ کو اطمینان ہوا کیونکہ انکا کوئی حکم کبھی غلط نہیں نکلا ہے جو انھوں نے حکم لگایا ہے وہ فوراً ہوا ہے بادشاہ نے انکو خلعت اس حالت میں بھی مرحمت فرمائے اور رخصت کیا پھر مصروف عبادت ہوئے

یہان تک کہ صبح ہوگئی ستارہ سحری آسمان پر چمکا ہر ایک اپنے مصلّے سے اپنی فتح وظفر
کی دعا مانگ کر اُٹھا آفتاب نے اپنا روے منور نقاب مشرق سے نکالا پردہ شب کو
دور کیا ماہتاب بارنگ زرد وچہرہ فق اہل اسلام کی تباہی کی حالت سے پریشان طرف
کاشانہ مغرب کے بصد رنج وغم راہی ہوا محفل انجم درہم وبرہم ہوئی نسیم سحری کے جھونکے
چلنے لگے گریہ معلوم ہوتا تھا کہ کوئی مغموم آہ سرد بھر رہا ہے ہوا سے جو درخت متحرک ہوتے
تھے یہ ثابت ہوتا تھا کہ اہل اسلام کے حال پر کف افسوس مل رہے ہین اوس کے قطرے
جو پھولون پر پڑے تھے یا گیاہ سبز پر یہ ثابت کرتے تھے کہ آسمان رات بھر حال اسلام پر
رویا ہے یہ قطرے اشک ہین جانور بھی بزبان بے زبانی برائے فتح وظفر لشکر اسلام بوقت
سحر یہ خیال کرکے کہ یہ وقت اجابت دعا ہے دعا کر رہے ہین خلاصہ یہ کہ آثار سحر دیکھکر ہر ایک
اُٹھا اور زیر لباس کفن پہنا اور ایک مشت خاک اٹھا کر گریبان مین ڈالی اور کہا کہ اے
خاک تو سرمہ ہو جائیو لباس پہنا بعد اسکے ہتھیار لگائے سب لشکر تیار ہو گیا بادشاہ
اپنے خیمہ عبادت گاہ سے مسلح ومکمل ہوکر برآمد ہوئے کرب اپنے خیمہ سے واسطے اپنے
خیمے سے برآمد ہوئے بادشاہ کو سلام کیا بادشاہ اسلام تمام لشکر کو اپنے ہمراہ لیکر میدان جنگ
مین آئے مگر مغموم ومحزون آکر صف آرا ہوئے سب کو یقین مرگ تھا کہ آج ہم سب کی قضا
ہے پس سب آکر صف آرا ہوئے اور حریف اخلاق بصد عز ووقار بصد شان وشوکت
خوش وخرم مع اپنے لشکر کے آکر مقابل لشکر اسلام کے صف آرا ہوا نقیبون نے نکل کر
نقابت کی اتنے عرصہ مین نقابدار آسمی شاہان شوکت سے کہ آگیا آگے تو خود عقب
مین تمام سرداران اسلام وپسران حمزہ صاحبقران سر جھکائے مثل گنہگاران
کے آکر پہونچے نقابدار میدان جنگ مین آیا مبارز طلب کیا بادشاہ اسلام نے مرکب
طلب کیا کہ ایک طرف سے کرب دلاور نے آگے بڑھ کر دامن تھام لیا اور دوسری طرف امیر
غازی نے اور عرض کیا کہ کیا قصد ہے غلامون سے ارشاد ہو بادشاہ نے فرمایا کہ میرا
خود قصد ہے کہ مین جاکر اس نقابدار نابکار سے مقابلہ کرون کیونکہ اب مجھ سے اسکی
زیادتیان دیکھی نہین جاتی ہین یہ لشکر اسلام کی تباہی مین جو خیال کرتا ہون تو عجب

لشکر کا عالم پاتا ہون کل تک جو صفین دپرے سردارون سے آباد تھے آج وہان
خاک اوڑ رہی ہی کل تک جو بہادر وجری میرے پہلو مین تھے آج اُن سے میرا پہلو خالی ہی
اُن سبکو میری نگاہ ڈھونڈھ رہی ہی اور وہ نظر نہین آتے ہین ایک طرف جو نگاہ اُٹھاکر
دیکھتا ہون تو اُنکے غم والم مین اہل لشکر کا عجب حال ہی مقام رنج وملال ہی اُن سردارون
کو دیکھتا ہون کہ جو کل تک لاکھون پر حکمرانی کرتے تھے آج وہ مثل مجرمون کے مایوس
ومجبور کھڑے ہوئے ہین ہم اُنکو دیکھتے ہین وہ ہمکو دیکھتے ہین نہ ہم اُن سے کلام کرسکتے
ہین نہ وہ ہم سے نہ ہم اُنکے پاس جاسکتے ہین نہ وہ ہمارے پاس آسکتے ہین اور ہین ایک
ہی مقام پر یہ گردش فلکی ورنگ زمانہ ہی کل جن گلعذارون وگلرخون سے یہ لشکر آباد
تھا آج اُنکا پتہ ونشان نہین ہی ہر طرف خاک اوڑ رہی ہی یہ چند شعر کسی شاعر کے یہ حال
لشکر دیکھکر یاد آئے ہین نظم کل جہان پر شگوفہ وگل تھے ٭ آج دیکھا تو خار بالکل
تھے ٭ کل تھا جس جا پہ بلبلون کا ہجوم ٭ آج اُس جا ہی آشیانہ بوم ٭ اونچے اونچے
مکان تھے جنکے بڑے ٭ آج وہ تنگ گور مین ہین پڑے ٭ رشک یوسف جہان مین تھے
جو حسین ٭ کھاگئے اُنکو آسمان وزمین ٭ غیرت حور مہ جبین نہ رہے ٭ ہی مکان تو مگر مکین نہ رہے ہر
تاج مین جنکے ٹکتے تھے گوہر ٭ ٹھوکرین کھاتے ہین وہ کاسہ سر ٭ ہی نہ شیرین نہ
کوہکن کا پتہ ٭ نہ کسی جا ہی نل دمن کا پتہ ٭ اب نہ رستم نہ سام باقی ہی ٭ ایک
فقط نام ہی نام باقی ہی ٭ کوئی لیتا نہین ہی قیس کا نام ٭ کون سی گور مین گیا بہرام
جائے عبرت سرائے فانی ہی ٭ مورد مرگ ناگہانی ہی ٭ صبح دم طائران خوش الحان
پڑھتے ہین کل من علیہا فان ٭ اے کرب دلاور واسد غازی یہ دنیا بےثبات ہی یہان
کسیکو قیام نہین ہی جو آیا ہی وہ ایک دن ضرور یہان سے جائیگا انسان کو زیبا ہی کہ
اپنے سامنے اپنے عزیزون کو چھوڑکر انتقال کرے بےثباتی دنیا ان اشعار سے
ظاہر ہی پس کس دن کے لیئے مین اپنے کو بچاؤن ایک دن مرنا ضرور ہی اس سرائے فانی
سے جانا واجب ولازم ہی پس خداوند کریم مجکو یہ روز بد نہ دکھائے کہ مین زندہ رہون
اور لشکر تباہ وبرباد ہو پس مین قافلہ سالار ہون مجکو آگے ہونا لازم ہی تاکہ معلوم ہو

آپ ہی سب کا سردار ہے کیونکہ آپ لوگون نے مجکو مرتبہ حکومت مرحمت فرمایا یہ بزرگی دی جہان یہ مرتبہ
مرحمت کیا وہان یہ بھی مرتبہ عنایت فرمایئے کہ مین اب سب سے پہلے جاکر قتل ہون اور مرتبہ
شہادت پر فائز ہون تاکہ نام ہو کہ بادشاہ اسلام صرف بادشاہ نہ تھے بلکہ اپنے لشکر کے خیرخواہ
و خیر اندیش تھے کہ قبل غارت ہونے اپنے لشکر کے اپنی جان دی مجہ سے تباہی لشکر نہ دیکھی جاےگی
آپ لوگ مجکو نہ روکین مین نہ مانونگا کرب نے عرض کیا یہ تو کبھی نہ ہوگا کہ مین اپنی موجودگی
مین آپکو جانے دون اور اپنی آنکھون سے تخت شاہی کو خالی دیکھون یہ آنکھین کور ہوجاین
جو تخت شاہی کو خالی دیکھین خدا وہ دن نہ لاے کہ مین موجود ہون اور آپ تشریف لیجاین
اور مین آپکی ذات ستودہ صفات سے لشکر کو خالی دیکھون کیون اب مجکو عالم مین بدنام
فرمایئےگا اور سب میرے اوپر طعنہ زن ہونگے کہ کرب لشکر مین موجود تھا اور بادشاہ نے
نکل کر مقابلہ کیا کرب نے روکا بھی اور خود مقابلہ کو آیا تمام بہادرون و شجاعون کے
سامنے بڑی ہتک ہوگی ہر ایک مجکو بہ نگاہ حقارت دیکھیگا مین سب مین سبک ہونگا جیسا
کہ آپ فرماتے ہین کہ دنیا بے ثبات ہے یہی میرا بھی قول ہے وہی خادم بہت نیک نام و سعادت اطوار
ہے جو اپنے آقا کے روبرو کام آئے اور مرتبہ بادشاہت آپکو خدا نے مرحمت کیا ہم سب تو آپکے
خادم ہین آپ ہماری قدر فرماتے ہین اور آپ نے یہ مرتبہ دیا اور اسقدر ہم سبکو جو گستاخ کیا ہے
یہ آپکی عین عنایت و مہربانی ہے ورنہ کجا ذرہ خاک و کجا جناب بموجب مصرعہ چہ نسبت
خاک را با عالم پاک پس آپ ازراہ مہربانی مجکو اجازت مرحمت فرمایئے کہ مین جاکر
نقابدار سے مقابلہ کرون آپکی ذات سے سب لشکر کی رونق ہے آپکی موجودگی مین لشکر تباہ
ہوگا اور ہم ایسے اگر غلام نہ ہونگے تو کوئی خرابی نہ ہوگی اور اگر ذات حضور کی خدانخواستہ
لشکر مین نہ ہوگی تو تمام لشکر تباہ و برباد ہوگا مثل اس دفتر کے کہ جسکا شیرازہ ٹوٹ جاے
اور اسکے ورق ہوا سے تباہ ہوکر ادھر ادھر برباد ہون کیونکہ شیرازۂ لشکر و افسر اعلے
تو آپ ہی کی ذات ہے ہم غلامون سے کیا ہوسکتا ہے اگر آپکی ذات نہ ہو تو لشکر تباہ و برباد
ہوجائے آپکی موجودگی سے سبکو اطمینان ہے اور ہمارے ہونے سے کسیکو اطمینان نہوگا
ابھی تو یہ لشکر تباہ ہوگا اور آپ ہونگے تو یہ لشکر نہ برباد ہوگا سبکو اس امر کا یقین ہوگا

کہ بادشاہ تو لشکر میں موجود ہیں بادشاہ نے فرمایا کہ میری موجودگی و عدم موجودگی یکسان ہے جب آپ لوگ نہ ہونگے تو یہ لشکر کس کام آئیگا اور میری حکومت کس کام کی میں وقت کس پہ رہونگا اور کون میری اطاعت کریگا یہ لشکر تو میری موجودگی و عدم موجودگی میں دونوں حالتوں میں تباہ ہوگا لیو آپ لوگون کے سوا زندہ رہنا محال ہے پس اس سے کیا حاصل کہ میں آپ لوگون کو اپنے سامنے قتل ہوتے دیکھوں اور اب تو برکت لشکر و زیارت گاہ لشکر میں آپکا موجود ہونا عین برکت ہے آپ نہ ہونگے تو لشکر تباہ ہوگا کرب نے جواب دیا کہ یہ امر غیر ممکن ہے میں آپکو اپنے موجودگی میں جانے نہ دونگا اگر آپ قصد کرینگے تو میں ابھی اپنے کو ہلاک کرونگا اگر یہی امر منظور ہے کہ آپ خود تشریف لیجائیں تو میرا اور اس غلام زادے کا سر تن سے جدا فرمائیے اور پھر شوق سے تشریف لیجائیے کوئی آپکو مانع نہ ہوگا اور اگر آپ نے تخت پر سے نیچے آنے کا قصد فرمایا اور ہم میں سے کسیکو اجازت نہ دی تو ہم خود اپنے کو ہلاک کرینگے ورنہ سر قدم مبارک پہ نثار کرینگے یہ کہکر کرب نے تلوار میان سے کھینچی کرب کا تلوار لینا تھا کہ اس کے بیٹے نے بھی تلوار کھینچ لی کیونکہ یہ بھی وہیں پاس کھڑے ہوئے تھے خاموش کھڑے ہوئے بادشاہ کرب کی تقریر سن رہے تھے اور خیال کر رہے تھے دل میں کہا کہ ادھر یا جان نے اجازت حاصل کی پہلے ان سے میں اجازت لیکر جاؤنگا اور مقابلہ کرونگا ان دونوں باپ بیٹوں کی حالت دیکھکر بادشاہ اسلام متفکر ہیں کہ کیا کروں کیا نہ کروں اگر اجازت دیتا ہوں تو برکت لشکر کو ہاتھ سے کھوتا ہوں یہ لشکر کردہ ہیں اگر خود جانے کا قصد کرتا ہوں تو یہ مانع ہوتے ہیں اور اپنے کو ہلاک کرتے ہیں عجب کشمکش و پیچ میں مبتلا ہیں مرکب بری رفتار خوشخرام خادم نے زین و لجام سے درست کرکے برابر تخت سے لاکر لگا دیا ہے کل لشکر ٹوپیاں سروں سے اتارے ہوئے بادشاہ کے بچنے کی دعا کر رہے ہیں کہ اے کریم کارساز و اے رحیم بندہ نواز تو بڑا کریم و رحیم ہے اور دافع بلیات و سامع اصوات مجیب الدعوات جامع المتفرقین رب العالمین ہم سب پر رحم کر کسی مددگار کو اپنی قدرت کاملہ سے بھیج دے کہ وہ آکر اس تباہ کار کو قتل کرے اور ہم سبکو اس سے نجات دے اگر بادشاہ نے خود اس تباہ کار سے مقابلہ کیا اور انکو دشمن اسیر ہو گئے تو ہم سب تباہ ہونگے اور غارت ہونگے سب رونق

وزینت بادشاہی کی ذات سے ہے اور اگر کرب غازی یا اسد غازی ہی سکے تو بھی بڑی
خرابی ہے کیونکہ یہ دونون ہم سب کی زیارت گاہ ہین جیسے تیرے بزرگان دین کی زیارت
کے خواستگار ہوتے ہین تو ان دونون صاحبونکو دیکھ لیتے ہین انکی ذات سے لشکر مین
ایک قسم کی برکت … ہو تو بچالے اور ہمارے سردارونکو اس قید سے نجات دے واسطہ
تیرا اپنی عزت و جلال کا … رحم کر تو ہی نے اپنے خلیل کو آگ سے نجات دی اور آتش
نمرودی کو گلزار بنا دیا چاہ مین … یوسف کا حامی و مددگار رہا یونس کو بطن ماہی مین
تو ہی نے حیات عنایت کی اکثر مقام … صعب پر صاحبقران دہم سبکی کمک فرمائی
کیسے کیسے مرحلے سخت و مشکل سے نجات دی بڑے بڑے ساحرونکو تو نے چشم زدن مین قتل
کیا ہو اگر تیری طرف سے امداد نہ ہوتی تو انکا قتل ہونا بہت دشوار تھا تو ہی ہر مقام پر سبکا مددگار
تھا سب تیرے دین کی جاری و ظاہر کرنے مین کوشش کرتے ہین اور چاہتے ہین کہ تیرے بندونکو
کو تاریکی کفر سے نکالکر انکو روشنی اسلام دکھائین اور راہ ضلالت و کفر سے نکالکر شاہراہ ہدایت پر پہونچائین
کفار ہمپر ہنس رہے ہین تو مدد کر کبھی پکار اٹھے نظم تو گفتی ہر آنکس کہ در رنج و تاب ؛ دعا کند [illegible]
مستجاب ؛ چو عاجز رہا بندہ دانم ترا ؛ درین عاجزی چون نخوانم ترا ؛ اے کریمی کہ از خزانہ
غیب گبر و ترسا وظیفہ خور داری ؛ دوستان را کجا کنی محروم ؛ تو کہ با دشمنان نظر داری ؛ کبھی کہتے تھے
رباعی بگرداب بلا افتادہ ام یا مصطفےٰ دستے ؛ بہ بحر غم گرفتارم علی مرتضےٰ دستے ؛ ز حالات
شب معراج دانستم ید اللہی ؛ چرا دستم نگیری یا علی بہر خدا دستے ؛ سگرد سنسار
پکارتے ہین جبرئیل کو انچھر تمہین سکھایو ؛ تین سو برس نبی جی سے آگے ناہر
سے سلمان کو چھڑایو ؛ جب بھیر پڑی در خیبر کی انتر ماسین چلایو ؛ بین ہٹی گردن
سنگ آہیری بار کیون دیر لگایو ؛ اور سب اہل لشکر یون دعا کر رہے تھے وہان
شاہ بادشاہ کرب کو اجازت دیتے تھے نہ اسد کو نہ اسد و کرب بادشاہ کو جانے دیتے
تھے کفار اس حالت کو دیکھ دیکھ کر ہنس رہے تھے اور باہم کہتے تھے کہ ایسا وقت کبھی
نہ پڑا ہوگا نہ معلوم یہ لوگ کیا ہاتھ اٹھا اٹھا کر کہہ رہے ہین ایک بولا کہ اسنے سنا ہے
اپنے خدا سے دعا کر رہے ہین اخلاق نے کہا کہ ہم دیکھتے ہین کہ انکا خدا انکو آکر بچاتا ہے

تو لیتا ہے مگر اصل ماجرا یہ ہے کہ یہ لوگ بڑے سخت و بڑے منہ زور ہیں یہ تو حالت ہے اور پیر ہرگز کبھی باز نہیں آتے ہیں اور مقابلہ کرنے کو مستعد ہیں اخلاق تو یہ کہہ رہا ہے اودھر نقابدار نے دیکھا کہ عرصہ ہوا کہ میں نے مبارز طلب کیا اور کوئی میرے مقابلہ کو نہیں آیا اور سب باہم کچھ صلاح کر رہے ہیں اور بار بار آسمان کی طرف دیکھکر کچھ ہاتھ اٹھا رکھتے ہیں اور بادشاہ نے میرے مقابلہ میں آنے کو مرکب طلب کیا تھا دوسرا سردار جو کہ باقی ہیں وہ رک رہے ہیں یہ دیکھکر ایک بلند قہقہہ لگایا اور پکار کر کہا کہ مجھکو بہت عرصہ ہوا مبارز طلب کئے ہوئے کوئی میرے مقابلہ کو نہیں نکلا میں خود دیکھتا ہوں کہ تم لوگ کچھ ہاتھ اٹھا اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھکر کہہ رہے ہو پکار کر خداوند عجائب سے فریاد کرتے ہو وہ تمہاری کمک ہرگز ہرگز نہ کرینگے انکو برا کہو اور پھر انہیں سے مدد کے خواستگار ہو کیسے بیغیرت ہو اب انکا دریائے قہر جوش میں آیا ہے اسی خدا سے کمک طلب کرو کہ جسکی بندگی کرتے ہو کہ وہی آکر کمک کرے میں نے تم سے کیا کہا کہ اخلاق کی اطاعت کرو اور عجائب پرستی اختیار کرو مگر تم نے نہ سنا انکار کیا کئے اب کیا ہوا جو فریاد کرتے ہو عاجز جو ہوئے تو اسی طرف رجوع کی اگر اب تم یہ بھی قبول کرو کہ ہم سب اطاعت بھی کرتے ہیں اور دین اسلام بھی ترک کرتے ہیں تو بھی میں تمہارے قتل سے باز نہ آؤں اور تم سبکو ضرور قتل کروں کیونکہ تم نے مجھکو بہت پریشان کیا ہے اور یہ کہا کہ ایک کو دوسرا مقابلہ میں آنے سے منع کرتا ہے تم سبکا یہی حال ہوگا صرف تھوڑی دیر کا پس و پیش ہے جسکا جی چاہے میرے مقابلہ کو آئے میں موجود ہوں اگر اب تم میں سے کوئی نہ آئیگا تو میں خود آ کر لڑونگا ساری ہماری جرأت جاتی رہی ہر ایک موت سے ڈرنے لگا ایک دوسرے کا سہارا ڈھونڈنے لگا یہ کیسے مرد ہو اور کیسے موت سے خوف نہیں کرتے بولے بس بس اب کوئی میرے مقابلہ کو آئے میں کہاں تک میدان میں ٹھہرا رہوں اور انتظار کروں مجھکو تم سب کے حال پر ہنسی آتی ہے یہ جو پکار کر نقابدار نے کہا اہل اسلام نے جواب دیا کہ او نابکار کیا لاف و گزاف کرتا ہے سمجھ لے ابھی تیرا بیغیرت کوئی نہ ہوگا کہ ساحر ہو کر غیر ساحروں سے لڑنے آیا ہے ابھی اخیر طعنہ زن ہوتا ہے ابھی تیری سچائی ہے کہ پردہ نقاب میں اپنا روئے سیاہ

پوشیدہ کیئے ہوئے ہے ہم لوگ موت سے خوف نہین کرتے ہین بلکہ خوش ہوتے تو کیا ہمیر پہنچیگا
موت خود تیرے حال پر ہنس رہی ہے کہ کوئی دم مین تو غارت ہوا چاہتا ہے کیونکہ ہم اپنے خدا سے
طلب کمک و مدد کر رہے ہین اب تیرے ظلم و ستم کا زمانہ حد سے گذر گیا ہے کوئی نہ کوئی تیرا سر کوب
آتا ہے اور تیرا سارا بل نکالتا ہے دیو تیرا خداوند مجیب لگار کیا گیا۔ یہی ہے جو ہم اس سے مدد کے
خواستگار ہون گے اور فریاد کرینگے ہم اپنے اسی خدا سے فریاد کرتے ہین جو سب کا پیدا کرنے والا ہے
اور سب پر حاکم ہے اور سب سے قوی بزیادہ ہے بس اپنی زبان بند کر کہین ایسا نہ ہو کہ تیرے اوپر برق
قہر الٰہی گرے اور تو خاک سیاہ ہو جائے دیکھو تیری اس گستاخی و بے ادبی کی تجکو ابھی
سزا ملتی ہے زمین شق ہوتی ہے اور تو اسمین سماتا ہے یہ جو تو نے کہا کہ ایک دوسرے کا سہارا
ڈھونڈتا ہے اور یہ خیال کرتا ہے کہ اتنا ہی عرصہ اور ہو کہ ہم زندہ بچین یہ امر نہین ہے بلکہ یہ امر ہے کہ
تیری جان کا ملک الموت آنے والا ہے اسکا انتظار ہے اور یہ ہو نہین سکتا ہے کہ ہم اپنی موجودگی مین
اپنے بادشاہ کو تیرے مقابلہ کے لیے روانہ کرین اور ہم تماشہ دیکھین کیونکر نہ روکین جب تک
ہم زندہ ہین اسوقت تک ہم بادشاہ پر آنچ نہ آنے دینگے تو کیون آ تیرے مقابلہ کو کوئی
نہ کوئی آتا ہے بہت عجلت نہ کر دیکھ قضا آ پہونچی ہے لقا بدار نے کہا کہ میری تو قضا نہین آئی
ہے کون ایسا ہے جو مجکو قتل کرے مین تو کسیکو نہین دیکھ سکتا ہون کہ مجکو قتل کر سکے
اور تم لوگ بیکار یہ کہکر اپنے دلون کو خوش کرتے ہو خیر مین اور چند منٹ انتظار کرتا ہون
اگر کوئی مقابلہ کو آیا خیر ورنہ مین خود آؤنگا اور اکیلا تم سب کو قتل کرونگا اودھر کرب دلابہ
نے بادشاہ سے عرض کیا کہ حضور نے سنا کہ وہ نابکار کیا بک رہا ہے اب غلام ہوا ایسے
کلمات سننے کی تاب نہین ہے دل و جگر سینے مین دونون اسکی تقریر بیہودہ سے بریان
ہوئے جاتے ہین مجکو اجازت مرحمت فرمائیے بادشاہ نے فرمایا کہ یہی میری بھی تمنا ہے
آپ خود مجکو اجازت مرحمت فرمائین یہان یہی بحث ہونے لگی جب پھر دوبارہ لقا بدار
نے پھر پکار کر کہا کیا کوئی میرے مقابلہ کو نہ آئیگا مین خود آؤن ادھر تو سنیے بکار کیا اودھر
اہل اسلام نے جھک کر دعا کی چونکہ زمانہ گردش دشمنی کہ نہ چکا تھا اور لقا بدار کا ظلم
حد سے گذر چکا تھا اب جو اہل اسلام نے ایک کر دعا کی وقت اجابت دعا آ پہونچا تھا

در آسمان باز تھے تیر دعا ہدف اجابت پر پہونچا دریائے رحمت الٰہی نے جوش
مارا اور دعا قبول ہوئی ادھر بادشاہ نے قصد کیا تھا کہ مین مقابلہ کو جاؤن ادھر کرب
اسد نے قصد کیا کہ ادھر بادشاہ مرکب پر سوار ہون اپنے تیغے تلوارون سے کاٹ ڈالین
کہ یکایک صحرا کی طرف سے گرد و غبار بلند ہوا لشکر اسلام و بادشاہ اسلام نے جو اس گرد و
غبار کو دیکھا اور کفار و لقا بدنہاد نے تو خیال کیا کہ یہ گرد و غبار آمد لشکر کا ہی مگر لشکر مختصر ہی
اہل اسلام و بادشاہ نے تو خیال اپنے دل مین کیا کہ صاحبقران طلسم فتح کر کے تشریف لاتے
ہین فوراً ہرکارون کو حکم دیا کہ جا کر بہت جلد خبر تو لاؤ کہ کون آتا ہی آیا ہمارا مددگار ہی یا کفار کا گو
اس گرد و غبار کے دیکھنے سے وہ رنج و غم تو برطرف ہو گیا ہی دل خود بخود بشاش ہوا جاتا ہی
مگر معلوم تو ہو یہ گرد و غبار خوشی کی خبر دیتا ہی اور اس گرد نے کام پانی کا کیا کہ کدورت رنج و الم
کو دل پر سے دھو دیا ہرکارے یہ حکم پا کر چلے ادھر کفار کے بھی لشکر کے ہرکارے برائے
خبر روانہ ہوئے وہ گرد و غبار قریب اس صحرا کے آکر قائم ہوا ہرکارے ابھی پہونچنے نہ پائے
تھے کہ دامنہ گرد کا شق ہوا دونون لشکرون کی نگاہ اسی طرف لگی ہوئی تھی جیسے دامنہ گرد کا
شق ہوا کفار و اہل اسلام نے دیکھا کہ ایک بادشاہ تخت جواہر نگار پر بیٹھا ہوا چند سردار
اسکے تخت کے گرد اور ایک نقابدار نقشہ پوش لصد جوشن و خود پوش مرکب پری وش پر
سوار از سر تا پا غرق جواہر ہتھیار لگائے ہوئے خود سر پر نیزہ کنوتی مرکب پر رکھا ہوا آگے آگے
تخت کے چلا آتا ہی وہ بادشاہ بلند ریش سفید زرنگار لباس پہنے ہوئے تاج سر پر دو باز
سبز رنگ و سفید رنگ اڑ رہے ادھر ادھر دونون پر سایہ کیے ہوئے چتر سر پر لگا ہوا چند سردار
مرکبون پر سوار چلا آتا ہی ادھر اس بادشاہ نے دیکھا کہ ایک طرف لشکر کثیر صف آرا ہی
مگر کیا یہ حال ہی کہ پریشان ہین کچھ دعا کر رہے ہین لشکر مین ہر طرف خاک اڑ رہی ہی
خیمون اسباب جیسے دربار گاہین برپا ہین نشانہائے لشکر سے ثابت ہوتا ہی کہ یہ لشکر اسلام
ہی لقا و لشکر زبادشاہ نے دیکھا کہ بادشاہ لشکر کا قصد ہی کہ مقابلہ کو نکلے دو سردار با تو جوڑ جوڑ
کر وہ کرسی پر بیٹھے مرکب برابر تخت کے خادم لیے ہوئے کھڑا ہی قرینہ سے پہچانا کہ ان
دونون سردارون کا قصد ہی کہ اگر بادشاہ ہمکو اجازت نہ دین اور خود مقابلہ کو جائین تو

ہم اپنے کو ہلاک کرین بادشاہ نوواردو نقابدار نے پہچان لیا کہ یہ لشکر اسلام ہی یہ حال
دیکھکر کلیجہ منہ کو آنے لگا بہت افسوس کیا مگر کسی مصلحت سے خاموش رہے مگر ہر ایک نے
اپنے دل مین خیال کیا کہ تھوڑا عرصہ جو ہوا تو یہان یہ سانحہ گذرا راوی بیان کرتا ہی کہ جب شیران
کو خواجہ نے روانہ کیا تھا برائے دریافت حال تو وہ اسی زمانہ مین آیا تھا کہ بادشاہ اسلام
تشریف لا چکے تھے اور یہان مقابلہ ہو رہا تھا اور سردارون کو نقابدار ابلق پوش گرفتار
کر رہا تھا شیران نے جا کر یہ سب حال بیان کیا تھا جو خواجہ بندوبست کر کے چلے
اب آ پہونچے جب لشکر کا خاتمہ ہونے کو ہی یہ حال دیکھکر خواجہ نے دوسری طرف دیکھا
خواجہ بادشاہ بنے ہوئے ہین اور وہ سب سردار جو ہمراہ ہین ساحر ہین کہ سحر سے اپنی صورت
تبدیل کیئے ہوئے ہین نقابدار جہانگیر ہین ملکہ غزالہ آہو چشم دونون سحر سے پوشیدہ
ہین اور بازو سحر بنا کر خواجہ کے ہمراہ کیئے ہین اور سحر کو اپنے روکے رہے ہین جب خواجہ
لشکر اسلام کی حالت دیکھ چکے اب انھون نے لشکر کفار کیطرف دیکھا کیا نظر آیا کہ سامنے لشکر اسلام
کے ایک مختصر لشکر صف آرا ہی سیاہ علم کھلے ہوئے ہین سب خوش و خرم ہین اہل اسلام مغموم و محزون
ہین کفار خوشیان کر رہے ہین اور اہل اسلام آہ سرد بھر رہے ہین خواجہ نے دیکھا کہ میدان مین
ایک نقابدار ابلق پوش ابلق سوار کھڑا ہوا ہی آگے برابر ایک عیار ہی ایک باد ابلق رنگ اسی
نقابدار کے سر پر سایہ فگن ہی عقب پشت نقابدار کل سردارون دلیران حمزہ و صاحبقران نامدار شاہ جمشید
و شیر بیابان کے سر جھکائے ہوئے ہاتھون مین ہتھکڑیان آہنی پیرون مین بیڑیان پہنے کھڑے ہین نقابدار اہل اسلام
کی حالت دیکھکر ہنس رہا ہی اور انہی سے مبارز طلب کر رہا ہی یہ دیکھکر خواجہ کا دل
بیچین ہو گیا مگر صبر کیا جب قریب اُس صحرا کے پہونچے حکم دیا کہ ہمارا لشکر جہت آرا
ہو اور اسی مقام پر خیمے وغیرہ برپا ہون سب نے دیکھا کہ ایک بارگاہ مختصر برپا ہوئی
اور چند خیمے اور اُس لشکر قلیل نے کہ دونون لشکرون کے صف باندھی زیادہ سے
زیادہ اُس لشکر نوواردمین دو سو جوان ہونگے مگر رعب و داب بہت ہی جب صف بندی ہو چکی تخت
قائم کیا گیا قلب لشکر مین غرضکہ ہر چارسو دونون لشکرون کے اُس لشکر نووارد مین آنے اور
حال دریافت کرنے لگے چونکہ بادشاہ جہانگیر کا حکم تھا کہ جو کوئی ہمارے لشکر مین ہو اُسے

دریافت حال آئے اسکو ہمارے پاس لے آنا اگر وہ بخوشی آئے تو خیر ورنہ زبردستی لانا اور
اسیر کرکے لانا ہرکاروں نے جو آکر دریافت کیا اہل لشکر نے کہا کہ بادشاہ کے پاس چلو
وہ خود تم سے حال بیان کرینگے اپنی زبان سے ہم نہیں کہہ سکتے ہین ہمکو حکم نہیں ہے جسکی کمک کو آپ
ہین اور جدھر سے تشریف لائے ہین اور جس قصد سے آئے ہین سب حال تمپر ظاہر ہوگا ہرکاران
لشکر اسلام تو انکے ہمراہ ہوئے ہرکاران لشکر کفار نے چلنے سے انکار کیا پہلے تو ان لوگون نے
کہا کہ چلیے چلو جب انھون نے کسی طرح نہ سُنا انھون نے یہ کہا کہ تم جاسوس ہو اور یہان
خبر لینے کو آئے ہو چارطرف سے گھیر کر پکڑ لیا اور خدمت بادشاہ تخت نشین مین لائے
اور عرض کیا کہ یہ جو لوگ آپکے روبرو کھڑے ہین ہم سے انھون نے یہ دریافت کیا کہ یہ لشکر
کدھر سے آیا ہے اور ان تخت سوار ونامدار کا کیا اسم مبارک ہے اور کدھر جائیگا اور یہان کسکی
کمک کو آیا ہے ہم نے ان سے کہا کہ ہمارے بادشاہ کی خدمت مین چلو وہ خود اپنی زبان سے
تم سبکو اس حال سے آگاہ کرینگے انھون نے قبول کر لیا اور ہمراہ ہو لیے یہ جو اسیر کھڑے ہین
انھون نے بھی دریافت کیا لیکن ہم نے ان سے یہان تک آنے کو کہا تو انھون نے انکار کیا
اور لڑنے کو آمادہ ہوئے چونکہ آپکا حکم محکم تھا کہ جو آنے سے انکار کرے اسکو اسیر کرکے لانا
چنانچہ ہم نے ایسا ہی کیا کہ انکو اسیر کرکے لائے بادشاہ نے سر اٹھا کر دیکھا ہرکاران لشکر
اسلام کو پہچان لیا اور وہ سامنے زار کھڑے ہوئے تھے اور کفار کے لشکر کے ہرکارے اسیر
کھڑے ہوئے تھے کہا کہ انکو خوب جوتیان مارو اور کوبہ کاری کرو جیسا انھون نے
آنے سے انکار کیا ہے یہ حکم دینا تھا کہ انپر مار پڑنے لگی وہ دہائی دینے لگے بادشاہ کی دہائی
کہ ہم سے خطا ہوئی جو ہم نے انکار کیا اب ایسی کبھی خطا نہ ہوگی جیسی ہم نے خطا کی اسکی
سزا پائی اب ہمارے قصور کو معاف فرمایئے حکم دیا کہ اچھا اب نہ مارو دہائی دیتے ہین
سب نے ہاتھ روک لیے مار پڑنا موقوف ہوگئی اب بادشاہ نے ہرکاران لشکر اسلام کی
طرف دیکھکر کہا کہ تم کون لوگ ہو اور ہمارے لشکر میں کس کے حکم سے آئے تھے کیا دریافت
کرنے تھے جو یہ لوگ تمکو ہمارے پاس لائے ہین اور ہرکاران لشکر کفار سے تکرار کی
ہرکاران لشکر اسلام نے جواب دیا کہ ہم لوگ ہرکارے ہین لشکر خدا پرستان کے وہ جو

سامنے لشکر عصمت آرا ہی ہم اپنے بادشاہ کے حکم سے آگے لشکر مین آئے ہین کہ دریافت کرین کہ آپ
کدھر سے تشریف لائے ہین اور کسکی کمک کو دونون جانب کے ہرکارون کی تقریر سنکے [illegible]
نے جواب دیا کہ ادھر ہرکاران لشکر کفار اخلاق قزاق سے کہدینا کہ ہم تیری سرکوبی کو آئے ہین اور
یہ بتاؤ کہ تمھارے لشکر مین خوشی کس امر کی ہی اور یہ نقابدار کون ہی اور یہ کون لوگ ہین جو اُسکے عقب
پشت صف بستہ ہین انھون نے جواب مین عرض کیا کہ ہمارے لشکر کے لوگ اس سبب سے خوش
ہین کہ آج ہم سب ملکر خداپرستون کو قتل کرینگے اور انکا خاتمہ ہوگا کیونکہ انھون نے بہت سر
اُٹھایا تھا یہان آکر ساری شجاعت و بہادری بھول گئے یہ جو نقابدار میدان مین مرکب [illegible]
ہوا مبارز طلب کر رہا ہی اس نے ان سب سردارون کو جو کہ اُسکی پس پشت سر جھکائے
ہوئے کھڑے ہین اسیر کیا ہی یہ سب سردار لشکر اسلام کے ہین یہ وہ لوگ ہین جنھون نے دیو و
پریزاد کو قتل کیا اُن سے نہ زیر ہوئے مگر نقابدار نے ہر ایک کو چشم زدن مین زیر کر لیا اب
سوائے بادشاہ لشکر اسلام و دیگر سردارون کے جو کہ اسوقت پاس بادشاہ کے موجود
ہین کوئی دوسرا سردار نہین ہم لوگ اس امر کی خوشی کر رہے ہین کہ اب کوئی دم مین بادشاہ کو
مع ان سردارون کے اسیر کر لین گے اُسکے بعد لشکر کو تباہ کرینگے خداپرستون کی حالت دیکھکر
خوش ہوتے ہین اور خوشی کا مقام ہی یہ امر ضرور ہی کہ خداپرست لاکھون ہین لشکر کی حد و
انتہا نہین ہی کثرت سپاہ سے تمام صحرا بھرا ہوا ہی مگر ہمارا کچھ نہین کر سکتے ہین یہ تو کچھ بھی نہین
ہین اگر اسکے دس گنے ہون تو بھی نقابدار و ہمکو خوف نہ ہوگا وہ لوگ اپنی کثرت پر بھولے
ہوئے ہین ہمکو کچھ ڈر نہین ہی نقابدار ان سبکو مار لیگا بادشاہ نے یہ سنکر جواب دیا کہ
بس اپنی زبان کو بند کرو ہمنے سن لیا کہ تم لوگ ان لوگون کی حالت دیکھکر خوش ہوتے
ہو اور تم نے ان سب پر ظلم و ستم کیا ہی نقابدار و اخلاق سے ہماری طرف سے کہدینا
کہ اگر اپنی خیریت چاہتے ہو تو بس اسی مین خیریت ہی جان کی کہ ان لوگون سے ہاتھ اُٹھاؤ
اور ان سبکو ہمارے حوالے کرو جنکو تمنے اسیر کیا ہی اور خداپرستون سے مقابلہ نکرو
کیونکہ وہ اسوقت مجبور و ناچار ہین اور تمنے اُنپر سخت ظلم کیا اگر اسکے خلاف کروگے
تو پچھتاؤگے آیندہ تمکو اختیار ہی اور اس امر سے آگاہ ہو کہ ہم تمھارے ملک کو [illegible]

ان لوگون کے ہم ہمیشہ صحرا بہ صحرا کوہ بہ کوہ پھرا کرتے ہین جو مظلوم و بیکس کسی آفت مین مبتلا ہوتا ہی اُسکی کمک کرتے ہین اور ظالم کو سزا دیتے ہین نہ کوئی مقام ہمارا قیام کا ہو نہ کوئی مسکن ہی یہی کوہ و صحرا ہمارا مسکن ہی یہی جاے بود و باش ہی کبھی اس صحرا مین کبھی اُس جنگل مین کبھی درہ کوہ مین جہان شام ہوگئی قیام کرلیا بوقت سحر پھر روانہ ہوئے جدھر نکل گئے اُسی طرف کے ہوگئے نہ ہم لشکر کثیر رکھین کہ اُسکے اُترنے کے لیئے وسیع مقام کی ضرورت ہو نہ ہم مال و اسباب اسقدر رکھین کہ چور و قزاق کا خوف ہو اسی مختصر سامان سے ہمنے لاکھون کے لشکر کو شکست دی جسنے کسی پر ظلم و بدعت کی ہی اُسکو ہمنے سزا دی ہی نہ ہمارا کسی طرف جانے کا قصد ہی حسن اتفاق سے ادھر آگئے ہین ہمنے دو لشکر صف آرا دیکھے ایک کو پریشان پایا ایک کو خوش ہم نے بھی اپنے لشکر کو صف آرا ہونے کا حکم دیا کہ مقابلہ کا تماشہ دیکھین کہ کون ظفریاب ہوتا ہی اور کون شکست کھاتا ہی کون انمین مغلوب ہوتا ہی اور کون غالب ایک طرف لشکر کثیر ہی اور ایک سمت قلیل طریقہ سے تو یہ ثابت ہوتا ہی کہ لشکر کثیر کی فتح ہو ہمکو کسی سے کچھ غرض نہین ہی بس اب تم جاؤ ہم تمھارے حال سے آگاہ ہوگئے ہمارا یہ جو کہ ہمنے اخلاق کو دیا ہی اُن سے کہدینا اور جو وہ جواب دے وہ ہم تک پہونچا دینا یہ تقریر اُس بادشاہ تاج پوش نے اس طور سے کی کہ وہ ہرکارے ڈر گئے اور اُسی وقت سر بہ پاؤن رکھکر اپنے لشکر کی طرف بھاگے ادھر اُس بادشاہ نے ہرکاران لشکر اسلام کی طرف دیکھکر کہا کہ تم لشکر خدا پرست کے ہرکارے ہو یہ جو لشکر کثیر صف آرا ہی یہ خدا پرستون کا ہی اور تم بھی خدا پرست ہو انھون نے جواب دیا کہ جی ہان یہ لشکر اہل اسلام کا ہی اور ہم لوگ بھی خدا پرست ہین کہا کہ یہ کیا حالت ہی لشکر کی اور یہ کیا صورت ہی یہ لوگ اسقدر کیون پریشان ہین اسکا کیا سبب ہی اور کوئی کیون نہین تمھارے لشکر سے نکل کر نقابدار سے مقابلہ کرتا ہی اور یہ جسقدر پس پشت نقابدار سر جھکائے ہوئے کھڑے ہین یہ سب تمھارے لشکر کے سردار ہین ہرکارون نے کہا کہ جی ہان یہ سب سردار ہمارے لشکر کے ہین اس نقابدار نے ان سبکو اسیر کیا ہی سحر سے یہ نقابدار ساحر ہی سحر کرکے اس نقابدار نے سب سردارون کو اسیر کرلیا ہی اب سواے بادشاہ اسلام و کرب و اسعد کے اور کوئی

نے سردار جو کہ جو نکل کر مقابلہ کرے اور لڑے ای بادشاہ جو سردار برائے مقابلہ گیا
نقابدار نے اسیر کر لیا یہ باز جو اسکے سر پر سایہ فگن ہے جب ان ادھر کا سردار گیا یہ باز سر پر
اُسی سردار کے آیا اور گردش کی ادھر نقابدار نے کمر زنجیر پکڑ کر مثل پھول کے مرکب سے اٹھا
لیا ہم لوگ ساحر نہیں ہیں جو رد سحر کریں چونکہ صاحبقران لشکر میں اسوقت موجود نہیں ہیں جو
اسم دافع سحر پڑھیں وہ مالک اسم اعظم و باطل سحر ہیں اگر وہ تشریف رکھتے ہوتے تو یہ نوبت
نہ ہوتی وہ اس نقابدار کو چشم زدن میں قتل کرتے پس اُنکی عدم موجودگی میں یہ حالت
ہو گئی اور یہ آفت نازل ہوئی صاحبقران تو برائے فتح طلسم تشریف لے گئے ہیں بادشاہ اسلام
طلسم نوخیز جمشیدی پر فوج کش تھے مع کل لشکر کے اور وہ چند سردار جو ہمراہ صاحبقران لشکر سے
آئے تھے مع تھوڑے سے لشکر کے فوج کش تھے کہ اتفاق سے جنگ و پیکار ہونے لگی اس نقابدار
نے اُن سب سرداروں کو اسیر کر لیا بادشاہ اسلام کو اس واقعہ کی خبر ہوئی وہ تشریف لائے نوبت
جنگ و پیکار کی آئی وہی حال ہوا کہ سب سردار اسیر ہو گئے آج جو میدان میں آکر نقابدار نے
مبارز طلب کیا بادشاہ نے خود قصد مقابلہ کیا کہ کرب و اسد مانع ہوئے پس ہم رک
رہے ہیں لشکر اسلام خداوند کریم سے اس بلا سے نجات پانے کی دعا کر رہا ہے عجب آفت میں ہم لوگ
مبتلا ہیں خدا ہم پر رحم کرے اور اس بلا سے نجات دے اور اس آفت سے بچائے ہم لوگ سب
اس بلا میں مبتلا ہیں اور اس سبب سے پریشان ہیں کہ دیکھئے اب کیونکر جان بچتی ہے اور کیونکر
نجات ملتی ہے یہی سبب ہے رنج و صدمہ و غم و الم کا جو کہ آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں جب آپکے اونٹ کی
گرد بلند ہوئی تو بادشاہ اسلام نے ہم سے فرمایا کہ ذرا جا کر خبر تو لاؤ ہم ادھر کو آئے خبر لینے کیلئے یہاں
آکر دریافت کیا آپکے لشکر کے لوگ ہمکو آپکی خدمت میں لائے اب آپ یہ فرمائیں کہ آپکا اسم
مبارک کیا ہے اور کدھر سے تشریف لائے ہیں اور کہاں کا قصد ہے اس بادشاہ نے جواب میں فرمایا
کہ آگاہ ہو کہ میرا نام شہنشاہ یک رنگ تاج گہر ہے میرے قیام کرنے کا کوئی مقام معین نہیں ہمیشہ
کوہ و صحرا میں پھرا کرتا ہوں رات جس مقام پر ہو گئی اُسی مقام پر قیام کیا خیمہ کھڑا ہو گیا اور
صبح کو پھر وہاں سے چل کھڑے ہوئے اسی میں بسر ہوتی ہے اور اسی طرح ہم اپنا لشکر لیئے ہوئے
جنگل بہ جنگل پھرا کرتے ہیں ہمارا طریقہ ہے کہ جس کسی کو دیکھا کہ مصیبت میں ہے اور رنج و غم میں مبتلا ہے

اُسکی کمک کسی کی مگر کچھ اجرت لیکر ہم ٹھیکہ لیتے ہین اور اس کام کو کرتے ہین کہ جسکا ٹھیکہ لیتے ہین آجتک کبھی کسی مقام پر ہمنے زک نہین پائی ہم بادشاہون سے ٹھیکہ لیکر کام کرتے ہین اکثر ہمنے ٹھیکہ لیکر اُن لوگونکی کمک کی ہی کہ جنکے اوپر حریف کی زیادتی ہوئی ہی ہم اُسکی کمک کرتے ہین مگر کچھ روپیہ لیکر جبکہ وہ ہمکو ٹھیکہ دیتا ہی ہم اپنے بادشاہ سے کہا کہ ہم دیکھتے ہین کہ تم اس لقابدار اور اس لشکر کفار سے بہت عاجز ہو پریشان ہو اور اُسنے تمھارے سب سردارون کو اسیر کرلیا ہی سواے تمھارے ان سردارون کے کوئی تمھارے لشکر مین نہین ہی اور تمکو اسوقت سخت مشکل ہی ہم اتفاق سے ادھر آنکلے ہین اگر تم ہمکو ٹھیکہ دو ہم اُس لشکر سے لڑکر اس لڑائی کو فتح کرین اور اس لقابدار کو قتل کرین کیونکہ ہمنے جسکی کمک کی ہی روپیہ لیکر اُس جنگ کو سر کیا ہی کبھی ہمنے شکست نہین پائی سچ یہ ہی لشکر تمھارا لاکھون سے لڑا ہی یہ لقابدار جو ہمارے ہمراہ ہی اکیلا لاکھون سے مقابلہ کرتا ہی اور شکست دیتا ہی اس لقابدار ابلق پوش نے اس لشکر کی کیا اصل ہی ایک حملہ مین تو یہ سب بھاگ کھڑے ہونگے باوجودیکہ تم لشکر کثیر رکھتے ہو اور عاجز ہو اور ہمکو کچھ خوف نہین ہی ہمکو تمھارے حال پر رحم آتا ہی اسی سبب تم سے کہا جاتا ہی کہ اگر تم ہمکو اس جنگ کا ٹھیکہ دو تو ہم مقابلہ کرین کوئی ہماری خواہش نہین ہی کہ تم ہمکو ٹھیکہ دو ہان اگر تمکو یہ امر منظور ہو ہو اور اپنی خلاصی چاہتے ہو تو کیا مضائقہ ہی ورنہ ہمکو کوئی ایسی ضرورت لاحق حال نہین ہی کہ بیکار کسی سے فساد کرین چونکہ یہ ہمارا پیشہ ہی کہ ہم ٹھیکہ پر کام کرتے ہین تمکو اس حال سے آگاہ کردیا اب تمکو اختیار ہی یہ کہکر ایک رقعہ بنام بادشاہ اسلام اسی مضمون کا جو کہ ہرکارون سے کہا تھا تحریر کیا اور یہ بھی تحریر کیا کہ تم لوگ بھی خدا پرست ہو اور ہم لوگ بھی یزدان پرست ہین اس امر کا اور بھی پاس ہی اور یہ لوگ جو کہ تم سے لڑرہے ہین کافر ہین پس مذہب کا بھی خیال ہی اس سبب سے اور تمھاری کمک کی جاتی ہی مگر اسی شرط پر اگر تم ٹھیکہ دوگے کیونکہ ہمارا کام یہی ہی اور یہی پیشہ ہی اور یہی ہمارا صرف خرچ کہ ہم ٹھیکہ پر کام کرتے ہین اور اسی مین بسر کرتے ہین اگر ہم صاحب ملک و مال ہوتے تو کبھی تم سے روپیہ کی خواہش نہ کرتے اگر تم ٹھیکہ اس جنگ کا دینا قبول کرو تو ہم تمکو ٹھیکہ کے روپیہ سے آگاہ کرین اگر تمکو یہ خوف ہو کہ یہ روپیہ ہمارا لیکر کسی طرف کو چلے جاینگے یا ہمکو فریب دیتے ہین یا دھوکا تو تم پہلے ہمکو روپیہ نہ دو کسی مقام اسی صحرا مین جمع کردو چند سوار تمھارے طرف سے مقرر کیے جائین کہ وہ اسکی حفاظت کرین

اور چند ہمارے طرف سے اگر ہم اس لڑائی کو فتح کرلیں اور تمھارے قیدیوں کو رہا کردیں
اُس وقت یہ روپیہ ہم لیں اور اگر اس لڑائی کو نہ فتح کریں اُس وقت تم یہ روپیہ اُٹھا لینا ہمکو کوئی
سروکار نہ ہوگا اگر اس صورت سے تم یہ سب امر قبول کروگے تو ہم ضرور اس لڑائی کو سر
کرینگے ورنہ ہم یہاں سے جدھر کو جی چاہے گا چلے جائینگے یہ سب باتیں لکھکر اُن ہرکاروں
کو دیں اور کہا کہ تم زبانی بھی کہدینا جو کچھ ہم نے تم سے کہا اور یہ نامہ بھی دیدینا اور کہا ہمارے
لشکر کے بھی چند لوگ اپنے ہمراہ لیتے جاؤ تاکہ جو جواب تمھارے بادشاہ دیں یہ لوگ ہمسے آکر
بیان کریں اگر وہ اس امر کو قبول کریں تو ہم زرہ بکتر کی سی شرح کریں تاکہ وہ بادشاہ جو کچھ کہیں
ہم مقابلہ کریں اگر نہ قبول کریں تو ہم اپنی راہ لیں وہ ہرکارے سلام کرکے اور پیام زبانی [illegible]
ہرچند سوار لشکر نووارد کے اپنے ہمراہ لیکر چلے بادشاہ تخت نشین شہنشاہ [illegible] تاج گیر
نے اپنے سواروں سے بھی وہی تقریر بیان کردی تھی کہ تم بادشاہ اسلام سے یہ تقریر
کرنا جو وہ جواب دیں وہ ہم سے آکر بیان کرنا ادھر سے تو ہرکارے ان سبکو لیکر چلے
ادھر بادشاہ اسلام و کوکب غازی و اسد دلاور و لشکر اسلام نے جو اس لشکر کو
دیکھا اور بادشاہ اور نقابدار کو تو ایک قسم کی تقویت دل کو ہوئی مگر حیران ہیں کہ یہ کون
لوگ ہیں اور یہ بادشاہ کون ہے اور اسکا کیا نام ہے اور کدھر سے آیا ہے اور کس کی کمک کو آیا ہے یہ تو
ہمارے مددگاروں میں سے نہیں ہے اگر ہمارا مددگار ہوتا تو ہمارا اگر یہ شریک ہوتا اور ہم سے
شناسائی ہوتی نہ یہ کفار کے مددگاروں میں سے معلوم ہوتا ہے اگر انکا مددگار یا دوست
ہوتا تو انکا شریک ہوتا لشکر کو الگ نہ اُتارتا یہ تو ہم دونوں سے الگ ہے کیونکہ اپنے
اپنا لشکر الگ صف آرا کیا ہے نہ معلوم کس سے مقابلہ کو آیا ہے اگر ہم سے مقابلہ کریگا تو ہم اُس سے
کیا مقابلہ کرسکتے ہیں ایک آفت میں مبتلا ہیں ایک نقابدار سے تو ہمارا یہ حال کیا ہے نہ معلوم
دوسرا نقابدار کیا آفت برپا کرے گا اگر کفار سے مقابلہ رہے گا اُنسے لڑنے کو آیا ہے تو ہمارا
کیا ہمارا تو خاتمہ ہوچکا ہے نہ معلوم اسکا کیا دین و مذہب ہے کوکب نے عرض کیا کہ حضور کے ہرکارے
سے ہرکارے ہمراہ دریافت کو گئے ہیں وہ دریافت کرکے اگر سب حال عرض کرینگے معلوم
ہوجائیگا آپ فکر کی ضرورت نہیں ہے حضور مجھکو اجازت مرحمت کریں تاکہ میں جاکر نقابدار سے

مقابلہ کرون کیونکہ وہ مبارز طلب کر رہا ہی بادشاہ نے سکوت کیا راوی بیان کرتا ہی کہ اس
لشکر کے جو کہ نقابدار کے ہمراہ آیا ہی اور بادشاہ کے بالکل نشان نہ تھے کہ اُن سے ظاہر ہوتا
کہ یہ مذہب ہی کیونکہ اول تو پھریرون پر لشکرون کے اگر خدا پرست ہین تو تعریف خدا
وحدہ یزدان تحریر ہوتی ہی اور رنگ سبز و سرخ و دیگر قسم کا ہوتا ہی سوا سے سیاہ
رنگ کے اگر کفار کا لشکر ہی تو انپر انکے خداؤن کی تعریف تحریر ہوتی ہی کہ جسکی وہ بندگی و پرستش
کرتے ہین اور سیاہ رنگ ہوتا ہی یہی دو نشان ہین شناخت لشکر کفار و لشکر اسلام کے چنانچہ
اس لشکر مین نشان ہی نہ تھے پھر کیونکر کوئی شناخت کرسکے کہ یہ کفار ہین یا مسلم
جب تک دریافت نہو کرب دلاور نے جب یہ کہا کہ حضور کی طرف سے ہرکارے براے
دریافت گئے ہین وہ دریافت کرکے اگر سب حال عرض کرینگے معلوم ہوجائیگا زیادہ
فکر کی ضرورت نہین ہی حضور مجکو اجازت مرحمت کرین کہ مین جاکر نقابدار سے مقابلہ
کرون کیونکہ وہ مبارز طلب کر رہا ہی بادشاہ نے سکوت کیا بادشاہ نے چند منٹ
سکوت کرکے اور یہ تقریر کرب کی سماعت فرما کے جواب دیا کہ اے کرب دلاور ہرکارون
کو آلینے دو تاکہ حال معلوم ہو جائے تو نقابدار سے مقابلہ کی بابت مشورت کیا جائے یا مین
خود جاونگا یا تمکو اجازت دونگا کرب خاموش ہو رہے اور حضرت لشکر کفار نقابدار
اہل پوشش و اخلاق اپنے مقام پر خیال کر رہے ہین کہ یہ لشکر کہان سے آیا ہی نقابدار
کے اور اخلاق کے دل کا یہ حال ہی کہ جب سے اس لشکر کو دیکھا ہی ایک قسم کی ترس ہو رہی
ہی اور اضطراب ہی اور ایک قسم کا خوف ہی نقابدار تو یہ خیال کر رہا ہی کہ دیکھیے یہ لشکر جو آیا ہی
کس سے مقابلہ کرتا ہی اور کسکا لشکر ہی مبارز طلبی بھی لشکر اسلام سے بھول گیا خاموش کھڑا
ہوا لشکر نو وارد کی طرف دیکھ رہا ہی اور عالم سکوت طاری ہی یہ خیال ہی کہ ہرکارے جو
خبر کو گئے ہوئے ہین وہ خبر لائین تو پھر لشکر اسلام سے مبارز طلب کرون اخلاق اپنے
سردارون سے کہہ رہا ہی کہ نہ معلوم یہ لشکر کدھر سے آیا ہی اور کسکا لشکر ہی اور کس سے
مقابلہ کریگا اگر کسی قدر اسکا رخ دیکھا جاتا ہی تو ہماری طرف ہی اور ہم سے مقابلہ کا
اسکا قصد معلوم ہوتا ہی خیر اگر ہم سے اسکو قصد مقابلہ ہی تو ہم بھی موجود ہین جب تک

لشکر اسلام سے نہیں ڈرے اور انکے لشکر کے سرداروں کو نقابدار نے اسیر کر لیا تو یہ
کیا چیز ہے اور کیا حقیقت رکھتا ہے ویسے سردار تو اسکے ہمراہ بھی نہیں ہیں جیسے لشکر اسلام میں
ہیں ہاں یہ امر ضرور ہے کہ انکے ہمراہ بھی ایک نقابدار ہے اور وہ بازہ میں ایسا نہو کہ یہ بھی کوئی عیار
ہو تو خرابی ہے سرداروں نے جواب دیا کہ کوئی مقام اندیشہ نہیں ہے ہمارے نقابدار کے پاس
بھی تو بازہ ہے وہ کب اس امر سے باز آئے گا اگرچہ وہ بازہ لیکر آیا ہے تو آنے دیجیے ہرکارے
دریافت حال کیلیئے گئے ہیں معلوم ہوا جاتا ہے اخلاق سرداروں سے یہ کہہ رہا تھا
کہ ہرکارے دریافت [illegible] آئے اور یوں کہنے لگے کہ ہم حسب حکم آپکے دریافت حال گئے
جب گرد و غبار برطرف ہوا اور لشکر بادشاہ تخت نشین یعنے شہنشاہ پرنگ
تاج گیر صف آرا ہو چکا ہم لشکر میں گئے کہ دریافت کریں کہ یہ لشکر کہاں سے آیا ہے ہم نے
جو جاکر دریافت کیا اس لشکر کے لوگوں نے ہمکو جاسوس کہکر پکڑ لیا خداوند یہ بندہ ایسے
ہے اسطور [illegible] تو لشکر اسلام میں بھی نہ تھا اور نہ ہے جو اس مختصر لشکر میں ہے کہ یہ خود
پر نہیں مار سکتا ہے جو دریافت کے لیئے گیا اسیر کر لیا گیا مگر لشکر اسلام کے ہرکاروں کو
نہیں اسیر کیا انسے جو کہا کہ تمہارے بادشاہ کے پاس چلو وہ چلے گئے ہم سے جو کہا ہم نے
انکار کیا [illegible] کر لیگئے اسنے حکم دیا کہ انکو لیجاکر مار ڈالو [illegible] کچھ ہوا [illegible] مگر ہم
کم بخت بادشاہ نے انکو اور نقابدار صاحب کو پیام دیا ہے کہ میں اپنی شہنشاہی سے پوری
خیریت اسی میں ہے کہ ہاتھ باندھ کر میرے روبرو حاضر ہو اور قیدیوں کو میرے حوالے کر دو
ورنہ بہت بری طرح پیش آؤنگا اپنے نقابدار اور بازہ [illegible] میرے ہمراہ بھی
نقابدار ہے اور وہ بازہ میں ہیں اس امر سے نہ باز آؤنگا کہ انکو اہل اسلام پر [illegible]
آئندہ اختیار ہے ہرکاروں نے کل کیفیت اور تقریر جو کہ [illegible] تاج گیر نے [illegible] اخلاق
سے بیان کی اور کہا کہ انکا کوئی مقام ہے [illegible]
مقام پر مقام ہو گئی اسی مقام پر شب بسر کی [illegible]
جسکو ضرور پاتے ہیں اس سے کچھ روپیہ لیکر اسکی طرف سے [illegible] مقابلہ
کرتے ہیں یہی پیشہ ہے اور یہی بسر اوقات کی صورت ہے [illegible]

ادھر بھی اتفاق سے آنکلے ہین انکو زبردست اور لشکر اسلام کو کمزور پاکر یہ کلمات اُنسے کہلا بھیجے
ہین اگر لشکر اسلام کے لوگون نے آنکی کمک منظور کی اور ٹھیکہ کار دیدیا اور انکو اس
جنگ کا ٹھیکہ دیا تو آپسے مقابلہ کرینگے ورنہ اپنی راہ لینگے اور آپ سے اس پیام کا جواب
طلب کیا ہے اخلاق نے ہرکارون سے سُن کے یہ کہا کہ ہمکو خوف نہین ہے ایسے ایسے لاکھون
آئینگے اور اپنا سر کٹائینگے چلے جائینگے اگر لشکر اسلام ٹھیکہ بھی دیگا اور یہ ہم سے مقابلہ کرینگے
تو ہم پہلے انھین سے مقابلہ کرینگے اس بادشاہ کو شکست دیکر اور اسکے لشکر کو قتل کرکے
پھر اہل اسلام سے لڑین گے اور خاتمہ کرینگے یہ جاتے کہان ہین بہت حمایتی بنا کر لشکر
اسلام کا یہ امر غیر ممکن ہے کہ ہم اہل اسلام کے سردارون کو کہ جنکو نقابدار نے اسیر کیا ہے اُسکے
حوالے کرین اور ہم اسکی اطاعت کرین لشکر اسلام کا ہم خاتمہ کرچکے ہین اب وہان باقی کیا ہے
ہمکو تو ان سے خوف ہے نہ خدا پرستون سے اور اس مہمل تقریر کا ہم جواب کیا دین بس
خاموشی جواب ہے ع جواب جاہلان باشد خموشی ۞ یہ بھی دریافت کیا کہ ان لوگون کا دین
و مذہب کیا ہے ہرکارون نے عرض کیا کہ یہ دریافت کرنے کی کسکو جرأت تھی جو دریافت
کیا جاتا اپنی جان بچانا دشوار تھی ہمیں ہم شکر کرتے ہین کہ وہان سے زندہ واپس آئے اخلاق
نے کہا کہ خیر معلوم ہوا جاؤ اور ایک سردار سے کہا کہ نقابدار کے پاس جاکر اُنسے کہدو
کہ ذرا آپ چند منٹ کے بعد میرے پاس تشریف لائین مجکو آپ سے کچھ عرض کرنا ہے
بعد میرے یہان آنے کے تشریف لیجاکر مبارز طلب فرمائیے گا وہ سردار گیا اور نقابدار کو اخلاق
کا پیام دیا اخلاق کا پیام سُنکے نقابدار اخلاق کے پاس آیا اخلاق نے کل تقریر
ہرکارون کی نقابدار سے بیان کی نقابدار نے برہم ہوکر جواب دیا کہ ہمکو کچھ پروا نہین
ہے جسکا جی چاہے ہم سے مقابلہ کرے پہلے یہی لشکر مقابلہ کرلے جو کہ آیا ہے ہم نے جب
سرداران اسلام و لشکر اسلام کو زیر و زبر کردیا کہ جسکا اسوقت پردہ دنیا پر بھی عصر ثانی
ولنظیر نہ تھا تو اور کیا کوئی حقیقت رکھتا ہے ہم موجود ہین اب ہم پہلے ان سے مقابلہ
کرلین گے پھر لشکر اسلام سے مبارز طلب ہونگے دیکھین تو یہ کیسے جاتی بنتے ہین یہ لشکر
[illegible] خدا [illegible] کہا کہ [illegible] سب اس پیام کا دیا جائیگا یا نہین نقابدار نے

جواب دیا کہ کچھ جواب کی ضرورت نہیں ہے جو ہم سے لڑیگا ہم اُس سے مقابلہ کرینگے اسی غرض سے ہم میدان میں موجود ہیں تھوڑی دیر انتظار کرتے ہیں اگر اس لشکر نو وارد سے کوئی مقابلہ کو نکلا تو اُس سے مقابلہ کیا یا لشکر اسلام سے نکلا اُس سے مقابلہ کیا اگر کوئی نہ آئیگا تو ہم خود انتظار کرکے لشکر تازہ وارد کی طرف خطاب کرکے مبارز طلب کرینگے ذرا انکی بھی جرأت دیکھیں ہمکو کسی سے خوف نہیں نہ ہمکو سوال و جواب کی ضرورت ہے اخلاق نے جواب دیا کہ میں نے پہلے ہی یہی خیال کرکے اپنے دل میں جواب نہیں بھیجا خاموشی اختیار کی نقابدار نے کہا کہ خوب کیا اور یہ کہکر میدان میں آکر اپنے مقام پر کھڑا ہو کر لشکر تازہ وارد کی طرف دیکھنے لگا لشکر کفار بھی مع اخلاق کے اسی طرف نگران ہوا ادھر ہرکارے لشکر اسلام کے ان سرداروں کو ساتھ لیکے آئے لشکر میں پہونچے بادشاہ اسلام و کرب و اسد و کل لشکر اسلام نے دیکھا کہ ہمارے لشکر کے ہرکاروں کے ہمراہ لشکر تازہ وارد کے چند سردار آتے ہیں سب نے خیال کیا کہ دیکھئے کیا پیام لاتے ہیں بادشاہ اسلام کرب سے فرما رہے تھے کہ دیکھئے یہ سردار کیوں آتے ہیں خداوند کریم خیر کرے کہ ہرکارے آکر پہونچے ان سرداروں نے بادشاہ اسلام کو بطریق اہل اسلام سلام کیا بادشاہ نے جواب سلام دیا کفار کے نقابدار نے دیکھا کہ چند سردار لشکر تازہ وارد کے لشکر اسلام میں بادشاہ اسلام کے پاس گئے ہیں کچھ پیام لیکر اخلاق نے اپنے وزیر سے کہا کہ اس بادشاہ نے بادشاہ اسلام کو شاید کوئی پیام بھیجا ہے جو اس لشکر کے سردار گئے ہیں وزیر نے جواب دیا کہ جی ہاں میں یقین کرتا ہوں کہ مسلم کیلیئے کو کہلا بھیجا ہوگا دیکھئے کیا ہوتا ہے اگر ان کی بھی قضا ہے تو بادشاہ اسلام قبول کرینگے اگر قضا نہیں ہے تو نہ قبول کرینگے یہاں تو یہ تقریر ہو رہی تھی ادھر ہرکاروں نے جاکر بادشاہ اسلام سے سب حال جو کہ بادشاہ پیک رنگ سے سنا تھا بیان کیا اور کل کیفیت انکے بود و باش کی بیان کی اور پیام دیا اور کہا یہ سردار جواب لینے کو آئے ہیں اور یہ نامہ بھی دیا ہے اب جو آپکو فرمانا ہو وہ جواب میں فرمائیے یہ کہکر وہ نامہ بادشاہ کے ہاتھ میں دیا بادشاہ نے خود پہلے اس نامے کو ملاحظہ فرمایا اسکے بعد کرب کو دیا وہی مضمون تھا جو کہ ہرکاروں نے بیان کیا تھا کرب نے بھی پڑھا بادشاہ نے ان سرداروں کی طرف

مخاطب ہوکر فرمایا کہ آپ لوگ بیان فرمائیں کہ کیا پیام لائے ہیں اُنھوں نے بھی وہی تقریر بیان کی بادشاہ نے کیفیت دریافت فرمائی اُنھوں نے اُسی سب حال جو کہ ہرکاروں نے بیان کیا تھا سب بیان کیا جب بادشاہ پیام زبانی سن چکے اور مضمون نامہ سے آگاہ ہو چکے اُنھوں نے اُن سرداروں سے فرمایا کہ ہماری طرف سے اپنے آقا کو سلام کہنا اور مزاج پرسی کرنا بعد اُسکے اُنکو یہ جواب دینا کہ ہمکو سواے مدد خالق اکبر کہ جس نے ہمکو پیدا کیا ہے اور آجتک ہماری کمک ہر مقام پر فرمائی ہے اور ہمکو جان تازہ عنایت فرمائی ہے اور وہی ہمارا مالک و آقا و سرپرست ہے ہمکو اور کسی کی کمک درکار نہیں ہے آپکا عین خلق و مروت و اخلاق حمیدہ تھا دوسرے مذہبی جوش تھا کہ جو آپ نے یہ پیام دیا کہ ہم تمھاری کمک کرینگے اور ہمارے حال پر رحم کھایا پس ہمکو کسی کی کمک کی ضرورت نہیں ہے ہم کسی کے بھروسہ پر آجتک نہیں لڑے ہیں سواے اپنے خالق کے بھروسہ پر اور اُسی سے مدد کے خواستگار ہیں اُسی نے ہمکو اس بلا میں مبتلا کیا ہے کوئی نہ کوئی ہم سے گناہ کبیرہ صادر ہوا ہے کہ جسکی یہ سزا ملی ہے وہی ہمکو اس بلا سے نجات دیگا اگر ہماری موت نہیں ہے اور ہماری قضا نہیں آئی ہے اگر آئی ہے تو کوئی ہمکو بچا نہیں سکتا ہے اگر تمام عالم بھی ایک ہو جائے تو ہم بچ نہیں سکتے ہیں نہ ہم جب تک ہماری قضا نہیں آئی ہے قتل ہو سکتے ہیں اگر کل دنیا ہمارے قتل و غارت کرنے کی کوشش کرے پس ہمکو کوئی ضرورت کمک کی نہیں ہے آپ جدھر سے تشریف لائے ہیں بسم اللہ تشریف لیجائیے ہم منع نہیں کر سکتے ہیں نہ آپ سے روپے کے خواستگار ہیں نہ ہمکو روپیہ صرف کرکے کمک کرانا منظور ہے نہ ٹھیکہ ہم ٹھیکہ پہ کام نہیں لینگے ہمارا خدا ہماری کمک کریگا ہم نے آجتک اس طور سے کسی سے کام لیا نہ کسی کی کمک کو گوارا کیا ہے یہ نیا طریقہ تو جو بیان کیا گیا ہے ہمارے کان تک ایسی صدا کبھی نہیں آئی نہ ہم نے سنی پس ہم ٹھیکہ کیا جانیں یہ بھی کوئی عمارت ہے یا کوئی اور کام ہے کہ ٹھیکہ دیا جائے آجتک کسی نے جنگ و پیکار کا ٹھیکہ دیا ہو تو تم بھی دیں یہ تو نئی بات ہے کہ اب جنگ و پیکار بھی ٹھیکہ پر ہونے لگی ہمارے پاس اسقدر روپیہ بیکار نہیں ہے جو ہم دیں جو ہمارے خدا کو منظور ہوگا وہ ہوگا یہ جو بادشاہ نے فرمایا اُن سرداروں نے عرض کیا کہ خداوند آپ بیکار انکار فرماتے ہیں اس امر کو قبول فرمائیے ٹھیکہ دیدیجئے دیکھیے تو کیا ہوتا ہے اُنھوں نے اسی طور سے بہت سے مقام پر

لیکر کام کیا ہو اور ہمیشہ فتح پائی ہو اسمین کوئی نقصان وہرج نہین ہو آیندہ آپکو اختیار ہو
بادشاہ اسلام نے فرمایا کہ اول تو ہمکو اس امر کا یقین ہی نہین ہو کہ یہ اس نابکار پر ظفر پائینگے
کیونکہ یہ کارخانہ سحر کا ہو اور موسن نے سحر سے ان سبکو اسیر کیا ہو ورنہ اس نابکار کی یہ بھی
مجال تھی کہ ہم سبکو اسیر کرتا اور ہمارے لشکر کی یہ حالت ہوتی سحر سے مجبور ہین چونکہ یہ ساحر
ہو اور ہم ساحر نہین ہین ساحر و غیر ساحر سے کیا نسبت اسنے اسم سحر پڑھکر دم کر دیا غیر ساحر
مجبور ہوگیا اسنے اسیر کر لیا ورنہ اسکی بھی یہ حقیقت تھی کہ یہ اسیر کرتا جبکہ یہ امر ہو تو پھر کیونکر
یقین ہو کہ یہ لڑائی پر فتح پائینگے ہم ٹھیکہ دیکر اپنی بات رایگان کرین انھون نے
عرض کیا کہ آپ اس امر سے بالکل بیخوف رہیئے یہ امر ہمارے بادشاہ و آقا کو قبل سے معلوم
ہو کہ یہ ساحر ہو اور اسنے سحر سے ان سبکو اسیر کیا ہو انھون نے اکثر ساحرون سے لڑکر شکست
دی ہو ہم لوگون کو نہ ساحر سے خوف ہو نہ غیر ساحر سے بلکہ ہمارے آقا و بادشاہ کی یہ عین
خوشی ہو کہ ساحر سے مقابلہ ہو اور ساحرون کی جنگ و پیکار مین آپکا جی بھی خوب لگتا ہو
اور بہت خوش ہوتے ہین ہم لوگ ساحر کش ہین اور باطل سحر سے بخوبی آگاہ ہین آپ
بلا خوف ہمکو ٹھیکہ دیجیئے اور ہماری جنگ و پیکار کا تماشہ ملاحظہ فرمایئے یہ جوان سردارون
نے عرض کیا کہ کرب واسعد نے بھی بادشاہ سے عرض کیا کہ آپکا کیا نقصان ہو ایک شخص خود
اقرار اس امر کا کرتا ہو کوئی آپکی درخواست نہین ہو جو آپ پر کسی قسم کا الزام ہوگا آپ انسے تو
دریافت فرمایئے کہ کسقدر روپیہ ٹھیکہ کا طلب کرتے ہین اور کیونکر جنگ و پیکار کرینگے
اگر ہماری مرضی کے موافق ہوا تو قبول فرمائیگا ورنہ انکار تو ہو اس امر مین کوئی نقصان بھی نہین
ہو وہ خود درخواست کرتے ہین ہماری طرف سے کوئی خواہش نہین ہو پھر کیا ہمکو ضرورت
ہو جو ہم انکار کرین یہ جو کرب واسعد و دیگر اہل لشکر نے کہا بادشاہ نے ان سردارون
سے فرمایا کہ اچھا جا کر یہ دریافت فرمایئے کہ کسقدر روپیہ اس کام کے لیئے انکو درکار ہو اور
کتنے پر ٹھیکہ لیجیئے گا ہمکو مقدار روپیہ سے تو آگاہ فرمایئے پھر ہم جواب دین وہ سردار یہ
پیام سنکے سلام کرکے وہان سے واپس چلے جب وہ چلے گئے تو کرب واسعد نے
عرض کیا کہ حضور کا کیا نقصان ہو اسوقت یہ بلا انکے سر جاتی ہو وہ خود خواہش کرتے ہین

شاید کوئی صورت ہم سب کے نجات کی خداوند کریم نکالے جب تک اس لشکر سے مقابلہ ہو ہمارا کیا نقصان ہی اگر لڑائی فتح ہو گئی وران لوگون نے فتح کرلی تو اپنی آرزو ومراد حاصل ہوئی ہم نے نجات پائی شاید خداوند کریم نے رحم فرمایا ہو اور یہی سلسلہ ہماری نجات کا نکالا ہو ورنہ جو اُسکی مرضی ہم تو موجود ہین یا اسقدر عرصہ مین کوئی اور صورت پیدا کی غیب سے پیدا ہو اسی سبب سے یہ امر ہوا ہی کہ عرصہ ہو لیا ابھی کچھ عرصہ تک حیات باقی ہی جو یہ امر دلخواہ ہی کسی طور سے ہمارے نزدیک نقصان نہین ہی اگر کچھ روپیہ صرف ہو کر یہ بلا دفع ہو جائے تو کیا حرج و نقصان ہی آبرو کا صدقہ جان ہی اور جان کا صدقہ مال پس ایسی حالت مین جو خود کسی امر کی خواہش کرے اُس سے انکار کرنا زیبا نہین ہی ہمارے نزدیک تو اگر دس پانچ لاکھ روپیہ صرف ہو اور اس بلا سے نجات ملے تو بہتر ہو ورنہ ہمارا کیا نقصان ہی کوئی ہمکو یہ الزام نہین دے سکتا ہی کہ تمنے قتل کرایا اور جبکہ اس امر کا یقین ہی کہ یہ لوگ بھی سر پر ہونگے اس اتفاق سے تو پھر ہمکو کیا ضرورت ہی کہ ہم منع کرین یہ بھی دیکھیے کہ یہ لوگ جو اسقدر رہا ہی کرتے ہین اس مختصر لشکر سے تو یہ کیا کرتے ہین ہماری تو ضرور رائے ہی کہ ٹھیکہ دیا جائے نہ جان کے خوف سے نہ بلکہ اس امر کے خیال سے کہ شاید یہ غیب سے سامان ہوا ہو ہم مرنے سے نہین ڈرتے ہین نہ کوئی یہ خیال کریگا کہ اُنھون نے جان کے خوف سے دوسرون کو پامال کرایا جبکہ ہم خود خواہش کرتے اور اُن سے کہ سکتے جو یا ہوتے اُسوقت یہ خیال کیا جاتا اور ہر ایک خیال کرتا ہم آنکے حال سے بھی آگاہ نہ تھے کہ اُنھون نے خود پیام بھیجا کوئی تو ایسا سبب ہی کہ یہ امر واقع ہوا یہ قدرت خدا ہی کہ غیر اس طور سے خود خواہش کرے بدون ہماری خواہش کے جب اس طور سے کرب و اسد نے بادشاہ سے عرض کیا بادشاہ نے فرمایا کہ خیر جو تم سبکی مرضی جواب تو آنے دو کرب و اسد نے بہت کچھ کلمات مصلحت آمیز عرض کیے اور عرض کیا کہ اسوقت مصلحت یہی ہی کہ ٹھیکہ دیا جائے جبکہ وہ یہ کہتے ہین کہ روپیہ آپ ہمکو پہلے نہ دین بلکہ ایک مقام پر جمع کر دین جسقدر ہمارے آپکے طے ہو جائے اور درمیان مین ایک تحریر ہو جائے دونون طرف کے لوگ اُسکی حفاظت کرین اگر ہم لڑائی فتح کرلین تو ہم بموجب اُس تحریر کے اُٹھالین اگر ہم شکست کھائین تو آپ اُٹھالین پس جب یہ امر ہی اور وہ اسوقت

مانگتے ہی نہیں ہیں بعد ہو جانے کام کے طلب کرتے ہین تو کیا ہرج ہے روپیہ بھی تو اسوقت
نہیں دیا جاتا ہے کہ یہ خوف ہو کہ روپیہ لے لین اور پھر کام نکرین یا دھوکا دین بادشاہ نے فرمایا کہ خیر
جیسا آپ لوگ کہتے ہین ایسا کیا جائیگا یہان تو کرب واسمہ بادشاہ کو سمجھا رہے ہین ادھر
وہ سردار بادشاہ بگرنگ تاج گیر کے پاس پہونچے بادشاہ کی طرف سے سلام کہا اور مزاج پرسی
کی بعد اسکے جو کچھ تقریر بادشاہ نے کی تھی وہ بیان کی پھر اپنا سمجھانا اور کرب واسمہ کا بادشاہ
کا اس امر کا دریافت کرنا کہ آپ کسقدر روپیہ لین گے اور کسقدر زر لیکر اس کام کو ٹھیکہ پر کرینگے
بیان فرمائیے تاکہ ہم سمجھ بوجھ کر جواب دین اور یہ بھی کہا کہ بادشاہ نے فرمایا کہ یہ ساحر ہے اسی سبب
سے تو ہم مجبور ہین بھلا ساحر سے کیونکر مقابلہ کیا جائیگا جب اتنا بڑا لشکر بسبب اُسکے سحر کے
سر نہو سکا تو یہ لشکر قلیل کیا بنا لیگا شہنشاہ بگرنگ تاج گیر نے سردارون سے بادشاہ کا
کلام سنکے فوراً دوات و قلم و کاغذ ہاتھ مین لیا اور ایک بلند قہقہہ لگایا پہلے ہاتھ سے
حمد و ثنائے الٰہی مرقوم کی اُسکے بعد القاب و آداب شاہی تحریر کیا بعدہٗ یہ چند سطور تحریر کیے
کہ آپکو معلوم ہو کہ ہم لوگ ساحر سے نہین خوف کرتے ہین بلکہ ساحر سے لڑنے کو پسند کرتے
ہین ہم لوگون کا لقب ساحر کش ہے دیو کش ہے ہم ساحر کو سگ و خوک سے بدتر جانتے ہین
ساحر کی ہمارے روبرو اصل کیا ہے وہ ہمپر سحر نہین کر سکتا ہے اگر سحر کریگا تو ہم اُسکا جواب
دے لینگے آپکو اس سے کوئی غرض نہین ہے صرف اب ہمارے ٹھیکہ کا روپیہ جسقدر ہم طلب
کرین ایک مقام پر جمع کر کے یہ تحریر کر دین کہ اگر بادشاہ بگرنگ تاج گیر اس لڑائی کو
فتح کر کے ہمارے سردارون کو اس قید سے رہا کر دین تو یہ روپیہ جو کہ ہم نے فلان مقام پر
جمع کر دیا ہے بلا خوف و خطر اُٹھا لین ہمکو کوئی عذر نہ ہوگا اگر ایسا نہ ہوا اور ہمارے سردار رہا
نہون تو ہم اُٹھا لین گے انکو کوئی موقع نہین ہے اس روپیہ کے لینے کا یہ تحریر کر کے ایک
پرچہ ہمارے لوگون کے پاس رہے اور ایک آپکے لوگون کے پاس اگر ہم لڑائی فتح کر لین
تو ہم لے لین بموجب تحریر کے اگر نہ فتح کرین تو آپ اپنا روپیہ واپس لیجائین ہم اس کام کے
لیے پانچ لاکھ روپیہ لین گے اور جو روپیہ و مال و اسباب کفار کی لوٹ مین ہمارے ہاتھ
آئیگا وہ ہمارا ہوگا اگر مال کفار مین آپ حصہ لینگے تو ہم سات لاکھ روپیہ لین گے اور اگر

آپ سب مال کفار پر قبضہ کر لینگے اور ہمکو اسمین سے کچھ نہ دینگے تو ہم دس لاکھ روپیہ لینگے
اسمین سے ایک حبہ و خرمہرہ نہ کم کرینگے اگر آپکو اسقدر روپیہ پیشکش دینا منظور ہو [illegible]
شرط کے ساتھ تو بسم اللہ ورنہ آپکو اختیار ہے آپ جانیں اور آپکا کام ہے موجب شعر [illegible]
حق بود گفتنم تمام ۞ تو دانی دگر بعد ازین والسلام ۞ ہم نے تم سے بہت کم روپیہ پیشکش کا طلب
کیا ہے اگر کوئی اور ہوتا تو ہم اُس سے اس قدر سے زیادہ طلب کرتے آپ پر بسبب خدا پرستی کے [illegible]
[illegible] رعایت کی گئی ہے ورنہ کبھی یہ رعایت کیجاتی لشکر اُن سرداروں سے کہا کہ [illegible]
[illegible] اور اگر وہ روپیہ دینے کا اقرار کریں تو ہمکو خبر کرنا ہم اُسکا بندوبست کرینگے [illegible]
[illegible] اپنے لشکر سے چلے اور لشکر اسلام میں آئے بادشاہ اسلام [illegible]
وہ سردار [illegible] آئے بادشاہ نے اُن سے کہا تھا وہ سب بیان کیا [illegible]
[illegible] عرض کیا کہ [illegible] بادشاہ نے [illegible]
رائے [illegible] اُنھوں نے عرض کیا کہ ہم نے تو اپنی رائے ظاہر کر دی اب مرضی [illegible]
[illegible] دیدیا جائے کوئی نقصان نہیں ہے راوی بیان کرتا ہے کہ بادشاہ نے
بھی اپنے دل میں خیال کر لیا تھا کہ اس امر میں کوئی ہرج و نقصان نہیں ہے [illegible] ہماری طرف سے
[illegible] کر لیا جائے کرب داسد سے کہا کہ آپ دونوں صاحب جائیں اور [illegible]
روپیہ جمع کر کے [illegible] اپنی طرف سے چند سوار مقرر کر دیں اور چند سوار اُنکی طرف سے
اور [illegible] ایک پرچہ آپکے لوگوں کو اور ایک پرچہ ہمارے لوگوں کو
[illegible] مقابلہ کریں ہم نے قبول کیا اور اجازت دی مقابلہ
[illegible] سب خوش ہو گئے کرب اُنکے ہمراہ بادشاہ [illegible]
[illegible] بادشاہ اسلام کا پیام دیا کہ روپیہ حاضر ہے جہاں فرمایئے
جمع کر دیا جائے [illegible] آپ اپنے لوگ اُسکی حفاظت
کیلئے مقرر فرمایئے [illegible] لشکر کفار سے مقابلہ فرمایئے ہمکو منظور ہے بادشاہ
نے کرب داسد کی بہت خاطر [illegible] ہمارے اور آپکے لشکر کے درمیان میں
جمع کر دیا جائے کہ دونوں طرف کا قبضہ رہے اور ایک اقرارنامہ تحریر ہو جائے تاکہ [illegible]

مقابلہ کرین کہ ب واسطہ سے یہ باتین ہو رہی تھین کہ نقابدار انجن پوش نے پکار کر کہا کہ
اے بادشاہ یکرنگ تاجگیر گو مجھسے اور اہل اسلام سے مقابلہ تھا اور مین نے اہل اسلام کو پست
کیا ہے اور وہ عاجز ہین مگر مین نے ہرکارون سے زبانی سنا ہے کہ تم اہل اسلام کی حمایت کرنے کو آئے تھے
اور تم نے ایسے ٹھیک کیا ہے کہ ہم اس لڑائی کو فتح کرینگے لہذا اسوقت تک مین نے انتظار کیا کہ
تمھارے لشکر سے کوئی مقابلہ کو آئے یا لشکر اسلام سے مگر کوئی نہین آیا لہذا اب کسیکو روانہ
کرو کہ ہم مقابلہ کیا جائے کہ کمال تجھ سے مین میدان مین کھڑا ہوا انتظار کر رہا ہون اب تجھ سے ہم مین
ہو سکتا ہے یہ جو نقابدار نے پکار کر کہا خود بادشاہ نے جواب دیا کہ اسقدر اور صبر کر کہ تارے آکے
زوال ہو جاوے تو ہم کسیکو تیرے مقابلہ کو روانہ کرین کیون قضا سر پہ کھیل رہی ہے کیا تیری
شامت آئی ہے بہتر یہی ہے کہ اگر مع اخلاق کے اور کل لشکر کے حاضر خدمت ہو اور
اہل اسلام سے دست بردار ہو اور اُنکے سردارون کو رہا کر دے ورنہ یاد رکھ کہ مثل سگ و خوک کے
قتل کرونگا آئندہ تجھکو اختیار ہے کیون قضا بول رہی ہے صبر کر صبر کر تیری جان کا ملک الموت
آئے ہو دہ اگر تیری روح قبض کریگا تو جاتا کہان ہے جتنی دیر تو زندہ کھڑا ہے میدان مین اسے
غنیمت جان کیون قضا بلاتا ہے نقابدار نے جواب دیا کہ مجھکو کون ہے جو قتل کریگا مین تو کسیکو
اس پردہ دنیا پہ نہین پاتا ہون جو مجھکو قتل کرسکے جب اہل اسلام میرا کچھ نہ بگاڑ سکے تو اور
کوئی کیا چیز ہے اور کیا اصل رکھتا ہے مجھکو یہی دیکھنا ہے کہ کون ایسا بہادر و جری و زبردست ہے کہ
مجھکو قتل کرے اس لشکر قلیل وان چند سردارون پر یہ غرور اے بادشاہ کہین ایسا نہ ہو
کہ خداوند عجائب نگار تجھکو مع لشکر کے غارت و تباہ نہ کرین بادشاہ تخت سوار عجائب پوش
نے جواب دیا کہ مجھکو یہ خوف ہے کہ تو غرور بہت کر رہا ہے تیرے اوپر قہر الٰہی نازل ہو اور
تو غارت ہو دیکھ اپنے اس بہادر کی صورت تجکو آئینہ مرگ مین نظر آتی ہے جو تجھکو قتل
کریگا ذرا چند منٹ صبر کر یہ تقریر سنکے وہ نقابدار خاموش ہو رہا ادھر اقرار نامہ لکھا جانے
لگا یہ اقرار ہوا کہ اگر بادشاہ یکرنگ تاجگیر اس لڑائی کو جو کہ ہم سے اور اخلاق و نقابدار
سے ہو رہی ہے خواہ لڑکر فتح کرین خواہ باہم صلح ہو جاوے اور ہمارے سب سردار رہا
ہو جائین تو یہ دس لاکھ روپیہ جو کہ مابین ہمارے اور اون کے لشکر کے جمع ہو وہ لے لین

ہمکو کوئی عذر نہ ہوگا ہم بلا عذر دیدینگے اگر خدانخواستہ اس کے خلاف ہوا تو ہم اس روپیہ کے
مالک ہین انکا کوئی حق نہین ہی ہم اپنا روپیہ اُٹھا لیجائینگے انکو کوئی عذر نہ ہوگا اور نہ ہم سے
مزاحمت کرینگے اسواسطے یہ چند کلمہ لکھدیے کہ سند رہے اور کوئی اپنے قول اقرار
سے انحراف نکرے اس مضمون کے دو اقرارنامے لکھے گئے اور بادشاہ نے چند سردار
اپنے لشکر کے وہ اقرارنامہ دیکر کرب کے ہمراہ کردیے اور کہدیا کہ جب یہ روپیہ جمع کرین
اور جو لوگ حفاظت کے لیئے مقرر کرین انکو اسی اقرارنامہ مین سے ایک اقرارنامہ دیدینا
اور ایک تم اپنے پاس رکھ دینا اگر ہم لڑائی فتح کرلین تو تم اپنا قبضہ کرلینا اگر خدانخواستہ
اس کے خلاف ہوا تو تم چلے آنا روپیہ کو ہاتھ نہ لگانا انھون نے کہا کہ بہت خوب اور کرب
واسعد سے کہا کہ آپ جاکر روپیہ جمع کرین تاکہ مین سب کو مقابلہ کے لیئے روانہ کرون کیونکہ
وہ حرامزادہ جلدی بہت کررہا ہی قضا اُسکا گریبان پکڑے ہوئے اپنی طرف کو کھینچ رہی
ہی کرب وہان سے پہنچے اور اُن سردارون کو اپنے ہمراہ لیکر بادشاہ کے پاس آئے
بادشاہ کو اقرارنامہ پڑھکر سنادیا بادشاہ نے دستخط فرمائے کرب واسعد کی گواہی ہوئی
بادشاہ نے دس لاکھ روپیہ خزانہ سے منگا کر اور بار کرا کے مابین دونون لشکرون کے جمع
کرادیا اور چند سوار معتبر مقرر کردیے پس دونون لشکرون کے سوار براے حفاظت
مقرر ہوئے اور ایک ایک اقرارنامہ دونون طرف کے لوگون کے پاس رہا جب یہ بندوبست
ہوگیا تو کرب واسعد اپنے لشکر مین آئے اور چند سردار جو کہ اس امر کے مشاہدہ و
خبر کے لیئے ہمراہ کردیئے تھے بادشاہ یکرنگ کے وہ واپس گیے اور جاکر خبر دی کہ روپیہ
جمع ہوگیا بادشاہ نے کہا کہ بہت اچھا اب مین سردار کو براے مقابلہ روانہ کرتا ہون ادھر
کفار و اخلاق حیران تھے کہ یہ کیا آمد و رفت لگی ہوئی ہی کہ ادھر کے سردار ادھر جاتے
تھے ادھر کے سردار ادھر کہ ہرکارون نے جاکر کہا کہ وہان ٹھیکہ کیا جاتا ہی اور اقرار و
اقرارنامہ ہوتے ہین سب تقریر بیان کی جو کہ مابین ہوئی تھی اسی سبب سے اخلاق وغیرہ کو
اسکی خبر ہوگئی اور نقابدار نے پکار کر کہا تھا کہ تم نے ٹھیکہ لیا ہی اب ہرکارون نے
جاکر خبر دی کہ روپیہ جمع ہوگیا اقرارنامہ تحریر ہوگیا اب بادشاہ نو وارد کے لشکر سے کوئی کوئی

سردار مقابلہ کو آئیگا اخلاق نے کہا کہ آتے تو ہونگے مگر ایک قسم کی فکر ضرور ہوئی کہ کوئی تو ایسا
سبب ہے کہ اس بادشاہ نے بدون اُن لوگون کی خواہش کے یہ امر قبول کیا اپنی طرف
سے اُنکو پیام دیا نہ معلوم اسمین کیا اسرار ہے معلوم ہو جائیگا مگر مقام فکر ضرور ہے وزیر نے
عرض کیا کہ کوئی مقام فکر نہین ہے نقابدار اسکا بھی مثل لشکر اسلام کے خاتمہ کریگا آپ خوف
نکرین اخلاق نے کہا کہ یہ تو ضرور ہے ادھر نقابدار کو بھی اس حال سے آگاہ کیا اُسکو
بھی خیال ہوا چونکہ اُسکی قضا تھی اُس مغرور نے کچھ پروا نکی جب معلوم ہو گیا کہ روپیہ
جمع ہو گیا پکار اُٹھا کہ او بادشاہ اب بھیج کسیکو میرے مقابلہ کے لیے کیونکہ اتنا روپیہ
بھی جمع ہو گیا ہے اب کس امر کی دیر ہے بھیج کسیکو کہ وہ آکر مجھ سے مقابلہ کرے مین نے
بہت انتظار کیا یہ جو نقابدار نابکار نے کہا بس شہنشاہ یکہ جنگ کو غصہ آگیا برہم ہو کر
فرمایا کہ او نابکار مغلوب روزگار کیا لاف و گزاف کر رہا ہے رہ تو جا تیرا سر کوب آتا ہے کیون
اسقدر بلبلاتا ہے سب تیری بلبلاہٹ نکالے دیتا ہون یہ فرما کر اپنے نقابدار سے جو کہ ہمراہ
تھے حکم دیا کہ لو یہ تمھارا شکار ہے جانے نہ پائے بہت سر چڑھ رہا ہے اور زبان درازی
کر رہا ہے کیا اسنے نہین بھی لشکر اسلام و بادشاہ اسلام تہ و بالا کیا ہے کہ اسقدر بیباکانہ تقریر
کر رہا ہے کچھ ہمارا خوف نہین کرتا ہے ہم جو ٹال رہے ہین اُسکا نتیجہ ہے نقابدار نامدار نے جو یہ
حکم پایا پہلے مرکب پر سے اُتر کر بادشاہ کو سلام کیا اُسکے بعد تنگ مرکب کو اپنی مرضی کے
موافق درست کیا دامن گردان کر سلام رخصت کر کے مرکب پر سوار ہوئے نیزہ ہاتھ مین
لیا گرز گران سر اُٹھا کر قربوس زین پر رکھا آپ مرکب کو مہمیز کر کے طرف میدان جنگ
کے چلے عجب شان و شوکت و رعب و صولت پیدا تھی فتح و ظفر ہمراہ رکاب تھی دامن
زین تھامے ہوئے اقبال و نصرت غاشیہ بردار تھی شان و شوکت جلو مین مثل خادمان
جان باز کے برچھا ہلاتے ہوئے فنون سپہگری کے ہنر دکھاتے ہوئے طرف میدان کے
چلے ادھر بادشاہ یکہ جنگ نے اُن دونون بازیگر کو اشارہ کیا کہ وہ بازیگر اُڑ کے نقابدار
عالی تبار کے سر پر آکر سایہ فگن ہوئے ایک نے دہنی طرف آکر دوسرے نے بائین طرف
آکر اپنا سایہ کیا راوی بیان کرتا ہے کہ وہ دونون بادشاہون پر بادشاہ کے بیٹھے ہوئے تھے

بھی آ کر اپنا سایہ کرتے تھے پھر بیٹھ جاتے تھے استقرار کرتے تھے مثل طائر جان
سکے نقابدار کے سر پر آکر سایہ فگن ہوئے پس اب دونون لشکر یعنی لشکر اسلام و لشکر
کفار و نیز یہ لشکر تازہ وارد اسی طرف دیکھ رہا ہو اور سب ہمہ تن چشم بنے ہوئے ہیں یہ
خیال ہی کہ دیکھیں نقابدار سے نقابدار کیونکر مقابلہ کرتا ہو خصوصاً بادشاہ اسلام و لشکر
اسلام و کرب دلاور و اسد غازی اسی طرف متوجہ ہین کہ یہ مقابلہ لائق دیکھنے کے
ہو اسی طور سے کفار بھی متوجہ ہین سب دیکھ رہے ہین کہ جب نقابدار مقابل نقابدار
ابلق سوار کے پہونچا ابھی کچھ فاصلہ تھا کہ نقابدار ابلق سوار نے پکار کر کہا کہ اے نقابدار
اپنی جوانی پر رحم کر میرے مقابلہ سے واپس جا کیونکہ دیکھ لی ہین نے سرداران اسلام
سکو اسیر کر لیا ہی جو کہ اسوقت اپنا مثل و نظیر نہین رکھتے ہین پس تو ابھی جوان ہی تیری
حقیقت میرے روبرو کیا ہی اچھے مالک دنیا کو سمجھا دے کہ وہ بر سر فساد نہ ہو میرے
اور اسکے کوئی وجہ خصومت کی نہین بیکار کو دوسرون کا قصہ اپنے بسر پر لے
اس امر سے کیا حاصل ابھی جدھر سے آیا ہی اسی طرف چلا جا کیون اپنے کو آفت
وبلا مین مبتلا کرتا ہی غیرون کے لیے مین ان خدا پرستون سے سمجھ لونگا یہ جانے کہان ہین
دیکھ مین سمجھاتا ہون آیندہ اختیار ہو انسان کو لازم ہی کہ جو اپنے سے فساد کرے اس سے
آپ بھی فساد کرے اور جو فساد نہ کرے اس سے خود بھی نہ فساد کرے پس کیا ضرور ہی کہ
مجھ سے مقابلہ کو تم آئے ہو اگر یہ کہا جائے کہ تم نے خود مبارز طلبی کی ہم سے مخاطب
ہو کر تو اسکا جواب یہ ہی کہ جب ہم نے یہ سن لیا کہ تم لوگ ہم سے بر سر فساد ہو تمھارے
بادشاہ نے ہمارے لشکر کے ہرکارون کو بیکار بلوایا آخر زدوکوب کرائی اور ہم کو پیام
بھیجا کہ اہل اسلام سے دست بردار ہو اور انکے سردارون کو جو قید کیا ہی رہا کر دو اور
آکر میری اطاعت کرو ورنہ مجھ سے برا کوئی نہ ہوگا اگر میرے کہنے پر عمل نہ کرو گے تو
پچھتاؤ گے تو یہ بیان کیا جائے ہماری طرف سے سلسلہ فساد کا نکلا کہ تمھاری طرف سے
ہم نے پیام سخت و درشت بھیجا کہ تم نے بھیجے وہ پیام سن کے اپنے مقام پر
یہ خیال کیا کہ جبکہ یہ لوگ فساد پر آمادہ ہین اور ہین سے دیکھا کہ تم لوگون نے خود بر سر فساد

سے کچھ باہم سوال وجواب ہوا ادھر کے لوگ ادھر گئے ادھر کے لوگ ادھر آئے
پس مین نے خیال کر لیا کہ ان سے اور آپ سے باہم صلح ہو گئی اب یہی میرے حریف ہین پہلے
ان سے سمجھ لون پھر اُن سے سمجھ لُونگا وہ تو عاجز ہو چکے ہین اُنکا تو خاتمہ کر چکا ہون چنانچہ
مین نے تمہارے لشکر سے مبارز طلب کیا پس مین کہتا ہون کہ اسی مین خیریت ہے کہ میرے
مقابلہ سے واپس جاؤ ورنہ یاد رکھو کہ یہی حال ہوگا جو خدا پرستون کا ہے کیون اپنے کو مفت مین
مبتلاے بلاے کرتے ہو اور کیون مثل خدا پرستون کے تباہ ہونے کو جی چاہتا ہے یہ تقریر
سنکے نقابدار نو وارد نے برہم ہوکر جواب دیا کہ او نابکار کفر نژاد آتش اوگیدی ناہنجار
ہم تیری سرکوبی کیون نہ کرین تو نے خدا پرستون کو پریشان کیا ہے اور ہم اُنسے کیون نہ صلح
کرین کہ ہمارے اور اُنکے دین و مذہب مین کچھ فرق نہین ہے ہم بھی خدا پرست ہین اور وہ بھی
اور تو کافر ہے ہم کیون نہ اُنکا پاس کرین تو ہمارا کون ہے بس جو تیرا جی چاہے وہ کر یہ کیا بار بار کہتا ہے
کہ مثل خدا پرستون کے تمکو بھی اسیر کرونگا کیون اپنے سر بلا لیتے ہو جا تو خود میرے روبرو
سے دور ہو ورنہ یاد رکھ کہ وہ سزا دونگا کہ تمام عمر یاد کریگا تیرا گوشت و پوست طعمہ زاغ و
زغن ہوگا دیکھ او ناہنجار کوئی دم مین تیرا خاتمہ ہوا جاتا ہے قضا تیرے سر پر بول رہی ہے پس
خیریت اسی مین ہے کہ تو اہل اسلام سے دست بردار ہو سردارون کو رہا کر ہماری اطاعت کر دین
اسلام قبول کر ورنہ یاد رکھ کہ ایک چشم زدن مین تیرا کام تمام ہوگا آیندہ تجکو اختیار ہے یہ جو نقابدار
نابدار نے نقابدار نابکار سے فرمایا اُسکو بہت غصہ آیا یہ بھی نقابدار نے فرمایا تھا کہ ہان تم نے
جان کر مجھ سے فساد کیا کوئی ہم تجھ سے ڈرتے نہین مین نہ تیرا ہمکو خوف ہے جو ہم انکار کرین تو ہم
کیا جو ہم تجھ سے فساد کرین تیری اصل کیا ہے تو ایک ساحر نابکار ہے تیرا جو خداوند ہے وہ خود دیکھ شیطان
ملعونہ حرام ہے پس اپنی زبان بند کر اور جو حربہ رکھتا ہو وہ حربہ کر شعر بیار اسپہ داری زمردی نشان
کمان کیانی و گرز گران ہاو نابکار یہ مقام رزم ہے نہ جاے بزم یہ فرماتے ہوئے اس نابکار
کے قریب آئے اور مقابل ہوئے یہ تو یہ سمجھے ہوئے تھا کہ جب یہ برابر آکر میرے پہونچے گا میرا
باز اسکے سر پر سایہ ڈالے گا اور گردش کرے گا اسکی طاقت کم ہو جائے گی مین مثل
اُن سبکے اُٹھا لون گا اسکو بھی مبتلاے سحر کرون گا یہ نہ جانتا تھا کہ وہ زمانہ گذر گیا قضا

سر پہ آپہونچی ہو گو یہ باز اپنی حرکت سے باز نہ آئیگا مگر اس نقابدار پہ اثر نہ ہوگا بلکہ باز میرا خود
پرواز کر جائیگا جب یہ قریب آکر پہونچے باز کو تو عادت تھی کہ ادھر حریف آیا یہ سر پر سے اُس
نابکار کے اوڑکر آیا اور سر حریف پہ گردش کی اسی طور سے یہ اوڑکر چلا ادھر سے بادشاہ
بلکہ تگ نے کہا کہ لینا اس باز کو اے میرے بازون اور پکار کر کہا کہ سب لوگ مشاہدہ کرین
کہ باز سے باز لڑینگے اور نقابدار سے نقابدار ایسی لڑائی بھی آجتک کسی نے نہ دیکھی ہوگی
یہ پکار کر کہتا تھا کہ دونون باز دو طرف سے اس باز پر مثل شہباز کے چلے اُس باز نے جو
ان بازون کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا فلک کے بالائے آسمان اوڑا یہ بھی چلے وہ باز
نابکار اپنا عکس نقابدار نامدار پر نہ ڈالنے پایا تھا کہ یہ باز پہونچ گئے راوی بیان کرتا ہے کہ یہ تینون
باز آسمان پر جا کر غائب ہو گئے ادھر نقابدار ابلق سوار اس حال سے آگاہ نہ تھا کہ میرے
باز کا عکس نقابدار پر نہین پڑا اُنکی قوت و طاقت اُسی طور سے ہے یہ تو وہی طریقہ جانتا ہے
جیسے نقابدار نے فرمایا کہ حربہ کر اسنے مرکب بڑھا کر نقابدار نامدار کی کمر زنجیر پکڑلی اور آپ
قصد اٹھانے کا کیا ذرا بھی نقابدار کے لنگر مین حرکت نہ پائی حیران ہوا کہ یہ کیا واقعہ ہے
باز نے اسکے سر پہ گردش نہین کی ہے ابھی مین نے جلدی کی کیا سبب ہے یہ خیال کر کے سر اٹھا کر
دیکھا ادھر اخلاف واسکے کل اہل لشکر و لشکر اسلام دیکھ رہے تھے کہ جیسے باز نقابدار
ابلق پوش کے سر پر سے اوڑ کر واسطے گردش کرنے کے طرف سر نقابدار زرنگار کے چلا اس
نقابدار کے سر پہ جو باز تھے وہ اُسپر مثل شہباز کے چلے وہ باز گردش نہ کرنے پایا تھا کہ یہ باز
پہونچے وہ انکو دیکھکر فلک کے بالائے آسمان راہی ہوا یہ دونون باز بھی اُسکے عقب
مین چلے گئے اہل اسلام و لشکر تو تارے کے تو لوگ اس واقعہ سے خوش ہوئے کہ یہ نیا واقعہ
ہے اہل اسلام تو خوش بھی ہوئے اور حیران تھے کیونکہ انھون نے یہ سانحہ کبھی نہ دیکھا
تھا اور کفار اس واقعہ کو دیکھکر مکدر ہوئے اس سبب سے کہ جو کچھ ہے یہی باز ہے یہ تو بڑا
غضب ہوا کہ باز نے گردش بھی نہ کی کہ اس نقابدار کے بازون نے اُسپر حملہ کیا وہ انکے
خوف سے پرواز کر گیا اب مشکل ہے اس نقابدار کا زیر ہونا کیونکہ جب باز گردش
کر لیتا تھا جب حریف کو نقابدار مرکب پر سے اٹھا لیتا تھا یہان تو گردش کی نوبت

بھی نہ آئی بڑے غضب کے اس نقابدار کے باز تھے کہ اس باز پر فوراً جا پڑے یہ بھی کوئی ساحر زبردست معلوم ہوتا ہے خیال کرنے کی جگہ ہے کہ اسکے پاس تو ایک باز ہے وہ دو باز لیکر آیا ہے خداوند خیر کرے ہزار ہا حیران ہیں مثل آئینہ کے پریشان ہیں اخلاق نے یہ جو واقعہ دیکھا فوراً پکار اٹھا کہ اے نقابدار میں گیا دیکھتے ہو تمھارا باز سر نقابدار پر گردش نہ کرنے پایا تھا صرف چلا ہی تھا کہ ان نقابداروں کے سر پر وہ باز سایہ فگن ہوئے سبز و سفید وہ اسکی طرف چلے وہ انکو دیکھکر بالائے آسمان پرواز کر گیا ہے جو اخلاق نے پکار کر کہا ادھر نقابدار نے سر اٹھا کر جو دیکھا اپنے باز کو نہ پایا طائر ہوش و حواس قفس دماغ سے پرواز کر گئے اور اخلاق کی تقریر سنکے بالکل آپ سے جاتا رہا قصد کیا کہ سحر کرے دن کہ نقابدار نامدار نے فرمایا کہ یا تو زور کر یا ہاتھ اٹھا اور کوئی دوسرا حربہ کر یہ کیا کہ کمر میں تو ہاتھ پڑا ہوا ہے اور آسمان کی طرف دیکھ رہا ہے اب اپنے باز سے ہاتھ اٹھا اسکی زندگی سے باز آ وہ شہباز اجل کا شکار ہوا اب اسکا زندہ واپس آنا محال ہے ہم نہ کہتے تھے کہ تیری قضا آئی ہے تو اسی باز کے بھروسہ پر مقابلہ کرتا ہے اسکے پرواز کر جانے سے تیرے طائر حواس پرواز کر گئے کیوں ظالم تو میرے قبضہ میں تھا کیونکہ تو تو ادھر دیکھ رہا تھا میں جب چاہتا تجکو قتل کرتا مگر یہ اپنا شیوہ نہیں ہے کہ حریف کو عالم غفلت میں قتل کریں دیکھو میں تجکو ہوشیار کرتا ہوں اب اپنے باز سے غم والم سے باز آ ہاں مشت پر کے لیئے اپنی جان نہ گنوا اب تجکو ایک پر نہ ملے گا سوائے افسوس و رنج کے اب بھی کچھ نہیں گیا ہے اپنی حرکت و سحر سے توبہ کر دین اسلام قبول کر تو میں تجکو چھوڑ دوں میرے بازوں نے تیرے باز کا شکار کر لیا اب وہ زندہ نہ ہوگا اس نابکار نے جو یہ تقریر سنی سر کو نیچا کر کے کہا کہ تو بہت زبان درازی کر رہا ہے اگر باز مر گیا تو کیا ہوا میں کوئی باز کے بھروسہ پہ مقابلہ کرتا تھا کہ وہ مر گیا ہے تو میں مقابلہ نہ کروں میں ضرور مقابلہ کروں گا باز گیا تو جانے دو کیا میں مقابلہ سے باز آ جاؤں گا یہ محال ہے یہ کیا تو بار بار کہتا ہے کہ سحر سے توبہ کر دین اسلام قبول کر اگر میری لاکھ جانیں ہوں تو بھی خداوند جبار لگا پہ نثار کروں اگر ہزار مرتبہ مروں اور پھر زندہ ہوں تو سحر سے توبہ کر دوں نہ دین اسلام قبول کروں اب ایسی تقریر نہ کرنا ورنہ زبان تیغ سے جواب دونگی نقابدار عالی مقدار

فرمایا کہ پھر راہ گسن لہر کی دیکھ رہا ہی وار کرنا یہ سننا تھا کہ اُس نابکار نے گرز بجیر کو چھوڑ دیا اور
مرکب کو ہٹا کر نیزہ کا وار کیا انھون نے نیزہ کو نیزے پر روکا گی نیزہ بازی ہونے کوئی دسوین
طعن مین نیزہ آسکے ہاتھ سے نکال دیا لشکر اسلام و لشکر نقابدار سے صدائے تحسین و آفرین
بلند ہوئی لشکر کفار کا رنگ مثل طائر آشیان گم شدہ کے پرواز کر گیا کسی کے حواس بجا نہ رہے
ہر ایک کو اس امر کا یقین کلی ہوگیا کہ یہ نقابدار زنگار کے ہاتھ سے اب زندہ نہ بچیگا
باز کا یون خاتمہ ہوا اسکا رنگ یہ ہی واقعی بڑے حواس کا کام ہی اسی قوت و طاقت پر
ٹھیکہ لیا ہی بادشاہ اسلام کرب وغیرہ سے فرمارہے ہین کہ لڑائی کا رنگ بدل گیا ہی
باز کا تو پتہ ہی نہین ہی کہ کہان گیا وہ دونون باز آسکے عقب مین گئے ہین یہ کبھی نوبت
ہمارے سردارون سے نہین آئی کہ نیزہ چلے تلوار چلے ہمارے لشکر کا سردار گیا اور زیر ہوگیا
معلوم ہوتا ہی یہی باز تھا کہ سحر کرتا تھا اُس سردار کی قوت کم ہوجاتی تھی یہ اُٹھا لیا تھا وہ
باز اب نہین ہی یہ کچھ نہ کر سکا گو اسنے پہلے گرز بجیر پکڑ کر زور کیا تھا گر حرکت تک نہ ہوئی
اسی بھروسہ پر ٹھیکہ لیا ہی ضرور یہ لڑائی فتح ہوگی خیر خدا نے اپنا فضل کیا کہ جسکا
روپیہ تو صرف ہوا مگر بڑی آفت سے نجات ملی کرب عرض کر رہے ہین کہ خداوند
تو منظور نہین فرماتے تھے ہم غلامون کے عرض کرنے سے قبول کیا ملاحظہ فرمایئے کہ
کس کس دل سے نیزہ ہوائی کیا ہی اس نقابدار کے مقابلہ کو مین غور سے دیکھ رہا ہون
جو نبیرہ نے اسوقت نیزہ کے باندھے ہین سب اسی خاندان کے ہین نہ معلوم یہ کون
بزرگوار ہین نبیرہ صاحبقرانی باندھ کر نیزہ ہوائی کیا ہی مین اُسوقت سے اسی فکر مین ہون
کہ یہ اس خاندان کے فنون سپہ گری اس نقابدار کو کہان سے یاد ہوگئے ہین خیر
جو کوئی ہو ہم سبکا محسن اور جان بخش ہی در اصل خداوند کریم نے سب پر رحم فرما کر اسکو
ہماری کمک کے لیئے روانہ فرمایا ورنہ آج خاتمہ تھا یہان تو یہ تقریر ہو رہی تھی ادھر
نیزہ کے نکل جانے سے وہ نابکار نیزہ بر آب خجالت مین غرق ہوگیا برہم ہو کر گرز
گران سنگ اُٹھا کر نقابدار کے حوالے کیا نقابدار نے کلہ عمود پر ہاتھ ڈال دیا
اور اس طور سے گرز چھین لیا جیسے کوئی بچے کے ہاتھ سے کوئی چیز چھین لیتا

تکان نہ ہوئی راوی بیان کرتا ہے کہ نقابدار ابلق پوش کوئی زبردست پہلوان نہیں ہے گو اس
نقابدار کا ہم شہرہ ہو وہ تو سحر کے بھروسہ پر لڑتا ہے باز سحر سے اور حریف کا ذکر کرتا تھا خود اسم
سحر پڑھکر اٹھا لیتا تھا ایک ایسی شئے اس نقابدار کو ملکہ آہو چشم و غزالہ نے دی ہے پوشیدہ
سبب ہے کہ جسکے سبب سے اسپر سحر اثر نہین کرتا ہے پس جب گرز بھی چھین لیا اب نقابدار
ابلق پوش نے یہ کہکر کہ نیزہ بازی خلال بازی گرز بازی حال بازی تیغ بازی راست بازی کہ
جسکو خلال اتھلاث کہتے ہین معلوم ہوا کہ تو فن نیزہ بازی و گرز بازی مین کامل و اکمل ہے مین نے اب تک
ایک ایک بھی لشکر اسلام کے سردارون مین سے نہ پایا بڑا اونکا شہرہ تھا مگر کسی سے
تو ہم تیغ و نیزہ کی نہین آئی جو آیا مین نے کمر زنجیر پکڑ کر مثل پھول کے مرکب پر سے اٹھا
لیا نقابدار نے فرمایا کہ تو ساحر ہے وہ لوگ سحر کو کیا جانین تو سحر کرتا ہوگا وہ مجبور ہو جاتے
ہونگے تو اٹھا لیتا ہوگا گو مین سحر سے آگاہ نہین ہون بلکہ سحر کو کفر اور ساحر کو کافر جانتا ہون
مگر تیرا سحر میرے اوپر نہین اثر کرتا ہے مین تجھ سے لڑ رہا ہون ورنہ ان لوگون کا مثل و نظیر
اس عالم مین نہین ہے انمین ایک ایک دیو کش و رستم وقت ہے انکے غلام تیرے لیے
کافی ہین ان شیرون کے نام سے دیوان قاف کو تپ آتی ہے یہ بھی زمانے کی گردش ہے
کہ تو نے یون اسیر کر لیا خیر دیر آید درست آید زمانہ یکسان نہین رہتا ہے لا اب بہت باتین
نہ بنا تلوار نیام سے لے تا کہ تیرے جوہر شمشیر بازی بھی ظاہر ہون جوہر نیزہ بازی و عمود بازی
تو ہم دیکھ چکے کفار و اہل اسلام حیران ہین کہ کیا بہادر ہے یہ نقابدار کہ گرز کو گرز پہ نہ روکا بلکہ
کلائی عمود پہ ہاتھ ڈالکر چھین لیا بادشاہ اسلام بھی کرب دلاور سے تعریف زنار سے
ہین کرب عرض کرتے ہین کہ یہ نقابدار ضرور اسی خاندان سے ہے یہ جرأت و یہ ہمت سوا اس
خاندان کے لوگون کے دوسرے مین نہین ہے خداوند کریم اس نقابدار کو زندہ و سلامت رکھے
اور نظر بد سے بچائے بالکل طریقہ جنگ اسی خاندان کا ہے ادھر اس نقابدار ابلق پوش
نے تلوار نیام سے لیکر سر نقابدار پہ وار کیا مگر حال یہ ہے کہ اسم سحر پڑھتا جاتا ہے اپنے کو بچاتا جاتا ہے
لڑ تو رہا ہے مگر دم نکلا ہوا ہے جان لبون پر ہے زبان چلی جاتی ہے جب وار کرتا ہے اسم سحر پڑھکر وار
کرتا ہے نقابدار نامدار برابر سپر پر روک رہے ہین خالی دے رہے ہین یہ نوبت ہے کہ جیسے

شیر شکار کو کھاتا ہی اس طور سے یہ اُسکو کھلا رہے ہین وہ ہر مرتبہ ڈپٹ کر اور جھپٹ کر وار کرتا ہی سب دیکھنے والون کو یقین ہوتا ہی کہ اس وار نے خاتمہ کیا مگر یہ اس پھرتی اور چالاکی سے دفع کرتے ہین کہ سب عش عش کر جاتے ہین کہ رب تو بیزار ہو جاتے ہین صفت یہ ہی کہ تلوار پر نہین روک سکتے ہین صرف سپر پر روکتے ہین تلوار ابھی تک نیام سے کبھی نہین نکالی ہی کبھی خالی دی کبھی روکا یہان تو زمین پر تلوار چل رہی ہی ادہر کا حال ملاحظہ ہو کہ وہ باز ابلق رنگ نقابدار ابلق پوش کا جوان بازون کو دیکھکر گردش سے باز رہکر بالائے آسمان مثل طائر خوف زدہ کے پرواز کر گیا تھا اور یہ دونون باز اُسکے عقب مین گئے تھے وہ اوڑا ہوا چلا جاتا تھا کہ سبکی نظرون سے غائب ہو گیا تھا یہ دونون بھی پوشیدہ ہو گئے تھے پس ایک مقام پر موقع پاکر ان دونون بازون نے جا دبوچا اور اسپر مثل شہباز موت کے جا پڑے جیسے باز شکار پر جاتا ہی یا شکرہ کسی جانور پر یا بہری کبوتر پر ایک نے ایک طرف سے دوسرے نے دوسری طرف سے اُسکو گھیر لیا اور منقار و پنجہ سے وار اُسپر کرنا شروع کیا وہ پریشان ہوا عاجز آکر لڑنے لگا خوب خوب منقار و پنجہ چلا آخر کو وہ مجروح ہوا جب اُسکو کوئی صورت نجات کی نہ ملی اُسنے پھر زمین کی طرف رخ کیا یہ دونون اُسپر مثل اجل کے سوار پر مارتے ہوئے دبوچے ہوئے کندے جوڑے ہوئے چلے آتے ہین اُبھرنے کی مہلت نہین دیتے ہین تمام جسم اُسکا فگار ہی خون کی بوندین ٹپک رہی ہین پر نوچے ہوئے ہین پوٹا و گردن و منقار مجروح ہی یہ دونون مثل ملک الموت کے سر پر سوار ہین مجروح کرنے سے باز نہین آتے ہین راوی بیان کرتا ہی کہ یہ دونون باز ساختہ ملکہ آہو چشم و ملکہ غزالہ کے ہین وہ دونون پوشیدہ ہین سحر کو اپنے زور دے رہی ہین پھر کیون نہ ہون ان سے زبردست ہین دوسرے یہ دونون اس نقابدار ساحر سے بھی زبردست ہین یہان تک کہ سب نے دیکھا کہ ایک مرتبہ برق چمکی یا تو لوگ لڑائی کا تماشہ دیکھ رہے تھے یا برق جو چمکی سب نے سر اُٹھا کر آسمان کی طرف دیکھا کیا خدا پرست کیا کفار سب طرف آسمان کے نگران ہوئے دیکھا کہ باز ابلق رنگ مجروح و مجبور بال و پر نچے ہوئے خون بہتا ہوا ملک الموت کے پنجون کے نیچے دبا ہوا چلا آتا ہی وہ دونون باز اُسپر چھائے ہوئے ہین پر ہلاتے اور لڑنے کی مہلت نہین دیتے ہین یہ

دیکھکر سب حیران ہوئے کہ یہ کیا واقعہ ہی اودھر وہ باز ابلق رنگ سر نقابدار ابلق پوش پر آکر قایم ہوا
اور پھر ان بازون سے لڑنے لگا اور یہ اُسپر حملہ کرنے لگا اخلاق نے جو یہ واقعہ دیکھا کہ ہمارے
نقابدار کا باز اس آفت مین مبتلا آسمان پر سے آیا اور نقابدار کو اس حال کی خبر نہین ہی وہ حریف
سے مقابلہ کر رہا ہی اُسکو آگاہ کرنا چاہیئے کہ شاید کوئی تدبیر اُسکے بچانے کی کرے پکار کر کہا کہ ای
نقابدار من آگاہ ہو کہ آپکا باز ان نقابدار کے بازون کے پنجون مین مبتلا آسمان پر سے مجروح و
خستہ آیا ہی اور آپکے سر پر لڑ رہا ہی کوئی تدبیر اُسکے بچانے کی کیجیئے تاکہ اُسکی جان بچے ورنہ وہ ہلاک
ہو جائیگا یہ دونون اُسکو ہلاک کر ڈالین گے نقابدار ابلق پوش مقابلہ مین ایسا مصروف تھا کہ اُسنے
کچھ بھی نہ سُنا برابر وار کر رہا ہی اخلاق پکار پکار کہہ رہا ہی یہ وار کرنے سے باز نہین آتا ہی باز کی
کون خبر لے اودھر اُن بازون نے اُس باز کو اسقدر مجروح کیا کہ وہ سُست ہو گیا اب اُسکا ہوا
پر قایم ہونا محال ہوا اور ادھوا ہو کر طرف زمین کے چلا ایسا مجروح ہوا تھا کہ پویا تک شق ہو گیا
تھا جسم پر ایک پر باقی نہ تھا جیسے طرف زمین کے چلا ایک باز نے ایک طرف سے اُسکا پنجہ منقار
مین پکڑا دوسرے نے دوسرا پنجہ اسکا منقار سے پکڑا اور اپنی اپنی طرف زور کرنے لگے یہان تو
باز اس کشمکش مین مبتلا ہی اور اخلاق یہ واقعہ دیکھکر کف افسوس مل رہا ہی اور جان دے دیکر
نقابدار ابلق پوش کو پکار رہا ہی اودھر نقابدار زرنگار نے خیال کیا کہ اب کب تک اسکے وار
روکے جاؤگے اور اسکو وار کرنے کی مہلت دیے جاؤگے اسکا خاتمہ ہی کرو وار روک کر چالاکی
سے تلوار نیام سے لی یہ معلوم ہوا کہ ناگن بانبی سے کینچلی جھاڑ کر نکلی یا ابر سے برق کوند کر باہر آئی
صحرا مین روشنی ہو گئی اس طور سے جوہر اُسکے چمکتے تھے کہ جیسے آسمان پر ستارے درخشندہ ہوتے
ہین یہ معلوم ہوتا تھا کہ عروس شب اول از سر تا پا زیور جواہر مین غرق تھی یا کسی مہرو نے مانگ اپنی
ستارون سے بھری ہی یا آسمان پر کہکشان نمودار ہوئی ہی نقابدار نے تلوار نیام سے لیکر فرمایا کہ
او نقابدار تو تو وار کر چکا مین تیرے پیہم وار روک چکا اب میرے وار کی نوبت آئی ہی تو میرا
وار روک شعر تو ضرب نزدی ضرب من نوش کن ٭ ہمہ شادی از دل فراموش کن ٭
اب مین وار کرتا ہون تو روک اور روک کر نقابدار نابکار کو اس امر کا غرہ تھا کہ مین روئین تن
ہون میرے اوپر اسکا وار اثر نہ کریگا اور تلوار میرے اوپر بالکل اثر نہ کریگی ایک ہیرا ہو سے

جسم گم نہ ہوگا جواب دیا کہ شوق سے وار کرو مین تیرے وار کا بہت مشتاق ہون یہ سننا تھا کہ نقابدار عالی مقدار نے دونون رکابون پر زور دیکر اور تلوار کو علم کر کے سر نقابدار ابلق سوار پر وار کیا اُسنے صرف دکھانے کی غرض سے سپر کو چہرے کی اور سر کی پناہ کیا سب نے سمجھا اور سبکو گمان ہوا کہ ماہ چہار دہم نے زمین زرنگار پر بوقت سحر طلوع کیا نقابدار عالی وقار نے پا یزدان پاک کہکر سر نقابدار ابلق پوش پر وار کیا ادھر اُن دونون بازون نے باہم ترکیب کی اور اس باز ابلق رنگ کے قتل سے نہ باز آئے اُسکو چیر ڈالا نصف جسم اُسکا مع ایک پنجہ کے اُسکی چونچ مین رہ گیا یعنی باز سبز رنگ کے اور نصف باز سفید رنگ کی چونچ مین رہا باہم حصہ بانٹ کر لیا اُسکا دو ہونا تھا کہ اُسکے جسم کا خون نقابدار ابلق پوش کے جسم پر گرا کہ جسکے سبب سے اُسکی رو ئین تنی برطرف ہوئی جو کہ اُسنے سحر سے اپنے کو روئین تن کیا تھا اور ادھر تو وہ دونون باز اُس باز کے دو حصہ کر کے اپنا اپنا حصہ لیکر طرف شہنشاہ نیک نام کے چلے اور یہ باز دو حصہ ہوا ادھر نقابدار عالیمقدار کی تلوار سر نقابدار ابلق پوش پر پوری قوت سے پڑی کہ سپر کو مثل قرص پنیر کے کاٹ کر خود و دو بلغہ و ترک چین و مغفر کو کاٹتی ہوئی کاسہ سر پر آئی چونکہ روئین تنی تو برطرف ہو چکی تھی کاسہ سر پر آکر جو پہونچی نقابدار نے جھٹکا دیا کہ تلوار نے مثل کاغذ کے کاسہ سر کو کاٹا تا دو ابرو پہونچی نقابدار ابلق پوش نے قصد کیا کہ استغاثہ بار ذولجلال کرے ادھر نقابدار زرنگار نے آبگینہ جو جھٹکا مارا تلوار سراسر کلہ خبیث کو قلم کرتی ہوئی صراحی گردن مین مثل قطرہ آب کے در آئی دہان صندوق سینہ کے کواڑ کھولتی ہوئی شکم پشم کا چیرتی ہوئی کسی اور مقام سے نکل کر مرکب ناہنجار سو دو کرتی ہوئی زمین پر پہونچی اور زمین کو بوسہ دیا اور مثل برق کے چمک کر اٹھی مع راکب جو مرکب کے دو پرکالے ہوئے دونون زمین پر گرے راوی بیان کرتا ہے کہ یا تو تلوار قبضہ سپر پر جھکی تھی یا غرق زمین ہو کر شفق خون مین آلودہ ہو کر مثل ماہ نو کے پھر چکی کفار کا تو رنگ رو فق ہو گیا حواس جاتے رہے طائر حواس قفس جسد پر واز کر گئے نقابدار کی یہ حالت دیکھکر اخلاق نے نعرہ مارا سر پیٹ لیا گریبان چاک کر ڈالا صدائے ہائے وائے کفار مین بلند ہوئی ادھر نقابدار نے نقابدار ابلق پوش کو قتل کر کے اور تلوار علم کر کے نعرہ تکبیر بلند کیا لشکر اسلام و لشکر نقابدار سے بھی صدائے نعرہ تکبیر بلند ہوئی کہ سب نے تڑپ کر

بادشاہ اسلام سے عرض کیا کہ حضور نے ملاحظہ فرمایا کہ کس شان سے یہ ضرب لگائی ہو کہ
صاف تصویر صاحبقران آنکھون کے نیچے پھر گئی واقعی کیا ہاتھ ہو اور کیا تلوار ہو ایک ہی
ضرب مین حریف کا کام تمام ہو گیا تسمہ نہ باقی رہا اسے ضرب دست زبردست کہتے ہین
جیسا دعوے کیا تھا اور جس اقرار پر روپیہ لیا تھا وہ کر دکھایا ہم لوگ حیران تھے کہ یہ کس
بھروسے پر اتنا بڑا دعوے کرتا ہی یہان تو یہ تقریر ہو رہی تھی اودھر کفار برائے نقابدار
رو رہے تھے نقابدار بلند و قار جھوم رہے تھے قبضۂ شمشیر چوم رہے تھے اہل اسلام
خوشی کر رہے تھے اس باز نقابدار کا مرنا تھا کہ ایک سیاہ آندھی اُٹھی علامت قتل ساحر
نمودار ہوئی برف باری و سنگ باری ہونے لگی تمام جہان تاریک ہو گیا ایسی تاریکی ہوئی
کہ ہاتھ کو ہاتھ نہ دکھائی دیتا تھا اہل اسلام تو دعاے دفع بلا ورد زبان کرنے لگے یا حفیظ
یا حفیظ ہر ایک کے زبان پر جاری ہوا کوئی ناد علی پڑھنے لگا کوئی یا یزدان پاک کہنے لگا
کوئی دعا کرنے لگا کہ اے خداوند کریم تاریکی قبر سے بچانا اور ہر آفت و بلا سے نجات دینا
کفار گھبرا گھبرا کر خداوند عجائب نگار کو پکارنے لگے اودھر بیر غل مچانے لگے سب تدبیر
بھول کر صداے ہاے ہو آنے لگی سیاہ رنگ کے لوگ منہ سے شعلے نکلتے ہوئے میلے
کپڑے پہنے ہوئے بھاگتے ہوئے نظر آنے لگے زمین کو زلزلہ سا ہو گیا ایک قسم کا طوفان اُٹھا
ہوا ہو طوفان خیز نے چل کر دلونکو پریشان کر دیا ذرے ریگ کے اوڑ اوڑ کر آنکھون مین پڑنے
لگے ہر ایک آنکھین بند کرنے لگا رعد کی چمک رعد کی گرج بڑے بڑے بہادرون کے دلون کو
ہلائے دیتی تھی بڑے عرصہ تک یہی عالم رہا کہ وہ سیاہی ہر طرف ہوئی آواز آئی کہ کشتی مرا نام
من نقابدار عنقاے شہباز ابلق پوش بود افسوس مردیم و جان دادیم و مطلب خود نہ
رسیدیم یہ صدا جب آئی اور تاریکی برطرف ہوئی سب نے دیکھا کہ ایک لاش ساحر
کی مع مرکب کے خاک پر پڑی ہوئی ہو دو ٹکڑے اس نقابدار ابلق پوش کا اور اُس باز
ابلق رنگ کا مارا جانا تھا اور قتل ہونا تھا کہ یکایک وہ سب سردار خود بخود بیہوش ہو کر خاک
پر گرے اب اُن سبکو کب ہوش آیا کہ جب تاریکی دفع ہوئی اور صدا آئی کہ نام من نقابدار عنقاے
شہباز ابلق پوش جادو بود کہ ان سبکو ہوش آیا ان سب نے ہوشیار ہو کر اودھر

دیکھا ہر ایک نے اپنے کو اپنے لشکر علیحدہ سے پایا اور دیکھا کہ ہمارے ہاتھوں میں ہوگری آہنی ہے اور اسلحہ خاک پر برابر پڑے ہوئے ہیں ایک نے دوسرے کو دیکھا حیرت کی جب لندھور و مالک نے قاسم و بدیع الزمان و نورالدہر و ایرج نوجوان فرامرز جمہور وغیرہ کو اور دیگر اولاد صاحبقران و سرداران نامی کو اپنے پاس اسی حالت سے پایا ہر ایک سے حیرت زدہ ہو کر پوچھا کہ آپ لوگ کب تشریف لائے اور یہ کیا حالت ہے ہمارا اور آپکا لشکر کیا ہوا ہم کہاں ہیں اور یہ ہوگریاں کیسی ہیں اور بادشاہ اسلام کہاں ہیں اُن سب نے جواب دیا کہ ہمکو خبر نہیں ہے ہاں ہم اسقدر تو جانتے ہیں کہ یہاں سے جاکر چالاک برق نے یہ خبر دی تھی کہ لشکر اسلام پر تباہی آئی ہے اور بادشاہ اسلام یہ فرما کر وہاں سے روانہ ہوئے اور اُس مقام پر آکر پہونچے کہ جہاں جنگ و پیکار واقع تھی ایک نقابدار ابلق پوش سے مقابلہ کیا پھر ہمکو خبر نہیں کہ ہمپر کیا گذری اب ہم اپنے کو اور تمکو ایک حالت میں پاتے ہیں یہ تو ہم بخوبی جانتے ہیں کہ ہم ساحر کے قید میں تھے وہ ساحر مارا گیا ہم نے اُسکے سحر اور قید سے نجات پائی نہ معلوم کس نے اُس ساحر کو قتل کیا لندھور وغیرہ نے جواب دیا کہ اے شاہزادگان والا تبار ہم خود حیران ہیں کہ یہ کیا واقعہ ہے ہمکو بخوبی معلوم ہے کہ ہم نے اور ہمارے ان سب سرداروں نے اُس نقابدار سے مقابلہ کیا تھا اور اسکے سحر میں مبتلا ہو کر اسیر ہو گئے تھے پھر ہمکو لشکر کی خبر نہیں ہے نہ آپ لوگوں کے آنے کی اب ہوش آیا تو آپ لوگوں کو پایا اسی طرح سے ہر ایک نے بیان کیا یہ بیان کر کے جب ہوش و حواس درست ہوئے اور سب نے دیکھا تو ایک طرف لشکر کفار کو صف آرا بحال تباہ پایا اور ایک سمت لشکر اسلام کو اور ایک مختصر لشکر اور صف بستہ دیکھا تخت پر ایک بادشاہ پیر کو سوار دیکھا اور دیکھا کہ ایک نقابدار رزنگار مرکب پہ سوار میدان میں کھڑا ہے اور لاش اُس نقابدار ابلق پوش کی خاک پر پڑی ہے دو پرکالہ کی ہوئی اور عیار اُسکا اُسی حالت سے پر امید لشکر کے عالم سکوت میں کھڑا ہے یہ واقعہ دیکھکر ایک نے دوسرے سے کہا کہ ہم تو اُسی میدان میں موجود ہیں دیکھو وہ سامنے ہمارا لشکر صف آرا ہے وہ بادشاہ اسلام تخت پر جلوہ فرما ہیں معلوم ہوتا ہے کہ یہ جو مختصر لشکر ہے وہ اُس

نقابدار زرنگار کا ہے اور دستہ نقابداران نے اس ساحر کو قتل کیا ہے خیر خداوند کریم نے اپنا رحم کیا
کہ ہم نے اس بلا سے نجات پائی ملک قاسم نے سب سے کہا کہ سامنے لشکر کفار موجود ہے چلو
اسپر حملہ کریں اور لشکر کو شکست دیکر بادشاہ لشکر کو اسیر کر کے خدمت بادشاہ میں
لیچلیں سب نے کہا کہ اچھا ہے سب سے پہلے نعرہ ملک قاسم نے کیا اور رخ طرف لشکر
اخلاق کے کیا نقابدار ٹھہرا ہوا دیکھ رہا ہے اور نہیں رہا ہے کہ ان سب نے اس ظالم کے سحر سے
نجات پائی اب لشکر کفار پر جاتے ہیں ملک قاسم یہ نعرہ کرتے چلے نعرہ ملک قاسم آن شاہ
خاور سپاہ ؛ زخم تیغ او برسر مہر و ماہ ؛ آفتاب مشرق دین پروری ؛ شہسوار لعل پوشنے
خاوری ؛ ملک قاسم کے بعد بدیع الزمان نعرہ کرکے اور موگری لیکر چلے نعرہ بدیع الزمان
نعرہ سیرج خوبی شہ انجمن ؛ بدیع الزمان گرد لشکر شکن ؛ دیگر جہان نامی من در خوبان
بدیع الزمان ابن صاحبقران ؛ انکے بعد ملک ایرج نوجوان نے نعرہ کیا نعرہ ایرج نوجوان
نعرہ ملک ایرجم آفتاب سپہر ؛ کہ صاحبقران است و آفاق گیر ؛ دیگر شدہ نام من
ایرج نوجوان ؛ ملقب در جہان گشتہ صاحبقران ؛ بعد ایرج نوجوان کے شاہزادہ نورالدہر
نے نعرہ کیا اور طرف کفار کے چلے نعرہ نورالدہر نعرہ بشکل یوسف کنعان ؛ بہیبت ثانی رستم
کہ نامی ہم مشہور نورالدہر در عالم ؛ دیگر زبردست جہان ضیغم شکار و رستم دستان ؛ ؛
شہ خوبان سراپا خلق نورالدہر عالیشان ؛ پھر دارائے صاحب رائے مالک سواد ملک
ہندوستان لندھور بن سعدان نے نعرہ کیا کہ اے کافران بدنما اب میرے ہاتھ سے بچکر
کہاں جاؤ گے نعرہ لندھور خبر بادے دربار اگر فتم تا بہ ہندستان ؛ اگر نامم نمی دانی منم لندھور
بن سعدان ؛ دیگر منم پہلو نشین صاحبقران لندھور بن سعدان ؛ ہزبر نام آور مالک اقلیم ہندستان
لندھور کے نعرہ کے ساتھ ہی دوسری صدا آئی کہ باشید اے کفاران بنجیا و ہاتکا ان ...
گذارم کہ از دست من زندہ و سلامت بدر روی منم مالک اژدر صاحب تیغ و دوسرے غلام ...
... کہ حیدر نعرہ برآید منم مالک اژدرم ؛ غلام چٹ کر حیدرم ؛ ایک طرف سے نعرہ
منم طہماس شیر بیشہ کارزار گاستانی ؛ بیرون عنقہ ... دیگر رستم ثانی ؛ پھر ...
حمزہ مثل اسفندیار و دارا ... کے اپنے اپنے نام کے نعرہ کرکے اور ...

نقل فرامرز و جمہور و بہرام کے زنبیل کے کنارے پہ چلے وہ بھی دو گرہین ہاتھون مین لیکر
پہ تیزی ادھر سے چلے ادھر ایک برق چمک کر گری کہ اُس عیار نقابدار کو بھی خاک سیاہ کر دیا
نقابدار نے زنگار سے جو یہ دیکھا کہ سرداران اسلام نے سحر سے نجات پائی ایک مرتبہ کفار پر یورش
کر دیا نقابدار نے بھی اپنا مرکب اٹھا دیا نعرہ کرکے ادھر بادشاہ پلنگ ناگ نے جو یہ دیکھا
کہ نقابدار نے نقابدار کو قتل کیا سردارون نے رہائی پائی ادھر اُن دونون بازون سے
تب بادشاہ پہونچکر اُس باز کے گوشت کو نوچ نوچکر کھا لیا اور آکر اسی طور سے شانون پر
بیٹھ گئے پس بادشاہ پلنگ ناگ نے پکار کر اُن اپنے سوارون سے کہا کہ جو ہراسے حفاظت
روپیہ مقرر تھے کرو پیہ پر قبضہ کر لو ہم نے اپنا کام کر دیا اب ایسا جیسا یہ لوگ نہ اٹھانے
پائین چنانچہ اقرار ہو چکا تھا سواران لشکر اسلام بالکل فراہم نہ ہوئے بلکہ وہان سے چلے آئے
ادھر بادشاہ پلنگ ناگ نے دیکھا کہ کل سرداران لشکر اسلام نے رہا ہوتے ہی کفار پر نرغہ کیا اور نقابدار
بھی اُنکے عقب مین چلا اپنے لشکر کو بھی حکم دیا کہ مار لو ان کافرون کو یہ حکم پاتے ہی لشکر بادشاہ
پلنگ ناگ اپنے مقامات لینا لینا کہکر چلا ادھر اہل اسلام و بادشاہ اسلام نقابدار کے قتل ہونے
سے خوش ہو رہے تھے کسیکو اسکی ابتک خبر نہ تھی کہ سردار رہا ہوئے یا نہین سب فرط خوشی
سے اپنے آپکو بھولے ہوئے ہوئے نشہ کر رہا تھا سردارون کے نعرون کی صدا ان سب کے
کان مین آئی گھبرا کر بادشاہ اسلام نے کرب سے فرمایا کہ ہمارے سردارون کے نعرون کی صدا
آرہی ہے یہ کس سے مقابلہ ہونے لگا معلوم ہوتا ہے نقابدار جو نقابدار کے ہاتھ سے قتل ہوا
اُن سب نے اُسکے سحر سے نجات پائی نقابدار نابکار سیاہ لشکر ہوگا اُس سے مقابلہ ہونے
لگا معلوم ہوتا ہے یہ کہکر کرب و اسد و بادشاہ نے جو صحرا کی طرف دیکھا تو کیا واقعہ نظر آیا
کہ سب سردار رہا ہو کر اور نعرہ کرکے اخلاق کے لشکر کی طرف چلے ہین اور نقابدار اور اُسکا
لشکر بھی چلا ہے پس یہ دیکھکر کرب و اسد کو تاب نہ رہی یہ دونون صاحب بھی نعرہ کرکے
چلے نعرہ اسد است اسد شہسوارم کہ در روز جنگ ٭ بدرم دل شیر و چرم پلنگ ٭ دیگر اسد
چونکہ نام من است در جہان ٭ گریزان شوند کافران چون سگان ٭ اور اپنے اپنے
سردارون کے نعرہ کی صدا اُنکے ہر ایک کی اہل لشکر تلوارین لیکر چلے بادشاہ اسلام نے

بھی حکم دیا ہے اپنے کل لشکر کو ان کافران بے حیا و بانی جفا کو مارو اور خود بھی مرکب پر سوار ہو کر نعرہ کیا نعرہ بادشاہ منم شاہ شاہان فریدون حشم ٭ بہار گلستان کاؤس و جم ٭ منم افسر خسروان عجم ٭ منم وارث تخت و تاج و علم ٭ پس کل لشکر جو ایک مرتبہ جنبش مین آیا اور سب نے مرکب اُٹھائے خاک و غبار جو سمہائے مرکبون سے اُڑا ایک آسمان خاکی زیر آسمان نمایان ہوا تمام زمانہ تیرہ و تار ہو گیا اسی مضمون کو شاعر نے نظم کیا ہے شعر ز سم ستوران دران پہن دشت ٭ زمین شش شد آسمان گشت ہشت ٭ صدائے سمہائے مرکب سے تزلزل واقع ہوا زمین زیر گاو ہلنے لگی اسلحہ کی جھنکار سے کان پڑی آواز نہ سنائی دیتی تھی سیاہ بادل ڈھالون کے بلند تھے اُنمین برق سنان و شمشیر تبران چمک رہی تھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ سمندر نے جوش مارا پھریرے نشانون کے کھل گئے پیادون و سوارون نے اپنے مقام سے حرکت کی لشکر اس طور سے بڑھا کہ جیسے سمندر مین طوفان آتا ہے گویا آسمان تھا اس لشکر کا حرکت مین آنا پہاڑ تک ہل گئے ہزارون بلکہ لاکھون درخت جڑ سے اُکھڑ اُکھڑ کر گر پڑے سبزہ صحرا پامال ہو گیا ادھر سے تو سردار اور کل لشکر اسلام و نقابدار و اسکا لشکر طرف لشکر کفار کے بڑہے تاخت و تاراج کے چلا کفار ادھر غم و الم نقابدار اہل پوشش مین مبتلا تھے اپنے تن بدن کا ہوش نہ تھا رو رہے تھے خصوصاً اخلاق بار بار سر پر ہاتھ مارتا تھا اور کہتا تھا کہ بنی کی لڑائی بگڑ گئی اب کیا کرون کہان سے نقابدار کو لاؤن ہان جب سے مین نے اس لشکر اور اس نقابدار کو دیکھا تھا میرا دل بیقرار تھا کلیجہ منہ کو آتا تھا ہر مرتبہ ایک ہوک سی اُٹھتی تھی کچھ ایسا رعب طاری ہو تھا کہ نقابدار کو دیکھکر میرا بند بند کانپا جاتا تھا مجبور تھا کیا کرتا جب بار بار آفت آئی تھی ہین اسیوقت سمجھ گیا تھا کہ بس اب خاتمہ ہے مین نے لاکھ لاکھ پکار کر کہا مگر اس مرنے والے نے نہ سنا اب کیا کرون یہ کہتا ہے اور مثل عورت پسر مردہ کے چیخین مار مار کر روتا ہے کہ یکایک وزیر کے اور کل لشکر کے کان مین شور و غل و سمہائے مرکبان کی صدا آئی یہ لوگ اپنے حال مین مبتلا تھے انکو کیا خبر تھی کہ کیا ہو رہا ہے یہ جو صدا آئی اب جو سر اُٹھا کر دیکھا تو قیامت نظر آئی کہ کل سردار جو کہ نقابدار کے قید مین تھے نقابدار کے مرنے سے رہا ہو کر بقصد قتل و غارت ادھر کو آتے ہین اور کل لشکر اسلام مع بادشاہ اسلام کے اور کل لشکر نقابدار رزمگار و خود نقابدار یہ سانحہ جانکاہ و واقعہ حیرت افزا دیکھا

سب کے حواس جاتے رہے سارا رونا پیٹنا بھول گئے اپنی اپنی جانون کی پڑی اس خیال
سے کہ ان لوگون سے کون لڑ سکتا ہے ایک ہی حملہ مین ہم سبکو غارت و تباہ کر دینگے یہ تو برا غضب
ہوا ہر ایک اہل لشکر متحیر ہو کر رہ گیا اسی طرف دیکھنے لگا ادھر وزیر نے پشت اخلاق پر زور
سے ہاتھ مار کر گھبراہٹ مین کچھ خیال نہ رہا کہ یہ کیا حرکت ہے کہا کہ ای بادشاہ آپ نقابدار کو کیا رو رہے
ہین اپنی تو خبر لیجیے اور لشکر کی بکی جانین جاتی ہین ہم سبکو اس تباہی سے بچائیے دیکھیے یہ کیا
آفت نازل ہوئی ہے اسکا کچھ تدارک فرمائیے ورنہ اگر غفلت کی تو ایک بھی زندہ نہ بچیگا
اخلاق نے گھبرا کر دو ہتڑ کھا کر کہا کہ کیا ہوا کون سی نئی آفت و بلا نازل ہوئی وزیر نے کہا کہ میدان
جنگ کی طرف تو ملاحظہ فرمائیے اب جو اخلاق نے اشک پونچھکر طرف میدان جنگ کے
دیکھا زمین کو متزلزل پایا لشکر اسلام و سرداران لشکر نقابدار کو اپنے لشکر کی طرف بہ ارادہ فاسد
آتے ہوئے دیکھا موت کا یقین ہو گیا گھبرا کر وزیر سے کہا کہ کیا تدبیر کرون اس بلا سے بچنے کی
اگر یہ لوگ آ پڑے تو دم لینے کی مہلت نہ دینگے ایک چشم زدن مین تمام لشکر کو نیست و نابود
کر دینگے ایک کو زندہ نہ چھوڑین گے انکو کون ایسا ہے جو روکیگا سبکا خاتمہ ہو جائیگا از برائے
خداوند کوئی تدبیر بتا میرے تو حواس درست نہین ہین مین تو بد حواس نقابدار کے مرنے
سے اور اس سپاہ کے ادھر آنے سے ہو گیا ہون جو کچھ حواس باقی تھے وہ بھی جاتے رہے کوئی
تدبیر بہت جلد بیان کر ورنہ جیسا تو کہتا ہے ایسا ہی ہوگا وزیر نے عرض کیا کہ مین کیا تدبیر بتاؤن
دیکھیے عقل کو دوڑاتا ہون مین آپ سے زیادہ بد حواس ہون مجھکو خود اپنی جان کی پڑی
ہوئی ہے کس آفت مین مبتلا ہوئے ہین یا خداوند کوئی تو تدبیر اسوقت ذہن مین آئے راوی
بیان کرتا ہے کہ ایک تلاطم مچا ہوا تھا لشکر کفار مین ہر ایک راہ فرار تلاش کر رہا تھا کوئی کہتا
تھا کہ ہم تو دین اسلام قبول کر کے اپنی جان بچا لینگے یہی دین حق ہے اور سب باطل ہین
دیکھو کس فتنہ بد وحشت مین انکی کمک آئی کوئی جو سیاہ قلب تھا وہ یہ کہتا تھا کہ چاہے
مر جائین مگر ہم تو دین اسلام نہ قبول کیا ہے اور نہ قبول کرینگے بھاگ کر کوہ و صحرا مین بسر کرینگے اپنا آبائی طریقہ
نہ ترک کرینگے یہ تلاطم تو ادھر بہ ہلچل مچی ہوئی ہے ہر ایک اپنی جان بچانے کی فکر مین ہے ادھر وزیر نے کچھ دیر سکوت
کر کے اخلاق سے کہا کہ ایک تدبیر میرے ذہن ناقص مین آئی ہے اگر آپ بھی پسند فرمائین اخلاق نے

گویا کہ جلد بیان کرو وزیر نے عرض کیا کہ تدبیر یہ ہے کہ آپ طبل باز گشت بجوائیں اور جو صدائے طبل باز
بلند ہوگی یہ لوگ فوراً اپنے قیام گاہ کی طرف واپس جائینگے کیونکہ انکے مذہب میں یہ امر ہے کہ جو اپنے سے
پناہ مانگے خواہ وہ کیسا ہی دشمن قوی ہو اسکو پناہ دیتے ہیں اور یہ اُن لوگون کا طرز انیقہ ہے کہ پہلے
حریف پر سبقت نہیں کرتے ہیں اُسکا حربہ روک کر اپنا حربہ کرتے ہیں میں نے بخوبی دریافت
کر لیا ہے کہ یہی طرز انیقہ ہے کہ یہ لوگ خود طبل جنگ نہیں بجواتے ہیں جب لشکر حریف میں طبل جنگ
بجتا ہے جب یہ بھی جواب میں بجواتے ہیں اور میدان میں جا کر مقابلہ کرتے ہیں یہ بھی قاعدہ
ہے کہ جب لشکر مقابل میں طبل باز بجتا ہے تو یہ لوگ بھی بجوا کر واپس جاتے ہیں اگرچہ حریف کو
لشکر اسلام کے کسی سوار نے زیر کر کے اور سینہ پر سوار ہو کر ذبح ہی کر رہا ہو اور اُسکے کان میں
طبل باز کی صدا پہونچی پس فوراً ہاتھ روک لیگا اور سینہ پر سے اُتر پڑیگا جسقدر تلوار نے
خواہ خنجر نے کاٹا ہوگا اُسیقدر اور زیادہ نہ کاٹے گا اور یہ قاعدہ کلیہ ہے کہ لشکر شکست خوردہ
کا تعاقب نہیں کرتے ہیں مجروح پر ہاتھ نہیں ڈالتے ہیں خود کسی سے تنہا ہو کر نہیں لڑتے
ہیں پس جب آپ طبل باز بجوا دیجیئگا صدائے طبل باز سُنکے فوراً واپس جائینگے پھر ایک قدم
ادھر کو نہ آئینگے اور جب تک آپ طبل جنگ نہ بجوائیے گا وہ نہ بجوائینگے اور نہ مقابلہ کرینگے مگر گھیرے
رہینگے جب آپ بجوائیے گا نکلکر مقابلہ کرینگے اور جسکو برائے مقابلہ طلب فرمائیگا وہی آکر مقابلہ کریگا
دوسرا اُسکے مقابلہ کو نہ آئیگا اگر حریف دیو ہو اور ایک طفل پنج سالہ کو انکے لشکر سے برائے مقابلہ
طلب کرے تو وہی طفل آکر مقابلہ کریگا دوسرا اُسکے مقابلہ کو نہ آئیگا خواہ وہ طفل دیو کے ہاتھ سے
ہلاک ہو خواہ اُسکو قتل کرے ان سبکا قول ہے کہ اگر ہم حریف کے طلب کے خلاف عمل کریں تو حریف
یہ خیال کریگا کہ ہم سے خوف کیا میری رائے یہ ہے کہ طبل باز بجوا کر واپس چلیئے لقا بدر کا ماتم فرمائیے
قرناطیس کو ان سب حالات کا نامہ تحریر فرمائیے جیسا وہ جواب تحریر کریں ویسا کیجیئے آپکی
تحریر پہ عمل فرمائیے آیندہ آپکو اختیار ہے اخلاق نے جواب دیا کہ تمنے خوب تدبیر بتائی اسوقت اس
تدبیر کے دوسری صورت نجات کی انکے ہاتھ سے نظر نہیں آتی ہے یہ کہکر نقارچیون کو حکم دیا کہ طبل باز
پہ چوب لگاؤ یہ حکم دینا تھا کہ اُنکی جان پہ خود بنی ہوئی تھی اُٹھتے اُٹھا کر چوب نقارہ پر دھا دھم
پیٹنا شروع کیا مثل دھونسے کے صدائے طبل باز جو کان میں سرداران لشکر اسلام کے پہونچی

بلند مقام و لشکر اسلام و لشکر نقابدار و خود نقابدار کے پہونچی یا نوبت پہونچے ہوئے چلے آتے تھے اسی
مقام پر مقیم ہو گئے پھر آگے ایک قدم نہ بڑھتے گویا قطب ہو گئے غرض کہ ہر چند نقیب نے طبل باز بجوا کر جنگ دیگر
سے اسکو نقارہ معافی چاہی مگر نوبت سبکی یہ ہوئی کہ اپنے ہونٹ اپنے دانتون سے چبانے لگے پشت
دست فرط غیظ و غضب سے کاٹنے لگے مگر کیا آگے بڑھ سکتے ادھر خواجہ اخلاق نے فوراً طبل باز بجوا کر اور اپنے لشکر کو
ہمراہ لیکر بہت جلد واپس چلا گیا اور چند لوگون سے کہہ گیا کہ لاشہ نقابدار کا اٹھا لاؤ یہان لاشہ
پڑا ہوا تھا میدان مین لشکر اسلام و لشکر نقابدار جو یورش کر کے چلا اور اس مقام پر پہونچا لاش
نقابدار سم ہائے مرکب سے پاش پاش ہو گئی تمام گوشت سم ہائے مرکب پر تقسیم ہو گیا استخوان
ریزہ ریزہ ہو گئین وہ لوگ جو اخلاق نے روانہ کیے تھے کہ لاش لیکر آنا وہ لاش کو کہان تلاش
کرین اسکا تو فنا ہو گیا راوی بیان کرتا ہے کہ بادشاہ کیرنگ تاجگیر نقابدار اور اپنے لشکر کو ہمراہ
لیکر میدان جنگ سے طبل باز کی صدا سنکر اور خود طبل باز بجوا کر واپس آ گئے ادھر بادشاہ اسلام
مع کل سرداران نیکنام و لشکر اسلام کے خوشی خوشی فرحان و شادان بادل خندان طبل باز بجوا کر
سرداروں پر سے زر و جواہر نثار کرتے ہوئے ہر ایک سردار بادشاہ سے ملتا ہوا اور سلام کرتا ہوا
اپنے اپنے اسلحہ تن پر آراستہ کیے ہوئے فرودگاہ پر آ گئے لشکر مین ہر طرف چہل پہل مچ گئی
نقارے خوشی کے بجنے لگے نوبت خانہ مین حکم پہونچا نقارچی نوبت مبارکباد کی بجانے لگے
نشان نہائے لشکر کو جلوہ ملنے لگا ہر طرف سامان خوشی نظر آنے لگا خادم و خدمتگار اپنے اپنے
آقا سے آ کر ملے عیار جو جنگل اور کوہ مین پریشان و منتشر لشکر سے نکل کر ہو گئے تھے پھر لشکر مین
واپس آئے پھر اسی طور سے لشکر آباد ہو گیا ہر ایک سردار کا خیمہ آباد ہوا بارگاہ آراستہ کی
گئی بازارین کھل گئین خرید و فروخت جاری ہو گئی اب ہر طرف لوگ پھرنے لگے ہر ایک خوش
ہوا گویا وہ دن مثل عید کے تھا ایک دوسرے کے گلے ملتا تھا اور خوش ہوتا تھا رخ سب کے مثل
گل سرخ کے فرط خوشی سے شگفتہ تھے چہرے بشاش تھے گرد رنج و ملال و غبار غم و الم دلون
سے بالکل دھو گیا تھا اور مثل زنگ کے آئینہ دل سے دور ہو گیا تھا ہر طرف سامان خوشی و
خرمی تھا ہر ایک خوش ہو رہا تھا لشکر نے خوشی خوشی مزا دیر آ کر کمال سب آسودہ
ہوئے بادشاہ اسلام بارگاہ سلیمانی مین تشریف لائے سردار و شاہزادے اپنے اپنے ۱۹۰

خیمے سے آنے لگے بادشاہ اسلام کی قدمبوسی کر کے اور سلام کر کے اپنے اپنے مقام پر بیٹھنے لگے
یہان تک کہ دست راستی طرف دست راست کے اور دست چپ کی طرف دست چپ کے کرسب
واسطے اپنے مقام پر تھے سب سردار اپنے اپنے مقام پر جلوہ فرما ہوئے بادشاہ نے تخت کو
قدم مبارک سے زینت بخشی سب عیار اپنے اپنے مقام پر خشت ہائے طلائی پر آکر کھڑے
ہوئے جواہر تن عمرو کرسی ہدہد بہ نیابت خواجہ عمرو بیٹھے سوائے ڈنگل صاحبقران و طلسمات
و جہانگیر کے کہ ان ڈنگلون پر تو غالیچہ پڑے ہوئے تھے باقی سب ڈنگلون پر سردار بیٹھے ہوئے
تھے دربار خوب آراستہ ہوا بادشاہ نے فرمایا داروغہ ارباب نشاط و دیگر اہلکارون کو طلب فرما کر
سامان جشن کیا جائے ہم سردارون کے رہا ہونیکا ایک مختصر جشن کرینگے سب نے عرض کیا بہت خوب
اسیوقت سے سامان جشن ہونے لگا بادشاہ نے جواہر تن عمرو و برق و چالاک و امیر دیارہ
و ابو الفتح وغیرہ سے فرمایا کہ دریافت کرو کہ یہ لقادار کون ہے اور یہ بادشاہ کون ہین جواہر نے
عرض کیا کہ بہت خوب دریافت کیا جائیگا بادشاہ نے یہ فرما کر سیف ذو الیدین سے فرمایا
کہ ایک نامہ بنام شہنشاہ بکرنگ تحریر کرو کہ اسکا مضمون یہ ہو کہ ہم نے سردارون کے رہا ہونیکا
جشن خوشی کیا ہے اور اس جنگ کے سر ہونے کا اور اپنے اس بلا سے نجات پانے کا لہذا آپکی
بھی دعوت ہے مع کل سردارون و لقادار کے تشریف لاکر قدم رنجہ فرما کر ہمکو سرفراز فرمائیے تاکہ ہمکو
خوشی و مسرت حاصل ہو گو یہ جشن ابھی مختصر ہے ہان جب صاحبقران طلسم فتح کر کے تشریف لائینگے
اسوقت جشن کیا جائیگا مگر آپ نہ تشریف رکھتے ہون گے کہ آپ تشریف لائین لہذا تشریف لاکر
ہمکو سرفراز فرمائیے ہم کہانتک آپکی عنایتون کا شکریہ ادا کرین آپ نے تو ہمکو بےدام کے خرید کر لیا
جبتک ہم زندہ رہینگے آپکے احسانمند رہینگے اور جب صاحبقران تشریف لائینگے اور یہ واقعہ
سماعت فرمائینگے تو آپکا از حد شکریہ ادا کرینگے زیادہ والسلام خیر اختتام سیف ذو الیدین نے
بموجب ارشاد فیض بنیاد بادشاہ اسلام کے نامہ تحریر کیا بعد تحریر کرنے کے پیشکش کیا بادشاہ نے
ملاحظہ فرمایا بادشاہ نے فرمایا کہ صاف کر کے لاؤ فوراً انھون نے نامہ صاف کر کے پیش کیا بادشاہ
نے مہر فرما کر وہ نامہ جوکی و جام و جبرایان کا طلب کر کے وسط بارگاہ مین رکھا اور فرمایا کہ ایک سردار
مین لیا چاہتا ہون کہ یہ نامہ میرا لشکر لقادار تک پہونچا دے فوراً کلام بادشاہ تمام نہ ہوا تھا

کہ ہمنتز قران حبشی نے آکر اپنے مقام پر سے وہ جام پی لیا بیڑا کھا لیا نامہ سر سے اُٹھا کر باندھ لیا اور کہا کہ یہ خدمت یہ غلام بجا لائیگا پس بادشاہ نے حکم دیا وہ نامہ لیکر طرف لشکر نقابدار کے روانہ ہوئے بارگاہ سے نکل کر یہان بادشاہ نے لندھور وغیرہ سے صاحبقران کا حال دریافت کیا لندھور و مالک نے سب حال ابتدا سے آخر تک عرض کیا اور کہا کہ شاہزادہ علمشاہ کا پتہ نہین ہی کہ کدھر تشریف لیگئے ہین خواجہ عمرو برائے تلاش جہانگیر گئے ہین اور خود صاحبقران طرف کوہ مینتون کے برائے فتح طلسم تشریف لیگئے ہین جو سردار ساحر یہان آکر شریک ہوئے تھے اس طلسم مین اُن سبکی افسر و بادشاہ ملکہ غزال نقین اُسنے سحر سے جو علمشاہ کا حال دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ کوئی شہر غنطاقیہ ہی وہان کسی ساحر کے قید مین ہین وہان کا بادشاہ اُنکو قتل کیا چاہتا ہی پس ملکہ اُسی طرف کو مع کل سردارون کے روانہ ہوئین اُنکے جانے کے بعد آٹھ روز کی مہلت دی جب وہ زمانہ گذر گیا تو پھر صف آرائی ہوئی مین نقابدار کے مقابلہ کو نکلا اسیر ہو گیا پھر مجکو خبر نہین کہ لشکر پر کیا گذری اپنی خبر نہین کہ مین کہان ہون اور کہان نہین ہون آج ہوش آیا اپنے کو اس جنگل مین کھڑا ہوا پایا اور ان سبکو بھی اور آپکو اور لشکر کفار کو صف آرا دیکھا اور نقابدار زرنگار کو میدان مین پایا اور نقابدار آہن پوش کو قتل پایا یہ مجکو خبر نہین کہ یہ سردار کب آئے اور کب اسیر ہوئے اور آپ کب تشریف لائے پھر یہی سب نے بیان کیا ملک قاسم و بدیع الزمان و ایرج نوجوان و نور الدہر و قرامرز وغیرہ نے بیان کہا کہ ہم جو یہان یکے بعد دیگرے آئے تو لشکر کی حالت تباہ پائی ہمنے جا کر مقابلہ کیا اسیر ہو گئے پھر ہمکو خبر نہین ہی کہ کیا گذری چنانچہ سب نے اپنا اپنا جدا جدا واقعہ بیان کیا جب سب بیان کر چکے تب بادشاہ اسلام نے سب حال بیان فرمایا ٹھیکہ وغیرہ دینے کا اور لڑائی کے فتح ہونے کا یہ حال سنکے سردار بہت حیران ہوئے اور کہا کہ ہمنے آجتک اس قسم کی بات نہین سنی نئے طریقہ کی جنگ ہی اور یہ نیا طریقہ ہی خوب ٹھیکہ پر کام ہوتا ہی یہ نیا ٹھیکہ سننے مین آیا خیر ہمکو اس سے کیا غرض اپنے مطلب سے مطلب ہی خدا نے اپنا فضل کیا سبکی جانین بچین اور آبرو بھی یہان یہ باتین ہو رہی ہین اور سب خوش ہو رہے ہین اودھر ہمنتز قران لشکر نقابدار و بادشاہ نقابدار کے لشکر مین پہونچے وہان کا حال ملاحظہ ہو کہ بعد واپس جانے میدان

میدان جنگ سے بادشاہ بکر تنگ نے دربار کیا وہ سب روپیہ جو کہ ٹھیکہ کا لیا تھا منگا کر نذر
زنبیل کیا سب سردار حاضر ہوئے نقابدار برابر تخت کے آکر بیٹھا ملکہ غزالہ آہو چشم دونوں آکر بموجب
سبدل بارگاہ میں بیٹھیں دربار آراستہ ہی کہ بادشاہ نے سرداروں کی طرف دیکھکر کہا کہ اب تو کوئی خوف
نہیں ہی خدا نے آبرو رکھ لی خدا کے فضل سے اور تم لوگوں کی کمک سے نقابدار کو قتل کیا بادشاہ اسلام
سے حسب دلخواہ روپیہ لیا کفار یہ حال دیکھکر واپس چلے گئے ورنہ ابھی خاتمہ ہو جاتا یہ قصہ ہی فیصل
ہو جاتا مگر وہ طبل باز بجا کر چلا گیا نہ معلوم کیا خیال کر کے چلا گیا کہ پھر قصہ باقی رہا ہی میں چاہتا ہوں
کہ اس لڑائی کا خاتمہ ہو میں تمکو بادشاہ سے ملا کر اپنے کو ظاہر کرونگا اور بادشاہ سے رخصت ہو کر خدمت
صاحبقران میں روانہ ہوں کیونکہ وزیر میرا انتظار فرما رہے ہونگے انکو بڑا سر فتح طلسم جانا ہی ملکہ
غزالہ آہو چشم وغیرہ نے عرض کیا کہ خواجہ سلامت اخلاق نے اس سبب سے طبل باز
بجوا دیا کہ اسکا دوست ہی قرناطیس جادو بہت زبردست ساحر ہی سامری و جمشید کا تعلیم
کردہ ہی انکا ہم سن ہی انسے سحر کی تعلیم پائی ہی اس وقت اسکا ہمسر کوئی نہیں ہی اسکے سحر نے بڑی
قیامت کی وہ کوہ قرناطیس پر رہتا ہی اپنے نام کا ایک کوہ اسنے آباد کیا ہی یہ نقابدار ابلق پوش
جو آیا تھا یہ اسکا شاگرد تھا ہمکو علم سے معلوم ہوا کہ اخلاق نے ادھر سے کمک طلب کی ہی وہ
خود تو آیا نہیں اسنے اپنے شاگرد کو روانہ کر دیا اسکے شاگرد نے آکر یہاں یہ آفت برپا کی آپکے
اور صاحبقران کے اقبال اور فضل خدا سے یہ لڑائی فتح ہوئی وہ نابکار مارا گیا ورنہ بڑی مشکل
پڑتی اب اخلاق انکو سب حال سے آگاہ کریگا ابکی مرتبہ وہ یہ سنکے کہ میرا شاگرد قتل ہوا خود
آئیگا اگر وہ آیا تو بڑے غضب کے سحر ہونگے ہمکو بھی جان لڑانا پڑیگی گو ہم انکو جواب نہیں
دے سکتے ہیں مگر جہاں تک ہوگا کوشش کرینگے اور لڑینگے آئندہ جو مرضی خدا خداوند کریم ہمکو
شر سے محفوظ رکھے اور اسکے سحر کو ہم سے رد کرادے گو امید تو نہیں ہی کہ ہم اسپر غالب آئیں
مگر ذات خدا کا بڑا بھروسہ ہی وہی حامی و مددگار ہی وہی کمک کریگا تو فتح حاصل ہوگی اس
کافر پر جب تک وہ نہیں آلیتا ہی اخلاق اسوقت تک طبل جنگ نہ بجوائیگا اور نہ
مقابلہ کریگا ملاحظہ فرمائیے گا اسکے آنے پر دیکھئے کیا ہو کس کی شہزادوں میں سے کسکی فتح
کون غالب ہو اور کون مغلوب ہو نہ خیال فرمائیے گا کہ ہم اسکے مقابلہ سے خوف کرتے ہیں

اب تو ہم سوائے خداوند کریم کے کسی دوسرے سے نہین ڈرتے ہین قرناطیس کیا چیز ہو
اگر مریخ فلک بھی آئے تو ہم اُس سے بھی مقابلہ کرین سامری و جمشید بھی اپنی قبر
سے اُٹھکر آئین تو ہم اُنسے بھی سحر مین مقابلہ کرین دل ایسے قوی ہین ہمارے آپکو اختیار
ہو چاہے اپنے کو ظاہر فرمایئے چاہے اپنے کو پوشیدہ رہنے دیجیے خواجہ نے کہا اگر جواب دیا
کہیری تو یہ راے ہو کہ ابھی اپنے کو نہ ظاہر کرون قرناطیس سے بھی مقابلہ کو سر کر لون اوراس
لڑائی کے بھی فتح کرنے کا ٹھیکہ لیلون اور روپیہ حاصل کر دون پھر اُسکے بعد اپنے کو ظاہر کردونگا
اور پھر اطمینان بھی ہو جائیگا مین یہان کل لشکر کو چھوڑکر خدمت صاحبقران مین روانہ
ہون اُن سب نے کہا کہ جو آپکی مرضی ہم تو آپکے تابع فرمان ہین یہ تقریر ہو رہی تھی کہ ایک
چوبدار نے آکر عرض کیا کہ مہتر قران آپکے پاس بادشاہ کا نامہ لیکر آئے ہین در دولت پر
کھڑے ہوئے ہین کیا حکم ہوتا ہی کہا کہ بلالاؤ اور حکم دیا کہ ایک کرسی روبرو تخت کے لاکر بچھادو
فوراً کرسی لاکر بچھادی گئی وہ چوبدار باہر جاکر مہتر قران کو لایا اندر بارگاہ کے مہتر قران نے
آکر سلام کیا اشارہ ہوا کہ کرسی پر بیٹھ جاؤ قران سلام کرکے کرسی پہ بیٹھے ساقی نے باشارۂ بادشاہ کے
مہتر قران کو جام شراب دیا مگر بادشاہ کا حال یہ ہی کہ سر جھکائے ہوئے بیٹھے ہین آنکھ چار نہین
کرتے ہین ناظرین سمجھ گئے ہونگے کیون آنکھ چار کرکے نہین بات کرتے ہین صرف اس خیال
سے کہ ایسا نہو کہ قران آنکھ کا تل پہچان لے اور آنکھ کی گردش تو راز افشا ہو جائے کیونکہ یہ بہت
بڑا عیار ہی بادشاہ نے بڑا غضب کیا کہ ایسے عیار کامل کو نامہ دیکر روانہ کیا ہی جہان تک ہو
اپنے کو بچاؤ قران حیران ہی کہ یہ کیا سبب ہی کہ بادشاہ آنکھ چار کرکے نہین کلام کرتا ہی جب
ساقی شراب پلا چکا اسوقت بادشاہ نے کہا کہ آپ کہان تشریف لائے ہین کیا ضرورت ہی
قران نے عرض کیا کہ نامہ لیکر آیا ہون بادشاہ نے آپکو نامہ تحریر کیا ہی فرمایا کہ نامہ لاؤ قران نے
نامہ نکال کر پیش کیا بادشاہ نے نامہ لیکر پڑھا بعدہٗ منشی کو دیا آہستہ بہ آواز بلند پڑھا سب
مضمون نامہ سے آگاہ ہوئے بادشاہ نے قران سے فرمایا کہ ہماری طرف سے بادشاہ
اسلام کو بہت بہت سلام کہنا اور مزاج پرسی کرنا اور عرض کرنا کہ یہ کوئی احسان کی بات نہ تھی آپنے
روپیہ صرف کیا ہم نے کام کیا ہان اگر ہم بدون روپیہ لیئے ہوئے کام کرتے تو احسان تھا

ہم خود آپکا شکریہ ادا نہین کر سکتے ہین کہ آپ نے ایثار ہو یہ صرف کیا اُسپر احسان مانتے
ہین اب نہ دعوت کی ضرورت ہے نہ ضیافت کی کیونکہ ہم روپیہ لی چکے ہین ہم ابھی یہان سے روانہ
ہو جاتے چونکہ ہمارے آپکے اقرار ہو چکا ہے کہ جبتک اخلاق کو خواہ اسیر خواہ خوابیت کو خواہ قتل
کرکے اس کوہ کو اسلام آباد نہین کر لیتے ہین اُسوقت تک ہم یہان سے نہ جائینگے پس ہمکو
امرکا انتظار ہے کہ وہ طبل جنگ بجوا کر میدان مین آکر مقابلہ کرے اور ہم مقابلہ کرکے لڑائی اسکو فتح
کر لین تو پھر یہان سے جائین کہدینا کہ بیکار تکلیف نکرین یہان کسکا ہے اور وہان کسکا ہم
غیریت نہین جانتے ہین ہان اُسوقت دعوت ہم قبول کرینگے کہ جب بالکل لڑائی فتح ہو جائے گی
ابھی ہم نہین آسکتے ہین اگر آپکو یہ خیال ہو کہ ہمارے یہانکے کھانے سے انکار ہے تو یہ امر نہین ہے ہم
بسر و چشم آتے مگر ابھی چند سبب ایسے ہین جو کہ مانع ہین ہم یہان موجود ہین جو آپکا جی چاہے
ہکو روانہ کردین ہم اُسکو سر و چشم پر رکھین گے اور نعمت غیر مترقبہ سمجھ کر کھائینگے اور خدمت
مین اُسوقت حاضر ہونگے جب یہ لڑائی بالکل فتح کر لین گے غرض کردینا کہ حضور اس امر مین
زیادہ اصرار نہ فرمائین ورنہ باعث رنج ہوگا یہ کہکر اور یہی مضمون لکھوا کر قران کو خلعت
دیکر بڑے اعزاز و اکرام سے رخصت کیا راوی بیان کرتا ہے کہ خواجہ نے دعوت مین جوجانے سے
انکار کیا اسکا سبب یہ تھا کہ خواجہ نے خیال کیا کہ ایسا نہ ہو کوئی پہچان لے کیونکہ وہان ایک لاکھ
اسی ہزار عیار ہین اُنمین بعض بعض تو ایسے ہین کہ جو اپنا مثل و نظیر نہین رکھتے ہین چالاک و
برق و سیارہ و جواہر یہ طریقہ سے بات سے منافقت کر لیتے ہین انسے ذرا بچنا چاہیئے تم گئے
اور اُنھون نے پہچان لیا اس سے کیا حاصل جو راز افشا ہو جائے یہی سبب تھا جو خواجہ نے
انکار کیا غرضکہ مہتر قران حبشی اُس بادشاہ نقلی سے رخصت ہو کر اپنے لشکر کی طرف چلے جب
قران چلا گیا اُسوقت سرداروں سے خواجہ نے کہا کہ مجکو بڑا خوف تھا کہ قران پہچان نہ لی
کیونکہ یہ بہت بڑا عیار ہے اسی سبب سے تو مین نے اُس سے آنکھ چار کرکے کلام نہین کیا ورنہ وہ
ضرور پہچان لیتا اور راز ابھی کھل جاتا اور اسی سبب سے دعوت مین جانے سے انکار کیا اور
نہین جاؤنگا نہ تم مین سے کسیکو جانے دونگا سب نے کہا کہ جو آپکی رائے ہم آپکے فرمانبردار ہین ادہر
قران نے جاکر جو کچھ دیکھا تھا وہ بیان کیا اور جو کچھ جواب پایا تھا وہ عرض کیا اور جواب نامہ دیا

بادشاہ اسلام و سرداروں نے کہا کہ خیر ہوا آنکی مرضی اور اُسیوقت یہ لکھکر بھیجدیا کہ اچھا جب تک
آپ یہان تشریف فرما ہین آپ ہمارے مہمان ہین دونون وقت ہم آپکے واسطے مع آپکے کل
لشکر کے جو کچھ ہمکو نصیب ہو بھیجدیا کرینگے آپ اسمین عذر نہ فرمائیگا ورنہ ہمکو رنج ہوگا فولاد نے
قبول کرلیا اس خیال سے کہ ایسا نہ ہو کہ بادشاہ کو رنج ہو پس یہان تو سامان جشن ہونے لگا ہر مقام
پر خوشی کا سامان تھا ناچ رنگ ہو رہا تھا دعوتین ہو رہی تھین دونون وقت بادشاہ بلکہ تمام
کے لشکر مین لشکر اسلام سے طعامہاے لذیذ کے خوان جاتے تھے اور وہ لوگ کھا کر خوش ہوتے
تھے یہان بارگاہ سلیمانی مین صحبت عیش و نشاط برپا ہر روز عید اور رات شب برات ہی لشکر
اسلام مین اب لشکر کفار کا حال ملاحظہ ہو کہ اخلاق جو طبل باز ہوا اگر اپنے لشکر کو لیکر مغموم و محزون
فرودگاہ پر واپس آیا اہل لشکر نے اسی امر کو غنیمت جان کر زندگی کو مقدم خیال کرکے کمر کھول
سب اپنے اپنے بستر پر مغموم و محزون پڑ رہے کیا رنگ زمانہ کا ہے کل اسی لشکر مین وہ چہل پہل
تھی اور ہر طرف خوشی تھی کہ جو حد بیان سے باہر ہے یا آج اس لشکر مین ہر طرف سینہ زنی و ماتم
ہے کوئی ایسا نہین ہے کہ جو گریان نہو براے نقابدار کل لشکر اسلام مین ہر چشم گریان اور ہر دل بریان
تھا آج وہان خوشی کا سامان ہے بقول کسے سچ ہے کہ دنیا مین شادی و غم توام ہین جیسا کہ
شاعر کہتا ہے مصرعہ ہو کسی کی خانہ بربادی کسی کا گھر بنے ٭ غرض کہ حال کفار تباہ ہوا اخلاق
نے بھی بارگاہ مین آکر چار و نا چار دربار آراستہ کیا سب سردار رنجور و مغموم اپنے اپنے مقام پر
آکر بیٹھے ہر ایک کی یہ حالت تھی کہ بات بات پر آنسو نکل آتے ہین اخلاق آہ سرد و تنفس سرد
بھر رہا ہے وہ لوگ جو کہ لاشہ نقابدار کا لینے کو گئے تھے میدان سے کچھ استخوان ریزہ ریزہ
اٹھا کر لائے اخلاق سے آکر عرض کیا کہ لاش تو نہ ملی مگر استخوان ملے کیونکہ لاش تو سمہاے
فرس سے پامال ہو گئی اخلاق نے کہا کہ اچھا جو کچھ ملا اسکو لیجا کر پھونک دو تا کہ رسم ادا ہو جاے کہ
محروم نہ رہے ان لوگون نے لیجا کر ان استخوان ریزہ ریزہ کو من دو من لکڑیان جمع کرکے روغن
نفت ڈالکر پھونک دیا اور اخلاق سے آکے کہدیا کہ ہمنے پھونک دیا جب ان کامون سے
فراغت ہوئی اُسوقت اخلاق نے کہا کہ اب کیا کرنا چاہیئے کیونکر ان لوگون سے جان بچائی جاے
وزیر نے عرض کیا کہ اپنے دوست کو اس حال سے آگاہ فرمائیے کہ آپ نے جس نقابدار کو پرورش کیا تھا

آنکے یہان آکر سب اہل اسلام کو جو کہ یہان موجود تھے اسیر کر لیا سواے لشکر اسلام کے کوئی سردار
باقی نرہا تھا کہ انکے لشکر مین خبر ہو گئی جو کہ دوسرے مقام پر فروکش تھا کمک آنے لگی نقابدار
اسیر کرنے لگا یہان تک کہ بادشاہ اسلام لشکر لیکر آپہونچے مقابلہ ہونے لگا نقابدار نے تمام
لشکر اسلام کے سردارون کو اسیر کر لیا خلاصہ یہ کہ بادشاہ اسلام و دو سردار باقی رہے تھے
سو انکو بھی اسیر کر لیا تھا کہ ایک نیا واقعہ پیش ہوا کہ جسکے سبب سے ہم تباہ ہو گئے وہ یہ واقعہ تھا کہ
یکایک ایک لشکر مع ایک بادشاہ کے صحرا سے پیدا ہوا اُس لشکر مین ایک نقابدار تھا اور ایک
بادشاہ اور وہ لشکر مختصر تھا اُس نقابدار کے سر پر بھی دو باز سایہ فگن تھے جس طور سے باز اپکے
نقابدار کے سر پر سایہ کیے رہتا تھا اُسی طور سے باز سفید رنگ و سبز رنگ اُس نقابدار و بادشاہ
کے سر پر سایہ فگن تھا اُس بادشاہ نے آکر ہمکو پیام دیا کہ لشکر اسلام سے دست بردار ہو سردارونکو
چھوڑ دو دین اسلام قبول کرو ورنہ ہم سے بُرا کوئی نہین ہے ہم نے انکار کیا ہمارا نقابدار میدان مین
کھڑا ہوا مبارز طلب کر رہا تھا کہ اُس بادشاہ کے اور بادشاہ اسلام کے کچھ عہد و پیمان ہوا
دس لاکھ پر چکلہ لیا کہ ہم اس نقابدار کو قتل کر کے اس لڑائی کو فتح کر کے تمھارے سردارون کو
رہا کر دینگے وہ روپیہ جمع کیا گیا اُس لشکر کے نقابدار نے نکل کر ہمارے نقابدار سے مقابلہ کیا باز
سے دونون باز لڑے نقابدار سے نقابدار نوبت یہ ہوئی کہ باز کو بازون نے ہلاک کیا وہ اسی
امر سے باز نہ آئے ہمارے نقابدار کو اُس نقابدار نے قتل کیا کہ جسکی سبب سے ہم پست و پا
ہو گئے نقابدار کے مرنے سے سب سردار رہا ہو گئے وہ سب بھی اپنے لشکر پر یلغار کر کے پلٹے اور
کل لشکر اسلام و لشکر نقابدار لڑنے لگے ہمنے چالاکی کر کے وزیر کی راے سے طبل باز بجوا دیا کہ جان بچے
ورنہ خاتمہ ہو جاتا ہم جان بچا کر فرودگاہ پر واپس آئے لاش کو نقابدار کی جلا دیا آپکو سب یہ
حال کا نامہ تحریر کیا از براے خداوند عجائب نگار کمک فرمایئے ورنہ ہم سب اہل اسلام کے ہاتھ سے
ہلاک ہو جائینگے ایک بھی زندہ نہ بچیگا اگر کمک فرمائی ہے تو پوری کمک فرمایئے ورنہ جواب صاف [illegible]
فرصت فرمایئے جبتک آپ تشریف نہ لائینگے اُسوقت تک یہ لڑائی فتح نہ ہوگی کیونکہ آپ ہم لوگون کی جان
کے پیچھے پڑے ہین ابکی مرتبہ چالاکی کر کے بچ گئے اگر ابکی آپنے کسی ساحر نے دستگیری نہ کی [illegible]
اگر مقابلہ کیا تو وہ بادشاہ اور وہ نقابدار یہان موجود ہین اُن سے مقابلہ ہوگا وہ ساحر نہ ہو [illegible]

معلوم ہوتا ہی وہ بدون آپکے اور کسی سے نہ زیر ہوگا اسپدہ اپکا حضور پہ واجب تھا عرض
کیا جب وزیر نے یہ تقریر بیان کی اخلاق نے اسیوقت اس مضمون کا نامہ لکھوا کر اوسپر
مہر کرکے ایک سانڈنی سوار کے ہاتھ روانہ کیا طرف کوہ قرناطیس کے یہ بھی لکھدیا تھا کہ
جب تک آپ یہان تشریف نہ لاوینگے یہ لوگ تدارک کامل نہین فرماتے ہین اسوقت تک ہم طبل
جنگ نہ بجوائینگے اور نہ مقابلہ کو میدان مین جائینگے آپکے تشریف لانے پر منحصر ہو سانڈنی سوار
اودھر نامہ لیکر روانہ ہوا ادھر اخلاق نے دربار برخاست کیا انتظار جواب مین اپنی بسر کرنے لگا
مگر رات دن مغموم رہتا ہو اور افسوس کرتا ہو کہ پہلے لشکر لڑائی کی خبر تھی کاش ایسے دن یہ لشکر ادھر نہ آتا
مگر ان باتون سے ثابت ہوتا ہو کہ خدا مسلمانون کا خدا برحق ہو وہ یہی کہتے تھے کہ ہمارا خدا ہمکو اس
آفت سے بچائیگا وہی ہماری کمک کریگا ہم نے ہزار مرتبہ خداوند عجائب نگار سے فریاد کی مگر ایک بھی
سماعت نہ ہوئی نہ کوئی آرزو پوری ہوئی اُنکے خدا نے کیسی وقت سخت مین اُنکی کمک کی کہ
ایک بھی اُنکے لشکر کا ضائع نہ ہوا اور سلامت ہو گیا اگر قرناطیس نہ آیا تو مین ضرور اہل اسلام کی اطاعت
کرونگا اور انکا دین قبول کرونگا جسکو میرا ساتھ دینا ہوگا وہ دیگا ورنہ اپنی راہ لیگا اخلاق ایسے
ایسے خیال دل مین کیا کرتا ہو مگر کسی پر ظاہر نہین کرتا ہو اسکو فقط انتظار جواب نامہ اور اہل اسلام
کو عیش و عشرت مین چھوڑا جاتا ہو اب حال قرناطیس کا تحریر کیا جاتا ہو کہ جس دن اسنے اپنے
شاگرد رشید کو ہمراہ لشکر اخلاق کو وبلور کی طرف روانہ کیا تھا اُسدن اسنے یہ تدبیر کی تھی کہ
ایک عکسی تصویر اپنے شاگرد کی بناکر اپنے سامنے لگالی تھی سوا اسکے اور کسیکو نہ دکھائی دیتی
تھی وہ سحر کی تصویر تھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ کوئی آدمی کھڑا ہو اُسکی پرچھائین ہو یہ سایہ ہمہ وقت
اسکے سامنے رہتا تھا سوتے جاگتے ہر وقت اسکے پاس تھا جہان یہ جاتا تھا وہان اسکے ہمراہ جاتا تھا
یہ تدبیر اسنے اس خیال سے کی تھی کہ اگر کوئی آفت اسپر آئے اور یہ قتل ہو جائے تو مین آگاہ ہو جاؤن
اور جاکر تدبیر کرون کیونکہ لشکر اسلام مین عیار بہت زبردست ہین وہ ضرور تدبیر اسکے قتل کی کرینگے
گو مین نے سمجھا بہت دیا ہو پھر بھی خیال لازم ہو یہ تدبیر کرکے عیش و عشرت مین بلا خوف و خطر
مصروف ہوا اپنے شغل سابق مین کہ زنان رانندہ شراب خواری کرنا دن کو طفلان صبح طلعت سے
فعل بد کا مرتکب ہونا معشوقان نازنینان مہ جبین کے ساتھ مکالمہ کرنا رات دن اسکو شہوت پرستی ۸

کے سوا دوسرا کام نہ تھا سوائے فعل بد کے آرام نہ تھا کبھی کبھی رات دن مین گھنٹہ آدھ گھنٹہ ناچ بھی دیکھ لیتا تھا جس دن نقابدار قتل ہوا ہے وہ اپنے باغ مین بیرون بارہ دری زیر نمگیرہ بیٹھا ہوا شراب خواری کر رہا تھا ایک طفل دہ سالہ اُسکے بغل مین تھا اُسکے بوسے لیتا جاتا تھا وہ سایہ سامنے موجود تھا گاہ گاہ اُسپر بھی نگاہ پڑجاتی تھی کہ جب یہان نقابدار کو نقابدار نے قتل کیا اُسوقت اُسکی نگاہ اُس عکس پر پڑی کہ یکایک ایک شعلہ بھڑکا اور وہ عکس اُس شعلہ سے جلکر خاک ہوگیا آواز آئی کہ کشتنی کہ نام من عنقائے شہسوار جادو بود مارا جوان مجکو دربار تمام کیا میرا افسوس مین نے تو ابھی دنیا کے لذات سے کچھ فائدہ بھی نہ اُٹھایا تھا اے استاد میری خبر لیجیے آپکا شاگرد کام آیا آپکے قدمون پر نثار ہوا اُس عکس کا شعلہ سے جلکر مٹنا تھا اور یہ صدا آنا تھا کہ قرناطیس کے حواس جاتے رہے ہاے کا نعرہ مارکر دونون ہاتھ زانو پر مارے اور کہا کہ افسوس میرا بڑا شاگرد رشید مارا گیا کیا آفت نازل ہوئی کس نے اسے قتل کیا اب بدون اسکے خون کا عوض لیئے ہوئے مجکو آرام نہ آئیگا ان خداپرستون کو جاکر اگر مین نے غارت نہ کیا تو اپنا نام قرناطیس نہ رکھا جائے کہان ہین بچکر میرے ہاتھ سے یہ کس بھروسہ پر بیٹھے ہوئے ہین کیا اسکا خون بالا بالا جائیگا ضرور رنگ لائیگا جب سب خداپرستون کا خون نہ لیگا جب معاوضہ ہوگا کیا اُسکو قتل کرکے آرام سے بیٹھ سکتے ہین مین ابھی تو جاتا ہون اور کسی کو معاوضہ کرتا ہون انھون نے مجکو بھی اور کوئی قصور کیا ہے جو میرے شاگرد کو قتل کیا ہے بہت ہی غصہ آیا فرط غیض و غضب سے تمام بدن کے بال مثل نیزے کے کھڑے ہوگئے دونون آنکھین لال ہوگئین منہ سے کف جاری ہوا غیض طاری ہوا منہ سے مثل تنور کے شعلہ نکلنے لگے جب سانس لیتا تھا آگ کے شعلے نکلتے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ تمام جسم ناری کا آتش دوزخ سے بنا ہوا ہے اسی حالت غیض مین صراحی اُٹھا کر پھینکدی کہ چورا چور ہوگئی تمام فرش شراب سے خراب ہوا اُس طفل نے پوچھا کہ کیون کیا ہوا گلے لپٹ کر اُسکو جھڑک دیا کہ دور الگ جاکر گرا یہ بل کھاکر اُٹھا کمرے مین آکر تمام اپنے جسم پر اسباب سحر آراستہ کیا سامان سحر سے درست ہوکر کمرے سے باہر آیا اسقدر غصہ تھا کہ کسیکو جرأت نہ ہوئی کہ دریافت کرے کہ آپ کہان تشریف لیجاتے ہین اسنے یہ خیال اپنے دل مین کرلیا کہ یہان دریافت کرنے سے سحر سے کیا فائدہ کہ کسنے قتل کیا اور کیونکر قتل ہوا عرصہ ہوگا وہان جاکر اخلاق سے دریافت کرونگا پہلے اُسکے قاتل

ہتا کو قتل کرونگا وہ جائیگا کہان اگر بالاے آسمان جاکر پوشیدہ ہوگا تو وہان جاکر قتل کرونگا
زیر زمین پنہان ہوگا تو وہان ہاگر گو یہ ہو سکتا تھا کہ یہ سحر سے دریافت کرلیتا اور سب حال اسپر
ظاہر ہوجاتا مگر بسبب غصہ کے اور ہرج سے اسنے نہ دریافت کیا فوراً اسباب سحر سے آراستہ
ہوکر کمرے سے باہر آیا فوراً تخت سحر تیار کیا اسپر سوار ہوکر مثل بلاے مبرم داقنت کے طرف کوہ بلور
کے روانہ ہوا یہ عالم تھا کہ مثل آندھی کے چلا جاتا تھا کچھ خیال نہ تھا اور اس قہر کا سحر کرتا جاتا
تھا کہ شعلے نکلتے جاتے تھے تمام درخت و سبزہ جلتا جاتا تھا جدھر اسنے آنکھ اُٹھا کر دیکھ لیا کہ
اُسطرف آگ لگ گئی نگاہ سے سحر کرتا جاتا تھا ابر سحر سر پہ قائم تھا اُس سے برق چمکتی تھی
رعد کی گرج پیدا تھی یہ تو اس طرف کو یون چلا آتا ہے وہان اسکے ملازم وغیرہ سب حیران ہین
کہ یہ آقا کہان گئے ہین اور اس غیض و غضب سے کہ کلام کرنے کی جرات نہ ہوئی جو دریافت کرتے یہ تکے
سب تو اسی فکر و تردد مین ہین کہ خیر جب واپس آئینگے دریافت کرلینگے اودھر قرناطیس چلا
جاتا ہے شام اسکو ایک صحرا مین ہوگئی اسنے اسی صحرا مین وہ رات بسر کی بوقت سحر وہان سے
چلا اسقدر تیز سحر کرتا ہوا آتا ہے کہ پیاس کا غلبہ ہوا زبان خشک ہوگئی اب الفاظ سحر پورے طور
سے ادا نہین ہوتے ہین جب یہ نوبت پہونچی اسنے نگاہ دوڑا کر دیکھا کہ کوئی چشمہ تو نہین ہے اتفاقاً
سے ایک چشمہ نظر آیا یہ اُس چشمہ کی طرف تخت کو لیکر چلا مائل بزمین ہوا اودھر وہ سانڈنی سوار
سانڈنی اوڑائے ہوئے نامہ لیئے ہوئے اسی کے پاس جاتا تھا کہ وہ قرناطیس کی طرف کہ اُسکو بھی
پیاس معلوم ہوئی وہ سانڈنی اوڑا کر مثل قطرہ باران کے چشمہ پر آیا سانڈنی سے اُترا اُسکو چھوڑ دیا سانڈنی
نے بھی پانی پیا اسنے بھی پانی پیا منہ ہاتھ دھویا اب یہ اپنا پسینہ خشک کرنے لگا کہ پسینہ خشک ہوجائے
تو سوار ہوکر طرف منزل مقصود کے روانہ ہون یہ ٹہل رہا تھا کہ برق چمکی اسنے سر اُٹھا کر دیکھا دیکھتا
کیا ہے کہ ایک ساحر نہایت زبردست تمام جسم سے شعلے نکلتے ہوئے عقرب و مار جسم سے لپٹے ہوئے
آسمان پر سے تخت پر سوار طرف زمین کے چلا آتا ہے پہلے تو یہ ڈرا پھر اسنے کہا کہ خوف کس امر کا ہے
اگر دریافت کریگا کہدونگا کہ مین اپنے مالک کا نامہ لیکر پاس قرناطیس کے جاتا ہون میرا کیا
لیگا اودھر قرناطیس نے دیکھا کہ ایک سانڈنی کنارے چشمہ کے گھاس چر رہی ہے اور اُسکا
سوار ٹہل رہا ہے یہ بہت جلد ہوا پر سے تخت کو زمین پر لایا اودھر اُس سانڈنی سوار نے پہچانا

اور قرناطیس نے یہ ساندنی سوار اخلاق کا ہے کہین جاتا ہوا ادھر اسنے پہچانا کہ یہ تو قرناطیس جادو
ہین جنکے پاس مین جاتا ہون نامہ لیکر خوب ہوا کہ ملاقات ہوگئی نامہ اسی مقام پر پہونچا دونگا ادھر
قرناطیس نے خیال کیا کہ اس سے سب حال معلوم ہوگا چنانچہ قرناطیس پیاسا بہت تھا پہلے اس
تخت پر سے اُتر کے چشمہ مین سے پانی پیا اسکے حواس درست ہوگئے اب یہ متوجہ ہوا طرف اس ساندنی سوار
کے اودھر وہ بھی قریب آیا سلام کیا قرناطیس نے جواب سلام دیکر پوچھا کہ اے ساندنی سوار تم جاتے
کہان ہو اور اخلاق کا تو مزاج اچھا ہے اور سب خیریت ہے لشکر اسلام سے کیا ٹھہری ہمارے سلطان گرد
نے تمھارے بادشاہ کی کمک کی اور لشکر اسلام کو تباہ کیا اس ساندنی سوار نے سر پیٹ کر کہا کہ مین تو آپکی
خدمت مین نامہ لیکر جاتا تھا کہ آپ سے یہان ملاقات ہوئی مین اگر پانی نہ پیتا اور ذرا جوانہ کھاتا تو
چلا جاتا آپ سے ملاقات نہ ہوتی بڑی خرابی ہوتی قرناطیس نے کہا کہ وہ نامہ کہان ہے جلد لاؤ پہلے
وہان کا حال تو بیان کرو اسوقت ساندنی سوار نے رو رو کر سب حال جو کچھ گذرا تھا ابتدا سے آخر تک بیان
کیا اور کہا یہی نامہ مین بھی تحریر ہے سب حال سنکے اور برہم ہوا نامہ چاک کرکے پڑھنا شروع
کیا وہی مضمون تھا جو کہ تحریر کر چکا ہون مضمون نامہ سے آگاہ ہو کر کہا کہ مین اسی طرف کو جاتا تھا
کہ تم سے ملاقات ہوئی خیر وہان کا حال معلوم ہو گیا اب مین چلتا ہون تم ساندنی پر سوار ہو کر چلو
مین بھی آتا ہون یہ کہکر فوراً ساندنی پہ وہ سوار ہوا اور قرناطیس تخت پر سوار ہوا اور ساندنی سوار ساندنی
کو اوڑا کر اور قرناطیس تخت کو اوڑا کر طرف کوہ بلور کے روانہ ہوا یہان صبح کا وقت تھا
اخلاق بارگاہ مین بیٹھا ہوا تھا سب سردار حاضر تھے کہ یکایک آسمان پر برق کوندھی ایک ابر
سیاہ رنگ نمودار ہوا برق کے کوندھنے سے سب کی آنکھین جھپک گئین سر اٹھا کر سب نے
طرف آسمان کے دیکھا اس امر کو دیکھکر کہا کہ کیا دھوندھن کار گھٹا اٹھی ہے اگر برس گئی تو دو دن
تک نہ تھمے گی تمام دنیا غرق آب ہو جائے گی سب اس ابر کی طرف دیکھنے لگے اخلاق بھی
اسطرف متوجہ ہوا کہ وہ ابر کوہ بلور اور بارگاہ اخلاق پر آکر قائم ہوا اخلاق و سب اہل دربار
نے دیکھا کہ وہ ابر شق ہوا اس سے شعلہ آگ کے پیدا ہوئے اور ایک تخت سبز ظاہر ہوا وہ تخت
طرف زمین کے مائل ہوا اب تو سب حیران ہین کہ یہ کیا سانحہ و واقعہ ہے کہ ابر کا آنا اسکا شق ہونا
اس سے تخت کا ظاہر ہونا یہ کارخانہ طلسمات کا ہے خداوند عجائب خیر کرے [illegible]

معلوم ہوتا ہے یہ تو ہم نے آج تک آنکھوں سے نہیں دیکھا تھا سب نے ملکر اخلاق
سے عرض کیا کہ آپ نے بھی ملاحظہ فرمایا اخلاق نے کہا کوئی مقام خوف و اندیشہ و عجب نہیں ہے
کسی ساحر کی آمد ہے یہ تخت سحر وہ بھی ہم پر ابھی ظاہر ہوا جاتا ہے اُسی طرف دیکھے جاؤ
یہ لوگ اُسی طرف متوجہ ہوئے سب نے دیکھا کہ وہ تخت قریب زمین آیا اور اسی طرف کو مائل ہے اُسپر
ایک مرد پیر ریش سفید مگر حالت یہ ہے کہ زنار لباس پہنے ہوئے ہے چہرہ سیاہ بڑے بڑے ہاتھ پاؤں
کشادہ گردن کوتاہ تنگ پیشانی سینہ چوڑا بہت قوی با توانائی ہونٹ موٹے موٹے دانت بڑے بڑے
بال سر کے لپٹے جوڑا بندھا ہوا جھولی سے شانہ پر بھری ہوئی ہے جو اسباب سحر سے بھری ہوا آنکھوں
سے شرر سے کانوں سے دھواں ناک کے سوراخوں سے دھواں منہ سے شعلے نکلتے ہوئے دونوں ہاتھ
کی دسوں انگلیاں مثل شمع کے روشن ہیں آگ کا شعلہ اٹھتا ہے چہرہ سے غصہ و غضب
کے آثار ظاہر پیشانی پر ہزاروں بل پڑے ہوئے ہیں ہیبت و دہشت خلق طاری
کالے کوشیا لے گلے دیوار دونوں پر بیٹھے ہوئے عقب میں ہزاروں پیشانی پر بیٹھے ہوئے اس
ہیئت و شکل سے تخت پر بیٹھا ہوا اسی طرف کو چلا آتا ہے یہ حالت اس تخت سوار کی دیکھکر
اور اس طرف آتے ہوئے دیکھکر سب خائف ہوئے اور پریشانی کے مارے کانپنے سے آتی
ہر ایک شخص ہیبت کے مارے کانپنے لگا دہشت سے رنگ فق ہو گیا بار بار طرف آلود اخلاق
سے کہا کہ حضور نے ملاحظہ کیا کہ یہ شکل اور یہ ہیئت صورت دیکھی اور آفت ہے ادھر کیوں
آتی ہے خداوند بچائیں ہمارے تو زہرہ آب ہوئے جاتے ہیں یہ شکل دیکھکر اخلاق نے
جواب دیا کہ خاموش رہو یہ کوئی فرشتہ عذاب قدرت کا معلوم ہوتا ہے خداوند نے ہم سب پر
رحم کیا ایسے فرشتہ عذاب کو روانہ فرمایا ہے کہ وہ خدا پرستوں کو زیارت کرائے تو
خاموش بیٹھے رہو خوف نکرو اسلئے ایسا نہو کہ وہ یہ سمجھے کہ یہ لوگ ہماری صورت
دیکھکر ڈر گئے اور ہمکو برا کہتے ہیں تو پھر غضب ہو جائیگا ناخوش ہو جائیگا یہ سنکے
سب کے سب سر جھکا کر خاموش ہو کر بیٹھے رہے مگر دزدیدہ نگاہوں سے دیکھے
جاتے ہیں کہ وہ تخت اس بارگاہ میں آکر اترا تمام بارگاہ آتش سے بھر گئی اب اخلاق نے
جو غور سے دیکھا کہ یہ کون ہے اگر کوئی بزرگ ہو تو استقبال کروں گیا دیکھتا ہے کہ بڑا دیو سیاہ

صادق و محب واثق شفیق بدل رفیق عنایت فرما کرم فرما ملک قرناطیس جادو تخت پر بیٹھا ہوا ہے اور تخت صحن میں رکھا ہوا ہے قصد ہے کہ اُتر کر چلون یہ دیکھنا تھا کہ ایک مرتبہ اخلاق خوش ہوکر اور فرط خوشی سے بیتاب ہوکر اپنے مقام سے اُٹھا یہ کہتا ہوا کہ شعر بیا بیا کہ ترا تنگ در کنار کشم ٭ بہ تنگ آمدہ ام چند انتظار کشم ٭ ای پیک راستان خبر یار ما بگو ٭ احوال گل ز بلبل بوستان سرا بگو ٭ خوش آمدی و صفا آوردی ای برادر قرناطیس جادو مزاج تو اچھا ہے یہ کہتا ہوا دوڑا اہل دربار پہلے تو حیران ہوئے سمجھے کہ یہ کون ایسا شخص ہے کہ جسکو دیکھکر بادشاہ اسقدر بیقرار ہوکر اپنے تخت پر سے اُٹھا اور طرف صحن کے چلا یہ کون ایسا ہے مگر جب اخلاق نے قرناطیس کا نام لیا اور قریب پہونچا تو سبکو معلوم ہوا کہ یہ ساحر ملک قرناطیس جادو دوست شفیق ملک اخلاق ہیں کہ جنکو قبل میں نامہ لکھا تھا اور انھون نے اپنے شاگرد کو پیراے ملک کے روانہ کیا تھا ابکی مرتبہ پھر نامہ روانہ کیا ہے مگر وہ شاید خود تشریف لائے ہیں مگر کیا بدشکل ہیں ہم خیال کرتے تھے کہ کوئی خوبصورت انسان ہونگے خداوند ایسی شکل خواب میں بھی نہ دکھائے کہ جسکو دیکھکر طایر روح قفس جسم میں بیقرار ہوا جاتا ہے کہ نکلکر اوڑجاؤن دل مثل مرغ بسمل کے تڑپ رہا ہے ایسے بدشکل سے ہمہ وقت صحبت ہوگی زندگی کیون ہونے لگی سب اہل دربار چار و ناچار اخلاق کے عقب میں اُٹھے کیون نہ اُٹھتے بادشاہ خود اُٹھکر چلا تھا خلاف داب شاہی تھا مگر سر جھکائے ہوئے آنکھیں چرائے ہوئے کہ ہم نہ دیکھیں ایسی شکل قدم آہستہ آہستہ اُٹھائے ہوئے ادھر اخلاق لپک کر یہ شعر پڑھتا ہوا قریب تخت پہونچا شعر گر بر سر چشم من نشینی ٭ نازت بکشم کہ نازنینی ٭ قریب تخت پہونچکر ساتھ بہت تپاک کے سلام کیا اور ہاتھ ملایا قرناطیس نے بھی جواب سلام دیا تخت پر سے اُٹھکر بغلگیر ہوا اخلاق نے کہا کہ مزاج تو اچھا ہے قرناطیس نے جواب دیا کہ اچھا ہون تم اپنے مزاج کی کیفیت بیان کرو اور یہان کی حالت یہ تمھارا چہرہ کیسا متغیر ہے معلوم ہوتا ہے کہ کسی فکر سخت مین مبتلا ہو اخلاق نے جواب دیا کہ آپ تشریف لیچلیں اور ذرا تشریف رکھیں تو میں عرض کرون اب کیا آئے کہ میرے تن مردہ میں جان آئی میں پھر زندہ ہوا میرے اوپر کیا منحصر ہے تمام میرے اہل دربار و اہل لشکر نے دوبارہ حیات تازہ پائی ورنہ ہم سب اپنے کو مردہ خیال کرتے تھے جب سب نے دیکھا کہ اخلاق

سے اور قرناطیس سے باہم گفتگو ہو رہی تھی اب تو بدرجہ مجبوری ہر ایک مجرا کرنے لگا اور
ہاتھ چومنے لگا اب قرناطیس کو اخلاق بصد عز و وقار صحن بارگاہ سے لیکر ایوان بارگاہ
مین آیا پا انداز ڈلوا دیے لاکر تخت پر بٹھا دیا آپ سامنے بیٹھنے لگا کہ قرناطیس نے ہاتھ پکڑ کر
اپنے پاس بٹھا لیا تخت پر اب یہ دونوں کنندہ ناتراشش ایک تخت پر بیٹھے قرناطیس نے
زا قوے اخلاق پر بطور سابق کے ہاتھ رکھا جیسا کہ وہ کبھی زمانہ مین اسکے ساتھ پیش آتا تھا
اور اپنا معشوق خیال کرتا تھا ویسا ہی اب بھی خیال کیا یہ بھی نہ خیال کیا کہ دربار آراستہ ہو
بلکہ اخس بیحیا کی یہ بیحیائی تھی کہ جیسے اخلاق برابر آکر بیٹھا اخلاق کے لب و رخسار کے چند
بوسہ قرناطیس نے لیلیے اخلاق بسبب اپنی غرض کے کچھ کہہ نہ سکا گو ناگوار بہت گذرا کہ
اسنے کچھ اہل دربار کا پاس نہ کیا مجکو ان سب کے سامنے ذلیل کیا یہ امر تو میرے اور اسکے
ہمیشہ تخلیہ مین ہوا کیا ہے یہ اب بہت بے غیرت ہو گیا ہے مگر کیا کرتا غرض تھی جو وہ نہ کرتا وہ کم تھا
قرناطیس نے پہلے کوئی اور کلام نہ کیا اور نہ اس امر پر اکتفا کی کہ صرف بوسے ہی لیکر خاموش
رہتا ہنس کر کہا کہ اے جان من آج تو تم ہمکو اپنے وصل سے شاد کرنا بعد مدت یہ دن نصیب
ہوا ہے خوب ہمکو اپنے وصل سے سیر کر دینا آج شب بھر ہم سے اور تم سے راز و نیاز ہو
اخلاق نے شرمندہ ہو کر جواب دیا کہ جو آپکا حکم ہوگا اور جو آپکی مرضی ہوگی مین اس سے باہر
نہ ہونگا مین تو آپکا ایک ادنی خادم ہون اب ذرا میری سرگذشت تو سماعت فرمایے کہ مین
کس آفت و بلا مین مبتلا ہون قرناطیس نے کہا کہ ذرا ٹھہر جاؤ مین اپنے دل کے ارمان تو
نکال لون جو کہ برسون سے اس دل مین بھرے ہوئے ہین مجکو تو اسوقت وہ باتین یاد
آتی ہین جو کہ ہمیشہ ہمارے اور تمھارے ہوا کرتی ہین میرا دل بہت بیقرار تھا کہ تمکو دیکھا نہ تھا
اور مجھ پر تمھاری جدائی اور تمھارا فراق نہایت شاق تھا گو لاکھون معشوق اس زمانہ مین
پیدا کیے اور ان سے ہر طرح کے مزے حاصل کیے مگر جو لطف و لذت دو فرام تم سے حاصل
ہوا ہے وہ کسی سے نہ حاصل ہوا اسی مزے کو ہمیشہ دل ڈھونڈھتا تھا آج وہ لطف حاصل
ہوگا اخلاق خاموش ہے اپنے دل مین نفرین کر رہا ہے کہ مین نہ جانتا تھا کہ یہ تشریف لا کر ایسی
نالائق حرکت کے مرتکب ہونگے اہل دربار اپنے دل مین کیا کہتے ہونگے کہ واہ

کیا خوب کہ بادشاہ اس ساحر کے معشوق ہین اسی سبب سے اسقدر دوستی کا دعوے ہوا تھا کہ نہین ہمیشہ سے یہ اُنکے کام آئے ہین انھون نے اُس سے اُسنے ان سے مزے اڑائے ہین کیون نہ ہو اس بات کا دعوے کہ قرناطیس اپنی جان تک ہم پر نثار کرے گا جب انکو کسی امر مین دریغ نہین ہی تو ہم کیون دریغ کرنے لگا گو یہ امر کوئی خلاف نہین ہی نہ نازیبا ہی اپنا مال ہی جس طور سے چاہا صرف کیا جسکو جی چاہا دیدیا مگر پھر بھی ایک قسم کی ذلت ہی گو یہ امر ضروری ہی کہ یہ فخر ہی کہ ایک کے دل کو خوش کرنا بڑا ثواب ہوتا ہی مگر اس طور سے کہ سب کے سامنے یہ خیال کرتا ہی اہل دربار کیا قیاس کرتے ہونگے اور اپنے دل مین کیا کہتے ہونگے مگر مجبور ہی اودھر قرناطیس ننگا ننگ بغل مین اخلاق کو لیے ہوئے بوسہ بازی کر رہا ہی مزے اڑا رہا ہی اخلاق عاجز ہی مگر کچھ کہہ نہین سکتا ہی ادھر اہل دربار بیٹھے ہوئے اپنے دل مین کہہ رہے ہین کہ کیا یہ پر شہوت ساحر ہی کہ بادشاہ کی صورت دیکھتے ہی شہوت کا زور ہو گیا ایسی شہوت کے اوپر لعنت جو کہ آپکو اور دوسرے کو ذلیل کرے یہ شہوت نہین ہی کہ غیرتی ہی کیا مقام تخلیہ نہ تھا جب سب نے یہ حرکات اور یہ تقریر سنی اپنے اپنے دل مین اور ایک نے دوسرے کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ اب کھلا یہ بادشاہ ہمیشہ سے معشوق ہین اسی سبب سے تو یہ دعوے تھا اور اسی سبب سے یہ اسقدر تپاک ہو ورنہ کیا قدرت تھی خیر ہمکو اس سے کیا اپنا مال ہی جسکو چاہا دیا مگر اسقدر ضرور لازم تھا کہ ہم سب کے روبرو ایسی حرکات کی ہوتی کہ ہمارے سامنے وقعت رہتی اب حقارت ہو گئی سب شرم سے سر جھکائے ہوئے بیٹھے ہین اور دیکھ رہے ہین کہ قرناطیس نے ساقی کی طرف اشارہ کیا کہ لا شراب مین شراب پیکر جو کچھ ارمان باقی ہین وہ بھی نکال لون ساقی نے بسبب خوف کے کہ ایسا نہ ہو کہ برہم ہو جائین جام لبریز کر کے دیا اسنے پے در پے چار جام پیکر اب جو مست ہوا تو اور کچھ ہوس ہوئی اخلاق کا ناک مین دم ہی کہ یہ بلا اسوقت کہان سے آئی کس آفت مین مبتلا ہو گیا قرناطیس ہاتھا پائی کرنے لگا اُسکا قصد ہوا کہ اسی مقام پہ ان سب کے سامنے اخلاق سے فعل بد کا مرتکب ہوا اور اپنی حسرت نکالون جو کہ برسون سے دل مین ہی مگر اخلاق نے اُسکو اسقدر گستاخ نہ ہونے دیا مانع آیا اور کہا کہ شب کو جو کچھ آپ فرمائینگے

میں بجا لاؤنگا اسوقت میرا دل بھی نہیں چاہتا ہے اور یہ دربار بھی ہے یہاں ہر قسم کے لوگ ہیں
پیدا ہو کہ کوئی لشکر خدا پرستوں کا جاسوس یہاں ہو وہ جاکر اُن لوگوں سے یہ حال بیان
کرے تو آگ لگی اور میری وہ دونوں کی ذلت ہوگی اخلاق نے اسکی آتش شہوت کو آب تقریر
سے فرو کیا خلاصہ یہ کہ اُسے لپٹ لپٹا کے اپنے ارمان نکال لیے سوائے دوسرے کام کے
کہ وہ تو نہوا باقی سب حسرتیں نکل گئیں اب وہ شراب کی مستی اور وہ خواہش نفسانی کم
کم ہوئی سنبھل کر بیٹھا اپنے آپ میں آیا اخلاق کی جان بچی اخوت کو اہل دربار سے از حد
ندامت تھی مگر یہ خیال آیا ہے دل میں کہ کیا نقصان ہے کوئی کچھ کہہ نہیں سکتا ہے جب
اس کشاکش سے فراغت ہوئی اخلاق نے حکم دیا کہ طبل بشاشت و خوشی پر چوب پڑے یہ
حکم دینا تھا کہ طبل شادمانی بجنے لگے [illegible] سب متوجہ و مشغول جشن بازیاں
کرنے لگے ادھر ایک طرف بادشاہ اسلام کا دربار آراستہ تھا اور ایک سمت بادشاہ جادو
کا دربار آراستہ تھا دونوں طرف کے سردار حاضر دربار تھے راوی بیان کرتا ہے کہ عیاروں
نے لشکر اسلام کے بموجب ارشاد کے ہزاروں تدبیریں کیں کہ کسی طرح سے یہ حال معلوم
ہو جائے کہ یہ بادشاہ کون ہے اور یہ لقا بدار کون ہے مگر قابو نہ چلا ہر آئینہ شکست پا پا کے دو تین
بیچارے [illegible] پکڑے گئے [illegible] واپس آئے خلاصہ یہ کہ دونوں طرف دربار آراستہ
ہے کہ طبل شادمانی کے بجنے کی صدا کان میں آئی ادھر بادشاہ بیرنگ [illegible] اور ادھر
بادشاہ اسلام نے [illegible] ہرکاروں سے فرمایا کہ خبر تو لاؤ کہ یہ طبل خوشی کیا لشکر کفار
میں بجا ہے کیونکہ ابھی تو وہ لوگ [illegible] غم میں مبتلا تھے صدائے گریہ و زاری بلند تھی یا
یہ کیسی خوشی ہوئی کہ طبل شادمانی بجایا گیا کہیں سے کمک آگئی ہرکارے وہ دونوں
کی طرف لشکر کفار کے چلے اسوقت لشکر میں آکر پہونچے کہ یہاں ہر ایک خوش ہو رہا تھا
[illegible] رہا تھا ایک دوسرے سے کہہ رہا تھا کہ اب لشکر اسلام کا بچنا دشوار ہے وہ شخص بادشاہ
[illegible] ہوا ہے جسکا نظیر نہیں رکھتا ہے ایک جنبش لب و حرکت ابرو میں تمام دنیا کو خاک
[illegible] ساحر [illegible] ہے آپ کیا کہینگے وہ لقا بدار ہے کہ ایک لقا بدار نے آکر قتل کر ڈالا
[illegible] لشکر اسلام کا [illegible] آکر ٹھیک کیا [illegible] اس بلا سے نجات پائے اب جاتے کہاں ہیں

بیٹھے تھے اور کھیچے اٹھتے تھے اور خوش ہوتے تھے ہر طرف خوشی کے سامان تھے سب نے لباس سیاہ تبدیل
کر کے دیگر قسم کا لباس پہنا وہاں وہ رنگ ہجست نہ رہا بارگاہ میں جو پہلے قرناطیس نے لگا
دیا تھا اب وہ جھک کر بیٹھا ہر ہر کار سے یہ حال دیکھتے ہوئے اور تقریر سنتے ہیں نے بارگاہ میں چھوٹ
بدل کر آئے اور ایک طرف کھڑے ہوئے اس خیال سے کہ سنیں کیا تقریر ہوتی ہے اور جب
قرناطیس اپنے ارمان نکال چکا اور جس طرح اب درست ہو کر بیٹھا سب اہل دربار مودب
ہوئے اب قرناطیس نے اخلاق سے کہا کہ بیان کر تمہارا مزاج کیسا ہے اب میری طبیعت
درست ہوئی ہے اور آپ میں آئی ہے یہ کیا رنگ ہے بارگاہ میں سناٹا ہے سب کے چہرے اداس اور
عالم یاس ہے ہر اس تمہارا رنگ فق ہوا جاتا ہے پیشانی شق جو ہے مغموم ہے تب اخلاق نے
آہ سرد دل پُر درد سے کھینچ کر کہا کہ اے شفیق من میں کیا بیان کروں کہ جس آفت میں مبتلا ہوں
آپکو یاد ہوگا کہ میں نے آپکو ایک نامہ لکھا تھا اسمیں سب کیفیت تحریر کی تھی چنانچہ آپ نے
اس نامہ پر میری کمک کی اور مضمون نامہ سے آگاہ ہو کر میری مدد فرمائی کہ اپنے شاگرد کو ہمراہ
ایک روانہ فرمایا وہ نقابدار تنگراس نے یہاں مقابلہ کیا خلاصہ یہ کہ سب اہل اسلام کے سرداروں کو اسیر
کر لیا سوائے بادشاہ کے کوئی لشکر میں باقی نہ رہا کہ یکایک ایک دوسرا لشکر پیدا ہوا اسمیں بھی ایک
نقابدار تھا خلاصہ یہ کہ بادشاہ اسلام سے اس لشکر کے بادشاہ نے اس لڑائی کا ٹھیکہ لیا اور نقابدار کو اپنے
لشکر میں بھیجا یہاں سے نقابدار کو قتل کرایا دو باز ہر رنگ سفید و سبز اس نقابدار اور بادشاہ کے بھی ساتھ
ہیں وہ ہر وقت سر پر سایہ فگن رہتے ہیں باز کو بازوں نے ہلاک کیا اور نقابدار کو نقابدار نے سب سرداروں
نے رہائی پائی میرے لشکر پر پیش کر کے چلے ہیں طبل باز بجا کر واپس آیا ان لوگوں کے یورش کرنے سے
ہوا کہ لاش نقابدار کی پامال ہو گئی اسی سبب سے میں روانہ نہ کر سکا اسکا لاشہ جلا دیا گیا استخوان روانہ کر کے ایک نامہ
ان سب حالات کا تحریر کر کے آپکی خدمت میں روانہ کیا ساندنی سوار کے ہاتھ لیکن ہنوز آپ نے
جو پہنچا ہوا ابھی جواب نہیں آیا تھا کہ آپ خود تشریف لائے ہیں خیال کرتا ہوں کہ ابھی نامہ راہ میں ہوگا
کہ تک پہنچا بھی ہوگا خیر ہمکو اس سے کچھ غرض نہیں چاہے نامہ پہنچا ہو چاہے نہ پہنچا ہو مگر آرزو ہے آپ
اور دورم ہوئی کہ آپ نے اسمیں بھی آپکی طلب بھی کیا بیان کریں کہ جس خیمہ میں جان آپکی قتل ہوئے نقابدار کے
ہر وقت یہ خیال تھا کہ اب خداپرست آپہنچے اور جب آپہنچے اور انہوں نے ہم سب کو قتل کر ڈالا ایک تو

یہ خیال دوسرے نقابدار کا صدمہ الگ ہلاک کیے ڈالتا تھا کہ جسکا بیان احاطۂ امکان سے باہر ہے تیسرے یہ خیال آپ کو خبر ہوگی آپ بھی ناخوش ہونگے کہ ہم نے تو اپنے شاگرد کو انکی کمک کے لیئے روانہ کیا افسوس کچھ قسم کی اُسکی پاسبانی اور نگہبانی نہ کی اور خیال نہ کیا کہ وہ قتل ہو گیا اس صدمہ اور ان خیالات نے ہلاک کر رکھا تھا ہمہ وقت یہ خیال تھے صرف وزیر کی تدبیر سے اسوقت تک زندہ بھی بچے ورنہ اُسی دن خاتمہ تھا اُسنے یہ رائے دی کہ طبل باز بجوا دیجیئے جب آپ طبل باز بجوائینگے پہلا اہل اسلام صدائے طبل سن کے واپس جائینگے پھر نہ یورش کرینگے اور جسوقت تک آپ طبل جنگ بجوا کر پہلے انہیں مقابلہ کو نہ جائینگے اُسوقت تک وہ مقابلہ نہ کرینگے اس عرصہ میں آپ اپنے دوست ملکہ قرناطیس کو اس حال سے آگاہ فرما کر کمک اُنسے طلب فرمائیے یا وہ خود تشریف لائینگے یا کسی ساحر زبردست کو روانہ فرمائینگے جو آکر آپکی کمک کریگا پس میں نے ایسا ہی کیا طبل باز بجوا کر واپس آیا آپکو نامہ تحریر کر کے روانہ کیا اب میں انتظار نامہ کر رہا تھا راوی بیان کرتا ہے کہ اخلاق نے اول سے جو حال بیان کرنا شروع کیا تو اخیر تک سب حال بیان کیا ابتدائے علمشاہ کا قید ہو کر طلسم میں آنا ساحران طلسم کا مثل فلک و غزالہ آہو چشم و دیگر ساحروں کے شریک ہونا جہانگیر کا آنا اور ساحروں کا تیرہ جدا جدا ہم مقابلہ ہونا بادشاہ طلسم و علمشاہ وغیرہ سے صاحبقران کا مع مالکہ و لندھور و دیگر سرداران و اہل لشکر کے آنا صاحبقران کے ہمراہ خواجہ کا آنا اور جنگ سے بیکار سا ہونا آنا پیام طلسم صاحبقران کا برائے فتح طلسم طرف کوہ بیستون کے روانہ ہونا راہ میں دیوانہ سے مقابلہ ہونا دیوانہ کا زیر ہونا صاحبقران کا لشکر لیکر زیر کوہ آنا اشتفاق کا سامان جنگ کرنا و خنجر اشتفاق کا ہمراہ دیوانے کے نکل جانا اشتفاق کا اس حال سے آگاہ ہو کر تعاقب میں جانا راہ میں مقابلہ کا ہونا صاحبقران کا جانا ہمراہ آنا اشتفاق کا عیار کے ہاتھ سے مارا جانا اپنا زخمی ہونا صاحبقران وغیرہ میں چھپنا ہو کر لشکر سے نکل جانا اور صاحبقران کا بطرف کوہ بیستون کے جانا اور سب ساحروں کا ویسے ساتھ ہی علمشاہ جانا و دیگر حالات بیان کیے اپنا نامہ لکھنا یہ حال سُنکے قرناطیس نے برہم ہو کر کہا کہ سب حال مجکو معلوم ہوا اچھا اخلاق دیکھ لینا کہ میں ان خدا پرستوں کو اسطرح سے قتل کر ڈالونگا کہ انکے حال پہ یہاں دریا دھرغان ہوا ترس کھائینگے کیا میرے شاگرد کا خون رائیگاں جائیگا ضرور ہو دھڑلا کا جانتے کہاں ہیں ان خدا پرستوں کو اس طور سے قتل

ہستی سے مٹا دونگا کہ جیسے حرف غلط کو مٹا دیتے ہین از پردہ دنیا تا پردہ قاف ایک
خداپرست کو زندہ نہ چھوڑونگا چن چن کر قتل کرونگا تمام دنیا کو انکی ذات سے پاک کردونگا پہلے
تو مین اس لقابدار اور اُسکے لشکر اور بادشاہ سے عوض خون اپنے شاگرد کا لونگا اسکے بعد خداپرستون
سے مقابلہ کرونگا کہیو اے اخلاق یہ بادشاہ جو لشکر لیکر آیا ہے اسکا نام کیا ہے طریقہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی
ساحر ہے اور ساحر زبردست ہے خیر دیکھا جائیگا پہلے مین ان دونون لشکرون کے حاکمون کو نامے
لکھکر اپنے آنے سے آگاہ کرتا ہون اور لکھتا ہون کہ اگر میری اطاعت کرو اور دین اسلام ترک کرو اگر
مان لیا تو خیر مین دست بردار ہونگا اگر نہ مانا تو پھر تم دیکھنا کہ کیا ہوتا ہے اخلاق نے کہا کہ بادشاہ
لشکر اسلام کا نام شہنشاہ سعد بن قباد نبیرہ صاحبقران دملک نوشیروان عادل کسرا اور لشکر
نو وارد کا نام شہنشاہ یکرنگ تاج گیر ہے افراطیس نے یہ سنکے اخلاق سے کہا کہ منشی کو
طلب کرو کہ وہ حاضر ہو کر دو نامہ تحریر کرے ایک بنام بادشاہ اسلام دوسرا بنام بادشاہ یکرنگ
پس اُسوقت منشی حاضر ہوا افراطیس نے کہا کہ اے منشی دو نامے تحریر کر منشی نے عرض کیا کہ کسکے
نام کہا کہ ایک بادشاہ اسلام کے نام اور ایک بادشاہ یکرنگ کے نام اُسنے کہا کہ مضمون نامہ ارشاد
ہو کہا کہ بیان کرتا ہون یہ کہکر اخلاق سے کہا کہ اے اخلاق تم اس حال سے آگاہ ہوئے کہ میرے
آنے کا کیا اتفاق ہوا اخلاق نے کہا کہ میری محبت والفت آپکو لائی افراطیس نے کہا کہ یہ امر یقین
ہے بلکہ یہ باعث ہے کہ جب مین نے اپنے شاگرد کو تمھاری کمک کے لئے روانہ کیا تھا تو ایک تصویر
اُسکی بناکر سحر سے اپنے سامنے رکھ لی تھی وہ مثل سایہ کے سامنے رہتی تھی سوا میرے اور کسیکو
نظر نہ آتی تھی یہ اس غرض سے تھی کہ جب کوئی آفت اُسپر آئیگی مجکو خبر ہو جائیگی وہ سایہ ہمہ وقت میرے
ساتھ رہتا تھا اور مین عیش مین مصروف رہا کہ یکایک اس سایہ مین خود بخود آگ لگ گئی اور شعلہ نکلا
وہ سایہ غائب ہوگیا مجکو یقین ہو گیا کہ میرا شاگرد مارا گیا کہ اُسکی مرنے کی صدا آئی مین وہان سے
یہ خیال کرکے چلا کہ اسکے قاتل سے اسکے خون کا معاوضہ لون اور سب خداپرستون کو غارت کرون
تخت سحر پہ سوار چلا آتا تھا کہ راہ مین پیاس لگی ایک چشمہ پر اُترا وہان تمھارے نامہ بر سے ملاقات
ہوئی اس سے سب حال دریافت کیا اُسنے سب واقعہ بیان کیا تمھارا نامہ دیا مین نے نامہ پڑھا وہان
سے تخت سحر پہ سوار ہوکر اس مقام تک آیا یہ سبب ہوا میرے آنے کا وہ بھی آتا ہوگا چونکہ مین تخت پر

سوار ہو کر آیا اس سبب سے پہلے پہونچا وہ ساندنی پر سوار ہے وہ بعد کو آئیگا اب تمکو معلوم ہوا کہ مین
خود اسی قصد سے آیا ہون کہ خداپرستون سے مقابلہ کرکے انکا خاتمہ کرون اب یہ لوگ میرے ہاتھ
سے بچکر جاتے کہان مین یہ کہکر منشی سے کہا کہ ہان تحریر کرو اول بنام بادشاہ اسلام پہلے تعریف
خداوند عجائب نگار تحریر کرو اسکے بعد تحریر کرو کہ اے بادشاہ اسلام و دیگر سرداران اسلام و اہل لشکر
اسلام آگاہ ہو کہ تم نے بہت سر اٹھایا ہے فتنہ اس مقام کو بھی مثل اور مقامون کے خیال کیا ہے یہان
آکر تم نے اشتفاق کو قتل کیا اور اخلاق کو پریشان کیا اسنے تمہاری شکایت کی مین نے اپنے
شاگرد کو روانہ کیا کہ تمکو سمجھا کر راہ راست پہ لائے اسنے تمکو بہت سمجھایا تم نے ایک نہ سُنی آخر
کو نوبت جنگ و پیکار کی آئی تم اسکے ہاتھ سے عاجز ہوے آخر ایک ساحر نے آکر فریب اور حیلہ کرکے
اُسکو دھوکا دیکر قتل کیا خیر تمکو لکھا جاتا ہے کہ یہ کوئی اور مقام نہین ہے کہ وہ بلور اور کوہ قمر نہین ہے
یہان تمہاری خود سری و زبردستی کام نہ آئیگی اور مین بھی کوئی ایسا ویسا ساحر نہین ہون وہ لوگ جو
شمشیر بزن میرے روبرو کے بچہ تھے وہ بالکل سحر سے ناواقف تھے اس سبب سے تم نے انکو
قتل کر ڈالا مین ویسا نہین ہون ایک جنبش لب مین تمہارا خاتمہ کردونگا یہان میری عملداری ہے
اب تمکو آگاہ کرتا ہون اگر اپنی خیریت درکار ہے اور زندگی کے خواستگار ہو تو اگر میری اطاعت کرو اور
دین اسلام ترک کرو ورنہ یاد رکھو کہ تم مین سے ایک کو زندہ نچھوڑونگا چن چن کر قتل کرونگا
پھر وہ دنیا سے لیکر پرندہ تا نیست تک تم لوگون کے وجود ناپاک سے اس عالم کو پاک کردونگا آیندہ
تمکو اختیار ہے جسمین اپنی خیریت کے خواہان ہو تو میرے کہنے پر عمل کرو آیندہ تمکو اختیار ہے شعر منت اگر
حق بود گفتم تمام ۞ ور تو دانی دگر بود ازین والسلام ۞ اور بہت کلمات مغلظات تحریر کیے تھے یہ
بھی تحریر کیا تھا کہ اگر اس نقابدار کے بھروسہ پر لڑتے ہو تو مین تم سب سے پہلے اسی نقابدار
کا مع اسکے لشکر کے خاتمہ کرونگا وہ ہے کیا چیز اور اسکی میرے روبرو حقیقت کیا ہے وہ یا تم
اور اے ہرچند ہو کہ میرے شاگرد کو قتل کیا اُسکو دھوکا دیکر قتل کیا ذرا وہ قتل ہونے والا نہ
تھا نصیب کی بات تھی اسکا خون بالا بالا نہ جائیگا اسکے معاوضہ خون مین لاکھون کا خون ہوگا
اور دریاے خون جاری ہوگا اور ایک متنفس زندہ باقی نہ رہیگا اگر کوئی براے دوا خدا پرست
کو کوشش کریگا تو نہ دستیاب ہوگا اس دین و مذہب کا نام تک نہ باقی رہیگا آیندہ تمکو اختیار ہے

پس یہ نامہ ختم کرو منشی نے نامہ ختم کیا قرناطیس نے کہا کہ دوسرا نامہ بنام بادشاہ یکرنگ تحریر کرو پہلے حمد و نعت خداوند عجائب لکھو اُسکے بعد لکھو کہ اے بادشاہ یکرنگ وامق نقابدار دغلباز روزگار آگاہ ہو کہ یہ کون سی حرکت بیجا تھی کہ تو نے آکر ہمارے شاگرد کو بیقصور قتل کیا ہمارا خوف نکیا ہان اگر تم سے وہ مقابلہ کرتا یا تمھارے ساتھ فساد پر آمادہ ہوتا تو اسوقت لازم تھا وہ تو بادشاہ اسلام و لشکر اسلام سے لڑ رہا تھا تم اُسکے حریف نہ تھے جو تم نے بیکار کو قتل کیا اور اپنا نام کیا یہ کون سی حرکت تھی کہ بادشاہ اسلام سے رد نہ ہوئے بلکہ ہم سے فساد کیا اور ہمارا خوف بالکل نکیا اور یہ خیال نہ کیا کہ کوئی اسکا وارث ہے پس تمکو تنبیہ ہوتا ہے کہ تم دونون مثل گنہگار کے رومال سے ہاتھ باندھ کر بارگاہ دولت کی خدمت مین حاضر ہو تاکہ تمھاری خطا معاف کیجائے اسپر نہ مغرور ہونا کہ ہم بھی ساحر ہین مین تم ایسے ساحرون کو برسون علم سحر کی تعلیم دون اگر پھر بھی تم میرے برابر نہ ہو اگر سامری و جمشید ہین تو وہ بھی میرے ہاتھ سے مارے جائین باوجودیکہ دعوے خدائی کرتے تھے اور معاذ اللہ خدا ہین مگر وہ میرا کچھ نہین کر سکتے ہین یاد رکھو کہ اپنے شاگرد کے خون کے معاوضہ مین تمہین سے ایک کو زندہ نہ رکھونگا مثل سگ زرد کے قتل کرونگا میرے دل مین آگ لگی ہوئی ہے جبتک تمکو قتل نہ کرونگا اسوقت تک یہ آگ فرو نہ ہوگی ہان اگر اطاعت کرلوگے تو خیر اس خیال سے باز آؤنگا آیندہ تمکو اختیار ہے مین نے تمکو آگاہ کردیا تمھارے لیئے خیریت اسی امر مین ہے کہ آکر میری اطاعت کرو زیادہ کیا لکھا جائے اس مختصر تحریر کو بہت جانو اور اپنا خون اپنے ہاتھ سے نہ کرو والسلام راوی بیان کرتا ہے کہ بادشاہ کے نامہ مین یہ بھی تحریر کیا تھا کہ میرا شاگرد بالکل نادان اور احمق تھا جو اُسنے سردارون کو گرفتار کرکے قید رکھا قتل نہ کیا اُسکو لازم تھا کہ جسکو وہ گرفتار کرتا فوراً قتل کرتا یہ اُسنے حماقت کی جو زندہ رکھا مین ایسا نادان نہین ہون کہ زندہ رکھونگا جسکو پاؤنگا فوراً قتل کردونگا وہ بچہ تھا مین کوئی بچہ نہین ہون اول تو مین ایسا کرنے کیون لگا ایک مرتبہ سبکو قتل کرونگا یاد رکھنا پس یہ دونون نامے جب منشی نے لکھکر تیار کیئے لفافون مین بند کرکے قرناطیس کی مہر لگا کر پیش کیئے کیونکہ اُسنے اپنی مہر دیدی تھی پس قرناطیس نے اخلاق کے سردارون مین سے دو سردار اپنے روبرو طلب کیئے اور کہا کہ یہ نامے پہونچا دو ایک لشکر اسلام مین و ایک لشکر نقابدار مین پس وہ سردار سلام کرکے اور

نامے لیکر باہر آئے ایک لشکر اسلام کی طرف چلا اور ایک لشکر لقا بدار کی طرف ان دونوں
لشکروں کے ہرکارے یہاں موجود تھے یہ واقعہ دیکھکر اور سب تقریر سنکے نامہ بردوں کے
قبل وہاں سے اپنے اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوئے یہاں دربار بادشاہ اسلام کا آراستہ
ہے سب سردار حاضر دربار ہیں ذکر ہو رہا ہے کہ معلوم لشکر کفار میں یہ طبل خوشی کیسا بجا ہے ہرکارے
خبر کو گئے ہیں ابھی تک واپس نہیں آئے ہیں سردار جواہر بن عمرو بادشاہ سے عرض
کیے رہتے ہیں کہ خبر دریافت کرکے حاضر ہونگے کہ ہرکارے آکر حاضر ہوئے آداب بجا لائے
عرض کرنے لگے کہ ہم غلام لشکر کفار میں خبر کو گئے تھے دریافت جو کیا تو معلوم ہوا کہ قرناطیس جادو
کو وہ قرناطیس سے برائے کمک اخلاق بدکار آیا ہے یہ لقا بدار جو ہاتھ سے لقا بدار زرنگار کے
مارا گیا اسی قرناطیس کا شاگرد رشید تھا جب اخلاق نے کمک طلب کی تھی تو قرناطیس
نے اپنے شاگرد کو برائے کمک روانہ کیا خود نہیں آیا اب جو اسنے اپنے شاگرد کے مرنے
کی خبر پائی تو خود وہاں سے برائے کمک آیا ہے یہ طبل بشاشت اسی کی آمد کا ہے اور کفار کو بہت
خوشی ہے ہر ایک کی زبان پر ہے کہ اب لشکر اسلام کا خاتمہ ہے قرناطیس جادو اپنے شاگرد کے
خون کا عوض لیگا بہت بڑا ساحر ہے ہم یہ سنتے ہوئے بارگاہ میں پہونچے وہاں جاکر
دربار خوب آراستہ و پیراستہ پایا سب حاضر دربار تھے ہم نے ایک تخت پر پہلو بہ پہلوئے اخلاق
اور ایک ساحر کو پایا کہ جسکی شکل دیکھکر روح بیقرار ہوگئی دیکھا نہ گیا ایسا بدشکل اور بہیبت
تھا تمام جسم سے شعلے نکل رہے تھے آنکھ سے منہ سے بخار اٹھ رہا تھا ہاتھوں میں [illegible]
ہر سر اژدہے لپٹے ہوئے ہیں بہت زبردست ساحر ہے ہم اسکو دیکھکر خائف ہوئے [illegible]
ایک سمت کھڑے رہے کہ دیکھیں کیا گفتگو ہوتی ہے اسنے بہت کچھ لاف و گزاف بکا اور
بہت کچھ کہا اسکے بعد ایک نامہ بنام سرکار و ایک نامہ بنام مہتر زرنگار تاج گیر تحریر کرکے
روانہ کیا وہ نامہ لیکر ایک سردار ادھر آتا ہے اور دوسرا اس لشکر کو جاتا ہے ہم یہ حال دیکھکر وہاں
سے روانہ ہوئے کہ آپکو آگاہ کریں باقی خیریت ہے یہ کہکر ہرکاروں نے وہ کل تقریر اور
مضمون نامہ جو کہ قرناطیس نے کی تھی اور نامہ میں لکھوایا تھا سب روبرو بادشاہ
اسلام کے عرض کی بادشاہ اسلام نے بشاش و خرم ہوکر فرمایا کہ آتا ہے تو آنے دو مثل اور

ساحرون سے یا تو قتل ہوگا یا مطیع اسلام ہوگا کوئی مقام خوف و اندیشہ نہین ہی اگر وہ ساحر زبردست ہی اور ساحری و جمشیدی کی اصلی نہین جانتا ہی تو ہمارا بھی پالنے والا اور پیدا کرنے والا سب سے زبردست ہی اور جسکی ذات پر تکیہ کئے ہوئے ہین وہ سب کا مالک و مختار ہی وہی حافظ و نگہبان ہی جو اسکو منظور ہوگا وہ ہوگا نامہ بر آتا ہی تو اسے یہان سے اسکو دندان شکن جواب دیا جائیگا اسکی نہ کوئی اطاعت کرے گا نہ یہان کوئی دین اسلام ترک کرے گا جب وہ میدان مین آکر ہم نبرد ہوگا اُس سے مقابلہ کیا جائے گا خدا ہماری کمک کریگا یہان یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ وہ نامہ بر تمام شاہی لشکر کی سیر کرتا ہوا دربارگاہ پر آکر پہونچا پہلوان عادی و نکل سپہ سالاری پر بیٹھے ہوئے تھے اُسنے قصد اندر جانے کا کیا بدون اطلاع انھون نے منع کیا اور کہا کہ کہان سے آیا ہی اور کیا غرض رکھتا ہی اجازت اندر جانے کی نہ پائے گا اُسنے کہا کہ مین بادشاہ اسلام کے پاس نامہ لیکر آیا ہون شاہ جادوان ملک قرناطیس کا انکے ہاتھ مین دیکر جواب نامہ لون گا پہلوان عادی نے اُس سے فرمایا کہ ٹھہر جاؤ ہم اطلاع کرتے ہین اگر اجازت ملی تو جانا ورنہ واپس جانا یہ کہکر اپنے توند کو سنبھالتے ہوئے دنگل پر سے اٹھے پردہ اٹھا کر اندر آئے مقام مجراگاہ پر سے مجرا کیا اور عرض کیا کہ ایک نامہ بر لشکر کفار سے کوئی قرناطیس ہی اُسکا نامہ لیکر آیا ہی کیا حکم ہوتا ہی بادشاہ نے فرمایا کہ اُسکو لے آؤ بس یہ حکم پاکر باہر آئے اور نامہ بر کو اپنے ہمراہ لیکر اندر آئے اُسنے بھی سلام کیا کرسی مرحمت ہوئی سامنے تخت کے بیٹھنے کو یہ سلام کرکے بیٹھ گیا ساقی نے بہ اشارہ بادشاہ جام شراب دیا اسنے جام شراب لیکر پی لیا اب اسنے پکار کر کہا کہ مین نامہ لیکر آیا ہون بادشاہ نے نامہ طلب کیا اسنے نامہ دیا بادشاہ نے سیف ذوالیدین کو مرحمت فرمایا کہ بآواز بلند پڑھو تاکہ سب اہل دربار سنین میر منشی نے نامہ پڑھنا شروع کیا جب تمام و کمال نامہ پڑھا جا چکا سب مضمون نامہ سے آگاہ ہو چکے بادشاہ کو مضمون نامہ پر بہت غصہ آیا سیف کے ہاتھ سے نامہ لیکر چاک کر ڈالا اور فرمایا کہ ہماری طرف سے اُس نابکار کو جواب مین تحریر کرو کہ کیا بیہودہ بک رہا ہی اب ہمکو کبھی ایسی تحریر مہمل نہ لکھنا ورنہ بہت پچھتائے گا آیندہ تجکو اختیار ہی جو تیرا جی چاہے

وہ کہ ہم موجود ہیں ہرگز ہرگز نہ ہم اطاعت کرینگے نہ ترک اسلام تیری کیا اصل ہے جو تو
اسلام کے نام کو دنیا پر سے مٹائیگا اور اپنے سخت گر بار نہادکا ہم سے عیوض خون لیگا چونکہ
تو ہی بابت ہم نے بہت پاس کیا کہ تیرے نامہ بر کو کچھ سزا نہ دی اس خیال سے کہ پیامبر
ہمیشہ بخیطا ہوتے ہیں اگر اور کوئی ہوتا تو ضرور اسکو بھی سزا دیتا تو شوق سے ہم سب کے
قتل کا سامان کر ہم موجود ہیں ہمارا خدا ہماری کمک کریگا جیسی کہ اُسکی مرضی ہو خواہ تو ایک ایک کرکے
ہم سبکو قتل کر خواہ دفع دفع کرکے اگر ہماری موت تیرے ہاتھ سے ہے تو کیا چارہ ہے ہم مجبور ہیں
اگر خدا ہی کو یہ منظور ہے تو ہم تو اُسکے بندے ہیں اور اُسکے تابع فرمان ہیں اُسکے حکم سے نہیں
باہر ہو سکتے ہیں اگر خدا کو یہ امر منظور نہیں ہے تو تو کیا ہے اگر تمام عالم ایک جا ہوگا تو ہمارا کچھ
نہ بنا سکیگا خدا سے بازرکھ اسکو تو کیا گیدی ہے اور تیرا خداوند کیا لعنۃ حرام و بچہ شیطان
پر ہزار ہزار لعنت اُس پر اور اُسکے پرستاروں پر بس اب ہمکو کوئی تحریر نہ کرنا میدان جنگ میں
اگر مقابلہ کرنا یہی جواب ہے اگر تو پہلو نشین سامری و جمشید ہے تو ہمکو بھی کوئی خوف نہیں
ہے ہم اُسکی بندگی کرتے ہیں جو کہ اُنکا پیدا کرنے والا تھا اور سب کا خالق ہے دوسرے ہم
اُسکے غلام ہیں کہ جسنے چاہ الماس بن عاکر تھا وہ مار جادو کو قتل کیا اور ہم اُس شجاع و
بہادر کے پہلو نشین ہیں کہ جسنے اپر پردہ دنیا پر بزور طاقت دین اسلام کو رواج دیا اور
ظلمت کفر کو برطرف کیا اور جاہ سے کفر کو منہدم کرکے پھینک دیا اور نشان اسلام کو بلند
کیا جسنے تمام خدایان باطل یعنی خدایوں کو نیست و نابود کر دیا جیسے لقا ایسے خدا کہ یا خضر کو جو کہ
اٹھارہ ہزار ملک یا خضر کا مالک تھا اور سبکو وہ اپنا بندہ کہتا تھا اور سب بندگی بجا لاتے تھے
اور سجدہ کرتے تھے چونکہ شہور تاکہ سپاؤ اُسکے زیر قبول ہر وقت [illegible]
دو دن [illegible] پر بیٹھکر خدائی کرتا تھا اُسکو تباہ و برباد کرکے شہر بشہر دربدر دیا نہ
پھرایا [illegible] پانی دشوار ہوگئی اُسکے آب [illegible] سے اسکے
[illegible] لیا گیا دنیا پر سے خدایان باطل کا نام و نشان مٹا دیا پس ہم لوگ
کسی سے خوف نہیں کرتے ایسے نامہ و پیام اور کسیکو بھیجکر خوف دلا ہم مرنے سے
تو خوف نہیں کرتے ہیں سوائے اپنے معبود کے اور کافر خاسر کو تو یہاں موجود تھا

اگلا بیٹا باپ اخلاق سے شنا ہوگا کہ اس وقت میں ہمارے خدا نے ہماری کمک
کی ہو اور اپنی قدرت سے ایسے شخص کو روانہ کیا کہ جیسا آپ فرما شاگرد کو چشم زدن
میں قتل کرکے خاک سیاہ کردیا جسکے خون کا معوض نہ لینے دیا ہو بہتر یہی چاہیے سو کر
کسی امر میں قصور و کوتاہی نکرنا تمکو دشمنے کا ہاتھ کا کھانا حرام ہے جب تک ان لوگوں کو قتل نکرلی
جو بادشاہ نے فرمایا سعیت ذوالبیدین نے اسی وقت قرطاس پر تحریر کردیا اور بادشاہ
کے روبرو پیش کیا بادشاہ نے ملاحظہ فرماکر حکم دیا کہ صاف کرکے اور مہر کرکے لاؤ بس جلد
نامہ تیار کرکے بادشاہ کی خدمت میں حاضر کیا بادشاہ نے وہ نامہ اسی نامہ بر کو دیا اور کہا
کہ جواب نامہ ہر بار تو لیتا ہو کہ اس نامہ بر کا یہ حال تھا کہ جو جو بادشاہ کی تقریر سنتا تھا کانپا
جاتا تھا قریب بہت ہر چند یہ قصد ہوتا تھا کہ بادشاہ پر جا پڑے یا کچھ جواب دے مگر یہ خیال کرکے
اپنے دل میں خاموش ہو جاتا تھا کہ اسقدر سردار یہاں ہیں کہ جنکا شمار غیر ممکن ہے دوسرے
ان میں ایک ایک اپنے وقت کا رستم و اسفندیار ہے تو اکیلا کیا بنالیگا اکیلے پر کیا منحصر ہے تیرے
بادشاہ کا اگر تمام لشکر بھی جمع ہوکر مقابلہ کرے تو بھی کچھ نہیں کرسکتا ہے پھر فضول ہے اگر تو نے
کچھ بھی حرکت کی تو ایک ذرہ استخوان تک کا نشان نہ ملیگا اس سے کیا حاصل خصوصاً
اسوقت تا بادشاہ آیا جب بادشاہ نے نامہ چاک کیا تھا مگر تحمل کیا چونکہ قضا نہ تھی اس
سبب سے تحمل کرتا تھا مگر کہاں تک تحمل کرتا آخر کو قضا آن پہونچی جوتیاں کھانے کو
جی چاہا ایک مرتبہ جب بادشاہ نے نامہ دیا کہ یہ جواب ہے تیرے بادشاہ کے نامہ کا یہی
پکار اٹھا کہ اے بادشاہ اسلام آپ بہت برا کرتے ہیں جو ایسا جواب تحریر کرتے ہیں شہنشاہ
ساحران ملک فرنالیس عالیشان کے زمانے پر عمل فرمائیں اپنے ہاتھ سے آپ وہاں
اژدر دہا میں نہ پھنسا ہو جیئے ورنہ بڑی خرابی ہوگی آیندہ آپکو اختیار ہے اور بہت برا کیا آپ نے
جو انکا نامہ چاک کیا میں نے اسوقت بہت تحمل کیا ورنہ جس طور سے نامہ چاک ہوا تھا
اسی طور سے میں تمام جسم کو اس شخص کی چاک کرتا مارے تلوار کے یہ کلمہ پورا
زبان سے نہ نکلا تھا ابھی بادشاہ نے کچھ جواب دیا تھا کہ ملک ایرج نوجوان کو غصہ
آگیا اور برہم ہوکر فرمایا کہ کیا گستاخ ہے شاہان میں جاندار عالیجاہ کے آگے خاموش رہ تو

کیا ہوا در تیرا مالک کیا ہو پس ضرورت اسی مین ہی کہ جواب نامہ لا اور یہان سے چلا جا اب
جو کچھ کہا تو یاد رکھ کہ بہت ذلیل ہوگا ہم اس خیال سے کچھ نہین کہتے ہین کہ تو نامہ لیکر آیا ہی ورنہ
یہ کلمہ کہکر تو یہان سے زندہ کبھی واپس جاتا ایک ہی ضرب مین تیرا سر خاک پر لوٹتے نظر آتا یہ
جو ایرج نوجوان نے کہا اُسی حرام زادے نے جواب دیا کہ او جوان تجھکو کیا دخل ہی جو تو بول
اُٹھا رہ جا تجھکو مین ابھی سزا دیتا ہون عیبا تو درمیان مین بولا ہی تجھکو کیا غرور ہی کہ تو سردار ہوکر
بادشاہون کی گفتگو مین دخل دے جیسے زبان کو نہ بند کیا اُسکی سزا اب لی یہ کہکر غیورا نے حالت غیظ
مین اپنی کرسی پر سے اُٹھ تلوار نیام سے لیکر ایرج کے سر پر وار کیا شاہزادہ اسی طور سے
اپنی دنگل پر بیٹھا رہا مطلق خوف نہ کیا مگر تلوار کو نگاہ مین رکھا جیسے تلوار قریب سر آئی جھپکی
دی کہ تلوار ہٹ پڑی کلائی پر ہاتھ ڈالدیا اور بائین ہاتھ سے ایک طمانچہ مارا ایسا تڑاقہ ہوا
کہ تمام بارگاہ گونج گئی یہ معلوم ہوا کہ کوئی سخت شی کو کسی نے شکست کیا معاذ اللہ اگر وہ طمانچہ
کلہ پر پڑتا تو یقین تھا کہ جبڑ گردن سے سر اوڑ جاتا صرف دو بائین انگلیان پڑین اُسپر یہ
حال ہوا کہ وہ حرامزادہ چرخ کھانے لگا شاہزادہ نے ہاتھ چھوڑ دیا وہ تین چرخ کھا کر دھم
سے گرا اور بیہوش ہوگیا بڑے عرصہ تک بیہوش پڑا رہا شاہزادہ بیٹھا ہوا ہنسا کیا اور سب
اہل دربار مع بادشاہ کے تھوڑے عرصہ کے بعد اب جو اُسکو ہوش آیا اپنے تئین اُسنے فرش پر زیر
قدم ایرج نوجوان کے پڑا ہوا پایا شاہزادہ کو کرسی پر بیٹھا ہوا دیکھا سر پر جیسے ملک الموت
کو پایا مارے خوف کے آنکھ بند کرلی اس خیال سے کہ مین کیون بولا اگر بولا تھا اور اُسنے ڈانٹ
دیا تھا تو خاموش ہو رہا ہوتا جواب پا چکا تھا چلا جاتا یہ کون سی نالائق حرکت تھی کہ تلوار ماری
اُسنے برا پاس کیا اگر چاہتا تو کام تمام کر ڈالتا مگر اُسنے صرف طمانچہ ہی مارا کہ جسکی ضرب سے
میری تو یہ نوبت ہوئی اگر پورا طمانچہ پڑتا تو یقین تھا کہ کام تمام ہو جاتا یہ حرامزادہ یہ خیال کر رہا ہی
اور آنکھین بند کیے ہوئے تھا ہی تھوڑی دیر کے بعد پھر آنکھ کھولی اس خیال سے کہ شاید وہ جوان
چلا گیا ہو پھر شاہزادہ کو اُسی مقام پر پایا جلدی سے آنکھ بند کرلی جب اس طور سے کئی مرتبہ اُسنے
حرکت کی سب سے لیے یہ حرکت اُسکی دیکھی ہنستے ہی ہنسی آئی اب کی مرتبہ جو اُسنے آنکھ کھولی شاہزادہ
نے فرمایا کہ کیون سزا پائی ارے ہمنے سزا پائی یا تو نے بس اُٹھ اور سیدھا چلا جا اپنے لشکر کو

جواب پا چکا ہی اب کوئی تجھ سے نہ بولیگا صرف یہ گوشمالی دی گئی ہی اب کبھی ایسی حرکت
نہ کرنا یہ سننا تھا کہ جان مین جان آئی آنکھین بند کیے ہوئے اُٹھا اور خود سر پر رکھکر نامہ لیکر
اپنی جان کو غنیمت جان کے وہان سے اُلٹے پاؤن بھاگا اس خوف سے کہ شاید پھر کوئی
طمانچہ نہ پڑ جائے ابکی مرتبہ اگر طمانچہ پڑا تو کام تمام ہو گیا بہت جلد بیرون بارگاہ آیا نہ کسیکو سلام
کیا نہ مجرا اور باہر آکر اپنے مرکب پر سوار ہو کر سیدھا لشکر کو روانہ ہوا اُسکی یہ حالت خوف دیکھکر
ہر ایک سے پلیٹ مین مارے ہنسی کے بل پڑے جاتے تھے مگر سب کے سب بلحاظ بادشاہ
منہ پر رومال رکھے ہوئے مسکرا رہے تھے بادشاہ نے سردارون سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ آپ
لوگون نے ملاحظہ کیا کہ کس حالت سے وہ بھاگا ہی اس نامعقول مین خاک بھی جرأت نہ تھی نہ
معلوم پھر کس برتے پر اتنا بڑا کلمہ کہہ اُٹھا تھا اور کس بھروسہ پر تلوار کا وار کیا تھا سردارون نے
عرض کیا کہ شامت اعمال اور کیا عرض کیا جائے یہان یہ گفتگو ہو رہی تھی اودھر وہ اپنے
لشکر مین پہونچا بارگاہ مین جاکر جواب نامہ دیا اور جو کچھ بادشاہ نے فرمایا تھا وہ بیان کیا اور
کہا کہ یہ لوگ بدون لڑائی کامل کے راہ راست پر نہ آئینگے قرناطیس نے اُسکی زبانی یہ تقریر
سن کے نامہ پڑھوایا اُسکا مضمون سنا اور آگاہ ہوا بہت غصہ آیا اور کہا کہ اب ہم دیکھتے
ہین کہ انکو انکا خدا بچاتا ہی وہان سے بھی جواب نامہ آلی تو پھر دیکھا جائے دیکھیے وہ کیا
جواب لیکر آتا ہی اگر اُن سے صلح ہو جائے تو بہتر ہی کیونکہ یہ لوگ تو ساحر ہین نہین وہ کو
ساحر ہین اُن سے مقابلہ مین وقت واقع ہو گی نہ معلوم کیا امر پیش آئے اگر وہ موجود رہے
اور صلح نہ ہوئی تو پھر ان سے مقابلہ مین ضرور دقت ہو گی وہ لوگ لشکر اسلام کی ضرور کمک کرینگے
پھر پہلے اُن سے مقابلہ کرنا پڑے گا بظاہر تو وہ لوگ ساحر زبردست معلوم ہوتے ہین اور اگر ایسا
زبردست نہ تھے تو ہیرافگار گو جو اسقدر مثل میرے تھا کیونکر قتل کیا انکے مقابلہ مین ضرور بہت سے
لوگون کا نقصان ہوگا اور لشکر کام آئیگا خیر مین نے بھی ایک تدبیر سوچی ہی اگر مین چڑھی
تو مین نے ان لوگون کو بدون کشت و خون ہوے مار لیا انکے [illegible] قتل کرنا
کوئی بات نہین ہی ایک چشم زدن مین انکا خاتمہ کر دونگا [illegible] ان کا خیالی
ہی تو ان لوگون کا ہی بس جواب کا منتظر ہون اگر صلح کر لی [illegible]

قرناطیس یہ کہکر خاموش ہورہا ادھر وہ نامہ بر جو کہ اسکا نامہ لیکر بادشاہ بگرنگ کے پاس گیا تھا اُسکے لشکر مین پہونچا ادھر ہرکارون نے جاکر بادشاہ کو خبر دی کہ کوئی قرناطیس جادو کوہ قرناطیس سے آیا ہی بہت ساحر زبردست ہی اُسکے آنے کی خوشی مین یہ طبل بشاشت بجا ہی اور وہ یہ تقریر کر رہا ہو اور آپکو نامہ لکھا ہی نامہ بر نامہ لیکر آتا ہی آپ نے فرمایا کہ آتا ہی تو اُسنے دو اپنی سزا پائیگا مثل اُس نقابدار کے مارا جائیگا کیا مجال جو اہل اسلام کو آنکھ اُٹھاکر دیکھ سکے جب تک ہم یہان موجود ہین یہ فرما رہے تھے کہ درگہ سالار نے عرض کیا کہ نامہ بر قرناطیس جادو کا در دولت پہ حاضر ہو بار چاہتا ہی فرمایا کہ اندر لاؤ درگہ سالار آکر اُسکو اندر لیگیا کرسی مرحمت ہوئی وہ کرسی پر بیٹھا دربار مختصر آراستہ پایا نقابدار کو برابر تخت کے ذنگل پر متمکن دیکھا دونون بازو دونون طرف سایہ فگن پائے سردارون کو گرد و پیش کرسیون و دنگلون پر متمکن دیکھا یہ سلام کرکے کرسی پر بیٹھ گیا ساقی نے جام شراب دیا یہ بلا اندیشہ اُس جام کو پی گیا بادشاہ نے پوچھا کہ تم کس غرض سے آئے ہو کہا کہ نامہ لیکر آیا ہون کہا کہ نامہ لاؤ اُسنے نامہ دیا پہلے خود بادشاہ نے پڑھا نامہ پڑھتے جاتے ہین سر ہلاتے جاتے ہین غصہ آتا جاتا ہی بل تیوری پر پڑتے جاتے ہین جب نامہ پڑھ چکے اور مضمون نامہ سے آگاہ ہو چکے دبیر کو دیا کہ پڑھو اُسنے باواز بلند پڑھا سب مضمون نامہ سے آگاہ ہوئے نامہ دبیر کے ہاتھ سے لیکر چاک کر ڈالا اور اُس نامہ بر کو دیکر کہا کہ یہ نامہ اسکو دیدینا یہی جواب ہی اُسکے نامہ کا اور کہدینا کہ اسکی بتی بناکر اپنے مقام مین رکھ لے تاکہ تسکین ہو تجکو اور پھر کسی معشوق کی ضرورت نہ ہو کہدینا کہ او نابکار و ناہنجار بچہ شیطان نطفہ حرام اوخر بیدم یہ کیا تو نے جھک مارا ہی اور گو کھایا ہی تیری کیا مجال ہی جو تو ہم سے لڑسکے اور مقابلہ کرسکے یاد رکھنا کہ مثل اُس نقابدار نابکار کے تجکو بھی قتل کرینگے تو کیا ہمکو قتل کریگا بھولا کس بات پر ہی کیون یہان آیا ہی اور آیا ہی تو چلا جا کیون شامت بلاتا ہی کیا قضا سر پر کھیل رہی ہی اگر تجکو اُس نابکار نقابدار کی جدائی بہت شاق ہی اور اُسکا فراق بہت ناگوار ہی اُسکے نہ ہونے سے کسی اور مقام مین کچھ کھجلی ہوتی ہی تو مین تجکو اُسکے پاس پہونچائے دیتا ہون اپنی خواہش کو جاکر مٹا لینا اسقدر جھک نہ مار بہت ہی زورون پہ ہی تو کیا پردہ دنیا سے لیکر پردہ قاف تک اہل اسلام کا نام مٹائیگا تیرا ہی

مٹ جائیگا تو کیا ہم سے لڑیگا اور اپنے شاگرد کے خون کا عیوض لیگا پہلے تو اپنی جان
بچا لے پھر اُسکے خون کا عیوض لینا اسقدر غرور کرنا زیبا نہین ہے ہمارا تو یہ پیشہ ہے کہ ہم روپیہ
لیکر مقابلہ کرتے ہین جو ہمکو روپیہ دیتا ہے اُسکے حریف کو قتل کرتے ہین بادشاہ اسلام نے
ہمکو روپیہ دیا ہم نے اُنکی طرف سے لڑکر نقابدار کو قتل کیا اور پھر وہ روپیہ دینگے ہم ضرور
مقابلہ کرینگے لاکھ لاکھ لعنت ہے تجھپر اور تیرے پرستارون پر اور تیرے خداوند پر اور
اُسکے پرستارون پر تو اپنے دل مین سوچا کیا ہے اور کیا سمجھکر یہ نامہ تحریر کیا ہے کیا شراب
کے نشہ مین تھا جب یہ نامہ لکھا ہے یا اور کسی کام مین تھا کہ تیرے دماغ مین یہ سمایا کہ کیا تحریر
کرتا ہون پس ہم اس بیہودہ تحریر کا کیا جواب تحریر کرین پس یہی کافی ہے کہ جواب جاہلان
باشد خموشی پس اسی سبب سے ہم نے جواب نہین تحریر کیا صرف زبانی تیرے نامہ بر سے
کہدیا ہم مرد اُسکو جانتے ہین کہ منہ سے نہ بکے اور کر گذرے خیر منہ سے بھی کہا اور اُسی
کہنے کے موافق کیا تو وہی مرد ہے ہم اُسکو نامرد خیال کرتے ہین کہ منہ سے تو کہا اگر کچھ نہ کرسکے
منہ اُسکا کیون ہوا اور کوئی مقام ہوا کہ جو آیا وہ کہدیا کسی امر کا تدارک ہی نہین ہے اگر تو نے بادشاہ
اسلام کو نامہ تحریر کیا ہے تو وہان سے بھی جواب سخت آئیگا اور ایسا دندان شکن کہ سوائے
خاموشی کے جواب دیتے نہ بن پڑے گا پس ہم بھی موجود ہین اور لشکر اسلام بھی تجکو دینے ہاتھ
کا کھانا حرام ہے جو تو ہمکو اور لشکر اسلام کو غارت نہ کردے تو اپنے باپ کے نطفہ سے نہین
چمارون کے نطفہ سے ہے جو ایسا نہ کرے پس کہان تک مین اپنے دماغ کو خراب کرون اسیقدر
کافی ہے نامہ بر نے جو یہ تقریر سُنی اور مزاج کو برہم پایا کچھ نہ کہا خاموش وہ چالاک شدہ
نامہ لیکر اور پیام سُنکے زبان سے اُٹھا اور باہر بارگاہ کے آکر مرکب پر سوار ہو کر اپنے لشکر کا
راستہ لیا دل مین کہتا جاتا تھا کہ جسکو اپنی جان دوبھر ہوتی وہ جواب دیتا اور یہان ٹھہرتا
مین اپنی زندگی کو غنیمت جانتا ہون یہ بہتر تھا کہ جواب لیکر چلا آیا مجکو تو یہ خوف تھا کہ
ایسا نہ ہو کہ کسیکو حکم دین کہ اسکو باندہ لو تو پھر مین کیا کرتا مری زندگی تھی جو مین چلا
آیا یہ تو ادھر ایسے ایسے خیال کرتا ہوا جاتا ہے ادھر بعد جانے نامہ بر کے آپ نے دبیر سے
فرمایا کہ ایک رقعہ بنام بادشاہ اسلام اس مضمون کا تحریر کرو کہ تمہارے آپ کے ابھی امر کا

اقرار تھا کہ قلعہ دار کو قتل کر کے ہمارے سرداروں کو رہا کر دو اور اخلاق کو شکست
دو چنانچہ ہم نے ایسا ہی کیا کہ قلعہ دار کو قتل کیا سرداروں کو رہا کیا اخلاق کے
لشکر سے مقابلہ کو موجود تھے کہ وہ طبل باز بجوا کر اپنی جان بچا کر چلا گیا ہم نے بھی یہاں
قیام کیا اس خیال سے کہ اگر وہ طبل جنگ بجوا کر میدان مین آئے تو اس سے
لڑکر اسکو شکست دین اور اپنے اقرار کے موافق کرین مگر اسنے دوسرا فساد برپا
کیا اور ایک اور ساحر زبردست کو اپنی کمک کے لیئے اسنے طلب کیا چنانچہ وہ
آیا اسنے آپ کو اور مجکو دونون کو نامہ لکھا چنانچہ میرے اسکے تو فسادی نہین
ہان آپ کے اسکے مقابلہ ہی مین ابھی چاہون چلا جاؤن وہ میرا کچھ نہین کر سکتا ہے
ہان آپ سے وہ ضرور مزاحم ہوگا اور روکے گا اسوقت سوا پریشانی
اور خرابی کے کوئی دوسرا امر نہ ہوگا خیال فرمایئے کہ ایک اسکا شاگرد تھا اسنے تو
تمام لشکر کو تباہ کر دیا تھا سب سردارون کو اسیر کر لیا تھا اور آپ لوگ مجبور و ناچار
تھے اسکا کچھ نہ کر سکتے تھے نہ روپیہ صرف کرتے نہ یہ بلا دفع ہوتی چنانچہ اب اسکا
استاد آیا ہے اور یہ ساحر زبردست ہے اس سے کیونکر مقابلہ کر سکیئے گا سوا پریشانی
کے دوسرا امر نہ ہوگا ہان اگر آپکو منظور ہو اور اسکا بھی ٹھیکہ دیجیئے خواہ مین اس سے
لڑکر خواہ صلح کر کے آپ کے اور اسکے صفائی کرا دون خواہ قتل کرون تو خیر ورنہ مین
تو جاتا ہون آپ جانین اور آپ کا کام مجکو کیا ضرور ہے کہ مین بیکار یہان ٹھہرون اور
فسادیانے سرمدل لون مین نے اسکو لکھدیا ہے اسکے نامہ کے جواب مین کہ تم جانو
اور اہل اسلام مجکو نہ تم سے سروکار ہے نہ انسے جو مجکو روپیہ دے مین اسکی کمک
کرون پس اگر آپ کو قبول ہو تو اس مقابلہ کا بھی ٹھیکہ مرحمت فرمایئے مین اسکے
ٹھیکہ کا روپیہ مبلغ بیس لاکھ لونگا کیونکہ یہ ساحر زبردست ہے اور بہت بڑا ساحر ہے
اس سے مقابلہ مین مشکل پڑے گی جیسا معرکہ اور مقابلہ ویسا ٹھیکہ وہ شاگرد تھا دس
لاکھ روپیہ لیا یہ استاد ہے بیس لاکھ لیا جائے گا اگر آپکو منظور ہو تو مجکو آگاہ فرمایئے
مین نہ جاؤن ورنہ چلا جاؤنگا اگر وہ روپیہ دینا قبول کرے اور ٹھیکہ دے تو [illegible]

کیونکہ یہی میرا پیشہ ہے اور یہی میرا صرفت ہے ہمکو یہ نہ کہا جائے کہ ہمکو اس امر سے آگاہ کیا ہوتا ہم اگر قبول کرتے یا ٹھیکہ نہ دیتے یا انکار کرتے اسوقت اختیار تھا بدون ہمکو آگاہ کیے ایسا کیا اور کفار کی طرف ہو گئے یا چلے گئے تو مین نے اسی خیال سے آپکو آگاہ کر دیا آیندہ آپکو اختیار ہے پھر مجھکو الزام نہ دیا جائے مین بری الذمہ ہون یہ مضمون لکھوا کر بنام بادشاہ اسلام نامہ روانہ کیا ایک سردار کے ہاتھ اور ایک رقعہ اس مضمون کا بنام قرناطیس جادو تحریر کیا کہ اے بادشاہ ساحران ملک قرناطیس آگاہ ہو کہ تمہارا نامہ آیا تمہارے نامہ بر نے نہایت درجہ گستاخی سے تقریر کی جسکے جواب مین مین نے وہ جواب اُسکے ہاتھ روانہ تمکو روانہ کیا اب مین تحریر کرتا ہون میرے تمہارے کوئی فساد و قضیہ نہین ہے جو مین تمسے مقابلہ کرون یا لڑون یا تم مجھ سے کیونکہ مین تو ایک صحرا نورد و جہان گشت ہون نہ کوئی میرا مسکن ہے نہ مقام نہ جائے سکونت نہ مقام بود و باش مین ہمیشہ کوہ و صحرا مین شب و روز بسر کرتا ہون اور جسپر وقت سخت پڑا اور جسکو مشکل درپیش ہوئی اور مین ادھر جا نکلا مین نے اس سے کہا کہ تم مجکو ٹھیکہ دو اگر اُسنے ٹھیکہ دینے کا اقرار کر لیا اور ٹھیکہ دیدیا تو مین نے اُسکی کمک کی ورنہ مین نے کسی قسم کا سرو کار نہ رکھا چونکہ میرا پیشہ یہی ہے اور یہی میرے لشکر کی وجہ معاش اور میرے سرداروں کی ہے اور اسی پر میری لبراوقات ہے پھر مین کیونکر اس کام کو باز رکھون چنانچہ مین اتفاق سے ادھر آنکلا اور مین نے اہل اسلام پر وقت سخت و خفیف دیکھا پس مین نے رحم کھا کر اس خیال سے کہ یہ لوگ خدا پرست ہین اور مین بھی ہون مین نے اُنکو پیام دیا کہ تم مجکو ٹھیکہ دو مین اس کام کو بخوبی سرانجام دونگا انھون نے مجکو ٹھیکہ دیا اور زر ٹھیکہ جمع کر دیا مین نے اپنے نقابدار کو روانہ کرکے تمہارے نقابدار کو قتل کرایا چونکہ تمکو اُسکے قتل ہونے کی خبر ہوئی تم یہان آئے اب تم اُن سے مقابلہ پر آمادہ ہو مجکو کوئی سروکار نہین ہے تم جانو اور وہ جانین مین بالکل بیگانہ ہون اُسوقت تک کہ جبتک وہ مجکو ٹھیکہ نہ دینگے اگر وہ ٹھیکہ نہ دینگے تو مین یہان سے مع اپنے لشکر کے چلا جاؤنگا ہان اگر تم ٹھیکہ دو تو مین تمہارا شریک ہون تم نے بیکار اس مضمون کا نامہ تحریر کیا اور تم بیکار مجھ سے برسر فساد ہوے مین تو تم سے فساد پر آمادہ نہ تھا

نہ ہون مجبور ہو بیٹھا مین نے کام کیا نہ روپیہ ملتا نہ مین تم سے لڑتا اور اگر اب پھر وہ لوگ ٹھیکہ روپیہ دینگے مین پھر اُنکا شریک ہونگا یا تم دوگے تمھارا شریک ہونگا جسکی طرف سے پہلے پیام آئیگا ٹھیکہ کا اُسکو مین قبول کرونگا اگر پھر کوئی دوسرا اُس سے لاکھ روپیہ بھی زیادہ دیگا مین قبول نہ کرونگا لہذا تم مجھسے بیکار برسر فساد ہو اگر آج نہ تم نے نہ اُن لوگون نے ٹھیکہ کا پیام دیا مین کل صبح ہوتے ہوتے چلا جاؤنگا یہان ٹھیرونگا بھی نہین کہ تم خیال کرو کہ یہ مجھسے مقابلہ کرنے کو ٹھیرے ہوئے ہین تو مین ایسا کیون کرون کہ خیال میری نسبت کیا جائے مین یہان سے چلا کیون نہ جاؤن بیکار کیون قیام کرون اپنا اور طرف کا بھی نقصان کرون مین نے تمکو بھی اس امر سے آگاہ کر دیا صرف اس خیال سے کہ تم میرا دہ پیام سن کے شاید برہم نہ ہو اور مجھسے خواہ مخواہ فساد پر آمادہ ہو اور مقابلہ کرو زیادہ کیا لکھون سوائے نیاز کے یہ لکھوا کر اس رقعہ کو بھی ایک سردار کے ہاتھ پاس قرناطیس کے روانہ کیا اور خود دونون رقعون کے جواب کے منتظر رہے سردارون سے کہا کہ تم نے کچھ اس امر کو خیال کیا کہ مین نے یہ رقعہ قرناطیس کو کس غرض سے تحریر کیا ہے صرف اس غرض سے تحریر کیا ہے کہ کوئی یہ نہ خیال کرے کہ یہ صرف اہل اسلام کی کمک کو آئے ہین اور کسی کی کمک کو نہین آئے ہین یہ ٹھیکہ وغیرہ لینا صرف بہانہ ہے اس سے یہ ثابت ہوگا کہ جو ٹھیکہ دیگا یہ اُسکی شراکت کرینگے اور ٹھیکہ لیکر کام کرینگے چونکہ یہ ساحر زبردست ہے یہ بھی ایک عیاری ہے اور دھوکا ہے اگر وہ میرے کہنے پر چلا اور میری عیاری پر چڑھا اور اور اُسی نے پیام ٹھیکہ بھیجا مین قبول کرلونگا اور اُسکا شریک ہوکر اور غافل پاکر اُسکو قتل کرونگا اور تم سبکو اور بادشاہ اسلام و لشکر اسلام کو اُسکے شر سے بچاؤنگا کیونکہ تم لوگون کا قول ہے کہ ساحر زبردست ہے ہم لوگ اُس سے مقابلہ نہین کر سکتے ہین باوجود کبر و نخوت سے مست ہے مگر جان لڑا کر مقابلہ کرین گے آیندہ تقدیر ہے ہم سبکی بس جبکہ یہ امر ہے تو ایسے کو دھوکا ہی دیکر قتل کرنا لازم ہے تاکہ یہ بلا دفع ہو اس امر کا یقین ہے کہ بادشاہ اسلام میرے نامہ کے مضمون سے آگاہ ہوکر ضرور پیام ٹھیکہ دینگے اور قبول کرینگے مگر یہ امر ہر ایک کے دل سے نکل جائیگا کہ یہ صرف مسلمانون کی کمک کو آئے ہین اور کسی کی کمک کو نہین آئے ہین اور بادشاہ

اسلام کے ٹھیکہ دینے پر بھی وہ ہمکو ٹھیکہ دیگا تو ہم قبول کرینگے کیونکہ ہمکو تو اُسکو قتل
کرنا مدنظر ہے پس فریب دیکر قتل کرینگے سرداروں نے عرض کیا کہ جو راے آپکی ہے بہت
ٹھیک ہے ہم تو آپکے تابعدار ہیں جواب دیا کہ تم دیکھو تو کہ پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہے
یہاں تو یہ گفتگو ہو رہی تھی اور وہ نامہ بر بادشاہ اسلام کے پاس لشکر کو طی کرکے اور اپنے
آنے کی خبر کرا کے بارگاہ میں پہونچا سلام و مجرا کرکے بادشاہ اسلام کو نامہ دیا بادشاہ اسلام
نے نامہ پڑھوا کر سنا اور سب اہل دربار بھی سب مضمون نامہ سے آگاہ ہوئے بادشاہ اسلام
نے سب سرداروں اور عزیزوں کی طرف دیکھکر فرمایا کہ تم سب کی کیا راے ہے کیا جواب دیا جائے
اُن سب نے یکزبان ہو کر عرض کیا کہ جو راے و مرضی حضور کی ہو وہ کیجیے ہم لوگوں کی راے
کیا اور مرضی کیا حضور پہلے اپنی راے ظاہر کریں اُسکے بعد ہم سبکی بھی راے میں جو آئیگا ہم
عرض کرینگے اگر مرضی حضور کے موافق ہو قبول فرمائیگا ورنہ آپکو اختیار ہے کیونکہ آپکی راے مقدم
ہے بادشاہ نے فرمایا کہ میرے نزدیک تو ٹھیکہ دینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اب وقت سخت
نہیں کہ جسکے لیئے اسقدر روپیہ صرف کیا جائے کوئی نہ کوئی ضرور غالب آئیگا خداوند کریم
کوئی نہ کوئی صورت ضرور اس بلا کے دفع کرنے کی پیدا فرمائے گا پھر کیا ضرور ہے کہ روپیہ
صرف کیا جائے جواب صاف دیا جائے خواہ وہ چلے جائیں خواہ اُسکے شریک ہو جائیں
اُنکو اختیار ہے ملاحظہ ہو کہ بیس لاکھ روپیہ طلب کیا جاتا ہے اتنے سے کام کے لیئے سرداروں
و عزیزوں نے عرض کیا کہ اگر مرضی ہو تو ہم بھی کچھ عرض کریں فرمایا کہ بیان کرو سب نے عرض
کیا کہ حضور کی راے تو ہم سبکی رائیوں سے عمدہ ہے اور عقل بھی زیادہ تر ہے مگر ہم سب کے
سب اس راے سے خلاف ہیں کیونکہ ہمارا کیا نقصان ہے اگر ہم ٹھیکہ دیں بیس لاکھ صرف
کرکے سب آفتوں اور قصوں سے نجات پاتے ہیں اپنی بلا دوسرے کے سر جاتی ہے
ہم بخوف ہوتے ہیں ہاں ساحر نہ ہوتا تو ہم ضرور یہ راے دیتے کہ آپ ٹھیکہ نہ دیں ہم ضرور
زہ لڑکر قتل کریں گے اور شکست دینگے چونکہ ساحر زبردست ہے اور ہم لوگوں کا
ساحر سے زور نہیں چلتا ہے لہذا ہم مجبور ہو جاتے ہیں جہاں اُسنے کوئی اسم سحر یا کوئی منتر
پڑھا چند دانے ماش کے اُس بدمعاش نے مارے ہم بالکل بے قابو ہو گئے اور بے بس

ہو گئے اور مجبور ہو گئے آپنے اسیر کر لیا پس ایسی حالت مین کیونکر یہ راے نہ دین کہ آپ ٹھیکہ دیجیے کیونکہ وہ لوگ ساحر معلوم ہوتے ہین ساحر سے ساحر مقابلہ کر سکتا ہی پس ٹھیکہ ضرور دیجیے اور ضرور انکی راے کو قبول فرمایئے اسمین کوئی نقصان نہین ہی اور وہ خود خواہش کرتے ہین یہ امر بھی طی ہو گیا ہی کہ اب کوئی خوف بھی نہین کہ اس لڑائی کو فتح کر سکین گے آپ ملاحظہ فرمایئے کہ اس آسانی اور صفائی سے انھون نے اس نقابدار کو قتل کیا تو ہم یقین کرتے ہین کہ یہ لڑائی بھی فتح کرینگے ہم سے کوئی مصروف کار نہوگا ٹھیکہ نہ دینے مین بڑی قباحت ہی اور ضرور ہی جیساکہ انھون نے تحریر کیا ہی کہ ہم انکی ضمانت کر لین اگر آپ ٹھیکہ نہ دین اور وہ دین پس دونون سے مقابلہ کرنا پڑیگا گو ہم لوگ مقابلے سے خوف نہین کرتے ہین اگر ہزار ہون تو ہم نہ نہین ہین صرف سحر کا خیال ہی اگر سحر و ساحری درمیان مین نہوتی تو کوئی خوف نہ تھا اب خوف ہی ہم آپ کے حکم سے دریاے آتش مین کود پڑنے والے ہین مریخ فلک سے نہین ڈرنے والے ہین ساحری و جمشید آئین تو انشاء مقابلہ کرین صرف اس امر کا خیال ہی کہ بندگان خدا کا خون ناحق ہوگا دل کی کوئی حسرت نہ نکلے گی پس یہ خیال ہی تو اسی امر کا ورنہ کوئی خیال نہین ہی اسی سبب سے ٹھیکہ کی راے دیتے ہین آیندہ حضور کو اختیار ہی ساحرون کے مقابلہ مین ہم مجبور ہوجاتے ہین یہ جو سردارون نے بیان کیا بادشاہ نے فرمایا کہ تم سب کی راے بہت ٹھیک ہی پس اسیوقت جواب تحریر کیا کہ ہم نے موافق تمھاری تحریر کے قبول کیا ہمکو ٹھیکہ منظور ہی اس رقم پر جو کہ تم نے تحریر کی ہی نہ تم جاؤ نہ دوسرے سے ٹھیکہ لو جب مقابلہ کا دن ہوگا حریف طبل جنگ بجواے گا تم ہماری طرف سے مقابلہ کرنا ہم روپیہ جمع کیے دیتے ہین دوسرے یہ امر ہی کہ اگر تم مقابلہ نہ کرو یا باہم صلح ہی کرا دو تب بھی ہم وہی رقم دینگے زیادہ کیا لکھا جاے یہ لکھوا کر اسی سردار کو دیا وہ خوش خوش اس جواب کو لیکر اپنے بادشاہ کے پاس آیا اور اپنے بادشاہ کو دیا بادشاہ نے جواب پڑھکر سر ہلایا اور سردارون سے کہا کہ بادشاہ اسلام نے ٹھیکہ دینا قبول کیا پس اسیوقت لکھا کہ آپ روپیہ جمع کر دین اور ہمارے آپکے اقرارنامہ باہم تحریر ہو جاے گے تاکہ ہمکو اطمینان ہو

یہ لکھوا کر روانہ کیا بادشاہ اسلام کے پاس اُس سردار نے بادشاہ اسلام کو وہ نامہ دیا
بادشاہ نے پڑھوا کر جواب مین لکھا کہ اچھا اور اسیوقت لندھور و مالک کو مع روپیہ
کے روانہ کیا وہ لشکر سے باہر آ کے ایک مقام محفوظ پر روپیہ جمع کر کے اُسپر پہرہ و چوکی مقرر کیا
خود بادشاہ بکرنگ کے پاس آئے اور کہا کہ بادشاہ اسلام نے فلان مقام پر روپیہ جمع کر دیا
ہے اور پہرہ وغیرہ مقرر کر دیا ہے لہذا آپ بھی اپنے لوگ مقرر فرمائیے اور اقرارنامہ تحریر فرمائیے
اُسوقت یہ اقرارنامہ تحریر ہوا کہ ہم لوگ اقرار کرتے ہین کہ اگر بادشاہ بکرنگ قرناطیس جادو
کو قتل کر کے اور اخلاق کو شکست دیدین تو یہ بیس لاکھ روپیہ وہ لے لین یا بدون مقابلہ
صلح کرا دین تو بھی یہ انکے محنت کی اُجرت ہے اگر نہ صلح کرائین اور نہ مقابلہ کرین یا مقابلہ کرین اور
لڑائی کو فتح نہ کر سکین تو اس حالت مین یہ اس روپیہ کے لینے کے مستحق نہ ہونگے پھر
یہ روپیہ ہم واپس لے جائینگے پھر ہمکو کوئی سروکار نہ ہوگا ہان اگر یہ سب امر مذکورہ بالا موافق
ہماری خواہش کے پورے کر دینگے اُسی حالت مین مستحق ہونگے اسواسطے یہ چند کلمہ
بطور اقرارنامہ کے لکھ دیئے تاکہ باہم سند رہے اور فریقین پابند رہین اور وقت ضرورت
کے کام آوے فقط یہ اقرارنامہ جب تحریر ہو چکا طرفین کے دستخط و مہر و گواہی ہوئی ایک
پاس اُن لوگون کے رہا جو کہ بادشاہ اسلام کی طرف سے اُس روپیہ کی حفاظت کے
لیے مقرر ہوئے تھے اور ایک اُن لوگون کے پاس رہا جو کہ بادشاہ بکرنگ کی طرف سے
حفاظت کے لیے مقرر ہوئے تھے لندھور و مالک بندوبست کر کے واپس آئے سب
حال بادشاہ اسلام سے آ کر کہا بادشاہ نے فرمایا کہ تم نے خوب بندوبست کر لیا خیر تشریف
رکھو ہر ایک اپنے اپنے مقام پر بیٹھ گیا بعد تھوڑی دیر کے دربار برخاست ہوا سب اپنے اپنے
مقام پہ آئے اب انتظار اسی امر کا ہے کہ لشکر کفار مین طبل جنگ بجے تو مقابلہ کیا جائے ہم
بھی نکل کر مقابلہ کی سیر کرین اودھر جب بادشاہ بکرنگ کے حسب موافق اطمینان کے بندوبست
ہو گیا تو سردارون سے فرمایا کہ ہم نہ کہتے تھے کہ بادشاہ اسلام ضرور ٹھیک ہونگے کیونکہ ہمارے
کہنے کے موافق ہوا اب آپکو اور ہمسے تو اطمینان ہو گیا اب وہ حرامزادہ اگر صلح کرے گا
تو ہم قبول کر لینگے اور انکار نہ کرینگے اُس سے کہا پیشتر یہ ہوگا اگر تمسے [illegible]

یہ روپیہ ہضم ہو جائے اور اُسسے باہم صلح کر لی تو بھی ہضم ہو گیا سرداروں نے کہا کہ آپکو اختیار ہے ہم آپ کے تابعدار ہین جو حکم فرمائیے گا ہم بجا لائینگے ہم اُس سے مقابلہ کرنے کو بھی مستعد ہین جہان تک ہوگا لڑینگے اور اُسکے قتل کی کوشش کرینگے امیرزادہ جو مرضی خدا یہ جو سرداروں نے کہا بادشاہ یکرنگ خوش ہو گئے اور دربار برخاست کرنے کا قصد کیا کہ سرداروں نے کہا کہ وہان سے جواب آئے تو پھر دربار برخاست فرمائیے کہا تم سچ کہتے ہو راوی بیان کرتا ہے کہ سرداران اسلام نے بادشاہ اسلام سے یہ بھی عرض کیا تھا کہ یہ تائید غیبی ہے اور خداوند کریم نے کمک فرمائی ہے کہ اس طور سے [illegible] ہماری خواہش کے دوسرا شخص خواہش کرتا ہو پھر ایسا نہ ہو کہ خدا [illegible] اور کسی قسم کا عذاب نازل فرمائے کیونکہ اُسنے تو کمک کی تدبیر کر دی اپنے فضل و کرم سے ایک [illegible] قاتل کفار و ساحران غدار پیدا کر دیا ہے کہ ہم لوگ ساحروں سے مقابلہ نہین کر سکتے ہین ساحروں کے مقابلہ مین ہم مجبور و ناچار ہین عبرت ہین آپ اُسنے اپنی عنایت سے ایسا مددگار پیدا کر دیا کہ جو ساحروں قتل کر کے اُنکے شر سے ہمکو بچائے ہان اگر صاحبقران موجود ہوتے تو ہمکو پھر کوئی خوف ساحروں سے نہ تھا اب یہ بات جو سرداروں نے کہی تھی اس سبب سے اور بادشاہ اسلام نے اس کمک کو بھی قبول کر لیا ورنہ اُنکی رائے نہ تھی آمدم برسر مطلب جب اس طرف کے قصے بادشاہ یکرنگ کو اطمینان ہو گیا اب قرناطیس کے جواب کا انتظار ہے ادھر بادشاہ اسلام دربار برخاست کر کے قرناطیس کے مقابلہ سے بےخوف ہو کر اپنی بارگاہ مین جا کر آرام پذیر ہوئے کیونکہ بہت بڑا انتشار تھا جب سے نامہ آیا تھا اور ہرکاروں نے اُسکی حالت اور صورت بیان کی تھی اور یہ معلوم ہوا تھا کہ ساحر زبردست ہے مگر ذات خدا پر بھروسہ تھا اور اُسکے فضل و کرم پر اطمینان تھا کہ جو اُسکی مرضی ہوگی وہ ہوگا ہم کیا کر سکتے ہین بادشاہ اسلام تو دربار برخاست کر کے خیمہ مین لیٹے تھے اور سب سردار بھی یہان تو سب کو اطمینان ہے اب لشکر کفار کا حال ملاحظہ ہو کہ پہلے بادشاہ اسلام کا جواب قرناطیس کو ملا تھا جیسا کہ تحریر کر چکا ہوں جیسا اُسنے کہا تھا کہ دوسرے نامہ کا ابھی جواب آجائے [illegible] دوسرا نامہ بر وہ نامہ چالاک چوکہ

بادشاہ یکرنگ نے چاک کیا تھا لیکر آیا اور سلام کرکے سامنے کھڑا ہوا مگر حالت یہ تھی
کہ کانپا جاتا تھا اور مارے خوف کے تھرتا تھا منہ زرد تھا چہرہ پر ہوائیان اُڑ رہی تھین
یہ معلوم ہوتا تھا کہ مہتاب چھوٹی ہوئی ہی عجب کچھ عالم تھا نیا رنگ تھا بات نہ کی جاتی تھی
سامنے کھڑے ہوکر وہ پرزے نامہ کے سامنے قرناطیس و اخلاق کے پھینکدیے
اور کہا کہ یہ آپکے نامے کا جواب ہی یہ کہکر خاموش ہو رہا اخلاق نے کہا کہ یہ کیا جواب ہی کہ
کچھ صاف طور سے بیان کر تیری تو عجب حالت ہی کیا تیرے اوپر مار پڑی ہی جو اسقدر
بدحواس ہی کیا آفت نازل ہوئی جلد بیان کر کیا جواب دیا ہی مجھ ہم تو سمجھے جب اسی طور
سے اخلاق خفا ہوا اور ڈانٹکر پوچھا تو اُسنے اپنے حواس درست کرکے کہا کہ مین کیا
عرض کرون کہ جو کلمہ اُنھون نے آپکی شان مین کہے ہین اگر جان کی امان پاؤن تو
عرض کرون جب یہ کہا تو قرناطیس نے کہا کہ تیری جان تجھکو بخشی بیان کر تب اُس نامہ بر
نے اول سے سب حال عرض کرنا شروع کیا نامہ کا چاک کرنا اور جو کچھ کہ کہا تھا سب
بیان کیا بی کم و کاست بلکہ اپنی طرف سے کچھ بڑھاکر کہا کہ جسکے سبب سے اشتعال طبع
زیادہ ہوا جب وہ نامہ بر سب حال بیان کر چکا اور قرناطیس و دیگر اہل دربار و اخلاق
نے سنا قرناطیس کو بہت غصہ آیا گو یہ امر اُسنے تجویز کیا تھا کہ پہلے خدا پرستون
سے مقابلہ کرکے سمجھ لیا جائے کہ اُنکی جانب سے جواب سخت آیا ہی پھر اسی لشکر
کے بادشاہ سے سمجھا جائیگا اسی سبب سے جواب کا منتظر تھا جب یہ جواب سنا بہت
برہم ہوا اور قصد موقوف کردیا اور یہ قصد کیا کہ اُنکو بہت گھمنڈ ہی پہلے اُنکا ہی خاتمہ
کیا جائے گا اگر انکا خاتمہ نہ کیا جاے گا اور یہ یہان قیام پذیر رہینگے تو ضرور اہل اسلام
کی کمک کرین گے اور یہ لوگ بھی ساحر ہین پھر اُسوقت مشکل ہوگی اہل اسلام نے
جو یہ جواب دیا ہی صرف انھین کے بھروسہ پہ دیا ہی اگر یہ نہ ہوتے تو یہ جواب [illegible]
لوگ کبھی نہ تحریر کرتے بلکہ اگر اطاعت کرتے نہ پھر اسقدر دقت [illegible]
ہوتے نہ مشکل ہوتی نہ مجکو اپنے مقام سے حرکت کرنا پڑتی [illegible]
کا خاتمہ کرنا لازم ہوا مگر فریب اور دھوکے سے [illegible]

ہو سکادون لکھکر آنکے بادشاہ کو اپنے پاس بلاؤن یا خود جاؤن ملاقات کرون
کچھ امتحان سمجھو اگر اپنے سے زبردست پاؤن تو دوسکادون اور اگر کم پاؤن تو
مقابلہ کرون کیا تدبیر کرون کیونکر طلب کرون یا کیونکر آنکے پاس جاؤن کیا صورت
نکلے یہی فکر کر رہا تھا اور دریائے تفکر مین غوطہ زن تھا کہ گوہر اوسکے ادھر ادھر
بحر فکر مین ہاتھ لگا رہا تھا کہ درگہ سالار ہی نے آکر عرض کیا کہ ایک نامہ بر بادشاہ عجم
کا حاضر ہے اور بار چاہتا ہے کہتا ہے کہ مین نامہ لیکر آیا ہون ملک قرناطیس کے پاس کیا حکم
ہوتا ہے قرناطیس نے جواب دیا کہ اوسکو اندر لاؤ دیکھون کہ کس امر کی بابت نامہ لیکر
آیا ہے کیا لکھا ہے درگہ سالار باہر گیا اور اوس نامہ بر کو لیکر اندر آیا اوسنے بطریق اہل اسلام سلام
کیا کسی نے جواب سلام نہ دیا بلکہ اہل دربار داخلاق کو ناگوار ہوا قرناطیس نے کہا کہ
یہ امر کوئی ناگوار ہونے کا نہین ہے کیونکہ مثال ہے کہ جو شخص جو مذہب رکھتا ہوگا اوسی طریقہ
و طرز سے سلام کرے گا اور نامہ بر جو کھڑا ہوا تھا مین سب خاموش ہو رہے کسی نے
کچھ نہ کہا اوسکو کرسی مرحمت ہوئی وہ سلام کرکے کرسی پر بیٹھا قرناطیس نے کہا کہ تمھارے
بادشاہ ذوالقعدار کا مزاج تو اچھا ہے نامہ بر نے جواب دیا کہ انکا مزاج بہت اچھا ہے اب
قرناطیس نے پوچھا کہ کدھر آنے کا اتفاق ہوا جواب دیا کہ آپ کے نام ایک نامہ ہمارے
آقا و مالک نے تحریر کیا ہے وہ لیکر آیا ہون قرناطیس نے کہا کہ لاؤ اوس نامہ بر نے وہ نامہ
کمر سے نکال کے قرناطیس کے ہاتھ مین دیا قرناطیس نے دبیر کو دیا اوسنے نامہ پڑھا راوی
بیان کرتا ہے کہ وہ طریقہ فرنگی اخلاق کا نہین ہے حکومت کرنا بھی شاہی طریقہ ہے سب اہلکار
و ملازم وغیرہ ہر عہدے پر مقرر ہین جو بادشاہ ہون وہ صاحبان حکومت کے طریقہ ہوتے
ہین وہ بیٹھ دربار ہوتا ہے درگہ سالار وغیرہ سب عہدہ دار [illegible] ملک اخلاق [illegible]
[illegible] سب وہ [illegible] قرناطیس دبیر نے وہ نامہ پڑھنا شروع کیا تمام و کمال نامہ پڑھا گیا تیرا
مضمون نامہ کا آگاہ ہوا قرناطیس نے جو مضمون نامہ سنا اور اوسمین صلح کے پہلو اور
[illegible] تحریر پائین اور یہ بھی لکھا ہوا تھا کہ ہم اگر تم کشیدہ ہو تو ہم تم سے [illegible] لین
[illegible] شریک ہو کر اہل اسلام سے مقابلہ کرین [illegible] دل مین بہت خوش ہوا مگر ظاہر

اہل دربار نامہ بر کے سفارش کی کہا کہ مجکو نہ ٹھیکہ دینے کی ضرورت ہی نہ کسی کی شراکت
کی یہی کیا کم ہو لیں ہین خدا پرستون کو خانہ ویران کرونگا اگر زبردست انکو ٹھیکہ دین تو وہ
لین اگر نہ دین تو انکو اختیار ہی چاہے یہان قیام کرین چاہے چلے جائین ہمکو انکی کوئی پروا
نہین ہی ہم ان سے اور انسے دونون سے بالکل بیخوف ہین یہ لوگ یا وہ لوگ ہمارا کچھ نہین
کر سکتے ہین یہ جو قرناطیس نے کہا خلاق و دیگر اہل دربار نے کہا کہ آپکا کیا نقصان ہی
آپ زحمت سے بچتے ہین تنخواہ ملتی ہی ٹھیکہ دینے سے قبل اسکے کہ خدا پرستون ادہر
کی طرف سے پیام آئے ہو۔ خلاق وغیرہ نے کہا قرناطیس کو خود پیام منظور تھا وہ چاہتا تھا
کہ آپ کو طلب کر کے اپنے سحر کا کرشمہ دکھاؤن اور امتحان کرون اگر اپنے سے زبردست
یا برابر پاؤن تو کسی اور تدبیر سے قتل کرون فریب و دہوکا دیکر اگر کم پاؤن تو مقابلہ کرون اب
اسکی تدبیر سوچ رہا تھا کہ نامہ آکر پہونچا نامہ کو سنکے اسنے یہ تقریر کی جب سب نے
کہا تو اسنے کہا کہ اچھا اگر تم سب کی یہی رائے ہی تو خیر مین انکو یہان طلب کرتا ہون اگر
وہ آتے ہین تو ان سے ٹھیکہ کی گفتگو کرتا ہون اگر مان لیا کہ جبر طور سے ہین تو دونون
خیر ورنہ خود مقابلہ کرونگا اور ٹھیکہ نہ دونگا خلاق نے کہا کہ آپکو اختیار ہی پس قرناطیس نے
اُس نامہ کا یہ جواب تحریر کیا کہ مجکو آپکا رقعہ پہونچا مضمون رقعہ سے آگاہ ہوا بہت مناسب
کیا جو کچھ آپ نے زبانی نامہ بر کے کہلوا بھیجا جیسی آپنے گستاخی کی ویسی سزا پائی آپکے
ساتھ ہم سے کیا یہی ذلیل کیا مین خود اسکو سزا دونگا معلوم ہوا کہ وہ طریقہ صحبت شاہان سے
آگاہ نہ تھا اگر ایسا مین جانتا تو کبھی اسکو نامہ دیکر روانہ کرتا خیر اسکی خطا کو میری خاطر
سے معاف فرمائیے مین خود اس امر کا خواستگار ہون اور تھا کہ میرے آپکے مقابلہ نہ ہو اور
صلح ہو جانے وہ جو نامہ مین نے آپکو تحریر کیا تھا صرف اس سبب سے کہ آپنے بلا وجہ
میرے شاگرد کو قتل کیا یہ سنکے مجکو غصہ آیا مین نے نامہ آپکو تحریر کیا اب آپکی تحریر
سے معلوم ہوا کہ آپکا پیشہ یہی ہی کہ ٹھیکہ پر کام کرتے ہین پھر ہمکو کوئی شکایت نہین ہی پہلے
ہمارا اور خیال تھا مگر جب سے یہ تحریر آئی ہمارا خیال بدل گیا لہذا اگر آپکو تکلیف نہ ہو تو یہ
تشریف لائیے میرے آپکے باہم گفتگو ہو جانے مین ٹھیکہ آپکو دیدون اگر صلح ہو جائے

اسی ضمن مین میرے آپکے ملاقات بھی ہو جائیگی مین نے اپنے شاگرد کے ستاو وندخون سے جبکہ مجھکو آپ سے دعوے تھا اس تحریر کو دیکھکر ہاتھ اٹھایا نہ مین آپکے مذہب سے غرض رکھون نہ آپ میرے دین وآئین سے تعلق رکھیں میرے آپکے باہم صلح ہو جائے آپ ٹھیکہ لیکر خداپرستون سے مقابلہ کرین میرے شریک ہو کرین آپکی اس تحریر سے بہت خوش ہوا مین خیال کرتا ہون کہ وہ جو غصہ مجھکو تھا وہ بیکار تھا کیونکہ اسمین آپکی کیا خطا ہے جبکہ آپکا پیشہ یہی ہے اور آپ نے اُن سے روپیہ طلب کیا اُنھون نے دیا پھر آپ کیونکر اُنکا کام اُنکے شریک ہو کر نہ کرتے اگر نہ کرتے تو خلاف عہد ہوتا اور یہ بالکل خلاف تھا تمام عالم مین آپ بدعہد مشہور ہو جاتے پھر اسقدر لوگون کی کیونکر بسر اوقات ہوتی آپ نے خوب کیا جو میرے شاگرد کو قتل کیا مین آپ سے بہت خوش ہوا کہ آپ نے مجھکو اس حال سے آگاہ کیا لہذا مین چاہتا ہون کہ مین اس زحمت سے بچون اور آپکو ٹھیکہ دون تاکہ آپ خداپرستون سے مقابلہ کرکے اُنکو شکست دیکر میرا مطیع کردین یا اُنکو یہان سے بھگا دین مین بہت ممنون ومشکور ہونگا زیادہ کیا لکھون آپکا بندہ احسانمند ملک قرناطیس راوی بیان کرتا ہے کہ اُسنے بہت کچھ خوشامد وچاپلوسی کی تحریر کی تھی کیونکہ اُسکا تو دوسرا منشا تھا یعنی دھوکا دینا اور فریب اس سبب سے اسنے ایسی تحریر کی ورنہ وہ بہت مغرور ہے اپنے برابر کسیکو نہین خیال کرتا ہے جب یہ رقعہ لکھا گیا اور ختم ہوا قرناطیس نے دیکھکر نامہ بر کو دیا اور کہا کہ اسکا جواب ہمکو بہت جلد پہونچ جائے تاکہ ہم اُسکے موافق کاربند ہون وہ نامہ بر اُس رقعہ کو لیکر اپنے لشکر مین آیا یہان انتظار تھا دربار برخاست نہین کیا تھا کہ نامہ بر آکر پہونچا جواب نامہ دیا شہنشاہ بیگ تگ نے وہ رقعہ لیکر دبیر کو دیا اُسنے پڑھا آپ مضمون رقعہ پڑھوا کر بہت خوش ہوئے کہا دل مین کہ وہ مارا جاتا کہان ہے دھوکا کھایا مین نے اسکے قتل کیا دبیر سے کہا کہ لکھدو کہ ہمکو خود تمھاری ملاقات کا اشتیاق تھا اس سبب سے پہلے قبل اس امر کے کہ بادشاہ اسلام ہم سے اس امر کی بابت درخواست کرین ہم نے تمکو اطلاع دی اگر تمھاری خواہش یہ ہے کہ مین تمھارے پاس آؤن اور باہم صلح کی تقریر ہو تو بہتر ہے تم نے بیکار کو ہم سے فساد کی بنا ڈالی تھی چونکہ ہمکو فساد منظور نہ تھا بدین سبب ہم نے اُس تحریر پہ

خیال نہ کیا اور ہمکو یہ رقعہ تحریر کیا کہ جسکا تم نے یہ جواب تحریر کیا خیر ہم کل بوقت صبح ضرور تمھاری ملاقات کو آئینگے مجکو خود اسی امر کا انتظار تھا کیونکہ جب تم سے صلح ہوجائے اور باہم اقرار و مدار ہوجائے پھر اگر ہم سے اہل اسلام درخواست کرین ہم ان سے صاف انکار کردین کہ ہم نے اخلاق سے تجکو ہم سے مقابلہ کرنے کے لیئے لیا ہوا ہے ہم تم سے جبکہ نہین لڑ سکتے ہین تم نے پہلے کیون نہ ہم سے درخواست کی اب ہم دوسرے کے پابند ہوگئے ہین پس مین آپ سے یہ کہکر اپنی عقب گذاری کرونگا کیونکہ ایک مرتبہ مین تو انکی شراکت کرکے بہت پچھتایا انھون نے پورے طور سے جو اقرار کیا تھا اسپر عمل نہ کیا اب مجکو انکی شراکت منظور نہین ہے اگر میرے اور تمھارے صلح نہ ہوگا مین یہان سے واپس چلا جاؤنگا کیونکہ مجکو تم سے فساد منظور نہین ہے گو تم نے بنا فساد کی پہلے ہم سے ہی ڈالی تھی اگر تم بر سر فساد ہوتے تو کیا ہوتا بیکار سو کشت وخون ہوتا خیر تم ہماری تحریر سے صلح پر آمادہ ہوگئے ہم مکرر تحریر کرتے ہین کل ہم ضرور آئینگے تمھاری ملاقات کو یہ لکھوا کر اسی نامہ بر کے ہاتھ یہ جواب روانہ کیا وہان قرناطیس جواب کے انتظار مین تھا کہ نامہ بر جواب لیکر پہونچا اور قرناطیس کو دیا قرناطیس نے پڑھوا کر سنا بہت خوش ہوا اپنے دل مین کہ وہ مارا اب یہ جاتے کہان ہین آپ ہی تو یہان میرے شاگردونکو قتل کرکے بہت خوش ہوئے ہین وہ اپنے دل مین یہ خیال کرین کہ مین انکے خون کے معاوضہ سے باز آکر صلح کرتا ہون یہ غیر ممکن ہے صرف فریب دیکر انکو اسیر کرلونگا اسکے بعد دیکھا جائیگا کیا خوش ہوئے ہین کہ صلح کے لیئے طلب کیا معلوم ہوتا ہے کہ وہ مجھسے ڈر گئے ہین یہ اثر میری پہلی تحریر کا ہے یہ دل سے باتین کرکے منشی سے کہا کہ لکھدو کہ بسم اللہ تشریف لائیے مین کل آپکا منتظر رہونگا خانہ خانۂ شماست مجکو نہایت خوشی ہوگی مین تمھارے پا انداز کے لئے آنکھونکو فرش کردونگا یہ لکھوا کر دیا کہ لیجاؤ اور زبانی کہدینا کہ شوق سے تشریف لائیے میرا شرف ہے گو آپکو تکلیف ہوگی مگر میری خوشی تو آپکی ہی مین خود حاضر ہوتا مگر چند مجبوریون سے مجبور ہون اس سبب سے یہ تکلیف مین نے آپکو دینا گوارا کی مین بہت ممنون و مشکور ہوا اور آپکے احسان سے تمام عمر سر نہ اٹھا سکونگا نامہ بر یہ جواب زبانی لیکر سلام کرکے وہان سے روانہ ہوا بعد جانے نامہ بر کے قرناطیس نے اخلاق واہل دربار سے کہا کہ خوش ہو کہ میرا فریب چل گیا ہے

مین نے مار لیا اب یہ جاتا کہان ہے کل صبح کو مین ایک دریا سے سحر بناکر انھین بنگلہ تیار کرکے
بیٹھونگا اور اُسی بنگلہ مین آنسے ملاقات کرونگا اگر وہ ساحر زبردست ہین تو میرے پاس
آئینگے اور اس دریا سے سحر کے بچکر نکل جائینگے اور اگر زبردست ساحر نہین ہین تو غرق
ہو جائینگے اُسی وقت اگر بچکر بسبب اپنے سحر کے چلے آئے ہین باتون مین لگاکر
اور غافل کرکے اُنکو غرق کرونگا پھر علیحدہ کل اُنکا خاتمہ کرونگا یہ کہکر دربار برخاست کیا سب
اپنے مقام پر خوش خوش آئے اس خیال سے کہ کل ان لوگونکا جو کہ قاتل نقابدارین خاتمہ
ہوگا پس سون اہل اسلام کا قرناطیس اخلاق کے ہمراہ اُس مقام پر آیا جو کہ اسکے واسطے
مقرر کیا گیا تھا کھانا وغیرہ زہر مار کرکے دو پہر رات تک اخلاق کے ہمراہ عیش و عشرت مین مصروف
رہا کیونکہ بہت دنون سے فراق تھا قرناطیس فراق اخلاق مین تڑپا کرتا تھا آج اسکو یہ دن نصیب
ہوا لاکھ لاکھ اخلاق نے انکار کیا اُسنے ایک نہ سنی بلکہ یہ کہا کہ اگر تم میرا کہنا نہ مانوگی تو مین چلا جاؤنگا
اور خدا پرستون کا شریک ہونگا اُنکا شریک ہوکر تمکو قتل کرونگا اس سبب سے اخلاق مجبور ہوگیا
خوب دو پہر شب عیش کیا دونون نے جب بارہ بجے قرناطیس اُٹھا خون خوک سے غسل کیا پھر
دیا اپنا سحر جگانے لگا اور تازہ کرنے لگا اخلاق اپنے خیمے مین جاکر سو رہا یہ سحر جگایا گیا اور تازہ
کیا گیا یہ حرامزادہ اپنے اس کام مین مصروف تھا اور اخلاق خواب مرگ مین اب کچھ نقابدار کے لشکر
اور بادشاہ کی حالت سماعت فرمایئے کہ جب جواب نامہ پہونچا تو پڑھا گیا اور سُنا جب شمشیر نے سب
سرداروں سے کہا کہ اب کیا کرنا چاہیئے سب نے کہا آپنے غضب کیا ہم سے دریافت بھی نہ کیا
کہ وہان جانے کا اقرار کرین جائیں یا نہ جائین اور اُس سے اقرار کرلیا حضور وہ بہت
بڑا ساحر زبردست اور نہایت درجہ بدکار اور دغا باز ہے ہمکو یہ خوف ہوتا ہے کہ ایسا نہ ہو کہ
وہ آپکو دھوکا دے اور آپکو فریب دیکر سحر مین مبتلا کرلے ہم لوگ پھر بالکل بے دست و پا
سے ہو جائینگے کیونکہ ہملوگ آپکے بھروسہ پر اُس سے مقابلہ کرنے کو آمادہ ہین بعد خدا کے
اگر خدانخواستہ ہم اسیر ہوگئے تو آپ کوشش کرکے ہمکو رہا کرالین گے اگر خدانخواستہ آپ کسی
آفت مین مبتلا ہوئے تو ہم کچھ نہین بنا سکتے اسمین بڑی خرابی ہوگی اب ہم کیا عرض کرین
تو منع کرسکتے ہین کہ آپ تشریف نہ لیجائیں کیونکہ دلالت وعدہ ہوگا اور وہ یہ خیال کریگا

کہ خود ہی تو اقرار کیا اور خود ہی نہ آئے مجھ سے ڈر گئے دبا دُوا لیگا نہ یہ عرض کر سکتے ہین کہ آپ تشریف لیجائیں کیونکہ جانے مین خرابی ہی بادشاہ نے جو یہ پایا کہ اتنا یہ غیر ممکن ہی کہ مین نہ جاؤن چاہیے وہان جا کر کسی بلا مین مبتلا ہون یا کسی آفت مین ہین کل صبح کو جاؤنگا ضرور اپنے امکان بھر اسکے قتل کی کوشش یا اسیر کرنے کی کرونگا آیندہ قسمت اور اہل اسلام کی تقدیر یہ حرامزادہ چالاک کیا دھوکا دیگا اور کیا فریب جبکہ مین نے بڑے بڑے ساحرونکو اور عیارون کو کہ جنکا مثل اور نظیر نہ تھا دھوکا اور فریب دیکر اسیر کر لیا یا قتل فرما کیا ہی افراسیاب ایسے ساحر کو کہ جو کہ خداوند ساحران یا ملکہ ماہ یا ساحر مشمش کو جیب مین ڈالے کئی مرتبہ دھوکا دیا تو یہ کیا چیز ہی اور اسکی کیا حقیقت ہی جو میرا دھوکا نہ کھائے اور مین اسکے فریب مین آجاؤن خدا کی ذات سے تو یہ امید ہی کہ مین دھوکا نہ کھاؤنگا بلکہ اسکو دھوکا دیکر اسیر کرونگا آیندہ جو ہوگا تب تقدیر نے بروز ازل تحریر کیا ہی وہی ہوگا مقدر کی تحریر سے کوئی چارہ نہین ہی مگر ہان تم لوگ بھی کوئی تدبیر نکالو تاکہ اور زیادہ اطمینان ہو جائے سب نے عرض کیا کہ ہم فکر کرتے ہین یہ کہکر ہر ایک دریاے فکر مین غوطہ زن ہوا اور غواصی کرنے لگا تاکہ گوہر مراد ہاتھ مین آئے ایک مرتبہ ملکہ غزال آہو چشم نے سر اٹھا کر عرض کیا کہ مینے ایک تدبیر سوچی ہی وہ یہ تدبیر ہی کہ ایک انگشتری ہمارے بزرگون سے ہمارے پاس چلی آتی ہی پشت در پشت اسکا اثر یہ ہی کہ جسکے پاس وہ انگشتری ہو تو اسپر سحر اثر کرتا ہی بلکہ اسمین یہ اثر ہی کہ جس ساحر کے پاس جاؤ وہ سحر بھول جاتا ہی پھر اسکو وہ سحر یاد نہین رہتا ہی یا جو چیز سحر کی ہوتی ہی جہان اس انگشتری کا عکس اس چیز پر پڑا وہ مٹ جاتی ہی سحر بالکل دفع ہو جاتا ہی پس وہ انگشتری آپ اپنے پاس رکھین کہ اسکے سحر سے محفوظ رہین یا جس جگہ وہ آپکو بٹھائے اگر سحر کی وہ جگہ ہو تو وہ سحر برطرف ہو جائے اور آپ پر اسکا سحر اثر نہ کرے بادشاہ نے کہا کہ لاؤ وہ انگشتری کہان ہی غزالہ نے عرض کیا کہ وہ ہمارے پاس نہین ہی اس سبب سے ہم اپنے پاس نہین رکھتے ہین کہ اگر وہ ہمارے پاس ہوگی تو سحر فراموش ہو جائیگا ہم نے وہ احتیاط سے رکھی ہی اگر ہمکو حکم ہو تو جا کر لے آئین بادشاہ نے جواب دیا کہ شوق سے جاؤ اور لے آؤ پس ملکہ غزالہ وہان سے اٹھکر بیرون بارگاہ آئین اور سحر کرکے پر پرواز پیدا کرکے وہان سے ایک طرف کو روانہ ہوئین ناظرین کو یاد ہوگا کہ جسقدر ساحر ہین سب سحر سے اپنی صورت

تبدیل کرکے یہ بھی دربار مین آکر بیٹھتے ہین پس غزالہ سحر کرکے اس مقام پر آئی راوی بیان کرتا ہی کہ ایک جنگل مین غزالہ آکر اتری ایک زرکدہ مین گئی اُسمین ایک سمدری تھی اُسمین ایک دروازہ لگا ہوا تھا اُسمین قفل تھا پس ملکہ نے سحر کیا کہ وہ قفل خود بخود کھل کر گرا اب جو قفل کھلا تو دروازہ وا ہوا ملکہ اُس دروازے مین گئی ایک اور صحراے پر بہار ملا اب ملکہ نے ایک طرف کا رخ کیا چند قدم جاکر کچھ اسم سحر پڑھکر دستک دی کہ یکایک ایک غبار سا ظاہر ہوا اور برق چمکی جب وہ غبار برطرف ہوا تو اُس صحرا مین ایک گنبد مقفل نظر آیا ملکہ اُس گنبد کے قریب آئی سحر کیا کہ وہ قفل وا ہوا ملکہ اندر گنبد کے آئی ایک صندوق تھا اُسکو وا کیا اُسمین سے ایک صندوقچہ برنجی نکالا اُسکو لیکر باہر آئی اور یہان آکر سحر کیا کہ اُسی طور سے وہ گنبد بند ہو گیا اور قفل لگ گیا اور اُسی طور سے گنبد غائب ہو گیا راوی بیان کرتا ہی کہ ملکہ کو جو سحر فراموش نہوا اُسکا سبب یہ تھا کہ وہ انگشتری صندوقچہ مین تھی اور بہت احتیاط سے رکھی ہوئی تھی ہان اگر صندوقچہ کے باہر ہاتھ مین ہوتی تو سحر یاد نہ آتا پس ملکہ وہ صندوقچہ لیکر باہر آئی اُس جنگل سے اُسی دروازے کے ذریعہ سے اُس سمدری مین آکر اُس دروازے کو بھی اُسی طور سے بند کردیا اور بیرون درہ آکر اور سحر کرکے لشکر مین آئی یہان سب انتظار کر رہے تھے کہ ملکہ آکر پہونچی شاہ نقلی نے دریافت کیا کہ انگشتری لائین ملکہ نے کہا کہ جی ہان لائی جواب دیا کہ بہت جلد آئین کہا کہ بذریعہ سحر کے گئی اور آئی فرمایا کہ تمکو سحر فراموش نہوا عرض کیا کہ وہ صندوقچہ کے اندر بند ہی اسی سبب سے مجکو سحر یاد رہا یہ کہکر صندوقچہ سامنے رکھدیا اور ایک کنجی دوپٹے سے نکال کر رکھی کہ اس سے وا کیجیے بادشاہ نقلی نے وہ صندوقچہ کھولا اُسمین سے ایک انگشتری نکلی کہ طلائی اُسکا حلقہ اور یاقوت کا نگینہ اُسپر کچھ اسما کندہ تھے جو کہ پڑھے نجاتے تھے اور ایک قسم کی اُسمین آب و تاب تھی کہ اُسپر آنکھ کام نہ کرتی تھی وہ انگشتری نکال کر دہنے ہاتھ مین بادشاہ نے پہن لی برائے امتحان ساحرون سے کہا کہ مجھپر سحر کرو کہ مین اسکا امتحان کرلون ساحرون نے سحر کیا بالکل اثر نہ کیا تب کہا کوئی گلدستہ سحر کا بناکر میرے پاس لاؤ پس ساحر گلدستہ

تپاکر لائے عکس جو ڈالا وہ گلدستہ جل کر خاک ہوگیا جب امتحان کر لیا تو اطمینان ہوا اب بادشاہ نے سیران جادو و ملکہ گوہر آرا سے فرمایا کہ تم دونون صاحب میرے ہمراہ چلنا اور دیکھنا کہ مین کیسی ظفر کرتا ہون اور کیونکر اسکو فریب مین لاکر عیاری کرتا ہون انھون نے عرض کیا کہ بہت خوب نقابدار سے کہا کہ تم لشکر مین رہنا اور اپنی حفاظت کرنا جواب دیا کہ بہت بہتر تب ملکہ غزالہ آہو چشم نے بھی عرض کیا کہ اگر اجازت ہو تو ہم بھی ہمراہ چلین فرمایا کہ کیا مضائقہ ہے انھون نے عرض کیا کہ آپکے ہمراہ تو ہونگے مگر الگ کہا اچھا جب یہ سب امر طے ہو چکے اسوقت بادشاہ نے غزالہ سے کہا کہ ایک امر ہم دریافت کرتے ہین تم ذرا بتاؤ عرض کیا کہ بیان فرمایئے فرمایا کہ تم نے یہ انگشتری پہلے ہمکو کیون نہ دی کہ ہم نقابدار کو دیکر نقابدار کے مقابلہ مین روانہ کرتے تاکہ یہ اسکے سحر سے محفوظ رہتے عرض کیا کہ اسکے مقابلہ مین کوئی اس امر کی ضرورت نہین نہ تھی کیونکہ وہ ایسا زبردست ساحر نہ تھا صرف ہمین اسکو کافی تھے اور آپ نے ملاحظہ فرما لیا کہ کیونکر اسکو قتل کیا کہا کہ اچھا کیا ملکہ غزالہ نے عرض کیا کہ حضور اس امر کا خیال رکھین کہ ان بازون پر اسکا عکس نہ پڑے ورنہ یہ سحر ہمارا برطرف ہو جائے گا اور یہ باز سحر کے ہٹ جائینگے جواب دیا کہ تمھارے کہنے کی کوئی ضرورت نہین ہے مجکو خود اس امر کا خیال ہے یہ کہکر دربار برخاست کیا سب نے اپنے اپنے مقام پر آکر کھانا وغیرہ کھایا اور آرام کیا بادشاہ نے اپنے خیمے مین جاکر آرام کیا وہ رات بسر کی اور تمام کی اور آمد آمد سحر کی شروع ہوئی سپیدہ سحری نے ظہور کیا نور سے تمام عالم کو معمور کیا نسیم سحری کے جھونکے چلنے لگے طائر آشیانون سے نکل کر حمد الٰہی شاخہاے درخت پر بیٹھ کر کرنے لگے آمد آمد ساحر روز کی افق مشرق سے شروع ہوئی یعنی صبح ہوگئی لشکر اسلام و لشکر بادشاہ یکرنگ سے صداے اذان بلند ہوئی سب سرداران نماز و وظیفہ سے فراغت کر کے پوشاک درباری پہن پہن کر بارگاہ مین آنے لگے ادھر بادشاہ اسلام کا دربار آراستہ ہوا اور بادشاہ یکرنگ کا لشکر کفار نے بھی پوجا

ادھر سے فراغت پاکر دربار اخلاق نے بھی آراستہ کیا قرناطیس جادو بھی آیا سب داخل
دربار ہوئے قرناطیس نے کہا کہ آج وعدہ ہی آنے کا بادشاہ بکرنگ کے چلو ہم تمکو اپنے سحر کا
تماشا دکھائین ادھر بادشاہ اسلام نے حکم دیا کہ جاکر خبر لاؤ لشکر کفار کی اور لشکر نقابدار کی کہ
یہ لوگ کس فکر مین ہین یہ حکم پاکر چند ہرکارے طرف لشکر کفار کے چلے اور چند ہرکارے طرف
لشکر نقابدار کے ادھر بادشاہ بکرنگ نے حکم دیا کہ ہرکارون کو کہ جاکر لشکر کفار سے خبر لاؤ کہ وہ
کس فکر مین ہین اور قرناطیس نے میری ملاقات کا کیا بندوبست کیا ہی تم خبر لاؤ تو مین بندوبست جا کا
کرون ہرکارے بحکم قضا شیم سکے روانہ ہوئے دونون لشکرون کے ہرکارے چلے ادھر
قرناطیس اخلاق و کل اہل دربار کو باہر لیکر بارگاہ سے آیا اور اپنے لشکر سے نکل کر درمیان اپنے
لشکر اور لشکر نقابدار و لشکر اسلام کے کھڑے ہوکر کچھ اسم سحر پڑھا اور ایک گولہ جھولی سے نکالکر
زبان مین نشتر دیکر خون لیا اور گولہ پر چند بوند ٹپکا دیے اور چند روئی کے گالے منگائے اوپر
اسم پڑھکر آنکو اوڑا دیا وہ بالائے آسمان جاکر ابر غلیظ ہوکر محیط ہو گئے اور پانی برسنے لگا
ادھر اسنے وہ گولہ اٹھاکر یا سامری و جمشید کہکر زمین پر مارا ایک زلزلہ سا پیدا ہوا اور زمین
شق ہو گئی سب نے دیکھا کہ ایک بحر ذخار ناپیدا کنار موج زن ہی کہ آسمان اُس دریا سے
طوفان خیز مین مثل حباب کے معلوم ہوتا تھا ہر موج اسکی اٹھہ اٹھکر آسمان تک جاتی تھی
ہر مقام پر بھنور برپا تھا مینہ جھاجھڑ رہا تھا جانوران آبی سر نکال کر ڈرا رہے تھے
عجب دریا تھا کہ جسکو دیکھکر ہر ایک پناہ بذات خدا لیجاتا تھا اُس دریا سے پناہ
پانی دشوار تھی ہر طرف طوفان کا عالم تھا اُس دریا مین مگر ادھر اُس دریا کے لشکر
کفار تھا اور اِس پار لشکر اسلام و نقابدار تھا سب کفار نے دیکھا کہ وسط دریا مین
ایک بنگلہ بلور کا پانی پر قائم ہی اسمین چند کرسیان جواہر نگار آراستہ ہین پس قرناطیس
نے اخلاق سے کہا کہ تم بارگاہ مین جاؤ مین اس بنگلہ مین جاکر بیٹھتا ہون اُس بادشاہ
سے اسی مقام پر ملاقات کرونگا اور قریب مین لاکر اور دھوکا دیکر اور غافل کر کے
اسی دریا مین غرق کر دونگا اس قصہ کو اس طور سے مٹا دونگا اخلاق نے کہا کہ آپکو اختیار ہی
اخلاق یہ کہکر طرف بارگاہ کے چلا قرناطیس نے کہدیا کہ بارگاہ کے پردے اٹھوا دینا تاکہ

تیرے پیر کو اور اس شہنشاہ تک رنگ دیکھو اور یہ بھی دیکھو کہ مین کیونکر اسکو اسیر کرتا ہون ادھر
سیہ کار اپنے لشکر مین پہونچکر داخل بارگاہ کفر پناہ ہوا اور پردے اُٹھوا دیئے دیکھا کہ دریا
بحر ذخار موجزن ہی بیچون بیچ دریا مین ایک بنگلہ ہی کنار دریا کے قرناطیس بیٹھا ہوا ہی جب اخلاق مع
ہمراہیون کے بارگاہ مین پہونچ گیا پردہ اُٹھا دیئے گئے اُسوقت قرناطیس نے دستک دی
ایک کشتی دریا مین پیدا ہوئی کنارے آئی قرناطیس اُسپر سوار ہوا وہ کشتی برابر اُس بنگلے کے
گئی قرناطیس اُترکر کشتی سے داخل بنگلہ ہوکر کرسیان آہنی کی آراستہ تھین ایک کرسی
پر جو کہ بہت پر تکلف تھی بیٹھ گیا سامنے اُسکے دونون لشکر ہین یعنی لشکر اسلام و لشکر
اخلاق بدکار و پشت پر اسکے اسکا لشکر ہی درمیان دریا حائل ہی یہ اُس بنگلہ مین لباس پر تکلف
سے آراستہ بیٹھا ہوا ہی سامنے چوکی پر اسباب سحر رکھا ہوا ہی دو خدمتگار پشت پر کھڑے
ہوئے مگس رانی کر رہے ہین خوشبو ہر قسم کی چلی آتی ہی بنگلہ پانی پر اسطور سے قائم ہی کہ جیسے
زمین پر قائم ہوتا ہی ذرا بھی حرکت نہین ہی یہ اُس بنگلہ مین بیٹھا ہوا انتظار کر رہا ہی اور سحر کو
درست کرتا جاتا ہی اور تدبیر گرفتاری کی سوچ رہا ہی دریا موجزن ہی ہر موج اُسکی آسمان سے
باتین کرتی ہی ہر مقام پر طوفان پانی مین برپا ہی بینڈھا چڑھ رہا ہی نہنگ و سونس سر نکال نکال کر
ہم کشتی کر رہے ہین آسمان اُس دریا مین ایک حباب معلوم ہوتا ہی وہ ہرکارے لشکر اسلام
و لشکر لقا بدکار کے جو برائے دریافت اپنے بادشاہ کے حکم سے طرف لشکر اسلام کے
چلے تھے اب جو قریب لشکر کفار پہونچے دیکھا کہ ایک دریا مابین ہمارے لشکر اور لشکر
کفار کے حائل ہی اور وہ دریائے ناپیدا کنار ہی کہ جسکا دوسرا سرا عدم سے ملا ہوا ہی طوفانہ
اُٹھ رہا ہی موجین یہ معلوم ہوتی ہین کہ تلوارین ہین کہ برابر چل رہی ہین یہ دریا جو دیکھا
ہرکارون کو حیرت ہوئی کہ ابھی کل شام تک بلکہ دوپہر رات تک کہین دریا کا نام و
نشان تک نہ تھا یہ دریائے ناپیدا کنار و بحر ذخار کہان سے پیدا ہوگیا کہ جسکا پاٹ
عدم سے ملا ہوا ہی ایک نے دوسرے سے کہا کہ بھائی کارخانہ سحر کا ہی یہ اُس ساحر
نابکار کی کارگذاری ہی اُسنے سحر سے دریا پیدا کیا ہی صرف اس غرض سے کہ کوئی لشکر
ہمارا نہ آسکے برائے دریافت حال نہ کوئی عیار میدان آکر عیاری کر سکے چلو واپس چلین

ظل اللہ کو اس حال سے آگاہ کرین یہ باہم صلاح کرکے ہرکارے لشکر اسلام کے طرف اپنے لشکر کے واپس چلے یہ بھی دیکھا تھا کہ درمیان دریا کے پانی کے اوپر ایک بنگلہ بلوری قائم ہی اُس مین قرناطیس جادو بڑے تکلف سے کرسی پر تاج سر پر رکھے ہوئے بیٹھا ہی ہرکارے لشکر اسلام کے واپس گئے دریا کو دیکھکر لشکر لقا بدارسے جو ہرکارے وہان پہونچے اُنھون نے جو یہ دریاے طوفان خیز و قرناطیس کو اس حال سے دیکھا تو بہ توبہ پناہ بذات خدا کرتے ہوئے بہت جلد واپس چلے کہ چلکر وہان خبر کرین کہ ہم کیونکر وہان کا حال معلوم کرین اور آپ کیونکر براے ملاقات جائینگے یہان تو شب بھر مین دریاے طوفان خیز پیدا ہوگیا ہی درمیان ہمارے لشکر و لشکر کفار کے اور جسکی ملاقات کو آپ جاتے ہین وہ وسط دریا مین بلوری بنگلے کے اندر کرسی پر بڑے تکلف سے بیٹھا ہوا ادھر کو دیکھ رہا ہی راوی بیان کرتا ہی کہ ہرکاران لشکر اسلام نے بارگاہ مین پہونچکر بادشاہ اسلام کو مجرا کیا اور عرض کیا کہ ہم حسب حکم جہان پناہ خدیو بارگاہ براے دریافت حال لشکر کفار چلے جب اپنے لشکر کو طے کرکے صحرا مین پہونچے اور رُخ اُدھر کا کیا تو ہم نے درمیان اپنے لشکر و لشکر کفار کے ایک دریاے زخار و ناپیدا کنار کو موجزن پایا کہ جسکی پاٹ کا کہین نام و نشان تک نہین ہی آسمان اُس دریا مین ایک حباب معلوم ہوتا ہی ایک شور پانی مین برپا ہی کہ پناہ پانی دشوار ہی جانوران آبی ہر مرتبہ سر نکال کر ڈراتے ہین یہ معلوم ہوتا ہی کہ پانی آنکھین نکالے ہوئے ہی یہ واقعہ دیکھکر ہم بہت حیران ہوئے خیال کیا کہ کل تک تو یہ دریا نہ تھا فوراً دل نے کہا کہ یہ دریاے سحر ہی اسمین نہ اُترنا ورنہ خرابی ہوگی یہ اصلی دریا نہین ہی اب جو ہم نے غور کرکے دیکھا تو اُس ساحر نابکار یعنے قرناطیس کو وسط دریا مین ایک بلوری بنگلہ مین بڑے کبر و غرور سے بیٹھا ہوا پایا یہ واقعہ دیکھکر ہم وہان سے واپس چلے آئے کہ حضور کو اس حال سے آگاہ کرین یہ غلام اب کیونکر جاکر دریافت کرین بادشاہ نے سردارون کی طرف دیکھکر فرمایا کہ قرناطیس نے دریاے سحر اس غرض سے بنایا ہی کہ کوئی اس طرف نہ آسکے نہ کوئی عیار آکر عیاری کرسکے ابھی بندوبست کیا ہی راہ بندی کی ہی خداوند کریم ہم سب کا مالک و مختار و حافظ ہی اگر اسنے یہ بندوبست کیا ہی

تو ہمارا خدا اور کوئی صورت اُسکے قتل کی پیدا کریگا اگر اُسکی قضا ہی تو ہم سب کو اُسکے ہاتھو بچالیگا اگر ہم سب کی قضا ہی تو کیا پرواہ کیا خوف ہی ہم سب حاضر ہین بقول شاعر شعر سر نمی تابم ز شمشیر حبیب + ہرچہ آید بر سر من یا نصیب + سرداروں نے عرض کیا کہ ہم سب بھی موجود ہین اگر دریاے آگ ہو تو ہم اُسمین پھاند پڑین خدا نے چاہا تو ہم اس دریاے سحر کو پیر کر اور شناوری کر کے جا کر اُس نابکار کو قتل کرینگے یہ دریا کیا چیز ہی اگر قلعہ آہن بھی ہو تو ہم اُسکو فتح کرین یہ کفار جانتے کہان ہین بادشاہ نے فرمایا کہ آپ لوگ ایسے ہی ہین دیکھیے پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہی جواہر بن عمرو نے عرض کیا کہ حضور ملاحظہ کرین کہ اگر خدا نے چاہا تو آپ کے غلام دریا کے پار جا کر اور عیاری کر کے اسکو نہ قتل کرین تو کچھو کام نہ کیا اگر ہم نے ایسا نہ کیا تو ہم عیار کیسے اور فرزند شاہ عیار کیسے یہ دریا کیا ہی اگر تمام عالم آب ہو جائے اور یہ نابکار اُس عالم آب مین اپنے کو پوشیدہ کرے تو بھی ہم جا کر آپ کے اقبال و فضل خدا سے قتل کرین اور عیاری کرین یہ فن عیاری حاصل کس دن کے لیے کیا ہی اگر ہم نے اسپر عیاری نہ کی اور دریا سے خوف کر کے رہ گئے تو ہمارے عیار ہونے پر لعن و لعنت ہی بادشاہ نے فرمایا کہ تم ایسے ہی ہو اور کس کے فرزند ہو اور کس کے یہ لوگ شاگرد ہین ضرور ضرور ہمکو یقین ہی کہ تم لوگ اس دریا کو عبور کر کے جاؤگے اور قتل کروگے یہان تو یہ تدبیر اور گفتگو ہو رہی ہی اُدھر لشکر نقابدار کے ہرکارے بارگاہ مین پہونچے اپنے بادشاہ کو مجرا کیا کھڑے رہے شہنشاہ یک رنگ تاج گیر نے دریافت کیا کہ کیا خبر لائے اور کیا انتظام کیا ہی ہماری ملاقات کا اُنھون نے عرض کیا کہ خداوند ہم لشکر مین پہونچ نہ سکے راستہ ہی بند ہی قرناطیس نے بڑا بندوبست کیا ہی کہ کوئی لشکر مین آ نہ سکے فرمایا کہ بیان کرو کیا بندوبست کیا ہی اور کیا ملاقات کا انتظام کیا ہی کیا سامان ہی لشکر کس طور سے آراستہ کیا ہی اُنھون نے عرض کیا کہ ہم لشکر مین جا ہی نہ سکے راستے سے واپس آئے ہم کو کیا معلوم کہ کیا سامان کیا ہی اور کیا بندوبست پوچھا کہ راستے سے کیون واپس آئے اُنھون نے عرض کیا کہ ہم جو بموجب حکم سرکار یہانسے چلے جب اپنے لشکر کی حد سے نکل کر صحرا مین پہونچے تو ہم نے راہ مین اپنے لشکر و لشکر

اسلام و لشکر کفار کے ایک دریا موجزن پایا پہنچے لشکر کفار تو اُس پار مقیم ہوا اور یہ دونون لشکر
اِس پار اُس دریا کو دیکھ کر ہمارے حواس جاتے رہے چونکہ پانی اُس بحر ناپیدا کنار سے زنگار
دیکھنے ہم بہت حیران ہوئے کہ یہ دریا کہان سے دفعتًا پیدا ہوگیا کہ جسکے پاٹ کی کوئی
حد ہی نہ کنارون کی آج صبح تک تو یہ دریا نہ تھا اُس دریا کو دیکھ کر ہمارا زہرہ آب ہوا کہ ہم اُس پار
شناوری کرکے جائین کیونکہ ہر مقام پر اُسمین طوفان برپا تھا اندر پڑی ہوئی موجین ایسا معلوم
ہوتا ہی کہ تلوار کا کام کر رہی ہین جانوران آبی دمبدم سر پانی سے باہر نکالتے ہین جب
دم کشی کرتے ہین کوسون کا پانی سمٹ کر ایک جا ہو جاتا ہی طرفہ تماشہ یہ ہی کہ پانی سے
آگ کے شعلے نکلتے ہین پانی کھول رہا ہی غرض یہ ہی جب ہم نے دیکھا کہ یہ دریا راہ مین حائل ہی
راہ اُسطرف جانے کی نہین ہی بالکل مسدود ہی تو ہم مایوس ہوئے باہم صلاح کی کہ دریا کو
پیر کر اُس پار چلین مگر رائے نہ ہوئی کیونکہ یہ قرار پایا کہ یہ دریا سحر ہی اور دیکھ رہے ہو
کہ ہر قسم کی آفت اسمین پیدا ہی ایسی حالت مین جانا بالکل خلاف عقل ہی اگر کسی بلا مین
مبتلا ہوگئے تو پھر کیا ہوگا اس سے بہتر یہ ہی کہ چل کر بادشاہ کو اس حال سے آگاہ کرین
کیونکہ وہ انتظار کر رہے ہونگے کہ ہرکارے خبر لے کر آئین تو ہم یہان سے جائین ملاقات
کو اُنسے عرض کرین کہ آپ کیونکر تشریف لے جائینگے وہان تو راہ بند ہی دریا حائل ہی یہ رائے
باہم کرکے واپس چلنے کا قصد کیا تھا کہ ہم نے دیکھا وسط دریا مین ایک بلور کا بنگلہ پانی
کے اوپر آراستہ ہی اسمین قرناطیس جادو بڑے تکلف سے کرسی پر بیٹھا ہوا ہی اُسنے ہم کو
دیکھا ہم نے اسکو جب اُسنے ہم کو دیکھا تو خود پکار کر کہا کہ ای جاسوسان لشکر نقابدار اپنے
بادشاہ سے کہدینا کہ مین آپ کا انتظار کر رہا ہون کیونکہ آپ نے آج ملاقات کرنے کا
وعدہ فرمایا تھا لہذا مین آپ کا منتظر ہون تشریف لائیے مین آپ سے اسی مقام پر یعنی
درمیان دریا کے ملاقات کرونگا اس غرض سے کہ میرے اور آپ کے جو امر قرار پائے اور
جو بات طے ہو جائے اُس سے کوئی دوسرا اور آگاہ و خبردار نہ ہو اگر اور کسی مقام پر ملاقات
کرتا اور میرے آپ کے امر طے ہوتا تو ہر طور سے لوگ آتے اور اُس بات سے آگاہ ہوتے
بس مین نے یہ طریقہ اپنے دل مین خیال کرکے ایجاد کیا کہ یہان کوئی نہ آسکیگا صرف

ہین ہونگا اور دو میرے رفیق اور آپ اور آپ کے دو رفیق ہون اور اگر اپنے ہمراہ کسی رفیق کو لائیے گا تو اُسی کو لائیے گا کہ جس پر حد درجہ کا اعتماد ہو کہ وہ کسی سے کوئی بات نہ کہے گا بلکہ میرے نزدیک تو مناسب یہ ہوگا کہ آپ تنہا تشریف لائیے تو بہتر ہوگا یہ جو خدمتگار میرے پاس موجود ہین ہین انکو بھی یہان سے رخصت کر دونگا سوا ے میرے اور آپ کے دوسرا نہ ہوگا یہ جو اُسنے پکار کر کہا ہم نے سُن لیا اور وہان سے واپس آئے یہ نہ معلوم ہوا کہ اُسنے ہم کو پہچان کیونکر لیا کہ ہم اس لشکر کے ہرکارے ہین کیونکہ ہم صورت تبدیل کیے ہوئے تھے جو اُسنے ہم سے یہ تقریر کی ہم وہان سے حاضر خدمت ہوئے ہم آپ کو اس حال سے آگاہ کرتے ہین کہ آپ تشریف نہ لے جائین کوئی نہ کوئی اس مین مکر ہے اول تو راہ نہین ہے دوسرے ملاقات کس سے فرمائیے گا وہ تو وسط دریا مین ہے آیندہ حضور کو اختیار ہے جو ہم جان نثارون نے دیکھا تھا اُسکو خدمت والا مین عرض کر دیا اور جو اُسنے ہم کو پیام دیا تھا وہ بھی یہ سب زبانی ہرکارون کے سُنکے بادشاہ کو ایک قسم کی حیرت ہوئی اور سر کو زانوے فکر پر رکھا اور بحر تفکر مین غوطہ مارا اور خیال کرنے لگے کہ اگر نہین جاتا ہون تو وہ حرامزادہ خیال کرے گا کہ مجھ سے ڈر گئے اور دریا کی حالت سُنکے نہ آئے اور جاتا ہون تو کیونکر جاؤن بس یہ سوچ کر گلشن طرار ہی و عیاری کی فکر کرنے لگے فوراً ایک امر خیال مین آیا کہ تمھارے پاس منڈھی حضرت دانیال کی موجود ہے اور تخت زبرجد شاہ اُسی منڈھی کو برپا کرو اُس تخت پر سوار ہوکر اُسکی ملاقات کو جاؤ اور عیاری کر کے اُس نابکار کو گرفتار کرو اب یہ جاتا کہان ہے دوسرے ملکہ غزال نے تو انگشتری دی ہے جو کہ دافع سحر ہے اشیاے سحر کو دفع کرتی ہے بس اس انگشتری کا عکس دریا پر ڈالنا دریا مٹ جائے گا نام تک باقی نہ رہے گا یہ جو دل مین خیال آیا فوراً سر اُٹھایا چہرہ بشاش تھا پہلے ہرکارون سے یہ ماجرا سُنکے کچھ اُداس ہوئے تھے اب جو سردارون نے بشاش پایا ہر ایک نے عرض کیا کہ پھر کیا قصد ہے تشریف لے جائیے گا یا نہین فرمایا کہ ضرور جاؤنگا یہ کیا ممکن ہے جو نہ جاؤن نہ جا کر یہ اُسکو خیال دلاؤن کہ ڈر گئے اگر وہ دریاے آتش مین ہوتا تو بھی مین جاتا یا وہان اژدر مین ہوتا تو وہان بھی جاتا اب یہ بھی ممکن ہے کہ مین وعدہ خلافی کرون جاؤنگا اور جو مین نے کہا ہے کہ اسکو اسیر کر کے لاؤن گا نہ معلوم

وہ حرامزادہ بھولا کس امر پر ہی یہ بیکار کا کرشمہ کرکے بیٹھا ہی اگر مین نے اُسی مقام پر جاکر نہ ملاقات
کی تو کام ہی کیا کیا وعدہ خلافی نہ کرنا چاہئیے حریف جہان طلب کرے اُسی مقام پر جائے مین
بادشاہ اسلام سے روپیہ لے چکا ہون اور اقرار کرچکا ہون کہ یا تو اسکو قتل کرونگا یا اسیر
مین اسکا ذمہ کرتا ہون بس مین کیونکر نہ جاؤن یہ دریا کیا ہی صرف دھوکے کی ٹٹی ہی ہم کو ڈرانے
کے لیے یہ دریا بنایا ہی سوانگ بناکر بیٹھا ہی تم لوگ دیکھو تو کہ مین کیونکر اسکو اسیر کرتا ہون
سرداروں نے عرض کیا کہ آپ کو اختیار ہی ہم کچھ کہہ نہین سکتے ہین ادھر بادشاہ نقلی نے اُن
سرداروں سے کہا کہ جسکو کل کہا تھا کہ تم بھی ہمراہ چلنا کہ آج آپ لوگ میرے ہمراہ نہ چلین
کوئی ضرورت نہین ہی اُنھون نے کہا کہ ہم تو ضرور چلین گے جواب دیا کہ تمھارے چلنے سے
میرا تو کچھ نقصان نہین ہی ہان تم ہی لوگون کا نقصان ہی وہ یہ کہ جسطور سے مین جاؤنگا اگر مین
تم کو ہمراہ لونگا تو تم لوگ سحر بھول جاؤ گے صرف اُتنی دیر کہ جتنی دیر میرے ہمراہ رہوگے بعد
کو پھر یاد آجائیگا آجائیگا اور وہان سحر کا کارخانہ ہی ایسا نہ ہو کہ تم لوگ کسی بلا مین مبتلا
ہوجاؤ اُسپر اُن لوگون نے جواب دیا کہ جبکہ ہم سحر بھول جائینگے تو دوسرے کو کب سحر یاد
آئے گا اور وہ کب کوئی آفت یا بلا ہم پر نازل کرے گا بس ہمارا چلنا کوئی ہمارے لیے
قباحت نہین ہی ہم بھی دیکھین گے کہ کیونکر آپ اُسکو اسیر کرتے ہین جواب دیا کہ بہتر
چلو یہ کہکر تخت پر سے اُٹھے ہرکارے جو لشکر اسلام کے یہان موجود تھے وہ یہ حال
دریافت کرکے فوراً بارگاہ سلیمانی مین آئے اور زمین ادب کو لب عبودیت سے بوسہ
دے کر عرض کیا کہ ہم لشکر نقابلہ مین موجود تھے کہ ہم نے سُنا کہ بادشاہ برائے ملاقات
قرناطیس جادو جانے والے ہین کیونکہ کل نامہ و پیام باہم ہوا ہم بارگاہ مین گئے دیکھا
باہم کچھ صلاح ہورہی ہی بس جب صلاح ہوچکی اُسوقت یہ ہم نے سُنا کہ بادشاہ
لشکر مع چند سرداروں کے جاکر اُس دریا مین جو کہ قرناطیس نے سحر سے بنایا ہی
قرناطیس سے ملاقات کرینگے اور آپ کے اور قرناطیس کے مصالحت کرادینگے
ہم نے خیال کیا دل مین کہ آپ کو آگاہ کردین تاکہ آپ بھی یہ تماشہ ملاحظہ کرین
جب وہان چلنے کا سامان ہونے لگا ہم ادھر کو آمادہ کرنے کو آئے بادشاہ اسلام

نے سرداروں سے فرمایا کہ یہ تماشہ بھی لائق دیدار ہے ہم یقین کرتے ہیں کہ ہماری بارگاہ سے
سامنا ہوگا پردے اُٹھوا دیے جائیں سب نے عرض کیا کہ بخوبی سامنا ہے بس اُسیوقت
پردے اُٹھوا دیے گئے بادشاہ وکل اہل دربار نے دیکھا کہ ایک دریاے زخار موجیں
مار رہا ہے اور ایک بنگلہ ہے کہ پانی پر قائم ہے اُسمیں قرناطیس بیٹھا ہوا ہے اودھر تو یہ بندوبست
ہوا اُدھر شہنشاہ یک رنگ کل سرداروں وکل لشکر کو نقابدار کے سپرد کر گئے اور بہت
کچھ کلمات تسلی دے کر مع چار سرداروں کے بیرون بارگاہ آئے کیونکہ کل طے ہو چکا تھا
کہ چار سردار چلیں زیادہ کی ضرورت نہیں ہے بس خیمے میں اُن سرداروں کو ہمراہ لے کر
گئے وہاں اُنسے کہا کہ سبب یہ ہے کہ میں تم کو چلنے کے لیے منع کرتا ہوں میں منڈھی حضرت
دانیال کی برپا کرونگا اُسمیں بیٹھ کر اُسکے پاس جاؤنگا اور عیاری کرونگا میں نے بارگاہ
میں اس سبب سے نہ تو پکار کر تقریر کی نہ اس امر کو ظاہر کیا کہ شائد ہرکارے دونوں لشکروں
کے موجود ہوں یعنے لشکر کفار و لشکر اسلام کے اور وہ اس امر سے آگاہ ہوں تو میرا راز
افشا ہوا اور سب پر ظاہر ہو یہاں میں تم سے کہتا ہوں اگر تم لوگ اُس منڈھی میں
بیٹھو گے تو سحر بھول جاؤ گے اس سے مناسب یہ ہے کہ میرے ہمراہ نہ چلو اُنھوں نے
جواب دیا کہ ہم ضرور چلیں گے بلکہ بخرالہ وآہو نے کہا کہ ہم اسطور سے آپ کے ہمراہ
ہو لیں کہ کسی پر ظاہر نہ ہوگا اور ہم دونوں آپ کے دونوں طرف منڈھی کے ہو لیں گے
اس سبب سے الگ چلیں گے کہ شائد سحر کرنے کی ضرورت ہو اور سحر کرنا پڑے تو پھر
اُسوقت خرابی ہے جو یہ آپ فرما چکے ہیں کہ منڈھی کے اندر سحر فراموش ہو جاتا ہے خواجہ
نے جواب دیا کہ تم کو اختیار ہے یہ کہکر بس ایک مہد مرصع تاج مکلل بجواہر نکالا اور
نہایت نفیس زیر جامہ وقبا وغیرہ اور آلات جنگ یعنے تلوار وغیرہ مرصع کار قیمتی سے
تکلف کار زیب تن فرمائی تاج سر پر رکھا ہتھیار لگائے جواہرات سے اپنے کو آراستہ
کیا زنبیل سے منڈھی حضرت دانیال کی اور تخت زبرجد شاہ نکالا منڈھی کو
بسر آراستہ کیا وہ مثل گنبد کے تھی ایک تخت پر مرصع کار فرش آراستہ کیا تین کرسیاں
جواہر نگار لگائیں آپ آراستہ ہو کر اُس منڈھی میں آئے شیر ان وغیرہ جو دو ساحر

ہمراہ چلنے پر آمادہ تھے اُنکو بھی طلب کیا وہ بھی اندر منڈھی کے آئے حکم دیا کہ کرسیون پر
بیٹھ جاؤ اُنھون نے عرض کیا کہ ہماری یہ لیاقت نہین ہے کہ ہم برابر حضور کے بیٹھین بلکہ
ہم کو یہ زیبا ہے کہ ہم پس پشت بطریقہ خدمتگار مگس رانی کرین جسطور سے کہ قرناطیس کے
پس پشت اُسکے ملازم کھڑے ہوئے مگس رانی کرتے ہین فرمایا کہ نہین کیا ضرورت ہے
عرض کیا کہ کبھی ایسا نہ ہوگا جواب دیا کہ تم کو اختیار ہے اچھا فرما سحر تو یاد کرو راوی بیان کرتا ہے
کہ یہ دونون جو کہ منڈھی کے اندر ساحر تھے زبردست و بلا کے تھے کہنے سے اب جو خیال
کرتے ہین تو بالکل سحر فراموش ہے ایک حرف الفاظ سحر یاد نہین ہے عرض کیا کہ بالکل فراموش
ہے فرمایا کہ میرے کہنے کا یقین آیا عرض کیا کہ ہم کو قبل ہی سے یقین تھا نہ یقین کرنے
کی کیا بات تھی یہ کہکر دونون پشت پر آکر کھڑے ہوئے آپ بیچ کی کرسی پر بڑے تکلف
سے رونق افروز ہوئے آپ کے سر اقدس پر چتر کے عمل ہوتے ہوئے شاہانہ تجمل
کے طریقہ سے آپ آراستہ جب یہ بندوبست ہو چکا آپ نے منڈھی کی طرف خطاب
کر کے فرمایا کہ اے منڈھی مجھکو پاس قرناطیس کے پہونچا دے اُدھر اُن دونون نے بھی
اپنا بندوبست کر لیا یعنی غزالہ و آہو چشم نے یہ فرمایا تھا کہ منڈھی مع تخت کے بلند
ہو کر چلی اِدھر تو منڈھی چلی اُدھر ایک ہودج مرصع نگار دہنی طرف انکی منڈھی کے اور ایک
بائین طرف آکر قائم ہوئی اور یہ دونون ہودج برابر منڈھی کے ہوا پر چلتین نقارہ
وکل سردارون ولشکر کے لوگون نے دیکھا کہ ہمارا بادشاہ بڑے شان و شوکت سے ملاقات کو
قرناطیس کے جاتا ہے خیمے ہین تو نہ اور چار ساحرون کو لے کر گئے تھے آپ تو بڑے سامان
سے جاتے تھے یہ سامان کچھ ہمراہ نہ تھا ہر ایک حیرت کر رہا تھا جو کہ واقف تھا اس
حال سے اُسکو خیال بھی نہ تھا خاموش بیٹھا ہوا ہر ایک طرف دیکھ رہا تھا اُدھر بادشاہ
اسلام وکل اہل دربار نے دیکھا کہ لشکر نقابدار سے ایک گنبد بلند ہوا اور اسکے دونون طرف
دو ہودج ہین اور اُس گنبد مین بادشاہ یک رنگ تاج گیر جلوہ فرما ہین بڑے تکلف
سے دو شخص پس پشت کھڑے ہوئے مگس رانی کرتے ہین یہ گنبد جو نہ تھا اُڑتا ہوا اُدھر
لشکر کفار و دریا کے چلا جاتا ہے ہر ایک اہل اسلام کو مع بادشاہ کے حیرت ہوئی اور

باہم کہنے لگے کہ اگر اُسنے دریاے سحر کا طیار کیا ہی اور وہان طلب کیا ہی تو انھون نے بھی خوب تدبیر کی ہی ملاقات کرنے کی ضرور یہ اُسکو قتل یا اسیر کرینگے کوئی بہت زبردست عامل ہین یہ کہا نہین جاسکتا ہی کہ ساحر ہین کیونکہ اپنے کو خدا پرست کہتے ہین دوسرے طریقہ سے بھی پایا جاتا ہی ضرور انکے قبضہ مین جن ہون یا پریزاد ہون یہ سب زور علمیات کا ہی بھلا انسے کون لڑ سکتا ہی ساحر کی کیا حقیقت ہی دیکھو تو کس شان و شوکت و دبدبہ سے جاتے ہین ذرا بھی خوف نہین ہی وہ حرامزادہ یہ سمجھا تھا کہ دریاے سحر کا حال سُنکے براے ملاقات نہ آئینگے اُسکو اسکی خبر نہ تھی کہ ضرور بضرور آئینگے اگر یہ لوگ میرے لشکر مین رہنا قبول کرین تو مین ضرور انسے اس امر کی درخواست کرون بلکہ خزانہ سے انکے کل لشکر کا مصارف مقرر کرون سب نے عرض کیا کہ بجا ارشاد ہوتا ہی یہ اس کام کو انجام دے کر جب جانے لگین تو ارشاد فرمایئے گا اور ملاحظہ فرمایئے گا کہ کیا جواب دیتے ہین یقین ہی کہ آپ کے فرمانے کو قبول کرلین یہان تو یہ تقریر ہو رہی ہی مگر ہر ایک کی نگاہ اُسی طرف لگی ہوئی ہی اور ہر ایک دیکھ رہا ہی کہ وہ گنبد اور ہودج ہوا پر اُڑتے ہوئے چلے جاتے ہین مگر بات یہ ہی کہ ہودج کے اندر جو کوئی ہی وہ دکھائی نہین دیتا ہی خالی ہودج نظر آتے ہین اُدھر قرناطیس اپنے بنگلہ مین جو کہ مثل حباب کے ہی بیٹھا ہوا انتظار کر رہا ہی اور اسی طرف دیکھ رہا ہی مین اسکو اسی حالت مین چھوڑتا ہون اور ایک مختصر جملہ خدمت ناظرین مین عرض کرتا ہون جو کہ مین نے فراموش نہین کیا مگر اُس کو اُس کے موقع پر نہین لکھا دوسرے مقام پر ذکر کیا ہی ساتھ ہی خیال آیا کہ ناظرین خیال فرمائین گے کہ اسکا تو ذکر کسی مقام پر نہین ہوا یہ کہا نسے اسنے تحریر کیا وہ جملہ یہ ہی کہ مین نے یہ تحریر کیا ہی کہ ہرکارون نے لشکر نقابدار کے اپنے بادشاہ سے یہ بیان کیا کہ قرناطیس نے ہم کو یہ پیام دیا ہی کہ اپنے مالک سے کہدو کہ ہم تمھارا انتظار کر رہے ہین ہماری ملاقات کو حسب وعدہ آؤ ہم اسی دریا مین تم سے ملاقات کرینگے مین نے اسکو اُس مقام پر تحریر نہین کیا کہ جب کہ ہرکارے خبر کو گئے تھے اور دریا کو اور قرناطیس کو دیکھ کر واپس آئے تھے بلکہ اُنکی زبانی سامنے بادشاہ لشکر کے بیان کرنا تحریر کیا ہی اسکا سبب یہ ہی کہ بوجہ طول ہونے کے اور

ایک عبارت کے دو مرتبہ بیان ہونے کے سبب سے وہان نہین تحریر کیا بلکہ یہان تحریر کیا گو قرناطیس نے انکو پہچان کر کہا تھا ناظرین اگر یہ خیال کرین کہ قرناطیس نے انکو پہچانا کیونکر کہ یہ ہرکارے نقابدار کے ہین کیونکہ تحریر کیا جاتا ہو کہ دریا کے پاٹ کی کوئی حد نہ تھی دوسرے یہ صورتین تبدیل کیے ہوئے تھے اسکا جواب یہ ہو کہ وہ دریا سحر تھا دوسرے انکو تو بہت بڑا اور عظیم الشان معلوم ہوتا تھا مگر حالت اسکی یہ تھی کہ ایک چیفر پانی کا تھا بسبب سحر کے یہ عالم اسکا تھا دوسرے جب ہرکارے قریب اس دریا سے سحر کے پہونچے بسبب سحر کے انکی صورتین تبدیل ہو گئین اپنی اصلی حالت پر ہو گئے اور قرناطیس کل اہل اسلام و کل لشکر نقابدار کے ادنی و اعلی کو پہچانتا ہو جو کہ اس مقام پر موجود ہین بس اس سبب سے اسنے پہچان لیا اور وہ پیام دیا کہ ہم ہین نے بسبب طول کے ایک ہی مقام پر سالنے بادشاہ یک رنگ کے زبانی ہرکارون کے تحریر کیا ہو اور نہ بیان کرتا ہو کہ قرناطیس نے یہ پیام ہرکارون کو دیا تھا جو کہ انھون نے بیان کیا ہو بر سر مطلب یہ تو جملہ معترضہ تھا خلاصہ یہ کہ قرناطیس اسی طرف کو دیکھ رہا تھا کہ اسنے دیکھا کہ لشکر نقابدار سے ایک گنبد پیدا ہوا اور برابر اسکے دو ہودج ہین وہ گنبد ہوا پر اڑتا ہوا اسی طرف کو چلا آتا ہو یہ حیران ہوا کہ یہ غبار کیسا ادھر کو آتا ہو کہ جسکے ساتھ دو چھوٹے غبارے بھی ہین اب تو یہ بغور دیکھنے لگا وہ گنبد بہت تیزی سے قریب دریا آکر قائم ہوا اب قرناطیس جادو نے دیکھا کہ ایک گنبد ہو اسمین ایک تخت آراستہ ہو اس تخت پر تین کرسیان بچھی ہین بیچ کی کرسی پر بلباس زر بصد شان و شوکت بادشاہ یک رنگ بیٹھے ہوئے ہین پس پشت دو خدمتگار مگس رانی کر رہے ہین اور دو ہودج ایک ادھر اور ایک ادھر گنبد کے ہوا پر قائم چلے آتے ہین یہ جو واقعہ اسنے دیکھا اپنے دل مین کہا کہ بہت بڑا ساحر زبردست ہو مین تو یہ خیال کرتا تھا کہ یہ تخت پر سوار ہو کر میری ملاقات کو آئے گا جب قریب دریا پہونچے گا مین دریا کو اشارہ کرونگا وہ بڑھ کر مع اسکے اور تخت کے غرق کر لے گا یہان تو دوسرا سامان نظر آیا کہ وہ بالا سے ہوا آرہا ہو خیر آنے دو جاتا کہان ہو قرناطیس جادو تو اپنے دل سے یہ باتین کر رہا ہو ادھر وہ گنبد قریب دریا پہونچا

خواجہ اور سب نے دیکھا کہ ایک دریاے مواج و متلاطم کوسون کا پاٹ پانی مین تلوار کا کاٹ
موج اُسکی ہوا پیما ہر قد قد حباب اُسکا مردمک چشم نہنگ سد راہ دیکھا اور وسط مین
ایک بلوری بنگلہ آراستہ پایا اُسمین قرناطیس کو بیٹھے ہوئے دیکھا بس قرناطیس کی طرف
دیکھ کر اور اُسی دریا کو دیکھ کر تخت کو اشارہ کیا کہ وہ تخت اُسی طریقہ سے اُترتا ہوا اُس کے
بنگلہ کی طرف چلا مگر پانی سے بہت بلند تھا جب قریب بنگلہ پہونچا اور قرناطیس نے
دیکھا کہ وہ بادشاہ مع اپنے تخت و بنگلہ کے قریب آگیا ایک مرتبہ کرسی پر سے اُٹھا
اُٹھا لینے براے تعظیم اِدھر خواجہ نے اشارہ کیا کہ تخت طرف پستی کے مائل ہونے لگا
یہان تک جب بالکل قریب پانی کے پہونچا اُدھر تو عکس منڈھی کا دریا پر پڑا اُدھر
خواجہ نے اُس انگشتری کا عکس دریا پر ڈالا جو کہ ملکہ غزالہ نے لا کر دی تھی اور عرض کیا تھا کہ
اس کے عکس سے سحر و اشیاے سحر بالکل برباد ہو جاتے ہین راوی بیان کرتا ہے کہ عکس کا
پڑنا تھا کہ وہ دریا دھوان ہو کر بالکل نیست و نابود ہو گیا ایک غبار سا زمین سے اُٹھا
اب جو سب نے دیکھا نہ پانی تھا نہ وہ زور و شور تھا اُسی طور سے زمین خشک تھی نہ وہ
بنگلہ بلوری تھا نہ وہ کرسیان نہ وہ خادم صرف قرناطیس خاک پر پڑا ہوا تھا دھوپ
مین زمین پر اسباب سحر رکھا ہوا تھا دریا کا نام و نشان تک نہ تھا سب اشیاے سحر جو کہ
قرناطیس نے سحر سے تیار کین تھین سب برباد تھین نئی بات تھی کہ پانی خاک ہو کر
اُڑ گیا وہ دریا جس سے پناہ پانی دشوار تھی اُسکا پتہ نہ تھا اتفاق وکل سردار و لشکر نے جو
یہ واقعہ دیکھا کہ اسکے گنبد کے آتے ہی قریب بنگلہ سب سامان جو کہ قرناطیس نے سحر
سے درست کیے تھے برطرف ہو گئے قرناطیس بیکہ و تنہا دھوپ مین خاک پر کھڑا ہوا ہے
بہت حیرت ہوئی سردارون سے کہا کہ خداوند عجائب خیر کرین ہم کو کچھ رنگ بیرنگ
معلوم ہوتا ہے یہ بادشاہ بڑا زبردست ساحر ہے کہ آتے ہی اُسنے دریا وغیرہ کو چشم زدن
مین مٹا دیا اور قرناطیس کچھ نہ کر سکا ہم منع کرتے تھے کہ نہ بلائیے سر میدان مقابلہ
فرمائیے نہ مانا ایک نہ سُنی اسمین یہ بات تھی کہ اُسکو یہی خیال رہتا کہ ساحر ہو جو درست
ہو اب کچھ خبر [illegible]

خوف رہتا اب بالکل بے خوف ہوکر مقابلہ کرے گا اس خیال سے کہ مین نے ایک چشم زدن مین
جو کہ دریاے سحر قرناطیس نے بنایا تھا مٹا دیا اُسکو اندازہ اُس کے سحر کا مل گیا بڑی خرابی
ہوئی سرداروں نے عرض کیا کہ آپ خوف نہ کرین ملک قرناطیس ضرور اسکو اسیر کرینگے یا
قتل اس دریا کے برباد ہونے سے یہ نہین خیال کیا جا سکتا ہو کہ ملک قرناطیس سحر سے
واقف نہین ہین یا کم ہین بوقت مقابلہ حال کھلے گا اخلاق نے کہا کہ خداوند ہم چنین کند
یہان تو یہ تقریر ہو رہی ہو اُدھر لقا بدار و سردار و اہل لشکر نے جو دیکھا سب نے بہت
تعریف کی اور کہا کہ کس تدبیر سے دریا کو برباد کیا دیکھنا اب کیا مایوس میان قرناطیس کھڑے
ہوئے ہین بھلا انسے کوئی لڑ سکتا ہو جو لڑے وہ اپنی مٹی خراب کرے بادشاہ اسلام و کل
سرداروں و اہل لشکر اسلام نے یہ واقعہ دیکھ کر بہت حیرت کی بادشاہ نے سرداروں سے
فرمایا کہ آپ لوگون نے ملاحظہ فرمایا کہ کیسو تمرز دریا کو مٹایا یہ کیسا مار لیا قرناطیس کو شہنشاہ
یک رنگ نے یہ سب [illegible] دریا سٹ گیا اب ان کے ہاتھ سے یہ حرافزادہ
بچ کر جاتا کہان [illegible] اور ہر طرف دریا کے سٹ جانے کا
چرچا ہی کفار [illegible] خیالات تھے اور اہل اسلام و دیگر لوگون کو
خوشی حاصل [illegible] دیکھا کہ دریا مٹ گیا اور نام و نشان تک باقی
نہ رہا قرناطیس [illegible] تخت کو روک کر اور پکار کر کہا کہ واہ بھائی
قرناطیس کیسا [illegible] ملاقات کا طریقہ نکالا ہو کیا شاہ و شہریار اسی طور سے
کسی سے ملاقات کرتے ہین [illegible] دھوپ مین خاک پر کھڑے ہوئے ہین اگر ایسا ہی ذلیل
تصور کرتے تھے تو کیون بلایا میرا لشکر مین آنا مناسب نہ تھا تو کسی اور مقام پر طلب
کیا ہوتا یہ کونسا طریقہ ہو کہ نہ کوئی مقام سایہ کا نہ کوئی شے بیٹھنے کے لیے بھلا یہ تو بتاؤ کہ
کون یہان بیٹھے اور کس شے پر بیٹھے معاملہ جنگ و پیکار کے طے کرنے کا ہی عرصہ مین یہ امر فیصل
ہوگا ہان اگر اور کوئی گفتگو ہوتی تو خیال کیا جاتا کہ دو دو باتون مین ختم کر لی جائے گی
بھلا یہ گفتگو بدون پہر دو پہر کے کسی طور سے ختم ہوگی کہان تم بھی دھوپ مین کھڑے
ہوگئے اور مین بھی اگر یہی امر تھا تو بیکار طلب کیا مین تو اگر نہایت درجہ پریشان ہو

پشیمان ہوا اس امر کا خیال نہ تھا مہمان کی اسی طور سے عزت کی جاتی ہے یہ کہکر اور تخت کو زمین
پر لائے سامنے قرناطیس کے اب جو قرناطیس نے یہ تقریر سُنی اور تخت کو سامنے پایا
خیال کیا دل مین یہ کیہ کیا رہا ہے مین تو بنگلہ مین بیٹھا ہوا ہون اور یہ کہتا ہے کہ خاک پر کھڑے
ہو کوئی شہ بیٹھنے کو نہین ہے کیا یہ شخص اندھا ہے کہ اسکو دکھائی نہین دیتا ہے مین کرسی پر
بیٹھا ہوا ہون بنگلہ مین میرے سامنے دریا لہرین مار رہا ہے واہ کیا خوب اینگلی دیگر شگفت
یہ اپنے دل مین سوچ کر کہا کہ آپ تشریف لائین دھوپ کیسی ہین تو بنگلہ مین بیٹھا ہوا
انتظار آپ کا کر رہا ہون کرسیان حاضر ہین آپ اپنے تخت پر سے اُتر کر تشریف لو لائیے
خواجہ نے جواب دیا کہ مجکو تو کچھ بیٹھنے کو نہین دکھائی دیتا ہے مین یہ دیکھ رہا ہون کہ تم میرے
روبرو خاک پر کھڑے ہو نہ کرسیان ہین نہ کچھ ہے مین یہ خیال کرتا ہون کہ تم خواب دیکھ رہے ہو
یہ تو بتاؤ کہ بیدار ہو یا سوتے ہو عالم خواب مین تو نہین بتلا ہو ذرا ہوشیار ہو کر دیکھو تو سہی
یہ جو سُنا اسنے جو دیکھا تو نہ دریا کو پایا نہ اُس بنگلہ کو اپنے کو خاک پر کھڑا دیکھا اور سب
اسباب سحر زمین پر پڑا پایا سوا ے خاک کے پانی کا نام نہ تھا سوا ے خشکی کے تری کا نام
تک نہ تھا یہ واقعہ دیکھ کر یہ بہت حیران ہوا اسنے اپنے دل مین خیال کیا مگر یہ بڑا ساحر
زبردست ہے کہ میرے دریا ے سحر کو مع بنگلہ وغیرہ کے برباد کر دیا اور مجکو خبر نہ ہوئی افسوس
بہت بڑا دھوکا کھایا اب ذرا اس سے سمجھ بوجھ کر بات چیت کرنا چاہیے کیونکہ اس نے
بہت بڑا چرکا دیا مین ایسا غافل ہوا کہ دریا برباد ہوا بنگلہ مٹا اور مجکو خبر نہ ہوئی مقام عجب
ہے یہ دل مین خیال کر کے اور شرمندہ ہو کر کہا کہ واقعی جیسا آپ فرماتے ہین ایسا ہی ہم
پہلے مین انکو ایسا زبردست وصاحب عمل نہ جانتا تھا مین نے سحر سے دریا بنایا تھا اور
بنگلہ تیار کیا تھا اُسمین آکر بیٹھا تھا اُس خیال سے کہ آپ سے ملاقات کرون اس بنگلہ
مین اور آپ کو اپنے سحر کا کرشمہ دکھاؤن تاکہ آپ کو میری جانب سے خیال پیدا ہو مگر
آپ نے اُسکو برباد کیا مین آپ برابر ہو گیا کوئی مقام شکایت نہ آپ کو ہے نہ مجکو بس
تشریف لائیے میرے ہمراہ بارگاہ مین چلیے جواب مین فرمایا کہ بارگاہ مین چلنے کی
کوئی ضرورت نہین ہے اگر تمھارا جی چاہے میرے بنگلہ مین چلے آؤ جبکہ ہم تم ایک ہو گئے

تو خیریت کس امر کی ہی جیسے تمھاری بارگاہ ویسے میری منڈھی بلکہ مجکو مقام فخر اور افتخار ہوگا کہ تم ایسا ساحر میری ملاقات کو آیا اور میرے کلبہ تاریک کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے منور فرمایا ہین آپکا نہایت احسان مند ہونگا اور آپ میرے نزدیک بارگاہ مین جانا مناسب نہین ہی کیونکہ ہر ایک یہ خیال کریگا کہ دریاے سحر تیار کرکے بیٹھے تھے اور اپنے حریف کو طلب کیا تھا اُسنے آکر اُس دریا کو مٹا دیا یہ اُسکا کچھ نہ کرسکے آخر کو عاجز ہوکر اپنے ہمراہ بارگاہ مین لائے ہماری حقارت ہوگی آیندہ تم کو اختیار ہی اُسنے جواب دیا کہ پھر کیا کرون واقعی یہ امر ہی کہ نہ تو سایہ ہی نہ کوئی شے بیٹھنے کو ہی پھر کیونکر باہم گفتگو ہوگی کیا ہوگا فرمایا کہ مین نے تو کہا کہ تم میرے پاس اس گنبد کر پاس مین چلے آؤ یہان کرسیان وغیرہ سب موجود ہین جتنے عرصہ تک چاہنا بیٹھنا کوئی مانع نہین ہوگا تمھارا گھر ہی بلکہ میری عزت و آبرو کا سبب ہوگا تم ایسا ساحر زبردست میرا مہمان ہوا جبکہ باہم صلح کا خیال ہی تو پھر غیریت کس امر کی ہی بعد طی ہونے گفتگو باہمی کے تم اپنے لشکر مین چلے جانا مین اپنے لشکر کو چلا جاؤنگا یہ جو کہا قرناطیس نے بھی خیال کیا کہ یہ سچ کہتے ہین تیر انداز نام ہوگا جو تو اُنکے پاس اس گنبد مین جاکر اُنکو اسیر یا قتل کریگا دوسرے جس طور سے اُنھون نے تیرے دریا کو مٹا دیا اور اپنا کمال دکھایا ہی اسی طور سے تو بھی مٹا دے اور اپنا کمال دکھا تاکہ معلوم ہو کہ ہان ساحر زبردست ہی ورنہ اسوقت تو کرکری ہوگئی ہی جبتک تو اسکا جواب نہ دیگا اسوقت تک اُنکے دل پر تیرا سکہ نہ بیٹھیگا یقین کرلے کہ یہ شیر ہوگئے ہین اب جو تو کہیگا یہ اُسکا کرینگے پہلے اپنا سکہ بٹھا لے پھر اُنسے گفتگو کرنا تجکو بھی لازم ہی کہ تو بھی اندر گنبد کے جاکر اپنا عمل دکھا اور اسکو مٹا جس طور سے اُنھون نے وسط دریا مین آکر اور قریب بنگلہ پہونچکر مٹایا پہلے سے نہ مٹایا صرف اس خیال سے کہ اگر یہ آگاہ ہوگا تو تدارک کریگا اس سے بہتر یہ ہوگا نہ ہوگا دو بس تم بھی ایسا ہی کرو لہ اسکو دھوکا دو بس یہ سوچ کر اور اس امر کو دل مین تجویز کرکے اور خیال کرکے کہا کہ یہ جو آپ نے فرمایا کہ بارگاہ مین جانا مناسب نہین ہی یہ امر ضرور ہی کہ مین ضرور ہر ایک کی نظر مین حقیر ہونگا مگر اس خیال سے کہا کہ جبکہ کوئی مقام قیام کرنے کا نہ ہو تو کیا کیا

جائے مگر جب آپ یہ فرماتے ہین کہ میرے بنگلہ مین چلے آؤ لہذا مین حاضر ہوتا ہون بحکم ارشاد ہوا کہ یہان آکر بیٹھو اور باہم گفتگو کرو خواجہ نے جواب دیا کہ آؤ شوق سے مین کب منع کرتا ہون بلکہ مین نے تم سے خود اس امر کو کہا ہے یہ سنکے قرناطیس جادو اپنا اسباب سحر اسی مقام پر چھوڑ کر اور اسم سحر پڑھکر طرف خواجہ کے چلا خواجہ نے اودھ منڈھی سے کہا کہ اے منڈھی حضرت دانیال کی کہ جب یہ ساحر آئے تیرے اندر تو معجزہ سے اسکو لٹکا لینا اب یہ جانے نہ پائے راوی بیان کرتا ہے کہ قرناطیس جب قریب پہونچا ایک مرتبہ کچھ اسم پڑھکر اور دستک دے کر اپنی گمان مین سحر کرکے اور جست کرکے چلا اندر منڈھی کے خواجہ اسی طور سے کرسی پر بیٹھے رہے اپنے مقام سے حرکت نہ کی وہ دونون ہو دج بالاسے ہوا قائم ہین جیسے ہی یہ جست کرکے چلا اسکو یہ گمان تھا کہ جسطور سے انھون نے میرا دریا مٹایا ہے مین بھی انکے گنبد کو مٹا دون یہ اسی خیال مین سحر کرکے اندر آیا کہ جب مین اندر جاؤنگا فوراً آگ لگ جائیگی یہ گنبد جل جائیگا یہ جیسے ہی جست کرکے چلا اور اندر پہونچا پہونچنا تھا کہ جیسے کسی نے اٹھا کر لٹکا دیا کہ سر تو نیچے اور ٹانگین اوپر مثل طائر کے پھڑکنے لگا کہ جسطور سے جانور جال مین پھڑکنے لگتا ہے اب جو سحر یاد کرتا ہے تو یاد نہین آتا اپنے آپ سے بلا مین مبتلا ہوا کیا کیا جائے مجبور ہو گیا جو خداوند کریم کو منظور ہوتا ہے وہ ہوتا ہے لاکھ انسان کوشش کرے یہ اس نابکار نے نخل غرور و تکبر سے ثمر پایا یہ کبر و نخوت کا ثمرہ ملا کبھی غرور نہ کرے بہت اپنے سحر پر بھولا ہوا تھا یہ خر نامعقول و سگ بے دم بہت پھولا ہوا تھا ویسی ہی سزا پائی کہ الٹا لٹکایا گیا یہ اپنے دل مین بہت پشیمان ہوا کہ تو نے انکے کہنے پر عمل کیون کیا اور سحر سے کیون نہ دریافت کر لیا بالکل حماقت کی جبکہ تو دیکھ چکا تھا کہ انھون نے تیرے دریاے سحر کو مٹا دیا پھر تو نے بدون سمجھے بوجھے انکے کہنے پر عمل کیا اور چلا آیا جیسا کیا ویسی سزا پائی اے قرناطیس یہ کیا بات ہے کہ تجھکو سحر کیون نہین یاد آتا ہے اسکا کیا سبب ہے ادھر جب خواجہ نے دیکھا کہ وہ لٹک گیا وہ جو پس پشت ساحر کھڑے ہوئے تھے انسے کہا کہ اسکو پکڑکر میرے سامنے لاؤ تاکہ مین اس سے کچھ تقریر کرون وہ دونون اسکے قریب آئے آپ نے کہا

کہا ای منڈ قی اسکو چھوڑ دے اُن دونون ساحرون نے اُسکی مشکین باندھلین اور سامنے
لائے اور کھڑا کیا مگر ہاتھ پاؤن دونون بندھے ہوئے تھے خواجہ نے فرمایا کہ کہین قرناطیس
تو اسوقت اپنے کو کس حالت مین پاتا ہے تو تو بہت اپنے سحر پر مغرور تھا اور تکبر کرتا تھا
اور تجکو یہ گمان تھا کہ مین سحر کر کے سب کو قتل کرونگا کیسا تو نے غضب آلودہ نامہ تحریر
کیا تھا مگر مین نے اسطور سے تیرے آتش غضب کو فرو کیا اور کیونکر اسیر کر لیا تو نے تو بہت
بڑی فکر کی تھی کہ دریا کے کنارے دنیا پر بیٹھا تھا اور مجکو طلب کیا تھا دیکھو میرے خدا
نے کیونکر اُس دریا کو ہٹا دیا اور تجکو میرے قبضہ مین کر دیا لے اب اُس سحر کو یاد کر اور سحر
کر کے نکل جا تو مین جانون کیونکر خداوند کریم نے ان سب خدا پرستون کو تیرے شر سے
محفوظ رکھا اور بچایا قرناطیس نے جواب دیا کہ واقعی مین نے بہت بڑا دھوکا کھایا اور
اصل امر یہ ہے کہ یہان آکر مین سحر بھی بھول گیا میری سمجھ مین یہ امر نہین آتا ہے خواجہ نے
فرمایا کہ یہ بھی سب تھوڑی دیر مین تجکو معلوم ہو جائے گا یہ بتا کہ تو اب اپنے کو کس
حالت مین پاتا ہے اور تیری کیا حالت ہے مین تیرا منتظر تھا اور فریب پہلے ہی سمجھ گیا تھا کہ
تو نے یہ تدبیر کی تھی کہ مین تیرے پاس اُس بنگلہ تک مین آتا تو سحر کرتا آپ تو بچ جاتا
مین مبتلائے بلا ہوتا میرے پھنسانے کی تدبیر کی تھی مین نے پہلے ہی سے اُس کا
بندوبست کر لیا اور تیرے سحر کو اپنی تدبیر سے برطرف کیا اور تجکو دھوکا دے کر اسیر کر لیا
میرے فریب و دھوکے مین بڑے بڑے ساحر آئے ہین ایک مرتبہ نہین سیکڑون مرتبہ
مین نے ہر مرتبہ دھوکا دیا اور وہ بچ کر نکل گئے مگر پھر جب مین نے تدبیر کی پھر اُنھون نے
فریب دکھایا آخر اُسکا انجام یہ ہوا کہ وہ میرے ہاتھ سے مارے گئے اب کوئی تدبیر
اپنی رہائی کی کرو اور اپنے شاگردون اور دیگر لوگون کی خون کا عوض مجھ سے اور میرے
اہل لشکر سے اور بادشاہ اسلام و کل لشکر اسلام سے لو اور اب وہ تدبیر کرو کہ جو کہ
تم نے تحریر کیا تھا کہ ازہر دو دنیا تا بہ پردۂ قاف اسلام کا نام نہ باقی رکھونگا سب
خدا پرستون کو قتل کرونگا یا اپنی بادشاہی اسلام سے دنیا کو صاف کر دونگا مین بادشاہ
اسلام سے تمھارے قتل یا اسیر کرنے کا ٹھیکہ لے چکا تھا بھلا کیونکر نہ یہ کام کرتا

دوسرے تم نے جگہ جگہ وہ نامہ تحریر کیا تھا اگر دوسرے کو تحریر کرتے وہ کبھی اسطور کا جواب نہ
تحریر کرتا سوائے زبان شمشیر کے دوسرے طریقہ سے جواب نہ دیتا مگر مین نے پہلے ہی
خیال کر لیا کہ یہ لین نہ چھوٹ سکینگے سوائے تدبیر کے ویسا ہی کیا ہر مقام پر غصہ و تیزی
کام نہین دیتی ہے ہر امر کی تدبیر ہے اور طریقے ہین جہان جیسا موقع دیکھے ویسا کرے
جیسا کہ شاعر کہتا ہے شعر نہ ہر جاے مرکب توان تاختن + کہ جاہا سپر باید انداختن ہ موقع
جنگ کا دیکھے وہان جنگ سے کام لے جہان آشتی سے کام نکلے آشتی سے کام لے
فوراً غصہ نہ کرے تم نے غصہ کیا تمھارا کام خراب ہوا مین نے طبیعت کو سنبھالا اور روکا
مین تم پر غالب آیا تم غصہ مین مغلوب ہو گئے قرناطیس نے قصد کیا تھا کہ کچھ جواب دے
کہ خواجہ نے اُن دونون ساحرونسے کہا کہ اسکی زبان مین سوزن دے دو تاکہ یہ سحر نہ کر سکے
اُن دونون نے زبردستی اُسکی زبان پر تسکلا چڑھا دیا اور باندھ کر بموجب حکم تخت پر ڈالدیا
راوی بیان کرتا ہے کہ جب قرناطیس اسطور سے اسیر ہو گیا اخلاق بارگاہ مین بیٹھا ہوا
مع سرداران کے دیکھ رہا تھا یہ واقعہ جو دیکھا بڑا صدمہ ہوا ایک ہائے کا نعرہ مارا اور
اُٹھ کھڑا ہوا کہ مین جاکر رہا کرلون سردارون نے عرض کیا کہ کیا قصد ہے کہا کہ مین جاتا ہون
اپنی جان دونگا اور رہا کرونگا وہ سب بھی اُٹھے بارگاہ سے باہر آئے آتے ہی اس نے
حکم دیا کہ لشکر طیار ہو اسیوقت کی منادی فوراً ہونے لگی اخلاق مرکب پر سوار ہوکر
مع سردارون کے ایک مرتبہ طرف منڈھی کے چلا یہ کہتا ہوا کہ لینا لینا جانے نہ دینا یہ مفسد
بچکر نہ جانے پائے مار لینا اُدھر خواجہ بلا خوف و خطر اُس منڈھی مین بیٹھے ہوئے ہین قرناطیس
سے گفتگو کر رہے ہین بادشاہ اسلام و سرداران اسلام نے جو یہ واقعہ دیکھا کہ اس بادشاہ
نے جو گنبد مین بٹھا رکھا تھا قرناطیس کو مثل طائر پرندے کے کہ بسطور سے وہ جال مین پھنسکر
مرجاتا ہے اسیر کر لیا سب بہت خوش ہوئے اور سب نے تعریف کی بادشاہ نے
فرمایا کہ واقعی بڑا کام کیا اپنا مطلب نکالا ہے وہ جو کہا ہے کہ سپاہی کے چھتیس فن
ہین اسمین کا یہ بھی ایک فن تھا سب خوش ہونے لگے اس امر کی خوشی زیادہ ہوئی
کہ اس حرامزادے سے جان بچی ورنہ بڑی خرابی ہوتی کیونکہ وہ ساحر تھا اور یہم

غیر ساحر ہم اُس سے کیونکر مقابلہ کر سکتے ہین گو بیس لاکھ روپیہ صرف ہوا مگر بہت بڑی زحمت
سے جان بچی نہ مقابلہ کرنا پڑا نہ لڑنا پڑا نہ کوئی ہمارے لشکر کا قتل ہوا نہ ہم کو اور کسی قسم کی
زحمت گوارا کرنا پڑی اور کام ہو گیا بادشاہ نے فرمایا کہ اگر ساحر نہ ہوتا تو بھی مین ٹھیکہ
نہ دیتا بہ سبب ساحر ہونے کے مین نے ٹھیکہ دیا غیر ساحر ہوتا ہم خود مقابلہ کرتے سب نے
عرض کیا کہ بجا ارشاد ہوا پھر ہم کو کیا ضرورت تھی کہ ہم دوسرون کا احسان لیتے بہ سبب ساحر
ہونے کے یہ امر ہم نے گوارا کیا یہ فرما کر فرمایا کہ لو اور دیکھو کہ اخلاق مع سردارون کے یلغار
کر کے چلا ہے گنبد پر کہ قتل کرون صاحب گنبد کو ہم کو بھی لازم ہے کہ مدد کرین سردارون نے
عرض کیا کہ بسم اللہ مگر ہمارے نزدیک کوئی ضرورت نہین ہے وہ ایسے نہین ہین کہ کوئی
ان کا دیون اسیر کر لے یا قتل کرے جب انھون نے قرناطیس کو اسیر کر لیا ہے تو اخلاق
کیا مال ہے لشکر نقابدار و نقابدار نے جو یہ واقعہ دیکھا فوراً نقابدار بھی مع سردارون کے
بیرون بارگاہ آیا اور مرکب پر سوار ہو کر طرف لشکر کفار کے چلا براے کمک کہ مین چلکر
اخلاق سے مقابلہ کرون اور زیر کرون یہ تو ادھر سے چلا اودھر اخلاق جیسے قریب
اُس منڈھی کے پہونچا اور صاحب منڈھی نے دیکھا کہ میری طرف اخلاق مع سردارون
کے بہ قصد فاسد آتا ہے منڈھی سے کہا کہ مجکو بارگاہ سلیمانی مین پاس بادشاہ اسلام کے
پہونچا دے پس منڈھی فوراً بلند ہوئی اخلاق اُسوقت آکر پہونچا کہ جب منڈھی بلند
ہو چکی تھی یہ ہاتھ مل کر اور افسوس کر کے رہ گیا صاحب منڈھی نے پکار کر کہا کہ تو تو
بڑے زور مین آیا تھا کہ مجکو اسیر کریگا مگر کیا کرے کہ بس نہ چلا جا واپس جا ورنہ یاد
رکھ کہ مثل قرناطیس کے تجکو بھی اسیر کرونگا دیکھ مین تجھ سے کہے جاتا ہون کہ
بادشاہ اسلام کی اطاعت کر اور دین اسلام اختیار کر عجائب پرستی ترک کر ورنہ یاد
رکھ کہ تجکو مثل سگ و خوک کے قتل کرونگا تیرے حال پر ماہیان دریا و مرغان
ہوا رحم کھائینگے اور مجکو ترس نہ آئے گا اگر میرے کہنے پر عمل نہ کریگا تو بڑی خرابی
مین مبتلا ہوگا آیندہ تجکو اختیار ہے اب تیرا بچنا محال ہے اخلاق یہ تقریر سنکر خاموش
ہو کر رہ گیا کیا کرتا کیونکہ وہ تو بلند ہو گئے تھے سردارون سے کہا کہ واپس چلو جس امر

کے لیے یہان تک آئے تھے وہ نہ ہوا وہ ہاتھ سے نکل گئے بیکار ہوا آنا افسوس ہی کہ
کس بیکسی اور بےبسی سے بالک قرناطیس اسیر ہوئے ہین اب انکا رہا ہونا محال ہی
کوئی حسرت نہ نکلی مقابلہ تک کی نوبت نہ آئی اہل اسلام کو انکے ہاتھ سے کچھ ضرر تک
نہ پہونچا مقابلہ بھی نہ ہوا اور اسیر ہوگئے نقابدار نے تو اکثر خدا پرستون کو بہت پریشان
کیا تھا مدت تک خدا پرستون مین بڑی پریشانی رہی ایک دو مرتبہ کے لیے ہو گیا
ایک مقابلہ ہوا انکے آنے سے تو یہ بھی نہ ہوا انکا مقابلہ ہو تو اسیر ہوگئے اخلاق یہ کہتا
ہوا مع سرداران کے بارگاہ مین آیا اور امید وقت ہرکارے روانہ کیے کہ جاکر خبر لاؤ
کہ وہان کیا گذرتی ہی قرناطیس پر ہرکارے یہ حکم پاکر فورا روانہ ہوئے طرف لشکر نقابدار
کے اخلاق یہان بارگاہ مین مغموم و محزون بیٹھا ہوا ہی اور سب سردار حاضر ہین اس
خیال سے کہ دیکھیے ہرکارے کیا خبر لاتے ہین ادھر نقابدار نے جب یہ دیکھا کہ وہ گنبد
بلند ہوگیا جب اخلاق قریب اسکے آیا اور اخلاق واپس گیا اپنے لشکر کو نقابدار بھی
واپس آیا اپنی بارگاہ مین اپنے مقام پر بیٹھکر انتظار کرنے لگا بادشاہ اسلام نے جو یہ
واقعہ ملاحظہ کیا سردارون سے فرمایا کہ واقعی کیا حرکت کی ہی اور کیا چالاکی سواے
اس تدبیر کے کوئی دوسری تدبیر نہ تھی سردارون نے عرض کیا کہ ہم نے حضور مین عرض
کیا تھا کہ اخلاق انکا کیا بنا سکتا جیسا آیا ویسا ہی شرمندہ ہوکر واپس جائے گا حضور
یہ سب حرکتین اور چالاکیان اور تیزیان ہم کو تو خواجہ سلامت کی معلوم ہوتی ہین بھی
ہمارا دل گواہی دیتا ہی کہ ہون نہ ہون یہ خواجہ عمرو بن امیہ ضمری ہون یہ روپیہ کا لینا
اور یہ گنبد قائم کرکے جانا سواے انکے اور کسی کو ایسی عقل نہین ہی اور یہ سراسر عیاری
کے فن ہین ہون نہ ہون یہ منڈھی حضرت دانیال کی ہی کہ جسکی برکت سے زرباف پوش
کیا اور ساحر کو بھی اسیر کرلیا بادشاہ نے فرمایا کہ تمھارا خیال تو درست ہی مگر وہ تو ہمارا
صاحبقران لے گئے ہین وہ یہان کہان اور انکے پاس لشکر کہان یا شاید ہو ہی
پہونچا تجھکو بھی تمھارے کہنے سے شک گذرتا ہی خدا ایسا ہی کرے کہ وہی ہون تاکہ
انکے پتہ حال صاحبقران کا معلوم ہو مگر ایک بات سے یقین نہین ہوتا ہی کہ یہ کیا

ضرورت تھی کہ وہ پوشیدہ ہوکر لڑتے اگر کفار سے اپنے کو پوشیدہ کرتے تو ہم پر تو ظاہر کر دیتے
یا جب نقابدار کے مقدمہ سے فراغت ہو گئی تھی تو تو اپنے کو ظاہر کرتے اسقدر اخفا رہنے
کی کیا ضرورت تھی سرداروں نے عرض کیا کہ یہ تو آپ کو معلوم ہی کہ وہ اول نمبر کے طمعی
ہین اگر ایسا نہ کرتے تو اسقدر روپیہ کیونکر ہاتھ آتا بادشاہ نے فرمایا کہ بجا کہتے ہو یہی
تقریر ہو رہی تھی کہ بادشاہ و کل سرداروں نے دیکھا کہ وہ گنبد اُڑتا ہوا اسی طرف کو چلا آتا
ہی بادشاہ نے سرداروں سے فرمایا کہ وہ اسی طرف کو تشریف لاتے ہین لو اسیوقت
یہ سب شکوک برطرف ہو جائینگے وہان نقابدار انتظار کر رہا ہی یہ جو بادشاہ نے فرمایا
سب اُسی طرف متوجہ ہو گئے اور دیکھنے لگے کہ وہ گنبد آکر صحن بارگاہ مین قائم ہوا اب
جو بادشاہ و سب سرداروں نے بغور دیکھا تو منڈھی کو برپا پایا اور اُسمین شہنشاہ
یک رنگ کو کرسی پر جلوہ گر اور دو ملازموں کو پس پشت کھڑا دیکھا اور قرناطیس کو
اسیر تخت پر پڑا ہوا پایا سرداروں نے عرض کیا بادشاہ کی خدمت مین کہ ملاحظہ ہو
یہ منڈھی حضرت دانیال کی ہی یا نہین اب تو ہمارا وہ شک بالکل برطرف ہو گیا اتنے
بادشاہ کو بھی یقین کا درجہ پہونچا اگر فرمایا کہ ممکن ہی کہ یہ گنبد اُسی کے مثل اور اُسی چیز
کا ہو جسکی منڈھی ہی خیر معلوم ہو جائے گا یہانتک وہ گنبد زمین پر یعنے صحن بارگاہ
مین آکر قائم ہوا اب تو سب نے پہچان لیا کہ یہ منڈھی ہی بادشاہ نے بھی شناخت کر لیا
ہر ایک کو اب تو یقین ہو گیا کہ یہ خواجہ عمرو عیار ہین وہ گنبد زمین پر آیا خواجہ
سلامت اُس کرسی پر سے اُٹھے اور باہر آئے طرف ایوان کے چلے اُنکو جو بادشاہ
نے آتے ہوئے دیکھا سرداروں سے فرمایا کہ جاؤ استقبال کرکے لاؤ کہ سرداران معزز
بہ موجب ارشاد بادشاہ اپنے مقام پر سے اُٹھکر براے استقبال چلے اور صحن مین
آکر ملاقات کی پہلے صاحب سلامت ہوئی اُسکے بعد مزاج پرسی ہوئی اپنے ہمراہ
لے کر ایوان مین آئے راہ مین عرض کیا کہ ہم کو بادشاہ نے آپ کے استقبال
کے لیے حکم فرمایا تھا یہان بادشاہ نے ایک کرسی مرصع نگار اپنے تخت کے
روبرو قریب سے بچھوا رکھی تھی جب سردار اُنکو لے کر آئے پہلے اُس شاہ نقلی سے

بادشاہ کو سلام کیا بعد اُسکے اور سب اہل دربار سے صاحب سلامت ہوئی قواعد شاہی
کو ادا کیا بادشاہ نے بعد مزاج پُرسی کے فرمایا کہ تشریف رکھیے وہ سلام کرکے اُس کُرسی پر
بیٹھ گئے گو بادشاہ نے فرمایا کہ آپ میرے پاس تشریف لائیں جواب دیا کہ آپ بادشاہ
ہفت کشور کے خاندان سے ہین دوسرے اور بہت سے بادشاہ مثل میرے آپ کے
غلامی مین موجود ہین میری یہ لیاقت نہین ہی کہ مین آپ کے برابر بیٹھون یہی سوے
ادبی کیا کم ہی کہ سامنے کرسی پر بیٹھا ہوا تھا میرا یہ مرتبہ تھا کہ بائین طرف جہان سب کے کفش
رکھے ہوے ہین مین بیٹھون یا صف غلامان مین دست بستہ کھڑا ہون تو زیبا ہی یہ صرف
آپ کی عزت افزائی اور قدر دانی ہی کہ مجھکو کرسی مرحمت فرمائی ورنہ مین ایک ادنی آپ کا
خادم ہون جو کہ ذی قدر اور ذی لیاقت ہوتے ہین وہ اسی طور سے قدر فرماتے ہین بادشاہ
نے فرمایا کہ آپ بزرگ ہین بھلا یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ مین عزت نہ کرون دوسرے مرد مسلم
ہین تیسرے ہمارے محسن ہین ہم آپ کے بار احسان سے سر نہین اُٹھا سکتے ہین ہان
اگر کافر ہوتا تو اُسکے لیے یہ سب امر زیبا تھے مگر ہم اُسکے ساتھ بھی ایسے امر نہین برتتے
ہین نہ کہ صاحب اسلام کے ہمراہ یہ جو بادشاہ نے فرمایا جواب دیا کہ یہ صرف آپ لوگونکا
خلق ہی اسی سبب سے تو سب آپ کے تابع فرمان ہین بادشاہ نے فرمایا کہ یہ ارشاد
ہو کہ اسوقت کہان تشریف لانے کا اتفاق ہوا کس ضرورت سے تکلیف فرمائی گو یہ
آپ کا کفش خانہ ہی مگر پھر بھی کوئی ضرورت سے ضرور تشریف لانا ہوا ہوگا اور آپ نے
تو ہمکو بہت شرمندہ اور اپنا ممنون فرمایا تشریف لاکر ہم آپ کی کچھ خاطر بھی نہ کر سکے
آپ اگر قدم رنجہ فرمایا ہی تو پہلے دعوت میری قبول فرمائیے اُسکے بعد اور تقریر شروع
فرمائیے جواب دیا کہ مین ایک ضرورت سے آیا ہون ہان جب آپ مجھکو دعوت
کی غرض سے طلب فرمائینگے اُسوقت ضرور حاضر ہونگا اور آپ کے ارشاد کو قبول
کرونگا اسوقت تو مین اپنے مطلب سے آیا ہون یہ کہکر کہا کہ مین یہ چاہتا ہون کہ
چوبدار میرے لشکر مین آئے اور نقابدار و میرے سردارون سے یہ کہہ آئے بلکہ اس
امر سے اُنکو آگاہ کرے کہ مین یہان موجود ہون اور میری طرف سے کہے کہ آپ کے

بادشاہ نے آپ سب صاحبون کو طلب کیا ہے وہ بارگاہ سلیمانی مین پاس بادشاہ اسلام کے موجود ہین ایک ضرورت ہے پس جب وہ سب یہان آجا ئینگے اُسوقت ہین اپنے آنے کی وجہ بیان کرونگا بادشاہ نے اُسیوقت حکم دیا کہ جو آپ ارشاد کرتے ہین اُسکو بجالاؤ پس اُنھون نے یعنے شاہ یک رنگ نے ایک رقعہ اسی مضمون کا جو زبانی کہا تھا بنام نقابدار تحریر کیا اور چوبدار کو دیا کہ نقابدار کو دے دینا چوبدار وہ رقعہ لیکر بیرون بارگاہ آیا اور لشکر کو طے کرکے اُس بارگاہ مین پہونچا اور بارگاہ مین آیا نقابدار کو خبر کرائی وہان نقابدار مع سردارون کے بیٹھا ہوا انتظار کر رہا تھا کہ چوبدار پہونچا رقعہ دیا نقابدار نے رقعہ پڑھکر اور مضمون سے آگاہ ہوکر سردارون سے کہا کہ چلو تم سبکو آقا نے طلب کیا ہے وہ بارگاہ سلیمانی مین پاس بادشاہ اسلام کے موجود ہین سب نے عرض کیا کہ بسم اللہ تشریف لے چلیے یہ سُنکے نقابدار اُٹھ کھڑا ہوا سب سردار اُٹھے بیرون بارگاہ آئے مرکب پر سوار ہوکر اُس چوبدار کے ہمراہ چلے سب سردار ہمراہ تھے اہل لشکر سے کہا کہ اطمینان رکھنا ہم کو ہمارے آقا نے لشکر اسلام مین طلب کیا ہے وہ وہان موجود ہین ہم اُنکے حسب الطلب اُنکے پاس جاتے ہین سب نے کہا کہ بسم اللہ جائیے پس ہمراہ چوبدار داخل لشکر اسلام ہوگئے وہان ہرکارون نے جاکر خبر دی کہ نقابدار ہمراہ چوبدار مع سردارون کے تشریف لاتے ہین یہ سُنکے بادشاہ اسلام نے سردارون سے فرمایا کہ نقابدار کے استقبال کو جاؤ چند سردار بموجب حکم شاہ استقبال کو بارگاہ سے باہر آئے درمیان لشکر مین آکر نقابدار سے ملے باہم صاحب سلامت و مزاج پرسی ہوئی اُسکے بعد اپنے ہمراہ لے کر بارگاہ مین آئے سب نے مع نقابدار کے بادشاہ کو سلام کیا اور اہل دربار سے برابر کی صاحب سلامت کی بادشاہ نے سب کو کرسیان علی قدر مرتبہ مرحمت فرمائین جب سب بیٹھ چکے اُسوقت ساقی کو حکم دیا کہ اُسنے سب کو بادۂ ناب ارغوانی سے سیراب کیا جب تک نقابدار نہ آئے تھے اُسوقت تک کسی قسم کی گفتگو نہ ہوئی تھی سب خاموش بیٹھے رہے تھے نہ بادشاہ نے کچھ فرمایا نہ شاہ یک رنگ نے جب نقابدار آکر بیٹھ چکے اُسوقت آپ نے فرمایا

کہ قرناطیس کو لاؤ وہ جو ساحر گنبد مین تھے وہ قرناطیس کو لیکر حاضر ہوئے راوی بیان کرتا ہی کہ وہ ہودج اسی طور سے ہوا پر قائم تھے جب وہ لوگ قرناطیس کو لیکر حاضر ہو چکے اُسوقت آپسانے اُنسے کہا کہ ان لوگون سے بھی کہدو کہ وہ بھی باہر ہودج کے آئین اب کوئی ضرورت ہودج مین رہنے کی نہین ہی اُنھون نے جاکر قریب ہودج کہا بس ملکہ غزالہ وآہو چشم بصورت بیدل بیرون ہودج آئے یہ چارون ساحر بھی جب بارگاہ مین آئے اور کرسیون پر بیٹھ چکے مگر ہودج اُسی طور سے ہوا پر قائم ہین اُسوقت شاہ یک رنگ نے بادشاہ اسلام کیطرف دیکھکر کہا کہ مین اس ضرورت سے اسوقت حاضر ہوا ہون کہ مین نے بموجب اپنے اقرار کے آپ کے حریف کو اسیر کر لیا کیونکہ میرے آپکے اقرار ہو چکا تھا کہ یا تو اسیر کر لون یا قتل کرون یا باہم صلح کرا دون تو اُس روپیہ کے لینے کا مستحق ہون بس مین نے اسیر کر لیا ہی اور یہ آپ کا حریف موجود ہی لہذا اب وہ روپیہ میرا ہو گیا خواہ آپ اسکو قتل کرین خواہ رہا اب مین بری ہو گیا مین نے اسیر کرکے آپکے سپرد کر دیا دوسرے یہ کہ اب مین آپ سے رخصت ہونے کو آیا ہون کیونکہ مین آپ کا کام کر چکا رہا اخلاق اُسکا قتل کرنا کوئی آپکے نزدیک دشوار نہین ہی نہ وہ ساحر ہین وہ آپ سے کیا مقابلہ کر سکتے ہین ایک حملہ مین سر پہ پاؤن رکھکر بھاگ جائینگے آپ اُنکو گھیر کر مارلین گے اب میری کوئی ضرورت نہین ہی مین جاکر اور کہین اپنا کام دیکھون اپنے مصارف کا بندوبست کرون کیونکہ اسقدر لوگ میرے ہمراہ ہین اُنکے صرف کے لیے روپیہ کی اکثر ضرورت رہتی ہی پس قرناطیس حاضر ہی مجکو اجازت دیجیے کہ مین اب مع لشکر کے جاؤن یہ تقریر سُنکے بادشاہ نے فرمایا کہ واقعی یہ امر ہی کہ ہم آپ کے احسان سے سر نہین اُٹھا سکتے ہین آپ ضرور لیجائیے کے ہم سب کے جان بخش ہین اور ہم آپ سے بہت خوش ہین اُس روپیہ کی کیا اصل ہی اگر آپ اور کچھ طلب کرین تو ہم حاضر کرین جو کچھ ہمکو میسر ہی اور یہ جو آپ نے فرمایا کہ قرناطیس موجود ہی یہ آپ کا حریف ہی بس مین اسکو کیا کرون آپکو اختیار ہی خواہ قتل فرمائیے خواہ رہا جسطور سے آپ نے اسیر کیا ہی اسیطور سے

آپ کو ہر فعل کا اسکے اختیار اور اجازت جو طلب فرماتے ہین کہ اب مجکو رخصت دیجیے
تو مین آپ سے عرض کرتا ہون کہ میرا تو جی نہین چاہتا ہی کہ آپ تشریف لے جائین مگر
مجبور بھی ہون مین تو یہ عرض کرتا ہون کہ آپ تشریف رکھین جو آپ کے لشکر کا اور آپکے
سردارون کا اور آپ کا مصارف و نقا بدار کا ہو گا مین ہمیشہ دونگا ہر ایک کا مہینہ مقرر
کر دونگا خزانہ سے برابر آپ کی خدمت مین پہونچا کرے گا کبھی ناغہ نہ ہوگا دوسرے
یہ امر ہی کہ ابھی مین نے آپ کی دعوت نہین کی ہی پہلے مین دعوت کر لون اُسکے بعد
رخصت کا سوال کیجیے گا اور آپ کا خود قول تھا اور آپ نے وعدہ فرمایا تھا کہ بعد
انفراغ جنگ و پیکار مین تمھاری دعوت قبول کرونگا جبکہ مین نے سردارون کے رہا
ہونے اور اپنا اُس بلا سے نجات پانے کا جشن کیا تھا لہذا موافق وعدہ کے میرے
عرض کو قبول فرمایئے اور شریک جلسہ ہوجیے کیونکہ مین اس خوشی کا جشن ضرور کرونگا
اور آپ کو شریک جشن ہونا پڑے گا بدون شراکت جانا بھی نہ ہوگا مین اجازت بھی
نہ دونگا یہ آپ کو معلوم ہی کہ آمدن بارادت و رفتن باجازت گو آپ میرے مہمان
نہین ہین نہ میرے طلب کیے ہوئے آئے ہین نہ مین نے آپ کو مدعو کیا ہی مگر پھر بھی
میرے لشکر کی کمک تو کی میری امداد تو فرمائی اب تو بدرجہا میرے اوپر واجب ہوا کہ
مین آپ کی دعوت کرون کہ بدون ملاقات اور شناسائی کے آپ نے صرف خدا پرست
جان کر ہم پر احسان کیا اور ہم کو اپنا بندہ احسان کر لیا اب یہ ہماری ہمت گوارا نہین
کرتی ہی کہ ہم اُس شخص کی دعوت و خاطر بھی نہ کرین کہ جو کہ ہم سے بالکل واقف نہ ہو
اور اُسپر ہمارے ساتھ سلوک کرے اور ہم اُسکو بدون اجازت کے جانے دین
جسکے سبب سے ہم کو یہ دن نصیب ہوا ہو اُسی کو شریک خوشی نہ کرین جواب دیا
کہ یہ سب آپ کی قدردانی اور عنایت ہی یہ کیا کم ہی کہ آپ نے ہم کو روپیہ دیا ہم نے
اگر کام کیا تو کوئی مفت نہین کیا جب اپنا مصارف حسب و تنخواہ لے لیا تب
کام کیا احسان کس امر کا اگر ہان ہم روپیہ نہ لیتے اُسوقت مین احسان ہوتا اور یہ جو
ارشاد ہو کہ آپ ہمیشہ یہان قیام کرین جو صرف ہوگا وہ برابر خزانہ سے مرحمت ہوگا

یہ بجا ارشاد ہی میری کیا حقیقت ہی اگر لاکھوں کا لشکر ہو تو بھی آپکو بار نہ ہوگا مگر میری یہ حالت
ہی کہ جہاں ایک مقام پر دس پندرہ دن قیام کیا اب دل گھبرانے لگا بس میں تو کسی مقام پر
ٹھہر نہیں سکتا ہوں مجکو جنگلوں کا پھرنا پسند ہی میں تو یہ خیال کرتا ہوں کہ جہاں قیام کرونگا
وہاں آپ ہی کا کھاؤنگا کیونکہ آپ نے مجکو بہت کچھ مرحمت کیا ہی اسقدر کسی مقام پر نہیں
ملا بابت دعوت کے جو ارشاد ہوا مجکو کوئی عذر نہیں ہی اور نہ تھا مگر سبب یہ ہی کہ اب یہاں
دل نہیں لگتا ہی طبیعت بہت پریشان ہی بس میرا رخصت ہونا میرے حق میں بہتر ہی
اور جسدن سے یہاں آیا ہوں کسکا کھاتا ہوں میں اور میرا کل لشکر آپکا نمک پروردہ ہی اُس
دن سے آپ نے میری دعوت کی ہی جسدن سے یہاں میں نے قدم رکھا ہی اگر ایسی ہی
خوشی ہی تو مجکو نقد روپیہ مرحمت فرما دیجیے میں اُسکا کھانا پکوا کر جہاں قیام کرونگا کھاؤنگا
مگر اب ٹھہر نہیں سکتا ہوں اگر ٹھہرونگا تو مجکو خوف ہی کہ میں دیوانہ ہوجاؤنگا بس مجکو
رخصت فرمائیے اور قرناطیس کو میں آپکے روبرو ہوشیار کر کے نصیحت کرتا ہوں اگر
اُسنے مان لیا تو خیر ورنہ اُسی مقام پر قتل کرونگا یہ امر ضرور ہی کہ میں نے یہ کام ضرور لائق انعام
کیا تھا مجکو آپ سے بہت کچھ امید تھی یہ تقریر سُنکے بادشاہ نے فرمایا کہ جبکہ آپ یہ فرماتے
ہیں تو میں بھی مجبور ہوں زیادہ تر آپ سے کہہ نہیں سکتا ہوں کیونکہ میں آپکا دشمن نہیں
ہوں خیر اب جب کہیں ملاقات ہوگی تو اسکا معاوضہ ہوجائے گا مجھ سے جو کچھ ہوسکتا
ہی حاضر کرتا ہوں برائے پان یہ کہکر حکم دیا کہ دس ہزار روپیہ آپ کی دعوت کے لیے اور
تیس ہزار روپیہ ہمارے خزانہ سے آپکے سب لیے لاؤ کہ آپ اسکی شیرینی منگا کر اپنے اہل
لشکر کو تقسیم کردیں اور چالیس ہزار روپیہ آپ کی خدمت میں حاضر کرو کہ آپ خود اسکے
شیرینی نوش فرمائیں اور کہا کہ یہ کچھ بھی نہیں ہی معاف فرمائیے گا میں آج کل بہت ہی
متفکر بہت ہوں کیونکہ ہمارے افسر اعلیٰ اور مالک جو ہیں وہ تشریف نہیں رکھتے
ہیں آپ کو معلوم ہوگا کہ وہ برائے فتح طلسم تشریف لے گئے ہیں اُنکی کچھ خبر نہیں معلوم
ہوئی ہی اس سبب سے ہم سب کو فکر ہی اگر وہ تشریف رکھتے ہوتے تو آپ کی بہت
خاطر فرماتے اور بہت خوش ہوتے اور آپ بھی اُنکی ملاقات سے حد درجہ مسرور ہوتے

یہ سنکے جواب دیا کہ پھر اسکی کوئی ضرورت نہین ہی جو کچھ میرے پاس ہی وہ سب آپ ہی کا ہی
آپ اسکا مرحمت کیا ہوا ہی مجکو لینے مین کوئی انکار نہین ہی اگر آپ ایک پیسہ مرحمت فرمائینگے
تو مین اُسکو لاکھون خیال کرونگا کیونکہ یہ کوئی محنت و مشقت کا نہین ہی صرف آپ اپنے
خوشی سے مرحمت فرماتے ہین جو مین جھگڑہ کرون جو دیجیے گا مین سر پر رکھونگا آنکھون سے
لگاؤنگا اور اپنا افتخار خیال کرونگا بسم اللہ مرحمت فرمائیے ادہر بادشاہ حکم دے چکے تھے
ملازمون نے سب روپیہ لاکر سامنے موجود کیا اسّی ہزار روپیہ تھا سب انبار کر دیا
بادشاہ نے فرمایا کہ یہ حاضر ہی اسکو قبول فرمائیے حکم فرمائیے کہ اُٹھالے جائین کہا کہ آپ
اپنے یہان رکھیے جب مین رخصت ہوکر جانے لگونگا لیتا جاؤنگا یہ کہکر ادہر اُدہر دیکھا
چند دنگلون پر غاشیے پڑے ہوئے ہین اور ایک کرسی پر جو کہ عیارون کی صف مین بچھی
ہوئی ہی دیکھکر خود تو سمجھ گئے ہین از راہ نادانستگی دریافت کیا کہ یہ دنگل اور کرسی جو خالی
ہی کیا اسکے مالک کسی مہم پر گئے ہین یا ہمراہ صاحبقران ہین کہ اس سبب سے غاشیے
پڑے ہین بادشاہ نے فرمایا کہ یہ دنگل جو ہین اسکے مالک یہان موجود نہین ہین سب
گئے ہوئے ہین یہ دونون دنگل حمزہ صاحبقران کے فرزندون کے ہین کہ وہ لشکر سے
بدون اطلاع کے چلے گئے ہین جن مین ایک تو پاس بادشاہ طلسم کے قید ہین اور
ایک اور کسی طرف بقصد ملک گیری گئے تھے وہ کوئی شہر خطاقیہ ہی وہان قید ہو گئے
تھے جو سردار ساحر اس طلسم کے ہمارے شریک ہوئے تھے وہ اُنکے رہا کرنے کو
اُنکے قید ہونے کی خبر لیے گئے ہین اور یہ کرسی جو آپ ملاحظہ فرماتے ہین یہ کرسی اس شخص
کی ہی کہ جو کہ ہم سب کا محسن اور جان بخش ہی اسی شخص نے ہم سب کو بچا اس جگہ ساحرون
کے ہاتھ سے بچایا ہی اگر وہ یہان موجود ہوتا تو اُس لفا بدار کی کیا اصل ہی جو ہم کو پریشان
کرتا وہ کسی نہ کسی تدبیر سے ضرور اسکو قتل کرتا اور اس قرناطیس کی کیا حقیقت تھی
کہ یہ ہم کو عاجز کرتا وہ ایک دم مین اسیر کر لیتے یا قتل کرتے ہم اُنکے نہ ہونے سے بیدست و
پا ہو گئے تھے اور ہین اس سبب سے عاجز ہوئے وہ بہ حکم صاحبقران براے رہائی
فرزند صاحبقران طرف طلسم کے گئے ہین اُنکی بھی آجتک کچھ خبر نہ معلوم ہوئی کہ کہان

ہین اُنکی عدم موجودگی سے جو آفت ہم پر نازل ہو وہ درست ہے کیونکہ نہ تو صاحبقران ہین کہ دد
صاحب اسم اعظم ہین کہ سحر کارگر نہ ہو نہ ہمارے محسن ہین کہ وہ ساحر کی مکر کہتے بس انکی
فکر خالی نہ جائے مگر کیا کیا جائے کہ وہ تشریف نہین رکھتے ہین یہ سُنکے اُنھون نے کہا کہ اپنے
نہ فرزندان صاحبقران کا نام لیا نہ اُنکا نام لیا کہ جنکی اسقدر تعریف فرمائی بادشاہ نے فرمایا
کہ پسران صاحبقران کے نام تو یہ ہین کہ شاہزادہ علمشاہ رومی و شاہزادہ جہانگیر یہ
دونون بڑے بہادر و صاحب طاقت ہین اور جنکی مین نے اسقدر تعریف کی ہے اُنکا اسم
مبارک و نام نامی یہ ہے کہ شاہ عیاران عیار پیک طرار ریش تراشندہ کافران و سر برندہ
ساحران عالم یعنی خواجہ عمرو بن امیہ ضمری شاہزادہ ولایت اوّل یہ اسم گرامی انکا ہے آپ
نظر کردہ ہفت پیغمبران ہین انکے پاس بہت سے اشیا معجزہ کے ہین آپ بہت بڑے
عیار ہین آپ کی عیاری کا کوئی جواب نہین دے سکتا ہے یہ جسقدر عیار آپ ملاحظہ
فرماتے ہین کہ بارگاہ مین موجود ہین یہ سب اُنکے شاگرد ہین اور سب اُنکے تربیت کیے ہوئے
ہین یہ سُنکے آپ نے فرمایا کہ اگر آپ اُنکو اور پسران صاحبقران کو دیکھین تو پہچان لین
اور سب سردارونکو بادشاہ نے فرمایا کہ ضرور پہچان لین کیونکہ وہ تو ہمارے محسن ہین
اور جان بخش ہین یہ سُنکے خواجہ نے فرمایا کہ بڑے افسوس کا مقام ہے کہ آپ کا خادم
آپکے روبرو موجود ہے اور آپ پہچانتے نہین ہین مقام عجب ہے کہ منڈھی بھی سامنے
موجود ہے اُسپر بھی نہ پہچانا اور یہ نقابدار جو ہین انکو بھی نہ پہچانا یہ کہکر اب جو خواجہ نے
قلا کیا اور کرسی پر آئے تو اپنی اصلی صورت پر تھے اب سب نے پہچانا کہ یہ خواجہ عمرو
ہین اب بادشاہ اور سب سردار خوش ہو گئے خواجہ نے بادشاہ کے قدمونپہ سر رکھا
بادشاہ نے خواجہ کو گلے سے لگایا اور سب سردار ملے جہانگیر نے منہ پر سے نقاب اٹھایا
ہر طرف کی سب نے جہانگیر کو پہچانا اور سب سردارون نے اپنی عورتین [illegible]
اب لندھور وغیرہ نے ملکہ غزالہ و آہو چشم و گوہر آرا و مہران وغیرہ کو پہچانا جو ساحر
کہ علمشاہ سے رہا کرانے کو گئے تھے وہ سب بیٹھے اب تو ہر ایک خوش ہے لندھور
وغیرہ نے بادشاہ سے عرض کیا کہ کیون خداوند ہم نے آپسے عرض کیا تھا کہ ہم کو

خواجہ سلامت معلوم ہوتے ہین یہ سواے اُنکے اور کسی کا کام نہین ہی آپ نے بھی فرمایا تھا
کہ مجکو بھی شک ہوتا ہی جب سے ہم نے منڈھی کو دیکھا تھا یقین کلی ہوگیا تھا مگر بسبب
لحاظ کے کہہ نہ سکتے تھے مگر خود اُنے ظاہر کر دیا ہم پہلے ہی خیال کرتے تھے کہ یہ کام سوا
خواجہ کے اور کسی کا نہین ہی مگر واقعی کیا تدبیر کی ہی اور کیا صورت تبدیل کی تھی بالکل
ہم مین سے کوئی نہ پہچان سکا اُدہر خواجہ نے وہ روپیہ اُٹھا کر نذر زنبیل کیا اور بادشاہ
سے عرض کیا کہ وہ بیس لاکھ روپیہ بھی میرا ہی بادشاہ نے کہا کہ ضرور بس جہانگیر اپنے مقام
پر بیٹھے اور سب سردار اپنے اپنے مقام پر خواجہ کرسی ہر ہر پر جلوہ فرما ہوے اب بارگاہ
مین سواے صاحبقران و علمشاہ کے سب موجود ہین یہان عیارون مین سمک نہین ہی
اور صاحبقران کے فرزندون مین علمشاہ و خود صاحبقران نہین ہین دربار آراستہ ہی
بادشاہ نے خواجہ سے صاحبقران کی کیفیت دریافت فرمائی خواجہ نے سب حال
صاحبقران کا اور اپنا براے دریافت حال اسلم جانا اور وہان سے طلسم مین جانا
عیاری کر گئے اور جہانگیر کو رہا کرنا اور علمشاہ کے اسیری کی خبر سنکے غنطاقیہ مین جانا
وہان کی حالت اور سب عیاریان اور ان سردارون کا پہونچنا غنطاق کج کلاہ کا
تابع فرمان ہونا اور سب شہر و اہل شہر کا مسلمان ہونا علمشاہ کا مع غنطاق کج کلاہ
کے اور دیگر بادشاہون و اہل لشکر کی طرف کوہ البرز کے روانہ ہونا اپنا مع جہانگیر و
ان سردارون کے ادہر کو آنا راہ مین یہان کی خبر پانا بس اس تدبیر سے آنا اس خیال
سے کہ کچھ روپیہ حاصل کرین اور اس ساحر کو قتل کرین ایسا نہ ہو کہ اخلاق تو سب کو
پہچانتا ہی وہ کہدے تو خرابی ہو یہ لوگ اسی طور سے دھوکا و فریب دکھائینگے اور
غضب ان سب پر ہوگا سب بیان کیا سب واقعہ سنکے بادشاہ و اہل دربار بہت
خوش ہوئے خواجہ کی بہت تعریف کی اور بادشاہ نے فرمایا کہ اب آپ کو کچھ حال
صاحبقران کا معلوم ہی کہ انکا مزاج کیسا ہی خواجہ نے جواب دیا کہ جب مین نے اُنسے
چلا تھا وہ اچھے تھے اور حکیم کے مہمان تھے اور اب بھی اُسی مقام پر ہونگے جبتک
مین نہ جاؤنگا وہانسے وہ اور کسی طرف نہ تشریف لیجائینگے میرا انتظار فرمارہے ہونگے

اب یہان کا سب بندوبست ہو گیا اخلاق سے مقابلہ ہی وہ آپ لوگ سمجھ لین گے اگر کوئی
ساحر اسکی کمک کو آئیگا تو یہ لوگ سمجھ لین گے اب کوئی مقام خوف و اندیشہ نہین ہی میتن
کل یہان سے بخدمت صاحبقران روانہ ہونگا بادشاہ نے فرمایا کہ اس قرناطیس کا تو
بندوبست فرما دیجیے یا اسکو قتل فرمائیے یا اگر یہ مطیع اسلام ہو تو رہا فرمائیے اپنے ہمراہ زنبیل
مین ڈال کر لیتے جائیے خواجہ نے جواب دیا کہ اسکا تو بندوبست سمجھیے ہوگا بادشاہ نے
فرمایا کہ جہان اتنے دنون آپ نہین تشریف لے گئے دو ایک دن اور توقف فرمائیے کہ جشن خوشی
کر لیا جائے اُسمین شرکت فرما کر تشریف لے جائیے گا اور اپنے لشکر کو بھی تو یہان بلا لیجیے
آپ نے سب حال بیان فرمایا اس لشکر کا کچھ حال نہ بیان کیا کہ یہ کہان سے ملا اور کیونکر
آپ کا شریک ہوا خواجہ نے مسکرا کر فرمایا کہ ای جہان پناہ یہ لشکر اصلی نہین ہی بلکہ ان
سب کے سحر کا ہی اور یہ سب سامان سحر ہی ہرکارون کو بھیج کر دکھلوا لیجیے کہ وہان کچھ نہ ہوگا
صاف میدان ہوگا بادشاہ نے اُسیوقت ہرکارے روانہ فرمائے وہ جو وہان آئے تو
کسی کو نہ پایا نہ لشکر تھا نہ خیمے نہ بارگاہین نہ اور کچھ سامان یہ دیکھ کر ہرکارون نے آکر عرض
کیا کہ وہان کچھ بھی نہین ہی خواجہ نے کہا کہ مین آتا ہون اُس روپیہ پر تو اپنا قبضہ کر لون یہ
کہکر باہر بارگاہ کے آئے وہان جو کچھ خواجہ کی طرف سے حفاظت کے لیے مقرر
تھے وہ خود بخود غائب ہو گئے وہ لوگ رہ گئے جو کہ بادشاہ اسلام کی طرف سے مقرر تھے
اب ہر طرف لشکر مین یہی چرچا ہی کہ وہ بادشاہ یک رنگ نہ تھا وہ خواجہ تھے اس تدبیر سے
اُنھون نے کفار سے مقابلہ کرکے بادشاہ سے روپیہ حاصل کیا سب اہل لشکر بھی خوش
ہوئے کہ ہم نے کسی غیر کے ہاتھ سے نجات نہ پائی اپنے محسن و جان بخش کے ہاتھ سے
ہمارے بادشاہ پر کسی غیر کا احسان نہ ہوا اُدھر خواجہ نے جا کر اُس روپیہ کو اُٹھا کر
نذر زنبیل کیا وہ لوگ مانع نہ ہوئے روپیہ نذر زنبیل کر کے وہان سے اُنکو ہمراہ لے کر لشکر
مین آئے سب اہل لشکر خواجہ کے گرد ہجوم کرنے لگے اور جو جسکو نصیب تھا اُسنے
خواجہ کے روبرو بطور نذر پیش کیا خواجہ سب سے باتین کرتے ہوئے اور خوش خوش
بارگاہ مین آئے ہر طرف خوشی کی نوبتین بجنے لگین خواجہ آکر اپنی کرسی پر بیٹھے بادشاہ نے

اُن سرداروں سے دریافت کیا کہ چونکہ جو اسے قرناطیس جادو نے مقرر کئے تھے وہ لوگ جو کہ خواجہ کی طرف سے مقرر کئے گئے ہوئے انھوں نے کہا کہ ہم پیچھے تھے اُسسے باتیں کر رہے تھے کہ وہ خود بخود غائب ہو گئے ہم حیران تھے کہ یہ لوگ کیا ہوئے کہ اس عرصہ میں ہم نے خبر پائی کہ وہ نقاب دار شاہزادہ جو ہمارا افسر تھے اور وہ بادشاہ خواجہ سلامت ہیں اور وہ سب سردار ہمارے ہی لشکر کے تھے جو کہ یہاں صاحبقران کے شریک ہوئے ہیں وہ ہیں ہم خوش ہوئے کہ خواجہ پہونچے انھوں نے سب روپیہ نذر زنبیل کیا اور ہم کو ہمراہ لے کر یہاں آئے خواجہ نے بادشاہ سے تشریف لانے کی کیفیت دریافت کی اور لندھور سے جنگ وپیکار کی حالت بادشاہ نے بھی سب حال بیان فرمایا اول سے آخر تک اور لندھور نے بھی جب سب باتوں سے اطمینان ہو گیا اور سب مل گئے اور ہر ایک کو معلوم ہو گیا اُسوقت خواجہ نے کمند اصفہانی نکال کر برق کو دی کہ اس کمند سے قرناطیس جادو کو ستون بارگاہ سے جکڑ کر باندھ دو اور ہوشیار کرو تاکہ اس سے دین اسلام کے قبول کرنے کو کہا جائے اور اطاعت بادشاہ کی اگر قبول کرلے تو خیر ورنہ قتل کیا جائے برق فرنگی نے اُسکو کمند سے جکڑ کر باندھ دیا اور قلبتارنج بیہوشی دیکر ہوشیار کیا راوی بیان کرتا ہے کہ جب خواجہ نے قرناطیس کو اسیر کیا تھا اور اسکی زبان میں سوزن فولاد لگائے تھے تو جب مار کر بیہوش کر دیا تھا اس سبب سے بیہوش تھا برق نے ہوشیار کیا ہے جب حکم خواجہ کے راوی نے بیان کیا ہے کہ وہ لشکر جو خواجہ کے ہمراہ تھا وہ سب سحر کا لشکر تھا جب خواجہ نے اپنے کو ظاہر کیا اور سب لوگ ظاہر ہوئے تو خواجہ نے ان سرداروں کو اشارہ کیا اُنھوں نے اپنا اپنا سحر اُس مقام پر بیٹھے بیٹھے مٹا دیا سب سامان واہل لشکر سحر کے تھے مٹ گئے جو اصلی تھے وہ یہاں آہی چکے تھے جب خواجہ وہاں سے چلے تھے تو ان ساحروں سے کہا تھا کہ کچھ لشکر سپاہ وغیرہ بھی ہمراہ ہونا ضرور ہے بس ان سب نے سحر کر کے یہ سامان درست کر دیا تھا اب کیا ضرورت تھی جب بادشاہ نے دریافت کیا تو خواجہ نے کہا کہ وہ سب سحر کا سامان تھا جو کہ اصلی لوگ تھے وہ سب آگئے اب وہاں کچھ نہیں ہے

جملہ معترضہ تھا آمدم برسر مطلب جب قرناطیس کی بیہوشی دفع ہوئی اور ہوشیار ہوا آنکھ
کھول کر جو دیکھا تو اپنے کو ستون سے بندھا ہوا پایا اور بادشاہ اسلام کو تخت پر جلوہ گر دیکھا
اور سب سردارون کو ایک طرف چند ساحران طلسم زعفران زار کو دیکھا کہ بیٹھے ہوئے ہین
اسنے یہ خیال کر کے کہ مین خواب دیکھ رہا ہون گو اسیر تو ضرور ہوا ہون مگر بادشاہ یاسارنگ
نے اسیر کیا ہی اگر اسکا دربار ہوتا تو خواب نہ تھا اصلی واقعہ تھا یہ تو دربار اہل اسلام کا ہی
ضرور خواب ہی یہ سوچ کر جو اسنے آنکھ بند کی تو خواجہ نے پکار کر فرمایا کہ اے قرناطیس یہ خواب
نہین ہی بلکہ عین بیداری ہی ہوشیار ہو ذرا آنکھ کھول کر اپنی حالت دیکھ کہ تو کس بلا
مین مبتلا ہی اب کوئی تدبیر اپنی رہائی کی کر اور سحر کر اور اب خدا پرستون کو غارت کر دیکھ
خدا کی قدرت کہ کہ تو کیونکر اسیر ہو گیا آنکھ کھول کر دیکھ کہ سامنے تخت پر کس شان و شوکت
سے بادشاہ اسلام جلوہ فرما ہین اور سب سردار حاضر دربار ہین بس اسی مین مفر ہی کہ دین
اسلام قبول کر اور بادشاہ اسلام کی اطاعت کر سحر و باطل پرستی سے اور کل افعال بد
بد و شنیع سے توبہ کر تو تیری زندگی ہوگی ورنہ محال ہی اب تیرا رہا ہونا بہت دشوار ہی
خداوند کریم کو پہچان یہ جو خواجہ نے پکار کر کہا قرناطیس نے سنا اب آنکھ کھول کر
دیکھا خواجہ کو کرسی زر پر جلوہ گر پایا اور سب عیارون کو خشت ہاے زرین پر کھڑے
دیکھا چونکہ خواجہ کی تصویر ہر ایک ساحر کے پاس موجود ہی اس سبب سے قرناطیس
نے پہچان لیا مگر کلام نہ کر سکا کیونکہ زبان مین سوزن دیے ہوئے تھے اسنے قصد کیا
کہ سحر کرون اول تو بسبب سوزن کے سحر نہ کر سکا دوسرے اپنے دل مین جو الفاظ
سحر کو یاد کیا نہ یاد آئے فراموش تھے اسکا سبب یہ تھا کہ اول تو بارگاہ سلیمانی تھی اسمین ہر ساحر سحر
بھول جاتا ہی اس ساحر کا سحر اثر نہین کرتا ہی اسی سبب سے جب ساحر ہوتے ہین تو صاحبقران بارگاہ
سلیمانی مین دربار نہین فرماتے ہین بارگاہ حشامی مین فرماتے ہین تاکہ ساحر سحر کو نہ فراموش کرین اسوقت جو یہان
ساحر ہین سب کو سحر فراموش ہی قرناطیس کو سحر فراموش ہی دوسرے کمند اصفا و باصفا سے بندھا ہوا تھا اس
سبب سے اور بھی سحر فراموش تھا اسنے یہ چاہا کہ زور کر کے کمند کو توڑ کر اپنے کو رہا کرون جسقدر زور کیا اسیقدر کمند
نے کسا جب یہ عاجز ہوا تو اسنے زور کر کے چھوڑ دیا اب ساکت کھڑا ہوا خواجہ

نے حکم دیا کہ قرناطیس کے ہاتھ کھول دو اور اسکے پاس قلم دوات کاغذ رکھ دو
ایسا ہی کیا قلم دوات کاغذ رکھ دیا گیا اب خواجہ نے کہا کہ اے قرناطیس میری طرف
دیکھو اور جو مین کہتا ہون وہ گوش ہوش سے سن اور اپنی زندگی درکار ہو تو اُسپر عمل کر
ورنہ ہاتھ دھو کیونکہ بدون اطاعت اور دین اسلام کے قبول کیے ہوئے تیرا بچنا
محال ہے قرناطیس نے خواجہ کی طرف دیکھا اب خواجہ نے فرمایا کہ اے قرناطیس آگاہ
ہو کہ وہ بادشاہ یک رنگ جس نے تجکو اسیر کیا اور تیرے شاگرد کو قتل کیا وہ مین تھا
میرے نام سے آگاہ ہوگا اور مجھ سے بخوبی واقف ہوگا اور وہ جو نقابدار میرے ہمراہ
تھا وہ یہ فرزند حمزہ یعنی جہانگیر تھے کہ مین انکو نقابدار بنا کر لایا تھا اور یہ سب سردار
جو کہ تیرے سامنے ساحر موجود ہین یہ سب میرے ہمراہ تھے مین انکو اپنے ہمراہ
انکی صورت سحر سے تبدیل کر کے لایا تھا مین نے طلسم مین جا کر جہانگیر کو قید
بادشاہ طلسم سے رہا کیا خواجہ نے سب حال اول سے آخر تک بیان کیا اور فرمایا
کہ دیکھ قدرت خدا کو کیونکر مجکو اسیر کرایا اور ان سب کو تیرے شر سے بچایا اور
محفوظ رکھا وہ بڑا رحیم و کریم ہے سوائے خداوند کریم کے کوئی دوسرا خدا نہین ہے ہمارا
ہی خدا سب کا خالق اور پیدا کرنے والا ہے سامری و جمشید سب اُسی کے بندے تھے
بسبب ساحر ہونے کے کافر ہو گئے دعوی خدائی کر بیٹھے جو کچھ اُنکا حال ہوا اور بروز
قیامت ہوگا دیکھ لینا اب بھی آتش دوزخ مین جل رہے ہین اور تمام عمر جلا کرینگے
اور یہ جسقدر خدائی کرتے تھے سب باطل تھے اور ابلیس کے بہکائے ہوئے تھے
اور ہین یہ سب بچہ شیطان تھے اور ہین ان سب کا خالق وہی کریم ہے کہ جس نے
شجر و حجر جن و بشر زمین و آسمان نار و جنان کو خلق فرمایا اپنے بندون کے لیے بڑے
بڑے سامان پیدا کیے زمین مین یہ قوت عنایت فرمائی کہ اُس سے غلہ پیدا ہوتا ہے
پانی پیدا کیا وہ ہم سب پر مثل ماں باپ کے پرورش کرتا ہے اور مانند والدین کے محبت
کرتا ہے اُسنے ہم کو راہ نیک و بد دونون دکھا دین اب یہ ہمارے نفس امارہ کی
خوبی ہے کہ ہم راہ نیک کو ترک کر کے راہ بد کو اختیار کرین اُسنے ہماری خدمت

سکے سبب نبی و پیغمبر خلق فرمائے کہ وہ ہم کو ہدایت کرین کہ یہ فعل بد ہی اور یہ نیک اب ہم کو اختیار ہی کہ ہم اُنکی ہدایت پر نہ عمل کرین اُسنے ہماری راحت کے لیے اور دن کی تاریکی کے برطرف ہونے کے لیے آفتاب کو خلق کیا کہ ہم اُسکی روشنی مین چلین پھرین اور اپنے کامون کو انجام دین رات اُسنے براے آرام و استراحت کے خلق کی کہ میرے بندے استراحت کرین اُسکو ستارون و چاند سے روشن کیا اُسنے کیا کیا خوش ذائقہ و لذیذ ثمر و خوشبودار گل پیدا کیے کہ جو کہ روح کو تازگی و دماغ کو قوت و زبان کو لذت بخشتے ہین اور جسم کو طاقت دیتے ہین وہ ایسا کریم اور رحیم ہی اور ایسا ہم پر مہربان ہی کہ دیکھو تو قبل ولادت تین دن پیشتر پستان مادر مین شیر کو پیدا کرتا ہی باوجودیکہ ہم سب کی خلقت ایک قطرہ نجس سے ہی اور شکم مادر مین بھی خوراک نو ماہ تک وہ چیز ہی جو کہ نجس ہوتی ہی اُسنے کیونکر دیکھو تو کہ ہم سبکو خلق کیا ہی اور پرورش کرتا ہی بس وہ وحدہ لاشریک ہی اسکے وحدہ لاشریک ہونے کی شہادت دیتی ہی ہر شی جیسا کہ شاعر نے کہا ہی شعر ہر گیاہے کہ از زمین روید + وحدہ لاشریک لہ گوید + وہ ایسا خالق ہی کہ اپنے دوست و دشمن کو ایک نگاہ سے دیکھتا ہی یہ امر اُسکے عدالت سے خلاف ہی کہ وہ دوست سے مہربانی کرے اور دشمن پر عتاب اُسنے اسی سبب سے ہر فعل بد و نیک کی سزا قیامت پر موقوف رکھی ہی تاکہ ایک کو دوسرے سے شرمندگی نہ ہو وہ ایسا کریم ہی کہ دشمن و دوست کو ایک حالت سے پرورش کرتا ہی خواہ اُسکی بندگی کرے خواہ نہ کرے جیسا کہ شاعر نے نظم کیا ہی رباعی ای کریمے کہ از خزانۂ غیب + گبر و ترسا وظیفہ خور داری + دوستان را کجا کنی محروم تو کہ با دشمنان نظر داری + یہ مضمون اُس خالق کی شان مین ہی جو کہ سب کا خالق ہی جسکی ہم پرستش کرتے ہین ای قرناطیس نہ اُسکے مان ہی نہ باپ نہ بیٹا ہی نہ بیٹی نہ اُس سے کوئی پیدا ہوا ہی نہ وہ کسی سے اُسنے صرف اپنی قدرت سے یہ سب خلق کیا ہی نہ اُسکے آنکھ ہی نہ ناک نہ مُنھ نہ جسم نہ ہاتھ نہ پاؤن وہ ایک بُقعۂ نور ہی اُسکے رہنے کا کوئی مقام نہین ہی وہ ہر جگہ موجود ہی ہر ایک کے رگ گلو کے قریب ہی اُس پر ہر ایک کا حال روشن ہی وہ ہر ایک کے حال سے باہر ہی وہ اپنے ہر بندے کی مشکل بناتا

کرتا ہے اُسکا لقب حلال مشکلات و مہمات ہے وہ سمیع و بصیر ہے وہ قاضی الحاجات ہے وہ دافع
بلیات ہے وہ ہر بندے کی مدد کرتا ہے جو اُسکی طرف رجوع کرتا ہے خدا کی یہ صفت نہین ہے
کہ اُسکے اولاد ہو اُسکے ماں باپ ہون وہ مثل ہمارے سمت ضروری رکھتا ہو یا وہ
مثل ہم سب کے ہاتھ پاؤن رکھتا ہو جو ایسا ہوگا وہ بندہ ہے اور اُسکا وہی خالق ہے جسنے
اُسکو پیدا کیا ہے اے قرناطیس یہ سحر و ساحری کفر ہے اور یہ خداوند عجائب جسکی تم سب لوگ
بندگی کرتے ہو کوئی بچہ شیطان ہے مثل تمھارے ساحر تھا چونکہ اُسنے سحر مین کمال پیدا کیا
خدا بن گیا اور وہ بھی مثل تمھارے ہے لہذا سحر سے توبہ کرو اور عجائب پرستی سے باز آؤ اپنے
خدا کو پہچانو اور اُسکو مثل ہم سب کے خدائی مانو آیندہ تم کو اختیار ہے خواجہ نے سامنے
قرناطیس کے بہت سی باتین اور نکات وحدانیت خدا مین و دیگر مذہبون کے
باطل ہونے مین بیان کیے قرناطیس خاموش سُنا کیا خواجہ کی تقریر نے اسقدر اُسکے
دل پر اثر کیا کہ زنگ کفر آئینہ دل سے مثل کافور کے اُڑنے لگا اور برطرف ہونے
لگا خواجہ نے یہ بھی بیان کیا تھا کہ تم اپنے دل مین خیال کرو کہ کوئی بھی صورت تمھارے
شاگرد کے ہاتھ سے ان لوگون کے بچنے کی تھی وہ سب کو اسیر کر چکا تھا کہ خداوند کریم
نے [illegible] مجھکو پہونچا دیا اور مین نے عیاری کر کے اُسکو قتل کیا اسکے بعد تم
آئے خیال کرو کون سی صورت تھی کہ یہ لوگ تمھارے سحر سے بچتے ضرور مبتلا
ہوتے اور تم انکو قتل کرتے مگر مین نے کس تدبیر سے تم کو اسیر کیا یہ سب اُسکی قدرت
اور شوکت تھی کہ مجھ ایسے بندے ضعیف و ناتوان کو یہ عقل دی کہ مین نے تمھارے
دریا کو مٹایا جو کہ تم نے سحر سے بنایا تھا اور تم کو اسیر کیا اور تم نے دیکھا تھا ورنہ کیا
میری مجال تھی اگر اُسکو ان سب کا بچانا نہ منظور ہوتا کہ مین تمکو اسیر کرتا یا تمھارا
شاگرد قتل ہوتا وہ جو چاہے تو ضعیف کو توانا کردے اور توانا کو ضعیف کر دے
حضرت ابراہیم کو آتش نمرودی سے نجات دی تم نے کتاب مین دیکھا ہوگا
یونس کو شکم حوت مین زندگی بخشی یہ فعل سوائے اُسکے کوئی دوسرا نہین کر سکتا ہے
خیال تو کرو کہ اسوقت مین تمھارے خداوند عجائب نے تمھاری کمک نہ کی کہ تم کو

بچا لیتے ہین یہ صفت ہمارے خدا مین ہی کہ جسوقت اُس نے فریاد کی اُسنے اُسکو آفت سے
نجات دی اور بچا لیا مگر تمھاری اسوقت بہن کسی نے کمک اور امداد نہ کی نہ سحر نے
کام دیا نہ خداوند عجائب نے بس اسی امر سے ثابت ہو گیا کہ کوئی کسی کا نہین ہی وہی پیدا
کرنے والا سب کا بچانیوالا ہی اور سب باطل خدا ہین بس کیا ضرور ہی کہ ایسے خدا کو چھوڑ کر
باطل خدا کو مانین اے قرناطیس یہ مذہب وہ ہی کہ اگر کوئی اُسکو اختیار کرے تو ہر قسم کی
نعمت سے بہرہ مند ہو آتش دوزخ سے بچے بہشت نصیب ہو اگر راہ خدا مین جہاد
کرے تو غازی کہلائے اگر قتل ہو تو مرتبہ شہادت پائے حوران جنت اُسکی خدمت
کرین اُسکا وصل نصیب ہو ہر ایک عزت کرے تم دیکھو کہ کس طور سے یہان قدر
کی جاتی ہی کوئی کسی پر ظلم نہین کر سکتا ہی جو جس مرتبہ کا ہی اُسکو اسی مرتبہ سے مقام بیٹھنے
کو ملا ہی ہر ایک اُس سے خوش ہی وہ بڑا نیک ہی جو دین اسلام قبول کرے اُسکی بڑی
عزت ہوتی ہی اے قرناطیس دین اسلام کے قبول کرنے اور اطاعت خدا و دشمنان اسلام کے مارنے سے مرتبہ حاصل ہوتے
ہین دوزخ سے نجات ملتی ہی یہ خیال کرو کہ جسکو آتش دنیا کی برداشت نہین ہو سکتی ہی
جو کہ ستر مرتبہ بجھائی جا چکی ہی اُس مرتبہ تیزی ہی تو وہان کی آتش کی کیونکر برداشت ہوگی
اور یہ جسم نازک کیونکر سہی حدت و گرمی کو سہار سکتا ہی انسان کو لازم ہی کہ وہ کام کرے کہ
جسکے سبب سے وہان کے عذابون سے نجات ملے جسوقت میدان حشر مین سب
گناہگار کھڑے ہونگے آفتاب سوا نیزہ پر ہوگا زمین جو سبب حدت آفتاب کے
مثل تابہ آہنی کے تپ رہی ہوگی ہر ایک از سر تا پا پسینے مین غرق ہوگا پیاس کی
الگ شدت ہوگی سوا اپنے اعمال کے کوئی اسوقت مین شریک نہ ہوگا اپنے
کل اعضا جو کہ اسوقت ہمارے تابع فرمان ہین جو ہم چاہتے ہین وہی اسوقت کام کرتے ہین
وہ بھی اُسوقت مین ساتھ نہ دینگے ہمارے افعال بد کی اور نیک کی گواہی دینگے جو
ہم نے اُنکے ذریعہ سے کئے ہین وہ وقت ایسا ہوگا کہ ہر پیغمبر نفسی نفسی کہتے ہونگے
ہنگامہ بازپرس گرم ہوگا کسی کو کسی کے حال کی خبر نہ ہوگی ہر طرف ایک شور برپا ہوگا
فرشتگان عذاب سرون پر گرزہائے آتشین لیے ہوئے موجود ہونگے ہر ایک سے

اعمال کی جانچ ہوتی ہوگی جنھون نے اس دنیا مین آکر ہمیشہ افعال نیک کیے ہین اور
خداوند کریم کو برحق اور رازق مطلق جانتا ہی اُسکے پیغمبرون کے کہنے پر عمل کیا ہی اُس کو
وحدہ لاشریک تصور کیا ہی اُسکی راہ مین جہاد کیا ہی اُسکی بابت حکم ہوگا کہ اسکو داخل
بہشت عنبر سرشت کرو اور جنھون نے ایسا نہین کیا ہی دوسرون کو اُسکا شریک سمجھا
ہی اور جنھون نے جھوٹا دعوی کیا ہی کہ ہم خدا ہین اور جن لوگون نے اُنکے کہنے پر عمل کر کے
اُنکی بندگی کی ہی اور اُنکو سجدہ کیا ہی اُنسے سوال ہوگا کہ تم نے خدائی کا دعوی کیا تھا
اسوقت کوئی کرشمہ اپنی خدائی کا دکھاؤ اپنے کو بچاؤ بندون کو گمراہ کیا بس وہ کچھ بھی
جواب نہ دے سکین گے وہ مع اپنے پرستارون کے داخل دوزخ کیے جائینگے اُنپر عذاب
ہوگا اُنکے پرستارون سے سوال ہوگا کہ باوجود اس امر کے ہم نے تم کو خلق کیا اور
تمھاری ہدایت کے لیے نبی و پیغمبر بھیجے اُنھون نے ہم کو ہدایت کی یہ خدا نہین جسنے
تم کو پیدا کیا ہی وہی خدا ے برحق ہی کہ جسنے اُنکو بھی خلق کیا یہ لوگ بھی مثل تمھارے
شیطان کے بہکانے سے دعوی باطل کرتے ہین انکو سجدہ نہ کرو باطل پرستی کو
ترک کرو دین حق کی طرف رجوع کرو تم نے اُنکے کہنے پر عمل نہ کیا بلکہ اپنے نفس امارہ کی
پیروی کی اور اُسکی ہدایت پر عمل کیا اور کچھ خوف نہ کیا اب اُن خداؤن سے فریاد کرو کہ وہ
اگر تم کو بچا ئین اور اس عذاب سے نجات دین اُسوقت وہ لوگ نگاہ اُٹھا کر ہر طرف
بہ نگاہ غور دیکھین گے کہ کوئی تو اسوقت ہین ہماری مدد کرے کوئی نہ ہوگا سواے
اپنے اعمال کے بس وہ لوگ بھی بحکم خالق بحر و بر داخل دوزخ کیے جائینگے ہین تم سے
یہ سوال کرتا ہون کہ اُسوقت ہین تم کیا جواب دوگے جب تم سے بھی یہی سوال کیا
جائے گا اس سے بہتر یہ ہی کہ دین اسلام قبول کرو تاکہ بروز قیامت عذاب سے
نجات پاؤ آیندہ تم کو اختیار ہی جو میرا کام تھا وہ مین نے کیا اور تم کو نصیحت کردی
قبول کرنے نہ کرنے کا تم کو اختیار ہی بموجب شعر منست انچہ حق بود گفتم تمام + تو دانی
دگر بعد ازین والسلام + اسی طور سے ہر ایک سردار و اہل دربار نے و بادشاہ نے
سامنے قرناطیس کے پہلے خدا کی تعریف کی اُسکے بعد قیامت کا حال بیان کیا قرناطیس

سب کی گفتگو سنا کیا اور خاموش کھڑا رہا حال قیامت سن سنکے اسکا بند بند کانپ گیا سامنے
وہ سب سامان پیش ہو گیا ایسا خوف طاری ہوا کہ اسوقت بہا اسنے توبہ کی دل مین اور دل
سے کہا کہ جو کچھ یہ لوگ کہتے ہین اکثر اہل اسلام کی کتابین جو دیکھی ہین اُسمین بھی یہی تحریر پایا
ہو انکے کہنے پر عمل کرنا چاہیے تاکہ ان سب عذابون سے بروز قیامت نجات ملے اور دنیا مین
بھی نیک نامی حاصل ہو اصل امر یہ ہو کہ ان لوگو نکو بڑی راحت ہو ہر ایک بہشت خوش حال
ہو مقام انصاف و غور طلب ہو کہ یہ لوگ کن کن آفتون سے بچے ہین میرے شاگردونے اگر
سب کو اسیر کر لیا تھا کون باقی رہا پھر انکے خدا نے انکی کیسی کمک کی اور کیونکر انکو رہا
کیا اور وہ مارا گیا کوئی بھی صورت نتھی اُسکے ہاتھ سے بچنے کی یا مین جو آیا مین نے نامہ
لکھا اُنھون نے اپنے خدا پر بھروسہ کرکے جھٹ جواب سخت تحریر کیا کچھ خوف نہ کیا واقعی یہ
بات ہو کہ میرے بھی ہاتھ سے کوئی زندہ نہ بچتا اور نہ کوئی صورت میرے اسیر ہونے کی
نتھی مین ایک مرتبہ سب کو اسم سحر مین خاک سیاہ کر دیتا مگر کس آسانی سے مین اسیر
ہو گیا اور مجھکو گرفتار کر لیا میرے مقابلہ کی نوبت نہ آئی یہ اُنکے خدا کی قدرت تھی ہمارے خدا
نے کوئی قدرت نہ دکھائی ہماری مدد نہ کی بس اسی امر سے ثابت ہوا کہ انکا خدا برحق ہو اور
سب باطل و جھوٹے ہین یہ جو کچھ کہتے ہین سب سچ اور درست ہو اور یہ سب خدا اسے
باطل ہین نے اکثر ان لوگون کی کتابین دیکھی ہین جنمین انکا حال تحریر ہو اسمین بہت سے
مقامات ایسے دیکھنے مین آئے ہین کہ جہان یہ لوگ ایسے مجبور و ناچار ہوئے تھے کہ کوئی
صورت مفر کی نہ تھی مگر ثابت قدم رہے اپنے دین سے نہ پھرے مگر اُسوقت مین بھی
انکی کمک پہونچی جبکہ کوئی صورت نہ تھی یہ بچے اور وہی لوگ مارے گئے جنھون نے
انکو مبتلائے بلا کیا تھا یا ہزارون طلسم ان لوگون نے فتح کیے خیال کرنے کا مقام ہو کہ
پانچ آدمیون نے جاکر طلسم ہوشربا کو جو کہ اپنا مثل و نظیر نہ رکھتا تھا فتح کیا افراسیاب
ایسے ساحر زبردست کو قتل کیا یا قرامہ جادو کو مارا ساحر حشمش کو جو کہ دریاے مین رہتا
تھا کیونکر قتل کیا اکثر ایسا اتفاق ہوا کہ یہ لوگ زیر تیغ بٹھائے گئے ہین جلاد سر پر تلوار
لیے ہوئے موجود ہو تینون حکم آچکے ہین اور پھر یہ زندہ بچے اور وہ ملک اسلام آباد ہوا

یہ اُسکے خدا کی شان و قدرت ہی کہ جہان یہ گئے ایک نہ ایک سبب انکی نجات و رہائی کا بہم ہوگیا طلسم ہوش ربا مین افراسیاب کے عزیز شریک ہوگئے چاہ الماس مین ملکہ ورانہ کی بھانجی ملکہ برق جادو شریک ہوئی اسی طور سے کسی کی بیٹی عاشق ہوئی وہ سبب رہائی کا ہوا جو کہ بہت بڑے خداوند تھے اور اٹھارہ ہزار ملک باختر کے لوگ اُنکو سجدہ کرتے تھے اُنکی بیٹیان نکل گئین ان لوگون کے ساتھ وہ انکا کچھ نہ کرسکے جنھون نے دوزخ و بہشت بنایا تھا وہ انکے ہاتھ سے بھاگے بھاگے پھرے اور دامن پناہ تلاش کرتے رہے مگر کہین دامن پناہ نہ ملتا تھا وہ کچھ نہ کرسکے ایک موے جسم انکا نہ کم کرسکے تو اور کیا ہین بس منجملہ ان باتون سے ثابت ہوتا ہی کہ انکا دین حق ہی اور انکا خدا برحق ہی بس لازم ہی مجکو کہ مین انکے کہنے پر عمل کرون اور انکا دین اختیار کرون اگر انکا دین برحق نہ ہوتا تو یہ لوگ یون ظفر نہ پاتے اور اسطور سے ملک بملک نہ پھرتے اور انکا قبضہ نہ ہوتا کسی کا بھی گمان تھا کہ خدا پرست ادھر کو آ نکلینگے اور یہ طلسم فتح ہوگا سب یہ خیال کرتے تھے کہ اُنکا ادھر کو آنا محال ہی یہ خیال خام ہی دیکھو کس طور سے یہ لوگ آکر پہونچے اور کس طور سے چند سردار طلسم کے شریک ہوئے بس ضرور یہ طلسم بھی فتح ہوگا اسنے جو اسطور سے خیال کیے اور دل مین اسکے یہ بات سمائی اُدھر آب تقریر جو اچھہ نے اسکے قلب پر سے زنگ کفر کو دھوکر برطرف کیا اسکے کاشانہ دل مین شمع اسلام نے اپنی روشنی سے ظلمت کفر کو برطرف کیا بس اسنے اُسیوقت قلم اُٹھا کر کاغذ پر تحریر کیا کہ مین نے آپکی کل تقریر سُنی اور اُسپر جو غور کیا تو معلوم ہوا کہ بجا ارشاد فرماتے ہین سب درست و صحیح ہی اور سب خدا جھوٹے اور کاذب ہین اور تھے انکا دین بیجا ہی مین عرض کرتا ہون کہ میری خطا معاف فرمائی جاے مین آپکا مذہب اختیار کرتا ہون کیونکہ آپکے فرمانے سے میرے تمام جسم مین لرزہ پڑگیا اور خوف قیامت اور روز باز پرس کے خیال سے میرا بند بند کانپنے لگا مین نے جو خیال کیا تو واقعی میرے دل نے کہا کہ تو نے آجتک نفس امارہ و قول شیطان پر عمل کیا اور خواب غفلت مین مبتلا رہا اور باطل پرستی کی اور اپنے خدا کو نہ پہچانا اور ہمیشہ

فعل بد کا مرتکب ہوا جب بروز قیامت خدا اسے عادل سوال کریگا تو مین کیا جواب دونگا اور اپنے فعل شنیع سے کیونکر انکار کرونگا اگر مین انکار کرونگا تو اعضا گواہی دینگے جب اسوقت مین کوئی تیرا شریک نہ ہوا اور نہ تیرے خدا نے تیری کمک کی اور نہ کسی دوست نے تیری خبر لی تو اسوقت مین کون لے گا جبکہ سب اپنے حال مین مبتلا ہونگے یہی بہتر ہے کہ تو دین اسلام قبول کر اور ترک دنیا کرکے لباس قلندری پہنکر کسی صحرا مین جا کر بیٹھ رہ کہ جہان بوئے انسان تک نہ آئے اور اپنے افعال سے توبہ کر اور بقیہ عمر اپنی اسی مین صرف کر تاکہ گناہ تیرے خداوند کریم معاف کرے اور تجھکو بخشش دے اور عذاب آخرت سے نجات ملے بس اب مجھکو رہا کر دیجیے مین اسیوقت سے یہانسے چلا جاؤن اور عبادت خدا کرکے اپنے گناہ معاف کراؤن اور آپ مجھکو کلمہ طیبہ پڑھائیے کہ جس سے دین اسلام میرے اوپر ظاہر ہو اور مین مسلمان ہون اور اپنی زندگی بسر کرون مین نے بہت غفلت کو صرف کیا انجام کا کچھ خیال نہ کیا خداوند کریم نے اپنی مہربانی شامل حال فرمائی کہ آپ ایسے ہادی اور رہنما کو یہان پہونچایا کہ اُسنے مجھکو راہ نیک پر لگایا یہ لکھکر رکھدیا برق نے اُٹھا کر خواجہ کے ہاتھ مین دیا خواجہ نے بادشاہ کو دیا بادشاہ نے ملاحظہ فرماکر دبیر کو مرحمت فرمایا کہ اسکو پڑھو دبیر نے بآواز بلند پڑھا سب نے سُنا بادشاہ نے خواجہ سے فرمایا کہ جب قرناطیس نے اس امر کا اقرار کیا ہے کہ مین دین اسلام قبول کرتا ہون مجھکو کلمہ تعلیم فرمائیے تاکہ زنگ کفر میرے دل سے دور ہو اور نور اسلام میرے سینہ مین چمکے اور میرا دل روشن ہو بس اسکو رہا کردو خواجہ نے بادشاہ سے عرض کیا کہ ابھی تھوڑی دیر توقف فرمائیے مین چند کلمہ اور چند باتین اس سے اور کر لون پھر دیکھا جائے گا بادشاہ نے فرمایا کہ تم کو اختیار ہے ادھر خواجہ نے قرناطیس سے فرمایا کہ یہ جو تم نے کہا کہ مین ترک دنیا کرکے ایک صحرا مین جا کر بیٹھون اور اپنی بقیہ عمر توبہ استغفار مین اور عبادت خدا مین بسر کرون ای قرناطیس اس خیال سے دست بردار ہو اور اس امر کو اپنے دل سے دور کر اور ترک دنیا کرنے کے عوض مین دین اسلام و کلمہ طیبہ پڑھکر اور اسلام قبول کرکے کفار سے جہاد کر بس اس جہاد کے صلہ مین جو کہ تم راہ خدا مین کروگے

اور کفار کو قتل کروگے تمھارے سب گناہ خدا بخش دیگا اور تم کو عذاب آخرت سے نجات
عطا فرمائیگا اُس ترک دنیا سے جہاد کا کرنا بہتر ہی اسمین خدا خوش ہوگا اور اُسکے
رسول بھی اس خیال کو دل سے دور کرو مین تمکو رہا کرتا ہون اور کلمہ تعلیم کرتا ہون یہ جو
خواجہ نے کہا اُسکے جواب مین قرناطیس نے تحریر کیا کہ جیسا آپ ارشاد فرماتے ہین
ایسا ہی کرونگا مگر مین نے دیکھا بھی ہی کتابون مین اور سُنا بھی ہی کہ جب ساحر کلمہ
طیبہ پڑھتا ہی تو سحر اُسکو فراموش ہو جاتا ہی بس جب مین کلمہ پڑھونگا تو سحر بھول
جاؤنگا جب سحر بھول گیا تو پھر مین بیکار ہون لڑ نہین سکتا ہون کیونکہ جنگ کے فنون
سے واقف نہین ہون ساحرون سے لڑ سکتا ہون میری تمام عمر سحر مین بسر ہوئی ہی پھر
مین بیکار ہون اس سے بہتر یہ ہی کہ مین ترک دنیا کرون کیونکہ میرا ہونا آپ کے پاس اور
نہ ہونا یکسان ہی مناسب یہ ہی کہ گوشہ مین بیٹھکر عبادت خدا کرون اور اب میرا دل
دنیا سے پھر گیا ہی اور یہی جی چاہتا ہی کہ تمام دنیا سے منھ کو پوشیدہ کرکے گوشہ مین
بیٹھ رہون اور کسی کو منھ نہ دکھاؤن اور اپنی آخرت درست کرون بہت سحر و ساحری
مین مین نے اپنی عمر بسر کی اب مین کفر کو نہین پسند کرتا ہون میرے دل مین اب
عبادت خدا کی خواہش ہی اور کسی امر کی خواہش نہین ہی آپ میرے حال پر رحم
فرماکر رہا فرمائیے اور کلمہ تعلیم فرمائیے یہ جو لکھکر دیا خواجہ نے اُسکو پڑھا باواز
بلند سب آگاہ ہوئے خواجہ نے فرمایا کہ اے قرناطیس تم سے ہم کہتے ہین کہ اس
خیال سے دست بردار ہو اُس عبادت سے یہ جہاد کرنا راہ خدا مین کفار سے بہتر ہی
اور یہ جو تم نے تحریر کیا ہی کہ کلمہ پڑھنے سے سحر فراموش ہو جاتا ہی یہ امر تو ضرور ہی مگر
طریقہ یہ ہی کہ جب ساحر یہ خواہش کرتا ہی کہ ہم دین اسلام قبول کرین اور دائرہ اسلام
مین آئین تو وہ کلمہ نہ پڑھے مطیع اسلام ہو جائے جو امر اور جو فعل اس مین متروک ہین
اُنکو ترک کرے جو اشیا اور جو فعل حرام ہین اُنکو حرام خیال کرے اور جو نجس ہین انکو
نجس صرف کلمہ نہ پڑھے کہ سحر نہ فراموش ہو بس ایسا ہی تم بھی کرو قرناطیس نے کہا کہ
بہت خوب مین آپ کے حکم سے باہر نہ ہونگا جو فرمائیے گا بجالاؤنگا مین نے

جو یہ امر عرض کیا کہ ترک دنیا کرون اس خیال سے کہ صاحبقران براے فتح طلسم تشریف لے گئے ہین طلسم مین ساحر ہین اُنسے مقابلہ ہوگا مین اُسوقت مین بیکار ہونگا شاید یہ امر ہو کہ اُسوقت مین مجکو بھی خیال آجاے اور مین توبہ کو توڑ ڈالون تو اور زیادہ گنا ہگار ہون اس سے دنیا کو ہی ترک کرون اور دست بردار ہون مگر جب آپ یہ فرماتے ہین کہ مطیع اسلام ہو تو مین نے اس امر کو قبول کیا جب اس طلسم سے فراغت ہو جائے گی تو پھر اُسوقت مین کلمہ پڑھکر تارک دنیا ہو جاؤنگا خواجہ نے کہا کہ تم پر کیا منحصر ہے اسیطور سے بہت سے ساحرون نے کیا ہے اور جنھون نے کلمہ پڑھا اور جنکو سحر فراموش ہے پھر انھون نے ترک توبہ نہین کیا اُسی حالت مین مجبور و ناچار ہو کر قتل ہوئے بلکہ داؤد کے دشمنہ بہار و مخمور و بران و کوکب کہ انھون نے بعد فتح طلسم ہوش ربا ترک سحر کیا اور کلمہ پڑھکر مسلمان ہوے پھر اُن پر ادنی ادنی ساحرون نے زور ڈالا مگر وہ لوگ ایسے ثابت قدم تھے کہ جان کا جانا گوارا کیا اور سحر نہ کیا ناچار ہو ہو کر طلسم مین گرے اسی طور سے قتل ہوئے مگر تارک توبہ نہ ہوئے اُنکو بھی ہم منع کرتے تھے مگر اُنھون نے ہماری نہ سُنی بس اس سے یہی بہتر ہے کہ مطیع اسلام ہو پھر دیکھا جائے گا مثل ان ساحرون کے جو تمھارے روبرو بیٹھے ہوئے ہین یہ جو خواجہ نے کہا قرناطیس نے سر ہلا کر کہا کہ بہت خوب خواجہ نے اُسکے چہرہ پر نگاہ کی تو پیشانی پر نور اسلام کو جلوہ گر پایا اور ظلمت کفر کو برطرف بس برق سے کہا کہ انکو کھولدو برق فرنگی نے فوراً کھولدیا اور سوزن زبان سے لی جب قرناطیس کے ہاتھ پاؤن قابو مین آئے اور رہا ہو کر حواس درست ہوئے اُسنے خواجہ کیطرف دیکھ کر اپنے دل مین خیال کیا کہ دیکھون یہ اب میرا کیا کرتا ہے کیونکہ میرے ہاتھ پاؤن قابو مین ہین گو مین دین اسلام قبول کر چکا ہون صرف امتحان کرون کہ خواجہ نے جو میرے صرف اس کہنے پر عمل کیا کہ مین دین اسلام قبول کرتا ہون اور جو آپ ارشاد کرینگے اُسپر عمل کرونگا مجکو رہا کر دیا یہ خوف نہ کیا کہ مین نے اسے اسیر کیا ہے اور اتنی دیر تک بند ھار کھا ہے ایسی بات نہ ہو کہ یہ پھر جائے اور اسکا عیوض لے اس امر کا خیال نہ کیا اور رہا کر دیا یہ کس وجہ سے ایسا کیا یہ کیا امر ہے یہ دل مین

سوچ کر اپنے کو سنبھال کر کہا کہ ای حمزہ عیار تو نے بڑا دھوکا کھایا کہ میرے قریب مین آکر مجھ
رہا کر دیا اب تو میرے ہاتھ سے بچ کر کہان جاتا ہی تو نے صرف میرے کہنے پر عمل کیا
مین اطاعت کرتا ہون شاید ان ساحرون کے بھروسہ پر جو کہ اسوقت یہان موجود
ہین یہ میرا کیا کر سکتے ہین تو اب میرے ہاتھ سے بچ کر جاتا کہان ہی ابھی تو بارگاہ کو الٹے
دیتا ہون اور سب ساکنان بارگاہ کو قتل کرتا ہون کوئی مجھکو روک تو سہی یہ کہکر چاہا
اُدھر ہر ایک ساحر نے اور ہر ایک ساکن بارگاہ نے جو یہ تقریر سُنی اور اُسکو برہم پایا
اپنے کو درست کیا سب سردارون نے مع بادشاہ کے قبضہ تلوار پر ہاتھ رکھا اور
سنبھل کر بیٹھے یہ بالکل بیخوف تھے اول تو یہ امر تھا کہ یہ لوگ جری و بہادر ہین دوسرے
اس امر سے آگاہ ہین کہ یہ بارگاہ سلیمانی ہی یہان یہ سحر کر نہین سکتا ہی اسکو سحر فراموش
ہوگا بس یہ جسطرف اور جس پر حملہ کرے وہی اسکو مار ڈالیگا اور یہان سے نہ جانے دیگا
ساحرون نے قصد کیا تھا کہ جو ہمارے سحر سنبھالین پھر خیال آیا کہ بیکار ہی یہان سحر
نہ ہو سکیگا فراموش ہوگا مگر سنبھل کر بیٹھے کہ اگر یہ یہان سے نکل گیا تو باہر نکل کر اس
سے مقابلہ کرینگے اور جانتے ہین کہ اسکو زیادہ نہ جانے دینگے ہر ایک اپنے دل مین کہہ رہا ہی
کہ خواجہ نے بڑا دھوکا کھایا ایسے دشمن کو بدون قول و اقرار لیے ہوئے رہا کر دیا آخر
اسنے نساء پر کسی مگر سب مع بادشاہ کے اُسی طرف دیکھ رہے ہین قرناطیس ہی
کلام کرتا ہوا طرف خواجہ کے چلا خواجہ نے جو اُسکی تقریر سُنی اور اپنی طرف اُسکو برہم
عتاب آتے ہوئے دیکھا دل مین کہا کہ ای خواجہ تم نے بڑا دھوکا کھایا اسوقت
تمھارے قیافہ نے بھی خطا کی پیشانی و چہرہ سے تو اسکے یہ امر بخوبی ظاہر ہوتا تھا
کہ اسنے یہ سب صدق دل سے کہا ہی یہ کیا ہوا اسوقت تو قول سعدی یاد آیا اسنے
سچ کہا ہی یہ مصرع اسوقت حسب حال ہی مصرع بر تواضعہای دشمن تکیہ کردن ابلہی
سنا ہی پھر دشمن نتوان حقیر و بیچارہ شمرد + مگر جا کہان سکتا ہی یہ بارگاہ سلیمانی ہی
سحر کیسے تو جا ہی نہین سکتا ہی رہا یہ امر کہ یون نکل جائے کسی کو قتل کرے تو یہ بھی ممکن
نہین ہی بڑے بڑے بہادر یہان موجود ہین اور شیران دشت وغا و نہنگان معرکہ

پہنچا وہ کب زندہ جانے دینگے پہلے تو یہ تیرے ہی طرف آتا ہے پہلے تو ہی سمجھ لے یہ خیال کرکے
خنجر کمر سے لیا اور سنبھل کر بیٹھے اُدھر قرناطیس قریب آکر پہونچا خواجہ جب تک وہ
قریب نہیں آیا اُسوقت تک خاموش بیٹھے رہے سرداروں نے قصد کیا تھا
کہ للکارین اور اُٹھین خواجہ نے اشارہ سے منع کیا کہ آپ لوگ ابھی خاموش
رہیں میں خود اِس سے سمجھ لونگا اُدھر عیار بھی کمندین لیکر مستعد ہوگئے تھے کہ
اگر اسنے خواجہ پر حربہ کیا ہم نے کمندین مار کر اسکو گرفتار کر لیا مگر سب خاموش کھڑے
تھے اور سب سردار مع بادشاہ کے خاموش دست بہ قبضہ بیٹھے ہوئے تھے ہر ایک
اُسی طرف دیکھ رہا تھا کہ دیکھیں خواجہ اسوقت کیا کرتے ہیں اِدھر جیسے ہی
قرناطیس قریب خواجہ پہونچا خواجہ نے کہا کہ کیوں قرناطیس کیا قصد ہے اُس
رہا کر دینے کا صلہ ہے جو تمہارے کہنے پر ہم نے عمل کیا اور تمکو رہا کر دیا بس اتنی بات
تیرے بس ہے کہ دین اسلام قبول کرو اور اپنے کہنے پر عمل کرو یہ کیسی وعدہ خلافی ہے
کوئی مرد ایسا بھی کرتا ہے کہ دھوکا اور فریب دے یہ نامردوں کا کام ہے ہم تو تمکو قول
کا پابند اور سچا جانتے تھے یہ کہکر ہاتھ اُٹھایا اسطور سے کہ وہ ہاتھ قریب منھ
قرناطیس کے پہونچا ہاتھ کا پہونچنا تھا قرناطیس جھکا اُسکا جھکنا تھا کہ طمانچہ
اُسکے منھ پر پڑا پڑنا تھا کہ وہ ایک مرتبہ لڑکھڑا کر چلا اور جھوما اور دھم سے فرش پر
گرا خواجہ نے آواز دی کہ باندھ لو اِس حرامزادہ کو اسنے بڑا فریب کیا تھا خوب
خداوند کریم نے بچایا پہلے میرے ہی اوپر آیا تھا مگر جبکہ خدا حافظ ہوتا ہے تو دشمن
کیا کر سکتا ہے بموجب مصرع دشمن اگر قوی است نگہبان قوی تر است + اسی منھ
پر یہ دعوی کیا تھا ایک ہاتھ کے اُٹھانے میں گر پڑا بیہوش ہوگیا یہ کہکر سب کی
طرف دیکھا اُدھر برق نے دوڑ کر پھر اُسکی مشکیں کمند سے باندھ لیں اور زبان
میں سوزن دیے خواجہ نے فرمایا کہ سوزن دینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ
سحر نہیں کر سکتا ہے اسی طور سے ستون سے باندھ دو برق نے پھر ستون سے
باندھ دیا سب تعریف خواجہ کی کرنے لگے کہ خوب تدبیر کیا بھلا واقعی اسکے

سامنے کوئی فریب نہ کرسکتا ہی جیسا فریب کیا ہی ویسی سزا پہنچتی ہی جواب دیا کہ آپ
لوگ تو دل مین خیال فرماتے ہونگے کہ خواجہ نے دھوکا کھایا اتنے بڑے ہوشیار کو فریب
دیا میرے بھی حواس جاتے رہے تھے مگر خدا نے مدد کی کہ یہ عیاری مین پڑی فوراً گوش
مین آگئی سب نے حد درجہ کی تعریف کی اور کہا کہ آپ ہی کا کام تھا کہ اسوقت مین یہ
فکر کی دوسرا اگر اس مقام پر ہوتا کبھی حواس بجا نہ رہتے بادشاہ نے فوراً تعریف فرما کر
حکم دیا کہ پانچ ہزار روپیہ خواجہ کو بطور انعام کے دیا جائے بس پھر تو ہر ایک سردار نے
علی قدر مرتبہ خواجہ کو اپنے پاس سے دیا قریب پچاس ساٹھ ہزار کے روپیہ جمع
ہو گیا خواجہ نے نذرانہ قبول کیا اب خواجہ کو حکم دیا کہ اسکو ہوشیار کرو تاکہ اپنی
حالت دیکھے برق نے فلفلہ رنج بیہوشی دیا اور چھینکیں مار کر ہوش مین آیا چند قطرے
آب گندیدہ کے اُسکی ناک سے گرے اب جو قرناطیس ہوشیار ہوا اپنے کو بندھا
ہوا پایا بہت شرمندہ ہوا خواجہ کی دل مین بہت تعریف کی اور جی مین کہا کہ جیسا
انکو سنتے تھے ویسا ہی پایا اس امر سے برتر انکے خدا کی قدرت ظاہر ہوئی یہ باتین
دل سے کرکے خاموش چارون طرف دیکھنے لگا خواجہ نے مسکرا کر فرمایا کہ کیون
قرناطیس تم نے فریب دینے کا مزہ پایا یا رہا ہو کر بہت خوش ہوئے تھے اگر
مین پہلے سے تدبیر نہ کر چکا ہوتا تو تم نے مجکو قتل کیا تھا اگر تم ہزار مرتبہ مجھ سے کہو گے
کہ مجکو رہا کر دو مین فوراً رہا کر دونگا اور جب تم میرے اوپر یا کسی سردار پر حملہ کرو گے
اسی طور سے اسیر ہو جاؤ گے یہ ممکن نہین کہ اب تم میرے ہاتھ سے بچ کر جاسکو امکان سے
باہر ہی اگر یہ کہو کہ رہا کیون کر دیتے ہو تو ہم اپنے شرع اور طریقہ صاحبقران سے
مجبور ہین کہ ہماری شرع مین ہی کہ جو اس امر کا اقرار کرے کہ ہم دین اسلام قبول
کرتے ہین اُسکے کہنے پر عمل کرو گو وہ بظاہر ایسا کہتا ہو باطن اُسکا خراب ہو اُسکا
کہنے پر عمل کرنا ضرور ہی ہم لوگ تو ظاہر پرست ہین جب تم اسطور سے کہو گے ہم
ضرور رہا کر دینگے امتحان کر لو اگر باور نہ ہو یہ جو خواجہ نے کہا قرناطیس نے عرض
کیا کہ مین آپ سے قسم کھا کر عرض کرتا ہون کہ یہ حرکت جو مین نے کی صرف بطور

امتحان کے صرف اس معرض سے کہ خواجہ سلامت نے جو میرے کہنے پر باور کرکے مجھکو
چھوڑ دیا اور کسی قسم کا بندوبست نہ کیا اسکا کیا سبب ہی ورنہ امتحان تو کرنا چاہئیے کہ اب کیونکر
یہ مجکو اسیر کرتے ہین بس جیسا مین آپ کو سنتا تھا ویسا ہی پایا بلکہ اُس سے بڑھکر پایا
ورنہ مین تو پہلے ہی دین اسلام قبول کر چکا ہون آپ کی اور بادشاہ اسلام کی اطاعت
و غلامی اختیار کر چکا ہون آپ میری طرف سے کسی قسم کا خیال نہ فرمائین مجکو رہا فرمائین
معلوم ہوا کہ آپ سے نہ کوئی فریب کر سکتا ہی نہ چال آپ از خاصان خدا سے ہین اور
آپکا دین برحق ہی مین توبہ کرتا ہون عجائب پرستی سے آپ تو ہزار مرتبہ کو فرماتے ہین
مین خیال کرتا ہون کہ اگر مین لاکھ مرتبہ رہا ہونگا اور آپ کے خلاف کرونگا تو اسی طرح سے
اسیر ہو جاؤنگا یہ کہکر خاموش ہوا خواجہ نے اُسکی طرف دیکھا نور اسلام پیشانی پر جلوہ گر
پایا مثل ستارے کے دیکھا کہ قرناطیس کے آنکھون سے آنسو جاری ہین اور رو رہا ہی
خواجہ کو یقین ہو گیا کہ یہ سچ کہتا ہی اُسپر بھی یہ کہکر حکم دیا کہ رہا کردو قرناطیس سے یہ کہا
کہ تم اپنے دل مین یہ نہ خیال کرنا کہ مین نے فریب کھایا اور دھوکا تم نے دیا وجہ یہ ہی
کہ مین کہہ چکا ہون کہ میری شرع ظاہر پرست ہی دوسرے صاحبقران کا حکم ہی
کہ جو اس امر کا اقرار کرے کہ ہم دین اسلام قبول کرتے ہین خواہ وہ دل مین کینہ رکھکر
مسلمان ہو اُسکے باطن کی طرف نہ خیال کیا جائے ظاہر دیکھا جائے اُسکے قتل و
اسیری سے ہاتھ اُٹھا لیا جائے بس چونکہ تم بھی اُسی امر کا اقرار کرتے ہو مین تمکو رہا
کرتا ہون یہ کہکر حکم دیا کہ ابھی رہا کردو برق نے فوراً رہا کر دیا اب کی مرتبہ جو قرناطیس
رہا ہوا دوڑکر خواجہ کے قدم پر گرا خواجہ نے اُسکو سینہ سے لگایا بہت تسلی دی
کہ اُسنے رو رو کر عرض کیا کہ اب میرا ہاتھ ہی اور آپ لوگون کا دامن ہی مجکو عذاب
آخرت سے بچائیے مین توبہ کرتا ہون کہ اب اپنے امکان بھر کوئی فعل بد نہ کرونگا
جب سے آپ نے قیامت برپا ہونے کا حال بیان فرمایا ہی میرا عجب حال ہی
جب خیال آتا ہی بند بند کانپ جاتا ہی میرا حال قابل رحم ہی اور ترس میرے حال
پر ترس کھائیے مین گنہگار ہون کوئی ایسی دعا تعلیم فرمائیے کہ میرے سب گناہ

عفو ہو جائین خواجہ نے فرمایا کہ تم اطمینان رکھو اور پریشان نہ ہو وہ بڑا کریم ہی اور رحیم اور پلک نواز ہی ایک پل مین سب گناہ صغیرہ و کبیرہ عفو کر دیتا ہی اسکی درگاہ مین توبہ کرو کہ جو فعل بد اور شنیع کرتا تھا اور تجھ سے سرزد ہوتے تھے اب نہ کرونگا مین توبہ کرتا ہون میرے گناہ عفو فرما بس قرناطیس نے اسیطور سے دعا کی اُسکے بعد قدم بادشاہ پر گرا بادشاہ نے گلے سے لگایا دست شفقت پشت پر پھیرا اُسنے بادشاہ سے بھی اُسی طور سے رو رو کر عجز و انکسار کیا بادشاہ نے بھی تشفی فرمائی پھر تو وہ ہر ایک سردار سے ملا اور ہر ایک سے یہی سوال تھا کہ میرے حق مین دعا فرمایئے کہ خداوند کریم آپ لوگون کی دعا کی برکت سے میرے گناہ عفو فرمائے اور بخش دے اور عذاب آخرت سے نجات دے نار دوزخ سے بری فرمایئے کیونکہ میرے جسم کو اُس آتش کی تاب نہ ہوگی میرے روح اُسکی حالت کو سُنکے قفس جسم سے نکلنے کو تھی میری آنکھون کے سامنے وہ سب سمان بندھا ہوا ہی دل بیقرار ہو رہا ہی دل مضطر کو تاب نہین ہی سب نے کہا کہ اسقدر بیقرار نہ ہو خدا اپنا رحم کرے گا اور بخش دے گا کوئی مقام اندیشہ نہین ہی کیونکہ تم نے دین اسلام قبول کیا ہی کفار سے جہاد کروگے راوی بیان کرتا ہی کہ قرناطیس اُسیوقت سے از سر صدق مطیع اسلام ہوا خواجہ نے اُسکو قواعد اسلام تعلیم فرمائے اُسنے سوائے سحر کے سب افعال شنیع سے توبہ کی سب لوگون کے سامنے بادشاہ اسلام نے قرناطیس کو صف ساحران مین اُسکے مرتبہ کے موافق کُرسی مرحمت فرمائی وہ یہ الطاف و کرم دیکھ کر بہت خوش ہوا سب خوش ہوئے دربار آراستہ ہوا ہر ایک خواجہ کی تعریف کر رہا ہی خواجہ کُرسی پر بیٹھے ہوئے ہین کہ قرناطیس نے ہاتھ جوڑ کر بادشاہ سے عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو مین اخلاق کے پاس جاؤن اور اُسکو سمجھا کر لاؤن تاکہ وہ بھی اس ظلمت کفر سے نجات پائے دائرۂ اسلام مین آئے آپکی بدولت اگر نہ مانے گا تو اُسکو مع اُسکے لشکر کے اسیر کرکے حاضر خدمت کرونگا بادشاہ نے فرمایا کہ تم کو اختیار ہی مگر میرے نزدیک توبہ امر مناسب ہی کہ اُسکو طبل جنگ بجوانے دو کوئی نہ کوئی سردار اُسکو زیر کرلے گا

یہ امر خلاف شجاعت ہو کہ غیر ساحر پر سحر کرکے اُسکو اسیر کر لین ہمارے طریقہ اور آئین سے
خلاف ہو قرناطیس نے عرض کیا کہ اُسنے جو حضور سے خلاف مردی و مردانگی کیا کہ جب
خود عہدہ برانہ ہو سکا تو مجھ سے کمک طلب کی اور ساحر کو غیر ساحر سے لڑوایا آپ یہ
فرماتے ہین کہ ہر ایک کو اپنے فعل کا اختیار ہو جو جسکا جی چاہا وہ کیا ہم کو یہ امر زیبا نہین
ہو ہم سب مین بدنام ہو جائینگے قرناطیس نے عرض کیا کہ مین آپکے حکم کے خلاف
نہین کر سکتا ہون مگر میری یہ خواہش تھی کہ ایک مرتبہ مین پند و نصیحت کر لیتا اگر وہ
مان لیتا تو خیر ورنہ پھر آپکو اختیار ہو بادشاہ نے فرمایا کہ اگر یہ قصد ہو تو بسم اللہ شوق سے
جاؤ مگر اس امر کا خیال رہے کہ غصہ نہ کرنا جو وہ کہے اُسکو سنکے چلے آنا اُسنے عرض کیا کہ
بہت خوب حکم عالی کے خلاف نہ کرونگا خواجہ نے یہ سُنکے قرناطیس سے کہا کہ تم جاؤ
شوق سے ہم منع نہین کرتے ہین مگر یہ نہ کہنا کہ ہم دھوکا دے کر چلے آئے اگر تمھارے
دل مین بدی ہو یہ خیال رکھنا کہ جب یہ امر مجھکو معلوم ہوگا کہ تم دھوکا دیکر اور فریب
کرکے اپنی جان بچاکر چلے گئے ہو صرف فقرہ دیا تو یاد رکھنا کہ مین اُسی مقام پر آکر ابکی
مرتبہ تم کو قتل کر ڈالونگا زندہ نہ چھوڑونگا آیندہ تمکو اختیار ہو قرناطیس نے عرض کیا
کہ اگر آپکو یہ شک ہو تو کسی کو میرے ہمراہ کر دیجیے یا خود تشریف لے چلیے یا مجھسے
قسم لے لیجیے اگر فرمائیے تو مین نہ جاؤن بس جو اب زبان سے کہدیا وہی ہوگا جو مرد
ہین وہ زبان سے کہے کے خلاف نہین کر سکتے ہین نامردونکا یہ کام ہو کہ زبان سے
کہا کچھ کیا کچھ قول مردان جان دارد و سخن مردان اعتبار اب سر بھی کٹ جائے تو
مین اپنے قول سے نہ پھرون بادشاہ نے فرمایا کہ تم جاؤ کوئی تمکو مانع نہین ہو خواجہ
نے بھی کہا کہ بسم اللہ کرو ہم کو تمھارا اعتبار ہو بس قرناطیس سلام کرکے کرسی پر سے
اُٹھا اور بیرون بارگاہ آیا تخت سحر تیار کرکے طرف لشکر اخلاق کے روانہ ہوا جب
قرناطیس چلا گیا اُسوقت ملکہ غزالہ و آہو چشم و دیگر ساحرون نے بادشاہ ذیجاہ
سے عرض کیا کہ ہم یہ تو عرض نہین کر سکتی ہین کہ حضور نے غلطی فرمائی یا دھوکا
کھایا مگر یہ ضرور عرض کرینگے کہ قرناطیس اپنی جان بچاکر چلا گیا اب اسکے ہاتھ

سنئے چنانچہ حال ہو بڑی آفت برپا کرے گا جاتے ہی لشکر مین قیامت ڈھائے گا بہت
بڑا زبردست ساحر ہے ہم مین سے کوئی اُسکے سحر کا جواب نہ دے سکیگا اب دیکھیے کیا
ہوتا ہے کیونکہ اُسکے شر سے جان بچتی ہے بادشاہ نے فرمایا کہ جو خدا کو منظور ہوگا ہم اُسکے حکم
کے خلاف نہین کر سکتے ہین ہم ظاہر کو دیکھتے ہین باطن کا کیا حال معلوم ہم کو علم
غیب نہین ہے یہ علم سوائے خدا کے دوسرے کو نہین ہے جو اُسکی مشیت مین ہوگا
وہ ہوگا اگر ہم سب کی اجل اُسکے ہاتھ سے ہے تو ہم بچ کر کہان جا سکتے ہین اُس کی
مصلحت سے کیا چارا ہے بندہ ہر طرح مجبور و ناچار ہے وہ سب کا مالک و مختار ہے
مرگ و حیات اُسی کے قبضہ مین ہے سب نے عرض کیا کہ بجا ارشاد ہوا ہماری مرضی
یہ ہے اور اس عرض کرنے سے غرض یہ تھی کہ خواجہ نے بڑی محنت و مشقت سے اسیر کیا
تھا اور یون اسیر ہو کر رہا ہو جائے اور چلا جائے بادشاہ نے فرمایا کہ اُسکی قضا نہ
تھی وہ کیونکر نہ رہا ہوتا نہ اُسکے مقدر مین قید رہنا تھا یہ سب کارخانہ قدرت خدا
کے ہین یہ سنکے وہ سب خاموش ہو رہے مگر ہر ایک کو اس امر کا خیال ہے کہ دیکھیے
کیا ہوتا ہے اب اس امر کا کیا انجام ہوتا ہے بہت بڑا ساحر ہاتھ آکر رہا ہو گیا وہ ضرور
اسکا عوض لے گا بڑا سخت قلب ہے ایک ایک کو چن چن کے قتل کرے گا
ادھر بادشاہ و خواجہ نے ہرکارون کو حکم دیا کہ جاکر خبر تو لاؤ کہ یہانسے قرناطیس
جو گیا ہے تو اُسنے اخلاق سے کیا تقریر کی اور اُسکا کیا قصد ہے آیا وہ شریک ہمارا ہے
یا اُسنے ہم کو فقرہ دے کر اپنی جان بچائی ہرکارے یہ حکم پاتے ہی فوراً روانہ ہوئے
خواجہ نے جہان پناہ سے عرض کیا کہ مین خود جاتا ہون اگر وہ موافق ہے تو خیر ورنہ
حالت نفاق مین جب مین اُسکو پاؤنگا فوراً گرفتار ہی کرونگا اور جہان تک ہوگا
اسیر کرکے لاؤنگا مین چھوڑونگا نہین کہ وہ آفت برپا کرے اور ہم سب کو پریشان
کرے مین یہ چاہتا ہون کہ یہان سے جلد ہی فراغت ہو تو مین صاحبقران کی خدمت
مین رہا ہون کیونکہ وہ انتظار کر رہے ہون گے یہ کہکر خواجہ کرسی پر سے اُٹھے
اور بیرون بارگاہ آکر طرف لشکر کفار کے راہی ہوئے اُنکو تو راہ مین رکھا جاتا ہے اور

بادشاہ و کل اہل دربار کو خواجہ و ہرکارون و قرناطیس کے انتظار مین چھوڑا جاتا ہی کہ دیکھیے کیا خبر آتی ہی اب اُدھر کا حال تحریر ہوتا ہی کہ اخلاق نے ہرکارون کو روانہ کیا تھا کہ جا کر خبر تو لاؤ کہ وہ کس طور سے پیش آئے ملک قرناطیس سے ہرکارے پہلے لشکر نقابدار مین آئے تھے اور صورت تبدیل کیے ہوئے یہان موجود تھے اُنکے سامنے لشکر اسلام سے چوبدار آکر نقابدار و سردارونکو بلا لے گیا تھا لشکر اسلام مین جبکہ خواجہ نے طلب کیا تھا جسکے بعد خواجہ نے اپنے کو ظاہر کیا تھا اور وہ سب لشکر جو کہ سحر کا تھا وہ سب برباد ہو گیا تھا ہرکارے بھی صورت تبدیل کیے ہوئے ہمراہ نقابدار کے بارگاہ سلیمانی مین آئے تھے اُنکے سامنے یہ سب واقعہ گذرا وہ بخوبی اُسکو دیکھا کیے سب حال اُنھون نے دیکھا تھا اور سارا واقعہ اُنکے روبرو گذرا تھا وہ موجود تھے کہ خواجہ نے اپنے کو ظاہر کیا اور اُسکے بعد قرناطیس کو مطیع اسلام کیا کل حال اُنکے روبرو گذرا جب قرناطیس بادشاہ اسلام سے اجازت لے کر براے پند و نصیحت اخلاق چلا تو یہ ہرکارے لشکر سے نکل کر فوراً اپنے لشکر کی طرف چلے اور داخل بارگاہ اخلاق ہو کر مجرا کیا اخلاق انکا انتظار کر رہا تھا اخلاق نے پوچھا کہ کیا خبر لائے قرناطیس پر کیا گذری آیا وہ اسیر ہین یا قتل کیے گئے اُنھون نے عرض کیا کہ کیا عرض کرین بڑا غضب ہو گیا قرناطیس مطیع اسلام ہو گئے اخلاق کے اور کل اہل دربار کے حواس جاتے رہے یہ سنکے اخلاق نے ہرکارون سے کہا کہ صاف طور سے بیان کرو اُنھون نے عرض کیا کہ ہم حسب حکم سرکاری لشکر نقابدار مین گئے داخل بارگاہ ہوئے نقابدار مع سردارون کے بیٹھا ہوا تھا ہم صورت بدلے ہوئے کھڑے تھے کہ لشکر اسلام سے چوبدار ایک رقعہ لے کر بادشاہ اسلام و شاہ یکرنگ کا بنام نقابدار آیا نقابدار کو مع سردارون کے طلب کیا تھا نقابدار فوراً حسب طلب بادشاہ اسلام و اپنے سردار کے گیا ہم بھی ہمراہ گئے بصورت مبدل کے جب وہ سب پہونچ گئے اُسوقت خواجہ یعنے بادشاہ یکرنگ نے یہ تقریر بادشاہ اسلام سے کی ہرکارون نے کل تقریر خواجہ کی بیان کی جو کہ خواجہ نے بادشاہ اسلام سے کی تھی خلاصہ یہ کہ ہرکارون نے سب حال بیان کیا خواجہ

نکا اپنے کو ظاہر کرنا اور سب عیار بان جو جو خواجہ نے طلسم و شہر غنطانیہ مین کین کین سب بیان کین اور کہا کہ وہ بادشاہ عمرو عیار تھے ونقابدار جہانگیر بن حمزہ تھے اور باقی وہ سردار تھے جو کہ ساحر ہین اور طلسم کشا کے شریک ہوئے ہین یہ سنکے سب نے کہا کوئی پسر حمزہ علمشاہ ہو وہ شہر غنطانیہ مین اسیر تھا رموز جادو برادر غنطاق نے اُسکو سحر کر کے اسیر کر لیا تھا اُسکی رہائی کے لیے گئے تھے وہان خواجہ عمرو بھی موجود تھے ان سردارون نے جا کر اور خواجہ نے عیاری کر کے علمشاہ کو رہا کیا غنطاق کجکلاہ نے مع کل لشکر و اہل شہر کے دین اسلام قبول کیا علمشاہ نے غنطاق کو ہمراہ لیکر طرف کوہ البرز کے کوچ کیا خواجہ مع ان سب کے ادھر کو روانہ ہوئے راہ مین اس مقابلہ کی خبر پائی یہ تدبیر کی سب سردارون کو حکم دیا کہ تم صورت اپنی سحر سے تبدیل کرو اُنھون نے ایسا ہی کیا اور جہانگیر کو نقابدار بنایا خود بادشاہ بنے ساحرون سے لشکر سحر درست کرایا اور یہان آکر مقابلہ کیا خلاصہ یہ کہ جب قرناطیس کو اسیر کر لیا اب اپنے کو ظاہر کیا اور سب حال بیان کیا سب یہ سُنکے بہت خوش ہوئے اُسکے بعد قرناطیس کو ستون سے باندھ کر ہوشیار کیا اُسکے روبرو بہت کچھ اپنے دین و مذہب کی تعریف کی اور سب مذہبون کی مذمت کی اور ساحرون کو برا کہا کچھ قیامت کا حال بیان کیا جسکا انجام یہ ہوا کہ قرناطیس نے دین اسلام قبول کیا خواجہ نے اُنکو رہا کیا رہا ہوتا تھا کہ وہ خواجہ پہ برہم ہو کر چلا جب قریب خواجہ پہونچا خواجہ نے ہاتھ اُٹھا کر کہا کہ کیا کہتے ہو ہاتھ کا اُٹھانا تھا کہ قرناطیس دھم سے گرا فرش پر خواجہ نے برق فرنگی کو حکم دیا کہ باندھ لو برق نے باندھ لیا ہوشیار کیا خواجہ نے قرناطیس سے کہا کہ اگر تم ہزار مرتبہ میرے ساتھ فریب کروگے ہین اسیطور سے تم کو اسیر کر لونگا قرناطیس نے جواب دیا کہ مین امتحان کرتا تھا جیسا سُنا تھا ویسا ہی پایا مین تو قبل ہی سے دین اسلام قبول کر چکا ہون مجھکو رہا کر دیجیے خواجہ نے رہا کیا وہ ہر ایک کے قدم پر گرے اور ہر ایک سے عجز و انکسار کیا اپنی خطا معاف کرائی بادشاہ نے بہت مہربانی فرمائی کرسی بیٹھنے کو مرحمت کی

خواجہ سے سب بہت خوش ہوئے خواجہ کو انعام ملا خلاصہ یہ کہ قرناطیس جادو
مسلمان ہو کر اب آپ کے سمجھانے کو آتے ہین ہرکارون نے کل ابتدا سے آخر تک بیان
کیا اخلاق نے واہل دربار نے جو یہ حالت سنی حواس جاتے رہے ہرکارون سے کہا
کہ سچ کہ قرناطیس مسلمان ہو گئے یا صرف اپنی رہائی کے خیال سے اور جان بچانے
کے سبب سے فریب دیا اور دھوکا دے کر اپنی جان بچائی جب رہا ہو گئے تو دھوکا دیکر
ادھر کو آتے ہین اگر ایسا نہ ہوتا تو کبھی ادھر کو نہ آتے وہ اپنے دین و مذہب کے پختہ ہین جیسے انکو
دھوکا دیا گیا ویسے ہی اُنھون نے بھی دھوکا دیا ہرکارون نے جواب دیا کہ یہ امر نہین
ہے وہ دراصل مسلمان ہو گئے ہین ہمارے سامنے اُنھون نے خداوند پر لعنت کی اور
ہزارون گالیان دین اور وہ کلمات مہمل زبان پر جاری کیے کہ ہم کیا عرض کرین وہ بہت
غصہ مین آتے ہین خبردار ہو جایئے اخلاق نے کہا کہ یہ صرف اُن لوگون کے دکھانے
کے لیے تھا اور اپنی طرف سے اطمینان دلانے کے لیے ہرکارون نے عرض کیا کہ ہم نے
آگاہ کر دیا آیندہ آپ کو اختیار ہے مگر اخلاق کے دل کا عجب حال ہے نہایت درجہ بیقرار ہے
کہتا ہے کہ بڑا غضب ہوا اب سوائے دین اسلام کے قبول کرنے کے اور میری تدبیر نہین
ہے اگر نہ قبول کرونگا تو میری جان جائے گی اور یہ ملک بھی اسلام آباد ہوگا جسکو کمک
کے لیے طلب کیا تھا وہ بھی اُنکا شریک ہو گیا یہی تو غضب ہوا اُدھر ہر ایک سردار
اپنے دل مین کہہ رہا ہے کہ اگر قرناطیس نے دین اسلام قبول کیا ہے اور شریک خدا
پرستان ہوا ہے تو ہم بھی اُسکا ساتھ دینگے اور شریک اہل اسلام ہونگے جان تو بچے گی
اخلاق کی شراکت مین جان جائے گی اور بادشاہ کا یہ خیال بالکل غلط ہے اخلاق
اپنی طرف فکر کر رہے تھے سردار اپنی طرف فکر کر رہے تھے کہ یکایک برق چمکی اور تخت
خیمے بارگاہ مین ہوا پر سے اترا سب نے قرناطیس کو اُس تخت پر بیٹھے ہوئے
پایا مگر چہرہ سے نور اسلام ظاہر تھا مگر رخ سے عتاب ہویدا تھا کہ جب اخلاق نے
قرناطیس کو اس حال سے دیکھا مع سردارون کے استقبال کیا اور لاکر اپنے برابر
بٹھایا جب بیٹھ چکے اُسوقت اخلاق نے رہا ہونے کی کیفیت دریافت کی

قرناطیس نے کل حال بیان کیا اور ظاہر کیا کہ مین خداپرست ہوگیا ہون اور تم کو بھی سمجھانے کو آیا ہون کہ تم بھی دین اسلام قبول کرو اور اطاعت بادشاہ اسلام کی اگر میرے کہنے کے خلاف کروگے تو یاد رکھو کہ تم مثل سگ و خوک کے قتل کیے جاؤگے آیندہ تم کو اختیار ہے یہ کہکر جو کچھ خواجہ سے وحدانیت خدا مین بیان کیا تھا وہ سب بیان کیا اور قیامت کا حال جو کہ خواجہ کی زبان سے سُنا تھا وہ سب بیان کیا جب اخلاق کو اس امر کا یقین ہوگیا تو اُنسے کہا کہ واقعی آپ خداپرست ہوگئے ہین قرناطیس نے کہا کہ ضرور اس مین شک بھی ہے راوی بیان کرتا ہے کہ خواجہ گلیم اوڑھے ہوئے موجود ہین اور ہرکارے بھی صورت تبدیل کیے سب سُن رہے ہین جب قرناطیس نے کہا کہ کیا اس مین بھی شک ہے تو اخلاق نے کہا کہ ہان مین نے یہ خیال کیا تھا کہ شاید جیسے اُنھون نے آپ کو دھوکا دے کر اسیر کر لیا اسی طور سے آپ نے بھی اُنکو فریب دیا اور اپنے کو قید سے بچا کر اور قتل ہونے سے فریب دے کر اور یہ فقرہ کرکے کہ مین مسلمان ہوگیا ہون اپنے لشکر کو چلے آئے یہ سُننا تھا کہ رنگ رو قرناطیس کا تغیر ہوگیا اور نہایت ہی غصہ آیا اخلاق کی طرف بنگاہ قہر دیکھ کر کہا کہ او اخلاق یہ تو نے کیا کہا قول مردان جان دارد و سخن مردان اعتبار جو کہ نامرد ہوتا ہے وہ اپنے قول سے پھر جاتا ہے یا جسکے باپ مین فرق ہوتا ہے اُسکی بات مین بھی فرق ہوتا ہے جسکے زبان ایک اُسکا باپ ایک جسکے زبان دو اُسکے باپ ہزارون بس میرا ایک باپ ہے میرے زبان بھی اور بات بھی ایک ہے جو مین نے کہا ہے اُسکے بالکل خلاف نہ کرونگا چاہے میرا سر کٹ جاے چاہے جان جاے کبھی اُسکے خلاف نہ کرونگا مین تم کو بھی نصیحت کرتا ہون کہ اس باطل پرستی کو ترک کرو اور دین اسلام کو قبول کرو اور تم کو اگر منظور نہ ہو تو طبل جنگ بجواؤ مین تم سے مقابلہ کرونگا یہ اب ممکن نہین ہے کہ مین اس امر سے باز آؤن آیندہ تم کو اختیار ہے یہ کہکر بہت مذمت مذہب عجائب پرستی کی اور تعریف خداوند کریم کی بیان کی اخلاق نے جو یہ سُنا تو بہت پریشان ہوا اور خیال کیا دل مین کہ تمھارا خیال

بیجا تھا جو کیا تھا کہ یہ فریب دے کر آتا ہے یہ تو ہمہ تن اُنکا شریک ہو گیا ہے اب کیا کرنا
چاہیے دل سے جو صلاح لی اُسنے یہ راے دی کہ ضرور دین اسلام حق ہے اور سب دین
باطل ہین اور جو وہ لوگ کہتے ہین وہ درست ہے تجکو بھی لازم ہے کہ اسی دین کو قبول کر اور
اپنی آخرت درست کر یہ جو دل نے صلاح دی اُدھر آب تقریر قرناطیس نے اسکے قلب
سیاہ پر سے زنگ کفر کو دھوکر پاک کیا اسکے بھی دل مین نور اسلام کے شمع نے اپنی روشنی
کو پھیلایا اسنے جب دل نے یہ صلاح دی تو قرناطیس نے کہا کہ مین بھی آپ کے فرمانے سے
باہر نہین ہون لہذا مجکو بادشاہ اسلام کے پاس لے چلیے تاکہ مین کلمہ پڑھکر دین اسلام قبول
کرون جب ایسے شخص نے اُنکی شراکت کی اور اپنا مذہب آبائی ترک کیا اور دین اسلام
قبول کیا تو پھر مجکو کیا عذر ہے کیونکہ مین تو پہلے ہی جی ہار چکا تھا اور یہ جانتا تھا کہ کوئی مددگار ایسا
ہو کہ جو کہ کمک کرے اگر آپ اسقدر امداد نہ کرتے تو مین قبل ہی اُنکی اطاعت کرتا اور دین
اسلام قبول کرتا صرف آپ کے بھروسہ پر اسقدر مین اُنسے لڑا اب کون ہے جسکے بھروسہ
پر لڑونگا اگر مین لڑا بھی تو سواے ذلت کے اور کیا ہوگا اس سے یہی بہتر ہے کہ آپ کے
کہنے کے موافق کرون اور آپ کو اپنا دشمن نہ بناؤن قرناطیس نے جواب دیا کہ مین تم پر
جبر نہین کرتا ہون جو تم کو منظور ہو وہ کرو چونکہ مجکو تم سے ایک قسم کی الفت تھی اُسکے
خیال سے اسقدر ذکر کیا ہے اگر کوئی اور ہوتا تو کبھی نہ آتا جو کچھ ہوتا سمجھ لیا جاتا اخلاق
نے کہا کہ مین پہلے ہی سے اس امر کا قصد کیے ہوئے تھا ابس قرناطیس نے کہا کہ
پھر عذر کس امر کا ہے چلو سعادت دارین حاصل کرو بادشاہ کی قدمبوسی سے مشرف ہو
زیارت کرو تمھارا بڑا مرتبہ کیا جائے گا یہ سُنکے اخلاق نے اہل دربار کیطرف دیکھکر کہا کہ
جن جن کو میرا ساتھ دینا ہو وہ میرے ہمراہ چلین کیونکہ مین دین اسلام قبول کرنے کو جاتا
ہون اور جنکو میرا ساتھ نہ دینا ہو وہ میرے سرحد و لشکر سے نکل جائین کیونکہ اُنکا میرے
پاس کچھ کام نہین ہے سب نے عرض کیا کہ ہم سب آپ کے ہمراہ ہین ہم کب
آپ کے دامن کو چھوڑینگے واہ کیا خوب ہم آپ کو ترک کرکے اس سعادت سے
محروم رہین ہمیشہ تو کفر پرستی مین بسر کی اب جو راہ نیک ملی تو پھر اُس سے انحراف

کرین یہ ہم سے کبھی نہ ہوگا اخلاق و قرناطیس نے اُن سب کی تعریف کی بس قرناطیس
اخلاق و کل سرداروں کو اپنے ہمراہ لے کر طرف لشکر اسلام کے چلا یہان خواجہ و ہرکارون
نے پہونچکر کل حال بادشاہ سے بیان کیا خواجہ نے بہت تعریف کی اور اُن سرداروں سے
کہا کہ آپ نے سُنا کہ جو تقریر قرناطیس نے وہان کی واقعی وہ قول کا سچا اور صدق دل
سے مسلمان ہوا ہے جن سرداروں نے اعتراض اور شک کیا تھا اُنھون نے جواب دیا
کہ واقعی آپ بہت بڑے قیافہ شناس اور قدردان ہین خواجہ نے کہا کہ اسبات اخلاق
وغیرہ کو ہمراہ لیے ہوئے اپنے ہمراہ آتا ہے چند سردار استقبال کو جائین اگر بادشاہ کا حکم
ہو بادشاہ نے فرمایا ضرور جائین چنانچہ چند سردار برائے استقبال بادشاہ کے روانہ فرمائے
اُدھر قرناطیس مع اخلاق و سرداروں کے داخل لشکر اسلام ہوا ان سرداروں نے جاکر
اُسکو راہ مین لیا اور ملاقات کی اور کہا کہ ہم کو بادشاہ نے آپ کے آنے کی خبر سُنکے برائے
استقبال روانہ کیا ہے قرناطیس نے اخلاق سے کہا کہ تم نے دیکھا ان لوگون کے خلق
و قدردانی کو کہ ادنیٰ ادنیٰ کا کیا مرتبہ تصور کرتے ہین ایسے کی اطاعت و فرمانبرداری سے
دل خوش ہوتا ہے قرناطیس نے اخلاق و اُسکے سرداروں کو ان سرداروں سے ملوایا اور
باہم بغلگیر کرایا ہر ایک خوش ہوا اور سرداران سب کو لے کر بارگاہ مین آئے قرناطیس
نے اخلاق و اُسکے سرداروں کو بادشاہ کے قدم پر گرایا اُنسے قدمبوسی حاصل کی بادشاہ
نے اُسکا سر سینہ سے لگایا بہت شفقت و مہربانی فرمائی پھر تو ہر ایک سردار سے
وہ ملا سب نے اُسپر مہربانی فرمائی اخلاق مع اپنے سرداروں کے کلمہ پڑھکر از سر
صدق مسلمان ہوا اُسکو مع اُسکے سرداروں کے طرف دست چپ کے جگہ مرحمت ہوئی
اُسکے بعد بادشاہ سے اجازت لے کر اپنے لشکر مین آیا اور قرناطیس اپنے کوہ کیطرف
گیا قرناطیس نے وہان جاکر سب اپنے ملازمون وعزیزون کو مطیع اسلام کیا اور اپنے
کوہ کو اسلام آباد کیا اُن سب کو لے کر حاضر خدمت بادشاہ ہوا سب نے شرف
ملازمت حاصل کیا اُدھر اخلاق نے کل اپنے اہل لشکر کو اور اہل قلعہ و اہل کوہ کو
مسلمان کیا اور سب کو زیارت بادشاہ سے سرفراز کیا بڑی دھوم سے بادشاہ اسلام

و اہل دربار و سرداروں کی دعوت کی جب قرناطیس بھی اپنے مقام سے آچکا اُسکے بعد
بادشاہ اسلام نے جشن خوشی کے برپا ہونے کا حکم دیا بعد جشن و دعوت اخلاق کے بہت
بڑا یہان بھی جشن ہوا سات دن تک دن عید رات شب برات رہی آٹھوین دن جلسہ
برخاست ہوا خواجہ بھی خوب خوب گائے جب یہان سب کامون سے فراغت
ہو چکی اور سب طور سے تسلط ہو گیا اُسوقت خواجہ نے بادشاہ سے کہا کہ اب مین
رخصت ہوتا ہون اور خدمت آقا مین جاتا ہون کیونکہ وہ میرا انتظار فرما رہے ہونگے
آپ لشکر سے خبردار رہیے گا بادشاہ نے فرمایا کہ بسم اللہ تشریف لے جائیے میری طرف
سے خدمت صاحبقران مین بہت بہت آداب عرض کریجیے گا اور بہت جلد اُنکی
خیر خیریت سے آگاہ فرمائیے گا کیونکہ مین میرا دل لگا ہوا ہے خواجہ نے کہا کہ بہت
اچھا پھر تو ہر ایک سردار نے و فرزندو پوتون نے خدمت صاحبقران مین تسلیم بذریعہ
خواجہ کے عرض کرائی خواجہ وہان سے سب سے رخصت ہو کر طرف کوہ بے ستون
و کوہ رنگا رنگ و قصر بہشت تمثیل کے روانہ ہوئے انکو راہ مین رکھا جاتا ہے کہ ان کا
حال آیندہ تحریر ہوگا اور بادشاہ اسلام کو مع کل سرداروں و کل لشکر زیر کوہ بلور انتظار
مین صاحبقران کے رکھا جاتا ہے اور اخلاق وغیرہ سب مطیع ہو چکے ہین انشاء
اللہ تعالے اب انکا حال بھی آیندہ تحریر ہوگا اب مین عنان قلم کو طرف حالات صاحبقران
کے منعطف کرتا ہون اور واقعات صاحبقران کو تحریر کرتا ہون۔ شعر از من قصہ پارینہ

فراموش کن + زجائے دگر داستان گوش کن

اب چند کلمہ داستان صاحبقران زلزلہ قاف ثانی سلیمان امیر حمزہ صاحبقران
عالی شان کے ملاحظہ ہون وہ بلکہ حالات متعلق داستان ہذا قلم بند کرتا ہون

راویان سخن گستر و حاکمان سخن پرور اس داستان کو یون تحریر کرتے ہین اور معرض بیان
مین لاتے ہین کہ جب خواجہ حکیم شیاطین کو گرفتار کر کے لائے تھے اور صاحبقران نے
اُن سے دین اسلام کے قبول کرنے کو ارشاد کیا تھا تو اسنے شرط کی تھی کہ اس زاستہ

پر ایک کوہ ہی اگر آپ مجکو یہ دریافت کرد یجیے کہ اُس کوہ پر جو گنبد ہی اور اُسمین جو روشنی ہوتی ہی اور آواز آتی ہی کہ منم خداوند کوہ نشین ہین اور وہان کے سب باشندے اُسی کو سجدہ کرتے ہین اگر آپ یہ راز میرے اوپر ظاہر فرما دیجیے کہ وہ کون ہی تو مین آپ کے خدا کو سجدہ کرون ورنہ مجکو معاف فرمائیے صاحبقران نے اُس سے اقرار کیا تھا اور خواجہ کو روانہ کیا تھا اور خود حکیم کے یہان مہمان رہے تھے خواجہ کے انتظار مین یہ سب حال اجزاے منشی احمد حسین صاحب قمر مرحوم مین تحریر ہین اور اُنھون نے حال صاحبقران کو اسی مقام پر ترک کیا ہی اب یہ حقیر تحریر کرتا ہی کہ صاحبقران پاس حکیم اسقلینوس کے مہمان ہین اور حکیم شیاطین قید صاحبقران مین ہی صاحبقران خواجہ کا انتظار فرما رہے ہین انکو تو اسی مقام پر رکھیے روز عیش و عشرت مین بسر ہوتی ہی اکثر حکیم سے فرماتے ہین کہ خواجہ ابھی تک نہین آئے نہ معلوم اُنپر کیا گذری جو اُنکو عرصہ ہوا کیونکہ ہم لوگون کے تو ہزارون دشمن ہین دوست کم ہین کیا کسی بلا مین مبتلا ہو گئے حکیم عرض کرتا ہی کہ اُنکو حال نہ معلوم ہو گا اور اُنپر یہ راز نہ کھلا ہو گا اُسی کی تدبیر مین ہونگے اسی سبب سے نہین تشریف لائے آپ اطمینان رکھین انشاء اللہ تشریف لاتے ہونگے اور بامراد آئینگے صاحبقران نے فرمایا خدا ایسا ہی کرے مجکو بڑی بڑی فکرین لاحق ہین اول تو اس طلسم کے فتح کرنے کی فکر ہی کہ کوہ بے ستون کو فتح کرون لوح طلسم حاصل کر کے طلسم کو فتح کرون اپنے فرزند کو رہا کرون کہ جسکی رہائی کے لیے مین نے خواجہ کو روانہ کیا تھا وہ راہ مین اسیر ہو گئے جو مین نے اُنکو رہا کیا اسکے بعد اپنے دوسرے فرزند کی تلاش کرون جو کہ بدون کہے سُنے کسی طرف چلا گیا ہی تیسرے لشکر کی خبر لون کہ کچھ لشکر تو ہیراز یر کوہ بلور بمقابلہ اخلاق قزاق فروش ہی اور باقی لشکر مع بادشاہ کے طلسم نو خیز جمشیدی پر ہی نہ معلوم اس لشکر پر میرے آنے کے بعد کیا گذری اور اُس لشکر پر مجکو یہ فکرین لاحق ہین طلسم کے کامون سے فراغت پاؤن تو ان سب سے ملون حکیم نے عرض کیا کہ آپ اطمینان رکھین انشاء اللہ یہ سب کام آپ کے حسب دلخواہ ہونگے کوئی مقام تردد نہین ہی

صاحبقران خاموش ہو رہے صاحبقران تو عیش و عشرت مین مصروف ہین مگر زیادہ تر خواجہ کی فکر ہی ہر روز صبح کو اُٹھکر پہلے خواجہ کو یاد فرماتے ہین اُسکے بعد اور کامون مین مصروف ہوتے ہین دن بھر اندر قصر کے جلسہ آراستہ رہتا ہی حکیم اپنی آنکھین بجاے فرش بچھاتا ہی بہت خاطر و مدارات کرتا ہی سہ پہر کو بیرون قصر صحبت برپا ہوتی ہی باغ وغیرہ کی سیر ہوتی ہی دو پہر رات تک باغ مین جلسہ برپا رہتا ہی بعد دو پہر رات کے خاصہ نوش فرماکر صاحبقران آرام فرماتے ہین کبھی دن کو بالاے قصر جو کہ صحرا کیطرف برامدہ ہی اُسپر آکر جلوہ فرما ہوتے ہین صحرا کی سیر کرتے ہین بیرون باغ و قصر ملازمان حکیم جو کہ قریب بارہ ہزار کے ہین فروکش ہین اور حفاظت کرتے ہین صاحبقران کو خواجہ کی یاد کسی وقت نہین فراموش ہوتی ہی ہر وقت یاد خواجہ ہی حکیم ہمہ تن صاحبقران کی خاطرداری مین مصروف ہی اور باعث سعادت خدمت صاحبقران کو جانتا ہی صاحبقران کو تو اس حال مین مبتلا رکھا جاتا ہی اب کچھ حال ملکہ لعلان حور پیکر بھانجی شمشکال کا تحریر ہوتا ہی منشی صاحب مرحوم نے یہ تحریر کیا تھا کہ ملکہ لعلان حور پیکر نے خواجہ کو اسیر کرکے اپنی خواص سنبل کے ہاتھ خدمت ماموں مین روانہ کیا تھا جسکو قتل کرکے صاحبقران نے خواجہ کو رہا کیا تھا یہ وہ تحریر کرچکے ہین اب مین لعلان کا حال تحریر کرتا ہون جب وہ خواجہ کو اسیر کرکے روانہ کرچکے اور صحبت آراستہ ہوئی یکایک لعلان کو خواجہ کے گانے کا خیال آیا کیونکہ اسکو علم موسقی سے بہت ذوق ہی اور مرتبہ عشق کا ہی اب جو اس نے صحبت کو آراستہ پایا اور خواجہ کی آواز کو جو خیال آیا تو اسکو صدمہ سا ہوا اسکا میلان طبع بھی کسیقدر خواجہ کی طرف ہوا بہ سبب گانے کے کیونکہ آپ کی صورت زیبا تو اس قابل نہین کہ کوئی عاشق ہو جو عاشق ہوتا ہی انکے گانے کی آواز پر چنانچہ ملکہ جادو و ملکہ برق جادو و ملکہ سرو سیمتن یہ ایسی شاہزادیان حسین و خوبصورت ہین کہ اپنا مثل و نظیر نہین رکھتی ہین مگر خواجہ کے عاشق و شیدا ہین بہ سبب آواز و علم موسیقی کے اسی طریقہ سے اسکو بھی رغبت ہوئی فوراً دل مین خیال پیدا ہوا کہ اے لعلان تو نے بہت بُرا کیا جو عمرو کو اسیر کرکے ماموں کے پاس

کھینچہ پا تو نے غصہ مین کچھ نہ خیال کیا اسوقت وہ ہوتا تو گاتا تیرا دل بہلتا اُسکا گانا تو عجب رنگ کا ہی اس قسم کا گانا تو کبھی مین نے سنا ہی نہین باوجودیکہ بڑے بڑے گانے والے طلسم مین رہتے ہین مگر یہ آواز اور یہ گلا کسی نے نہین پایا تو اپنے پاس رکھتی جب تیرا جی چاہتا اُسکو بُلا کر گانا سُنتی اگر وہ ہان جاتا تو اُسکو عجائب پرست کے اپنی خدمت مین رکھتی بڑا لطف ہوتا تو نے بڑی نادانی کی اب کیا ہوتا ہی افسوس ہی کہ ایسا شخص ہاتھ آکر تیرے نادانی اور غصہ کے سبب سے نکل گیا وہ ادھر مامون جان کے پاس پہونچا ادھر مامون جان نے اُسکو قتل کیا کیونکہ کئی مرتبہ وہ انکو دکھ دے چکا ہی وہ اُسکی تلاش مین ہین کیا تدبیر کرون کہ وہ مجھ تک آجائے ایسے ایسے خیال دل مین کیا کی صحبت برپا ہی گانا ہو رہا ہی اب اسکو کچھ اچھا نہین معلوم ہوتا ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ جانور بول رہے ہین اور وہ جانور ہین جو کہ بدگو ہین کسی کی آواز اچھی نہین معلوم ہوتی ہی وہ اپنی جان دے دے کر گا رہے ہین یہ متوجہ بھی نہین ہوتی ہی یہ بھی نہین خیال کرتی ہی کہ یہ ہو کیا رہا ہی وہان تو دوسری طرف خیال ہی اور دوسری بولتی ہوئی ہی اب وہ لوگ کم ہو تو کچھ پسند آئے اُسکا کم ہونا محال ہی اُسکی وزیرزادی جو ہی اُسنے جو ملکہ کی طرف دیکھا کچھ چہرہ پر تغیر پایا اور کچھ ملکہ کو اُداس دیکھا اسکے حواس جاتے رہے اسنے خیال کیا کہ یہ کیا ماجرا ہی ابھی تھوڑی دیر کا ذکر ہی کہ خوش خوش بیٹھی ہوئین تھین عمرو عیار کو اسیر کیا اُسکو سنبل کے ہاتھ تنگال کی خدمت مین روانہ کیا جو جلسہ اور صحبت بسبب عمرو کے اسیر ہونے کے درہم و برہم ہو گیا تھا اُسکے درست ہونے کا حکم دیا خوش ہو کر پہلے مجھسے فرمایا کہ مین نے بڑا کام کیا کہ مامون جان کے دشمن کو اسیر کیا اور اُس شخص کو اسیر کر لیا کہ جسکا مثل و نظیر نہین ہی مامون جان اسکو دیکھ کر بہت خوش ہونگے اور مجھسے زیادہ تر الفت کرینگے یا یہ کیا ہوا کہ بیٹھے بیٹھے خود بخود متغیر ہو گئین اسکا کیا سبب ہی دریافت کرنا چاہیے یہ زہ ہین کہ انکو گانے سے سیری ہی نہین ہوتی ہی یا اسوقت گانا ہو رہا ہی بالکل توجہ بھی نہین ہی کیا کسی پر فریفتہ ہو گئین ہین اُسکا خیال آگیا ہی کیا وجہ ہی یہ دریافت کرنا چاہیے اسکی وزیرزادی سنے

حکم دیا کہ اب جلسہ برخاست کرو رات بہت آئی ہی ملکہ نے جو یہ سُنا تو وزیرزادی سے فرمایا کہ کیون جلسہ برخاست کراتی ہو مجکو تو سنبل کا انتظار ہی کہ وہ آلے تو مین سونے کو جاؤن تاکہ معلوم ہو جائے کہ میرے کام کا صلہ ماموں جان نے مجکو کیا دیا مین نے تو تم سے قبل ہی کہدیا تھا کیا سنبل آگئی ہی جو برخاست جلسہ کا حکم دیتی ہو وزیرزادی نے عرض کیا کہ واری جاؤن رات بہت آئی ہی آپ کی طبیعت پریشان ہوتی ہی آنکھون سے کچھ نیند پائی جاتی ہی میرے نزدیک مناسب تو یہ ہی کہ آرام فرمائیے ابھی سنبل تو نہین آئی ہی بیکار آپ اُسکے لیے پریشان ہوتی ہین وہ مہرو کو لے کر طرف طلسم کے گئی ہی یہ آپ کو معلوم ہی کہ جب سے خدا پرست یہان آئے ہین طلسم کی راہ بند ہی بدون اطلاع بادشاہ طلسم کے کوئی طلسم مین نہین جا سکتا ہی جب خوب جانچ ہو لیتی ہی تب اجازت ملتی ہی اس سبب سے یہ بندوبست ہی کہ کوئی عیار نہ چلا آئے چنانچہ جب یہ بندوبست نہ تھا تو اکثر عیارون نے جا کر عیاری کی ہی بڑے بڑے ساحرون کو قتل و اسیر کیا ہی اُسوقت سے جب کئی مرتبہ یہ ماجرا ہوا یہ بندوبست کیا گیا ہی پس وہ گئی ہی جب خوب جانچ ہولے گی بادشاہ حکم دینگے اُسوقت داخل طلسم ہوگی ابھی تو اسوقت وہ حد طلسم پر پہونچی ہوگی رات ہوگئی ہی اسوقت تو کسی نے بادشاہ کو خبر بھی نہ کی ہوگی بیرون طلسم پڑی ہوگی اُسکا اسوقت آنا غیر ممکن ہی اسوقت تو انتظار بیکار ہی ہان کل شام تک ضرور آئے گی آپ بیکار اپنی نیند کو خراب کرتی ہین لعلان نے یہ سُنکے جواب دیا کہ تم نے ٹھیک کہا مین خود پریشان تھی کہ کیا سبب ہی جو ابھی تک نہین آئی مجکو اس امر کا بالکل خیال نہ تھا مین خود یہ دل سے کہہ رہی تھی کہ سنبل آلے اُس سے حال معلوم ہولے تو جا کر آرام کرون جلسہ کے برخاست کا حکم دون اگر مجکو پہلے سے یہ معلوم ہوتا تو مین کیون انتظار کرتی خیر جلسہ برخاست ہو یہ ملکہ نے کہا سب اپنا اپنا سامان لے کر اپنے اپنے مقام پر آئے اُدھر بکاول نے عرض کیا کہ دسترخوان آراستہ ہی خاصہ نوش فرمائیے ملکہ کا گو جی نہ چاہتا تھا مگر اس خیال سے کہ کسی پر یہ امر ظاہر نہ ہو کہ ملکہ کو صدمہ ہی اس سبب سے کھانا نہین کھایا مع خواصان خاص کے دسترخوان پر آکر بیٹھی لیکن

صدمہ کے کھانا نہین کھایا جاتا ہی ایک تو تصور خواجہ کے گانے کا دوسرے ملکہ کو خواجہ
سے بہ سبب آواز و گانے کے الفت ہوگئی ہی مرتبہ عشق کا حاصل ہوگیا ہی دلی محبت ہی
یہی خیال ہی کہ تو نے مفت مین اُسکی جان لی اور اپنے ہاتھ سے کھویا راوی بیان کرتا ہی
کہ خواجہ کو بھی کسیقدر اسطرف میلان ہوا ہی اور دل آیا تھا مگر کیا کرتے مجبور تھے بہت
صورت پسند آئی تھی اسی سبب سے تو مشغلہ گانے کا کیا تھا کہ میری صورت پر یون تو
کوئی نہین فریفتہ ہوتا ہی مگر آواز پر بس تمھارا دل اسپر آیا ہی اسکو اپنی آواز سناؤ تاکہ اسکو
بھی رغبت ہو کیونکہ کسی شاعر کا قول ہی شعر دل را بدل رہیست درین گنبد سپہر + از
سوے کینہ کینہ وز سوے مہر مہر + ضرور رغبت ہوگی خواجہ کا خیال درست ہوا تھا
خواجہ تو اور کامون مین مبتلا ہوگئے تھے اور اس امر سے اُنکو یقین ہوگیا تھا کہ اسکو میری
طرف رغبت نہین ہوئی ملکہ نے جو خواجہ کو اسیر کر کے شنکال کے پاس روانہ کیا تھا
مگر خواجہ نے دل مین کہا تھا کہ اگر رہا ہوگئے تو ضرور یہان آئینگے اور اسکو اپنے تصرف
مین لائینگے چنانچہ خواجہ رہا تو ہوئے مگر اور ضرور تون مین جو مبتلا ہوئے تو ادھر کا خیال
چندان نرہا نہ ایسا تعلق پیدا ہوا تھا کہ جو بیقرار کرتا صرف تھوڑے عرصہ کی الفت ہوئی
تھی ایک نگاہ کے گنہگار تھے اس سبب سے اور بھی خیال نہ ہوا تھا خواجہ تو
اپنے کامون مین مصروف ہوئے جیسا کہ تحریر کر چکا ہون ہان ملکہ کو دلی تعلق پیدا ہوا
ہی اُنکی آواز پر اور گانے کے سبب سے بس ملکہ نے بہ جبر اُگل اُگل کر نوالے کھائے
اس خیال سے کہ کوئی رنج و صدمہ کا خیال نہ کرے جسطور سے ہو سکا کھایا پانی کے
گھونٹون سے نوالے اُتارے تھوڑے ہی عرصہ مین یہ حال ہوگیا ہی کہ چہرہ زرد ہو گیا
پر آثار حضرت عشق ظاہر ہین خواجہ کے گانے کا سمان بندھا ہوا ہی یہی معلوم ہوتا
ہی کہ خواجہ بیٹھے ہوئے گا رہے ہین بے ساختہ منھ سے آہ نکل جاتی ہی قہراً و جبراً کھانا
کھایا وزیرزادی کو بہت بڑا خیال ہی ملکہ کھانا کھا کے منھ ہاتھ دھو کے اس قصد
سے اُٹھی تھی کہ جا کر مسہری پر لیٹون کہ یکایک دھماکا ہوا اس زور سے دھماکا ہوا
کہ ملکہ اُچھل پڑی سب خواصین و مصاحبین بھی ڈر گئین اور بھوچکا ہو کر دیکھنے لگین کہ

کیا واقعہ ہوا ملکہ نے حیران ہو کر وزیرزادی سے فرمایا کہ یہ دھما کا کیسا ہوا باغ مین کیا کوئی چور و نجیرہ کودا ہی بڑا غضب ہی کہ دن دہاڑے اول شام چور آنے لگے کیا پہرہ چوکی در باغ پر نہین ہی خواصون نے عرض کیا کہ سب دربان و پاسبان بیٹھے ہوئے ہین نہ معلوم یہ حرامزادہ کدھر سے آیا ملکہ نے کہا کہ اچھا ذرا روشنی لے کر دیکھو تو سہی مگر یہ نہ کرنا کہ سب کی سب چلی جاؤ تنہا اکیلا چھوڑ دو گی تو میرا مارے خوف کے دم نکل جائے گا تم سب موجود ہو تو میرا کلیجہ سینہ مین بانسون اُچھل رہا ہی پیٹ مین سانس نہین سماتی ہی جو تم مین سے کوئی نہ ہوگا تو نہ معلوم میرا کیا حال ہوگا وزیرزادی نے عرض کیا کہ آپ خوف نہ کرین ہم مین سے کوئی نہ جائے گا صرف صنوبر و سوسن روشنی لے کر جائے گی اور دیکھ کر آ کر عرض کر دے گی ملکہ یہ چور کے کودنے کا دھما کا نہین ہی کیا وہ ایسا دیوانہ و سڑی ہی کہ سب تو جاگ رہے ہین وہ کود پڑے گا کوئی شی گری ہی یا تو کوئی شاخ درخت خشک ہو گئی تھی وہ گری ہی یا اور کوئی جانور گرا ہی ملکہ نے کہا کہ پھر جا کر دیکھو صنوبر و سوسن کنول ہاتھ مین لے کر بارہ دری کے باہر آئین جیسے چبوترے پر پہونچین قصد کیا کہ نیچے اُترین کہ ایک برق چمکی یہ جھجھک کر دیکھنے لگین دیکھا کہ ایک لاش چبوترے پڑی ہی یہ لاش کو دیکھ کر حیران ہوئین کہ یہ لاش کسکی ہی اب جو قریب آ کر دیکھا روشنی سے تو سنبل کی لاش پائی کہ سینہ پر تیر پڑا ہوا ہی پشت کو توڑ کر پار گذر گیا ہی یہ واقعہ دیکھ کر اُن سب کے حواس جاتے رہے کہ اسکو کس نے قتل کیا کون ایسا زبردست تھا سوسن تو اُسی مقام پر لاش کے پاس کھڑی رہی صنوبر خوب دیکھ بھال کر خدمت ملکہ مین آئی مگر بدحواس رنگ رو متغیر چہرہ پر اداسی اس حالت مین آ کر پہونچی ملکہ نے پوچھا کہ کیون صنوبر کیا واقعہ ہی جو تو بدحواس ہی کیا کوئی چور تھا میری سوسن کہان ہی صنوبر نے عرض کیا کہ کیا بیان کرون جو واقعہ دیکھا ہی کہ دل پریشان ہو گیا ہی ملکہ عالم یہ کہکر رونے لگی اس قدر روئی کہ ہچکی بندھ گئی ملکہ نے گھبرا کر فرمایا کہ کچھ صاف طور سے بیان کر روتی کیون ہی سنبل کیسی کیا دیوانی ہو گئی ہی سنبل تو خواجہ عمرو کی قید سے کر طرف طلسم کے گئی ہی وہ یہان کہان کیا کوئی جن یا پری کا سایہ تجھ پر ہو گیا ہی ابھی تو اچھی خاصی گئی تھی

وہان سے دیوانی ہوکر آئی ہو میری سوسن کو کہان گنوا آئی ذرا حواس درست کر کے بات
کر جب اسطور سے ملکہ نے کہا تب صنوبر نے گریہ ضبط کر کے عرض کیا کہ ملکہ وہ جو دھماکا
ہوا تھا آپ نے مجھکو اور سوسن کو دیکھنے کو بھیجا تھا ہمین اور وہ جو روشنی لیکر باہر گئی
جب چبوترے پر پہونچی تو ایک برق چمکی اب جو ہمنے غور کر کے دیکھا تو کوئی شخص چبوترے
پر سہمی ہوئی پائی جیسے کوئی لیٹا ہوتا ہے ہم دونون روشنی لیکر اُسکے قریب پہونچی اب
جو دیکھا تو ایک لاش پڑی ہوئی دیکھی کہ جسکے سینہ سے تیر پار تھا اب جو بغور دیکھا تو وہ
لاش تو سنبل کی تھی یہ دیکھ کر ہمارے حواس جاتے رہے کہ سنبل کو کس نے قتل کیا
مین نے سوسن کو اُس مقام پر چھوڑا اور خود آپ کو آگاہ کرنے آئی ہون تشریف
لے چلیے اور ملاحظہ فرمائیے کہ سنبل کو کس نے قتل کیا یہ کلام حیرت انجام سُنکے ملکہ کے
حواس جاتے رہے فوراً ملکہ مع خواصون اور وزیر زادی کے ہمراہ صنوبر کے اُس مقام پر
آئی جہان لاش سنبل کی پڑی ہوئی تھی آکر جو دیکھا تو سنبل کشتہ و پریشان پایا
سب خواصین ہائے سنبل وائے سنبل کہکر اپنے بال پریشان کرنے لگین اور چلانے
لگین ملکہ حیران و پریشان کھڑی ہوئی دیکھ رہی تھی سنبل کی لاش پر نگاہ تھی
ہر ایک اپنا حال پریشان کرتی تھی جب سب رو چکین اور حال پریشان کر چکین
اُسوقت ملکہ نے فرمایا کہ صاحبو ذرا دم لو حواس درست ہونے دو تھا ہے ہائے
وائے کرنے سے سنبل جی نہ اُٹھے گی مجھکو دریافت تو کرنے دو کہ یہ کیونکر قتل ہوئی اور
اسکو کس نے قتل کیا اور خواجہ کو کیا کیا آیا اس پر راہ مین کوئی بلا نازل ہوئی یا خواجہ
اسکو فقرہ دے کر اور قتل کر کے چلے گئے یا طلسم مین پہونچکر کوئی واقعہ پیش آیا جب
ملکہ نے اسطور سے کہا تب سب خاموش ہوئین مگر سنبل کی بہن نرگس کا عجب حال
تھا کہ وہ پچھاڑین کھا رہی تھی اور رو رہی تھی اُسکو بھی سب نے سمجھا بجھا کر خاموش
کیا اُسوقت ملکہ نے اپنی چھوٹی طلب کی کچھ لاش کے واسطے پڑھکر کچھ سرسون کے
واسطے ہوا اور دو پھینکے بچہ خوک کو جھٹکا کیا اُسکا خون لے کر اور کچھ خاک وہان کی اُٹھا کر
اُسمین ملائی اور وہ خاک اُس لاش پر ڈالی اپنی ران مین حیران ہو کر نشتر دیا اور

خون جو نکلا اُسکو لے کر لاش پر چھینٹا دیا فوراً حلوا تیار کیا اب اُسکو اپنے پاس رکھکر بیٹھی اور اسم سحر پڑھنے لگی اور اُس لاش پر دم کرنے لگی جب تعداد تمام ہوئی پڑھنے کی کہ یکایک برق چمکی اور آواز مہیب آئی کہ تمام بارہ دری ہل گئی سب کے دل دہل گئے ہر ایک کو پسینہ آگیا مگر ملکہ لعلان حور پیکر اُسی طور سے اسم سحر پڑھے گئی جب تمام ہوا وہ لاش خود بخود اُٹھ بیٹھی ملکہ نے جلدی سے وہ طباق حلوا اُسکے سامنے رکھدیا وہ حلوا اُسنے کھایا ملکہ نے اپنی ران سے بہت جلد خون لے کر اُسکے مُنھ مین ڈالا جب وہ حلوا کھا چکی اور خون پی چکی اُسیوقت گویا ہوئی کہ کیون ہم کو تکلیف دی ہی اگر کچھ دریافت کرنا ہی تو بہت جلد دریافت کر کہ ہم کو مہلت زیادہ قیام کرنے کی نہین ہی ملکہ نے اشارہ سے خواصون سے کہا کہ بہت جلد اور حلوا تیار کرو اُنھون نے جلدی جلدی حلوا تیار کیا ادھر ملکہ نے کہا کہ مین نے آپ کو اس غرض سے زحمت دی کہ آپ یہ بتایئے کہ میری خواص سنبل کو کس نے قتل کیا اور کس خطا پر اسکے پاس عمرو عیار تھا وہ کیا ہوا اُس لاش نے ایک قہقہہ لگایا اور ہنس کر کہا کہ جو اسکا قاتل تھا اُسنے قتل کیا کیا تم دریافت کر کے کروگی اُسکو قتل کوئی نہین کر سکتا ہی وہ قاتل ساحران عالم ہی تم نے بھی تو غضب کیا کہ عمرو عیار کو اسیر کر کے باغلان اسکے ہاتھ روانہ کیا لوگ تو لگے ہوئے ہین اُنھون نے دیکھ لیا قتل کیا اور عمرو کو رہا کر لیا ای لعلان یہ خیال کر لو کہ عمرو کو اور جسقدر خدا پرست ہین اُنکو قتل نہین کر سکتا ہی عمرو کی موت ساحرون کے ہاتھ سے نہین ہی یہ خیال کر لو کہ یہ طلسم فتح ہوگا کوہ بے ستون تباہ ہوگا بے ستون جادو مارا جائیگا بادشاہ سابق طلسم رہا ہوگا شند کال قتل ہوگا طلسم مین اہل اسلام کا قبضہ ہوگا یہان بھی دین اسلام رواج پائے گا طلسم کشا آگیا ہی قریب کوہ بے ستون فروکش ہی اُسکا لشکر زیر کوہ بلور اُترا ہوا ہی سنبل کو طلسم کشا نے قتل کیا ہی اور اپنے عیار کو رہا کیا یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ اُسکا عیار اُسکے سامنے اسیر ہو کر جائے اور وہ دیکھا کرے ملکہ نے کہا کہ یہ فرمایئے کہ طلسم کشا اکیلا تھا جو سنبل کو قتل کیا آواز آئی کہ ہم کو خبر نہین ہی کہ طلسم کشا کہان ہی آگاہ ہو کہ طلسم کشا اپنے لشکر سے برائے فتح کوہ بے ستون چلا تھا وہ آکر کوہ زنگار تک پر پہونچ

بے ستون جادو کو خبر ہوئی کہ طلسم کشا فلان مقام تک براے تلاش لوح پہونچ گیا ہی خبردار ہو جاؤ اُسنے اپنے سرداروں سے کہا کہ کوئی ایسا ہی کہ جاکر طلسم کشا کو روکے کسی نے جواب نہ دیا تھا کہ چوبدار نے آکر عرض کیا کہ ایک عرضی حکیم استقلینوس کی آئی ہی بے ستون نے وہ عرضی لے کر پڑھی اُسمین یہ تحریر تھا کہ ماہیان طلسم نے میرے متعلق یہ خدمت کی تھی کہ جب طلسم کشا ادھر کو آئے مین روکون اور اُسکو نہ آنے دون لہذا مجھکو کیا حکم ہوتا ہی مین روکون یہ جو عرضی حکیم کی بے ستون نے دیکھی فوراً یہ دستخط کیے کہ شوق سے جاؤ اور روکو یہ حکم پانا تھا کہ حکیم مع اپنے ملازمون کے طلسم کشا کے پاس پہونچا اور طلسم کشا کو اپنے ہمراہ لیا تخت پر سوار کیا طائر اسرار جو حکیم کے پاس مدت سے قفس مین بند رہتا تھا اُسکو کھولدیا اُسنے بآواز بلند پکار کر کہا کہ اے ساکنان طلسم آگاہ ہو کہ طلسم کشا آگیا جو اُسکی خدمت کرے گا اور اطاعت اُسکا بڑا مرتبہ ہوگا اور ہر بات سے اور ہر بلا سے محفوظ ہوگا اور بادشاہ سابق رہا ہوگا اور شنگال مارا جائے گا چنانچہ وہ حکیم قبل سے مع اپنے ملازمون کے مسلمان تھا سب سے اُسنے کہا کہ تم نے سُنا کہ طائر اسرار نے کیا بیان کیا وہ طائر تو بیان کر کے ایک طرف کو طلسم کشا کو دعائین دیتا ہوا چلا گیا حکیم نے اپنے مکان یعنے قصر بہشت تمثیل مین لے جاکر طلسم کشا کو مقیم کیا اور دعوت کی اور کہا کہ آپ اطمینان رکھین مین فکر قتل بے ستون آپ کو بتا دونگا اور آپ کے ہمراہ رہونگا مین آپ کا شریک ہونگا اسی سبب سے تو مین آپ کو اپنے مکان پر لایا ہون چنانچہ طلسم کشا حکیم کا مہمان ہی وہ صحن باغ مین بیٹھا ہوا سیر کر رہا تھا کہ سنبل عمرو کو بغل مین دبائے ہوئے اُدھر سے گذری طلسم کشا نے اپنے عیار کو جو قید دیکھا تیر چلہ کمان مین جوڑ کر مارا سنبل کے سینہ پر پڑا کہ پشت کو توڑ کر پار گذر گیا وہ تو تمام ہوئی خواجہ رہا ہو کر طلسم کشا کی خدمت مین پہونچے اُسکی لاش یہان آئی اب خواجہ و طلسم کشا دونون حکیم کے مہمان ہین اور فکر قتل بے ستون کر رہے ہین حکیم باغی ہو گیا ہی وہ قبل ہی سے باغی ہو گیا ہی کیونکہ خدا پرست تھا مین کہتا ہون اور خبر دیتا ہون اور آگاہ کرتا ہون کہ یہ طلسم [illegible] فتح ہوگا اور شنگال و غیرہ

ہوگا نمک حرام ہوگئے ہین سب مارے جائینگے جو طلسم کشا کا شریک ہوگا وہ ہمیشہ راحت و
آرام سے رہیگا اور سنگ قضا سے مفر پائے گا اگر نہ شریک ہوگا تو طعمۂ تیغ اجل طلسم کشا
ہوگا تمام عالم کی نعمتین اُسکو نصیب ہونگی اور تیری جان نہ بچے گی بس جسکو اپنی بہتری
اور زندگی منظور ہو وہ مثل حکیم کے شراکت طلسم کشا کرے طلسم کشا کوہ بےستون کو ستون جادو
کو قتل کرکے فتح کرے گا بادشاہ سابق کو رہا کرے گا و نیز سوسن کو برباد کرکے لوح حاصل
کرے گا اُسکے ذریعہ سے طلسم کو فتح کریگا اب اس طلسم کا بچنا محال ہی سب اہل طلسم کو لازم
ہی کہ طلسم کشا کی شراکت کرین ورنہ خراب ہونگے لو اب مین جاتا ہون تم کو سب
حال معلوم ہوگیا ملکہ لعلان خاموش بیٹھی ہوئی سُنا کی جب یہ سب واقعہ سُن چکی تو
اتنا کہا کہ یہ طلسم ضرور فتح ہوگا اور شنگال مارا جائے گا ہان یہ تو بتایئے کہ جو کوئی طلسم کشا
کا نہ شریک ہو بلکہ اُسکے کسی عزیز یا ملازم کا شریک ہو اُسکا کیا انجام ہوگا آواز
آئی کہ جسکا شریک ہوگا اُسکو راحت ملے گی خواہ طلسم کشا کے عزیز کا شریک ہو خواہ
کسی ملازم کا اُسکا بڑا مرتبہ ہوگا لعلان نے قصد کیا تھا کہ کچھ اور دریافت کرے کہ
آواز آئی اب ہمکو غصہ ہوتا ہی لاؤ ہماری خوراک ہم تمھارا کام کر چکے یہ سُننا تھا کہ ملکہ
نے طباق حلوے کا رکھدیا اُسنے سب کھالیا ادھر طباق خالی ہوا اُدھر سنبل دھم سے
گری اور ایک شعلہ بھڑکا کہ لاش سنبل کی مثل ہیزم خشک کے جل گئی اور ایک طائر
اُس راکھ سے پیدا ہوا اور وہ بلند ہوکر کہتا ہوا کہ اے لعلان آگاہ ہو کہ یہ طلسم فتح ہوگا جو
طلسم کشا کی اطاعت کرے گا یا اُسکے کسی عزیز و ملازم کی اُسکا بڑا مرتبہ ہوگا طلسم
کشا نے سنبل کو قتل کیا اپنے عیار کو رہا کیا طلسم کشا لے ستون و سوسن جادو
و دیگر ساحرون کو مع شنگال کے قتل کرکے طلسم کو فتح کرے گا جو اُسکا شریک ہوگا
وہ امان پائے گا باقی سب مارے جائینگے کیونکہ عمر طلسم تمام ہو چکی ہی طلسم مین بہت
غدر مچا ہوا ہی جو آثار و علامات بانیان طلسم طلسم کے عمر تمام ہونے کی مقرر کر گئے تھے
سب وہی پیدا ہین اور جو طریقہ طلسم کشا کی آمد کے تحریر کر گئے تھے اُنہی طریقون
اور راہون سے طلسم کشا آیا ہی اب طلسم کا بچنا محال ہی یہ کہکر وہ طائر پرواز کر گیا

راوی بیان کرتا ہو کہ وہ میر خفیہ سنبل جادوگر کا کہ جسکو ملکہ لعلان نے بھوگ دیکر بلایا تھا
اُسنے سب حال آکر بیان کیا تو قسمت جانے کے لاش کو جلا کر چلا گیا اب اور کسی سے
اُمید نہین ہو گا جو اُسکو تسخیر کرے گا راوی بیان کرتا ہی کہ جب یہ سب واقعات ملکہ
لعلان و اُسکی خواصون و وزیرزادی نے سُنے سب کے حواس جاتے رہے ہر ایک
نے سنبل کے لیے بہت گریہ کیا اور حال پریشان کیا ملکہ لعلان کو بہت بڑا خیال
پیدا ہوا وہان سے اُٹھ کر اپنے کمرے مین آئی وزیرزادی کو طلب کیا اور کہا کہ تم نے سنا جو کچھ
کہ سنبل کے میرے نے کہا اب مین بہت حیران ہون کہ کیا کرون اگر مامون کی شرارت
کرتی ہون تو خرابیون کا سامنا ہی میرے بھی دل کو یقین ہی کہ طلسم فتح ہو گا اُس کتاب
کو مین نے دیکھا تھا کہ جس مین بانیان طلسم نے طلسم کے حالات لکھ گئے ہین یہی سبب
تھا مین اُنھون نے بربادی طلسم کی تحریر کی تھین جو کہ آج کل درپیش ہین مین پہلے سے
فکرمند تھی اور اسی سبب سے خواجہ کو اسیر کر کے روانہ کیا تھا گو مجکو یقین تھا کہ خواجہ
رہا ہو جائینگے انکو کوئی قتل نہین کر سکتا ہی مگر مین نے بہ سبب اس امر کے کہ اگر نہ بھیجتی اور
مامون اس حال سے آگاہ ہونگے کہ لعلان نے میرے دشمن کو اسیر کیا اپنے پاس
قید رکھا میرے پاس نہ روانہ کیا تو ناراض ہو جائینگے مین نے روانہ کر دیا تم نے دیکھا کہ وہ
راہ مین رہا ہو گیا اب مین کیا کرون اگر طلسم کشا کے شریک ہوتی ہون اول تو دین و
مذہب مین خلل آتا ہی دوسرے مامون سے بگڑتی ہی تیسرے سب مجھ پر طعنہ کرینگے
اور مجھکو بدنام کرینگے کہ کسی پر عاشق ہو کر اسنے طلسم کشا کا ساتھ دیا اور مامون کی دشمن
ہو گئی مین بہت حیران ہون کہ کیا کرون کیا نہ کرون وزیرزادی نے جواب دیا کہ میرے
نزدیک تو یہ مناسب ہی کہ آپ خاموش اپنے مقام پر بیٹھی رہیے جب آپکے ماموں
آپ کو طلب کرین یہ کہلا بھیجیے کہ مین بہت علیل ہون حاضر خدمت نہین ہو سکتی
ہون انشاء اللہ بعد صحت کے حاضر ہونگی معاف فرمائی جاؤن اور اسی مقام پر بیٹھی
ہوئی تماشہ ملاحظہ فرمائیے کہ ہوتا کیا ہی اگر طلسم فتح ہو جائے اور بادشاہ طلسم قتل ہو جائے
تو طلسم کشا کی شراکت فرمائیے اور اطاعت کیجیے اور اگر طلسم کشا اسیر ہو کر قتل ہوا اور

طلسم فتح نہو تو پھر کیا ہے آپ اپنے ناموں کی شرکت چاہیے یہی خواہش دلی ہے ملکہ نے یہ جواب دیا کہ یہ تو محال ہے کہ اب طلسم بچے۔ شہر میں تمھارے کہنے پر اسوقت عمل کرونگی کہ جب ایک مرتبہ خود طلسم کشا سے نہ مقابلہ کر لوں اگر مین نے طلسم کشا کو مار لیا تو خیر ورنہ بعد اسکے اپنے مقام پر آکر خاموش ہو کر بیٹھ رہونگی نہ ناموں کی شریک ہونگی نہ اہل اسلام کی اس امر سے بھی بچونگی کہ نہ یہ کوئی کہے گا کہ لعلان نے ناموں سے عداوت کی اور شریک طلسم کشا ہوئی اور جان بھی طلسم کشا کے ہاتھ سے بچے گی یہان بیٹھی ہوئی جنگ و پیکار کا تماشہ دیکھا کرونگی وزیرزادی نے عرض کیا کہ آپ کو اختیار ہے جبکہ یہ امر بخوبی ظاہر ہے کہ نہ طلسم کشا قتل ہوگا نہ اُسکا عیار پھر اُس سے مقابلہ کرنا بیکار ہے صرف اپنے کو زحمت مین ڈالنا ہے ملکہ نے جواب دیا کہ اسکا سبب یہ ہے کہ اُسکو بھی تو معلوم ہو کہ ہم نے کسی کے ملازم کو قتل کرکے اپنے عیار کو رہا کیا تھا اُسنے خبر پاکر اُسکے خون کا دعوی کیا دوسرے خواجہ کو اسیر کرکے لاؤن اور اپنے پاس قید رکھون تیسرے اُس حکیم کو سزا دون جو کہ بربادی طلسم کا بانی ہوا ہے جسنے بے ستون کو دھوکا دے کر طلسم کشا کو اپنا مہمان کیا ہے اور بربادی طلسم کی فکر کر رہا ہے اور صلاح دے رہا ہے تاکہ اور کوئی دھوکا نہ کھائے اُسکا حال سب ظاہر ہو جائے وہ اور کسی کو مثل بے ستون کے دھوکا نہ دے جس طور سے بے ستون نے اپنا شریک اور حافظ طلسم خیال کرکے اُسکے کہنے پر عمل کیا اسی طور سے کوئی اور نہ اُسکے کہنے پر عمل کرے اور اسکی سزا دون کہ وہ جو بلا خوف و اندیشہ بیٹھے ہوئے باہم فکر کر رہے ہین اُنکو بھی معلوم ہو جائے کہ ہمارے حال سے یہ لوگ آگاہ ہو گئے ہین اب اُنسے ہوشیار رہنا ضرور ہے گو اس مین یہ امر ضرور ہوگا کہ ابھی اُنکو معلوم ہے کہ ہمارے حال سے کوئی خبردار نہین ہوا ہے وہ شائد دھوکا کھا جائین اُس حالت مین ہوشیار ہو جاینگے ہوشیار ہو جائین میرے دل کا حوصلہ تو نکل جائے گا کہ مین نے اپنے شمیل کے قاتل سے عوض لے لیا اگر مین نے عمرو کو اسیر کر لیا طلسم کشا کے دل پر تو صدمہ پہنچے گا عیار کے اسیر ہونے کا وزیرزادی نے عرض کیا کہ حضور کو اختیار ہے ہم کچھ زیادہ عرض نہین کر سکتے ہین ملکہ نے جواب دیا کہ وہ لوگ جو اس بے غل و غش سے بیٹھے ہوئے راحت سے بسر کر رہے ہین

ہین اس امر سے اُنکے عیش و عشرت مین فرق آ جائے گا اور ہم جل رہے ہین ہمکو بھی چاہین ہوگا
کہ دشمن ہمارے تکلیف مین ہین اُسنے عرض کیا کہ بہت خوب راوی کا بیان ہے کہ سلطان
کو صرف یہ امر منظور تھا کہ مین کسیطور سے خواجہ کو اسیر کرلاؤن اور اُنکو اپنے پاس رکھون گانا
سُنا کرون اُنکی صحبت سے اپنا دل خوش کرون کیونکہ وہ خواجہ کے گانے پر عاشق تھی جب
ملکہ یہ کہہ چکی اُسوقت وزیرزادی نے ملکہ کی بلائین لے کر اور ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ واری
ایک بات ہم آپ سے دریافت کرین اُسکو سچ ارشاد فرمائیے گا مین آپکی دوست
ہون دشمن نہین ہون مجھ سے نہ پوشیدہ فرمائیے گا اگر آپ دوست جانتی ہون یہ کہکر
قدمون پر گر پڑی ملکہ نے کہا کہ خیلا کیا تو کچھ دیوانی ہو گئی ہے کہ بیکار کو ہاتھ بھی جوڑتی ہے قدمون پر
بھی گرتی ہے اور پھر بیان نہین کرتی ہے کہ کیا بات ہے وزیرزادی نے عرض کیا کہ واری قربان
جاؤن آپ پر سے صدقے ہو کر مر جاؤن یہ بیان فرمائیے کہ بعد روانہ کرنے خواجہ کے جب
آپ نے جلسہ کو آراستہ فرمایا ناچ گانا ہونے لگا مین نے دیکھا کہ یکایک آپ کا
چہرہ متغیر ہو گیا اور آپکو ہر ایک چیز سے نفرت ہو گئی گانے کی کیسی عاشق ہین اب
آپ کا اُسکی طرف سے بھی دل پھر گیا اور ہر مرتبہ یہی کلمہ زبان سے نکلا کہ واہ کیا کہنا
کیا خوب جسکے سبب سے مین نے جلسہ برخاست ہونے کا حکم دیا کہ مین نے جو
آپکو کہتے پایا مین نے خیال کیا کہ ملکہ کو اسوقت کچھ صدمہ ہے جلسہ برخاست
ہو جائے تو بہتر ہے جسپر آپ نے فرمایا کہ کیا سنبل آگئی ہین تو اُسکا انتظار کر رہی ہون
مین نے عرض کیا تھا کہ سنبل کل شام کو آئیگی پھر آپ نے جلسہ برخاست کر کے
کھانا نوش فرمایا مگر کھانا بھی اچھی طرح سے نہین نوش کیا بلکہ مین نے دیکھا کہ کچھ بھی
نہین کھایا پانی کے ذریعہ سے چند نوالے ہم سب کے دکھانے کے لیے کھا لیے
مین نے خیال کیا تھا کہ جب آپ مسہری پر تشریف لے جائینگی تو مین یہ سب
باتین دریافت کرونگی کہ اُسی اثنا مین سنبل کا واقعہ پیش آیا جب سے یہ امر آپ کو
معلوم ہوا کہ عمرو عیار رہا ہو گیا وہ آپ کے چہرہ کی حالت برطرف ہو گئی یہ کیا سبب
تھا اور کیا باعث تھا کہ آپ کو خود بخود صدمہ پہونچا کس امر کا خیال بیٹھے بیٹھے آیا کہ یہ

حالت ہوئی ہے تو تم نہ جانے رہے بیان فرمایئے ملکہ لعلان نے جواب دیا کہ اے دل آرا تمکو بخوبی معلوم ہی کہ مین سنبل سے بہت الفت رکھتی تھی اور اُسکو از حد عزیز رکھتی تھی جب مین نے خواجہ آذر سکے ہمراہ کرکے ماموں کی خدمت مین روانہ کیا بعد روانہ کرنے کے مجکو خیال آیا کہ دیکھون سنبل کا خانہ حساب کیسا ہی یہ پہونچے گی بھی وہان تک اب جو غور کرکے دیکھتی ہون تو مجکو نظر آیا کہ راہ مین قتل ہوگی عمر ورہا ہوجائے گا بس مجکو صدمہ ہوا اور طبیعت مکدر ہوگئی اور اپنی حماقت پر نادم ہوئی کہ تو نے پہلے کیون نہ دریافت کرلیا اسکا صدمہ جو ہوا تو پھر نہ لگانے کی طرف رغبت ہوئی نہ پانچ کیطرف پریشان بہت تھی کہ تم نے وہ واقعہ بیان کیا مجکو بھی کچھ یقین آیا جلسہ برخاست کرا یا کھانے کا قصد کیا مارے صدمہ کے کھانا نہ کھایا گیا مگر قہراً و جبراً نوالے اتارے اس خیال سے کہ رات کا بھوکا رہنا اچھا نہین ہوتا ہی کیونکہ سُنا جاتا ہی کہ ایک آنت ہی وہ جو بھوکی رہتی ہی تو کوسنے دیتی ہی اور رات کو وہ جو کچھ کھایا جاتا ہی کھاتی ہی دوسرے ایک وقت رات کے کھانے سے چالیس دن کی قوت کم ہوتی ہی چاہے دن کو بھوکا رہے مگر رات کو نہ رہے سبب اسکا یہ ہی کہ دن کو تو پانی وغیرہ کھانا و پینا ہوتا ہی نہین کھانا کھایا تو اور ہی کوئی شی کھالی اور شب کو تو سونا ہوتا ہی اُسمین گو روح کو راحت ملتی ہی مگر قوت زیادہ صرف ہوتی ہی اگر بھوکا ہوتا ہی بس اس خیال سے لازم ہی کہ اگر نہ پیٹ بھر کر کھائے تو تھوڑا سا ضرور کھالے تاکہ ان سب باتون سے محفوظ رہے اسی خیال سے کھا لیا کھانا کھا کر چلی تھی سونے کو کہ وہ دھماکا ہوا اے دل آرا جو میرا خیال تھا اور جو مین نے سحر سے دریافت کیا تھا وہی پیش آیا کہ سنبل کو طلسم تک پہونچنا نصیب ہوا راہی مین قتل ہوئی اور خواجہ رہا ہوگئے یہی صدمہ تھا اور یہی سبب تھا جو مین مکدر ہوئی اور آثار رنج و ملال چہرہ پر ظاہر ہوئے دل آرا وزیرزادی نے عرض کیا کہ ملکہ عالم یون اگر آپ فرمایئے تو مین مان لون مگر میرا دل گواہی نہین دیتا ہی کہ یہ سبب تھا نہ مجکو اس امر کا یقین آتا ہی معلوم ہوا کہ آپ مجکو اپنا دشمن جانتی ہین جب ہی تو اپنا راز مجھ سے نہین بیان کرتی ہین یہ سبب نہین ہی بلکہ دوسرا سبب ہی خیر نہ بیان فرمایئے آپکو اختیار ہی ہان آج مجھ سے کیون بیان فرمانے لگین اُس سے بیان کرتی ہین جو کہ اینا زار دار ہو

اُس سے نہیں بیان کرتی ہیں کہ جو کہ دشمن ہو جبکہ ہم دشمن ٹھہری تو ہمارا زندہ رہنا یا آپ سے
پاس رہنا بیکار ہی ہم ضرور اپنی جان دینگی یا کسی طرف نکل جائینگی ملکہ نے ہنس کر جواب دیا کہ
کیون جھیلا ہوئی ہو کیون دیوانی ہو تم کو کیا ہوا ہی تم میری رازدار نہ ہوگی تو اور کون ہوگا مین تم سے
اپنا حال دل نہ بیان کرونگی تو کس سے بیان کرونگی تم اصل امر تھا وہ مین نے کہدیا یہ تمھارا
خیال خام ہی اور تصور ناتمام مجھکو کسکا صدمہ ہوگا میرا کون ہی مان نہین وہ بھی مرگئین باپ کا
صدمہ اُٹھا چکی سواے ماموں کے کسی کو رکھتی نہین ہون نہ مین کسی سے الفت رکھتی ہون نہ
کوئی مجھ سے کہ اُسکا صدمہ ہو اور رنج تمھین لوگون سے مجھکو محبت و الفت ہی تمھین لوگ میری
دوست ہو اور دشمن ہو جو ہو تمھین لوگ ہو یہ تم بخوبی جانتی ہو کہ مین نے سنبل کو علم سحر کی
تعلیم دی اُسکو مثل بھائی و بہن کے پرورش کیا اُسکے مرنے سے یہ میری حالت ہی اُسنے کہا
کہ اے ملکہ مین نہ مانونگی جب تک آپ مجھ سے صاف صاف نہ بیان کریں گا اُسوقت تک
مجھکو قرار نہ آئے گا یہ کہکر بلائین لینے لگی اور سر قدم پر رکھدیا آخرکار ملکہ ناچار ہوئی اور کہا کہ مین
کس بلا مین مبتلا ہوئی ہون کس احمق سے سامنا ہوا ہی کہ ہماری رائے نہ جیتی سچ بات
کہو تو یقین نہین آتا ہی کیا کرون اُسنے کہا کہ اگر سچ بات ہوتی اور یقین نہ کرتی تو گنہگار تھی سچ
بات کی یقین نہ کرنے والی گھڑی گور مین جائے جو نامرد سے جو آپکے کہنے کا یقین کرنے
اور سچ نہ جانے مگر سچ بات بھی ہو تو یقین آئے ہان اگر سچ آپ فرمائین اور مین یقین نہ کرتی تو
آپکو یہ عذر تھا کہ کیا کرون جو کوئی یقین نہ لائے آپ نے تو خود پوشیدہ کیا اور بات بناکر کہدی
جب اسطور سے اُسنے کہا ملکہ مجبور ہوئی اور کہا کہ اے دل آرا یہ راز ہی کسی پر ظاہر نہ ہونے
پائے اسکا خیال رہے مین تجھکو اپنا دوست جان کر کہتی ہون جب تو زیادہ تر بجد ہوتی ہی
اور اصرار کرتی ہی تو کہتی ہون ورنہ کبھی نہ بیان کرتی بلکہ کبھی نہ کہتی جو کوئی اور ہوتا اپنی ماں سے
یہ راز نہ کہتی تجھکو ایسا ہی دیانتدار اور صاحب اعتبار جانتی ہون جو کہتی ہون دیکھو یہ راز میرا
کسی پر ظاہر نہ ہو دل آرا نے کہا کہ خداوند عجائب اُسکو غارت کرین جو آپ کے راز
کو ظاہر کرے یا کسی سے کہے وہ زندہ درگور ہو اُسکو اُٹھائی گھڑی کی موت آئے اُس کی
لاش کو دیو شہو لے جائین وہ اپنی جوانی سے ناامید ہو اگر مین ایسا کرون تو مجھکو صبح دیکھنا

نصیب ہوا اسیوقت مر جاؤن جب اسطور سے دل آرا نے کہا تو ملکہ نے اُسکو گلے سے لگایا
اور کہا کہ ہائین ہائین یہ کیا کہتی ہو تو سنو اے دل آرا جب سے مین نے عمرو کا گانا سُنا ہی اُسیوقت
سے میرے دل مین اُسکی الفت پیدا ہو گئی ہی یہی جی چاہتا ہی کہ سامنے بیٹھا ہوا عمرو گا لے
جائے اور مین سُنا کرون مجکو اُسکی آواز بہت پسند آئی اور اُسکے گانا اُسوقت تو مین نے غصہ
مین اُسکو طرف طلسم کے روانہ کر دیا مگر پھر جو خیال آیا کہ یہ وہان جاکے قتل ہو جائیگا تو دل پر
صدمہ پہونچا اور اپنی نادانی پر بہت ندامت حاصل ہوئی اسی سبب سے مین اسوقت سے
مکدر ہون نہ گانا سُنا نہ کھانا کھایا اُسوقت سے تصویر عمرو سامنے پھر رہی ہی یہی معلوم
ہوتا ہی کہ عمرو بیٹھا ہوا گا رہا ہی اُسی ولولہ مین مُنہ سے واہ نکل جاتی تھی کیون دل آرا کیا غضب
کا گانا تھا اور کیا قیامت کی آواز تھی مین یقین کرتی ہون کہ اس گانے کا تو کوئی نہ ہوگا نہ
اس گلے کا ضرور یہ کوئی اوتار ہی میرا یہی جی چاہتا ہی کہ اُسکو جہان سے ممکن ہو پیدا کرون اور
اُسپر سے ہزار ہزار مرتبہ قربان ہون اور ہمہ وقت اپنے سامنے بٹھلائے رکھون کسیوقت اپنے
سے جدا نہ کرون کیا کرون دل آگیا ہی مگر اُسکے گانے پر نہ کہ اُسکی صورت پر صورت تو ایسی ہی کہ
کوئی اُس سے پاٹخانہ مین لوٹا بھی نہ رکھوائے مگر گانا بہت غضب کا ہی اُس گانے نے
میرے دل کو پائمال کر ڈالا اور میرا دل قابو سے نکل گیا اور مین بدرون اُسکے بیقرار ہون خیر اس
امر سے تو اطمینان ہوا کہ وہ رہا ہو گیا سنبل باری گئی پیزار سے ماری گئی میری یہ پریشانی
تو دفع ہوئی کہ وہ نے جاکر شنکال کے حوالے کرے گی وہ قتل کرڈالے گا اس امر سے زیادہ
تر پریشان تھی اور زیادہ صدمہ تھا ہر مرتبہ اپنے اوپر لعنت کرتی تھی کہ یہ تو نے کیا کیا مگر
مجبور ہو گئی تھی اُسوقت یہ جی چاہتا تھا کہ چیخین مار مار کر روؤن مگر دل پر جبر کیے ہوئے
تھی اور صبر جب سے یہ معلوم ہوا کہ وہ رہا ہو گیا اُسوقت سے وہ بیقراری تو کم ہوئی اب
صرف یہ خیال ہی کہ اُسکو کسی طور سے لاؤن اور گانا سنون چنانچہ جب تم نے یہ کہا کہ آپ کو لازم
ہی کہ آپ خاموش اپنے مقام پر بیٹھی رہیے نہ مامون کی شریک ہو جیسے نہ طلسم کشا کی
جبکہ مین نے یہ سوال کیا کہ اے دل آرا اب مین کیا کرون تو نے سب سُنا جو کہ طائر نے کہا
اور جو سنبل کے بیر نے اور تم نے یہ کہا تو مین نے کہا تھا کہ مین ایک مرتبہ جاکر طلسم کشا

سے ضرور سامنا کرونگی اور عمرو کو گرفتار کرکے لاؤنگی اگر طلسم کشا کو مین نے اسیر یا قتل کیا تو خیر ورنہ اپنے مقام پر خاموش ہوکر بیٹھ رہونگی تو یہی سبب تھا کہ مین نے یہ خیال اپنے دل مین کیا ہی کہ یہان سے جاکر طلسم کشا پر سحر کرون اور عمرو پر اگر طلسم کشا کو مع عمرو و حکیم کے پکڑ لون تو ان دونون یعنے حکیم و طلسم کشا کو تو قتل کرڈالون اور عمرو کو اپنے پاس رکھون اور گانا سنا کرون اور اگر طلسم کشا پر قبضہ نہ ہو تو خواجہ کو جسطور سے بن پڑے اسیر کر لاؤن اگر خواجہ پر بھی قبضہ نہ ہو تو یہان آکر خاموش ہوکر بیٹھ رہونگی اور اپنے مقام پر بیٹھی ہوئی تماشہ دیکھا کرونگی اگر ماموں جان طلسم کشا پر غالب آئے اور طلسم فتح ہوا ماموں جان نے طلسم کشا وغیرہ کو پکڑ لیا تو جسطور سے ممکن ہوگا عمرو کو رہا کرلاؤنگی اور اپنے پاس قید رکھونگی اور گانا سنا کرونگی اگر طلسم کشا غالب آیا اور طلسم فتح ہوگیا تو طلسم کشا کی شراکت کرونگی اور اطاعت اُس حالت مین بھی ہر روز عمرو کا گانا سننے مین آیا کریگا عیش و عشرت سے بسر ہوگی یہی سبب تھا کہ مین نے تمھارے کہنے کو اسطور سے قبول کیا تھا کہ مین عمرو کے گانے پر عاشق ہوئی ہون ورنہ یہ ممکن تھا کہ ماموں پر یہ آفت نازل ہوتی اور مین یہان خاموش بیٹھی رہنے کا قصد کرتی اگر وہ طلسم کشا کے ہاتھ سے مارے جاتے تو مین بھی ماری جاتی پہلے اپنی جان دیتی بعد کو اُنپر آنچ آنے دیتی میری بھی لاش برابر لاش ماموں کے پڑی ہوتی مگر دل سے ناچار ہوگئی کیا کرون یہ بھی خیال ہوا تھا کہ یہ تو بڑی خرابی ہوئی اگر طلسم کشا کی شراکت کرتی ہون تو سب بدنام کرتے ہین اور اگر ماموں کی شراکت کرتی ہون تو ماری جاتی ہون جو تم سے رائے لی تم نے وہ رائے دی مین نے پسند کیا اے اب تو تم کو میرے حال دل سے آگاہی ہوگئی دل آرا نے یا ابیز نے کرکہا کہ ملکہ بہت بڑی مصیبت مین تم مبتلا ہوئی ہو اس امر کو دل سے دور کرو دیکھو ہمارے کہنے پر عمل کرو اسمین بڑی بڑی خرابیان اور برائیان ہین آیندہ تم کو اختیار ہے اس امر مین بدنام ہوجاؤگی ہم تم کو نصیحت کرتی ہین کہ اس سے اچھے اچھے گانے والے ممکن ہونگے یہ عمرو کیا چیز ہے اس خیال سے باز آؤ ورنہ سوا اسے بدنامی اور خرابی کے کوئی صورت نہین ہے ملکہ نے جواب دیا کہ دل پر کسی کا قابو ہے جو مین اپنا قابو کرون نہ

اسمین بدنامی کی کونسی صورت ہے بیان تو کرو جبکہ شہزادیون کی شریک ہونگی نہ طلسم کشا کی اپنے مقام پر بیٹھی رہونگی تو پھر کیون بدنام ہونگی ہان اگر مامون کی شرکت نہ کرون اور طلسم کشا کی شریک ہوجاؤن تو بدنامی کی صورت ہے دل آرا نے عرض کیا کہ آپ کو اختیار ہے جو کام کیجیے گا ذرا سمجھ بوجھ کر کیجیے گا ہر پہلو کو بچا کر ملکہ نے جواب دیا کہ مین ایسی نادان نہین ہون کہ بدون سمجھے بوجھے کوئی فعل کر گذرون رسوائی بدنامی کا خیال نہ کرون بس دل آرا ملکہ کے پاس سے چلی آئی اور اپنے مقام پر آکر فکر کرنے لگی کیا تدبیر کرون جو ملکہ کے دل سے یہ خیال برطرف ہو جب کوئی تدبیر ذہن مین نہ آئی تو اس امر مین فکر کرنے لگی کہ یہ جو مین نے ملکہ کو رائے دی ہے اسمین تو کسی قسم کی قباحت نہین ہے ہر طرح سے غور کیا اور ہر پہلو کو خیال کیا کوئی نقصان و قباحت نہ پائی نہ کوئی صورت بدنامی کی معلوم ہوئی بس خاموش ہو رہی اور سو رہی ادھر ملکہ نے وہ رات تڑپ تڑپ کر اور اختر شماری مین بسر کی اس خیال سے کہ صبح ہووے تو مین جاکر طلسم کشا سے مقابلہ کرون اور عمرو کو جہانتک ممکن ہو اسیر کراؤن خلاصہ یہ کہ صبح ہوئی ملکہ اپنے کمرہ سے باہر آئی سب خواصون اور مصاحبون نے آکر مجرا کیا وزیرزادی بھی آئی ملکہ کو مجرا کیا ملکہ نے منہ ہاتھ دھوکر اپنے کو اسباب سحر سے آراستہ کیا جب آراستہ کر چکی تو وزیرزادی و مصاحبون نے آکر عرض کیا کہ حضور کا کیا قصد ہے کیا مامون جان کے پاس تشریف لے جانے کا قصد ہے ملکہ نے جواب دیا کہ نہین بلکہ طلسم کشا کے مقابلہ کا قصد ہے کہ اس سے جاکر مقابلہ کرونگی اور سزا دونگی اور حکیم اسقلینوس کو تب ان سب نے عرض کیا کہ کیا ہم کو ہمراہ نہ لے چلیے گا ملکہ نے کہا کہ تمہاری کیا ضرورت ہے مین ابھی جاتی ہون اسکو سزا دے کر تب عرض کیا کہ یہ ممکن نہین ہے ہم کنیزین بھی ضرور ہمراہ ہونگی وزیرزادی نے کہا کہ یہ لونڈی تو ساتھ نہ چھوڑے گی چاہے آپ ناراض ہون چاہے خوش طلسم کشا کا سامنا ہے وہ مالک باطل السحر ہے نہ معلوم کیسی پڑے کیسی نہ پڑے خدانخواستہ دشمنون کو کوئی آنچ آئے تو ہم کس کے سہارے جئینگے اور کس کے بھروسے پر زندگی بسر کرین اگر اسکو سامنا پڑے ہان موجود ہونگے تو اپنا سینہ سپر کرینگے آپ کو بچا لینگے جب اسطور سے کہا تو ملکہ نے جواب دیا کہ اچھا چلو تم سب ہم کو بہت پریشان کرتی ہو ہم تم سب سے نہایت درجہ

پریشان ہوتے ہین مگر کیا کرون تم کسی طور سے میرا ساتھ ترک بھی نہین کرتی ہو اور مجکو بھی تم سب سے الفت ہو گئی ہی بس کوئی تدبیر بن ہی نہین پڑتی ہی کہ تم کو ناراض کرون خیر چلو مگر اس امر کا خیال رہے کہ جب تک مین حکم ندون تم مین سے کوئی نہ تو طلسم کشا پر سحر کرے نہ اُسکے ملازمون پر ورنہ مین ناراض ہونگی مین اکیلی کافی ہون کیونکہ نہ تو ابھی اُسکے پاس لوح طلسم ہی کہ جسکے سبب سے اُسپر سحر اثر نہ کرے گا نہ وہ ساحر ہی مین جاتے ہی گرفتار کر لونگی سب نے عرض کیا کہ بہت خوب بس ملکہ نے اُنکو بھی حکم دیا ہر ایک اسباب سحر سے آراستہ ہوئی ملکہ نے طاؤس سحر سے بنایا اُسپر سوار ہوئی پھر تو کوئی باز پر کوئی ہنس پر کوئی اژدر پر سوار ہوئی سحر سے بنا کر جسقدر ساحران تھین سب ملکہ کے ہمراہ ہوئین ملکہ اُن سبکو لے کر طرف باغ حکیم استقلینوس کے روانہ ہوئی بہ قصد مقابلہ صاحبقران یہان صاحبقران پاس حکیم کے بیٹھے ہوئے ہین بارہ دری مین پردے بندھے ہوئے ہین حکیم سامنے مؤدب حاضر ہی فکر قتل بے ستون ہو رہی ہی یہ وہ دن ہی کہ جسدن خواجہ حکیم شیاطین کو اسیر کرکے لائے ہین اور صاحبقران نے خواجہ کو برائے خبر خداوند کوہ نشین روانہ کیا ہی کہنے سے شیاطین کے خواجہ جا چکے تھے کہ یکایک برق چمکی صاحبقران نے حکیم سے فرمایا کہ یہ برق کیسی چمکی کیا ابر آیا ہی اگر ابر آیا ہو تو باہر نکل کر سیر کرین اور صحرا مین چلکر شکار بلبلین حکیم نے باہر کی طرف دیکھ کر عرض کیا کہ آسمان تو صاف ہی یہ برق ساحر کی آمد کی معلوم ہوتا ہی کہ بے ستون آپ کے اور میرے حال سے آگاہ ہو گیا اُسنے کسی ساحر کو روانہ کیا ہی کہ جا کر طلسم کشا و حکیم کو اسیر کر لاؤ یہ اُسی کی آمد کی برق ہی صاحبقران نے فرمایا کہ اگر وہ آگاہ ہو گیا اور کسی ساحر کو روانہ کیا ہی اور وہ ساحر آتا ہی تو آنے دو ہمارا تمھارا کیا بنائے گا اپنے کردار کی سزا پائے گا یہان آکر مارا جائے گا یہ فرما کر صاحبقران سنبھل کر بیٹھے اور اسم اعظم ورد زبان کیا حکیم بھی دعائین پڑھنے لگے اور صاحبقران و حکیم اُسی طرف دیکھنے لگے جدھر برق چمکی تھی کہ صاحبقران و حکیم نے دیکھا کہ یکایک ہوا پر سے باز و ہنس و اژدر آتش فشان و طاؤس زمین پر اُترنے لگے اُن پر جادوگرنیان سوار ہین مگر سب حسین و خوبصورت جواہر مین از سر تا پا غرق اسباب سحر سے آراستہ تھولیان شانون پر پڑی ہوئین وہ سبکی سب

صحن باغ مین آئین اور صف باندھکر کھڑی ہوئین سب کا رخ بارہ دری کیطرف ہوکہ یکایک
ایک طاؤس زمرد نگار ہوا پر سے زمین پر آیا اُسکے برابر ایک بارہ دری تھا صاحبقران نے دیکھا
کہ اُس طاؤس پر ایک نازنین مہر تمکین ماہ جمال خورشید تمثال از سرتا پا دریاے جواہر
مین غوطہ مارے ہوئے سر پر تاج رکھے ہوئے علامت شاہزادگی پیدا اسباب سحر سے
آراستہ جھولی بائین شانہ پر بادسے کی پڑی ہوئی لباس سرخ گلے مین یہ معلوم ہوتا ہو کہ
شفق مین آفتاب نکلا ہوا ہو دونون ابرو مثل نیمچہ کے آنکھین براے قتل عشاق لیس پلکین یہ
معلوم ہوتین ہین کہ صف تیر نگشون کی براے مقابلہ آراستہ ہو گلا صراحی دار کمر پتلی سینہ پر
جوبن کا اُبھار زلفین دوش پر پڑی ہوئین یہ ثابت ہوتا ہو کہ دو ناگنین ہین کہ لہرا رہی ہین
رُخ مثل آفتاب کے روشن قد مثل شمشاد کے خلاصہ یہ کہ از سرتا پا نور کے سانچے مین ڈھلی ہوئی
دہانہ چھوٹا غنچہ دہن گلبدن برابر اُسکے بازو پر وزیرزادی نہایت سادی بندیل وزارت سر پر
رکھے ہوئے مگر وہ بھی حسین و مہ جبین آکر اُن سب کے آگے کھڑی ہوئین اور اس طرف
دیکھ کر کچھ اشارہ کیا اُدھر ملکہ و وزیرزادی و سب خواصون نے دیکھا کہ ایک جوان آفتاب
مثال خورشید جمال کہ عارض اُسکے مثل گل سرخ کے قوی مسند پر جلوہ گر ہو تمام بارہ دری
اُسکے نور جمال سے روشن ہو اور سامنے تنیم ... آبنوس دست بستہ بیٹھے ہوئے ہین اسی
طرف دیکھ رہے ہین ہر ایک صاحبقران کے حسن خداداد کی تعریف کرنے لگی اور
کہنے لگی کہ کیا خوبصورت جوان ہو ایسا حسین ہم نے آجتک نہین دیکھے جیسا یہ حسین ہو
معلوم ہوتا ہو کہ یہی طلسم کشا ہو ہم نے کتابون مین لکھا دیکھا تھا کہ حمزہ بہت خوبصورت
ہو اور اُن کتاب بھی دیکھا تھا کہ جسمین تصویر طلسم کشا کی بنی ہوئی تھی اور لکھا بھی تھا
کہ یہ طلسم کشا بہت حسین ہو اب ہم نے پہچانا کہ یہی طلسم کشا اسکی صورت بالکل اُس
تصویر کے مشابہ ہو جو کہ کتاب مین بنی ہوئی ہو جیسا کہ سنتی تھی اور کتاب مین لکھا دیکھا
تھا ویسا ہی طلسم کشا کو پایا بخوبی پہچان لیا واقعی یہ لائق اسکے ہو کہ معشوق بناؤن وہ جو
شاہزادیان اسیر عاشق ہو ہوکر آئی ہین اسکی محبت مین اُنھون نے کوئی بے جا
نہین کیا بلکہ بجا کیا لائق الفت و محبت کرنے کے ہو دوسری نے جواب دیا کہ یہ کیا ہم

معشوق بناؤ تمھاری تعریف تو اسی طریقہ کی ہی اُسنے کہا کہ تو ج جبکہ تمھاری بی بی کا دشمن ہو ہم اُس سے محبت کرین واہ کیا خوب اگر یوسف بھی ہو تو ہم اُسکے طرف نہ دیکھین یہ کیا ہی مگر جیسا ہوتا ہی اُسکی تعریف یا مذمت کی جاتی ہی کوئی یہ ہی نہین ہی کہ جس سے محبت ہو اُسکی تعریف کی جائے اور کوئی دوسرا حسین بھی ہو تو تعریف نہ کی جائے اگر تعریف کرنے سے یہی امر ثابت ہوتا ہو کہ عاشق ہو گئی تو اب نہ تعریف کرونگی خواصون مین تو یہ تقریر ہو رہی ہی ایک دوسرے سے مذاق و دلگی کر رہی ہی ادھر ملکہ نے صاحبقران کو دیکھ کر وزیر زادی سے کہا کہ تم نے پہچانا کہ یہ کون ہی وزیر زادی نے عرض کیا کہ ایک تو حکیم ہی دوسرا وہ جو مسند پر جلوہ گر ہی مثل آفتاب کے طریقہ سے معلوم ہوتا ہی کہ یہی طلسم کشا ہی ملکہ نے کہا کہ کیا تم نے نہین پہچانا معلوم کیا ہوتا ہی طلسم کشا ہی معلوم ہونے کی تم نے ایک ہی کہی تم کو مین تصویر دکھا چکی ہون پھر یہ لفظ کہنی ہو دیکھو سر مو فرق نہین ہی کیا ٹھیک ٹھیک تصویر بنائی ہی مین تو دل مین بانیان طلسم کی تعریف کر رہی ہون کہ بالکل ٹھیک تصویر بنائی بال بھر کا فرق نہین نکلا ای دل آرا ذرا نظر دوڑا کر دیکھو کہ عمرو عیار بھی ہی اس صحبت مین مین تو دیکھ رہی ہون مجکو نہین دکھائی دیتا ہی دل آرا نے کہا کہ ملکہ وہ تو نہین معلوم ہوتا ہی آپ سحر سے دریافت فرمایئے آپ پر ظاہر ہو جائے گا ملکہ نے دل آرا کی زبانی سُنکے کچھ اسم سحر پڑھا اور اپنے ہاتھ پر دم کیا اب جو پشت دست کو دیکھا لکھا ہوا پایا کہ ای لعلان حور پیکر خواجہ عمرو کو طلسم نے رہا ضرور کیا تھا وہ طلسم کشا کے پاس تھے مگر اُنکو شیاطین نے اخرم جادو کو بھیجکر اسیر کرا لیا تھا خواجہ نے اخرم کو قتل کر کے اُسکی صورت بنکر شیاطین کو اسیر کیا اور صاحبقران یعنے طلسم کشا کے پاس لائے طلسم کشا نے خدا پرست ہونے کا سوال کیا اُسنے شرط کی کہ مجکو آپ خداوند کوہ نشین کے حال سے آگاہ فرما دیجیے تو مین آپ کے خدا کو سجدہ کرون چنانچہ طلسم کشا نے خواجہ عمرو کو برائے دریافت حال خداوند کوہ نشین کے روانہ کیا ہی وہ ادھر کو گئے ہین طلسم کشا اُنکا انتظار کر رہا ہی ملکہ لعلان نے یہ دریافت کیا کہ مین جا کر راہ مین اُسکو اسیر کر لون معلوم ہوا کہ اگر تم

ادھر جاؤگی تو اسیر ہوگی کیونکہ اُدھر جانا تمھارا اچھا نہین ہی بلکہ یہان آنا بھی اچھا نہ تھا کیونکہ آج کل تمھارے ستارے خراب ہین اُدھر جاکر بیکار زحمت مین مبتلا ہوگی جب یہ ملکہ لعلان تور پیکر کو معلوم ہوا کہ خواجہ یہان نہین ہین اور نہ میرا تعاقب خواجہ مین جانا اچھا ہی تو دل سے کہا کہ صبر کرکے پھر دیکھا جائے گا قصد کیا کہ واپس چلون خیال آیا کہ بدون طلسم کشا سے مقابلہ کیے ہوئے واپس جانا خرابی کی بات ہی یہ سب اپنے دل مین کہین گے یا تو ملکہ طلسم کشا سے ڈر گئی جو بدون مقابلہ واپس آئی یا طلسم کشا پر عاشق ہوگئی یا عاشق قبل سے تھی کہ اسی بہانے سے آکر دیکھ گئی کس ہما ہمی سے آئی تھی اور پھر طلسم کشا کو دیکھ کر چلی گئی دوسرے طلسم کشا بھی اپنے دل مین خیال کرے گا کہ یہ ساحرہ جو آئی تھی مجھ سے ڈر کر چلی گئی گو مین جس مطلب سے آئی تھی وہ تو نہ ہوا خیر کچھ تو اپنے آنے کا اثر ظاہر کرون تاکہ کوئی میری طرف گمان بد نہ کرے اچھا کی خبر ماموں کو ضرور ہوگی وہ جب سنینگے تو ضرور شک کرینگے بدون مقابلہ کیے ہوئے جانے پر دوسرے یہ لوگ بھی خبردار ہو جائینگے کہ ہمارا حال کھل گیا اسطور سے بخوف و خطر بیٹھ کر باہم مشورہ نہ کیا کرینگی یہ سوچ کر آگے بڑھی اور اپنی مصاحبون سے کہا کہ جب تم دیکھنا کہ مین طلسم کشا کے مقابلہ سے عاجز آئی اور وہ مجھکو اسیر کیے لیتا ہی یا قتل کرتا ہی تو تم سب ملکر اُسپر سحر کرنا اور مجھکو اُسکے ہاتھ سے بچا لینا اور جب تک کہ مین نہ بلاؤن اسوقت تک خبردار خبر ہونا یہ کہکر آگے چلی اُدھر صاحبقران نے حکیم سے فرمایا کہ تم نے پہچانا کہ یہ کون حسین ہی اور یہ یہان کیون آئی ہی اسکا کیا نام ہی اور کیا غرض ہی یہان آنے سے حکیم اسقلیبنوس نے کہا کہ یا صاحبقران یہ ملکہ لعلان تور پیکر بھانجی شمشکال کی ہی یہ یہان سے دس کوس پر ایک پہاڑ ہی کہ اُسکا نام لعلان کوہ ہی اُسپر یہ رہتی ہی اور وہان کی حکومت کرتی ہی اسکے آنے کی غرض یہ معلوم ہوتی ہی کہ شمشکال کو میرے جانے سے آگاہی ہوئی ہوگی اُسنے اسکو میری گرفتاری و آپ کی اسیری کے لیے روانہ کیا ہوگا اس غرض سے یہ آئی ہوگی اور کیا غرض ہی دیکھیے معلوم ہوئی جاتی ہی وہ خود ظاہر کرے گی صاحبقران نے کہا کہ اسکی مان زندہ ہی حکیم نے کہا کہ وہ بہت بڑی ساحرہ اور یکتا تھی مرگئی اُسکے جسم نجس سے یہ دنیا پاک ہوئی اسکا باپ بھی بہت

بڑا ساحر زبردست تھا اور وہ بھی مرگیا اُسکی شادی ابھی نہین ہوئی ہو ناکتخدا ہو شنکال چاہتا ہو
کہ مین خود اسکو اپنے تصرف مین لاؤن یہ اسی سبب سے اُسکے پاس نہین رہتی ہو اسکو انکار
ہو گو یہ امر ضرور ہو کہ دختر و بھانجی مین کوئی فرق نہین ہو مگر ان ساحرون مین جب دختر سے
ساتھ ہم بستر ہو ناجائز ہو تو یہ تو بھانجی ہو اسکے ساتھ تو بدرجہ اولے جائز ہو یہ خود انکار کرتی ہو
اسی سبب سے بھاگی بھاگی پھرتی ہو اور ماموں سے ناخوش ہو صاحبقران نے فرمایا کہ جبکہ
یہ ماموں سے ناخوش ہو تو پھر اُسکے کہنے سے ہمارے مقابلہ کو کیون آئی جواب دیا کہ یہ نہین
عناد ہو دوسرے اسکو کب یہ گوارا ہوگا کہ طلسم فتح ہو اور ہم سب برباد ہون صاحبقران
نے فرمایا کہ اگر یہ میری اطاعت کرے اور میری شریک ہو تو بعد فتح طلسم کے مین اسکی شادی
کسی اپنے سردار کے ساتھ کردونگا کیونکہ مجکو اسکی صورت پسند آئی ہو مین خیال کرتا ہون کہ
ایسا نہ ہو کہ یہ اس خیال سے اور ماموں کے کہنے سے اپنے کو ہلاک نہ کرائے جہانتک
ممکن ہوگا اگر یہ مجھ سے مقابلہ کرے گی تو مین اسکو زندہ اسیر کرونگا اور فتح طلسم تک اسکو
اسیر رکھونگا بعد فتح طلسم کے اگر اسنے میرے کہنے پر عمل کیا تو خیر ورنہ پھر دیکھا جائیگا حکیم
نے جواب مین عرض کیا کہ خداوند نعمت یہ امر محال ہو یہ لوگ کبھی راہ راست پر نہ آئینگے
نہ معلوم انکے کان مین شیطان نے کیا پھونک دیا ہو خصوصاً عزیزان و قرابتداران
شنکال کے یہ بہت سیاہ قلب و تیرہ درون ہین انکا راہ راست پر آنا بہت ہی محال
ہو جب ان سب نے بادشاہ طلسم سابق سے عداوت کی اور نمک حرامی پر کمر کسی جو
کہ انکا بادشاہ اور مالک تھا جسکے سبب سے انکو بڑی راحت و آرام تھا جسکا کہ
یہ نمک کھاتے تھے اُسکے دشمن ہوگئے اُسکو قید کرلیا اور خود مالک طلسم ہوکر بیٹھے جس نے
شنکال کی اطاعت نہ کی اُسکو قتل کیا بہت سے تابعین شاہ سابق اسی جرم پر مارے
گئے بہت سے فرار ہوگئے اور اپنے کو پوشیدہ کیا یہ شنکال خود بادشاہ بن بیٹھا پہلے
وزیر تھا اسنے رفتہ رفتہ تمام سپاہ کو اپنا کرلیا اور سب ارکین طلسم کو ملالیا اُنسے ملکر
سب تحفہ جات طلسمی پر قبضہ کیا جب سب پر قابض ہولیا تو بادشاہ کو اسیر کرلیا
اب جو بادشاہ نے دیکھا کہ نہ مین تحفہ جات پر قابض ہون نہ کوئی میرا شریک ہی

مجبور ہو گیا اور اسی امر کو غنیمت جانا کہ قید رہوں ایسا نہ ہو کہ یہ ناپاک حرام نسل کر ڈالے قسمت کا لکھا
نے بادشاہ کو بے ستون کے حوالے کیا کہ اسکو ایسے مقام پر قید کرو کہ کوئی اسکے حال سے
آگاہ نہ ہو اور ہر قسم کی تکلیف دینا چنانچہ نہ معلوم بے ستون نمک حرام نے کہاں قید کیا
ہے کہ کوئی قید خانہ سے آگاہ تک نہیں ہے ہاں جب آپ بے ستون کو قتل فرمائینگے
اور وہ بے ستون برباد ہو گا اسوقت بادشاہ طلسم رہا ہو گا وہ جب آپ سے ملیگا
اسوقت لوح کا پتہ ملے گا اور وہی لوح آپ کو لا دے گا یہ ہم بھی سنتے ہیں کہ کوئی در بند
سوسن ہے وہاں کی مالک سوسن جادو ہے اسکے پاس لوح طلسم ہے اسیقدر حال ملکہ غزالہ
کو بھی معلوم ہے جو کہ اسکے قتل میں شریک ہوئی نہ اسکو در بند سوسن کا پتہ معلوم ہے نہ
مجکو نہ میں آج تک کبھی در بند سوسن کو گیا نہ وہ باوجودیکہ میں بھی ایک رکن طلسم سے
شمار کیا جاتا ہوں مگر در بند سوسن سے آگاہ نہیں ہوں صاحبقران نے فرمایا کہ انشاء
اللہ میں بادشاہ طلسم کو رہا کرتا ہوں اور در بند سوسن کو فتح کر کے لوح حاصل کرتا ہوں
صاحبقران حکیم سے یہ تقریر فرما رہے تھے مگر اُسی طرف دیکھ رہے تھے کہ اُدھر ملکہ
لعلان حور بیگم نے آگے بڑھکر پکار کر کہا کہ او حکیم اسقلینوس تو نے بڑا غضب کیا کہ
طلسم کشا کو مہمان کیا ہم پہلے تیرے حال سے آگاہ نہ تھے کہ تو خدا پرست ہے اور
طلسم کشا کا دوست ہے ورنہ ہم تجکو بھی مثل بادشاہ کے اسیر کر لیتے تو نے دوستی کے
پردے میں دشمنی کی ہم سے ملا رہا اور طلسم کشا کا دوست رہا اور تو نے بے ستون جادو
کو دھوکا دیا کہ میں طلسم کشا کو روکونگا اور اجازت لے کر طلسم کشا کو اپنے مکان پر لایا اور
مہمان کیا اور بلا خوف بیٹھا ہوا اصلاح کر رہا ہے تیری وہ مثل ہوئی کہ دریا میں رہنا اور
مگر مچھ سے بیر یا وہ زہا تھی اپنی فوج کو مارے تو ہم سب کا دشمن نکلا افسوس تو نے
بڑی دشمنی کی مگر میرے ہاتھ سے بچ کر کہاں جائے گا اگر اپنی خیریت چاہتا ہے تو
طلسم کشا کو میرے حوالے کر اور دین اسلام ترک کر ورنہ یاد رکھو کہ میں ابھی تجکو جلا کر
خاک سیاہ کر دونگی تو نے بہت بڑا فریب کیا اور ہم سب کو دھوکا دیا کیا تجکو اس
حال کی خبر نہ تھی کہ کوئی میری حالت سے آگاہ ہو گا جو بلا خوف ایسی حرکت کی

بلا اندیشہ اپنے مقام پر بیٹھا ہوا ہے طلسم کشا کو لیے ہوئے اور صلاحین کر رہا ہے دیکھو کیسی سزا
دیتی ہون سارا حکیم پنا نکالے دیتی ہون حکیم نے جو یہ تقریر سُنی برہم ہو کر جواب دیا کہ ای
لعلان حور پیکر کیون اسقدر لاف و گزاف کر رہی ہے یہ تو کبھی نہ ہوگا کہ طلسم کشا کو تیرے
حوالے کرون اور دین اسلام ترک کرون مین کبھی تجھ سے خوف نہ کرونگا جو تیرے بنائے بنے
وہ کرلے مین تیرے سامنے موجود ہون ای حور پیکر آگاہ ہو کہ یہ طلسم ضرور فتح ہوگا اور
بے ستون مارا جائے گا بادشاہ سابق طلسم رہا ہوگا اور نمک حرامون سے بدعت
کا بدلا لے گا اور تم سب کو ہلاک کرے گا بہت تم لوگون نے بدعت اُسپر کی ہے خدا
نے اُسکی سُن لی وہ منتقم حقیقی ہے ضرور ظالمون سے انتقام لیتا ہے اُسکو کسی کا ظلم پسند
نہین آتا ہے وہ خود ظالم ہے نہ کسی پر ظلم کرتا ہے نہ ظلم کو پسند کرتا ہے ظالم پر عذاب نازل کرتا
ہے بس یاد رکھو کہ جن لوگون نے ظلم کیا ہے وہ سب سزا پائینگے ہم کو کیا سزا ملے گی مین
کہتا ہون کہ تو میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائے گی دیکھ طلسم کشا سامنے تیرے موجود ہے
تو اس کے تیغ کا شکار ہوگی تیری قضا تجکو یہان کھینچ کر لائی اگر اپنی زندگی درکار ہے
تو آکر اقدام طلسم کشا کو بوسہ دے اور اطاعت کر ورنہ یاد رکھو کہ اسطور سے قتل کی جائے گی کہ
تیرے حال پر ماہیان دریا و مرغان ہوا رحم کھائینگے اور ہم کو رحم نہ آئے گا جب یہ جواب ملکہ
نے حکیم سے سُنا جواب دیا کہ معلوم ہوتا ہے تیری قضا آئی ہے خیر مین طلسم کشا سے کچھ کلام
کرلون تو تجکو اس تقریر کی سزا دون یہ کہکر صاحبقران کی طرف خطاب کرکے کہا کہ ای
طلسم کشا اگر تو اپنی خیریت اور زندگی کا خواستگار ہے تو جو مین تجھ سے کہون وہ کر کان دھر کر
سُن کہ تو نے بہت بڑی میری یہ خطا کی کہ مین نے عمرو عیار کو اسیر کرکے اپنی خواص
سنبل کے ہاتھ شہنشاہ طلسم کی خدمت مین روانہ کیا تھا وہ ادھر سے جاتی تھی اُسکو
لیے ہوئے تو نے اُسکو قتل کرکے عمرو کو رہا کر لیا بس اسی مین خیریت ہے کہ میرے مجرم
کو میرے حوالے کر اور اپنے لشکر کو چلا جا اس طلسم کے فتح سے باز آ کیونکہ اس طلسم کا
فتح ہونا دشوار ہے اول تو لوح کا ہاتھ آنا بہت مشکل ہے جب لوح ہاتھ نہ آئے گی تو تو
طلسم کو کیا فتح کرے گا تو اس حکیم نامعقول کے کہنے پر نہ عمل کر اور اسیر نہ بھول کہ جند

مفسدان طلسم جو تیرے پاس جمع ہو گئے ہین اور اُنھون نے ورغلا کر فتح طلسم پر آمادہ کیا ہے اور تیرے عیارون نے طلسم مین جا کر چند عیاریان جو کین اور وہ رہا ہو گیا اور تو نے چند مرتبہ ناموران کو شکست جو دی تو تو دلیر ہو گیا ہے وہ اور زمانہ تھا اُسوقت تک اس امر کا خیال نہ تھا کہ تو فاتح طلسم ہے جب سے معلوم ہوا کہ تو فاتح طلسم ہے سب بند و بست ہو گیا اب تو بھلا کوئی طلسم مین بدون بادشاہ کی اجازت کے جا تو سکے کیون تو اُن لوگون کے بہکانے اور اس طلسم کے ورغلانے پر کیون اپنے کو عذاب مین مبتلا کرتا ہے اور کیون اپنی جان کو زحمت مین ڈالتا ہے تو یہ نہ خیال کر کہ مین اس طلسم کو فتح کر لونگا اس طلسم کا فتح کرنا بہت دشوار ہے یہ طلسم بہت مشکل سے فتح ہوگا اول تو فتح ہی نہ ہوگا یہ مثل اُن طلسمون کے نہین ہے کہ جنکو تو نے فتح کیا ہے اس طلسم کا ہر ایک ساحر اپنے وقت کا سامری و جمشید ہے جو ساحر تیرے شریک ہوئے ہین وہ کیا حقیقت رکھتے ہین ایک جنبش لب مین خاک سیاہ ہو جائینگے تو اُنکے بھروسہ پر نہ پھول اپنے آپ سے نہ بھول یہ طلسم بہت دشوار ہے اور مشکل سے تیار ہوا ہے ہر ایک اس طلسم کا ذرہ ذرہ تیرا دشمن ہے اور اسمین زہر بھرا ہوا ہے آیندہ تجھکو اختیار ہے تیرے لیے مین ہی کافی ہون ابھی تجھکو اسیر کر کے لیے جاتی ہون ہان اگر تو اس امر کا اقرار کرے کہ مین عمرو عیار کو تیرے حوالے کرونگا اور طلسم سے دست بردار ہو کر چلا جاؤنگا تو مین دست بردار ہوتی ہون اس امر کا خیال کر لے کہ گویا تو نے طلسم کو فتح کیا کہ اپنی جان بچا کر یہان سے چلا گیا کوئی تجھ سے مزاحم نہ ہوا نہ تیرے دین و مذہب سے کوئی متعرض کیا گیا یہان سے تیرا اپنی جان سلامت لے جانا بھی گویا طلسم کو فتح کرنا ہے آیندہ تجھکو اختیار ہے صاحبقران نے جواب مین فرمایا کہ او نازنین یہ کیا تو بک رہی ہے ہان مین نے ضرور ایک ساحرہ کو قتل کر کے اپنے عیار کو رہا کیا مین کیونکر نہ رہا کرتا کیونکہ وہ میری جان و روح ہے میرا بھائی ہے میری صاحبقرانی کی شوکت اُسی کی وجہ سے ہے وہ میرا محسن و جان بخش ہے تجھ ایسی سو ہون تو مین اُسپر سے نثار کرون بلکہ اگر اُسپر مجھ پر آنچ آئے تو مین اپنے کو ہلاک کرون اور اُسکو بچاؤن یہ کیا تو بک رہی ہے کہ میرے مجرم کو میرے حوالے کرو آج تک کہین ہوا ہے کہ بھائی بھائی کو اُسکے دشمن کے حوالے کرے

اور اپنی جان بچا سکے مین جان دونگا اور خواجہ کو کبھی نہ دونگا تو بیکار تکرار کرتی ہے اور نہ اب
ممکن ہے کہ مین بدون اس طلسم کے فتح کیے ہوئے یہان سے جاؤن اس طلسم کی کیا حقیقت
ہے مین نے وہ وہ طلسم فتح کیے ہین کہ جو کہ بہت دشوار گذار تھے جنکے مرحلے اس طلسم کے
برابر تھے میری اولاد نے وہ وہ طلسم فتح کیے ہین کہ جنکے روبرو اس طلسم کی کوئی اصل نہین
ہے طلسم ہوش ربا ایسا طلسم کوئی نہ ہوگا کہ جسکی لوح کا پتہ و نشان نہ تھا جبکہ اسکی لوح کو
تلاش کرکے پیدا کیا اور اسکو فتح کیا تو اسکی کیا اصل ہے یاد رکھ کہ جس خدا نے کمک کرکے
یہان تک پہونچا دیا وہ لوح بھی دلوا دیگا اور طلسم کو بھی فتح کرا دیگا مین کیا فتح کرونگا
اگر میری قضا یہان مجکو لائی ہے تو اس سے بھی کوئی چارا نہین ہے مگر مین مرد ہون جو منھ سے
کہتا ہون وہی کرتا ہون بدون فتح طلسم واپس نہ جاؤن گا بقول شاعر شعر یا تن رسد
بجانان یا جان ز تن برآید + دست از طلب ندارم تا کار من برآید + دیگر سر نمی پیچم ز شمشیر
حبیب + ہر چہ آید بر سر من بانصیب + قول مردان جان دارد سخن مردان اعتبار جو کہ ثابت
قدم ہین وہ قدم آگے بڑھا کر پیچھے کو نہین ہٹاتے ہین بلکہ یہی قصد رکھتے ہین کہ جہانتک
ممکن ہو قدم آگے ہی بڑھے بس جب کہ ہم نے اس طلسم کے فتح کے قصد سے یہان قدم
رکھا ہے تو اب بدون فتح کیے ہوئے واپس جانا محال و دشوار ہے اس امر مین تیری قیل و
قال بیکار ہے بس اب تو تکرار نہ کر اگر اپنی زندگی چاہتی ہے تو آ میری اطاعت کر اور مطیع اسلام
ہو ورنہ جدھر سے آئی ہے اسی طرف چلی جا اپنی جوانی پر رحم کھا مجکو تیری صورت پر رحم آتا
ہے کہ ایسی صورت یون برباد ہوگی اپنی جوانی کو برباد نہ کر اسی کو غنیمت جان کہ تجکو
زندہ چھوڑتا ہون اگر اور کوئی ایسی تقریر کرتا تو اسکو جواب زبان تیغ سے دیتا بیجا
بس اپنے اوپر رحم کھا بیکار اپنے کو مبتلائے سحر نہ کر تو کیا مجکو اسیر کریگی بڑے
بڑے ساحر تو میرا بفضل خدا سے کچھ نہ بنا سکے اور میرے ہاتھ سے قتل ہوئے اور
بھاگ گئے تو کیا میرا مقابلہ کریگی ابھی یا تو فرار ہوگی یا اسیر ہوگی یا قتل ہوگی
ملکہ نے یہ جواب سنا مسکرا کر کہا کہ معلوم ہوا تم یون یہان سے نہ جاؤگے جب تک کہ
سزا نہ پاؤگے خیر مجکو اس سے کوئی غرض نہین ہے مین خلاصہ تم سے کہتی ہون کہ تم خواجہ عمرو

کو ہمارے حوالہ کر دو چاہے جاؤ یہان سے چاہے نہ جاؤ تم کو اختیار ہے جب طلسم فتح کرنے کو
جاؤ گے آپ ہی کسی بلا مین مبتلا ہو گے اور مارے جاؤ گے مجکو اس سے کیا کام جو
آگ کھائے گا وہ انگارے ہگیگا ہم کو کیا غرض مین جس مطلب سے آئی ہون وہ یہ ہے کہ تم نے
میرے مجرم کو رہا کیا ہے اسکو میرے حوالے کرو اسکے بعد تم کو اختیار ہے مین اسکو لے کر چلی
جاؤنگی اگر نہ دو گے تو زبردستی تم سے لونگی خواہ بجبر و خواہ بخوشی بدون اسکے لیے ہوئے نہ
یہان سے نہ جاؤنگی بس اسی مین خیریت ہے کہ عمرو کو میرے حوالہ کرو تاکہ میرے اور تمھارے فساد نہو
اگر فساد منظور ہے تو بارہ دری سے باہر آؤ تاکہ مین مقابلہ کرون میرے نزدیک اسی مین بہتر
ہے کہ عمرو کو میرے حوالے کرو کیون ایک عیار کے لیے اپنے کو زحمت مین ڈالتے ہو صاحبقران
نے فرمایا کہ مین تجھ سے پہلے ہی کہہ چکا ہون کہ خواجہ میرے بھائی ہین مین انکو ہرگز ہرگز نہ دونگا
تو نہ یکار بار بار اس امر پر تکرار کرتی ہے اگر تو کچھ قوت رکھتی ہے تو مین باہر آتا ہون تو مجھکو
اسیر کرلے اور خواجہ کو مجھ سے زبردستی لے جا تو مین جانون اور یہ جو تو نے کہا کہ حلیم کے
بہکانے اور چند مفسدون کے ورغلانے پر نہ آنا اور انکے اوپر بھروسہ نہ کرنا تو مین سواے
ذات خدا کے کسی پر بھروسہ و تکیہ نہین کرتا ہون وہی میرا مالک ہے جو اسکا منظور ہو گا وہی
ہو گا لے مین آتا ہون یہ فرما کر ضرب سلیمانی ٹیک کر اٹھتے ہوئے اور فوراً بارہ دری سے
باہر تشریف لائے لعلان جو رو پیکر نے صاحبقران کو دیکھ کر کہا کہ معلوم ہوا تمھاری قضا
میرے ہاتھ سے ہے کچھ حربہ کرو صاحبقران نے فرمایا کہ اپنا دستور نہین ہے کہ ہم ابتدا
پر پیش دستی کرین جب تیرے حربہ سے خدا بچالیگا اسوقت ہم بھی اپنا حربہ کرینگے
لعلان نے کہا کہ معلوم ہوا بالکل ہی اجل آگئی ہے خیر دیکھون کہ کیونکر بچ جاتا ہے انجام کیا ہوتا
ہے یہ کہکر جھولی پر ہاتھ ڈالا ادھر اسکے ہمراہ جو کہ ساحر آئے تھے مین صف باندھے ہوئے
مجبور ہو رہے ہین ادھر عقب پشت صاحبقران حلیم کھڑے ہوئے دعائین و دافع سحر
پڑھ پڑھ کر صاحبقران اور اپنے اوپر دم کر رہے ہین بس لعلان نے جھولی سے
ایک بیضہ فولادی نکال کر اسکو اپنی زبان کے خون سے رنگ کر اسم سحر دم کر کے
صاحبقران کی طرف پھینکا ادھر صاحبقران نے جو اس بیضہ کو آتے ہوئے

اسم سحر پڑھ کر اُسکو ہاتھ مین لے لیا وہ بیضہ مثل موم کے ہوگیا صاحبقران نے اسا
زمین پر پھینکدیا فرمایا کہ دیکھو مین نے تیرے سحر کو دفع کر دیا اب اور کوئی سحر کر لعلان نے
جو یہ واقعہ دیکھا بہت حیران ہوئی کہ وہ یہ سحر ہے کہ بڑے بڑے ساحر اسکو یون دفع نہ
کر سکتے تھے جسطور سے طلسم کشا نے اسکو دفع کیا ضرور یہ طلسم کو فتح کرے گا یہ کہکر
دل سے فوراً ایک نارنج نکالا اُسکو صاحبقران پر یا ساحری کہکر مارا وہ قہقہہ کرتا ہوا
طرف صاحبقران کے چلا جب قریب پہونچا شق ہوا ایک چادر آگ کی صاحبقران
کے اوپر گری صاحبقران نے جو اسم اعظم دم کیا وہ آگ دھوان ہوکر برطرف ہوئی
ایک تار بھی جامۂ صاحبقران کا اُسکے سبب سے نہ میلا ہوا اب کی مرتبہ اسنے ایک
ناریل نکالا اُسکو بالائے آسمان پھینکا وہ جاکر شق ہوا اُس سے ہزارون ستارے
پیدا ہوئے وہ سب صاحبقران پر چلے انکا اثر یہ ہے کہ جسکے اوپر ایک ستارہ گرا سر پر
سے جو چلا تو تمام جسم کو جلا کر خاک کر دیا مگر یہ سب بھی قریب صاحبقران آکر خاک ہو گئے
لعلان نے یہ واقعہ دیکھ کر پیچھے ہٹ کر دستک دی کہ زمین شق ہوئی ایک اژدر دہان
آتش فشان زمین سے پیدا ہوا اسنے اشارہ کیا وہ اژدر صاحبقران کیطرف شعلہ آتشین
چھوڑتا ہوا چلا صاحبقران بلاخوف وخطر کھڑے رہے جب قریب آیا اسم اعظم عقرب
سلیمانی پر دم کر کے اب جو یہ تیرا بدلکر ہاتھ مارا اُس اژدر کے مثل خیار تر کے دو پرکالے
ہوئے ایک شعلہ اُسکے جسم سے پیدا ہوا کہ جسنے اُسکو جلا کر خاک سیاہ کر دیا اُس اژدر
کا ہلاک ہونا تھا کہ لعلان نے دستک دی کہ ایک پتلی ایک کشتی لے کر زمین سے
پیدا ہوئی اُسمین ایک گولہ آہنی رکھا ہوا تھا اور ایک گلدستہ بس لعلان نے پہلے
وہ گولہ اُٹھایا اور اُسپر کچھ دم کر کے بائین ہاتھ مین لیا اور داہنے ہاتھ سے گلدستہ اُٹھا کر
صاحبقران پر مارا وہ گلدستہ شق ہوا اُس سے ہزارون رنگ کے پھول مثل پرکالہ
آتش کے پیدا ہوئے اور سب طرف صاحبقران کے چلے معاذ اللہ اگر ایک پھول
بھی پڑ جاتا تو تمام جسم صاحبقران کو جلا دیتا مگر بہ سبب برکت اسم اعظم کے وہ سب
دفع ہو گئے ذرا بھی ضرر نہ پہونچا بس اب کی مرتبہ لعلان نے برہم ہو کر وہ گولہ زمین پر مارا

اُسکا زمین پر پڑنا تھا کہ ایک تڑاقہ ہوا اور زمین شق ہوئی ایک دریاے زخار اُس زمین سے پیدا ہوا کہ جسکا کنارہ قدم سے ملحق تھا وہ دریاے ناپیدا کنار جوش مارتا ہوا طرف صاحبقران کے چلا کہ ڈبو دے یون صاحبقران نے اسم اعظم پڑھکر آب جو ہاتھ دریا مین ڈالا نہ وہ دریا تھا نہ پانی تھا خشک زمین اُسیطور سے تھی یہ دیکھکر لعلان نے سحر کیا کہ ایک طرف سے ایک شیر ببر غراتا ہوا اور ایک طرف سے ایک گینڈا پیدا ہوا دونون نے صاحبقران پر حملہ کیا صاحبقران نے ایک کو عقرب سے اور ایک کو تمغام سے قتل کیا جب لعلان سحر کرکے عاجز آئی اسنے خیال کیا کہ طلسم کشا پر کوئی سحر اثر نہ کریگا بسبب اسم اعظم کے اس سے مقابلہ بیکار ہے تو اپنے دل کا حوصلہ نکال چکی اب جو طلسم کشا تیرے اوپر حملہ کریگا اُسکے ہاتھ سے مفر نہ ملیگا یا وہ اسیر کریگا یا قتل اب یہانسے بھاگ یہ سوچ کر لعلان نے کہا کہ اے طلسم کشا مین اور ایک سحر کرتی ہون اسکو دفع کر تو جانون اسنے یہ سوچ لیا تھا کہ طلسم کشا پر سحر کرکے وہ تو اُسکے دفع کرنے کی فکر مین ہوگا تو اپنی جان بچاکر بھاگ جا سواے اسکے کوئی تدبیر جان بچنے کی نظر نہین آتی ہے اور تو جس غرض سے آئی تھی وہ بھی مطلب نہ ہوا تو خواجہ کے اسیر کرنے کو آئی تھی وہ یہان موجود ہی نہین ہین پھر تجھکو کیا ضرورت ہے کہ تو بیکار کو اپنے کو ہلکان کر اور زحمت مین ڈال یہ سوچ کر اور دل مین تجویز کرکے صاحبقران پر اسنے سحر کیا کہ ہزارون جانور با بنجشک کے صاحبقران پر منقار کھول کر چلے اور ایک طرف سے چادر آب چلی اور ایک سمت سے چادر آتش بھی چلی جب چارون طرف سے صاحبقران پر سحر کا یورش ہوا صاحبقران اُسکے دفع کرنے مین مصروف ہوئے یہ اسوقت کو غنیمت جان کر فوراً اپنے طاؤس سحر کو اڑا کر طرف اپنے باغ کے اپنی ہمراہیون سے یہ کہکر روانہ ہوئی کہ مین تو جاتی ہون تم بھی آؤ اس ظالم طلسم کشا کے ہاتھ سے اپنی جان بچاؤ اور صاحبقران سے پکار کر کہا کہ اے طلسم کشا اسوقت تو مین جاتی ہون تیرے اسم اعظم کے بند کرنے کی فکر کرلون اور اُسکو فراموش کرادون تو پھر آکر مقابلہ کرونگی تیرے اوپر بسبب اسم اعظم کے سحر اثر نہین کرتا ہے یہ کہتی ہوئی صاف نکلی ہوئی چلی گئی اسکا پتا تھا کہ اسکے ساتھ کی جادو گرنیان تھین اپنے اپنے بازو نیچے گھوڑا اُڑا کر چلدین تب صاحبقران نے ان سب

انھون نے اسم اعظم پڑھکر دفع کیا اب جو وہ سب بلائین دفع ہوئین اور مطلع صاف ہوا تو صاحبقران
نے اُسمین سے ایک کا نشان تک نہ پایا تمام باغ خالی تھا حکیم استقلینوس نے بڑھکر زبانی
کیا بھوکا دیا اور کس طور سے اپنی جان بچاکر نکل گئی خیر جانے دو مجکو خود اسکا قتل کرنا
منظور نہ تھا حکیم نے عرض کیا کہ کہہ گئی ہی کہ اسم اعظم کا بندوبست کرونگی تو پھر آکر مقابلہ
کرونگی صاحبقران نے فرمایا کہ وہ کیا کر سکتی ہی وہ کیا اسم اعظم کا بندوبست کریگی جو خدا کو
منظور ہوگا وہ ہوگا خدائے بزرگ است جب اُسکا جی چاہے آکر مقابلہ کرے مین موجود
ہون جسطرح اُسکا جی چاہے آکر مقابلہ کرے کوئی مقام خوف نہین ہی اسوقت کیا بنا لیا
جو پھر آکر بنا لیگی جو سحر کیا وہ دفع کیا پہلے اُسنے مجھ ہی سے مقابلہ کیا تم سے تو خبر بھی نہ ہوئی
اگر وہ کوئی سحر تم پر کرتی تو مین اسم اعظم پڑھکر اُسکو بھی دفع کرتا تم پر آنچ نہ آنے دیتا حکیم
استقلینوس نے عرض کیا کہ اسی سبب سے تو مین آپ کے پس پشت کھڑا ہوا دعا
دعائین پڑھ پڑھکر دم کر رہا تھا مگر بڑی خرابی ہوئی کہ میرے حال سے یہ لوگ آگاہ ہوگئے
اب راحت سے بیٹھنا دشوار ہی ایک نہ ایک آفت ہر روز برپا ہوا کریگی کب تک تدبیر
کی جائیگی اسی سبب سے مین نے آپکو اپنا مہمان کیا تھا کہ راحت سے تشریف رکھیے
مشورہ وصلاح کرکے بندوبست کیا جائے اُسمین یہ خرابی پیدا ہوئی اب کیا کیا جائے
صاحبقران نے فرمایا کہ کوئی مقام فکر و اندیشہ نہین ہی اگر خدا نے چاہا تو ہم اس طلسم کو
فتح کرینگے اور بادشاہ طلسم کو رہا کرینگے اگر خبر ہوگئی تو ہوجانے دو خدا حافظ و نگہبان ہے
جسنے آجتک اپنی حفاظت مین رکھا اور دشمنون کے شر سے بچایا وہ ہمیشہ بچائیگا اور
حفاظت کریگا حکیم نے عرض کیا کہ سواے اُسکی ذات کے اور کسکا بھروسہ ہی وہ
مالک و مختار ہی اُسی کی ذات پر ہر وقت بھروسہ کرتا رہا ہون مین خوف نہین کرتا ہون بلکہ
میرا یہ مطلب ہی کہ دشمن آگاہ ہوگئے اب دیکھین کہ کیا کیا ترک کرتے ہین جو بلا نازل
کرینگے وہ بفضل خدا سے دفع ہوجائینگے جب آپ سا پشت و پناہ ہی تو پھر خوف کس
امر کا ہی راوی بیان کرتا ہی کہ صاحبقران آکر مسند پر جلوہ فرما ہوئے حکیم سامنے بیٹھ
گئے باتین ہونے لگین بالکل صاحبقران کو خوف و ہراس نہ تھا اسی طور سے ہنس ہنس کر

کے باتین کرنے لگے اُدھر لعلان جو بھاگی تو اسنے اپنے باغ مین جا کر دم لیا اسکے بعد اسکی
سب مصاحبین و خواصین و وزیرزادی پہونچی ملکہ نے اُن سب سے کہا کہ دیکھا تم نے
مین نے کوئی دقیقہ اس امر مین باقی نہ رکھا کہ یا تو مین طلسم کشا کو اسیر کرلون یا قتل کرون
مین نے وہ وہ سحر کیے ہین جو اپنے کمال کے تھے مگر ایک کا بھی طلسم کشا پر اثر نہ ہوا
اُسنے سب آفتون کو کس آسانی سے دفع کیا جب مین نے دیکھا کہ اُسپر کوئی سحر اثر نہین
کرتا ہی اور ابکی مرتبہ وہ حملہ کرے گا یا تو مین اسیر ہو جاؤنگی یا قتل ہونگی بس مین نے دل مین
خیال کیا کہ اب یہان سے بھاگنا چاہیے بس مین نے اُس پر اس قسم کا سحر کیا کہ چارون
طرف سے اُسپر آفتین نازل ہوئین مین وہان سے یہ خیال کرکے کہ اب مکان پر جا کر یہ
تدبیر کرون کہ طلسم کشا کا اسم اعظم بند کرون یعنے بھلا دون اُسکے بعد پھر اسیر سحر کرکے اسیر
کرلون میرا قصد یہ تھا کہ طلسم کشا کو اسیر کرکے حلیم کو اسیر کرون جب مین طلسم کشا سے عاجز
آئی اور اُسپر قبضہ نہ ہو سکا تو حلیم پر کیونکر قبضہ ہوگا جب مین اُسپر سحر کرونگی طلسم کشا اُسپر
سے بھی دفع کردے گا اُسکی کمک کرے گا اس خیال سے مین نے حلیم سے مزاحمت نہ
کی اور چلی آئی اب بندوبست کرکے ان دونون کو اسیر کرلونگی اگر مامون جان مجھکو شراکت
کے لیے طلب کرینگے تو اُنسے بہانہ کردونگی کہ علیل ہون اور اپنا بندوبست کرونگی اُسکے بعد
جا کر مین خود طلسم کشا سے مقابلہ کرونگی سب نے عرض کیا کہ یہ رائے آپکی بہت
ٹھیک ہی بدون بندوبست کیے ہوئے مقابلہ کرنا بیکار ہی اپنے کو زحمت مین مبتلا کرنا
ہی ملکہ نے جواب دیا کہ اسی سبب سے تو مین نے یہ تدبیر سوچی ہی مامون جان کو
تو اسکا کچھ بھی خیال نہین ہی وہ اپنے تحفاجات اور طلسم پر بھولے ہوئے بیٹھے ہین
اُنکی شراکت مین سوائے ذلت اور خواری و جان دینے کے کوئی صورت نہین ہی مین
ایسی نادان نہین ہون کہ ایسی حالت مین اُنکی شراکت کرون جبکہ مجھکو اس امر کا یقین ہی
کہ کوئی طلسم کشا پر غالب نہ آئے گا ہان جب مین اپنا بندوبست کرلونگی پھر ضرور
مقابلہ کرونگی سب نے جواب دیا کہ جو آپکی مرضی ہی ہم سب کی بھی رائے ہی
کیونکہ ہم تو آپکے ملازم ہین بس ملکہ نے اُن سب کو رخصت کیا اور دل مین

کہا کہ اب مین اپنے حساب مقابلہ کرنے والے کو جو کہ طلسم کشا سے مقابلہ کرے ہزار ہزار لعنت کرتی ہون مین اب بھی نہ مقابلہ کرتی مگر کیا کرون کہ جس غرض سے گئی تھی وہ مطلب نہ ہوا کہ خواجہ نہ ملے مگر اس سبب سے مقابلہ کیا کہ بدون مقابلہ واپس آنا بھی خلاف مصلحت تھا اول تو لوگ نہ معلوم کیا کیا گمان کرتے دوسرے طلسم کشا یہ خیال کرتا کہ لعلان مجھ سے ڈر گئی جو بدون مقابلہ چلی گئی گو مین اُسکا کچھ نہ کر سکی مگر پھر بھی اُسکو کچھ تو خیال ہوا ہوگا اور اُسنے جانا ہوگا کہ ساحرہ زبردست ہے ملکہ نے یہ خیال اپنا وزیرزادی سے ظاہر کیا اُسنے عرض کیا کہ آپ نے بہت خوب کیا جو کچھ کیا مگر اب میری یہ راے ہے کہ آپ طلسم کشا کے مقابلہ کو نہ جائین کبھی اور نہ اس امر کا قصد کرین ملکہ نے جواب دیا کہ تو دیوانی ہوئی ہے مجھکو کیا ضرورت ہے مین نے دل مین قصد کر لیا ہے کہ اب اپنے مقام پر بیٹھی ہوئی تماشہ دیکھونگی اگر کوئی مجھکو کمک کے لیے طلب بھی کرے گا تو بیماری کا بہانہ کر دونگی جب طلسم کشا طلسم کو فتح کرے گا تو اُسکی شراکت کرکے عمرو کی صحبت سے بہرہ مند ہونگی ہان طلسم فتح ہوگا اور ماہرو جان طلسم کشا و عمرو کو اسیر کرینگے تو مین جاکر عمرو کو رہا کرا لاؤنگی اور اپنے پاس قید رکھونگی طلسم کشا کا ماہرو جان کو اختیار ہے وزیرزادی نے بلائین لے کر کہا یہی راے ٹھیک اور بہتر ہے مین نے اس خیال سے کہا کہ آپ نے فرمایا تھا کہ مین بندوبست کرونگی اور اسم اعظم کو بند کرکے مقابلہ کرونگی ملکہ نے جواب دیا کہ کیا معنی ہین اسم اعظم کا بند کرنا اسم اعظم بھی کوئی جانور ہے یا انسان یا کوئی چیز ایسی ہے جو کہ روان ہو یا کوئی سوراخ ہے کہ بند کر دیا رہا یہ امر کہ اسکا بند کرنا بھی یہ ہے کہ ایسا سحر کیا کہ قلب سے فراموش ہوگیا اور یہ کوئی آسان نہین ہے اسمین بڑی مشکل ہے اور تم نے وقت دیکھا ہوگا لعلان ہو نہین کہ جس نے اسم اعظم بند کیا تھا کہ اسکو [illegible] ہے کہ اسم اعظم بند ہوگیا تو اسکا بند کرنے والا [illegible] مار کیا تو مجھکو اپنی جان کا ڈر نہین ہے کہ بیکار کو مین اپنے پیچھے بلا لگاؤن یہ فکر جو مین نے کہا صرف ان دنون سے کہ اطمینان و طلسم کشا کے خوف [illegible] کے لیے [illegible] ہون ایسی کوشش کرنے لگی ہان اُسوقت کرتی کہ جب مجھکو یہ یقین ہوتا کہ طلسم فتح نہ ہوگا جبکہ عمر طلسم تمام ہو چکی ہے پھر ایسی کوشش کرنا

بیکار ہر بلکہ ایسی کوشش کرے اپنی جان کو رائیگان کرنا ہر اور دل آرا کوئی مرکر پھر زندہ نہین ہوتا ہر ابھی مین نے تحمل توانی سے کیا ثمر پایا ہر جو مین اپنے کو ان آفتون مین مبتلا کرون یہ صرف اس خیال سے کہا کہ کوئی میری طرف گمان بدنہ کرے وزیرزادی یہ سنکے خوش ہوگئی اور ملکہ کی بلائین لین اور پھر عرض کیا کہ آپ نے بڑی عقلمندی اور دانائی کو کام فرمایا خوب اپنے کو ہراحر سے بچایا اسیکا نام ہر دانائی و عقل یہ عرض کرکے رخصت ہو کر اپنے مقام پر آئی بلکہ خاصہ نوش کرکے مسہری پر آرام آرام پذیر ہوئی اب ملکہ کو اس انتظار مین رکھا جاتا ہر کہ دیکھیے انجام طلسم کیا ہوتا ہر اور خواجہ کے فراق مین مبتلا چھوڑا جاتا ہر ناظرین اسکا خیال رکھین کہ ملکہ السلطان نور پیکر بسبب الفت خواجہ کے پوشیدہ طور سے جا بجا خواجہ و صاحبقران کی کمک کرتی ہر کیونکہ اسکے دل مین الفت خواجہ و محبت اسلام نے اپنا گھر کر لیا ہر اسکا حال آیندہ تحریر ہوگا اسوقت اسکو تو اسی مقام پر یعنے اپنے باغ مین رکھا جاتا ہر کہ یہان رنج و غم مین مبتلا بیٹھی ہوئی سحر سے خبرین دریافت کیا کرتی ہر جہان موقع ہوگا وہان جاکر کمک کرے گی انشاءاللہ تعالے اسکا حال آیندہ تحریر ہوگا اور صاحبقران حکیم کے یہان مہمان ہین خواجہ کا انتظار کر رہے ہین اور براحت و آرام بسر کر رہے ہین

اب چند کلمہ بے ستون جادو کے ملاحظہ فرمائیے کہ یہ کس فکر مین مبتلا ہر اور اسنے کیا بندوبست کیا ہر و دیگر حالات اور قلمبند ہونگے

راویان اخبار اس داستان شوکت بیان کو یون تحریر کرتے ہین کہ جب حکیم اسقلینوس با عرضی بے ستون نے لکھی تھی اور حکم دیا تھا کہ اچھا تم جاکر روکو اور حکیم نے صاحبقران کو لے جاکر اپنا مہمان کیا تھا اور طائر اسرار طلسمی نے وہ آواز دی تھی جو کہ منشی احمد حسین صاحب مرحوم اپنے جزون مین تحریر کر چکے ہین اُسی زمانہ مین بے ستون جادو نے جو طائر سحر مقرر کیے تھے کہ تم حکیم کے حالات دیکھتے رہنا کہ کیونکر طلسم کشا کو روکتا ہر اور کس طور سے پیش آتا ہر اور کیا تدارک کرتا ہر اور ان حالات کی مجکو خبر دیتے رہنا وہ طائران سحر نگران تھے اُسوقت سے حکیم اسقلینوس و صاحبقران کے حالات

کی ناظرین کو یاد ہوگا کہ منشی صاحب مرحوم نے یہ تحریر کیا ہی کہ جب بے ستون کو معلوم ہوا ہی کہ طلسم کشا کوہ رنگار رنگ پر آگیا ہی اور طائران سحر نے اسکو خبر دی ہی تو اسکا دربار آراستہ تھا اور یہ تخت پر بیٹھا ہوا تھا کیونکہ یہ کوہ بے ستون کا مالک ہی اُسوقت اسنے اپنے سرداروں سے کہا تھا کہ کوئی ایسا ہی کہ جاکر طلسم کشا کو روکے کہ اُسوقت حکیم کی عرضی آئی تھی گو پہلے اسکا قصد تھا کہ ساحر کو روانہ کروں جب حکیم کی عرضی آئی تو اسنے اُس قصد کو موقوف کرکے حکیم کو حکم دیا کیونکہ ایک مرتبہ یہ قیلاس جادو کو روانہ کرچکا تھا اور وہ مارا گیا تھا اس سبب سے اسنے اور ساحر کو نہ روانہ کیا اور اس امر کو غنیمت جانا کہ حکیم روکے ساحر نہ جائے اپنے سردار کو بچایا بعد روانہ کرنے طائران سحر کے بے ستون نے سرداروں سے کہا کہ ای بھائیوں اب مقام غفلت اور وقت بیخوف بیٹھنے اور اطمینان سے رہنے کا نہیں ہی کیونکہ طلسم کشا یہانتک آگیا اگر حکیم کے روکے سے نہ رُکا اور حکیم کو بھی اُسنے اسیر یا قتل کیا تو تم لوگوں کو تدارک کرنا ہوگا اور مقابلہ مین جانا ہوگا اسواسطے ہر وقت تیار رہو کہ جب مین حکم دون فوراً میرے ہمراہ ہو جاؤ یہ وقت ہوشیاری اور جان نثاری ہی یہی مقام ہی اگر یہان آکر طلسم کشا ہم سب پر غالب آیا اور کوہ بے ستون فتح ہوگیا تو پھر طلسم کا بچنا بہت دشوار ہی اور مشکل ہی کیونکہ بادشاہ سابق طلسم رہا ہو جائے گا اور وہ رہا ہوا اُسنے آفت برپا کردی وہ خود طلسم کشا کو ہر مرحلہ پر لے جائے گا اور ہر مرحلہ کو فتح کرائے گا اور نشان لوح دے گا بلکہ خود کوشش کرکے لوح دلا دے گا لوح ہاتھ آئی پھر طلسم کا فتح ہونا کوئی امر دشوار نہین ہی بس یہی وقت کوشش اور کمک ہی اگر تم سب نے ملکر طلسم کشا کو اسیر کرلیا یا قتل کیا تو تمام ساکنان طلسم کی جان بچائی اور بادشاہ پر احسان کیا اور بڑا نام کیا اُن سب نے عرض کیا کہ ہم غلام جان نثاری و سرفروشی کو موجود ہین اور آمادہ ہین مگر سنا یہ جاتا ہی کہ طلسم کشا پر سحر اثر نہین کرتا ہی کیونکہ وہ مالک اسم اعظم ہی پہلے اسکا تو بندوبست کیا جائے بے ستون جادو نے کہا کہ جب ہم سے مقابلہ کی نوبت آئے گی اُسوقت دیکھا جائے گا ابھی تو مین نے حکیم کے سر یہ بلا ٹالی ہی دیکھون وہ کیا کرتا ہی سب نے کہا کہ ہم سب مستعد ہین جسوقت رات برات آپ حکم فرمائینگے اور

آپ کے ہمراہ ہونگے آپ ہماری طرف سے اطمینان رکھین جب بے ستون کو اُن سب کی طرف سے اطمینان ہوگیا تو وہ بیخوف ہوا اور اُسنے دربار برخاست کیا داخل محل ہوا اور سب اپنے اپنے مقام پر آئے اور اپنا اپنا بندوبست کرنے لگے بے ستون اس فکرو تردد مین مبتلا ہوا کہ کیا تدبیر کرون کہ طلسم کشا اسیر ہوجائے یا قتل ہو اور میرا نام ہو یہ طلسم فتح نہ ہو اور نہ بادشاہ سابق طلسم رہا ہو ورنہ بڑی خرابی ہوگی اُس فکرو تردد مین اسکے ذہن مین یہ آیا کہ بادشاہ کو قتل کرڈالون تاکہ یہ قصہ پاک ہو یہ سوچکر فکر کرنے لگا کہ کیونکر قتل کرون کوئی تدبیر ذہن مین نہ آئی بس یہ اُسیوقت اُسنے قصد کرلیا کہ اگر طلسم کشا مجھسے نہ رکا اور یہان تک آگیا اور کوئی تدبیر میری نہ چلی تو مین فوراً بادشاہ طلسم کو قتل کرڈالونگا بلاخوف وخطر کچھ انتظار نہ کرونگا اسوقت مین قتل کرنا بیکار ہے اگر مین نے قتل کیا اور شنکال نے بازپرس کی کہ ہم نے تو تمھارے سپرد کیا تھا اور کہا تھا قید رکھنا تم نے کس کے حکم سے قتل کیا کوئی ہمارا حکم ثانی قتل کے بارے مین پہونچا تھا جو تم نے اُسپر عمل کیا اگر یہ جواب دونگا کہ اس خوف سے قتل کیا کہ طلسم کشا آگیا تھا رہا نہ کرلے تو وہ یہ سوال کریگا کہ کیا طلسم کشا کوہ بے ستون پر پہونچ گیا تھا جو تو نے بادشاہ کو قتل کیا ہم نے اس لیے نہین تیرے سپرد کیا تھا کہ جسوقت تیرا جی چاہے قتل کرنا قید رکھنے کا حکم دیا تھا تو مین کیا جواب دونگا ہان جب طلسم کشا یہان تک آجائے گا اُسوقت جو قتل کرونگا تو بادشاہ بھی معترض نہ ہوگا اگر اعتراض بھی کریگا تو میرے پاس بھی جواب ہے کہ مین نے اس خیال سے قتل کیا کہ ایسا نہ ہو کہ یہ طلسم کشا کا شریک ہوکر آفت برپا کرے اور لوح طلسم دلادے اور خود شریک ہوکر طلسم کو فتح کرائے تو بڑی خرابی ہو یہ جو مین اپنا خیال ظاہر کرونگا اور کہونگا تو پھر کوئی اعتراض نہ کریگا اس قسم کی باتین دل سے کہتے کہتے سو گیا خواب مرگ مین مبتلا ہوا راوی بیان کرتا ہے کہ خود ہی دل سے ایک بات پیدا کرتا تھا اور خود ہی اُسکا جواب دیتا تھا بڑا عقلمند ہے اور نہایت ہوشیار ہے اُسکی یہ حالت کہ اس سے اکثر شنکال بابت معاملات طلسم کے رائے لیتا ہے اور اسکی رائے پر کام

کرتا ہی اسکو عقل مند وزیر نہ خیال کرے اور ساحر زبردست طلسم کے بادشاہ کی قید اسکے سپرد کی انھین چند ساحرون کی کارروائی اور فراست دانائی سے یہ امر واقع ہوا کہ شنکال بادشاہ ہوگیا ورنہ شنکال پہلے وزیر تھا مگر ان سب کی راے پر چلکے اور ان سب نے چالاکی سے بادشاہ سابق کو غافل کرکے اپنا کام کرلیا آمدم برسر مطلب کہ جب صبح ہوئی بے ستون نے دربار آراستہ کیا سب ساحر آکر جمع ہوئے سردار حاضر دربار ہوئے جب دربار آراستہ ہوچکا بے ستون نے سب کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ میری یہ راے ہی کہ قبل آنے طلسم کشا کے کوہ بے ستون پر مین بادشاہ سابق کو قتل کرڈالون جو کہ میری قید مین ہی سب نے ایک زبان ہوکر کہا کہ یہ راے حضور کی بہت ٹھیک ہی خدا نخواستہ طلسم کشا یہان آگیا اور ہم سب مارے گئے اور کوہ بے ستون فتح ہوگیا تو بادشاہ سابق ضرور رہا ہوجائیگا اُسکا رہا ہونا قیامت کا سامنا ہی وہ رہا ہوتے ہی اس معاوضہ مین ضرور طلسم کشا کا شریک ہوگا کہ اسنے مجبور کیا ہی اُسکا شریک ہونا غضب ہی ایک دم مین طلسم تہ و بالا ہوجائیگا اور جو جو اُسکے دوست و عزیز بسبب شہنشاہ کے خوف کے شریک شہنشاہ ہوئے ہین اور یا پوشیدہ ہوگئے ہین وہ سب اُسکی رہائی کی خبر پاکر اُسکے شریک ہونگے اور ہم سب سے عیوض لینگے جو بدسلوکیان اُنکے ساتھ ہم سب نے کی ہین خصوصاً بادشاہ سابق تو چن چن کر قتل کریگا ہم مین سے کسی مین اسقدر جرأت نہین ہی کہ اُسکا مقابلہ کرسکین یا اُسکے سحر کا جواب دین ہم پر کیا منحصر ہی خود شنکال مقابلہ نہین کرسکتے ہین ان سب خیالون کے سبب سے ہماری راے آپ کی راے کے موافق ہی یہ جو سب نے کہا اُسوقت بے ستون نے کہا کہ پہلے مین نے یہی قصد کیا تھا مگر پھر دل سے جو مشورہ کیا اُسنے یہ اعتراض پیدا کیا مین اس قصد سے باز آیا ورنہ مین کسی سے راے نہ لیتا فوراً قتل کرتا مگر اس سبب سے مین نے اپنا قصد فسخ کیا یہ کہکر وہ اعتراض بیان کیا جو کہ شب کو خود ہی پیدا کیا تھا اور کہا کہ میرا کیا نقصان ہی اگر طلسم کشا کسی سے نہ رکا اور کوہ بے ستون پر آگیا تو مین فوراً زندان خانہ مین جاکر بادشاہ سابق کو قتل کرڈالونگا اُسوقت یہ اعتراض نہوگا

سب نے کہا کہ یہی راے بہت ٹھیک ہی ہم نے اس امر کا خیال نہ کیا تھا اس سبب سے
اُسوقت راے دی تھی جب آپ نے یہ فرمایا تو ہمارے ذہن نے قبول کیا بلکہ اسوقت
سے اُسوقت کا قتل کرنا بہتر ہی تب بے ستون نے کہا کہ آپ لوگون کی بھی یہی راے ہی
کہ اُسیوقت یہ امر کیا جائے سب نے جواب دیا کہ جی ہان جب یہ راے قرار پاگئی اُسوقت
بے ستون اور کاغذات دیکھنے لگا اور سحر کو اپنے تازہ کرنے لگا اور ایک ایک کے سحر کا
امتحان ہونے لگا کسی نے دریا مین بیٹھے بیٹھے سحر کیا کہ باغ آراستہ ہوگیا کسی نے سحر کیا کہ
پانی برسنے لگا کسی نے آگ برسائی کسی نے برف کسی نے سنگ کسی نے اژدر پیدا کیا کسی نے
گرمی زیادہ کردی اسیطور سے ہر ایک اپنا کمال دکھانے لگا یکایک وہ طائران سحر جو
کہ بے ستون نے براے حفاظت و براے دریافت و براے نگرانی حال حکیم
اسقلینوس و طلسم کشا کے مقرر کیے تھے حاضر دربار ہوئے بزبان انسانی گویا ہوئے کہ
ای شاہ ساحران آگاہ ہو جیسے کہ آپ نے ہم کو اس امر کے لیے مقرر کیا تھا کہ تم حکیم
اسقلینوس و طلسم کشا کے حال کے نگران رہنا اور ہم کو آکر خبر دینا کہ اسقلینوس کسطور سے
طلسم کشا سے پیش آیا اور کیونکر اُسکا اور طلسم کشا سے اور حکیم سے جو مقابلہ ہوا تو کیا ٹھہری
کون غالب آیا ہم بموجب ارشاد گئے اور نگران رہے ہم نے یہ واقعہ دیکھا کہ جب حکیم کو
حضور نے اجازت دی اور عرضی پر یہ دستخط فرمائے کہ جاکر روکو طلسم کشا کو حکیم بہت خوش
ہوئے اور کوہ رنگارنگ پر جاکر طلسم کشا سے ملے بہت خلق اور مروت سے پیش آئے
قدمونکو طلسم کشا کے بوسہ دیا اور کہا کہ مین بھی خداپرست ہون مین آپ کے قدوم میمنت
لزوم کا مشتاق تھا تشریف لے چلیے اپنے نور جمال و نور قدم سے میرے کاشانۂ تاریک کو
منور فرمایئے مین آپ کا منتظر تھا یہ کہکر خوشی خوشی طلسم کشا کو تخت پر سوار کیا بارہ ہزار
جو بلازم اُنکے تھے اُنکو حکم دیا کہ تم سب گرد تخت طلسم کشا حلقہ کر لو خود قفس طائر اسرار
طلسمی کا جو کہ حکیم اسقلینوس کے پاس تھا کھولا حکیم نے جیسے طائر کو کھولا طائر نے
پرواز کرکے گرد سر حکیم پہلے گردش کی اُسکے بعد بآواز انسانی یون پکار کر کہا کہ ای ساکنان
طلسم آگاہ ہو کہ یہی طلسم کشا ہین اور یہی قاتل ہین شنکال و بے ستون جادو

کے عمر طلسم تمام ہوگئی کوہ بے ستون برباد ہوگا بادشاہ سابق رہا ہوگا طلسم کشا کو لوح طلسم
ملے گی طلسم فتح ہوگا جو ان کی اطاعت و فرمانبرداری کرے گا مرتبہ اعلیٰ پائے گا قتل و
غارت ہونے سے محفوظ رہے گا جو اسکے خلاف کرے گا ذلیل و خوار ہوگا یہ کہکر اُس
طائر نے طلسم کشا کے سر پر آکر سات مرتبہ گردش کی اور یہی کہکر ایک طرف کو پرواز
کر گیا اُسوقت حکیم اسقلینوس نے اپنے ملازموں و مصاحبوں سے کہا کہ تم سب نے
سُنا کہ طائر طلسم نے کیا خبر دی انہوں نے جواب دیا کہ ہم نے بخوبی سنا ہم اطاعت طلسم کشا
سے ہرگز ہرگز دست بردار نہ ہونگے جان و دل سے اطاعت کرینگے ہم کو آپ کے ارشاد
سے یقین تھا اب تو بالکل یقین ہوگیا اُسوقت اسقلینوس نے جواب دیا کہ اصل امر
یہ ہے کہ اطاعت کرنا طلسم کشا کا باعث نجات و سبب آسودگی ہے میں تو پہلے ہی سے
مسلمان تھا اور میں نے تو بیعت طلسم کشا کی اور جہانتک ممکن ہوگا کوشش کرونگا اور
بربادی کوہ بے ستون میں امداد کرونگا اسیوقت سب نے طلسم کشا کی بیعت کی
حکیم بخوشی و خرمی نوبت و نقارے خوشی کے بجاتا ہوا طلسم کشا کو اپنے ہمراہ لے کر
قصر بہشت مثل میں جاکر مقیم ہوا باہر اپنے لشکر کو اُتارا بڑی دھوم سے طلسم کشا کی دعوت
کی ناچ و رنگ کی صحبت برپا ہوئی [illegible] اور یہ خیال کیا ہے کہ حکیم اسقلینوس
طلسم کشا کو فقرہ دے کر یہاں لایا ہے اسیر کرے گا اسیطور سے دعوت و ضیافت میں
ایک دن گذرا کہ دوسرے دن سہ پہر کو طلسم کشا صحن باغ میں بیٹھا ہوا تھا سیر باغ کر رہا تھا
کہ آپ کے ملازم شبیہہ بادشاہ سابق کو اسیر کیے ہوئے اور ظلم و بدعت کرتے ہوئے
اُدھر سے گذرے طلسم کشا کی نگاہ پڑی حکیم سے کہا کہ یہ کیا واقعہ ہے حکیم نے جواب دیا
کہ یہ شعبدہ آپ کو دکھایا گیا ہے کہ وہ بادشاہ طلسم اسی مقام پر قید ہے وہ آپ کی کوشش
و سعی سے رہا ہوگا اور آپ کا شریک ہوگا اُسکی رہائی کا زمانہ قریب آگیا ہے اور
اپنے دشمنوں سے معاوضہ لے گا یہ اُسی کی تصویر تھی جو کہ اسوقت آسمان پر نمایان
ہوئی تھی اور اُس پر ظلم و بدعت کی جاتی تھی طلسم کشا نے جواب دیا کہ افسوس اس
امر کا ہے کہ وہ لوگ جلدی سے لے کر چلے گئے ورنہ میں اسیوقت رہا کر لیتا کیا کروں حکیم

نے کہا کہ اصلی بادشاہ نہ تھا مین نے عرض نہین کیا ہی کہ تصویر تھی اور شعبدہ دکھایا تھا
چونکہ بے ستون ساحر زبردست ہی اسلیے ایسے ایسے بہت سے شعبدہ ہوتے ہین اور
ہونگے ہوشیار رہیے گا حکیم نے طلسم کشا کو اسکی حالت سے آگاہ کردیا طلسم کشا نے
جواب دیا کہ انشاء اللہ تعالے اگر مین نے کوہ بے ستون کو برباد کرکے اس بے ستون جیسا ساحر
کو قتل کرکے بادشاہ سابق کو نہ رہا کیا تو کچھ کام نہ کیا اور اس طلسم کو ضرور فتح کرونگا شہنشاہ
کو قتل کرونگا اور کل ملک حوالہ انکے کرونگا حکیم نے بھی اقرار کیا کہ مین بھی آپ کا
شریک ہون چنانچہ اُسیوقت ایک ساحرہ ملازمہ ملکہ لعلان تورسیا جسکے شوہر کال
شاہ کی خواجہ عمرو عیار کو اسیر کیے ہوے بروے ہوا جاتی تھی طلسم کشا نے شہباز برق کی
اُسکو بہر سے قتل کرکے اپنے عیار کو رہا کیا اُس عیار نے تو آفت برپا کی حکیم نے بیان کیا
کہ اُستاد ہی حکیم اسقلینوس کا اور ہم سب کا دوست ہی گو وہ خداوند تھا اب کو
نہین مانتا ہی خداوند کوہ نشین کو سجدہ کرتا ہی اسکو جو خبر ہوئی کہ طلسم کشا و اُسکا عیار حکیم
اسقلینوس کے مہمان ہین حکیم نے بے ستون جادو کو فریب دیا خدا پرست ہو گیا
بلکہ قبل سے خدا پرست تھا اپنے کو پوشیدہ رکھا تھا اور کسی پر ظاہر نہین کیا تھا
کہ خدا پرست ہون بلکہ یہ سب پر ظاہر تھا کہ یہی عجائب پرست ہی جب طلسم کشا
سے ملا اور طلسم کشا کو مہمان کیا تو ظاہر کیا کہ مین خدا پرست ہون جب طلسم کشا کوہ
رنگا رنگ پر آیا اور بے ستون کو خبر ہوئی ادھر حکیم کو معلوم ہوا بے ستون نے
قصد کیا تھا کہ کسی کو روانہ کرکے طلسم کشا کو روکے کہ حکیم نے بے ستون کو عرضی
تحریر کی کہ اگر مجھکو حکم ہو تو مین جا کر طلسم کشا کو روکون چونکہ بے ستون اس حال سے
آگاہ نہ تھا اُسنے حکم دے دیا اسقلینوس کی مرادِ دلی حاصل ہوئی طلسم کشا کو وہان
سے لا کر اپنا مہمان کیا اور اب فکر بربادی طلسم کوہ بے ستون کی راے و فکر حکیم
اسقلینوس و طلسم کشا و عیار کر رہے ہین بس اس امر سے آگاہ ہو کر اپنے شاگرد
اژدرم جادو کو روانہ کیا کہ جا کر طلسم کشا کو مع اُسکے عیار کے پکڑ لا اگر طلسم کشا ہاتھ نہ
لگے تو اُسکے عیار کو پکڑ لانا چنانچہ اژدرم جادو خواجہ عمرو کو پکڑ کر لے گیا راہ مین

اثرم جادو کو فقرہ دے کر عمرو نے قتل کیا اور خود اسکی صورت بنکر حکیم شیاطین کے پاس گیا اور حکیم کو عیاری کر کے اسیر کر لیا اور طلسم کشا و حکیم اسقلینوس کے پاس لایا طلسم کشا نے شیاطین سے دین اسلام قبول کرنے کو کہا حکیم نے یہ شرط کی کہ خداوند کوہ نشین کی خبر منگا دیجیے اور اُنکا حال میرے اوپر ظاہر کیجیے تو مین دین اسلام قبول کرون چنانچہ طلسم کشا نے اپنے عیار کو اُس حال کے دریافت کے لیے طرف کوہ کے روانہ کیا طلسم کشا حکیم اسقلینوس کا مہمان رہا اور اپنے عیار کا انتظار کرنے لگا و شیاطین قید ہے اسی زمانہ مین ملکہ لعلان حور پیکر کو خبر اس حال کی ہوئی کہ میری کنیز کو طلسم کشا نے قتل کر کے اپنے عیار کو رہا کر لیا اور حکیم اسقلینوس باغی ہو گیا طلسم کشا کو اپنا مہمان کیا ہے اور طلسم کی بربادی کی فکر کر رہا ہے وجہ یہ تھی کہ عمرو عیار اپنے لشکر سے جب نکلا تھا وہ کوہ لعلان پر پہونچا اُسکی کنیز کو بیہوش کر کے اُسکی صورت بنکر ملکہ کے پاس گیا اور قصد کیا کہ ملکہ کو بھی بیہوش کر کے اسیر کرون ملکہ کو شراب پلائی چونکہ ملکہ نے اپنا بندوبست کر لیا تھا شراب اُڑی عمرو کا حال ظاہر ہوا بس ملکہ نے اسیر کر کے اپنے مامون کے پاس روانہ کیا تھا کہ جو راہ مین طلسم کشا نے رہا کر لیا بس ملکہ برہم ہو کر اور یہ خبر پا کر مع اپنی خواصون اور مصاحبون کے حکیم کے باغ مین آئی اور طلسم کشا و حکیم کو ڈانٹا طلسم کشا سے مقابلہ کیا طلسم کشا نے سب سحر اُسکے دفع کر دیئے ملکہ کچھ نہ بنا سکی آخر کو عاجز ہو کر اپنے باغ کو واپس گئی طلسم کشا اب حکیم کا مہمان ہے اور اپنے عیار کا انتظار کر رہا ہے اور اس فکر مین ہے کہ میرا عیار آلے تو یہان سے برائے بربادی کوہ بے ستون روانہ ہون یہ حال ہے اور یہ خبر ہے حکیم اسقلینوس باغی ہو گیا ہے اور سب کے قتل کی فکر کر رہا ہے اور اس فکر مین ہے کہ کسی تدبیر سے بادشاہ سابق کو رہا کراؤن یہ خبر ہے جو کہ ہم نے عرض کیا یہ حال سُننا تھا کہ بے ستون کے حواس جاتے رہے جب طائر خبر دے چکے بے ستون نے طائرون کو حکم دیا کہ تم پھر جاؤ اور جو حال وہان گذرے وہ ہم سے آکر کہنا طائر تو اُدھر کو روانہ ہوئے اِدھر بے ستون نے سردارون سے کہا کہ کیا تدبیر کی جائے کوئی ایسا سردار ہے کہ جا کر

حکیم و طلسم کشا کو پکڑ لائے یہ کہنا تھا کہ خیلتاس جادو اپنے مقام پر سے اُٹھا اور کہا کہ مین جا کر اسیر کیے لاتا ہون اسکا اُٹھنا تھا کہ اجلاس جادو اُٹھا اُسکے اُٹھنے کے بعد زلازل جادو اُٹھا ان تینون نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ ہم جا کر ان دونون کو پکڑے لاتے ہین یعنے طلسم کشا و حکیم اسقلینوس کو و حکیم شیاطین کو رہا کرتے ہین بے ستون نے جواب دیا کہ اچھا جاؤ مگر ذرا دیکھ بھال کر مقابلہ کرنا کیونکہ طلسم کشا بالکل باطل سحر ہی اسی سبب سے ملکہ لعلان حور پیکر طلسم کشا پر غالب نہین آئی اور اُسکے سب سحر رد ہوئے وہ عاجز ہوکر واپس گئی اُنھون نے عرض کیا کہ ہم سب بندوبست کر لینگے بے ستون نے کہا کہ اچھا جاؤ بس وہ تینون ساحر بے ستون سے رخصت ہو کر طرف قصر بہشت محل کے روانہ ہوئے انکو تو ادھر روانہ رکھیے پہلے بے ستون کا حال ملاحظہ فرمایئے کہ جب یہ ان ساحرون کو روانہ کر چکا تو اسنے سرداروں سے کہا کہ تیاری لشکر کا حکم دو مین ایک نامہ بنام ملکہ لعلان حور پیکر اور ایک نامہ بنام ملکہ برجیس آفتاب منظر کے روانہ کرتا ہون کیونکہ یہ دونون بھانجیان ہین شہنشاہ طلسم کی اور ساحرہ زبردست ہین اُن کو طلب کرتا ہون ان دونون کو اپنے لشکر کا بادشاہ کرونگا اور زیر کوہ بے ستون مع لشکر کے فروکش ہونگا اگر یہ تینون ساحر طلسم کشا کو پکڑ لائے تو خیر اگر طلسم کشا کے ہاتھ سے عاجز ہوکر چلے یا قتل ہوئے یا اسیر اور طلسم کشا مع حکیم و اُسکے ہمراہیون کے براے فتح کوہ بے ستون ادھر آئے گا تو ہم اُس سے زیر کوہ مقابلہ کرینگے کوئی نہ کوئی ضرور غالب آئے گا طلسم کشا کو مع حکیم کے اسیر کر لینگے سب سردارون نے کہا کہ یہ رائے بہت ٹھیک ہے اُسوقت بے ستون جادو نے دبیر کو طلب کر کے ایک نامہ بنام ملکہ لعلان حور پیکر روانہ کیا ہے کہ اے ملکہ عالم و عالمیان و اے سلطان ساحران و اے گل گلزار باغ سحر و ساحری و اے نونہال گلشن شعبدہ گری زاد لطفہ بعد تسلیم و تعظیم کے واضح رائے عالی متعالی ہو کہ ہم سب آپ کے نمک خوار و جان نثار ہین اور آپ کے ماموں جان کے تابعدار ہین خلاصہ گذارش یہ ہے کہ آپ کو معلوم ہے کہ طلسم کشا اسطرف کو آیا تھا حکیم اسقلینوس نے محکوم ہو کر دیا اور باغی ہو کر شریک

طلسم کشا ہوا چنانچہ طلسم کشا نے آپ کے قیدی کو رہا کیا اسکے معاوضہ مین آپ نے جاکر طلسم کشا سے
مقابلہ کیا مگر بہ سبب باطل سحر کے آپ اُسپر غالب نہ آئین وہان سے واپس چلی آئین
لہذا مین امیدوار ہون کہ آپ یہان تشریف لائیے اور میری کمک فرمائیے مین طلسم کشا سے
مقابلہ کا قصد رکھتا ہون آپ کو اپنے لشکر کا بادشاہ کرون کیونکہ مجکو زیبا نہین ہی کہ آپکی
موجودگی مین کیونکر تخت پر بیٹھون اور لشکر کا افسر بنون بس آپ آئیے تو مین مع لشکر
کے جاکر مقابلہ کرون زیادہ کیا عرض کرون فقط والسلام خیر اختتام یہی تحریر کیا تھا کہ
باقی کل حال طلسم کشا و حکیم کا آپ پر بخوبی روشن و ظاہر ہی تحریر کی کوئی ضرورت نہین
ہی یہ نامہ لکھکر ایک ساحر کے ہاتھ پاس ملکہ لعلان حور پیکر کے روانہ کیا یہ بھی
تحریر کر دیا تھا کہ اجلاس جادو و خیلتاش جادو و زلازل جادو کو مین نے برائے اسیری
طلسم کشا روانہ کیا ہی میرا قصد ہی کہ جب تک وہ اُنسے مقابلہ کرین اور اُسکو خواہ اسیر
کرکے لائین یا قتل کرین اگر خدا نخواستہ طلسم کشا اُنپر غالب آئے اور مع حکیم کے
اسطرف آئے تو مین مع لشکر کے زیر کوہ مقیم ہون اور اُس سے مقابلہ کرون اور کوہ کو
برباد ہونے سے بچاؤن یہ تحریر کراکے اُدھر کو روانہ کیا اور ایک نامہ اسی مضمون کا بنام
ملکہ برجیس آفتاب منظر کے روانہ کرا چکا مضمون یہ تھا کہ ای ملکہ سلطان خوبان و ای
شاہ محبوبان و ای گل گلزار باغ محبوبی و ای تو نہال حدیقہ خوبی زاد مجدتہ بس از ہدیہ سلام
کے ظاہر ہو کہ اتفاق سے طلسم زعفران زار کے فتح کرنے کو ایک شخص حمزہ نامے کہ جس کو
سب صاحبقران کہتے ہین اور وہ بہت زبردست ہی اُسنے اور اُسکی اولاد نے لاکھون
پہلوانون و ملکون کو زیر و فتح کیا اور ہزارون برباد کیے ہین جسکے حالات سے کتابین مملو
ہین اور وہ خدا پرست ہی چنانچہ وہ اس طرف کو آیا پہلے کئی مقابلہ شہنشاہ شندکال سے
ہوئے وہ مغلوب ہوئے اور حمزہ غالب آیا یہان تک کہ کوہ رنگارنگ پر آکر پہونچا
مین نے فکر کی کہ ساحر کو بھیج کر روکون کہ حکیم اسقلینوس نے مجکو عرضی تحریر کی کہ مجکو
حکم ملے کہ مین جاکر طلسم کشا کو روکون مین یہ نہ جانتا تھا کہ حکیم مسلمان ہی اور مجھ سے
فریب کرتا ہی مین نے حکم دیدیا وہ طلسم کشا سے مل گیا اُسنے طلسم کشا کو لیجاکر اپنا

شریک کیا اور مہمان کیا چنانچہ ملکہ لعلان حور پیکر نے جاکر مقابلہ کیا اس جال سے آگاہ ہو کر مگر بہ سبب اسم اعظم کے وہ غالب نہ آسکین اپنے مقام کو واپس گئین مین نے انکو بھی طلب کیا ہی اور آپ کو بھی تحریر کرتا ہون کہ آپ بھی تشریف لائیے تاکہ مین آپ دونون حضرات کو اپنے لشکر کا بادشاہ کرون اور طلسم کشا سے مقابلہ کرون آپ صاحبونکی موجودگی مین خود مختاری نہین کر سکتا ہون لہذا بہت جلد تشریف لائیے میری کمک فرمائیے اور کل حالات جو کہ زبانی طائران سحر کے سُنے تھے سب تحریر کیے اور بہت کچھ عجز و انکسار تحریر کیا اس مضمون کا نامہ تحریر کر کے بدست ایک ساحر کے طرف کوہ بزجلیس کے روانہ کیا یہ بھی تحریر کر دیا تھا کہ تین ساحرون کو کہ جنکے نام یہ ہین مین نے برائے اسیری طلسم کشا کے روانہ کیا ہی یقین ہی کہ وہ اسیر کر لائین اگر وہ اسیر نہ کر سکے اور خود قتل یا اسیر ہوگئے تو ہم طلسم کشا سے مقابلہ کر کے اسیر کر لینگے یا قتل وہ ساحر کہ جنکو روانہ کیا ہی اُنکے نام یہ ہین کہ اجلاس جادو خیلتاس جادو زلازل جادو دونون نامے جب روانہ کر چکا اُسوقت دربار برخاست ہوا اور حکم دیا کہ لشکر تیار رہے اُسوقت سے لشکر مین تیاری کا بندوبست ہونے لگا قریب اسّی ہزار کے ساحران غدار اسکے ماتحت اور زیر حکم تھے انمین بندوبست ہوا بے ستون نے اُن ساحرون سے یہ سوال کیا تھا کہ تم کو کیونکر معلوم ہوا کہ حکیم باغی ہوگیا ہی اور شریک طلسم کشا ہوا ہی اُنھون نے عرض کیا تھا کہ پہلے ہم کو اس امر کا یقین نہ تھا بلکہ ہم جانتے تھے کہ حکیم طلسم کشا کو فقرہ دے رہا ہی اور وقت و موقع کا منتظر ہی جب ہم نے دیکھا کہ جب ملکہ لعلان حور پیکر سے اور طلسم کشا سے مقابلہ ہوا ہی تو حکیم نے طلسم کشا کی جنبہ داری کی اور ملکہ سے لڑنے پر آمادہ ہوا طلسم کشا پر کچھ پڑھ پڑھ کر دم کرتا جاتا تھا اور بہت سے افعال و حرکات ایسے حکیم سے سرزد ہوئے کہ ہم کو اس امر کا یقین ہوگیا کہ حکیم مخل ہوگیا ہی اور طلسم کشا کا شریک ہی ہر وقت یہی باتین ہوا کرتی ہین کہ یہان سے چلیے کوہ بے ستون کو بے ستون جادو کو قتل کر کے فتح فرمائیے اور بادشاہ سابق کو رہا فرمائیے اور خداوند عجائب کو ہزارون گالیان دیتا ہی اور بُرا کہتا ہی اور لعنت کرتا ہی یہ سب سبب ہین اس امر کے یقین

کرنے کے اب جب بے ستون جادو اپنی خوابگاہ مین آیا تو فکر کرنے لگا کہ کیا تدبیر کرون
کہ طلسم کشا سے مقابلہ کرون سوائے اس تدبیر کے کوئی تدبیر بہتر نہین ہی کہ جب یہ دونون
شاہزادیان آلین تو مع لشکر کے زیر کوہ جاکر مقیم ہون اور جب طلسم کشا آئے تو اُس سے
مقابلہ کرون اول تو اس امر کا یقین ہی کہ اجلاس وغیرہ ہی اسیر کرکے لے آئین گے ملکہ
عورت ذات تھی اس سبب سے غالب نہ آئی یہ مرد ہین ضرور غالب آئینگے دوسرے
اس امر سے بھی آگاہ ہین کہ طلسم کشا مالک باطل سحر ہی اسکا بھی بندوبست کرلینگے اور
ملکہ اس حال سے آگاہ نہ تھی راوی بیان کرتا ہی کہ ایسی ایسی فکر کرتے کرتے بے ستون
سو رہا اسکو خواب مرگ مین مبتلا رکھا جاتا ہی اور اُن نامہ برون کا حال تحریر ہوتا ہی کہ جو
کہ پاس ملکہ برجیس و لعلان کے بے ستون کیطرف سے نامے لے کر گئے ہین
دوسرے اس امر کا ناظرین کو خیال رہے اور راوی کا بیان بھی ہی کہ بے ستون جادو
ملکہ برجیس آفتاب منظر پر مدت سے عاشق و فریفتہ تھا مگر بہ سبب شنکال
کے خوف کے اپنے عشق کو ظاہر نہ کرتا تھا آتش فراق مین جلا کرتا تھا ہان جب کبھی شنکال
کے پاس گیا اور ملکہ بھی آئی وہان اسنے دیکھ لیا اسنے کئی مرتبہ قصد کیا کہ مین ملکہ سے
خود اس امر کو ظاہر کرون اور اُسکا غمزہ لون مگر یہ خوف ہوا کہ ملکہ کو ناگوار گذرے و
شنکال سے کہدے تو بڑی خرابی ہو یہ حکومت بھی ہاتھ سے جائے اور یہ اعتبار بھی
کم ہو جائے نہ معلوم شنکال کس طور سے پیش آئے لہذا آتش فراق سے جلا کرتا تھا
اسی سبب سے ملکہ برجیس کو اپنی کمک کے لیے طلب کیا ہی کہ اول تو ملکہ کو دیکھ
بھی لونگا دوسرے اگر موقع بن پڑا تو اپنا حال دل بھی ظاہر کرونگا اور اُسکو راضی
پایا تو وصل سے بھی کامیاب ہونگا جب ملکہ راضی ہوگی تو شنکال پھر کچھ نہ
کہیگا تمام مطلب ہو جائے گا اسی سبب سے اسنے وہ القاب لکھا جو کہ محبوب
کو لکھتے ہین راوی بیان کرتا ہی کہ جب نامہ بر دونون راہ طی کرکے ایک ملکہ برجیس
کے پاس اور ایک لعلان کی خدمت مین پہونچا ملکہ لعلان اپنے باغ مین بیٹھی
ہوئی سیر گل و بوٹہ کر رہی تھی دل مین خیال خواجہ عمرو تھا کہ نامہ بر آکر بہ چادر بار

مخلدار نے کہا کہ جاکر ملکہ سے عرض کرو کہ بے ستون کے پاس سے ایک ساحر عرضی لیکر آپ کی خدمت مین آیا ہے بار پانا چاہتا ہے کیا حکم ہوتا ہے مخلدار نے جاکر ملکہ سے عرض کیا ملکہ نے دل آرا سے کہا کہ مین جاکر مسہری پر لیٹتی ہون اپنے کو بیمار بناتی ہون کیونکہ مجھکو یقین ہے کہ بے ستون نے براے کمک مجھکو طلب کیا ہوگا اور مجھکو شراکت ان لوگونکی منظور نہین ان لوگون کی مین ہر طرح سے دست بردار ہون جبکہ مامون کی شراکت سے انکار ہے تو اور لوگ کیا حقیقت رکھتے ہین تو نامہ بر کو بلاکر عرضی لیکر پڑھنا اور اُسکے مضمون سے آگاہ ہوکر نامہ بر سے کہدینا کہ جب سے ملکہ طلسم کشا سے مقابلہ کرکے آئین ہین بہت علیل ہوگئی ہین تپ محرقہ مین مبتلا ہین جسم مین طاقت اُٹھنے بیٹھنے کی نہین ہے وہ کیونکر آسکتی ہین اگر بلایا نہ ہو اور کوئی مضمون ہو تو جو مناسب ہو وہ جواب تحریر کردینا بلکہ نامہ بر کو میرے پاس لے آنا مین لیٹے لیٹے نامہ سُن لونگی اور جیسا موقع ہوگا ویسا جواب تحریر کرادونگی یہ کہکر ملکہ مسہری پر جاکر دوشالہ اوڑھکر لیٹ رہی دو خواصین مورچھل ہلانے لگین دو پاؤن دبانے لگین برابر مسہری کے میز پر سامان دوا وغیرہ رکھدیا گیا نسخہ بناکر رکھدیئے گئے ہر قسم کا سامان جو کہ مریض کی راحت کا ہے کہ ہو فوراً مہیا کردیا گیا ادھر وزیرزادی نے مخلدار سے کہا کہ اُس نامہ بر کو لے آؤ مخلدار گئی اور نامہ بر کو اپنے ہمراہ لائی نامہ بر نے دیکھا کہ ملکہ کی وزیرزادی دل آرا کرسی پر بیٹھی ہوئی ہے بارہ دری مین اور سب خواصین ملکہ کی اُسکے گرد و پیش جمع ہین کچھ باتین ہو رہی ہین مگر سب اُداس و پریشان حواس ہین اسنے آکر وزیرزادی کو سلام کیا اِدھر اُدھر نگاہ اُٹھاکر دیکھا ملکہ کو نہ پایا وزیرزادی نے اشارہ کیا وہ سلام کرکے کرسی پر بیٹھ گیا وزیرزادی اسکو اشارہ کرکے فوراً اُٹھی اور لپکی ہوئی کمرے مین گئی اور وہان سے چند منٹ کے بعد باہر آئی مگر بدحواس کرسی پر آکر بیٹھی اُن خواصون سے کہا کہ مین ملکہ کے پاس گئی تھی کہ جاکر نامہ بر کی خبر کرون جاکر جو دیکھا تو ملکہ بیہوش پڑی ہوئی ہین نتھنون بخار چڑھا ہوا ہے لو نکل رہی ہے ہاتھ جو جسم پر رکھا ناگوار گذرا یہ معلوم ہوا کہ آگ مین ہاتھ ڈالدیا ایسی تپ ہے کہ اگر کوئی منٹ دو منٹ ہاتھ رکھے تو چھالا پڑجاتے ہین —

لاکھ لاکھ ہوشیار کیا مگر ہوشیار نہ ہوئین آج تو سب دن سے زیادہ غفلت ہو اور اور دن تو گھڑی دو گھڑی ہوشیار بھی ہوتین تھین آج جب سے حکیم صاحب دیکھ کر گئے ہین اور نسخہ بدل گئے ہین وہ دیا گیا ہو جب سے جو پڑی ہین تو نہ کچھ کھایا ہو نہ پیا ہو تم سب دیکھتی ہو کہ غذا بالکل ترک ہو گئی ہو ماشہ دو ماشہ جو کھاتین تھین وہ بھی آج نہین کھایا ایسی حالت مین زندگی کی کیا امید ہو کچھ خداوند عجائب ہی رحم کرینگے تو ملکہ کی جان بچے گی معلوم ہوتا ہو کہ ہم سب کی تنہائی کا زمانہ آگیا ہو خداوند ملکہ کو ہم سب کے سر پر سلامت باکرامت رکھین کیونکہ ہمارا تو سوائے ملکہ کے کوئی دوسرا سہارا ابھی نہین ہو اسطور سے کون ہمارے تمھارے ناز اُٹھائے گا اُنھون نے تو ناز اُٹھا اُٹھا کر ہم کو کس حد درجہ کا کر دیا ہو بھلا دوسرا کیا اسکو گوارا کرے گا وہ تو ادب و قاعدہ سے کام لے گا یہ کون کرے گا کہ ہم سویا کرتی ہین ملکہ اگر بیدار بھی ہو بیٹن تو ہم کو نہ جگا یا خود اپنے ہاتھ سے کام کر لیا اپنے برابر بٹھا کر کھلایا اگر ہم خفا بھی ہو گئین خود بخود تو خود ہم کو منایا اور منت کر کے ہم کو راضی کیا کو تو اس قسم کی عادت ہو دوسرا ایسا کیون کرنے لگا جوتی پر مارے گا ابھی کل کا ذکر ہو کہ مین نے ملکہ سے عرض کیا کہ میرا سیر کو جی چاہتا ہو ملکہ نے فرمایا کہ اے دل آرا تم میری حالت دیکھ رہی ہو تمھارے سبب سے مجکو راحت ہو اگر تم سیر کو جاؤ گی تو مجکو اس علالت مین تکلیف ہوگی مین تم کو اس حالت مین کیونکر سیر کی اجازت دون اگر تم رفع حاجت کو جاتی ہو تو مجکو تکلیف ہوتی ہو نہ کہ سیر کو جاؤ گی مین ناراض ہو گئی گو مین نے کچھ کہا نہین مگر ناگوار گذرا مُنھ بنا لیا ملکہ نے جو یہ حالت دیکھی میری بس رونے لگین اور فرمایا کہ تم خفا ہو گئین اچھا جاؤ مگر جلدی آنا مین نے انکار کیا نہ مانا آخر منت کر کے روانہ کیا مین جا کر فوراً واپس آئی بس ایسی ملکہ ہم کو کہان سے ملیگی دیکھین ہمارا مقدر ہم کو کیا دکھاتا ہو سب نے جواب دیا کہ خداوند عجائب شفا دینگے اے وزیرزادی پریشان نہ ہو تم کو یاد نہین ہو کہ حکیم صاحب کہہ گئے تھے کہ آج بحران کا یوم ہو اور تیسرا بحران ہو بس اس سبب سے آج غفلت زیادہ ہو پریشان نہ ہوجیئے ضرور شفا ہوگی حکیم نے یہ بھی تو کہا تھا کہ آج کا بحران سخت ہو اگر یہ آسانی سے گذر گیا تو پھر کوئی مضائقہ

خوف و اندیشہ نہین ہی بلکہ یہ بھی کہا تھا کہ اگر ملکہ کو غفلت زیادہ ہو تو کوئی اندیشہ نہ کرنا نہ ہوشیار کرنے کی فکر کرنا اُسکے دفع ہونے کی دوا بھی دے گئے تھے اور کہہ گئے تھے کہ دن مین چار بار یا پانچ مرتبہ دینا جسمین تین مرتبہ تو دے چکے ہین دو دفعہ کی باقی ہی وہ بھی دینگے یقین ہی کہ شام تک ہوشیار ہو جائینگی اب ایسی غفلت نہ ہوگی وزیرزادی نے کہا کہ خداوند ایسا کرین میری تو یہ دعا ہی کہ جو مرض کہ ملکہ کو ہی وہ مجھکو ہو جائے ملکہ کو صحت ہو جائے وہ سلامت رہین نہ معلوم کون سی گھڑی و ساعت تھی کہ طلسم کشا کے مقابلہ کو یہان سے گئین تھین نہ معلوم طلسم کشا نے کیا کر دیا کہ وہان سے آکر پھر باہر نکلنا نہ نصیب ہوا اُس دن سے جو بخار آیا ہی تو گھڑی بھر نہین اُترا نہ گانا پسند آتا ہی نہ ناچ یا یہ حالت تھی کہ کوئی گھڑی ناچ و گانے سے فرصت نہ ملتی تھی دل گھبرا جاتا تھا یا وہی ہین کہ آج پندرہ دن سے کسی بات کی خبر تک نہین ہی دل بھی ٹھکانے نہین ہی اُنھون نے جواب دیا کہ جب کہ اپنا مالک و مختار بیمار ہو تو پھر کیا کوئی چیز پسند آئے ہم سب تو دن رات دعا کرتی ہین دل آرا نے کہا کہ سواے دعا کے کیا چارا ہی یہ کہکر نامہ بر کیطرف مخاطب ہوئی اور کہا کہ تمھارا ادھر آنا کیونکر ہوا اُسنے کہا کہ مین بے ستون جادو کی عرضی لے کر آیا ہون اُنھون نے ملکہ عالم کو براے کمک طلب کیا ہی عرض کیا ہی کہ آپ تشریف لائیے تو مین آپ کو بادشاہ کرکے لشکر کا طلسم کشا کے مقابلہ کو نکلون کیونکہ آپکی موجودگی مین میری یہ طاقت نہین ہی کہ خود بادشاہ بنکر اور لشکر لے کر جاؤن اور مقابلہ کرون بغیر آپ کی موجودگی کے مین لشکر لے کر نہ جاؤنگا بہت جلد تشریف لائیے یہی مضمون نامے کا بھی ہی دل آرا نے یہ سُنکے جواب دیا کہ آگ لگے طلسم کشا کے مقابلہ مین ہماری ملکہ گئین تھین وہان سے جو واپس آئین نہ معلوم اُنھون نے ملکہ پر کیا کر دیا کہ وہان سے جو آکر بخار مین مبتلا ہوئین ہین اسوقت تک نہین صحت ہوئی اور یہ معلوم ہوتا ہی کہ جیسے برسون بیمار ہو لاؤ نامہ مین دیکھون اور تم نے حال ملکہ کا سُنا کہ وہ بیہوش پڑی ہوئی ہین ابھی گھرا اُنکی خبر کرنے گئی تھی لاکھ لاکھ ہوشیار کیا ہوش نہ آیا مین نے تمھارے سامنے سب حال ملکہ کا بیان کیا ایسی حالت مین وہ کیونکر جا سکتی ہین یہی سب حال کہہ دینا اور مین

لکھے بھی دیتی ہون پھر جاتی ہون اور ہوشیار کرتی ہون اگر ہوش آگیا تو نامہ سُنا دونگی بلکہ تم کو خود لے جاکر دکھا دونگی تم خود بھی دیکھ لو اور یہی حال کہدینا یہ کہکر نامہ اُسکے ہاتھ سے لیا اُسکو پڑھا وہی مضمون تھا جو کہ زبانی نامہ بر نے بیان کیا تھا جب نامہ پڑھ چکی تو اُٹھی کمرے مین گئی بعد تھوڑی دیر کے باہر آئی کہا کہ چلو مین نے بدقت ملکہ کو ہوشیار کیا ہی بارے ہوش آگیا بخار مین کمی ہی وہ نامہ بر جو اندر آیا دیکھا کہ ملکہ مسہری پر لیٹی ہوئی ہین خواصین اِدھر اُدھر بیٹھی ہوئی ہین سب سامان دوا میز پر رکھا ہوا ہی اسنے سلام کیا ملکہ نے باآواز نحیف جواب سلام دیا اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ وہ سلام کرکے کرسی پر بیٹھ گیا اب دل آرا نے نامہ پڑھا اور جو پیام بے ستون نے بھیجا تھا وہ بیان کیا ملکہ نے اشارہ کیا کہ میرے پاس آؤ وزیرزادی قریب گئی ملکہ نے کان مین کچھ کہا اُسنے نامہ بر سے کہا کہ ملکہ فرماتی ہین کہ میری تو یہ حالت ہی تم نے خود ہی دیکھ لی ہی بس مین کیونکر موافق اُنکی طلب کے جاسکتی ہون لہذا مجبور ہون اُنکو اختیار ہی وہ خود کوہ بے ستون کے حاکم ہین کیا قباحت ہی کہ وہ خود افسر فوج بنکر اور لشکر لے کر جاکر مقابلہ کرین مین اجازت دیتی ہون میری موجودگی کی کچھ ضرورت نہین ہی اگر مین اچھی ہوتی تو ضرور آتی ایسی حالت مین ناچار ہون اُٹھ تک تو سکتی نہین ہون جب رفع حاجت کی ضرورت ہوتی ہی چار آدمی اُٹھاتے ہین تو اُٹھتی ہون اُسپر یہ حالت ہوتی ہی کہ چکر پر چکر آتے ہین فوراً لیٹ جاتی ہون پہرون حواس نہین درست ہوتے ہین ہوش نہین آتا ہی ایسی حالت مین کیونکر آسکتی ہون مجکو معاف کرو ہان اگر صحت ہوگئی اور طاقت آگئی تو ضرور آؤنگی اُسنے کہا کہ بہت خوب مین اسیطور سے عرض کردونگا وزیرزادی نے اُٹھ کر اُسکو خلعت دیا اور یہی سب حال کاغذ پر تحریر کرکے اُسکو دیا وہ خلعت لیکر اور انعام لے کر ملکہ کو دعائین دیتا ہوا باہر آیا اور باغ سے نکل کر طرف کوہ بے ستون کے روانہ ہوا اُدھر وہ نامہ بر ملکہ برجیس آفتاب منظر کے باغ مین پہونچا ملکہ برجیس اپنے باغ مین بیٹھی ہوئی اپنی وزیرزادی ماہ آرا سے باتین کررہی تھی سامنے سب خواصین حاضر تھین کہ محلدار نے آکر عرض کیا کہ ایک ساحر عرضی بے ستون جادو

کی سے گرایا ہی بار جیتا ہنتا ہی کیا حکم ہوتا ہی اسوقت کچھ تشنہ کال کا اور طلسم کا ذکر ہو رہا تھا کیونکہ
ملکہ نے پرچہ اخبار میں سب حال اُنکے دیکھے تھے کہہ رہی تھی کہ اب طلسم کا بچنا محال ہی
ہماری سمجھ میں تمام ہوئی ہم کو بدون اسکے چارا نہیں ہو گا کہ ماموں کی شراکت نہ کریں اگر شراکت
نہ کرینگے تو دنیا ہم کو کیا کہے گی جب طلسم کشا سے مقابلہ کی نوبت آئے گی ضرور ماموں جان
طلب کرینگے یا جب کسی مرحلہ پر طلسم کشا پہنچے گا تو ماموں جان طلب کرکے اُس مرحلہ
کی جانب برائے مقابلہ طلسم کشا روانہ کرینگے جانا پڑے گا پھر عذر نہ کر سکینگے کیونکہ اُنکے
سبب سے یہ سب راحت و آرام ہی اور یہ عیش و عشرت ہی اور جب اُنپر وقت پڑے
پہلوتہی کریں ہم کو تو زیبا ہی کہ ہم اپنی جان لڑا دیں اور جہاں تک ممکن ہو اس امر کی کوشش
کریں کہ اُنپر کسی قسم کا رنج نہ آئے سب نے یہ جواب دیا کہ بجا ارشاد ہوتا ہی اے ملکہ اگر آپ
طلسم کشا کے مقابلہ کو تشریف لے جائینگی تو پھر طلسم کشا کو اسیر ہی کرکے لائینگی وہ آپ کے
مقابلہ کی کیا تاب لائے گا ملکہ نے کہا کہ کیا معلوم ہی یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ محلدار نے وہ
پیام آکر دیا ملکہ نے کہا کہ اُسکو بلا لاؤ دیکھوں بے ستون نے کیا تحریر کیا ہی محلدار
اُدھر گئی اِدھر ملکہ نے وزیرزادی سے کہا کہ میں تو یہ خیال کرتی ہوں کہ بے ستون نے
مجکو برائے کمک طلب کیا ہی کیونکہ طلسم کشا تو در نگار رنگ تک آگیا ہی اگر اُسنے طلب
کیا ہی تو میں ضرور جاؤنگی اگر طلسم کشا اسی مقام پر اسیر ہو گیا تو بہت اچھی بات ہی پہلا
مرحلہ بھی ہی اگر یہ اُسنے فتح کر لیا اور بادشاہ سالم رہا ہو گیا تو پھر بہت مشکل ہوگی اس مرحلہ
پر طلسم کشا کا اسیر ہو جانا یا قتل ہونا کوئی مشکل امر نہیں ہی کیونکہ نہ تو اُسکا کوئی مددگار ہی طلسم
اُسکے پاس لوح ہی جو اُسکو آگاہ کر دیگی یا اُسکا مددگار اُسکی مدد کرے گا یہ بھی تو کام اپنا ہی
اگر بے ستون نے طلب کیا ہی تو کوئی امر اُسنے خلاف نہیں کیا بلکہ اُسنے عین دانائی و
عقلمندی کی ہی وزیرزادی نے عرض کیا کہ واقعی بے ستون کی کمک کرنا اور طلسم
کشا کو قتل کرنا یا اسیر کرنا تمام ساکنان طلسم کی جان بچانا اور سب پر احسان کرنا ہی پیارے
ماموں جان آپ سے بہت خوش ہونگے کہ ہماری بھانجی کو ہمارا خیال ہی ملکہ
نے جواب دیا کہ اُنکی خوشی و ناراضی کا خیال نہیں ہی بلکہ اپنی راحت و آرام کا خیال ہی

کہ اگر طلسم فتح ہو گیا تو نہ معلوم کہان کہان کے مارے پھرتے ہین اور کدھر تباہ ہو کر جائین یا مارے
جائین اسکا زیادہ تر خیال ہے تو ملکہ یہ کہہ رہی تھی کہ محلدار نامہ بر کو لے کر پاس ملکہ کے
آئی اُسنے ملکہ کو سلام کیا ملکہ نے اشارہ کیا وہ کرسی پر سلام کر کے بیٹھ گیا ملکہ نے
بے ستون کی خیر پوچھی اُسنے عرض کیا کہ ابھی تک تو سب خیریت ہے یہ کہکر اُسنے
سب حال صاحبقران کے آنے کا اور حکیم کی عرضی کا اور طائران سحر کے خبر دینے کا
بے ستون کے نامہ تحریر کرنے کا بیان کیا اور کہا کہ آپ کی خدمت مین عرض کیا ہے کہ لشکر لیکر
لاکر مجکو سرفراز فرمایئے اور میری کمک فرمایئے بدون آپ کی موجودگی کے مین طلسم
کشا سے مقابلہ نکرونگا یہ کمک فرماؤ گویا تمام ساکنان طلسم پر احسان کرنا ہے آیندہ
آپ کو اختیار ہے مینے واجب جان کر عرض کر دیا اور ایک عرضی بھی تحریر کی ہے اُسکو
بھی ملاحظہ فرمایئے ملکہ نے فرمایا کہ وہ عرضی کہان ہے لاؤ اُسنے عرضی کمر سے نکال کر
پیش کی ملکہ نے لفافہ چاک کر کے پڑھی اُسمین سب حال جو کہ تحریر کر چکا ہون صاحبقران
کا تحریر تھا اور بہت کچھ عجز و انکسار سے طلب بھی کیا تھا ملکہ نے عرضی پڑھکر
قلم دوات طلب کر کے تحریر کر دیا کہ تم اطمینان رکھو مین کل یہان سے روانہ ہونگی
پرسون تم تک پہونچ جاؤنگی تم لشکر کو تیار رکھنا جب مین پہونچون فوراً مع لشکر
کے روانہ ہونا دیر نہ کرنا عرصہ کرنے مین خرابی ہے اُس حکیم کی تو شامت آئی ہے وہ نہ
معلوم بھولا کس بات پر ہے بڑا دھوکا دیا کہ ہم پر اس امر کو ظاہر کیا کہ ہم خداپرست ہین
اور اہل اسلام کی دوست ہین آپ کی دشمن ہین خیر جاتا کہان ہے ایسی ہی سزا دونگی
کہ تمام عمر یاد کرے گا یہ تحریر کر کے اور بہت کچھ تحریر کیا نامہ بر کو خلعت و انعام دیا
اور رخصت کیا یہ بھی تحریر کیا کہ تم نے اچھا کیا جو ملکہ لعلان حور پیکر کو بھی طلب
کیا ہے اور وہ دونون ملکر دیکھنا کہ کیسا طلسم کشا کو پریشان کرتی ہین حکیم نے اگر
اُسکی شراکت کی ہے تو وہ کیا بنائے گا مفت مین مارا جائے گا اُسکی قضا آگئی ہے
جو ہم سے اُسنے دشمنی پر کمر کسی ہے دریا مین رہنا اور مگر مچھ سے بیر میری تو یہ رائے ہے
کہ اس امر کا انتظار کیا جائے کہ طلسم کشا اس طرف کو آئے بلکہ ہم خود کیون نہ اُس پر

لشکر کشی کرین وہ نامہ بر نامہ لے کر اور پیام پاکر وہانسے رخصت ہوکر چلا ادھر ملکہ نے
حکم دیا کہ سامان سفر درست کروا سقدر رون اور رات بھر مین سب سامان درست ہوا
صبح کو ملکہ مع اپنی خواصون و مصاحبون و وزیرزادی کے کہ کل سامان سفر اور اسباب
سحر سے آراستہ ہوکر اور سب خواصین بھی اسباب سحر سے آراستہ ہوئین ملکہ تخت پر
سوار ہوئی اور سب ہنس و باز و طاؤس و اژدر وغیرہ پر سوار ہوئین ملکہ نے سحر کیا کہ
ایک ابر گلنار رنگ آکر سر پر ملکہ کے قائم ہوا اسمین ایک آفتاب پیدا ہوا اس سے
بارش یاقوت ہونے لگی ملکہ اس سامان سے درست ہوکر طرف کوہ بے ستون
کے روانہ ہوئی اسکو تو راہ مین رکھا جاتا ہے ادھر بے ستون جادو نے دربار آراستہ
کیا اہل دربار سے کہا کہ ابھی تک نامہ بر واپس نہین آئے تاکہ معلوم ہوتا کہ کیا
جواب دیا ویسا بندوبست کرتا سرداروں نے عرض کیا کہ وہ دونوں شاہزادیان ضرور
تشریف لائینگی آپ کا لشکر بھی تیار ہے بس انکو بادشاہ کر کے زیر کوہ چلکر فروکش
ہو جیے گا بے ستون نے کہا کہ یہی قصد ہے مگر جب سے اجلاس و خیلتاش و
زلازل گئے ہین انکی کچھ خبر نہ معلوم ہوئی سرداروں نے عرض کیا کہ ابھی نہ پہونچے
ہونگے اپنا بندوبست کر رہے ہونگے اگر مقابلہ ہوتا تو ضرور طائران سحر آکر خبر دیتے
یہی گفتگو ہو رہی تھی کہ نامہ بر جو کہ ملکہ لعلان حور پیکر کے پاس نامہ لے کر گیا تھا
آکر پہونچا سلام کیا اور سب حال ملکہ کی علالت کا بیان کیا اور کہا کہ مین خود دیکھ آیا
ہون کہ ملکہ کو از حد بخار و تپ ہے اور اسقدر ضعف ہے کہ بات تک نہین کی جاتی ہے
اٹھنا بیٹھنا تو امر دیگر ہے ایسی حالت مین وہ کیونکر آسکتی ہین یہ کہکر جواب نامہ دیا
بے ستون نے پڑھکر بہت افسوس کیا اور کہا کہ خداوند عجائب ملکہ کو شفاے کامل
عطا کرین واقعی امر مجبوری و ناچاری ہے اگر ملکہ علیل نہ ہوتین تو ضرور تشریف لاتین
خیر مجبوری کو کیا کیا جائے مین نے اپنا کام کیا کوئی مجھ پر اعتراض نہین کر سکتا ہے نامہ
ملکہ کا موجود ہے بے ستون یہ کہہ رہا تھا کہ دوسرا نامہ بر جو کہ برجیس کی طرف
گیا تھا آکر پہونچا ملکہ کے خلق و مروت کی بہت تعریف کی اور کہا کہ یہ خلعت

ملکہ نے مجکو دیا اور فرمایا کہ مین آتی ہون تم لشکر کو تیار رکھو اور فرمایا ہی کہ جب مین آکر پہونچون فوراً لشکر لیکر طلسم کشا پر لشکر کشی کرنا اس امر کا انتظار نہ ہو کہ لشکر تیار ہولے تو روانہ ہون نہ مین اسکا انتظار کرون نہ طلسم کشا خود لشکر کشی کرکے آجائے بلکہ جہان وہ مقیم ہی اُسی مقام پر چلکر اُس سے مقابلہ کرونگی اور حکیم کو وہ سزاے سخت دونگی کہ وہ تمام عمر یاد کرے گا یہ کہکر نامہ بر نے جواب نامہ ہاتھ مین بے ستون کے دیا بے ستون نے نامہ لیکر پڑھا اور مضمون نامہ سے آگاہ و باخبر ہوکر بہت خوش ہوکر سردارون سے کہا کہ ملکہ نے بہت کچھ تحریر فرمایا ہی یقین ہی کہ پرسون تک تشریف لائین بس جب ملکہ آجائینگی جو اُنکی راے ہوگی اس پر مین عمل کرونگا اُنکی راے کے خلاف نہ کرونگا اگر یہ راے ہوگی کہ طلسم کشا پر لشکر کشی کرین اُسکا انتظار نہ کرین تو ایسا ہی کرونگا اگر یہ راے ہوگی کہ زیر کوہ فروکش ہون تو ایسا ہوگا اب سب امر ملکہ کی راے پر ہین یہ کہکر دربار برخاست کیا اسکو ملکہ کے آنے کے انتظار مین چھوڑا جاتا ہی اور سب لشکر کو تیار رکھا جاتا ہی اور ملکہ برجیس آفتاب منتظر کو راہ مین رکھا جاتا ہی اب حال اُن ساحرون کا تحریر ہوتا ہی کہ جو کہ بموجب حکم بے ستون براے گرفتاری طلسم کشا و حکیم استقلینوس کے روانہ ہوئے تھے

اب چند کلمہ حالات مقابلہ اجلاس جادو و زلازل جادو و خیلتاش جادو و صاحبقران کے ناظرین ملاحظہ فرمائین

راویان اخبار و حاکیان فیض آثار اس داستان سحر عنوان کو یون تحریر و تسطیر کرتے ہین کہ اجلاس جادو وغیرہ جو بے ستون سے رخصت ہوکر طرف قصر ہشت مثل کے چلے تھے بے ستون نے انسے کہدیا تھا کہ طلسم کشا مالک باطل سحر ہی اس سبب سے اُسپر سحر اثر نہین کرتا ہی اسکا خیال رکھنا بس اُن تینون نے باہم صلاح کی کہ پہلے طلسم کشا کے اسم اعظم کو اُسکے لوح قلب سے محو کردین اور فراموش کردین اور اُسکی زبان بند کردین اُسکے بعد جاکر اُس سے مقابلہ کرین جب اُسکو اسم اعظم فراموش ہوگا

تو وہ ہمارا کیا بنا سکیگا جو سحر ہم اُسپر کرینگے وہ اثر کریگا ہم اسپ [illegible] اُن سب کے مع حکیم کے اور لے جاکر بے ستون کے روبرو پیش کرینگے انعام پائینگے سب [illegible] تروں میں نیک نام ہونگے بڑی عزت ہوگی بادشاہ طلسم بھی خوش ہوگا یقین ہے کہ کوئی ملک و قصبہ ہم کو مرحمت کرے یہ باہم صلاح کر کے رائے کی کہ کس مقام پر بیٹھ کر یہ تدبیر کریں یہ جب سب نے کہا تو اب فکر ہونے لگی کس مقام پر یہ تدارک کیا جائے رائے ہوئی کہ قریب بہشت مثل کے پہونچکر کوئی مقام پوشیدہ تجویز کر کے اسکا تدارک کرینگے خلاصہ یہ کہ وہ تینوں ساحر ایک تخت پر سوار ہوکر سب اسباب سحر جسکی جسکی ضرورت تھی تخت پر رکھکر وہاں سے روانہ ہوئے تھے قریب قصر بہشت مثل آکر مقام تجویز کرنے لگے دیکھا کہ اُس صحرا میں ایک کوہ ہے بہت بلند سامنے قصر بہشت مثل کے مگر پشت پر ہے قصر کے اُس کوہ کو تجویز کیا اور تخت کو اُس کوہ پر اُتارا سحر سے کوہ کو صاف و پاک کیا جب کوہ کو خس و خاشاک سے پاک کر چکے ایک مقام پر لیپ پوت کر چوکا دیا ایک طرف کھانے پینے کا سامان کیا ایک خیمہ سحر سے برپا کیا برائے آرام پہلے سحر کر کے کوہ کی راہ کو بند کیا پھر سحر کیا کہ خیمہ وغیرہ پوشیدہ ہوگیا اس خیال سے کہ کوئی ہمارے حال سے آگاہ نہ ہو اُسکے بعد وہ تینوں حرامزادے نہائے خون خوک پانی میں ملا کر چوکے میں آکر بیٹھے بخورات جلانے لگے گوگل وغیرہ روشن کی اگیاری وہی چوکے میں خون خوک دیا شراب جلائی لونگیں روشن کیں اب بخورات جلا کر بیٹھکر یہ حرامزادے کچھ اسم سحر پڑھنے لگے پکارنے لگے کہ ای کالی کلکتہ والی ای لونا چماری یہ وقت مدد ہے یا سامری یا جمشید کی صدا بلند کی اپنے پیروں کو بلانے لگے دو پہر رات تک بیٹھے ہوئے پڑھا کیے اُسکے بعد خیمے میں آکر کچھ کھایا کچھ پیا پھر آکر ہوم خانہ میں بیٹھے سحر کرنے لگے اسی طور سے تین دن انکو گذرے ترنج نارنج بیضہ فولادی گولہ اُسنے خوب خوب کمال کے ہر ایک نے سحر درست کیے ایسے سحر جو کہ سامری و جمشید سے دفعتاً نہ رد ہو سکیں جب یہ سحر تیار کر چکے اُسکے بعد اب یہ تدبیر کی کہ اسم اعظم طلسم کشا کو اُسکے لوح قلب سے محو کریں زبان بند کردیں تاکہ اسم اعظم فراموش ہو جائے بس اسکی تدبیر کرنے لگے خوب

[illegible] اپنے جھولی سے ماش کا آٹا نکالا اُس
[illegible] سے براہ لال سے کہا کہ [illegible] حلوا و شراب سے
[illegible] بنایا اور گیارہ [illegible] سفید کبوتر والے ماش کے اُس
جانور پر [illegible] ماش کا خمیر کیا [illegible] اپنی ران میں نشتر دیا اور
خون [illegible] اُس طائر پر مارا [illegible] مرتبہ وہ طائر بصورت طائر جاندار
طرا ہو گیا اور اُسنے اپنے پرون کو حرکت دی اور قصد پرواز کیا تو وہ براہ لال سے
[illegible] مرغ کے ہو گیا جب اُسنے مرغ کے برابر قد پیدا کیا
[illegible] جھولی سے سیندور نکالا اور اُس طائر کے جسم پر جیسے سیندور
[illegible] حلوا تیار کیا سامنے اُس طائر کے رکھا اُسنے
[illegible] نے چونچ کو [illegible] اُسکا جگر نکالا اُس طائر کو دیا اُسنے وہ جگر
[illegible] اور خون پیا جب وہ حلوا اور جگر کھا چکا ان تینوں ساحرزادون نے کچھ اسم سحر پڑھکر
[illegible] اور ایک پتلی ایک قفس لے کر
[illegible] وہ قفس اسکے سامنے رکھ دیا اور وہ غائب ہو گئی بعد اسکے ان تینوں نے
[illegible] اسم [illegible] دم کیا وہ بصورت انسان گویا ہوا
[illegible] اُس طائر کو کارد سے ذبح
کیا اور اُسکا خون ایک ظرف میں [illegible] رکھا اور وہ پتلا اُس طائر کو کھا گیا
جب کھا چکا اُسوقت ہاتھ باندھکر سامنے [illegible] ہوا انھون نے چوک سے تھوڑی
مٹی لی اور مٹی لے کر اُس مٹی کو اُس خون سے گوندھا اور ایک باز بنایا اُس باز پر اسم
سحر دم کیا کہ وہ مثل باز اصلی کے ہو گیا اور اُسنے [illegible] قد پیدا کیا جب وہ قد پیدا
کر چکا اُسوقت انھون نے اُس پتلے کو اشارہ کیا وہ اُس باز کی پشت پر سوار
ہو کر مستعد ہوا کہ انھون نے باز کو اشارہ کیا وہ پرواز کر کے طرف قصر ہشت
کے چلا راوی بیان کرتا ہے کہ صاحبقران [illegible] براحت و آرام بستر
[illegible] پر استراحت فرماتے تھے چونکہ وقت شب [illegible] انھون نے دو پہر رات سے

شروع کیا تھا قریب صبح ختم کیا اور بانو پتلہ کو اس غرض [illegible] انہ کیا کہ یہ اپنا عکس طلسم کشا و حکیم پر ڈالیں تاکہ طلسم کشا کے دل سے اسم اعظم [illegible] جائے اور طلسم کشا کی زبان بند ہو جائے تاکہ ہمارا سحر اثر کرے اور ہم طلسم کشا کو اسیر کر لیں اور حکیم بھی تمام دعائیں جو کہ سحر کو دفع کرتے ہیں فراموش کر جائے نہ طلسم کشا کو ایک حرف اسم اعظم کا یاد رہے نہ حکیم اسقلینوس کو تاب چہ پردے نسیان کے پڑ جاتے ہیں یہ انہوں نے تدبیر کی وہ بانو اس پتلہ کو لے کر ادھر کو چلا اور قریب قصر آیا قصد کیا کہ قصر میں جا کر جہاں طلسم کشا و حکیم سوتے ہیں اسی حالت غفلت میں اپنا عکس ڈالے اور گرد سر گردش کرے کیونکہ بہ سبب سونے کے کسی پر یہ امر ظاہر نہ ہوگا اور اسیوقت اسم اعظم ورد زبان بھی نہ ہوگا پورا کام ہو جائے گا اسی غرض سے انہوں نے یہ تدبیر شب کو کی تھی ادھر حکیم اسقلینوس نے صاحبقران سے عرض کیا تھا جبکہ ملکہ لعلان پوش صاحبقران کے مقابلہ سے عاجز ہو کر چلی گئی تھی کہ یا صاحبقران اب ساحران طلسم میرے اور آپ کے حال سے آگاہ ہو گئے ہیں یہ ممکن نہیں ہے کہ میں شب کو نہ سوؤں یا آپ نہ آرام فرمائیں اور اب ساحر ضرور میری اور آپ کی فکر کرینگے عالم بیداری میں تو غالب آنا بہت دشوار ہے ہاں حالت غفلت میں انکا کام ہو جائے گا اور وہ اپنی فکر کرکے اپنے حسب دل خواہ کام کو انجام دینگے اور یہ آپ کو بھی بخوبی معلوم ہے کہ سویا اور مرا برابر ہوتا ہے بس ایسی حالت میں اگر کسی نے آکر سحر کیا اور ہم کو اور آپ کو غافل پاکر اسیر کر لیا تو بڑی خرابی ہوئی اس سے بہتر یہ ہوگا شب کے وقت کا بندوبست فرمائیے کیونکہ نہ تو حضور سے بیدار رہا جائے گا نہ مجھ سے فرض کر لیا جائے کہ بیدار ہی رہے تو ایک دن یا دو دن اگر برابر بیدار رہیے گا تو یہ ہوگا کہ خدانخواستہ علیل ہو جائیے گا اگر علالت کے خیال سے دن کو سوئیے تو پھر وہی انجام دن کو ہوگا اس سے اگر مناسب ہو تو کوئی تدبیر ایسی فرمائیے کہ شب کو کسی قسم کا اندیشہ نہ رہے بآرام شب بسر ہوا کرے صاحبقران نے فرمایا کہ تم اطمینان رکھو جب تک خدا کو کوئی امر نہ منظور ہوگا اسوقت تک مجھ کو بھی کوئی نہیں بنا سکتا ہے خوف کس امر کا ہے ساحر کیا

کر سکتے ہین کوئی ضرور ... کے بندوبست کی نہین ہو اُسکے ذات پر تکیہ کرکے بیخوف رہو اور آرام کرو حکیم نے ... یہ بجا ارشاد ہوا مگر شیطان مارتا نہین ہلکان تو کرتا ہی خداوند کریم تو ہر وقت حافظ و نگہبان ہی مگر تقاضاے عقل یہ ہی کہ بشر اپنی تدبیر سے غافل نرہے جب اسطور سے حکیم نے عرض کیا تھا تو اُسدن سے صاحبقران بموجب کہنے حکیم کے یہ تدبیر کرتے تھے کہ پانی پر اسم اعظم دم فرماکر چارونطرف قصر کے اُس آب دمیدہ اسم اعظم سے حصار فرما دیتے تھے اور براحت و آرام آرام فرماتے تھے بلاخوف وخطر اُس شبکو بھی یہی صاحبقران نے فرمایا تھا اور بیخوف آرام فرما رہے تھے کہ وہ باز پرواز کرکے مع پتلہ کے قصر پر آیا اُدھر کوہ پر وہ ساحر بیٹھے ہوئے سحر کر رہے تھے اور زور دے رہے تھے اور دوربین لگائے ہوئے دیکھ رہے تھے جون جون یہ سحر کرکے ماش کے دانے مارتے تھے وہ وہ اُس باز و پتلہ کو زور ہوتا تھا خلاصہ یہ کہ باز نے باز نے قصد کیا کہ مین جھپٹ کر مع اپنے سوار کے اندر قصر کے جاؤن اور اپنا کام کرون جس کام کے لیے ہمارے مالکون نے ہم کو یہان بھیجا ہی جیسے ہی جھپٹ کر چلا ایک ٹکر لگی کہ سر پریشان ہوگیا قریب تھا کہ وہ پتلا اُسکے اوپر سے گر پڑے اب اسنے پھر سنبھل کر قصد کیا پھر وہی حالت ہوئی اسیطور سے یہ جسطرف گیا اُس باز و پتلے نے ایک دیوار آہنی کھنچی ہوئی پائی کہ جسکے سبب سے راستہ قصر کا بند تھا اسنے قصد کیا کہ بلند ہو کر اس دیوار آہنی کو پھاند کر نکل جائین جسقدر یہ بلند ہوتا تھا وہ دیوار بھی اُسیقدر بلند ہوتی جاتی تھی یہ کہکشان فلک ہوگئے وہ دیوار بھی اُسیقدر بلند ہوگئی آخر کو یہ پریشان ہوگیا اور قصر مین جانے کا راستہ نہ ملا کہ اندر جائے صبح تک عاجز رہا وہ سحر کو زور دے رہے ہین جون جون زور دیتے ہین یہ کڑک کڑک کر جاتا ہی مگر راہ نہین پاتا ہی وہ دیکھ رہے ہین کہ بار بار تڑپ تڑپ کر جاتا ہی پھر آتا ہی وہان اندرون قصر جب صبح ہوئی صاحبقران بیدار ہوئے اور حکیم دونون صاحبون نے نماز سحر سے فراغت کی وظیفہ پڑھنے لگے جب باز بہت عاجز آیا اور راہ نہ ملی تو واپس چلا یہ تینون حرامزادے دیکھ رہے تھے کہ باز بدون قصر مین گئے واپس آتا ہی انھون نے یہ سحر کیا کہ یہ اُسی طرف جائے وہ اپنے زور

مین چلا آتا ہو اسکے سحر کو روک کر سامنے آکر بیٹھ گیا مگر یہ عالم [illegible] مین آتا ہو بزبان انسانی گویا ہوا کہ ہم تمھاری اطاعت کرکے بہت پریشان [illegible] مقام پر ہم کو نہ بھیجا کرو کہ جہاں ہمارا بس نہ چلے وہان تو دیوار آہنی حائل ہوتی اندر قصر کے کیونکر جاتے تم نے بیکار ہم کو پریشان کیا کئی ٹکرین بھی ہم نے کھائین اُس قصر مین جانے کا راستہ نہین ہی چونکہ اب بخوبی صبح ہوگئی تھی یہ جو اُس باز نے کہا یہ حیران ہوئے اُسیوقت ایک کتاب جھولی سے نکالی اُسکو اسم سحر پڑھ کر وا کیا اُسمین یہ نیت کرکے دیکھا کہ کیا سبب ہی جو ہمارا سحر اندر قصر کے نہ جا سکا اُسمین تحریر پایا کہ اے اجلاس جادو و خیلتاش جادو و زلازل جادو آگاہ ہو کہ طلسم کشا مالک اسم اعظم ہی اُسنے آرام سے سونے کے لیے یہ تدبیر کر رکھی ہی کہ اِدھر شام ہوئی اور اسم اعظم کو پانی پر دم کرکے گرد قصر کے اُس پانی سے حصار کر دیا گو ایک ہی مرتبہ کا حصار کافی تھا مگر وہ ہر روز ایسا ہی کرتا ہی اس سبب سے یہ باز سحر نہ جا سکا وہ حصار دیوار آہنی بنکر سد راہ ہوا دوسرے اس قصر کی خاصیت ہی کہ کسی ساحر کا سحر بدون اجازت صاحب قصر کے اندر اثر نہین کر سکتا ہی اگر وہ ساحر بیرون قصر سے سحر کرے ہان اگر اندر قصر کے ساحر جاکر سحر کرے تو سحر کر سکتا ہی وہان اُسکو سحر فراموش نہ ہوگا اور ساحر جا سکتا ہی جیساکہ ملکہ لعلان جو بہیکر نے جاکر اندر قصر کے طلسم کشا سے مقابلہ کیا سب سحر اُسکے رد ہوگئے اور اپنا اثر اُنھون نے دکھایا مگر وہ کیا کرے کہ طلسم کشا نے رد کر دیے بہ سبب مالک ہونے باطل سحر کے اگر طلسم کشا مالک باطل سحر نہ ہوتا بلکہ طلسم کشا پر غالب آتی اور اسیر کر لیتی ہان اگر وہ بھی بیرون قصر سے سحر کرتی اُسکا سحر بھی اندر نہ جاتا واپس آتا بانیان طلسم نے یہ خواص رکھا ہی اس قبہ کا کہ ساحر کا سحر جو کہ ساحر باہر سے کرے اور چاہے کہ اندر جائے تو وہ بھی نہ جا سکیگا یہ سبب تھا کہ جو تمھارا باز سحر واپس آیا ہان تم اندر قصر کے جاکر طلسم کشا سے مقابلہ کرو جو سحر کروگے وہ اپنا کام کرے گا خواہ طلسم کشا پر اثر کرے خواہ بہ سبب اسم اعظم کے اثر نہ کرے گا مگر سحر رد ہوگا [illegible] سحر جا [illegible] وہ بھی چلی [illegible] یہ چاہتے ہوگے [illegible]

یہ ترکیب نہیں ہے ہاں [illegible] شہر آجائیں تو سحر اثر کرے گا یا ساحر اندر قیصر کے جاکر سحر
کرے تو اثر کرے [illegible] حکیم اسقلینوس کو بھی نہیں معلوم ہے ورنہ وہ کبھی یہ راے
طلسم کشا نہ دیتا کہ آپ [illegible]م اعظم کا حصار کریں گو طلسم کشا کی راے نہ تھی مگر حکیم کے
کہنے سے طلسم کشا نے ایسا کیا جب یہ اُنکو معلوم ہوا تو اُنھون نے وہ کتاب بند کی اور
جھولی مین رکھی اُس باز کو اُس پنجرے مین مع اُس پتلے کے بند کیا اور باہم صلاح کی کہ اندر
قیصر کے چلکر طلسم کشا سے مقابلہ کرین جب وہ ہم سے مقابلہ کرنے لگے اور ہماری
باتون مین مصروف ہو جو دونون طرف سے سحر کرین وہ تو اسطرف مصروف ہوگا ایک اس نفس
کو کھولدے کہ یہ باز سر پر اُسکے گردش کرے تاکہ اُسکو اسم اعظم فراموش ہوا جلاس
نے کہا کہ یہ کونسی راے ہے جبکہ ہم دونون شخص مقابلہ کرینگے تو اُسوقت وہ ہمارے سحر کے
رد کرنے کے لیے اسم اعظم ورد زبان کرے گا اور جب کہ اسم اعظم ورد زبان ہوگا تو
کوئی سحر اُسپر اثر نہ کرے گا یہ کونسے طریقہ سے اُسکو فراموش ہوگا ہاں اگر یہ کہتے کہ
ہم دونون شخص اُسکو باتون مین لگائین وہ ہم سے باتون مین مصروف ہو اُسوقت تیسرا
نفس کو کھولدے چونکہ وہ ادھر مصروف ہوگا اُسکو اسم اعظم کا خیال نہ رہے گا سحر
اثر کر جائے گا اُسکے قالب پر اور اسم اعظم فراموش ہو جائے گا اُن دونون نے کہا کہ
اچھا یہی سہی لیکن اب چلو دیر نہ کرو جب یہ راے ہو چکی اُسوقت یہ تینون نطفہ حرام
تخت پر سوار ہوئے سب اسباب سحر اُس تخت پر رکھا اور جو جو سحر تیار کیے تھے
وہ ساتھ لے کر اُس تخت کو سحر سے اُڑاتے ہوئے چلے یہان صاحبقران مع حکیم
کے نماز و وظیفہ سے فراغت کرکے صحن باغ مین چہل قدمی فرما رہے ہین ہواے
خنک کے جھونکے آرہے ہین دل شگفتہ ہے ہاتھ بند قبا کشادہ ہین حکیم اسقلینوس
سے فرما رہے ہین کہ کیا سبب ہے جو اسوقت تک خواجہ نہین آئے حکیم عرض کر رہے ہین
کہ حسب حال دریافت فرمالیجئے اسوقت تشریف لاتے ہونگے کہ یکایک برق چمکی کہ
صاحبقران و اسقلینوس نے سر اُٹھا کر طرف آسمان کے دیکھا کہ یہ چمک کیسی ہوئی
کیا ابر آیا ہے پانی برسنے کا سامان ہے سر اُٹھا کر جو دیکھا تو یہ نظر آیا کہ تین ساحر

ایک تخت پر بیٹھے ہوئے ادھر کو چلے آتے ہین حکیم نے [illegible] یا صاحبقران آپنے ملاحظہ فرمایا کہ یہ تینون ساحر تخت پر سوار اسی طرف کو آ [illegible] لئے تہور اور شیر دست پایا جاتا ہی کہ بہ قصد فاسد آتے ہین خبردار ہو جایئے صاحبقران نے فرمایا کہ آتے ہین تو آنے دو ہمارا اور تمھارا خدا حافظ و نگہبان ہی اُسکی ذات پر تکیہ اور بھروسہ رکھو بقول شاعر مصرعہ دشمن اگر قوی است نگہبان قوی تر است + کوئی مقام خوف نہین ہی جسطور سے ملکہ لعلان حور پیکر عاجز ہو کر چلی گئی اور کچھ نہ کرسکی اسیطور سے یہ بھی یا تو عاجز ہو کر چلے جائینگے یا اسیر ہونگے حکیم نے عرض کیا کہ بجا ارشاد ہوا مگر صاحبقران و حکیم دونون یا تو ٹہل رہے تھے یا ایک مقام پر سنبھل کر کھڑے ہو گئے حکیم پس پشت صاحبقران کھڑے ہوئے یا حافظا یا حفیظا پڑھنے لگے کہ وہ ساحر آکر سامنے صاحبقران کے اُترے اور تخت پر سے اُتر اُتر کر سامنے آئے صاحبقران نے دیکھا کہ تینون تہمت باندھے ہوئے ہین کرتے پہنے ہوئے جھولیان کاندھو پر اسباب سحر ہاتھ مین ایک قفس بغل مین اُسمین ایک بازو پتلہ بند ہی آنکھ اور منہ و کانون و ناک سے اور ہر بن مو سے شعلہ نکل رہے ہین کالے اژدہے تمام جسم مین لپٹے ہوئے ہین عقرب سیاہ پیشانی پر بجائے ابرو کے بیٹھے ہوئے ہین لنبے لنبے بال بڑے بڑے دانت سیاہ رنگ زرد زرد دانت منہ سے نکلے ہوئے موٹے موٹے ہونٹھ دراز قد سینہ چوڑا ہاتھ برگد کے ڈالے پاؤن قصر کفر و بدعت کے ستون شکم قصر دوزخ سے زیادہ وسیع ایسے بد ہیئت و بد شکل کہ اگر دیو دیکھ لے تو خوف کھا جائے منہ سے مثل سنڈاس کے بو چلی آتی ہی گو دور کھڑے ہین مگر دماغ پریشان ہوا جاتا ہی حکیم اسقلینوس نے تو دیکھ کر پہچان لیا مگر دل مین کہا کہ یا حفیظ و حافظ تو ہی بچانے والا ہی ان حرامزادون کے شر سے اور آفت سے دعائین حفظ کی پڑھنے لگے اور دم کرنے لگے اپنے اوپر اور صاحبقران کے اوپر ادھر اُن دونون نے سامنے صاحبقران کے آکر باآواز مہیب کہا کہ اے طلسم کشا اگر اپنی زندگی چاہتا ہی تو تو مع حکیم کے ہاتھ باندھکر ہمارے پاس چلا آ تاکہ ہم تجکو اپنے ہمراہ لے جا کر لے ستون جادو سے تیری اور حکیم کی

تجھ طرح معاف کرا دیتے [illegible] ہونگے بس تو مع حکیم کے جدھر سے آیا ہی اُسی طرف چلا جا
اس طلسم کے فتح کرنے [illegible] طلسم ہرگز ہرگز نہ فتح ہوگا یہ طلسم مثل اور طلسمات کے
نہیں ہی کہ فتح ہو جائے یہان تجکو بڑی بڑی سختیان اُٹھانا پڑینگی یہان ہر ایک ساحر
اپنے وقت کا سامری و جمشید ہی تجکو اسیر کرے گا بذریعہ سحر کے یا قتل کرے گا لوح طلسم
ہاتھ آنا بہت دشوار ہی آج تک کسی کو لوح کا پتہ و نشان نہین معلوم ہی کہ بانیان طلسم
نے لوح کو کہان رکھا ہی حتیٰ کہ بادشاہ طلسم یعنے شنگال جادو ہی وہ بھی لوح کے حال
سے آگاہ نہین ہی اور لوگون کی تو کیا اصل ہی کیون اس حکیم کے بہکانے پر تو آتا ہی اور قصد
فتح کرتا ہی یہ تیرا دشمن جانی و عدوے روحانی ہی دوستی کے پردے مین دشمنی کرتا ہی ہم تجکو
نصیحت کرتے ہین کہ اس امر سے باز آ ورنہ بہت خراب ہوگا آیندہ تجکو اختیار ہی اگر
ہمارے کہنے پر عمل نہ کرے گا تو یاد رکھو کہ بہت ہی پچھتائے گا اور ہمارے ہاتھ سے
زک اُٹھائے گا مارا جائے گا یہ جو کہا صاحبقران نے فرمایا کہ کیا بیہودہ بکتے ہو
جو بہادر ہین وہ جو قصد کرتے ہین کہین اُس سے باز بھی آتے ہین ہم ضرور اس طلسم کو
فتح کرینگے بدون فتح کیے یہان سے واپس نہ جائینگے لوح کا ہم کو نشان مل جائے گا
جس ہمارے خدا نے ہم کو یہان تک پہونچایا ہی وہی لوح کا بھی پتہ بتا دے گا اپنی
قدرت کاملہ سے اور یہ جو تو نے کہا کہ رومال سے ہاتھ باندھکر مع حکیم کے ہمارے
ہمراہ چلو تو ہم سب لے ستون سے تمھاری خطا معاف کرا دین اور تم اپنے لشکر کو چلے
جاؤ اول تو یہ ہی کہ یا حکیم نے اُس نمک حرام کی کیا خطا کی ہی جو معاف کرائین اور
اگر خطا بھی کی ہوتی تو وہ کب یہ لیاقت رکھتا ہی کہ کوئی اُس سے خطا معاف کرائے
اُس کافر بچہ شیطان کی کیا حقیقت ہی کہ میری یا حکیم کی خطا معاف کرے گا بلکہ
اُسکو اور تم سب اُسکے ملازمون کو لازم ہی کہ بادشاہ سابق کو رہا کرکے میرے پاس
دست بستہ حاضر ہون تا کہ مین تم سب کی خطا بادشاہ سابق سے معاف کرا دون کیونکہ تم
سب کے سب اُسکے گناہگار ہو اور اُسکے ساتھ تم سب نے نمک کھا کر نمک حرامی
کی ہی ورنہ یاد رکھو کہ تم سب کو ایسی سزا دونگا کہ تمام عمر یاد رکھوگے اور تم کیا تجکو اسیر

یا قتل کر ڈالے گی فلان ان تو سپہ گر بچے رہیں [illegible] سب تو [illegible] کر سب کے
مگر میرا کچھ نہ بنا سکین خود ہی اپنی جان بچا کر بھاگین اگر [illegible] سیام کر بن لو حال
کھلتا یا تو اسیر ہوتین یا ماری جاتین چونکہ ابھی اُنکی قضا نہ [illegible] سبب بچ کر یہانسے
چلی گئین اب تم آئے ہو تو کیا بنا لوگے یا تو بھاگوگے یا قتل ہوگے یا اسیر اور یہ جو تم نے
کہا کہ حکیم کے بہکانے پر عمل نہ کرنا یہ دشمن جانی ہے دوستی کے پردے مین دشمنی کرتا ہے
تو یہ تمہارا کہنا بالکل بیکار ہے حکیم سا کوئی میرا دوست نہ ہوگا کیونکہ مین اور وہ دونون
ایک مذہب رکھتے ہین یہ ممکن نہین ہے کہ حکیم میرے ساتھ دشمنی کرے اگر دشمنی کرے گا
بھی تو تم کو کیا ہم اُس سے سمجھ لینگے دوسرے مین کسی کے بہکانے پر کیون آنے لگا کیا
مین خود عقل نہین رکھتا ہون جو کسی کے کہنے پر عمل کرون بس خیریت اسی مین ہے کہ تم
ہاتھ باندھ کر حاضر ہو اپنی جان میرے ہاتھ سے بچاؤ ورنہ تم کو اختیار ہے اجلاس وخیلہ تاش
نے جواب دیا کہ ساری حقیقت تم کو اور حکیم کو معلوم ہوی جاتی ہے دیکھو کیا سزا ملتی ہے بہت
مغرور ہوئے ہو اس حکیم کی تو قضا ہی دامنگیر ہوئی ہے یہ جو ہم سے منحرف ہوا ہے بڑا دھوکا
اسنے دیا اسکا حال اب کھلا اگر پہلے سے معلوم ہوتا تو اب تک کب کا اپنے کردار
کی سزا پا چکا ہوتا جہان بادشاہ سابق کو قید کیا تھا اسکو بھی قید کر لیتے کیا یہ یون رہا
رہتا مگر دھوکا کھایا خیر اب یہ جاتا کہان ہے تم کو قتل کرکے اسکو قتل کرینگے اسنے بہت
بڑی خطا کی ہے ہم پر ثابت ہوا کہ تم دونون یون نہ باز آوگے حکیم تمہاری دوستی اور تم حکیم
کی دوستی مین مارے جاؤگے خیر کیا کیا جائے عالم عجیب نیرنگی ہے ان دونون نے تو صاحبقران
کو باتون مین لگایا اُدھر لالہ زر دل جادو نے آنکھ بچا کر اُس قفس کو کھولا کہ وہ باز اُس قفس
سے مع اُس پتلے کے باہر آیا اور پرواز کرکے صاحبقران کے سر پر آیا اور گردش کرنے
لگا اس حرکت سے باز نہ آیا ابھی تین مرتبہ گردش کی تھی کہ خود بخود طبیعت صاحبقران
کی کسل مند ہونے لگی کچھ زبان بھی لکنت کرنے لگی بوٹی پڑنے لگی قلب کا عجیب حال
ہوا کہ مثل ماہی بے آب کے سینہ مین تڑپنے لگا حواس مین خلل ہو گیا بدحواسی سی آنے لگی آنکھون میں
پردے پڑنے لگے ہاتھ پاؤن مین درد ہونے لگا رنگ رو تغیر قبول کرنے لگا

زبردستی چھپانے ... ئی لگی گرمی سی معلوم ہونے لگی یہ جو حالت اپنی صاحبقران
نے پائی فوراً خیال ... ہی جو مجھ مین تغیر ہونے لگا زبان کیون لکنت کرنے لگی
حواس کیون خراب نہوں ... لگے چہرہ کیون متغیر ہونے لگا گرمی کیون معلوم ہونے لگی
قلب کیون خود بخود بیقرار ہونے لگا کیا سبب ہی یہ سب باتین تھین مگر اسقدر اُنکے
سحر نے اثر کیا تھا اور اُس باز و پتلہ کی گردش نے کہ یہ یاد نہ آیا کہ اسم اعظم کو پڑھون
شاید یہ سب باتین برطرف ہون جب صاحبقران نے اپنے حواسون و مزاج مین
ابتری پائی اور زبان مین لکنت تو اُنکو [illegible] موقوف کیا خاموش عالم سکوت
مین کھڑے ہو کر اُنکی تقریر سننے لگے اور دل مین سوچنے لگے کہ کیا سبب ہی اُدھر اُن
دونون نے دیکھا کہ زر لازل نے اپنا کام کیا اور باز نے سر پر طلسم کشا کے گردش کی
جسکے سبب سے کچھ عالم سکوت طلسم کشا پر طاری ہوا چہرہ پر بھی تغیر ظاہر ہوتا ہی
ایک نے دوسرے کی طرف دیکھکر اشارہ کیا کہ کام ہو گیا تھوڑی کسر باقی ہی چونکہ
حکیم ان دونون کی طرف دیکھ رہے تھے یہ [illegible] دیکھا جیستاش نے اشارہ مین
جواب دیکر طرف آسمان کے اشارہ کیا تھا یہی حکیم نے دیکھا کہ اجلاس جادو نے
جیلناش سے کچھ کہا اشارہ سے اُسنے اُسکا جواب دیا اور کچھ آسمان کی طرف اشارہ کیا
یہ اسنے طرف آسمان کے کیسا اشارہ کیا دیکھنا چاہیے یہ سوچکر حکیم اسقلینوس نے
سر اُٹھا کر دیکھا تو ایک باز کو کہ اُسکے اوپر ایک پتلہ سوار ہی بالائے سر صاحبقران
گردش کرتے پایا فوراً خیال مین آیا کہ یہ اُن حرامزادون نے فریب کیا ہی دو نے تو
صاحبقران کو باتون مین لگایا اور ایک نے سحر کیا ہی کہ صاحبقران اسم اعظم فراموش
کرجائین تاکہ ہم اُن کو اسیر کر لین اگر یہ باز سات مرتبہ گردش کرکے اسکے پاس چلا گیا
اور انھون نے اسکو بند کر لیا تو پھر بدون اسکے قتل کیے ہوئے یہ سحر انکا برطرف نہ
ہوگا اور صاحبقران کو اسم اعظم یاد نہ آئیگا ادھر یہ گردش کرکے گیا ادھر صاحبقران کو
اسم اعظم فراموش ہوا انھون نے اسیر کر لیا پھر کوئی ایسا نہین ہی کہ جو انکو قتل کرکے
اور صاحبقران کو رہا کرے یہ سے جا کر فوراً قتل کروالین گے ابھی خیریت ہی طریقہ

ے معلوم ہوتا ہی کہ ابھی گردش پوری نہین ہوئی ہی اگر [illegible] پوری ہوچکتا ہوتا اس
حال سے صاحبقران کو آگاہ کرنا چاہیے تاکہ وہ اسم اعظم [illegible] بلا کو دفع کرین اتنی
اُنکو اسم اعظم یاد ہوگا فراموش نہ ہوگا یہ دل مین خیال [illegible] اور اسپر نہیں اکرکے حکیم
استقلینوس نے صاحبقران کے چہرہ پر نگاہ کی صاحبقران سکو دیکھ [illegible] بغیر پایا
اور کچھ عالم سکوت طاری دیکھا یہ جو حالت صاحبقران کی حکیم نے دیکھی بیقرار ہوکے
پکار کر کہا کہ یا صاحبقران ہوشیار ہوجایئے یہ آپ سے فریب کر رہے ہین وہ سحر نے
آپ کو باتو مین لگایا اور ایک نے سحر کیا ہی دیکھیے یہ باز آپ کے سر پر گردش کر رہا ہی
اُسپر ایک پتلہ بھی سوار ہی جلد اس باز و پتلہ کی خبر لیجیے اور اسم اعظم کو یاد کیجیے
ایسا نہ ہو کہ انھون نے آپ کے اسم اعظم کے فراموش کرنے کی تدبیر کی ہو اور یہ باز و
پتلہ اسی لیے سر پر گردش کرتا ہو آپکا چہرہ بھی متغیر ہی یہ جو حکیم استقلینوس نے
کہا اور صاحبقران کے کان مین یہ صدا پہونچی چونکہ اسوقت تک پورے طور سے
سحر اجلاس وخیلتناش وزلازل نے اثر نہ کیا تھا بدین سبب صاحبقران کے
ہوش وحواس درست تھے حکیم استقلینوس کی آواز سے اسطور سے چونک
پڑے جیسے کوئی سوتے سے جاگتا ہی وہ سکوت فوراً رفع ہوا خیال آیا کہ تم کدھر ہو
اور کس خیال مین غرق ہو حکیم سچ کہتے ہین یہی سبب ہی جو تمہاری یہ حالت ہی کہ
مضمحل ہو رہے ہو حکیم کا خیال بہت درست ہی کہ یہ دو تو تم سے کلام کرنے لگے اور
تیسرے نے سحر کیا جب آئے تھے تو قفس مین ایک باز و پتلہ اپنے ساتھ بند
کرکے لائے تھے معلوم ہوتا ہی یہ وہی باز و پتلہ ہی جو سر پر گردش کر رہا ہی یہ میری
حالت اُسی کی وجہ سے ہوئی تم بالکل اسم اعظم سے غافل ہوگئے ہو اسم اعظم
تو پڑھو دیکھو یاد بھی ہی یا نہین یہ سوچ کر صاحبقران نے اسم اعظم کی طرف [illegible]
حکیم کے یاد دلانے سے اس خیال کے دل مین آنے سے جو خیال [illegible]
حرف بحرف یاد تھا اگرچہ یونہی سا بھولا بھولا چونکہ وہ عالم غفلت مین [illegible]
گردش سر پر کر چکا تھا اس سبب سے یہ حال تھا ورنہ یہ نوبت بہم پہونچی تھی

پس جب صاحبقر[illegible] ہ اسم اعظم یاد ہو فوراً بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکر اسم اعظم
باآواز بلند پڑھنا شر[illegible] بسم اللہ کے کہنے مین زبان نے لغزش کی تھی پھر تو فر فر
پڑھنے لگے جب صاحبقر[illegible] نے اسم اعظم پڑھا وہ سب کیفیت صاحبقران کی
برطرف ہوگئی چہرہ بھی بحال ہوگیا رخپر بھی سرخی آگئی دل بھی ٹھہر گیا حواس بھی بجا
ہوگئے وہ کل کیفیت بالکل برطرف ہوئی فوراً صاحبقران نے سر اُٹھا کر بالاے سر
دیکھا تو باز کو گردش کرتے ہوئے پایا چار مرتبہ گردش کر چکا تھا تین مرتبہ اور باقی تھے
اگر وہ تین مرتبہ اور گردش کر لیتا تو پھر بہت دشوار تھا بدون قتل ان ساحرون کے
اسم اعظم کا یاد آنا خدا نے اپنا فضل کیا کہ حکیم نے یہ خیال کر کے صاحبقران کو ہوشیار
کر دیا پس صاحبقران ہوشیار ہوگئے کیونکہ خداوند کریم کو بچانا منظور تھا اُسنے
یہ امر حکیم اسقلینوس کے دل مین پیدا کیا یہ امر کبھی نہ ہوتا اگر حکیم ان دونون کے
اشارے بازی نہ دیکھتے یعنی اشارہ بازی سے حکیم کو خیال ہوا کہ یہ کیا بات ہے کہ
انھون نے پہلے تو باہم کچھ اشارون مین کیا پھر طرف آسمان کے اشارہ کیا ذرا دیکھنا
چاہیے تو یہ واقعہ نظر آیا جس سے صاحبقران کو آگاہ کیا حکیم اسقلینوس کو اسوقت
بالکل یقین کلی ہوگیا جب کہ صاحبقران کی حالت مین تغیر پایا کہ یہ ضرور سحر ہے
خیال کر کے دل مین صاحبقران کو خبردار کیا تھا اُن دونون نے یہ نہین دیکھا تھا
کہ حکیم نے ہماری اشارہ بازی دیکھ لی نہ یہ دیکھا کہ آسمان کیطرف دیکھا ہے اور باز
پتلے سے آگاہ ہوگیا ہے ورنہ یہ سحر کو زور دیتے یا کوئی اور تدبیر کرتے چونکہ خدا کو
صاحبقران و حکیم اسقلینوس کو انکے شر سے بچانا تھا جو حکیم کو انکے اشارہ
دکھائی دیے اور حکیم اسقلینوس کی حالت اور دیکھنے سے وہ نہ آگاہ ہوئے
ہان جب حکیم نے یہ پکار کر کہا کہ یا صاحبقران ہوشیار ہو جایئے آپ کو ان
حرامزادون نے فریب و دھوکا دیا ہے اسم اعظم کو یاد فرمایئے وورد زبان فرمایئے
یہ سُنکے صاحبقران جو ہوشیار ہوگئے تھے اور اسم اعظم ورد زبان فرمایا تھا
وہ ان کافرون ساحرون نے سُنا اور حکیم کی تقریر سُنی اب یہ بھی خبردار ہوگئے اور

قصد کیا کہ سحر کو زور دین اور ان تینون حرامزادون نے ہاتھو ... نے جھولی سے
جھٹ پٹ نکالکر اسم سحر پڑھا اُدھر صاحبقران نے ... زبان فرمایا اور وہ
کیفیت برطرب جو ہوئی طرف اپنے سر کے دیکھا باز کو گردن ... پایا فوراً کمان جو کہ
پاس تھی دوش پر سے لی ترکش سے تیر لیا تیر پر اسم اعظم دم کرکے اُس تیر کو چلہ کمان مین
جوڑا زاغ کمان چلایا کہ پچ او باز سہسہ کڑکی آواز آئی کہ کوئی گوشہ برائے پناہ تلاش کر
سہسہ کا کڑکنا تھا کہ ان حرامزادون کی نگاہ بھی پڑ گئی کہ طلسم کشا نے حکیم استقلینوس کے
آگاہ کرنے سے تیر و کمان کو سنبھالکر باز کو اپنا صید بنانا چاہا ہے تیر کمان مین جوڑ چکا ہے
اب رہا کرنے کی دیر ہے یہ جو دیکھا انھون نے گھبرا کر اور یہ خیال کرکے کہ بڑی مشکل سے
یہ سحر تیار ہوا ہے جب کہ تمام جسم کا اپنے خون صرف کیا ہے جب یہ تیار ہوا ہے اگر یہ مٹ
گیا تو بڑی خرابی ہوئی اور برباد ضرور ہوگا اگر طلسم کشا کا تیر اسیر پڑ گیا کیونکہ طلسم کشا نے تیر
پر اسم اعظم دم کرکے تیر کو کمان مین پیوستہ کیا ہے بسبب اسم اعظم کے یہ باز و پتلہ جل کر
خاک ہو جائے گا اس سے بہتر یہ ہے کہ واپس کرلین باہم صلاح کی ایک نے دوسرے سے
رائے کو ظاہر کیا جب ایک رائے ہو گئی تو اُٹھا کر دانے ماش کے اس قصد سے کہ اس
باز و پتلہ کو واپس کرین اسم سحر پڑھکر دم کرکے اُن ماش کے دانون پر اُن بدمعاشون نے
اُن دانون کو طرف اُس باز کے پھینکا وہ دانے پراگندہ ہو گئے ادھر انھون نے دانے
پھینکے اُدھر صاحبقران نے تیر کو کمان مین جوڑ کر باز و پتلہ کو تاک کر یا یزدان پاک کہکر
اب جو تیر کو چٹکی سے رہا کیا قضا نے تیر کو نشانہ پر پہونچا دیا چونکہ مقدر ہو چکا تھا کہ یہ
سحر برباد ہو بس وہ باز گردش کرکے قصد کر رہا تھا کہ پانچوین گردش کرون اور پھر اٹھا
کہ تیر اسکے سینہ پر پہونچکر پیچھے پر پڑا کہ دو سار کرتا ہوا پشت سے گذرا پتلہ کے مقام
صبر زدہ جو چلا تو سر کو توڑ کر پار گذر گیا برے کا کام کیا اُن حرامزادون کا وہ سحر جو کہ
انھون نے واپس کرنے کے لیے اپنے سحر کیے باز و پتلہ کو کیا تھا اپنا اثر نہ کرنے پایا
کہ صاحبقران کا تیر اپنا کام کر گیا بس تیر کا پار گذرنا تھا کہ ایک شعلہ پیچان تیر
سے نکلا اور اُس پتلہ اور باز پر پڑا کام تو تیر ہی نے تمام کر دیا تھا اُس شعلہ نے جلا کر

نخاک سیاہ … [illegible] بر بلند ہوا سنگ باری و برف باری ہونے لگی آواز آئی کہ
مارا مجھکو کہ نام … [illegible] سوس ہین یہ نہ جانتا تھا کہ میرا کام یون تمام ہوگا ورنہ کبھی
ہین آپ کی … [illegible] ع تو وہ بازو پتلہ جلا اجلاس و خیلتاش و زلازل جادو
نے یہ واقعہ دیکھکر اپنا مُنھ پیٹ لیا اور کہا کہ افسوس طلسم کشا نے بہت بڑا سحر ہمارا
برباد کیا کہ جس پر ہم کو بڑا بھروسہ تھا اگر پورے طور سے باز گردش کر کے چلا آتا تو پھر یہ
ممکن نہ تھا کہ طلسم کشا ہم سے مقابلہ کر سکتا اس حکیم نے طلسم کشا کو آگاہ کر کے ہمارے
سحر کو برباد کرا دیا پہلے اس حکیم سے سمجھ لینا چاہیے جب تک یہ حکیم طلسم کشا کے پاس
رہے گا اُسوقت تک طلسم کشا چوٹ نہ کھائے گا حکیم کی تدبیر کرو اُسکے بعد طلسم کشا
سے مقابلہ کرو اجلاس جادو نے کہا کہ مین حکیم کی تدبیر کرتا ہون اور تم اور بھائی زلازل
دونون ملکر طلسم کشا سے مقابلہ کرو اُنھون نے کہا کہ اچھا بس یہ صلاح باہم کر کے خیلتاش و
زلازل نے سامنے صاحبقران کے آکر کہا کہ ای طلسم کشا ہم نے تو تدبیر کی تھی کہ تیرا
اسم اعظم فراموش کرا دین اور پورا کام ہمارا ہو گیا تھا مگر حکیم نے بہت بڑی خرابی ڈالی
تجھکو آگاہ کر دیا ورنہ تیری حالت تو خراب ہو چلی تھی کیا کرین کہ ہم کو نہ معلوم تھا کہ حکیم
تجھکو آگاہ کر دے گا اور تو ہمارے سحر کو برباد کرے گا اس سے آگاہ ہوتے تو ہم پہلے ہی
حکیم کا بندوبست کرتے خیر تو جاتا کہان ہی ہمارے ہاتھ سے اس امر پر مغرور نہ ہونا کہ
مین نے باز سحر کو قتل کیا تیرے لیے ہمارے پاس بہت سے سحر موجود ہین جو کہ
تیرے قتل یا اسیری کو کافی ہین اور حکیم کی بھی تدبیر ہوئی جاتی ہی دیکھین اب وہ
کیونکر تیری کمک کرتا ہی یا تجھکو ہمارے حربون سے آگاہ کرتا ہی اجلاس جادو حکیم کو
اسیر کر لینگے اور ہم تجھکو صاحبقران نے فرمایا کہ کیا واہیات بکتے ہو جو تمھارے بنائے
سے سحر مدد کرو ہم بالکل خوف نہین کرتے ہین جس خدا نے ہم کو اور حکیم اسقلینوس کو
تیرے سحر سے بچایا ہی اور باز کو قتل کرایا ہی وہی بچالے گا اور سب تیرے سحرون کو
مین اپنے اوپر سے اور حکیم کے اوپر سے رد کر دونگا اگر تمام عالم کے ساحر ایک دفعہ
جمع ہو کر آئین اور مجھ سے مقابلہ کرین تو بھی مین فضل خدا سے عاجز نہ ہونگا سب کے

سحر کو رد کرونگا اگر خداوند کریم کو یہ امر منظور ہوگا تو مین اُن [illegible] گرفتار ہونگا اور اُسکے ہاتھ سے بچونگا اگر میری قضا نہ ہوگی اگر قضا ہوگی تو ایک [illegible] لیے ادنی اسما کافی ہے جب تک قضا نہین آتی ہے میرا اور حکیم کا کوئی بال [illegible] نہین [illegible] سکتا ہے بقول شاعر شعر

اگر تیغ عالم بہ جنبد ز جاے نہ برد رگے تا نہ خواہد خداے

تم دونون ایک مرتبہ بہم ہوکر سحر کرو اور اُسکو بھی حکم دو کہ وہ حکیم استقلینوس پر سحر کرے دیکھنا کہ مین کیونکر حکیم کو بھی بچاتا ہون اور اپنے کو بھی ہمارے خدا کی قدرت کو دیکھو اور اُسکی شان کو کہ وہ کس طور سے تمھارے شر سے محفوظ رکھتا ہے یہ جو صاحبقران نے فرمایا بس اُن دونون نے یہ کہکر کہ ہم دیکھتے ہین کہ تیرا خدا تجکو اور حکیم کو بچاتا ہے یہ جو کہا اور ایک مرتبہ اُن دونون نے جھولی پر ہاتھ ڈالا اُدھر اجلاس نے بھی گولہ سنبھالا ایک مرتبہ جھلتاش و زلازل نے دہنے و بائین سے صاحبقران پر اسم سحر پڑھکے ترنج و نارنج مارے اور اجلاس نے حکیم پر گولہ صاحبقران نے بآواز بلند اسم اعظم پڑھکر جو دم کیا وہ ترنج و نارنج سرد ہوکر رہ گئے اور ایک مرتبہ بالکل خاک ہوکر زمین پر گرے صاحبقران نے بار دیگر فوراً اسم اعظم کو ورد زبان گیا ورد زبان کرنا تھا کہ وہ گولہ جو حکیم کی طرف چلا تھا اور حکیم استقلینوس بھی اسم ہاے رد سحر پڑھ رہے تھے کہ رُکا صاحبقران نے ختم کرکے جو اُدھر کو دم کیا وہ گولہ بھی سرد ہوکر رہ گیا اجلاس و جھلتاش و زلازل کے سحر رد ہوئے یہ بہت حیران ہوئے کہ ایک مرتبہ مین طلسم کشا نے ہم تینون ساحرون کے سحر کو رد کیا اور حکیم کو بھی خیر یہ جاتے کہان ہین ایک مرتبہ ان تینون حرامزادون نے ملکر جھولی سے کچھ دانے ماش کے نکالکر اُسپر سحر کرکے صاحبقران و حکیم پر مارے صاحبقران تو اسم اعظم پڑھ ہی رہے تھے اُسکی برکت سے وہ دانے بھی ان دونون بزرگوار و نیر نثار ہوکر چھپاو ہوگئے کچھ بھی آسیب نہ پہونچا جب یہ بھی سحر رد ہوا تو اجلاس و جھلتاش و زلازل نے سحر کیا کہ زمین کو زلزلہ سا پیدا ہوا جہان پر صاحبقران و حکیم کھڑے ہوئے تھے وہان کی زمین شق ہونے لگی کہ صاحبقران نے اسم اعظم پڑھکر زمین پر دم کیا زمین کا زلزلہ و شق ہونا برطرف ہوگیا کہ پھر ان تینون نے ایک مرتبہ سحر کیا کہ ایک ابر آگیا

آسمان پر قائم ہوا [illegible] زبرف و آگ و سنگ برسنے لگے صاحبقران نے اسم اعظم دم کیا وہ ابر [illegible]ب ہو گیا وہ سب آفت جاتی رہی بالکل مطلع صاف ہو گیا پھر انھون نے قریب [illegible] آسمان پر سے بڑے بڑے سانپ و عقرب برسنے لگے صاحبقران نے اسم اعظم سے اُنکو بھی برطرف کیا پیکان کا مینھ برسا وہ بھی برطرف ہو گیا انھون نے آگ برسائی وہ برطرف ہو گئی جو سحر انھون نے کیا وہ اسم اعظم کی برکت سے برطرف ہو گیا کسی سحر نے صاحبقران واسکے اسم اعظم پر اثر نہ کیا انھون نے ایک ترنج اُٹھا کر مارا کہ اُس سے طائر پیدا ہوئے وہ سب منقارین کھول کھول کر بہ قصد ایذا رسانی طرف صاحبقران کے اور حکیم کے چلے کہ صاحبقران نے اسم اعظم اُنکی طرف بھی دم کیا وہ بھی برطرف و دفع ہو گئے قصہ مختصر یہ کہ جو سحر انھون نے کئے وہ سب برطرف ہوئے اور وہ سب کمال کے سحر تھے یہ سحر کرتے کرتے عاجز آ گئے اور کسی سحر نے اثر نہ کیا جب کسی سحر نے اثر نہ کیا اُسوقت انھون نے پریشان ہو کر باہم صلاح کی کہ جو سحر کرتے ہین وہ طلسم کشا رد کر دیتا ہی اب مناسب اس تدبیر کے کہ ایک طرف سے ہمین اژدر بنکر طلسم کشا پر حملہ کرون اور ایک سمت سے تم شیر ببر بنکر حملہ کرو اور اجلاس جادو حکیم پر حملہ کرے کرگدن بنکر اسطور سے شاید غالب آئین یہ جو صلاح ہوئی بس فوراً خیلتاش وزلازل نے سحر کیا کہ ایک طرف سے ایک اژدر پیدا ہوا اور ایک سمت سے ایک شیر اور اُدھر اجلاس نے جو سحر کیا تو ایک کرگدن پیدا ہوا کیونکہ یہ رائے ہوئی تھی ہم خود کیون نہین سحر سے کیون نہ پیدا کرین ایسا ہی کیا جب یہ جانور ظاہر ہوئے انھون نے اشارہ کیا طرف صاحبقران و حکیم استقلینوس کے اشارہ کرنا تھا کہ ایک پہلو سے اژدر نے اور دوسرے پہلو سے شیر نے حملہ کیا اور کرگدن نے حکیم پر حملہ کیا خیلتاش وزلازل نے پکار کر کہا کہ ای طلسم کشا ان جانورون سے بچ یہ تجکو کھا جائینگے اور حکیم کو بھی بچا اُدھر اجلاس نے پکار کر حکیم استقلینوس سے کہا کہ او حکیم استقلینوس اس کرگدن سے اپنے کو بچا جب ہم جانین کہ تو بڑا کامل زبردست عامل ہی حکیم و صاحبقران نے فرمایا کہ کچھ خوف

نہین ہے جس خدا نے تمہارے حملوں سے بچایا ہے وہی ان ج[...] [...]سے بچا لے گا
یہ فرما کر صاحبقران نے عقرب سلیمانی پر اسم اعظم کو دم [...] کے گھوڑے
ہوئے اُدھر حکیم نے دعائین پڑھ پڑھ کر دم کرنا شروع کیا [...] رتا ہے کہ اژدر نے
قریب صاحبقران پہونچکر دم کشی کی اور شعلۂ آتشین چھوڑے وہ شعلہ قریب
صاحبقران آکر فروکش ہو گئے جیسے اژدر نے دم کھینچا صاحبقران نے اپنا لنگر
ہلکا کیا اُسکے دم کے ساتھ کھنچکر چلے جب قریب پہونچے لنگر قائم کیا اُدھر
اُنھون نے سحر کو زور دیا اژدر نے دم کشی کرنا شروع کی اب بالکل صاحبقران کو
حرکت تک نہین ہوتی ہے اسطور سے زمین پر قائم ہین گویا قطب ہو گئے ہین
اب کی مرتبہ جو اُسنے دم کھینچا بس صاحبقران نے پینترا بدل کر جو ہاتھ مارا اُسکی گردن پر
پڑا مثل خیار تر کے گردن اسکی قلم ہو گئی اژدر کا قلم ہونا تھا کہ شیر نے لپک کر
طپانچہ مارا صاحبقران کو تو خیال تھا پہلے ہی سے اژدر کو قلم کر کے پلٹ پڑے
شیر کا طپانچہ رہا ہوا تھا کہ صاحبقران نے بچالا کی اب جو ہاتھ تلوار کا رسید کیا
شیر کا ہاتھ قلم ہو گیا وہ اُسی حالت سے صاحبقران پر حملہ ور ہوا بس صاحبقران
نے بچالا کی اُسکی کمر پر جو ہاتھ مارا مثل خیار تر کے دو ٹکڑے ہو گئے شیر و اژدر کا مرنا
تھا کہ ایک شعلہ خود بخود پیدا ہوا اُن دونون کے جسمون سے اور جلانے لگا صاحبقران
ان دونون کو قتل فرما کر حکیم کیطرف متوجہ ہوئے دیکھا کہ گردن حکیم صاحب کے قریب
پہونچ گیا ہے بس صاحبقران کو تاب نہ رہی ڈانٹ کر فرمایا کہ کدھر جاتا ہے وہ تھما
تھا کہ اجلاس نے زور دیا کہ اسی اثنا مین صاحبقران پہونچ گئے جاتے ہی ضرب
کا ہاتھ مارا کہ کمر پہ پڑا وہ بھی مثل خیار تر کے دو پرکالہ ہوا اُسکے بھی جسم سے آگ نکلی وہ
جلنے لگا یہ جانور جو یون مارے گئے اُنکے حواس پران ہو گئے اور مُنھ پر ہوائیان اُڑنے
لگین چہرے زرد ہو گئے ہر ایک کو زندگی سے ناامیدی ہوئی زیست سے مایوس ہوئے
ہر ایک پر عالم یاس طاری ہوا اُسی حالت ہراس مین خیلتاش نے سحر کر کے
اپنے کو گینڈا اور زلازل نے اپنے کو چیتا بنایا اور اجلاس نے اپنے کو گرگ اِن

دونون نے ص [illegible] یا اور اجلاس نے حکیم پر گینڈا ایک طرف سے اور چیتا
دوسری طرف [illegible] ن پر حملہ آور ہوا بس صاحبقران نے انکے حملو نکو رد کرکے
جو ایک ہاتھ [illegible] ر اُسکے کمر پر پڑا مثل غبار تر کے قلم ہوا یہ حال چیتے نے جو دیکھا
فوراً لوٹ پیٹ کر فیل [illegible] ت ہوگیا صاحبقران پر حملہ کیا صاحبقران نے ایک ہاتھ
سے اُسکی خرطوم پکڑی اب جو زور کیا خرطوم مع فرق کھینچ آئے وہ چیخ بھاگا ادھر لاکھ
لاکھ حکیم نے اپنے کو اسم ہائے الٰہی پڑھکر بچایا چونکہ زرکا ست نہین رہی تھی اس سبب
سے اُنکا اثر نہین ظاہر ہوا وہ گرگ حکیم کو اُٹھا کر اور اپنی پیٹھ پر لاد کر چلا سبب یہ تھا کہ
ہر مرتبہ جو حکیم اُسکے سحر سے محفوظ رہے وہ بسبب اسم اعظم کے کہ صاحبقران اُس
سحر کو رد کرکے جو اُسنکے اوپر یہ دونون ساحر کرتے تھے حکیم کی کمک فرماتے تھے اور
اجلاس کے سحر کو اسم اعظم کی برکت سے رد فرماتے تھے چونکہ اس مرتبہ صاحبقران
کو خیال فرہاد بن بند کے قتل کرکے فیل مست سے مقابلہ کیا اُسکے خرطوم جب کھینچ لیے
وہ بھاگا تو اُسکے غضب مین چلے اتنی مہلت جو اجلاس نے پائی گرگ تو بنا ہی
ہوا تھا حکیم کو پیٹھ پر لاد کرکے چلا جب حکیم نے دیکھا کہ یہ حرامزادہ مجھکو لیے جاتا ہے
ایک مرتبہ پکار کر کہا کہ یا صاحبقران غلام کی خبر لیجیے کمک فرمائیے یہ گرگ مجھکو
لیے جاتا ہے حکیم صاحب کی صدا جو صاحبقران کی گوش مبارک مین آئی فوراً خیال
آیا اُس فیل کے تعاقب کو ترک کرکے حکیم کی طرف دیکھا ملاحظہ فرمایا کہ اجلاس جادو
گرگ بنا ہوا حکیم اسقلینوس کو پشت پر لادے ہوئے لیے جاتا ہے بس صاحبقران
نے ڈانٹ کر فرمایا کہ او حرامزادے کہان جاتا ہے مین آپہونچا بھلا یہ ممکن ہے کہ میری
موجودگی مین تو حکیم اسقلینوس کو لے جائے یہ فرماکر اور دوڑ کر قریب آگئے اجلاس
نے دیکھا کہ صاحبقران قریب پہونچ گئے فوراً اُسنے خیال کیا کہ اسی طور سے بھاگتا
ہون تو صاحبقران ایک ہاتھ تلوار کا رسید کرینگے میرا بھی کام تمام ہوگا اس سے
بہتر یہ ہوگا کہ اُڑ کر بھاگون بس اُسنے اُسی حالت مین جو سحر کیا تو دو پر پیدا ہوئے
یہ اُڑ کر چلا چونکہ اسکی قضا آچکی تھی بھر کر جاتا کہان بس صاحبقران نے جو ملاحظہ

فرمایا کہ جب مین قریب پہونچا اور اس حرامزادے سے [illegible] خبر کی نہ پائی تو یہ اژدر
چلا فوراً کمان دوش پر سے لی اور ترکش سے تیر لیا [illegible] چلہ دم کر کے تاک کر
جو مارا سہ سر کڑکی کمان سے صدا پیدا ہوئی کہ کہان بچکر [illegible] گوشہ امان نہ پائے گا
[illegible] انخ پیکان بہرہ کمان سے چھوٹ کر پر کو باز کر کے چلا اور چلایا کہ مین تیری روح کو قبض
کرنے کو آیا اجلاس تھوڑا ہی بلند ہوا تھا کہ وہ تیر جا کر گردن پہ پڑا کہ گردن کو توڑ کر
پار گذر گیا ساتھ تیر کے اُس ناپاک کی جان بھی نکل گئی دھڑ طرف زمین کے مائل ہوا
حلیم اُسکی پشت پر سے جدا ہوئے صاحبقران نے بڑھکر حلیم کو بالاے ہوا روکا اور
آہستہ سے زمین پر رکھدیا اسکا سر گر زمین پر گرنا تھا کہ ایک مرتبہ تمام عالم تاریک
ہوگیا برف باری و سنگ باری ہونے لگی سیاہ آندھی چلنے لگی خون برسنے لگا
بیر عمل مچانے لگے ادھر تو اجلاس کے مرنے کی علامت بلند ہوئی ادھر خیلتاش
کے مرنے کی کیونکہ یہ دونون عینی بھائی تھے اور زلزال جادو تو مجروح ہوکر ایسا
بھاگا کہ پھر پھر کر اُسنے نہ دیکھا کہ مین اسکے مقابلہ کو آیا تھا اور میرے ہمراہیون پر
کیا آفت گذری وہ فیل مست بنا تھا صاحبقران نے اُسکی خرطوم کھینچ لی تھی راوی
بیان کرتا ہی کہ وہ خرطوم نہ تھی بلکہ اُس خود پسند کے بینی تھی اس خود پسندی و
و سرکشی کا یہ انجام ہوا کہ ناک تواضع کی اُسی حالت سے بھاگا ہوا برابر چلا گیا
کسی مقام پر قیام نہ کیا صاحبقران نے تعاقب بھی ترک فرمایا اور اُدھر سے پلٹ کر
اجلاس کو قتل فرمایا مگر وہ ایسا خوف زدہ ہوا تھا کہ کسی مقام پر نہ ٹھہرا فوراً چلا گیا
اُسکو یہ بھی معلوم نہ ہوتا تھا کہ طلسم کشا عقب مین چلا آتا ہی یہ تو اُدھر کو بھاگا ہوا چلا
جاتا ہی ادھر اُن دونون کے مرنے کی علامت بلند ہوئی زمین کو زلزلہ ہوا ہوا تند
چلنے لگی بعد تھوڑے عرصہ کے وہ سب آفتین برطرف ہوئین میدان صاف ہوا آواز
آئی کہ کشتی نام مین خیلتاش جادو و اجلاس جادو ہائے افسوس مردیم و جان بر ادیم
بمطلب خود نرسیدیم یہ آواز آئی اور روشنی ہوئی صاحبقران نے ملاحظہ فرمایا کہ
ایک مقام پر [illegible] خیلتاش کی [illegible] پڑی ہوئی دوسری طرف لاش اجلاس کی پڑی ہوئی

ہوئی ہو تو اُنکے لگے [illegible] یا اُسکے دو ٹکڑے ہیں اور حکیم بیہوش زمین پر پڑا ہوا
ہے صاحبقران [illegible] کر حکیم اسقلینوس کو ہوشیار کیا حکیم کی جو آنکھ
کھلی تو اپنے کو خاک [illegible] صاحبقران کو اپنے برابر کھڑا پایا حکیم اسقلینوس
بسبب تکان کے بیہوش ہو گیا تھا جب ہوشیار ہوا یہ واقعہ دیکھا فوراً اُٹھا اور یہ
خیال دل میں پیدا ہوا کہ صاحبقران نے اجلاس کو قتل فرمایا ہے ورنہ یہ مجکو بیچلا
تھا اُٹھکر کے قدم پر گرا اور عرض کیا کہ آپ نے میری جان بچائی ورنہ وہ کافر تو مجکو
لے چلا تھا صاحبقران نے حکیم اسقلینوس کے سر کو سینہ سے لگایا اور فرمایا
کہ بابا اور تم کو خداوند کریم نے بچایا اُسکے شر سے مگر افسوس اس امر کا ہے کہ زلزال جادو
نکل گیا میں اُسکے تعقب میں چلا تھا اُسنے فیل مست بنکر حملہ کیا تھا میں نے خرطوم
نیزا اُسکی کھینچ لی وہ بھاگا میں تعقب میں چلا تھوڑی دور چلا تھا کہ تمہاری صدا آئی کہ
یا صاحبقران کمک فرمائیے میں اُسکے تعاقب کو ترک کرکے ادھر کو آیا کہ یہ امر
واجب تھا نہ معلوم وہ تم کو لے جاکر تمہارے ساتھ کیا سلوک کرتا یہاں آکر
اجلاس کو قتل کر کے تم کو رہا کیا اُسکے پنجہ سے وہ سحر سے پر پیدا کرکے اُڑکر چلا
تھا کہ میں نے تیر سے اُسکو قتل کیا وہ حرامزادہ نکل گیا خیر جانے دو ایسی سزا پائی
ہے کہ اب کبھی ادھر رخ تک نہ کرے گا حکیم نے صاحبقران کے ہاتھوں کو بوسہ
دیا اور بہت تعریف فرمائی حکیم نے دیکھا کہ دونوں کی لاشیں پڑی ہوئی ہیں حکیم
نے قصد کیا تھا کہ ملازموں کو حکم دوں کہ یہ لاشیں اُٹھا لے جاؤ اور کسی غار میں ڈالدو
کہ انکو جانوران صحرائی کھا جائیں یہ دل میں خیال کیا تھا کہ یکایک ایک ہوا زور
سے آئی اور ایک بگولہ پیدا ہوا اور اُن لاشوں کے قریب آیا اور اُنکو وہ ہوا اُڑاکر
اُس باغ سے طرف کوہ بے ستون کے لے گئی جب وہ غبار و بگولہ برطرف
ہوا اب جو دیکھا صاحبقران و اسقلینوس نے تو وہ لاشیں نہ تھیں اُن کے
جسم ناپاک سے وہ زمین پاک تھی اسقلینوس نے ملازموں کو طلب کرکے
فرمایا کہ اتنی زمین کھود کر اور مٹی کو لے جاکر دریا میں پھینکدو تا کہ یہ زمین پاک

ہو جائے اُن ناپاکون کا خون اس مسند پر گرا ہی یہ حکم [illegible] قران کے ہمراہ
بارہ دری مین آئے صاحبقران مسند پر جلوہ فرما ہو[illegible] سامنے بیٹھے
باتین ہونے لگین صاحبقران نے فرمایا کہ کیون تم کو کچھ [illegible] یہ ساحر کہان سے
آئے تھے گو اُنکے کلام سے یہ پایا جاتا تھا کہ یہ بے ستون کے پاس آئے ہین حکیم
نے عرض کیا یہ تینون مصاحبان خاص بے ستون سے ہین اُنمین ایک کا نام اجلاس جادو
تھا اور دوسرے کا نام خیلتاش جادو یہ دونون حقیقی بھائی تھے رہا تیسرا اُسکا نام
زلازل جادو تھا جو کہ بھاگ گیا ہی اب یہ جاکر ضرور بے ستون کو اس حال سے
آگاہ کرے گا وہ اور کوئی تدبیر کرے گا یا خود آئے گا صاحبقران نے فرمایا کہ چاہیے
وہ کسی کو روانہ کرے چاہے خود آئے کوئی مقام خوف نہین ہی بلکہ وہ خود آئے تو بہتر ہی
کیونکہ اسی کو قتل پر منحصر ہی کو وہ بے ستون کا فتح ہونا اور بادشاہ سابق کا رہا ہونا
استقلبنوس نے عرض کیا کہ خدا ایسا ہی کرے یہان تو یہ باتین ہو رہی ہین اُدھر بے ستون
دربار مین بیٹھا ہوا ہی سب سردار ساحر و غیر ساحر حاضر دربار کفر آثار ہین یہ حرامزادہ ان
سردارون کا انتظار کر رہا ہی کہ اجلاس وغیرہ جو برائے اسیری طلسم کشا گئے ہین وہ آلین
یا اُنکی خبر آئے اور ملکہ برجیس آفتاب منظر آئے تو مین مع لشکر زیر کوہ جاکر مقیم
ہون کہ اسنے سردارون سے کہا کہ نہ طائر سحر کچھ خبر اجلاس وغیرہ کے مقابلہ کی لیکر
آئے کہ اُنسے اور طلسم کشا سے کیونکر مقابلہ ہوا نہ وہ خود واپس آئے اسکا سبب
کیا ہی سردارون نے عرض کیا کہ ابھی مقابلہ نہ ہوا ہوگا کہ جو کچھ خبر آتی یا وہ خود واپس
آتے ہی باتین ہو رہی تھین کہ سامنے سے طائران سحر پیدا ہوئے اور سامنے
بے ستون کے آکر یون گویا ہوئے کہ ہم کو جو آپ نے روانہ فرمایا تھا کہ اجلاس
وغیرہ کے مقابلہ کا حال دیکھکر ہم سے آکر بیان کرنا تو ہم خبر لیکر آئے ہین سماعت فرمائیے
بے ستون و کل سردارون نے جو اُن طائرون کو دیکھا اور یہ کلام اُنسے سنا سب
اُس طرف کو متوجہ ہو گئے بے ستون نے کہا کہ ہان بیان کرو کہ کیا خبر لائے ہو
اُنھون نے اجلاس وغیرہ کا قریب قصر بہشت مثل پہونچکر ایک مقام پر قیام

اُنہون نے سحر تیار کیو [illegible] برائے فراموشی اسم اعظم روانہ کرنا اُسکا اندر قصر کے نہ
جانا اور عاجز ہو[نا] [illegible] سبب نہ پانا [illegible] کرنا اور کتاب سحر مین دیکھنا سبب کا
ظاہر ہونا اُنکا خوف [illegible] تخت پر سوار ہو کر جانا صاحبقران و حکیم اسقلینوس کا
صحن باغ مین ٹہلتے ہوئے ملنا اجلاس و حیلتانش کا صاحبقران کو باتون مین لگانا
زلازل کا باز سحر کو قفس سے رہا کرنا اُسکا سر پر صاحبقران کے گردش کرنا صاحبقران
کا متغیر ہونا حکیم کا صاحبقران کو اس حال سے آگاہ کرنا صاحبقران کا بازو پتلہ کے
سحر کو اسم اعظم سے برطرف کرنا اجلاس وغیرہ کا صاحبقران و اسقلینوس پر سحر
کرنا صاحبقران کا اُن سب سحر کو رد کرنا اُنکا عاجز آنا اور ہاتھ سے صاحبقران کے
و حیلتانش و اجلاس کا مارا جانا اور زلازل جادو کا مجروح ہو کر بھاگنا سب
حال ابتدا سے انتہا تک کل و جز بیان کیا مگر مقطع مجبورانہ نہ بیان کیا ہوا اور کہا کہ
زلازل جادو آتے ہونگے ملاحظہ فرمایئے گا یہ جو لے ستون نے سُنا حواس
جاتے رہے کمر ٹوٹ گئی ہمت پست ہوگئی مگر اپنی اس حالت سے کسی کو آگاہ
نہ کیا بلکہ یہ کہا کہ اگر اجلاس وغیرہ مارے گئے تو کیا غم ہے یہان ساحرون کی کمی نہین
ہے ایک سے ایک زبردست موجود ہے وہ بہت مغرور ہوگئے تھے اپنے غرور کے
سبب سے پست ہوئے ایسے ایسے ساحر زبردست موجود تھے اُنکے اوپر سبقت
کی یہ نہ خیال کیا کہ ہم جوان لوگون کے سامنے اُٹھ کر آتے بڑے مہم کا قصد کرتے
ہین اور سبقت کرتے ہین تو اسکا کیا انجام ہوگا جیسا کیا ویسی سزا پائی یہان کب گیا
وہ اپنی جان سے گئے لے ستون یہ کہی رہا تھا کہ ایک مرتبہ بسامنے سے
زلازل جادو دکھائی دیا کہ مُنھ پر ناک ندارد خون بہتا ہوا چلا آتا ہے کپڑے خون
سے رنگین راوی بیان کرتا ہے کہ یہ بھاگا بھاگ چلا آیا جب بہت دور نکل آیا اب
اسنے پلٹ کر دیکھا کہ طلسم کشا عقب مین تو نہین آتا ہے جب اسنے دیکھا کہ کوئی
نہین آتا ہے تو یہ ٹھہرا اور اسنے اپنی صورت تبدیل کی یعنی ہاتھی سے انسان بنا اور
سحر کر کے اُڑ کر چلا اب آکر پہونچا سب نے دیکھا کہ بد حواس ہے سامنے لے ستون

کے گر پڑا اور یون رو رو کر گویا ہوا کہ اجلاس شمشتاش ... ہم آب سے ادا
ہوئے طلسم کشا کے ہاتھ سے یار سے گئے میری یہ ... یہ درجہ طلسم کشا
نے کیا کہ اب مین کسی کو منھ دکھانے کے قابل نہ رہا ... حضور پر سے تصدق
ہوئے مین ناک کا ہو گیا مین نے اپنی خود بینی کی سزا پائی ایسی زک اٹھائی کہ ناک
کٹوائی ایسی طرف کا نہ رہا بے ستون نے کہا کہ صاف طور سے بیان کرو تب
زلازل جادو نے ابتدا سے سب حال مکرر بیان کیا بے ستون نے فکر نہین
کی کہا کہ اچھا تم شفاخانہ کو جاؤ اپنا علاج کرو ہم دیکھ لینگے زلازل کو تو طرف
شفاخانہ کے روانہ کیا اب یہ سردارون سے کہنے لگا کہ کیا تدبیر کی جائے سب نے
کہا کہ ملکہ کو آپ لیتے دیجیے تو پھر لشکر کشی فرمائیے بے ستون نے کہا کہ اچھا یہ تو
ملکہ برجیس آفتاب منظر کے انتظار مین ہے اسکو تو انتظار مین مصروف رکھا
جاتا ہے اور زلازل جو شفاخانہ مین گیا اسکے ٹانکے لگائے گئے مرہم کی پٹی چڑھائی
گئی راوی بیان کرتا ہے کہ جب زلازل کو طرف شفاخانہ کے روانہ کیا تھا اسکے بعد
اجلاس وخیلتاش کی لاشین آئین اور دھما دھم سامنے بے ستون کے گرین سب
اہل دربار نے انکو کشتہ پایا سب نے بہت افسوس کیا اور ہر ایک انکے واسطے
رویا ادھر ان لاشون مین خود بخود آگ لگ گئی تھی انکے جسم سے شعلے پیدا ہوئے اور
جلکر خاک ہوگئین اس راکھ کے انبار سے دو طائر پیدا ہوئے اور پرواز کرکے سامنے
بے ستون کے آئے اور بزبان انسانی گویا ہوئے کہ اے بے ستون کیا غفلت
مین پڑا ہے آگاہ ہو کہ طلسم کشا کوہ بے ستون کو فتح کرے گا اور تو ضرور ضرور مارا
جائے گا اور یہ کوہ برباد ہو گا بادشاہ سابق رہا ہو کر طلسم کشا کا شریک ہوگا طلسم
کشا کے ہاتھ لوح آئے گی طلسم کشا لوح کے ذریعہ سے طلسم کو فتح کرے گا طلسم
کی عمر تمام ہو گئی ہے شنکال مارا جائے گا یہان اہل اسلام کا قبضہ ہو گا اور لوگونکا
قبضہ نہ ہوگا مذہب عجائب پرستی کا کوئی نام نہ لے گا جو طلسم کشا کا شریک
ہو گا وہ امان پائے گا اور جو نہ شریک ہو گا بس وہ مارا جائے گا اور ذلیل ہوگا اسکے

لاشی کو زانو زر ... واقعہ پیش آئے گا ہم نے آگاہ کر دیا یہ کہکر وہ طائر
ایک درخت کو ر... ذکر کے یہ دونوں بیر تھے جو کہ اجلاس و خیلفاش
کے قبضہ مین تھے اُس ... سے رہا ہوئے خوشی خوشی اپنے مقام کو چلے گئے اُنکا
مرنا انکے حق مین بہتر ہوا جب وہ طائر یہ کہکر پرواز کر گئے بے ستون کو بہت حیرت
ہوئی ہر ایک اپنے دل مین خیال کرنے لگا کہ متواتر یہ خیال کان سے گذر رہے ہین
کہ کوہ بے ستون فتح ہوگا بے ستون مارا جائے گا طلسم کشا بادشاہ سابق کو رہا
کرے گا لوح حاصل کر کے طلسم کو فتح کرے گا دیکھیے انجام کیا ہوتا ہے جو طلسم کشا کا
شریک ہوگا وہ عزت پائے گا جان سے بچے گا زندہ رہے گا جو شراکت نہ کریگا
وہ مارا جائے گا ذلیل ہوگا بڑی خرابی ہے کہ اگر شراکت طلسم کشا کرتے ہین تو اپنا آبائی
مذہب ترک کرنا پڑتا ہے سب بُرا کہتے ہین نہین شراکت کرتے تو خرابی ہے ہر ایک
نے یہی اپنے دل مین سوچ لیا کہ چاہے ذلت ہو چاہے عزت ہم سے تو آبائی
دین نہ ترک کیا جائے گا ہم شراکت بے ستون سے دست بردار نہ ہونگے نہ
اپنے سردار سے منحرف ہونگے راوی بیان کرتا ہے کہ ان سب کو تو اس فکر و تردد مین
رکھا جاتا ہے بعض تو اپنے مذہب پر قائم رہے کہ دل سے صلاح کر رہے ہین بعض
اس فکر مین ہین کہ کسی تدبیر سے جان بھی بچائین اور آبرو بھی راوی تو انکو اس حال
مین مصروف چھوڑتا ہے اور کچھ حال صاحبقران کا تحریر ہوتا ہے کہ دوسرے دن
صاحبقران بوقت سحر بالائے برآمدہ مع حکیم اسقلینوس کے کرسی جواہر نگار
پر جلوہ فرما تھے سیر صحرا فرما رہے تھے بیرون قصر بارہ ہزار ملازم حکیم اُترے
ہوئے تھے پڑاؤ کیے ہوئے تھے اُدھر ملکہ لعلان حور پیکر اپنے کوہ پر بیٹھی
ہوئی جنگل کی سیر کر رہی تھی مگر دل مین خواجہ کا خیال تصویر خیالی پیش نگاہ تھا
کا تصور بندھا ہوا وزیرزادی و دیگر مصاحبین گرد و پیش جمع کہ یکایک سب نے
دیکھا کہ ایک جوگی ایک شیر ژیان پر سوار اُس شیر کے ہر بن مو سے شعلے نکلتے
ہوئے آنکھ و منہ سے دھواں نکلتا ہوا وہ جوگی صاحب اُسپر بیٹھے ہوئے

تہمت گیروی باندھے ہوئے کرتہ پہنے ہوئے سر پر ایک [illegible] رکھے ہوئے سیاہ رنگت بڑے بڑے بال موٹے موٹے ہاتھ پاؤن بھبھو [illegible] ر صندل کی لگی ہوئی قشقہ کھنچا ہوا ٹیکا پیشانی پر دیا ہوا بڑے بڑے دا [illegible] ین لال لال یہ معلوم ہوتا ہے کہ دو طاس خون ہین آنکھ و کان و منھ سے شُد [illegible] ے ہوئے کالے کوڑیالے جسم سے لپٹے ہوئے بچھو پیشانی پر بجاے ابرو کے سیاہ بنے ہوئے جھولی شانہ پر پڑی ہوئی ہاتھ ہین بجاے کوڑے کے افعی سیاہ اس شان و شوکت سے نمایان ہوئے وہ سب کے سب دیکھ کر ڈر گئین ہر ایک کانپ کر رہ گئی اپنا اپنا سحر فراموش کر کے مارے خوف کے مگر وہ جوگی صاحب کسی طرف متوجہ نہ ہوئے اپنے شیر کو مہمیز کیے ہوئے چلے جاتے تھے ایک نے دوسری سے اشارہ کیا کہ بہت بڑا ساحر ہے اسکے شر سے خداوند بچائین پوچھین نہ معلوم کدھر جاتا ہے اور کس خیال مین ہے ایسے کی خدمت کرنا باعث افتخار و موجب ثواب ہے دوسری نے جواب دیا کہ خداوند اسکی شکل نہ دکھائین خواہین تو یہ باتین کر رہین تھین کہ ملکہ اور وزیرزادی کی بھی نگاہ پڑ گئی وزیرزادی نے ملکہ سے عرض کیا کہ حضور نے ملاحظہ فرمایا کہ کیسا زبردست یہ جوگی ہے جو کہ شیر پر سوار اس جنگل سے پیدا ہوا ہے ہم کو برسون گذرے یہان رہتے ہوئے اکثر جنگل کی سیر بھی کی ہے مگر اس جوگی کو کبھی نہین دیکھا نہ معلوم یہ کہان مقیم رہتے تھے اور اب یہ کدھر جاتے ہین ملکہ نے جواب دیا کہ یہ یہان کے باشندون مین سے نہین معلوم ہوتا ہے اور کسی شہر کا رہنے والا ہے یہ لوگ تو جنگل جنگل و صحرا صحرا کوہ کوہ پھرا کرتے ہین جدھر جی چاہا نکل گئے اسطرف بھی نکل آئے ہین نے پہلے ہی تم سے دیکھا تھا اور خیال کر رہی تھی واقعی ساحر زبردست اور بہت بڑا جوگی ہے اور بہ ظاہر صاحب کمال معلوم ہوتا ہے اور ایک دل میرا یہ کہتا ہے کہ یہ بنا ہوا ہے تو ساحر مگر ایسا نہین ہے جیسا کہ اسنے اپنے کو بنایا ہے اگر میرا دل ٹھکانے ہوتا تو مین ضرور اسکو اپنا مہمان کرتی اور امتحان سحر کرتی اگر صاحب کمال ہوتا تو شاگرد ہوتی مگر کیا کرون مجبور ہون وزیرزادی نے عرض کیا کہ ملکہ میرے قیاس مین یہ آتا ہے

کہ اس جوگی کو … سے اسیری طلسم کشا روانہ کیا ہو کیونکہ یہ تو اسی طرف
جاتا ہی کیونکہ … ز ایسے ہی لوگون سے ملاقات ہو اور ایسے لوگ بے ستون
کے شریک ہین … لوئی ہوگا کہ اُسکو بے ستون نے روانہ کیا ہوگا کہ جاکر تم
طلسم کشا کو اسیر کر لا … بحکم بے ستون اُسی طرف کو جاتا ہی ملکہ نے کہا کہ اے دل آرا
تم سچ کہتی ہو اگر یہ طلسم کشا کی گرفتاری کو جاتا ہی تو جائے مجھکو کیا غرض مین یہ جانتی ہون کہ
جسطور سے مین طلسم کشا کے مقابلہ سے عاجز ہوکر واپس آئی ہون یہ بھی واپس آئیگا یہ
تم سب سے بلا خوف و خطر کہے دیتی ہون کہ طلسم کشا پر کوئی غالب نہ آئیگا جو جائیگا
یا تو اپنا سا مُنھ لیکر واپس آئیگا یا اسیر ہوگا یا مارا جائیگا وزیرزادی نے عرض کیا کہ
بجا ارشاد ہوا یہ کہکر کہا کہ اے ملکہ میرا تو جی چاہتا ہی کہ اس جوگی کا کسی طور سے امتحان ہو جاتا
کیونکہ طلسم کشا کیطرف جاتا ہی معلوم ہو جاتا کہ جس بھروسہ پر جاتا ہی کیسا ساحر ہی
ملکہ نے کہا کہ اگر تیری یہی مرضی ہی تو ابھی معلوم ہوا جاتا ہی یہ کہکر ملکہ کے سامنے
ایک نارنج سیندور سے رنگا ہوا رکھا تھا ملکہ نے وہ نارنج اُٹھا کر اسم سحر دم کرکے
اُس جوگی کی طرف پھینکا وہ جوگی صاحب اپنے شیر آتش پر سوار بلا خوف چلے جاتے
تھے یہ بھی اُنکو خبر نہ تھی کہ یہان کوہ پر کون لوگ بیٹھے ہین اور کسی نے میرا امتحان کیا ہی اُدھر وہ
نارنج قہقہہ کرتا ہوا قریب اُن جوگی کے آیا اور خود بخود قریب پہونچکر شق ہوا اور سرد ہوکر
زمین پر گرا اور خاک مین مل گیا بالکل جوگی پر سحر ملکہ نے اثر نہ کیا یہ جو ملکہ نے دیکھا وزیرزادی
سے فرمایا کہ یہ جوگی بڑا صاحب کمال ہی کیونکہ میرے سحر نے بالکل اُسپر اثر نہین کیا
بلکہ اُسکے قریب پہونچکر میرا سحر بالکل بیکار ہو گیا اور یہ سحر میرا بہت زبردست
تھا اگر کوئی ساحر زبردست بھی مقابلہ مین ہوتا تو وہ بھی اسکو بہت مشکل سے
دفع کرتا اور اس ساحر و جوگی کے قریب جاکر بیکار ہو گیا اُسنے اُس کے دفع کرنے
کی فکر تک نہین کی وزیرزادی نے عرض کیا کہ پھر تو معلوم ہوتا ہی کہ یہ ضرور طلسم کشا پر
غالب آئیگا جب ایسا ساحر زبردست ہی ملکہ نے جواب دیا کہ اے دل آرا اگر
سامری و جمشید بھی اگر مقابلہ کرین طلسم کشا سے تو وہ بھی طلسم کشا پر غالب آ نہ سکینگے

کیونکہ وہ مالک اسم اعظم ہی اور جو مالک اسم اعظم ہو [illegible] ن کرتا ہی جب تک
اسم اعظم فراموش نہ کیا جائے اُسوقت تک اُسپر [illegible] ں طلسم کشا پر کسیکا
سحر اثر نہ کرے گا یہ جوگی بھی جائے گا اپنا منھہ سے [illegible] کا دل آرا نے
عرض کیا بجا ارشاد ہوتا ہی ملکہ نے کہا کہ رہ جاؤ مین ایک سحر اور کرتی ہون یہ کہکر جھولی
سے ایک گولہ نکالا اُسپر اسم سحر دم کرکے سر اُٹھایا اور قصد کیا کہ جوگی پر مارون اب جو
جوگی کیطرف دیکھا تو جوگی کو نہ پایا جوگی اتنے عرصہ مین چلا گیا تھا ملکہ خاموش ہوگئی
گولہ کو جھولی مین رکھ لیا اور وزیر زادی سے کہا کہ کیا کرون وہ جوگی اتنے عرصہ مین چلا
گیا ابکی کا میرا سحر رد کرتا تو مین جانتی کہ بڑا صاحب کمال ہی اُسکی قضا نہ تھی جو وہ چلا گیا
خیر وہان جاکر جب ذلیل ہوکر واپس آئے گا تو دیکھا جائے گا یہ کہکر لعلان تو کوہ پر سے
اُٹھکر اپنے باغ کو چلی گئی ادھر وہ جوگی صاحب شیر پر سوار اُسی طور سے چلے جاتے
ہین اُن پر یہ کلمہ ہی کہ بجرنگ بجرنگ سواے اس کلمہ کے کوئی بات نہین کرتے ہین
کہ اسیطور سے بجرنگ بجرنگ کہتے ہوئے اُس مقام پر پہونچے کہ جہان بیرون قصر بلازنان
حکیم اسقلینوس فروکش تھے خیمے وغیرہ برپا تھے اُدھر بالاے قصر برآمدہ پر صاحبقران
و حکیم اسقلینوس بیٹھے ہوئے جنگل کی سیر کر رہے تھے کہ جوگی صاحب وہان پہونچے
اُن لوگون نے جو اس شان و شوکت سے وہیئت کا جوگی شیر پہ سوار دیکھا اور دیکھا
اسی طرف آتا ہی سب کے حواس جاتے رہے سب کے سب خائف و ترسان ہوئے
آپس مین کہنے لگے کہ خداوند کریم اس جوگی کے شر سے بچائے یہ ضرور طلسم کشا کی تلاش مین
ادھر کو آتا ہی بے ستون کا بھیجا ہوا ہی دو ایک نے کہا کہ آتا ہی تو آنے دو بنا کیا لیگا
جیسا ہم سے سوال کرے گا ویسا پائے گا ہمارا خدا حافظ ہی ہم خداپرست ہین
یہ ساحر ہی ہمارا کیا کر سکتا ہی تم سب نے دیکھا تھا کہ بھانجی شنگال کی کس زور و شور
آئی تھی وہ عاجز ہوکر چلی گئی اجلاس و حیلتاش و زلزال جادو آئے مصاحبان
خاص بے ستون مارے گئے ایک اپنی ناک کٹوا کر بھاگ گیا یہ بھی یا مارا
جائے گا یا اسیر ہوگا یا بھاگ جائے گا ہم کیون خوف کرین کیون ڈرتے ہو

اپنے حواس درست ... تھے اُنکے یہ قول تھے مگر اُنکی باتون سے کسی کا خوف
برطرف نہ ہوا اُمید ... ن زدہ رہے مگر یہ کیا کہ سب نے ہتھیار لگا لیے اور
آمادہ ہو کر بیٹھے مگر ایسا ... تم تھا ہر ایک کو اپنی جان کی پڑی ہوئی تھی اُدھر وہ
جوگی صاحب اُس مقام پر جو پہونچے چارونطرف سے سب نے گھیر لیا ہر ایک اپنی
اپنی کہہ رہا ہے وہ جوگی یہی کہے جاتے ہین بجز نگ جب چارون طرف سے
لوگون نے گھیر لیا ایک مرتبہ بنگاہ قہر اُنکی طرف دیکھا دیکھنا تھا کہ سب کے سب
مارے خوف کے پیچھے ہٹ گئے قریب سے جوگی صاحب کے جوگی صاحب نے ایک
مرتبہ باآواز مہیب کہا کہ تم لوگون نے کیون ہم کو گھیرا ہے کیا بات ہے اور تم کون لوگ ہو
ہم تو خداوند سامری وجمشید وعجائب نگار کا فرستادہ پاس امیر حمزہ وحکیم اسقلینوس
کے آیا ہے کیا یہی باغ حکیم اسقلینوس کا ہے ہم خداوندون کا مصاحب خاص ہے ہم
سے اُنھون نے فرمایا ہے کہ حمزہ حکیم اسقلینوس کے باغ مین ہے حکیم اسقلینوس
کا مہمان ہے اور ہمارے خاص بندہ حکیم شیاطین کو حمزہ نے اپنے عیار کے ذریعہ سے
گرفتار کرا کے قید کیا ہے بس مجکو خداوندون نے روانہ فرمایا ہے کہ تم جاکر حمزہ کو سمجھاؤ کہ
وہ ہمارے خاص بندہ حکیم شیاطین کو رہا کر دے ہین بموجب حکم کے ادھر کو آیا ہون
اُنھون نے فرمایا تھا کہ باغ اسقلینوس و قصر بہشت مثل ہین حمزہ وحکیم
اسقلینوس ہین حکیم اسقلینوس مسلمان ہو گیا ہے گو وہ قبل سے خداپرست تھا
مگر اپنے کو پوشیدہ کیے ہوئے تھا جب حمزہ ادھر آیا اُسنے اپنے کو ظاہر کیا اور اُسکا
شریک ہو گیا ہان بتاؤ یہی باغ ہے حکیم کا اور حمزہ حکیم کا مہمان ہے یا نہین اُن لوگون نے
کہا کہ ہم ملازم ہین حکیم کے اور یہی باغ ہے ضرور ہمارے مالک حکیم اسقلینوس کا
اور حمزہ طلسم کشا ضرور اُنکے مہمان ہین اور حکیم شیاطین بھی ضرور اُنکے پاس قید
ہین جو آپ کا منشا ہو بیان فرمایئے ہم اُن کو آگاہ کرین جوگی صاحب نے جواب دیا
کہ ہم اُنکے پاس آئے ہین اور اُنکے پاس جاینگے اُن لوگون نے جواب دیا کہ آپ
یہان قیام فرمایئن ہم اطلاع کر لین اور اجازت ہو لے تو شوق سے تشریف لیجایئگا

جوگی نے کہا کہ ہمارے لیے اجازت کی کوئی ضرورت ... زت کے جائینگے
یہ کہکر شیر کو مہمیز کرکے بجرنگ بجرنگ کہتے ہوئے طرف ... ن حکیم اسقلینوس
نے قصد کیا کہ روکیں جو کہ ذرا منچلے تھے وہ سامنے آ ... ھا کہ یہ لوگ
روکنے کے قصد سے سامنے آتے ہیں بنگاہ قہرآلودہ دیـ ... ھا گو کہ وہ لوگ منچلے
اور بہادر تھے مگر اس قہر کی نگاہ سے دیکھا کہ اُنکے بھی اندام میں تھرتھری پڑگئی اور
سامنے سے ہٹ گئے مگر ایک تلاطم مچ گیا ہر ایک غل مچانے لگا چند ملازم دوڑ کر
طرف قصر کے چلے اس قصد سے کہ قبل اُنکے جانے کے اور وہاں پہونچنے کے ہم حکیم
اسقلینوس و طلسم کشا کو آگاہ کریں کہ اسطور سے ایک جوگی اندر قصر کے آتا ہی ہم نے
لاکھو لاکھ روکا مگر وہ ہم سے نہیں رُکتا ہی برابر چلا آتا ہی اُسکی زبان پر یہی کلمہ ہی کہ
بجرنگ بجرنگ یہ لوگ تو طرف قصر کے چلے اور وہ جوگی صاحب بھی چلے آتے ہیں اُدھر
بالاے برآمدہ حکیم اسقلینوس و صاحبقران بیٹھے ہوئے سیر کر رہے تھے کہ یکایک
غل و شور کی اہل لشکر کی صدا کان میں آئی پہلے حکیم نے طرف اپنے لشکر کے دیکھا
پہلے نگاہ حکیم کی جوگی پر پڑی دیکھا کہ ایک جوگی شیر پر سوار طرف قصر کے چلا آتا ہی بیس
ملازموں کا مجمع اُسکے عقب میں ہی مگر اُسکا کوئی کچھ بنا نہیں سکتا ہی جوگی کی صورت
اور ہیبت کو جو حکیم اسقلینوس نے دیکھا ایسی ہیبت طاری ہوئی کہ رعشہ اندام میں
پڑگیا دل میں کہا کہ پناہ بذات خدا کیا بدشکل انسان ہی خدا اُسکے شر سے محفوظ رکھے
یہ دل میں کہا صاحبقران سے کہ حضور نے ملاحظہ فرمایا کہ ایک جوگی اسطرف کو
چلا آتا ہی کیسا بدشکل اور زبردست ساحر معلوم ہوتا ہی خداوند کریم اُسکے شر سے
مجھکو اور آپ کو بچائے یہ ضرور ہمارے اور آپ کے ایذا رسانی کے لیے آتا ہی بارہ
ہزار میرے ملازم ہیں مگر ایک اُسکا کچھ نہیں بنا سکتا ہی بڑا زبردست ساحر معلوم
ہوتا ہی دیکھیے کیسا شور و غل ہی صاحبقران ملاحظہ فرما چکے تھے حکیم سے فرمایا کہ
کوئی مقام خوف نہیں ہی آتا ہی تو آنے دیجیے کیا بنائے گا یہ کہکر فرمایا کہ چلو قصر میں
بیٹھیں بس حکیم و صاحبقران دونوں برآمدے پر سے اُٹھکر بارہ دری میں آئے

صاحبقران تشریف [illegible] حکیم سامنے بیٹھے صاحبقران نے حکیم سے فرمایا کہ کیا بخیر بندہ
بدشکل انسان [illegible] میں نے بڑے بڑے ساحر دیکھے مگر ایسا ساحر کوئی میری نظر
سے نہیں گذرا [illegible] کا سحر میں مثل و نظیر نہ تھا مگر وہ بھی ایسی بدشکل نہ تھی اور یہ
ہیبت اسکی نہ تھی جو [illegible] ہیں وہ ایک ہے اور کوئی پیدا نہیں سکتا ہے صاحبقران
یہ فرما رہے تھے کہ دیکھا چند سوار بدحواس دوڑے ہوئے چلے آتے ہیں سانس پھولی ہوئی ہے پسینہ میں
غرق ہیں آکر پاس کھڑے ہوئے حکیم و صاحبقران نے جو یہ حالت انکی دیکھی گھبرا کر پوچھا کہ کیوں تم لوگ
کیوں اسقدر گھبرائے ہوئے آئے ہو اور کیا سبب ہے جو اسقدر پریشان ہو حواس درست کرکے
کلام کرو کیا غضب آئے ہو یہ جو حکیم استقلینوس و صاحبقران نے فرمایا ان لوگوں نے حواس
اپنے درست کرکے یوں عرض کیا کہ ہم لوگ اپنے بستر پر بیٹھے ہوئے تھے کہ یکایک ہم نے دیکھا کہ ایک
جوگی صحرا سے شیر پر سوار ظاہر ہوا اور ہماری طرف آیا جب لشکر میں پہونچا تو ہم نے بڑھکر دریافت کیا
کہ آپ اسوقت تشریف لائے ہیں اور کہاں تشریف لے جائیے گا فرمایا کہ ہم سامری و جمشید کے پاس
سے آئے ہیں انھوں نے مجھکو حمزہ و استقلینوس کے پاس بھیجا ہے کیونکہ انکا بندہ خاص شیاطین
انکے پاس قید ہے اسکی سفارش کی ہے اور کہا ہے کہ اب ان حرکات سے باز آؤ ابھی تک ہم تمھارا
بہت پاس کرتے ہیں مگر اب ظلم و بدعت تمھارا ہمارے بندوں پر حد سے زیادہ ہو گیا ہے اب ہم کو خیال
آیا ہے ہم تم کو آگاہ کرتے ہیں اب ظلم و بدعت نہ کرو آیندہ تم کو اختیار ہے جب ہم نے یہ سنا کہ آپکے
پاس آئے ہیں ہم نے عرض کیا کہ ہم خبر کر لیں آپ تشریف لے جائیے گا کہا کہ کوئی ضرورت نہیں ہے ہم بدون
اطلاع کے جائینگے ہم نے تصدیع دینے کا کیا ایسی قہر کی نگاہ سے دیکھا کہ پھر جرأت نہ ہوئی کہ کلام
کریں یا روکیں وہ ہم سب کو قہر و غضب سے دیکھ کر ادھر کو چلے ہم بھاگے کہ آپ کو خبر کریں جب ازراہ
نعمت ایک کلمہ جو کہ انکی زبان پر ہے وہ ہماری سمجھ میں نہیں آتا ہے سوائے اس کلمہ کے کوئی کلمہ
نہیں کہتے ہیں یہی کلمہ زبان پر ہے کہ بحر رنگ بحر رنگ نہ معلوم اسکا کیا منشا ہے صاحبقران نے یہ
سنکے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے کوئی بچہ شیطان ہے یہ بھی شعبدہ ہے کسی ساحر کا کچھ خوف نہ کرو آتا ہے
تو آنے دو روکو مت ہم سمجھ لینگے انھوں نے عرض کیا کہ ہمارے روکے سے وہ کب رکے گا وہ
لوگ یہ کہہ رہے تھے کہ صاحبقران نے دیکھا کہ سامنے سے وہ جوگی اسیطور سے شیر پر سوار

چلا آتا ہی عقب مین اُسکے چند ملازم حکیم کے ہین کہ صاحبقر... ان کو اشارہ کیا کہ
تم پلٹ جاؤ وہ فوراً اشارہ پاتے ہی اُسکے عقب سے ... اسپطور سے شیر
پر سوار بجر نگ بجرنگ کہتا ہوا بارہ دری مین آیا ہر جن موے ... منھ سے شیر کے بھی
شعلہ نکلتے تھے اور جوگی کے بھی تمام جسم مین سانپ کالے کوڑیالے پٹے ہوئے تھے کہ وہ جوگی
بارہ دری مین قریب فرش کے آکر شیر پر سے اُترا مگر اب کلام نہین کرتا ہی بجر نگ بجرنگ کہہ رہا ہی
یہ نگاہ غور صاحبقران و حکیم کو دیکھا منشا یہ تھا کہ کوئی تعظیم کو نہ اُٹھا حکیم نے قصد کیا تھا کہ تعظیم
کو اُٹھون کہ صاحبقران نے منع فرمایا تھا اشارہ سے کہ کافر ہی دوسرے ساحر اسکی تعظیم کو نہ
اُٹھو حکیم بھی نہ اُٹھے تھے جوگی نے مُنھ سے کچھ نہ کہا سوائے بجر نگ کے مگر اشارہ سے بطور
ساحر پرستان سلام کیا کسی نے جواب سلام نہ دیا سب خاموش بیٹھے رہے کہ جوگی نے اِدھر اُدھر
دیکھا کہ کہان بیٹھون جب صاحبقران نے دیکھا کہ جوگی اِدھر اُدھر دیکھ رہا ہی خیال فرمایا کہ
جگہ کی تلاش کر رہا ہی اشارہ فرمایا کہ مسند پر آکر بیٹھو صرف اس خیال سے مسند پر بٹھایا کہ یہ بدون
طلب مہمان آیا ہی گو بہ قصد دشمنی آیا ہی اور کافر بھی ہی مگر مہمان تو ہی اور صاحبقران صاحب
خلق بھی ہین تعظیم کو جو منع کیا اور خود بھی نہ اُٹھے اسکا یہ سبب تھا کہ حکیم تو کانپ رہے تھے
بہ سبب خوف کے یہ خیال فرمایا کہ اگر حکیم تعظیم کو اُٹھے بہ سبب کانپنے کے گر پڑے تو یہ جوگی
خیال کرے گا کہ میرا خوف غالب آیا یہ زیادتی کرے گا اور عزت اسلام مین فتور واقع ہوگا اور
حکیم کی حقارت ہوگی اور خود بھی اسی خیال سے نہ اُٹھے کہ اگر مین اُٹھونگا تو حکیم بھی ضرور اُٹھیگا
یہی انجام ہوگا بس آپ بھی بیٹھے رہے اور حکیم کو بھی نہ اُٹھنے دیا مگر برابر بلا کر بٹھایا جب
جوگی بیٹھ چکا اُسوقت اُسنے اِدھر اُدھر دیکھنا شروع کیا شیر سامنے قریب فرش کھڑا ہوا ہی
کسی سے بولتا نہین ہی ملازمان حکیم دست بستہ حاضر ہین مگر ہر ایک کا دم نکلا ہوا ہی کہ شیر
کھا جائے گا اگر ذرا تم نے حرکت کی سب تصویر گلی بنے ہوئے کھڑے ہین اُدھر حکیم استقلینوس
کی خود یہ حالت ہی کہ جب سے جوگی کو دیکھا ہی اندام مین رعشہ ہی قلب گھبرایا جاتا ہی یہی خیال
ہی کہ دیکھیے کیا ہوتا ہی یہ بڑا زبردست ساحر معلوم ہوتا ہی مگر اپنے کو سنبھالے ہوئے بیٹھے تھے
جب جوگی بیٹھ چکا اِدھر اُدھر دیکھنے لگا مگر یہ کہے جاتا ہی بجر نگ بجرنگ زبان تالو سے

نہین لگتی ہی صاح [illegible] یشان ہوگیا ہی ایک مرتبہ جوگی کی طرف دیکھکر فرمایا کہ بیکار
بجرنگ بجرنگ کہکر [illegible] کام کو آئے ہو وہ کام بیان کرو اس بک بک سے کیا
حاصل ہی ہم اس [illegible] ین سمجھتے ہین یہ معمہ ہماری سمجھ مین نہین آتا ہی ہم کو بھی تو
معلوم ہو کہ آپ کس غرض سے یہان تشریف لائے ہین یہ جو صاحبقران نے فرمایا جوگی نے
بہ نگاہ قہر صاحبقران کے چہرہ پر نگاہ کی اور خاموش ہوا صاحبقران کو بالکل خوف نہ
تھا یہ بھی خیال نہ تھا کہ یہ ساحر ہی یہ بھی نہ جانتے تھے کہ یہ کون آیا ہی بلا خوف و خطر بیٹھے ہوئے
تھے جب صاحبقران نے جوگی کی طرف مخاطب ہوکر یہ فرمایا تھا کہ بیکار کی بک بک
کرکے دماغ خالی کیا ہی تو حکیم صاحبقران کی اس تقریر سے بہت ہی خوفزدہ ہوا تھا
کہ ایسے ساحر زبردست کے منھ پر یہ کہا کہ بیکار دماغ پریشان کرتے ہو ایسا نہ ہو کہ برہم ہوکر
آمادہ فساد ہو اس سے تو صلح کی تقریر کرنا تھی تاکہ یہ شر دفع ہو نہ کہ وہ تقریر کہ جس سے فساد
کی صورت نکلے بہ نرم زبانی اور خوش بیانی اسکو رام کرنا تھا اُدھر جب صاحبقران کی
تقریر سُنکے جوگی نے بنگاہ قہر دیکھا حکیم کے دم پر بن گئی کہ غضب ہوگیا کہ جوگی کو غصہ آگیا
آفت برپا ہوتی ہی اُدھر جوگی نے صاحبقران کی طرف دیکھکر خاموشی اختیار کی چند
منٹ تک خاموش رہا اُسکے بعد صاحبقران کیطرف مخاطب ہوکر بآواز غیظ آلودہ صاحبقران
سے کہا کہ آپ بڑے نازک دماغ ہین کہ یہ میری نسبت کہتے ہین کہ بک بک کرکے دماغ پریشان
کردیا ہی مجھ ایسے بندۂ خاص و عبادت گذار سے ایسے کلام کرتا ہی معلوم ہوا کہ تم کو بہت غرور ہوگیا
ہی اپنے زور و طاقت پر اور خداوند سامری کے بندونکو قتل کرکے مغرور ہوگئے ہو کہ اُسکے خاص
بندون سے ایسے کلام کرتے ہو قہر خداوند سامری و جمشید سے نہین ڈرتے ہو اُنھون نے طرح
دے دیکر تم کو بہت سر چڑھایا ہی کہ کچھ بھی تم کو خیال نہین ہی خداوند سامری و جمشید کو ترک
کرکے جسنے پیدا کیا تھا خدائے نادیدہ کی پرستش پر کمر کسی اور سامری کے بندونکو قتل کرنا شروع
کیا یہ اچھا نہین کیا ہی اسوقت تک خداوندون کو خیال نہ آیا اب خیال آیا ہی آگاہ ہو کہ
مجکو تمھارے پاس بھیجا ہی کہ مین تم کو آگاہ کرون اے حمزۂ عرب آگاہ ہو کہ اسوقت خداوند
سامری و جمشید اور اُنکے کل نائب باغ جنت مین قصر یاقوت نگار مین جلوہ فرما تھے سب

حاضر خدمت تھے کہ لقا خداوند ثانی و فرعون ثانی و زربرجد [illegible] ئی حمزہ عرب
نے جو کہ انکا بندہ خاص ہے اور آپ نے اُسکو اور اُسکے بندوں [illegible] سرداروں کو بھی قوت
عطا فرمائی ہے وہ بسبب قوت خداوندی کے بہت زور [illegible] ئے ہیں کسی سے زیر
نہیں ہوتے ہیں کوئی اُنپر غالب نہیں آتا ہے بدین سبب بہت [illegible] ہے اور آپ کے بندوں کو
بہت پریشان کرتے ہیں اور عاجز اُنکے قتل و غارت پر کمر باندھی ہے لہذا ہم لوگ اُنکے ہاتھوں سے
عاجز ہو کر یکے بعد دیگرے آپ کی خدمت میں چلے آئے اب وہ جہاں جہاں آپ کے بندے آپ کی
بندگی کرنے والے ہیں وہاں لشکر کشی کرکے جاتے ہیں اُنکو قتل و غارت کرتے ہیں یہ خیال کرتے ہیں
کہ سوائے خدائے نادیدہ کے بندگی کرنے والوں کے کوئی نہ ہوگا یہ لوگ خداوند سامری سے شکایت
کر رہے تھے کہ نائب خداوند عجائب نگار بھی آئے انھوں نے آکر شکایت کی کہ آجکل خدائے
نادیدہ کی بندگی کرنے والوں نے میرے طلسم اور میرے بندوں پر ظلم و بدعت شروع کی ہے اور
لشکر لے کر آئے ہیں اور ہزاروں کو قتل و غارت کر رہے ہیں آپ کے پاس فریاد لے کر آیا ہوں [illegible]
یہ سنکے خداوند سامری نے فرمایا کہ ہاں اب میں بھی دیکھتا ہوں کہ انھوں نے بہت سر اُٹھایا
ہے اُنکو تنبیہ کرنا میرے اوپر واجب ہوا ہے اب میں اُنکو غارت کیے دیتا ہوں مگر ایک مرتبہ آگاہ کیے دیتا ہوں
یہ فرما کر میری طرف دیکھا اور مجھ سے فرمایا کہ اے بحر رنگ جن اجبر رنگ تو اسوقت دنیا پر جا حمزہ
عرب قصر بہشت منقل میں پاس حکیم اسقلیبنوس کے موجود ہے اور حکیم نے اُسکو اپنا مہمان
کیا ہے اور میرے خاص بندہ حکیم شیاطین کو اُسکا عیار پکڑ لایا ہے اُسنے اُسکو قید کیا ہے پس تو جا کر
میری طرف سے حمزہ عرب سے کہنا کہ اول تو حکیم شیاطین کو رہا کر دو دوسرے اب ان حرکات
کو ترک کرو میرے بندوں کے قتل و غارت سے باز آؤ ورنہ اگر مجھکو غصہ آجائیگا تو بڑی خرابی ہوگی
تم سب کو خاک سیاہ کر دونگا اب مجھ سے یہ ظلم و بدعت نہیں دیکھا جاتا ہے جو تم میرے بندوں پر
کرتے ہو اسوقت تک یہ خیال تھا کہ تم راہ راست پر جاؤ مگر [illegible] نہیں آئے لہذا
تم کو آگاہ کرتا ہوں اگر اس آگاہ کرنے [illegible]
چنانچہ میں یہ حکم خداوند سنکے اُسیوقت وہاں سے [illegible] ہو کر چلا یہاں آکر معلوم ہوا
اے حمزہ عرب میں تجھ سے کہتا ہوں کہ یہ دنیا مقام سرا ہے یہاں کوئی ہمیشہ نہیں رہا ہے اور

نہ رہیگا لہذا تجکو [illegible] پہچان اور دین سامری کو اختیار کر سامری پرستون سے
ظلم و بزعت سے [illegible] نہ کر اسکے قتل و غارت سے ہاتھ اُٹھا تمام دنیا کو خداوند
سامری و جمشید [illegible] رت سے زمین و آسمان ماہ و مہر کوہ و صحرا دشت و دریا
بحر و شجر جن و بشر [illegible] پیدا ہوئے ہین وہی سب کے خالق ہین اُنھون نے ہی تم
سب کو خلق کیا ہی اور اپنے زور قدرت و طاقت خداوندی سے ایک حصہ تم کو دیا ہی تو تم
کسی سے زیر نہین ہوتے ہو اور سب پر غالب آتے ہو یہ سبب عنایت و مرحمت و پرورش خداوندی
کا ہی خداے نادیدہ کی بندگی کرنا بیکار ہی جسکو آنکھ سے نہین دیکھا وہ کیسا خدا ہی اُسکی
بندگی اور اُسکو سجدہ کرنا لازم ہی کہ جو کہ دکھائی دے اور ہم اُسکے سامنے کھڑے ہو کر اپنی حاجت کو بیان
کرین یا اُسکو سجدہ کرین کہ جو کہ دکھائی نہ دے اور ہماری نہ سنے اے حمزہ عرب یہ سب دنیا
اور سب سامان پیدا کیے ہوئے خداوند سامری و جمشید کے ہین وہی سب کے خالق ہین دنیا سے
چولہ بدل کر بالاے آسمان تشریف لے گئے اور بہشت مین جا کر مقیم ہوئے جو بندے اُنکے تمھارے لوگون
کے ہاتھ سے مارے گئے سب داخل بہشت ہوئے اور جو خداے نادیدہ کی بندگی کرنے والے دنیا سے
گئے وہ داخل دوزخ کیے گئے وہ جہنم مین جل رہے ہین اور فریاد کر رہے ہین کہ یا خداوند سامری ہماری
خطا کو معاف فرمائیے آپ خداے برحق اور خالق مطلق ہین ہم کو حمزہ نے بہکایا ہم حمزہ کے بہکانے
سے تجھ سے منحرف ہوئے اگر ہم یہ جانتے تو کبھی ایسا نہ کرتے حمزہ کے کہنے پر عمل نہ کرتے اسوقت یہان
کوئی ہم کو آکر نہین بچاتا ہی کوئی فریادرسی نہین کرتا ہی خداوند ایک ساعت نہین فرماتے ہین اے حمزہ
عرب اگر اسوقت تو میرے کہنے پر عمل نہ کرے گا اور دین اسلام کو نہ ترک کرے گا تو یاد رکھ کہ خداوند جمشید
و سامری اپنا عذاب تجھ پر نازل کرینگے اور تجکو داخل جہنم کرینگے اُسوقت فریاد کروگے تو کوئی نہ سماعت
کریگا بس اسی مین خیریت ہی کہ حکیم شیاطین کو رہا کر دو اور سامری پرستی اختیار کرو اور بلاؤ حکیم
شیاطین کو اگر میرے کہنے کے خلاف کروگے تو یاد رکھو کہ مین اسیوقت تم کو مع حکیم اسقلینوس
کے خاک سیاہ کر دونگا تم کو اسیر کر کے پاس خداوند کے لے جاؤنگا خداوند تم کو اُسیوقت داخل
دوزخ فرمائینگے یہ جب جوگی نے کہا صاحبقران نے برہم ہو کر فرمایا کہ کیا بیہودہ بک رہے ہو لعنت
سامری و جمشید دونون پر اور دیگر مشرکان دین اسلام پر وہ سب بچہ شیطان تھے اور شیطان

کے بھٹکانے سے خدائی کا دعوےٰ کرتے تھے انکو مین نے قتل کر [illegible] ل کرونگا وہ میرے
ہاتھ سے بچکر جاتے کہان ہین یہ جو تمنے کہا کہ سامری و جمشید [illegible] شست کیا اور خدائے
نادیدہ کے بندونکو واصل جہنم کیا یہ بالکل جھوٹ اور غلط ہے [illegible] تھے اور جو انکو خدائی
مانتے تھے وہ سب بھی مشرک تھے پس وہ سب واصل جہنم کیے [illegible] مین جل رہے ہونگے
وہ اپنے کو تو بچا نہ سکے ہونگے اپنی بندگی کرنے والون کو کیا بچا سکینگے جیسے خدا تھے کہ ہم لوگون کے ہاتھ
سے بھاگتے پھرتے تھے اور دامن پناہ نہ ملتا تھا آخر کو قتل ہوئے یہ کیسے خدا تھے کہ بندون سے بھاگے
اور قتل ہوئے پس یہ خدا کی شان نہین ہے کہ وہ مثل بندون کے بھاگے اور اپنے بندون سے عاجز و پریشان
ہووے یا مثل بندون کے باپ مان بیٹا بیٹی ہاتھ منھ پشت و شکم رکھتا ہو اور کھاتا اور پیتا ہو اور
سنتہ ضروری رکھتا ہو وہی خدا ہے جو ان باتون سے بری ہو نہ آنکھ رکھتا ہو نہ کان نہ ہاتھ نہ منھ
صرف ایک بقعہ نور ہو نہ اُسکا بیٹا ہو نہ بیٹی وہ خدا ہے یہ اوصاف سب خداوند کریم مین ہین وہ
وحدہ لاشریک ہے اُسکی خدائی اور وحدہ لاشریک ہونے کی ہر شی گواہی دیتی ہے بقول شاعر شعر
ہر گیاہے کہ از زمین روید   وحدہ لاشریک لہ گوید   برگ درختان سبز در نظر ہوشیار
ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار   وہ بڑا کریم ہے اور رحیم ہے وہی سب کا مالک و مختار و خالق و رازق
ہے اُسنے سب کو پیدا کیا ہے وہ سب ہم اپنے بندونپر مثل مان باپ کے شفقت فرماتا ہے وہ سب زمین
و آسمان کا بہشت و دوزخ کا مالک ہے اُسی کے قبضہ قدرت مین ہر ایک کی زیست و موت ہے بدون
اُسکے حکم کے پتہ نہین ہل سکتا ہے لاتتحرک ذرۃ الا باذن اللہ اُسکے اوصاف کوئی نہین بیان کر سکتا
ہے اگر تمام عالم ایک زبان ہو کر حمد الٰہی پڑھے تو بھی ممکن نہین ہے پس جو ایسا خالق ہے اُسکی کیونکر
نہ بندگی کی جائے اور یہ سب کچھ شیطان تھے اور ان سب نے گمراہ کیا تھا دیکھنا کہ انکی بروز قیامت
کیا حالت ہوتی ہے اے جہوگی تو بیکار مجھکو خوف دلاتا ہے مین نہ مرنے سے ڈرتا ہون نہ تم ایسے ساحرون
سے یہ سب شعبدے ہین سامری و جمشید کیا حقیقت رکھتے ہین جو وہ میرا کچھ بنا لینگے وہ خود جہنم
مین جل رہے ہونگے اُنکو خبر بھی نہ ہوگی تو میرا کیا بنا لیگا اگر میری قضا نہین آئی ہے تو کیا اگر
تمام عالم ایک ہو جائے گا تو بھی میرا ایک موے جسم نہ کم کر سکے گا اگر میری قضا آئی ہے تو ایک
پشہ میری ہلاکت کے لیے کافی ہے یہ تیرا کہنا بیکار ہے ایسے شعبدہ بہت سے دیکھے ہین اور دم مین

مرٹ گئے ہین ل نہین ہو نہ تو مین دین اسلام ترک کرونگا نہ حکیم شیاطین کو
رہا کرونگا کیا کرو ے برادر بجان برابر خواجہ عمرو اسوقت ہوتے تو تم کو حال
معلوم ہوتا یہ سن ل جاتے مگر وہ اسوقت یہان موجود نہین ہین طرف کوہ ندا
کے بارے خبر و دریا طان کہ جسکو خداوند کوہ نشین کہتے ہین گئے ہوئے ہین خیر
کرے وہ اسوقت آجا مین بین حکیم شیاطین کو طلب کرتا ہون اگر تم مین طاقت اور اقتدار
قدرت ہو تو رہا کر کے لے جاؤ یہ کہکر حکم دیا کہ لاؤ شیاطین کو لوگ اُسوقت گئے اور شیاطین کو
لے کر حاضر ہوئے صاحبقران نے فرمایا کہ لو یہ شیاطین موجود ہی اسکو لے جاؤ مین بھی تو
دیکھون کہ تم کیسے زبردست ساحر ہو اور کیسے جوگی ہو اُدھر شیاطین کو جو لوگ لے کر آئے اُسنے
جو آنکھ اُٹھا کر دیکھا تو کیا نظر پڑا کہ مسند زرنگار پر تو صاحبقران بیٹھے ہوے ہین برابر اُنکے
ایک جوگی بہت زبردست بیٹھا ہوا ہی حکیم اسقلینوس سامنے بیٹھے ہوئے ہین چونکہ اسکی
زبان مین سوزن دیے ہوئے تھے اس سبب سے یہ کلام نہ کر سکتا تھا اسنے اُس جوگی کو دیکھ کر
اشارہ سے کہا کہ میری خبر لیجیے مین بالکل ناچار و مجبور ہون مذہب سامری پرستی رکھتا ہون مگر
کیا کرون انکی قید مین ہون اور زبان مین سوزن دی ہوئی ہی راوی بیان کرتا ہی کہ شیاطین اُس
جوگی کو دیکھکر بہت خوش ہوا تھا کہ اب یہ آئے ہین حمزہ اور حکیم کو دونون کو سزا دینگے اور
مجکو رہا کر کے لے جائینگے یہی خیال کر کے اسنے اشارہ کیا تھا جوگی نے اسکا اشارہ سمجھکر حمزہ
صاحبقران سے کہا کہ مین جب جانون کہ آپ بڑے بہادر ہین کہ شیاطین کو رہا کر دیجیے وہ
آکر میرے پاس بیٹھے ہان جب مین لے جاؤنگا تو تم کو آگاہ کر کے لے جاؤنگا اور بدون میری اجازت
کے یہ یہان سے جا نہین سکتا ہی جب تک مین یہان موجود ہون بھاگ نہین سکتا ہی مین اُسیوقت
بہادر و شجاع آپکو جانونگا کہ جب آپ شیاطین کو رہا کر دینگے اُس جوگی نے اسطور سے صاحبقران
کو طعنہ اور غصہ دلایا کہ آپنے خود اُٹھ کر شیاطین کی زبان سے سوزن لی اور اُسکی قید کاٹ
دی کہ وہ رہا ہو گیا اُس جوگی نے جب دیکھا کہ میرے کہنے سے حمزہ کو غصہ آیا اور اپنے ہاتھ سے
رہا کر دیا ایک مرتبہ اُسکی طرف دیکھ کر آنکھ مین آنکھ ڈالکر کہا کہ اے شیاطین تو تو بندہ خاص
سامری و جمشید ہی اور دونون خداوند تجھ سے بہت خوش ہین تو یہ نہ خیال کرتا کہ حمزہ نے

میرے خوف سے رہا کر دیا گیا تو بیٹھ رہا ہون بھاگ جاؤن ا[...] سی حرکت کریگا
تو مین خداوند سے تیری شکایت کرونگا وہ تجھکو دوزخ مین ڈال[...] تیرے سبب کافی
ہون جہان بھاگ کر جائیگا تجھکو پکڑ کے حمزہ کے حوالے کرونگا [...] کراؤنگا بس خاموش
میرے پاس آکر بیٹھو اور سن کہ جو میرے اور حمزہ کی باتین ہوتی ہین یہ جو بولے شیاطین سے کہ
اسکا دم نکل گیا دوڑکر قدمون سے لپٹ گیا اور ہاتھونکو بوسہ دیا اور عرض کیا کہ میری کیا مجال ہے
حکم عالی سے باہر ہون یا سرتابی کرون مین کب اس لائق ہون کہ خداوند سامری و جمشید مجھ سے
خوش ہون اور میرا خیال کرین مین ادنی ادنی بندہ ہون سر سے لیکر پاؤن تک میرا ایک ایک بال
گنہگار ہے یہ صرف انکی اطاعت و بندہ پروری و نوازش ہے جو انھون نے میرا خیال فرمایا اور آپکو
میری رہائی کی غرض سے روانہ فرمایا جوگی نے جواب دیا کہ بس خاموش رہو یہ کہکر ہاتھ پکڑکر اپنے
برابر بٹھالیا شیاطین خوش خوش بیٹھ گیا ادھر حکیم نے جو یہ واقعہ دیکھا کہ صاحبقران نے جوگی
کے کہنے سے شیاطین کو طلب کرکے اپنے ہاتھ سے رہا کر دیا اب یہ دونون ملکر آفت برپا کرینگے
صاحبقران کس کس کو جواب دینگے دونون اپنے فن مین کامل ہین ایک کا دفعہ کرنا مشکل تھا نہ
کہ دو ہو گئے ہین اب جان کا بچنا دشوار ہے اسوقت بڑی نادانی حمزہ صاحبقران نے کی اگر
پکڑ گئے تو کیا ہوگا یہ سوچ کر صاحبقران سے اشارہ مین کہا کہ آپ نے اسوقت دھوکا کھایا
شیاطین کو رہا نہ کرنا تھا اب بہت بڑی وقت مشکل ہوگی صاحبقران نے جواب دیا کہ اطمینان
رکھو کوئی مقام خوف و اندیشہ نہین ہے خداوند کریم پر نظر رکھو وہی حامی و مددگار ہے اگر شیاطین
رہا ہوگیا ہے تو کیا بنالے گا یا یہ جوگی حرامزادہ کیا کرلے گا فساد کرے گا تو ہم موجود ہین کبھی ہم اُس
سے باہر نہ ہونگے چاہے وہ سحر سے مقابلہ کرے چاہے وہ تلوار سے حکیم اسقلینوس نے دل مین
کہا کہ اب سوائے صبر کے اور کیا چارا ہے اُدھر شیاطین جو پاس جوگی کے بیٹھا اشارون مین حکیم
اسقلینوس سے کہنے لگا کہ اسوقت نہ مجکو چھوڑا ہوتا حمزہ نے قید رکھا ہوتا تو مین جانتا بارے
خوش ہے کہ اپنے ہاتھ سے رہا کر دیا دیکھو تو کیسی سزا دلاتا ہون شکایت کرکے ہان وہی کلام کرو اسوقت
تو مارے خوف کے تمھارا بھی عجب حال ہے اور حمزہ کا بھی یہ بیٹھا ہوا چشمک کر رہا ہے اور کہہ رہا ہے
کہ وہ سزا دونگا کہ عمر بھر یاد کروگے سب معاوضہ کرلونگا جیسا تم نے پریشان کیا ہے اسیطور سے

ہین جتنی پریشانیان [illegible] ل کرونگا تمکو اور حمزہ کو کہ ماہیان دریا و مرغان ہوا کو تمھارے
حال پر رحم آئے [illegible] تو میرا پروردگار ہے تو شیطان کر رہا ہے ثقلین بیچارا ہے آدھے
جوگی نے صاحبقرا[illegible] ر حمزہ عرب بہتر ہمت اسی مین ہے کہ خداوند سامری و جمشید کو
سجدہ کر اور اس امر کا اقرار کر کہ مین اب خداوندون کے بندون کو قتل نکرونگا اور نہ کسی قسم کی انکو
تکلیف دونگا اور خدائے نادیدہ کی بندگی سے باز آ اس امر مین تیرے لیے بہتری ہے اور اچھائی ہے ورنہ
یاد رکھ کہ مین تجکو مثل تیرے عیار کے اسیر کرکے لے جاؤنگا خداوند تیرے اوپر عذاب نازل کرینگے
صاحبقران نے جواب دیا کہ کیا بیہودہ بکتا ہے ہزار ہزار لعنت ہے سامری و جمشید پر اور انکے پرستارون
پر یہ سنکر صاحبقران نے فرمایا شیاطین و جوگی کا چہرہ متغیر ہو گیا فرط غیظ و غضب سے ہونٹ
مثل بید کے کانپنے لگے حکیم استقلینوس نے دیکھا کہ بڑا غضب ہوا جوگی کو غصہ آگیا اب کوئی
دم مین غضب برپا ہوتا ہے ایک دم تو لیوا بیٹھے کہ اے جوگی صاحب یہ جو آپ نے فرمایا کہ مین نے
تمھارے عیار کو اسیر کر لیا وہ آپکو کہان ملا خواجہ عمرو کو گئے ہوئے آج پندرہ دن کا عرصہ ہوا ہے
آپ آج تشریف لائے ہین انکو آپ نے کہان پایا دوسرے یہ فرمایا ہے کہ کوئی صورت ایسی ہو کہ
خداوند سامری و جمشید ہم سے راضی ہو جائین اور میرے اوپر عذاب نہ نازل کرین جوگی نے حکیم
کی بات دیکھ کر جواب دیا کہ خداوند سامری و جمشید تم سے بہت ناخوش ہین کہ یہ تو پہلے مجکو سجدہ کرتا
تھا یا حمزہ کے آتے ہی بے خدا پرست ہو گیا اسپر وہ عذاب نازل کرونگا کہ یہ بھی یاد کریگا اور
فرشتگان عذاب کو حکم دیدیا ہے کہ جب حکیم استقلینوس اسیر ہو کر یا قتل ہو کر یہان آئے
تو اسکو قعر دوزخ مین ڈالدینا اور اس دوزخ کو مشتعل زیادہ کر دینا تاکہ اسکو سخت اذیت پہونچے
اور مجھ سے فرمایا تھا کہ دو پہر تک مین اجہ نگ جہانتک ممکن ہو تو حکیم استقلینوس کو ضرور اسیر
کر کے لانا مین اسکو زندہ جہنم مین داخل کرونگا اسقدر عتاب ہے تم پر جب تمھارا نام کوئی سا
خداوند کے لیتا ہے خداوند کا چہرہ سرخ ہو جاتا ہے فرماتے ہین باوجودیکہ حمزہ عرب نے لاکھون
بلکہ کروڑون میرے بندے قتل کیے ہین اور مجکو دشنام دیتا ہے اور لعنت کرتا ہے مگر اسقدر غصہ مجکو
حمزہ عرب پر نہین آتا ہے جسقدر کہ اس حکیم کے نام کے سننے سے آتا ہے یہ ہمارا پرستار ہو کر ہمارے
بندونکا دشمن ہو گیا ہے اے استقلینوس کیا بیان کرون جو جو کلمہ خداوند تمھاری نسبت

فرماتے ہین واقعی وہ عذاب تم پر نازل ہوگا کہ آج تک [illegible] ندنے نہ نازل کیا
ہوگا جو عذاب تم پر نازل فرمائینگے اے استقلینوس اس [illegible] کانے مین نہ آ اور
توبہ کر خدا سے نادیدہ کی بندگی کرنیسے اور خداوند سامری و جم[illegible] سا عقیل ہو دانا ایسے
خداوندون کی بندگی کو ترک کرے اور حمزہ عرب کے بہکانے سے [illegible] خدا کو سجدہ کرے کہ جسکو آنکھ
سے نہ دیکھا ہو بڑا تعجب ہے اگر اپنی بہتری اور اچھائی کا خواستگار ہے تو ابھی ابھی توبہ کر مگر مین
خیال کرتا ہون کہ توبہ کرنے سے بھی کچھ حاصل نہ ہوگا جو عذاب ہونے والا ہے ضرور ہوگا تم نے اپنے
کو مفت مین مبتلاے عذاب کیا بیٹھے بٹھے تمکو یہ کیا سوجھی کہ اپنا دین ترک کرکے حمزہ کے مذہب
کو اختیار کیا یہ نہ خیال کیا کہ اسکا انجام کیا ہوگا مین ازراہ دوستی تم سے کہتا ہون کہ اسوقت
حمزہ کی شرکت سے درگذر اور حمزہ کو اپنے ہاتھ سے اسیر کرکے میرے حوالے کرو ورنہ تمکو اختیار
ہے اس امر کی سزا ضرور ملیگی کہ جو تم نے حمزہ کی شراکت کرکے خداوندون کو برا بھلا کہا ہے جب جوگی
نے علیہ استقلینوس کی طرف دیکھکر اور آنکھ مین آنکھ ڈال کر بیان کیا استقلینوس کا تو دم
نکل گیا مثل بید کے کانپنے لگا قلب کو اضطرار ہونے لگا دل مین کہا کہ یہ تو نے کیا نادانی کی
کہ حمزہ کی شرکت کی اور اپنے کو عذاب سخت مین مبتلا کرایا واقعی دین سامری پرستی برحق ہے
جو یہ جوگی کہتا ہے سب سچ ہے کیونکر اپنے کو بچاؤن اور کیا کرون اپنے ہاتھون کو مبتلاے بلا کیا
کانپ کر اور ڈر کر کہا کہ جوگی صاحب مین اسیوقت توبہ کرتا ہون اور اپنے کردار سے باز آتا ہون
کسی تدبیر سے یہ کام کیجیے کہ خداوند راضی ہوجائین مجھکو آپ کے فرمانے سے بزرگی اس مذہب
کی ثابت ہوگئی واقعی حمزہ نے بہت بڑا دھوکا دیا اور نہایت درجہ میرے ساتھ دشمنی کی
مین ایسا نہ جانتا تھا سوا اسکے دین سامری و جمشیدی کے کوئی دین سچا نہین ہے مگر آپ میری
سفارش خداوند سے فرماکر وہی عذاب مین تخفیف فرمادیجیے گا مین آپ کے سامنے ابھی ابھی
خداوند سامری و جمشید کو سجدہ کرتا ہون اور توبہ کرتا ہون اور حمزہ عرب آپ کے روبرو موجود ہے
اسکو اسیر کرکے لیجیے مین کسی طرح کی مزاحمت نہ کرونگا آپ کو اختیار ہے یہ جو استقلینوس نے
کہا ایک مرتبہ جوگی صاحب برہم ہوکر بولے کہ جب تبدیل مذہب کیا تھا اسوقت اسکا
خیال نہ کیا اب جو سنا تو توبہ کرنے لگا خداوند کے دشمن کو اپنا مہمان کیا اب اس قسم

نکالا وہ لرزتا تہا مین کہو ... نکالا گیا مین اپنے کو تیری نذر کے لیئے خوب گراؤن یہ کلمہ اس
تہوڑ سے کہے کہ حکیم ... سے اپنے لعنت و ذلت کی اور بیشمار دن مین پشیمان
ہوا شل بید کے کانپ ... کہ جیسے لرزتا کا بخار آتا ہی چہرہ کا رنگ سب سبب عذاب
کے متغیر ہوگیا زردی چہرہ ... معلوم ہوتا تہا کہ موت قریب ہی پسینہ چہرہ پر آگیا بس بجان
پر کہیل کر استقلینوس نے ہاتھ جوڑ کر جوگی سے کہا کہ واسطہ آپ کو خداوندون کا میری کمک
فرمایئے اور ضرور ضرور سفارش فرمایئے مجکو اس عذاب سے جو کہ میرے اوپر نازل ہونے والا ہی
اُس سے بچایئے جب تک آپ اس امر کا اقرار نہ فرماینگے اسوقت تک مین آپ کو جانے
نہ دونگا یہ اس منت و سماجت سے استقلینوس نے کہا کہ جوگی کو رحم آگیا جوابدیا کہ
ای استقلینوس گو تو اس لائق نہین ہی کہ تیری سفارش کی جائے مگر خیر تو منت کرتا ہی
ہم لوگ رحمدل ہین تاہم تیری منت و سماجت پر رحم آگیا لہذا اگر تو کچہ روپیہ صرف کرے
تو مین کوشش کرون کچہ روپیہ فرشتگان عذاب کو دون کچہ اُن لوگون کو دون جو ہر وقت
خداوندی کی خدمت مین موجود رہتے ہین انکے سپرد کرون جب مین خداوند کو خوش پاؤن اُس
وقت تیرا ذکر کرون وہ لوگ بہی میرے ہمزبان ہون یعنی جب سب تیری طرف سے صفائی
کی گواہی دینگے تو یقین ہی کہ خداوند کو رحم آجائے اور غصہ فرو ہوجائے اور تیرے قصور کو معاف
فرمائین بدون کچہ صرف کیے ہوئے یہ امر ممکن نہین ہی حکیم نے جو یہ سُنا تو دل مین خیال کیا
کیا ہرج کا ہی جان و جہان کا نقصان ہی اگر کچہ روپیہ صرف کیے سے یہ بلا ٹلی ہوجائے
اور میری جان بچ جائے تو کیا نقصان ہی یہ خیال کرکے عرض کیا کہ ارشاد ہو کسقدر روپیہ
حاضر کرون جوگی نے جوابدیا کہ ہزار ہا ہزار روپیہ درکار ہی بعد کو دیکہا جائے گا تہوڑا تہوڑا دیکر
سب کو ہموار کرونگا جب تمہارا کام ہوجائیگا اسوقت پچیس ہزار اور تمکو دینا ہوگا
حکیم نے سُنتے جوابدیا کہ مین اسیوقت پندرہ ہزار حاضر کرتا ہون اُدہر صاحبقران خاموش
بیٹہے ہوئے حکیم و جوگی کی باتین سُن رہے ہین اور دل مین کہہ رہے ہین کہ یہ حکیم بہت کچ
دلا اور نہایت درجہ بدباطن ہی ذرا سی تنگی مین یہ ایسا خائف ہوا کہ دین اسلام کے ترک
کرنے کو آمادہ ہوگیا واہ کیا خوب ہی ذرا سے شعبدہ مین اسکا یہ حال ہوا یہ کیا ساتہ دیگا جب

صاحبقران نے دیکھا کہ باہم قول و قرار ہوگیا اسکو تسلی دی [illegible] سے فرمایا کہ کیون
سستقدر [illegible] تیرے [illegible] بچہ شیطان ہی
تم کو اسی جھوٹ بہکانے آیا ہے اسکے بہکانے پر نہ آنا بھلا یہ کون [illegible] جو انکو رشوت دے
اپنا بھلا یہ کون طریقہ ہے کہ کچھ دو تو عذاب مین تخفیف ہوجائے [illegible] شیطان ہے اور وہ دونون
بھی شیطان ہے کیون اپنی عقبیٰ خراب کرتے ہو تم بچے تو رب خدا کو یاد کیے جاؤ اسقلینوس نے
صاحبقران کی ان باتون کا کچھ جواب نہ دیا دل مین کہا کہ انکے کہنے پر کون عمل کرے جو اپنے کو
عذاب مین مبتلا کرے وہ عمل کرے مین تو ضرور روپیہ دونگا آپ بڑے عقلمند ہین بدون رشوت
کے کہین کام نہین ہوتا ہے یہ سوچ کر اپنے ملازمون سے کہا کہ پندرہ ہزار روپیہ فوراً حاضر کرو ملازم
اسقدر روپیہ لینے کو گئے راوی بیان کرتا ہے کہ جوگی نے ان تیورون سے حکیم سے اور صاحبقران سے
گفتگو ہو رہی تھی کہ حکیم کے دل پر سکہ پڑگیا تھا اسکو سب باتونکا یقین آگیا تھا جب جوگی حکیم سے
باتین کر چکا اسکو تسلی دے صاحبقران کی طرف پھر متوجہ ہوا اور کہا کہ اے حمزہ تو بھی کچھ روپیہ
دینے کا اقرار کرے تو مین تیری بھی سفارش خداوند سے کرکے عذاب مین خفت کرادون بلکہ اور
تیری عمر زیادہ کرادون صاحبقران نے فرمایا کہ کیا لاف و گزاف بکتا ہے تو کیا ہے اور تیرا وہ خداوند
کیا ہے سب بچہ شیطان اور نطفہ حرام ہین مین تیرے بہکانے مین نہین آؤنگا یہ اسقلینوس
تھا کہ وہ آگیا مین ایک خرمہرہ نہین دونگا بلکہ جو کچھ تیرے پاس ہوگا وہ بھی چھین لونگا تو بھلا
کس امر پر ہے اگر دم و دعویٰ ہو تو اٹھ اور مجھ سے مقابلہ کر مین تجھکو اب یہانسے بھلا زندہ بھی جانے
دیتا ہون تو بھولا کس امر پر ہے اب صاحبقران کو راوی بیان کرتا ہے کہ غصہ آگیا تیورون پر
بل پڑگئے برہم ہوکر فرمایا کہ اس تقریر سے کیا حاصل ہے جو تجھکو کرنا ہو کر مین ایسی باتون سے
ڈرنے والا نہین ہون نہ خوف کرنے والا ہون تو بیکار بار بار کہتا ہے کہ خداوند سامری و جمشید کو
سجدہ کر اب جو تو نے یہ کلمہ کہا خیال رکھنا کہ مین زبان سے نہ جواب دونگا بلکہ زبان تیغ سے
جواب دونگا جہان تک مین پاس کرتا ہون کہ تو مہمان ہے وہان تک تو سر پر چڑھا آتا ہے یہ فرما کر
قبضہ پر ہاتھ رکھا عقرب سلیمانی کے ادھر جوگی نے دیکھا کہ حمزہ کو غصہ آگیا کچھ نہ کہا خاموش ہو
رہا [illegible] حکیم اسقلینوس کی طرف دیکھ کر کہا اشارہ سے کہ اسکو فرصت دو باتین

نہین کرتے ہو میہر [illegible] تے ہو خاموش بیٹھے رہو جلد رہیہ منگاؤ بار جان کا شوشہ
ایسا ہوتا ہی حمزہ [illegible] مدعا جندہ خداوند سامری سے بخشیو تدبیرین ورنہ
خرابی واقع ہوگی [illegible] جواب نہ دیا دل مین شیاطین کی باتون سے تاؤ پیچ کھا رہے
ہین اُکیا کرین ایسا [illegible] بار رگا ہے جو جیا چاہا کر باتین کر رہا ہو سب سے صبر و شکر کیے کیا بیچارا
ہوا مشغلیثو ہی سے یہ کہکر شیاطین سے جوگی سے کہا کہ اے بابا خاص خداوند ساحر تیان لوگون
پر رحم نہ کھائیے اور انپر ترس نہ فرمایئے انپر رحم کھانا اور ترس کرنا بیکار ہے اسوقت ان لوگون پر
بنی ہی اور خوف جان ہی تو کیسی باتین کرتے ہین امیر حمزہ عرب اسطور سے ہر بر کہہ رہا ہی اس کو
کسی کا خوف و ڈر نہین ہی آپ کیون تامل کرتے ہین اسیر کر لیجیے یہ آپ کا کیا بنا لیگا یہ دشمن خدا و
لا کہو لا کو کھا جائیگا دماغ پریشان ہو رہا گمر یہ راہ راست پر نہ آئیگا سوائے اپنے کئنے کے دوسرے
کی نہ سُننے کا ملاحظہ تو فرمایئے کہ اسکو خوف نہین ہی کہ آپ ایسا بزرگ سامنے موجود ہی اور خاص بندہ
اور خداوند کو بُرا بھلا نہ کہے مگر برابر زبان چلی جاتی ہی بالکل پاس نہین کرتا ہی اب مجھ سے
نہین سُنا جاتا ہی مجکو حکم فرمایئے مین ابھی اسیر کر لون آپ بیٹھے رہیے آپکو بالکل تکلیف فرمانے
کی ضرورت نہین ہی مین آپ کا خادم و ادنی غلام موجود ہون مین حمزہ کو کافی ہون یہ جو شیاطین
ابھی جوگی نے کچھ جواب نہ دیا تھا کہ صاحبقران نے بنگاہ قہر شیاطین کی طرف دیکھا اور
فرمایا کہ تو بھی کچھ چل نکلا ہی اپنے حمایتی کو دیکھکر یہ خیال اپنے دل سے دور رکھنا کہ مین ڈر گیا ہون
یا مین نے تجکو ڈر کر رہا کیا ہی صرف اس خیال سے رہا کر دیا ہی کہ یہ نہ کہنے کو ہو کہ اگر رہا ہوتا تو
ہم لے جاتے اسیری کے سبب سے ہم مجبور ہو گئے بس مین نے رہا کر دیا نہ یہ کہ کسی کے خوف
یا ڈر سے اور نہ یہ خیال کرنا کہ مین جوگی سے ڈرتا ہون وہ بہت بڑا تبرا حمایت کنندہ بنکر آیا ہی اور
اور تو اسکے بھروسہ پر ایسی تقریر کرتا ہی تو اور وہ دونون ایک ہو کر میرے اوپر سحر کرین اور میرے
قتل و اسیری کی فکر کرین مین تم دونون کو برابر جواب دونگا اور اس بیہودہ تقریر سے کیا
حاصل ہی یہ جو صاحبقران نے برہم ہو کر فرمایا اور جوگی نے بھی دیکھا کہ چہرہ حمزہ کا لال
ہو گیا ہی رگ ہاشمی بل کھانے لگی زلفین خلیلی کو جنبش ہوئی ایک مرتبہ شیاطین کی طرف
دیکھکر کہا کہ او شیاطین تجکو ہمارے کام مین کیا دخل ہی تو خاموش نہین رہتا ہی جو ہمارا جی چاہیگا

وہ کرینگے مجھ سے پہلے ہی کہدیا تھا کہ خاموش بیٹھنا اسیر خاموش [illegible] رہتا ہے اب جو بولے گا
تو سزا پائے گا جوگی کہا شیاطین کانپ گیا ہاتھ جوڑ کر کہنے لگا [illegible] اب نہ بولونگا
بس جوگی شیاطین پر خفا ہو کر طرف صاحبقران کے متوجہ [illegible] جو فرمایا کہ میرا عیار
ہوتا تو اسکا مزاحم کو معلوم ہوتا تو آپ کا عیار کہان ہے صاحبقران [illegible] دیا کہ مین نے پہلے ہی کہا ہے
کہ خواجہ عمرو بواسطہ دریافت حال خداوند کوہ نشین گئے ہین وہ یہان کہان ہین رہ ہوتے تو ان باتونکا
وہی جواب دیتے یہ سُنکے جوگی نے کہا کہ خواجہ عمرو آپکے عیار ہین وہ تو میرے پاس اسیر ہین مین نے
اُنکو راہ مین اسیر کیا تھا ایک دن مین خداوند سے اجازت لیکر دنیا پر آیا تھا خداوند نے مجھ سے چلتے
وقت فرمایا تھا کہ اگر تم کو دنیا پر خواجہ عمرو مل جائے تو اسیر کر لانا چنانچہ ایک تصویر بھی عمرو
کی مرحمت فرمائی تھی کہ اس شکل کا انسان جہان تم کو ملے اسیر کر لینا بس مین دنیا پر آیا سیر کرنے
لگا اتفاق سے میرا گذر ایک جنگل مین ہوا وہان مین نے خواجہ عمرو کو دیکھا کہ ایک طرف کو چلے
جاتے ہین تصویر سے جو مقابل کیا تو مشابہ پایا اسیر کر لیا اور خدمت خداوند مین لے گیا خداوند نے
خواجہ کو پہلے بہت سمجھایا اور کہا کہ مجکو سجدہ کر جب خواجہ نے نہ مانا تو دوزخ مین ڈالدیا جب
اس دوزخ نے خواجہ کو جلانا شروع کیا اور اذیت پہونچائی تو خواجہ بیقرار ہوئے فریاد کرنے لگے
دوہائی دینے لگے خداوند سامری کی بس خداوند نے جو خواجہ کو پھر طلب کیا ابکی مرتبہ آکر خواجہ نے
خداوند کو سجدہ کیا اور خداوند کی بہت تعریف کی چنانچہ خداوند خواجہ سے خوش ہوئے باغ بہشت
رہنے کو مرحمت کیا خواجہ وہان رہنے لگے جب سے خواجہ وہان ہر روز خداوند کو سجدہ کرتے ہین وہ
دنیا پر نہین ہین اُنکا انتظار بیکار ہے وہ تمھارے پاس نہ آئینگے کتنا عرصہ ہوا ہے خواجہ کو گئے ہوئے
صاحبقران نے فرمایا کہ قریب پندرہ دن کے ہوئے ہین جوگی نے کہا کہ دس یوم سے وہ بہشت
مین ہین اور سیر کر رہے ہین وہ کہان اور تم کہان صاحبقران نے فرمایا کہ کیون بیکار کو فقرہ کرتا
ہے کوئی بھی زندہ بہشت مین گیا ہے جو خواجہ جائینگے مین ایسے فقرون کو کب مانتا ہون جوگی
نے کہا کہ فقرہ نہین ہے یہ امر اصلی ہے اگر خواجہ آکر تمھارے سامنے یہ سب حال بیان کرین اُس
وقت یقین لاؤ گے یا نہین صاحبقران نے کہا کہ اول خواجہ کا آنا دشوار ہے اگر آئے بھی تو وہ
دین و مذہب کے بہت پختہ ہین کبھی وہ اس امر کا اقرار نہ کرینگے بالکل سراسر اُنکے اوپر تہمت ہے

ہیں [illegible] [illegible] کسی طور سے [illegible]
[illegible] [illegible] دیتے اور [illegible] سے [illegible] کر بیٹھے اور میں خواجہ کو
[illegible] [illegible] خواجہ کو [illegible] سامنے غضب کرتا ہوں انکی گواہی
دیتے تو تم کو یقین ہو [illegible] بر حق [illegible] میں صاحبقران نے فرمایا کہ خداوند
[illegible] اگر جبرئیل [illegible] مجھ سے آ کہیں کہ سامری خدا ہے برحق ہیں اُسپر بھی مجکو یقین نہ آئے
میں [illegible] شعبدہ [illegible] خواجہ کو بلا کر کسی [illegible] میں شعبدہ [illegible] بھولوں [illegible]
[illegible] اعتقاد [illegible] کیا یاد کرے [illegible] بلا کر مجھ سے
سامنے [illegible] ہوں اور گواہی دلاتے دیتا ہوں [illegible] مانتے [illegible]
[illegible] شیر [illegible] دیکھ کر کہا کہ [illegible] شیر [illegible] خواجہ عمرو [illegible]
[illegible] پیچھے [illegible] نکال [illegible] کہ [illegible] روبرو عمرو کے خداوند سامری [illegible]
[illegible] عمرو کو یقین آئے [illegible] تھا کہ اُس شیر نے ایک مرتبہ انگڑائی لی اُسکا [illegible]
شعلے نکلنے لگے بعد [illegible] ایک شعلہ اُس شیر کے [illegible] عمرو [illegible]
[illegible] دیکھ [illegible] خواجہ [illegible] سے [illegible]
[illegible] صاحبقران [illegible] دیکھا کہ [illegible]
[illegible] مقام [illegible] شعلہ [illegible] خواجہ بھی [illegible]
[illegible] شکل مبارک [illegible] فرق [illegible]
[illegible] صاحبقران [illegible] کہ صاحبقران کے اعتقاد میں فرق نہ آیا [illegible]
[illegible] کیا خوب شعبدہ دکھایا [illegible] مقام [illegible] اگر اور کوئی [illegible]
[illegible] اور یقین کر لیتا [illegible] لیکن ایسے [illegible] شعبدہ [illegible]
[illegible] ہوں یہ شعبدہ اور کسی کو دکھا جو کہ [illegible] اعتقاد ہو [illegible] خواجہ
[illegible] فرق نہیں [illegible] شعبدہ [illegible]
[illegible] خواجہ [illegible] ہوکر آیا [illegible] خواجہ عمرو یہاں تشریف
[illegible] عمرو [illegible] اگر وہ کسی طرح سے نہیں مانتے ہیں ورنہ تم [illegible]

بیان کرو اور سمجھاؤ شاید تمھارے کہنے سے مان جائیں کیونکہ تم ا[illegible] ساتھ کے کھیلے
ہوئے ہو اور بچپنے کے رفیق بلکہ وہ دونوں شریک بھائی ہو تمھ[illegible]ے گا اور کے کہنے
سے خواجہ نے جواب دیا کہ حاضر ہوا ہون اپنے امکان بھر کو[illegible] قبول کرنا نہ کرنا
اُنکو اختیار ہی یہ کہکر خواجہ سامنے صاحبقران کے آئے بطر[illegible] پرستان سلام کیا اب
جو صاحبقران نے بغور دیکھا تو اپنے بچپنے کے دوست اور رفیق کو پایا پہلے گمان تھا کہ یہ شعبدہ
ہی کسی ساحر کو خواجہ کے مشابہ کیا ہی مگر جب خال وخط دیکھا سر مو فرق نہ پایا اس امر کا یقین ہوگیا
کہ یہ خواجہ ضرور ہین مگر خواجہ کے اسطور کے سلام کرنے سے صاحبقران کو بہت غصہ آیا دل
مین کہا کہ کیا خواجہ مرتد ہوگئے بڑا غضب ہوا کہ خواجہ ایسا دیندار اور مرتد ہوگیا مگر کیا کرے سحر
سے مجبور ہوگیا ہی معلوم یہ ہوتا ہی کہ مسحور ہوا ہی خیر مین اسم اعظم سے سحر کو دفع کرکے خواجہ کے قلب
کو درست کردونگا یہ خیال دل مین کرکے خاموش ہو رہے اُدھر خواجہ سلام کرکے بیٹھ گئے سواے
شیاطین اور جوگی کے اور کسی نے جواب سلام نہ دیا بلکہ شیاطین نے جوگی سے کہا کہ آپ نے
ملاحظہ فرمایا حکیم اسقلینوس نے خواجہ کے سلام کا جواب نہ دیا اس خیال سے کہ خواجہ نے
بطور ہم لوگون کے جو سلام کیا یہ کیسے آپ کے شریک ہوئے ہین اور ایمان لائے ہین ابھی تو انکا
وہی رنگ ہی یہ تو حرکتین ہین اُسپر اِس امر کی خواہش ہی کہ سفارش کرو جوگی نے شیاطین کیطرف
دیکھا اور کہا کہ پھر تم بولے ہم اندھے نہین جو نہ دیکھتے ہون تم کو کیا ضرور ہی جو بار بار بولے جاتے ہو
ابکی جو بولوگے تو سزا پاؤگے شیاطین خاموش ہو رہا اُدھر جوگی نے خواجہ کیطرف دیکھکر کہا کہ
ای خواجہ جو تم پر گذرا ہی سب بیان کرو سامنے حمزہ صاحبقران کے اُدھر صاحبقران نے
خواجہ کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ ای بھائی خواجہ مین تم سے ایک امر دریافت کرتا ہون پہلے یہ
بیان کرو تم تو کوہ کیطرف براے دریافت حال کوہ نشین کے گئے تھے اس شیر کے شکم مین کہان
سے آگئے اور کیا حرکتین اختیار کین ہین ای خواجہ تم سا ایماندار اور یون مرتد ہو جائے یہ کیا
بات ہی خداوند کریم کو بھول گئے سامری پرستون کی طرح سے سلام کرنے لگے یہ تم کو کیا ہوا ہی
کیا کسی ساحر کے سحر مین مبتلا ہوئے ہو آؤ میرے قریب مین تم پر اسم اعظم پڑھون اور دم کرون
تاکہ اُسکا سحر برطرف ہو اور تمھارا قلب درست ہو تم اپنی اصلی حالت پر آؤ یہ کونسی مرتد پنے

اور کفر کی حرکت [illegible] ئے سے اپنے دین و مذہب سے پھوٹ گئے کافر ہو گئے جو کہ بندے تھے
اور یہ سبب سیا [illegible] دعوی کرتے تھے اور اپنے کو خدا کہلاتے تھے جنکو تم نے ہزار ذلت
مرتبہ ذلیل کیا [illegible] کرتے ہو یہ کیا حرکت بے جا ہے اپنے ہوش میں آؤ تو اس سے
درست کرو کفر و [illegible] و میرے کہنے پر عمل کرو شیطان کے بہکانے سے اپنی عقبی نہ خراب
کرو وہ وحدہ لاشریک ہے اسکا کوئی شریک نہیں ہے کیوں شرک کرتے ہو یہ کونسی بات ہے مسلم
سے کافر ہو گئے یہ جو صاحبقران نے فرمایا خواجہ خاموش بیٹھے سنا کیے جب صاحبقران اپنی
تقریر کو تمام کر چکے اسوقت خواجہ نے جواب دیا کہ ای حمزہ عرب بس بس اسقدر باتیں بنائے
ہیں سنے آج تک تیرے کہنے پر عمل کرکے اپنی بہت خرابی کی اور اپنی عقبی خراب کی واقعی یہ امر ہے
کہ سوائے خداوند سامری و جمشید کے اور سب باطل ہیں اور وہ برحق ہیں سامری و جمشید سب کے
خالق ہیں اور سب کے پیدا کرنے والے ہیں انھین نے اپنی قدرت کاملہ سے یہ زمین و آسمان شجر و
حجر جن و انس پیدا کیے ہیں انھین کی قدرت سے سب کو رزق ملتا ہے یہ سب کی پرورش کرتے ہیں
ان کی کیا تعریف کرون ای حمزہ آج تک مین گمراہ رہا اب اپنی تقدیر سے راہ راست پر آیا ہوں
ورنہ ما توان تک کافر رہا اب تقدیر نے رسائی کی کہ خداوند سامری و جمشید نے مجھ پر اپنی
قدرت سے میرے دل نے اس امر سے انحراف کیا کہ دین اسلام حق ہے اور اپنے دین اصلی کی طرف
یعنی سامری پرستی کی طرف رجوع کی کیونکہ یہی دین حق اور مذہب حق ہے معاذ اللہ خدائے نادیدہ
خدا ہے باطل ہے دل نے اسوقت کہا کہ حمزہ نے تیرے ساتھ دشمنی کی کہ تجھکو سامری کی عبادت سے
منحرف کیا ہے اب تو انحراف نہ کر اپنے خدا کو پہچان اصلی خدا سامری و جمشید ہیں انکے سوا کوئی دوسرا
خدا نہیں ہے جب میرے دل نے یہ کہا بس مین نے فوراً سجدہ کیا کیونکہ جب ثابت ہو گیا کہ یہ
خدائے اصلی ہیں اور جس خدا کو تم سجدہ کرتے تھے وہ اصلی نہیں ہے صرف حمزہ نے دھوکا دیا اور
آجتک اسی دھوکے مین رہے ای حمزہ سامری و جمشید خدائے برحق اور مطلق ہیں انکی بہت
بڑی قدرت ہے اور مالک زمین و آسمان ہیں اور مختار نار و جنان ہیں مالک ارض و سما ہیں
انھین کی قدرت سے سب پیدا ہوئے ہیں انھون نے اپنی قدرت سے سب کے تعین کیے ہیں
مرتبے پہنچائے ہیں وہ اپنے بندوں پر مثل مادر و پدر کے مہربانی کرتے ہین اور سب کی پرورش کرتے ہین

جو اُنسے پھر سے گا وہ گمراہ رہے گا اور گمراہ ہی اُسکا مقام جہنم [illegible] و بخدائی مانتے ہین
اُنکا مقام خاص جنت ہی اور اُنکے واسطے ہر طرح کی عزت و را[illegible] سکے لیے ہر طرح
کی نحوست و ذلت ہی ای حمزہ تمین نے دیکھا قدرت خداوند سامری کی [illegible] میں بھی نہین ہی
وہ اختیار خداوند سامری کو ہی کہ جو کسی خدا مین نہ تھا اور نہ ہوگا [illegible] خدا کو زیبا ہین جو خداوند
سامری مین ہین واقعی جب اُنکو تم ایسے نافرمان بندون نے عاجز کیا وہ چولہ بدل کر آسمان پر چلے گئے اپنا
سایہ اُنھون نے ہم سب کے سر و نیر سے اُٹھا لیا ای حمزہ یہ جو تم نے دریافت کیا کہ تم تو برا سے خبر
کوہ نشین کر گئے تھے یہ کیا حالت ہوئی اور تم لشکر شیر مین کیونکر پہونچ گئے اسکا واقعہ یہ ہی کہ مین
جو تم سے رخصت ہوکر بموجب نشان دہی شیاطین کے چلا پانچ روز تک جنگل مین تباہ رہا مگر
کہین پتہ نہ ملا ایک روز عاجز ہوکر قصد کیا کہ واپس چلون اپنی اصلی شکل پر تھا کہ یکایک میرے
پاؤن زمین سے اُٹھ گئے مین اس خیال مین غرق تھا کہ تمھارے پاس آؤن اور راہ طے کر رہا تھا
کہ مین زمین سے بلند ہو گیا تموج ہوا سے مجھکو غش آگیا اب جو آنکھ کھلی اپنے کو ایک قصر زمرد
نگار مین پایا اور آپ کو اپنے پاس کھڑا ہوا دیکھا اور سامنے قصر مین دیکھا کہ بہت سے لوگ جمع ہین
مین نے خیال کیا کہ کوئی دیو مجھکو یہان اُٹھا لایا ہی یہ پردہ قاف ہی اب جو غور کر کے دیکھا تو کیا
نظر آیا کہ وہ شخص تاج جواہر نگار سر پر بیٹھے ہوئے لباس فاخرہ سے آراستہ مسند زر نگار پر جلوہ
فرما ہین اُنکے جمال سے تمام قصر روشن ہی گرد اُنکے جو لوگ ہین وہ صورت آشنا معلوم ہوئے
مین نے دریافت کیا یعنے ان جوگی صاحب سے جو کہ اسوقت یہان موجود ہین اور خاص بندے
ہین خداوند سامری و جمشید کے کہ یہ کون مقام ہی اور یہ کون بزرگوار ہین جو مسند پر جلوہ گر ہین
اور یہ کون لوگ ہین جو آپ کے گرد بیٹھے ہوئے ہین انھون نے فرمایا کہ ای خواجہ تم نے پہچانا
نہین افسوس اپنے پیدا کرنے والے کو بھول گئے حمزہ کے بہکانے سے ایسے بھولے کہ
اپنے خداوندون کو نہین پہچانا ای خواجہ یہ مقام بہشت ہی اور تم قصر خداوندی مین کھڑے
ہو اور یہ دونون بزرگوار جو مسند پر جلوہ فرما ہین جنکے چہرہ کے نور سے تمام قصر روشن
و منور ہی یہ خداوند سامری و جمشید ہین اور یہ جو گرد بیٹھے ہوئے ہین یہ سب ان کے
نائب ہین مثل لقا وغیرہ کے یہ جو انھون نے کہا مین نے منہ چھپر لیا اور دل مین کہا

کہ لاکھو لاکھو لعنت [illegible] مان آگیا عجب شعبدہ ہے یہ جو مین نے دل مین کہا اُنھون نے
کہا کیون خواجہ [illegible] باتین کرنے لگے جو دنیا پر کرتے تھے بس اب ان باتون سے
در گذرو دیکھو آجتک [illegible] و جمشید نے تم پر بڑا رحم کیا کہ اپنا عذاب نہ نازل کیا اور تم کو
زندہ دنیا پر سے طلب [illegible] صورت دکھانے کو کیونکہ تم سے اقرار اس امر کا کیا تھا کہ جبتک
تم تین مرتبہ اپنے منھ سے موت نہ طلب کروگے نہ مروگے چنانچہ خداوندون کو منظور ہوا کہ نہ تم
اپنے منھ سے موت مانگو نہ دنیا پر رہو تم کو زندہ طلب کر لیا بس اب اپنے پیدا کرنے والون کو
پہچانو اور خداے نادیدہ کی بندگی ترک کرو تاکہ تم کو راحت و آرام ملے ورنہ اسی طور سے
جہنم مین جلا دیے جاؤگے یہ امر آجتک کسی کے لیے نہین ہوا کہ وہ جسم خاکی سے آسمان پر
آیا ہو سواے مرکے اور اُسکی روح آئی ہے تم سے خداوند ایسے ناخوش تھے کہ تم کو مع جسم
خاکی کے طلب کر لیا تمھارے جسم پر بھی عذاب کیا جائیگا اگر سجدہ نہ کروگے مین نے برہم
ہو کر جواب دیا کہ کیا بیہودہ بکتے ہو یہ سب کچھ شیطان تھے اور یہ سب شعبدہ ہے مین ایسے
شعبدون مین کب آتا ہون تم سب ساحر ہو اور یہ دونون بھی ساحر تھے یہ جو مین نے کہا
یہ بہت برہم ہوگئے اور مجھکو لیکر اُس قصر مین آئے اور سامنے خداوند سامری و جمشید
کے کھڑا کر دیا اور ہاتھ باندھکر عرض کیا کہ یہ خواجہ عمرو حاضر ہین اِنکے بارے مین کیا حکم
ہوتا ہے مین پردہ دنیا پر گیا تھا آپ نے حکم فرمایا تھا کہ خواجہ کو اسیر کر لاؤ میرے پاس
تصویر موجود تھی یہ فلان صحرا مین اپنی اصلی صورت پر پھر رہے تھے مین نے جا کر انکو اسیر
کر لیا اور یہان لے آیا ادھر مین نے جو غور کرکے دیکھا لقا و فرعون وزیر بد شداد وغیرہ
کو پہچانا دیکھا کہ سب مثل غلامون کے حاضر ہین اور اُن لوگون کو دیکھا کہ جو کہ میرے
اور تمھارے ہاتھ سے مارے گئے تھے سب بڑی عزت و آبرو سے موجود ہین سامری و
جمشید کی تصویرین دیکھ چکا تھا اُس تصویر کے مطابق پایا سر مو فرق نہ تھا یہ واقعہ
دیکھکر میرے حواس جاتے رہے اُدھر ان سب نے جیسے مجھکو دیکھا لقا و فرعون و
زبربد شداد وغیرہ دیگر ساحر فریاد کرنے لگے کہ یا خداوندی خواجہ عمرو ہے ہم سب
اسکے ہاتھ سے بہت پریشان ہوے ہین اور ہم کو اسنے بہت ذلیل کیا اور ٹھیرے

ظلم و بدعت سے قتل کیا ہی ہماری فریاد رسی فرمایئے اِس پر ... یہ بڑا ظالم ہی آپ کو ہمیشہ یہ برا کہتا تھا اور دشنام دیتا تھا ایسے کلمہ کہتا تھا کہ ... ہر طرف یہی شور و غل کی صدا بلند تھی چنانچہ خداوند سامری و جمشید نے اُن ... کر فرمایا خاموش بیٹھے رہو ہم اس سے کل ظلم و بدعت کا معاوضہ کر لینگے اگر یہ ہم کو سجدہ نہ کرے گا اگر اسنے سجدہ کر لیا تو ہم اسکو باغ جنت مین ایک قصر یاقوت نگار مرحمت کرینگے اور حور و غلمان برائے خدمت اور ہر طرح کے راحت کا سامان مہیا کر دینگے یہ بہت خوش ہوگا کیونکہ ہم کو اس سے محبت ہی یہ کہکر مجھ سے فرمایا کہ ای خواجہ آجتک جو تم نے کیا وہ کیا مجکو تم پر رحم آتا ہی کہ کیا تم پر عذاب نازل کرون یہ تمھاری حرکت نہ تھی بلکہ حمزہ کے بہکانے سے تم ایسے حرکت کے مرتکب ہوئے تھے مین نے اپنی قدرت سے وہ وہ تم کو اشیا دیے ہین جو کہ مین نے اپنے ناجیون کو نہین دیے ہین اور تم کو ایسا عیار بے عدیل اپنی قدرت سے کیا کہ کوئی تمھارا مقابلہ نہ کرسکا صرف تمھاری خوشی کے سبب سے مین نے تمھارے ہاتھ سے اپنے خاص بندون کو ذلیل بھی کرایا اور قتل بھی یہی خیال کیا کہ اب خواجہ کو خیال آئے اور مجکو سجدہ کرے جب مین نے دیکھا کہ تم کو خیال نہین آتا تو مین نے اپنے خاص بندے بجرنگ بن اجرنگ کو روانہ کرکے تم کو دنیا پر سے یہان طلب کر لیا لہذا تم نے میری قدرت دیکھی اور میری شان کہ جسقدر بندے مین نے خلق کیے ہین سب کی تصویرین اور روحین میرے پاس ہین جو کہ مر گئے ہین اُنکی بھی روحین ہین دیکھو یہ سب موجود ہین یہ فرماکر اشارہ کیا کہ یہ مجکو معلوم ہوا کہ ایک پردہ تھا کہ آنکھون سے اُٹھ گیا اب جو مین نے دیکھا تو ایک جنگل مین تمام لوگ جو کہ دنیا پر تھے اور ہین سب موجود ہین ایک طرف تم اور تمھارے سردار اور تمھاری اولاد و عزیز و اہل لشکر طوق سلاسل مین مطوق کھڑے ہین اور فرشتگان قدرت گرز آتشین لیے ہوئے سر و نیر موجود ہین اور سب کو اُن گرزون سے ایذا دے رہے ہین اور تم فریاد کر رہے ہو اور کوئی تمھاری فریاد کو نہین سنتا ہی ایک طرف کو بہت بڑا مجمع ہی مگر سب خوش پوشاک و فرحناک ہین مین نے جوگی صاحب سے دریافت کیا کہ یہ کون لوگ ہین جو کہ خوش ہین جواب دیا کہ یہ وہ لوگ ہین کہ جو اسوقت تک دنیا پر موجود ہین اور خداوند سامری کو سجدہ کرتے ہین یہ سبب پرستش کے یہ سب خوش ہ

خرم ہین حمزہ وتنعا [illegible] تے ہین گوا بھی دنیا پر ہین اور زندہ ہین مگر تصور و پیر
شہا انکا ہین جب [illegible] رخ مین ڈالے جائینگے اور یہ لوگ جب مرکر یہان آئینگے
داخل بہشت ہو [illegible] دہ کی بندگی کرنے والے مرے ہین وہ جہنم مین جلائے گئے
ہین اور جو خداوند کے سجدہ [illegible] والے تھے وہ سب داخل بہشت کیے گئے ہین خداپرستون پر
ہر قسم کا عذاب ہوتا ہی اور سامری پرستون کو راحت و آرام ہی جب مین یہ سب سامان دیکھ
چکا یکایک پھر ایک حجاب حائل ہوگیا وہ سامان نگاہون سے پوشیدہ ہوگیا خداوند جمشید
و سامری نے کہا کہ کیون خواجہ تم نے خداپرستونکا حال دیکھا بس مجھکو سجدہ کرو مین نے جواب دیا
کہ ایسے شعبدہ بہت سے مین نے دیکھے ہین مین کبھی سجدہ نہ کرونگا اور مین نے منھ کو گالیان دین
یہ سُنکے سامری و جمشید کو غصہ آگیا فوراً حکم دیا کہ خواجہ کو جہنم مین ڈالدو چند فرشتہ آئے اور مجھکو کشان
کشان ایک طرف کو لے گئے وہان آگ مشتعل تھی اُسکے شعلہ بلند تھے مجھکو اُس آگ مین ڈالدیا
وہ آگ مجھکو جلانے لگی ایک طرف کو مین نے دیکھا کہ شاہزادہ قباد و ملکہ مہر نگار و فرخ
شہسوار قلندر و دیگر خداپرست شاہزادہ شہزادے سب زنجیرہاے آہنی سے بندھے ہوئے
کھڑے ہین چارونطرف سے آگ گھیرے ہوئے ہی وہ سب کے سب فریاد کر رہے ہین اور چلا رہے
ہین کہ یا خداوند سامری و جمشید ہم کو پناہ دو اور اس عذاب سے نجات دو ہم سے خطا ہوئی
جو ہم نے آپ کو سجدہ نہ کیا اور خداے نادیدہ کو خدا جانا حمزہ کے بہکانے سے یہ ہم سے قصور
ہوا اب ایسی خطا نہ ہوگی ہم پر رحم فرماؤ مگر کوئی نہین سنتا ہی وہ فریاد کر رہے ہین یہ واقعہ جو
مین نے دیکھا اور آگ نے تکلیف پہونچائی مین بھی فریاد کرنے لگا [illegible] بندہ خاص خداوند مجھکو
اُس آگ سے نکالکر لے گئے جب مین نے دیکھ لیا کہ مین خداوند [illegible] و جمشید کو سجدہ کرونگا
اور یہ خداے برحق ہین چنانچہ انھون بھی میری سفارش کی خداوندون نے رحم فرمایا مین نے
سجدہ کیا اُسوقت میری جان اُس عذاب سخت سے بچی اور مجھکو پھر باقوت نگار رہنے کو ملا
ای حمزہ ایسی راحت سے بسر ہوتی ہی کہ بھلا کیا کسی کی بسر ہوگی مین باز آیا خداے نادیدہ
کی بندگی سے حورین خدمت کرتی ہین غلمان ملازمت بجالاتے ہین نعمات جنت کھانے
مین آتی ہین طائران خوش الحان کی صدا مست کرتی ہی ہر وقت جلسہ عیش و عشرت برپا رہتا ہی

جو سامری و جمشید کو خدا جانتے ہین اُنکے لیے تو یہ راحت و آرا [illegible] پردہ کی بندگی
کرتے ہین اُنکے لیے ہر طرح کی ذلت و خواری ہی اور سختی ہی [illegible] سب ہی
کہ تم بھی سامری و جمشید کو سجدہ کرو کیونکہ یہی دو خدا ہین اور [illegible] اور سب
باطل ہین اُنکے نائب ہین اور خداے ناپدید تو معاذ اللہ کوئی چیز ہی [illegible] اسکے بندون کی
کوئی قدر ہی سواے ناقدری اور جلائے جانے کے آخر مرد یہ دنیا ناپایدار ہی اسکو ثبات نہین ہی
یہ سب فانی ہی اسپر اعتبار کرنا اور اپنے خدا کو فراموش کرنا بالکل نادانی ہی یہ عیش دنیا جو کہ اسمین
ہم کو میسر ہی یہ وہان کام نہ آئیگا ہان دوستی اور محبت سامری و جمشید کی کام آئیگی وہ ہر
[illegible] بخشوائیگی آتش دوزخ سے بچائیگی خداے ناپدید کی دوستی اور بندگی جہنم مین لے
جائیگی [illegible] بہشت سے محروم رکھیگی مین تو بکچکا ہون بس تم بھی سامری و جمشید کو سجدہ
کرو اور اس کفر کافری سے باز آؤ یہ جوگی صاحب سفارش کر کے تمھاری خطا کو معاف
کرا دینگے ورنہ بہت خراب ہوگے مثل قباد و مہر نگار و شبیر و یہ و فرخ شہسوار و قلندر و
[illegible] کے جلائے جاؤگے اور فریاد کروگے کوئی سماعت نہ کریگا پھر اسوقت ایک
[illegible] جائیگی ہر طرح کے عذاب ہونگے اور شدائد مین نے جو دیکھا تھا اور کہا تھا بیان کرو
جب یہ جوگی صاحب بہ حسب حکم خداوندان کے پند و نصیحت کو یہان آنے لگے تو خداوند
نے انکو حکم دیا کہ خواجہ کو لے جاؤ اپنے ہمراہ یہ تمھارے قول کی تصدیق کرینگے اور میری خدائی
کی گواہی دینگے چنانچہ یہ مجکو شکم شبر مین بٹھا کر لائے مین اُنکے سامنے خداوندون کی تعریف
کر کے کہتا ہون کہ آپ بھی سامری و جمشید کو سجدہ کیجیے ورنہ بہت خراب ہوجیے گا یہ جو
خواجہ نے بیان کیا صاحبقران کو بہت غصہ آیا برہم ہوکر فرمایا کہ او نا ہنجار [illegible] زبان زرا سے
تو مرتد ہوگیا ہی مجکو بہکانے آیا ہی مین تیرے بہکانے سے کبھی نہ بہکونگا دور ہو میرے سامنے
سے کیا بیہودہ بکتا ہی تو بالکل کافر ہوگیا ہی تجکو ان ساحرون نے سحر مین مبتلا کر کے کافر کردیا
سامری کیا نطفہ حرام ہی اور جمشید کیا نطفہ شیطان ہی یہ دونون بچہ شیطان [illegible]
لعنت ہین یہ کہکر فرمانے لگے لاکھون لاکھ لعنت ہی [illegible] اور جمشید پر اب جو کوئی
زبان سے نکالے گا تو تیرا سر قلم کرڈالونگا راوی بیان کرتا ہی کہ صاحبقران کو اسقدر غصہ

آیا تھا کہ شکل [illegible] اور چہرہ لال ہو گیا تھا منھ سے کف جاری تھا غیظ و غضب
طاری تھا اور [illegible] تھے جب یہ جوگی نے صاحب نے دیکھا اسوقت ایک مرتبہ برہم
ہو کر کہا کہ ای حمزہ [illegible] کرو میرے روبرو اور خداوندون کی شان مین یہ کلمات بس
اب مجھکو تاب نہین ہے [illegible] بیان کرتا ہی کہ ملازمان استقلینوس نے پندرہ ہزار روپیہ لاکر سامنے
انبار کر دیا تھا روپیہ انبار تھا جب جوگی نے یہ کہا کہ اب مجھکو تاب نہین ہے صاحبقران نے
فرمایا کہ او جوگی اگر اپنی خیریت چاہتا ہی تو میرے سامنے سے چلا جا ورنہ میرے ہاتھ سے مارا جائیگا
اور اس عمرو کو بھی لیتا جا یہ بالکل کافر ہو گیا ہی تجھ ایسے بچہ شیطان کا میرے سامنے کچھ کام
نہین ہی معلوم ہوا کہ تو بہت حرامزادہ اور بچہ شیطان ہی اور ہزارون گالیان دین گالیان دینا
تھین کہ جوگی کو بھی غصہ آگیا اور ایک مرتبہ بنگاہ قہر صاحبقران کی طرف دیکھ کر کہا کہ او حمزہ
بس اپنی زبان بند کر نہین فرشتگان قدرت خداوندی کو حکم دیتا ہون کہ وہ تیرے اوپر عذاب
نازل کرینگے اور تجھکو ابھی سنگ سیاہ کرتا ہون یہ کہنا تھا کہ صاحبقران کو غصہ آگیا ایک
مرتبہ عقرب سلیمانی پٹک کر یہ فرماتے ہوئے کھڑے ہوئے کہ تجھکو قسم ہی اپنے دین و مذہب کی
کہ تو حکم دے کہ مین سنگ سیاہ ہو جاؤن اور تلوار کو علم کر کے جوگی کی طرف جھپٹے جوگی نے جو دیکھا
کہ حمزہ کو غصہ آگیا اور تلوار لے کر میرے اوپر حملہ کیا پکارا کہ او حمزہ سنبھل سنبھل دیکھ اپنے
آپے سے باہر نہ ہو مجھکو رحم آتا ہی اگر غصہ آگیا تو خرابی ہوگی صاحبقران نے فرمایا کہ او نطفہ
حرام تو کیا حقیقت رکھتا ہی اور تیرا غصہ کیا چیز ہی جو تیرے بنائے سے بنے رہ کر اب تو میرے
ہاتھ سے زندہ بچکر نہ جا سکے گا فرشتگان عذاب کو حکم دے کہ وہ مجھ پر عذاب نازل کرین اور بکا
سامری و جمشید کو کہ وہ آکر تیری کمک کرین بس اسی مین خیریت ہی کہ سامری پرستی سے توبہ
کر اور دین اسلام قبول کر اسوقت سے بیکار کی بک بک کر رہا ہی ایسے شعبدہ بہت سے
دیکھے ہین معلوم ہوا کہ خواجہ عمرو تیرے سحر مین مبتلا ہین جو ایسی تقریر کر رہے ہین جب تو
قتل ہو گا تو تیرا سحر انکے اوپر سے دفع ہو گا اور یہ اپنی حالت اصلی پر آئینگے اب مجھ پر فرض
ہوا کہ تجھکو قتل کرون یہ فرماتے ہوئے تلوار لے کر بڑھے جب جوگی نے دیکھا کہ حمزہ میرے اس
کہنے سے نہین رکتا ہی اور غصہ بہت ہی یا تو بیٹھا ہوا تھا یا ایک مرتبہ اٹھ کھڑا ہوا یہ کہتا ہوا

که اے حمزہ تو نہ مانے گا مین کہتا ہون کہ سنبھل اور باز آ [illegible] لیا ہی تو مجکو غصہ
نہین آیا ہی مین بہت طرح دے رہا ہون یہ کہکر جست کی [illegible] ہین نہ وہ روپیہ
تھا نہ شیاطین تھا سب غائب تھے اور دور جا کر کھڑے [illegible] ن تلوار لیے ہوئے
اُسی مقام پر پہونچے اب بالکل قریب پہونچ گئے ہین جانے [illegible] م کرکے قصد کیا کہ ہاتھ
لگاؤن حکیم اسقلینوس حیران حیران دیکھ رہا ہی اور خواجہ بھی خاموش بیٹھے ہوئے دیکھ
رہے ہین مگر خواجہ تو اسقدر کہتے جاتے ہین کہ اے حمزہ دیکھو دیکھو یہ کیا کرتا ہی بندہ خاص
خداوند کے ساتھ یہ حرکت اور یہ بے ادبی کرتا ہی دیکھو خاک سیاہ ہو جائے گا یا پتھر کا ہو جائیگا
اپنے کو دیکھو اور جوگی صاحب کو دیکھو یہ کیا بے ادبی اور گستاخی ہی دیکھو بہت برا کرتا ہی اپنے حق مین
کانٹے بوتا ہی مگر صاحبقران قریب جوگی کے پہونچ گئے تھے اور تلوار بھی علم کر چکے تھے اُدھر جوگی
نے جب دیکھا کہ صاحبقران قریب آگئے ہین فوراً جست کی صاحبقران پہونچ گئے اب
جوگی اُس قصر بھر مین بھاگتا پھرتا ہی اور صاحبقران پیچھے پیچھے ہین جب قصد کرتے ہین کہ وار
کرون جوگی جست کرکے بھاگ جاتا ہی صاحبقران حیران ہین کہ یہ جوگی کیسا ہی اور کیسا
ساحر ہی کہ بھاگتا پھرتا ہی اور سحر نہین کرتا یہ فرماتے جاتے ہین کہ تو تو بندہ خاص ہی خداوند کا
اسوقت اُنکو برائے کمک نہین طلب کرتا ہی وہ آکر مدد نہین کرتے ہین تو تو کہتا تھا کہ خاک
سیاہ ہو جائے گا عذاب نازل ہوگا مین تو تجکو بھگاتا پھرتا ہون اور میرا ایک بال بھی کم
نہین ہوتا ہی تو کیسا بندہ خاص ہی راوی بیان کرتا ہی کہ اسی طور سے تمام قصر مین وہ جوگی بھاگا
بھاگا پھرا اور کچھ جواب نہین دیتا ہی ایک مقام پر اب جو جست کرکے وہ جوگی پہونچا اور
صاحبقران بھی برابر پہونچے پشت پر دیوار تھی صاحبقران نے جا کر گھیرا جوگی نے دیکھا کہ
اب سوائے قتل ہونے کے چارا نہین ہی کیونکہ جست کرنے کا موقع نہین رہا اُدھر صاحبقران
نے ہاتھ بلند کیا کہ وار کرون جوگی نے خیال کیا کہ اب بہت مشکل ہوئی نہ بھاگ سکتا ہون
اور حمزہ تلوار علم کر چکا ہی اگر ہاتھ رہا ہو گیا تو کام تمام ہو گیا مفت مین جان گئی یہ سوچ
دل مین کرکے ایک مرتبہ سمٹ کر کہا کہ اے حمزہ تم کو ہو کیا ہی اپنے بیگانے کو نہین
پہچانتے ہو ذرا اپنے ہاتھ کو روکو اور دیکھو کہ مین کون ہون ذرا اپنے حواس درست کرو اور

غصہ کو کم کرو اور پہچا [illegible] ے نادان ہوئے ہو کہ اپنے دوستون کو بھول گئے یہ جو
جوگی نے کہا صاح [illegible] ر چکے تھے مگر وار نہ کیا اُسی مقام پر ہاتھ کو روک لیا اور
کہا کہ کیون پھر و [illegible] پنچ نہین گیا ہی دین اسلام قبول کر اور سامری پرستی ترک
کر اب تو میرے ہاتھ سے [illegible] ملتا ہی میرے قبضہ مین ہی کیا کوئی اور شعبدہ دکھانے والا
ہی مین نے خوب پہچان لیا ہی کہ تو ساحر ہی اسی مین خیریت ہی کہ میرے کہنے پر عمل کر اور اسلام قبول
کر گئے سحر خواجہ پر سے اُتار رو وہ اپنے آپ مین آئین جوگی نے کہا کہ حمزہ دیکھو تو مین کون ہون ذرا
غور کر کے دیکھو تو اور پہچانو مین جوگی نہین ہون آپ کا عیار خواجہ عمرو ہون واہ کیا خوب
ایسے بیہوش ہوئے ہو کہ کسی کا خیال نہین ہی اپنے اور بیگانے سے سب سے بے بہرہ ہو ایسا
انسان کو غافل ہونا زیبا نہین ہی ذرا میری طرف دیکھو اور شناخت کرو صاحبقران نے
جواب دیا کہ او جوگی یہ دھوکا اور فریب اور کسی کو دینا مین تیرے فریب مین آنے والا نہین
ہون تو نے جو دیکھا کہ اب کسی صورت سے جان نہین بچتی ہی اور موت قریب ہی تو تو نے یہ
فقرہ کیا مین کبھی تجھکو نہ چھوڑونگا جوگی نے کہا کہ ای حمزہ مین قسم کھا کر کہتا ہون کہ مین خواجہ عمرو
ہون اور وہ نقلی خواجہ ہین اگر یقین نہ آئے تو میری طرف دیکھو اور پہچانو یہ جو کہا صاحبقران
نے جوگی کی طرف دیکھا اُدھر جوگی نے اپنی آنکھ دکھائی کہ نگاہ صاحبقران کی بائین
آنکھ پر پڑی کہ وہ تل جو کہ شناخت کا تھا صاحبقران کو نظر آیا دل مین کہا کہ یہ اصل مین تو
خواجہ کی آنکھ تھی مگر ایسا نہ ہو کہ اسنے فقرہ کیا ہو چونکہ ساحر زبردست ہی اپنی جان بچانے
کے لیے یہ حرکت کی ہو فرمایا کہ مین نہ مانونگا اگر تو خواجہ عمرو ہی تو اصلی صورت اپنی مجھکو دکھا
جوگی نے کہا کہ ذرا آپ بیٹھیے کہ مین اپنی صورت تبدیل کرون چند قدم صاحبقران ہٹے
مگر تلوار علم کیے رہے اس خیال سے کہ ایسا نہ ہو کہ یہ بھاگ جائے بس جوگی نے فوراً قلا کیا قلا
کرنا تھا اب جو زمین پر قائم ہوا تو نہ وہ جوگی تھا نہ وہ تہمت نہ کرتا نہ جھولی نہ سانپ نہ
عقرب خواجہ عمرو تھے خواجہ نے نعرہ کیا کہ منم خواجہ عمرو بن امیہ ضمری ای حمزہ اب تو
پہچانا کہ مین کون ہون یہ عیاری صرف مین نے اس غرض سے کی تھی کہ دیکھون تو کیا کرتے
ہو ایسا تو نہین ہی کہ خون کھاؤ اور حکیم اسقلینوس کیا کرتے ہین معلوم ہوا کہ تم بہت

دین و مذہب سے کچھ ... ہم سے تو حواس بجا نہ تھے [illegible] ظاہر ہے کہ تم عمرو ہو
تمھارے ہاتھ سے ... کہ ... صاحبقران [illegible] گرے چونکہ صاحبقران
نے بخوبی پہچان لیا تھا خواجہ کو اٹھا کر چھاتی سے لگا [illegible] ایسی عیاری نہ کیا
کرو بڑا غضب ہوا تھا کہ میں آمادہ قتل ہوا تھا اگر کہیں مار [illegible] تو بڑی خرابی ہوتی میں
تم کو کہاں سے لاتا واہ کیا خوب اچھی دل لگی ہے ادھر حکیم نے جو دیکھا کہ وہ جوگی خواجہ عمرو بن کر
آئے تھے دم میں دم آیا اپنے مقام پر سے اٹھے اور ادھر کو چلے جدھر سے صاحبقران و خواجہ
چلے آتے تھے یہاں تک کہ لا کر مسند پر بٹھایا خواجہ نے اس نقلی عمرو کو اور شہر کو نذر زنبیل کیا
اسقلینوس نے بہت تعریف کی اور کہا کہ واقعی خواجہ تم نے بہت اسوقت پریشان
کیا اور دم نکال لیا تھا میری تو عجب حالت تھی یہی جی چاہتا تھا کہ سامری و جمشید کو
سجدہ کروں مگر پھر دل یہ کہتا تھا کہ یہ کونسی حرکت ہے جان کا اسقدر خوف ہے کہ دین و مذہب
کو ترک کرتا ہے اگر جان جائے گی تو جائے مگر مذہب میں فرق نہ آئے مگر حالت یہ تھی کبھی
جان کا خیال آتا تھا بارے نہ جان گئی نہ مذہب میں فرق آیا خداوند کریم نے خوب بچایا
خواجہ نے کہا کہ اے حکیم صاحب معلوم ہوا کہ آپ سست اعتقاد ہیں آپ کو اپنی جان بہت
پیاری ہے اسقلینوس نے جواب دیا کہ خواجہ یہ امر نہیں ہے یہ تقاضائے بشریت ہے
انسان کی حالت یکساں نہیں رہتی ہے دل ہی تو ہے کبھی قابو میں ہے کبھی قابو میں نہیں ہے
انھیں باتوں سے تو ضعیف البنیان کہلاتا ہے اب اس ذکر کو جانے دیجیے اے خواجہ یہ تو
سب ہوا مگر ایک بات بڑی خرابی کی ہوئی کہ آپ جو جوگی بنکر تشریف لائے اور آتے ہی
شیاطین کو طلب کیا اور صاحبقران سے آپ نے کہا کہ رہا کرو صاحبقران نے
رہا کر دیا آپ نے اپنے برابر بٹھا لیا تھا جب صاحبقران آپ کے اوپر تلوار علم کر کے
چلے تو وہ بھاگ گیا خواجہ مسکرائے اور کہا کہ وہ بھاگا نہیں ہے میرے پاس موجود
ہے جب صاحبقران تلوار لے کر میری طرف چلے میں نے اسی حالت سے اسکو نذر
زنبیل کر لیا اور وہ روپیہ بھی جو تم نے مجھکو دیا تھا مجھکو تم سے صرف روپیہ حاصل کرنا تھا
اور صاحبقران سے مگر میں یہ جانتا تھا کہ حمزہ سے ایک حبہ نہ ملے گا وہی ہوا کہ

کُھر دستے نہ ملا گئے [illegible] ہزار روپیہ دیا مگر میرا کام ہو گیا تم سے کچھ بلا بھی نہ
تھا میں نے تم [illegible] ین کو زنبیل سے نکالا زبان میں سوزن دیکر اسکی غفینون
کے ملازمون سے [illegible] سے باندھو دو اُسوقت شیاطین کو ستون سے باندھ
دیا صاحبقران سے [illegible] فرمایا کہ تم نے تو بڑا عرصہ کیا اور آئے بھی تو ایک نیا فقرہ
کیا اور پریشان کیا اب ایسی عیاری نہ کرنا کہ جس سے طبیعت پریشان ہو اپنا حال سب
بیان کرو کیا خبر لائے اور یہ کیا حرکت تھی خواجہ نے کہا کہ اے صاحبقران میں جو آپ سے
رخصت ہو کر یہان سے طرف کوہ کے گیا وہان جاکر بڑا مجمع دیکھا یہ کہکر خواجہ نے کل حال
اسلم جادوگا جو کہ ساحر بنا ہوا تھا اور خدائی کرتا تھا کل بیان کیا اول سے آخر تک اسیری
اسلم کا اور اسلم کو اسیر کرنے کا جو کہ منشی احمد حسین صاحب قمر نے تحریر کیا ہے وہ سب
بیان کیا اُسکے بعد اپنا طلسم زعفران زار مین جانا اور عیاری کر کے جہانگیر کو رہا کرنا وہان سے
خبر پاکر اپنا شہر عنطاقیہ مین آنا اور علمشاہ کو عیاری کر کے رہا کرنا اور سب ساحرون کا
لشکر اسلام سے آنا اور عنطاق کج کلاہ کا مع کل اہل شہر کے مسلمان ہونا اور علمشاہ کا
طرف کوہ البرز کے مع عنطاق کج کلاہ کے جانا اور اپنا مع کل ساحرون کے طرف لشکر کے
چلنا راہ مین تباہی لشکر اسلام کے خبر پانا اور بادشاہ اسلام کا مع لشکر کے آکر طلسم زیر جمشیدی
سے شریک لشکر اسلام ہونا سب کا تباہ ہونا اپنا بادشاہ بنکر جانا اور جہانگیر کو نقابدار
بناکر لے جانا اور بادشاہ اسلام سے ٹھیکہ لے کر نقابدار کو قتل کرنا اُسکے بعد قرناطیس کا
اُسیر عیاری کرنا اور عیاری کر کے اسیر کرنا اُسکا مسلمان ہونا اور اخلاق قزاق کا اور تمام
اہل کوہ کا مسلمان ہونا بادشاہ کا جشن کرنا سب حال بیان کیا اُسکے بعد کہا کہ مین بادشاہ
اسلام سے رخصت ہو کر آپ کی خدمت مین چلا راہ مین مین نے خیال کیا کہ چلکر کچھ عیاری
کر کے روپیہ وصول کرنا چاہیے چنانچہ مین نے یہ شیر مقوے کا بنایا اور اُسمین ایک اپنی
زنبیل سے نکالکر آدمی کو اپنی صورت بناکر بٹھایا اُسکو یہ سب تدبیر قبل سے سمجھا دی تھی
کہ مین جب تم کو طلب کرون اُسوقت تم شکم شیر سے نکلنا چنانچہ مین نے اپنے کو جوگی بنایا
اور یہان آیا راوی بیان کرتا ہے کہ جب خواجہ بادشاہ اسلام سے رخصت ہو کر چلے

تو راہ مین خیال کیا کہ چلکر حمزہ پر بھی عیاری کرون دیکھون [illegible] ستقلا پنجو میں
کا کیا حال ہوتا ہی چنانچہ خواجہ نے اپنے کو جوگی بنایا اور ا [illegible] نکال کر اپنی
صورت بنایا اور اسکو وہ سب تقریر تعلیم کردی اور وہان [illegible] غرضکہ آن پہنچے
جب خواجہ اپنا سب حال بیان کر چکے اُسوقت صاحبقران [illegible] سب بیان کی
جو کہ گذری تھی اُسکے بعد صاحبقران نے شیاطین سے کہا کہ تم نے سُنا کہ وہ کہ جو [illegible]
تھا کوہ پر جسکو سب اپنا خدا جانتے تھے وہ اسلم جادو ہی خواجہ اُسکو اسیر کر لائے [illegible]
تم کیا کہتے ہو دین اسلام کے اختیار کرنے مین شیاطین خاموش کھڑا ہوا سب سُن رہا تھا
جب یہ صاحبقران نے فرمایا شیاطین نے اشارہ کیا کہ میری زبان سے سوزن نکال لی جائے
تو مین کچھ کلام کرون اور جواب دون صاحبقران نے حکم دیا کہ سوزن نکال لو خواجہ نے سوزن
شیاطین کی زبان سے نکال لی شیاطین نے کہا کہ مین نے سب سُنا اور [illegible]
کہ اگر خداوند کوہ نشین کا حال میرے اوپر ظاہر کر دیا جائے تو مین [illegible]
ہون خواجہ نے جو حال بیان کیا مین نے سب سُنا ہان اگر اسلم [illegible] سب حال جو کہ خواجہ خود
نے بیان کیا ہی بیان کرے اور تصدیق کرے تو مین ابھی مسلمان ہو جاؤن پھر ذرا عذر نکرون صاحبقران
نے خواجہ سے کہا کہ خواجہ اسلم کو زنبیل سے نکالو تاکہ شیاطین دین اسلام قبول کرے اور
اسلم کو بھی تلقین کرین اگر وہ مان لے تو خیر ورنہ اُسکو قتل کرین خواجہ نے فوراً اسلم کو زنبیل
سے نکالا اور کمند آصفا و باصفا سے اُسکو باندھا اور خواجہ نے سب حال جو کہ قمر صاحب مرحوم نے
اپنے دفتر مین تحریر کیا ہی اُسکے روبرو بیان کیا اُسنے سب کی تصدیق کی مین نے بسبب طول
کے نہین تحریر کیا جب وہ تصدیق کر چکا اور اُسنے اقرار کر لیا اُسوقت شیاطین نے کہا کہ مین نے
لعنت کی اب مجھپر سب حال بخوبی روشن ہو گیا کہ جسطرح سے مین ہون ویسے یہ بھی ہی اسنے
ہزارون آدمیون کو گمراہ کر رکھا تھا واقعی امر یہ ہی کہ خداوند کریم برحق ہی اور آپکا دین حق ہی
مجھکو مسلمان کر دیجیے تاکہ مین آپکے قدمونکی برکت سے [illegible] مین نے آپکی اطاعت بدل و جان قبول
کی صاحبقران نے فرمایا کہ شیاطین کو رہا کرو خواجہ نے بھی جو غور سے دیکھا [illegible]
[illegible] اسلام کو ظاہر کیا اور شیاطین کو دین اسلام سے [illegible] کلمہ پڑھا زبان [illegible]

شیاطین کو ر... ...شہ پر کر صاحبقران سے قدمونکو بوسہ دیا صاحبقران نے
سینے سے لگایا ... ...سینے سے شیاطین نے خواجہ کے قدم چومے خواجہ نے
بھی گلے سے لگا... ...سقلینوس کے قدمونپر گرا اور عرض کرنے لگا کہ میری خطا
...ف فرمائیے ... ...منظور کیا کہ آپنے سری کی اسقلینوس نے بھی گلے سے لگایا
اسکی خطا معاف کی شیاطین نے کہا کہ مجھکو کلمہ تعلیم فرمائیے تاکہ مین کلمہ پڑھکر مسلمان ہون خواجہ
نے فرمایا کہ ای شیاطین ابھی صاحبقران کو ساحران طلسم سے مقابلہ کرنا ہی لہذا تم ابھی کلمہ
نہ پڑھو اگر کلمہ پڑھوگے تو سحر کو فراموش کروگے پھر جب ساحرون سے مقابلہ کی نوبت آئیگی تو
کیونکر مقابلہ کروگے اس سے بہتر یہ ہوگا کہ مطیع اسلام ہو ہان جب طلسم فتح ہو جائے اسوقت سحر
سے توبہ کرنا اور کلمہ بھی پڑھنا شیاطین نے جواب دیا کہ مین آپکا تابع فرمان ہون جو حکم فرمائیے اسکو
بجالاؤن اگر یہی مرضی ہی تو بسم اللہ بس شیاطین صدق دل سے مطیع اسلام ہوا اسکو صاحبقران
نے اسقلینوس کے بائین طرف جگہ مرحمت فرمائی اسنے اسیوقت اپنے سب ملازمون اور
شاگردون کو طلب کرکے سامان کیا اور اپنے مکان پہونچا کر سب اپنا اسباب لے آیا جب شیاطین
مطیع اسلام ہوچکا اسوقت صاحبقران اسلم کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ ای اسلم تو
بھی اس شرک اور کفر سے باز آ تو نہ کہہ رہتا کا شریک ہی اسکا کوئی شریک نہین ہی تو
بھی اسکا ایک ادنی بندہ ہی مثل ہم سب کے اپنے کو خدا نہ جان شیطان کے بہکانے سے باز آ
دین اسلام قبول کر مطیع اسلام ہو یہ فرماکر چند کلمہ وحدانیت خداوند کریم و نعت رسول مقبول
مین زبان معجز بیان سے فرمائے اور بہت کچھ پند و نصیحت کی علاوہ صاحبقران کے خواجہ عمرو
اور شیاطین و اسقلینوس نے بھی بہت بہت سمجھایا خواجہ نے یہانتک کہا کہ تو نے
دیکھ لیا کہ تو جہان بھاگ کر گیا مین پہونچا تو نے مجھکو اسیر بھی کر لیا مین رہا ہو گیا مین نے
تجھکو آخر کو اسیر کر لیا تو میرا کچھ نہ کر سکا اور نہ اسوقت کچھ تو کر سکتا ہی مثل گنہگارون کے
بندھا ہوا کھڑا ہی یہ کیسا خدا ہی اسلم نے کہا یہ سب کچھ ہی پہ ممکن نہین ہی کہ مین دین اسلام
قبول کرون یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ مجھکو ہزارون آدمی سجدہ کرتے تھے اور مین راحت سے
بسر کرتا تھا یا اب خود مین سجدہ کرون خواجہ نے کہا کہ قتل کیے جاؤگے کہا کہ قتل ہونا گوارا ہی

مگر یہ امر گوارا نہیں ہو شوق سے قتل کرو جسکو کوئی قتل ہی [illegible] اپنا قہر تم سب پر نازل کرونگا کہ تم سب خاک سیاہ ہو جاؤ گے و کیھو مجکو [illegible] صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ یہ بڑا سیاہ قلب ہی یہ کبھی دین اسلام قبول [illegible] جن مین سے جا کر قتل کرو بس خواجہ بموجب حکم صاحبقران اسلم کو صحن باغ [illegible] اس حرامزادے نے لاکھو لاکھ مکر کیا مگر کچھ نہ ہو سکا یہان بھی خواجہ نے بہت سمجھایا مگر اُسنے نہ مانا خلاصہ یہ کہ خواجہ نے اُسکو اپنے ہاتھ سے قتل کیا اُسکا سر ناپاک جسم سے جدا کیا اُسکا مرنا تھا کہ ایک شور و غل برپا ہوا تاریکی ہو گئی زلزلہ پیدا ہوا آندھی سیاہ اُٹھی برف باری سنگ باری ہوئی بعد تھوڑی دیر کے آواز آئی کشتی مرا نام من اسلم جادو بود افسوس عزیزم و جان دادیم بہ مطلب خود نرسیدیم اسکا مرنا تھا کہ راوی بیان کرتا ہو یہان جہان اسکے سحر کے مکان و باغ و قصر تھے اور شیاطین سب برباد ہوئین اور سب شہر جو کہ اسکے قبضہ مین تھے رہا ہوئے وہ کوہ اور گنبد و مکان ہو کر غائب ہو گیا آج پندرہ دن سے وہان کے باشندون مین یہ غل و شور تھا کہ خداوند کہان تشریف لے گئے ہین جو اپنی زیارت سے مشرف نہین فرمایا ہی سب زیر کوہ جمع تھے کہ آج یکایک ایک برق چمکی اور شعلہ پیدا ہوا وہ کوہ و گنبد سب غائب ہو گیا اب اور زیادہ تہلکہ برپا ہوا جو کہ بزرگ اور جہاندیدہ تھے اُنھون کہا کہ معلوم ہوتا ہی کہ خداوند ہم سے کچھ ناخوش ہو گئے ہین اور ہم سے کوئی ایسی خطا ہوئی ہی کہ جسکے سبب سے خداوند بالائے آسمان تشریف لے گئے ہین چلو اب یہان سے یہان ٹھہرنا بیکار ہی جب مہربانی ہوگی پھر خداوند تشریف لائینگے تو پھر میلا ہوا کرے گا یہ کہکر سب کے سب وہان سے اپنے اپنے مقام پر واپس آئے اور اُسی دن سے یہ فکر کرنے لگے کہ کیا تدبیر کرین کہ ہم سے خداوند راضی ہو جائین انکو تو اس حال مین رکھیے اب یہان کا حال سماعت و ملاحظہ فرمائیے کہ جب اسلم جادو کے مرنے کی علامت ہر طرف ہوئی اور روشنی ہوئی ہر طرح سے اطمینان ہو گیا اب صاحبقران نے اسقلینوس سے فرمایا کہ اب کیا تدبیر کی جائے کوہ سبز اسقلون کے فتح ہونے کی اور بادشاہ سابق کے رہا کرنے کی تم نے کہا تھا کہ شیاطین شریک ہو جائین تو تدبیر ہو اُنھون نے بھی شراکت کی اب کیا کہتے ہو اسقلینوس نے کہا کہ

اب حضور شوق ... ون کے تشریف لے چلیں اور اُس سے مقابلہ کریں
قتل کریں کوہ کو ... سابق کو رہا کریں میرا لشکر موجود ہے اور میں بھی حاضر
ہوں اور شیاطین ... غرض صاحبقران نے فرمایا کہ یہ بتاؤ کہ کسقدر لشکر
تمھارے پاس ہے ... ن نے کہا کہ بارہ ہزار کا لشکر ہے یہ سنکے صاحبقران نے شیاطین
کیطرف دیکھکر فرمایا کہ تمھاری کیا رائے ہے اُسنے جواب دیا کہ میں اُستاد کی رائے سے اتفاق
کرتا ہوں یا صاحبقران میرے پاس بھی پانچ ہزار ساحر وغیر ساحر میرے شاگرد ہیں وہ
سب کے سب آپ کی غلامی اور جان نثاری کو موجود ہیں اُنکو بھی ہمراہ لیجیے خواجہ سے
صاحبقران نے فرمایا کہ اے خواجہ تمھاری کیا رائے ہے خواجہ نے کہا کہ بسم اللہ شوق سے
تشریف لے چلیے حکیم بہت ٹھیک رائے دیتے ہیں بس صاحبقران نے اسقلینوس و
شیاطین سے فرمایا کہ سامان کرو کل ہم یہانسے طرف کوہ بے ستون کے کوچ کرینگے
بس اُسیوقت اسقلینوس نے اپنے سردارونکو طلب کرکے تیاری لشکر کا حکم دیا اسی
طور سے شیاطین نے بھی اپنے شاگردونکو حکم دیا کہ تم بھی سب سامان کرو کل صاحبقران
کے ہمراہ براے مقابلہ بے ستون جادو چلنا ہوگا وہ لوگ بھی چلے گئے اور جا کر اپنا بندوبست
کرنے لگے یہاں ملازمان اسقلینوس سامان درست کرنے لگے راوی بیان کرتا ہے کہ رات
بھر میں سب سامان درست ہو گیا شیاطین تو ہمنشست مثل میں پاس صاحبقران
کے رہا خواجہ سے کہنے لگا کہ اے خواجہ صاحب یہ تو آپ نے بیان کیا کہ شیر مقوے کا
تھا یہ کیا تدبیر تھی کہ شیر کے ہر بن مو سے اور منھ سے اور کان سے شعلے نکل رہے تھے اور
چلتا کیونکر تھا خواجہ نے کہا کہ اسکی وجہ یہ تھی کہ میں نے ایک حبشی کو اپنی شکل بناکر
اندر شکم شیر میں بٹھا دیا تھا اُسکے پاس رال رکھدی تھی وہ رال کو جلاتا تھا اور ایک
کل بنائی تھی کہ وہ اُسکو پھراتا تھا اُس کل کے ذریعہ سے شیر چلتا تھا یہ سنکے شیاطین
و اسقلینوس نے بہت تعریف کی راوی بیان کرتا ہے کہ جب خواجہ نے اپنے کو
ظاہر کیا ہے تو اُس حبشی کو بھی ظاہر کر دیا تھا اُسنے بھی صاحبقران سے اقرار کیا تھا کہ
خواجہ نے مجکو اپنی صورت بناکر یہ سب تقریر تعلیم کی تھی اس سبب سے ...

اطمینان ہو گیا تھا اور نہ شک تھا آرام بہر مطلب جب [illegible] صاحبقران
خواجہ نے و حکیم شیاطین نے کھانا کھا کر آرام کیا دو [illegible] بستر کی بہ وقت
صبح بیدار ہو کر نماز وغیرہ سے فراغت فرمائی اتنے عرصہ میں [illegible] ون کا تیار ہو کر
آ گیا اور سب سامان سفر اُدھر سے سب سامان سفر لے کر تمام [illegible] مومن کے شاگرد بھی آ گئے
خیمہ وغیرہ سب بار کیے گئے سرداروں نے شیاطین و اسقلینوس سے آکر عرض کیا کہ سب
سامان سفر تیار ہے اور سب آمادہ سفر تیار ہیں بسم اللہ تشریف لے چلیے اسقلینوس نے
صاحبقران سے عرض کیا صاحبقران نے ہتھیار لگا کے پوشاک زیب تن فرمائی خواجہ
با نہایت عیاری سے آراستہ ہوئے دونوں حکیموں نے اپنے کو سامان سے درست کیا بس صاحبقران
مع حکیموں و خواجہ کے بیرون قصر تشریف لائے سب نے مجرا کیا مرکب حاضر کیا گیا صاحبقران
سوار ہوئے دونوں حکیم تخت پر بیٹھے اور سب سردار مرکبوں پر سوار ہوئے جو ساحر تھے وہ سواری
سحر پر سوار ہوئے خواجہ نے رکاب سعادت انتساب صاحبقران پر ہاتھ رکھا صاحبقران
نے لشکر کے روانہ ہونے کا حکم دیا نشان لشکر کھل گئے لشکر مثل باد بہاری کے چلا طرف کوہ بے ستون
کے راوی صاحبقران کو تو طرف کوہ بے ستون کے روان رکھتا ہے اور کچھ حال بے ستون جادو
کا تحریر کرتا ہے کہ میں یہ تحریر کر چکا ہوں کہ بے ستون جادو کوہ بے ستون پر مقیم ہوا ہے
یہ آمادہ بیٹھا ہوا ہے صاحبقران کے مقابلہ کے لیے اپنے لشکر کو تیاری کا حکم دے چکا ہے یہ اسکو معلوم
ہو چکا ہے کہ ملکہ سلطان حور پیکر علیل ہے وہ برائے کمک نہ آئے گی اسکو ملکہ برجیس کی آمد کا منتظر
کا انتظار ہے کہ وہ آلیں تو میں زیر کوہ جا کر مقیم ہوں اور طلسم کشا جب آئے تو اس سے مقابلہ
کروں ہر روز دربار آراستہ کرتا ہے سب سردار حاضر ہوتے ہیں ہر ایک سے یہی کہتا ہے کہ ملکہ نے
بڑا عرصہ کیا ابھی تک نہیں تشریف لائیں سب عرض کرتے ہیں کہ اپنا سامان درست کر رہی
ہونگی جب سامان درست ہو جائے گا تشریف لائینگی اس امر سے اطمینان نہیں کہ ملکہ تشریف
نہ لائیں یہ غیر ممکن ہے راوی کہتا ہے کہ ہر روز یہی ذکر ہوا کرتا ہے ایک دن کا ذکر ہے کہ دربار آراستہ
ہے سب سردار حاضر ہیں بے ستون ملکہ ہی کا ذکر کر رہا ہے کہ یکایک ایک برق چمکی سب نے
نگاہ اُٹھا کر دیکھا تو یہ نظر آیا کہ ایک ابر گلنار رنگ [illegible] بے ستون پر آ کر قائم ہوا اس سے

ہوئی برس رہے … ستون نے اُدھر دیکھا ابر ہے تو کسی ساحر کی آمد کا ابر ہے ہزار
کوئی ساحر آتا ہو … ہوا اُس سے ایک تخت جواہر نگار ہوا اور بہت سے باز و شمس
و عقاب کہ جس پر … پر ایک شاہزادی کہ وہ سب کی سب ہمراہ اُس نازنین کے
قدر بے ستون ہیں آ … کر کے بے ستون اور سب سرداران نے دیکھا تو ملکہ
برجیس آفتاب منتظر تھی کہ بے ستون اپنے تخت پر سے اُٹھ کے چلا اور زمین
ملکہ کے استقبال کو آیا مع سرداروں کے ملکہ بھی تخت پر سے صحن میں آکر اُتری اور اُسکے ساتھ
جادوگرنیاں اور وزیرزادی بے ستون و کل سرداروں نے ملکہ کو سلام کیا اور استقبال کر کے
بڑی عزت و آبرو سے ملکہ کو لاکر تخت پر بٹھایا آپ کرسی پر بیٹھا جب سب بیٹھ گئے ملکہ کی
خواصیں و مصاحبیں اپنے اپنے مرتبہ سے بیٹھ چکیں اُسوقت ملکہ نے دریافت کیا کہ ابھی تک
لعلان حور پیکر نہیں آئیں اور تم پر کیا گذری طلسم کشا کی کیا کیفیت ہے اور حکیم کس فکر میں ہے
اور تمھارا کیا قصد ہے آیا لشکر تیار ہے یا ابھی نہیں بس عرصہ نہ کرو جو کچھ تم کو کرنا ہو وہ فوراً کرو
عرصہ کرنے میں کام خراب ہو گا بے ستون نے عرض کیا کہ اے ملکہ عالم صرف آپ کا انتظار
تھا یہاں سب سامان درست ہے ملکہ لعلان حور پیکر بہت تعجیل میں اُس سبب سے وہ
تشریف نہیں لائیں آپ تو موجود ہیں یہ کہکر بے ستون نے طلسم کشا کا آنا اور حکیم کی فرخی
کا طائر سحر کا خبر دینا کہ حکیم باغی ہو گیا اپنا نامہ روانہ کرنا طرف لعلان اور برجیس کے اور
خیلتاش و اجلاس و زلازل جادو کو برائے اسیری طلسم کشا روانہ کرنا بعد آنے جواب
ناموں کے لشکر کو تیاری کا حکم دینا لشکر کا تیار ہونا خیلتاش و اجلاس کی لاشوں کا آنا
اور معلوم ہونا کہ طلسم کشا کے ہاتھ سے مارے گئے اور زلازل کا مجروح ہو کر آنا سب بیان
کیا اور اپنا انتظار کرنا ملکہ نے یہ سنکے فرمایا کہ اے بے ستون جادو بس سب کو حکم
دو کہ کل ہم یہاں سے طرف قصر بہشت مثل کے برائے مقابلہ طلسم کشا کوچ کرینگے اب عرصہ نہ
کرو بے ستون نے عرض کیا کہ اے ملکہ عالم سب سامان درست ہے یہ جو آپ نے فرمایا
کہ قصر بہشت مثل کی طرف کوچ کرینگے اور وہاں چلکر طلسم کشا سے مقابلہ کرینگے تو میری
تو یہ رائے ہے کہ یہیں کوہ مع لشکر کے تشریف رکھیے اور طلسم کشا کو مع لشکر کے یہاں آنے دیجیے

اسی مقام پر مقابلہ ہو تو بہتر ہی اسکا سبب یہ ہی کہ اول تو ... ست عمدہ ہی اور
ہر طرح کی راحت ملے گی کوہ بھی قریب ہوگا جس شی کی ... ب ہو جائے گی
وہان یہ امر ممکن نہین ہی دوسرے بہت بڑا سبب یہ ہی ... ی ساحر کا سحر
اثر نہین کرتا ہی اگر ہمنے اور طلسم کشا سے مقابلہ ہوا اور ط... ست کھائی اور وہ
قصر مین جاکر منقسم ہوا اور اُسنے یہ بندوبست کیا کہ کوئی ساحر یہان نہ آسکے تو پھر بڑی خرابی
ہوگی یہ بندوبست کرکے اُسنے کمک طلب کرلی جب کمک آگئی پھر اُسنے مقابلہ کیا تو برسون
ہم ادہر ہی گذر جائینگے تو کچھ فائدہ نہ ہوگا یہ طے ہو چکا ہی کہ کسی ساحر کا سحر اندر قصر کے جا نہین سکتا ہی
اور لوگ وہان سے بیٹھے اپنا حرج کرینگے ہمارا لشکر تباہ ہوگا وہان انکو ہر قسم کی راحت ہوگی
ہم جو مقیم ہونگے یہان ہمکو راحت ہوگی انکو تکلیف دوسرے اگر وہ شکست کھاکر بھاگ کے
طرف قصر کے جائینگے ہم راہ مین روک کر چارون طرف سے گھیر کر قتل کر لینگے ملکہ نے کہا کہ یہ سب
سچ ہی بلکہ جو مین کہتی ہون اُسپر عمل کرو اگر تمنے مجلہ بادشاہ کیا ہی ورنہ تمکو اختیار ہی بے ستون
نے عرض کیا بہت خوب ہم خلاف مرضی تو کر ہی نہین سکتے ہین جیسا آپ نے فرمایا ہی اسی پر
عمل کیا جائے گا اُسیوقت سردارونکو حکم دیا کہ کل صبح کو سب تیار رہین ملکہ عالم طرف
طلسم کشا کے کوچ فرمائینگی راوی بیان کرتا ہی یہ حکم سنتے اُسیوقت سے بندوبست ہونے
لگا بے ستون جادو جب سے ملکہ آئی ہی بہت خوش و بشاش و باغ باغ ہی کیون نہ ہو
کہ معشوق آیا ہی اُسیوقت سے سب سردار سامان کرنے لگے کل اسباب و سامان قبل
سے تیار تھا درست کیا کرنا تھا صرف حکم دینا تھا حکم دے دیا گیا بے ستون نے دربار
برخاست کیا ملکہ کو قصر مین لاکر اتارا سب سامان راحت و دعوت مہیا کر دیا ملکہ مع
اپنی ہمراہیون کے اُس قصر مین جلوہ فرما ہوئی بے ستون مثل ادنی خادم کے ملکہ کی
خدمت مین حاضر ہی اور ہر امر کا خیال رکھتا ہی راوی کا قول ہی کہ وہ رات تو بعیش و
عشرت بسر ہوئی بوقت صبح کل لشکر تیار ہو کر آیا سب نے بے ستون کو اطلاع
کی سب سامان درست ہی اور لشکر تیار ہی بے ستون نے ملکہ سے آکر کہا حضور ...
سفر سے درست ہو کر مع اپنی جادوگرنیون کے باہر تشریف لائی ...

تخت پر سوار ہو […] کا حکم دیا ساحر بھی سوار ہوئے نشان لشکر کھل گئے
ملکہ لشکر کو لے […] کے برائے مقابلہ طلسم کشا روانہ ہوئی بے ستون جادو
تخت کے پائے پر […] ہوا تھا ہر چہار طرف ملکہ کے مصاحبین خواصین ہمراہ تھیں
بے ستون بین غضب […] ساحران ہمراہ تھے طنطنہ و ناقوس بجتے ہوئے سواری ملکہ کی مثل
باد بہاری کے زیر کوہ آئی آج دن بھر میں لشکر زیر کوہ اترا تھا یعنی منزل ملکہ نے زیر کوہ تھی حکم
دیا کہ آج لشکر ہمارا اسی مقام پر اترے ہمارے لیے بارگاہ خیمہ برپا کیا جائے کیونکہ دن تمام
ہو گیا ہے شب تو اسی مقام پر بسر کی جائے صبح کوچ کریں گے یہ حکم دیتا تھا کہ تمام لشکر اترا
بارگاہ وغیرہ برپا ہوئی ملکہ داخل بارگاہ ہوئی سب سردار اپنے اپنے مقام پر آئے لشکر نے کھانا
طعام ملکہ نے دربار کیا سب حاضر دربار ہوئے دو پہر رات تک دربار آراستہ رہا جب [illegible]
پھیلائے شب تا بہ کمر پہونچی ملکہ نے دربار برخاست کیا خاصہ نوش فرما کر آرام کیا سب اپنے اپنے
مقام پر جا کر آرام پذیر ہوئے صبح ہوئی ملکہ بیدار ہوئی حوائج ضروری و نہانے سے فراغت کر کے
لشکر کو تیار ہونے کا حکم دیا لشکر میں بند و بست ہونے لگا ابھی لشکر تیار نہ ہوا تھا کہ ملکہ
بیرون بارگاہ کرسی پر جلوہ فرما تھی سب سردار حاضر تھے بے ستون بھی مثل غلام ہو کے
موجود تھا بلا زمین تکارو بارین مصروف تھے کہ یکایک صحرا کی طرف سے جانب پشت
سے تتق گرد و غبار بلند ہوا کہ چشمہ سپہر دوار کو تیرہ و تار کر دیا تھا چونکہ صبح کا وقت تھا آفتاب
ابھی اچھی طرح سے نہ طالع ہوا تھا [illegible] ہو گئی ملکہ نے طائران سحر کو حکم دیا کہ [illegible]
ابھی وہ طائران سحر برائے خبر نہ گئے تھے کہ چند طائر سحر آ کر حاضر ہوئے [illegible]
نے برائے دریافت حال طلسم کشا روانہ کیے تھے انھوں نے عرض کیا [illegible]
بے ستون جادو آگاہ ہو کہ حکیم شیاطین بھی خدا پرست ہو گیا اور [illegible]
ان دونوں کی راہ سے طلسم کشا مع سترہ ہزار سپاہ کے حضور کے [illegible]
گرد و غبار اسی کی آمد کا ہے یہ کہہ کر کل حال شیاطین کے خدا پرست ہونے کا [illegible]
جب سب حال بیان کر چکے وہ طائر تو اڑ کر چلے گئے ملکہ نے کہا کہ دیکھا تم نے کہ طلسم کشا
خود آ گیا ہے بے ستون تم نے بڑا غصہ کیا اور ندامت نادانی کی بے ستون نے عرض کیا کہ

صرف حضور کے یہ یہین تشریف لائے ہیں یہ عرصہ ہوا ملکہ گ [illegible] ا لہ تم جا کر پہلے سے
وہاں مع لشکر کے مقیم ہوتے ہیں بھی آجاتی خیر اب تو جو کچھ ہو [illegible] لشکر کو فروکش کرو
اسی جگہ مقابلہ کرونگی یہ کہکر لشکر کے اُترنے کا حکم دیا ادھر [illegible] اترنے لگا بازار زرین
آراستہ ہونے لگیں خیمے برپا ہونے لگے ملکہ برجیس آفتاب [illegible] کرسی پر بیٹھی ہوئی طرف
گرد و غبار کے دیکھ رہی ہے برابر اسکے اُسکی وزیرزادی و دیگر مصاحبین ہیں اور بے ستون جہاد و
جبجی سامنے موجود ہے و دیگر سردار معزز یہان تو خیمے وغیرہ برپا ہو رہے ہیں مگر لشکر جو کہ قریب
انسٹھ ہزار کے ہے اُتر رہا ہے وہ طائر سحر یہ خبر دے کر پرواز کر گئے ملکہ دیکھ رہی ہے کہ یکایک شق و
گرد قریب صحرا آکر شق ہوا اور امن گرد سے سترہ علم علامت سترہ ہزار سپاہ کی پیدا ہوئی کہ جن کے
پھریرون پر تعریف ایزد منان تحریر تھی وہ نشان آکر ایک طرف کھڑے ہوئے اُسکے بعد اور جلوس سپاہ کا
پیدا ہوا وہ بھی ایک سمت صف بستہ ہوا بعد آئے جلوس سواری کے ملکہ و دیگر ساحرون نے دیکھا
کہ مرکب پری پیکر پر ایک جوان آفتاب صورت چہرہ مثل ماہ شب چہاردہ کے روشن خود سر پر
رکھے ہوئے آلات حرب و ضرب سے آراستہ و پیراستہ سوار عقب میں تخت پر حکیم اسقلیفوس
و حکیم شیاطین اُنکے عقب میں لشکر ساحر و عجیب ساحر اور اثاثہ بارگاہ وغیرہ کا ملکہ اور بے ستون و
دیگر ساحرون نے اب جو غور سے دیکھا تو پہچانا کہ یہ جوان طلسم کشا ہے کیونکہ ان سب کے صفحہ قلب
پر تصویر صاحبقران کھنچی ہوئی ہے اگر سوتے میں بھی دیکھیں تو پہچان لیں کہ یہ طلسم کشا ہے کوئی
ضرورت کسی کے شناخت کرانے کی نہیں ہے ملکہ نے دیکھ کر بے ستون سے کہا کہ تم نے دیکھا کہ
طلسم کشا کس شان و شوکت سے آیا ہے اور کیا رعب و داب رخ سے پیدا ہے اور کیا حسن و جمال ہے کہ
مین نے آج تک یہ حسن و جمال کسی بشر کا نہیں دیکھا واقعی جیسا سنتے تھے ویسا ہی پایا بے ستون
نے عرض کیا کہ اے ملکہ عالم یہ تو ملاحظہ فرمایئے کہ بالکل چہرہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ کسی قسم کا خوف
نہیں ہے یہ لشکر قلیل اُسپر یہ بے ہراسی اور ساحرون سے مقابلہ اور خود عجیب ساحر ملکہ نے کہا کہ یہ
تو مین نے کتابون مین دیکھا ہے اور سنا ہے کہ یہ لوگ بڑے بہادر اور جری ہین انکی جرات و
بہادری مین فرق نہین ہے یہان تو یہ باتین ہو رہی ہین اُدھر صاحبقران نے جو لشکر پڑا ہوا
پایا اُدھر ہرکارون سے کہا کہ جا کر خبر لاؤ کہ یہ لشکر کسکا ہے وہ ہرکارے روانہ ہوئے اُدھر کو اور

صاحبقران نے [illegible] م پر اترو طریقہ سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ لشکر جو کہ سامنے اُترا
ہی ہم سے مقابلہ کو [illegible] لیفنوس نے کہا کہ تم ساتھ اس لشکر کو پہچانا کہ یہ لشکر کسکا ہی
اور یہ کون مقام ہی [illegible] رض کیا کہ یا صاحبقران یہ مقام کوہ بے ستون ہی وہ
سامنے نظر آتا کر رہا [illegible] وہ جو بے ستون نظر آتا ہی اور یہ لشکر بے ستون جادو کا ہی
وہ سامنے بے ستون جادو کرسی پر بیٹھا ہوا ہی وہ جو ساحرہ کرسی پر بیٹھی ہوئی ہی یہ بھانجی
ہی خونکال جادو بادشاہ طلسم کی نام اسکا ملکہ برجیس آفتاب منظر ہی معلوم ہوتا ہی کہ
بے ستون نے اسکو طلب کیا ہی وہ جو آپ سے آکر لڑی تھی وہ بھی بھانجی تھی اُسکا نام ملکہ
سلطان تو بے سپکر تھا یہ دونوں خالہ زاد بہنیں ہیں بڑی زبردست ساحرہ ہیں معلوم یہ ہوتا ہی کہ
بے ستون لشکر لے کر آپ کے مقابلہ کو چلا تھا جب اُسنے دیکھا کہ آپ مع لشکر کے یہاں تشریف
لائے تو اُسنے اُسی مقام پر لشکر کو روک لیا صاحبقران نے یہ سنکے میدان جنگ کو چھوڑ کر اُترنے کا
حکم دیا یہاں بھی خیمے وغیرہ برپا ہونے لگے لشکر اُترنے لگا اُدھر ہرکاروں نے جاکر دریافت کیا اور
دریافت کرکے واپس آئے یہاں صاحبقران و حکیم و سردار مرکبوں پر سے اُتر کر بچھونوں پر بیٹھے تھے کہ
ہرکاروں نے آکر بیان کیا کہ بے ستون جادو اسّی ہزار سپاہ سے برائے مقابلہ حضور چلا تھا
کل کوہ پر سے اُترا آج قصد کیا تھا کہ کوچ کرے آپکا لشکر آگیا اُسنے بھی اُسی مقام پر قیام کیا
قصد مقابلہ رکھتا ہی ملکہ برجیس کو کوہ برجیس پر سے طلب کرکے اپنے لشکر کا بادشاہ کیا ہی
مالک اس لشکر کی ملکہ برجیس آفتاب منظر ہی اسقلینوس نے عرض کیا کہ میں نے قبل ہی
میں عرض کیا تھا راوی بیان کرتا ہی اُدھر لشکر کفار اُترا اِدھر لشکر اسلام دونوں طرف خیمے وغیرہ
برپا ہوگئے اور بازار ہیں اُدھر ملکہ مع سرداروں کے داخل بارگاہ ہوئی اِدھر صاحبقران بہرہ ور
ہوئے دونوں طرف منفرد ہوئے راوی بیان کرتا ہی کہ جب سے ملکہ نے حمزہ صاحبقران کو دیکھا
ہی ایک الفت پیدا ہوئی ہی اور ایک نظر دور ہی سے دیکھ کر دلدادہ ہوگئی ہی چونکہ عورت صاحب
عقل و صاحب جبر ہی اپنے دلکو سنبھال لیا ہی یہ کسی پر ظاہر نہ ہونے دیا ہی جب بارگاہ میں
آکر بیٹھی دبیر کو طلب کیا اور کہا کہ ایک نامہ بنام طلسم کشا تحریر کرو دبیر نے اُسیوقت
نامہ تحریر کیا جو کچھ مضمون ملکہ نے بیان کیا جب نامہ تحریر ہو چکا ملکہ نے ایک ساحر کو نامہ دیا

کہ یہ نامہ طلسم کشا کے پاس لے کر جاؤ اور اسکا جواب لاؤ وہ [illegible] م ہوا یہان دربار آراستہ ہی صاحبقران دنگل پر جلوہ فرما ہین سب سردار [illegible] نے آکر عرض کیا مجرا کر کے کہ ملکہ برجیس نے نامہ تحریر کیا ہی شبرنگ سا[illegible] ے لے کر آیا ہی صاحبقران نے فرمایا کہ آنے دو کہ شبرنگ در بارگاہ پر پہنچ [illegible] دار سے کہا کہ ہماری خبر کر دو کہ نامہ بر ملکہ برجیس کا نامہ لے کر آیا ہی دربار گہ سالار نے عرض کیا صاحبقران نے طلب کیا نامہ دار اندر آیا مجرا گاہ پر سے مجرا کیا کرسی مرحمت ہوئی بیٹھنے کو سلام کر کے کرسی پر بیٹھا ساقی نے جام پیشکش کیا اُسنے جام ہاتھ سے لیکر پی لیا جب دماغ بادہ ناب سے گرم ہوا پکارا کہ منم نامہ دار منم نامہ دار صاحبقران نے فرمایا کہ کسکا نامہ لایا ہی کہا کہ ملکہ عالم صاحب سحر ملکہ برجیس آفتاب منظر کا نامہ لایا ہون صاحبقران نے فرمایا کہ لاؤ اُسنے نامہ سر سے کھول کر پیش کیا صاحبقران نے ہاتھ سے لیکر دبیر کو دیا اور فرمایا کہ پڑھو دبیر نے لفافہ چاک کر کے نامہ پڑھنا شروع کیا پہلے نامہ مین تعریف خداوند عجائب نگار سامری و جمشید کی تحریر تھی اُسکے بعد القاب جو کہ لائق تھا وہ تحریر تھا بعد القاب و آداب آگے یہ مضمون تحریر تھا کہ ای طلسم کشا ہم تم کو آگاہ کرتے ہین اور اطلاع دیتے ہین کہ تمھارے حق مین یہ امر بہتر ہی کہ اس امر سے باز آؤ فتح طلسم سے دست بردار ہو بیکار بندگان خداوندی جانون کو نہ تلف کرو اپنی جوانی پر رحم کھاؤ اور اپنی زندگی کو غنیمت جانو یہ شل اور طلسمون کے طلسم نہین ہی کہ اسکو فتح کر لوگے یہان بڑے بڑے ساحر ہین جو کہ اپنے وقت کے سامری و جمشید ہین انسے جان بچانا دشوار ہو گا یہی امر تمھارے حق مین اچھا ہی کہ یہانسے چلے جاؤ ورنہ یاد رکھو کہ طلسم کا فتح ہونا درکنار ہی یہ مرحلہ بھی نہ فتح ہو گا اسی مقام پر تمھاری جان برباد ہو گی فرض کرو هم اگر یہ مرحلہ بھی فتح کر لیا تو لوح طلسم کا دستیاب ہونا دشوار ہی اس طلسم کی لوح کا آج تک کسی کو پتہ ہی نہ ملا خود بادشاہ طلسم لوح طلسم سے آگاہ نہین ہین تو اور لوگون کا کیا ذکر ہی بیکار کی مشقت کرنے سے کیا حاصل ہو گا اس طلسم کی لوح بھی نہین بنائی گئی بانیان طلسم [illegible] ہی نہین ہی یہ طلسم کسی صورت سے فتح نہ ہو گا ہم تم کو آگاہ کرتی ہین کہ تم نے بیکار کی زحمت کی ہین تو خود تمھارے مقابلہ کو چلی تھی کہ تم آ گئے لہذا اب یہ مناسب ہی کہ جلد عمر

سے آئے ہوا [illegible] ون کے بہکانے پر نہ آؤ چند بدمعاشون نے تم کو ورغلان کر
ادھر کو روانہ کیا [illegible] وہ نمک حرام ہین کہ اپنے بادشاہ سے منحرف ہوکر تمہارے
شریک ہوئے [illegible] حکیم استقلینوس کو باندھکر میرے پاس بھیجدو اور پھرے
جاؤ یا یہ کرو کہ روبال [illegible] باندھکر حاضر ہو اور دین عجائب پرستی اختیار کرو انھین دونون
صورتون مین تمہاری زندگی معلوم ہوتی ہی ورنہ میرے ہاتھ سے قتل ہوگے آیندہ تم کو اختیار
ہی اگر ان دونون امرون مین سے کوئی امر تم کو منظور نہین ہی تو طبل جنگ بجواؤ تاکہ جلدی
ہمارے اور تمہارے فیصلہ ہوجائے جسکو خداوند ظفر دے وہ زیادہ والسلام جب یہ نامہ دبیر
نے پڑھا صاحبقران نے فرمایا کہ اسکی پشت پر تحریر کردو کہ ہم کو سواے جنگ و پیکار کے
دوسرا امر منظور نہین ہی بیکار تم نے اسقدر یہ طولانی تحریر کی کہ جو کہ بالکل ہماری سمجھ مین نہ
آئی ہم مقابلہ کو آئے ہین نہ صلح کرنے کو یہی جواب ہی تمہارے نامہ کا نہ ہم کو دین اسلام ترک
کرنا ہی نہ واپس جانا ہی بلکہ مقابلہ کرنا ہی تم کو خود لازم ہی کہ ہمارے پاس آکر اپنی خطا معاف
کراؤ اور دین اسلام قبول کرو تمہاری بہت عزت کی جائے گی آیند تم کو اختیار ہی ہم بدون
فتح کیے اس طلسم کے واپس نہ جاینگے یہ طلسم کیا ہی جب ہوشربا ایسا طلسم فتح ہوگیا اُس کی
لوح ہاتھ آگئی اگرچہ لاکھ لاکھ کد و کاوش افراسیاب نے کی مگر ایک نہ چلی تو یہ کیا طلسم ہی
یہ بھی فتح ہوگا اور ہم اسکے فاتح ہین کوئی طلسم ایسا نہین ہوتا ہی کہ جسکی لوح نہ بنائی جائے
بدون لوح کے طلسم بنی نہین سکتا ہی یہ کہنا تمہارا بیکار ہی بس طبل جنگ بجواؤ اور مقابلہ کو
میدان مین آؤ جو ہمارے خدا کو منظور ہوگا وہ ہوگا ہم جنگ و پیکار سے بالکل بیخوف
ہین اور اس مصرعہ پر اپنے نامہ کو تمام کرتے ہین مصرعہ جواب جاہلان باشد خموشی + یہ
لکھوا کر صاحبقران نے نامہ نامہ بر کو دیا خلعت دے کر رخصت کیا وہ سلام کرکے بارگاہ
سے باہر آیا اور اپنے لشکر مین آکر بارگاہ مین آیا ملکہ کے ہاتھ مین جواب نامہ دیا ملکہ نے
دبیر کو دیا دبیر نے جواب پڑھا ملکہ جواب سُنکے بہت برہم ہوئی حکم دیا کہ بجے طبل جنگ
اُسیوقت نقارہ رزمی بجایا گیا ہرکارے یہ خبر لے کر لشکر اسلام مین آئے صاحبقران
نے بھی حکم فرمایا کہ ہمارے لشکر مین بھی کوس حربی بفضل ایزدی بجایا جائے اُسیوقت نقارہ

بھی نقارہ رزمی بجا دونون لشکرون کے اہل لشکر کو معلو سامان جنگ دونون طرف ہونے لگا طلایہ پھرنے لگا صدائے حاضر ن طرف بلند ہوئی ہر ایک سامان جنگ کر رہا ہی لشکر اسلام مین اہل رہے ہین کفار مین ساحر سحر جگا رہے ہین ہوم خانے روشن ہین دھوان بلند ہی طریقہ سے آراستگی سلاح جنگ مین مصروف ہی یہان صاحبقران نے دربار برخاست کیا طبل جنگ کے بجنے کا حکم فرماکر اور خاصہ نوش فرماکر آرام کیا اُدھر ملکہ نے بھی دربار برخاست کیا اپنی مسہری پر آئی اب جو خیال کیا اور تصور کرتی ہی تو تصویر خیالی طلسم کشائی سامنے آموجود ہوئی چونکہ خارنگ عشق دل پر کھا چکی تھی اُسوقت سے بیقرار تھی جب سے صاحبقران کو دیکھا تھا اُسیوقت سے فریفتہ روے زیبا کی ہوئی تھی تیر عشق کا نشانہ ہوگئی تھی اُسکو دربار مین بیٹھنا ناگوار تھا دل حد سے زیادہ بیقرار تھا اب جو تنہائی مین آئی اور خیال بندھا اور زیادہ دل بیقرار ہوا نوبت بجنون پہونچی دل قابو سے نکل گیا رخ پر زردی سی آگئی آثار عشق پیدا ہوئے حضرت عشق نے اپنا کشور دل پر عمل کیا حواسون مین ابتری پڑگئی بیقراری کی عجب حالت ہوئی یہی دل چاہتا تھا کہ آغوش معشوق مین جگہ ملے کسی صورت سے طلسم کشا میرے پاس چلا آئے حیا یہ کہتی تھی کہ یہ کیا غضب ہی کہ معشوق کے دشمن پر عاشق ہوئی ہو لوگ کیا کہین گے سب بدنام کرینگے دل یہ کہتا تھا کہ اب تو جو کچھ ہو وہ ہو مین تو آگیا ہون راوی بیان کرتا ہی کہ ملکہ نے بہت بہت دلکو سمجھایا مگر دل نے کسی صورت سے نہ مانا اور ترقی ہوتی گئی یہ نوبت پہونچی کہ بستر غم پر تڑپنے لگی کروٹین بدلنے لگی کبھی کہتی تھی کہ الٰہی رات کیا تو تمام نہ ہوگی کہ جو صبح ہو اور معشوق دیکھنے مین آئے کبھی کہتی تھی کہ معلوم ہوتا ہی کہ آج گھڑیال بجانے والے مرگئے جو آواز نہین آتی ہی اسی طور سے تڑپ تڑپ کر ملکہ نے وہ شب بسر کی اختر شماری و بیقراری سے یہان تک کہ صبح ہوئی ادھر ملکہ بیدار ہوئی اور حوائج ضروری سے فراغت کرکے کل لشکر تیار تھا اُسکو ہمراہ لے کر میدان جنگ مین آئی اُدھر صاحبقران بیدار ہوکر نماز وغیرہ سے فراغت کرکے باہر بارگاہ کے تشریف لائے سب نے مجرا کیا ہر ایک کا مجرا و سلام لے کر مرکب پر سوار ہوئے اور لشکر کو مع حکیمو نکے لے کر طرف میدان کے تشریف لائے دونون لشکر صف آرا ہوئے صفوف جدال و قتال آراستہ

ہوئین نیفیون سے [illegible] ب نقابت کرکے اپنے اپنے لشکر مین واپس آئے دو نو طرف
کے لشکر پر سناٹا [illegible] جنگ آگیا چہرہ فرط شجاعت سے سرخ ہو گئے ہر ایک
جھومنے لگا قبضہ [illegible] یلے لشکر بے ستون سے ایک ساحر ملکہ سے اجازت لیکر
میدان مین آیا مبارز طلب [illegible] ر اسلام سے بھی ایک شاگرد حکیم شیاطین کا صاحبقران سے
اجازت لے کر میدان مین اُسکے مقابلہ مین آیا باہم خوب سحر چلے نوبت باینجا رسید کہ اُس ساحر
نے شاگرد شیاطین کو قتل کیا دوسرا اور ساحر صاحبقران سے اجازت لے کر آیا مقابلہ کیا
لشکر کفار کے ساحر کو قتل کیا اور ایک ساحرہ ملکہ سے اجازت لے کر میدان مین آئی لشکر اسلام
کے ساحر سے مقابلہ کیا ہاری گئی بہ سبب طول کے ان ساحرون کے سحر کہ نہین تحریر کیا
معمولی سحر ہوا کیے تا بہ شام پندرہ ساحر لشکر کفار کے مارے گئے اور دس مجروح ہوئے تین ساحر
لشکر اسلام کے جان بحق ہوئے اور پانچ مجروح شام ہو گئی ملکہ طبل بازگشت بجوا کر واپس
گئی صاحبقران بھی واپس آئے ادھر ملکہ نے دربار کیا اور حکم طبل جنگ بجنے کا دیا ادھر صاحبقران
نے دونو طرف طبل جنگ بجا جب ملکہ بوقت صبح بیدار ہو کر باہر آئی تھی بارگاہ سے تو رخ پر
زردی و حواسون مین ابتری تھی مگر اپنے کو سنبھالے ہوئے تھی چونکہ حضرت عشق اپنا اثر
کر چکے تھے یہ سبب تھا وزیر زادی نے و بے ستون نے ملکہ سے دریافت کیا تھا کہ کیون ملکۂ
عالم مزاج مبارک کیسا ہے اسوقت کچھ چہرہ متغیر ہے ملکہ نے جواب دیا تھا کہ شب بھر میرے
سر مین درد رہا ہے سبب درد کے نیند نہین آئی اس سبب سے چہرہ متغیر ہو گا اسوقت بھی
درد سر ہی مگر طبل بجوا چکی ہون لہٰذا اگر نہ جاؤنگی تو طلسم کشا خیال کریگا کہ ہر چند سر پڑ گئی جو
مقابلہ کو نہ آئی لشکر کو خالی بھیجدیا خود بہ سبب خوف کے پوشیدہ ہو گئی علالت کا بہانہ کیا
اس سبب سے چلتی ہون یہ کہکر ٹال دیا تھا مگر دن بھر ملکۂ عالم کا یہ حال رہا کہ روے مبارک
صاحبقران پر نگاہ رہی اسی طرف دیکھے گئی ایک منٹ بھر کے لیے بھی نگاہ نہ پھیری بس
شام کو میدان سے آکر پھر طبل جنگ بجوایا اور سو پہرے سے دربار برخاست کرکے اور کچھ نوش
کر کے مسہری پر آکر پڑ رہی وزیر زادی نے دریافت کیا کہ کیون واری مزاج کیسا
ہے آج سے مین کچھ عجب عالم پاتی ہون خدانخواستہ طبیعت مبارک کیسی ہے ملکہ نے کہا

کہ اے وزیرزادی کیا بیان کرون صبح سے کچھ عجب عالم ہے [illegible] تا ہے یہی جی چاہتا
ہے کہ پڑی رہون بہت وقت اور مشکل سے مین اپنے کو [illegible] مین رہی جو دل
کا حال تھا وہ کیا بیان کرون اسی سبب سے تو مین [illegible] مین کیا جلدی سے
حکم طبل جنگ دے کر برخاست کیا اور آکر لیٹ رہی وزیرزادی نے جواب دیا کہ جب طبیعت
کی یہ کیفیت تھی تو بیکار آپ نے طبل جنگ بجوایا جب طبیعت درست ہو جاتی اُسوقت
بجوایا ہوتا ملکہ نے جواب دیا کہ مین چاہتی ہون کہ جلدی سے فیصلہ ہو جائے تو مین یہانسے
اپنے باغ کو جاؤن تاکہ راحت ملے کوئی بات خوف کی نہین ہے صرف تبدیلی آب و ہوا کا
سبب ہے کل تک حالت برطرف ہو جائے گی سے جاؤ تم بھی سو رہو کیونکہ کل پھر سویرے سے
اُٹھنا ہوگا اور میدان مین چلنا ہوگا وزیرزادی وہانسے اُٹھ کر اپنے مقام پر آئی اور سو رہی اُدھر
ملکہ نے تڑپنا شروع کیا شعر عاشقانہ پڑھنے لگی اور بستر غم و الم پر مثل ماہی بے آب کے تڑپنے
لگی راوی بیان کرتا ہے کہ اسی طور سے بے ستون جادو فراق ملکہ مین رات بھر بیدار رہتا
ہے اور ہر مرتبہ یہی قصد کرتا ہے کہ ملکہ کے خیمے مین جا کر اپنا اظہار عشق کرون پھر خیال کرتا ہے
کہ ایسا نہ ہو کہ ملکہ برہم ہو کر واپس چلی جائے تو یہ دیدار بھی نصیب نہ ہو اس سبب سے
خاموش ہے ملکہ کو اسکی پرواہ تک نہین ہے یہ بھی خیال نہین کرتی کہ بے ستون کس نگاہ
سے مجکو دیکھتا ہے ملکہ کے تو دل مین طلسم کشا کے خدنگ الفت نے اپنا اثر کیا ہے خلاصہ یہ کہ
وہ رات بھی ملکہ نے آہ و زاری و بیقراری اختر شماری مین بسر کی بوقت صبح دونون لشکر
میدان مین آکر صف آرا ہوئے نقیب نقابت کر کے چلے گئے بعد تھوڑی دیر کے لشکر کفار سے
ساحر نے نکل کر مبارز طلب کیا لشکر اسلام سے بھی مقابلہ کو ساحر نکلا باہم خوب سحر
چلے آخر کو لشکر اسلام کا ساحر غالب آیا کفار کے لشکر کا ساحر مارا گیا خلاصہ یہ کہ اُسدن
دن بھر میدان داری رہی شام کو دونون لشکر واپس گئے ملکہ نے طبل جنگ بجوایا
دونون طرف طبل بجا ملکہ نے دربار برخاست کیا اپنی آرامگاہ مین آکر پڑ رہی وزیرزادی
نے آکر مزاج کی کیفیت دریافت کی ملکہ نے درد سر کا بہانہ کر کے اُسکو ٹال دیا راوی بیان
کرتا ہے کہ اسیطور سے چند میدان داریان ہوئین مگر لشکر اسلام غالب آیا اور کفار مغلوب

رہے مگر ملکہ کی [illegible] ہوتی جاتی ہی حضرت عشق کی کشور دل پر چڑھائی ہوتی جاتی ہی [illegible] زی نے ملکہ کی یہ حالت دیکھی تو بہت پریشان ہوئی ملکہ نے لاکھ لاکھ [illegible] نے کچھ سواے دردسر کے اور [illegible] کہا آج جو ملکہ میدان جنگ سے واپس آئی اور [illegible] کے بجنے کا حکم دے کر اپنی آرام گاہ مین گئی تو وزیرزادی بھی پیچھے پیچھے پوشیدہ طور سے دبے پاؤن گئی اور کان لگا کر سُننے لگی کیونکہ یہ عقلمند تھی اور اسنے آثار عشق چہرہ سے ظاہر پائے تھے اسکو یقین ہوگیا کہ ملکہ کا دل کسی پر آیا ہی به سبب پاس حیا و لحاظ کے ظاہر نہین کرتی ہی نہ اسقدر قابو ہی کہ اپنے معشوق کو اپنے پاس طلب کرے جب دریافت کرو بہانہ کردیتی ہی عجب نہین کہ طلسم کشا پر فریفتہ ہوئی ہو کیونکہ جب سے میدان جنگ مین جاتی ہی سواے اُسی طرف دیکھنے کے اور کسی طرف نہین دیکھتی ہی مین جو کہتی ہون تو ٹال دیتی ہی یہ اپنی جان دیدے گی اور کسی سے نہ کہے گی معلوم ہوجائے تو کچھ تدبیر کیجائے یہ تصور کرکے کان لگا کر کھڑی ہوئی اُدھر ملکہ آکر مسہری پر لیٹی اور آہ سرد بھرنے لگی کبھی فلک کی شکایت کرنے لگی کبھی شعر عاشقانہ پڑھنے لگی اسی حالت بیقراری مین زبان سے نکل گیا کہ او تغافل کیش مین تو یون تڑپ رہی ہون اور تجکو خبر نہین ہی نہ کوئی ایسا ہی کہ میرے حال کی اُس قاتل کو خبر کرے مین تو یون مر رہی ہون اور اُسکو خبر نہین افسوس اس دل کے ہاتھون کیسی خراب مین ہوئی یہ حرامزادہ آیا ہی تو کس پر آیا جو کہ دشمن دین و ایمان قاتل جان ہی کاش مین مر جاتی اور مجکو موت آجاتی تو میری یہ حالت تو نہ ہوتی کبھی کہتی تھی کہ اے صبا تو ہی جاکر میرے تغافل کیش کو میرے حال سے آگاہ کر تو سارے عالم مین رسوا ہونگی اور سب مجکو لعنت و ملامت کرینگے مگر کیا کرون دل ہی نہ مانے تو کیا چارا ہی یہ دل جو چاہے وہ کرے اب تو میرا اسپر قابو نہین ہی بس یہ باتین جو وزیرزادی نے سُنی دل سے کہنے لگی کہ کیون ہم نہ کہتے تھے یہ کسی پر فریفتہ ہوئی ہین اُسکے فراق مین بےحال ہین مگر ظاہر نہین کرتی ہین پوشیدہ کرتی ہین وہ ظاہر ہوا پہلے ہی تو مینے کہا تھا کہ طلسم کشا پر فریفتہ ہوئی ہین یہ بھی ظاہر ہوگیا یہ دل سے باتین کرکے یکبارگی پردہ اُٹھا کر بیباکی سے داخل ہوئی اور جھپٹ کر ملکہ کے قریب آئی [illegible]

بیکار ہے اس سبب سے آئی کہ اگر مین پکار کر جاؤن اور ... تا ہو کر اپنے کو سنبھال
لے تو پھر بڑی خرابی ہوگی مین لاکھو لاکھ دریافت کرو نگی ... جلانے مین یہ امر نہ
ہوگا اسکا خیال زبردست ہوا کہ جیسے ہی یہ قریب پہونچی ... سنے جواب دیا کہ آپکی
لونڈی ملکہ نے جلدی جلدی یہ خیال کر کے کہ یہ دیکھ نہ لے آنسو ... دوپٹہ کے آنچل سے پاک
کیے اور کہا کہ تم اسوقت کہان وزیرزادی نے جواب دیا کہ مین جا کر لیٹی نیند نہ آئی دل گھبرایا تو
بیٹھی خیال آیا کہ ذرا چل کر آپ کو دیکھ آؤن کہ آپ آرام فرماتی ہین یا بیدار ہین یہان جو آئی تو آپکو
بیدار پایا کیون مزاج کیسا ہی یہ آواز کیون گرفتہ ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ جیسے رونے کی آواز ہو مجکو
تو یہ ثابت ہوتا ہی کہ آپ رو رہی تھین مجکو دیکھ کر خاموش ہو رہین ابھی ابھی آپنے دوپٹہ سے آنسو
بھی پاک کیے ہین کچھ بیان تو فرمایئے کہ کیا دل کا حال ہی اور کیا خیال ہی مجھ سے بیان فرمایئے مین کسی
کسی سے کہونگی ملکہ نے جواب دیا کہ کیا دیوانی ہوئی ہی کیسا رونا میرے دشمن روئین میرے ساتھ
ایسی باتین نہ کیا کرو واہ کیا خوب دلگی نکالی ہی میرا کون مرگیا ہی جو مین روؤنگی بس لے بس یہان سے
جایئے مجکو ایسی باتین اچھی نہین معلوم ہوتی ہین وزیرزادی نے کہا کہ اے ملکہ آپ بیکار خفا ہوتی ہین
مین نہ مانونگی آپ کے دل پر ضرور غم و الم کی گھٹا چھائی ہوئی ہی آپ رو رہی تھین ملکہ نے برہم
ہو کر جواب دیا کہ پھر وہی کہے جاتی ہی لے جاؤ ہمارا دماغ بک بک کر کے نہ خالی کرو ایک تو ہم دردسر
کے سبب سے بے چین ہو رہے ہین اسپر آکر تم نے اور پریشان کرنا شروع کیا اچھا یہی ہی کہ مین
رو رہی تھی کیا تمھارا اجارہ ہی جو ہمارا جی چاہتا تھا وہ کرتی تھین تم کون کوئی تم ہماری اجارہ دار
ہو کیا خوب بات نکالی ہی بیکار پریشان کرنے لگین ملکہ نے جو یون کہا وزیرزادی بولی چاہے
ملکہ خفا ہو چاہے خوش ہو مین کبھی نہ مانونگی نہ جاؤنگی بدون دریافت کیے ہوئے کیون میرا منہ
کھلواتی ہو زیادہ جو انکار کروگی تو پھر مین صاف صاف کہنے لگونگی جو مین نے اپنے کانون سے
سنا ہی مین یہ چاہتی ہون کہ تم اپنے منہ سے بیان کرو مین کیون بیان کرون مگر تمھاری ... یہ
کہ مین ہی بیان کرون اے ملکہ مین ہاتھ جوڑتی ہون قدمونپر سر رکھتی ہون کچھ تو مجھ ...
سے حال دل بیان کرو کیا مین بھی دشمن ہون جو نہین بیان کرتی ہو اے ملکہ قسم لے لو جو ...
کون آپکا نمک پھوٹ پھوٹ کر نکلے جو مین آپ کی بات زبان سے بھی نکالون ملکہ ...

ادھا کہ کیا کرون کیا [illegible] ہر ستم پہ پتھر کی ہو گئی ہو لیکن میرا تو دم نکلا جاتا ہو
درد کی شدت سے [illegible] ہی ہو مجھکو خاموش پڑی رہنے دو بیکار کی بک بک نہ
کرو تم جو یہ کہتی ہو کہ یہ [illegible] پری نے اپنے کانون سے سنا ہو تا کہنے لگی کہ تو نے
کیا سنا ہو ذرا مین بھی تو سنون [illegible] ن نے کوئی یار کر لیا ہے کہ یہان لا لا کر [illegible] عاشق [illegible] ایسی
سے نظارہ بازی کی آخر کیا کہا جو تم نے سنا یا تم سے لوگون نے کہا وزیرزادی نے ہاتھ جوڑ کر عرض
کیا کہ یہ کوئی امر مخفی نہین ہو نہ مجھ سے کسی نے کچھ کہا مین نے خود سنا اگر خفا نہ ہو تو بیان کرون ملکہ نے
کہا کہ شوق سے بیان کرو خفا ہونے کی کون بات ہو تب وزیرزادی نے کہا کہ تقصیر معاف آج
آپ کہہ رہی تھین اور کس قسم کی شعر پڑھ رہی تھین اور زبان پر کیا کلام تھے مین آج کئی دن
سے اسی فکر مین تھی کہ سنون جب آپ سے دریافت کیا آپ نے دردسر کا بہانہ کیا اس وقت
جو آپ ہوا خوری تشریف لائے لیکن تھوڑی تھی کہ پردے سے لگ کر کھڑی ہو گئی جو کچھ آپ نے
شکایت کی وہ بھی سنی اور جو شعر پڑھے وہ بھی سنے اب آپ بیکار پوشیدہ کرتی ہین مین آگاہ
ہو گئی ہون مین بہت دن سے اسی فکر مین تھی پہلے دل نے آپ کی حالت دیکھ کر [illegible]
کہ ملکہ کا کہین نہ کہین دل آیا ہو یہ حالت اسی سبب سے ہو مگر آپ بہانہ فرماتی تھین
مین خاموش تھی یہ خیال کرتی تھی کہ مین خود دیکھ لون یا سن لون تو پھر دریافت کرون اب تو
ملکہ سچ بیان فرمایئے کہ کس پر دل آیا ہو کون معشوق پسند آیا ہو کس کے فراق مین یہ حال
ہو کس کی جدائی کا خیال ہو کس نقش نگار نے آئینہ دل مین اپنا نقشہ جمایا ہو کون معشوق
کا شانہ دل مین اپنی محبت کی شمع روشن کر گیا ہو یہ تو وزیرزادی نے کہا ملکہ نے ایک مرتبہ
تیور بدل کر کہا کہ واہ کیا خوب آپ نے گل دیگر شگفتہ کیا لو اور سنو یہ نیا قصہ انھون نے
شروع کیا ہو کیا تم کچھ دیوانی ہو گئی ہو تمھارے حواس جاتے رہے ہین ذرا جا کر ابھی فصد لو
اپنے حواس درست کرو مجھکو یہ باتین اچھی نہین معلوم ہوتی ہین ایسی فواحش سے کلام کرا
مین کیا جانون کہ معشوق کس چڑیا کا نام ہو اور عاشق کس بلا کو کہتے ہین اور عشق
کیا بلا ہو مین تو اپنی آفت مین مبتلا ہون کہ درد سر سے بے تاب ہون یہ دوسرا قصہ
لے کر آئی ہین جو جیسا ہوتا ہو وہ دوسرے کو بھی ویسا ہی خیال کرتا ہو تم ضرور کسی پر عاشق

ہوئی ہو میری نسبت بھی ایسا خیال کرتی ہوئے جاو چ[illegible] سے ایسی تقریر
نہ کرنا اور نہ کلام کرنا مین نے بہت پاس و لحاظ کیا کہ [illegible] ہو سخت و
سست نہین کہا جب ملکہ نے اس طور سے یہ حکم ہو[illegible] وہی سنکے دیکھا
کہ یہ یون نہ بیان کریگی بس ہاتھ جوڑ کر اور بلائین لیکر قدمو پر [illegible] زار زار رونے لگی چونکہ ملکہ
اسکو بہت عزیز رکھتی تھی اسکا سر اُٹھا کر چھاتی سے لگایا اور فرمایا کہ تو اسقدر دیوانی کیون
ہو گئی ہے زاری مین نہ کسی پر عاشق ہون نہ فریفتہ ہون میرے سر مین واقعی درد ہے اُسنے کہا کہ
ای ملکہ مین نہ مانونگی جب تک آپ نہ بیان فرمائیے گا اور جب مین ایسی دشمن ہوئی کہ آپ
ہم سے اپنا راز پوشیدہ فرماتی ہین تو ہمارا زندہ رہنا بیکار ہے یہ کہکر پیش قبض اُٹھا کر قصد کیا
کہ اپنے کو ہلاک کرون یہ کہکر کہ جب ہم اس قابل نہین ہین کہ آپکا راز سُنین تو کیون زندہ
رہین اپنے کو ہلاک کیون نہ کرین چاہتی تھی کہ پیش قبض شکم مین مار کر اپنی جان دون کہ ملکہ نے
ہائین ہائین کہکر ہاتھ پکڑ لیا اور گلے لگا کر کہا کہ اچھا اچھا تم اپنے کو ہلاک نہ کرو مین اپنا حال
بیان کرتی ہون یہ کہکر ملکہ فکر کرنے لگی کہ ای برجیس اگر حال نہین بیان کرتی ہون تو یہ اپنے
کو ہلاک کرتی ہے اگر بیان کرتی ہون تو رسوا ہونگی اسکے سامنے حقیر ہونگی کیا کرون کیا نہ کرون
عجب سخت مشکل درپیش ہے یہ تو بلا ہو کر میرے پیچھے پڑ گئی ہے ملکہ فکر کرنے لگی کیا کرون
آخر کو دل نے یہ راے دی کہ بیان کر دے خواہ رسوا ہو خواہ ذلیل اسکا ہلاک ہونا اچھا نہین
ہے یہ تیری رازدار ہے کوئی نہ کوئی تدبیر نکالے گی جب یہ راے دل نے دی ملکہ نے دل مضبوط
کرکے کہا کہ ای وزیرزادی تم نے ہم کو اسوقت بہت پریشان کیا خیر سُنو ابھی اُس راز سے
تم کو آگاہ کرتی ہون کہ جسکو سواے میرے دل کے کوئی نہ جانتا تھا مگر اسکا خیال رہے کہ
کہ یہ کسی پر ظاہر نہ ہونے پائے ورنہ مین اپنے کو زندہ نہ رکھونگی اُسنے ملکہ کے سر کی قسم کھائی
تب ملکہ نے آہ سرد بھر کر اور آنکھ سے آنسو بہا کر کہا کہ سُنو مین نے جب سے طلسم کشا کو
دیکھا ہے اُسکے جمال جہان آرا پر نگاہ کی ہے اُسوقت سے دل میرے قابو سے نکل گیا ہے دل پھر
قابو نہین رہا اُسیدن سے میرا یہ حال ہے اُسکے وصل کا خیال ہے جدائی طلسم کشا کی مارے
ڈالتی ہے کوئی صورت وصال نظر نہین آتی ہے اگر یہ خیال کرتی ہون کہ طلسم کشا کی شہر پیما

ہو جاؤن تو دل [illegible] گا کہ بھانجی نے ماموں کی شراکت نہ کی اُسکے دشمن پر
عاشق ہو گئی [illegible] ے دین و مذہب کا ایسا مقید ہے کہ وہ خدا پرست
ہین عجائب پر [illegible] نے لگا نہ وہ یہ قبول کرے گا کہ میرا مذہب اختیار کرے
نہ یہ گوارا کرے گا کہ مین [illegible] ترک کرون پہلے اُسکا یہی سوال ہوگا کہ خدا پرستی اختیار
کرو بس یہ جو دل کہتا ہے یہ گوارا نہین ہوتا کہ شراکت کرون نہین شراکت کرتی ہون اور مقابلہ
کرتی ہون تو یہ بھی گوارا نہین ہوتا کہ وہ میرے سامنے قتل ہو اور مین دیکھا کرون کوئی بات
بن نہین پڑتی ہے رات بھر تڑپا کرتی ہون یہ جو بیداری ہوتی ہے یہ مین نے صرف اس
غرض سے قائم رکھی ہے کہ دن بھر اُسکو دیکھ تو لیتی ہون کیا بیان کرون کہ کس آفت مین یہان
آکر مبتلا ہوئی جیسا مین نام رکھتی ہون ویسی ہی خود بلا مین مبتلا ہوئی واقعی سچ کہا ہے کہ بڑا
بول نہ بولیے بڑا نوالہ کھائیے غنیمت میری زندگی اُسکی دید سے ہے ورنہ اب تک کب کی ہلاک
ہو گئی ہوتی کبھی یہ قصد ہوتا ہے کہ کچھ کھا کر جان دون پھر یہ ساتھ ہی خیال آتا ہے کہ جسکے لیے
جان دیتی ہو اُسکو تو خبر بھی نہ ہوگی تم مفت مین ہلاک ہو گئین تمکو کیا ملا سوا حسرت و
افسوس کے اسی غم مین رات دن مبتلا رہتی ہون مثل شمع کے آنسو بہاتی ہون اور گھلی جاتی
ہون نہ کوئی تدبیر بتا کہ مین اس بلا سے نجات پاؤن دوسرا امر یہ ہے کہ مین یہان آکر پچھتائی
بے سلیقون کو جو دیکھتی ہون تو اُسکی طینت بد پاتی ہون اور نگاہ خراب یہ خوف ہے کہ ایسا
نہ ہو کہ کسی دن وہ کوئی حرکت بے جا کر بیٹھے تو بڑی خرابی ہو یہ دوسری بلا ہے اگر یہ معلوم ہوتا
تو کبھی نہ آتی جہان انکار کرتی وزیرزادی نے یہ سُنکے کہا کہ اے ملکہ عالم اگر قصور معاف ہو تو
مین کچھ عرض کرون کہا وہ بیان کر اُسنے عرض کیا مین پہلے ہی سمجھ گئی تھی اور مین نے آپ کے
تیور دیکھ کر پہچان لیا تھا کہ آپ طلسم کشا پر فریفتہ ہوئی ہین مگر بمصلحت خاموش رہی
کچھ کہا نہین اب جو آپ نے بیان کیا میرے کہنے سے تو مین عرض کرتی ہون کہ یہ حرکت
واقعی نہایت بے جا ہے سوا رسوائی کے دوسری بات نہین ہے مگر آپ بھی مجبور ہین
دل کے سبب سے کیا کرین جسپر آجائے یہ تو ایسے ہی حضرت ہین نہ دوست کو دیکھین
نہ دشمن کو آگئے بجز اسکے نصیحت کرنا آپ کو اور آپ سے اس بارے مین کچھ کہنا بیکار ہے کیونکہ

یہ وہ آگ ہے کہ کسی صورت سے فرو نہیں ہوتی ہے ہر دن وصن [...]ن کرتی ہوں کہ
شراکت طلسم کشا میں جیسا آپ نے بیان کیا ویسی ہی [...]ون ہو جائیے گا
تمام خاندان میں کسی کو منھ دکھانے کے قابل نہ رہیے گا اور اگر [...] میں تو فراق
ہلاک کرتا ہے میرے نزدیک مناسب یہ ہے کہ دل پر جبر کی سل [...] ملاحظہ فرمائیے کہ کیا ہوتا
ہے میں نے اوراق سامری میں دیکھا تھا اس جنگ و پیکار کا انجام کیا ہوگا تو یہ لکھا ہوا
پایا کہ یہ لڑائی طلسم کشا فتح کرے گا بے ستون جادو مارا جائے گا کوہ بے ستون فتح ہوگا
بادشاہ سابق طلسم رہا ہوگا طلسم کشا کو لوح ملے گی طلسم کشا طلسم کو فتح کرے گا جو طلسم کشا
کی شراکت کرے گا وہ زندہ رہے گا اور عزت و آبرو سے اُسکی بسر ہوگی جو مخالفت کرے گا
وہ ذلیل و خوار ہوگا اور قتل ہوگا بس میرے نزدیک مناسب یہ ہے کہ آپ یہاں سے اپنے
مقام پر چلی چلیے اور وہاں قیام فرمائیے اور دیکھیے کہ انجام اس مقابلہ کا اور اس لڑائی کا کیا
ہوتا ہے اگر طلسم کشا طلسم کو فتح کرلے تو خیر اُسوقت میں جب طلسم فتح ہو جائے گا اور آپ کے
ماموں قتل ہو جائینگے پھر کوئی کہنے والا رہے گا آپ شوق سے طلسم کشا کی شراکت
فرمائیے گا اور اُسکے وصل سے کامیاب ہوجیے گا اور یہ ہونا ضرور ہے اسکے خلاف کبھی نہ ہوگا اگر
طلسم فتح نہ ہوا اور طلسم کشا اسیر ہوگیا اُسوقت کوشش کرکے طلسم کشا کو رہا فرمائیے گا اور
اُسکو یہاں سے لیکر کسی طرف نکل چلیے گا وہ اس احسان کے عوض میں ضرور آپ کے وصل کو
قبول کرے گا اس حالت میں آپ کی براحت بسر ہوگی جب یہاں نہ ہوجیے گا نہیں تو پھر کون
بدنام کرے گا اتنے دنوں صبر فرمائیے اور جبر آئندہ آپ کو اختیار ہے ملکہ نے جواب دیا کہ رائے تو
بہت ٹھیک ہے مگر جب دل بھی مانے عرض کیا کہ خواہ مانے خواہ نہ مانے جبر کیجیے اس امر میں
یہ بات بھی تو حاصل ہوتی ہے کہ بے ستون سے بھی تو جان بچتی ہے جیسا کہ آپ کا خیال ہے کہ اسکی
طبیعت بد ہے اگر البساتی ہے تو کبھی کبھی پوشیدہ طور سے اگر طلسم کشا کو دیکھ جایا کیجیے گا اگر میں صلاح دوں
کہ اُسکو سحر کرکے اسیر فرمائیے اور لے جائیے تو اس میں یہ خرابی ہے کہ اول تو اُسپر سحر اثر نہ
کرے گا دوسرے وہ کبھی اس امر کو قبول نہ کرے گا یہاں لے جانے میں سوائے بدنامی اور رسوائی
کے دوسرا امر نہیں ہے کیونکہ جب معشوق ناخوش ہوا تو عاشق کو کب راحت ملے گی آئندہ

ہو آپ کی مرضی [illegible] کہ خیر جو تونے رائے دی بہت بہتر ہی مین کل ہی یہان سے اپنے مقام کو ر [illegible] بیقرار ہوا کرے گا آکر دیکھ لیا کرونگی مگر اتنا ذکر کرنا کہ ہر روز کی خبر منگا لیا کرنا [illegible] لاصہ یہ کہ وہ رات ان دونون کو اسی صلاح و مشورے مین گذری صبح ہو گئی [illegible] ہو کر میدان جنگ مین صف آرا ہوئے صاحبقران تشریف لائے ہین ادھر سے ابھی کوئی سردار میدان مین نہین گیا ہی کیونکہ ملکہ ابھی تک نہین برامد ہوئی ہی سب سردار انتظار ملکہ مین بیرون بارگاہ کھڑے ہوئے ہین اُدھر ملکہ نے وزیرزادی سے کہا کہ کل طبل جنگ بج چکا تھا اسوقت سب تیار میرے انتظار مین ہونگے تم لے ستون کو بلا کر کہدو کہ ملکہ آج سوار نہین ہونگی طبیعت بہت علیل ہی بلکہ اُنکا قصد ہی کہ مین یہان سے اپنے مقام پر چلی جاؤن کیونکہ یہان کی آب وہوا خراب ہی ایسا نہ ہو کہ زیادہ علیل ہو جاؤن وہان جاکر اپنا علاج کرون جب صحت ہو جائے گی اور یہان مقابلہ ہوتا ہو گا تو پھر آؤنگی مین تم کو اجازت دیتی ہون کہ تم شوق سے مقابلہ کرو کیونکہ تم خود اس کوہ کے حاکم ہو وزیرزادی نے عرض کیا کہ بہت خوب اور باہر آئی یہان سب انتظار کر رہے تھے کہ ملکہ برآمد ہون کیا سبب ہی کہ جو ملکہ اسوقت تک برآمد نہین ہوئی ہین کہ وزیرزادی باہر آئی جیسے ہی لے ستون نے وزیرزادی کو دیکھا لپک کر قریب آیا اور پوچھا کہ ملکہ کا مزاج مبارک کیسا ہی جو ابھی تک تشریف نہین لائی ہین سب لشکر میدان مین پہونچ گیا ہی لشکر حریف بھی آچکا ہی صرف ملکہ کی دیر ہی وہ تشریف لے چلین تو مقابلہ کیا جائے آج کیا سبب ہی جو عرصہ فرمایا وزیرزادی نے جواب دیا کہ ملکہ کی رات سے طبیعت بہت خراب ہو گئی ہی بخار شدت سے ہی اُٹھا نہین جاتا ہی سر مین درد ہی اس سبب سے ملکہ نہین تشریف لائی ہین اور نہ تشریف لائینگی بلکہ اُنھون نے فرمایا ہی کہ تم لشکر کو لے کر جاؤ اور مقابلہ کرو مین اپنے مقام کو جاتی ہون یہان کی آب وہوا مجھکو راس نہین آتی ہی مین اپنے مقام پر جاکر اپنا علاج کرونگی جب تک نہ جاؤنگی میری طبیعت درست نہ ہوگی اب تم کو اختیار ہی تم خود اس مقام کے حاکم ہو میری کیا ضرورت ہی مین تم کو اجازت دیتی ہون تم شوق سے مقابلہ کرو لے ستون نے جو یہ سنا رنگ رو متغیر ہو گیا اور کہنے لگا کہ ملکہ کی ذات سے مجھکو بڑی قوت تھی اور میرا دل قوی تھا اگر اُنکی طبیعت علیل ہو گئی ہی تو وہ یہان

تشریف رکھیں میدان مین نہ تشریف لے جائین ہین حکیم ... دیگا اپنا علاج کرین جب صحت ہو جائے اُسوقت اختیار ہی خواہ مید... ہین خواہ نہ چلین مگر یہان سے نہ جائین وزیرزادی نے جواب دی... نسے نہ جائینگی اُسوقت تک ملکہ کو صحت نہ ہوگی یہان رہکر اور زیادہ علیل ... تم کو یہ منظور ہو کہ ملکہ کے دشمن ہلاک ہون تو ملکہ کو ردکو ورنہ جانے دو تم مقابلہ کرو بعد صحت پھر ملکہ اگر تمھاری شریک ہونگی بے ستون کا کوچ نہ چاہتا تھا صرف اس خیال سے کہ اگر وصل نہین ممکن ہی تو دیدار تو نصیب ہوتا ہی یہ بھی جاتا رہے گا اسی سبب سے اسنے یہ کلمہ کہا تھا جب دیکھا کہ بالکل ملکہ آمادہ ہی کوئی عذر نہ چلے گا کہا کہ اُنکو اختیار ہی مین اُنکا دشمن نہین ہون بلکہ ایک ادنی خادم ہون یہ کہکر اور وہانسے سردارونکو بھی ہمراہ لے کر میدان جنگ مین آیا سردارونسے سب حال بیان کیا اُنھون نے جواب دیا کہ اگر ملکہ نہ ہونگی تو کیا ہم مقابلہ نہ کر سکین گے جو ہم ملکہ کی موجودگی مین کرتے وہی عدم موجودگی مین کرتے ہم آپ کے ملازم ہین ملکہ کے ملازم نہین ہین بے ستون تو میدان کو گیا ادھر ملکہ نے وزیرزادی سے بے ستون کا پیام سُنکے حکم دیا کہ ہمارا سب سامان اُٹھاؤ ہم اپنے باغ کو چلین گے اُسیوقت سب بندوبست ہو گیا ملکہ مع اپنی مصاحبون وخواصون و وزیرزادی کے تخت پر سوار ہو کر طرف کوہ برجیس کے چلی گئی راوی بیان کرتا ہی کہ ملکہ فراق طلسم کشا مین بیقرار رہتی تھی جب بہت بیقرار ہوتی تھی تو آکر دیکھ جاتی تھی اپنے مقام پر جا کر یہ انتظار کرنے لگی کہ طلسم فتح ہولے تو معشوق کا وصل نصیب ہو طلسم کے فتح ہونے کی دعا کیا کرتی تھی وزیرزادی نے چند طائر سحر مقرر کر دیے ہین کہ وہ دمبدم کی خبر پہونچاتے ہین ملکہ کو تو فراق طلسم کشا و انتظار فتح طلسم مین رکھا جاتا ہی اسکا حال آیندہ تحریر ہوگا ادھر جب بے ستون میدان جنگ مین آکر پہونچا صفوف جدال و قتال آراستہ ہو چکین نقیب نقابت کر کے چلے گئے لشکر بے ستون سے ایک ساحر اجازت لے کر میدان مین آیا مرد مقابل طلب کیا لشکر اسلام سے ایک ساحر نے نکل کر مقابلہ کیا بعد سحر آزمائی کے لشکر اسلام کے ساحر نے اُس ساحر کو قتل کیا دوسرا ساحر نکلا وہ بھی مارا گیا چونکہ لشکر اسلام کی فتح ہونے والی تھی بدین سبب لشکر اسلام تو اسطرح بھی

غلبہ ہوا گو دو ا ... بھی مارے گئے مگر شام تک پچیس ساحر لشکر کفار کے کام آئے شام ہو ... اکر فرودگاہ پر مع لشکر کے واپس آیا اُدھر صاحبقران بھی واپس گئے یہان ... وم ہوا کہ ملکہ اپنے مقام کو چلی گئی بڑا صدمہ ہوا مگر گیا کرے خاموش ہو رہا ... ین بیٹھکر طبل جنگ بجنے کا حکم دیا نقارہ رزمی بجایا گیا صاحبقران کو خبر ہوئی اُنھون نے طبل جنگ بجنے کا حکم دیا وہان بھی کوس حربی بجا رات بھر دونون لشکر دن مین تیاری جنگ رہی بے ستون اپنے خیمہ مین جاکر دربار برخاست کرکے سو رہا صاحبقران نے ادھو آرام فرمایا صبح کو دونون لشکر میدان مین آئے بعد نقابت نقبائے بلند آواز کے لشکر کفار سے ایک ساحر شبرنگ حرامی نامے نے نکل کر مبارز طلب کیا لشکر اسلام سے شیاطین صاحبقران سے اجازت لے کر آیا کفار کے لشکر کے ساحر نے حکیم شیاطین پر سحر کیا یعنے گولہ فولادی مارا حکیم نے جیسے ہی گولہ قریب آیا اشارہ کیا کہ گولہ شق ہوا ایک برق چمک کر سر پر حکیم کے چلی حکیم نے سپر کو سر کی پناہ کر کے کچھ پڑھکر جو اشارہ کیا وہ برق پالٹو ادھر کو آئی تھی پایا چمک کر اُس ساحر پر گری کہ اُسکے دو پر کالے ہوئے یہ واقعہ دیکھ کر اُسکا بھائی اژر رنگ حرامی نے بے ستون سے اجازت لے کر اور میدان مین آکر حکیم شیاطین کا مقابلہ کیا آتے ہی ایک گلدستہ سحر پھینککر زمین پر مارا کہ ایک باغ پر بہار پیدا ہوا اور خوشبوے گل سے تمام صحرا معطر ہوا سواے صاحبقران کے سب مست ہوگئے اور ایک بار بیخود ہوکر پکار اُٹھے کہ ہم سب آپ کے غلام ہین کیا حکم ہوتا ہے اژر رنگ نے پکار کر کہا کہ تم خود اپنے ہاتھ سے اپنے گلے کاٹ ڈالو ہر ایک نے تلوار گلے پر رکھی اُدھر شیاطین نے جو یہ رنگ دیکھا کہ اِسنے ایسا سحر کیا کہ سب کو بتلاے سحر کیا فوراً ایک مشت خاک اُٹھا کر اسپر کچھ پڑھکر اُس باغ پر جو ماری ایک شعلہ پیدا ہوا کہ وہ باغ جلنے لگا تھوڑی دیر مین وہ باغ جل کر خاک ہوگیا اُن سب نے رہائی پائی سب اپنے ہوش مین آئے اژر رنگ نے جو یہ رنگ دیکھا فوراً زمین پر گرا اور اژدر بنکر چلا شیاطین نے جیسے ہی یہ قریب آکر دم کشی کرتا ہے ہاتھ بڑھا کر اُسکا کلہ پکڑ لیا اور اب جو زور کیا چیر کر پھینکدیا اُسکے مرنے

سے تمام صحرا تاریک ہوگیا ہی آواز آئی کشتی مرا کہ نام من اژ [illegible] مرنا تھا کہ ایک
اور ساحر کہ نام اُسکا جلاد جادو تھا بے ستون سے اجا [illegible] یا شیاطین
سے مقابلہ کیا آتے ہی زمین پر کود کر اژدر سے ایک دو ہتڑ ما [illegible] سا ہوگیا لشکر
اسلام مین یہ حال ہوا کہ جابجا سے زمین شق ہونے لگی اور اہل اس [illegible] مین غرق ہونے لگے
یہ رنگ دیکھکر شیاطین نے کچھ اسم پڑھکر اب جو دم کیا وہ زلزلہ برطرف ہوا اسنے اشارہ کیا کہ
آسمان پر ابر پیدا ہوا اُس سے سانپ و عقرب برسنے لگے جسپر سانپ نے گر کر مُنھ مارا وہ پانی ہوکر
بہ گیا لشکر مین ایک تہلکہ برپا ہوا حلیم نے کچھ پڑھکر جو دم کیا وہ ابر لشکر بے ستون پر جا کر
قائم ہوا اور برسنے لگا وہی حالت لشکر کفار کی ہوئی ہزارون ساحر ہلاک ہوئے اہل لشکر
غل مچانے لگے کہ یہ کیا غضب ہی یہ کیا سحر کیا کہ ہم ہلاک ہوئے جاتے ہین جلاد نے پلٹ کر
دیکھا کہ وہ سانپ و عقرب میرے لشکر پر برس رہے ہین ایک گولہ اُٹھا کر مارا کہ وہ ابر لخت لخت
ہوکر غائب ہوگیا اُس ابر کو لیکے اپنے سحر کو برطرف کرکے تیغ سحر کھینچکر شیاطین پر جا پڑا شیاطین بھی
تڑپنے لگا دو چار وار روک کر اب جو وار کیا مثل خیار تر کے دو پرکالے کیے اسکا مرنا تھا کہ پھر وہی
آندھی سیاہ اُٹھی تاریکی ہوگئی جب روشنی ہوئی اب کوئی لشکر کفار سے مقابلہ کو نہین نکلتا ہی
پرا بند ہوگیا ہی کیونکہ آج دوپہر تک جسقدر نامی و گرامی ساحر تھے سب مجروح اور قتل ہوئے
ان دس میدادار یو مین جو کہ بعد جانے ملکہ کے ہوئین اور قبل مین بھی قتل ہو چکے تھے اور
مجروح بے ستون نے جب ادھر اُدھر دیکھا اور کوئی مقابلہ کو نہ نکلا تو اسنے خیال کیا کہ مین
خود جاکر طلسم کشا سے مقابلہ کرون اور اُسکو میدان مین طلب کرکے یا تو قتل کرون یا اسیر
اس سے کیا حاصل اہل لشکر بیکار کو تباہ ہون نہ اب کوئی ایسا سردار باقی ہی کہ جو
نکل کر مقابلہ کرے یہی مناسب ہی کہ مین خود نکلون اور طلسم کشا کو طلب کرون تاکہ فیصلہ
ہوجائے یہ خیال کرکے اسنے پکار کر کہا کہ اے شیاطین تم اب واپس جاؤ اور طلسم کشا کو
میدان مین بھیجدو تاکہ میرے اُسکے مقابلہ ہوجائے مین اور وہ سمجھ لون بارون اسکے فیصلہ نہ ہوگا
جب تک تم واپس نہ جاؤ گے نہ میرے لشکر سے کوئی میدان مین مقابلہ کو نکلے گا نہ مین آؤنگا
اس امر سے کچھ حاصل نہ ہوگا یہ کلمہ جو بے ستون نے کہا صاحبقران نے فرمایا کہ اے

شیاطین فوراً … مقابلہ کرونگا راوی بیان کرتا ہے کہ خواجہ عمرو کی طبیعت
کچھ علیل ہو گئی … تھی کہ نہ تو میدان میں آتے تھے نہ کچھ عیاری کر سکتے تھے
اس سبب سے … بیان ہوئی ناظرین یہ نہ خیال کریں کہ خواجہ عمرو موجود
تھے اور انھوں نے … بسبب علالت کے مجبور تھے گو شیاطین کا وار گوارا نہ
کرتا تھا مگر لیا کرے حکم صاحبقران سے مجبور ہو کر واپس آئے جب سب سرداروں نے دیکھا
کہ شیاطین واپس گیا اپنے تخت کو بڑھا کر سب اہل لشکر سے رخصت ہو کر میدان میں
آیا اور پکارا کہ اے طلسم کشا اگر کچھ جرأت رکھتا ہے تو میرے مقابلہ کو آ ورنہ ان لوگوں کے بھروسے
پر چھوڑ رہا ہے تو کیا حاصل ہے میرے تیرے مقابلہ ہو تو کچھ لطف ملے صاحبقران نے فرمایا کہ
اسیر کر لینا تو کچھ دشوار نہ تھا یہ کہکر اپنے ہر کسب کو رخصت فرمایا اور قصد جنگ کیا کہ سب
سرداروں نے … حاضر ہوئے انھوں نے عرض کیا کہ ہم غلاموں کی موجودگی میں آپ کا تشریف
لے جانا زیبا نہیں ہے اگر ہم غلام نہ ہوں تو آپ کو زیبا ہے ہم میں سے کسی کو حکم فرمائیے کہ وہ
جا کر اس نابکار سے مقابلہ کرے اور اسکو اسیر کر لائے صاحبقران نے فرمایا کہ یہ امر غیر ممکن ہے
ہم تمہیں اپنے لشکر کا اور میرا طریقہ یہ ہے کہ جو لڑتا جسکا نام لے کر پکارے وہی جا کر مقابلہ
کرے خواہ … تقاضا ہو خواہ نہ ہو بس وہ میرا نام لے کر پکار رہا ہے میں کیونکر
… وہ یہ خیال کرے گا کہ طلسم کشا مجھ سے ڈر گیا جو میرے مقابلہ کو نہیں
آیا … منظور ہے کہ اس مقدمہ کا کہیں جلد فیصلہ ہو بادشاہ سابق رہا ہو
تاکہ طلسم کے فتح ہونے کی تدبیر کی جائے عرصہ سے میں نے اپنے لشکر کو نہیں دیکھا ہے نہ اپنے
فرزندوں عزیزوں سے ملا ہوں سب کی ملاقات کا اشتیاق ہے اور دید کی حسرت ہے طلسم
فتح ہو تو ان سب سے ملاقات ہو بدون میرے جائے اسکا یک سو ہونا محال
ہے … کہتا ہے کہ لاکھ لاکھ ان سب نے روکا مگر صاحبقران نے ایک نہ مانا سب سے
رخصت ہو کر اور مرکب کو مہمیز کر کے میدان جنگ میں تشریف لائے اور سامنے … کے
سے آ کر کھڑے ہوئے فرمایا کہ میں موجود ہوں اپنا حرب کر اسنے صاحبقران کو دیکھ کر
کہا کہ اے طلسم کشا کیوں اپنی جان شیریں کو تلف و رائیگان کرتا ہے میرے مقابلہ

سے چلا جا مین بہت بڑا ساحر زبردست ہون میرے رو ... چہ اصل نہین
ہی یہ طلسم فتح نہ ہوگا تیری قضا یہان لائی ہی بہتر یہ ہی کہ ... میری اطاعت
کر ورنہ اپنی جان سے ہاتھ دھو صاحبقران نے فرمایا ... ہی بلکہ جا سے
رزم ہی اگر تجکو پند و نصیحت کرنا ہی تو یہان کیون طلب ... وہ ہین طلب کرکے
یہ تقریر کی ہوتی اس بیہودہ تقریر سے کچھ فائدہ نہوگا اگر مقابلہ کرنا ہو کر ورنہ رومال سے
ہاتھ باندھکر حاضر ہو اور دین اسلام قبول کر اور یہ تقریر مت کر بے ستون نے برہم
ہوکر جواب دیا کہ تمھارے قضا ہی آگئی ہی ساری طلسم کشائی بھلائے دیتا ہون یہ
کہکر تخت پر ایک کارد رکھی ہوئی تھی وہ اٹھا کر اسم سحر پڑھکر دم کرکے صاحبقران پر
ماری وہ کارد برق بنکر چلی صاحبقران نے اسم اعظم باواز بلند پڑھنا شروع کیا یا تو وہ
برق بنکر چلی تھی یا وہ کارد اپنی حالت پر ہوکر زمین پر گری اور جلکر خاک ہوئی
یہ دیکھکر بے ستون نے ایک مرتبہ دستک دی کہ ایک پتلی پیدا ہوئی اُسنے ایک جام
پانی سے بھرا ہوا بے ستون کو دیا بے ستون نے وہ جام لے کر زمین پر مارا کہ ایک
دریاے زخار پیدا ہوا اور جوش مار کر چلا دفعتاً اسقدر وہ دریا محیط ہوا کہ لشکر اسلام کو
چارون طرف پانی نے گھیر لیا اور اہل لشکر غرق ہونے لگے اور وہ دریا جوش مار کر چلا کہ
صاحبقران کو ڈبو دون اور غرق کرون صاحبقران بیخوف و خطر کھڑے ہوکے دیکھ رہے
ہین کہ دریا جوش مارتا ہوا چلا آتا ہی کہ یکایک لشکر کی طرف سے فریاد و فغان کی صدا
بلند ہوئی صاحبقران نے پلٹ کر ملاحظہ فرمایا کہ کیا واقعہ ہی کیون لشکر مین یہ شور و
غل کیسا ہی پلٹ کر ملاحظہ جو کیا دیکھا کہ تمام دریا نے لشکر کو گھیر لیا ہی اہل لشکر غرق
ہوتے ہین بس پلٹ کر یہ فرمایا کہ ای بے ستون میرے تیرے مقابلہ ہی اہل لشکر نے
کیا کیا ہی جو تو نے اُن پر بھی سحر کیا یہ طریقہ جنگ نہین ہی اپنے سحر کو اٹھا لے اُنپر
سے میرے اوپر سحر کر اُسنے کچھ جواب نہ دیا بلکہ اپنے سحر کو اور زور دینے لگا اس عرصہ
مین دریا قریب صاحبقران پہونچ گیا بس صاحبقران نے اسم اعظم پڑھکر اس
تو دریا پر دم کیا وہ پانی برنگ دھوان ہوکر اڑ گیا خشک زمین رہ گئی اہل لشکر نے نجات

بانی بے ستون ... پا ایک مرتبہ دستک دی کہ ایک اژدر پیدا ہوا شعلہ
آتشین چھوڑ ... اشارہ کیا طرف صاحبقران کے وہ ایک مرتبہ چلا
جب قریب صا ... قران نے عقرب سلیمانی پر اسم اعظم دم کرکے وار کیا کہ
اُس اژدر کے دو پرہ ... ایک شعلہ پیدا ہوا کہ وہ اژدر جلکر خاک ہوگیا بے ستون
نے پھر دستک دی کہ ایک شیر ببر صحرا سے نکلا اُسنے صاحبقران پر حملہ کیا صاحبقران نے
ایک طپانچہ مارا کہ اُسکا سر چنبر گردن سے اُڑ گیا بجاے خون کے شعلہ نکلا وہ مثل ہیزم کے
جلنے لگا راوی بیان کرتا ہے کہ جو سحر بے ستون نے کیا وہ صاحبقران نے رد کردیا اُسنے
اُسی حالت مین اسم اعظم کے فراموش کرنے کی بھی تدبیر کی مگر کچھ نہ ہوسکا اُسنے تمام اپنے
جسم کو مجروح کیا اور خون لے لے کر سحر کیا سر کے بال توڑ توڑ کر سحر کیا کوئی سحر پیش نہ گیا
آخر کو اسنے عاجز ہوکر تخت پر سے کود کر زمین پر دوہتڑ مارا کہ زمین شق ہوئی ایک پتلی پیدا ہوئی
اُسنے ایک صندوق لاکر دیا اسنے صندوق کھولا ایک مرکب نکلا اُسپر اُسی صندوق سے
نکالکر ایک پتلا سوار کیا اور سحر کیا کہ وہ پتلہ بڑھکر مثل انسان کے ہوگیا اُسکو آلات
حرب و ضرب سے آراستہ کرکے اشارہ کیا کہ جاکر اس جوان کا سر کاٹ لا وہ برابر صاحبقران
کے آیا آتے ہی اُسنے گرز کا وار کیا صاحبقران نے اسم پڑھکر اب جو سپر پر روکا یہ بھی نہ
معلوم ہوا کہ کیا ہوا اُسنے تلوار ماری صاحبقران نے کلائی پر ہاتھ ڈالدیا اور تلوار چھین
لی اور اپنا جو وار کیا اُسکے مع مرکب کے دو پرکالے ہوئے اُسکا مرنا تھا کہ دو زنگی پیدا
ہوئے دونون نے دو طرف سے حملہ کیا صاحبقران نے اُن دونون کو بھی قتل کیا دو دیو
پیدا ہوئے وہ بھی صاحبقران کے ہاتھ سے مارے گئے جب بے ستون نے دیکھا کہ
جو سحر مین نے کیا وہ طلسم کشا نے رد کردیا بس اسکو غصہ آگیا اسنے دستک دی کہ ایک
مرکب ساز و یراق سے آراستہ جنگل سے نکلا یہ اُسکی پشت پر سوار ہوکر صاحبقران
کے مقابلہ مین تلوار علم کرکے آیا سحر کرتا بھی جاتا ہے آتے ہی وار کیا صاحبقران نے سپر
پر روکا اُسنے پھر وار کیا صاحبقران نے پھر رد کیا اب دونون طرف سے وار
چلنے لگے خلاصہ یہ کہ تا بہ شام خوب تلوار چلی چھوٹن پائی تھا کہ ایک مقام پر صاحبقران ۱۰

نے اب جو موقع پاکر حملہ کیا اور بے ستون نے دیکھ ... مرلی نہیں تو سوائے
قتل ہونے کے سپر کو تو سر کی پناہ کیا اور سحر کیا کہ اسکی ... بنا آئی اور یہ اپنے کو
بچا کر غرق زمین ہوگیا اور بھاگ کھڑا ہوا کوہ بے ستون ... اسکی قضا یہاں
نہ تھی کوہ بے ستون پر تھی دوسرے بانیان طلسم ... کہ جب اسکا خون کوہ
بے ستون پر گرے گا اُسوقت کوہ برباد ہوگا یہ یہاں کیونکر مارا جاتا یہ تو اپنے ہم شبیہ کو یہاں
اپنے مقام پر قائم کرکے چلا گیا صاحبقران وار کرچکے تھے یا تو تلوار بالائے سپر چمکی تھی یا زیر
تنگ مرکب پیدا ہوئی زمین کو بوسہ دے کر اُٹھی شبیہ بے ستون کا قتل ہونا تھا کہ
تاریکی ہوگئی تمام صحرا تاریک ہوگیا آندھی سیاہ اُٹھی زمین کو زلزلہ ہوا آگ برسنے لگی برف
باری سنگ باری ہوئی شعلہ نکلنے لگے شور و غل ظاہر ہوا تمام زمانہ تیرہ و تاریک ہوگیا
عجب عالم تھا ہر ایک پریشان تھا ایسی تاریکی و اندھیرا ہوا تھا کہ ہاتھ کو ہاتھ نہ دکھائی دیتا
تھا ہر ایک مبتلائے ہم و الم تھا بعد تھوڑی دیر کے وہ تاریکی برطرف ہوئی روشنی ہوئی
آواز پیدا ہوئی کہ کشتی نام من بے ستون جادو بود افسوس مردیم : جان دادیم بمطلب
خود نرسیدیم یہ صدا جو پیدا ہوئی اہل اسلام تو خوش ہوئے صاحبقران نے اُسکو قتل کرکے
نعرہ تکبیر بلند کیا اور لشکر کفار نے جو یہ صدا سنی اور دیکھا کہ ہمارا سردار کشتہ ہوا ہے راوی
بیان کرتا ہے کہ یہ طریقہ ہے کہ جب ساحر اپنی ہم شبیہہ کو قتل کراتا ہے تو جو بعد ساحر کے مرنے سے
آثار ظاہر ہوتے ہیں اور اسکے نام کی صدا آتی ہے ایسا ہی ظہور سے ہم شبیہہ کے بھی مرنے سے آثار
ظاہر ہوتے ہیں کیونکہ وہ بھی ساحر ہوتا ہے جب اہل لشکر نے دیکھا کہ ہمارا سردار بھی قتل ہوا
بس ایک مرتبہ سب کے سب جنس دل سے لگ کر تلواریں علم کرکے اور اسباب سحر سنبھال کر لپٹا لپٹ
کھسک چلے اور یہ غل مچاتے ہوئے کہ ... لشکر کو زندہ میدان سے واپس نہ جانے پائے
اسی ہزار سے اسی ہزار ایک مرتبہ ہزار سے کچھ آخر اہل اسلام و اسفنطینوس نے جو
دیکھا کہ کفار سے تمام مقابل نہیں ہوسکتا ہے سب کے سب ایک مرتبہ تلواریں علم کرکے
اور تیغے سنبھال کر مرکب اُٹھا کر کفر رستے ... گئے جو جو ساحر لشکر کفار میں تھے انکے منتر کو حوال
چلنے لگی اور جو ساحر لشکر اسلام میں تھے اور چند شاگرد جو شیاطین کے تھے وہ ساحر و منتر پڑھنے لگے

سحر چلنے لگے بر قین ... سحر جھم جھوم کر آسمان سے برف برسنے لگی ہر طرف
ساحروں کے مرنے ... ں کے دانت دشمنوں کے دانت اچھلنے لگے ہر غل
مچانے لگے ساحر سحر ... تی ہوئی لاکھ غرق ہو گئے دریا پیدا ہوا ادھر ادھر کے
لوگ ڈوبنے لگے ایک ... برپا تھا ... بازار مرگ گرم تھا ہر سو موت
کا بازار برپا تھا ملک الموت ہر دم روح قبض کرتے پھرتے تھے زورق حیات طوفان
میں پڑی ہوئی تھی دریائے مرگ جوش زن تھا صاحبقران اسم اعظم باواز بلند پڑھتے
جاتے تھے اور لڑتے بھی جاتے تھے خون کا دریا رواں تھا کشتی حیات کو طغیانی تھی مینہ سروں کا
برس رہا تھا ایک تلاطم برپا تھا جو غیر ساحر لشکر اسلام کا لشکر کفار سے سحر میں مبتلا ہوتا
تھا صاحبقران نے بہکا اسکو قتل کیا اپنا اہل لشکر کو آسیب سے رہا کیا اور حکیم استقلیموس
نے بھی اسم ہائے الٰہی پڑھ پڑھ کر دم کر رہا تھا ... کی برکت سے سحر کفار کا اثر نہ کرتا تھا
ہر طرف ایک تلاطم مچا ہوا تھا لاشوں کا ... پشتے میدان میں سروں کا ڈھیر
تھا مرکب لاشوں کو پامال کرتے پھرتے تھے ... قیامت کی تلوار چل
رہی تھی جنگ مغلوبہ واقع ہوئی تھی آخر کار نوبت یہ پہونچی کہ کفار بے پا ہونے لگے
کیونکہ شال شور ہو کہ لشکر ... کوئی انکا سر بستا
اور جاکر ... انکا دل بڑھانے والا تھا ... آثار شکست پیدا ہوگئے
پاؤں اکھڑ گئے بھاگنے کا بندوبست کرنے لگے ایک کا پاؤں اٹھنا تھا کہ سب کے پاؤں
اکھڑ گئے اب اہل اسلام نے دباؤ ڈالنا شروع کیا قریب تھا کہ لشکر کفار فرار کرکے کوہ و
صحرا میں منتشر ہو کہ ایک مرتبہ آسمان پر سے آواز آئی کہ کیوں فرار کرتے ہو اور کس لیے
جنگ مغلوبہ کی خیر اب تو جو کچھ ہوا سو ہوا میں اپنے ہمشیبہ کو قتل کراکے کوہ بے ستون
پر چلا آیا ہوں سب مال و اسباب چھوڑ کر تم سب بھی بھاگ کر چلے آؤ یہاں کوئی
نہیں آسکتا ہے یہ جو صدا آئی اور کفار نے اہل اسلام نے سنی ... ساحر لشکر کفار
کے قتل ہوگئے تھے جو رہ گئے باقی بھاگنے پر آمادہ تھے ... تلاش کر رہے تھے
سوائے گوشہ کمان اور کوچہ زخم کے کوئی مقام امن و امان آپ کو نظر نہ آتا تھا یہ امن

صندلا کو غنیمت جان کر اور ٹھہرنے کے سبب روانہ ہوئے [illegible] بالکل اور جو
کچھ مال و اسباب اُس حالت مین ہاتھ لگا اسکو اُٹھا کر [illegible] چشم زدن
مین پہونچ گئے بالائے کوہ جا کر جو دیکھا تو اسپر [illegible] کے سبب
دوڑ کر قدم پر گرے اور کہنے لگے کہ ہم نے جانا کہ آپ کے دشمن [illegible] ہو تاب نہ رہی
ایک مرتبہ جا چڑھے اُودھر سے وہ لوگ آ پڑے باہم تلوار چلنے لگی [illegible] ہم سب بے سردار
تھے ہم نے شکست کھائی بھاگنے کا قصد کیا تھا کہ کوہ و صحرا [illegible] غائب کر پوشیدہ ہو گئے
لیکن یہ صدا ہمارے کان مین آئی کہ کوہ پر چلے آؤ ہم سب یہ صدا سنکے جو کچھ ہم سے اٹھ سکا
لیکر چلے آئے یہان آکر آپ کو پایا ہماری جان مین جان آئی بے ستون نے کہا کہ
جب مین سے اور طلسم کشا سے تلوار چلنے لگی اور طلسم کشا میرے اوپر غالب آنے لگا مین نے
دیکھا کہ اب کوئی صورت بچاؤ کا نہین ہے بس پاؤن مارکر غرق زمین ہوا اور اپنے ہمزاد کو
قتل کیا جب کچھ پرے پہونچا تو خیال آیا کہ ایسا نہ ہو کہ طلسم کشا میرے لشکر پر گر پڑے
اور اہل لشکر کو قتل کرنے لگے اور لشکر تباہ ہو تو بڑی خرابی ہو بس مین بلند ہوا اور زمین سے
ہو بلند ہو کر دیکھا تو تم کو اور لشکر طلسم کشا کو باہم لڑتے ہوئے دیکھا اور یہ دیکھا کہ قریب
ہے کہ شکست ہو بس مین نے پکار کر تم کو اس حال سے آگاہ کیا بارے تم لوگ میرے کہنے
سے اپنے کو یہان بچا کر لے آئے سب نے عرض کیا کہ ہم نے آپ کی آواز پہچان لی تھی اس
سبب سے چلے آئے بے ستون نے کہا کہ خیر اب چین سے یہان بیٹھو اب یہان کوئی
نہین آ سکتا ہے کیونکہ اسکا نام کوہ بے ستون ہے اسکا راستہ کہین سے نہین ہے معلق
ہوا پر قائم ہے اور سب سے مین بند و بست بھی کیے دیتا ہون کہ اگر ساحر آئے تو بدون اجازت
کے نہ آنے پائے اب چین سے یہان رہو جس طور سے رہتے تھے طلسم کشا کی تو کیا طاقت
ہے جو یہان آسکے یہ کہکے بے ستون نے ایک گولہ جھولی سے نکالکر پہاڑ پر مارا کہ اُس
کوہ مین لرزہ پیدا ہوا اور ایک دھوان بلند ہوا چارون طرف کوہ کے اُس دھوئین نے
احاطہ کر لیا یہ جو سردارون نے دیکھا عرض کیا کہ اے بادشاہ ایک طرف کا راستہ
کھلا رہنے دیجیے ہم لوگون کے آنے جانے کے لیے اور جدھر سے خوف طلسم کشا کے آنے کا ہو اودھر

کاراستہ مسد ... ت کی راستہ کے مسدود کرلئے ہین ہم سب کو فرصت ہوئی
لے ستون ... ین اُس سمت کی راہ کھولے دیتا ہون جدھر کوہ زبرکود در
واقع ہوا ہے ... یہ راے بہت ٹھیک ہے بے ستون نے سحر کیا کہ تین
طرف توودھوان ... ت کہ یعنے دریا کی راہ کھل گئی اب اسنے یہ بندوبست کرکے
دریافت کیا کہ سب آگئے ہین کوئی زیر کوہ رہا تو نہین ہے سب نے عرض کیا کہ کوئی نہین
رہا ہے یہانتک کہ ہم زخمیون کو اُٹھا لائے ہین اب جو بے ستون نے شمار کیا تو پچاس
ہزار ساحر وغیر ساحر اُسکے تھے جسمین دس ہزار زخمی تھے چالیس ہزار تندرست تھے اور تیس
ہزار مارے گئے تھے بس بے ستون نے زخمیو نکو شفاخانہ کو روانہ کیا اُنکے ٹانکے وغیرہ دیئے
گئے اُنکا علاج ہونے لگا اور باقی لشکر چھاؤنی مین آکر اترا بے ستون اپنے مقام پر چلا
آیا اور رہنے لگا چین سے اب اسکو کسی قسم کا خوف نہین ہے یہ تو یہان بندوبست کرکے
بیٹھا ہے اُدھر صاحبقران نے دیکھا کہ سب نقارہ بجا کرکے اور اُڑکر بالاے کوہ چلے گئے
سامنے سے بھاگ گئے ساحران لشکر اسلام نے قصد کیا تھا کہ ہم بھی انکے عقب مین
جائین اور کوہ پر جاکر مقابلہ کرین کہ صاحبقران نے منع فرمایا اور کہا کہ بھاگے ہوئے کا
تعاقب نہین کرتے ہین اگر وہ بھاگ کھڑے ہوئے ہین اور جان بچاکر چلے گئے ہین تو جانے
دو بندوبست کرکے کوہ پر جاکر قتل کرینگے اب یہ جائینگے کہان تم سب نے سُنا ہے کہ کیا صدا
آئی تھی بے ستون نے بڑی چالاکی کی اپنے ہمزاد کو قتل کراکے اپنی جان بچائی کوہ پر
جاکر ٹھہرا اور اپنے لشکر کو بھی طلب کرلیا اگر مین نے کوہ پر جاکر اس بے ستون کو قتل
نہ کیا تو اپنا نام نہ رکھا اور طلسم کشائی سے دست بردار ہوجاؤنگا یہ فرماکر تلوار کو نیام
مین کیا اب جو دیکھا تو سواے خیمے اور بارگاہ کے اور دیگر اسباب کے قسم انسان و
حیوان سے کوئی نہ تھا سب مال و اسباب اہل اسلام نے لوٹ لیا حکیم اسقلینوس
صاحبقران پر سے زرنثار کرتے ہوئے خوشی کے باجے بجاتے ہوئے سب لشکر
کو لے کر فرودگاہ پر آئے یہان آکر لشکر کو کمر کھولنے کا حکم دیا اہل لشکر نے کمر کھولی
اب جو محاسب نے شمار کیا تو معلوم ہوا کہ تیس ہزار قتل ہوئے اور پانچ ہزار اہل اسلام

درجۂ شہادت پر فائز ہوئے اور تین ہزار مجروح ہوئے ز عاخانہ روانہ
کیا اور مقتولوں کو دفن کیا اور کفار کی لاشوں کو کسی غا نے یہ بندوبست
کیا سب کاموں سے فراغت کرکے عرض کیا کہ ہم نے سرکار کے
کیا اور زخمیوں کے زخموں میں ٹانکے دیے گئے اُنکا علاج ربار صاحبقران
نے دربار کیا بعد اُسکے دربار برخاست کیا خاصہ نوش فرما کر آرام کیا جب صبح ہوئی تو پھر دربار
آراستہ ہوا سب حاضر دربار ہوئے آج خواجہ عمرو بھی دربار میں آئے اپنے مقام پر بیٹھے اب
صاحبقران نے حکیم استقلینوس و شیاطین سے فرمایا کہ بے ستون تو اپنی جان بچا کر
اور اپنے ہمزاد کو قتل کرا کے بالاے کوہ چلا گیا اور اپنے لشکر کو بھی طلب کر لیا اب وہ اپنے
نزدیک بےخوف ہو کر بیٹھا ہے اب یہ بتاؤ کہ کس تدبیر سے بالاے کوہ چلیں کوئی راستہ بھی
اس کوہ کا ہے اُنھوں نے عرض کیا کہ یا صاحبقران اسکا نام کوہ بے ستون ہے ہوا پر
قائم ہے اور بہت بڑا کوہ ہے پہلا مرحلہ طلسم کا یہی کوہ ہے جب یہ فتح ہوگا اور بادشاہ
طلسم رہا ہوگا تو راستہ دربند سوسن کا کھلے گا اور اس پہاڑ پر ایک شہر آباد ہے وہاں کا
حاکم بے ستون جادو ہے بڑے عمدہ عمدہ مکانات و عمارت سحر سے بنے ہوئے ہیں اس
پہاڑ پر اور کئی باغ ہیں اسّی ہزار ساحر رہتے ہیں اور ان سب کا افسر بے ستون ہے اور
اسکا راستہ کہیں نہیں ہے تینوں طرف اسکے جنگل ہیں اور ایک طرف کوہ کے دریا ہے اور کوہ
بالاے ہوا زمین سے تین سو گز اونچا قائم ہے سواے ساحر کے غیر ساحر کوہ پر جا نہیں سکتا ہے
اسی سبب سے اسکا نام کوہ بے ستون رکھا ہے اور یہ اسی بے ستون جادو کا بنایا
ہوا ہے یہ بھی ایک ارکان طلسم سے ہے یہ سنکر صاحبقران نے فرمایا کہ پھر ایک ساحر مجھکو
اپنے دوش پر چڑھا کر بالاے کوہ لے چلے میں وہاں جا کر بے ستون سے مقابلہ کروں اور
اُسکو قتل کروں اور کوہ کو فتح کروں اور بادشاہ طلسم کو رہا کروں صاحبقران نے جو یہ فرمایا
تو حکیم استقلینوس نے و شیاطین نے و دیگر سرداروں نے عرض کیا کہ آپ اکیلے و تنہا
بالاے کوہ جاکر اسّی ہزار سے کیونکر مقابلہ فرمائنگے ہم سب آپ کے ہمراہ چلیں صاحبقران
نے فرمایا کہ میں نے ملکہ عنبر الہ و ملکہ گوہر آرا و ملکہ مہ تمنی و آفت جادو سے سنا تھا کہ آپکو

یہ لازم ہو [illegible] بے ستون تشریف لے جائینگے اور بے ستون کو قتل
فرمائینگے جب [illegible] گا اسوقت کوہ برباد ہوگا مین حیران تھا کہ بانیان طلسم
نے یہ امر مقرر کیا [illegible] کا خون پہاڑ پر گرے تو کوہ برباد ہو یہ میہمان کیونکر قتل
مگر اُسکا انجام [illegible] راد کو قتل کرکے بالاے کوہ چلا گیا بس مجھکو لازم ہی کہ مین اکیلا
کوہ پر جاؤن اور [illegible] کو قتل کرون اور شب کو خواب مین بھی دیکھا تھا کہ ایک درویش
حقیقت منش تشریف لائے ہین فرماتے ہین کہ ای تحریر تو اکیلا بالاے کوہ جا اور بے ستون جادو
کو قتل کر تجھکو لازم ہی کہ کسی کو ہمراہ نہ لے جانا جب تک کہ بے ستون کو قتل نہ کریگا اسوقت
تک یہ پہاڑ فتح نہ ہوگا اگر لشکر کو ہمراہ لے جائیگا تو مع لشکر کے اسیر ہو جائیگا بانیان
طلسم نے یہی طریقہ مقرر کیا ہی یہ امر ضرور ہوگا کہ تیرا ایک دوست بھی وہان پہونچ جائیگا
مگر تجھسے ظاہر مین نہ ملیگا تجھسے پوشیدہ رہیگا اُسکا پوشیدہ جانا بہتر ہی یہ فرما کر وہ غائب
ہو گئے بس کیونکر ہو سکتا ہی کہ مین مع لشکر کے بالاے کوہ جاؤن جسکہ مجھکو تنہا جانیکا حکم ہی
دونون جنبون نے عرض کیا کہ جو آپنے فرمایا بہت درست فرمایا مگر ہمارا دل گوارا نہین کرتا
ہی کہ ہم آپکو اکیلا جانے دین ہم ضرور ہمراہ چلینگے صاحبقران نے فرمایا کہ طریقہ طلسم
کے خلاف ہی تم ایسے عقلمند ہو کر ایسی بات کہتے ہو تب وہ دونون مجبور ہوگئے اور اسیوقت
[illegible] کیا کہ ہم بھی ہمراہ صاحبقران کے کوہ پر مع لشکر کے جائینگے ہمارے حق مین اور صاحبقران
کے حق مین بہتر ہی یہ نکلا کہ طلسم کشا کو لائق و لازم ہی کہ وہ تنہا بالاے کوہ جائے اپنے دوستون
مین کسیکو ہمراہ نہ لیجائے اگر تم مین سے کوئی بھی ہمراہ ہوگا تو طلسم کشا مع اُسکے اسیر ہو جائیگا
ہان ایک شخص طلسم کشا سے پوشیدہ جائیگا اُسکا جانا مناسب ہی جب کوہ بے ستون
فتح ہوئیگا اسوقت وہ ظاہر ہوگا اُسکا اسوقت ظاہر ہونا مناسب وقت نہین ہی
مناسب یہی ہی کہ اور کوئی نہ جائے ورنہ خرابی ہوگی اور بانیان طلسم نے اسیطور سے
فتح کوہ مقرر کی ہی کہ طلسم کشا اکیلا جاکر کوہ کو فتح کرے [illegible] لشکر زیر کوہ تیار رہے
جب کوہ فتح ہو جائے اور لشکر کفار کا نرغہ ہو اُسوقت [illegible] یہ دیکھکر دونون
حکیم [illegible] ہوئے [illegible] فکر و تعجب کے صاحبقران سے عرض کیا کہ ہم لوگ مجبور ہوگئے

کیا غرض کہ مین کوئی تو نہین چاہتا ہو کہ آپ تنہا تشریف ... طلسم ہے نا چار
ہین خبر اب تشریف لے جایئے اُسوقت صاحبقران ... حزر بر دست کو
متفکر دیکھ کر بالائے کوہ پہونچا کر چلا آئے آئے ہیکھوں ... تقدر تامل فرماتے ہین
کہ مین ساحر کو روانہ کرکے کوہ کی حالت دریافت کر لون کہ ... ن فکر و تردد مین ہو اور
اور اُسنے کیا بندوبست کیا ہی آیا اُسنے یہ تو تدبیر نہین کی ہو کہ کوئی کوہ پر نہ آسکے صاحبقران
نے فرمایا کہ ضرور یہ دریافت کر لیو بس شیاطین نے ایک ساحر کہ نام اُسکا اسرار ہیجادو
تھا بہت زبردست تھا اُسکو حکم دیا کہ جا کر ذرا کوہ کی حالت تو دریافت کر آؤ وہ ساحر
یہ حکم پاکر باہر بارگاہ کے آیا اور پر پرواز سحر سے پیدا کرکے اُڑ کر طرف کوہ کے روانہ ہوا یہ
تو اُدھر کو چلا یہان خواجہ عمرو نے کہا کہ یا صاحبقران آپ بیکار فکر کرتے ہین کہ کوئی
ساحر بالائے کوہ پہونچا دے آپ تیار ہو جیے مین آپ کو تخت زبرجد شاہ پر بٹھا کر لیچلونگا
صاحبقران نے فرمایا کہ اے خواجہ تم سن چکے ہو کہ سوائے میرے کوئی نہ جائے اگر کوئی
میرے ہمراہ ہوگا تو مین بھی اور وہ بھی اسیر ہو جائے گا بس ایسی صورت مین مین تم کو کیونکر
لے چلون یہ مقدمہ طلسم ہی بس آپ اپنی ہمراہی کو معاف فرمایئے مجھکو تخت پر بٹھکر جانا منظور
نہین ہی مجھکو ساحر پہونچا دے گا خواجہ نے جواب دیا کہ آپ کو اختیار ہو مگر دل مین کہا
کہ مین تو ضرور چلونگا یہ دل سے کہکر خواجہ خاموش ہو رہے یہان سب اُس ساحر کا انتظار
کر رہے ہین اُدھر وہ ساحر جو کوہ کی خبر کو گیا تھا بلند ہو کر قریب کوہ پہونچا اُسنے دیکھا
کہ ایک دیوار آہنی قائم ہی سر بفلک کشیدہ کوہ پر جانے کا راستہ بند ہی یہ اور بلند ہوا
جسقدر بلند ہوتا تھا اسیقدر دیوار بلند ہوتی جاتی تھی یہان تک کہ یہ پریشان ہو گیا اور
راہ نہ ملی یہ اُدھر سے دوسری طرف آیا وہان بھی اُسیطور سے دیوار کو پایا تیسری طرف
آیا وہان بھی وہی دیوار حائل تھی جب اُسنے کسی طرف راہ نہ پائی تو یہ چوتھی طرف آیا
جدھر دریا ہی اُدھر اُسنے اس دیوار کو نہ پایا مگر اب جو یہ سحر کرکے چلا جیسے وسط دریا مین
پہونچا ہی کہ اسکو سحر فراموش ہو گیا اور یہ دریا مین گرا کئی غوطے کھائے آخر کو بہزار دقت
اپنے کو یہ بچا کر شناوری کرکے دریا کے باہر لایا پھر اُڑ کر چلا پھر وہی حال ہوا اور اُسنے

دیکھا کہ ہزاروں [illegible] سبانون کے بیٹھے ہوئے ہیں اور بڑا بندوبست ہی یہ
سب حال دیکھ [illegible] پہونچا شیاطین واسقلینوس وصاحبقران نے
پوچھا کہ دریافت [illegible] ا ہی نے ستون جادو اُسنے سب حال بیان کیا
کہ تین [illegible] تو دیوار [illegible] بین نے لاکھو لاکھو کوشش کی کہ بلند ہو کر اُس پار جاؤن
مگر نہ جاسکا آخر پریشان ہو کر چوتھی طرف آیا جدھر دریا ہی اُدھر سے قصد جانے کا کیا مگر اسنے
توکوہ پر بہت ڈالا ہی کیا ہی اور پہرہ چوکی قایم کی ہی بڑی پاسبانی ونگہبانی ہی غرضکہ بین جب
اُڑ کر چلا وسط دریا بین پہونچکر بے قابو ہو کر دریا بین گرا کئی غوطے کھائے بہ ہزار دقت باہر آیا
پھر گیا پھر یہی حالت ہوئی جب بین نہ جاسکا تو واپس آیا یہ بندوبست سب ستون نے
کیا ہی یہ سُنکے صاحبقران نے اُس ساحر سے کہا کہ تو مجکو اپنی پشت پر سوار کر کے لے چل
بین اسم اعظم پڑھکر اُس دیوار کو دفع کرونگا تم مجکو پہونچا دینا اور واپس چلے آنا اُس ساحر و
حکیمون نے جواب دیا کہ یا صاحبقران اگر آپ میری پشت پر یا تخت سحر پر سوار ہو کر اور
اسم اعظم کو ورد زبان فرمایئے گا تو سحر فراموش ہو جائے گا پھر یہ ہوا پر قائم نہ رہ سکے گا
خدانخواستہ آپ بھی گر جایئے گا اور یہ بھی اور اگر تخت سحر ہو گا وہ بھی ٹکڑے ٹکڑے ہو گا دوسرے
یہ امر ہی کہ اور سوائے آپ کے دوسرا جا نہیں سکتا ہی جیسا کہ آپ سے خواب بین مرد
بزرگ کہہ گئے ہیں اور ملکہ عز الہ وغیرہ نے بھی آپ سے عرض کیا تھا اور بین نے بھی رمل
بین دیکھا تو یہ امر ظاہر ہوا یہ سُنکے صاحبقران نے فرمایا کہ پھر کیا تدبیر کی جائے کیونکر کوہ
پر جایا جائے خواجہ عمرو نے عرض کیا کہ یا صاحبقران بین نے آپ سے تو عرض کیا تھا
کہ تخت زبرجد نگار پر سوار ہو کر چلیے اُسپر سوار ہو کر چلنے بین یہ قباحت نہ ہو گی صاحبقران
نے فرمایا کہ اے خواجہ تم سُن چکے ہو کہ کوئی میرے ہمراہ نہ ہو پھر بین کیونکر لے جا سکتا
ہون تم نے سُنا کہ حکیم اسقلینوس نے کیا کہا جب بین نے اسرار جادو سے یہ
کہا کہ مجکو پشت پر سوار کر کے لے چلو بین اسم اعظم پڑھکر اُس دیوار سحر کو برطرف کرونگا
تو حکیم نے یہ جواب دیا کہ سوائے آپ کے دوسرا نہیں جا سکتا ہی گو قبل ازین خود حکیم
وغیرہ بچارے کہ ہم آپ کو اکیلا نہ جانے دینگے یا خود کہہ رہے ہین کہ آپ کے ہمراہ کوئی

نہین جا سکتا ہو بس مین کیونکر تم کو ہمراہ لے کر جاؤن ا ... جہ انے یہ سنکے
جواب دیا کہ بہت خوب پھر اب کوئی دوسری تدبیر کیجا ... دلی تدبیر نکالینگے
یہ سنکے حلیم استقلینوس نے شیاطین سے کہا کہ کوئی تد ... بالاے کوہ
پہونچ جائین اور سواے اُنکے کوئی دوسرا ہمراہ نہ ہو اور نہ ... ت ہو شیاطین نے
جواب دیا کہ اُستاد دیکھیے فکر کرتا ہون یہ کہکر دونون اُستاد و شاگرد باہم فکر کرنے لگے شمع
راے کو روشن کیا بہت غور و فکر صرف کی خلاصہ یہ کہ دونون اُستاد شاگرد نے بعد غور و فکر کے
ایک راے قرار دی کہ وہ ظاہر ہو گی اور ایک راے ہو کر صاحبقران سے عرض کیا کہ آپ
پرسون بالاے کوہ شوق سے تشریف لے جائیے گا کوئی آپ کا مزاحم نہ ہوگا اور یہان ہم زیر
کوہ تمام لشکر کو لیے ہوئے مستعد رہینگے کہ جیسے ہی آپ کوہ کو بے ستون کو قتل کرکے تباہ
فرمائیے گا اور آپ سے اور لشکر بے ستون سے مقابلہ ہونے لگے گا ہم مع لشکر کے پہونچکر شریک
ہو جائینگے صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا اُنھون نے عرض کیا کہ ہم کنارے دریا کے جاکر آپ کی
تشریف لے جانے کا بندوبست دونون اُستاد شاگرد کرتے ہین آپ پرسون بوقت سحر آراستہ
ہو کر تشریف لائیے گا اور تماشہ ملاحظہ فرمائیے گا صاحبقران نے فرمایا کہ شوق سے جاؤ
راوی بیان کرتا ہے کہ دونون اُستاد شاگرد صاحبقران سے رخصت ہو کر کنارے دریا کے
آکر مقیم ہوئے جو کہ زیر کوہ واقع ہوا تھا ایک سفید کپڑے کی راوٹی برپا کی گئی اُسمین اُنھون نے
جن جن اشیا کی اُنکو ضرورت تھی بہم کی اور چند سوار در خیمہ پر مقرر کیے براے حفاظت کے
اُنھون نے خوب طور سے زمین کو لیپا اور دونون اُستاد شاگرد نے غسل کیا ایک ایک تہمد
سفید باندھی اور وہان آکر بیٹھے ملازمونکو حکم کر دیا تھا کہ دونون وقت ہمارے لیے شیر
برنج تیار ہو کر آیا کرے اور آبدریا ایک پیالہ گلی مین شیر برنج ہو اور ایک آبخورہ پانی کا
فی کس اس سے زیادہ نہ ہو یہ سب بندوبست کرکے وہ دونون عمل پڑھنے کو بیٹھے اور بخورات
جلانے لگے اور پڑھنے لگے حلیم استقلینوس نے عمل پڑھنا شروع کیا اور شیاطین نے
تعویذ لکھنا شروع کیے صبح سے شام تک دونون اُستاد شاگرد اسی کام مین مصروف
رہے شام کو ملازمون نے دو پیالہ شیر برنج کے اور دو آبخورے پانی کے لاکر حاضر کیے بس

دونون نے وہ [illegible] لیا اسکے بعد پھر اپنے کام مین مشغول ہوے رات بھر
اسی طور سے پڑھ [illegible] رہے صبح کو بھی وہ اشیا کھانے کو ملازم لائے خلاصہ یہ
کہ دو دن اور دو [illegible] ن کو عمل کے پڑھنے اور تعویذون کے تحریر کرنے مین بسر ہوئی
تیسرے دن بوقت [illegible] ویذ تیار ہو گئے اور عمل ختم ہوا وہی دن انھون نے مقرر کیا
تھا کہ صاحبقران بالاے کوہ تشریف لے جائین چنانچہ جب صبح ہوئی صاحبقران بیدار
ہوئے نماز وغیرہ سے فراغت کرکے اور آلات حرب و ضرب سے آراستہ ہوئے خود حضرت ہود
کا سر پر رکھا زرہ حضرت داؤد کی بر مین پہنی موزے اور رانگے اور دستانون سے آراستہ ہوے
شمشیر قمقام و صمصام و عقرب سلیمانی وغیرہ کمر سے لگائین خنجر سہراب یل کمان و ترکش وغیرہ
سے آراستہ ہوئے سپر گرشاسپ بالاے پشت خلاصہ یہ کہ تبرکات پیغمبران اثاثہ صاحبقرانی
سے اپنے کو آراستہ و پیراستہ فرما کر باہر تشریف لائے یہان سب سردار حاضر در دولت تھے
خواجہ عمرو بھی اپنے باتمامہ عیاری سے آراستہ ہو کر اپنے خیمے سے نکلے پہلے صاحبقران
کو سلام کیا اور عقب پشت آ کر کھڑے ہو گئے اور سردارون کا مجرا ہوا چاکر نے اشقر دلنواز
لا کر حاضر کیا صاحبقران پشت مرکب پر جلوہ فرما ہوئے اور سب سردار بھی ہمراہ ہوتے
صاحبقران نے خواجہ عمرو کو باتمامہ عیاری سے آراستہ پا کر فرمایا کہ خواجہ تم کیون
اس طور سے آراستہ ہوئے ہو کیا تمھارا قصد چلنے کا ہے خواجہ نے کہا کہ مین کیونکر چل سکتا ہون
جب کہ یہ طریقہ بانیان طلسم نے مقرر کیا ہے کہ طلسم کشا تنہا جا کر کوہ کے ستون کو فتح
کرے اگر کسی کو ہمراہ لے جائے گا تو اسیر ہو جائے گا بس مین کیا آپ کا دشمن ہون جو
ہمراہ چلون مگر یہ امر نہ ظاہر ہوا کہ وہ کون شخص ہے کہ جو کہ پوشیدہ طور سے ہمراہ ہوگا
صاحبقران نے فرمایا کہ کوئی موکل وغیرہ ہوگا ہم کو اس سے کیا غرض یہ فرما کر مرکب
کو مہمیز کیا خواجہ نے رکاب پر ہاتھ رکھ لیا صاحبقران ادھر سے چلے ادھر دونون
حکیم عمل کو ختم کرکے اور تعویذ وغیرہ درست کرکے بیرون خیمہ آئے کنارے دریا کے
کھڑے ہو کر کچھ اسم بزرگان دین پڑھنے لگے اور دریا پر دم کرنے لگے اور خاک کنارے
سے اٹھا اٹھا کر دریا مین ڈالنے لگے اور انتظار حمزہ صاحبقران کرنے لگے کیونکہ سب کام

پورے طور سے درست کر چلے گئے حضرت صاحبقران نے [illegible] نا دیر تھی کبھی
دریا کیطرف دیکھ رہے تھے کبھی افسطرون کیطرف دیکھتے تھے صاحبقران [illegible] ر و بلند ہوئی
استقلینوس نے شیاطین سے کہا کہ صاحبقران [illegible] چلو استقبال
کو بس دونون استاد شاگرد مع اُن ملازمون کے کہ [illegible] ے براے استقبال
صاحبقران چلے اور دو گھڑی قریب دریا کے آکر مشتاق ہوئی دامن گرد سے صاحبقران
مع خواجہ عمرو و سردارون کے پیدا ہوئے اُس جگہ استقلینوس و شیاطین نے بڑھکر
جھک گیا اور صاحبقران کے ہاتھ چومے اور سر کو بوسہ دیا صاحبقران نے دونون حکیمون کو
گلے سے لگایا بعد اسکے خواجہ سے دونون حکیم ملے اور سردارون سے خواجہ نے
پوچھا کہ کیون بندوبست ہو گیا انھون نے عرض کیا کہ سب تیار ہے حضرت صاحبقران کے
تشریف لانے کی دیر تھی یہ کہکر صاحبقران سے عرض کیا کہ حضور شوق سے تشریف
لے جائیں اب ہم بندوبست کرتے ہیں خواجہ نے کہا کہ یا صاحبقران آپ تو اُدھر
تشریف لیجاتے ہیں میں لشکر کو جاتا ہون یہان رہکر کیا کرون وہان کی خبر لون کہ
وہ لوگ تو اچھے ہیں صاحبقران نے فرمایا کہ کیا میں برسون کے لیئے جاتا ہون یقین ہے
کہ کل تک بے ستون کو تسخیر کرکے کوہ کو برباد کرکے واپس آؤنگا تم ٹھہرے رہو خواجہ
نے کہا کہ میرا کام کیا ہے آپ کوہ کو برباد کرکے طلسم کے فتح کرنے کی فکر فرمائیے گا وہان
تشریف لے جائیے گا اور یہ امر ضرور ہے کہ سوائے طلسم کشا کے دوسرے کا کام نہیں ہے
بس میں یہان بیکار رہکر کیا کرون وہان جاکر بادشاہ سے ملون اور اپنے فرزندون
سے سب کو دیکھون عرصہ سے دیکھا نہیں ہے جب طلسم فتح ہو جائے گا خود ہی سب
سے ملاقات ہو گی میں بھی شرف ملازمت حاصل کرونگا راوی بیان کرتا ہے کہ لاکھ
لاکھ صاحبقران و حکیم خواجہ کو روکتے رہے مگر خواجہ نہ رُکے اُسوقت بے مروتی کرکے
صاحبقران و حکیمون سے رخصت ہو گئے طرف لشکر کے چلے صاحبقران وغیرہ
افسوس کرکے رہ گئے راوی بیان کرتا ہے کہ جب خواجہ نظرون سے پوشیدہ ہو گئے
اُسیوقت صاحبقران نے اُدھر سے نگاہ پھیری ورنہ اُسی طرف دیکھ رہے تھے اور

سبب سے فرمار … ت خواجہ کو کیا ہوا ہے نہ یون بے مروتی کرکے چلے گئے
دیکھو انسے جدا … ے تنہا ہو کے وقت مصیبت و مشکل مین ساتھ دیا اور
اسوقت یون … جب ہر واقعی امر یہ ہے کہ یہ دنیا باعث خراب تمام ہے
کوئی کسی کا ساتھ … ت مشکل اور مصیبت کے نہ اب کسی کی دوستی پر اعتبار
کیا جائے نہ ملاقات پر نہ اب دوستونمین دوستی رہی نہ عزیزونمین عزیزداری ہر ایک اپنے
مطلب کا ہے جب خواجہ ایسا شخص یون چلا گیا تو اور کسی کا کیا اعتبار کیا جائے خیر ہمارا
بھی خدا مالک ہے یہ کہکر صاحبقران نے حکیمون سے فرمایا کہ اب آپ لوگ میرے جانے
کا بندوبست کرین مین اپنے کام مین مصروف ہون یہ تو دنیا کے کام ہین یہ تو یون ہی ہوا کیگا
کہان تک اسکا خیال کیا جائے انھون نے عرض کیا کہ آپ مرکب پر سے اترکر میرے ہمراہ چلیے
کنارے دریا کے بس صاحبقران اُن دونون کے ہمراہ کنارے آئے ادھر تو صاحبقران
کنارے پر آئے ادھر خواجہ جوا مبر سے رخصت ہوکر اور یہ کہکر کہ مین لشکر کو جاتا ہون چلے
تھے جب میدانسے دور نکل گئے تو خواجہ نے دل سے کہا کہ اے دل تو نے بڑی نادانی کی ارے
یہ تو دیکھا ہوتا کہ حمزہ بالائے کوہ جاتا ہو نکر ہے کہین یہ حکیم بھی تو دونون نہین لگے ہین اور
حمزہ کو فریب دے کر غرق دریا کرین تو بڑی ہی خرابی ہو تمام لشکر تباہ ہو جائے گا ذرا چلکر
دیکھو تو سے کوئی ایسے وقت مین اپنے دوست کو یون چھوڑ دیتا ہے مگر اسطور سے چل کہ
کسی پر ظاہر نہ ہو اسکے بعد اختیار ہے یہ خیال دل مین کرکے گلیم اوڑھکر اور پائے شاطری
مارکر اسوقت آکر پہونچے کہ جب دونون حکیم صاحبقران کو لے کر کنارے پہونچے
تھے خواجہ نے جو دور سے دیکھا کہ صاحبقران کو دونون حکیم کنارے دریا کے لے گئے
ہین دل مین یہ شک گذرا کہ یہ غرق کرنے لیے جاتے ہین گلیم اوڑھے ہوئے قریب دونون
حکیمون کے آکر کھڑے ہوئے کہ اگر خدا نخواستہ انھون نے کوئی حرکت بیجا حمزہ کے
ساتھ کی مین فوراً ان دونون کو اسی دریا مین ڈالدونگا خواجہ تو دونون حکیمون کے
قریب آکر کھڑے ہوئے ہین ادھر دونون حکیمون نے تعویذ جیب سے نکالکر دریا مین ڈالے
کچھ اسم ہائے الٰہی ورد زبان کرکے اور ایک فلیتہ نکالکر روشن کیا جب وہ جل گیا اسکی

خاک پا قدح لیکر دریا میں ڈالی اور صاحبقران سے عرض کی [illegible] پہونچنے پیدا
ہوگی ہم آپ سے کہے دیتے ہیں جب وہ کنارے کے قریب [illegible] کے سوار
ہو جائیے گا بالکل خوف نہ فرمائیے گا مگر اسکا خیال رہے کہ [illegible] ہوگا کوئی
روکنے والا جب آپ کشتی میں سوار ہو جائیے گا وہ کشتی خود بخود [illegible] ہو جا کر قائم ہوگی
جب کشتی زیر کوہ قائم ہو جائیگی اسوقت دریا میں جوش پیدا ہوگا اور دریا کو طغیانی ہوگی طوفان
پیدا ہوگا اور پانی جوش مار کر بلند ہونے لگے گا اسقدر پانی بلند ہوگا کہ کشتی برابر کوہ کے پہونچ
جائیگی جب کشتی برابر پہونچ جائے تو آپ فوراً جست کرکے کوہ پر تشریف لے جائیے گا
کشتی کو ترک فرمائیے گا ہمنے ایک عمل ایک کتاب میں دیکھا تھا اُسکی برکات سے چپکے
جب آپ نے ہم سے فرمایا کہ کوئی تدبیر کرو تو یہ تدبیر ہمارے ذہن میں آئی اور ہم نے کی ہم دونو
اسما ہم نام الٰہی پڑھتے ہیں تاکہ کشتی ظاہر ہو اور آپ تشریف لے جائیں مگر اس امر کا خیال
رہے کہ کوہ پر سے ساحر آپ پر سحر کرینگے اور کشتی پر نہ کشتی پر سحر اثر کرے گا نہ آپ پر آپ اطمینان سے
کشتی پر سوار چلے جائیے گا ہم نے قبل سے آپ سے عرض کر دیا اب ہم کلام نہ کرینگے ہمارے عرض کے
کے موافق کام فرمائیے گا صاحبقران نے فرمایا کہ بہت بہتر ہے آپ اپنے کام میں مصروف
ہو جیئے میں آمادہ ہوں خواجہ نے بھی یہ سب تقریر حکیموں کی سنی دل میں کہا کہ میں بھی
صاحبقران کے ہمراہ کشتی میں سوار ہونگا مجھسے صاحبقران کا اکیلا نہ چھوڑا جائے گا کہ
ایسے سفر میں اکیلا چھوڑ دوں گو دریا سے اور پانی سے خوف معلوم ہوتا ہے مگر کیا کیا جائے میرا
عاشق ایسے مقام پر جائے کہ جہاں سوائے دشمنوں کے کوئی نہ ہو اور میں جانے دوں یہ غیر
ممکن ہے کوئی مجھکو دیکھ ہی نہیں سکتا ہے نہ میں کسی پر ظاہر ہو سکتا ہوں [illegible] مثل روح کے اپنے
عاشق کے ہمراہ رہونگا اگر کوئی موقع کمک کا پڑا تو کمک کرونگا عیاری کرکے دشمنوں کو
قتل کرونگا معلوم ہوتا ہے کہ وہ جو حکیموں نے اور درویش نے جو کہ صاحبقران کے خواب
میں آئے تھے کہا تھا کہ ایک دوست بہت بڑا صاحبقران کا پوشیدہ طور سے ہمراہ
ہوگا کہ اُسکے حال سے کوئی آگاہ نہ ہوگا وہ میں ہی ہوں میری نسبت اشارہ ہے مجھ سے
بڑھکر کون دوست ہے صاحبقران کا خواجہ تو جو کچھ ہو تم مجھ سمجھ کر اور اپنے دل [illegible]

تجویز کر ... ہو سکے کہ ادھر کشتی ظاہر ہوئی اور صاحبقران نے جست
کی اور کشتی ... سوار ہونگا اور ہمراہ جاؤنگا خواجہ تو اس قصہ سے جگہ
اور دیکھے ہوئے ... قران بھی آمادہ قریب دریا کے کھڑے ہوئے تھے کہ ان
حکیموں نے ... ی الحاجات کا ذکر اور اسم ہائے بزرگان دین باری تعالے
و دیگر دعائیں پڑھ کر ... دریا شروع کیں دریا پر یہ تاثیر انھوں نے ایک کتاب میں لکھا ہوا
دیکھا تھا کہ جو شخص تین دن تک کنارے دریا کے بیٹھکر یہ عمل پڑھے اور شیر برنج کھائے اور
تعویذ تحریر کرے اور اس طلسم کا فلیتہ لیکر دریا میں جلا کر اسکی خاک ڈالے اور تعویذ ڈالے اور
بلا ناغہ اور یہ دعائیں پڑھے تو دریا میں کشتی پیدا ہوگی اور اسقدر آب دریا کی طغیانی ہوگی اور
جسقدر دریا کا پانی ہوگا سب جوش مار کر بلند ہو جائیگا یعنے جسقدر بلندی پر منظور ہو عامل
کو وہ کشتی پہونچ جائے گی مگر عامل کو زیبا ہے کہ یہ عمل اسوقت کرے کہ جس مقام پر کسی صورت
سے پہونچ نہ ہو اور سبب قریب دریا میں تعویذ ڈالے اور اسم ہائے الٰہی پڑھکر دریا پر دم کرے جہاں
جانا ہو اور جس طرف قصد ہو اودھر کا اشارہ کردے اگر خود جانے والا ہو تو خود جست کرکے
کشتی پر سوار ہو یا اور کسی کو روانہ کرنا ہو تو وہ جانے والا جست کرکے سوار ہو اور عامل کنار
دریا کے کھڑا ہوا اسم ہائے الٰہی پڑھے جائے جب کہ وہ تمام ہو جائیگے اپنے مقام پر چلا آوے گے
جہاں جس جگہ میں منظور ہوگا وہ کشتی پہونچا دے گی جب کشتی پر سے وہ شخص اتر جائیگا
کشتی غائب ہو جائے گی دریا کا جوش کم ہو جائیگا پانی اپنے مقام پر قائم ہو جائیگا مگر
اسکا خیال رہے کہ جو جانے والا ہو اسکا نام بہ نیت شروع کرنے عمل کے لیا جائے لیکن
اسقلیموس و شیاطین سے اس عمل کو اسوقت میں تیار کیا ہو نہ زکات دیکے ...
کل طریقوں کو برتا تھا اور کل حکموں پر عمل کیا آخر ہم بر سر مطلب کہ جب حکیموں نے
اسم ہائے الٰہی جو کہ مخصوص اس کام کے لیے تھے پڑھکر دریا پر دم کیے سب نے ...
کے دیکھا کہ دریا کے پانی نے جوش مارا اور بیچ سے شق ہوا ایک مختصر کشتی طلائی اس پانی
سے پیدا ہوئی نہ کوئی اسپر ملاح تھا نہ ناخدا تھا وہ کشتی پانی پر آکر قائم ہوئی اور یک
مرتبہ وہ کشتی مثل تیر کے اس طرف کو چلی کہ جدھر کنارے پر حمزہ دارا ... ہم

کھڑے ہوئے تھے جیسے ہی کشتی [illegible] پہنچی [illegible] ہاتھ جوڑ کر [illegible] کرکے کشتی پر سوار ہوئے خواجہ عمرو بھی اپنی جان [illegible] سوار ہوئے راوی بیان کرتا ہے کہ اسقلینوس کو اس [illegible] معلوم [illegible] صاحبقران کا پوشیدہ طور سے ہمراہ ہونا اور اسی کشتی پر جا بیٹھنا [illegible] سے بھی نیت کی تھی کہ جو دوست [illegible] صاحبقران کے [illegible] ہمراہ صاحبقران سوار ہو تو انہوں کلان کشتی غرق [illegible] دوست کا نام تو نہیں معلوم ہوا اس سبب سے خواجہ سوار ہوئے [illegible] کسی کی خرابی [illegible] نہیں [illegible] اسقلینوس میں یہ لفظ نہ کہتے تو سبقت خواجہ سوار ہوتے ہی کشتی غرق ہو جاتی مگر اب لفظ کے کہنے سے کسی قسم کی خرابی نہ ہوئی یعنی جیسے صاحبقران سوار ہوئے اور خواجہ حکیم اور بیٹھے ہوئے وہ کشتی ایک بار رفتار تیر کے عرصہ کوہ کے جیلی [illegible] چلی جاتی ہے کسی مقام پر ٹھہرتی نہیں ہے اور دونوں حکیم کھڑے ہوئے اسماء الٰہی پڑھ رہے ہیں وہ کشتی چلی جاتی ہے یہاں تک کہ وہ کشتی تو آہستہ روانہ ہوئی صاحبقران بلا خوف و خطر بیٹھے ہوئے ہیں ذرا کسی طرح کی جنبش نہیں ہے خواجہ عقب پشت صاحبقران کے کھڑے ہوئے ہیں اور [illegible] حکیم بابا الیاس [illegible] ہے ایک مرتبہ خواجہ کو مذاق سوجھا پشت پر تو صاحبقران کے کھڑے تھے چپکے سے صاحبقران کے چٹکی لی صاحبقران کو ناگوار گذرا پہلو بدل لیا یہ خیال کرکے شاید کوئی [illegible] کیڑا ہو [illegible] پھر خواجہ نے چٹکی لی ایک مرتبہ صاحبقران نے ہاتھ مارا اور کہا کہ ٹھہرو [illegible] [illegible] نہیں کیونکہ خشکی ہے اور ایسے جانور [illegible] کاٹ [illegible] ہوتے ہیں راوی بیان کرتا ہے کہ [illegible] خواجہ صاحبقران کی گردن [illegible] بیٹھے تھے کبھی ہاتھ پر صاحبقران یہ سمجھ کر کہ بہشت کے جانور [illegible] تھے یہ تو وہ مذاق کرتے ہوئے چلے جاتے ہیں کبھی صاحبقران [illegible] پر ہاتھ رکھ دیا صاحبقران کو جو بار معلوم ہوا پلٹ کر دیکھا کہ یہ کسے میرے [illegible] ہاتھ رکھا کسی کو نہ پایا جب کسی کو نہ پایا صاحبقران نے فرمایا کہ واہ کیا اچھے [illegible] سب مذاق جو کرتے ہیں کہ بیکار کا مذاق کرتے ہیں میں خوف کرنے والا نہیں [illegible] تھوں بیکار ڈراتے ہیں کسی اور کو ڈراؤ ہیں ڈرنے والوں میں نہیں ہوں

[illegible] جب اُنکو پاس آنی شکست ہو چکی تو دونون حکیم
وہان سے فوراً لشـ [illegible] ہوا لشکر تیار ہوا اسیوقت کمر بندی ہوئی اور لشکر تیار
ہو گیا اور حکیم اُس [illegible] ے ستون قریب دریا کھڑے ہوے کہ اِدھر [illegible]
سے کوہ بے ستون [illegible] سے کوہ کا ٹھٹا اور رحیم مع لشکر کے پہنچ گئے آگے دونون
حکیم کھڑے ہوے دیکھ رہے ہین ایک کشتی مثل تیر کے چلی جاتی ہے بالاے کوہ سے جو ساحرون نے
دیکھا کہ ایک کشتی اس طرف کو چلی آتی ہے نہ تو اُسپر کوئی ملاح ہے نہ کشتی بان ہے صرف طلسم کشا
بدلجمعی بیٹھا ہوا ہے اور کشتی خود بخود چلی آتی ہے اور دریا پانی مین جوش ہے اور دریا کا پانی خود بخود
بلند ہوتا جاتا ہے اور وہ کشتی اس سمت کو آتی ہے یہ دیکھ کر اُن ساحرون مین ایک تلاطم برپا
ہوا انھون نے اپنے افسر کو خبر کی اُنکا افسر اُسیوقت اُس مقام پر آیا کشتی کو دیکھ کر اپنے
ملازمون سے کہنے لگا کہ مین تو کشتی کے روکنے کی تدبیر کرتا ہون تم یہ کرو کہ جا کر بادشاہ بے ستون جادو
کو اس حال سے خبر کرو اُنھون نے کہا کہ بہت خوب وہ لوگ تو بے ستون جادو کی طرف
براے خبر روانہ ہوئے یہان پر جو قریب ایک ہزار کے ساحر تھے سب کے سب اس امر پر
آمادہ ہوئے کہ سحر کرکے کشتی کو روکین اُنکا جو افسر تھا وہ تو آگے کھڑا ہوا اسباب سحر لیکر اور
باقی عقب مین اُسکے صف باندھ کر کھڑے ہوئے اور اسباب سحر لیکر سحر کرنا شروع کیا کسی نے
گولا اُٹھا کر مارا کسی نے نارنج سحر مارا کسی نے ترنج سحر کسی نے بیضۂ فولادی کسی سخت قلب نے
سحر کیا کہ پتھر برسنے لگے کوئی سرد مزاج جو برہم ہوا برف برسنے لگی کوئی آتش خو جو شعلہ ور ہوا آگ
برسنے لگی کوئی برقین گرانے لگا کوئی خاک برسانے لگا مگر قدرت خدا سے جسکا سحر قریب کشتی جاتا
ہے خود بخود دفع ہو جاتا ہے اثر تک نہین کرتا ہے وہ کشتی چلی آتی ہے ذرا بھی اُسکو جنبش تک نہین
ہوتی کبھی دھوان ہوتا ہے کبھی غبار بلند ہو کر کشتی پوشیدہ ہو جاتی ہے پھر نظر آتی ہے ہر ایک اپنی
جان لڑائے ہوئے ہے کہ کشتی کو روکین مگر کشتی کسی صورت سے نہین رکتی ہے ساحر سحر کر رہے
ہین اور عاجز ہو رہے ہین اُدھر بے ستون جادو دربار مین بیٹھا ہوا تھا اور سب سردار
حاضر دربار تھے اپنے سردارون سے کہہ رہا تھا کہ جب سے مین یہان آیا ہون مجھے طلسم کشا
کا حال نہ معلوم ہوا کہ کس فکر مین ہے یہان آنے کی کوئی فکر بھی کی یا نہین دونون نمک حرام

حکیم ضرور صلاح دینگے کہ کوہ پر جائیے اور مقابلہ فرمائیے اس [illegible] نکے سردار کہہ رہے ہین کہ بھلاوہ کیا آئینگے یہان پرندہ پر تو مار نہین سکتا [illegible] ہو جو آپ کہہ رہے بس جو کچھ ہونا تھا وہ ہو گیا اب اس طلسم کا فتح ہونا محال [illegible] ہو وہ بے ستون نہ فتح ہو گا اُسوقت تک لوح کا نشان نہ ملے گا جب لوح نہ [illegible] ہیو نگر فتح ہو گا اور لوح کا ملنا بہت مشکل ہے اور اس کوہ کا فتح ہونا امر دشوار اور روقت طلب ہے بے ستون جواب دے رہا ہے کہ تم لوگ سچ کہتے ہو خیر دیکھو تو ہوتا کیا ہے اگر یہ لوگ اپنا سر پٹک پٹک کر مر بھی جائینگے تب بھی کوہ پر آنا بسا دشوار ہے مین نے وہ تدبیر کی ہے آخر کو عاجز ہو کر واپس جائینگے مین نے بہت بڑا کام کیا ہے سب ساکنان طلسم پر احسان کیا ہے سب کی جانین بچائین ہین سب خوشامد خورے کہہ رہے ہین کہ اگر آپ ایسے نہ ہوتے تو آپ پر اتنا بھروسہ بادشاہ طلسم کیون فرماتے اور آپ کے پاس اپنے دشمن کو کیون قید کرتے اور آپ کو اس کوہ کا کیون حاکم کرتے کیونکہ یہی تو مقام ہے یہان آپ ہی ایسے زبردست وعقلمند ساحر کی ضرورت تھی اگر یہ مرحلہ فتح ہو گیا گویا تمام طلسم فتح ہو گیا آپ نے بہت معقول تدبیر کی ہے اگر آپ نہ ہوتے تو کبھی یہ امر نہ ہوتا ایسی تدبیر کون کرتا اور کون یہ تدارک کرتا اسی تدارک کے لائق یہ کام تھا آپ کی عقل کو کون پہونچ سکتا ہے راوی بیان کرتا ہے کہ اُنکی ان باتون سے بے ستون کا یہ حال ہے کہ مثل خر بے دم کے پھولا جاتا ہے اپنے جامہ سے باہر ہے چہرہ فرط خوشی سے سُرخ ہو رہا ہے اور یہ کہہ رہا ہے کہ یہ سب اُستاد کی خدمت کا اثر ہے اور آپ لوگون کی عنایت اور قدردانی شہنشاہ شنکال کی مہربانی اور پرورش ہے یہ کہہ رہا تھا کہ وہ لوگ بدحواس آکر پہونچے جو کہ دریا کی طرف کوہ پر بیٹھے ہوئے پاسبانی کر رہے تھے آتے ہی سلام کیا اور کہا کہ یا بادشاہ بڑا غضب ہوا اور نئی بات ہے ہم نے آجتک نہ دیکھی نہ سنی جو آج آنکھ سے دیکھا کہ آپ بیٹھے ہوئے کیا بے خبر ہین جلد خبر لیجیے طلسم کشا کوہ پر آگیا ہمارا افسر کنارے پر کھڑا ہوا سحر کر رہا ہے اور طلسم کشا کو روک رہا ہے یہ جو سُنا تو بے ستون نے ایک مرتبہ گھبرا کر کہا کہ کیا کیا پھر تو کہنا میری سمجھ مین نہین آیا کیسا طلسم کشا اور کیسا آنا یہ تم کیا کہہ رہے ہو کیا دیوانے ہو گئے ہو اسپنے

حواس درست ... ہوگیا ہی بھلا طلسم کشا کیونکر آسکتا ہی تین طرف تو
ہین نے سحر کر ... ات دریا حائل ہی اب طلسم کشا کیونکر آئے گا کیا
پنچھی بنکر آئیگا یہ ... ہی کہ تم نے خواب دیکھا ہی اور خواب دیکھکر یہان چلے
آئے واپس جاؤ اپنے ہوش درست کرو اُنھون نے جواب دیا کہ ہم سچ عرض کرتے ہین اپنی
آنکھ سے دیکھا ہی کہ طلسم کشا کشتی پر سوار دریا کی طرف بہتے چلا آتا ہی اور دریا کا پانی بلند ہوتا
جاتا ہی اور دونون حکیم کچھ پڑھ پڑھکر پانی پر دریا کے دم کر رہے ہین جب ہم نے یہ واقعہ
دیکھا تو ہم نے اپنے افسر کو خبر کی وہ اُدھر کو گئے پہلے اُنکو بھی یقین نہ آتا تھا جب اُنھون نے
اپنی آنکھ سے دیکھ لیا تو ہم سے کہا کہ جاکر بادشاہ کو خبر کرو اور ہم طلسم کشا کو روکتے ہین خداوند
نعمت طرفہ ماجرا یہ ہی کہ نہ تو کشتی پر کوئی ملاح ہی نہ ناخدا ہی صرف طلسم کشا سوار ہی اور کشتی چلی
آتی ہی اب چاہے آپ کو یقین آئے چاہے نہ آئے ہم نے آپ کو آگاہ کر دیا ہم بری ہوگئے
اب ہم پر کوئی الزام نہین عائد ہو سکتا ہی اور یہ کارروائی دونون حکیمون کی ہی یہ سُن کے
بے ستون کے حواس جاتے رہے اور کہنے لگا کہ یہ امر اگر درست ہی تو بڑی خرابی ہوئی
اب سر دست ادھر کی راہ مسدود نہین ہو سکتی ہی خیر دیکھا جائے گا اگر طلسم کشا اکیلا
آتا ہی تو آنے دو بنا کیا لے گا اب ایسا جری و بہادر ہوگیا کہ اسّی ہزار ساحرون کو مار کر
صاف نکلا ہوا چلا جائے گا یہ غیر ممکن ہی اگر ساحر بھی ہوتا تو مقام خیال کرنے کا تھا
اکیلا ہمارا کیا کر سکتا ہی اگر ایک ایک مشت خاک اُٹھا کر ڈالین گے تو بھی وہ خاک
کے نیچے تپ جائے گا یہ کہکر سردارون سے کہا کہ تم سب جاکر سحر کرکے روکو اگر طلسم کشا
جیسا کہ یہ کہتے ہین کہ آتا ہی تو مجھکو اطلاع دو تاکہ مین بھی آؤن یہ حکم پا کر سب سردار
اسباب سحر سے آراستہ ہو ہوکر طرف دریا کے چلے بے ستون نے اُسیوقت اہل
لشکر کو حکم دیا کہ سب تیار ہو جائین اور خود اسباب سحر سے آراستہ ہونے لگا وہ سردار
جنکو بے ستون نے روانہ کیا تھا وہ اُسوقت آکر پہونچے کہ وہ ساحر جو کہ یہان
موجود تھے سحر کر رہے تھے اور روک رہے تھے کشتی رُکتی نہ تھی سحر کرکے عاجز ہو رہے
تھے اور باہم کہہ رہے تھے کہ کیا تدبیر کرین کیونکر روکین ہم تو پریشان ہوگئے سحر

کرتے کرتے اور کشتی رکتی نہین ہی کہ یہ سردار آکر پہونچے [illegible] سے دریافت کیا کہ طلسم کشا کہان ہی اور کدھر سے آرہا ہی ان سب [illegible] رہ کر کے کہا کہ دیکھو وہ کشتی چلی آتی ہی ہم تو سحر کر کے تھک گئے مگر [illegible] مرتا ہی گولے بھی مارے برف بھی برسائی آگ بھی پتھر بھی برسائے نارنج و ترنج بھی مارے مگر کچھ اثر نہ ہوا وہ کشتی اُسی طور سے چلی آتی ہی اُن سرداروں نے یہ سنکے اور اُس کشتی کو آتے دیکھکے ان سب سے کہا کہ ہٹ جاؤ ہم لوگ سحر کر کے روک لین یہ تمھارے روکے سے نہ رکیگی کیونکہ تم لوگ معمولی سحر کرتے ہوگے اس سبب سے اُسپر اثر نہین کرتا ہوگا یہ جو اُن سب نے سُنا اپنے دل مین اور باہم اشارون مین یہ کہنے لگے کہ ہم تو معمولی سحر کرتے تھے اس سبب سے نہین رکی اب یہ آئے ہین کمال کا سحر کر کے روک لینگے یہ اپنے وقت کے سامری و جمشید ہین وہ سردار سامنے آکر کھڑے ہوئے اور کشتی کو آتے دیکھکر ہر ایک نے جھولی سے ترنج و نارنج وغیرہ نکالکر اور کشتی کو نشانہ بناکر اور تاک کر سحر کرنا شروع کیا بفضل خدا سے ایک کا بھی سحر کشتی تک نہ پہونچا سب نارنج و ترنج سرد ہوکر دریا مین گر پڑے یہ رنگ دیکھکر اُن ساحرون کے حواس جاتے رہے کہ ہم نے وہ ترنج و نارنج سحر کے مارے ہین مگر کسی نے اس کشتی اور طلسم کشا پر اثر نہین کیا بلکہ قریب تک نہ پہونچا یہ وہ نارنج و ترنج تھے کہ جنکو ہم نے ایک عمر صرف کر کے اور بہت محنت و مشقت کر کے تیار کیا تھا کیسا ہی ساحر زبردست ہوتا اور ہم اُسپر مارتے تو وہ بھی نہ روک سکتا اور یہ سحر اُسکا کام تمام کرتا یہ باہم باتین کر کے سب نے ملکر سحر کیا کہ ایک مرتبہ دریا کا پانی شق ہوا اور ایک بہت بڑا نگر پیدا ہوا ایسا کہ اگر دم ماردے تو کشتی کا پتہ بھی نہ معلوم ہو کہ کشتی دریا مین تھی یا نہین تھی اور وہ چلا نفس کشی کرتا ہوا طرف کشتی کے جب قریب پہونچا پانی ہوکر اُسی پانی مین مل گیا اور ایک دھوان تھا کہ اُڑ گیا لوگ اور پریشان ہوئے اب تو متواتر سحر کرنے لگے کسی نے سحر کر کے ہزارون برقین چمکا کر گرائین کسی نے ایسا سحر کیا کہ تمام دریا مین آگ لگ گئی مگر کسی کے سحر نے کشتی پر اثر تک نہ کیا کشتی اُسیطور سے چلی آتی ہی بلکہ یہ دوسرا امر واقع ہوا ہی کہ اب پانی بلند ہونے لگا ہی بہت تیزی کے

ساحر جب یہ [illegible] شتی نہ رُکی اور نہ سحر نے اثر کیا بلکہ دیکھا کہ کشتی چلی آتی ہی اور پانی دریا [illegible] تھ کشتی بھی بلند ہوتی ہی خیال کیا کہ ایسا نہ ہو کہ یہ پانی بلند ہوتے ہو [illegible] ے تک پہونچ جائے اور کشتی قریب آجائے تو بڑی خرابی ہوگی باہم صلاح لی [illegible] ہ کو خبر کرین بس اُنمین سے چند سردار بے ستون کو خبر کرنے کو چلے اور باقی سب اُسی مقام پر کھڑے رہے اور سحر کرنے لگے اور اب جسقدر ساحر اُس مقام پر ہین ادنی و اعلی سب سحر کر رہے ہین اور ایک تلاطم و شور و غل مچا ہوا ہی کہ طلسم کشا کشتی پر سوار چلا آتا ہی روکو آگے نہ دو ہر ایک اپنا سحر کر رہا ہی اُدھر اُن سردارون نے جاکر بے ستون کو خبر کی کہ بے ستون جادو دربار مین بیٹھا ہوا تھا چند سردار جو کہ بہت معزز تھے وہ نہین گئے تھے سب حاضر دربار تھے اور بیرون قصر اُسی ہزار کا لشکر تیار کھڑا ہوا تھا بے ستون سردارون سے کہہ رہا تھا کہ اُن سردارون نے وہان جاکر اور سب حال دریافت کرکے ہم کو اطلاع نہ کی معلوم ہوتا ہی کہ اُن لوگون نے سب جھوٹ کہا ہی اگر سچ ہوتا تو ضرور خبر کرتے یہ کہہ رہا تھا کہ وہ سردار آکر پہونچے بے ستون نے اُنکو دیکھکر کہا کہ کیون کیا خبر لائے وہ واقعہ سچ ہی یا جھوٹ جلد بیان کرو اُنھون نے عرض کیا کہ کیا بیان کرون جسقدر اُن لوگون نے عرض کیا تھا سب سچ ہی ہم سب نے جاکر دیکھا تو واقعی ایک کشتی پر طلسم کشا سوار ہی اور وہ کشتی مانند تیر کے اس طرف کو چلی آتی ہی جو ساحر وہان موجود ہین سب سحر کر رہے ہین سحر بالکل اثر نہین کرتا ہی ہم سب نے اُنکو ہٹا کر اور ہم نے ملکر اُس کشتی پر سحر کیا اور وہ وہ سحر کیے کہ جو ہمارے کمال کے تھے اور ہم نے مشقت سے بنائے تھے وہ سب صرف کیے مگر بالکل بیکار ہوئے کشتی اُسی طرف کو چلی آتی ہی بلکہ ایک نئی بات اب پیدا ہوئی ہی کہ پانی جوش کھا کر بلند ہونے لگا ہی اور کشتی بھی اُسکے ساتھ بلند ہوتی جاتی ہی جب ہم عاجز اور پریشان ہوئے اور ہمارے سحر برباد ہوئے ہم نے دیکھا کہ کشتی پر اثر نہین کرتے ہین تو ہم نے خیال کیا کہ آپ کو خبر کرین بس ہم یہان حاضر ہوئے یہ جو اُن سردارون نے کہا بے ستون خود اُٹھ کھڑا ہوا اور کہا کہ چلو مین خود چلتا ہون اور روکتا ہون یہ کہکر مع سردارون کے باہر آیا

لشکر تیار تھا کل لشکر کو لے کر تخت سحر پر سوار ہو کر ایک [illegible] دریا کے آگے
پہونچا دیکھا کہ جسقدر ساحر اس مقام پر ہین سب سحر کر [illegible] پھونکتی کشتی
طلائی اُسمین طلسم کشا بیٹھا ہوا اور وہ کشتی اسی طرف کو چلی آتی [illegible] دریا کا بلند ہوا
ہی کہ قریب ہی کہ پہاڑ سے مل جائے اور کسی ساحر کا سحر اس [illegible] ین کرتا ہی یہ دیکھ کر
بے ستون کے حواس جاتے رہے اُن سب نے بادشاہ کو دیکھ کر اور بھی توڑ توڑ کر سحر کرنا شروع
کیا مگر کچھ بھی نہ ہوا جب بے ستون نے دیکھا کہ سحر بالکل اثر نہین کرتا ہی کسی ساحر کا بس
لشکر کو تو یہ پہلے ہی صف بستہ ہونے کا حکم دے کر چھوڑا ہوا تھا اور کل لشکر صف بستہ ہوا تھا
صاحبقران کشتی مین بیٹھے ہوئے تھے اور ملاحظہ فرما رہے تھے کہ تمام ساحران غدار و جادوگران
نابکار پہاڑ پر کھڑے ہوئے ہین حربہ ہائے سحر لیے ہوئے اور سحر کر رہے ہین میری کشتی پر
کسی کا سحر اثر نہین کرتا ہی اب بے ستون جادو آیا ہی صاحبقران بلا خوف و خطر کشتی
مین بیٹھے ہوئے چلے آتے ہین باطمینان تمام اُدھر بے ستون جو آکر پہونچا اور سب لشکر
صف آرا ہو چکا سرداروں نے [illegible] بادشاہ کو دیکھا مجرا کیا بے ستون نے پوچھا کہ کیا ماجرا
ہی سب نے کل حال بیان کیا بے ستون نے کہا کہ تم بیٹھ جاؤ مین سحر کر کے روکے لیتا ہون
یہ کہکر اُن سب کو ہٹا کر مع اُن سرداران معزز کے کہ جو کہ ہمراہ تھے سب سے آگے آکر اور کشتی
پر سحر کیا کہ ایک پہاڑ برف کا کشتی پر گرا سب نے جانا کہ کشتی غرق ہو گئی مگر اُدھر جب وہ پہاڑ
گرا اور قریب کشتی پہونچا دھوان ہو کر اڑ گیا بے ستون نے یہ واقعہ دیکھ کر خود بھی سحر
کیا اور سرداروں سے کہا کہ تم بھی سحر کرو یہ کہکر سحر کرنا شروع کیا کسی نے برف برسائی کسی
نے پتھر کسی نے برقین کسی نے پہاڑ گرائے کسی نے آگ برسائی کسی نے سحر کیا کہ دریا
مین طوفان پیدا ہوا کسی نے سحر کیا کہ بڑی بڑی مچھلیان پیدا ہو کر طرف کشتی کے چلین
بے ستون نے کیا کیا کہ ایک دیوار آہنی پانی پر قائم کی مگر جو سحر اور حربہ اشیائے
سحر کشتی کے قریب پہونچے اور کشتی کا عکس اُس پر پڑا وہ سحر برطرف ہو گیا اسیطور سے
دیوار بھی مٹ گئی بے ستون اور دیگر ساحروں نے سحر کیا کہ دریا مین تلاطم ہوا اور
اژدر آتش فشان پیدا ہوا اُسنے نفس کشی کی اور شعلہ آتشین چھوڑ کر کشتی پر حملہ کیا جب

قریب کشتی پہو [illegible] ن نے سحر کیا کہ اپنے سر کے بال توڑ کر اسم پڑھ دم کرکے اوپر
کہ وہ زنجیر [illegible] ے وہ زنجیر قریب کشتی پہونچی ایک شعلہ پیدا ہوا پانی مین
سے نئی بات [illegible] ں لکڑی کے جلا دیا یہ سحر بھی اسکا بیکار رہا اب بے ستون
نے سحر کیا کہ ایک [illegible] ر پیدا ہوا ہاتھ مین اُسکے گرز اُسنے آتے ہی کشتی پر گرز مارا لیکن
جیسے قریب کشتی پہونچکر گرز کا وار کیا ویسے ہی ایک شعلہ پیدا ہوا وہ سوار جلنے لگا اُسکے بعد
ایک شتر سوار پیدا ہوا وہ بھی جلگیا ایک اژدر ایک سمت سے اور ایک سونس ایک جانب
سے دونون جب قریب پہونچے ایک برق چمک کر گری کہ اُسنے اُن دونون کو جلا دیا
بے ستون نے سحر کیا کہ دریا کا پانی شق ہوا ایک حبشی بڑا سا پتھر لیے ہوئے پیدا ہوا اُسنے
آتے ہی وہ پتھر کشتی پر مارا مگر قریب کشتی پہونچکر پانی ہو گیا اور برق چمک کر گری کہ وہ حبشی
جل گیا بے ستون نے سحر کیا کہ ایک دیو پیدا ہوا اُسنے ہوا پر سے آگ و پتھر مارنا شروع کیے
مگر کشتی کو بالکل جنبش نہ ہوئی ذرا سی تکان نہ پہونچی جیسے وہ اس قصد سے جھپٹ کر چلا کہ
کشتی کو پنجہ مین دبا کر ڈبو دون اور قریب کشتی پہونچا ایک بجلی چمک کر گری کہ اُسنے اُس دیو کو
دو کر دیا یہ رنگ دیکھ کر بے ستون اور سحر کرنے لگا اب چارون طرف سے سحر ہو رہے
ہین دانے ماش کے و سرسون کے و سوزن کے گچھے پیکان کے اٹھا کر مارنا شروع کیے وہ سب
اشیا کشتی پر مثل گلہاے نچھاور کے نثار ہو کر دریا مین گرین خلاصہ یہ کہ یہ لوگ سحر کرکے
تھک گئے اور کچھ نہ ہو سکا بے ستون بھی پریشان ہوا اور عاجز آکر سردارون سے کہنے
لگا کہ کیا تدبیر کرون کیونکر سحر کرون کہ یہ کشتی رُکے اور طلسم کشا یہان تک نہ آئے یہ قصد
کرتا ہون کہ سحر کرکے راہ بند کر دون تو بھی ممکن نہین ہے جب کہ اس پر سحر اثر نہین کرتا ہے اور
جو شے سحر کی سد راہ ہوگی وہ کب باقی رہے گی ضرور اُس اسم کی برکت سے جو کہ طلسم کشا
کو یاد ہے برباد ہو جائے گی کیا تدارک کیا جائے بڑی خرابی ہوئی یہ ساری کارروائی اور
تدبیر حکیمون نے کی ہے اُنھون نے کوئی تدبیر محنت کرکے کی ہے کہ جسکا یہ اثر ہے دوسرے
طلسم کشا خود صاحب اسم اعظم ہے وہ خود اسم اعظم کو ورد زبان کیے ہوگا راوی بیان
کرتا ہے کہ ایک تو وہ کشتی ہی خود یہ اثر رکھتی تھی کہ اُسپر سحر اثر نہین کر سکتا تھا دوسرے

صاحبقران کشتی میں بیٹھے ہوئے اسم اعظم پڑھ رہے ... ان سے ملاحظہ
فرمایا تھا کہ بالائے کوہ مجمع اہل کوہ ہے اور سب سحر ... پر سبب کا سحر
چل رہا ہے اسی سبب سے اسم اعظم کو ورد زبان کیا ... ستون نے بے
سرداروں سے شکایت کی سرداروں نے عرض کیا کہ خداوند ... عرض کریں ہم خود سحر
کرتے کرتے تھک گئے اور جسقدر سحر ہمارے کمال کے تھے ہم نے سب صرف کیے مگر
ایک بھی اثر پذیر نہ ہوا اپنے تمام جسم کو مجروح کر دیا اور خون لے لے کر صرف کیا ذرا بھی اثر
نہ ہوا راوی بیان کرتا ہے بے ستون نے جواب دیا کہ یہی حال میرے بھی جسم کا ہے کوئی
مقام ایسا نہیں ہے کہ جو میں نے مجروح نہ کیا ہو اور وہ سحر میں نے کیے ہیں کہ اگر شکال
بادشاہ طلسم پر کرتا تو اسکو بھی اپنے کو بچانا بہت دشوار ہوتا اور بہت مشکل مگر یہاں
پر کسی نے اثر نہ کیا سب بیکار ہو گئے یہ تقریر بے ستون سرداروں سے کر رہا تھا اور
ساحر سحر کر رہے تھے کہ یکایک وہ پانی ایسا بلند ہوا کہ کوہ کے کنارے سے مل گیا اب تو
اور تلاطم برپا ہو گیا اور ہر ایک اسباب سحر کو اٹھانے لگا اور یہ غل ہوا کہ لو طلسم کشا
کوہ پر آ گیا مارلو جانے نہ دو بے ستون نے اسوقت وہ وہ سحر کیے ہیں اور اپنی زبان کو
چاک کر کر کے خون دیا ہے مگر ذرا بھی اثر نہ ہوا ایک بار کشتی مثل تیر شہاب کے کنارے پر
پہاڑ کے آ لگی اور قائم ہوئی جیسے کشتی کنارے پہونچی اور قائم ہوئی ویسے ہی صاحبقران
نے کشتی سے جو جست کی پہاڑ پر پہونچ گئے بیچ میں ساحروں کے جست کر کے پہونچے
انکے جست کے ساتھ ہی خواجہ نے بھی جست کی وہ بھی پہاڑ پر تھے بس چاروں طرف
سے صاحبقران پر سحر ہونے لگا کوئی نارنج مارتا ہے کوئی ترنج کوئی گولہ کوئی ماش کے دانے
کوئی سرسوں کے دانے کوئی رائی کوئی کالا دانہ کسی نے سحر کیا کہ گنبد بنکر طیار ہو گیا
اُس سے سوار پیدا ہوا اُسنے صاحبقران پر حملہ کیا کسی کے سحر سے اژدر پیدا ہوا کسی کے
سحر سے شیر ببر کسی کے سحر سے نیل گاؤ کسی کے سحر سے گینڈا کسی کے سحر سے ارنا بھینسا
کسی کے سحر سے کرگدن کسی کے سحر سے دیو کسی کے سحر سے برق چمک کر گری کسی نے
سحر کیا آگ برسنے لگی کوئی سنگ دل تیر برسانے لگا کوئی سرد مزاج برف گرانے لگا

کوئی خاک اڑا [illegible] ب ساحرون کے بیچ مین گھرا ہوا سب کو تو عجب جنگ
دلاراہا ہی دی [illegible] ساحرونکا سحر صاحبقران پر ہو رہا ہی صاحبقران اسم
اعظم بآواز بلند [illegible] ت سے سحر باطل ہو رہا ہی کسی کا سحر اثر نہین کرتا ہی
عقرب سلیمانی ا [illegible] ساحرون کو برابر قتل کر رہے ہین خون کے دریا بہہ رہے
ہین ساحرون کے مرنے کی علامت بلند ہی خواجہ کا یہ عالم ہی کہ کبھی پس پشت صاحبقران
ہوتے ہین اور جو حریف صاحبقران پر حربہ کرتا ہی اُسکو قتل کرتے ہین کبھی ساحرون کے
غول مین جاکر حقہ ہاے آتشبازی زنع دیتے ہین کہ جس سے سیکڑون ساحر جل جاتے ہین یہ سبکو
دیکھتے ہین انکو کوئی نہین دیکھتا ہی یہ نوبت ہی کہ کسی کے سر پر سوار ہوئے اُسنے ہاتھ لیکر سر
ہلایا کہ یہ میرے سر پر بار کیسا ہی اُسنے سر ہلایا انھون نے ایک ہاتھ رسید کیا کہ اُسکی گردن
سے سر اڑ گیا یہ کود کر دوسرے کے دوش پر جا بیٹھے وہ سمجھا تھا کہ انھون نے اُسکا بھی کام
تمام کیا کسی کا شکم چاک کرکے قصہ پاک کیا کسی کے پیٹ کر خنجر مارا کہ وہ صاف داخل
دوزخ ہوا بھی اُسی حالت مین لوٹ لگائی سیکڑون کے پاؤن قلم کر ڈالے اسی طور سے
خواجہ قتل کرتے ہوئے طرف بے ستون کے جاتے ہین یہ سب کو دیکھ رہے ہین ان کو
کوئی نہین دیکھتا ہی عجب طرح کی جنگ ہو رہی ہی لوگ حیران ہین کہ یہ کیا نئی آفت ہی کہ
خود بخود سر اڑ جاتا ہی پاؤن کٹ جاتے ہین شکم چاک ہو جاتا ہی یا خود بخود آگ کا شعلہ
پیدا ہو کر جلا دیتا ہی ایک تو طلسم کشا سب کو قتل کر رہا ہی اُسپر کسی کا سحر اثر نہین کرتا ہی
دوسری آفت یہ ہی کہ ہم خود بخود ہلاک ہوئے جاتے ہین معلوم ہوتا ہی کہ کوئی پیر یا کوئی
موکل دو نون حکیمون نے طلسم کشا کے ساتھ کر دیا ہی جو کہ ہم لوگو نکو قتل کرتا ہی خواجہ
جہان دیکھتے ہین کہ صاحبقران پر کفار نے مجمع کیا ہی یہ وہان پہونچکر اُس مجمع کو درہم و
برہم کر دیتے ہین صاحبقران اس قصد سے لڑتے ہوئے کفار کو قتل کرتے ہوئے چلے
جاتے ہین کہ بے ستون کے قریب پہونچ جاؤن اور اُسکو قتل کرون تاکہ قصہ پاک
ہو کوہ بے ستون فتح ہو جائے بادشاہ سابق رہائی پائے لوح طلسم ہاتھ آئے اور
خواجہ بھی اس قصد سے جاتے ہین کہ بے ستون کے قریب پہونچکر عیاری کرکے بے ستون

کو اسیر کرلون اس مقام پر بڑا مجمع ہی ہزارون ساحر قتل ... ـبقران نے
دونون ہاتھونمین تلوارین علم کرلی ہین وہ دستی تلوار ... پر وار کررہے ہین
پنجہ مہرو نگا برس رہا ہی لاشون کا انبار ہی بازار مرگ گرم ... ن سے گوہر بے بہا
مرگ کا خریدار ہی سر مثل اولے کے گر رہے ہین خون کا دریا ... ہی راوی بیان کرتا ہی کہ
وہ گشتی اسیطور سے کنارے پر پہاڑ کے پانی پر قائم ہی اور اسیطور سے پانی بلند ہی یہان
صاحبقران لڑرہے ہین زیر کوہ سب آوازین آرہی ہین ساحرون کے مرنے کی اور نعرہ
صاحبقران کی دونون حکیم بیقرار ہورہے ہین اور کل اہل لشکر کہ کس طور سے ہم پہونچ جائین
اور شریک جنگ ہوکر لڑین اور اپنے آقا و مالک کی کمک کرین وہان بالاے کوہ یہ نوبت
ہی کہ جب ایک ہاتھ صاحبقران کا تھک جاتا ہی تو دوسرے ہاتھ سے لڑنا شروع کرتے
ہین جب وہ ہاتھ تھک جاتا ہی تو اس ہاتھ سے بعض وقت دونون ہاتھون سے لڑتے ہین سرون کے
ڈھیر لاشون کے انبار لگا دیئے ہین دریاے خون بہہ رہا ہی جب ساحرون کا زیادہ تر مجمع ہوتا
ہی اسوقت صاحبقران اسم اعظم کو ورد زبان پکار کر فرماتے ہین اسکی برکت سے تمام
ساحرون کا سحر دفع ہوجاتا ہی خلاصہ یہ کہ صاحبقران لڑتے بھڑتے قریب بے ستون
پہونچ گئے یہان ہر ہزارون کا کھیت ہوا سیکڑون جان سے مارے گئے اور خواجہ تو بالکل
برابر بے ستون کے جاکر کھڑے ہوئے اور یہ قصد کررہے ہین کہ عیاری کرکے پکڑلون ادھر
بے ستون نے جو دیکھا کہ طلسم کشا کسی کے روکے سے نہین رکتا ہی برابر قتل کرتا ہوا چلا
آتا ہی اور اسکا رخ میری طرف ہی ہزارون کو مار کر ایک اکیلے نے گرادیا ہی ساحرون کا سحر
بالکل بیکار ہی اسکے حواس جاتے رہے یہ خیال کرنے لگا کہ کیا تدبیر کرون کیا نہ کرون اب تو
کوئی صورت جان بچنے کی نظر نہین آتی ہی بڑی خرابی ہوئی اس امر کا علم نہ تھا کہ طلسم کشا
اسطرف آجائیگا ورنہ اسکا بھی بندوبست کردیا جاتا مگر ہوتا کیا جب کہ ہزارون ساحرون
کے سحر نے اثر نہ کیا تو وہ کیا سحر روک لیتا یہ بالکل میرا خیال خام ہی اب کوئی صورت
ایسی تجویز کرون کہ میری بھی جان بچے اور ساکنان طلسم کی بھی اور طلسم بھی باقی رہے اگر
میری جان نہ بچے بلا سے نہ بچے مگر ساکنان طلسم کی تو جان بچے اور طلسم تو باقی رہے وہ تدبیر ہو

بس سوچتے سوچتے [illegible] پیدا ہوئی عقل نے یہ رائے دی کہ یہی وقت ہے بادشاہ
سابق کے قتل [illegible] قتل کرتا تھا جبکہ طلسم کشا دور تھا اب کیوں
نہیں قتل کرتا ہو [illegible] آ گیا ہے اور کوہ پر کھڑا ہوا لڑ رہا ہے بس بادشاہ طلسم کو
قتل کرکے یہ قصہ بھی پاک [illegible] بادشاہ طلسم قتل ہو جائے گا تو یہ امر ہوگا کہ لوح طلسم کشا کو
نہ ملے گی جب لوح نہ ملے گی تو پھر طلسم کا فتح ہونا محال ہے میں مارا گیا بلا سے مارا گیا طلسم و ساکنان
طلسم تو بچے جو کہ خیر خواہ و نمک حلال ہوتے ہیں وہ اپنے کو بچاتے نہیں ہیں مالک کی
خیر خواہی کرتے ہیں اور اسکو ہر آفت سے بچاتے ہیں اپنی جان دیتے ہیں بس یہی رائے بہتر ہے
کہ بادشاہ سابق کو جو کہ میرے پاس مدت سے اسیر ہے قتل کر ڈالوں کیونکہ طلسم کشا اسی کے رہا
کرنے کی فکر میں زیادہ تر یہاں آیا ہے اور اسی فکر میں ہے اور اسی امر کی کوشش کر رہا ہے جب
اسکو یہ معلوم ہوگا کہ میں جسکی رہائی کی فکر میں یہاں آیا تھا اور جسکے لیے میں نے اسقدر
کوشش کی تھی وہ بھی زندہ نہیں ہے اسکو دشمنوں نے قتل کر ڈالا تو پھر یقین ہے کہ اس کی
بھی ہمت پست ہو جائے کیونکہ یہ امید قطع ہو جائے گی کہ اب لوح طلسم کا دستیاب
ہونا غیر ممکن ہے جب لوح نہ دستیاب ہوگی تو طلسم کا فتح ہونا دشوار ہے جب طلسم نہ فتح
ہوا تو یہ کوشش کرنا بیکار ہے بس اس تدبیر سے طلسم بھی بچا اور کوہ بھی بربادی سے
محفوظ رہا اور میری جان بھی یقین ہے کہ طلسم کشا ایسے اپنے خیال کرکے واپس چلا جائے گا
ایک منٹ نہ ٹھہرے گا یہ خیال کرکے اور یہ رائے ٹھہرا کر سوچنے لگا یہ امر تو تو نے قرار دے لیا
اور خوب طور سے اسکی بہترائیاں اور خرابیاں دل نشین کر لیں کسی قسم کی خرابی نہیں ہے
اب برائے قتل بادشاہ سابق طلسم روانہ کسی کو کروں اگر خود جاتا ہوں تو یہاں سے نکلنا
دشوار ہے دوسرے لشکر بے سردار کا ہو جائے گا ایسا نہ ہو کہ بھاگ کھڑا ہو تیسرے میں
ادھر گیا ادھر طلسم کشا نے سب کو قتل کرکے میرے پاس پہونچا یا اپنے کو تو بھی خرابی ہوئی
اور نہ کوئی ساحر ایسا صاحب اعتبار ہے کہ جسکو یہ خدمت سپرد کروں میرا یہاں سے ہلنا
تو کسی صورت سے اچھا نہیں ہے کیونکہ اگر میں یہاں سے چلا جاؤنگا اور طلسم کشا کو معلوم
ہوگا کہ بے ستون جادو نے جا کر اپنے ہاتھ سے بادشاہ سابق طلسم کو قتل کر ڈالا وہ ضرور

اُسکے خون کے معاوضہ مین مجھکو قتل کرے گا میری جان مفت [illegible] ساتھ کو وہ بھی برباد ہوگا جو میرا انتشا ہی وہ فوت ہو جائیگا اگر [illegible] کرا ڈالونگا تو اس امر سے محفوظ رہونگا بس میرا جانا کسی طور سے صلاح [illegible] ملہ یہ بہت بڑا مرد عاقل و دانا ہی اپنے دل سے خود بخود ایک بات تجویز [illegible] بعد اُسکے سب پہلو دیکھ بھال کرا اور جو خرابیان ہوتی ہین پہلے اُنکو نکالتا ہی اُسکے بعد اچھائیون پر نظر کرتا ہی جب دونون پہلو اپنے حق مین اچھے دیکھ لیتا ہی اور بہتر جان لیتا ہی اُسوقت اُسپر عمل کرتا ہی جب اسنے یہ سوچ لیا کہ بادشاہ سابق طلسم کے قتل کرنے مین یہ نقص ہی اب اسنے سوچا کہ کیونکر قتل کرون خود جا کر قتل کرون اپنے ہاتھ سے قتل کرنے مین خرابی پائی اُسکو ترک کیا اب تجویز کرنے لگا کہ کسکو اس امر کے لیے روانہ کرون کہ جو کہ صاحب اعتبار ہو اور بہت ہوشیاری سے کام کرے سواے میرے اور اُسکے کوئی اس حال سے آگاہ نہ ہونے پائے یہ تجویز کرکے اب بے ستون نے نگاہ دوڑانا شروع کی چارون طرف اور دیکھنا شروع کیا کہ کسکو اس کام کے لیے مقرر کرون یہ دیکھ رہا تھا کہ اسکی نگاہ ایک ساحر پر پڑی کہ جو کہ ضعیف اور مرد کبیر سن تھا اور بے ستون کے نزدیک صاحب دیانت و اعتبار تھا کیونکہ اسی نے بے ستون کو مثل فرزندون کے گود یون مین پالا ہی بہت بڑا دوست بے ستون کا ہی بے ستون کے پسینہ پر اپنا خون گرانے کو مستعد ہی اگر کوئی اسکا سر بھی کاٹ ڈالے تو یہ راز بے ستون کا کسی سے نہ کہے جیسے ہی نگاہ بے ستون کی اسکے اوپر پڑی دیکھا کہ لڑ رہا ہی ایک مرتبہ پکار کر کہا کہ ای اشراق آدم خوار ذرا میرے پاس آؤ تم سے ایک بہت بڑی ضرورت ہی یہ سننا تھا کہ اشراق آدم خوار نے فوراً اپنے کو بے ستون کے پاس پہونچایا ایک منٹ کا عرصہ بھی نہ لگا یا یہ عرض کر چکا ہون کہ خواجہ برابر بے ستون کے ڈٹے ہوئے ہین اس قصد سے کہ اسکو عیاری کرکے پکڑ لون خواجہ تدبیر کر چکے تھے کہ بے ستون نے اشراق کو پکارا خواجہ نے خیال کیا کہ اس امر کو بھی دیکھ لون کہ اسنے اشراق کو کس غرض سے پکارا ہی شاید کوئی اور صورت نکل آئے اور کام پورا ہو جائے کوئی ایسی ہی

ضرورت شد … بے ستون نے اس ساحر کو طلب کیا ہے خواجہ پہلو سے
بے ستون … ل سے باتین کر رہے تھے حمزہ صاحبقران لڑتے ہوئے
ساحرون کو … تے تھے طرف بے ستون گئے کہ اشراق جادو آکر پہونچا
اور بولا کہ کیون آپ … رمایا ہے بے ستون نے کہا کہ بابدولت نے تم کو ایک ضرورت
سے یاد کیا ہے ذرا گوشہ مین چلو تو تم سے وہ ضرورت بیان کرون راوی کہتا ہے کہ بے ستون و
اشراق آدم خوار اس مقام سے ہٹکر ایک گوشہ مین آئے اور خواجہ بھی آئے انکے نزدیک
تو سواے انکے میسر انہ تھا یہ نہ جانتے تھے کہ جان کا ملک الموت بھی موجود ہے مثل ہمزاد
کے جب گوشہ مین یہ دونون پہونچے تو بے ستون نے کہا کہ اے اشراق آدم خوار طلسم
کشا تو برابر میرے ساحرون کو قتل کر رہا ہے اور کسی کا سحر اسپر اثر نہین کرتا ہے اور وہ میری
طرف چلا آتا ہے مین نے دیکھا ہے کتاب سامری مین کہ اگر مین قتل ہوا اور کوہ بے ستون
برباد ہوا تو اول تو راہ مرحلہ سوسن جادو کی کھل جائے گی دوسرے بادشاہ سابق
طلسم رہا ہو جائے گا وہ لوح کا پتہ طلسم کشا کو دے گا بلکہ خود تلاش کرکے لوح لا دیگا
اور شریک ہو کر طلسم کو فتح کرائے گا تیسرے میرے قتل کا تیغہ بھی وہی لائے گا جب
مین قتل ہونگا میرا قتل ہونا گویا طلسم کا برباد ہونا ہے اے اشراق ایک تدبیر سے
میری بھی جان بچتی ہے اور طلسم بھی بچتا ہے اگر تم کوشش کرو جو مین کہون اسپر عمل کرو اور
اس راز سے کسی کو آگاہ نہ کرو تو مین بیان کرون اشراق نے جواب دیا کہ ہم لوگ نمک
حلال ہین سر کٹ جائے گا مگر آپ کی بات نہ رایگان ہوگی اور آپ کے راز سے
کوئی نہ آگاہ ہوگا اور جو آپ فرماینگے مین بسر و چشم بجا لاؤنگا آپ شوق سے فرمائین
بے ستون نے جب اسکو پختہ پایا تو کہا کہ میرے ذہن مین یہ تدبیر آئی ہے کہ مین تم کو
نشان دے کر زندان خانہ طلسم مین بادشاہ سابق کے پاس بھیجون اور تم جا کر اس کو اس مقام
پر قتل کر ڈالو تاکہ یہ قصہ ہی پاک ہو جائے نہ وہ زندہ رہے گا نہ طلسم کشا اسکو رہا
کرے گا نہ وہ میرے قتل کا تیغہ دے گا نہ مین قتل ہونگا نہ یہ کوہ برباد ہوگا نہ راہ
مرحلہ سوسن کی کھلے گی نہ لوح کا پتہ چلے گا نہ طلسم فتح ہوگا اور بدون اس تیغہ کے

جوکہ سیماسے بلند آواز طلسم کشا کو لا کر دے گا اور کسی ... تمھاری تھوڑی
سی زحمت کرنے سے ہزارون کی اور میری جان بچتی ... طلسم پر تمھارا
احسان ہوگا کہ تمھاری کوشش سے طلسم بربادی ... نون نے کہا کہ
تم جاکر بادشاہ سابق طلسم کو قتل کرو جوکہ قید ہی اشراق ... جہ نے بھی خواجہ
نے دل مین کہا کہ کیا حرامزادہ ہی کیسی صاف تدبیر سوچا ہی واقعی اصلی رائے بہت ٹھیک
ہی اس نے بہت بڑی فکر کی ہی اپنا خیال جو ظاہر کیا ہی بہت درست ہی صاحبقران زیادہ تر اسی غرض
سے کوہ پر اسکے قتل کرنے کو آتے ہین مگر کیا ہوتا ہی اسنے تو اپنے نزدیک قصہ پاک ہی کیا تھا مگر
خداوند کریم نے خوب مجکو پہونچادیا اگر مین نے عیاری کرکے اُسکی جان نہ بچالی تو کچھ کام ہی
نہ کیا یہ ذرا چلے تو مین بھی اسکے ہمراہ ہونگا خواجہ تو یہ سوچ رہے تھے اور دل سے کہہ رہے
تھے اُدھر اشراق نے بے ستون کی تقریر سُنکے جواب دیا کہ یہ جو آپ نے فرمایا کہ تم جاکر
بادشاہ سابق طلسم کو قتل کرو جوکہ اسیر ہی مین قتل کرنے پر موجود ہون مگر مین اسکے زندان خانہ
سے آگاہ نہین ہون جو جاکر قتل کرون بے ستون نے جواب دیا کہ یہ تو تم پوچھتے ہو تم پر
کیا منحصر ہی سوائے میرے کوئی بھی آگاہ نہین ہی مگر مین تم کو نشان دیتا ہون اور پتہ دیتا
ہون اشراق نے عرض کیا کہ فرمایئے بے ستون نے کہا کہ اے اشراق تم یہانسے برابر
چلے جاؤ ایوان شاہی مین اور بیچ کا جو دالان ہی جہان بڑا تخت بچھا ہوا ہی اُسکو اُٹھانا اور
فرش ہٹانا جب زمین ظاہر ہو تو مین تم کو ایک انگشتری دیتا ہون وہ انگشتری اُس زمین پر
رکھنا اور کہنا کہ بحافظ جادو مجکو راہ دو مین زندان خانہ تک جاؤنگا مجکو بے ستون نے
روانہ کیا ہی اور یہ انگشتری اپنی مجکو نشانی دی ہی جب تم یہ کہوگے تو تڑاقہ ہوگا اور ایک
دروازہ ظاہر ہوگا اُسمین قفل لگا ہوا ہوگا تم اس انگشتری کو اُس قفل سے مس کرنا وہ
قفل کھل جائے گا تم دروازہ کھول کر اندر جانا پہلے تم کو ایک نارنگی ملے گی اُسکے بعد
ایک آئینہ ملے گا جب تم اُس راہ کو طے کرکے نیچے پہونچوگے تو ایک اژدر تم کو روکے گا
تم اُسکو یہ انگشتری جوکہ مین تم کو دونگا دکھا دینا وہ ہٹ جائے گا اُسکے ہٹ جانے
سے اور ایک دروازہ نظر آئے گا وہ بھی بند ہوگا اُسکو بھی اُسیطور سے مس کرکے

قفل کھولنا جب [illegible] جانا ایک دیو ملے گا اور وہ سدّراہ ہوگا اُس سے
کہنا کہ تجکو [illegible] سے پاس اُنکی نشانی موجود ہی پھر وہ مزاحم نہ ہوگا تم
برابر چلے جانا [illegible] دروازہ ملے گا اُسکو بھی اُسی طور سے کھولکر اندر
جانا اب ایک صحرا [illegible] اُسکو تمام کرکے وسط صحرا مین پہونچوگے تو ایک مقام پر
تم کو ایک سنگ سیاہ زمین پر پڑا ہوا نظر آئے گا تم اُس پتھر کو اُٹھانا ایک زینہ ظاہر ہوگا
اُس زینہ پر بلاخوف چلے جانا جب زینہ تمام ہوگا تو تم کو ایک صحرا ملے گا بعد تھوڑی
دور کے تم کو زندان خانہ کی دیوار نظر آئے گی اُسکے گرد ہزاروں ساحر بیٹھے ہوئے حفاظت
کررہے ہونگے تم کو دیکھکر سب دوڑینگے تم اُنسے کہنا کہ ہم کو اپنے افسر کے پاس لے چلو
ہم کو لے ستون نے بھیجا ہی بس وہ تم کو اپنے افسر کے پاس لے جائینگے اُس کا نام
پاسبان جادو ہی جب تم اُسکے پاس جاؤگے وہ پہلے تم سے اپنا نام دریافت کریگا
تم اُسکو نام بتادینا پھر وہ تم سے کہے گا کہ کوئی نشانی لائے ہو تم جو انگشتری مین تم کو دونگا
وہ اُسکو دیدینا وہ اُسکو لے کر اور دیکھکر کہے گا کہ کوئی تحریری نشانی لائے ہو تم جو خط
مین تم کو دونگا اُسکو دے دینا وہ اس تحریر کو دیکھکر تم سے یہ کہے گا کہ زندان خانہ
کے قفل کی کنجی میرے پاس نہین ہی مین کیونکر قفل وا کرون تم کہنا کہ مین کنجی لایا ہون
مین کنجی تم کو دیتا ہون تم کہنا کہ میرے پاس ہی یہ کہکر کنجی اُسکو دکھا دینا جب تم کنجی
دکھا دوگے تو وہ یہ کہے گا کہ اگر کنجی تمھارے پاس موجود ہی شوق سے قفل کھولکر
اندر جاؤ کوئی منع نہین کرتا ہی بس تم قفل کھولکر اندر جانا وہان ایک قفس چھت مین
لٹکا ہوگا اُسکو اُتارنا اُسکی تدبیر یہ ہی کہ مین ایک تم کو لوح دونگا بس تم وہ لوح اُس
قفس کو دکھانا وہ خود بخود نیچے چلا آئے گا اُس مین بادشاہ سابق طلسم قید ہی بس اُسکو
باہر نکالکر فوراً قتل کر ڈالنا ایک اُسکی نہ سُننا وہ بہت کچھ فریاد وزاری کرے گا مگر
تم نہ سُننا اُسپر رحم کھانا گویا اپنے حق مین اور سب ساکنان طلسم کے حق مین کانٹے
بونا اور سب کے ساتھ دشمنی کرنا ہی اتسراق نے جواب دیا کہ آپ اطمینان رکھین
مین بالکل ترس نہ کھاؤنگا ایک ہی وار مین کام اُسکا تمام کرونگا اور جسطور سے

آپ سے فرمایا ہو اسیطور سے راہ کو طی کرونگا لائیے وہ [illegible] مینڈکال تو نہ ناراض ہونگے بے ستون نے جواب دیا کہ ناخوش [illegible] ناخوش ہونگے بلکہ خوش ہونگے اگر کچھ خفا بھی ہونگے تو ہم سمجھا [illegible] بہت جلد جاؤ یہ کہکر جوڑے سے ایک انگشتری و ایک لوح آہنی اور [illegible] مردی اور ایک لفافہ بند جھولی سے نکالکر اشراق کو دیا اُسپر کچھ تحریر کردیا اشراق سے کہدیا کہ مین نے تمھارا نام لکھدیا ہی کہ مین اشراق کو روانہ کرتا ہون کہ یہ بادشاہ طلسم کو قتل کرڈالے تم مانع نہ ہونا یہ سُنکے اشراق نے وہ سب اشیا اپنے پاس بہت حفاظت سے رکھے اور بے ستون سے رخصت ہوکر چلا تب بے ستون اپنے مقام پر آیا یہان آکر دیکھا اُسیطور سے طلسم کشا سب کو قتل کر رہا ہی اور برابر لڑتا چلا آتا ہی ایک کا بھی سحر اثر نہین کرتا ہی یہ تو یہان جنگ و پیکار کے تماشہ مین مشغول ہوا اور ساحرونکو ترغیب دلاکر آمادہ کرنے لگا اس خیال سے کہ ذرا عرصہ ہو اور اشراق اپنا کام کرے اُدھر اشراق روانہ ہوا خواجہ یہ سب حال سُن رہے تھے اور کیفیت دیکھ رہے تھے جب اشراق روانہ ہوچکا تو خواجہ نے خیال کیا تم بھی چلو ایسا نہ ہو کہ یہ جرافرا وہان جاکر بادشاہ کو قتل کرے تو سارا کام بنا بنایا بگڑ جائے تو بڑی خرابی ہوگی نہ کسی طور سے بادشاہ سابق طلسم کو رہا کرو قتل نہ ہونے دو یہ تجویز کرکے خواجہ عمرو بھی عقب مین اشراق کے روانہ ہوئے گلیم اوڑھے ہوئے ادھر تو اشراق لشکر سے نکل کر طرف ایوان شاہی کے روانہ ہوا تھوڑی دور چلا تھا کہ خواجہ بھی پہونچے پہلے تو ذہن مین آیا کہ اسیطور سے گلیم اوڑھے ہوئے اسکو اسیر کرلون اور اسکی صورت بر تیار ہوکر جاؤن اور رہا کرلون پھر خیال ہوا کہ تم قسم کھاچکے ہو کہ پوشیدہ ہوکر کسی پر عیاری نہ کرونگا یعنے گلیم اوڑھکر اگر ایسا کیا اور حمزہ کو خبر ہوئی تو پھر بڑی خرابی ہوئی حمزہ ضرور ناراض ہونگا پھر خیال کیا کہ اسیطور سے گلیم اوڑھے ہوئے ہمراہ چلے چلو جب یہ سب مرحلہ طی کرکے وہان پہونچے اور جب قفس سے نکالکر قصد کرے کہ قتل کرون اُسوقت تو غائب کرلے اور اسکو قتل کرڈال آپ ہی خیال کیا کہ یہ تدبیر

اچھی ٹھہین ہر [illegible] مقام پر اسکو روک لیا جائے کسی ملازم خاص بے ستون
کی شکل بنکر او [illegible] یہان سے جانا چاہیے یہ تجویز کرکے اپنے ہاتھ کو
دیکھا اور ہاتھ [illegible] فکر تازہ دم سامنے حاضر ہوئے ایک پسند کیا فوراً
اسی حالت مین [illegible] کالا اُسپر کچھ تحریر کیا ایک مہر کی اُسکو لفافہ مین بند کیا
لفافہ پر مہر کی اپنی صورت ایک ساحر زبردست کی جو کہ خاص مقربان بے ستون سے تھا
بنائی کیونکہ سب کو دیکھ چکے تھے جب سب باتون سے درست ہوگئے اُسوقت گلیم
اُتاری دیکھا کہ اشراق سامنے چلا آتا ہی بس اُسکو آواز دی کہ ای بھائی اشراق ذرا
ٹھہر جاؤ مجکو تم سے کچھ ضروری کہنا ہی کچھ بادشاہ نے تم کو پیام دیا ہی وہ بھی سُن لو ضروری
پیام ہی اشراق نے یہ جو آواز سنی پلٹ کر دیکھا پہچانا کہ یہ تو خاص مقربان بادشاہ سے
ہین دل مین کہا کہ واہ کیا خوب کہ مجھ سے تو کہا کہ تم کسی سے یہ راز نہ کہنا بس ٹھہرو نہین چلے
جاؤ اور دوسرے کو آگاہ کرکے میرے عقب مین روانہ کیا اُسیوقت جو کہنا تھا کیون نہ
کہدیا جوان کے ہاتھ پیام بھیجا ہی پھر خیال مین آیا کہ اُسوقت نہ یاد آیا اب جو یاد آیا
تو انکی زبانی کہلا بھیجا ہی یہ بھی تو مثل میرے ہین جب ایسا ہی سمجھ لیا ہوگا جب تو بھیجا
ہوگا یہ دل سے باتین کرکے ٹھما اور پکار کر کہا کہ ای احراق جلد میرے پاس آؤ جو کہنا ہو
کہدو تاکہ مین اپنے کام کو جاؤن بادشاہ کی بھی کیا حرکتین ہین آپ ہی تو جلدی فرماتے
ہین اور آپ ہی پھر دیر لگاتے ہین دوسرون کو دوڑاتے ہین جب اُسنے احراق کہکر
پکارا اور یہ کلمہ کہا خواجہ سمجھے کہ مین جسکی شکل بنا ہون اُسکا نام احراق ہی خواجہ نے
یعنے احراق نقلی نے کہا کہ بھائی چلا تو آتا ہون کیا کرون ایک مقام پر گرا بھی تمام
پاؤن زخمی ہو گیا اسقدر جلدی کی بادشاہ نے کہ جاؤ جلد ہی جاؤ مین دوڑکر چلا ٹھوکر
کھائی گرا بارے تم مل گئے ایک ذرا ٹھہر جائیے مین آتا ہون چلا نہین جاتا ہی یہ کہتے
ہوئے اور لنگ کرتے ہوئے قریب پہونچے اور کہا کہ ای بھائی بادشاہ نے مجکو
الگ بلاکر فرمایا کہ مین نے اشراق آدم خوار کو ایک انگشتری اور لوح اور کنجی دیکر
برائے قتل بادشاہ سابق کے اُسکو زندان خانہ کی طرف روانہ کیا ہی اور سب

طریقہ بیان کردیے ہین تم یہ لفافہ اُنکے پاس لے ج... ...ہ سالہ میرے
سامنے اسکو کھولکر پڑھ لیجیے اور اپنے کام کو جایئے ... ...ل فرمایئے گا بادشاہ
نے یہ بھی فرمایا تھا کہ وہ میرے ایوان کی طرف گئے ہین ... ...کر و ہان سے چلا
بارے آپ سے ملاقات ہوگئی اگر آپ وہان پہو... ...را بی ہوتی اور آفت
ہوتی کیونکہ بادشاہ نے جب لفافہ دیا تھا اور تاکید کی تھی یہی فرمایا تھا کہ اسکو
بہت جلد قبل اس واقعہ کے پہونچادو کہ وہ ایوان مین نہ پہونچنے پائین اگر ایوان مین
پہونچ گئے تو بڑی خرابی ہوگی کیونکہ ایک طریقہ مین اُسوقت بھول گیا اُنکو تعلیم کرنے
سے اور جب تک وہ نہ معلوم ہوگا کچھ نہ ہوگا بالکل بیکار ہوگا بلکہ اُنکی جان کا خطرہ
ہے فرمایا ای بھائی احراق تم بہت جلد پہونچادو چنانچہ مین وہان سے چلا خیر تم تک
پہونچ گیا یہ کہکر لفافہ نکالا اشراق نے کہا کہ بھائی جلدی جاؤ تاکہ مین اُس کو
تمھارے سامنے دیکھ لون اور اُسکے مضمون سے آگاہ ہوکر روانہ ہون اپنے کام کو
احراق نقلی نے وہ لفافہ اشراق کے ہاتھ مین دیا اشراق نے لفافہ پر مہر بے ستون
کی ثبت پائی مہر کو خوب پہچانا فوراً لفافہ کھولا اُسمین سے ایک کاغذ جو تہ کیا ہوا تھا
نکلا اُسکو کھولا اُسپر مہر تھی اب جو اشراق دیکھتا ہے کاغذ پر کچھ تحریر ہے مگر ایسی خراب
روشنائی سے لکھا ہے کہ حرف بالکل محسوس نہین ہوتے ہین اب یہ غور کرکے دیکھنے
لگا جب نہ دکھائی دیا قریب مُنھ کے لایا کہ شاید یہان سے دکھائی دے جیسے ہی قریب
مُنھ کے وہ کاغذ پہونچا اور بھاپ مُنھ کی اُس کاغذ کو لگی ایک مرتبہ وہ حرف روشن
ہوگئے اور ایک غبار سا اُن حرفون سے اور دھوان اور ایک خوشبو پیدا ہوئی
وہ دھوان اور خوشبو جو دماغ مین پہونچی چونکہ ناک سے قریب تھا اشراق کو فوراً
چھینک آئی اور دھم سے گرا خواجہ نے فوراً نعرہ کیا کہ منم خواجہ عمرو بن امیہ ضمری
ریش تراشندہ ساحران و سر برندہ جادوگران شاہ عیار رینک طرار خنجر گداز یہ نعرہ
کرکے آپ نے کیا کہ پہلے وہ انگشتری و لوح و کنجی و لفافہ جو کہ بے ستون نے دیا تھا
اپنے قبضہ مین کیا اشراق کے کپڑے اُتارے اُسکو لٹا اُٹھا کر زنبیل کیا آپ

اُسکی صورت پر … تر اُسکا باپ یا ماں بھی دیکھے تو بھی نہ پہچان سکے
اور رونگی کیا اصل … ی بیان کرتا ہی کہ جہان پر یہ واقعہ گذرا اُس مقام پر
اشراق نقلی ہوا … ہوا کوئی دوسرا نہ تھا اور خواجہ نے اسی غرض سے
ایسے مقام پر اسے … خواجہ اسکے عقب مین چلے تھے تو یہ تدبیر کرلی تھی
کہ لفافہ تیار کیا تھا بس بیہوشی سے حرف تحریر کیے تھے اور یہ اُس بیہوشی کی خاصیت
تھی کہ جب مُنھ کی بھاپ لگے جب اُس سے خوشبو پیدا ہوگی اور ایک دھوان سا بلند
ہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا جیسا کہ تحریر ہوچکا جب خواجہ اسکو نذر زنبیل کرکے اُسکی صورت
پر تیار ہوچکے خوشی خوشی طرف ایوان کے روانہ ہوگئے اور سب طریقہ توڑ بانی بے ستون
کے مُنھ سے سُن چکے تھے کچھ دریافت کرنے کی ضرورت نہ تھی چنانچہ داخل ایوان ہوئے
بموجب ہدایت بے ستون تخت اُٹھایا وہی کلمہ کہے دروازہ ظاہر ہوا اندر گئے
خلاصہ یہ کہ سب مقاموں کو طی کرکے زندان خانہ پر پہونچے سب ساحر جو کہ وہان برائے
حفاظت مقرر تھے بیٹھے ہوئے حفاظت کر رہے تھے خواجہ نے دیکھا کہ اُسمین ایک
ایک اپنے وقت کا سامری وجمشید ہی خواجہ نے بالکل خوف نہ کیا کیونکہ بے ستون
سے سُن چکے کہ تم خوف نہ کرنا وہ اذیت نہین پہونچا سکتے ہین جیسے ہی اُن ساحرون نے
خواجہ یعنے اشراق نقلی کو دیکھا سب نے چارون طرف سے گھیر لیا اور کہنے لگے
کہ تم کون ہو اور یہان کیون آئے ہو کیا سب دربان مرگئے جو تم چلے آئے اشراق
نقلی نے کہا کہ تم مجکو اپنے افسر کے پاس لے چلو مین اُس سے اپنے آنے کا سبب
بیان کرونگا وہ اشراق نقلی کو اُس کے افسر کے پاس لائے اُسنے جیسے ہی اشراق
کو دیکھا برائے تعظیم اُٹھکھڑا ہوا کیونکہ بے ستون کے ہمراہ دیکھ چکا تھا اپنے
برابر بٹھایا سبب آنے کا دریافت کیا اشراق نقلی نے کہا کہ بیان کرتا ہون
بس پہلے اُسکی مزاج پرسی کی اُسنے جواب دیا کہ اچھا ہون بادشاہ کا مزاج کیسا
ہی اشراق نے کہا کہ اچھا ہی بس اُسنے وجہ آنے کی پھر پوچھی اشراق نے کہا کہ مجکو
بادشاہ نے بھیجا ہی کہ جا کر تو شاہ سابق کو قتل کرو تو مین قتل کرنے آیا ہون اُسنے

کہا کہ تیرا نام کیا ہے کہا کہ پاسبان جادو اُسنے کہا کہ [illegible] ی اشراق
سنے دکھائی کہ پاسبان نے کہا کہ کوئی تحریری نشانی [illegible] ہے لفافہ
جو کہ بے ستون نے اشراق کو دیا تھا پاسبان [illegible] نے وہ خط
دیکھ کر کہا کہ یہ دروازہ زندان موجود ہے بسم اللہ قفل [illegible] ے جاییے مگر
میرے پاس کنجی نہیں ہے اشراق نے کہا کہ کنجی بھی میرے پاس موجود ہے مین لینا آیا
ہون بادشاہ نے دیدی ہے یہ کہکر کنجی جیب سے نکالی اُس کنجی کو لے کر در زندان پر آئے
قفل اُس کنجی سے کھولا دروازہ کھولکر اندر آئے پس دروازہ بند کر لیا راوی بیان کرتا ہے
کہ بادشاہ طلسم سیماے بلند آواز ایک قفس آہنی مین قید تھا وہ قفس سقف
مین لٹکا ہوا تھا اور ایسی قید سخت تھی کہ کسی طرف حرکت نہ کر سکتا تھا ایک ہی
حالت سے بیٹھا رہتا تھا جو کی روٹی اور سوئے کا ساگ جسمین برابر کا نمک تھا اُسکو
کو ملتا تھا اور گرم پانی وہ بھی یون کہ زمین شق ہوئی ایک حبشی پیدا ہوا وہ یہ سب
اشیا دے کر چلا گیا کسی انسان کی صورت دیکھنے مین نہ آتی تھی چنانچہ اسکو اسیطور
سے چھ برس گذر گئے تھے ہمہ وقت یہ اپنے مرنے کی دعا کیا کرتا تھا اور اپنی حالت
پر رویا کرتا تھا ایک دن کا ذکر ہے کہ یہ روتے روتے سو گیا تھا اُسدن بہت پریشان
تھا کہ اسنے خواب مین دیکھا کہ مین ایک صحرا مین چلا جاتا ہون اور مجکو پیاس بہت
شدت سے لگی ہوئی ہے مین پانی کی تلاش مین چلا ہون کہ اسکو ایک مقام پر ایک
چاہ ملا اُسپر ایک مرد بزرگ بیٹھے ہوئے تھے اسنے اُنسے پانی طلب کیا اُنھون نے
فرمایا کہ کیا دین و مذہب رکھتا ہے اسنے کہا کہ مین عجائب پرست ہون اُنھون نے
بنگاہ قہر اسکی طرف دیکھا اور کہا کہ جا دور ہو یہانسے یہان تیرا کچھ کام نہیں ہے اور
ایک چوب اُٹھائی مارنے کو یہ وہان سے بھاگا اسیطور سے یہ خواب مین کسی
مقام پر گیا کہ جہان کنوان تھا اور ہر ایک کنوئین پر ایک مرد بزرگ بیٹھا ہوا
تھا ہر ایک سے اسنے وہی سوال کیا اور اسنے وہی جواب دیا اسیطور سے اسکو سب
خفا ہو کر اپنے پاس سے نکال دیا چنانچہ یہ مارے پیاس کے بیتاب بیقرار اودھر اودھر

مارا مار اچھڑ … ایک مجمع دیکھا یہ وہان پہونچا دیکھا کہ ایک باغ ہی
دروازہ کھلا … باغ مین چلے جاتے ہین اسنے بھی قصد کیا جانے لگا کہ
ایک شخص … م جنت مین نہین ہی بلکہ تیرا کام تو دوزخ مین ہی اسنے
اُسی خواب مین … ہین اور غیر کافر کسکو تب اُس شخص نے اسکو جواب دیا کہ کافر
وہ ہی جو خدا کو سجدہ نہ کرے بلکہ اسکے بندونکو سجدہ کرے اور یہ کہے کہ ہم فلان کی بندگی کرتے
ہین اور مسلم وہ ہی جو کہ خداوند کریم کو جو کہ بالاے آسمان ہی سجدہ کرے اور اپنا خدا جانے
چنانچہ تو عجائب نگار کو سجدہ کرتا ہی جو کہ ایک ساحر ہی اور یہ لوگ سب خدا پرست
ہین اپنے خدا کو پہچانتے ہین اس سبب سے انکو یہ باغ جنت مرحمت ہوا ہی تیرا مقام
دوزخ ہی جا وہ جو سامنے مجمع ہی وہان تیرا کام ہی اسنے اُسی خواب مین دیکھا کہ اُس مجمع کے
مقابل مین دوسری طرف مجمع ہی ہزارون آدمیون کا یہ ادھر کو آیا جب یہان آکر پہونچا تو
دیکھا کہ بہت سے لوگ مہیب صورت کے ہاتھو مین گرز آتشی لیے ہوئے اہل مجمع کو ایذا
دیتے ہین وہ فریاد کرتے ہین وہ گرز مارتے ہین کہ اور خداوند کریم کو نہ پہچانو دوسرون کو سجدہ
کرو اور ایک غار ہی اُسمین آگ روشن ہی اُس سے شعلے بلند ہو رہے ہین اسمین پکڑ کر ڈالدیتے
ہین وہ جلنے لگتا ہی کوئی سماعت نہین کرتا ہی یہ جو خواب مین دیکھا ڈر گیا اور سہم گیا ابھی
یہ کھڑا ہوا تھا کہ اسنے دیکھا اُسی خواب مین کہ دو گرز مار میری طرف بھی چلے بس یہ بھاگا
ہوا چلا آتا تھا اور وہ تعاقب مین ترک کرتے تھے کہ اسنے دیکھا کہ ایک مرد بزرگ
ایک پتھر کی چٹان پر بیٹھے ہوئے ہین چہرہ اُنکا مثل آفتاب کے روشن ہی اور ایک
لوٹا کورا پانی سے بھرا ہوا سامنے رکھا ہی اور ایک آبخورہ کہ یہ بھاگا ہوا اُدھر جو نکلا انکو
بیٹھے دیکھ کر اسی عالم خواب مین اُنکے قریب جا کر گرا اور پکارا کہ مجکو انکے ہاتھ سے
بچائیے یہ مجکو ہلاک کرنے کا قصد رکھتے ہین اسنے دیکھا کہ مین نے جو اسطور سے کہا
تو ان مرد بزرگ نے میری طرف دیکھ کر فرمایا کہ اسقدر بیقرار نہ ہو یہ تجکو ہلاک نہین
کرسکتے ہین یہ فرما کر اُنسے کہا کہ ذرا ابھی تھم جاؤ مین اس سے کچھ پوچھ لون الگ کھڑے
رہو وہ دونون گرز مار الگ کھڑے رہے ان مرد بزرگ نے اُس سے اسی عالم خواب مین

فرمایا کہ تو کافر ہی اور تیرا مقام جہنم ہی اور یہ فرشتگان عذا[illegible] ...نے مقدم سے
بھاگتا ہی جب تک دین اسلام نہ قبول کرے گا اس [illegible] ...گا بلکہ اس سے
زیادہ تر تیرے اوپر سختی کی جائے گی تب اسنے اُسی عالم [illegible] ...یری کیونکر
جان بچے کہا کہ تو لعنت کر عجائب نگار پر اور عجائب پرستی [illegible] ...اوند کریم کو سجدہ کر
تو تیری جان اس عذاب سے بچے گی ورنہ تو اسی عذاب مین مبتلا رہے گا اسنے اُسی عالم خواب
مین کہا کہ پہلے تھوڑا پانی تو مرحمت فرمایئے کہ میرا دم شدت عطش سے نکلا جاتا ہی فرمایا کہ
پہلے تو مسلمان ہووے پھر پانی لے ورنہ پانی پانا بہت دشوار ہی پناہ پانی بھی مشکل ہی اس
عذاب سے اُسنے یہ سُنکے اُسی عالم خواب مین کہا کہ مجکو اسی طور سے کئی مقام پر پانی ملا اور
بہی سب... نے کہا اب تو میرا دم نکلا جاتا ہی مجکو تھوڑا پانی مرحمت ہو تا کہ میری جان
بچے فرمایا کہ جب تک مسلمان نہ ہوگا پانی نہ ملے گا اسنے کہا کہ مین مسلمان ہونے کو موجود
ہون تب اُن مرد بزرگ نے چند کلمہ اُسی عالم خواب مین وحدانیت خدا مین اسکے روبرو
بیان کیے کہ اسکے قلب سے زنگ کفر مثل سحاب کے اُڑ گیا شمع اسلام نے اپنی روشنی
اُسکے سینہ مین ظاہر کی وہ اُسی عالم خواب مین صدق دل سے مسلمان ہوا جب مسلمان
ہو چکا اُن مرد بزرگ نے اُسکو پانی دیا وہ اُسنے پیا خوب سیر ہو کر اُن مرد بزرگ نے کہا کہ
پیاس بجھی اُسنے کہا کہ ہان اب تو اُن مرد بزرگ نے فرمایا کہ تو چین سے میرے پاس بیٹھ اور
سُن یہ کہکر اسکو اپنے پاس بٹھا لیا اور اُن لوگون سے کہا کہ اب تم جاؤ یہ مسلمان ہو گیا
ہی یہ لائق بہشت ہی وہ دونون گرز زن واپس چلے گئے تب اُن مرد بزرگ نے اُسی عالم
خواب مین اُس سے کہا کہ ای سیجاے بلند آواز تو مسلمان تو ہوا مگر اس امر کا خیال
رکھنا کہ اب کبھی ترک اسلام نہ کرنا اُسنے کہا کہ جی نہین بھلا اب کیونکر ہو سکتا ہی تب
اُن مرد بزرگ نے بہت کچھ اُسکو پند و نصیحت کی وہ پند و نصیحت کر رہے تھے کہ
اُسکی آنکھ کھل گئی اپنے کو اُس قفس مین قید پایا اب جو خیال کیا تو مین خواب دیکھ
رہا تھا خواب کا جو خیال آیا اسکا بند بند کانپنے لگا اُسی وقت سے اسنے یہ قصد
کر لیا کہ مین نے لعنت کی عجائب نگار پر اور عجائب پرستی کو ترک کیا اور خداوند کریم

کو سجدہ کرونگا [illegible] ہی اور سچا خدا ہی تو مین یہ نیت کرتا ہون کہ اگر مین رہا
ہو جاؤنگا اور [illegible] سے نجات پاؤنگا تو ضرور ضرور دین اسلام کو قبول
کرونگا یہ کہکر [illegible] ہائی کی دعا کرنے لگا کہ ای خداے نادیدہ میرے حال
پر رحم فرما اگر تو برحق [illegible] ہی تو مجکو اس عذاب سے نجات دے اب تو تکلیف و
سختی قید کی برداشت نہین ہو سکتی ہی یا اپنی قدرت کاملہ سے کوئی ایسی صورت
پیدا کر کہ مین بہت جلد رہا ہو جاؤن مین نے خواب مین تیرا دین قبول کیا ہی اور تجکو
بخدا [illegible] مانا ہی یہ کہتا تھا اور روتا تھا روتے روتے اور دعا کرتے کرتے سو گیا اسنے
دیکھا کہ وہی مرد بزرگ تشریف لائے ہین فرماتے ہین کہ تو اسقدر بیقرار کیون ہوتا ہی
تیرے اوپر خداوند کریم نے رحم فرمایا اور تیری رہائی کا زمانہ قریب آگیا ہی اب سب
نمک حرام سزا پائینگے تو رہا ہوگا اور طلسم فتح ہوگا تجکو لازم ہی کہ تو طلسم کشا کا شریک
ہو اور اسکی کمک کر اس امر کا خیال کرے کہ طلسم کشا آکر اس کوہ بے ستون کو فتح کریگا
اور بے ستون جادو کو قتل کرے گا اسکا عیار آکر تجکو رہا کرے گا اطمینان رکھ اب
بہت قریب زمانہ پہونچ گیا ہی ہر وقت یہی دعا مانگ کہ طلسم کشا جلد آئے اور تیری
رہائی کی صورت ہو تو رہا ہو کر طلسم کشا کی لوح کا نشان دیکھنا اور ہر مقام پر اسکا شریک
رہنا اگر تو طلسم کشا کی شراکت کرے گا تو بڑی عزت پائے گا اور تیری بڑی قدر ہوگی
بس جا اور دعا مانگ خداوند کریم تیری دعا کو قبول کرے گا یہ کہکر وہ مرد بزرگ غائب
ہو گئے اسکی آنکھ کھل گئی اپنے بستر کو معطر پایا اسکو اس خواب کا یقین ہوا اسدن
سے یہ ہر وقت یہی دعا کیا کرتا تھا یا خداے نادیدہ جلد طلسم کشا کو بھیج اور میری
رہائی کی فکر کر اسی فکر و تردد مین اسکے دن اور رات بسر ہوتی تھی آج بھی یہ بیٹھا ہوا
قفس مین یہی دعا کر رہا تھا اور دل مین کہہ رہا تھا کہ ان مرد بزرگ نے فرمایا تھا کہ تو
بہت جلد رہا ہوگا کیا وہ خواب میرا غلط ہی مین تو کہہ نہین سکتا ہون کہ میرا خواب
غلط ہوگا اب [illegible] نہین ہو سکتی ہی کیا اسی قید مین میری عمر تمام ہوگی یہ کہتا تھا
اور روتا تھا کہ اسکے کان مین [illegible] کی صدا آئی اسنے پلٹ کر دیکھا یہ خیال

کرنے کہ کیا سبب ہے کہ آج دروازہ کھلا کیونکہ جب سے [...] ہون دروازہ
نہین کھلا ہے آج دروازہ کھلنے کی کیا وجہ ہے کو پلٹا نہ [...] ٹ کر دیکھا
اس خیال سے کہ کوئی نہ کوئی سبب ضرور ہے دروازہ [...] اور دیکھا تو کیا
دیکھا کہ اشراق آدم خوار ملازم خاص بے ستون تلوار [...] ین لیے ہوئے دروازہ
سے ظاہر ہوا اُسنے اندر آکر دروازہ بند کر دیا اسنے جو اُسکو شمشیر برہنہ ہاتھ مین لیے ہوئے
دیکھا نور اوم نکل گیا جسم کا خون خشک ہو گیا یہی خیال دل مین پیدا ہوا کہ یہ مجکو بحکم
بے ستون قتل کرنے کو آیا ہے خیر جو مرضی خدا ہے نادیدہ کی میری آرزو نہ پوری ہوئی
کہ موت آگئی میری آرزو یہ تھی کہ مین ملازمت طلسم کشا سے مشرف ہوتا نمک حرام
میرے سامنے قتل ہوتے تو میرا دل خوش ہوتا مگر یہ آرزو میری پوری نہ ہوئی اور موت
آگئی یہ کیسا خواب تھا کہ اُن مرد بزرگ نے فرمایا تھا کہ تو رہا ہوگا اس قید سے مین قید
ہستی سے رہا ہوتا ہون واہ واہ کیا خوب دین اسلام ہے عالم خواب مین قبول کیا طلسم
کشا کے آنے کی دعا کرتے کرتے زبان خشک ہو گئی سامان بھی رہائی کا ہوا تو کیا ہوا
کہ ملک الموت سر پر آموجود ہوا یہ تصور کرکے وہ رونے لگا اور آنسو بہانے لگا
ادھر اشراق نقلی نے قریب قفس جاکر اُس لوح کا عکس ڈالا کہ جیسے ہی عکس پڑا وہ
قفس وہان سے طرف زمین کے مائل ہوا بادشاہ بیٹھا رو رہا تھا اور مرگ کا یقین ہو گیا
تھا کہ اے کریم کارساز اگر میری موت آئی ہو تو اتنی مہلت اور دے کہ مین طلسم کشا
کو دیکھ لون اور نمک حرامون سے انتقام لے لون پھر تجکو اختیار ہے مین تیرا دین قبول
کر چکا ہون یہ دعا کرتا جاتا تھا اور روتا جاتا تھا خلاصہ یہ کہ وہ قفس زمین پر آیا اشراق
نقلی نے کھڑکی کھولی اور سیماے بلند آواز کو قفس سے نکالا دیکھا کہ وہ زار زار
نظار رو رہا ہے اور آنسو جاری ہین اشراق نقلی نے بادشاہ کو روتے دیکھ کر اپنے
دل مین کہا کہ نہ معلوم یہ رو کیون رہا ہے معلوم ہوتا ہے کہ اسکو اپنے مرنے کا یقین ہو گیا ہے
اس سبب سے رو رہا ہے خیر ذرا اسکو دھمکانا چاہیے یہ خیال کرکے اشراق نقلی
نے ایک مرتبہ کہا کہ کیون اے سیماے بلند آواز کیا حالت ہے اپنے کو کس حال مین

پاتے ہو اب [illegible] کا اقرار کرو کہ مین اطاعت شنگال سے باہر نہ ہونگا اور
شکل غلامون سے [illegible] ور کبھی بھولے سے بھی اپنی سلطنت کا دعوے نہ
کرونگا یہ مقبو [illegible] جان بچتی ہی ورنہ مین تم کو قتل کرنے کو بحکم بے ستون جادو
آیا ہون قتل کرونگا [illegible] بادشوار ہی بیکار رو رہے ہو یہ رونا تمھارا کوئی فائدہ نہ
بخشیگا ناحق اپنی جان کھوتے ہو دیکھو میرے کہنے پر عمل کرو مین ابھی ابھی تم کو یہانسے
لے چلونگا اور سب سے تمھاری خطا معاف کرادونگا ورنہ ایک ہاتھ مین تمھارا کام
تمام ہی یہ جو اشراق نے کہا بادشاہ نے یہ تقریر سنکے بہ نگاہ قہر اسکی طرف دیکھا اور کہا
سر کو ہلا کر کہ کیا بکتا ہی کیونکہ زبان مین سوزن دیے ہوئے تھے زبان سے بولتے کیا
سر ہلایا اور کہا کہ تو مجکو قتل کر مین کبھی تیرے کہنے پر عمل نہ کرونگا یہ سب کلام اشارہ سے
کیے بسبب سوزن کے جب اشراق نقلی نے یہ تقریر اس خیال سے کی تھی کہ اسکا
مدعا معلوم ہو جائے کہ اسکو کچھ خیال اپنی رہائی کا ہی یا نہین ہی اور یہ امر اسکو منظور ہی
کہ مین اسطور سے رہا ہون کہ ان سب کی اطاعت کرون اسکو اپنی جان پیاری ہی یا
اپنا قتل ہونا منظور ہی جب دیکھا کہ اسکو اسطور سے رہائی منظور نہین ہی بلکہ قتل
ہونا منظور ہی دل سے کہا کہ یہ معلوم ہوتا ہی کہ اپنے قول کا پختہ ہی اور بات کا دھنی ہی
بس آگے بڑھکر زبان سے سوزن لی اور کہا کہ ای بیسما سے بلند آواز خبردار و ہوشیار ہوجاؤ
تم خواجہ عمرو عیار مین اشراق کی صورت بنکر تیرے رہا کرنے کو آیا ہون ای بادشاہ
آگاہ ہو کہ طلسم کشا یعنے حمزہ صاحبقران کوہ بے ستون پر لشکر لیے لائے ہین مین
انکے ہمراہ آیا تھا وہ لڑ رہے ہین ساحرون سے مین بھی لڑ رہا تھا کہ یکایک مین قریب
بے ستون کے پہونچ گیا کہ اسنے اشراق جادو کو اپنے پاس طلب کر کے
اس سے کہا کہ تو جا کر بادشاہ سابق کو قتل کر تاکہ یہ قصہ پاک ہو مین نے اسکو عیاری
کر کے اسیر کر لیا اور اسکی شکل بنکر یہان آیا اور اب تم اپنا حال بہت جلد بیان کرو
کہ کیون رو رہے ہو تم نے کیا خیال کیا تھا مجکو دیکھکر یہ جو خواجہ نے کہا اور اسکی
زبان سے سوزن لی یہ سننا تھا اور زبان کا قابو مین آنا تھا کہ اسکا چہرہ سرخ گیا

اور اُسنے خوش ہوکر کہا کہ اے خواجہ عمرو مین آپ کا ... مین یہی تو خیال کررہا تھا کہ مجھسے خواب مین ایک مرد بزرگ نے ... یا تھا کہ تو رہا ہوگا طلسم کشا کا عیار آکر تجھکو رہا کریگا تجھکو لازم ہے ... ت کر اور کمک کرنا مین اُسی عالم خواب مین مسلمان ہوا تھا جب سے ... اور آپ کی آمد کا انتظار کررہا تھا جب آپ اشراق کی صورت پر شکل بناکر آئے تو میری امید قطع ہوگئی اور مین نے خیال کیا کہ اب زندہ رہنا محال ہے یہ ضرور قتل کریگا آہ نہ زیارت طلسم کشا سے مشرف ہوا نہ جو جو آرزوئین دل مین تھین وہ سب پوری نہ ہوئین اور دنیا سے چلے جب آپ نے وہ کلمہ کہے تو مین نے دل سے کہا کہ اس رہائی سے تو مرنا بہتر ہے مین نے انکار کیا اب مین آپ سے دست بستہ عرض کرتا ہون کہ آپ نے بڑا احسان کیا مین عالم خواب مین تو مسلمان ہوچکا ہون مجکو آپ بھی مسلمان فرمائیے اور خدمت طلسم کشا مین لے چلئے خواجہ نے فرمایا کہ پہلے تم یہ تو بیان کرو کہ تم کیونکر عالم خواب مین مسلمان ہوئے تب سیماے بلند آواز نے خوشی خوشی اپنے دونون خواب بیان کیے تب خواجہ نے کہا کہ اے سیماے بلند آواز تم عالم خواب مین تو خدا پرست ہوچکے ہو تم کو اب ضرورت میرے مسلمان کرنے کی نہین ہے یہی کافی ہے اگر تم کلمہ پڑھوگے تو سحر بھول جاؤگے ابھی تم کو ضرورت نہین ہے ہان جب طلسم فتح ہوجائیگا اور دشمنون سے انتقام لے لوگے اُسوقت سحر سے توبہ کرنا اور کلمہ پڑھنا بادشاہ نے کہا کہ اچھا راوی بیان کرتا ہے کہ خواجہ نے کل حال اول سے آخر تک بیان کیا تھا اور خواجہ نے اُسکے چہرہ پر نور اسلام کو جلوہ گر پایا تھا اور پیشانی کو جمال اسلام سے روشن دیکھا تھا جب ہی تو بدون کچھ کہے اور سنے اور اُس سے کلام کیے زبان سے سوزن لے لی تھی مگر اُسپر بھی تو ہوشیار تھے کہ اگر اسنے کچھ بھی حرکت کی تو مین غائب ہوجاؤنگا ہر طرح سے خواجہ نے اطمینان کرلیا تھا جب تو سوزن لی تھی خلاصہ یہ کہ سیماے بلند آواز نے خواجہ کے قدمون پر سر رکھدیا اور کہا کہ میری خطا کو معاف فرمائیے گا کہ مین نے اشراق آپکو خیال کرکے بہت کچھ بھلا کہا تھا اور امیدوار ہون کہ جہان آپ نے اتنا بڑا احسان کیا ہے کہ مجکو رہا کیا اُسکے بعد بادشاہ نے فرمایا

ورنہ اسی قید مین تر [illegible] ہا ہونا غیر ممکن تھا مین آپ کا اپنی زندگی بھر احسانمند
رہونگا اور آپ [illegible] ن یعنے طلسم کشا کے بار احسان سے کبھی سبکدوش نہونگا
مین احسان فراموش [illegible] ے اور طلسم کشا نے میری جان بچائی اور مجبور ہا کیا
ورنہ میرا رہا ہونا محا [illegible] دا مین امیدوار ہون کہ مجکو اپنی صورت اصلی بھی دکھلایئے
کیونکہ مین صورت آپ کی بلاحظہ کرکے اپنے دل کا شک بالکل دفع کرون مین آپ کی
صورت خواب مین دیکھ چکا ہون اور روے زیبا جب تک صورت اصلی نہ دیکھون گا
اُسوقت تک مجکو شک رہے گا لہذا میری یہ آرزو پوری فرمایئے اور میری امید بر لایئے
خواجہ نے مسکراکر اور اُسکا سر سینہ سے لگاکر فرمایا کہ ای سیماے بلند آواز یہ کوئی احسان
نہین ہی نہ کوئی صورت جان بچانے کی ہی سب کا زندہ رکھنے والا اور مردہ کرنے والا وہی خداوند
کریم ہی جسنے سب کو پیدا کیا ہی جسکے حکم سے زمین و آسمان قائم ہین دریا روان ہین ہوا چلتی
ہی سورج و چاند گردش کرتے ہین اُسی کے اختیار مین ہی مین کیا کسی کو زندہ کرونگا یا مردہ
یا حمزہ کیا قدرت رکھتا ہی کہ کسی کو زندہ کرے یا مردہ جسکی جسقدر بروز ازل زندگی معین ہوئی
ہی اُسیقدر وہ زندہ رہے گا اُس سے زیادہ ایک منٹ زندہ نہین رہ سکتا ہی بس جو اُسکی
مصلحت تھی وہ ہوا ابھی تمھاری قضا نہ تھی اور تمھارے مقدر مین رہا ہونا مقرر تھا تم رہا
ہوئے رہا یہ امر کہ مین نے رہا کیا یا حمزہ یہان آیا اس سبب سے رہا ہوئے اس امر کے لیے
وہ کریم کارساز ایک سبب پیدا کرتا ہی اور ایک وجہ جیساکہ تم نے سُنا ہوگا کہ حیلہ روزی
بہانہ موت بس اُسنے یہی حیلہ نکالدیا تمھاری رہائی کا رہا یہ امر کہ تم نے جو یہ کہا کہ آپ
مجکو اپنی صورت دکھلایئے تاکہ میرا شک دفع ہو تو تم نے کچھ منھ دکھائی ورونمائی بھی رکھی
ہی کہ میری صورت دیکھنے کی خواہش رکھتے ہو رونمائی لاؤ مین اپنی صورت دکھاؤن
سیماے بلند آواز نے جواب دیا کہ ای خواجہ سلامت آپ بخوبی آگاہ ہین کہ
مین قید شدید مین مبتلا تھا میرے پاس رونمائی کے لیے روپیہ کہان سے آیا بالکل مفلس
ہو رہا ہون ہان اگر آپ اسقدر صبر فرمایئے کہ مین یہانسے نکلون اور اپنے مقامات پر
جاؤن اور اپنے ملازمون ودوستون وخیرخواہون سے ملون اُسوقت مین آپ کی رونمائی

حاضر کرونگا یہ فرما دیجیے کہ آپکی کیا رونمائی ہوئی مین اُسسے حاضر [illegible] دیا کہ یہ
معاملہ قرضہ پر نہین ہوتا ہی جو مین قرض کرون اُسنے جواب [illegible] میری خوشی
آپ سنے نہ فرمائی خدا وند کریم کسی کو مفلس نہ کرے بالکل اُ [illegible] ہی کوئی اُسکا
اعتبار نہین کرتا ہی خواجہ نے کہا کہ تم بیکار اسقدر تکرار کرتے [illegible] ت مین بلبلا
کرتے ہو اس امر کی کیا ضرورت ہی کہ مین اپنی اصلی صورت دکھاؤن پھر دیکھ لینا جب روپیہ
تمھارے پاس ہوگا سیماے بلند آواز نے عرض کیا میرے خواجہ سلامت میرے
حال پر رحم فرمایئے اور مجھکو اپنی صورت اصلی دکھایئے جسقدر آپ فرمائینگے مین حاضر کرونگا
بلکہ کچھ نذر بھی دونگا خواجہ نے کہا کہ ہان ایک صورت سے مین صورت دکھا سکتا
ہون کہ تم عندالطلب رقعہ تحریر کر دو تو مین اپنی صورت دکھادون اُسنے جواب دیا کہ بسر و
چشم بس خواجہ نے کہا کہ تحریر کرو اُسنے عرض کیا کہ دوات و قلم کہان ہی خواجہ نے کہا کہ ہمین
موجود ہی مگر اُسکی بھی اجرت دینا پڑے گی اُسنے عرض کیا کہ بہت خوب بس خواجہ نے
دوات قلم نکالکر اور کاغذ سیماے بلند آواز کو دیا اور کہا کہ لکھدو اُسنے عرض کیا کسقدر
روپیہ ہوا جواب دیا کہ جو تم کو توفیق ہو اور تم برداشت کر سکو بس سیماے بلند آواز نے
دو لاکھ روپیہ کا رقعہ تحریر کر کے عندالطلب خواجہ کے حوالے کیا اور کہا کہ یہ آپکی رونمائی
کی بابت ہی اور جو مجھکو دینا ہوگا وہ مین الگ سے دونگا خواجہ نے وہ رقعہ لیکر نذر
زنبیل کیا اور اب جو غلا کرتے ہین اور زمین پر آتے ہین تو وہ صورت بدل گئی وہی ٹھگنا سی
داڑھی گھٹائی سے کان چھوٹی چھوٹی آنکھین چھ گز کا قد نیچے کا تین گز کا اوپر کا ناریل ایسا
سر کلچہ ایسے گال ٹاٹ کا کرتہ ٹاٹ کا پائجامہ پہنے ہوئے موجود تھے چونکہ سیماے بلند آواز
خواب مین خواجہ کو دیکھ چکا تھا پہلے ہی پہچان لیا بس اب جب خواجہ اپنی اصلی صورت
دکھا چکے اُسوقت سیماے بلند آواز نے سجدہ کیا کہ تمام قید جسم پر سے دور ہو گئی اور
ہاتھ پاؤن مین طاقت آ گئی ایک مرتبہ انگڑائی لے کر اُٹھا بیرون قید خانہ سب ساحر
مع پاسبان جادو کے بیٹھے ہوئے کہہ رہے تھے کہ جب سے اشراق جادو اندر
گئے ہین اُسوقت سے باہر نہین آئے ہین نہ معلوم کیا کر رہے ہین پاسبان نے

جواب دیا کہ [illegible] فرمایا ہوگا جس طریقہ سے قتل کرنے کو کہا ہوگا اسطرح سے
قتل کرینگے [illegible] تشریف لائینگے یہان؛ یہ سب کہہ رہے ہین اندر جب
سیماسے بلند [illegible] مرچکا اور ہاتھ پانؤن مین طاقت آچکی اُسوقت ہاتھ
جوڑکر خواجہ سے [illegible] تشریف لے چلین جہان صاحبقران مقابلہ فرما رہے ہین
مین بھی آتا ہون وہ تیغہ سے آؤن جسسے بے ستون نمک حرام قتل ہوگا بدون اُس تیغہ
کے قتل نہ ہوگا اور کوئی تلوار اُسپر اثر نہ کریگی خواجہ نے جواب دیا کہ جاؤ شوق سے مگر بہت
جلد آنا وہان صاحبقران مقابلہ فرما رہے ہونگے اُسنے جواب دیا کہ مین ابھی آتا ہون
آپ وہان پہونچنے نہ پائینگے کہ مین حاضر ہوجاؤنگا خواجہ نے کہا کہ بہت بہتر یہ کہکر
خواجہ بھی اُٹھے کہ سیماسے بلند آواز نے سحر کیا کہ چھت زندان خانہ کی شگافتہ ہوئی
اور شگاف پیدا ہوا اسنے زمین سے خاک اُٹھاکر اپنے شانو پر چھڑکا اسم سحر دم کرکے بلی کے
پر پیدا ہوگئے ادھر خواجہ نے دروازہ کھولکر اور خنجر ہاتھ مین لے کر نعرہ کیا۔ نعرہ

عمرو ہون مین عیار صاحبقران
جہانگیر عالم کا عیار ہون
اڑادون جہان کے بھی مین ہوش کو
میرے مکر سے گو بنتا ہے جہان
میرا تیز رفتار ہو گر قدم
نہ پہونچے مری گرد پاپوش کو
دوندہ جہان گرد طرار ہون
صبا ٹھوکرین کھائے ہر ہر قدم
تراشندہ ریش کفار ہون

زمانہ کا مکار و غدار ہون۔ یہ نعرہ کرکے ایک مرتبہ اُن ساحرون پر گرے، دو چار کو خنجر
سے ہلاک کیا، دو ایک کو حقہ آتش بازی مارکر جلادیا دس پانچ کے منھ جھلس دیے
وہ سب کے سب بیٹھے ہوئے تھے یکایک جو یہ نعرہ ہوا اور یہ آفت نازل ہوئی سب ڈر
گئے اور بدحواس ہوگئے کہ یہ نعرہ کیسا ہوا اندر زندان کے تو اشراق آدم خوار برائے
قتل بادشاہ سابق گیا تھا یہ عمرو وہان کہان سے آگیا؛ یہ جو نعرہ ہوا یہ سب کے سب
تو یہ فکر کر رہے تھے خواجہ نے دس پانچ کو قتل کرکے جلدی سے گلیم اوڑھ لی اُدھر
سیماسے بلند آواز نے زندان خانہ سے نکل کر نعرہ کیا منم شاہ طلسم منم سیماسے بلند آواز
اے کافران بد دغا و نمک حرامان بے حیا کے گذارم کہ از دست من زندہ و سلامت
بدر روی ہا تم سب کے خواجہ عمرو عیار حمزۂ صاحبقران نے چھونا لگایا تم پر کیا

منحصر ہی تمھارا جو بہت بڑا گورو ہی اُسکے چھونا لگایا ایسی [illegible] جلو
اشراق کی شکل بنکر اور یہان آکر رہا کیا اُس نمک حر[illegible] ے لیے اپنے
باپ اشراق کو روانہ کیا تمھارا راہ مین اُسپر عیاری ہو [illegible] فراق ہوا
دوسرے اشراق اُسی کے باپ نے مجکو رہا کیا وہ [illegible] کیا کرے
تقدیر سے ہر ایک مجبور ہی چونکہ میری تو قضا نہ تھی میر[illegible] ہونا لکھا تھا اسکی
قضا تھی مین بچ گیا اور رہا ہو گیا اب وہ مارا جائے گا یہ کہکر جو سحر لیا بھلا اسکے سحر کا کون
جواب دے سکتا ہی بادشاہ طلسم تھا سحر مین طاق افسون گری مین شہرہ آفاق شعبدہ
بازی مین مشاق ساحرون کے فرق کا تاج تھا جہان جم کر کھڑا ہو گیا طبقہ ہلا دیے گو کہ
برسون سے قید تھا زمانہ قریب پچاس برس کے ہوا سب سحر وغیرہ کم زور ہو رہا تھا بیر قالبو
سے نکل گئے تھے اُسپر یہ عالم تھا کہ جدھر آنکھ کا اشارہ کر دیا اُسطرف کا طبقہ کا طبقہ اُڑ
گیا حرکت کے سبب سے طبقہ زمین کے ہل جاتے تھے زمین کو زلزلہ آجاتا تھا یہ عالم
تھا بس بادشاہ طلسم نے نعرہ کر کے سحر جو کیا زندان خانہ منہدم ہو کر گرا بہت سے ساحر
اُسکے نیچے دب کر ہلاک ہوئے ایک تلاطم مچ گیا اول تو خواجہ کے نعرہ سے تلاطم مچا ہوا
تھا دوسرے بادشاہ طلسم نے جو نعرہ کیا اور اپنے کو ظاہر کیا اور سحر کیا کہ زندان خانہ
گرا اور سب نے آواز سنی پاسبان جادو نے سر اُٹھا کر دیکھا تو کیا نظر پڑا کہ سیماے بلند آواز
قید سے رہا ہو کے بالاے ہوا قائم ہین بس حواس جاتے رہے دم نکل گیا اور سب
ساحرون نے بھی دیکھا ہر ایک مردہ صد سالہ سے بدتر ہو گیا مگر اب بپا ہوتا ہی ایک
مرتبہ سب کے سب اسباب سحر اُٹھا کر چلے پاسبان نے بھی اسباب سحر اُٹھایا کہ جاکر
مقابلہ کرون چونکہ سیماے بلند آواز کو تعجیل تھی اسنے دیکھا کہ یہ سب میری طرف آتے
ہین اگر مین ان سے مقابلہ مین مصروف ہونگا وہان کا کام ہرج ہو گا اُس نمک حرام
بے ستون کے قتل مین عرصہ ہو گا بس انکا کام تمام کرو یہان ٹھیرنا ٹھہرنا بیکار ہی
یہ خیال کر کے اب جو اسم سحر پڑھ کر دم کرتا ہی معاذ اللہ ایک برق چمک کر جو گرتی ہی
اُسنے سب ساحرون کو ایک مرتبہ جلا کر خاک سیاہ کر دیا مع پاسبان جادو کے

کوئی [illegible] تی دیگر ہو بس اُن سے مرنے کی علامت بلند ہوئی
بادشاہ طلسم [illegible] تھی وہ سب گری اور میدان ہو گیا نہ وہ ایوان تھا نہ وہ
میدان نہ وہ زر [illegible] زنجیرہ جو کہ برائے حفاظت بے ستون نے تیار کیا
تھے یہ حال [illegible] ون میں شور کرنے کو بھاگے بادشاہ طلسم نے ان سب کو
خاک سیاہ کر کے [illegible] واجہ نے دس پانچ ساحروں کو قتل کیے اور گلیم اوڑھ کر
چلے تھے کہ یہاں سے نکل چلو اور چلکر صاحبقران کو اس حال سے آگاہ کرو کہ مین نے
بادشاہ طلسم کو جا کر رہا کر دیا وہ آتا ہے بقصد قتل بے ستون کے کہ آپ پریشان نہ ہوجیے
یہ اُسی طرف چلے تھے کہ جس طرف سے آئے تھے کہ یہاں بادشاہ طلسم نے سب کارخانہ
سحر کے درہم و برہم کر دیا تھا بس خواجہ ایک صحرا میں کھڑے ہوئے تھے کہ یکایک ایک
تراقہ ہوا اور برق چمکی اب جو خواجہ نے دیکھا تو وہ سب عمارت جو سامنے تھی دھواں ہو کر
اُڑ گئی اور اپنے کو اُس مقام پر پایا کہ جہاں پر اشراق آدم خوار کو بے ہوش کیا تھا اور ایوان
کی طرف چلے تھے بس خواجہ گلیم اوڑھے ہوئے طرف میدان جنگ کے چلے جہاں
صاحبقران سے اور بے ستون سے معرکہ پڑا ہوا تھا صاحبقران برابر قتل کر رہے
تھے لاش پر لاش گر رہی تھی خون کا دریا رواں تھا ساحروں کے مرنے کی علامت بلند
تھی شعلہ بلند ہو رہے تھے دھواں ہر طرف اُٹھ رہا تھا برقیں چمک رہیں تھیں آگ برس
رہی تھی تیر گر رہے تھے برف برس رہی تھی ہنگامہ دار و گیر برپا تھا بے ستون درمیان
میں کھڑا ہوا سب کو ترغیب جنگ دلا رہا تھا اور خود بھی سحر کر رہا تھا بار بار سر
اُٹھا کر چاروں طرف دیکھ بھی لیتا تھا خصوصاً ایوان کی طرف اس خیال سے کہ جب
اشراق آدم خوار سیما سے بلند آواز کو قتل کرے گا چونکہ وہ بادشاہ طلسم تھا اُس کے
مرنے سے تمام طلسم و مرحلہ جات کو تہلکہ ہوگا اور آثار قیامت برپا ہونگے اگر قتل
ہوتے نہ دیکھا اگر یہ سب آثار دیکھ کر دل خوش کر لونگا اس خیال سے دیکھتا تھا کہ
یکایک اُس نے دیکھا اُس طرف کو لاکھوں شعلہ بلند ہوئے اور غبار اُٹھا اور شور و غل
کی صدا آنے لگی یہ بہت دل میں خوش ہوا کہ اشراق نے بادشاہ طلسم کو قتل کر ڈالا

اُسکے مرنے کی علامت بلند ہوئی ہی یہ خوش ہونے [illegible] ت و
بیہکار کا رنگ بگڑا ہوا تھا مگر اُسپر بھی یہ حال دیکھ [illegible] وی کہ فرط خوشی
سے پھولون نہ سماتا تھا کہ یکایک اسکے سامنے سیا [illegible] ہ گرنے لگین
اسنے دل مین کہا کہ یہ کیا آفت نازل ہوئی یہ لاشین [illegible] ہو کس نے قتل
کیا اب جو غور کرکے دیکھا تو اُن ساحرون کو پایا جو کہ ہر [illegible] پا بادشاہ طلسم کے
مقرر تھے اور دیکھا کہ پاسبان جادو کی بھی لاش اُن لاشون مین ہی یہ دیکھکر بے ستون
کے حواس جاتے رہے اور حیران ہوا کہ انکو کس نے قتل کیا یہ حیران حیران دیکھ رہا تھا اور
پریشان ہو رہا تھا کہ یکایک اُن سب لاشون سے ایک شعلہ پیدا ہوا اُسی مقام پر
جلکر خاک سیاہ ہوگئین بے ستون جادو مثل طائر گم کردہ آشیان کے ساکت کھڑا
ہوا تماشہ دیکھا کیا کہ یہ کیا واقعہ ہی اور کیا ماجرا ہی ان سب ساحرون کو کس نے قتل کیا
اشراق باغی ہوگیا اُسنے ان سب کو قتل کرکے شاہ طلسم کو رہا کر دیا اب لڑائی وہ
بیہکار بھول گیا اُدھر صاحبقران اسم اعظم ورد زبان فرماتے ہوئے ساحرون کو قتل
کرتے ہوئے بے ستون کی طرف چلے آتے ہین اس مقام پر ہزارون ساحر قتیل
ناش ہو رہے ہین مثل پروانہ کے شمع شمشیر پر جل جل کر خاک ہو رہے ہین عجب عالم
ہی عجب وقت ہی ساحر تو یہ چاہتے ہین کہ طلسم کشا بے ستون کے قریب نہ پہونچے
صاحبقران برابر قدم بڑھاتے ہوئے چلے جاتے ہین پیچھے قدم نہین ہٹتا ہی جہان
مجمع زیادہ پایا جم کر جو دو ہاتھ لگائے سب مجمع صاف ہو گیا آگے قدم بڑھایا جب تک
یہ لاشین نہین آئین تھین اُسوقت تک تو بے ستون ہر ایک کو ترغیب جنگ
دے رہا تھا جب سے لاشین آئی ہین اُسوقت سے یہ ششدر و پریشان ہی
کہ یہ کیا سامان ہی سب بھولا ہوا ہی اپنے تن بدن کی خبر نہین ہی کہ اُن لاشونکی
راکھ سے ایک طائر ہفت سر پیدا ہوا اور بلند ہو کر وہ یون گویا ہوا کہ اے ساکنان
کوہ بے ستون و اے تابعان بے ستون جادو وای بے ستون جادو آگاہ ہو
کہ ہم سب کو بادشاہ طلسم نے قتل کیا اور وہ رہا ہو گیا ہی ہوشیار و خبردار ہو جاؤ

اُسنے رہا [illegible] مین یہ آفت برپا کردی کہ ہم جلکر خاک ہوگئے تمام
عمارت و مکان [illegible] ں مقام پر ویرانہ ہوگیا مین آگاہ کرتا ہون کہ یہ
بے ستون ا [illegible] ستون برباد ہوگا بادشاہ طلسم طلسم کشا کا شریک
ہوکر لوح کا پتہ [illegible] لوحاصل کرکے طلسم کو فتح کریگا جو شریک طلسم
کشا ہوگا وہ عزت پ [illegible] لفت کریگا وہ ذلیل و خوار ہوگا مارا جائیگا
طلسم کشا کے عیار خواجہ عمرو نے عیاری کرکے بادشاہ طلسم کو رہا کیا اشراق آدم خوار
کو راہ سے پکڑلیا اور خود اُسکی صورت بنکر گیا جو اشیا بے ستون نے اشراق کو
وہان تک جانے کے لیے دیے تھے اور نشانیان دین تھین وہ سب حاصل کرکے وہان
پہونچکر بادشاہ طلسم کو رہا کیا وہ اب آتا ہی یہ کہکر وہ طائر ایک سمت کو اڑگیا
اس بیان کا سننا تھا کہ بے ستون نے زانو پر ہاتھ مارا کف افسوس ملنے لگا
تمام بدن مین یہ خبر سنکے رعشہ پڑگیا اپنی موت کا یقین ہوگیا مگر ایسا سیاہ قلب ہی
جو سردار واقعہ دیکھکر اُسکے قریب آگئے تھے اور سب نے یہ خبر سُنی تھی اُنپر کیا
منحصر ہی جسقدر ساکنان طلسم تھے اور جسقدر اُس کوہ پر ساحر تھے کو جنگ و پیکار مین
مصروف تھے مگر یہ خبر سب نے سُنی اور سب پریشان ہوئے اُدھر بے ستون نے
اُن سردارون سے کہا کہ چاہے قتل کیا جاؤن کوہ بے ستون برباد ہو بلا سے ہو
مگر مین طلسم کشا کی اطاعت ہرگز ہرگز نہ کرونگا یہ کہہ رہا تھا کہ وہ محافظ و دربان جو
کہ قتل ہونے سے باقی رہے تھے مثل محافظ جادو و اژدر جادو و ہیران جادو کے
حیران و پریشان خائف و ترسان مثل بید لرزان سانس پھولی ہوئی دم پر بنی ہوئی
چاک گریبان آکر پہونچے اور بے ستون کو دیکھکر پکارے کہ ای بادشاہ غضب
ہوگیا آپ نے بڑا دھوکا کھایا وہ اشراق آدم خوار نہ تھا جسکو آپ نے
سب اسباب جو کہ قتل بادشاہ طلسم کے لیے درکار تھے دیکر اور سب
باتین بتاکر براے قتل بادشاہ طلسم روان کیا تھا وہ عیار طلسم کشا خواجہ عمرو
تھا اُسنے سب مراحل طی کرکے بادشاہ طلسم کو رہا کیا بادشاہ طلسم نے پاسبان جادو

کو مع اُسکے ہمراہیون کے قتل کیا ہم اپنی جان [illegible] بھاگے یہان آکر
یہ معرکہ دیکھا کہ آپ پائے معرکہ پڑا ہوا ہی اور بادشا[illegible] ستون نے
اُنکی طرف بنگاہ یاس دیکھکر کہا کہ کیا بیان کرون اچھم[illegible] ہوا ہین تم سب سے
کہتا ہون کہ طلسم کشا یکہ و تنہا ہی سب جان لڑا کر اسکو [illegible]ین قتل کر لو کہ بادشاہ طلسم
نہ آنے پائے اُسکے آنے تک اس قصہ کو پاک کر دو اگر وہ آگیا تو آفت برپا کر دیگا گو
بالکل بے دست و پا ہوگا مگر اُسپر بھی اُسکے سحر کا کوئی جواب نہ دے سکیگا اُن سب نے
کہا کہ بہت خوب اب تو سب ساحر جو کہ آئے تھے کل حال دریافت کرکے لڑائی مین
مصروف ہوئے اور وہ جو کہ وہان موجود تھے وہ بھی لڑنے لگے جان دینے دیکر بے ستون
نے جواب پلٹ کر دیکھا تو طلسم کشا کو اپنے سے بہت چرب پایا اور ہزارون لاشون کا
انبار دیکھا بہت افسوس کیا اب سوائے مقابلہ کرنے کے کیا چارہ ہی خود بھی سحر
کرنے لگا خلاصہ یہ کہ صاحبقران اکیلے ساحرون کو قتل کر رہے تھے و ببرکت اسم اعظم
سحر سے محفوظ ہین نوبت یہ ہی کہ تمام کپڑے خون آلود ہین شرارے ٹکیون سے
چل رہے ہین قبضہ ہاتھ مین کہنہ بیٹھا ہی خود بھی پانچ چار زخم کھائے ہین تھک گئے
ہین مگر ہاتھ چلے جاتے ہین قدم بڑھے جاتے ہین یہی لب پر اسم اعظم ہی یہی دعا ہی
کہ تو ہی مدد کرنے والا ہی تو ہی رحم کرنے والا ہی تو ہی اس بلا سے بلکہ ہر بلا سے نجات
دینے والا ہی تو ہی اس جنگ و پیکار کو فتح کرنے والا ہی یہ کیا مجمع ہی اگر کروڑون کا مجمع
ہو اور تیری کمک و مدد شامل حال ہو تو ایک دم مین سب بھاگ جائین بقول شاعر
شعر اگر تو نہ یہ قوت و زور دے + تو پھر رستمی کوئی کیا کر سکے + اے مالک میرے اے
مدد کرنے والے یہ وقت مدد ہی اسقدر مجھ مین قوت و طاقت عطا فرما کہ مین ان
سب کو بھگا دون اور تیرے فضل و کرم سے کوہ بے ستون کو فتح کر لون مین یکہ و
تنہا ہون یہ ہزارون ہین خلاصہ یہ کہ صاحبقران کی یہ دعا ہوتی تھی اور ہر مرتب
قدم بڑھتا تھا کیونکہ فضل خدا شامل حال زرخندہ مال تھا صاحبقران تو لڑ رہے
تھے کہ خواجہ عمرو بادشاہ طلسم کو رہا کرکے جو وہان سے چلے تھے تو یہان آئے

اُسوقت پہونچے [illegible] سب حالات سے خبر ہو چکی ہے اور وہ اپنے لشکر کو
ترغیب لڑنے کی [illegible] ک ہوا ہے راوی بیان کرتا ہے کہ بے ستون جادو
وہ وہ کمال کے [illegible] بھی بے ستون کا صاحبقران پر اثر نہین کرتا ہی
نہ دیگر ساحرونکا مگر [illegible] پر ساحرون کا مجمع ہے اور صاحبقران قتل کر رہے ہین یہ
واقعہ جو خواجہ عمرو نے دیکھا دل مین کہا کہ اب وقت پوشیدہ رہنے کا نہین ہے اپنے کو
ظاہر کرو اور حمزہ کو رہائی بادشاہ طلسم سے آگاہ کرو اور کہدو کہ پریشان نہ ہو لڑے جاؤ
بادشاہ طلسم کو مین نے رہا کیا اُسنے تمھاری اطاعت کی وہ تیغہ لینے کو گیا ہے کہ جس سے
بے ستون قتل ہوگا بدون اُس تلوار کے آئے بے ستون نہ قتل ہوگا یہ دل مین سوچ کر
ساحرون کو نالکھے پھاندتے لاشون پر پاؤن رکھتے اور انکو کچلتے ہوئے قتل کرتے قریب
صاحبقران پہونچے رکاب پر ہاتھ رکھا صاحبقران نے پلٹ کر دیکھا کہ میرا پاؤن
کس نے پکڑا آپ گلیم تو اوڑھے تھے صاحبقران کو نہ دکھائی دیے جب کچھ نظر آیا تو
صاحبقران پھر لڑنے لگے کہ آپ نے ابکی مرتبہ زور سے پاؤن کو دبایا اور چٹکی لی
صاحبقران نے پلٹ کر دیکھا کسی کو نہ پایا فرمایا کہ واہ کیا خوب کشتی پر مچھر کاٹتے
آئے یہان بھی ساتھ نہ چھوڑا کہ یہان تو ساتھ چھوڑتے مین تو لڑ رہا ہون وہ میرے
پاؤن مین کاٹ رہے ہین کہ انکو تاب باقی نرہی دوسرے اپنے کو ظاہر کرنا تھا
ایک مرتبہ قہقہہ مار کر ہنسے اور گلیم اُتار لی اور کہا کہ ای حمزہ مچھر کیسے مین ہون
تمھارا خادم و جان نثار عمرو عیار کشتی مین بھی مین ہی نے تم کو ستایا تھا اور یہان
بھی شاباش و مرحبا لڑے جاؤ موقع نہین کہ مین تم سے کل حال بیان کرون مگر اتنا
کہے دیتا ہون کہ پریشان نہ ہو مین نے عیاری کر کے بادشاہ طلسم کو رہا کر دیا ہے وہ
شریک ہو گیا ہے تلوار بے ستون کے قتل کرنے کے لینے کو گیا ہے آتا ہوگا تیغہ
لے کر اتنی دیر تامل کرو کہ وہ آجائے اور تم کو تلوار دے صاحبقران نے جو
خواجہ عمرو اپنے یار وفادار و جان نثار و عاشق زار کو دیکھا مثل گل شگفتہ ہو گئے
چہرہ بحال ہو گیا سرخی آگئی دل قوی ہو گیا کچھ جواب نہ دیا لڑنے لگے خواجہ

بھی اب بظاہر مصروف جنگ ہوئے غضب پشنت صد ... ملکہ اسپسطور
سے کہ کسی کے سر پر سوار ہوئے اُسنے سر ہلایا اُسکھو ... کام تمام کیا
جب وہ گرنے لگا دوسرے کے شانہ پر بیٹھے مثل ... علوم ہوا
وہ پلٹا اُسکا پلٹنا تھا کہ سر تن پر نہ تھا کسی کے لیے ... ہم چالاک قصہ
پاک جہان پر مجمع دیکھا لوٹ لگائی برابر سر قلم کرتے ہوئے چلے گئے اسپسطور سے لڑ رہے
ہیں میں جب دیکھا خواجہ نے جہان پر صاحبقران لڑ رہے ہیں وہاں زیادہ مجمع ہے
جھپٹ کر پہونچے حقہ آتش بازی مار کر اُس مجمع کو درہم و برہم کر دیا خلاصہ یہ کہ
اسپسطور سے ہزارون ساحرون کو قتل کیا انجام کار ایک مقام پر جبکہ بے ستون
سے تھوڑا فاصلہ رہ گیا اور بے ستون نے پکار کر کہا کہ تم کیسے مرد ہو اور کیسے ساحر
ہو کہ ایک غیر ساحر یکہ و تنہا تم سب کو قتل کرکے میرے پاس چلا آتا ہے تم سے روکا
نہیں جاتا ہے سبکی ناک کاٹے ڈالتا ہے کیسے مرد ہو یہ جو پکار کر کہا سب کو غیرت آگئی
اور ایک مرتبہ کل سردارون و کل اہل لشکر نے حملہ کیا اور چارون طرف سے گھیر لیا
اور غل ہونے لگا کہ مار لو جانے نہ دو آگے قدم بڑھانے نہ دو چارون طرف سے وار
ہونے لگے صاحبقران پر اسقدر مجمع ہوا کہ ہوا کا گذر محال تھا قدم اُٹھانا محال تھا
صاحبقران نے یہ مجمع دیکھا اور خواجہ نے پریشان ہو کر دونون ہاتھون سے
پیاپی وار کر رہے تھے ساحر مر مر کر گر رہے تھے ایک حشر و نشر برپا تھا صدائے
ہائے ہوئے دلیران سے میدان جنگ گونج رہا تھا ساحرون کے مرنے کی
علامت بلند تھی شعلہ نکل رہے تھے آگ برس رہی تھی بیر غل مچا رہے تھے پنسول
ترسول و نارنج و ترنج اُچھل رہے تھے برقین چمک رہی تھین صاحبقران نے
جو کفار کا مجمع بہت دیکھا اور دیکھا کہ چشم زدن کی مہلت نہین ہے جلدی جلدی
اسم اعظم بر زبان فرما رہے تھے اور ہاتھ برابر چل رہے تھے خواجہ بھی لڑ رہے
تھے یہ عالم جو صاحبقران و عمرو نے دیکھا کہ کسی طور سے مجمع کفار کا کم نہین ہوتا
ہے اور بڑھتا جاتا ہے دست بدعا ہوئے اور یون دعا کرنے لگے کہ الٰہی تو ہم کارساز

واور سب سے [illegible] مین اس بلا سے نجات پاؤن اپنے فضل وکرم سے
اس لڑائی کو [illegible] ح کو کم کر یہ وقت مدد ہی اور کمک ہی صاحبقران نے
جو لیون وعا [illegible] ا ہدف اجابت پر پہونچا کیونکہ در آسمان والے تھے فوراً
دعا قبول ہوئی [illegible] الٰہی جوش زن ہوا بس یہ منظور خدا ہوا کہ اب لڑائی فتح
ہو جائے یہان یہ مجمع تھا اور اس کشاکش مین صاحبقران وخواجہ عمرو پھنسے ہوئے
تھے اور لڑ رہے تھے اُدھر جو بادشاہ طلسم خواجہ عمرو سے تیغہ لینے کو کہکر گیا تھا اُس مقام
پر پہونچا کہ جہان تیغہ رکھا ہوا تھا وہان پہونچا آواز دی کہ صمصام جادو خبردار ہو جا
مین آ پہونچا رہا ہون اگر اپنی زندگی چاہتا ہی تو میری خدمت مین ہاتھ باندھکر حاضر ہو
اور تیغہ میرے حوالے کر اور آگاہ ہو کہ مین ہون بادشاہ طلسم سیماے بلند آواز یہ جو
نعرہ کیا صمصام جادو اپنے مقام پر بیٹھا ہوا تھا نعرہ کی صدا سُنکے ہوشیار ہوا اُسنے
اپنے خادم سے کہا کہ بڑا غضب ہو گیا کہ کسی تدبیر سے بادشاہ طلسم رہا ہو گیا اور وہ
تیغہ لینے کو آیا ہی اب مین کیا کرون اگر مقابلہ کرتا ہون تو مین اُسکے مقابلہ کی طاقت
نہین رکھتا ہون اور اگر اطاعت کرتا ہون تو بے ستون کا دشمن ہوتا ہون خادم نے
کہا کہ پھر کیا تدبیر فرمایئے گا صمصام نے جواب دیا کہ سواے اس تدبیر کے کہ تیغہ لیکر
یہان سے بھاگ کر بے ستون کے پاس چلا جاؤن اُسنے کہا کہ پھر عرصہ کس کام کا ہی
راوی بیان کرتا ہی کہ صمصام جادو نے تیغہ صندوق سے نکالا اور اُسکو لیکر چاہا کہ
اُڑکر جاؤن کہ سیماے بلند آواز نے تھوڑے عرصہ تک انتظار کیا کہ اب صمصام
تلوار لیکر باہر آتا ہی جب وہ نہ آیا اُسنے سحر کیا کہ دیوار مکان کی گری بادشاہ نے
دیکھا کہ صمصام تیغہ ہاتھ مین لیے ہوئے کھڑا ہوا ہی بھاگنے کا قصد رکھتا ہی ڈانٹا کہ
او مکار کہان جاتا ہی مین آ پہونچا مین تو انتظار کر رہا تھا کہ یہ نمک حرام اب حاضر
ہوتا ہی اور جب حاضر ہوتا ہی یہان اُسنے بھاگنے کی فکر کی تھی کہان جائے گا میرے
ہاتھ سے یہ کہکر سحر جو کیا تو ایک برق چمک کر گری صمصام بھاگنے کی فکر مین تھا
کہ بادشاہ نے صدا سُنی مُنھ پھیر کر جو دیکھا تو سامنے کھڑا پایا بہت گھبرایا کہ اب

کیا کرون ملک الموت سر پر موجود ہوگیا حیران و پریشا … صاعقہ الطاعنہ
کرلون کہ برق چمک کر گری اسنے سپر سحر کو اٹھایا مگر و … نے ہی اُسکے
سر سے گذر کر زمین مین غرق ہوگئی صمصام کے دو پرخ … سکے سحر کی تعیر
سب برباد ہوگئین بادشاہ طلسم نے بڑھ کر تیغہ اُٹھالیا … عرصۂ میدان
جنگ کے جہان کہ صاحبقران لڑ رہے تھے روانہ ہوا ادہر سے یہ چلا اُدہر سے صمصام
کی لاش خود بخود اڑ کر چلی وہ چند لازم جو تھے یہ واقعہ دیکھکر بھاگے تھوڑی دور چلے
تھے کہ ایک برق چمک کر گری وہ سب کے سب ہلاک ہوگئے بے ستون جادو
وہان لڑ رہا تھا اور سحر کر رہا تھا کہ صمصام کی لاش دہم سے جا کر اُسکے پاس گری
بے ستون نے جو دیکھا تو صمصام محافظ تیغہ سحر کش کو کشتہ پایا اب تو اُسکو اپنی موت کا
یقین ہوا وہ لاشہ جلا ایک طائر اُسکے سر سے پیدا ہوا اُسنے بھی بربادی طلسم و کوہ
بے ستون کی خبر دی اور کہا کہ بادشاہ طلسم نے جاکر صمصام جادو کو قتل کیا اور
تیغہ پر قبضہ کیا اب وہ آتا ہے یہ کہکر وہ طائر اڑ کر چلا گیا اسکا جانا تھا اور یہ خبر
دینا تھا کہ بے ستون کا چہرہ زرد ہوگیا ہاتھوں مین رعشہ پڑ گیا سکتہ کی نوبت
ہوگئی مثل تصویر کے ساکت ہوکر رہ گیا مگر یہ عالم ہے اہل لشکر کو ترغیب دے رہا ہے
اور اپنے خود بھی جان دے دے کر لڑ رہا ہے کہ یکایک آسمان پر نعرہ ہوا کہ نمک حرامون
خبردار و ہوشیار ہو جاؤ مین آپہونچا شنہ سہاسے بلند آواز بادشاہ طلسم کی
گنارم کہ از دست ستم تو سلامت بہرروی اوے بے ستون جادو اپنے بچانے
کی تدبیر کر مین تیغہ لیکر آتا ہون بادشاہ طلسم نے میدان آکر بڑا مجمع پایا اور خواجہ
عمرو و حمزہ صاحبقران کو دیکھا کہ لڑ رہے ہین چونکہ یہ صاحبقران کو خواب
مین بھی دیکھ چکا تھا دوسرے ان کتابون مین بھی دیکھ چکا تھا جنمین کیفیت فتح
طلسم تحریر تھی پہلی ہی نگاہ مین پہچان لیا اور کفارون کا مجمع ان دونون بزرگوارون
پر دیکھکر بالاے ہوا سے سحر کیا کہ ایک برق چمک کر گری کہ جسقدر یہ مجمع تھا سب
درہم و برہم ہوگیا ہزارون ساحر ہلاک ہوئے وہ مجمع کم ہوا بادشاہ طلسم ہوا پر سے

زمین پر برابر [illegible] ھک کر صاحبقران کو سلام کیا خواجہ نے جو بادشاہ
طلسم کو دیکھ [illegible] ن کیا کہ مبارک ہو بادشاہ طلسم تیغہ لے کر آ گئے ملاحظہ
فرمائیے یہ س [illegible] ام کر رہے ہیں صاحبقران مصروف جنگ تھے خواجہ
کے کہنے سے پ [illegible] یا کہ ایک مرد بزرگ تاج سر پر رکھے ہوئے قبائے قلمکار
زیب تن کیے ہوئے اس [illegible] حرب و ضرب سے آراستہ اسباب سحر ہاتھ میں لیے ہوئے
سامنے کھڑا ہے جیسے ہی صاحبقران نے اُدھر دیکھا اُسنے سلام کیا صاحبقران نے جواب
سلام دیا وہ دوڑ کر قدموں پر گرا بادشاہ طلسم نے آ کر سحر جو کیا تو وہ مجمع کم ہوا اور سب متفرق
ہو گئے اسقدر مہلت ملی کہ صاحبقران کو اُسنے سلام کیا اور قدموں پر گرا صاحبقران نے
اُسکے سر کو گلے سے لگایا فرمایا کہ شاباش و مرحبا اُسنے پھر سلام کر کے وہ تیغہ نظر دیا کہ جو کہ
برائے قتل بے ستون لایا تھا اور عرض کیا کہ اب آپ اس تیغہ کو لے کر تشریف لیجائیں
میں ان کافروں سے سمجھ لونگا یہ اب کیا کر سکتے ہیں آپ کے اقبال سے آپ کے غلام بجالس
صاحبقران نے وہ تیغہ اُسکے ہاتھ سے لیکر علم کیا اب جو وہ تیغہ بلند ہوا اور اُسکے جو عکس
ساحروں پر پڑا سب سحر کرنا بھول گئے کیونکہ بانیان طلسم نے یہ خاصیت اُس تیغہ میں
رکھی تھی کہ اگر کافروں کے مقابلہ میں یہ تیغہ بلند کیا جائے اور اُسکا عکس اُن پر پڑے تو
ساحر کفار سحر فراموش کر جائے اور مطیع اسلام کو سحر فراموش نہ ہو ایسا ہی ہوا کہ جب
صاحبقران نے تیغہ بادشاہ طلسم سے لیکر علم کیا سب ساحران کفار کو سحر فراموش ہوا
اُدھر بادشاہ طلسم نے سنبھل کر جو سحر کیا ایک ہی مرتبہ کے حملہ میں ہزاروں سر اُڑ گئے اور
تن خاک پر لوٹنے لگے اُدھر صاحبقران نے تیغہ پا کر بے ستون کیطرف رُخ کیا جو سامنے
آ گیا اُسکو بھی وار میں قلم کیا خلاصہ یہ کہ بادشاہ طلسم نے دو ہی حملوں میں اسقدر ساحر
قتل کیے کہ میدان صاف ہو گیا اور راستہ ہوا کہ صاحبقران بے ستون کے پاس
پہونچکر بے ستون کو قتل کریں بے ستون نے جو یہ حال دیکھا اپنے ملازموں
و اہل لشکر و سرداروں کو پکارنے لگا کہ یہی وقت کمک اور مدد ہے بے ستون کے
پکارنے سے سب مجمع کر کے چلے تھے مگر اب کسی کا کچھ زور نہ چلتا تھا اور صاحبقران

کے قریب نہ پہونچ سکتے تھے بادشاہ طلسم کے سحر [illegible] اپنی جان دے
رہے ہین مگر اب ممکن نہین ہوتا ہے کہ طلسم کشا کو روک [illegible] بادشاہ طلسم نے
قوم بھر مین سبکو قتل کرکے ڈالدیا اب بخوبی میدان صد [illegible] رات بھی مع تیغہ
کے قریب بے ستون پہونچ گئے نعرہ فرمایا کہ او بے [illegible] دو خبردار ہو جا مین
تیری جان کا ملک الموت آ پہونچا ہون اسی مین خیریت ہے کہ ہاتھ رومال سے باندھکر
حاضر ہو اور اہل اسلام کا شریک ہو اور کفر پرستی ترک کر ورنہ تیری زندگی محال ہے تو میری
اطاعت کرے بے ستون نے دیکھا کہ سر پر قضا موجود ہے بادشاہ نے آکر تمام مجمع کو درہم
و برہم کردیا طلسم کشا میرے قریب آگیا اب بچنا محال ہے تو بھی اپنے دل کی حسرت نکال
لے صاحبقران کی تقریر کا کچھ جواب تو نہین دیا مگر پلٹ کر جھولی پر ہاتھ ڈالا اور ایک
بیضہ آہنی جلدی سے نکال کر اُسپر اسم سحر دم کرکے اور خون کے ٹھینکے دے کر آسمان پر
مارا کہ ایک برق چمک کر چلی سر پر صاحبقران کے جیسے قریب پہونچی غائب ہو گئی
اُسکا غائب ہونا تھا کہ تاریکی چھا گئی بالکل اندھیرا ہو گیا بے ستون نے پکار کر
کہا کہ ای خیر خواہان من مین نے سحر کرکے اندھیرا کردیا مین بھی جاتا ہون تم بھی بھاگ
جاؤ یہ کہکر پرواز پیدا کرکے اُڑکر چلا اُسکے اس صدا سے جسقدر اُسکے ملازم اُس مقام
پر تھے سب کے سب بھاگے بادشاہ طلسم نے جو تاریکی دیکھی اور یہ صدا بے ستون
کی سُنی فوراً سحر کیا کہ آفتاب پیدا ہوا وہ تاریکی برطرف ہو گئی روشنی ہوئی صاحبقران
و خواجہ و بادشاہ طلسم نے دیکھا کہ ہزارون ساحر مثل زاغ و زغن کے ہوا پر اُڑتے ہوئے
بھاگے جاتے ہین اور ایک طرف بے ستون جادو بھاگا بھاگ چلا جاتا ہے بس
بادشاہ طلسم نے سحر کیا کہ اُن سب کے آگے ایک دیوار آہنی حائل ہو گئی آگے نہ
جا سکے بے ستون نے جو دیوار کو حائل پایا قصد کیا کہ سحر کرون اُدھر صاحبقران
نے جو بے ستون کو ہوا پر قائم دیکھا تیغہ کو علم کرکے چمکایا چونکہ بے ستون بہت
بلند نہ تھا اُسکا جو عکس پڑا بے ستون کو سحر فراموش ہوا وہانسے چلا پھر تک یہ تدبیر
بادشاہ طلسم نے بتا دی تھی کہ یا صاحبقران مین نے سحر کرکے دیوار حائل کی ہے آپ

تیغہ کا عکس سب … بھول جائے گا زمین پر گرے گا آپ قتل فرمایئے گا
ایسا ہی صاحبقر… بے ستون زمین پر آیا صاحبقران نے فرمایا کہ
اب بھی خبردار … تا کر اور دین اسلام قبول کر بے ستون نے اُس
حالت میں بھی ایک … شان خداوند کریم میں اپنی زبان پر جاری کیا بس
صاحبقران کو غصہ آگیا ایک ہاتھ رسید کیا کہ بیاض گردن پر وہ تیغہ پڑا سر تن سے
اُڑ کر دور جا گرا بے ستون کے سر کا قلم ہونا تھا اور تن کا خاک پر گرنا تھا کہ یکایک
زلزلہ پیدا ہوا اور وہ پہاڑ دھوان ہو کر اُڑنے لگا اور جا بجا سے شق ہونے لگا عمارت
گرنے لگی آگ برسنے لگی برف باری ہونے لگی خاک اُڑنے لگی شعلے نکلنے لگے پتھر گرنے
لگے ہوا تیز و تند چلنے لگی آندھیاں سیاہ اُٹھنے لگیں تمام زمانہ تیرہ و تار ہو گیا جسقدر
ساحر بالا سے ہوا اُڑ رہے تھے وہ تو بچے باقی سب فنا ہو گئے بادشاہ طلسم نے
جو یہ واقعہ دیکھا ایک مرتبہ بلند ہوا اور ایک پنجہ میں خواجہ کو لیا اور ایک پنجہ میں
مع مرکب کے صاحبقران کو اُٹھا لیا اور ابرو سے اشارہ کیا کہ وہ تاریکی برطرف
ہوئی روشنی ہونے لگی یہان زیر کوہ حکیم اسقلبینوس و شیاطین مع کل لشکر کے آمادہ
کشت و خون ہوئے تھے اور انتظار کر رہے تھے کہ بے ستون مارا جائے کوہ برباد ہو
تو ہم بھی جا کر صاحبقران کے شریک ہون یکایک سب نے دیکھا کہ یا تو وہ کوہ
ہوا پر قائم تھا اور صدائے ہائے ہوئے آ رہی تھی یا ایک مرتبہ وہ کوہ کانپا اور
شق ہوا اُس میں سے شعلے پیدا ہوئے اور ساحرون کے مرنے کی علامت ظاہر ہوئی اور
دھوان ہو کر اُڑنے لگا بیرون کے شور و غل کی صدا آنے لگی حکیم اسقلبینوس نے یہ
رنگ دیکھ کر کہا کہ سب ہوشیار ہو جاؤ صاحبقران نے بے ستون کو قتل کیا
اب کوئی دم میں صاحبقران کفار سے مقابلہ کرتے ہوئے نظر آتے ہیں یہی حکیم
اسقلبینوس کہہ رہے تھے خود بھی خوش ہو رہے تھے اور سب اہل لشکر بھی کہ یکایک
روشنی ہوئی اور آواز آئی کشتی کہ نام من بے ستون جادو بود افسوس مردیم و جان
بکمر مطلب خود نرسیدیم یہ صدا صاحبقران و خواجہ عمرو نے بھی سُنی اور سب تاریکی

وغیرہ برطرف ہوئی صاحبقران نے جب وہ تاریکی برط... ن ساحر مرے
ہوئے پڑے ہین نہ وہ پہاڑ ہی نہ وہ عمارت نہ وہ سب ... ردسے بڑے ہین
اور ہزارون بالاے ہوا اُڑ رہے ہین اور حکیم اسقلینوس ... رکے ٹکڑے ہوئے
ہین یہ دیکھ کر صاحبقران بہت خوش ہوئے اُدھر حکیم ... ادشہ وصاحبقران کو
دیکھا اور دیکھا کہ ایک تاجدار بھی انکے عقب پشت کھڑا ہوا ہی خوش ہوگئے دونون حکیم مع
سردارون کے خدمت صاحبقران مین حاضر ہوئے اور مجرا بجالائے اور عرض کیا کہ فتح کوہ و
قتل بے ستون مبارک ہو یہ تقریر ہو رہی تھی اور وہ ساحر جو اُڑکر بھاگے تھے انھون نے
جو دیوار حائل پائی اور بے ستون کے مرنے کی صدا سُنی بس سب کے جی چھوٹ گئے اور
باہم کہنے لگے کہ بھاگ کے جانے سے تو کچھ حاصل نہین چل کر لڑو اور جان دو بس سب کے سب
پلٹ پڑے آتے ہی زمین پر دیکھا کہ کوہ وغیرہ برباد پڑا ہی اور لاشہ ہمارے مالک کا پڑا ہوا ہی
نہ عمارت ہی نہ وہ میدان ہی سامنے طلسم کشا تلوار برہنہ ہاتھ مین لیے ہوئے کھڑا ہی اور بادشاہ
طلسم وخواجہ عمرو و عقب حکیم اسقلینوس و حکیم شیاطین مع لشکر کے کھڑے ہین بس
یہ ساحر یہ واقعہ دیکھ کر ایک مرتبہ حربہ ہاے سحر سنبھالکر دوبارا صاحبقران پر حملہ آور
ہوئے ادھر سے صاحبقران تلوار علم کرکے چلے اور خواجہ اور حکیم مع لشکر کافرون سے
مل گئے تلوار چلنے لگی اب بادشاہ طلسم نے تلاطم ڈالدیا ہی جب کچھ کہکر دو ہتڑ بار زمین شق
ہوئی سیکڑون غرق ہوگئے جب یہ کہکر اشارہ ابرو کا کیا برق گری ہزارون جلکر خاک ہوگئے
ادھر بادشاہ طلسم نے ہزارون کو قتل کیا اُدھر صاحبقران نے اِدھر لشکر اسلام نے بس
لشکر بے سردار کہانتک لڑے سب کے پاؤن اُکھڑ گئے اور سب کے سب بھاگ کھڑے
ہوئے لشکر اسلام نے تعاقب کیا وزیر بے ستون نے جو یہ رنگ دیکھا سب سردارون
کو جمع کرکے اور یہ صلاح کرکے کہ اب بھاگنے سے کیا حاصل سردار ہمارا مارا جاچکا اس سے
بہتر یہ ہی کہ اطاعت کر لو سب نے کہا کہ جو آپ کی راے بس سب نے برگ گیاہ اُٹھا کر
منھ مین دبائی اور پکار کر کہا کہ دوہائی ہی طلسم کشا کی ہم امن طلب کرتے ہین اور اطاعت
کرتے ہین یہ صدا سُنکے صاحبقران نے ہاتھ روک لیا اور سب اہل لشکر کو منع فرمایا کہ اب

نہ قتل کرو اور باد [illegible] ی مخالفت کی پس سبب اسکے جب حضرت صاحبقران ہاتھ دھو کر
لیا پس وزیر [illegible] نامی سب سرداروں اور اہل لشکر کو لے کر [illegible]
صاحبقران [illegible] قلب تھے انھوں نے کہا کہ ہم تو اطاعت کرینگے
نہ دین اسلام قبول [illegible] تے ہین مرزخ سردار خوار و ضرغام سردار خوار کو
خبر کرتے ہین کہ تم بیٹھے ہوئے کیا کرتے ہو طلسم کشا نے آکر تمھارے مالک و مختار بے ستون
کو قتل کیا کوہ بے ستون برباد ہو گیا جلد جا کر اپنے آقا کے خون کا عوض طلسم کشا سے
لو وہ دونوں فوراً مع لشکر سرداروں کے آکر طلسم کشا سے لڑینگے اور طلسم کشا کو قتل کرینگے
وہ چند سیاہ قلب تو ادھر کو چلے کہ سرداروں کو خبر کرین وزیر بے ستون فلک
شکوہ جادو جو سردار قتل ہونے اور زخمی ہونے سے باقی رہ گئے تھے اور اہل لشکر ان سبکو
لے کر خدمت صاحبقران مین حاضر ہوا ہاتھ باندھ کر عرض کیا کہ ہماری خطا کو معاف
فرمائیے ہمارا بادشاہ آپ سے مقابلہ کر رہا تھا ہم بھی اسکے شریک تھے کیونکہ شراکت
نہ کرتے تو نمک حرام نہ کہلاتے وہ تو مارا گیا اب ہم بے دست و پا ہین ہم پر رحم فرمائیے
اور ترس کھائیے صاحبقران نے فرمایا کہ دین اسلام قبول کرو تو امان پاؤ سب نے
عرض کیا کہ بہت بہتر اور بہت خوب ہم حاضر ہین یہ سنکے صاحبقران نے فرمایا کہ
ٹھہرو اور قصد کیا کہ اب فرودگاہ کو واپس چلیں ادھر خواجہ عمرو نے تمام کافروں کی
لاشوں کو لوٹ لیا سب کو برہنہ کر دیا اسی طور سے جو چند خدا پرست مارے گئے تھے
اُنکو بھی لوٹا مگر برہنہ نہین کیا تمام اہل اسلام و خواجہ عمرو نے خزانہ و مال و اسباب
بے ستون لوٹ لیا خواجہ سب لوٹ مار کرکے خدمت صاحبقران مین حاضر ہوئے
صاحبقران نے مراجعت کا قصد کیا تھا کہ بادشاہ طلسم نے آکر ہاتھ جوڑ کر عرض کیا
کہ حضور فرودگاہ پر تشریف لے جائین یہ غلام حاضر ہوتا ہے بدون غلام کے آئے اور
غلام کی رائے لیے کسی طرف کا قصد نہ فرمائیے گا مین ابھی حاضر ہوتا ہون صاحبقران
نے فرمایا کہ کہاں جاؤ گے عرض کیا کہ ایک ضرورت سے آپ بارگاہ تک پہونچنے نہ
پائیے گا کہ غلام حاضر ہو جائیگا صاحبقران نے فرمایا کہ بسم اللہ کرو پس بادشاہ طلسم

ایک طرف ... ہوا اور صاحبقران ... ہمشیر حشم ... خواجہ عمر ... ہوئے ہمراہ صاحبقران چلے صاحبقران ان سب کو لیے ہوئے ... لیے تھے کہ ایک پنجہ گرا خواجہ کی کمر مین لپٹا اور خواجہ کو لے کر اڑا خو... یا صاحبقران دیکھیے کوئی مجھکو لیے جاتا ہے صاحبقران نے جو آنکھ اٹھا کر دیکھا کہ خواجہ لٹکے ہوئے چلے جاتے ہین کمان دوش پر سے لی تیر ترکش سے تیر کہ نشانہ خدنگ کرون جبتک قصد کیا کہ تیر لگاؤن کہ خواجہ غائب ہوگئے بس صاحبقران افسوس کنان طرف بارگاہ کے چلے اور پنجہ خواجہ کو لیے ہوئے جاتا ہے اب یہ سب حال جلد دوم مین تحریر ہوگا انشاء اللہ تعالےٰ ... مستعار نے وفا کی اس جلد کو مین نے اسی مقام پر ختم کیا کہ بادشاہ طلسم صاحبقران ... لے کر ایک طرف کو چلا ہے خواجہ کو پنجہ لے گیا ہے صاحبقران بارگاہ کو جاتے ہین چند ساحران سیہ کار مردار خوارون کو اس حال سے آگاہ کرنے جاتے ہین کہ لیستون مارا گیا ملکہ بہ جبین آفتاب منظر اپنے مقام پر اشتیاق صاحبقران مین بیٹھی ہوئی ہے بسدم کی خبر منگاتی ہے ملکہ لعلان حور پیکر اپنے کوہ پر خواجہ کے فراق مین بیقرار ہے بس یہ سب حال جلد دوم مین تحریر ہوگا مین اس جلد کو ختم کرتا ہون اور ناظرین کی خدمت مین عرض کرتا ہون کہ جو عیب اس مین ملاحظہ فرمائین انکو از راہ مہربانی معاف فرمائین میری عرق ریزی پر خیال کرکے کیونکہ انسان مرکب ہے خطا و نسیان سے زیادہ والسلام خیر اختتام فقط

تمام شد جلد اول طلسم زعفران زار سلیمانی

خاتمۃ الطبع

ہزاران ہزار شکر بدرگاہ خالق بے نیاز کریم کارساز و تحفہ درود و سلام بحضور سرور کائنات مفخر موجودات علیہ افضل التحیۃ والصلوات و ہدیہ درود بر آل اطہار و ائمہ کبار علیہم السلام کہ کتاب طلسم زعفران زار سلیمانی جسکے داستان ہائے رنگین و مضامین

دلنشین سے د [illegible] جسکو منشی احمد حسین صاحب قمر مرحوم نے آغاز کیا تھا اور نشیخ تو [illegible] داستان گو نے اختتام کو پہونچایا اور مولوی محمد اسمعیل صاحب اثر کو [illegible] بعبارت شائستہ و طرز بائستہ ترتیب دیا الحمد للہ کہ اسکی پہلی جلد حسب [illegible] ب سرچشمہ جود و کرم عالی ہمم مرجع اہل کمال منبع فیض و افضال خلق مجسم معظم و محترم جناب منشی پراگ نراین صاحب مالک مطبع منشی نولکشور مین بماہ اکتوبر سنہ ۱۹۰۵ء الخ زیور طبع سے آراستہ و پیراستہ ہوکر کحل الجواہر چشم نظارگیان ہوئی خداوند کریم مقبول عالم فرمائے

نام کتاب	قیمت
طلسم ہفت پیکر - مصنفہ منشی احمد حسین متخلص بہ قمر - جلد اول	عہ/ ب
۲ - " جلد دوم -	عہ/ ۲ آ / ب
۳ - " جلد سوم -	ے ب
طلسم خیال سکندری - جلد اول مصنفہ منشی احمد حسین قمر -	عل/ ب
ایضاً - جلد دوم -	عل/ ب
ایضاً - جلد سوم -	عل/ ب
طلسم نو خیز جمشیدی - جلد اول -	عہ/ ب
ایضاً - جلد دوم -	عہ/ ب
ایضاً - جلد سوم -	عل/ ب
قصۂ ٹھگ - در سہ حصہ مطبوعۂ غیر -	عہ/ ب
ایضاً - حصہ چہارم - "	۱۲ آ / ب
سیر نابالغ - در دو حصہ - "	عہ/ ب
سوانح عمری عمرو عیار - "	عہ/ ب
سیرت محمدیہ -	سے ب
تاج کامیابی - "	۸ آ / ب
سوانح عمری شیطان - "	عہ/ ب
الف لیلہ دنیازاد و لطیفہ ناول -	عل/ ۱۲ آ / ب
الف لیلہ نثر - لطیف ناول معروف بہ شبستان حیرت	عل/ ب
پھول والون کی سیر - مطبوعۂ غیر -	۶ آ / ب
اخوان الصفا - اردو چھاپہ ٹیپ مطبوعۂ غیر - ترجمۂ اردو ابن حسن کروسو - چھاپہ ٹیپ نہایت دلچسپ ناول - مطبوعۂ غیر	عہ/ ب ۱۱ /
ترجمہ داستان امیر حمزہ بالتصویر ... چھاپہ [illegible]	

نغمہ ثانی ...	
بوستان ... [illegible] ...	
میر تقی خیال ... [illegible] ... الجرات - یہ باکمال بعہد ... بادشاہ دہلی مین وارد ہوے انکو قصہ گوئی سے بہت شوق تھا انکے ہمسایہ مین داستان امیر حمزہ بیان ہوتی تھی یہ بھی سننے جاتے تھے آخر انھون نے چند اجزا ایک قصہ تازہ کے تصنیف کر کے اس محفل مین سنائے لوگون نے بہت پسند کیے جب اس قصہ دلاویز کی شہرت ہوئی دربار شاہی مین طلب کیے گئے اور خلعت فاخرہ سے ممتاز ہوے اور بہ تعین مواجب مناسب حکم اختتام اس قصہ عجیب کیواسطے دیا گیا یہ کتاب دربار شاہی مین ہمیشہ پڑھی جاتی تھی لیکن چونکہ زبان اسکی فارسی تھی رفتہ رفتہ بوجہ ترقی اردوے معلے اسکا رواج جاتا رہا اس زمانہ مین کہ رواج فارسی کا کالعدم ہوگیا تو اتنی بڑی کتاب کا اردو مین شائع ہونا مناسب تھا لہذا ان اجزا کے ترجمہ اور طبع مین کارخانہ نے جو صرف کثیر کیا وہ اظہر من الشمس ہے - اصل کتاب کی بزبان فارسی ۱۸ جلدین ہین اور ترجمہ ہر ایک جلد مین دو دو جلدین شریک ہین جسکی نو جلدین حسب تفصیل ذیل ہین -	
۱ - جلد جمشیدی نامہ -	للعہ/ ب
۲ - جلد ... تحفۃ الابصار موسوم بہ ... الدین نامہ	للعہ/ ب

قیمت	نام کتاب
	جلد ...مس الـ...
...ب	۵ - جلد مطلع الانوار
...ب	۶ - جلد خزینۃ الاسرار -
...ب	۷ - جلد نور الانوار ترجمۂ خورشید نامہ -
...ب	۸ - جلد مشرق الآثار ترجمۂ خورشید نامہ -
...ب	۹ - جلد تفریح الاحرار ترجمۂ معز الدین نامہ -
	الف لیلہ بالتصویر - دو کالم میں مشہور افسانہ
	ہزار اور ایک رات کا عربی میں ہے اسکا ترجمہ
	اُردو میں منجانب مطبع منشی طوطا رام شایان
	مرحوم نے کرایا تھا - بہ مزید نظر ثانی مولوی محمد
عہ ب	حامد علیخان متخلص بہ حامد - کاغذ سفید و خاکی
	فسانہ عجائب جلی قلم - بالتصویر - لعبات
	رنگین و نگین از مرزا رجب علی بیگ سرور
۵ ب	کاغذ سفید گندہ -
... ب	ایضاً - کاغذ خاکی گندہ -
	الف لیلہ بالتصویر - کامل ہر چہار جلد یکجائی
	مترجمہ مولانا محمد حامد علیخان صاحب - دو قسم
۱۵	۱ - کاغذ سفید چکنا -
۱۲	۲ - کاغذ رنگین سفید -
۲ ب	قصۂ سندباد جہازی - ماخوذ از قصۂ الف لیلہ
۲ ب	کا مرتبہ کا ... - اردو کاغذ سفید -
	... تصویر - قصۂ عجیب مولفہ ...
...	... صاحب -
	...
	...

قیمت	نام کتاب
	کتب قدیمہ جات نظم
	الف لیلہ منظوم - کی متفرق جلدین
... ب	حسب ذیل فروخت ہوتی ہین - کامل مجلد -
۱۲ ب	جلد اول از منشی طوطا رام شایان -
۱۰ ...	جلد دوم " کاغذ سفید
۶ ...	جلد سوم " کاغذ خاکی و سفید
...	جلد چہارم - از منشی شادی لال کاغذ خاکی و سفید
	مجموعۂ قصص - بالتصویر شامل پانچ قصے
	(۱) قصۂ سوداگر بچہ (۲) قصۂ ماہی گیر (۳) قصۂ
...	جمجمہ (۴) قصۂ منصور - (۵) قصۂ شاہ روم -
...	قصۂ سوداگر بچہ - قابل دید -
...	گنج دانش - مطبوعہ عمدہ -
	آہ وحشی - ترجمۂ ہنس جواہر از منشی
...	محمد حسن بلگرامی -
...	قصۂ ماہی گیر - عمدہ قصہ -
	ناٹک ہمت عالی - معروف بہ گل بکاؤلی
۲ ...	حصۂ اول مولفہ مولوی الٰہی بخش صاحب -
...	قصۂ قاضی جونپور - حمق و عقل کا امتحان -
...	قصۂ جمجمہ - عجیب عبرت انگیز -
...	قصۂ شاہ روم - بالتصویر -
...	قصۂ شیخ منصور - از شیخ احمد متخلص بہ رسا -
...	سنگھاسن بتیسی - از منشی لچھمن لال -
...	گلزار ابراہیم - قصۂ حضرت ابراہیم ادہم -
...	نشتر شیرین - قصۂ شیرین و فرہاد -
...	جوگن نامہ - از میاں ناظر اکبرآبادی -